لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیداکنار ہے جسکی بالا دوی مین پیک خیال بھی معترف بہ عجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ کماحقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین۔ الحق کہ اُسکے اصول فارسی کے مصنف ہمہ دان شیخ ابوالفیض فیضی نے جو داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی۔ اس داستان کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوش ربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	۱ جلد	ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
سوم	بالا باختر	۱ جلد	ہفتم	تورج نامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

ان داستانون مین سے طلسم ہوش ربا کی ساتون جلدین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب خواہش خریداران نوبت طبع کر رآئی اور فی الحال بقیہ طلسم ہوش ربا کی دو جلدین طبع ہوئین اور ان آٹھ دفترون مین سے کل دفاتر طیار ہو کر فروخت ہو رہے ہین اور ہر ایک کے مکرر سہ کرر چھپنے کی نوبت آچکی ہے اور اکثر ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گئے چنانچہ منجملہ دفترہاے مذکورہ بالا کے یہ دفتر لعل نامہ جو داستان کا آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین وہ دو جلدون پر منقسم ہے اسکی

جلد اول

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت شاعر خوش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم جناب راے بہادر منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بڑی محنت و مشقت سے بزبان اردو نہایت فصیح ترجمہ کیا

بار دوم ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع — اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مفصل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہو جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہر اس کتاب کے تفصیل ہر ایک کے نیچے صفحہ جو سادے ہیں اُنمیں بعض کتب قصہ جات نثر و نظم اردو وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر اُردو	
بوستان خیال — مصنفہ محمد تقی خان۔ انکو میر تقی خیال بھی کہتے ہیں۔ باشندۂ گجرات۔ یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی میں وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا۔ انکے ہمسایہ میں داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سُننے جاتے تھے۔ آخر انھون نے چند اجزا ایک قصۂ تازہ کے تصنیف کرکے اُس محفل میں سُنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصۂ دلآویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی میں بُلائے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور بہ تعین موجب مناسب حکم اختتام اس قصۂ عجیب کے واسطے دیا۔ یہ کتاب دربار شاہی میں ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اُسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلّی کے اسکا رواج جاتا رہا۔ اس زمانہ میں کہ سواے اُردو کے فارسی کا درس تدریس بھی کم بلکہ کالعدم ہو تو اتنی بڑی کتاب کا اپنی ہی زبان میں شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے اور طبع کرانے میں کارخانۂ اودھ اخبار نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے پہلے دہلی میں خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑکر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے انکا پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا اصل کتاب کی بزبان فارسی ۱۷ جلدیں ہیں اور ترجمہ ہر ایک جلد میں دو دو جلدیں شریک ہیں جسکی نو جلدیں بتفصیل ذیل ہیں۔	
۱ جلد مہدی نامہ۔	للعہ/ پ
۲۔ جلد دوحۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ۔	للعہ/ پا
۳۔ جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ۔	سے/ ب
۴۔ جلد شمس النہار ترجمہ خورشید نامہ۔	معہ/ پا
۵۔ جلد مطلع الانوار۔	ے/ ب
۶۔ جلد خزینۃ الاسرار۔	صہ/ ب
۷۔ جلد نور الانوار ترجمہ خورشید نامہ۔	صہ/ پ
۸۔ جلد مشرق الآثار ترجمہ خورشید نامہ۔	صہ/ ب
۹۔ جلد تفریح الاحرار ترجمہ معز الدین نامہ۔	سے/ پا
ترجمہ داستان امیر حمزہ با تصویر — ہر چہار دفتر مسلسل ہند سہ مترجمہ مولوی محمد حسین و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین۔	[illegible]
الف لیلہ با تصویر — دو کالم میں مشہور افسانہ ہزار اور ایک رات کا عربی میں ہے اُسکا ترجمہ اُردو میں بعبارت دلچسپ مرغوب عالم منجانب مطبع اودھ اخبار منشی طوطا رام شایان مرحوم نے کیا تھا بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علیخان متخلص بہ حامد مع تصاویر۔	عہ/ پ
فسانۂ عجائب جلی قلم با تصویر بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور۔	۹/ ب
فسانۂ عجائب متوسط قلم — از مرزا رجب علی بیگ المتخلص بہ سرور۔	۱/
ایضاً — بلا تصویر خفی قلم حسب مراتب بالا۔	۳/
جادۂ تسخیر قصہ دلچسپ از کتاب محمد سید علیخان [illegible]	[illegible]

لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیدا کنار ہے جسکی بالا دوی مین پیک خیال بھی معترف بعجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ بالحقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ اُنکے اصول فارسی کے مصنف ہمہ دان شیخ ابو الفیض فیضی نے جو داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوش ربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	۱ جلد	ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
سوم	بالا باختر	۱ جلد	ہفتم	تورجنامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

ان داستانون مین سے طلسم ہوش ربا کی ساتون جلدین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب خواہش خریداران نوبت طبع مکرر آئی اور فی الحال بقیہ طلسم ہوش ربا کی دو جلدین طبع ہوئین اور ان آٹھ دفترون مین سے کل دفاتر طیار ہو کر فروخت ہو رہے ہین اور ہر ایک کے مکرر سہ کرر چھپنے کی نوبت آچکی ہے اور آٹھوان باقی فروخت ہو گیا چنانچہ منجملہ جلد ہاے مذکورہ بالا کے یہ دفتر لعل نامہ جو داستان کا آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین وہ دو جلدون پر منقسم ہے انکی

جلد اول

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان ونام شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم جناب رائے بہادر منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بڑی محنت و مشقت سے بزبان اردو نہایت فصیح ترجمہ کیا

بار دوم ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد و ثنا وہ خالق بے ہمتا ہی جسنے ایک لفظ کن سے دو عالم کو پیدا کیا اپنی قدرت کو ہویدا کیا تعریف و توصیف اسکی اگر حضرت خضر بھی چاہین تو باین عمر بیشمار و بدستیاری اقلام اشجار صفحات کائنات پر تحریر کرسکین پس مین خاکسار ذرہ بیمقدار کس شمار و قطار مین ہون جو ایسے بحر زخار ناپیدا کنار کی ثنا وری کرون مگر شمہ از شمائل و ذرہ از خورشید فضائل مشتے نمونہ از خروارے و کمتر از بسیارے کچھ تحریر کرتا ہون ؏ حمد ہو جسنے جو کلام کیا + مین نے یون حمد کو تمام کیا + و نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات مربع نشین چار بالش رسالت اریکہ آرائے ایوان نبوت باعث ایجاد کونین رسول الثقلین شافع روز محشر محبوب داور کاشف اسرار نہانی راز دار ربانی خاتم النبیین سید المرسلین اشرف المرسلین رسول دوسرا جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین امکان بشری سے باہر ہی انکے اوصاف سے خدا ہی خوب ماہر ہی پروردگار عالم نے انکا رتبہ کچھ قاب قوسین ہی سے نہین بڑھایا ہی بلکہ انکے لیے و ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی بھی فرمایا ہی اصل یون ہی ؏ شعر مطاع آدم و عالم محمد عربی + دلیل مطلق و دستور حضرت باری + و منقبت جناب شیر خدا امیر یثرب و بطحا وصی احمد مختار قسیم کوثر و نار فاتح خیبر والد شبیر و شبر نفس رسول زوج بتول خواجۂ خیر المرسلین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہمسے کج مج زبانون سے کیا بیان ہو ؏ شعر علی کا رتبہ علی کو ہی نہین سمجھا + خدا کے بعد رسالت مآب سمجھے ہین

آغاز داستان مع اُس بیتے کے جسکا ذکر توجنامہ مین کیا گیا ہی معہ دیگر حالات متعلقہ داستان ہذا

ساقی نامہ

آ ای فصل بہار ساقی
ای ساقی گلبدن گل اندام

اب رند ہین بیقرار ساقی
دے بھر کے مئے سرور کا جام

اب طبع بہت ہی کند ساقی
دے بادۂ خوشگوار ساقی

دے بادۂ تیز و تند ساقی
اب دیر ہی ناگوار ساقی

گھنگھور گھٹا کا دیکھ جوبن ۔ کیا مست اٹھا ہے ابر بہمن ۔ کہتا ہے گرج کے رعد ہو ل ۔ ہان بادہ کشو اٹھاؤ بوتل
گرنے کو کہین لپک رہی ہے ۔ بجلی کیسی چمک رہی ہے ۔ کیسا ہے گھرا سیاہ بادل ۔ برسا تو بھرینگے آج جل تھل
آئے ہائے یہان نہ رند دو ۔ قاضی مفتی محتسب کوئی ہو ۔ قفل در میکدہ کھلا ہے ۔ اک بھیڑ ہے بند راستہ ہے
ہر مست پڑا ہے پائے خم پر ۔ بھٹی پہ ہے میکشو نکا بستر ۔ اللہ ری میکشون کی محفل ۔ سب لوٹ رہے ہین مثل بسمل
ہین لبک شباب کے پڑے ہین ۔ رندون پہ چڑھا ہے ساقیا جن ۔ یہ رند جہان تو وہ کہین ہے ۔ ہوش ایک کا ایک کو نہین ہے
کہتا ہے کو دے شراب تو بھی ۔ ہان اور پلائے جلد جو کبھی ۔ دے بادہ کہ روح کو ہو طاقت ۔ اللہ رکھے تجھے سلامت
پوری ہو جو دل کی آرزو ہو ۔ ساقی دُنیا ہوا ور تو ہو ۔ اے پیر مغان ترا بھلا ہو ۔ تو روے زمین کا بادشاہ ہو
ہان پردے حجاب کے اٹھا دے ۔ شکل بنت العنب دکھائے ۔ اب لوٹ اسی پری پہ جی ہے ۔ جو شیشہ محل سے جھانکتی ہے
بیٹھا ہون لگائے تاک جس پر ۔ پہلو مین بٹھائے اسکو لا کر ۔ اس دختر رز کا آشنا ہون ۔ مین دیر سے تجھکو تاکتا ہون
خود سونگھ رہا ہے جسکی بو مشک ۔ جسکا ہے لقب ختام مسک ۔ ہے حسن کی جھلک چار سو دھوم ۔ کہتے ہین جسے رحیق مختوم
آرام کرون جو مین بغل مین ۔ ہر شب ہو وہی پری بغل مین ۔ ہر گام پہ دل کا کام ہون مین ۔ مستانہ روش پہ جان دون مین
غارتگر ہوش ہے سراپا ۔ عشوہ غمزہ ادا کرشما ۔ ہے فرق سے تا قدم برستی ۔ شوخی چہل بل ترنگ مستی
آواز ملی ہے جیسے رسیلی ۔ آنکھین پائی ہین کیا نشیلی ۔ شیشہ جام شراب لگا دون ۔ بوسے لب خشت رز کے لے لون
آغوش مین کھینچکر بٹھاؤن ۔ کچھ دل کے مین حوصلے نکالون ۔ کیفیت مے لالہ گون سوا ہو ۔ مستی مین کچھ اور ہی مزا ہو
بو آئے شراب کی دہن سے ۔ مستی ٹپکے مرے سخن سے ۔ کچھ ہو نہ کمی ترے کرم مین ۔ دے بادۂ عیش جام جم مین

بادہ کشان رحیق شجاعت و میخواران خمخانۂ ہمت و جرأت محفل خلد مشاکل مردانگی مین جام شراب نام آوری کو یون تقسیم فرماتے ہین ع راقمان فسانۂ حیرت ٭ می نگار رند حالت جرأت ٭ ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحترام کو یاد ہوگا کہ توزج نامہ مین ذکر کیا گیا ہے کہ جن پر وزیر نے حمزۂ ثانی کو عقاب مین پر قفس آہنی مین بند کرکے چڑھا دیا اور آنکے جملہ سرداران نامی و گرامی ایک جا پر موجود ہین پس جب حمزۂ ثانی نے اس قید سے نجات پائی اور اپنے سرداران نامی سے ملے تو تمام سرداران کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور حمزۂ ثانی نے ایک صحبت عیش و نشاط قرار دی اور حکم دیا کہ ایک بارگاہ زرنگفتی استادہ کی جائے حسب الحکم خادمون نے بارگاہ استادہ کی اور بآرائش تمام اُس بارگاہ فلک اشتباہ کو اسباب نفیس سے مزین کیا جب خادمون نے زینت بارگاہ سے فراغت پائی حمزۂ ثانی کو اطلاع دی کہ حضور بارگاہ بکمال زیب و زینت استادہ ہے حمزۂ ثانی اُس بارگاہ مین مع اپنے سرداران نامی و گرامی کے تشریف لائے اور مرتبۂ صاحبقرانی پر جلوہ افروز ہوئے سب سردار بھی اپنے اپنے مقامات پر باادب بیٹھے حکم ہوا شراب ناب کا دور چلے اور ماہرویان آہن بر و پری رویان حور پیکر حاضر ہوکر مصروف مجرا ہون فوراً گلابیان شراب کی اور قابین کباب کی حاضر محفل ہوئین جام شراب گردش مین آیا اور ماہرویان پری پیکر ناچنے گانے مین مصروف ہوئین اب وہ وقت ہے کہ سب سرداران نامی محو لطف صحبت ہین کہ ایک چوبدار نے آکر حمزۂ ثانی کو سلام کیا اور دعائے دولت دیگر عرض کی کہ حضور ایک شخص سائل کی طرف سے آیا ہے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا نامہ دار ہے امیدوار باریابی ہے حمزۂ ثانی نے فرمایا کہ بلا لو چوبدار یہ حکم پا کر باہر آیا اور اُس شخص کو اندر لیگیا جیسے ہی اُس نے حمزۂ ثانی کو دیکھا باادب آگے سلام کیا اور دعائے دولت دیگر ایک عرضی پیش کی حمزۂ ثانی نے اسکے ہاتھ سے وہ عرضی لیکر لفافہ کو چاک کیا اور نامہ

کو باہر نکال کر پڑھنے لگے دیکھا کہ اسمین بعد القاب و آداب کے تحریر ہو کہ زمرد ثانی سات آٹھ لاکھ فوج لیکر
سبائل پر چڑھ آیا ہو اور ہمراہ اُسکے افغان آدم خوار اور اسجاد آدم خوار اور بہمن آدم خوار اور طوفان
آدم خوار ہین اور علاوہ ان چار مردم خوارون کے ایک پہلوان قوی تن تیغزن اولاد طہماس سے یعنے
ارباش بن غرماس بھی ہمراہ ہو جب یہ مضمون نگاہ سے حمزۂ ثانی کے گذرا بدرجہ کمال متردد ہوئے اور
داروغہ میخانہ کو حکم دیا کہ جام کلہ عفریت شراب سے بھر کے حاضر محفل کرو فوراً حسب الحکم داروغہ نے جام کو
شراب ناب سے مملو کر کے حاضر صحبت کیا حمزۂ ثانی نے مثل صاحبقران کے باواز بلند ارشاد فرمایا کہ وہ
کون ایسا بہادر صف شکن اور پہلوان پیلتن ہو جو سبائل پر جا کے ساکنان سبائل کو شکست دیوے یہ جو کلمہ
داراب سیمین زرہ نے سنا یہ بیٹے حمزۂ ثانی کے ہین جوش شجاعت مین آکر اپنے ڈنگل زرین سے کود پڑے اور
جام سے تھوڑی شراب چھلکر عدیل بن عادی کی جانب اشارہ کیا کہ آپ نے اس شراب کو نوش فرمایئے اور
خدمت مین اپنے والد نامدار کے عرض کی کہ غلام اس خدمت کو بجا لائیگا ساکنان سبائل کو شکست دیکر آئیگا یہ
کہکر حمزۂ ثانی سے رخصت طلب کی حمزۂ ثانی نے بمجبوری رخصت دی داراب سب سردارون سے رخصت
ہو کر دربارگاہ پر آئے اور اپنے اسپ صبا رفتار کو طلب کیا سائیس نے حسب الارشاد فوراً گھوڑا حاضر خدمت کیا
داراب نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے اور طرف سبائل کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب
دو کلمہ داستان دربار حمزۂ ثانی کے ملاحظہ فرمایئے کہ جب داراب رخصت لیکر طرف سبائل کے روانہ ہوئے
تو حمزۂ ثانی نے فوراً دربار کو برخاست کیا اور مغموم و مضمحل محل مین داخل ہوئے جملہ سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون
مین گئے چنانچہ لندھور بن سعدان گرد جو اپنی بارگاہ مین آئے خاصہ طلب کیا خادمون نے دسترخوان
بچھایا جب خاصہ تناول کر چکے بستر خواب پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا اثنائے خواب مین دیکھا
کہ مین ایک باغ پر فضا نواح دلکشا مین گیا ہون مگر خوبی و لطافت اُس چمن بے نظیر کی ایسی ہو کہ آجتک
دنیا مین ایسا گلزار پر بہار نظر سے نہین گذرا ہر پھول کی عجب خوشبو ہو ہر پھل کا نرالا رنگ ہو ہر درخت کا نیا
ڈھنگ ہو چمن کا ہیکل پری ہو جوبن ہری بھری ہو ہواے فرحت خیز چل رہی ہو عروس چمن نئی پوشاک بدل رہی
ہو نازنینان بہار کا جوبن غضب ڈھاتا ہو قدرت پروردگار کا سما نظر آتا ہو بیچ مین ایک نہر مصفا مثل آئینہ کے
بہی ہو اُسمین فوارے سربفلک کشیدہ پائین نہر سبزہ نو دمیدہ قطرے جو فوارے سے گرتے ہین سبزے پر عجب لطف
دکھاتے ہین گویا کہ فرش مخمل سبز پر گوہر شاہوار ٹکے ہوئے نظر آتے ہین ایک جانب ابر محیط آسمان ہو
شفق کا نرالا سمان ہو شعر زمین چمن گل کھلاتی ہو کیا کیا ۰ بدلتا ہو رنگ آسمان کیسے کیسے ۰ نظم

پھیلا ہو بہار کا جو مژدہ
ہو اوج پہ کیا چمن کا اقبال
پھولون کی طرف نظر نہین ہو
گونجی ہو جو فضائے آسمان مین
کس شوق سے دولہے دلہن
ہمسر بک کی ہو قبا بسنتی
لالہ کی قبا وہ ارغوانی

کچھ اور ہی رنگ ہو چمن کا
دیوانی ہو خود بہار امسال
اپنی بھی اُسے خبر نہین ہو
ہین سب یہ گل حجاب مین
ہوتی ہو ہزار بار قربان
دامان نظر جدا بسنتی
چنپا کا لباس زعفرانی

ہو صلی علی شباب گلشن
مستون کی روش ہو آتی جاتی
گلشن سے جو لالی ہین ہوائین
جب سے چھیڑتی ہو نسیم گلشن
یون نکہت گل ہو راہ لٹتی
ہر شاخ پہ بلبلون کے غنچے
سوسن کی وہ سوسنی قبا تنگ

گدرایا ہو کیا گلون کا جوبن
پھرتی ہو نسیم [illegible]
غنچون کے چٹکنے کی صدائین
ابھرا ابھرا گلون کا جوبن
جسطرح بھرے کوئی شرابی
لیتے ہین گلون کے منھ گلابی
ہر گل کے لباس کا جدا رنگ

جس جا گل کی دیکھتا ہوں رنگت ۔ آتی ہے نظر خدا کی قدرت
نسرین کہیں یاسمن کہیں ہے ۔ خوشبو کہیں نسترن کہیں ہے
کیا لکھے قلم گلاب کا حال ۔ ہے وصف گلاب میں زباں لال
دیکھا کرے ہر بشر سراقدم ۔ داؤدی دیکھنے کا عالم
جوہی ہے چنبیلی موتیا ہے ۔ بیلا کیوڑا مہک رہا ہے
سنبل کے وہ پیچ اور وہ خم ۔ معشوق کی جیسے زلف پر خم
مرغان چمن کا وہ چہکنا ۔ پھولوں کا وہ دمبدم مہکنا
زردی جس پھول کی نظر آئے ۔ سرسوں آنکھوں میں پھول جائے
آنکھوں میں کھپی ہے زیر افلاک ۔ سبزے کے ہری دھانی پوشاک
خوشے انگور کے وہ رنگین ۔ جس طرح فلک پہ عقد پروین
نرگس کے اشارے وہ گلوں سے ۔ وہ ناز گلوں کی بلبلوں سے
سوسن کا وہ پیرہن کبودی ۔ مستی وہ لبوں کی اودی اودی
گلچیں کا چمن میں ہے نشیمن ۔ پھولوں سے بھرا ہوا ہے دامن
ہم کیا ہیں جو اندنوں تماشا کی ۔ گنتا نہیں باغبان خدا کی
فوارے جو چھوٹتے ہیں دن رات ۔ بے فصل کی ہو رہی ہے برسات
دیتی ہیں بہار روے گل بار ۔ بوندیں ہیں جو شبنم کی مثل گوہر
وہ تیز رواں ہیں آبشاریں ۔ تیغوں کی سی کند جیسے دھاریں
لیتی ہیں داغ جگر میں جنگلی ۔ دلکش وہ صدائیں قمریوں کی
سوسن کا وہ رقص آفت جان ۔ بسمل جیسے دیکھکر ہو انسان

یہ سماں جو نظر آیا لندھور بہت گھبرایا دل میں خیال کرتا ہے کہ میں کہاں ہوں اور یہ باغ کسکا ہے مجھکو یہاں کون لایا ہے یہ سوچتا ہی چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک بارہ دری ہمصورت پری عالیشان جنت نشان بیچ میں اُس گلشن پر بہار کے بنی ہے جسکی صناعی پر عقل کام نہیں کرتی ہے عقیق سُرخ پر سنگ سبز کی گلکاری ہے عجیب قدرت باری ہے ایک پھاٹک عالیشان بنا ہوا ہے لندھور اُس پھاٹک کے اندر آیا دیکھا تو دور تک ایک چار دیواری سنگ مرمر کی کھنچی ہے اُسکے بیچ میں وہ بارہ دری ہے پردے اطلسہائے رنگا رنگ کے پڑے ہیں دروازوں میں نگینے جڑے ہیں ایک پردہ پر زر بیچ کے دروازہ میں پڑا ہے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی اندر جانیکا راستہ ہے لندھور نے اُس پردے کو اُٹھایا بارہ دری کے اندر آیا دیکھا عجیب سجاوٹ ہے ہر طرف قرینے سے آئینہ بندی ہے شیشہ آلات ترتیب سے لگا ہے شہ نشین پر فرش مخمل سیاہ بچھا ہے ایک جانب اُس فرش کے مسند زرتار بچھی ہے اُسپر ملک قاسم عالی ہمم رونق افروز ہیں سامنے کتاب خدا رکھی ہے مصروف تلاوت ہیں لندھور نے ملک قاسم کو جو دیکھا اور زیادہ متعجب ہوا کہ قاسم عالی ہمم یہاں کیونکر آئے بڑی دیر تک جھکا کھڑا رہا جب قاسم نے تلاوت سے فراغت پائی اوپر آنکھ اُٹھائی لندھور نے جھک کے سلام کیا قاسم نے جواب سلام دیا اور پھر مصروف تلاوت کتاب خدا ہوئے جب لندھور کو یہ یقین ہوا کہ قاسم اب میری طرف ملتفت نہ ہونگے مجبور ہوکر بارہ دری سے باہر آیا اور پھر سیر چمن کرتا ہوا آگے بڑھا لیکن عجیب حیرت کے عالم میں ہے کہ میں تو یہاں آیا تھا ملک قاسم یہاں کیونکر آئے اور ایسے مکان نفیس میں انکا داخلہ کیونکر ہوا یہ سوچتا چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک چار دیواری سنگ سُرخ کی نہایت درجہ بلند بنی ہوئی ہے لیکن اُس دیوار پر کسی اچھے نقاش نے طلائی گلکاری کی ہے درخت جو دیوار سے اونچے ہیں اُنکی چوٹیاں نظر آتی ہیں اُنمیں میوہ لگا ہوا ہے قریب پھلوں کے طیور بیٹھے ہیں آپسمیں بحث ہو رہی ہے فوارے کی دھاریں نظر آتی ہیں لندھور قرینے سے سمجھا کہ اسکے اندر بھی باغ ہے دروازے کی جستجو میں دیواروں کا طواف کیا جب ایک دیوار ختم ہوئی تو دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان بنا ہے لندھور اُس پھاٹک کے اندر آیا دیکھا ایک باغیچہ نہایت نفیس بنا ہے قدرت باغبان قضا و قدر نظر آتی ہے ایک ایک پھول ایسا ہے جسکے دیکھنے سے بھوک پیاس انسان کی جاتی ہے روش پٹریاں صاف صحن چمن شفاف نہر کا پانی

حوض کوثر کی لطافت دکھاتا ہی پانی اسقدر صاف ہی کہ ذرہ کا تنکا تک نظر آتا ہی ایک جانب ایک مکان بلند
رفیع الشان بنا ہی لندھور نے جو مکان کو دیکھا بے تکلف اندر آنیکا قصد کیا لیکن دروازہ نپایا تلاش راہ
مین مکان کے گرد پھرنے لگا ایک طرف دیکھا کہ ایک پردہ اطلس زنگاری کا پڑا ہی اسمین جھالر موتیون
کی لگی ہی لندھور نے جو اس پردے کو اٹھایا ایک زینہ باقرینہ نظر آیا لندھور نے اس زینے پر پاؤن رکھا
نام خدا لیکر بے تکلف کوٹھے پر چڑھا جیسے ہی زینے کو طی کرکے کوٹھے پر پہونچا ایک کمرہ نہایت نفیس دیکھا کہ
تین دروازے بنے ہین ہر دروازے مین چلمنین پڑی ہین لندھور نے بیچ کے دروازے کی چلمن اٹھائی اندر جا
دیکھا فرش نہایت عمدہ بچھا ہی کمرہ بھی خوب سجا ہی ایک جانب مسند بر زر بچھی ہی اسکے آگے شیرویہ عالی تبار
مصروف نماز ہین لندھور نے توقف کیا جب شیرویہ نے نماز سے فراغت پائی لندھور
کی طرف دیکھا اسنے جھک کے سلام کیا شیرویہ نے جواب سلام دیکر دوسری نماز شروع کی
لندھور وہان سے بھی مجبور واپس آیا اور پھاٹک سے باہر نکلا آگے بڑھا تھوڑی دور چلکر دیکھا ایک چار
ٹٹیان مہندی کی دور تک مثل چار دیواری کے بنی ہوئی ہین سامنے ایک دروازہ کسی اچھے باغبان نے قایم کیا ہی
اسپر بیلین انگور کی چڑھی ہوئی ہین لندھور اسی دروازے سے قصر اندر آیا وہان عجیب پرفضا مقام پایا دیکھا
چھوٹے چھوٹے خوشبودار درخت ہر طرف جمے ہوئے ہین ایک طرف ایک حوض سنگ مرمر کا بنا ہی اسکے قریب
ایک تخت صندل بچھا ہی اسپر ایک جوان صاحب شوکت وشان گردن نیچی کیے ہوئے بیٹھا ہی جب لندھور
قریب آیا تو دیکھا کہ قباد عالی نژاد اس تخت صندل پر رونق افروز ہین ہاتھ مین تسبیح ہی کچھ اسمائے الٰہی
پڑھ رہے ہین لندھور دیر تک خاموش اس امید مین کھڑا رہا کہ جب فراغت پائینگے سر اٹھائینگے لیکن
قباد والا نژاد ایسے محو طاعت پروردگار تھے کہ انکو کچھ خبر نہوئی اور گردن نہ اٹھائی جب عرصہ ہوا
تو لندھور سمجھ گیا کہ یہ سر نہ اٹھائینگے وہان سے واپس آیا اور ایک مقام پر تھک کر بیٹھ گیا یکایک
اسکے کان مین آدمیون کے شور وغل کی آواز آئی لندھور ادھر ادھر دیکھنے لگا جب کوئی نظر نہ آیا اور زیادہ
متعجب ہوا اپنے دل سے کہنے لگا کہ یہ کوئی مقام سحر ہی کہ تھین آیا ہون یا خواب دیکھ رہا ہون کیا ماجرا ہی
کچھ سمجھ مین نہین آتا یہ خیال ہنوز ختم نہونے پایا تھا کہ دیکھا ایک سمت سے جوانان حسین کمسن پوشاک
نورانی پہنے ہوئے ہوا پر معلق حلقہ باندھے ہوئے چلے آتے ہین لیکن انکے چہرون سے نور ایسا ساطع ہی
کہ نگاہ خیرگی کرتی ہی اب لندھور سنبھل کے بیٹھا اور وہ حلقہ بھی قریب آیا اب جو لندھور نے نگاہ
کرکے دیکھا چار جوانان کمسن لباس پر تکلف و نورانی زیب جسم کیے ہوئے ایک تخت جواہر نگار کو اپنے
کاندھون پر رکھے ہوئے چلے آتے ہین اس تخت پر ایک جوان حسین بیٹھا ہی سر پر تاج زرین ہی جسم مین
لباس فاخرہ گرد ماہرویان حور پیکر حسین زہرہ جبین مہر تمکین گلفشانی کرتے ہوئے چلے آتے ہین کچھ جوان
کمسن عقب مین تخت کی ہوا پر معلق ہین چنور زرین دونون کے ہاتھ مین ہین مگس رانی اس جوان
عالیشان کی کرتے ہوئے چلے آتے ہین جب بہت قریب آگئے اور لندھور نے اچھی طرح دیکھا تو معلوم ہوا
کہ علمشاہ عالیجاہ تخت پر جلوہ گر ہین لندھور کھڑا ہوگیا اور تخت کے ساتھ ساتھ چلا تھوڑی دور
چلکے ایک چار دیواری نہایت بلند نظر آئی وہ تخت تو اس چار دیواری کو پھاند گیا لندھور اندر
جانے کے واسطے بیتاب ہوئے اور راہ تلاش کرنے لگے جب چارون طرف گھوم چکے اور کہین راہ کا

پتہ نہ پایا اور نہایت خستہ ہوگئے تو ایک مقام پر بیٹھکر اپنی تنہائی پر آب دیدہ ہوئے اور دست دعا
درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور دعا کی کہ ای کریم کارساز ای بندہ نواز میری تنہائی پر رحم فرما اور
منزل مقصود پر پہونچا لندھور نے تڑپ کے دعا جو کی قبول درگاہ ایزدی ہوئی دیکھا ایک جوان گلشن حسین
مہر جبین سامنے سے پیدا ہوا لندھور نے اُسکی شان شوکت دیکھکر سلام کیا اُس جوان نے جواب سلام دیا
اور کہا کہ ای شخص تو کیون اسقدر گریان ہو اور کس بات کی دعا مانگتا ہو لندھور نے جب اُسکو اپنا غمگسار
پایا شکر پروردگار بجا لایا اور کہا کہ ای جوان مین عرصے دراز سے اس طلسم عجیب مین گرفتار ہون مگر نہ دھوپ
ڈھلتی ہو نہ شام ہوتی ہو جو دنون کے اندازہ پر معلوم ہو پس ایسا ہی وقت ہر وقت رہتا ہو یہی معلوم ہوتا ہو
کہ ابھی وقت نماز ہو مگر مین اسدرجہ یہان بیٹھا ہون کہ اب طاقت رفتار باقی نہین ہو گو مجھسے اور شاہزادون
سے ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے بھی میرے حال پر توجہ نہ کی سب کے یہان سے مین مجبور و ناچار واپس آیا
تقدیر نے یہان تک پہونچایا یہان آکر ایک نئی بات دیکھی ایک تخت پر علمشاہ عالیجاہ کو باشوکت و صولت
دیکھا امید ہوئی کہ یہ کچھ توجہ فرمائینگے جلد راز نہانی اُنسے کھل جائینگے اُنھون نے بھی میری طرف نگاہ نہ کی تخت
اُن دیوارون کو پھاند کر اندر چلا گیا مین نے اندر جانے کا راستہ بہت تلاش کیا مگر نہ پایا مجبور ہو کر یہان
بیٹھ رہا اب اگر تو راہبری کریگا مین اپنے منزل مقصود تک پہونچ جاؤنگا اُس جوان نے لندھور سے پوچھا
کہ تم کہان جاؤ گے لندھور نے کہا کہ مین علمشاہ کی خدمت مین جاؤنگا اُس جوان نے لندھور کا ہاتھ
اپنے ہاتھ مین لیا اور کہا آنکھین بند کرلو لندھور نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ ای
لندھور آنکھین کھول دو لندھور نے جو آنکھین کھولین اپنے کو ایک گلزار پر بہار مین پایا جلدی سے
پلٹ کے ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ وہ جوان جسنے یہان تک پہونچایا کہان ہو کچھ اُسکا شکریہ تو ادا کرون لیکن اُس
جوان کو کسی طرف نہ پایا لندھور اور زیادہ متعجب ہوا اور خیال کیا کہ درحقیقت یہ کوئی طلسم ہو آنکھ اُٹھا کے
چمن کی طرف جو دیکھا تو جو کچھ سیر کی تھی سب بھولا جو شی ہو عجیب ہی جو بات ہو غریب ہو ایک پھول ہزار
رنگ سے کھلا ہو ہر درخت کا نیا سماں ہو بعض درختون مین ایسے میوے لگے ہین جو آج تک نگاہ سے نہین گذرے
طیور عجیب و غریب صورتون کے پرون پر بخط نسخ اسمائے پروردگار لکھے ہین جو نام کہ پرون پر لکھا ہو اُسی کو
وہ طائر باواز دلکش پڑھ رہا ہو پھولون مین بخط گلزار تعریف پروردگار لکھی ہو نہر مصفا مین لہرین اس طور
سے آتی ہین جنسے نام خدا پیدا ہوتا ہو فوارے سے جو دھارین نکلتی ہین اُنسے صاف نام اللہ پیدا ہوتا ہو غرض
ہر چیز مصروف توصیف پروردگار ہو ماہرویان حور پیکر چمن مین مصروف اہتمام ہین کیاریون مین پانی دیتے
ہین خس و خاشاک چمن سے دور کرتے ہین لندھور یہ سیر دیکھتا ہوا چلا جاتا ہو کہ نظر اُسکی بارہ دری پر پڑی
آنکھون مین چکاچوند آگئی جب نظر قائم ہوئی دیکھا ایک بارہ دری رشک پری عالیشان جنت نشان
گنگا جمنی طلائی نقرئی خوبصورت دروازے اُن پر موتیون کے گندھے ہوئے پردے پڑے ہین ہر دروازے
پر چار جوان حسین خوبصورت مہر طلعت تسبیحین ہاتھون مین لیے کھڑے ہین لندھور نے ایک دروازے کی
جانب جانے کا قصد کیا ایک جوان نے کہا کہ ای شخص یہ دروازہ آمد و رفت کا نہین ہو لندھور وہان سے
واپس آیا اور دوسرے دروازے کا پردہ اُٹھانیکا قصد کیا وہان بھی ایک جوان نے منع کیا لندھور وہان سے
اور آگے بڑھا تیسرے در پر آکے دروازے کا پردہ اُٹھایا وہان بھی ایک جوان نے اسکو منع کیا غرض یون ہی

لندھور بارہ دروں پر گیا اور جوانان پاسبان نے منع کیا تب بارھویں در کے پاسبان سے لندھور نے پوچھا
کہ بھائی آخر اس بارہ دری کے اندر جانیکا راستہ کدھر ہی اس جوان نے جواب دیا کہ اسکا راستہ پہلو سے ہی
داہنے پہلو کی جانب جاؤ وہان ایک دروازہ گنگاجمنی جڑاؤ بنا ہی یاقوت سرخ کے دانون کا گندھا ہوا پردہ
پڑا ہی وہان جا کے اپنی اطلاع کراؤ اگر حکم ہوگا تو اندر جانے پاؤگے ورنہ یون ہی واپس آؤگے لندھور
اس جوان سے یہ بات سنکر داہنے پہلو کی جانب چلا تھوڑی دور چلے دیکھا کہ ایک دروازہ گنگاجمنی بنا ہی اور
ایک پردہ نہایت پر تکلف دانہاے یاقوت سرخ کا گندھا ہوا پڑا ہی اور آٹھ جوان حسین مہر تمکین اس دروازے
پر کھڑے ہوئے نام خدا پڑھ رہے ہین لندھور نے چاہا کہ پردہ اٹھا کے داخل بارہ دری ہو ان جوانون نے منع
کیا اور کہا کہ اگر تمھارا قصد اندر جانے کا ہی تو ہم تمھاری اطلاع کراتے ہین جیسا حکم صادر ہوگا ویسا کیا جائیگا
یہ کہکر ان جوانون سے ایک جوان نے آہستہ آواز دی ایک جوان حسین خوش پوشاک نورانی زیب جسم کیے ہوئے
اندر سے بر آمد ہوا ان جوانون نے اسکو سلام کیا اسنے جواب سلام دیا اور طلب کرنیکا باعث دریافت کیا سب نے
کہا کہ یہ ایک شخص نہین معلوم کہ خلاف دستور کہان سے آیا ہی اندر جانے کا قصد کرتا ہی ہمنے اسکو روکا اب جیسی
آپکی رائے ہو اگر اطلاع کرنا مناسب جانیے تو انکا نام ونشان دریافت کر کے اطلاع کیجیے ورنہ انسے کہدیجے کہ
یہان سے چلے جاؤ اس جوان نے لندھور کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ اے جوان کیا نام ہی کہان سے آیا ہی کیا کام
ہی لندھور نے جواب دیا کہ نام میرا لندھور بن سعدان کرد ہی امیدوار ہون کہ زیارت سے اس صاحب قصر
کی مشرف ہون وہ جوان یہ سنکر واپس گیا اور تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا لندھور سے کہا آئیے لندھور خوش خوش
داخل بارہ دری ہوا جیسے ہی لندھور پردے کے اندر گیا عجب سامان نظر آیا دیکھا عجیب مکان ہی خدا کی شان ہی
معطر کن دماغ خوشبوئین آرہی ہین ہر در و دیوار پر اسماے الہی لکھے ہین جا بجا عود سوز روشن ہین لندھور کیفیتین
دیکھتا ہوا اس جوان کے ہمراہ چلا جاتا ہی تھوڑی دور چلے ایک اور دروازہ طلائی نظر آیا وہ جوان تو وہین ٹھہر گیا
وہان سے دوسرا جوان لندھور کے ساتھ ہوا اسنے اس دروازے کا پردہ اٹھا کے لندھور کو دوسرے دروازے تک
پہونچایا وہ دروازہ بھی نہایت نفیس جڑاؤ بنا ہوا تھا وہ جوان رعنا تو وہین ٹھہر گیا واسطے اور ایک جوان
لندھور کے ہمراہ ہوا غرض اسی طرح سے چھ دروازے طے کیے جب ساتوین دروازے پر لندھور بن سعدان کرد
پہونچا دیکھا وہ دروازہ سونے کا بنا ہی لندھور سے اس جوان نے کہا اب تم اندر جاؤ مجھکو اجازت نہین ہی
لندھور بن سعدان کرد نے نام خدا لیکر اس دروازے کا پردہ اٹھایا اپنے کو اندر پہونچایا دیکھا عجیب مقام
ہی آجتک ایسی سجاوٹ پردۂ دنیا پر نگاہ سے بھی نہین گذری جسطرف نگاہ جاتی ہی ہٹتی نہین ہر در ایک ایک
نقش ونگار کی رنگینی کو دیکھا گلکاری نہ بھرا مجبوری سے نگاہ کو دوسری طرف پھیرا ادھر اس سے بہتر پایا
کسی طرف کوئی گلدستہ بنا ہوا رکھا ہی ہر پھول نیا ہی پھر دن اسی کو دیکھا کیا بڑی دیر تک لندھور اسی
مقام پر کھڑا رہا آخرکار ایک جوان حسین نے روبرو آکر کہا کہ تم کیون توقف کرتے ہو صاحب مکان تمھارے
منتظر ہین لندھور نے کہا کہ مین پیشتر اس مکان کے عجائبات کی تو سیر کر لون پھر مالک مکان کی قدمبوسی کرونگا
اس جوان نے کہا اے شخص اگر تو قیامت تک اسی جگہ پر کھڑا رہیگا تو بھی اسکی لطافت کو کامل طور سے نہ دیکھیگا
بہتر اسی مین ہی کہ خدمت مین مالک مکان کے چل اور شرف قدمبوسی سے مشرف ہو لندھور اس جوان کے
ہمراہ چلا لیکن آرائش و لطافت مکان کی یہی مقام مقام پر ٹھہر ٹھہر کر دیکھتا جاتا ہی جب ایک دالان

کو طے کیا ایک زینہ جواہر نگار رشک نشین کا نظر آیا نگاہ جو لندھور نے اٹھائی دیکھا ایک مجمع ہی ہزارہا جوانان حسین مہ جبین
زرین کمر سیمین بر دست بستہ باادب دور تک دو رویہ کھڑے ہین بیچ مین راستہ ہی بعد اُنکے بہت سے جوان کرسیون پر
بیٹھے ہین اُنکے بعد ایک تخت جواہر نگار بچھا ہی اُسپر ایک جوان رعنا تاج شاہی سر پر رکھے لباس نورانی زیب جسم
کیے ہوئے بیٹھا ہی چار پری وشان حور پیکر عقب مین اُسکے کھڑی ہین ہاتھون مین اُنکے چنور ہین مگس رانی
اُس جوان کی کر رہی ہین لندھور اُس زینے پر چڑھا اور قریب تخت کے پہونچا تو دیکھا کہ علمشاہ باشوکت
و جاہ اُس تخت زرین پر جلوہ گر ہین لندھور نے جھک کے سلام کیا علمشاہ نے جواب سلام دیکر کہا ای
لندھور تمکو مزاج کیسا ہی لندھور نے دعاے دولت دیکر عرض کی کہ ای شہنشاہ مین بہت حیرت مین ہون کہ
مین کہان آیا ہون اور آپ حضرات یہان کیونکر آے ہین کیونکہ مجھسے ملک قاسم عالی ہمم اور قیردیہ عالی تبار
اور قباد شہریار سے بھی ملاقات ہوئی اور اُنکے بھی جاہ و حشم دیکھے مگر وہ حضرات مجھسے اس طرح مخاطب ہوئے
جس طرح حضور نے بندہ پروری فرمائی اس مجمع عام مین عزت بڑھائی اب امیدوار اس امر کا ہون کہ اس
راز کو بیان فرمایئے علمشاہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ ای لندھور یہ باغ بہشت عنبر سرشت ہی اور یہ جوانان
حسین مہ جبین غلمان ہین اور یہ پری وشان حور پیکر حورین ہین اور یہ لباس جو تو میرے جسم مین دیکھتا ہی لباس بہشتی
ہی ہم لوگ ہر وقت مصروف عبادت خدا رہتے ہین جسوقت جس چیز کو ہمارا جی چاہتا ہی فوراً اُسکا ذائقہ زبان کو
آتا ہی چونکہ ہم لوگون نے دنیا مین دین کے واسطے بہت بڑی تکلیف اٹھائی تو بعد مرگ یہ دولت باقی ہمارے
ہاتھ آئی بس ای لندھور اب جاؤ ہماری عبادت مین خلل واقع ہوتا ہی خدا تمکو بھی عنقریب مجھسے ملائیگا
یہی مرتبہ تمہارے بھی ہاتھ آئیگا لندھور نے سلام رخصت کیا علمشاہ نے جواب دیا لندھور رخصت
ہو کر اُنھین راستون کو طے کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا جہان اسکو ایک جوان نے چار دیواری سے
اندر لاکر چھوڑا تھا اب پھر لندھور راستے کے تجسس مین حیران ہوا دیکھا وہی جوان رعنا سامنے
سے نام خدا لیتا ہوا چلا آتا ہی قریب لندھور کے آکر سلام کیا لندھور نے جواب سلام دیا جوان نے
کہا ای شخص کیون مضطرب ہی لندھور نے کہا کہ اب مجھکو یہان ٹھہرنے کی اجازت نہین ہی اُس جوان نے
کہا کہ اچھا جلد میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھین بند کر لندھور نے اُس جوان کا ہاتھ پکڑا اور آنکھین بند کین تھوڑی دیر
کے بعد لندھور کے کان مین آواز آئی کہ آنکھین کھول دو لندھور نے گھبرا کے آنکھین جو کھولین اپنے کو
بستر خواب پر پایا نگاہ جو کی تو وہی اپنا خیمہ ہی اپنی مسہری پر لیٹا ہی آنکھین ملتا ہوا اٹھا دیکھا کہ وقت نماز ہی
خادم تو موجود تھے سب نے تعجیل آفتابہ حاضر خدمت کیا لندھور نے وضو کرکے فریضہ سحری ادا کیا اور
پوشاک تبدیل کرکے سلاح جسم پر آراستہ کیے طرف دربار حمزہ ثانی کے روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر
کیا جائیگا اب کیفیت حمزہ ثانی کی سنیے کہ جب داراب سیمین زرہ رخصت لیکر طرف سبائل کے
روانہ ہوے تو حمزہ ثانی دربار کو برخاست کرکے محل مین تشریف لاے خاصہ طلب کیا خادمون نے دسترخوان
بچھایا مگر اُس حالت مین کھانا کب خوش آتا لیکن قدرے نوش فرما کے ہاتھ منھ دھو کر فرش خواب پر
استراحت پذیر ہوے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا اثناے خواب مین ایک عجیب واقعہ نظر آیا
دیکھا کہ ایک جنگل ویران ہی کوسون تک صاف میدان ہی کہین درخت کا نام نہین طائر کا اُس صحرا مین کام
نہین دھوپ کی تیزی قیامت کا نمونہ دکھاتی ہی زمین تپتی ہی ریگ بیابان کا جو ذرہ اُڑ کر جسم پر پڑتا ہی

بدڈال دیتا ہو حمزہ ثانی راہ کی تلاش مین ایک جانب چلے تھے کہ دیکھا ایک طرف آواز فریاد و زاری کی آرہی ہو
مگر آواز ایسی ہو کہ جس سے گوش آشنا ہین حمزہ ثانی اُس طرف متوجہ ہوے چلتے چلتے جب قریب پہونچے اور
آواز اچھی طرح سنی تو اپنے فرزند دلبند داراب سیمین زرہ کی آواز پائی ہوش اُڑگئے اپنے کو بہت جلد
قریب پہونچایا دیکھا کہ داراب عجیب حال مین ہین نہ سر پر خود ہو نہ زرہ جسم مین سالم ہو نہ کوئی چیز آلات حرب
سے انکے پاس ہو انتہا کے زخمدار ہین دریاے خون مین غوطہ مارتے ہوے صداے فریاد بلند
کر رہے ہین حمزہ ثانی نے جو یہ حال اپنے فرزند دلبند کا دیکھا ضبط کا یارا نہ رہا چیخین مار کر رونے لگے
چونک کر آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر خواب پر پایا آنکھین ملتے ہوے اُٹھے دیکھا وقت نماز ہو خادم تو موجود
ہی تھے سب نے جلدی سے آفتابہ طلائی حاضر خدمت کیا حمزہ ثانی نے وضو کر کے فریضہ سحری ادا کیا
اور مغموم و مضمحل پوشاک تبدیل کر کے بیرون محل تشریف لا کے یہان سب سرداران نامی منتظر تھے جیسے ہی
محلدار نے پردہ بارگاہ کا اُٹھایا او حمزہ ثانی باہر تشریف لائے سرداروں نے بڑھ کر سلام کیا اور
حمزہ ثانی کو آگے لیا تا بہ بارگاہ خراماں خراماں سب سردار عقب مین حمزہ ثانی کے آئے جب حمزہ ثانی
داخل بارگاہ ہوے اور مرتبہ صاحبقرانی پر بیٹھے سب سردار بھی اپنے اپنے مقامات پر سلام کر کے باادب بیٹھے
لیکن سب نے چہرہ جو حمزہ ثانی کا دیکھا تو اُداس پایا سرداروں نے متفق اللفظ عرض کی کہ تا بعد اری حضور
کو بہت متردد پاتے ہین سب لوگ گھبراتے ہین کچھ غلامون سے ارشاد کیجیے نصیب دشمنان کیا ہو طبع والا
پر کیسا صدمہ پہونچا ہو حمزہ ثانی نے کہا کہ مین جو دربار برخاست کر کے محل مین گیا کھانے سے فراغت پا کر
سو رہا شب کو انتہا نے خواب مین عجیب سانحہ نظر آیا دیکھا کہ مین ایک صحراے ہول خیز وحشت انگیز مین گیا
ہون راہ تلاش کر رہا تھا کہ کان مین کسی کی آواز آئی کہ فریاد کر رہا ہو مین اُس آواز کی طرف چلا جب قریب
پہونچا تو وہ آواز اپنے فرزند دلبند داراب سیمین زرہ کی پائی بیتاب ہو کر اُس طرف بڑھا تھوڑی دور چلکے
دیکھا کہ داراب ایک نشیب مین کھڑا ہوا ہو نہ خود سر پہ نہ زرہ سالم جسم مین نہ آلات حرب اُسکے پاس
انتہا کا زخمدار ہو دریاے خون مین غوطہ مارے فریاد کر رہا ہو یہ کیفیت مین نے دیکھی ضبط کا یارا نہ رہا مین
چیخین مار کر رونے لگا چونک کر آنکھ کھل گئی وقت نماز قریب تھا جلدی سے اُٹھکر فریضہ سحری ادا کیا جب سے
قلب کی عجیب کیفیت ہو خود بخود دل بھر آتا ہو پیش نظر وہی سامان ہو خدا خیر کرے آثار اچھے نظر نہین آتے ہین
جب یہ کیفیت حمزہ ثانی کی زبانی سرداروں نے سنی بہت متردد ہوے لندھور کہ کئی بار
خواب دیکھ چکے ہین انھون نے کسی سے اپنا خواب تو بیان نہین کیا مگر اپنے دنگل سے اُٹھکر سامنے حمزہ ثانی
کے آئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور یہ خواب ہو اسکا خیال نہ فرمایئے وہ جوان عالیشان تیغزن صف شکن
اکیلا ایک لشکر کو کافی ہو آج شجاعت مین اُسکے عشر عشیر مین بڑے بڑے پہلوان اُسکی تلوار کا لوہا مانے
ہوے ہین اور اگر یہ امر باعث افسردگی طبع اقدس ہو تو غلام کو بھی اجازت رخصت فرمائی جاوے
کمترین جا کر اس جری کی مدد کریگا جو بلا آئیگی حضور کے اقبال سے رد کریگا جب حمزہ ثانی لندھور
کو مستعد پایا اجازت دی لندھور نے جھک کے سلام کیا رخصت ہو کر اپنی بارگاہ مین آیا اور اپنے
سرداروں سے کہا کہ ہمارا ارادہ ہو کہ کل شام کو طرف صبائل کے کوچ کرین لندھور وکہ پیش خیمہ
ابھی سے طرف صبائل کے روانہ کیا جاوے اور تم سب لوگ بھی اپنا اپنا اسباب سفر بہت جلد درست کرو

اصطبل میں حکم دیا جائے کہ گھوڑے تیار ہوں دربان یہ سنتے ہی سرداروں سے آئیوقت باہر جاکر اٹالا بارگاہ کا لدوانا شروع کیا اور داروغہ اصطبل کو بلا کر حکم دیا کہ گھوڑے بہت جلد تیار کرو جسوقت حکم ہو گا حاضر کرنا لندھور یہ حکم دیکر پھر حاضر بارگاہ حمزہ ثانی ہوئے تھوڑی دیر کے بعد حمزہ ثانی نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں جاکر استراحت پذیر ہوئے تو لندھور بھی اپنی بارگاہ میں آئے اور اپنا سازوسامان برائے سفر درست کرنے لگے تھوڑے عرصے میں سلطان زرین پوش فلک یعنے آفتاب عالمتاب پردہ مغرب میں پوشیدہ ہوا اور عابد شب زندہ دار ماہ سمت مشرق سے سجادہ سپہر گردون پر پروان ثوابت و سیارگان کو لیکر جلوہ نما ہوا لندھور بارگاہ حمزہ ثانی میں آئے اور سلام رخصت کرکے پایہ تخت کو بوسہ دیا اور سب سرداروں سے رخصت ہو کر باہر آئے اپنا اسپ باد رفتار طلب کیا گھوڑے حسب الحکم پہلے سے تیار تھے سائیسوں نے ہر ایک سردار کا گھوڑا حاضر کیا لندھور بن سعدان گردانے فیل صبا رفتار پر سوار ہوئے اور چند سردار بھی اپنے اپنے گھوڑوں پر بیٹھے اور طرف سبائل بڑے جاہ و حشم سے کوچ کیا اب انکو تو راہ میں چھوڑ دیئے ۔

دو کلمہ داستان قلعہ سبائل کے ملاحظہ فرمائیے

زمرد ثانی نے آتے ہی حکم دیا کہ ہماری فوج میں طبل جنگی بجے حسب الحکم طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے لشکر اسلام کے جو یہاں موجود تھے خبریں لیکر روانہ ہوئے اور ساکنان قلعہ کو آکر خبر دی کہ زمرد ثانی نے طبل جنگی بجوایا ہے ان لوگوں نے بھی اپنی تیاری کرنا شروع کی رات تو دونوں طرف اہتمام جنگ میں گذری جب شہسوار زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب نیزۂ خطوط شعاعی ہاتھ میں لیے ہوئے لشکر ثوابت و سیارگان کو بھگاکے جلوہ افروز فلک ہوا دونوں لشکر میدان میں آئے نقیبان خوش الحان نے یہ اشعار عبرت آثار دنیا کی ناپائداری میں پڑھکر سنائے

نظم

واہ بڑا ہو بجا اس نظم میں کم بنے کچیل
عید اک روز نظاروں میں ہماں ہی سماں
نہیں مہتاب یہ ہے روشنی صبح رحیل
ہے یہ منزل یہاں ٹھہری یہ جاہ گذر

زندگانی سے یہ عیار ہے وہ ہوش ربا
بعد ہر کثرت تکلیف کے یاں یاں غم قلیل
ہوس عمر ہوں تار یہاں اور دنیا
کر کے اب کیا کوئی فرخ ہر منزل

اتنا نیرنگ ہے ہر رنگ نیا جبر کی ریل
الٹھ میں غیبوں سے جسکی بھری ہو زنبیل
خواب غفلت سے جو بیدار ابتک ہیں بری
پھر اگر وقت میں کی طرف سے نہ ذخیل

یہ اشعار عبرت آثار جو نقیبوں نے خوش دلکانی سے پڑھے تو بہادروں کے دلوں کو جوش بہادری نے بیزار کر دیا یہ شعر پڑھکر گھوڑے اپنے اپنے آگے بڑھائے

شعر

کسی کی رگ ہرای دل نہیں کچھ خنجر تیز ہرگز
بہت سارے دبے ایز جو اس سے پیر شکن

جب دونوں طرف سے جوانان کو جوش جرأت نے بیزار کیا میان سے تلواریں لیکر ٹوٹ پڑے جناب مغلوب ہونے لگی خون کے فوارے چلنے لگے زمین کا رنگ بدل گیا سیل خون رواں ہوا سر مثال حباب بہنے لگے لشکر اسلام بہت کم تھا کافروں نے پسپا کیا اہل اسلام بہت مارے گئے جو زندہ بچے قلعہ میں آگئے دروازہ قلعہ کا بند کر لیا دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے دعائیں مانگنے لگے لشکر کفار سے ایک سردار کہ نام اسکا فرماس مردود تھا فوج گران لیکر قلعے پر ٹوٹ پڑا اسطرح سے مسلمان اُس کافر کے ہاتھ سے مارے گئے اب چند کس قلعہ میں اور باقی رہے وہ بیتابانہ مضطر بانہ دعائیں مانگ رہے تھے کہ ناگاہ گرد اڑی فرماس اُدھر متوجہ ہوا کہ قریب خندق پہونچ گیا تھا مگر غور کر گرد کو دیکھنے لگا

گرد اسکے گردشگان ہوا دیکھا کہ چالیس ہزار سوار سب کے آگے داراب سیمین زرہ مثل صاحبقران گھوڑے کو گرمائے ہوئے چلے آتے ہیں قریب آکر داراب نے نعرہ کیا کہ باشیدائے لشکر کفار منم داراب سیمین زرہ جیسے ہی ساکنان قلعہ نے نعرۂ داراب کی صدا سنی شکر خدا بجا لائے اور دروازہ قلعے کا کھولدیا داراب نے چاہا کہ اپنے تئین قلعے میں داخل کریں کہ قرماس مردم در جو قریب خندق کے پہونچ گیا تھا اسنے ایک ہاتھ تلوار کا داراب پر مارا داراب نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور ہاتھ بڑھا کر تلوار اُس نابکار کی چھین لی اُس نے چاہا کہ دوال کمر میں ہاتھ ڈال دے داراب نے مرکب کو پیچھے ہٹا کے ایک ہاتھ تلوار کا اُسکی کمر پر مارا دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑا بھائی اُسکا عنقائے مردم در جو یہ ماجرا دیکھا تلوار کھینچکر داراب پر آپڑا تلوار چلنے لگی دوپہر کامل تلوار چلی ایک مقام پر داراب نے جھک کے ایک ہاتھ مارا کہ پانؤں کٹ عنقا مردم در کے کٹے اور یہ زمین پر گرا گرتے گرتے اس نے چاہا کہ میں بھی مرکب داراب کو زخمی کروں مگر داراب گھوڑے سے کود پڑے اور مرکب کو اپنی پشت پر لیا اُسنے دوڑ کر کمر میں داراب کے ہاتھ ڈال دیا اور چاہا کہ زمین سے اُٹھاؤں داراب نے لنگر قائم کیا اور سر جھائی میں عنقائے اژدر کے دوڑے جیس قدم پر لا کر جھکا مارا پہلے ہی زور میں سر سے بلند کیا اور چکر دیکر زمین پر دے مارا کہ استخوان عنقائے چور چور ہوگئے داراب پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مصروف کارزار ہوئے جو پہلوان اُنکے سامنے آیا اُسکو قتل کیا پر سب کے پرے پسپا کر دیے داراب نہنگانہ پلنگانہ دغا کر رہے ہیں فوج زمرد پیچھے ہٹی جاتی ہے قلعے سے آواز تحسین و آفرین بلند ہے قریب ہے کہ داراب فوج کو شکست دیں کہ یہ حال زمرد شاہی نے جو دیکھا حکم دیا کہ سب فوج یکبارگی داراب پر چہار طرف سے ٹوٹ پڑے اتنا حکم جو فوج نے پایا سب نے چاروں طرف سے داراب کو گھیر لیا ہر طرف سے تلواریں نیزے تیر پڑنے لگے مگر داراب اُسی طرح سے شیرانہ دغا کر رہے ہیں کچھ خوف نہیں ہے اسی طرح تین بار فوج زمرد نے داراب پر حملہ کیا اور داراب نے تین بار فوج کو پسپا کر دیا تب تو زمرد شاہی کو بہت ہراس ہوا آواز دی فوج کی طرف کہ ایک جوان سے تم سب ہمت ہارے دیتے ہو کیا نہیں ہے تم میں کوئی ایسا کہ داراب کو ٹوکے یہ صدا سنکر ارماس بن عزماس کہ یہ ملعون تیرہ سو من کا ساطور باندھتا ہے ایک پر سے نکلکر سامنے داراب کے آیا اور داراب کو ٹوک کر ساطور کا حملہ کیا داراب نے چاہا کہ گھوڑے کو بڑھا کے ساطور اسکا چھین لوں ناگاہ گھوڑے نے سکندری کھائی داراب باگ کو سنبھال کر اُبھرے یہاں ساطور سر تک پہونچ چکا تھا ادھر شاہزادے کا خود گھوڑے کی سکندری کھانے سے ڈھلک گیا ساطور سر پر پڑا تا جگرگاہ اتر آیا داراب نے دستانہ مار دیا کہ ساطور ہٹا ہوا اور چادر خون کی چہرے پر داراب کے آئی لیکن اُسی عالم میں شاہزادے نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ گھوڑا ارماس کا زخمی ہو کر زمین پر گرا ارماس گرتے گرتے سنبھلا اور پشت پر آکے دوسرا ساطور کمر پر شاہزادے کی مارا داراب گھوڑے سے زمین پر آئے لشکر داراب میں غلغلہ بلند ہوا اور سپہ اصفہان داراب نے خلوہ کر کے اپنے کو پاس داراب کے پہونچا دیا اب جو دیکھا تو داراب انتہائے زخمدار ہیں سر سے جگرگاہ تک ساطور کا زخم ہے بالکل جان بلب ہیں مگر یہ کلمات حسرت آمیز زبان پر جاری ہیں کہ افسوس صد ہزار افسوس زیارت سے والد نامدار کی محروم رہے بڑے مقام پر موت آئی ایک سردار نے شاہزادے کو بڑھکر اُٹھانا چاہا اُسوقت داراب نے بکمال حسرت آمیز کہا کہ اگر ممکن ہو تو میری لاش کو

قبلہ و کعبہ تک پہونچا دینا جس یہ کلمہ زبان سے نکلا اور داراب جان بحق تسلیم ہوئے سرداروں نے صدائے
فریاد و غوغا بلند کی اور لاش داراب کی لیکر چلے زمرد نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اگر لاش
داراب کی یہ لوگ لیجائینگے تو بڑی خرابی کی بات ہو خبردار لاش داراب جانے نہ پائے فوج نے جو یہ بات
سنی سب ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی عرصہ تک خوب تلوار چلی آخرکار فوج کفار بیشمار تھی فوج اسلام کو زخمی کرکے
بسپا کیا اب لشکر اسلام کا یہ حال ہو کہ پیچھے ہٹتے جاتے ہین دشمن یہان برابر مرکر گرے ہیں سب نے وہان جان
دی عجیب حالت مین گرفتار ہین جب بہت مجبور ہوئے تو سب نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات
مین بلند کیے اور کہا نظم

خدایا زبانی کہ بخشندہ کا | بہ نیروے جانی کہ بخشندہ | جو پیدا تو باشی نہان ہم تو ہستی
اگر مردہ باشم آن ہم تو ہستی | بہر بودہ و ساز کشی تو ہستی | شناسندہ راز کس جز تو نیست | بمانا از انجا کہ تو عین ذات
بود فرد فہرست حسن و صفات | تقاضای فرمان روای بدست | ظہور شیون خلعے ور ہست | ترا با خود اندر پرند خیال
بود فقط ز اوصاف کمال | ازان نقطہ خیر و سیاہ و سفید | ز درون پردہ بالد ہراس سپید | بدان تازہ گردد مشام از نسیم
بدان بشگفد گل بہ باغ از نسیم | ازانجا نگر روشنانے برد | و ازانجا نفس نغمہ زاے برد | ملک کر جو خدا کو یاد کیا تیر دعا

ہدف اجابت پر پہونچا دیکھا صحراے گرد اڑی جب دامن گرد کا شگافت ہوا دیکھا قریب پانچ لاکھ فوج کے لندھور
بن سعدان گرد روادری کرتا ہوا چلا آتا ہو قریب لشکر زمرد پہونچ کے نعرہ کیا نعرہ لندھور

جزیرہ ہاے دریا اگر قسم تا بہ ہندستان | اگر نامش نہ دانی نام لندھور بن سعدان

نعرہ کرکے فوج پر ٹوٹ پڑا لڑتے لڑتے
نظر نگاہ جو اسکی لاش داراب سیمین تن رہ پر پڑی بیتاب ہوگیا اور غصہ بڑھا اپنے سرداروں کو آواز دی کہ ہان بہادرو
اپنی اپنی جا مین لڑادو لشکر کفار ہاے شاہزادہ والا تبار کی وحشی نہ لیجانے پائین کافرون نے بڑا غضب
کیا چراغ محفل صاحبقرانی کو گل کردیا زینت بزم اہل اسلام کو بجھا نامردون نے ایسے شیر جری کو مار ڈالا
خبردار کوتاہی نہ کرنا جو خرابی جس سے لشکر کفار کی ہوسکے کرنے مین دریغ نکرے مین نے بروقت رد انکی
حمزہ ثانی سے وعدہ کیا تھا کہ مین جاکر شاہزادے کی مدد کرونگا جو آفت آئیگی حضور کے اقبال سے
رد کرونگا اب مین انکو جاکر کیا منہ دکھاؤنگا سب سرداران فوج مجھکو کیا کہینگے کہ اپنی جان بچا کر چلا آیا شاہزادے
کے مارے جانیکا خیال نہ کیا آقاے نامدار کی اسوقت کیا کیفیت ہوگی جب لاشہ داراب سیمین تن کا دیکھینگے
ایک ادنی سا خواب دیکھنے سے تو انکی یہ کیفیت تھی کہ کسی پہلو چین نہ آتا تھا جسوقت لاشہ فرزند نوجوان سامنے
جائیگا اسوقت انکی کیا حالت ہوگی یقین ہو اپنے تئین ہلاک کرینگے اور جو کیفیت ہو تھوڑی ہو ایک تو فرزند
دلبند لخت جگر نور بصر دوسرے سعید رشید تیسرے قوی تن پہلوان صف شکن تیغ زن ہمت اسکی اسی سے ظاہر ہو
کہ خوف نکیا اتنے بڑے لشکر سے کیسی بہادری سے لڑا اصل تو یون ہو کہ مرتے مرتے کام کر گیا شجاعت سے لڑ بھڑ کر
مر گیا ایسے جری ایسے بہادر کاہیکو ہوتے ہین یہ بات انھین لوگون پر ختم ہو انکی نگاہ مین ایک اور لاکھ برابر
ہین ایسے بہادر ہین مجھکو اب سب سے بڑھکر یہ خیال ہو اسی بات کا ملال ہے کہ اب جو مین پلٹ کے جاؤنگا
سرداران نامی اور حمزہ ثانی کو کیا منہ دکھاؤنگا کاش جلدی اجل آجاے تو بھی شاہزادے کے پہلے جانے
سے روح میری آقاے نامدار سے شرمندہ رہیگی سب سے بہتر یہ ہوگا کہ اب مین کسی طرف نکل جاؤنگا
آقاے نامدار کو منہ نہ دکھاؤنگا سرداروں نے لندھور کی یہ کیفیت دیکھی تو سب پاس آکے سمجھانے لگے
کہ مشیت پروردگار مین کیا چارہ ہو اور آپ تو اب تشریف لاے ہین یہ شیر تو بڑی دیر سے لڑ بھڑ کر جان

بھی تسلیم ہوچکا تھا ہان اگر آپ موجود ہوتے اور یہ واقعہ گذرتا تو البتہ کسی قدر شرمندگی کی جگہ تھی گو جب بھی کچھ
بس نہ تھا آقاے نامدار ایسے ناسمجھ نہین ہین جو آپکو الزام دین اور فوج اسلام کے سرداران نامی آپکی جرأت
وہمت سے بخوبی آگاہ ہین کسی کو اس امر کا خیال بھی نہوگا بلکہ سب یہی کہینگے کہ افسوس اس بات کا ہی کہ
لندھور قبل سے نہ پہونچے نہین شاہزادے کی جان نامردون کے ہاتھ سے کیون جاتی حمزہ ثانی
بھی یہی کہینگے کہ جو لندھور پہلے پہونچ جاتے تو داراب کے عوض اپنی جان دے دیتے مگر شاہزادے
پر آنچ نہ آنے دیتے آپ بیکار ایسے خیال فرماتے ہین لندھور سب کی سن رہے ہین مگر عجیب حالت
ہی ہچکی بندھی ہوئی ہی آنسو آنکھون سے بہ کر تا بہ سینہ پہونچے فرط الم سے گریبان چاک کیا ہی خود سر سے
ڈھلک گیا کچھ ہوش نہین ہی یہ بھی خیال نہین کرتے کہ لشکر کفار لاش داراب لے جاوینگے معروف نوحہ و بکا ہین
اُدھر لشکر کفار نے جو اتنی فرصت پائی حاملان لاش داراب پر ٹوٹ پڑے تلوارین مارنے لگے یہ چند کس
اُنکو کیونکر جواب دین ہرچند آوازین سرداران اسلام کو دیتے ہین مگر یہ لوگ لندھور کے سمجھانے مین
ایسے مصروف ہین کہ بالکل انکو سنائی نہین دیتا لندھور ایسے مصروف نوحہ و بکا ہین کہ انکو بھی کچھ ہوش
نہین ہی جب کافرون نے حاملان لاش داراب کو مار کر گرا دیا اور لاش داراب کی لیکر چلے تو ایک سردار
کی نگاہ پڑی کہ لاش داراب کافر لیے جاتے ہین اسنے سب سردارون سے کہا کہ تم سب تو یہان فریاد و فغان
مین پڑے ہو وہان بڑا غضب ہوگیا لاش داراب کافرون کو ملگئی وہ لیے جاتے ہین نہین معلوم ظالم لاش
سے کیا ظلم کرینگے یہ کلمہ جو لندھور نے سنا اسی حال سے اپنے تئین بیچ مین لشکر کفار کے ڈال دیا تلوار کھینچکر
ننگانہ پلنگانہ جنگ کرنے لگا اب لندھور عجب صورت سے دغا کر رہا ہی کہ آنکھون سے آنسو جاری کلیجہ
پر غم والم طاری خود ڈھلکا ہوا جامہ تن چاک چاک فرط گریہ سے آنکھین بند اگر کوئی زخم بھی بدن پر
پڑتا ہی تو جوش رقت سے معلوم نہین ہوتا ہی یون ہی لڑتا بھڑتا قریب اُس گروہ کے پہونچا جو لاش داراب لیے
لیے جاتے تھے جاتے ہی اپنے تئین قلب مین ڈال دیا اور حاملان لاش داراب کو قتل کرکے اپنے
کاندھے پر لاش داراب کو ڈالا اور ایک ہاتھ مین قبضہ تلوار کا لیا کافرون کو مارتا ہوا اُس
غول سے نکلا سرداران کے جو وہان موجود تھے اُنکو لاش داراب سپرد کی اور یہ تاکید بھی کردی کہ دیکھو
خبردار لاش نہ چھینوا دینا بڑی ہوشیاری سے رکھنا اگر لاش چھن جائیگی تو مین زندہ نہ رہونگا ایک تو شاہزادے
کا قتل ہونا ہی مجھپر شاق ہی دوسرے لاش کا میری موجودگی مین چھن جانا مجھکو زندہ نہ رکھیگا سب نے
دست بستہ عرض کی کہ حضور خاطر اقدس مطمئن رکھین لاش کے ساتھ ہماری جان ہی کیا تاب طاقت کسی کی
جو لاش کی طرف نگاہ اُٹھاکے دیکھ سکے سب کو سمجھاکے لندھور پھر مصروف جنگ وجدال ہوا اور لشکر کفار
کو مارتا ہوا دور تک پسپا کرلیگیا قریب تھا فوج شکست کھاوے کہ زمرد ثانی نے پکار کر آواز دی کہ ایک
سردارو تم لوگون کا یہ حال ہوگیا کیا لشکر مین ہمارے کوئی بہادر اب باقی نہین رہا جو اسکو بھی داراب
کے پاس بھیجے یہ سنکر ایک پہلوان پیلتن تیغزن بادۂ کبر و نخوت سے مست کرگدن پہ سوار صف سے نکلا اور
لندھور کے سامنے آکر کہا کہ او جوان کیا عورتون کی طرح مرے ہوؤن کو رو رہا ہی مردان عالم سے
آنکھین چار کر جب زندہ پھر کر گھر جانا اپنے مرے ہوؤن کو اطمینان تمام بیٹھکر رو لینا یہ میدان جنگ ہی
عزا خانہ نہین ہی گھوڑے پر سنبھل کے بیٹھ اور آلات حرب و ضرب درست کر لندھور نے جو یہ کلمات سخت سنے

القصہ نہ کب تاب کہ ایسے کلمے سن سکین بہ تعجیل تمام آنکھون سے آنسو پونچھے سلاح جنگ کو درست کیا گھوڑے پر سنبھل کے بیٹھے اور اُسکو جواب دیا کہ او نامرد کیا بیہودہ بکتا ہی تم سب نے ایسے شیر بیشہ جرات و یکتاز میدان شجاعت کو ملکر نامردی سے مارا اب اگر مین تم سب کو زیر تیغ بھی کرون تو بھی تو اُس شیر بیشہ صاحبقرانی کے خون کا بدلا نہوگا لاجرم یہ رکتا ہوا اُس نے نیزہ لندھور کے سینہ پر مارا لندھور نے خالی دیکر ایک وار نیزے کا جو کیا تو نیزہ ہاتھ سے اُس ملعون کے نکل گیا خفیف ہوکر تلوار میان سے کھینچی لندھور کے سر پر وار تلوار کا کیا لندھور نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور ہاتھ بڑھا کر کلائی مضبوط پکڑ لی اُسنے دوسرا ہاتھ چھڑانے کو بڑھایا لندھور نے اُس ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا اب دونون مین زور ہونے لگا آخرکار دونون جوان مین پہلو دے اور کمرون مین ہاتھ ڈال کے زور کرنے لگے بڑی دیر تک یونہی زور رہا قریب شام لندھور نے دوڑنے بیس قدم پر آگے جھکا مارا نام خدا لیکر ایک ہی زور مین سر سے اُس خود سر کو بلند کیا اور چیر دیکر اس زور سے زمین پر دے مارا کہ زمین ہل گئی ساکنان قلعہ سے صدائے تحسین و آفرین بلند کی استخوان اُس مردود کے چور چور ہوگئے زمردشانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کل لشکر کو حکم دیا کہ یکبارگی لندھور پر ٹوٹ پڑے ہنوز لندھور گھوڑے پر بھی نسوار ہونے پایا تھا کہ تمام لشکر کفار بلوہ کرکے لندھور پر ٹوٹ پڑا لندھور نام خدا لیکر معروف جنگ ہوا اب کیفیت یہ ہی چہار طرف سے سوار و پیدل لندھور پر حملہ کر رہے ہین اور لندھور بھی پشت بہ پلوے ہوشیار جنگ کر رہا ہی سپر پاس نہین ہی جو آدمی سامنے آگیا اُسکو ہاتھ مین اُٹھا لیا بجائے سپر سامنے کرہ یا یونہی لڑتے بھڑتے قریب زمردشانی کے پہنچ گئے وہ ملعون پیچھے ہٹ گیا لندھور نے تلوار ماری اور سردار جو آگے بڑھ آئے تھے وہ زخمی ہوئے لندھور نے چاہا کہ مین دوسرا وار کرون کہ ایک طرف سے فوج جمرمٹ کرکے لندھور پر آپڑی لندھور ادھر متوجہ ہوا زمرد پیچھے ہٹ گیا لندھور پر کلمات لعن طعن کہکے میدان سے پلٹا اور لشکر کو مار کر دور تک لیگیا وہان لشکر کی کیفیت بے ترتیب ہوگئی اور چند آدمی ایک طرف گھوڑے بھگا کر نکل گئے یہ کیفیت جو بختگان نے دیکھی ، وزیر بہ زمردشانی کا اس نے زمردشانی سے عرض کی کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اب طبل بازگشت بجوا کر پلٹ جائیے کیونکہ اب شام بھی قریب ہی اور فوج کی کیفیت دگرگون نظر آتی ہی ایسا نہو کہ فوج شکست کھائے کل صبح کو جیسا ہوگا دیکھا جائیگا اُسوقت لندھور کے ہاتھ سے کوئی نجات نہ پائیگا زمردشانی نے بھی اس رائے کو پسند کیا اور حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے حسب الحکم طبل بازگشت بجا اور لشکر پلٹا سب سرداران کفار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے لندھور بھی لاش داراب لیکر پلٹا خادمون نے ایک طرف کو کچھ بارگاہین استادہ کی تھین وہان آکر لندھور نے لاش داراب سیمین زرہ رکھی اور اپنے یہان کے کشتون کی لاشون کو منگوا کر جمع کیا ہمراہیان داراب بھی آکر جمع ہوئے اب لندھور نے کیفیت دریافت کرنا شروع کی کہ داراب سیمین زرہ کیونکر مارے گئے اور کس ملعون کے ہاتھ سے زخمی ہوئے اور کس لعین نے ایسے جوان کو جان سے مارا کہ اُسکو اُسکی شجاعت اور جرأت پر بھی رحم نہ آیا تب ہمراہیان داراب نے کہا کہ آقائے نامدار نے بڑی جرأت و شوکت سے فوج کفار کو زیر کیا جب زمردشانی نے یہ کیفیت دیکھی کہ اب قریب ہی کہ فوج گریزان ہو تب بآواز بلند کہا تم مین کوئی بہادر باقی نہین رہا ہی جو اس جوان کا مقابلہ کرے یہ سنکر ارماس

ہین عرماس مقابلہ مین آقاے نامدار کے آیا اور تیرہ سو من کے ساطور کا حملہ آقاے نامدار کے سر پر کیا آقاے نامدار
نے خالی دی اور ساطور اکڑ مین گھوڑا بڑھا کر ساطور چھین لون گھوڑے نے آقاے نامدار کے سکندری کھائی سنبھلنے مین
دوسرے ڈھلک گیا سنبھلتے سنبھلتے سب ساطور سر پر پڑ گیا تا بہ جگرگاہ پہونچا آقاے نامدار نے اسی حالت
مین دستا د مارا کہ ساطور نکل گیا چادر خون کی منہ پر آئی آقاے نامدار نے ہاتھ تلوار کا مارا گھوڑا اس ہچیا کا مارا
گیا گھوڑے سے گرتے گرتے اس ملعون نے سنبھل کر اور آقاے نامدار کی پشت پر آ کے ایک وار اور کیا وہ
ساطور کمر پر پڑا آقاے نامدار گھوڑے سے زمین پر گرے ہم لوگون نے جو یہ واقعہ دیکھا صبر نہ رہا اپنے تئین
بوقت تمام آقاے نامدار تک پہونچایا اب جو دیکھا تو آقا کی عجیب کیفیت بڑی حالت ہے کچھ دیر سے جہان مین
کلمات حسرت ورد زبان ہین کہ افسوس صد ہزار افسوس ایسے مقام پر موت آئی کہ زیارت سے والد بزرگوار
کے محروم رہے نہین معلوم ہے کافر لاش کو کیا کرینگے ہم لوگون نے جب آقا کو اس حال مین پایا لاش
اٹھانے لیجانے کے واسطے قریب پہونچے اور لاش کو اٹھا کر لے چلنے کا قصد کیا تو آقاے نامدار نے یہ کلمہ
زبان سے ارشاد فرمایا کہ جہان تک ممکن ہو لاش میری خدمت مین والد نامدار کے لیجانا کافرون کے ظلم سے
بچانا ہم لوگ حسب وصیت لاش کو لیکر چلے زمرد ملعون نے جو یہ حالت دیکھی کہ لاش ہم لوگ لیے جاتے ہین اپنی
فوج کو حکم دیا کہ خبردار لاش نہ جانے پاوے ورنہ بڑا غضب ہوگا جس طرح ممکن ہو لاش کو چھین لو یہ حکم جو فوج
نے پایا سب ہم چند آدمیون پر ٹوٹ پڑے پھر کہان فوج بیشمار کہان چند کس وہ بھی بے سردار کیا کرتے
جہان تک ممکن ہوا انکو مارا جب بہت زخمی ہوے خدا کو یاد کیا پروردگار عالم نے ہماری دعا قبول فرمائی
آپ ایسے سردار نامی کو براے مدد بھیجا لندھور نے جب یہ کل کیفیت سُنی بہت افسوس کیا اور کہا کہ
اے سرداران وفادار اب مین تو اب خدمت مین آقاے نامدار کے یون نہ جاؤنگا یا تو میری بھی لاش
اس شیر کی میت کے ساتھ جائیگی یا ارماس ملعون کو داخل جہنم کرونگا کیونکہ جس وقت آقاے نامدار
اس شیر کی لاش کو ملاحظہ فرماوینگے غم سے اپنی کیا حالت بنا وینگے میرا بھی ضرور خیال آئیگا کہ
لندھور کیا وعدہ کرکے گئے تھے شاہزادے کو قتل کرا دیا آپ زندہ سلامت موجود ہین گو سب سرداران
نے بہت سمجھایا کہ آقاے نامدار ایسے نا سمجھ نہین ہین جو آپ کی نسبت یہ خیال فرمائین آیندہ جیسے آپکی خوشی
ورنہ ہمارے نزدیک تو بہتر یہ تھا کہ رات کی رات یہان دم لیجیے صبح کو لاش داراب سمین زرہ لیکر آقاے نامدار
کی جانب روانہ ہوتے وہان جیسی تدبیر وہ فرماتے وہ عمل مین لاتے لندھور نے کہا کہ مجھکو یہ ہرگز نہین
منظور ہے یہ کہکر ایک ہرکارے کی طرف اشارہ کیا کہ خبر تو لا کہ اسوقت ارماس ملعون کہان ہے وہ حسب الحکم
لندھور کو سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا اور طرف لشکر زمرد کے چلا وہان جا کر دیکھا تو ارماس ملعون
خیمے مین زمرد شاہ کے بیٹھا ہوا ہے اور سب سرداران شاہی و درگاہی دست بستہ اسکے سامنے کھڑے ہین
اور زمرد شاہ مدح و ثنا ارماس کی کرتا ہے اور یہ مردود بھی نشہ نخوت مین مست ہے جو اسکی تعریف کرتا
ہے یہ خود بھی کہدیتا ہے کہ ہان یہ کار عظیم سواے میرے اور کس پہلوان سے ہو سکتا کہ داراب سے شجاع
کو سر میدان تہ تیغ کرنا میری ہی قوت و قدرت تھی کہ ایسے پہلوان کو یون قتل کیا ہرکارہ لندھور نے جو یہ
کیفیت دیکھی بارگاہ زمرد سے واپس آیا اور حاضر خدمت لندھور ہوا بعد دعا و ثنا کے عرض کی
کہ حضور ارماس ملعون اسوقت بارگاہ زمرد مین نشہ نخوت مین چور بیٹھا ہوا ہے سب سردار اسکے آگے

اُسکے آگے دست بستہ حاضر ہین مدح و ثنا کر رہے ہین اور وہ ملعون بھی اپنی تعریف و توصیف بیان کر رہا ہے وہی
تیرہ سوسن کا ساطور اُس ملعون کے آگے رکھا ہے در بارگاہ پر افغان آدم خوار کا پہرا ہے بہت سے آدم خوار
اُسکے ہمراہ ہین گرد بارگاہ پھر رہے ہین لندھور یہ بات اُس ہرکارے سے سنکر اُٹھا اور ہاتھ مین اپنا تیغہ آبدار
لیا اور سردارون سے کہا کہ اگر تمکو آنا منظور ہو تو میرے بعد آنا اور نہ میرے ساتھ کوئی نہ آئے مین تنہا جاؤنگا یہ کہکر
در بارگاہ پر آیا اور اپنے فیل فلک شکوہ پر سوار ہوا اور کہا کہ ای فیل میمونہ مبارک یہ آخری سواری میری ہے
تو بھی جان اپنی لڑا دے ہاتھی نے جو یہ بات سُنی آمادہ ہو گیا اور مثل گھوڑے کے کام دینے لگا لندھور
ہاتھی کو اُڑاتا ہوا در بارگاہ زمرد پر پہونچا یہان افغان آدم خوار مع اپنے چالیس ہزار ہمراہیون کے حفاظت
بارگاہ مین مصروف تھا اس نے جو لندھور کو دیکھا پکار کر آواز دی کہ او پہلوان کہان آتا ہے لندھور نے جو اس
آدم خوار کو دیکھا چاہا بڑھ کر وار تیغہ کا کرون مگر اُسکی آواز سنکر اُسکے چالیس ہزار ہمراہی آگئے اور لندھور کو
چارون طرف سے گھیر لیا لندھور نے بھی نعرہ کیا کہ آدم خوارون مین ہل چل پڑ گئی اب نعرہ لندھور کی
صدا جو اہل لشکر نے سُنی سب کے سب مسلح ہو کر لندھور پر ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی لندھور پر چارون
طرف سے زخم پڑنے لگے مگر لندھور بھی شیرانہ وغا کرنے لگے جو سامنے آیا اُسکو ٹوک کر مارا اور کہا
کہ او کافر کدھر جاتا ہے جب لندھور نے تھوڑی دیر مین تمام فوج کو پسپا کر دیا تو افغان سامنے لندھور
کے آیا اور ایک ہاتھ تلوار کا مارا لندھور نے اُسکو خالی دیکر ہاتھی کو بڑھایا ایک وار تیغہ برق تاب کا
سر افغان پر جو کیا دو ٹکڑے ہو کر وہ ملعون زمین پر گرا اسکا گرنا اور فوج کا پراگندہ و منتشر ہونا فوج تو
اِدھر اُدھر ہٹ گئی لندھور نے پردۂ بارگاہ زمرد اُلٹ دیا اور ہاتھی سے کود کر داخل بارگاہ ہوا اور نعرہ کیا
کہ ہوشیار ای کافران غدار منم لندھور بن سعدان گرد زمرد نے جو لندھور کو اس حالت مین پایا تخت سے
پیچھے ہٹ گیا لندھور نے کہا او ملعون کہان ہے وہ ارماس بن عزماس جسنے ایسے شیر بیشہ جرأت و یکہ تاز
میدان جلالت کو ایسی نامردی سے مارا یہ سنکر ارماس اپنے تخت زرین سے کودا اور سامنے آکر اُسنے ساطور
کا وار سر لندھور پر کیا لندھور نے خالی دیکر پاؤن اپنا ساطور پر رکھ دیا اور کہا او مردود اگر تجھمین کچھ طاقت
ہو تو ساطور میرے پاؤن کے نیچے سے نکال لے ہرچند ارماس نے زور کیا مگر ساطور نے ذرا بھی جنبش نہ کی تب
لندھور نے کہا کہ دیکھا تو نے ملعون ہمارے زور کو نہ نکال سکا اپنا ساطور میرے پاؤن کے نیچے سے
یہ کہکر چپیٹ کے ایک طمانچہ ارماس کے مارا کہ ملعون چیخ کھا کر زمین پر گرا لندھور نے جھکر ایک پاؤن
اس ملعون کا ہاتھ مین لیا اور دوسرے پیر کو اپنے پاؤن کے نیچے دبا کر نام خدا لیکر چیر ڈالا اور بڑھکر چاہا
کہ زمرد کو بھی واصل جہنم کرے مگر بہت سے سردار بیچ مین آ گئے لندھور اُن سے لڑنے مین مصروف ہوا زمرد
بھاگ کر دوسری بارگاہ مین گوشہ گزین ہوا اب یہان لندھور اور سرداران زمرد سے اندر بارگاہ کے تلوار
چلنے لگی اُسوقت بارگاہ زمرد مین بارہ سے کرسی نشین اور چیدہ سردار جمع تھے سب نے لندھور کو گھیر لیا
لندھور بھی شیرانہ لڑنے لگا جو سامنے آیا تیغہ اُسکے سر پہ مارا دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا کسیکو گردن مین ہاتھ دیکر
دوڑا دیا چوب بارگاہ سے جا کر ٹکر کھائی سر چور چور ہو گیا کسی کو گردن پکڑ کے آپسمین ٹکرا دیا دونون کے سر چور چور
ہو گئے تھوڑی ہی دیر مین تمام سرداران کو مار کر بارگاہ مین ڈال دیا اور آگے بڑھا جو باقی ماندہ اِدھر
اُدھر گوشون مین پوشیدہ ہو گئے تھے اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے لندھور نے قتل کیا جب زمرد نے

یہ حال دیکھا کہ لندھور نے بالکل سرداران نامی کو نیست و نابود کر دیا چاہا کہ فوج کو حکم دے کہ لندھور پر نرغہ
کرے تحنگان و جنگان کہ وزیر اسکے ہین انھون نے راے دی کہ اسوقت لندھور سے کچھ خبر نہ ہو جیسے اسکو
جانے دیجیے کہین ایسا نہو غصہ مین تخت خداوندی اُلٹ دے اس سے بہتر یہی ہی کہ اسوقت لندھور کو نکل جانے
دیجیے پھر جو کچھ مناسب سمجھا جائیگا ویسا کیا جائیگا زمرد نے منظور کیا اور خاموش ہو رہا لندھور وہان سے سب
حاضران بارگاہ کو جو اسکو ملتے تھے قتل کرکے اور لاش ارماس ملعون کی لیکر باہر بارگاہ سے آیا یہان اپنے
ہاتھی کو عجیب حال مین پایا کہ زخمون سے چور چور خون بہ رہا ہو گردن جھکائے ضعف کی حالت مین در بارگاہ پر چنگھاڑ رہا ہی
تھوڑی سی لاشین اُسکے پاس پڑی ہین لندھور سمجھا کہ جو مجھسے بچکر باہر آئے اُنکو ہاتھی نے مارا لندھور نے اُس
فیل سے اشارہ کیا وہ آگے لندھور کے آکر بیٹھ گیا لندھور اُسپر سوار ہوئے اور لاشۂ ارماس ملعون لیکر چلے
اپنی بارگاہ مین آئے وقت نماز قریب تھا لندھور نے لاشۂ ارماس ایک طرف ڈال دیا فیلبان تمام وہ پوشاک
خون آلودہ اُتاری دوسرا لباس زیب جسم کرکے وضو کیا اور مصروف نماز ہوئے سردار جو بعد لندھور کے طرف لشکر
زمرد کے گئے تھے وہ بھی آئے اور سب اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر مصروف نماز ہوئے لندھور نے جب نماز سے
فراغت پائی دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے اور عرض کی ای کریم کارساز ای بے نیاز اس عبد ذلیل
نے دنیاے فانی مین دین کے واسطے بہت سی تکلیفین اُٹھائین اب اُمیدوار ہون کہ اس مقام ناپائدار کو مجھسے
خالی کر اپنی رحمت میرے اوپر شامل حال فرما بعد داراب ایسے جوان پہلتن کے اس مقام پر میرا زندہ رہنا
غیرت سے بہت بعید ہی اب مین حمزۂ ثانی کو کیا منہ دکھاؤن مرکر اپنے نیک کامون کا صلہ پاؤن جب دعا ختم
ہوئی لندھور نے سجدۂ شکر کیا اور خادمون نے سجادہ آگے سے اُٹھایا لندھور بیرون بارگاہ آئے اور
نشستگاہ مین جاکر رونق افروز ہوئے سب سرداران نامی بھی جمع ہوئے سب نے مدح و ثنا لندھور کی بیحساب
کی لندھور نے کہا کہ مین لاشۂ ارماس ملعون لایا ہون اُسکو میرے سامنے لاؤ خادم حسب الحکم لندھور لاشۂ
ارماس بن عزماس کا سامنے لندھور کے لائے لندھور نے لاش کو دیکھکر شکر خدا کیا کہ مین نے قاتل داراب
کو واصل جہنم کیا مگر ابھی مین ان کافرون کو دم تھوڑی لینے دونگا پھر لندھور نے حکم دیا کہ لاشۂ داراب سیمین زرہ
کا بھی لاؤ جب لاشۂ داراب سامنے لندھور کے آیا اور لندھور کی نگاہ لاش پر پڑی دیکھا کہ تلوار داراب کے ہاتھ مین
ہی اسوقت تک تلوار نہین چھوٹی یہ شجاعت دیکھکر لندھور کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ڈاڑھین مار کر رونے لگا
اور اپنے بیٹے فرہاد خان ہندی سے کہا کہ تم اور جن جن سردارون کو چاہو ساتھ لو اور لاشۂ داراب سیمین زرہ
اور لاشۂ ارماس بن عزماس خدمت مین حمزۂ ثانی کے لیجاؤ اور میری طرف سے آداب و تسلیمات
کہنا اور یہ کہنا اس فرزند نوجوان صف شکن تیغزن کا دینا او سکنا کر عرض کی ہی کہ خدا کسی باپ کو لاشہ ایسے
فرزند ارجمند جری بہادر کا نہ دکھائے مگر مرضی خدا سے بس نہین ہی اور اب غلام حاضر خدمت ہونے کے
قابل نہین رہا کیونکہ حضور کو اب کیا منہ دکھائیگا اور سرداران نامی مجھکو کیا کہینگے غلام حضور سے وعدہ کرکے آیا
تھا جو کہ آفت شہزادے پر آئیگی حضور کے اقبال سے غلام رد کریگا ہر حال مین مدد کریگا قسمت کی شومی سے
ایسے وقت پہونچا کہ کافرون بد دغا اس شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت کو قتل کر چکے تھے گو میرا ارادہ ہوا کہ مین
بھی اپنی جان جی سے دون اپنے ہاتھ سے گلا کاٹ کے مر جاؤن مگر پھر خیال آیا کہ اگر ایسا ہی کیا تو کیا مزا ہوا لشکر
کفار یہی خیال کریگا کہ ہمارے مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اسقدر جلد دیکھکر ارماس کی شجاعت کا مت بلد

کرکے اپنے تئین آپ ہلاک کرڈالا اور علاوہ اسکے قاتل داراب بھی زندہ رہیگا جب یہ خیال مجھکو آیا کہ قاتل داراب
زندہ رہیگا یہ بات مجھکو گوارا نہوئی گو مین تمام لشکر کفار کو مع زمرد شاہ ملعون کے قتل کرتا تو بھی ایک قطرہ خون
داراب کا بدلا نہوتا یہ سوچ کر اسوقت تک قرطب غیرلی سے زندہ رہا مگر اب جو حوصلہ کہ میرے دل مین تھا
وہ خدا نے پورا کردیا یعنے قاتل داراب کو مین نے واصل جہنم کیا اب مجھکو زندگی شاق ہی حضور کسی اور سردار
کو یہان روانہ فرمائین کہ جو آکر حفاظت ناموس صاحبقرانی کی کرے کمترین اب چراغ سحری ہی ایک ایک پل
مانند ایک صدی کے مجھپر گذرتا ہی یہ سب باتین کہکر اپنے فرزند ارجمند کو گلے سے لگایا اور کہا کہ بیٹا یہ ملاقات
آخری ہی اب مین تم سے بھی نہ ملونگا بلکہ تم تک میرے مرنے کے خبر بھی نہ جائیگی ای فرزند مین اسوقت جو باتین
کہ تمسے کرتا ہون انکو وصیت جانو اور تاحیات اپنی خلاف ان باتون کے نہ کرنا ورنہ میری روح تمسے
تاقیامت ناخوش رہیگی وہ یہ کہ جب تک تمھارے تن مین جان رہے اطاعت سے آقائے نامدار کے منہ
نہ موڑنا انکا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا مجھسے بڑھکے انکو جانثار اپنا ولی نعمت ماننا اپنی جان انپر نثار کردینا
لے خدا حافظ و ناصر اب تم جاؤ فرہاد خان نے جو یہ باتین اپنے والد نامدار کی سنین ضبط کا یارا نہ رہا آنکھون
سے اشک حسرت بہنے لگے رو کر عرض کی ای والد نامدار پروردگار عالم آپکو تا دیرگاہ قیامت ہمارے سرپر
سلامت رکھے آپ یہ کیا ارشاد فرماتے ہین اگر آقائے نامدار آپ کی یہ کیفیت سنین گے یقین ہی خود تشریف
لائینگے انکو آپکا صدمہ کب گوارا ہوگا اور غلام سے جو ارشاد فرمایا کہ اطاعت آقا سے ہاتھ نہ اٹھانا تو کمترین
کی کیا طاقت ہی جو انکی فرمانبرداری سے کنارہ کشی کرے یہ سنکر سلام آخری لندھور کو کیا لندھور نے
دعا دے کے گلے سے لگا لیا فرہاد خان مع چند سردارون کے طرف حمزہ ثانی کے روانہ ہوئے اسکے جانے
کے بعد لندھور نے جراح کو طلب کیا اور اپنی زخم دوزی کرانے لگے چونکہ زخم کھاتے ہوئے بڑی دیر ہوگئی
تھی اور زخمون کے کھل گئے تھے خون جسم کا بہت بہ گیا تھا اسکے سبب سے ضعف بہت تھا جراح نے بڑی دیر تک
زخم دوزی کی قریب شام ٹانکے لگا کے فراغت پائی اب لندھور کو خیال اپنے ہاتھی کا آیا گھبرا کر اٹھا ہاتھی کے
تھان پر آکے دیکھا وہ فیل رفیق بھی فرط زخمداری سے مرگیا ہی لندھور نے جو ہاتھی کو مردہ پایا بہت افسوس
کیا اور کہا کہ ای یار وفادار تمنے سفر آخرت مین ہمسے سبقت کی خیر ہم بھی قریب آتے ہین یہ کہکر مغموم و محزون
وہان سے واپس آیا تو آفتاب غروب ہوچکا تھا لندھور نے نماز مغرب مین ادا کی اور بوجہ ضعف کے اپنی
خوابگاہ مین آکر لیٹ رہا جب سردارون نے دیکھا کہ لندھور اپنی خوابگاہ مین گئے سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے پاسبان گرد بارگاہون کے گھومنے لگے اب حال لشکر
زمرد کا سنیے کہ جب لندھور ارماس ملعون کو مار کر اور بارگاہ مین بہت سے سردارون کو قتل کر کے
مع لاشہ ارماس ملعون اپنے لشکر کی طرف واپس آئے اور زمرد کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ لندھور اب اپنی
بارگاہ مین داخل ہوچکا ہی اور سب سردار بھی اسکے عقب مین چلے گئے تب وہ ملعون باہر نکلا اور اپنی بارگاہ
مین آیا دیکھا تو یہان بارگاہ کی عجیب کیفیت ہی لاشے سردارون کے پڑے ہین مگر ارماس بن عزماس
کا کہین پتہ نہین ہی وزیرون سے کہا کہ ارماس کو مین نے یہان تک تو دیکھا تھا کہ اس نے مقابلہ لندھور کیا مگر
پھر نہین معلوم کہ ارماس کہان چلا گیا اور اب کہان ہی کیا ہیبت لندھور سے کسی جانب نکل گیا وزیرون نے
کہا وہ ایسا پہلوان تو نہ تھا کہ ہیبت سے لندھور کی بھاگ جاتا پھر جو سردارون سے کہا کہ باہر جاکر دیکھو

گھسن ارماس زخمی ہوکر گر تو نہین گیا ہی چوبدار حسب الحکم باہر گئے یہان آکر لوگون سے دریافت کیا تمنے ارماس
قاتل داراب کو دیکھا ہی اُنھون نے کہا ہمنے یہان تک تو نہین دیکھا چوبدارون نے کہا وہ مقابلہ لندھور سے
غائب ہوگیا ہی لوگون نے کہا ہمنے اچھی طرح خیال نہین کیا مگر اتنا دیکھا کہ لندھور جب باہر آئے تو دونون کاندھون
پر ایک لاش دوپارہ لیے ہوئے تھے شاید وہ لاش ارماس کی تھی چوبدارون نے جب لشکر لندھور مین آکر
خفیہ طور سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لندھور لاش ارماس لائے ہین یہان سے یہ سنکر چوبدار خدمت مین
زمرد کے حاضر ہوئے اور دعاے دولت دیکر عرض کی کہ حضور ارماس کو لندھور دو ٹکڑے کرکے یہان سے
لیگئے ہین اور لاش ارماس کو داراب کی لاش کے ساتھ خدمت مین حمزہ [illegible] کے روانہ کیا ہی زمرد نے
ارماس کے مارے جانے کی جو خبر سُنی کانپ گیا کہ بڑا غضب ہوا اب لندھور کسی کو زندہ نہ چھوڑے گا جب
اُسنے ایسے پہلوان چابک کو یون بارگاہ مین گھُس کر مارا اور اتنے سردارون کو مار کر لاش اُسکی لیگیا تو اب
یہ فوج اُسکے آگے کیا چیز ہی یہ سوچ کر اپنے وزیران بیعقل و تدبیر یعنے بختگان و بختگان سے متوجہ ہوا کہ
اب کیا تدبیر کرنا چاہیے وزیرون نے کہا حضور اسوقت سب سے بہتر یہ ہی کہ وہ جو چار آدم خوار حضور کے
ہمراہ ہین اور اُنکے ساتھ چالیس ہزار آدم خوارون کا لشکر ہی انکو طلب فرمایئے اور حکم دیدیجیے کہ سب
جاکر اسوقت لندھور کی بارگاہ کو گھیرلین یقین ہی کہ انتہا کا زخمدار ہی اور اسوقت سوتا ہوگا زمرد کو یہ بات
پسند آئی اور حکم دیا کہ وہ جو چار آدم خوار بادولت کے ساتھ ہین انکو جاکر اطلاع کرو کہ تمھاری طلب ہی جلد
چلو چوبدار حکم پاکر باہر آئے اور پہلے اسجاد آدم خوار کے خیمے مین گئے یہ ملعون بیخبر سو رہا تھا چوبدارون نے
پاؤن دباکے جگایا جیسے ہی اُسکی آنکھ کھلی پوچھا کیون کہا کہ حضور خداوندی مین آپکی طلب ہوا ارشاد کیا ہی جس
حال سے ہون لے آنا اسجاد اُٹھا اور جلدی سے پوشاک درباری پہنی اور طرف بارگاہ زمرد کے روانہ ہوا چوبدار
اُسکو بھیجکر خیمہ مین طوفان آدم خوار کے آئے یہ ملعون بھی بیخبر سو رہا تھا چوبدارون نے اُسکو بھی جگایا اور طرف
بارگاہ زمرد کے روانہ کیا وہان سے چوبدار خیمے مین بہمن آدم خوار کے آئے یہ بھی سوتا تھا اسکو بھی جگایا اور کہا
کہ جلد چلیے حضور خداوند مین آپکی طلب ہی وہان سے چوبدار خیمے مین افغان آدم خوار کے آئے دیکھا یہان کوئی
بھی نہین خیمے مین اندھیرا پڑا ہوا ہی ٹٹولتا ہوا خیمے کے اندر آیا پلنگ کے پاس پہونچے دیکھا پلنگ بھی خالی
پڑا ہی حیران ہوا کہ افغان کہان چلا گیا مجبور ہوکر وہان سے واپس آیا اور طرف بارگاہ زمرد کے چلا
جب بارگاہ مین زمرد کے پہونچا دیکھا کہ اسجاد و طوفان و بہمن اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین مگر افغان
کا یہان بھی پتہ نہین ہی ہنوز یہ عرض نہ کرنے پایا تھا کہ زمرد نے کہا کیا تو نے افغان آدم خوار
کو اطلاع نہین دی چوبدار نے دست بستہ عرض کی کہ حضور غلام حکم پاکر پہلے اسجاد آدم خوار کے خیمے مین
گیا یہ آرام فرماتے تھے مین نے انکو خواب سے بیدار کیا جو حکم قضا شیم صادر ہوا تھا اُس سے انکو آگاہی دی
یہ حاضر خدمت خداوند ہوئے پھر غلام خیمے مین طوفان آدم خوار کے گیا انکو بھی سوتا پایا پاؤن دباکے جگایا
حکم خداوند سے مطلع کیا اُنھون نے بھی فوراً دربار کا راستہ لیا وہان سے خانہ زاد خیمہ مین بہمن آدم خوار کے گیا
انکو بھی سوتے پایا فوراً جگاکر حکم سرکار سنایا یہ بھی طرف دربار کے روانہ ہوئے مین انکے یہان سے طرف خیمے افغان
آدم خوار کے گیا وہان جاکر دیکھا تو اندر بارگاہ کے اندھیرا پڑا ہی ٹٹولتے ہوئے بارگاہ کے اندر گیا پلنگ کے پاس
پہونچا پلنگ کو خالی پایا خیال مین آیا کہ شاید وہ طرف بارگاہ کے چلے گئے ہون پھر سوچا کہ اگر وہ چلے جاتے

تو کوئی اُنکے خدمتگزاروں سے تو یہاں ہوتا اور اگر وہ بھی نہوتا تو خیمے میں روشنی تو ہوتی وہاں سے مجبور ہو حاضر
خدمت فیضدرجت ہوا یہ بات چوبدار سے سنکر زمرد بہت متحیر ہوا اور آدم خوار بھی بہت گھبرائے اور زمرد سے
عرض کی کہ حضور ہم لوگ خود جاکر اپنے بھائی کے خیمے میں دیکھینگے یہ کہکر اور زمرد سے اجازت لیکر یہ تینوں آدم خوار
یعنے اسجاد و طوفان و بہمن باہر بارگاہ زمرد کے آئے اور طرف خیمے افغان کے چلے جب در خیمے پر پہونچے
دیکھا واقعی میں خیمے کے اندر اندھیرا پڑا ہوا ہے اندر خیمے کے آئے ٹٹولتے ہوئے پلنگ کے پاس پہونچے دیکھا
پلنگ بھی خالی پڑا ہے جلدی سے خدمتگار سے کہا کہ جا اور مشعلچی کو لے آ خدمتگار مشعلچی کے لینے کو گیا اور یہ لوگ
وہاں کھڑے ہوکر سوچنے لگے کہ افغان کس طرف چلا گیا یہ سوچ رہے تھے کہ مشعلچی بھی آکر موجود ہوا یہ
سب آدم خوار لشکر میں ڈھونڈھنے لگے کبھی نام لیکر پکارتے ہیں کبھی جو کوئی آدمی سامنے آگیا اُسنے پوچھا کہ تمنے
ہمارے بھائی افغان آدم خوار کو تو نہیں دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ دیکھا کیوں نہیں ہزاروں بار دیکھا ہے یہ
لوگ جھنجھلا کے کہتے ہیں ارے بجنّی ہم ابھی کا ذکر کرتے ہیں تمنے انکو ابھی ابھی کہیں دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ
ابھی ہمنے نہیں دیکھا ہے یہ مجبور ہوکر اور آگے بڑھتے ہیں بڑھتے بڑھتے یہ لوگ قریب اُس مقام کے پہونچے کہ جہاں
لندھور سے اور افغان سے مقابلہ پڑا تھا روشنی مشعل سے سب صاف معلوم ہوتا ہے دیکھا کہ ایک آدم خوار
لشکر افغان کا مارا ہوا پڑا ہے اسجاد نے طوفان سے کہا کہ بھائی یہ آدم خوار کہ بھائی صاحب کا ملازم ہے
اسکو کسنے قتل کیا یہ کہہ رہے تھے کہ نگاہ بہمن کی ایک اور کشتے پر پڑی اُسنے بھی طوفان سے کہا کہ دیکھیو ایک لاشہ
اور پڑا ہے اب جو نگاہ انکو سب نے دوڑایا تو دیکھا کہ لاشے بہت سے آدم خواروں کے جو افغان کے ملازم تھے
پڑے ہیں اب تو طوفان و اسجاد و بہمن کے ہوش پران ہوگئے اور کہا کہ بھائی خیریت بھائی صاحب
کی نظر نہیں آتی انکا تمام لشکر تو مردہ پڑا ہے معلوم ہوتا ہے کہ لندھور بن سعدان سے اور بھائی صاحب سے مقابلہ
پڑا یہ باتیں کرتے ہوئے چلے آتے تھے کہ دیکھا لاشہ افغان مردم خوار دو ٹکڑے زمین پر پڑا ہے جیسے ہی نگاہ اسجاد
کی پڑی یہ تو ہائے بھائی کہکے بیہوش ہوگیا طوفان نے جو اسکی یہ کیفیت دیکھی اور نگاہ بڑھا کے دیکھا تو لاشہ پڑا ہے
یہ بھی ہائے بھائی صاحب کہکے سر پیٹنے لگا بہمن نے بھی لاشہ کو دیکھا یہ بھی رونے لگا اب اسجاد جب زمین سے
اُٹھا تو اسنے دیکھا دو ٹکڑے ہیں افغان مردم خوار کے بہت رویا اور کہا کہ بھائی تمنے مفت اپنی جان دی کیوں
مقابلہ کیا لیکن اب تمھارے خون کا بدلا لندھور بن سعدان کر دے ہم لوگ لینگے یہ کہکر تینوں بھائیوں نے
لاشہ اسکا اُٹھایا اور طرف بارگاہ زمرد کے چلے جب قریب بارگاہ کے پہونچے تو زمرد کے کان میں رونے کی
آواز آئی چوبداروں سے کہا جاکر دیکھو تو یہ کون روتا ہے چوبدار جو باہر آئے تو یہ واقعہ دیکھا کہ اسجاد اور طوفان
اور بہمن ایک لاش اپنے کاندھوں پر لیے چلے آتے ہیں انھوں نے آکر زمرد ثانی سے عرض کی کہ حضور اسجاد
و طوفان و بہمن ایک لاشہ لیے ہوئے آتے ہیں انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لاش افغان کی ہے اور لندھور
سے مقابلہ پڑا اُسنے افغان کو بھی قتل کیا یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ یہ لوگ بھی لاش لیے در بارگاہ پر آئے اور پردہ
اُٹھا کے اندر آئے لاش افغان کی سامنے زمرد کے رکھدی اور نوحہ و بکا کرنے لگے زمرد نے بھی اسکے
دکھانے کو نہایت افسوس ظاہر کیا اور حکم دیا کہ اس لاش کو یہاں سے لے جاؤ یہ سب وہاں سے لاش کو
لیکر چلے اور اپنے طور سے اسکی تجہیز و تکفین کی اور فراغت پاکر پھر دربار میں زمرد کے آئے اور کہا کہ یا خداوند
ہم لوگوں کو اجازت رخصت فرمائی جاوے کہ ہم لندھور سے مقابلہ کریں اور اپنے بھائی کے خون کا بدلا

لیکن زمرد تو اس بات کو خود ہی چاہتا تھا ان لوگون کو خاص اسی واسطے بلایا تھا مگر جب یہ خود سائل ہوئے کہ لندھور
سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لینگے تو زمرد نے بطور دنیاداری کے انکو بہت سمجھایا آخرکار رخصت دی اور یہ لوگ رخصت
پاکر زمرد کو سلام کرکے بارگاہ کے باہر آئے اور اپنی اپنی بارگاہون مین گئے اور سردارون کو بلا کے حکم دیا کہ اسباب
حرب وضرب آراستہ کرو ہم مقابلہ مین لندھور بن سعدان گرد کے جائینگے اسکا خون زمین پر بہا کے
اپنے بھائی کے خون کا بدلا لینگے سردارون نے جو یہ خبر پائی اپنے اپنے خیمون مین آکر درستی کرنے لگے
ادھر یہ ملعون بھی سلاح ذات پر آراستہ کررہے ہین جب سب مسلح و مکمل ہوچکے تو پہلے اسجاد آدم خوار
چالیس ہزار سوار لیکر طرف بارگاہ لندھور کے بطور شبخون چلا اور گرتے ہی بارگاہ لندھور کو گھیر لیا یہان لندھور
بن سعدان گرد کہ زخمداری کی وجہ سے نہایت ضعیف ہوگئے تھے دوسرے داراب کے مارے جانیکا صدمہ
انکو پہونچا تھا تیسرے دو روز سے کھانا بھی نہین تناول فرمایا تھا حالت غش مین اپنی بارگاہ فلک اشتباہ
مین پڑے تھے اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین سو رہے تھے کہ یکایک مرکبون کے سمون کے کھڑاکے
کی جو آواز بہادرون کے کانون مین پہونچی گھبرا کے اٹھ بیٹھے اور تلوارین پکڑ کے باہر نکل آئے ادھر
لندھور بن سعدان کی بھی آنکھ غش سے کھل گئی یہ بھی تیغ برقتاب پکڑ کر اپنی بارگاہ سے باہر نکل آئے
اب جو دیکھتے ہین تو اسجاد آدم خوار چالیس ہزار سوارون کی جمعیت سے بارگاہ کو گھیرے ہوئے کھڑا ہی
چاہتا ہی کہ پردہ بارگاہ اٹھا کے اندر آئے کہ لندھور نے نعرہ کیا او ملعون کہان آتا ہی منم لندھور بن سعدان گرد
نعرہ کرکے ایک ہاتھ تیغ برقتاب کا مارا اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغ سپر پر پڑا سپر کو کاٹ خود سر مین
دھنسا یہ ملعون گھوڑے سے کود کر بھاگا اور لشکر کو اشارہ کیا کہ سب لندھور پر ٹوٹ پڑو لشکر نے جو اجازت
پائی سب لندھور پر ٹوٹ پڑے اور بوٹیان لندھور کی کاٹ کاٹ کے کھانے لگے لیکن لندھور بھی ہنگامہ
وغا کرنے لگا جو اسکے لپٹا اسکو ایک گھونسا ایسا مارا کہ استخوان بدن چور چور ہوگئے واصل جہنم ہوا اپنے
کئے کی سزا پائی مگر کہان ایک کہان چالیس ہزار لیکن لندھور نے سب آدم خوارون کو مار کر میدان جنگ کو
لاشون سے پاٹ دیا خون کا دریا بہا دیا آدم خوارون مین ایک شور برپا ہوا تھوڑی رات گذری تھی کہ مردم خوارون
نے راہ فرار لی اب لندھور نے جو دیکھا کہ آدم خوار بھاگ نکلے تلوار پکڑ کر انکا پیچھا کیا اسجاد مردم خوار جو ان
سب کا افسر تھا وہ للکارتا ہی کہ یارو ایک جوان سے کیون ہمت ہارے دیتے ہو اسے نرغہ کرکے ٹوٹ پڑو
ایک کے دس لپٹ جاؤ گوشت نوچ نوچ کے کھا جاؤ تمسے وہ کسی طرح مقابلہ نہ کرسکیگا دیکھو ہمت ہارو
اگر اس جوان کو مار لو تو زمرد ثانی دولت دنیا سے نہال کردیگا دامن ہوس در شاہوار سے بھر دیگا
بہادرون مین نام ہوگا الغرض یہ سب کو للکارتا ہی لیکن دیتا ہی دل بڑھاتا ہی مگر بھاگے ہوئے کب رکتے ہین
لشکر بھاگ کر دور پہونچ گیا طوفان کوہ خدر نے جو یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج دریا موج چالیس ہزار جوان آدم خوار
لیکر لندھور بن سعدان گرد پر ٹوٹ پڑا آدم خوار لندھور کے لپٹ گئے لندھور نے بے دریغ تیغ کرنا
شروع کیا اب لشکر اسجاد نے جو دیکھا کہ فوج طوفان نے بھی لندھور پر حملہ کیا ہی یا تو یہ سب بھاگے
جاتے تھے یا پلٹ پڑے اور درست ہو کر پھر لندھور پر حملہ آور ہوئے جب لندھور نے دیکھا کہ اب
دو لشکر ملکر مجھپر حملہ کرتے ہین پشت پہلوے ہوشیار اور لڑنے پر تیار ہوگیا کسی کو طمانچہ زور سے مار دیا کسی کو
گھونسا مار دیا جو تیغ کی زد پر آیا اسکو دو ٹکڑے کیا کسی کی گردن پکڑ کر دو ٹکڑا دیا زمین پر گرا لشکر کے پیدل سوارون نے

اس بھیڑ میں خیال بھی نہ کیا روند ڈالا کسی ایک ہاتھ میں ایک جوان کی گردن پکڑی دوسرے ہاتھ میں دوسرے
کی گردن لی آپس میں اس زور سے دونوں کو ٹکرایا کہ مغز سر باہر نکل آیا کسی کو واستا نہ مار دیا کسی کو پاؤں کے نیچے
روند ڈالا دب کر مر گیا اگر کوئی جوان قوی تن مقابل آیا ایک پیر ہاتھ میں لیا دوسرے پیر کو اپنے پاؤں کے نیچے دبایا
چیر کر پھینک دیا ہزاروں کو قتل کیا جب آدم خواروں نے دیکھا کہ اب فتح نہ پائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ سب ملکر
لندھور سے لپٹ جائیں اور اسکا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں یہ صلاح سب نے آپس میں کر کے نرغہ کیا اور لندھور
سے آکر لپٹ گئے گوشت لندھور کا نوچ نوچ کے کھانے لگے لندھور کی سپاہ نے جو یہ رنگ دیکھا کہ لندھور
اس بلائے عظیم میں مبتلا ہو گئے ہیں یہ سب بھی نام خدا لیکر ٹوٹ پڑے تلواریں مارنے لگے بہت سے آدم خوار جب
قتل ہوئے سب لندھور کو چھوڑ کر پیچھے ہٹے مگر لندھور نے بھی اس زخم کے عالم میں بہت سے آدم خوار
مارے جب آدم خوار پیچھے ہٹے اور لندھور نے نجات پائی پھر تیغ برق تاب لیکر ٹوٹ پڑا اور آدم خواروں کو
واصل جہنم کرنے لگا ادھر ہمراہیان لندھور آدم خواروں کو قتل کر رہے ہیں ادھر لندھور کافروں کو واصل جہنم
کر رہا ہے ایک ہنگامہ بلند ہے حشر بپا ہے خون کے فوارے چل رہے ہیں سر آدم خواروں کے مثل حباب دریائے
خون میں تیرتے پھرتے ہیں قریب ہے کہ لشکر طوفان بھی گریزاں ہو کہ طوفان آدم خوار خود مقابلے میں لندھور
کے آیا اور آواز دی کہ او پہلوان مردان عالم سے آنکھ چار کر لندھور نے جو دیکھا تو ایک جوان بلند قامت سیاہ رنگ
بازو بھرے بھرے سینہ پر کینہ کوہ سے زیادہ چوڑا ماتھا کوتاہ آنکھیں چھوٹی چھوٹی پاؤں ستون بارگاہ سے زیادہ
ایک نعال ہاتھی کی بی باندھے کہ جوہر رکب سے تحت میں اور سر رکاب سے فوق میں ملی ہوئی اور بہت آلات عجیب
عجیب و غریب قسم کے جو آجتک نگاہ سے نہیں گذرے زیب جسم کئے ہوئے ہاتھ میں ایک سنگ گران لئے
ہوئے نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہے لندھور نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا آواز دی او ملعون کدھر آتا ہے اُسنے
جواب دیا کہ تجھ سے مقابلہ کرونگا تو نے میرے بھائی افغان آدم خوار کو قتل کیا ہے میں بھی تجھکو اسی بیدردی
سے قتل کرونگا کہ تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا افسوس کرینگے یہ کہکر وہ سنگ گران جو ہاتھ میں
تھا طرف لندھور کے پھینکا لندھور نے اُسکو خالی دیا اور پکار کر آواز دی کہ او ملعون اپنا نام تو بتا کہ تو کون
ہے اسنے کہا میں طوفان آدم خوار برادر افغان آدم خوار ہوں تیری بہادری اور طاقت دیکھنے آیا ہوں
تو نے بہت بڑا غضب کیا کہ زینت لشکر زمرد کو بگاڑا یعنے ارماس بن عزماس کو مارا علاوہ اسکے میرے بھائی
افغان آدم خوار کو تو نے بیگنہ قتل کیا دیکھ تو سہی تجھکو بھی کس بیکسی سے قتل کرتا ہوں لندھور نے یہ سنکر
آواز دی کہ او ملعون تو بھی جہنم میں اپنے بھائی کے پاس جائیگا یہ ارمان تیرے خانہ دل میں رہ جائیگا معلوم
ہوا تیری بھی موت آئی ہے جو یہ کلمات لاف و گزاف بکتا ہے اور ارماس ملعون کو قتل کرنے سے کیا مجھے تسکین
ہوئی ہے ارے میں اگر تمام لشکر کو مع زمرد ملعون کے قتل کرونگا تو بھی خون ناحق شیر بیشہ دلاوری کمیل
کا عوض ہرگز نہوگا دیکھ تو میں دم بھر کے عرصے میں کیا کرتا ہوں اگر خدا نے چاہا تو زمرد باختری کو ڈنک کر سیدھا
مارونگا ورنہ میں تو اپنی جان سے ہاتھ دھوئے بیٹھا ہوں اب مجھکو پلٹ کے خدمت فیضدرجت میں
آقائے نامدار کے جانا شاق ہے تم لوگوں نے ایسے شیر بیشہ جرأت و یکہ تاز میدان جلالت کو دغا سے قتل کیا
کہ جسکی وجہ سے میں آقا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا اب جو میں اُنکی خدمت میں جاؤنگا کیا منہ دکھاؤنگا
وہ مجھکو دیکھکر کیا فرمائینگے سب سرداری کلمہ زبان پر لائینگے۔ لندھور نے شاہزادے کے قتل ہونے کا غم

خیال نہ کیا اپنی جان سلامت لیکر واپس آیا یہ کلمات جو لندھور کی زبان پر آئے اور خیال داراب سیمین زرہ
کا آیا اشک آنکھوں سے جاری ہوگئے طوفان ملعون نے جو یہ کیفیت لندھور بن سعدان کی دیکھی طعن سے
کہا کہ او پہلوان کیا عورتوں کی طرح سے مرے ہوؤں کو روتا ہے جب لڑائی سے جان بچ گئی اور کوئی اس کی جگہ لیگی
تب باطمینان ایک گوشے میں بیٹھ کے اپنے کشتوں کو رو لینا یہ میدان جنگ ہے عزا خانہ نہیں ہے یہاں کوئی کسی
کو پرسا نہیں دینے آتا ہے لا جو کوئی وار رکھتا ہو لندھور نے جو یہ کلمہ سنا ضبط کا یارا نہ رہا چاہا بڑھکر
ایک طمانچہ اس لعین کے کلے پر ماروں کہ دانت ٹوٹ جائیں تاکہ آیندہ کسی جری سے ایسی زبان درازی
نکرے لیکن وہ اس کی زد پر نہ تھا اسوجہ سے تیغ برق تاب کا ایک ہاتھ جھک کر جو مارا تو مرکب اس لعین کا مارا گیا
یہ زمین پر گرا گرتے گرتے سنبھل کر غول میں لشکر کے پوشیدہ ہوا اور اسقدر ہیبت لندھور اسپر طاری
ہوئی کہ صف آخر کی پشت پر جاکر چھپا یہ حال جو تختگان وزیر زمرد نے دیکھا جاکر زمرد شاہ ثانی سے عرض کی
کہ حضور اسوقت لندھور کسی سے نہ زیر ہوگا نہ مارا جائیگا عجب کیفیت سے لڑ رہا ہے تمام آدم خواروں
کو قتل کر رہا ہے میدان جنگ لاش مقتولان سے بھر رہا ہے بہتر ہوتا کہ اگر اسوقت کسی صورت سے آدم خوار
واپس آتے اور پھر کبھی جب قابل پاتے مار لیتے زمرد نے کہا میری تو اب عقل کام نہیں کرتی اے تختگان
جو تو مناسب جانے وہ کر تختگان یہ حکم سنکر باہر آیا اور اپنے ساتھ چند سرداروں کو لیکر اس مقام پر
آیا جہاں لندھور سا آدم خواروں کو قتل کر رہا تھا آتے ہی اسنے آواز دی کہ اے پہلوانان روئین تن اے گردان
صف شکن ارشاد قدرت یہ ہے کہ آخر لندھور بھی تو ہمارا بندہ ہے اسکا غصہ بھی تو ہمیں اٹھانا لیگی اے
بندگان اسوقت لندھور سے نہ بولو جب ہمارے جی میں آئیگا اسکو دنیا سے اٹھا لینگے مگر اسوقت
ہمکو اپنے بندے کی بیکسی اور شجاعت پر رحم آگیا ہے لہذا اسوقت اسکو نہ ستاؤ اگر تم اپنے اسی منصب
کی طاقت پر چھا جاؤ گے تو سب کا زور گھٹا دینگے آخر کو تمہاری شکست ہوگی اسکی فتح ہوگی پھر یہ بات کب
ما بدولت کو گوارا ہوگی کہ رفیقان خداوند قتل ہوں اس سے بہتر یہی ہے کہ اسوقت اسکے مقابلے
سے ہٹ آؤ لندھور نے جو یہ بات تختگان سے سنی اور نگاہ اسکی تختگان پر پڑی نعرہ کیا کہ
او ملعون تو ابھی تک زندہ رہا یہ کہکر لندھور تختگان کی جانب بڑھے اس ملعون نے چاہا کہ اپنے
تئیں کسی پردے میں پوشیدہ کرے لندھور نے بڑھکر ایک وار جو تیغ آبدار کا بڑھکر کیا سر تختگان
کا اڑگیا اسکا مارا جانا کہ لشکر میں ایک غلغلہ بلند ہوا ہر ایک دل دردمند ہوا یہ خبر ہرکاروں نے
زمرد شاہ ثانی کو پہونچائی کہ حضور کا وزیر خوش تدبیر یعنی تختگان ہاتھ سے لندھور کے سر میدان مارا گیا
زمرد نے جو یہ خبر سنی بہت افسوس کیا اور بھائی اسکا تختگان کہ یہ بھی وزیر ہے زمرد شاہ ثانی سے اس
خبر کو سنکر بہت گھبرایا زمرد سے اجازت لیکر باہر آیا اور بہت سے سرداروں کو ہمراہ لیکر اپنے بھائی کی لاش
لینے کو میدان کی طرف چلا جیسے ہی قریب میدان کے پہونچا دیکھا آدم خواروں کے بے انتہا لاشے میدان
میں پڑے ہیں لیکن جو زندہ ہیں انھوں نے لڑائی میں جان لڑا دی ہے لندھور بھی پشت پہلو سے
ہوشیار نہنگانہ شیرانہ دغا کر رہا ہے آدم خوار مر مر کر گر رہے ہیں بازار موت گرم ہے یہ لاش اپنے بھائی
تختگان کی ڈھونڈھتا ہوا آگے بڑھا جاتے جاتے قریب ایک درخت کے پہونچا دیکھا نیچے اس درخت
کے لاش تختگان کی پڑی ہوئی ہے مگر سر نہیں معلوم ہوتا زاغ و زغن بوٹیاں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں

اسکی نگاہ جو لاش پر پڑی اور یہ حالت اپنے بھائی کی دیکھی ضبط کا یارا نہ رہا اپنے تئین لاش پر تختگان کی گرا دیا شور وغل
و فغان بلند کیا جو لوگ اسکے ہمراہ تھے اُنھون نے سمجھانا شروع کیا کہ حضور صبر فرمائیے بہت گریہ نہ کیجیے تقدیر سے
کیا چارہ ہی وقت موت کا کب ٹلتا ہی اب اُنکی تجہیز و تکفین کی فکر کیجیے بختگان سب کی باتین سُنتا ہی مگر رونا اسکا
موقوف نہین ہوتا ہی آخر کار بڑی مشکل سے ہمراہیان بختگان نے اُسکو لاش سے تختگان کی جدا کیا اور لاش
کو ایک چارپائی پر ڈال کے اسکے ہمراہ لے چلے یہ پیچھے پیچھے لاش کے روتا جاتا ہی اسی حالت سے در بارگاہ زمرد شاہی
پر پہونچے بختگان لاش کو اندر بارگاہ کے لایا اور حال اسکا زمرد کو دکھایا زمرد نے بہت افسوس کیا اور حکم
دفن دیا جب بختگان نے تجہیز و تکفین سے تختگان کے فراغت پائی تو حاضر خدمت زمرد ہوا ہاتھ باندھ
کے عرض کی کہ حضور میرے بھائی کو لندھور نے بیگناہ قتل کیا ہی یا تو مین لندھور سے اپنے بھائی
کے خون کا بدلا لونگا یا اپنی بھی جان دونگا مجھکو اجازت میدان رخصت فرمائی جائے زمرد اپنے دل مین
سونچا کہ کیا عجب ہی یہ اُسوقت اپنے بھائی کے غم مین قیامت برپا کر دے اور لندھور کو قتل کرے یہ
سونچکر ظاہری انکار کیا جب دو تین بار کہنے سے بختگان نے قبول نہ کیا تو زمرد نے اسکو بھی اجازت دی
اور اپنے دو سردار اسکے ساتھ کیے یہ سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا اور پچاس ہزار سوار لیکر طرف میدان
کے روانہ ہوا جب قریب میدان جنگ پہونچا دیکھا لندھور آدم خوارون کے لشکر مین بیغیرانہ وغا کر رہا ہی
قریب لندھور کے جاکر نعرہ کیا کہ او لندھور تو نے میرے بھائی تختگان کو بیخطا مارا مین تجھے نہ بولتا مگر
اب اپنے بھائی کے خون کا بدلا لونگا میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا اس بیکسی سے تجھکو قتل کرونگا کہ تیرے
حال پر ماہیان دریا و مرغان ہوا افسوس کرینگے لندھور نے یہ بات اس ناکارے سے سُنکر جواب دیا کہ
او ملعون تو ہمکو کیا قتل کریگا پیشتر اپنی جان کی خیر منا تجھکو بھی تیرے بھائی کے پاس جہنم مین بھیجتا ہون
یہ کہکر لندھور تیغ پکڑ کے طرف بختگان کے چلے اسنے اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب ایک بار لندھور پر ٹوٹ
پڑو فوج نے جو یہ اجازت پائی لندھور پر چارون طرف سے تیغ و نیزہ و تیر برسنے لگے لندھور بھی سنبھل
مصروف جنگ ہوا اب لندھور کی عجیب کیفیت ہی ایک تو تین روز سے بے آب و دانہ ہین دوسرے
کوئی جگہ اُنکے جسم مین خالی نہین ہی جہان زخم نہون آدم خوارون نے بوٹیان نوچ نوچ کے کھا لی ہین
خون جسم سے روان ہی فیل وفادار مر چکا ہی پیادہ پا لاکھون سوارون سے وغا کر رہے ہین سوارون مین
لندھور کے جو چند کس باقی ہین وہ بھی بیچارے شجاعت کے دھنی ہین انتہا کے زخمدار ہین مگر پاؤن معرکہ
سے نہین ہٹاتے ہین لڑ رہے ہین بہت سے جوانان ہندی بھی مارے گئے ہین مگر لڑائی مین سب ایسے
مصروف ہین کہ باپ کو بیٹے کے اور بیٹے کو باپ کے اور بھائی کو بھائی کے مارے جانے کی خبر نہین ہی
ہنگامۂ گیر و دار بلند ہی دل دردمند ہی خون کے فوارے چل رہے ہین ایک طرف آدم خوارون کا نرغہ
ہی ایک طرف بختگان ملعون لڑ رہا ہی مگر لندھور دونون کو جواب دے رہے ہین بڑے زور و شور سے
تیغزنی کر رہے ہین لشکر کفار پیچھے ہٹا جاتا ہی لندھور آگے بڑھتے آتے ہین جب بختگان نے یہ کیفیت
دیکھی کہ لندھور نے لشکر کو پسپا کر دیا قریب ہی کہ میرے ہمراہی بھاگ کھڑے ہون پکار کر آواز دی کہ ای
جوانان صف شکن کیا تم مین کوئی اب ایسا باقی نہین ہی جو اس پہلوان زخمدار کو قتل کرے بڑے تعجب کی بات
ہی کہ ایک سے تم اسقدر ہمت ہارے دیتے ہو ارے نامردو اُسکی جرأت کو تو دیکھو کہ پاؤن زمین پر نہین جمے ہین

ہاتھ دستگیری نہین کرتے ہین مگر کس جو اس سے لڑ رہا ہی تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو اسکا اس حال مین مقابلہ
کرے اب اسکا مار لینا بہت آسان ہی یہ سُنکر پرے سے دو دونون سردار جو زمرد نے اسکے ساتھ کر دیے ہین
اُنمین سے ایک پہلوان نکلا اور سامنے لندھور کے آیا وار کیا لندھور نے خالی دیکر چاہا کہ تلوار اس ملعون
کی چھین لون مگر فرط ضعف سے پانون بہک گیا زمین پر گرے اُس کافر نے ایک ہاتھ تلوار کا لندھور کو مارا
لندھور نے بائین ہاتھ کو چہرے کی پناہ کیا اور جب تیغ اسکی قریب پہونچی بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال
دیا اور وہین سہارا پاکر اُٹھ کھڑے ہوئے وہ ملعون لندھور کے لپٹ گیا لندھور نے اُسکو سر سے بلند کرکے
چکر دینا شروع کیا دونون لشکرون مین لوگ تعجب سے دیکھنے لگے اور لندھور کی جرأت پر تحسین و آفرین
کرنے لگے کہ ایسی حالت مین ایسا کار نمایان کرنا اسی جوان پر ختم ہی کیا طاقت کسی کی جو اس سے مقابلہ
کرسکے اس طاقت کی کچھ حد بھی ہی کہ اُسکو سر سے اونچا کیا جسکا لنگر ایک کوہ سے زیادہ ہی اور پھر کس حال مین
ایک دن اور ایک رات سے برابر جنگ کرتے گذرے اور آب و دانہ بہم نہین پہونچا اُسپر اسقدر زخمدار ہی ایسے
شیر سے کون مقابلہ کرسکتا ہی اُدھر تو یہ چرچا تھا اُدھر لندھور نے اُس نابکار کو چکر دیکر اس زور سے
زمین پر دے مارا کہ زمین کارزار کانپ اُٹھی گرد بلند ہوئی استخوان اُس بدکیش کے چور چور ہوگئے دوسرا
بھائی اُسکا جو پرے مین موجود تھا اسکی آنکھون مین بھائی کے مارے جانے سے اندھیرا آگیا اپنے پرے سے
گھوڑے کو گرما کے نکلا اور لندھور پر آتے آتے وار کیا لندھور نے اسکو بھی اُسی طرح سے چکر دیکے
زمین پر دے مارا کہ یہ ملعون بھی واصل جہنم ہوا اور لندھور پھر تیغ پکڑ کر مصروف جنگ ہوا یہان تک تیغ زنی
لندھور نے کی کہ بختگان کی فوج گریزان ہوگئی جب بختگان نے فوج کا یہ حال دیکھا بہت کچھ دل
بڑھایا لیکن بھاگے ہوئے کب رُکتے ہین فوج نے ساعت بھی نکی آخرکار بختگان بھی مجبور ہوکر فوج کے ساتھ
ہوا اور طرف بارگاہ زمرد کے واپس آیا زمرد سے آکر کل کیفیت بہادری لندھور کی بیان کی اور دونون
سردارون کے مارے جانے کا واقعہ بھی سنایا زمرد یہ بات سنکر بہت متعجب ہوا اور حالت تردد مین بختگان
سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے انداز سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ جری اب تھوڑی دیر مین سب آدم خوارون
کو بھی مار کر یہان پہونچ جائیگا اُسوقت سوائے قتل ہوجانے کے کچھ بن نہ آئیگا اب جو تو رائے دے ویسا
کیا جائے بختگان نے جب زمرد کو اسقدر متردد پایا عرض کی خداوندا اب اگر لندھور نے فتح بھی پائی
تو فائدہ بعد فتح پانے کے تھوڑی دیر زندہ رہیگا کیونکہ انتہا کا زخمدار ہی اور زخمون سے خون بہت بہ گیا ہی
ضعف سے اسکو سمجھا نہین جاتا ہی ہاتھ بڑی مشکل سے اُٹھتا ہی لیکن جرأت ایسی بلا ہی اور رعب ایسا ہی کہ کوئی اُسکے
پاس نہین جاسکتا اگر کوئی دل کڑا کرکے اُس تک چلا بھی جاتا ہی تو سوائے مارے جانے کے پلٹ کے آنا نصیب
نہین ہوتا اس سے بہتر یہ ہی کہ اسوقت جسقدر ملازمان خداوند یہان موجود ہین سب کو حکم دیا جاوے کہ ہجوم
کرکے لندھور پر ٹوٹ پڑین جب اسقدر آدمی پاس ایک زخمدار کو چارون طرف سے گھیر لینگے تو لاچار خوار
ہوگا کیا تعجب ہی کہ اس ہجوم کے ہاتھ سے نجات نہ پاسکے مارا جائے زمرد نے جو یہ کیفیت سنی حکم دیا کہ ہمارے
جسقدر ملازم ہین سب جاکر لندھور کو گھیر لین اُسوقت اُس سے خوف نکرین وہ انتہا کا زخمدار ہی کچھ بھی
نبنا سکیگا قتل ہوجائیگا یہ حکم پاتے ہی فوج زمرد تیار ہوئی اور تمام ملازمان زمرد میدان کارزار کیطرف
چلے جب قریب پہونچے دیکھا لندھور نے مردم خوارون کو مار کر پیچھے ہٹا دیا ہی قریب ہی کہ آدم خوار پناہ

طلب کرین یا راہ فرار لین لشکر زمرد نے جو یہ کیفیت دیکھی آتے ہی لندھور پر ٹوٹ پڑے چارون طرف سے
لندھور کو گھیر لیا مگر اب لندھور مین اتنی حالت بھی باقی نہین ہی کہ اپنی جگہ پر تھم سکے پاؤن ثابت قدمی نہین
کرتے ڈگمگاتے ہین اور پھر اسقدر آدمیون نے آکر چارون طرف سے گھیر لیا لندھور نے بھی سنبھل کر لڑنا
شروع کیا جو اسکی زد پر آیا اسکو واصل جہنم کیا اور ہمراہیان لندھور بھی ہر ایک اپنی اپنی شجاعتین دکھا رہے تھے
فوج دریا موج زمرد سے مقابلہ ہو اگر کوئی سردار کہین نرغے مین گھرا پکار کر لندھور کو آواز دی لندھور
مثل شیر غضبناک جھپٹ کے آیا اس نرغے کو وہان سے ہٹایا اپنے ہمراہی کو بچایا اگر کوئی پہلوان سامنے
لندھور کے آگیا اسکو زمین سے اٹھا کے سر سے بلند کیا چکر دیکر دے مارا استخوان اسکے چور چور ہو گئے واصل
جہنم ہوا یہی کیفیت سرداران لندھور کی بھی ہی کہ جو سامنے آتا ہی اسکو مار کر گرا دیتے ہین کسی کو زمین پر دے مارا
کسی کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا لندھور بڑی دیر تک اسی صورت سے وغا کرتا رہا جب فوج زمرد پسپا ہوئی
اور اسجاد آدم خوار اور طوفان آدم خوار نے یہ کیفیت دیکھی آپسمین صلاح کی کہ یہان سے نکل چلنا اسوقت
مناسب ہی باہم یہ صلاح کرکے ایک طرف کو چلے تھے کہ دیکھا وہان بہمن آدم خوار اپنے چالیس ہزار سوار
لیے ہوئے کھڑا ہی ان دونون نے کہا کہ بھائی تم یہان کیا کر رہے ہو وہان لندھور نے قیامت برپا کر دی
ہم لوگون کو یہان تک عاجز کیا کہ سوائے چلے آنے کے دوسری بات مناسب نہ جانی بہمن نے جو طوفان
اور اسجاد کی وہ گفتگو سنی کہا مین یہ جانتا تھا کہ آپ دونون حضرات لندھور کو مار کر بیٹھین گے خراب مین جلتا
ہون جب ان دونون کافرون نے بہمن کو آمادہ پایا انکے بھی دل قوی ہوئے اور اپنی بھاگی ہوئی
سپاہ کو ایک جا کیا تھوڑی دیر وہان دم لیا بعد مین ہمراہ بہمن یہ دونون چلے بہمن نے آتے ہی لندھور
کے سامنے نعرہ کیا کہ او پہلوان ہوشیار ہو جا منم بہمن آدم خوار تو نے میرے بھائی افغان آدم خوار کو
بیگناہ قتل کیا ہی اسکے خون کا بدلا تجھسے لونگا لندھور نے جو اس ملعون کو آتے ہوئے دیکھا پکار کر آواز دی کہ
او نابکار تو مجھسے کیا بدلا خون کا لے گا بلکہ اپنی ہی جان کی خیر منا تجھکو بھی پاس افغان لعین کے بھیجتا ہون
یہ کہکر لندھور تیغ برقتاب پکڑ کر لشکر بہمن پر مانند شیر غضبناک کے آیا خوب تیغزنی کی اتفاق سے
اثنائے جنگ مین تلوار لندھور کی ٹوٹ گئی اور کوئی حربۂ ضرب لندھور کے پاس نہ رہا تب لندھور
نے خدا کو یاد کیا اور دست دعا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کیے عرض کی کہ ای کریم کارساز وای بندہ نواز
اب تیرے بندۂ حقیر کو اس دنیائے ناپائدار مین رہنا ناگوار ہی یہ دعا کرکے لندھور ایک مقام پر
کھڑا ہو گیا اور جو اسکے پاس آیا تو اسکو چرخ دیکر زمین پر دے مارا کسی کو چیر کر پھینک دیا اس حال مین بھی لندھور
نے بہت سے آدم خوارون کو واصل جہنم کیا پھر کہان ایک مجروح و ناتوان کہان ایک لشکر گران آدم خوار
چارون طرف سے آکر لندھور سے لپٹ گئے کس کس کو ہٹائے کس کس کو قتل کرے جہان تک کہ قا
در ہو سکے وہان تک قتل کیے آخر کار مجبور ہو گیا کسی آدم خوار نے آکر ایک ہاتھ لندھور کا مضبوط
پکڑا اور گوشت نوچ نوچ کے کھا گیا کسی نے پاؤن لندھور کا پکڑا اور گوشت کھا گیا استخوان باقی رہ گئے
اسی طرح آدم خوارون نے تمام گوشت لندھور کا نوچ کے کھایا صرف استخوان باقی رہ گئے جب
آدم خوارون نے دیکھا کہ استخوان باقی رہ گئے سب وہان سے چلے اور فوجون مین آواز مبارک بلند ہوئی
سرداران ہندی جو لڑ رہے تھے سب نے یہ آواز جو سنی اپنے تئین زمین پر گرا دیا فریاد و فغان بلند کی جسطرح ملک ہو

اپنے تئین قریب اُس غول کے پہونچایا وہان جو دیکھا لاشس کا کہین پتہ نہین ہی بلکہ جو آدم خوار سے ملگئے
اُنھون نے اِن لوگون کو بھی ستایا بعض تو لڑکر نکل آئے بعض طعمہ آدم خوارون کا ہوئے لیکن اب
سردار لاشہ لندھور کا ڈھونڈھتے ہین مگر کہین لاش کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی جب دیر تک لاشس کو
ڈھونڈھا اور نہ پایا تو خیال کیا کہ شاید کافرون نے مارا اور لاش بھی اپنے ساتھ دربار زمرد مین لیگئے
یہ جو خیال آیا تو سب نے آپسمین یکدل و یک زبان ہوکر یہ بات کہی کہ اگر لاشہ ہمارے سردار کا دربار
مین زمرد کے گیا ہی تو ہم لوگ بھی جسطرح ہوسکے گا اپنے کو وہان پہونچا دینگے اور بن پڑیگا تو لاشہ وہان سے
اُدھر کر چھین لاینگے اگر زندہ رہینگے تو لاشہ بھی لے آینگے نہین تو بعد ایسے سردار کے دنیا پر رہنا ہیچ ہی
یہ خیال کرکے سب سردار طرف بارگاہ کے چلے تھوڑی دور راستہ طی کیا ہوگا کہ دیکھا ایک مقام پر کچھ
استخوان پڑے ہین مگر استخوان کے اندازے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی بڑے پہلوان کی ہڈیان ہین سرداران
ہندی نے آپسمین کہا کہ دیکھو یہ ہڈیان کسکی پڑی ہوئی ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہی لاش ہمارے آقائے نامدار
کی ہی یہ کہکر سب کے سب قریب اُن ہڈیون کے آئے دیکھا تو اُسی مقام پر ایک انگشتری طلائی پڑی ہی سرداروں
نے وہ انگوٹھی بارہا لندھور کے ہاتھ مین دیکھی تھی ایک سردار کی نگاہ جو پڑی تو اُس انگشتری کو اُٹھا لیا
اور کہا کہ یہی لاش ہی ہمارے آقائے نامدار کی دیکھو انگشتری اُنھین کی ہی اب جو سردارون کو لاش لندھور
کی ملی سب نے فریاد و فغان بلند کی کہتے تھے کہ بھائیو نجابت اسکا نام ہی کہ جو زبان سے کہا تھا وہی کیا آخر اپنی
جان دیدی اور حمزہ ثانی کو منھ نہ دکھایا مگر کس بہادری سے جان دی ہی ایسے جری پہلوان دنیا مین کاہیکو
ہوتے ہین مگر آقائے نامدار بہشت عنبر سرشت مین داخل ہوئے ہم لوگ اب واقعی کسی کام کے نہین رہے جب
یہان سے واپس جاینگے امیر ثانی کو کیا منھ دکھینگے ایک تو اُنکو اپنے فرزند صف شکن پہلتن تیغزن کے صدمے
مین زیست ناگوار ہوگی دوسرے ہم جاکر جسوقت یہ خبر سنائینگے وہ اپنی غم سے کیا حالت بنا لینگے یہی دو تین
سردار زینت لشکر اسلام تھے اُنھین پر سب کا دار و مدار تھا افسران لشکر ہم لوگون کو کیا کہینگے کہ اپنے
سردار کو سر میدان قتل کرا دیا آپ زندہ سلامت پھر آئے علاوہ ان سب کے فرزند اسکا فرامرز خان
ہندی کہ نور چشم لخت جگر نور بصر ہین لندھور بن سعدان گرد کے وہ اپنی کیا حالت بنا لینگے ہمین کیا کہینگے
ہماری آنکھین کیونکر اُنکے سامنے ہونگی اور اگر ہمین لڑکر جان دیدیتے ہین تو لاش آقائے نامدار کی
کافر لیجاینگے نہین معلوم لاش سے کیا بے ادبی کرینگے اس سے بہتر یہی ہی کہ یہان سے لاش آقائے نامدار
کی لے چلین جس طرح بن پڑے خدمت مین امیر ثانی کے اس لاش کو پہونچا دینگے ہم لوگ بھی فرط ضعف کی
سے بہت تکلیف مین ہین علاوہ اسکے تین روز گذر گئے کہ برابر معرکہ آرا ہین اس اثنا مین آب
و دانہ بھی ہم لوگون کو بہم نہین ہوا فرط ضعف سے چلنے کی طاقت کہان ہی ایک قدم اُٹھانا برابر ایک
منزل کے ہی لیکن جہان تک ہوسکیگا کوشش کرینگے اگر راہ مین اجل آگئی تو مجبور ہین یہ کہکر سب نے
ایک چادر مین وہ استخوان باندھے اور فریاد و فغان کرتے ہوئے طرف حمزۂ ثانی کے چلے ادھر تو یہ لوگ
لاش لندھور بن سعدان گرد لیکر روانہ ہوئے اُدھر فوج کفار طبل کر نوبت نقارے بجاتی ہوئی خیمہ
مین زمرد شاہ ثانی کے پہونچی اور بہمن آدم خوار جسکی فوج نے لندھور کا گوشت کھایا تھا
سب کے آگے بڑھا ہوا داخل بارگاہ ہوا اور زمرد ثانی کو جھک کر سلام کیا اور فتح کی مبارکبادی

زمرد نے اُسکو اپنے برابر تخت پر بٹھا لیا اور خلعت پر زر سے خلع کیا بعد مین سب سردارون کو خلعت عطا ہوئے اور
زمرد نے حکم دیا کہ سامان جلسہ عشرت ترتیب دیا جائے بارگاہ مین استادہ ہون حسب الحکم ملازمان زمرد نے اہتمام
جلسہ کا کرنا شروع کیا اور سرداران زمرد اپنی بارگاہون مین گئے سب نے کمرین کھولین ہتھیار دھو کے
حمام خانون مین نہانے کے واسطے داخل ہوئے یہان زمرد کو خیال آیا کہ لاش لندھور کی میرے
سامنے نہین آئی یہ جو خیال زمرد کو آیا فوراً حکم دیا کہ لاشہ لندھور میرے سامنے لاؤ بہمن کہ برابر تخت کے
بیٹھا تھا اسنے دست بستہ عرض کی کہ خداوند لاش لندھور کیسی میرے آدم خوارون نے اُسکا تمام گوشت
کھا لیا شاید کہین اُسکی ہڈیان پڑی ہونگی زمرد نے کہا وہ ہڈیان میرے سامنے لاؤ اور اُنکو جلا دو اسنے میرے
زبردست لشکر کو قتل کیا فوج مین ایک ہنگامہ ڈال دیا حسب الحکم لوگ لندھور کی ہڈیان لینے چلے یہان
داروغہ نے آکر عرض کی حضور تشریف لے چلین اسباب عیش سب مہیا ہے صرف خداوند کی دیر ہے بارگاہ مین
استادہ ہین پری وشان خورشید پیکر مجرا کرنے پر آمادہ ہین ساقیان سیمین بر جام بلورین لیے ہوئے کھڑے ہین
یہ سُنکر زمرد اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ بخشندگان کا لیے ہاتھ مین لیا طرف بارگاہ کے چلا یہان آکر
جو دیکھا تو واقعی بارگاہ بکمال زیب و زینت آراستہ ہے جیسے ہی لوگون نے زمرد کو آتے ہوئے دیکھا
تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے لاکر تخت خداوندی پر زمرد کو بٹھایا اب زمرد نے حکم دیا کہ جام شراب گردش مین
آئے ساقیان سیمین بر نے جام شراب ارغوانی سے مملو کیا اور محفل مین تقسیم کرنے لگے پری وشان حور پیکر نے
اُٹھکر سلام کیا طبلے پر تھاپ پڑی نیلج ہونے لگا زمرد ثانی اور سب سرداران ناچ دیکھ رہے ہین وہ لوگ
جو لندھور کی ہڈیان لینے گئے تھے وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور زمرد کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے عرض کی
حضور ہم لوگون نے بہت تلاش کی مگر ہڈیان لندھور کی کہین نہین ملین ہان اور بہت سی ہڈیان ہمراہیان
لندھور کی وہان پڑی ہین اگر حکم ہو تو اُنکو اُٹھا لائین مگر لندھور کی ہڈیان نہین ملین انداز سے معلوم
ہوتا ہے کہ ہمراہیان لندھور ہڈیان لندھور کی لیگئے زمرد نے کہا خیر اب کیا ہو سکتا ہے اور وہ لوگ
نہین معلوم کہ مر گئے ہونگے اور اُسکے ہمراہیون کی ہڈیان کس کام کی ہین ہان اگر اُسکے استخوان مل جاتے
تو جلا کر خاک کر ڈالتا تب میرے دل کو چین آتا مگر اصل تو یون ہے کہ بڑی جرأت سے لڑکر جان دی ایک
نے ہزارون کے جی چھڑوا دیئے اپنی بہادری عیان کر دی پردہ دنیا پر خود نہ رہا مگر کام ایسا کیا
کہ تا قیامت نام رہیگا میرے سردربار ارماس بن عزماس ایسے پہلوان نامی کو جسنے دالیس زمین زیر
سے صف شکن تیغزن کو سر میدان یون مار اچیر کر پھینک دیا افغان آدم خوار کو پہرے پر قتل کیا
اُسکے چالیس ہزار ہمراہیون کو کیسی شجاعت سے مارا بروقت جنگ لاشۂ دار اب نہین زرہ کیسی
بہادری سے لڑا کسی کا کچھ خوف نہ کیا وہ تو خیر ایک پہلوان نامی تھا مگر ہمراہی اُسکے کیسے ثابت قدم بہادر
عالی ہمت تھے کہ اپنے سردار پر اپنی جانین نثار کر دین اتنے بڑے لشکر کو دیکھکر کچھ بھی خوف نہ کیا ایک ایک
سردار نے سو سو کو جان سے مارا اصل تو یون ہے کہ تیغزنی صف شکنی انھین لوگون پر ختم ہے اگر اس مقام پر
کوئی اور ہوتا ان بہادرون کے خوف سے گریزان ہوتا مگر ہمارے سرداران نامی و پہلوانان گرامی
بھی کیسے شجاع و دلیر صاحب شوکت و شان ہین کہ اُنھون نے بھی جس طرح بن پڑا ایسے بہادر کو
قتل کیا لندھور اصل مین مرد شجاع دلیر تھا اُسکا قتل کرنا بڑا کام تھا لیکن بہادران نامی

نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے اس معرکہ کو سر کیا زمرد یہ باتین بنا رہا ہی ہوا خواہ اُسکے بجا و درست
کہ رہے ہین سامنے ناچ ہو رہا ہی دور شراب چل رہا ہی جو نشہ زمرد کا بڑھتا ہی وہ وہ اور زیادہ بیہودہ گوئی
کرتا ہی کبھی کہتا ہی کسکی مجال ہی جو ہماری دولت سے مقابلہ کر سکے اگر لندھور سے ہزار جوان ہوتے تو میرا کیا
بنا سکتے تھے مین علاوہ اور کرامات کے زور و طاقت مین بھی کسی سے کم نہین ہون مجھکو کسی کا
خوف نہین ہی اگر حمزہ ثانی خود میرے مقابلے کو آتے تو وہ بھی اپنی جان سلامت لیکر نہ جاتے اور اب
یہی ہونا ہی جب حمزہ ثانی داراب و لندھور کی لاش دیکھینگے بہت ملال ہوگا غم سے عجب حال
ہوگا کیا عجب ہی کہ خود میرے مقابلے کو آئین حال میری طاقت و قوت کا جب ہی سب پر کھل جائیگا
وہ میرا کیا بنا لینگے مین بروئے دنیا پر کسی کو ایسا نہین پاتا ہون جو میرا ہمسر ہو مجھسے مقابلہ کی تاب لا سکے
جب وزرا نے زمرد کی یہ کیفیت دیکھی کہ نشہ مین بدمستی کر رہا ہی بعد مدح و ثنا کے عرض کی حضور نے
تین شبانہ روز سے آرام نہین فرمایا ہی ایسا نہو کہ نصیب دشمنان کچھ طبیعت دشمنون کی ناساز ہو جائے
اس سے بہتر یہ ہی کہ اب دربار کو برخاست کیجیے اور تھوڑی دیر آرام فرمائیے زمرد نے یہ بات سُنکر
دربار برخاست کیا اور اپنے خوابگاہ مین آیا باری دار طلب ہوئے بستر خواب پر آکے لیٹا اسکے جانے کے
بعد سب سردار بھی وہان سے اُٹھے اور اپنی اپنی بارگاہون مین آکر بستر خواب پر گئے پوشاک خوابی پہنکر
سو رہے ادھر داروغہ فراشخانہ نے سب اسباب زینت اُس بارگاہ سے اُٹھایا جھاڑ کنول گل کروا کے
پردہ بارگاہ کا چھوڑ دیا اور پاسبانون کو حکم دیا کہ تم یہان پاسبانی کرو کیونکہ ابھی یہان تمام
اسباب باقی ہی یہ حکم دیکر وہ بھی اپنی بارگاہ مین گیا اور بستر خواب پر جاکر سو رہا اب ان سبکو
تو اس حال مین چھوڑیے

دو کلمہ داستان ہمراہیان لندھور کے ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ لوگ جو ہمراہ تھے استخوان لندھور لیکر چلے تو سب نے راستہ مین یہ صلاح کی کہ اب لاشہ اپنے سردار کا خود
خدمت مین حمزہ ثانی کے لیجانا مقتضائے غیرت نہین ہی اگر انکی لاش لیکر جائینگے حمزہ ثانی کو کیا منہ دکھائینگے
وہان سب ہمکو کیا کہینگے اس سے بہتر ہی کہ لاش انکی طرف ہند کے لیچلین اور انکے وطن مین چلکر دفن کر دین اور
وہین اپنی بھی بود و باش اختیار کرین اب حمزہ ثانی کو منہ نہ دکھائین ہان اطلاعاً ایک عرضی ضرور انکی
خدمت مین روانہ کر دین جب سب مین یہ صلاح قرار پائی تو ایک عرضی اس مضمون کی حمزہ ثانی کو تحریر
کی کہ پروردگار عالم آپکو مع جملہ وابستگان دامن دولت کے تا قیامت سلامت و باکرامت رکھے اور عزیزان
فرزند و جوان کے صبر عطا فرمائے بعد حمد و نعت بعد روانگی لاشہ داراب یمین زرہ لندھور
بن سعدان کرد نے بڑی شجاعت سے یہان کافرون کو مارا بسبب شرم کے حضور تک حاضر نہوئے لڑ بھڑ کر
اپنی جان بہین حضور کے نام پر نثار کی ہرچند بدبخت کہ بوجہ اپنی بے غیرتی کے یا ایام زندگی نہ پورے ہونے کے
زندہ رہے لیکن اب اس لائق نہین ہین کہ حضور کی زیارت سے مشرف ہون کیونکہ اگر ہم بھی ساتھ لندھور
بن سعدان کے جان دیتے تو خوب تھا لیکن بوجہ شرم کے ہم لوگ وہان نہ حاضر ہوئے اور لاشہ اپنے آقا کا
طرف ہند کے بے اجازت حضور لیے جاتے ہین امید ہی کہ سرکار فیض آثار ہم لوگون کی اس خطا کو معاف
فرمائینگے جب یہ عرضی تیار ہو چکی ایک جانے والے کو تجویز کرکے وہ عرضی خدمت مین امیر ثانی کے

روانہ کی اور آپ طرف ہند کے روانہ ہوئے بعد طے مراحل و قطع منازل اقلیم ہند مین پہونچے یہان اہل ہند
کو خبر ہوئی کہ چند کس لاشہ لندھور بن سعدان کرد کا لیکر آئے ہین جو لوگ کہ لندھور سے رسم رکھتے
تھے ان لوگون کے لینے کو سرحد شہر پہ پہونچے وہان جا کر جو دیکھا تو چند سرداران ہند مغموم چلے آتے ہین
مگر اُنمین ایک سردار پشتارہ بدوش ہے ان لوگون نے جو سرداران ہندی کو دیکھا جسکا شناسا تھا اُسنے
اُس سے بڑھکر صاحب سلامت کی اُسنے آبدیدہ ہو کر جواب دیا لیکن یہ لوگ جو خبر آمد لاش لندھور
سنکر گئے تھے اُنھون نے دریافت کیا کہ ہمنے یہ تو سنا کہ لندھور بن سعدان کرد نے اپنی جان بڑی
بہادری سے دی مگر یہ تو بتاؤ کہ لاش اُس دلیر کی کہان ہے ان لوگون نے جو یہ بات سا کنان ہند سے
سُنی رونے لگے اور وہ چادر کھول کے کہا کہ یہی لاش ہے اُنھون نے جو دیکھا تو کچھ استخوان اُس
چادر مین بندھے ہوئے ہین ہڈیان دیکھکر یہ لوگ بھی رونے لگے اور کہا کہ یہ کیا ماجرا ہوا اسکی کماحقہٗ کیفیت
بیان کرو کیا لاش راہ مین بوجہ گرما کے خراب ہو گئی اور استخوان سے گوشت جدا ہو گیا سرداران
لندھور نے کہا کہ نہین باعث اسکا یہ تھا کہ زمرد ثانی ملعون سات لاکھ فوج لیکر سبائل پر چڑھ
آیا اور خبر اسکی حمزہ ثانی کو پہونچی وہ متردد ہوئے اور جام کلہ عفریت شراب سے بھروا کر محفل مین
رکھوا دیا اور پکار کر کہا کہ کونسا بہادر ایسا ہے کہ جو ساکنان سبائل کو جا کر شکست دے یہ بات سُنکر
داراب سیمین زرہ کہ بیٹے حمزہ ثانی کے تھے اپنے دنگل زرین پرسے کود پڑے اور اُس جام سے
شراب پی اور حمزہ ثانی سے اجازت لیکر طرف سبائل کے روانہ ہوئے انکے جانے کے بعد
حمزہ ثانی نے ایک خواب دیکھا کہ داراب سیمین زرہ ایک صحرا مین کھڑے ہوئے فریاد کر رہے ہین
اور انتہا کے زخمی ہین یہ خواب دیکھکر حمزہ ثانی کی آنکھ جو کھلی بہت پریشان ہوئے اور کہا کہ مین نے
اس حالت مین اپنے فرزند دلبند کو دیکھا ہے لندھور بن سعدان کرد نے جب حمزہ ثانی کو بہت
متردد پایا عرض کی کہ حضور یہ خواب ہے اسکا خیال نہ کیجے اور اگر یہ امر بہت خلاف ہے تو کمترین کو بھی اجازت
مرحمت فرمائی جائے حمزہ ثانی نے انکو بھی اجازت دی اُنھون نے بھی طرف سبائل کے کوچ
کیا بعد قطع مراحل و طے منازل اُسوقت جا کر وہان پہونچے کہ جسوقت داراب سیمین زرہ ہاتھ سے
ارماس بن عزماس کے مارے جا چکے تھے اور کافر لاش داراب بھی چھینا چاہتے تھے یہ معرکہ جو
لندھور نے دیکھا اپنا حال بہت تباہ کیا اور قاتل داراب کو دریافت کرکے سردربار جا کر بڑی شجاعت
سے مارا اور لاش اُس ملعون کی لا کر ساتھ لاشہ داراب کے خدمت مین حمزہ ثانی کے روانہ کر دی
زمرد نے جو یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج کو حکم دیا کہ جب لندھور کا لشکر سو جائے اُسوقت رات کو شبخون مارو
فوج نے جو حکم پایا ایسا ہی کیا ایک تو ہمارے آقا دو روز کے تھکے تھے دوسرے داراب کے مارے
جانے کے غم مین آب و دانہ بھی نہین ممکن ہوا تھا اور فرط غیرت سے یہ کلمہ بھی خدمت مین حمزہ ثانی
کے کہلا بھیجا تھا کہ اب غلام آپکو منہ نہ دکھائیگا یہین لڑ بھڑ کر مر جائیگا پھر جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا کہ جب
رات ہوئی تین آدم خوار اپنا لشکر چالیس چالیس ہزار کا لیکر ٹوٹ پڑے اور غضب کی تلوار چلی بہت سے
آدم خوار مارے گئے آخر کار آدم خوار آقائے نامدار سے لپٹ گئے اور گوشت نوچ نوچ کے کھا گئے جب
ہم لوگون نے آواز آقا کی نہ سُنی اور وہان جا کر دیکھا تو ایک شور فتح کا بلند ہے اب جو خیال کیا تو یہ چند استخوان

پائے انکو وہان سے اُٹھا لائے شرمندگی سے خدمت مین امیر ثانی کے نہ گئے آپس مین صلاح کرکے اسی
طرف واپس آئے اب لاش آقائے نامدار کی سیرگاہ مین دفن کر دینگے اور اپنی بقیہ زندگی یہین کاٹینگے اب
حمزہ ثانی کو منھ نہ دکھائینگے ساکنان ہند نے جو یہ کیفیت سنی بہت رنجیدہ ہوئے اور سردارون کو پیسا
لندھور کا دیا اور اپنے ساتھ طرف شہر کے لائے جیسے ہی یہ لوگ شہر مین داخل ہوئے اور سیرگاہ لندھور
مین پہونچے اور خیال آیا کہ لندھور یہان ایک زمانے مین عیش و عشرت رہتے تھے سردارون کی فرط گریہ
سے عجیب کیفیت ہوئی غرض اسی مقام پر لاش لندھور بن سعدان گرد کی دفن کی اور وہین اپنی بود و باش
اختیار کی انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیئے

اب دو کلمہ داستان امیر ثانی سے ملاحظہ فرمائیے

کہ جب فرہاد خان یکفربی پسر لندھور بن سعدان مع چند سردارون کے لاش داراب سیمین زرہ
اور بیت ارماس بن عزناس لیکر خدمت مین حمزہ ثانی کے پہونچے اور حمزہ ثانی کو خبردار نے خبر
دی کہ فرہاد خان ہندی مع لاش داراب سیمین زرہ داخل لشکر ہوئے ہین اُسوقت حمزہ ثانی اپنی
بارگاہ مین مع جملہ سرداران نامی و گرامی کے بیٹھے ہوئے تھے یہی ذکر کر رہے تھے کہ نہین معلوم میرے فرزند دلبند
داراب سیمین زرہ پر کیا گذری اور لندھور بن سعدان گرد نے کیا کیا کارنمایان کیے کہ یک
ناگاہ ہرکارے نے آکر یہ خبر وحشت اثر سنائی قریب تھا کہ حمزہ ثانی اپنے تئین دھل سے گرا دین مگر سردارون
نے اُٹھکر تھام لیا حمزہ ثانی نے فرمایا فرہاد خان کو بلا لو چوبدار نے آکر فرہاد خان سے کہا
کہ چلیے اُنھون نے کہا کہ مین نہ جاؤنگا اب منھ نہ دکھاؤنگا اور سردارون سے اشارہ کیا کہ تم یہ دونون
لاشہ خدمت مین آقا کے لے جاؤ اور والد نامدار کی طرف سے بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرنا
اور کہنا کہ اُنھون نے عرض کیا ہی کہ خدا ایسے جوان بیٹے کی لاش کسی باپ کو نہ دکھائے اور آپکو صبر عطا
فرمائے یہ کمترین اب منھ حضور کو نہ دکھائیگا یہین ٹکر مار کر مر جائیگا کسی اور سردار کو یہان بھیجیے کہ وہ آکر
ناموس صاحبقرانی کی حفاظت کرے عنقریب غلام بھی حضور پر تصدق ہوا چاہتا ہی کیونکہ فدوی نے
ایک خواب دیکھا تھا کہ مین ایک باغ مین گیا ہون اور وہان مجھسے ملک قاسم عالی ہمم اور شیر دیالی تبار
اور قباد شہریار اور علمشاہ زیجاہ سے ملاقات ہوئی ہی اور مجھسے علمشاہ نے فرمایا تھا کہ ای لندھور اب
تکو بھی خدا ہمسے بہت جلد ملا دیگا یہی مرتبہ تمھارے بھی ہاتھ آئیگا پس معلوم ہوتا ہی کہ ایام زیست
اس کمترین کے پورے ہوگئے ساغر عمر لبریز ہو گیا عنقریب ای ملک جلے اور بعد ایسے شیر کے آپکو کیا
منھ دکھاؤن سردار یہ کل باتین فرہاد خان ہندی سے سنکر بارگاہ مین امیر ثانی کے آئے جیسے
ہی نظر حمزہ ثانی کی لاش پر داراب کے پڑی ضبط کا یارا نہ رہا اپنے تئین لاشہ پر گرا کے اور لاشہ کو
چھاتی سے لگا کے رونا شروع کیا فرماتے تھے کہ ای فرزند دلبند تیرے بعد زندگی ہیچ ہی جب تجسا
فرزند سعید رشید جری شجاع تیغ زن صف شکن نہ رہا تو اب دنیا مین کیا ہی غرض جب سردارون
نے دیکھا کہ امیر ثانی کی روتے روتے عجیب حالت ہو گئی ہی اور قریب ہی کہ اپنے تئین فرط غم
سے ہلاک کرین سب نے لاش سے داراب کے امیر ثانی کو بدقت تمام جدا کیا اور لاشہ کو
وہانسے اُٹھوا دیا جب امیر ثانی کو تھوڑی دیر کے بعد رونے سے فرصت ہوئی اور لاش ارماس بن عزناس

کی دیکھی حکم دیا کہ اس لاش کو پھینک دو اور پکارے کہ فرہاد خان کو لاؤ سرداروں نے عرض کی حضور
فرہاد خان تو یہاں نہیں ہیں فرمایا ابھی تو سُنا تھا کہ وہ بھی ہمراہ لاش آئے ہیں کہ چوبداروں نے عرض کی
کہ حضور وہ در بارگاہ پر بیٹھے رو رہے ہیں اپنی جان غم سے کھو رہے ہیں کہتے ہیں کہ میں اندر نہ جاؤنگا اپنا
منھ آقا کو نہ دکھاؤنگا حمزہ ثانی نے جو یہ بات سُنی اپنے مقام سے اُٹھے اور در بارگاہ پر آئے یہاں جو دیکھا
تو فرہاد خان کی عجیب حالت ہی انتہا سے زیادہ جوش رقت ہوا امیر ثانی نے گلے سے لگایا اور بہ شفقت
فرمایا کہ اسمین کسی کا چارہ نہیں یہ امور قضا و قدر ہیں اور تمکو ایسا خیال کرنا خلاف عقل ہی تمھاری جانب
ایسے خیالات کون کر سکتا ہی تم لوگوں کی شجاعت اظہر من الشمس ہی اپنے والد کی کیفیت بیان کرو یہ کلمے جو
فرہاد خان نے سُنا اور وہ کلمات لندھور کے یاد آئے اور زیادہ جوش رقت ہوا حمزہ ثانی نے
گھبرا کے پوچھا کیوں فرہاد خان خیر تو ہی اُنھوں نے گریہ کو ضبط کر کے عرض کی حضور خیر ہی والد نامدار کا مزاج
اچھا ہی حضور کو آداب و تسلیمات عرض کیا ہی اور یہ بھی عرض کیا ہی کہ خدا کسی کو نہ دکھائے ایسے فرزندار جمند
کا لاشہ حق تعالی حضور کو اسکے عیوض میں صبر عطا فرمائے اور اب کسی اور سردار کو اس طرف روانہ فرمایئے
کیونکہ کمترین بھی اب چند روز کا مہمان ہی حضور کو اب منھ نہ دکھاونگا حمزہ ثانی نے جو یہ بات سُنی اور زیادہ
مغموم ہوئے فرزند لندھور کو اندر بارگاہ کے لیکر آئے اور باتیں کرنے لگے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں
کہ پھر چوبدار نے آکر عرض کی کہ حضور ایک شخص در بارگاہ پر حاضر ہی انداز سے نامہ دار کسی کا معلوم ہوتا ہی امیدوار
باریابی ہی امیر ثانی نے حکم دیا کہ اندر بلاؤ حسب الحکم وہ شخص اندر بارگاہ کے آیا امیر ثانی کو سلام کیا
اور ایک عرضی پیش کی امیر ثانی نے جب اس عرضی کو لیا دیکھا کہ لفافہ ایک طرف سے کھلا ہی فرمایا خدا خیر کرے
یہ کہکے جب اُس عرضی کو لفافے سے نکالا اور پڑھا تو اُسمین بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ حضور کو خدا مع
وابستگان دامن دولت کے سلامت رکھے ہم لوگ اب اس قابل نہیں رہے جو حضور کے دربار میں آئیں
اور آپ کو منھ دکھائیں ہمارے سردار نامدار لندھور بن سعدان کرد نے آدم خواروں سے لڑ بھڑ کر تین روز
میں اپنی جان دی ہم لوگ زندہ رہے لاش کو اپنے سردار کی وہاں سے لے آئے اور بوجہ شرمندگی کے
حاضر خدمت فیضدرجت نہوئے اور بے اذن سرکار فیض آثار طرف ہند کے جاتے ہیں اور تجویز کیا ہی
کہ لاش اپنے سردار نامدار کی سیرگاہ ہند میں دفن کر دیں حضور ہماری اس خطا کو معاف فرمائیں کہ بے اجازت
ایک امر عظیم اپنی رائے سے کیا ہی یہ جو مضمون امیر ثانی نے پڑھا اپنے مقام سے اُٹھے اور فرہاد خان
پسر لندھور کے پاس آئے اور اُنکو گلے سے لگا کر رونے لگے فرہاد خان بھی سمجھ گئے کہ والد نامدار نے
جو کہا تھا شاید وہی کیا اپنی بھی جان دیدی یہ بھی رونے لگے سرداروں نے جو پوچھا کہ حضور اس
عرضی میں کیا تحریر تھا امیر ثانی نے فرمایا کہ کس زبان سے کہوں کہ اسمین کیا لکھا ہی لندھور
بن سعدان کرد بھی راہی ملک عدم ہوئے بڑا غضب ہوا غرضکہ وہ شب تو حمزہ ثانی نے ماتم میں
بسر کی دوسرے روز نماز صبح پڑھکے اپنے سرداروں سے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ لاش دلدار اب سیمین زرہ
کی خدمت میں امیر کشور گیر کے بھجواؤں اور خبر مرگ لندھور بھی اُنکو سناؤں آپ لوگوں کو اب اپنے فعل کا
اختیار ہی اگر مزاج میں آئے تو طرف سبائل کے جایئے ورنہ میں کسی پر جبر نہیں کرتا ہوں جب سب نے
امیر ثانی کی یہ کیفیت دیکھی سب زار زار رونے لگے اور دست بستہ عرض کی کہ غلام جب آپ سے آقا کے

قدمون سے جدا ہونگے کیونکر زندہ رہینگے اور کون ہماری قدر کریگا ہم بھی ہمراہ رکاب ملکہ معظمہ چلینگے زیارت
سے امیر کشورگیر کی بھی مشرف ہونگے حمزہ ثانی نے فرمایا کہ اگر آپ حضرات کا یہی قصد ہی تو اس سے یہ بہتر ہوگا
کہ آپ لوگ یہان سے طرف سبائل کے روانہ ہون اور وہان جاکر زمرد ثانی ملعون سے مقابلہ کرین کہ اب
اُس کافر کے مقابلہ مین کوئی نہین یہ فرما کر امیر ثانی نے لاش داراب کی ہمراہ لی طرف کعبہ طیبہ کے کوچ فرمایا
یہان جو سردار اور بادشاہ باقی رہ گئے تھے اُنھون نے بھی سامان سفر درست کرنا شروع کیا بادشاہ نے حکم دیا کشتیونکا
سامان درست کیا جائے اور اثاثا لدوایا جائے آج ہی کل مین ہم لوگ سمت سبائل سفر کرینگے یہ حکم پاکر ملازمون نے
سب انتظام سفر درست کیا اور اثاثا لدوایا جب سب پیش خیمہ روانہ ہوگیا تو تھوڑی دیر کے بعد سب غازیان دیندار نے
بھی مع اپنے اپنے بادشاہون کے کوچ کیا اور طرف سبائل کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمہ داستان زمرد ثانی کے سنیے

کہ جب زمرد ثانی نے دربار برخاست کیا اور اپنے آرامگاہ مین جاکر سو رہا شب بھر تو خواب راحت مین گذری صبح کو
ایک نامہ زمرد ثانی کے پاس آیا زمرد ثانی نے اُس نامہ کو کھولا تو اُسمین لکھا تھا زبرجد ثانی اور علاس
بن دمامہ اور بجیل بے قال وقیل ان لوگون نے وعدہ کیا ہی اور ایک دن قرار دیا ہی کہ ہم لوگ سب چاہ بابل
پر جمع ہون اور وہان کچھ باتین صلاح جنگ کی کی جاوین لہذا فلان روز وہ جلسہ مقرر ہی آپکو بھی اطلاع دیجاتی
ہی کہ ضرور تشریف لایے اور شریک صلاح ہوجیے یہ نامہ جو زمرد نے پڑھا فوراً بجنگان کو طلب کیا
بجنگان حاضر خدمت فیضدرجت ہوا زمرد نے کہا کہ میرے پاس ابھی ایک نامہ آیا ہی جسکا خلاصہ مدعا
یہ ہی کہ زبرجد ثانی وغیرہ نے ایک جلسہ قرار دیا ہی اور اُس جلسہ مین صلاح جنگ ہو کہ ہم لوگ اہل اسلام سے
عیوض خون بزرگان لینگے کیونکہ تورج ولعل بن تورج نے سامان لشکرکشی درست کیا ہی مین اس نامے
کے آنے سے اسوقت بہت خوش ہوا اور ضرور بالضرور اس جلسہ مین جاؤنگا تم یہ کام کرو کہ قبل میرے جانے
کے طرف چاہ بابل کے روانہ ہوجاؤ اور ایک نامہ میرا لیتے جاؤ یہ ملکہ اشرار جادو معشوقہ کو میری دے
دینا اور اُسکو اس طرف روانہ کرکے تم چاہ بابل کی طرف چلے جانا مین بعد خرابی سبائل اُس طرف ضرور
آؤنگا وزیر نے کہا بہت مناسب ہی مجھکو نامہ عطا فرمایا جاوے زمرد ثانی نے ایک نامہ اپنے ہاتھ سے اُسی
وقت تحریر کیا اور بجنگان کو دیکر رخصت کیا یہ طرف ملکہ اشرار جادو کے روانہ ہوا بعد قطع منازل وطی
مراحل وارد بیابان اشرار ہوا اور ملکہ اشرار جادو کے مکان پر گیا نامہ زمرد ثانی کا اُسکو
پہونچایا اُسنے نامہ جو زمرد کا دیکھا ناز وغمزے سے اُس نامے کو بجنگان کے ہاتھ سے لیکر کہا کہ کچھ واہیات
خرافات تحریر ہوگی اسکے پڑھنے کی کیا ضرورت ہی تمکو اگر یہان آنا تھا تو خود چلے آئے ہوتے اس نامے کی
کیا حاجت تھی کہین راہ مین پھینکدیا ہوتا بجنگان نے کہا حضور اس نامے کو ملاحظہ فرمائین آپکو ہمارے
شہریار نے طلب کیا ہی اور علاوہ اسکے کل کیفیت جنگ بیان کی اور یہ بھی بات ظاہر کردی کہ اب پھر قریب
لڑائی ہونے والی ہی آپکا جانا بہ ضرور ہی اشرار نے کہا کہ مجھکو اتنی فرصت نہین کہ مین اُن تک جا سکون
ہان اگر میرے مزاج مین آئیگا چلی جاؤنگی بجنگان نے جب بہت اصرار کیا تو ملکہ اشرار جادو نے
نامہ زمرد ثانی کا کھولا اُسمین لکھا تھا کہ ای مونس شبہاے تنہائی وای انیس خاطر اندوہگین وناشکیبائی
پس از اشتیاق دیدار فرحت آثار کے واضح ہو کہ گو اسوقت سب سامان عیش مہیا ہین مگر بے تمہارے سب

سچ ہین تمسے زندگی کا مزا ہی یہان ہین مین نے ایسا بڑا کام کیا جو کسی سے نہو سکتا مین نے داراب سیمین زرہ کو کہ بیٹے حمزہ ثانی
کے تھے اور مجھسے مقابلہ کرنے آئے تھے قتل کیا بعد انکے لندھور بن سعدان کو مارا اب سبائل مین کوئی ایسا نہین ہے
جو میرا مقابلہ کرے عنقریب مین اس مقام کو تباہ کرکے طرف چاہ بابل کے جانے والا ہون اگر تم اتنی توجہ کرو کہ اس نامہ
کے دیکھتے ہی میرے پاس چلی آؤ تو میرا دل نہ گھبرائے یہ زمانہ بعیش و خوشی بسر ہو جائے پھر یہانسے ہمارے
ساتھ طرف چاہ بابل کے چلو وہان کے میلے مین شریک ہو ملکہ اشترار جادو نے جو یہ مضمون پڑھا تیوری
چڑھا کر بجنگان سے کہا کہ مین تو اسکے مضمون کو بے پڑھے سمجھ گئی تھی کہ اپنے مطلب کی تحریر ہوگی خیر اگر مجھکو
فرصت ہوئی جاؤنگی انکی بھی خوشی کرونگی وزیر زمرد نے بہت منتین کرکے تاکید کردی کہ آپ ضرور ضرور تشریف
لیجائیےگا کیونکہ مین بھی خداوند کے پاس نہین ہون جو انکی طبیعت کو بہلاتا رہون اور وہ تنہائی مین بہت گھبرائینگے
دل جب ہی بہلےگا جب آپسے رفیق کو پائینگے ملکہ اشترار جادو نے کہا خیر دیکھا جائیگا پھر اور باتین کرو بجنگان
تھوڑی دیر اشترار سے باتین کرتا رہا بعدہ رخصت ہوکر طرف چاہ بابل کے روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد
ملکہ اشترار جادو حمام مین گئی اور غسل کرکے پوشاک تبدیل کی زیور رتن سے آراستہ کیا اور اپنی کنیزان مہر طلعت
کو بھی نہلانے کا حکم دیا جب ان سب نے بھی بناؤ سنگار سے فراغت پائی تو ملکہ اشترار جادو نے ایک طاؤس
سحر طیار کیا اور اسپر سوار ہوکر اور اپنی کنیزون کو ہمراہ لیکر ایک ابر سحر بنایا اور طرف سبائل کے پاس زمرد ثانی
کے روانہ ہوئی اب انکو اور بجنگان کو راہ مین چھوڑیے

دو کلمہ داستان حمزہ ثانی کے ملاحظہ فرمائیے

کہ جب یہ لاشہ داراب سیمین زرہ لیکر طرف مکہ معظمہ کے چلے تو بعد طے مراحل و قطع منازل داخل مکہ معظمہ ہوئے
اور خدمت مین امیر کشورگیر حمزہ صاحبقران کے پہنچے انھون نے جاتے ہی دیکھا کہ امیر مصروف تلاوت
کتاب خدا ہین حمزہ ثانی خاموش کھڑے رہے جب صاحبقران نے آنکھ اٹھائی انھون نے جھک کے سلام کیا
اور قدمون سے لپٹ کے رونے لگے صاحبقران نے انکی پشت پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا کیون اسقدر
گریہ کا کیا باعث ہے انھون نے رو کر عرض کی کہ حضور میری صاحبقرانی مین سوائے میرے زوال کے اور کچھ حاصل
نہین ہے کافرون نے میرے دل کو بہت ستایا جوان فرزند کو قتل کیا علاوہ اسکے زینت لشکر اسلام یعنی لندھور
بن سعدان کردکو بھی کو قتل کیا اب مین بھی اپنی بقیہ عمر آپ ہی کے زیر قدم مبارک عبادت خدا مین صرف
کرونگا اور اس جوان کی لاش جہان ارشاد والا ہو دفن کی جاوے امیر نے جو اپنے سردار کے مرنیکا واقعہ اس
طور سے سنا اور لاش داراب نوجوان کی دیکھی بہت افسوس فرمایا اور ارشاد کیا کہ اس لاش کو قبر قباد شہریار کے
پہلو مین دفن کرو اور صبر کرو مشیت پروردگار مین کیا چارہ ہے اور ایسا قصد ابھی نہ کرو تمہارا ابھی یہ زمانہ نہین
ہے بہتر ہوگا کہ جہان تمنے سب لشکر کو روانہ کیا ہے وہان تم خود بھی چلے جاؤ حمزہ ثانی نے بہت عذر کیا مگر
صاحبقران نے کچھ نہ مانا اور انکو مع عمرو ثانی دعا سے رخصت کیا اور یہ رخصت ہوکر چلے کہ حال انکا بھی
عرض کیا جائیگا مگر زمرد ثانی کہ قلعہ سبائل پر مقیم ہے اسکو خبر معلوم ہوئی کہ لشکر اسلام بڑے زور و
شور سے آتا ہے اسنے اپنے سردارون کو جمع کرکے یہ بات ظاہر کی کہ ہم لوگ چونکہ بہت ہی پریشان ہین اور
ابھی دو سردارون نے آکر ہمارے لشکر کو اس طرح خراب و برباد کیا ہے اور اب یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ لشکر
اسلام کے سب سردار بڑے زور و شور سے غیر رنگ داراب و لندھور سنکر آتے ہین اگر ہم اس حالت مین

اُنسے مقابلہ کرینگے ضرور تکلیف اُٹھائینگے اس سے کوئی ایسی راے معقول نکالنا چاہیے کہ مقابلہ بھی لشکر اسلام سے
ہو اور زحمت بھی اُٹھانا نہ پڑے سرداروں نے یہ بات سُنکے عرض کی کہ خداوند ہماری راے مین یہ بات
مناسب ہو کہ حضور طرف نخوت حصار کے تشریف لیچلیں کہ وہ مقام یہانسے بہت نزدیک ہو اور بادشاہ
وہان کا نخوت شیر سر اہل اسلام کا دشمن ہو جب حضور وہان تشریف لیجائینگے اور اُس سے ملنے
آنیکا سبب بتائینگے وہ ضرور حضور کی مدد کریگا زمردشانی نے یہ بات سُنکے بہت پسند کی اور
صبح کو نخوت حصار کی راہ لی دو روز تک برابر راہ روی کرتا ہوا چلا گیا تیسرے روز سرحد نخوت حصار
مین پہونچا وہان کے حاکم یعنی نخوت شیر سر کو جو یہ خبر پہونچی کہ زمردشانی سبائل سے یہان آیا
ہو پانچ ہزار سردار ہمراہ لیکر واسطے استقبال کے آیا اور بڑے اعزاز و اکرام سے زمردشانی کو اپنے
یہان لایا تخت پر بٹھایا تشریف آوری کا سبب دریافت کیا زمرد نے کل کیفیت ابتدا سے بیان کرکے
کہا کہ اب آپ کوئی تدبیر ایسی فرمایئے کہ اہل اسلام تباہ و خراب ہون کیونکہ ان لوگون نے ہمارے بزرگون
کو بیجرم و جفا اس حسرت دیار سے قتل کیا ہو کہ جنکی حالت ابتک یاد آکر ہم لوگون کو مغموم و منفعل کر دیتی
ہی نخوت شیر سر نے جو یہ باتین سُنین کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے چین سے سیر کیجیے مین اسکا کل انتظام
کرلونگا یہ کہکر ایک نامہ عزازیل جادو کو تحریر کیا کہ تم اس نامے کو دیکھکر فوراً ہمارے پاس چلے آؤ ایک
ضروری کام ہو اگر عرصہ ہوگا تو یہ موقع پھر ہاتھ سے نکل جائیگا یہ وقت آیندہ نہ ملیگا اور مہتر غرور کہ
عیار اسکا ہو اُسکو دیکر کہا کہ اس نامے کو جلد پاس عزازیل جادو کے پہونچاؤ اور اُنکو اپنے ساتھ لیکر بہت
جلد میرے پاس آؤ یہ تو نامہ لیکر طرف عزازیل کے روانہ ہوا اور یہان خبر آمد زمرد تمام نخوت حصار
مین مشہور ہوئی اور لوگ شائق ہو کہ زمرد کی ملاقات کو آنے لگے اور سب بہت خوش ہوئے مگر
معلم کتاب دار کہ وزیر خوش تدبیر اور ملازم قدیم ہو نخوت شیر سر کا اور خفیہ مسلمان ہو اسلیے جو تباہی مسلمانان کی خبر سنی بہت
محزون و مغموم ہوا اور ایک نامہ جمشید بوریا نشین کو کہ درویش تارک الدنیا ہو تحریر کیا اور بعد
القاب و آداب کے یہ لکھا کہ یہان زمردشانی آیا ہو اور اُسنے ہمارے شہریار نخوت شیر سر سے بمقابلہ مسلمانان
مدد چاہی ہو ہمارے شہریار نے اُسکو قبول فرمایا اور ایک نامہ خاص اپنے ہاتھ سے لکھکر عزازیل جادو
کو روانہ کیا ہو اور اُسکو طلب فرمایا ہو دیکھیے اُس سے کیا کام لیاجاتا ہو تو ہم اور تمھے جہان تک ممکن ہو کم و بیش
مدد کرو اہل اسلام کی کیونکہ وہ لوگ امر حق کی کوشش کرتے ہین جب یہ نامہ جمشید کو پہونچا اور وہ اُس
مضمون سے مطلع ہوا تو اُسنے جواب مین اس نامے کے معلم کتاب دار کو یہ تحریر کیا کہ مین بھی اہل اسلام
کو اور دین خداپرستی کو بہت عزیز رکھتا ہون اور مجھسے جہانتک ممکن ہوگا مین مدد اہل اسلام
کی ضرور کرونگا آپ خاطر جمع رکھیے گا جب یہ جواب نامہ معلم کتاب دار نے دیکھا بہت خوش ہوا
اس نامے کو پڑھ ہی رہا تھا کہ ایک ہرکارے نے آکر اس سے عرض کی کہ حضور کو شہریار طلب فرماتے ہین
یہ پوشاک درباری پہنکر دربار نخوت شیر سر مین آیا یہان آکر عجیب سامان دیکھا کہ مکان بہت تکلف سے
آراستہ کیا گیا ہو ہر جانب آئینہ بندی ہو شیشہ الات مقام مقام پر سقف بارہ دری مین آویزان ہین تمام
اہل دربار جمع ہین ایک جانب دو تخت زرین بچھے ہین ایک پر زمردشانی دوسرے پر نخوت شیر سر
بیٹھا ہو جام شراب گردش مین ہو ماہرویان سمن بر و پری وشان حور پیکر باہمین جلسہ بہ نازو

انداز سے بیٹھی ہیں ایک زہرہ خصال حور جمال سیم بر رشک قمر بجاؤ بتا کے یہ غزل گا رہی ہی اہل محفل کو سنا رہی ہی

غزل

نگہ کیا اور مژہ کیا ہم تو دونوں کو بلا سمجھے
بہا خون کو سے قاتل میں اُسیکو خون بہا سمجھے
ہر اک گردش میں سو انداز ناز فتنہ زا سمجھے
ادا پر بھی نہ سمجھے وہ تو اُس بت سے خدا سمجھے
تجھے ای سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے
ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کیمیا سمجھے
نسیم صبح گلشن میں اگرچہ ہو دم عیسی
چٹکنے کو صبا غنچے کی آواز درا سمجھے
حباب اصلا نہ دیکھے مجھے میرے سینے کے زخمونکا
کہ عاشق اپنے پہلو میں اسیکو دل کی جا سمجھے
ہنسے ہو زخم دل تدبیر پہ جراح سے کہدو
دل بشکستہ میر اپنے حق میں مومیا سمجھے
مجھے آتا ہو رشک اُس رند دُرد آشام پر ساقی
اگر سمجھے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجھے
نحوست بھی سعادت ہو گئی سودے میں نخوت کے
کہیں ایسا نہو تجھسے وہ کافر ادا سمجھے
ترے کوچے کو وہ بیمار غم دار الشفا سمجھے
اسے تیر قضا اسکو یہ تیر قضا سمجھے
دہی مجھ تلخکام اس زندگانی کا مزا سمجھے
فلک کو ہر کسی کافر کی چشم سرمہ سا سمجھے
برائی میں ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے
بری ہیں جبر تجھ پر اتنی ہم تجھے تو کیا سمجھے
ترے کشتے جو ہیں خواب عدم سے یک بیک چونکے
ترا بیمار غم تجھ بن سموم جانگزا سمجھے
نہ دی رخصت نظر کو میری جانب کیوں تغافل نے
حساب دوستان در دل اگر وہ دلربا سمجھے
ارے او رسا میری جو سیر عالم بالا
انھیں تاکے نہ مجھے خندۂ دندان نما سمجھے
عدو آیا ہی بنکر نامہ بر لکھا نصیبوں کا
نہ جو دع ما کدر جانے نہ جو خذ ما صفا سمجھے
خبر سنتے تھے قاتل سے پہلے ہم بیخبر بالکل
کلیم تیرہ بختی سے ترے ہم ظل ہما سمجھے
سمجھ میں ہی نہیں آتی ہو کوئی بات ذوق ایسی
اجل کو جو طبیب درد مرگ کو ہی دوا سمجھے
شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے
کہ جو زہر آب تیغ یار کو آب بقا سمجھے
ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
برا تجھے برا تجھے برا تجھے برا سمجھے
دم بہ خاکساروں کو جب اپنا خاک پا سمجھے
مگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے
رواں ہوتا ہی اس بستان سرا سے کاروان گل
اسے بھی آنکھ میرا ہی بخت نارسا سمجھے
اگر دل کو نکالا تیر کے پیکان تو رہنے دو
فلک کو بھی یوں ہی ایک آبلہ سا زیر پا سمجھے
محبت ذرا اگر موم ہوا اُس سنگدل کا دل
اگر سمجھے نہ خط کیا مدعی سے مدعا سمجھے
نہ آیا ان کو بھی رستہ مجھ میں عمر رفتہ کا
ترے پیغام کو گویا کہ پیغام قضا سمجھے
ہوائے زلف کو چھیڑا اپنا دل لرزتا ہی
کوئی جلنے نہ کیا جانے کوئی تجھے تو کیا سمجھے

معلم کتاب داستان جو یہ کیفیت بجھی دربار میں آیا پہلے نخوت شیر سر کو سلام کیا بعدہ زمرد شاہ کو تسلیم کرکے روبرو کے نخوت ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا نخوت نے اشارہ بیٹھنے کا کیا معلم اپنے مقام وزارت پر آکر بیٹھا اور گانا سننے لگا تھوڑی دیر گذری تھی کہ اسنے دیکھا کہ عزازیل جادو نے دربار میں آکر زمرد کو سلام کیا نخوت شیر سر نے مزاج پوچھا اسنے جواب دیا نخوت نے اسکو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور ناچ موقوف کرکے اس سے متوجہ ہوا اور کہا کہ ای عزازیل جادو لشکر اسلام ادھر آتا ہو لہذا ہم انکی گرفتاری کی تدبیر یوں کرتے ہیں کہ ایک نامہ اخواص آدم خوار کو لکھتے ہیں کیونکہ قلعہ انکا قریب دریا ہی اور لشکر اسلام بھی دریا کی راہ سے آئیگا اگر وہ تمسے کچھ اسمیں مدد چاہیں اور کوئی کام تمہارے سپرد کریں تو اُسکو بخوبی تمام انجام دینا اسکا مضمون میں ہوگا عزازیل نے اس امر کو بسر و چشم منظور کیا اور نخوت سے رخصت ہوکر روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد نخوت نے ایک نامہ اپنے ہاتھ سے لکھا اور سر نامہ پر اپنی مہر کی مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ لشکر اسلام تمھاری طرف آتا ہو تم سب سرداروں کو گرفتار کرو کیونکہ یہ غذا تمھاری بہت معقول ہو اور ہماری بھی اسمیں خوشی ہو جب یہ نامہ تیار ہوا نخوت نے مہتر غرور کو بلا کر دیا اور پتہ قلعہ اخواص کا بتلایا غرور یہ نامہ لیکر روانہ ہوا جب بعد طی مراحل و قطع منازل پاس اخواص کے پہونچا اور یہ نامہ اُسکو دیا اسنے نامے کو پڑھا اور جواب اسکا لکھ دیا کہ میں ضرور تعمیل حکم کرونگا اور اپنے ہرکارے کی معرفت عزازیل جادو کو بلوایا اور

نگہبانی دریا کی اُسکے سپرد کی یہ تو پہلے ہی نخوت سے وعدہ کرچکا تھا دریا پر محافظت کرنے لگا اسکو تو اس حال مین
چھوڑیئے اب کیفیت لشکر اسلام کی ملاحظہ فرمایئے کہ جب سرداران اسلام کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ زمرد شاہ ثانی
سبائل سے بھاگ کر بیابان نخوت مین پہونچا ہو اور وہان مقیم ہو ان لوگون نے یہ صلاح کی کہ اب سبائل
کی طرف چلنا مناسب نہین ہو بہتر یہ ہو کہ ہم لوگ بھی بیابان نخوت کی طرف چلین اور وہان پہونچ کے زمرد
سے مقابلہ کرین یہ بات آپسمین پختہ کرکے سب اہل اسلام متوجہ ہوئے طرف بیابان نخوت کے اور کشتیون
کو اُسطرف پھیرا سب کے آگے ایک کشتی پر ایرج نامدار سوار تھے اُنھون نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ دریا
دریا کے ایک قصر نفیس نظر آتا ہو دروازے اُس مکان کے کھلے ہین پردے نہایت عمدہ عمدہ پڑے ہین دور سے
یہ معلوم ہوتا ہو کہ اس مکان مین کچھ لوگ بھی بیٹھے ہین جلسہ ہو رہا ہو جو کشتی قریب پہونچتی جاتی ہو لطافت
اُس مکان کی معلوم ہوتی ہو جب بہت قریب پہونچے تو آواز سنائی دی معلوم ہوا کہ کوئی خوش آواز تانین لے
رہا ہو یہ آواز جو ایرج کے کان مین آئی دل بے چین ہونے لگا کشتیبان سے کہا کہ کشتی کو اسطرف پھیر دے
مین ضرور اسکی کیفیت معلوم کرونگا نہین معلوم یہ جلسہ کسکا ہو اور بانی جلسہ کون ہو کشتیبان نے حسب الحکم
کشتی کو اسطرف پھیرا اور کشتی قریب اُس مکان کے پہونچی اور اب جو ایرج نے نگاہ کی تو دیکھا واقعی مکان
اندر سے بھی بہت نفیس ہو جا بجا قرینے سے روشنی ہو رہی ہو ماہرویان لالہ عذار صف بصف بیٹھی ہین ارباب
نشاط ناچ گانے مین مصروف ہین اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین اس مکان مین ضرور جاؤنگا
یہ کہکر کشتیبان سے کہا کہ کشتی قریب اس دروازے کے لگا دے ویسے ہی کشتی ہٹتے قریب دروازے کے
لگائی اور ایرج نے اُترنے کا قصد کیا دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سمن بر رشک قمر مسند زرین سے اُٹھکر
قریب دروازے کے آئی اور ایرج سے کہا کہ ای شہریار تشریف لایئے زہے نصیب ہم لوگون کے کہ آپسا پہلوان
جلیل ہماری محفل کو زینت بخشے یہ کہکر ہاتھ ایرج کا اپنے ہاتھ مین لیا اور باعزاز تمام کشتی سے اُتار کر اندر مکان
کے لیگئی ایرج نے جو اسکو اسقدر متوجہ پایا انکو بھی کچھ خیال پیدا ہوا نازنین نے انکو لیجا کر مسند پر بٹھایا اور ایک
صراحی اٹھا کر اپنے ہاتھ سے جام بلورین کو لبریز کیا اور کہا کہ ای شہریار اسکو نوش فرمایئے ایرج نے چاہا مین
جام اپنے ہاتھ مین لون مگر نازنین نے نہ مانا اور کہا میری خوشی یہ ہو کہ آپ میرے ہاتھ سے شراب نوش فرمایئے
ایرج کہ محو جمال تھے بے تکلف اس شراب کو پی گئے جیسے ہی شراب حلق سے اتری چونکہ بیہوشی از حد ملی
ہوئی تھی انکا سر چکرایا اور اس نازنین سے کہا کہ منم عزازیل جادو ایرج نے چاہا کہ تلوار ماردون مگر
بیہوشی اپنا کام کر چکی تھی لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے اسنے انکو بہت جلد وہان سے اُٹھا کر سا بل کیا اور
ایک ساحر کو انکی صورت بنا کر اُس مسند پر بٹھا دیا اور ناچ گانا اسی طرح سے ہونے لگا بعد
تھوڑی دیر کے اُسی طرف سے سبز قبا کی بھی کشتی آئی اور انکی نگاہ پڑی کہ کشتی ایرج کی ایک مکان کے دروازے
کے قریب قائم ہو اور اسپر چند آدمی بیٹھے ہین مگر ایرج اور عیار انکا نہین معلوم ہوتے سبز قبا نے لوگون سے
کہا کہ ذرا دریافت تو کرو یہ کیا معرکہ ہو جب لوگون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایرج اندر تشریف لیگئے ہین سبز قبا
قریب اس دروازے کے آئے اندر سے ایرج نقلی نے آواز دی کہ یہان تشریف لایئے یہ جلسہ بہت معقول
ہو سبز قبا نے جو قدم آگے بڑھایا اور اندر بارگاہ کے داخل ہوئے تو دیکھا مکان کا ہر پہلو قصر بہشت
کا نمونہ ہو مہ جبینان مہر تمکین و ماہرویان مہ جبین زیور جواہر سے آراستہ حسین و نازنین صف بصف

بیٹھی ہین روشنی قاعدہ سے ہو رہی ہی ساقیان سمن عذار جام بلورین شراب ارغوانی سے مملو کرکے محفل جنت
شمائل مین تقسیم کر رہے ہین گانا ہو رہا ہی سبز قبا یہ سب سامان دیکھتے ہوئے قریب مسند ایرج نقلی کے
ہوپنچے ایرج نقلی نے انکی تعظیم کی اور انکو مسند پر بٹھلایا اُسی نازنین نے ایک صراحی کھینچکر اور جام ہاتھ مین
لیکر شراب بھرکے سبز قبا کو دیا اور کہا کہ جہان آپ نے اتنی تکلیف اُٹھائی ہی اور اس کنیز کی حرمت بڑھائی
ہی اس شراب کو بھی نوش فرمایئے سبز قبا بھی اپنے محو لطافت جلسہ تھے کہ کچھ خیال نہ کیا اور اُس جام شراب
کو منھ سے لگاکر پی گئے پیتے ہی سر چکرایا اس نازنین نے کہا دیکھو او سبز قبا یون گرفتار کر لیتے ہین
ہم عزازیل جادو سبز قبا نے چاہا کہ اُٹھکر تلوار مارین بیہوشی اپنا کام کر چکی تھی گر پڑے اُس نے
انکو بھی مسلسل کرکے الگ بٹھایا اور لوگون سے کہا کہ انکو خدمت مین نخوت شیر سر کے لیجاؤ اور دو
آدمیون کو انکی اور انکے عیار کی صورت بناکر مسند پر بٹھا دیا پھر اُسی طرح سے ناچ گانا ہونے لگا
دور شراب چلنے لگا تھوڑی دیر مین کشتی امیر الزمان کی بھی اُس طرف سے آئی اُنھون نے جو دو کشتیان
اس مقام پر ساکن پائین کشتیبان سے کہا کہ ہماری کشتی بھی اسی طرف لے چل کشتیبان نے حسب الحکم
کشتی کو اس طرف پھیرا جب کشتی قریب آئی تو امیر الزمان نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کہان
گئے ہین جو لوگ اُن کشتیون پر بیٹھے تھے اُنھون نے عرض کی کہ حضور یہ لوگ اندر گئے ہین کہ ایرج
نقلی نے جو امیر الزمان کی آواز سُنی پکار کر کہا کہ آپ بھی تشریف لایئے یہ جلسہ قابل دید ہی امیر الزمان
بھی کشتی سے اُترکر اُس دروازے پر گئے جیسے ہی مکان کے اندر قدم رکھا لطافت اُس مکان کی دیکھکر
اور اُن پری وشون کی صورت کا معائنہ کرکے حیران جمال و محو دیدار ہو گئے سبز قبا نے انکو بھی اپنے
پاس بلایا مسند پر بٹھایا ایک نازنین حور پیکر رشک قمر کو دیکھا کہ تاج مرصع کار سر پر رکھے دریائے جواہر مین
غوطہ مارے ایک طرف بیٹھی ہی اُس نے امیر الزمان کو دیکھکر صراحی کھینچی اور جام شراب مملو کرکے اُنکو بھی
دیا اُنھون نے بھی اُس جام کو پیتے ہی یہ بھی بیہوش ہوئے اُس نے انکو بھی گرفتار کرکے نخوت کے
پاس بھیجا اسی طرح بتیس سردار اہل اسلام کے آئے اور یہان گرفتار ہوئے بعد ان بتیس ۳۲ کشتیون کے
کشتی بادشاہ لشکر اسلام کی آئی اور اُنھون نے یہ بات سُنی کہ سب سردار اس مکان مین گئے ہین
اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مجھکو شک پیدا ہوتا ہی نہین معلوم اس مکان مین کیا اسرار ہی
تب تو شاپور شیر دل عیار طرار نے کہا کہ حضور خاطر جمع رکھے غلام اسکی ماہیت دریافت کرتا ہی یہ کہکے
چالاک ثانی اور برق ثانی کو بُلایا اور انکو دو نازنینون کی صورت بنایا اور دو کشتیان طلب کرکے
اپنے تئین تاجر بزرگ کی صورت بناکر اور اُن دونون کو ہمراہ لیکر اُن کشتیون پر سوار ہوا اور اُس
مکان کی طرف چلا جب کشتی اُسکی قریب اُس مکان کے پہونچی اپنے تئین اُس مکان مین پہونچایا
لوگون نے جو اسکو دیکھا پوچھا کہ ای مرد بزرگ تو کون ہی یہان تیرا کیا کام کہان کا رہنے والا ہی کیا نام ہی
شاپور شیر دل نے کہا کہ مین ایک مرد تاجر ہون وطن میرا اصفہان ہی صدر ظلمانی میرا نام ہی
مین نے دو لڑکیان ایک ملک سے نہایت حسین پائی ہین انکو علم موسیقی تعلیم کرایا اب وہ ایسی ہوشیار
ہوئین کہ ایک کی مثل دوسری ہی باقی اور انکا جواب دینے والا بردۂ دنیا پر نہین ہی اس امید پر
انکو ساتھ لیے پھرتا ہون کہ شاید کوئی بادشاہ مجاہ انکی قدر کرے اور میرا دامن گوہر مقصود سے بھرے

عزازیل نے جو یہ بات سنی اپنے مقام سے اُٹھکر کہا کہ ای مرد تاجر وہ لڑکیان کہان ہین تاجر
نے جواب دیا کہ میرے ساتھ دوسری کشتی پر ہین عزازیل نے اپنے ایک مصاحب خاص کو حکم
دیا کہ اُن لڑکیون کو جاکر دیکھ آؤ کہ کیسی ہین وہ مصاحب ساتھ اُس تاجر کے باہر مکان سے آیا
اور تاجر نے اُن لڑکیون کو دکھایا اب جو نگاہ مصاحب کی لڑکیون پر پڑی بیچین ہو گیا دیکھا ایک زہرہ جبین
دوسری مہر تمکین ایک سمن بر دوسری رشک قمر ایک حسن مین بیمثال دوسری حور خصال ایک لالہ عذار
دوسری ماہ رخسار نہ اسکا کوئی ہمسر ہی نہ اسکا کوئی نظیر ہی حسن مین بیمثل ایک ایک ماہ منیر ہی مصاحب
وہان سے واپس آیا اور عزازیل کو آکر یہ حال سنایا کہ حضور آجتک ہزارون حسین مہ جبین دیکھین مگر
ایسی حسینان مہ جبین جنکو عابد کش و زاہد فریب کہنا بجا ہی نگاہ سے نہین گذرین عزازیل مشتاق
ہوا اور تاجر کو حکم دیا کہ اگر مناسب جانو تو یہین لاؤ ورنہ ہم تمھارے ساتھ وہین چلکر دیکھین تاجر نے
عرض کی حضور مالک و مختار ہین مگر یہان لانے مین غلام کو صرف اتنی ہی بات سے انکار ہی کہ آپکی
محفل مین ایسے ایسے جانان عالیشان حسین بیٹھے ہین اور انکے بھی شباب کے دن سن ہین اگر کسی کی
طرف میل طبیعت ہوا تو غلام کہین کا نہ رہا اس سے بہتر یہ ہی کہ اگر حضور اُنکے دیکھنے کے مشتاق ہین تو
ہم لوگون کو کوئی مکان الگ بتایا جائے کہ ہم وہان ٹھہرین اور حضور اُنکو ملاحظہ فرمالین عزازیل نے
جو یہ بات سنی بہت پسند کی اور ایک مکان الگ تجویز کرکے لوگون سے حکم دیا کہ اس تاجر کو وہان لیجاؤ
اور لڑکیون کو بھی اُتار دو ہم آکر دیکھین گے حسب الحکم لوگ تاجر کے ہمراہ ہوئے اور اسکو اُس مکان تک لیگئے
وہان لیجاکر اُن لڑکیون کو بھی اُتارا تھوڑی دیر مین عزازیل بھی اُس مکان مین آیا نگاہ جو اسکی جمال پر
ان نازنینون کے پڑی حیران جمال و محو دیدار ہو گیا اپنے دل سے کہتا ہی کہ یہ واقعی انسان ہین
یا از قسم بنی جان ہین حور ہین یا پری ہین صانع قدرت نے ہر چیز انکو عجیب عطا فرمائی ہی آنکھین رشک
غزال ہین ابرو مانند ہلال ہین زلف کی تعریف ممکن نہین بینی کو شمع حسن کی لو کہنا بجا ہی تعریف دہان
میمِ ہیچ زبانونکا کام نہین رخسار سے بدر کامل سے بہتر ہین مژگان نشتر ہین گردن صراحی بلور ہی
عزازیل نے جو دونون کو سدرہ حسین پایا ایک سے متوجہ ہوا اور کہا کہ تمھارا نام کیا ہی اُس
مہ جبین نے کہا کہ مجھکو یاسمن لالہ عذار کہتے ہین عزازیل جادو نے پوچھا کہ تم اس تاجر کے
پاس کیونکر آئین یاسمن لالہ عذار نے کہا کہ میرے والدین نے میری صغر سنی مین انتقال کیا اور مجھکو
عزیزون کے سپرد کیا وہ مجھکو اپنے یہان لیگئے مین از بسکہ بہت ناسمجھ تھی اور باپ میرا بھی ایک تاجر جلیل
تھا مال و متاع بیشمار رکھتا تھا بعد اُسکے حسب وصیت میری پرورش اور عزیزون نے کی اور مال و متاع
میرے باپ کا سب اپنے قبضے مین کیا لیکن ہمیشہ ان لوگون کو خیال رہتا تھا کہ جب یہ جوان ہوگی اپنے باپ کے
مال کی خواستگاری کریگی کسی صورت سے اسکو الگ کرنا چاہیے وہ لوگ تو اس تدبیر مین رہتے تھے اسی زمانے
مین یہ تاجر اس ملک مین پہونچا اُن لوگون نے اس تاجر سے کہا کہ ہم لڑکی حسین مہ جبین اگر تمکو دین تو ہمکو
اُسکے بدلے مین کیا دوگے اس تاجر نے دیکھنے پر معاوضہ مقرر کیا عزیزون نے مجھکو اس تاجر کو دکھایا اسنے
دو لاکھ روپیہ معاوضے کے دیکر مجھکو اپنے ساتھ لیا اور میری پرورش اپنی اولاد سے بڑھکر کی جب مجھ مین
کچھ سمجھ آئی اسنے علم ادب سکھلادیا پھر علم موسیقی سکھانے کے واسطے بہت سے اُستاد اس فن کے

جاننے والے ملکون ملکون سے جو اپنے شہر مین یکتا تھے بلا کر میرے واسطے مقرر کیے اور مین علم موسیقی سیکھنے
لگی حضور انے مجھے نو برس تک ماہران فن کو مقرر کیا اور سواے اس کام کے مجھکو دوسرا کام نہ رہا جب نو برس
گذر گئے تو اسنے مجھکو اپنے ساتھ لیکر کوچ کیا گو اسوقت بڑے بڑے خانزادوں ذوی الاقتدار نے میری خواستگاری
کی لیکن اسنے بوجہ فرط محبت کے مجھکو جدا نہ کیا قول اسکا یہ ہی کہ جب کوئی ہم دونون کو ایک جا رکھنے کا وعدہ
کرے اور تاجر کو حسب خواہش اس کے روپے دے تب یہ ہماری جدائی گوارا کریگا بلکہ یہ بھی اکثر کہتا ہی کہ مین
یہ بھی وعدہ کرونگا کہ مین سال مین ایک بار آکر ان دونون کو دیکھ جایا کرونگا عزازیل نے پہلے تو صورت
ہی دیکھی تھی جب تقریر سنی تو اور حیران ہوا کہ ایسی سحر بیان فصیح البیان آجتک نگاہ سے نہین گذری
واقعی تاجر نے ان پر بڑا احسان کیا ہی علم ادب بھی خوب سکھایا ہی جب عزازیل اسکا احوال دریافت کر چکا
تو دوسری کی جانب متوجہ ہوا اور اس سے بھی پوچھا کہ تم اپنی سرگذشت بیان کرو کہ تم کون ہو اور وطن تمھارا
کہان ہی نام کیا ہی اس نازنین نے ہاتھ باندھ کر جواب دیا کہ نام میرا سوسن گلفشا ہی سرزمین بدخشان
اپنا دیار ہی والدین میرے بہت آسودہ حال تھے اتفاق قضا و قدر سے سیار گلشن جنان ہوئے مجھے اور
عزیزون نے پرورش کیا جب سن میرا چار برس کا ہوا تو میرے پرورش کنندہ لوگون کو سفر پیش آیا
انھون نے مجھکو ہمراہ لیکر سفر کیا اثناے راہ مین قزاقون نے آکر گھیر لیا اور بہت سے آدمیون کو
زخمی کیا بعض بیگناہ جان سے مارے گئے مین ازبسکہ صغیر سن تھی اور زیور بھی پہنے ہوئے تھی میرا
مارڈالنا ان کافرون کو گوارا نہوا کم سنی اور طفلی پر رحم آیا مجھکو ایک قزاق نے گود مین اٹھا لیا اور وہان سے
سب قزاق اپنے اپنے مقامون پر چلے نہین معلوم میرے اعزا پر کیا گذری اور اب وہ کہان ہین زندہ
ہین یا مر گئے اس قزاق نے مجھکو اپنے گھر مین لاکر رکھا اتفاقات روزگار سے گذر اس شہر مین
خواجہ صدر ظلمانی کا ہوا اور انھون نے وہان اس مضمون کا ایک اشتہار دیا کہ اگر کسیکو کوئی کنیز یا غلام
بیچ کرنا ہو تو ہمارے پاس آئے ہم حسب دلخواہ اسکا معاوضہ دینگے وہ قزاق جو مجھکو لایا تھا اس روز بہت
پریشان تھا دو روز سے آب و دانہ میسر نہوا تھا مجبور ہو کر مجھکو اپنے ساتھ لیا اور پاس خواجہ صدر ظلمانی
کے آیا اور مجھے پیش کیا خواجہ نے میرے معاوضہ مین ڈھائی لاکھ روپیہ اس قزاق کو دیا اور مجھے ہمراہ
لیکر وہان سے کوچ کیا جب اپنے شہر مین آیا مدت تک مجھے علم ادب سکھایا جب مین نے حسب ضرورت اسکی
تحصیل سے فراغت پائی تو صدر ظلمانی نے مجھکو علم موسیقی کی تعلیم دلائی بہت دنون تک اس علم کی تحصیل
مین بھی عرق ریزی کی بہت سے شہرون سے بڑے بڑے استاد آئے انھون نے سکھایا جب اس علم سے
بھی فراغت پائی تو صدر ظلمانی نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور سفر کیا اثناے سفر مین بڑے بڑے بادشاہان
جلیل نے میری خواستگاری کی مگر کوئی حسب مرضی صدر ظلمانی کے معاوضہ دے سکا اور بعض نے صدر کے
شرائط کو نامنظور کیا کیونکہ خواہش صدر کی یہ ہی کہ مجھے اور یاسمن کو ایک شخص قبول کرے کیونکہ
ہم دونون مین انتہا کی موافقت ہی اگر ایک دوسری سے جدا ہوگی تاب فراق نہ لا سکیگی
تڑپ تڑپ کے مر جائیگی اور صدر ظلمانی بھی ہم دونون کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا ہی
ہر ایک خواستگار سے یہی شرط کرتا ہی کہ مین سال مین ایک بار انکے دیکھنے کو ضرور آؤنگا پھر
ہر شخص ہمارا معاوضہ کیونکر دے سکتا ہی اسی وجہ سے صدر ہمکو اپنے ہمراہ رکھتا ہی عزازیل نے

اسکی بھی کیفیت سنی اور شیرین کلامی کی داد دی بعدہ صدر ظلمانی سے مخاطب ہو کر کہا کہ واقعی تمنے بڑا کام کیا
بہت اچھی طرح سے ان لڑکیون کو علم مجلس تعلیم کیا ہو صدر نے اُٹھکر سلام کیا عزازیل نے کہا کہ اب مین انکے دوسرے
کمال کا مشتاق ہون صدر نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور یون انکے کمال کا اظہار کیا ہوگا نہ یہان سازندے
موجود ہین نہ محفل شراب وکباب ہی نہ مجمع جاننے والون کا ہی جو انکا دل لگے اور حضور کو بھی حظ وافر ملے علاوہ
ان سب باتون کے مسافت سفر بھی ضرور ہو اگر حضور کو یہی منظور ہی تو جلسہ آراستہ کرائیے شراب وکباب منگائیے
سازندگان سرکاری آئین پھر انکو سنیئے تاکہ جو انکے کمال سے حضور کو بھی آگاہی ہو عزازیل نے صدر کا کہنا
قبول کیا اور حکم دیا کہ محفل کا سامان درست کرو خادم جو اس جگہ پر موجود تھے یہ حکم لیکر اس مقام سے چلے
صدر ظلمانی نے تجرّد انکو حال دریافت کرنا منظور ہی عزازیل کو اپنی طرف مخاطب کیا اور ایسی دلچسپ باتین
لین کہ عزازیل بہت خوش ہوا اور کہا اے تاجر تو تو ان دونون لڑکیون سے بھی زیادہ خوش بیان ہی
مین نے تو آئینہ کو بھی سمجھا تھا کہ خوش بیانی مین انکا نظیر نہین ہی مگر تو نے تو میرے دل کو اپنے قبضے مین کرلیا
صدر ظلمانی نے عجز وانکسار سے کام لیا اور تعجب سے دریافت کیا کہ آپ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے
کچھ پتا بتائیے کیونکہ خادم ایک عرصے سے تجارت کرتا ہی مگر آجتک کسی اقلیم مین حضور کی زیارت سے مشرف
نہین ہوا عزازیل نے کہا کہ اے صدر میرا نام عزازیل جادو تام ہی لوگون کو گمراہ کرنا میرا کام ہی مالک میرا
اخواص آدم خوار ہی مین یہان ایک ضرورت سے مقیم ہون بہت جلد یہان سے اپنے مکان پر چلونگا
تجھکو بھی ہمراہ لونگا دربار مین اخواص آدم خوار کے لیجاؤنگا تجھے خلعت فاخرہ دلاؤنگا صدر ظلمانی نے
جو یہ کیفیت سنی کہا حضور تکے بادشاہ کو دریا مین کونسی ضرورت ہی جو آپکو یہان تعین فرمایا ہی
عزازیل نے کہا کہ مین تجھسے اس بات کو ظاہر کرتا ہون اس راز سے ماہر کرتا ہون ابھی اس بات کو اپنے
ہی تک رکھنا کسی اور اپنے ہمراہی سے بھی نہ کہدینا وجہ اسکی یہ ہی کہ زمرد شانی سبا کل پرسے دہشت
مسلمانان سے فرار ہو کر پاس نحوت شیر سر کے آیا اور اس سے مدد چاہی یہ خبر اہل اسلام کو کسی نے پہونچائی
وہ لوگ از بسکہ صاحب جرأت وہمت ہین انکی طرف متوجہ ہوئے نحوت شیر سر نے ایک نامہ ہمارے شہنشاہ
یعنی اخواص آدم خوار کو لکھا کہ آپ کا قلعہ قریب دریا ہو آپ اہل اسلام کے سردارون کو جس طرح
بن پڑے گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدیجئے اخواص نے ایک نامہ مجھکو تحریر کیا کہ یہ کام سوا سے
تمہارے کسی سے نہوگا تم دریا کی نگہبانی کرو اور سرداران اہل اسلام کو میرے پاس گرفتار کرکے
بھیجو مین نے یہان آکر سحر سے یہ مکان بنایا اور بہت سے سردارون کو اپنے دامِ مکر مین پھنسایا اُنکو
قید کرکے پاس نحوت کے بھیجدیا اب اور لوگون کی راہ دیکھ رہا ہون اسی طرح تمام لشکر اسلام کو گرفتار
کرکے پاس نحوت کے روانہ کرونگا وہ ان سب کو اخواص آدم خوار کو دیدیگا اور آدم خوار بڑے مزے
سے گوشت اہل اسلام کا کھائیگا صدر ظلمانی نے جو کیفیت سنی بہت غمگین ہوا اور خدا کو یاد کیا اور اپنے
دل مین کہا کہ میرے ہاتھ سے جیتا بچ جاتا تو اور سرداران اسلام کو پاتا مگر افسوس زیادہ اس بات کا ہوا
کہ عزازیل نے یہ بیان کردیا کہ مین نے اُن سردارون کو اسیر کرکے پاس نحوت کے بھیجدیا ہی
صدر ظلمانی اپنے دل مین کہتا ہی کہ ایسا نہو کہ وہ ملعون ان سب کو دیکھتے ہی قتل کراڈالے تو بڑا غضب ہوگا
یہ تو اسی خیال مین تھا کہ خادمون نے عزازیل سے آکر عرض کی کہ حضور محفل آراستہ ہو تشریف لیچلین

عزازیل اپنے مقام سے اُٹھا اور ہاتھ صدر ظلماتی کا اپنے ہاتھ میں لیا ٹہلتا ہوا طرف محفل کے چلا ان دونوں کے پیچھے وہ دونوں نازنین لڑکیاں بھی ہیں یعنی چالاک ثانی اور برق ثانی اور شاپور شیردل صدر ظلماتی کی صورت بنا ہوا عزازیل کے ہمراہ ہے اسی صورت سے محفل تک عزازیل کے پہونچا صدر نقلی کی جو نگاہ محفل کی طرف پڑی دنگ ہو گیا دیکھا محفل ہے یا مجمع حسینان جنت ہے جو ہے وہ جوان خوش رو خوش نحو لباس مکلف زیب جسم کیے ملے موتیوں کے پہنے ہوئے بیٹھا ہے مقام محفل ایسا آراستہ ہے جسکی تعریف میں زبان لال ہے فرش قالین سے زمین رشک صحن گلشن ہے جھاڑ فانوس مردنگ کی روشنی سے عجیب سماں ہے رات پر دن کا دھوکا ہے اگر سوزن باریک گرے صاف معلوم ہو جائے آئینہ سرو قد چاروں طرف رکھے ہیں جسمین تو ایک ہی ہے مگر عکس سے دور تک محفل معلوم ہوتی ہے کشتیاں کباب کی گلابیاں شراب کی بڑے تکلف سے وسط محفل میں رکھی ہیں بائیں اُنکے ساقیان سمن عذار بیٹھے ہیں منتظر ہیں کہ حکم پائیں اور صراحی اُٹھائیں عزازیل کو جو سب نے آتے دیکھا تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے دروازے تک استقبال کو آئے یہاں سے عزازیل کو لیجا کر مسند زرین پر بٹھا دیا صدر ظلماتی کو عزازیل نے اپنے پاس بٹھایا اور اُن لڑکیوں کو بھی بیٹھنے کی اجازت دی یہ دونوں مہ جبیان مہر تمکین اور پری وشان نازنین جو ساتھ ہاتھ میں ہاتھ دیے ہوئے اُس محفل میں آئیں سب کو حیرت ہوئی یا تو محفل کی خوبی پر ناز تھا یا انکی صورت جو دیکھی سب مثل تصویر خاموش رہ گئے انکی طرف سے کسی کی نگاہ نہیں ہٹی آپس میں سب کہہ رہے ہیں کیوں ایسی صورتیں بھی نگاہ سے گذری ہیں جو چیز ہے خوب ہے ہر ادا انکی دل کو مرغوب ہے علاوہ صورتوں کے زیور کیسا کیسا زیب جسم کیا ہے جو آجتک بڑے بڑے شاہان جلیل کو میسر نہیں ہے اہل محفل تو اس حال میں تھی کہ عزازیل نے صدر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ سازندے موجود ہیں اب انکو اجازت دو کہ یہ اپنے کمال کو ظاہر کریں صدر نے حسب الحکم عزازیل پکار کر کہا کہ یاسمن ارشاد حضور ہے کہ کچھ اپنا کمال ظاہر کرو یہ سنتے اپنے مقام سے اُٹھی اور اپنے طائفوں کو آواز دی وہ حاضر ہوئے اسنے پیشواز منگائی ملازم پیشواز لائے اب جو پیشواز کو کھولا اہل محفل کی آنکھوں میں چکا چوند آ گئی بہ تعجیل تمام پیشواز کو زیب جسم کیا اب جو دیکھتا ہے کہتا ہے کہ یہ انسان نہیں ہے واقعی پری ہے پیشواز پہنکر سامنے عزازیل کے آئی پھر جھک کے سلام کیا اور ایک ادا سے وسط محفل میں کھڑی ہو کر سازندوں کو جو وہاں موجود تھے اشارے سے بلایا وہ جلدی سے اسکے عقب میں آکر قاعدے سے کھڑے ہوئے طبلے پر تھاپ پڑنے لگی سارنگیاں ملنے لگیں جب سب ساز مل چکے نازنین نے توڑے لینا شروع کیے کبھی منہ سے بول کے اُنہیں کو گھنگرو بجا کے ادا کیا کبھی خالی کوئی توڑا ایسا لیا جس سے اہل محفل کے دل پائمال ہے غرض ناچ سے فراغت پائی اور اہل محفل کو دیکھا کہ بہت محظوظ ہیں عزازیل کو سلام کر کے بیٹھ گئی تھوڑی دیر دم لیا جب ساز مل چکا تو گنگنا کر یہ غزل شروع کی

غـــزل

نہ دامن یار چھوٹے دیکھیے خار دامن سے
ارے گر دھو دیوے تو جدا ہر تار دامن سے
گریبان چاک تار تار اگر ہوا ہو یار دامن سے
ہوا بے پردہ بھی جسے تو آنسو یوں کیا بیزار دامن سے

خبر ہوں جیب کی پا میں ہوں ہشیار دامن سے
نہ چھوٹے خون مرے پر تیرے اے خونخوار دامن سے
ترے ہو جدا ورنے میں ہو خاک تو دم
بنا یاد درمیان اک پردہ دیوار دامن سے

الگ تا ہو نہ کھینچ کھینچ کر ہر تار دامن سے
جنوں پیچھے میں ناخن جیب اور خار دامن سے
کیا تو نے کنارہ مجھ سے اور ہاتھوں کو جھٹکے
نہ پیچھے حور جنت ای پری رخسار دامن سے
وہی زیبا ہو اسکے واسطے جو قطع ہے جسکی

نکل سکتا ہی کوئی آستین کا رو دامن سے
پھرون کھینچے ہی جو کو سون مین اپنی وہ وحشت سے
ہلا پنکھا جو وقت گرمی تقاضا دامن سے
عزیزا صلا نہین سرمایۂ بحث کی ارزانی
نکالے لعل ہی پتھر کی جا کیسا دامن سے
مرے پانون کے چھالے پھوٹے ہی اپنی کیا کیا شعلۂ دل
کیا نا خواستہ لگجائے اگر تو دامن سے
یہ کچھ مین بیقراری ہی کہ آنسو چھپاتا ہون
کیا کرنے کے کا روسن ہوا دامن سے
نہین ہی آلودہ دامن یون بنا ئین تیرے کا
لگائے گر نسیم دامن گلزار دامن سے
ہنسے دل جلون کی ذوق بساہون کے دلداری

اب انگوشش جہت مین ہفت پالو کی
اگر بند جلے میر سودا من کسا دامن سے
دکھائے صدر زنجیر نے یہ پاسے مجنون کو
گرہ دیکر نباندھا گوہر شہوار دامن سے
فرشتے تیرے دامن کو بنا لین جا نماز اپنی
جو کوئی ٹوٹ جاتا ہی الجھکر خار دامن سے
ترے مجنون کو ہی وہ جامۂ عریان تنی زیبا
کبھی تو آستین اور کبھی ہی پار دامن سے
مراد و گریۂ غم خندۂ عشرت سے بہتر ہی
فرشتہ پاک دامن ہیکے میرا تار دامن سے
نگاہ بوالہوس اندھی ہی تیرے خاک اڑانیکو
اگر کب فانوس دیجے شمع کا رخسار دامن سے

گرے تیرے اشک کے قطرے ہی گرد جادۂ دامن سے
جلینگے آتش بیگانگی سے پائے گھر سے گئے
اگر اس سمت سایہ ہی نہیں جو مہر خسار دامن سے
سر ابہت ہی جو خون کو کفن کر نقل ہی جو مین
اگر دھو ڈالے تو داغ ہی بیندار دامن سے
مرا آنسو ہی وہ زہر آب نیلا ہو بدن سارا
اگر جسکو آستین ہے تنگ ہی اور عار دامن سے
کہاں ہی موسم طفلی کہ ہم دامن سوار رہین
اگر آنسو مرے پونچھے وہ گلرخسار دامن سے
یہ صید ناتوان مقتل پر افتادہ ہی جلد
چھپائے تو چراغ شعلہ رخسار دامن سے

نازنین نے جو اس غزل کو گایا اہل محفل کا عجیب حال ہوگیا کوئی تو محو ہی کوئی رو رہا ہی کوئی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی کسی کی یہ حالت ہی کہ وجد مین جھوم رہا ہی کوئی کہتا ہی کہ اس شعر کو پھر ایک دفعہ کہدیجے کوئی کہتا ہی کہ ایسی آواز آجتک نہین سنی یہ قاعدے گانے کے آجتک نگاہ سے نہین گذرے ایسی حور خصال پھر ایسی صاحب کمال نہین معلوم اس تاجر کو کہان سے ہاتھ آئین اسنے تو یہ دولت لازوال پائی جس بادشاہ کو جاکر دیگا اسکے معاوضے مین ملک کے ملک لے لیگا مگر سوداگر کا جیکرا اسکو جدا کریگا اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہوگا ایک کہتا ہو نہین بھائی تاجر نے تو اسی واسطے انکو تعلیم کرایا ہو محفل مین تو یہ باتین ہورہی ہین اور عزازیل کی کیفیت ہو کہ چپ سکوت کے عالم مین بیٹھا ہی آنکھون سے اشک جاری ہین عجیب حالت طاری ہی نہ منہ سے آہ نکلتی ہی نہ واہ کہتا ہی گویا منہ مین زبان نہین ہی صدر نقلی نے جو یہ کیفیت اسکی دیکھی نازنین سے اشارہ کیا کہ گلابی شراب کی اٹھائے نازنین انداز معشوقانہ سے جھم جھم کرتی ہوئی گئی اور عزازیل کی طرف دیکھکر مسکرا کے کہا کہ اگر حکم ہو تو کنیز ایک دور شراب کا اپنے ہاتھ سے حاضرین محفل کو پلائے عزازیل نے کہا کیا مضائقہ ہی نازنین نے صراحی سے شراب ناب کو جام بلورین مین بھرا اور اپنے دست نازک پر رکھکر روبرو عزازیل کے مائل دو خوش گلائی سے یہ غزل گائی

غزل

عکس خال اپنا جو دیکھا عکس جام شراب
پست بدست سے گل ٹوٹ کے فرو دیست
ہے شکست ایک صدا سے جو ہی جام شراب
ذات مے خانہ مین ساقی جو نشے مین بہکا
نالۂ مضمون جو باندھون تو نفس جام شراب
ساقیا اس دور مین کب آنکھ چرا سکتا ہی
سنا تھا شہرت فریاد رس جام شراب

باز گشت اپنی ہو ون جانب ساقی ازل
ہوا کوئی بھی فریاد رس جام شراب
محتسب شعلہ آواز سے جل جاتا ونگا
عکس شیشہ کو لگ گئے نفس جام شراب
دل شکستہ ہون وہین ٹوٹ کے ہون ہوس
ذات پھر گشت کرے ہی ہوس جام شراب
بے خبر قافلۂ عیش گذر جاتا ہی

کچھ کیا مستی مین شیخ صاحب جو جام شراب
ہیبت ساقی کی طرف باز ہیں جام شراب
جوش مستی ہی کہ غلط فہمین کر نہین
گرچہ ہوتا دل آتش نفس جام شراب
مرغ دل نرگس کے گیسوئے ہی فرشتگان کا اسیر
علم کہتا ہے جو کوئی پیالہ بس جام شراب
نوش دارو سے بھی بہتر ہو دم بیخ خمار
بے زبان ہو ہو وہان جرس جام شراب

ابلق چشم سیہ مست کو تیری دیکھا
سر جمشید پہ اڑ کر گرا مگس جام شراب
مجھکو اُس بوسہ دندان نے بیخود کر دیا
لب نازک کو ہوا اُسکی ہوس جام شراب

ورنہ ابتک نہ نشا تھا قفس جام شراب
نخل مینا سے خدا جانے کہ ساقی کسکی
دے نقل نمکین چند لیں جام شراب

بیگمہ مخانے کی عظمت تو نہ بیٹھے ہرگز
پہلے ہو بیجے فرو پیشتر جام شراب
ذوق جلدی کر گلرنگ سے بھر ساغر دل

نازنین نے جو اس غزل کو خوش الحانی سے گایا اور شراب گلرنگ کا ساغر دست حنائی پر رکھکر عزازیل کے آگے بڑھایا اُسکو بے پئے نشہ ہو گیا وجد مین آکر جھومنے لگا نازنین نے چشم سرمگین سے اشارہ کیا کہ جام میرے ہاتھ سے اٹھائیے شراب نوش فرمایئے عزازیل نے جام شراب ہاتھ سے اُس نازنین کے لیا اور طرف صدر ظلمانی کے بڑھایا کہا تم پہلے پی لو پھر مین پیونگا صدر ظلمانی نے بہت کچھ انکار کیا مگر اپنے تمانا آخر مجبور ہو کر صدر نے اس جام شراب کو ہاتھ سے عزازیل کے لیکر اور اپنی آنکھ بچا کر شراب کو اپنے رومال دستی مین جذب کر لیا اور خالی جام نازنین کو دیا بار دیگر نازنین نے چاہا کہ شراب مین بیہوشی ملائے لیکن صدر نقلی نے اشارے سے منع کیا نازنین نے شراب خالص سے جام کو مملو کر کے پھر عزازیل کو دیا اسنے اُس جام کو منھ سے لگا کر سب شراب پی لی اور جام خالی نازنین کو واپس دیا اسی طرح اُس نازنین نے جام شراب بھر بھر کر سب حاضرین محفل کو دیئے سب بہت خوش ہوئے اپنے دلمین سمجھتے تھے کہ یہ بھی ہماری قسمت کہ ایسی نازنین مہ جبین رشک قمر پری پیکر جسکی شاہان عالم خواہش کرین وہ ہمکو اپنے ہاتھ سے جام شراب دے سب نے جب خوب شراب پی اور دماغ سب کے بادہ ناب سے گرم ہوئے عالم بیخودی مین پکار پکار کر کہنے لگے کہ بی یاسمن تمھاری کیا تعریف کی جاے واقعی کیا حسن خداداد پایا ہے اصل تو یون ہے کہ تجھکو صانع قدرت نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے کمال بھی خداداد ہے مگر اس حسن وجمال پر اس کمال پر خلق بھی تمھارے حصے مین آیا ہے یہ بات بہت کم دیکھی لیکن اب امیدوار ہین کہ ایک چیز اپنی خوشی کی اور سنا دو ہم لوگون کو اپنا کمال دکھا دو نازنین سے جو سب اہل محفل نے کہا اسنے بھی پہلے تو بہت عذر کیا کہ اب مجھکو بہت دیر ہوئی ہے آواز بھی کم کر لی ہے لیکن جب اہل محفل نے بہت اصرار کیا یاسمن نے ایک غزل اور گائی ادھر تو نشہ مین سب جھوم رہے تھے ادھر اسکے گانے کا اثر جو دلون پر پڑا محفل کا عجیب رنگ ہو گیا عزازیل نے جو دیکھا کہ محفل کا رنگ بیرنگ ہے حکم دیا کہ محفل برخاست ہو اور آپ صدر کا ہاتھ پکڑ کے اٹھا خیمے مین لایا اپنے سامنے بڑے اعزاز سے بٹھایا اور کہا کہ اے تاجر ابتک تو میرا ارادہ یہ تھا کہ تجھکو مع ان دونون نازنینون کے خدمت مین اخواص کے بھیجونگا جہانتک ممکن ہوگا سعی کرونگا تیری مراد دل حاصل ہوگی مگر اب میری طبیعت کی عجیب کیفیت ہے اگر تو راضی ہو تو مین اس نازنین کو اپنا خاتون محل قرار دون دوسری مہ جبین کی سعی اخواص سے کرون میری بہت بڑی عزت کرتا ہے اپنے برابر بٹھاتا ہے اپنا قوت بازو زینت پہلو جانتا ہے صدر نے جو اسکی رغبت پائی کہا حضور یون یہ آپکی کنیزی مین حاضر ہے مگر غلام یہ عہد کر چکا ہے کہ ان دونون کو ایک جگہ دونگا کیونکہ یہ خود بھی آپس کی جدائی پسند نہین کرتی ہین اور مجھکو بھی انکا ایک ہی جا رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے کہ مین سال بھر کے بعد آیا کرونگا ان دونون کو دیکھ جایا کرونگا جب عزازیل نے دیکھا کہ صدر کسی طرح پر راضی نہین ہوتا ہے مجبوری سے

دوسری کو بھی منظور کیا صدر ظلماتی کو بہت کچھ مال و زر دیا اور حکم دیا کہ اے صدر اسوقت تو تم اپنے مقام پر جاکے بسور ہو کل تم کو یہان سے ہم اپنے مکان پر لیجلینگے کچھ روز وہان رکھینگے ایک صحبت عیش و نشاط قرار دینگے اپنے مذہب کے موافق اس نازنین سے عقد کرینگے مگر اسوقت ہم اس نازنین کو اپنے ساتھ لیے جاتے ہین کچھ دیر باتین کرکے پھر تمھارے پاس پہونچا دینگے صدر ظلماتی نے منظور کیا اور وہان سے اٹھکر اپنے مقام پر آیا عزازیل یاسمن کو اپنے ہمراہ لیکر طرف خوابگاہ کے چلا اسوقت یاسمن کا ناز و انداز سے چلنا کہین لپنے سایہ سے جھجک کر عزازیل سے کہنا کہ یہ کون میرے ساتھ آتا ہے کہین ٹھہر جانا غرض اس ناز و انداز سے بستر خواب پر پہونچی وہان جاکر جو یاسمن نے دیکھا تو عجیب مقام ہے مکان نہایت نفیس ہے پردے عمدہ پڑے ہین آئینے قرینے سے لگے ہین روشنی ہو رہی ہے ایک طرف گلابیان شراب کی کشتیون مین چنی ہوئی رکھی ہین ایک مسہری نہایت پر تکلف وہان بچھی ہے اس مین ریشمی پردے اوپر اٹھے ہوئے ہین عزازیل نازنین کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس مسہری پر آیا اور چاہا کہ دست ہوس گستاخ کرے نازنین نے کہا ٹھہرو جی تلے دم لو یہ کہکے کشتی مین سے ایک گلابی کھینچی اور جام اٹھاکر شراب انڈیلی آنکھ بچاکر بیہوشی تھوڑی ملا دی اور وہ جام عزازیل کو دیا اور کہا کہ ہمارے ہاتھ سے پی لو اسکو کچھ نشہ تو پیشتر کا تھا مگر جب دوبارہ اس نازنین نے بہت اصرار کیا عزازیل پی گیا پیتے ہی اسکا سر چکرانے لگا دل گھبرانے لگا کلیجہ جلنے لگا دم نکلنے لگا گھبرا کر کہا یہ کیسی شراب تھی بالکل خراب تھی میرا کلیجہ پھنکا جاتا ہے دم لبون پر آتا ہے نازنین نے کہا کہ ذرا اٹھو دو قدم ٹہلو جیسے ہی عزازیل اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے گرا نازنین نے پیٹ کے خنجر مارا اور غوغا کیا کہ من مہتر برق ثانی اسکا مرنا اور مکان کا گرنا وہ جتنی آرایش و زیبایش تھی کچھ بھی نہ رہی ایک اندھیرا ہو گیا آسمان سے خاک برسنے لگی پتھر گرنے لگے اولے پڑنے لگے ہوا زور سے چلنے لگی پرغل مچانے لگے کشتی مرا نام من عزازیل جادو بود مکان چکر مین آیا برق کی کیفیت عجیب ہو گئی مکان جو اس زور سے چکرایا برق کے قدم نہ ٹھہرے زمین کو پکڑ کے بیٹھ گیا جب تھوڑی دیر کے بعد وہ تاریکی موقوف ہوئی اور مکان کو سکون ہوا تو برق نے دیکھا کہ نہ وہ مکان ہے نہ وہ سامان ہے نہ وہ کنیزان حسین و مہ تمکین ہین نہ وہ نازنینان زہرہ جبین ہین چند ساحر نیلی لنگوٹیان باندھے ہوئے بڑے بڑے بال کھولے ہوئے دوڑتے پھرتے ہین بعض انمین سے کنڈے ہاتھون مین لیے انپر تیل پڑا ہوا ہے مشعل کی طرح سے جل رہے ہین دریا مین چند تختے پڑے ہین انھی پر وہ ساحر کھڑے ہین اب برق نے نگاہ دوڑائی کہ شاپور شیر دل اور چالاک ثانی نے کہا جبکہ خدا نے اس ملعون پر فتح دلائی ہے وہی کوئی صورت نجات کی بھی نکالی دیگا ساحر تو روتے پیٹتے لاش پر عزازیل کے آئے اور اسکا لاشہ اٹھانا چاہا کہ آثار صبح آسمان پر دکھائی دیے اور پھر روشنی عالمگیر ہوئی کہ برق نے دیکھا کشتیان تختون کے کنارے پر کھڑی ہین اسنے چالاک اور شاپور سے کہا کہ وہ ہماری کشتیان کھڑی ہین چلو اپنی کشتیون پر بیٹھین یہ کہکے یہ عیار طرار قریب اپنی کشتیون کے آئے اور بادشاہ لشکر اسلام سے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور نے یہ کارخانہ سحر ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے کہا کہ واقعی تم لوگون نے

بڑا کارنمایان کیا مگر کچھ خبر امیر الزمان اور رستم ثانی اور ایرج کی بھی معلوم ہو کہ وہ لوگ کہان ہین اور
یہ کیا معرکہ تھا عیارون نے عرض کی کہ حضور یہ ماجرا اس طرح پر ہی کہ زمرد شاہ ثانی نے ورود مسعود لشکر
اسلام جو سُنا سبا بل سے فرار ہو کر پاس نحوت شیر سر کے پہونچا اُس سے مدد چاہی ادھر
لشکر اسلام کو اسکے بھاگنے کی خبر ملی اور جلسے قیام سے آگاہی ہوئی آپ لوگ اس طرف متوجہ ہوئے
نحوت نے ایک نامہ اخواص کے نام تحریر کیا اُسنے عزازیل کو بُلایا اور سرداران اسلام کے قید
کا حکم دیکر دریا کی نگہبانی اُسکے سپرد کی اُس ملعون نے یہان یہ دام فریب پھیلایا اور امیر الزمان اور
رستم ثانی اور ایرج کو گرفتار کرکے نحوت شیر سر کے پاس بھیجدیا بادشاہ یہ خبر سنکر متردد
ہوئے اور فرمایا کہ لنگر کشتیون کے اُٹھادو اور بیلے طرف قلعۂ اخواص آدم خوار کے چلو بعد مین جیسا ہوگا
دیکھا جائیگا ملاحون نے حسب الحکم لنگر کشتیون کے اُٹھائے اور کشتیان چل نکلین ادھر ساحرون نے
جو رونے پیٹنے سے فراغت پائی سب نے صلاح کی کہ لاشہ عزازیل کا لیکر پاس اخواص کے چلین بعد
مین جلادین یہ صلاح کرکے سب ساحر لاشہ عزازیل لیکر چلے جب دریا کو طے کرکے خشکی مین پہنچے
لاشہ کو سب نے زمین پر رکھدیا اور بانس لیکر ایک ارتھی بنائی اُسپر لاشہ رکھا اور پاس اخواص کے آئے
اخواص اُسوقت بیٹھا ہوا نوکرون سے کہہ رہا تھا کہ سواری ہماری بہت جلد تیار کرو ہم چاہ بابل
پر میلہ دیکھنے جائینگے ملازم سامان سفر درست کررہے تھے کہ یکایک کان مین آواز رونے کی
آئی اخواص ادھر متوجہ ہوا کر دیکھا سامنے چند ساحر ایک لاشہ لیے چلے آتے ہین جب قریب
آئے تو سب نے لاشہ عزازیل کا اخواص کے سامنے رکھدیا اور رونے لگے اخواص نے
جو لاشہ عزازیل کا دیکھا بہت افسوس کیا اور کہا کہ ارے اسکو کسنے مارا سب ساحرون نے
عرض کی کہ حضور ہمکو نہین معلوم کسنے مارا ہان اتنا جانتے ہین کہ ایک تاجر صدر ظلمانی اصفہان
کا رہنے والا آیا تھا اور اُسکے ساتھ دو لڑکیان کمسن حسین مہجبین تھین اُسنے یہ بات کہی کہ یہ لڑکیان
علم موسیقی مین کامل ہین میرا قصد ہی کہ کسی بادشاہ کو نذر دونگا اُنکے عوض مین بیشمار مال و زر لونگا
عزازیل نے صحبت آراستہ کی اُنمین سے ایک لڑکی محفل مین خوب گائی اُنکی نگاہ اُسپر پڑی اُس
سوداگر سے خواستگار ہوئے ہم سب کو الگ بٹھادیا آپ بھی وہان سے اُٹھکر ایک مکان تنہا مین گئے
اُسکے تھوڑی دیر کے بعد اُنکے مرنے کی آواز بلند ہوئی ہم لوگون نے جو وہان آکر دیکھا اُنکا لاشہ
پڑا پایا لیکن اُس تاجر اور اُن لڑکیون کا پھر پتہ معلوم نہوا کہ کیا ہو گئین اور کہان گئین اخواص نے
کہا کہ ارے کمبختو معلوم ہوتا ہی کہ کسی عیار نے عیاری کی مفت اسکی جان لی اچھا اسکی لاش کو لیجاؤ
اور پھونک دو ساحر تو اسکی لاش لیکر چلے اخواص نے ایک نامہ نحوت شیر سر کو تحریر کیا مضمون
اسکا یہ تھا کہ میرے مقرب یعنی عزازیل جادو کو عیاران اسلام نے قتل کیا مین ان لوگون سے اچھی
طرح سے اسکا بدلا لونگا سبکو قتل کرونگا تب مجھکو چین آئیگا جب یہ نامہ تیار ہوا تو اجلال تیز رو
کہ عیار اسکا ہی بلا کر اسکو نامہ دیا اور کہا کہ تو تو نامے کو پاس نحوت شیر سر کے لیجا مین یہان قتل
مسلمانان کی تدبیر کرتا ہون عیار نامہ لیکر طرف بیابان نحوت کے روانہ ہوا چلتے چلتے دو روز کے بعد
گذر اسکا بیابان نحوت مین ہوا اندر شہر کے پہونچا دیکھا شہر کی آرایش بکمال زیب و زینت کی گئی ہی

نور دیہ دُکان پر آئینہ بندی ہو تماشہ گر شے ہین روشنی کا سامان ہو رہا ہی ہنگامے مقام مقام
پر استادہ ہین نلچ کا انتظام درست ہو رہا ہی عیار سب شہر کی سیر کرتا ہوا قریب قلعہ نخوت شیر سر
کے پہونچا دیکھا قلعے پر چار جانب توپین لگی ہین رمت شکست و ریخت کی ہو رہی ہی عیار قلعے کے
اندر آیا یہان اور بھی کچھ سامان دیکھا کہ قلعے کے اندر صفائی ہو رہی ہی روشنی کے واسطے جابجا اسباب روشنی
مہیا کیا گیا ہی اس غیر شخص کو جو ملازمان قلعے نے دیکھا کہا تو کون ہی کہان سے آیا ہی اجلال تیز رو نے کہا کہ مین نامہ
لایا ہون اخواص آدم خوار کا خدمت مین نخوت شیر سر کے جاؤنگا لوگون نے کہا کہ تمھاری
اطلاع سرکار مین کرتے ہین لیکن مزاج شاہی سے ڈرتے ہین کیونکہ آج کل ہمارے یہان
زمرد ثانی مہمان ہین اُنھین کی دعوت کے یہ سب سامان ہین ہم لوگون پر اس امر کی تاکید ہی
شہنشاہ کا حکم شدید ہی کہ اگر کوئی شخص کہین سے آئے بے ہماری اطلاع کے یہان آنے نہ پائے
ہم تمھارے واسطے جاتے ہین ابھی حکم لیکر آتے ہین تم یہین پر ٹھہرو جلدی نکرو یہ کہکے ایک آدمی
اندر آیا نخوت سے کے بعد نذر زمرد ثانی کو سلام کیا اور عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار اخواص آدم خوار
کا آیا ہی امیدوار باریابی ہی نخوت شیر سر نے حکم دیا کہ اندر بلالو یہ حکم پاکر وہ شخص باہر آیا نامہ دار کو
حکم نخوت شیر سر سنایا کہا اندر چلو شرف ملازمت حاصل کرو اجلال تیز رو تھا ساتھ اُس آدمی کے اندر
آیا یہان آکر جو دیکھا تو عجیب سامان ہی محفل عیش و نشاط کا بندوبست ہو رہا ہی اجلال تیز رو نے
نخوت شیر سر اور زمرد ثانی کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے نامہ اخواص کا دیا نخوت نے اُس
نامے کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ ای نخوت شیر سر مین نے تمھارے کہنے سے لشکر مسلمانان کے تباہ
کرنے کی کوشش کی اپنے مقرب یعنے عزازیل جادو کو برائے نگہبانی دریا مقرر کیا اور اُس نے کئی
سردارون کو گرفتار کرکے بھیجا مگر اہل اسلام کے عیارون نے غضب کیا اُسکو عیاری کرکے مار لیا یہ
امر بہت ہی این جانب کے خلاف ہوا اور قصد ہی کہ اب اس امر کا بدلا خدا پرستون سے لون ایک ایک
سردار کو میدان مین قتل کرون جسوقت لشکر اسلام میرے قلعے کے پاس پہونچیگا مین ضرور لشکر کشی کرونگا
اور تم اس نامے کے دیکھتے ہی اسیران اسلام کو میرے پاس روانہ کردو مین سامنے لشکر اسلام کے اُنکو
قتل کرونگا تم باطمینان اپنے مہمان کو لیے ہوئے قلعے مین بیٹھے رہو کسی بات کا خیال نکرو مین سمجھ لونگا
نخوت شیر سر نے جو یہ مضمون پڑھا کچھ خوش کچھ رنجیدہ ہوا کیونکہ اسکا قصد تھا آجکی رات بھر جلسہ
رہتا صبح مین اسیرون کو قتل کرتا لیکن جب نامہ کا یہ مضمون دیکھا زندانخانے سے اسیرون کو طلب کیا
اور اجلال تیز رو سے کہا کہ ہم اپنے ملازم تمھارے ساتھ کرتے ہین وہ قیدی جائینگے اور جواب نامہ بھی
لکھے دیتے ہین یہ لکھکر ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ مین خبر مرگ عزازیل جادو سنکر نہایت مغموم
ہوا اور حسب الحکم اسیرون کو روانہ کرتا ہون آپ جنگ آغاز کیجئے وقت پر مین بھی شراکت کرونگا مین
اسی وقت مع اپنے لشکر کے آتا لیکن یہ امر خلاف ہی کہ میرے یہان ایک مہمان آیا ہی اُسکی خاطر نہ کرون
اور چلا آؤن لیکن ایک ہی دو روز مین آؤنگا آپ جنگ اہل اسلام سے آغاز کیجیے یہ نامہ لکھکر اجلال تیز رو
عیار کو دیا اور قیدی ساتھ کرکے رخصت کیا یہ تو ادھر روانہ ہوئے یہان آفتاب عالمتاب پردہ مغرب مین
نہان ہوا اور فراش ماہ نے سطح زمین پر فرش چاندنی کا بچھایا نخوت شیر سر نے ماہرویان پری پیکر

وحید وخان تو منتظر کو طلب فرمایا محفل موت عذر و شنائی برپا کی شراب کا دور چلنے لگا جب ایک ایک دور شراب کا ہو چکا نخوت شیر سے ایک سہ جبین مہر جبین کو حکم دیا کہ مصروف رقص ہو وہ نازنین اٹھی محفل مین آکر کھڑی ہوئی طبلہ پر تھاپ پڑنے لگی سارنگیان ملنے لگین جب ساز مل چکا نازنین نے ہاتھ اٹھا کر گت شروع کی پھر تو وہ وہ کرتب کیے کہ اہل محفل کے ہوش اڑا دیے کبھی گھنگرو بجائے کبھی اس سبکی سے قدم پڑ جاتے کہ گھنگرو کی آواز تک نہ نکلی کبھی منہ سے بول کہے گھنگرو ادا کیا ایک ایک ترکیب کو صاف صاف ظاہر کر دیا اپنے کمال سے اہل محفل کو ماہر کر دیا دو تین ترکیبین دکھا کر نخوت شیر سیہر کو سلام کیا کچھ قریب آ کر بیٹھ گئی پھر ساز ملے ایک غزل گائی اہل محفل نے بہت پسند کیا ایک شوقین نے فرمایش کی کہ بائی صاحب تمکو اگر حضرت آبرو لکھنوی کی وہ غزل یاد ہو جسکی ردیف دل ہی اور مصنف صاحب نے بحر خفیف مین تصنیف فرمائی ہو تو گاؤ یہ سنکر اہل محفل سے ایک شخص نے کہا کہ وہ غزل مین نے اور ایک جلسہ مین سنی تھی میرے تو پسند نہین ہی بلکہ بہت سی جگہ پر ظاہری غلطیان موجود ہین جو باعث تعجب ہین سبھون نے کہا کہ اس غزل کے مصنف ایسے نہین ہین جنسے ایسی غلطیان سرزد ہون جنھون نے فرمایش کی تھی انھون نے چین بجبین ہو کر کہا کہ اب آپ اسوقت مجھکو غلطیان سمجھا دیجئے گا ہان بائی صاحب آپکو اگر یاد ہو تو شروع کیجیے نازنین نے سنکر اور یہ غزل شروع کی غزل

اپنی شامت مین مبتلا ہی دل
درد بیکس درد کی دوا ہی دل
انکی زلفون مین پھنس گیا ہی دل
جام جمشید سے سوا ہی دل
بیقراری کی یہ سزا ہی دل
پھر وہ کس درد کی دوا ہی دل
جیسے پھر جعفور کا ہی دل
انکا پیکان دوسرا ہی دل
میر الفت کا آشنا ہی دل
ایک مشہوری ہی دوسرا ہی دل
صنعت غنچہ کھل گیا ہی دل
رگ جگر سے لپٹ گیا ہی دل
کس ستمگر پر آگیا ہی دل

اسکی زلفون مین پھنس گیا ہی دل
نظر آتا ہی آئینہ روے صنم
آج جو بگڑے تو اور دیکھو لطف
واسطے چھوٹتا ہی جس سے مر کے
عشق مین کھا رہا ہی چوٹ پہ چوٹ
ہی زمین پر وہ نقش پا جس جا
کوئی ارمان اب اٹھ نہین سکتا
جگر اچھا سہی اسی کو تو
کوی جانان سے اب وہ آئیگا
کیون رہے داغ ہجر امین جدا
اب جگر بھی کسی طرف کو چلا
ہم کو کیونکر سے لیا سمنے

سور والست مبتلا ہی دل
صاف آئینہ بنگیا ہی دل
اپنے جینے سے بھی خفا ہی دل
پھر اسکی زلف مین پھنسا ہی دل
تخت جمشید سے بھی سوا ہی دل
وہ پری پا پڑا ہوا ہی دل
حسرتون سے بھر گیا ہی دل
مانے مانا اگر برا ہی دل
چھوڑ کر ہمکو رہ گیا ہی دل
کیا اسیواسطے بنا ہی دل
عشق مین جل گیا ہی دل
ہم تو کہتے نہین دیا ہی دل

مائل زلف ہو گیا ہی دل
اسکے خاطر فقط بنا ہی دل
پیچ پیچ اب اٹھائیگا
یہ دونون جہان کی ہی امین
پاک رکھے جو تجھکو پھنسکر ہا
جب ہی بیمار عشق سے پرہیز
پیچ ہی ایسا کسی حسین کا نہین
کیون نہ جینے سے ہم لگے ڈرنے
اب چھپاؤ چھپا ملیگا کبھی
دونون بستے ہین ور مین ہے
ٹھنڈی سانسین ہماری کہا مین
خوفناک ایسی ہی مری شب ہجر
آبرو کیون تڑپتے پھرتے ہو

نازنین نے جو اس غزل کو بتا بتا کے بناز و ادا گایا محفل کی عجیب کیفیت ہو گئی ہر ایک کی زبان پر واہ تھی جسکے لب پر آہ تھی جنھون نے فرمائش کی تھی انھون نے طعن سے کہا کہ کیون جناب آپ نے کوئی غلطی نہ بتائی جو صاحب غزل کو غلط کہ رہے تھے شرمندہ ہوئے اور نازنین سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ ہمنے اس غزل کو یون نہین سنا تھا ایک شخص نے ہمارے سامنے اس غزل کو پڑھا تھا اسمین بہت سے مصرعے غلط تھے نازنین نے کہا کہ آپکے سامنے کسی جاہل نے غزل پڑھی ہو گی اور وہ مذاق شاعری سے آگاہ نہ ہو گا یا کوئی مصنف غزل کا دشمن ہو گا کیونکہ مصنف صاحب

فی زمانہ شاعر نازک خیال سخن فہم شیرین مقال مشہور ہین انکی خوش گوئی کے شہرے نزدیک و دور ہین انکے
دشمن بہت ہین مگر کیا بنا سکتے ہین چاند کو کہین خاک سے چھپا سکتے ہین بقول شاعر شعر

چندہ سے نگہبان اعلی کی آبرو کا		شعر پر آئی کے جیسے خاک پہ تھوکا

یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین
بعد زمرد ثانی نے نحوست شیر سے کہا کہ اب اگر مناسب جانیے تو جلسہ برخاست کیجیے رات بہت
آئی ہے نحوست شیر سر نے کہا کہ مین آپکا تابع فرمان ہون جیسا حکم دیجیے ویسا کیا جائے یہ جلسہ خاص آپ ہی
کی خوشی کے واسطے منعقد کیا گیا تھا ورنہ مین جلسہ ایسے وقت ہرگز نہ کرتا زمرد ثانی نے کہا کیون کچھ مجھے
بھی فرمایئے نحوست شیر سر نے کہا اب بعد ختم جلسہ عرض کرونگا یہ کہکر سب کو حکم دیا کہ جلسہ برخاست
ہوا اور آپ ہاتھ زمرد ثانی کا پکڑے تخت سے اٹھا ملازم کنول لیکر آگے بڑھے راہ مین نحوست شیر سر
نے زمرد ثانی سے کہا کہ ابھی ایک نامہ اخواص آدم خوار کا میرے پاس آیا تھا اسمین یہ مرقوم
تھا کہ عیاران اسلام نے عزازیل جادو کو مکر سے قتل کیا مجھکو اس بات کا بڑا صدمہ ہوا لیکن مین
اسکا عوض مسلمانون سے لونگا ایک ایک کو سر میدان قتل کرونگا مجھ سے قیدی طلب کیے تھے
مین نے روانہ کر دیے اور یہ بھی لکھا تھا کہ لشکر مسلمانان ایک ہی دو روز مین سفر دریا سے فراغت
حاصل کریگا اور کنارے پہ آ کر میرے قلعہ پر حملہ آور ہوگا مین نے جب اس حال کو پڑھا بہت تردد
ہوا جی مین آیا کہ ابھی وقت اپنی فوج کو آراستہ ہونیکا حکم دون اور صبح ہوتے ہوتے یہان سے کوچ
کرون مگر آپکی وجہ سے جانا مناسب نہ جانا اب بھی اجازت طلب ہون اور گستاخانہ عرض کرتا ہون کہ مجھکو رخصت
مرحمت فرمائی جائے حضور یہان تشریف رکھین زمرد ثانی نے یہ باتین سنکر جواب دیا کہ بھلا مین کسطرح
کہون کہ آپ تشریف لیجایئے اور مین یہان رہون اگر یہی قصد ہو تو مین بھی آپکے ہمراہ چلونگا لیکن انتظار مجھکو
دو آدمیون کا ہے ایک تو ملکہ اشرار جادو کو مین نے نامہ طلبی لکھا ہے یقین ہے کہ وہ بیابان اشرار سے
چل چکی ہون اور دوسرے مین نے اپنے وزیر بختگان کو چاہ بابل پر بھیجا تھا اور کہدیا تھا کہ
میرا انتظار وہان کرنا مین بہت جلد آؤنگا لیکن بچند وجوہ جانا میرا نہوا یقین ہے کہ وہ بھاگا ہوگا جلسہ بھی ختم
ہوگیا ہوگا اور بختگان بھی آتا ہوگا ان دونون آدمیون کو آلینے دیجیے پھر آپ قلعہ اخواص کی طرف
سفر کیجیے ملکہ اشرار جادو کے آنے سے بہت بڑی قوت ہو جائیگی اور لشکر اسلام انہین کے ہاتھ سے تباہ و برباد ہوگا
نحوست نے منظور کیا راہ بھر یہی باتین رہین جب دونون اپنی اپنی خوابگاہ تک پہونچے بستر خواب پر جا کے
سو رہے انکو تو اس حال مین چھوڑیے۔

مختصر کیفیت لشکر اسلام و اخواص آدم خوار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ بعد قتل عزازیل جادو لشکر اسلام آگے بڑھا دو روز کے بعد کنارے کشتیان لگائی گئین
ہر کارے جو دریا پر موجود تھے انھون نے اخواص آدم خوار کو خبر پہونچائی کہ لشکر اسلام
آپہونچا سردار کشتیون سے اتر رہے ہین اسنے جو یہ خبر سنی برائے سیر قلعہ پر آیا دیکھا کہ انکے
پیلتن و پہلوانان تیغزن کشتیون سے اتر رہے ہین ایک طرف کو بارگاہین استادہ کرائی
جا رہی ہین اس نے جو شکوہ لشکر اسلام کو دیکھا اپنے جی مین خائف ہوا ادھر لشکر اسلام
جب کنارے پر آچکا اور بارگاہین استادہ ہوچکین تو سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین داخل

ہوئے اخواص آدم خوار نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجاؤ ہم صبح کو اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے حسب الحکم طبل
جنگی بجا اور یہ خبر ہرکارون نے بادشاہ لشکر اسلام کو پہونچائی انھون نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
بھی بعنایت خداوند قہار طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی رات بھر دونون طرف
سامان جنگ ہوا کیے لشکر اسلام کے سردارون نے اپنے اپنے ہتھیارون کی درستی مین رات گذار دی
جب شہسوار زرین پوش مشرق فوج ثوابت و سیار کو شکست دیکے جلوہ افروز توسن فلک
ہوا لشکر میدان کو جانے لگے ادھر لشکر اسلام بعد فراغت فریضۂ سحری عازم دشت نبرد
ہوا اور مقابلے مین لشکر کفار کے سرداران اسلام صفین جما کر کھڑے ہوئے اور کرکیت
خوانون نے نقیبون نے نقابت کرنا شروع کی جوش دلانے کے واسطے چند شعر
بے ثباتی دنیا سے ناپائدار کے پڑھے نظم

ازدست مرگ ہیچ کسے درامان نماند　　ہر بلبلے کہ آمدہ در گلشن جہان
ہیہات با حیات کسے در جہان نماند　　تربار کرد و رفت درین بوستان نماند

بہادرون نے نقیبون سے جو مذمت دنیائے ناپائدار اور گردش چرخ کجرفتار کی شکایت سنی اور یہ
معلوم ہوا کہ دنیا سرا ہی سدا اسمین کون رہا ہے جب ایک دن مرنا ضرور ہے تو اسی وقت جان دینے مین
کیا قصور ہے سب کے دلونمین جو یہ خیال آیا تلوارین پکڑ کے ٹوٹ پڑے ادھر سے لشکر کفار بھی مستعد جنگ
ہوا تلوارین چلنے لگین دم بھر مین زمین جنگ دریائے خون بنگئی سر مانند حبابون کے بہنے لگے لشکر اسلام
نے کفارون کو مار کر ایک طرف کر دیا اب سب کی کیفیت یہ ہے کہ ساکت کھڑے ہین کوئی حربہ اہل اسلام پر نہین
کرتے اور اہل اسلام مانند تصویر گل سب کے سر اڑاتے ہوئے آگے بڑھے چلے آتے ہین اخواص آدم خوار
نے جو یہ کیفیت دیکھی خیال کیا کہ خدا پرست اب تھوڑی دیر مین داخل قلعہ ہو جاینگے پھر ہمارے بنائے
بگھڑ جائینگے اپنی فوج کو آواز دی کہ کیا اب تم مین سے کوئی بہادر ایسا نہین ہے جو مقابلہ کر سکے یہ کہکر
اپنا گھوڑا پرے سے نکالا اور پکار کر آواز دی کہ کیا مین نے تمہین سب کے بھروسے پر مسلمانون سے مقابلہ
کیا ہے جب سپاہ نے دیکھا کہ اخواص آدم خوار خود آمادۂ جنگ ہے مجبور ہو کر پھر سب نے یلغار کیا اہل اسلام
نے پھر سب کو ایک طرف کر دیا اور قتل کرنا شروع کیا اسی طرح سات حملے لشکر کفار نے کیے اور ساتون
بار پسپا ہوا آٹھوین مرتبہ اخواص آدم خوار خود پرے سے نکلکر مقابلے مین آیا اور فوج کو مدد ست
کر کے حکم دیا کہ تم لوگ دور سے اہل اسلام کو تیر و تفنگ مارو اور مین سب کے گھیرنے کی تدبیر کرتا ہون
یہ کہکر اپنی فوج کو چارون طرف پھیلانے لگا جب اس نے محاصرہ لشکر اسلام کا کر لیا اور پھر چارون
طرف سے خدا پرستون پر پڑنے لگے یہ لوگ بھی پشت و پہلو سے ہوشیار ہو گئے اور خفگا دلخانہ دغا
کرنے لگے ترکیب یہ کی کہ ایک ایک سردار ایک ایک طرف مصروف جنگ ہوا بیچ سردار بیچ مین رہے
ایک جانب سکندر فرخ لقا مصروف حرب و ضرب ہوئے ایک جانب رستم ثانی مائل نبرد ہوئے
ایک جانب بدیع الملک کافرون کو قتل کرنے لگے ایک جانب اور سردار مصروف تیغزنی ہین یہانتک
تیغزنی کی کہ لشکر کفار کو قتل کر ڈالا اور لاشون سے میدان کو پاٹ دیا باقی جو تھوڑے سے سواران
کفار بچے انھون نے خوف سے راہ فرار برقرار کیا اخواص آدم خوار کے ہوش اڑ گئے اور اپنی
جان سے عاجز و پریشان ہو کر مقابلہ مین شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کے آیا اور وار تلوار کا

کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیکر تیغ برق تاب کا وار اُسکے سر پر کیا مع گھوڑے چار ٹکڑے ہو کر
زمین پر گرا لشکر اسلام گھوڑون کو دوڑا کر داخل قلعہ ہوا یہان جو لوگ تھے وہ دہشت لشکر سے فرار ہوگئے
اہل اسلام نے فتح پائی اور قلعہ مین آکر زندان خانے کی طرف چلے در زندان خانے کو توڑا تو دیکھا شاہزادہ
امیر الزمان اور ایرج اور اسی طرح چتیش سردار مع اپنے لیے عیارون کے مسلسل و مطوق قید ہین
بہادرون نے انکی قید کاٹی ان شیرون نے بھی رہائی پائی بارگاہ اخواص آدم خوار مین آئے لشکر نے اُس
بارگاہ کو بہت خراب و برباد کیا غرض بعد بربادی قلعہ لشکر بفتح و فیروزی پلٹا شام ہو چکی تھی سب نے یہان
آکر اپنی اپنی کمرین کھولین شادان و فرحان بارگاہون مین داخل ہوئے ادھر سامان جشن ہونے لگا جب
بارگاہ مین محفل جشن آراستہ ہو چکی سب بہادر وہان آکر رونق افروز ہوئے جام شراب گردش مین آیا ماہرویان
حور پیکر نغمہ سرائی مین معروف ہوئین تھوڑی دیر جلسہ عیش و نشاط برپا رہا بعدہ برخاست ہوا اور سردار
اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر محو خواب ہوئے شب تو اہل اسلام نے یون بسر کی جب صبح ہوئی تو رائے
سب کی یہ ہوئی کہ زمرد ثانی جسکے واسطے اتنی کوشش کی ہے وہ نخوت قہیر سر کا مہمان ہو کر رات
دن عیش و عشرت مین بسر کرتا ہے بہتر یہ ہے کہ یہان سے کوچ کرین اور طرف بیابان نخوت کے
چلین وہان زمرد ثانی اور نخوت سے مقابلہ کرین یہ رائے قرار دیکر لشکر اسلام نے وہان سے
کوچ کیا اور تین روز کے بعد بیابان نخوت مین آکر پہونچے ہرکارون نے خبر نخوت شیر سر
کو پہونچائی کہ لشکر اسلام بڑے اوج و احتشام سے آتا ہے تھوڑے عرصے مین وارد بیابان نخوت
ہوگا نخوت شیر سر نے جو یہ خبر سُنی بہت گھبرایا ہرکارون سے کہا کہ لشکر خدا پرستون کا
کس طرف سے آتا ہے ہرکارون نے عرض کی کہ حضور قلعہ اخواص آدم خوار کی طرف سے آتا ہے
اخواص آدم خوار کو قتل کیا قلعہ لوٹ لیا اب ادھر چڑھائی کی ہے حضور سے ضرور مقابلہ پڑیگا
نخوت شیر سر تماشائے لشکر دیکھنے کو مع زمرد ثانی اپنی بارگاہ سے باہر نکل آیا دیکھا کہ لشکر بہت
قریب آچکا ہے سرداران اسلام بڑے جاہ و احتشام سے انتظام لشکر کرتے ہوئے آرہے ہین آتے آتے میدان
مین بارگاہین استادہ ہونے لگین لشکر اسلام آکر ٹھہرا جب بارگاہین استادہ ہو چکین سب غازی
اپنے اپنے گھوڑون سے اُترے بارگاہون مین داخل ہوئے سائیسون نے گھوڑون کو ٹہلانا شروع
کیا بعد تھوڑی دیر کے اصطبل مین لیجاکر سب گھوڑون کو باندھ دیا زمرد اور نخوت شیر سر وہان سے
یہ کیفیت دیکھکر لرزان و پریشان پھرے راہ مین نخوت شیر سر نے زمرد ثانی سے کہا کہ آپ نے حشمت
لشکر اسلام ملاحظہ فرمائی زمرد ثانی نے جواب دیا کہ مین نے دیکھا میرے تو ہوش اُڑ گئے ایسا تجمل
ایسے بہادر اُن سے کون مقابلہ کرسکتا ہے نخوت قہیر سر نے کہا حضور مطمئن رہین خاطر اقدس جمع
رکھین آپ کے اقبال سے مین کل مقابلہ کرونگا تھوڑی دیر تک نخوت قہیر سر زمرد ثانی سے
باتین کرتا رہا قریب شام حکم دیا کہ طبل جنگی بجے حسب الحکم طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارون نے لشکر
اسلام مین خبر پہونچائی یہان بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا دونون لشکرون مین تیاریان جنگ کی ہونے
لگین رات بھر بہادرون نے انتظام جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو دونون لشکر میدان کارزار مین
آئے اور صفین باندھ کر کھڑے ہوئے ایک طرف لشکر اسلام ایک طرف لشکر نخوت قہیر سر ادھر سے

شاہزادہ امیر الزمان شاہزادہ بدیع الملک شاہزادہ سکندر فرخ لقا رستم ثانی ایرج نامدار اور مثل انکے سرداران نامی و گرامی پرے جمائے ہوئے گھوڑے بڑھائے ہوئے قبضوں پہ ہاتھ ڈالے ہوئے لشکر کفار پر نگاہین ڈال رہے ہیں ادھر نخوت شیر سر اور سندر مرد بدسیر اور تمام لشکر کفار لرزان و ترسان لشکر اسلام کی طرف دیکھکر آپسمین ایک دوسرے سے کہ رہا ہی کہ دیسے شجاعون سے کیونکر لڑینگے یقین تو یہ ہی کہ زندہ نہ بچینگے نخوت شیر سر کا غرور تھوڑی دیر مین کافور ہوا جاتا ہی اخواص آدم خوار کی طرح یہ بھی سرداران اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا زمرد ثانی بھی شکست فاش اٹھائیگا کتے کی موت مارا جائیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی رہی تھین کہ نقبائے خوش آواز نے نقابت کی کڑکیت کردکا کہکر یکایک ایک پہلوان نخوت شیر سر کے سامنے آیا آداب شاہی بجالایا پھر عرض کی کہ اجازت میدان مرحمت ہو تا سب بہادرون مین میری عزت ہو زمرد ثانی اور نخوت شیر سر نے اجازت دی اسنے میدان کی راہ لی وسط میدان مین آکر آواز دی کہ ای فرقہ خدا پرستان جسکو تمنائے مرگ کی ہو میرے سامنے آئے یہ آواز کان مین شاہزادہ بدیع الملک کے پہونچی اپنی صف سے گھوڑے کو نکال کے مقابلے مین اس پہلوان کے آئے پہلے تو بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوا کی سنان سے سنان بنان سے بنان لڑا کی شاہزادے نے جب ہنر نیزہ بازی کے دکھائے اور اسکے کمال کا اندازہ کر لیا تو ایک بند باندھکر اور نیزے کو ایسی جھکان دی کہ نیزہ اس شریر کے ہاتھ سے نکل گیا تب تو اسکو بڑی خفت ہوئی اور کہا کہ او جوان تو نے بڑا غضب کیا کہ دو لشکرون کے سامنے نیزہ میرے ہاتھ سے نکال دیا مگر اب میرے ہاتھ سے تو بچکر کہان جائیگا یہ کہکے میان سے تلوار نکالی اور وار شاہزادہ والا قدر پر کیا انھون نے وار کو خالی دیکر بازو بچا کے کلالی پہ ہاتھ ڈال دیا اس ظالم نے لاکھ چاہا کہ ہاتھ چھوڑائے مگر شیر کے پنجے سے کیا ہاتھ چھوڑا سکتا تھا جب زور کرکے مجبور ہوا تو اپنے دونون ہاتھ کمر مین شاہزادے کے ڈالدیے اور زور ہونے لگا اور پہلوان جو تماشا دیکھنے کو لشکر سے آگے بڑھ آئے تھے پکار کر کہنے لگے ای پہلوانو تمھارا بار زمین نہ اٹھائیگی مرکب پست ہو جائینگے دونون پہلوان گتھے ہوئے زمین پر کودے معدہ ہونے لگا شاہزادے نے اسکے سینے مین ہاتھ ڈالا اور ران کے پٹکا مارا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کیا اور چرخ دیکر اس زور سے زمین پر پٹکا کہ استخوان پہلوان کے ریزہ ریزہ ہوگئے لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی نخوت دنگ ہوگئی اسی طرح شاہزادے نے متواتر سات جوان لشکر کفار کے قتل کیے جب کوئی نخوت کیطرف سے برائے مقابلہ نہ آیا تو شاہزادہ اپنے مرکب پہ سوار ہو کر بیٹھا نخوت شیر سر نے جو سپاہ کا یہ رنگ دیکھا کہ اب کوئی برائے مقابلہ مسلمانان فوج سے نہین نکلتا ہی پکار کر کہا کہ کیا اب تم مین کوئی بہادر باقی نہین رہا یہ کہکر چاہتا تھا کہ اپنے گھوڑے کو بڑھائے اگر فوج سے کئی افسر اس کی خدمت مین آئے دعائے دولت دیکر عرض کی کہ حضور مسلمانان آفت کے شجاع ہین انکی قوت حضور نے ملاحظہ فرمائی کہ ایک جوان نے سات پہلوان متواتر مارے اور پہلوان بھی کیسے کہ جو زینت لشکر تھے نخوت شیر سر نے کہا اچھا اگر ایک کی جرأت نہین ہوتی ہی تو سب لوگ یلغر کرکے لشکر اسلام پہ ٹوٹ پڑین جہان تک ممکن ہو تیر و تفنگ سے لڑین مسلمانون کے قریب نہ جائین افسر یہ حکم سنکر اپنی اپنی صفون مین آئے اور سرداران فوج کو اس حکم سے آگاہی دی سب نے یہ خبر جو سنی

تلوارین تیر و تفنگ لیکر مسلمانون پر ٹوٹ پڑے تیرون کا منھ برسانے لگے اہل اسلام نے جو یہ کیفیت دیکھی
اپنے اپنے گھوڑون پر سنبھل بیٹھے پشت و پہلو سے ہوشیار ہوکے جنگ کرنے لگے تھوڑے عرصے مین ساحر
نخوت شیر سر کو مار کر ایک طرف کر دیا یہان تک تلوارین مارین کہ زمین جنگ سے پانون لشکر کے
اُٹھ گئے اہل اسلام نے بھاگے ہوؤن کا تو پیچھا نہ کیا زمرد ثانی اور نخوت شیر سر پر جا پڑے یہان
بہت سے سردار آگے آگئے اور تلوار چلنے لگی یہان تک کہ انکو بھی مار کر گرا دیا اور قریب زمرد ثانی
اور نخوت شیر سر کے پہنچ گئے شاہزادہ امیر الزمان نے چاہا کہ سر زمرد ثانی بردار کرین کہ
آسمان پر ایک برق کی چمکی کہ آنکھین انکی جھپک گئین چاہا سنبھلون مگر سنبھلا نہ گیا زمرد نے جو انکو اپنے
سے اتنا قریب پایا اور تلوار اُٹھائے دیکھا سپر کو چہرے کی پناہ کیا جب وار ہوئے اور وار اسپر نہ پڑا
تو اس نے سپر چہرے سے ہٹائی دیکھا تمام لشکر ساکت ہی غور جو کیا تو معلوم ہوا کہ سب پتھر کے ہو گئے
ہین متحیر ہوا پہلو کی طرف جو اسکی نگاہ پڑی دیکھا ملکہ اشرار جادو کھڑی ہی خوش ہو گیا کہا کہ ملکہ عالم تمنے
اسوقت کیا کار نمایان کیا میری جان بچائی ملکہ اشرار جادو نے جواب دیا کہ اگر مین اسوقت
نہ آتی تو لشکر اسلام نے تم سب کا خاتمہ کر دیا تھا کیون ای زمرد ثانی ہمارے کہنے کو تمنے نہ مانا
آخر اسکی سزا پائی جسوقت تمنے چلنے کا قصد کیا تھا ہمنے اسی وقت تمکو سمجھایا تھا کہ یہ ساعت اچھی نہین
ہی اسوقت نہ جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے زمرد ثانی بہت محجوب ہوا اور خوشامد کرنے لگا نخوت نے بڑے
اعزاز سے ملکہ اشرار جادو کا مزاج پوچھا اور خوشی کی نوبت و نقارے بجاتا ہوا اپنے قلعہ کی طرف
چلا قلعہ مین آکر مع زمرد ثانی اور ملکہ اشرار جادو تخت پر بیٹھا ساقیان گل اندام حاضر ہوئے
جام شراب گردش مین آیا جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا پھر ایک بے شرم ہوا نخوت شیر سر کہنے لگا اب
ایک تاریخ قتل مسلمانان کی مقرر کیجائے اور اسکی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جائے کہ اس روز معین
پر سب حاضر ہون اور قتل مسلمانان کا تماشا دیکھین زمرد ثانی نے ایک تاریخ قتل مقرر کی محرران
زود نویس نے کتابت اشتہار شروع کی اور شہر مین ڈھنڈورا پیٹا گیا اشتہار چسپان ہو گئے کہ فلان
روز میدان نخوت مین مسلمان قتل کیے جائینگے سب ساکنان شہر تماشا دیکھنے آئین یہان تو یہ کیفیت ہوئی

اب کچھ مختصر حال حمزہ ثانی کا ملاحظہ فرمائیے

کہ لاشہ داراب سیمین زرہ کا لیکر خدمت مین صاحبقران کے گئے اور صاحبقران نے انکو سمجھا کر
مع عمرو ثانی کے رخصت کیا اور یہ لوگ وہان سے لشکر کا پتہ دریافت کرتے ہوئے چلے چلتے چلتے معلوم ہوا کہ
لشکر سیاہ گل کی طرف گیا ہی پھر راہ مین یہ خبر پائی کہ اخواص آدمخوار کے قلعے پر لڑائی ہوئی اور کئی سردار گرفتار
ہو گئے آخر کو اہل اسلام نے شکست دی اور نخوت شیر سر کے مقابل مین گئے ہین جب یہ کل کیفیت سنی
اور عمرو ثانی کو یہ حال معلوم ہوا کہ لشکر اس طرح سے سحر ملکہ اشرار جادو مین مبتلا ہی صاحبقران ثانی
سے عرض کی کہ حضور ابھی تشریف رکھیے مین جاتا ہون جو کچھ حال واقعی ہی دریافت کرکے آتا ہون
پھر جو مناسب ہوگا وہ کیجیے گا حمزہ ثانی نے منظور کیا عمرو ثانی رخصت ہو کر طرف بیابان
نخوت شیر سر چلا جب سب راہ طی کی اور میدان نخوت شیر سر مین آیا تو دیکھا کہ یہان عجیب قصہ
ہی سب سردارون کو کسی سنگدل نے پتھر کا بنا دیا ہی کسی مین حس و حرکت کا نام نہین

عجب حسرت برس رہی ہی جو جس حال مین تھا اُسی عالم مین ہی کسی کے ہاتھ مین نیزہ ہی دشمن پہ وار کرنا
چاہتا ہی دشمن کا تو نام نہین ہی مگر وہ جری مع نیزے پتھر کا ہی کوئی تلوار اُٹھائے کھڑا ہی عمرو ثانی نے
جو یہ کیفیت سب کی دیکھی خاموش ہوا اور دریائے حسرت کا جوش ہوا بڑی دیر تک اس قہر خموشان مین افسوس
کرتا رہا بعد تھوڑی دیر کے وہان سے چلا اور خدمت مین امیر ثانی کے حاضر ہوا عرض کی اے آقائے نامدار
لشکر کی کیا حالت عرض کرون دیکھکر صدمہ ہوتا ہی کلیجہ منہ کو آتا ہی سب سردار پتھر کے ہین امیر ثانی نے یہ
کیفیت سُنکے فرمایا کہ مین چلتا ہون جو خدا کو منظور ہوگا پیش آئیگا عمرو ثانی نے عرض کی کہ میرے نزدیک
آپکا ابھی تشریف لے چلنا مناسب نہین ہی آپ میرے ہمراہ چلئے جہان مین آپ سے عرض کرون وہان
تشریف رکھیے امیر ثانی کشتی پر سے اُترے اور عمرو ثانی کے ہمراہ چلے عمرو ثانی نے قریب ایک
پہاڑ کے لاکے ایک گڑھا کھودا اور حمزہ ثانی کو اُسمین بٹھادیا اور عرض کی کہ غلام اب رخصت ہوتا
ہی وہ سامنے بیابان نخوت شیر ہی جسوقت مین مہرہ سفید نقب مین پھونکون آپ اُسی بیابان مین
تشریف لائیےگا امیر ثانی سُنکر چپ ہو رہے عمرو ثانی وہان سے روانہ ہوا قریب اور ایک
پہاڑ تھا وہان رنگ و روغن عیاری کا نکالا اور اپنی صورت لقاے بے بقا کی بنائی کہ یہ باپ
عمرو ثانی کا ہی یہ صورت بناکر اور ایک تخت پہ بیٹھکر چارون طرف لخلخے خوشبو کے کھلے روشن
کیے اور اسباب جاہ و شوکت بھی اُس جا پہ آراستہ کیا خوشبو کی چیزین جو سلگائین تو دامن صحرا عنبرین
ہوگیا معلوم ہوتا تھا کہ ہزار ہا قرابے عطر کے کھل گئے ہین نیچے اُس کوہ کے ملک شکوہ کے
لکڑیان فروش وہان جمع تھے اور تھوڑی تھوڑی لئے جانورون پہ لاد کر لیجایا کرتے تھے اُس نے
جو ہیزم فروش وہان آئے بہت گھبرائے آپسمین کہنے لگے کہ آج پہاڑ پر سے خوشبو کیسی آتی ہی ایسی
خوشبو تو آجتک یہان نہین پائی گو ہم لوگ بہت مدت سے آتے ہین مگر ایسی خوشبو یہان کبھی نہین
تھی چلو پہاڑ پہ چلکر دیکھین بعض نے کہا کیا ضرورت ہی نہین معلوم کیا سانحہ ہی وہان کیا کرنے جائین
مفت مین اپنے تئین آفت مین کیون پھنسائین بعض نے کہا آفت کیون آنے لگی غرض یہی گفتگو
کرتے ہوئے سب پہاڑ کے اوپر آئے اور چارون طرف پھرنے لگے جون جون یہ لوگ نزدیک پہونچے
ہین خوشبو اسی قدر زیادہ پاتے ہین پھرتے پھرتے ایک جا پر دیکھا کہ ایک گوشے سے دھوان
بلند ہی ان لوگون نے کہا دیکھو اسی مقام پر کوئی اسرار ہی چلو نزدیک سے چلکر دیکھین جب نزدیک
آئے اور گوشے سے جھانک کے دیکھا تو عجب سانحہ نظر آیا دیکھا ایک شخص بڑی شان و شوکت سے
ایک تخت جواہر نگار پہ بیٹھا ہی گرد اُسکے فوارے چل رہے ہین پتھر سے سبزہ نکلا ہی چھوٹے
چھوٹے خوشبودار پھولون کے درخت گرد لگے ہوئے ہین لخلخے روشن ہین اور تخت نشین
کی بھی بڑی شان و شوکت ہی عجیب صورت ہی تاج زرین سر پہ لباس مکلف در بر ڈاڑھی
زلف محبوب سے زیادہ دراز ہی مگر ڈاڑھی مین عجب حسن سے آرایش و زیبایش کی ہی عقل کام نہین
کرتی پوشاک مین عجب صفت ہی کہ کبھی سُرخ دکھائی دیتی ہی کبھی زرد ہوجاتی ہی کبھی نیلی نظر
آتی ہی ہیزم فروش یہ کیفیت دیکھکر حیران رہگئے کچھ مارے خوف کے بیہوش ہوئے مگر اس تاجدار
دراز ریش نے کسی کو کچھ کہا نہین جس جس نے سلام کیا تھا اُسکو البتہ جواب دیدیا لیکن منہ سے

نہین ہوتا صرف ہاتھ اُٹھا دیا یہ لوگ یہ کیفیت دیکھکر وہان سے حیران و ششدر نیچے اُترے اور لکڑیان لادکر
شہر کی طرف چلے آپسمین ایک دوسرے سے کہتا جاتا ہی کہ کیون بھائی یہ کون شخص ہی ایسا آدمی تو آجتک
آنکھ سے نہین گذرا ایک کہتا ہی اسکے علاوہ ڈاڑھی اسکی کیونکر اتنی بڑی ہوگئی کوئی کہتا ہی مجھے تعجب کی تو
یہ بات ہی کہ پوشاک کا رنگ برابر تبدیل ہوجاتا ہی کبھی سفید کبھی سبز کبھی اودا کبھی لال کبھی زرد یہ کیا بات
ہو عجیب کرامات ہی یہ باتین کرتے ہوئے یہ لوگ داخل شہر ہوئے اور جو اُنکی دوکانون پر آیا اُس سے
بھی اُنھون نے اسبات کو مع اُسکے حلیہ کے بیان کیا رفتہ رفتہ یہ خبر زمرد شانی نے سُنی اور بیان
کرنے والے نے پورا پورا حلیہ بیان کیا زمرد شانی نے اپنے جی مین خیال کیا کہ حلیہ تو میرے والد نامدار
کا بیان کرتا ہی اُس آدمی سے کہا کہ بھلا تمنے اُس شخص کو اپنی آنکھ سے بھی دیکھا ہی اُس نے عرض کی کہ حضور مین نے
تو نہین دیکھا ہی مگر ہیزم فروش البتہ بیان کرتے سنے کہ ہم اپنی آنکھ سے دیکھ آئے ہین زمرد نے کہا اچھا
اُن ہیزم فروشون کو ہمارے پاس لاؤ یہ شخص یہان سے چلا زمرد شانی نے اور آدمی بھی اسکے ہمراہ
کردیے کہ ہیزم فروشون کو جلدی لاؤ جب ملازمان زمرد شانی ہیزم فروشون کے پاس گئے اور اُنکو حکم
زمرد شانی کا سُنایا لاچار و مجبور وہ لوگ حاضر خدمت زمرد شانی ہوئے زمرد شانی کو دیکھکر
سلام کیا دعاے دولت دی ہاتھ باندھکر سامنے کھڑے رہے زمرد شانی نے بیٹھنے کی اجازت دی
یہ لوگ سلام کرکے پائین مسند بیٹھے زمرد شانی نے اُنسے پوچھا کہ تمنے پہاڑ پر کسکو دیکھا تھا اُنھون نے
کل کیفیت بیان کی زمرد شانی نے کہا اب تم وہان چل سکتے ہو ہیزم فروشون نے عرض کی کہ خداوند ہم
لوگ تو اکثر وہان جاتے ہین زمرد شانی نے کہا اچھا اسوقت ہمارے ہمراہ چلو ہیزم فروش مجبور ہوئے
عرض کی بہت بہتر ہی غلام حضور کے ساتھ چلینگے زمرد شانی نے جو سب کو مستعد پایا سواری کا حکم دیا سواری
فوراً تیار ہوئی زمرد شانی مع نخوت شیر سر کے ہمراہ ہیزم فروشون کے طرف اُس پہاڑ کے چلا
تھوڑی دور راستہ طے کیا ہوگا کہ دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ ہی جب اُس طرف سے جھونکا ہوا کا آتا ہی
دماغ جان معطر ہوجاتا ہی قلب کو طاقت ہوتی ہی روح کو راحت ہوتی ہی زمرد شانی نے نخوت
سے کہا کہ ایسی خوشبو بجز آجتک کسی چیز مین نہین پائی نخوت شیر سر بھی ہان ہان کرتا ہوا ساتھ
چلا آتا ہی آتے آتے جب نیچے اُس پہاڑ کے پہونچا تو خوشبو اور زیادہ بڑھی اب تو نخوت شیر سر کو بھی
تعجب ہوا اور زمرد شانی سے کہا کہ مین اکثر براے شکار یہان آیا لیکن ایسی خوشبو آجتک یہان
نہین پائی ایک ہیزم فروش نے عرض کی کہ حضور اس پہاڑ کے اوپر تشریف لیچلین زمرد شانی نخوت شیر سر کا
ہاتھ پکڑے ہوئے اُس پہاڑ پر چڑھا ہیزم فروش سے زمرد شانی نے کہا کہ تم آگے آگے چلو ہیزم فروش آگے
ہوا اور قریب اُس گوشے کے پہونچا جہان سے خوشبو آرہی تھی نخوت اور زمرد سے کہا کہ اب
حضور آگے تشریف لیجائیں میرا دل کانپتا ہی زمرد شانی اور نخوت شیر سر آگے بڑھے جیسے ہی زمرد نے
قدم گوشے کے باہر رکھا دیکھا لقاے بے لقا بڑے جاہ و تجمل سے ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی چارون طرف
نخلخے خوشبو کے روشن ہین زمرد شانی یہ دیکھکے دنگ ہوگیا اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ کیا ہو کہی
وہان اسی امید مین چپکا کھڑا رہا کہ جب سر اُٹھا لیجئے مین سلام کرونگا نخوت شیر سر بھی بہت متحیر ہوا
کہ یہ کون شخص ہین اور یہان کیونکر آئے جب بڑی دیر گذر گئی اور لقا نے سر نہ اُٹھایا تو زمرد

قریب آیا اور قدمون کو بوسہ دیا لقا نے آنکھ اُٹھا کر اور دیکھا اس نے جھک کے سلام کیا نخوت شیر سر نے بھی قدمون کو بوسہ دیا اور سلام کیا لقا نے دونون کی پشت پر ہاتھ پھیرا زمرد شانی نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور یہان کیونکر تشریف لائے اور اپنا سایۂ بلند پایہ ہم لوگون کے سرون سے کیون اُٹھایا لقا نے کہا کہ بیٹا اب ہم لوگون کی خداوندی کو جاہل زمانہ نہین مانتے ہین اسلیے مین نے اپنی غیبت بہتر جانی اور اب تجھے بھی یہی نصیحت کرتا ہون زمرد شانی نے پھر عرض کی کہ مجھکو بھی اہل اسلام نے بہت ستایا ہی یہ لوگ مجھکو صدمے پر صدمے دیتے ہین کسی وقت چین نہین لینے دیتے ابھی سبائل پر بہت سے بڑے بڑے مسلمان خوب لڑے وہان بھی سرداران لشکر قتل ہوے مگر مجھکو ایسا پریشان کیا کہ مین وہان سے اپنی جان بچاکے یہان چلا آیا یہان بھی مجھکو چین نہ لینے دیا قریب تھا کہ مجھکو ہلاک کرتے لیکن عین وقت پر ملکۂ اشرار جادو نے آکر سحر کیا سب کو پتھر کا بنا دیا اب مین نے ایک روز مقرر کیا ہی سب کو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا لقا نے کہا تمھین اپنے فعل کا اختیار ہی زمرد شانی نے عرض کی کہ اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو کچھ عرض کرون لقا نے کہا کہو زمرد شانی نے کہا کہ اگر زحمت نہو اور خلاف طبیعت نہو تو بروز قتل مسلمانان برائے تماشا حضور بھی تشریف لیچلین نخوت شیر سر نے بھی عجز و انکسار کیا مگر لقا نے منظور نہ کیا آخر کار نخوت اور زمرد شانی دونون نے قدمون پر سر رکھ دیا لقا نے کہا اچھا مجھکو بروز قتل مسلمانان طلب کر لینا مین آؤنگا مگر جسنے سحر کرکے ان لوگون کو سزا ے کامل دی ہی مین اُسکا بہت مشتاق ہون تم بروز قتل اُسی کو بھیجدینا مین چلا آؤنگا اب تم لوگ یہان نہ ٹھہر جاؤ لقا نے جو ذرا تیور بدل کے یہ باتین کین نخوت شیر سر نے زمرد شانی سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہی کیونکہ خداوند نے آنیکا بھی وعدہ فرمایا ہی ایسا نہو کہ مزاج خداوند برہم ہو جائے اور مسلمانون کی تقدیر قوی کردین تو ہم لوگون کو بڑی مشکل پڑیگی زمرد شانی نے بھی اسکی راے سے موافقت کی اور قدمون کو لقا کے بوسہ دیا سلام کرکے رخصت ہوے اور راہ بھر یہی باتین کرتے ہوے قلعہ تک آئے کہ خداوند کی شان خداوندی دیکھی اپنے کو مردمان دنیا کی نگاہون سے پوشیدہ کر لیا تھا ہم لوگون کی ایسی ہی تقدیر تھی جو نور کرامت ظہور خداوند دیکھ لیا نخوت بھی کہتا ہی کہ آپ بہت بجا ارشاد فرماتے ہین اب جس روز جشن قتل مسلمانان منعقد ہوگا اس روز دعوت خداوند کریگے کیون آپ کیا فرماتے ہین خداوند میری دعوت قبول فرمائینگے یا نہین زمرد شانی کہتا ہی کہ آپ اُسنے وعدہ کیجیے گا اگر قبول فرمائین تو آپکی تقدیر بھی ایسی کردینگے کہ تا بقاے دنیا آپ بھی قائم رہین اور اگر نہ بھی قبول فرمائینگے تو بھی آپکی اس سعادت پر خیال کرکے کچھ نہ کچھ تقدیر تو ضرور کردینگے یہی باتین کرتے ہوے قلعہ مین داخل ہوے اور ملکۂ اشرار جادو سے زمرد شانی نے کہا کہ خداوند قدیم کی زیارت آج نصیب ہوئی اُنھون نے تمھاری بہت مدح و ثنا کی ہی اور تمھارے دیکھنے کا بہت اشتیاق ظاہر کیا ہی ہم نے اُنسے عرض کیا تھا کہ آپ بروز قتل مسلمانان تشریف لائے گا تو اُنھون نے بہت انکار فرمایا آخر کار منظور کیا مگر اسمین شرط ہے کہ ملکۂ اشرار جادو میرے لینے کو آئین ملکۂ اشرار جادو نے کہا مین آنکھون سے سر سے اپنا فخر سمجھکے جاؤنگی اور مجھکو تو زیارت خداوندی کی خود بھی تمنا ہی لیکن مجھکو یہ شبہ در جلا دیتا کہ اُنسے ملنے کی کیا ترکیب ہی زمرد شانی کہا جب جانا تو پہلے خداوند کے قدمون کو بوسہ دینا وہ دست شفقت تمھاری پشت پر پھیر دینگے جو بات اُنسے کہوگی جو تمنا اُنسے ظاہر کروگی ویسی ہی تقدیر

کر دینگے اشرار نے کہا پھر مین آج ہی شاہ کی زیارت سے مشرف ہوآؤن زمرد شانی نے کہا نہین آج جانا
مناسب نہین ہی کیونکہ خداوند نے یہ ارشاد فرمایا ہی کہ بروز قتل مسلمانان ملکہ اشرار جادو کو جاری
قدرت مین بھیجنا اگر تم آج جاؤگی محروم واپس آؤگی خداوند اپنا جمال باکمال تمکو نہ دکھائینگے وہ تمکو دیکھ سکینگے
تم اُنکو نہ دیکھ سکوگی اور اگر یہ امر خلاف مزاج خداوند ہوا تو ہمسے بھی برہم ہوجائینگے اور تم پر بھی نگاہ قہر و غضب
ڈال دینگے کہ جلکر خاک سیاہ ہوجاؤگی ملکہ اشرار جادو نے جو یہ باتین زمرد شانی سے سنین کہا مین آج
ہرگز نہ جاؤنگی بلکہ بروز قتل مسلمانان جاؤنگی مگر ڈرتے ڈرتے قدرت سے باتین کرونگی زمرد نے کہا اب
قتل مسلمانان مین کچھ تو بہت دن باقی نہین ہین غرض یہی باتین تین دن تک رہین اور اشرار
شوق دیدار لقاے بے بقا مین تڑپا کی جب تاریخ قتل مسلمانان آئی تو ملکہ اشرار جادو نے صبح کو اُٹھکے
لباس مکلف پہنا اور اپنے تئین زیور جواہر بیش بہا سے آراستہ کیا اور پاس زمرد کے آئی کہا مین براے
زیارت قدرت جاتی ہون کچھ لوگ بطور رہبری میرے ساتھ چلین بہت سے آدمی جو شوق دیدار مین
بیقرار تھے ملکہ اشرار جادو کے ساتھ ہوے زمرد شانی نے کہا کہ خداوند کے پاس تم تنہا جانا اور کسیکو
اپنے ہمراہ وہان نہ لیجانا خود ہی اُنسے عرض کرنا کہ حضور نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم بروز قتل مسلمانان ضرور
آئینگے مین حسب الحکم قدرت حاضر ہوئی اور شرف قدمبوسی حاصل کیا اب خداوند میرے ہمراہ تشریف لیچلین
ملکہ اشرار جادو یہ سب باتین سُنکر ایک تخت سحر پر بیٹھکے طرف اُس پہاڑ کے روانہ ہوئی تخت تھوڑی دیر
مین اُس پہاڑ پر آکے اُترا ملکہ اشرار جادو کے سب آدمیون کو تو وہین چھوڑا ایک واقف کار کو ساتھ
لیکر اُس مقام تک آئی وہ شخص بھی اُس گوشے تک پہونچا کے پلٹ گیا ملکہ اشرار جادو نے جیسے ہی قدم آگے
بڑھایا دیکھا ایک مرد پیر نہایت مسن ڈاڑھی مانند زلف محبوب دراز بلکہ کچھ اُس سے بھی سوا عجیب تکلفات
سے آراستہ تاج جڑاؤ نگار مرصع کار جیسے بڑے بڑے گوہر جڑے ہوے سر پر رکھا ہی پوشاک کی عجیب کیفیت ہی گھڑی
گھڑی رنگ تبدیل ہوتا ہی کبھی اودی کبھی زرد کبھی لال کبھی سبز نگاہ کام نہین کرتی ہی تخت بھی عجیب تکلف کا بچھا ہی
گرد اُس تخت کے تختے روشن ہین پہاڑ پر خوشبودار درخت چارون طرف تخت سے اُگے ہوے ہین اُنمین پھول
لگے ہین عقل کام نہین کرتی کہ پہاڑ پر یہ درخت کیونکر پیدا ہوے غرض ایسی عظم و شان سے وہ ضعیف بیٹھا ہی
جو آجتک بڑے بڑے شاہان جلیل کو خواب مین بھی دیکھنا نصیب نہین ہوا ملکہ اشرار جادو سکتے
کے عالم مین بڑی دیر تک خاموش کھڑی رہی لقاے نقلی نے جب گردن اُٹھائی اور اسکی
طرف متوجہ ہوا تو اُسنے چاہا کہ مین خود جاکر قدمون کو بوسہ دون پھر دل مین سوچی کہ اگر یہ امر خلاف طبع
قدرت ہوا اور اُنھون نے مجھ بد تقدیر کر دی تو مین ابھی جلکر خاک ہوجاؤن یا پانی ہوکے بہ جاؤن
یا کوئی اور آفت ناگہانی نازل ہو یہ سوچکر پھر خاموش جہان کھڑی تھی وہین کھڑی رہی جب لقاے
نقلی نے دیکھا کہ میرا رعب اسکو مانع کلام ہی سر اُٹھایا ملکہ اشرار جادو کی تو آنکھین اسکی طرف تھین ہی
جیسے ہی اُسنے سر اُٹھایا ملکہ اشرار جادو نے جھک کے سلام کیا اور بڑھکے قدمون کو اپنے بوسہ دیا
لقاے نقلی نے ہاتھ اپنا اسکی پشت پر پھیرا اور اپنے پہلو مین بٹھایا تعریفین اسکی کرنے لگا کہ تو نے بہت
بڑا کام کیا مین نے تجھکو اپنا بندہ خاص قرار دیا اور اب دیکھ تیرا کیا مرتبہ کرتا ہون کہ جو آجتک بڑے
بڑے بادشاہون کو ممکن نہوا ہو ملکہ اشرار جادو گردن نیچی کیے ہوے ادب سے جواب دے

رہی ہو ڈرکے مارے بات اسکے منھ سے نہین نکلتی ہی لقاے نقلی نے کہا کہ ذرا تو اپنا منھ تو اُٹھا مین تیری صورت
دیکھون اسنے گردن اُٹھائی لقاے نقلی نے کہا کہ مین پہلا مرتبہ تیرا بڑھاتا ہون کہ تیرے حسن کو دونا
بناتا ہون یہ کہکے ایک رومال نکالا اور ملکہ اشرار جادو کو دیا کہا کہ اسکو اپنے منھ پر پھیر ابھی تیرا حسن
مثل حوران جنت کے ہو جائیگا تجھسے حسن مین کوئی مقابلہ نکر سکیگا ملکہ اشرار جادو نے خوشی خوشی
اُس رومال کو اپنے منھ پر پھیرنا شروع کیا رومال مین بیہوشی کا کلپ دیا ہوا تھا دو ہی تین دفعہ منھ پر
پھیرا تھا کہ بیہوش ہو کر گر پڑی لقاے نقلی نے اسکو اپنے آگے تخت پر ڈال لیا اور تخت کی کل
پر ہاتھ رکھا تخت اونچا ہو لقاے نقلی تخت اُڑاتا ہوا پہاڑ سے طرف میدان نخوت کے چلا اُسوقت
آکر پہونچا کہ یہان سب لوگ اسکا انتظار کر رہے تھے اور زمرد اور نخوت مع فوج دریا موج تلوارین
برہنہ ہاتھون مین لیے آمادہ قتل مسلمانان کھڑے تھے میدان نخوت شیر سر مین اور ساکنان شہر
جو بہر تماشا آئے تھے چارون طرف اسقدر جمع تھے کہ مرغ نظر کو بھی نکل جانیکا راستہ نہین ملتا تھا
لقاے نقلی نے بیچ مین میدان کے اپنا تخت ہوا پر قائم کیا کہ زمرد ثانی کی نگاہ تخت پر پڑی دیکھا
لقاے بے بقا تخت پر سوار ہی آگے ملکہ اشرار جادو مثل مردے کے پڑی ہین اسکو تعجب ہوا اور
نخوت شیر سر سے کہا کہ ملاحظہ فرمائیے خداوند تشریف لائے ہین مگر عجب کیفیت ہی آگے ملکہ اشرار جادو
مردے کی طرح پڑی ہین یہ کیا ماجرا ہی نخوت نے کہا اسمین بھی کوئی مصلحت خداوندی ہوگی کیونکہ
کوئی امر خداوند کا ایسا نہین ہوتا ہی جو خالی مصلحت سے ہو جب سب کی نگاہین تخت کی جانب لقاے
نقلی نے مخاطب پائین کرکے خنجر نکالکر نعرہ کیا کہ منم عمرو ثانی عیار صاحبقران ثانی او زمرد ثانی
اب تو کہان بھاگکے جائیگا یہ کہکے خنجر ملکہ اشرار جادو کے گلے پر پھیر دیا گردن اسکی کٹ گئی اور خون بہنے
لگا اسکے مرتے ہی لشکر اسلام اپنی حالت اصلی پر آگیا عمرو ثانی نے سر ملکہ اشرار کا کاٹ کے
جہان زمرد اور نخوت کھڑے تھے پھینک دیا اور وہانسے برنجیل پلٹ کے حسب وعدہ مہرہ سفید
نقب مین پھونک دیا یہان امیر ثانی نعرہ کرکے باہر نکل آئے اور دار و گیر کرکے اپنے تیئن میدان
نخوت مین پہونچایا یہان آکے جو دیکھا تو سردار مانند ابر نوبہار لشکر کفار پر برس رہے ہین سواران
کفار بھاگتے ہین مگر بھاگنے کی راہ نہین پاتے چارون طرف سے گھرے ہوے ہین امیر ثانی نے
بھی بیچ مین لشکر کے آکے نعرہ کیا کفار کی اور بری کیفیت ہوگئی آپسمین کٹنے لگے ایسے بدحواس ہوگئے
کہ اپنے یہان کے سردارون کو نہ پہچانا غرض بڑے عرصے تک لشکر اسلام نے کفار کو تباہ کیا جب زمرد ثانی
اور نخوت نے یہ کیفیت دیکھی اور خیال کیا کہ اب تھوڑی دیر مین سپاہ کے پاؤن میدان جنگ
سے اُٹھ جائینگے آپسمین صلاح کرکے طبل بازگشت بجوا دیا اور پلٹ گئے ادھر سرداران اسلام بھی مع
صاحبقران ثانی پلٹے اور اپنی اپنی بارگاہون مین آئے یہان جو پہونچے تو دیکھا کہ بارگاہون کی
عجب کیفیت ہی کوئی بارگاہ جل گئی ہی کوئی گر پڑی ہی اسباب کا نام نہین مال و متاع خزانہ جو کچھ تھا
اسکا کہین نشان نہین ملتا سرداران اسلام بہت متعجب ہوے کہ یہان نگہبان بھی موجود تھے کل اسباب
کون لیگیا اور خیمے کسنے آکر جلا دیے نگہبانون کو نہ معلوم ہوا اگر ہم لوگ تو ضرور دیکھتے نگہبانون کو طلب
کیا اور انسے دریافت کیا کہ خیمے کسنے لوٹ لیے اور آگ کسنے لگا دی اُنھون نے کہا ہمکو اسکا مطلق ہوش

نہین ابھی ہمنے خیال جو کیا تو معلوم ہوا کہ نیچے چلے اور گرے پڑے ہین ہم لوگ خود سخت متعجب تھے تب امیر ثانی
اور عمر ثانی نے کہا کہ آپ حضرات کو اشرار جادو نے سحر کرکے پتھر کا مارا یا تھا اور آج اپکی تاریخ قتل مقرر ہوئی
تھی خدا نے اپنا فضل شریک حال کیا اور حقیقت امر تو یہ ہے کہ عمر ثانی نے آج بہت بڑا کار نمایان کیا
کہ کافرون کے ہاتھ سے جان بچائی تب سب کو معلوم ہوا کہ ہم کو مبتلائے سحر کرکے نیچے لوٹ لیے اور جلا دیے
سردارون نے اس شب تو انھین بارگاہون مین امیر ثانی کے آنیکا اور اپنی فتح پانیکا جشن مقرر کیا
اور امیر ثانی کو سب نے نذرین دین یہ لوگ تو ادھر مصروف عیش و نشاط ہوئے ادھر زمرد اور نخوت
جو اپنے قلعہ مین بیٹھ رہے گئے تو اپنے وزرا امرا کو جمع کیا اور بزم مشاورت قرار دی اور یہ رائے چیغ کی کہ اب
خدا پرستون سے کیونکر مقابلہ کیا جائے یا انکے مقابلے سے باز رہین کسی طرف نکل چلین کیونکہ اشرار جادو
کے مارے جانے سے اور امیر کے آنے سے لشکر اسلام کو بڑی قوت ہو گئی ہے ان سے سربر ہونا دشوار
ہے اگر ایکا مقابلہ کرینگے تو ہمارے حق مین اچھا نہو گا نخوت کے وزیر خوش تدبیر نے یہ صلاح دی
کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ بات ہے کہ آج کی رات خدا پرست بہت مضمحل ہونگے اُنپر شبخون مارین
کیا عجب ہے کہ یہ لوگ اس طرح زیر ہو جائین اور قتل ہون نخوت نے اس بات کو بہت پسند کیا
اور سامان شبخون کو حکم دیا لشکر تیاری شبخون مین مصروف ہوا تیاریان ہونے لگین جبکہ سلطان
زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب پردہ مغرب مین پوشیدہ ہوا اور شہنشاہ شب زندہ دار نے
فوج ثوابت و سیارگان کو ہمراہ لیکر قصد شبخون کیا تو نخوت شیر سر نے اپنی سپاہ کو قلعہ کے اندر درست
کیا اور آپ اور زمرد ثانی قلعہ کے میدان مین ٹہلنے لگا جب زلف لیلائے شب کمر سے گذری اور
گھڑیال نے گجر بجایا نخوت شیر سر اپنی فوج دریا موج کو ہمراہ لیکر قلعہ سے باہر آیا اور لشکر اسلام
کیطرف متوجہ ہوا یہان وہ وقت ہے کہ اہل اسلام اپنے اپنے مقامون پر گرم خواب ہین چوکیدار حفاظت کر رہے ہین
کہ کان مین آواز سم اسپان کی آئی چوکیدار سمجھے کہ برائے مدد نخوت شیر سر و زمرد ثانی کہین سے فوج آئی ہے
اسوقت داخل اس قلعہ مین ہوا ہے یہ سوچ رہے تھے کہ سامنے سے کچھ روشنی معلوم ہوئی خیال جو کیا تو
معلوم ہوا کہ روشنی اسی طرف آتی ہے تب تو چوکیدار گھبرائے آپسمین کہا کہ یہ روشنی اور لشکر اس طرف
کیون متوجہ ہے بعض نے کہا شاید کوئی سردار ہمارے لشکر کا پیچھے رہگیا ہوگا وہ اب آیا ہے بعض نے کہا
کہ بھلا سردار کو اسوقت آنے کی کیا ضرورت تھی کیا اسکو کہین شب کو اترنے کی جگہ ممکن نہ تھی یہ
باتین ہو رہی تھین کہ لشکر نخوت شیر سر نے آکر سب کو گھیر لیا اب تو پکارے اور چوکیدار بہت گھبرائے
خیمے مین امیر ثانی کے آئے امیر ثانی کو مدت سے آنکو راحت نصیب نہوئی تھی اس دن جو کچھ امن ملی و جنگ
سے بھی فرصت پائی تھی آرام کیا تھا پکارون سے آنکھ جاگا یا تمام ماجرا سنایا امیر تلوار اٹھا ہاتھ مین لیکر اٹھے
اب جو خیمے سے باہر آئے تو دیکھا یہان عجیب ہنگامہ برپا ہے سرداران لشکر نخوت شیر سر طنابین خیمون کی کاٹ
رہے ہین امیر ثانی شیرانہ نعرہ کرکے جا پڑے تلوار چلنے لگی نعرہ امیر کی صدا جو بلند ہوئی سرداران اسلام
بھی چونک پڑے سب تیغین لیکر ٹوٹ پڑے شمشیر زنی ہونے لگی یہان سب سرداران اسلام مسافت جنگ
اٹھائے ہوئے اشرار کے سحر کی ایذا کا صدمہ ایسا پہونچا تھا جسکے سبب سے کسی مین طاقت و قوت باقی نہین
رہی تھی صرف جرأت سے کارزار کرتے تھے اور لشکر نخوت شیر سر مین سب توانا و تندرست تازہ فوج

تکبیر لیکن اہل اسلام نے کچھ خوف نہ کیا بیدرنگ کفار کو قتل کرنے لگے جسکو جدھر سے آگے بڑھا ہوا پایا اُسکو کوٹ
کے مار ڈالا لڑائی کا عجب انتظام کر لیا کہ ایک جانب تو صاحبقران ثانی دوسری جانب شاہزادہ بدیع الملک
ایک جانب رستم ثانی ایکجانب ایرج ایک طرف شاہزادہ امیر الزمان ایک رخ شاہزادہ سکندر فرخ لقا
سب سرداران نامی وگرامی ہر جانب گرم جنگ ہوئے لشکر کفار کو محصور کر لیا کسی طرف بھاگنے کا راستہ نہ پایا ایسا تلوار
چلی کہ زمین جنگ دریاے خون تھی حباب دار سرہاے کفار بہتے پھرتے تھے لشکر کفار چاہتا تھا کہ بھاگ جائے
مگر اہل اسلام نے لڑائی کا بندوبست ایسا کر لیا تھا کہ کوئی اُس حصار کے باہر نہیں نکل سکتا تھا آخر کار فوج
کفار میں تلاطم پڑ گیا بعض بعض کی زبان سے صداے الامان بلند ہو گئی نحوت او نہ مرد نے جو یہ کیفیت اپنے
لشکر کی دیکھی دل میں خیال کیا کہ ایسا نہو تھوڑی دیر میں فوج سب منحرف ہو جاے اور امان طلب کرے تو
مجھ سے بھی نہ بن پڑیگا یہ سوچ کے دونوں کافروں نے پکار کر کہا کہ اے سرداران لشکر اگر تم میں اب کوئی بہادر نہیں
باقی ہو میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ امان طلب کرو بلکہ جسکو اپنی جان پیاری ہو وہ نکل جاے ہم لوگ خود لشکر
اسلام سے مقابلہ کرینگے کیا ہمنے تمھارے بھروسے پر لشکر اسلام کے مقابلے کا قصد کیا ہی بلکہ اپنے زور بازو کے
بھروسے پر جنگ آغاز کی ہی جسکو اپنی جان آبرو سے زیادہ عزیز ہو ہمارے لشکر سے نکل جائے اور اب ہماری
لڑائی کا تماشا دیکھے کہ ہم کیونکر سرداران اسلام کو سر میدان زیر تیغ کرتے ہیں یہ جز مرد اور نحوت نے پکار کے
کہا بعض کافروں کو تقاضاے شتاب کر دیا تیر و کمان ہاتھ میں لیکر لشکر اسلام پر مینھ تیروں کا برسانے لگے لیکن
یہ جری کب مانتے ہیں اسکا بھی کچھ خیال نہ کیا گو بہت سے سردار اس حملے میں گھائل بھی ہوئے مگر لشکر اسلام کے
سرداروں نے بھی لڑائی میں جانیں لڑا دیں اور پھر سپاہ کفار کو مارنا شروع کیا لکھا ہی کہ تمام رات دونوں لشکر
مصروف حرب وپیکار رہے جب شہسوار توسن فلک یعنی خورشید خاور نیزہ خطوط شعاعی لیے ہوئے فوج
ستارگان کو شکست دیکے جلوہ افروز چرخ نیلی ہوا تو سپاہ کفار بہت کر رہگئی اور سب نے ہمت ہار دی بس
نحوت شیر سر یہ معرکہ دیکھکر نیزہ ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پکار کے آواز دی کہ کہاں ہیں امیر ثانی میدان
میں آکر مردان عالم سے آنکھیں چار کریں صاحبقران ثانی نے اپنا مرکب صبا رفتار آگے بڑھایا اور سامنے
اس ملعون کے آئے اسنے کہا او حمزہ ثانی لا کیا وار رکھتا ہی امیر ثانی نے فرمایا ہمارے یہ دستور نہیں
کہ پیشدستی کریں جب تیرے حربے سے خدا بچائیگا ہم بھی اپنا وار کرینگے یہ سنکر اُس ملعون نے امیر ثانی
پر نیزے کا وار کیا امیر ثانی نے اُسکو خالی دیکر اپنا نیزہ سنبھالا اور بڑھ کر اُسکے نیزے سے لڑا کر ایک ٹکان
ایسی دی کہ نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا نحوت شیر سر بہت خفیف ہوا اور جھلا کے تلوار پر ہاتھ ڈالا امیر نے
بھی میان سے شمشیر آبدار کو نکالا اسنے وار تلوار کا کیا امیر ثانی نے تلوار اسکی تلوار پر روک کر دھار
بچاکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اس نے چھڑانا چاہا کہ دوسرے ہاتھ کی مدد سے اپنے ہاتھ کو چھڑا لے مگر کیپ
طاقت بھی بہت زور کیا ہاتھ کو امیر ثانی کے جنبش بھی نہوئی اسنے جھلا کے ہاتھ ہٹا لیا اور دوال کمر میں ہاتھ
ڈال دیا زور ہونے لگا تھوڑے عرصے میں دونوں گھوڑے سے زمین پر آگئے ہوئے آئے امیر کے پاؤں
جیسے ہی آشناے زمین ہوئے یہ نعرہ کرکے اور زور کرکے نحوت کو لے دوڑے اکیس قدم پر لاکے ہکا مارا
ایک ہی زور میں سر سے اُسکی خود سر کو بلند کیا اور چرخ دیکر زمین پر اس زور سے پٹکا کہ استخوان اس
ملعون کے ریزہ ریزہ ہو گئے لشکروں سے صداے تحسین وآفرین بلند ہوئی لشکر اسلام نے چاہا

لڑکا زون کو پھر قتل کرین مگر سب سپاہ نے امان طلب کی اور اطاعت امیر ثانی کی قبول کی زمرد ثانی نے جو یہ معرکہ دیکھا کچھ لوگ اپنے ہمراہ لیکے ایک جانب بھاگ نکلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا یہان امیر ثانی بعد فتح و فیروزی کے قلعہ مین داخل ہوئے دیکھا قلعہ بہت وسیع اور مستحکم بنا ہی صاحبقران ثانی چارون طرف قلعہ کے گئے اور سب مقامات دیکھے زندان خانہ مین جب داخلا امیر ثانی کا ہوا دیکھا ایک جوان حسین مہ جبین تاج شاہی سر پر لباس کمتر زیب جسم فریاد کر رہا ہی انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ بہت مدت سے قید ہی امیر کو جو اس جوان نے دیکھا جھک کے سلام کیا صاحبقران کو اُسکے حال پر رحم آیا بشفقت پاس جاکے فرمایا کہ کیون اے جوان تاجدار تیرا کیا نام ہی تجھسے کیا خطا سرزد ہوئی جو یہان قید ہوا اُس جوان نے جو امیر کو اپنے حال پر مہربان پایا کہا کہ مین بدنصیب اس ملعون کا گنہگار نہ تھا میرے والد نامدار خاور زرین قبا اس سرزمین کے حاکم تھے یہ ملعون اُنکا مقرب تھا ایک روز مجھ والد نامدار اپنے بد کردار سے آزردہ ہوئے اس نمک حرام نے بکر اُنکو گرفتار کیا اور قتل کرکے لاشہ اُنکا دریا مین پھنکوا دیا مجھکو بہت منع کی مگر اسنے ایک نہ مانی اس زندان بلا مین قید کیا امیر ثانی کو بہت رحم آیا اپنے ساتھ والون سے فرمایا کہ قید اس جوان کی کاٹ دو سب حسب الحکم فورا قید اُسکی کاٹی اُسنے رہائی پاکے صاحبقران ثانی کے قدمبوسی کی اور بصدق دل مشرف باسلام ہوا امیر ثانی نے نام اُس جوان کا دریافت کیا اُس نے دست ادب باندھکے عرض کی کہ نام میرا خورشید بیدار بخت ہی امیر ثانی نے اُسکو اس قلعہ کا حاکم کیا اور ایک شب وہان رونق افروز رہے دوسرے روز بیابان نحوست سے کوچ کیا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر ہوگا۔

اب دو کلمہ داستان بجنگان وزیر زمرد ثانی جسکو زمرد نے چاہ بابل کی طرف روانہ کیا ہی ملاحظہ فرمایئے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا مخمس عوض ساقی نامہ

پھیری پھری سکتا رہے نہ یا تو پھر کیا
آیا ہو مین ہون مین تیرے گو اجیتا تو پھر کیا
زخمون کے ناخنون سے زیبایش ہوگی
ناصح یہ گریبان تو نے سیا تو پھر کیا
جادو فن کی جانب ہو کر جادو دانی
کب نکلے کے رہو گے جتنے مین ہو ملا ہی
اس وقت مین جو مجھ تک پہونچے تو واہ واہ ہی
عشاق کو خیال ناموس و ننگ کیسا
شنشاہی دوا نے جب لی یا تو پھر کیا

پھر اور دل جگر کو سینہ سیا تو پھر کیا
خنجر تلے کسی نے تک دم لیا تو پھر کیا
چھلنی جگر جو نگاہ ابرو کے غمزی کی
سینے مثال ہی آوازہ لن ترانی
ملیے اگر جنون سے ہو لطف زندگانی
ہچکی لگی ہوئی ہی ہو خون نہ آہ آہ ہی
گر فصد بعد میرے کھلے کہا تو پھر کیا
بدنامیون کا ڈر کیا مانند شاد رسوا
پھرہ رہ گذر دلن دیار محبوب با وفا در حلبیا یان جانز ل جا گز نا سیدان

ای چارہ گر مرے پر چارہ کیا تو پھر کیا
ہم وحشیون کو جسدم خواہش ہوئی اتو کی
گر قطع ہاتھ ہوتے تب فکر کر رفو کی
سولی پہ عشق قاتل چڑھے مسیح ثانی
ہی خضر آب حیوان تم نے پیا تو پھر کیا
جو دم ہوا وہ اوہین ہو سانس کی گا مگا ہ ہی
کہتے ہین قیس و وامق مجھے ہو گئے ہین شیدا
سودا ہوا ہون عاشق کیا پاس گی رو کا

سمند قرطاس پہ بعد داشہب خامہ یون جادہ فرسائی فرماتے ہین شعر | رہ نوردان وادی حیرت

کی نگار ندا ین بعد شکست | ناظرین والا مقام وسامعین ذوی الاحترام کو ضرور یاد ہوگا کہ قبل ازین

نے قبل تحریر کیا ہی کہ بجنگان وزیر زمرد ثانی ملکہ اسرار جادو کو نذر مرد و دیگر طرف چاہ بابل حسب الحکم زمرد روانہ ہوا تھا بعد قطع منازل و طی مراحل گذر اسکا ایک صحرائے پر فضا و فراخ دلکشا مین ہوا بجنگان نے جو اس صحرائے سراپا بہار کو دیکھا اسکو سکتا ہو گیا کہ یہ جنگل ہی یا کسی بادشاہ

عالیجاہ کا باغ ہو عقل کام نہین کرتی جس طرف نگاہ جاتی ہو طرفہ بہار نظر آتی ہو عجیب قدرت رب ذوالمنن ہو
صحرا رشک گلشن ہو ہر چیز پیجوش بہار ہو یہ قدرت پروردگار ہو انواع و اقسام کے پھول کھلے ہین خوشبو
آرہی ہو بہار زر گل لٹا رہی ہو قدرت باغبان قضا و قدر ظاہر ہو درخت ایسے باقاعدہ لگے ہین کہ معلوم ہوتا
ہو کسی صناع باغبان نے انکو ترتیب دیا ہو فاصلے ایسے چھوٹے ہین کہ چمن بندی کا دھوکا ہوتا ہو گرد پھول اُن
درختون کے خودرو درختون کی قطار سے مہندی کی ٹٹی کا گمان ہو طیور خوش خوش ہر شاخ پر بیٹھی ہین
نہ صیاد کا کھٹکا نہ گلچین کا دھڑکا بلبلین زمزمہ سرائی کر رہی ہین قمریان قدرت خدا کا دم بھر رہی ہین تمام
صحرا مشک بیز عطر خیز ہو رہا ہو ایک جانب گل نرگس کی دیدہ بازی ایک سمت سوسن کی زبان درازی
مسی مالیدہ لب دکھانا غنچون کا مسکرانا صبا کا گلون سے اٹھکھیلیان کرنا لطف بہار کا دم بھرنا سبزی کا
لہکنا طائران صحرا کا چہکنا قطرات شبنم جو سبزے پر گرے ہین ظاہر ہوتا ہو کہ فرش مخمل سبز پر در خوش آب
ٹکے ہین ایک طرف دور تک نہر مصفا رواں ہو یہ بھی عجیب سماں ہو پانی مین عکس گلزار دہی باغ
کی دونی بہار ہو حباب جو نہر سے سر اُٹھاتے ہین مانند نجوم چرخ زنگاری نظر آتے ہین نہر شاہد
باغ کی آئینہ دار ہو عروس بہار کا عجب سنگار ہو بختگان نے جو صحرا کا یہ عالم دیکھا اسے بڑا عجب
ہوا اسی سوچ مین چلا کہ یہ صحرا ہو یا کسی کا باغ ہو یا کوئی طلسم ہو اپنے دل سے باتین کرتا ہوا
چلا جاتا تھا کہ ایک گوشے سے کچھ آدمیون کے باتین کرنے کی آواز آئی بختگان اُس طرف یہ سوچ کر
چلا کہ انسے یہ حال معلوم ہو جائیگا جب اس گوشے کے قریب پہونچا دیکھا کہ چند کاہ فروش گھانس کے
گٹھے لیے بیٹھے ہین انداز سے معلوم ہوتا ہو کہ اور ساتھی انکے ابھی نہین آئے ہین یہ اُنھین کے منتظر ہین بختگان
انکے پاس آیا کیفیت اُس صحرا کی دریافت کرنے لگا کاہ فروشون نے جواب دیا کہ یہ صحرا رشک چمن اس
وجہ سے ہو کہ یہان تخیل بے قال و قیل سکونت پذیر ہو یہ سنکر بختگان نے پوچھا کہ تخیل بے قال و قیل
کون صاحب ہین یہان کیون فروکش ہین انکا خاص مکان کہان ہو کاہ فروشون نے کہا کہ تخیل بے قال
و قیل وزیر مکرم اور دستور معظم زینت پہلو قوت بازو خداوند افلاک جادو کے ہین اس صحرا مین برائے
سیر و شکار اکثر تشریف لاتے ہین جنگل کو رشک گلشن بناتے ہین مکان جنت نشان انکا شہر افلاکیہ
مین ہو کہ جہان افلاک جادو خدائی کرتا ہو بختگان نے کہا کہ اگر کوئی زیارت خداوند
افلاک کی چاہے تو وہ کس ذریعے سے وہان تک جائے کاہ فروشون نے کہا کہ خداوند اپنا
جمال باکمال کسی کو نہین دکھاتے ہین دیکھنے والے تاب نظارہ نہین لاتے ہین اگر کسی کا کوئی مطلب ہوتا ہو
تو وہ تخیل بے قال و قیل سے بیان کرتا ہو تخیل خداوند کی خدمت مین عرض کر دیتے ہین جیسا جواب پاتے
ہین سائل کو سناتے ہین بختگان نے کہا کہ ملاقات تخیل بے قال و قیل سے کیونکر ہو کاہ فروشون
نے کہا سامنے تھوڑی دور جاؤ بارگاہ تخیل بے قال و قیل ملیگی دربانون سے اپنی اطلاع کرا جب انکو خبر
ہوگی تمکو اندر بلا لینگے تعظیم و تواضع سے عزت بڑھائینگے پھر جو کچھ تمہارا مطلب ہو اُسکو عرض کرنا یقین ہو
مطلب حصول ہوگا دل نہ ملول ہوگا مدعا برآئیگا غنچہ مراد کھل جائیگا بختگان کاہ فروشون سے یہ بات سنکر
جدھر کا پتہ انھون نے دیا تھا اُس طرف چلا تھوڑی دور چلے اسنے دیکھا کہ ایک بارگاہ زربفتی بعد
عظم و شان استادہ ہو گرد اُس بارگاہ کے اور چھوٹے چھوٹے خیمے ہین بہت سے آدمی

اس بارگاہ زربفتی کے دروازے پر بیٹھے ہیں ایک قفس طلائی رکھی ہوئی ہی کہار بز زرد وردیان پہنے ہوئے
بھاری پگڑیان سرون پر رکھے ہوئے پاس اُس قفس کے کھڑے ہیں اور بھی تھوڑے سے آدمی پوشاک
نفیس پہنے باریک ململ کے دوپٹے صندلی رنگے ہوئے کنارے مقیشی سینچے ہوئے سرون سے باندھے
ہوئے قریب اُس قفس کے کھڑے ہیں بختگان سمجھا کہ اب شاید برائے سیر تخییل سب قال وقیل سوار
ہوگا بہتر ہی کہ مین بھی یہین ٹھہرون اپنی اطلاع نکراؤن جب سوار ہونے کو آئیگا میرا بھی سلام ہوجائیگا
یہ سوچکر بختگان قریب قفس کے آیا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دیکھا اسنے ایک جوان نے پردہ بارگاہ
کا اُٹھایا جو آدمی بعہدۂ پاسبانی در بارگاہ پر بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دو رویہ صفین باندھ
کے مجتمع ہوگئے کہ اندر سے ایک مرد ضعیف باریش سفید قباے زربفتی پہنے سر پر گوشے دار پگڑی
باندھے ہوئے ایک عصا ہاتھ مین باہر نکلے پیچھے اُنکے کئی خدمتگار پگڑیان باریک ململ کے دوپٹون
کی جنمین مقیشی انچل ٹکے ہوئے سے باندھے ہوئے ہاتھون مین خاصدان لٹیا گڑگڑی لیے ہوئے
نکلے پاسبانون نے جھک کے سلام کیا اور لوگ جو وہان پر کھڑے تھے سب برائے سلام جھکے وہ مرد ضعیف
سب کے سلام لیتا ہوا قفس کے قریب آیا بختگان آگے بڑھا جھک کر سلام کیا مرد ضعیف نے جواب سلام
دیکر پوچھا اے شخص تو کون ہی کہان سے آیا ہی کیا مطلب رکھتا ہی بختگان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ
فدوی بہت دور سے آپ کے حسن اخلاق کی تعریف سنکر حاضر خدمت فیضدرجت ہوا ہی امیدوار
ہی کہ صحبت فیض موہبت مین شرف باریابی سے مشرف فرمایا جاوے تخییل نے جو اسکی گفتگو سنی
یہ بھی تو دلیر خداوند افلاک ہو ادب شناسی سے بخوبی ماہر ادب کا جاننے والا ہی اس نے بختگان کو
پہچان لیا اور دل مین خیال کیا کہ یہ بھی کوئی مرد مودب ہی یہ سوچکر تخییل نے کہا کہ آپ یہان تشریف
رکھیں مین ابھی آتا ہون تھوڑی دور برائے سیر جاتا ہون یہ کہکے ایک خدمتگار سے کہا کہ انکو بارگاہ کے
اندر لیجاؤ بصد اعزاز کرسی پر بٹھاؤ مین بھی آتا ہون خدمتگار بحکم پاکر بختگان کو لیکر بارگاہ مین آیا
کرسی پر بٹھایا تھوڑی دیر کے بعد بختگان نے دیکھا کہ کچھ آدمی خوش لباس اور آئے بختگان سے صاحب
سلامت کرکے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اسی طرح سے ایک ایک دو دو آدمی آتے گئے اور کرسیون پر
بیٹھتے گئے جب تھوڑا عرصہ ہوا تو وہی مرد ضعیف سیر کرکے واپس آیا پردہ بارگاہ کا اُٹھا سب حاضرین بہ
تعظیم اُٹھ کھڑے ہوئے تخییل اندر آیا سب نے سلام کیا سلام لیکر تخییل بھی اپنے مقام پر بیٹھا اور
بختگان سے مخاطب ہوکر کہا کہ اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث ارشاد
فرمایئے بختگان نے جو تخییل کو مہربان پایا اپنی کیفیت بیان کرنے لگا کہ اے وزیر اعظم دستور معظم
مین خاندان عالی سے ہون میرے بھی آبا و اجداد شاہان جلیل کے یہان بعہدۂ وزارت پر
ممتاز رہے ہیں اور مین بھی بالفعل زمرد شاہ ابن لقلاے بے لقا کہ جو دعوے خداوندی
کا رکھتا ہی اسکا وزیر ہون شہنشاہ کو اہل اسلام نے بہت پریشان کیا ہی صاحبقران زمن مع خواجہ عمرو
بیت اللہ مین تشریف رکھتے ہیں مگر اُنکے فرزند دلبند امیر ثانی جابجا لشکر کشی کیے پھرتے ہیں ابھی حال
مین ہمارے شہنشاہ سے اور فرزند امیر ثانی سے قلعہ اسبا کل پہ مقابلہ پڑا تھا شہنشاہ نے فرزند
امیر ثانی کو قتل کیا بعد اُنکے ایک سردار لندھور بن سعدان آیا اُس نے لشکر شاہی کو بہت تباہ کیا

آخر کار آدم خوارون کے ہاتھ سے وہ بھی مارا گیا نہیں معلوم اب کیا کیفیت ہی مجھکو شہنشاہ نے طرف چاہ بابل کے
برائے شراکت جلسہ بھیجا تھا مین نے راہ مین یہ خبر پائی کہ وہ جلسہ ملتوی رہا اب خدمت مین شہنشاہ کی جاتا ہون
مجھکو بھی خیال ہوا اسی بات کا ملال ہی کہ فوج شاہی لند حور نے بہت تباہ کر دی ہی اور اب کی بار امیر ثانی
خود مقابلہ کو آئینگے نہیں معلوم کیسی گذرے مسلمان بڑے تیغزن صف شکن ہین علاوہ اُنکی جرأت و بہادری
کے اُن لوگون کے ساتھ عیار طرار ایسے ایسے ہین کہ جنھون نے بڑے بڑے کارہائے نمایان کیے ہین یقین
ہی کہ آپ نے بھی کتابون مین ملاحظہ فرمایا ہو کہ وہ لوگ ساحر نہیں ہین مگر ساحر کُش ہین کیسے کیسے ساحران
جلیل عیارون نے مارے کہ جنکا مثل و نظیر اب ممکن نہیں ہی جب مجھکو یہ خیالات آتے ہین دل گھبراتا ہی
کہ اب شہنشاہ اکیلے ہین کوئی اُنکے پاس ایسا نہیں ہی کہ جو اُنکو رائے احسن دے تجیل نے جو یہ کیفیت
زمرد ثانی کی زبانی بختگان سے سنی بہت افسوس کیا اور اُسکو تشفی دیکر کہا کہ اے بختگان تم نہ گھبراؤ اپنے
شہنشاہ کا پتہ لگاؤ ہم اُنکی مدد کرینگے جو بلا اُنپر آئیگی روکرینگے اپنے خداوند کی خدمت مین لیجائینگے اُنسے سجدہ
کرائینگے ہمارے خداوند اُنکے معین و مددگار ہونگے اگر پھر اہل اسلام سر اُٹھائینگے تو اپنی خطا کی سزا
پائینگے کیا مجال اہل اسلام کی جو یہان تک آسکین یا ہم لوگون کے مقابلے کی تاب لا سکین تھوڑی دیر تک
یہی باتین رہین تجیل بے تال و قیبال نے بختگان کو بہت کچھ تسلی دلاسا دیا کہ یہ خوش ہو گیا
اور کہنے لگا کہ اگر اجازت مرحمت ہو تو مین تلاش مین شہنشاہ کی جاؤن اُنکو تلاش کرکے آپکے پاس
لاؤن آپ خداوند کی خدمت مین لیجائین وہ اُنکی مدد فرمائین تجیل بے تال و قیبال نے کہا اتنی جلدی کیا
ضرور ہی صبح کچھ دور ہی رات تھوڑی باقی ہی علی الصباح جائیے گا مگر جلد تلاش کرکے اپنے شہنشاہ کو لائیے
بختگان نے وہ رات تو انتظار صبح مین بسر کی صبح ہوتے ہی کوچ کیا ادھر تو بختگان تجیل سے رخصت ہو کر
چلا اور ادھر زمرد ثانی شکست کھا کر کوہ نحوت سے فرار ہوا بختگان منزلین طے کرتا ہوا چلا جاتا ہی
تیسرے روز اسکو ایک بارگاہ بلند دور سے نظر پڑی جب بختگان قریب آیا دیکھا بارگاہ کی عجیب
حالت ہی بڑے بڑے چھید پڑے ہین [illegible] جلنے کا نشان بنا ہی طنابون مین ہزارون گرہ ہین پڑی
ہین کچھ لوگ زخمی در بارگاہ پہ بیٹھے ہین مگر بہ نگاہ حیرت چہار جانب دیکھ رہے ہین بختگان پاس اُن
لوگون کے آیا اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ سب تو ملازمان زمرد ثانی ہین ملازمون نے جو بختگان کو
دیکھا سب نے سلام کیا پوچھنے لگے ای وزیر اعظم آپ اتنے دنون سے کہان تھے بختگان نے کہا مین سب
کیفیت روبرو شہنشاہ کے بیان کرونگا میری اطلاع کردو گھبراؤ نہیں مین نے تم سب کا ایک معین پیدا کیا ہی
لوگون نے جاکے زمرد ثانی کو خبر کی کہ حضور وزیر اعظم آئے ہین امیدوار باریابی ہین زمرد ثانی نے
کہا بلاؤ ہرکارون نے بختگان کو خبر دی یہ اندر آیا پایہ تخت زمرد ثانی کو بوسہ دیا عرض کی کہ حضور یہ
کیا کیفیت ہی زمرد ثانی نے ابتدا سے کل کیفیت بیان کی بختگان نے کہا حضور آپ کچھ خوف نہ فرمائین
مین نے وہ تدبیر کی ہی کہ مسلمان اپنی خطاؤن کی سزا پائینگے زمرد ثانی نے کہا کیا تدبیر کی ہی بختگان
نے عرض کی کہ غلام جو قدم مبارک حضور سے جدا ہوا تو طرف بیابان اشترار کے پہونچا وہان ملکہ اشترار
جادو کو حضور کا نامہ محبت ختامہ دیا زمرد ثانی نے جو ملکہ اشترار جادو کا نام سنا بہت غمگین ہوا بختگان
نے بھانپا کہ حضور یہ دار فانی ہی یہان سدا کون رہا ہی جب خداوند لقا سے بے لقا نے بھی چو د

تبدیل کردیا تو ہماری کیا حقیقت ہی صبر فرمایئے اس رنج والم کے عوض وہ تدبیر کیجئے کہ سلمان
اپنی اس خطا کی سزا پائین زمرد شانی اسکے سمجھانے سے خاموش ہوا بختگان نے پھر کیفیت بیان
کرنا شروع کی کہ حضور مین جب بیابان اشرار سے آگے بڑھا تو مجھکو معلوم ہوا کہ وہ جلسہ
موقوف رہا یہ خبر سنکر مین نے قصد ملنے کا کیا راستہ بھول کر ایک اور صحرا سے پر فضا و نواح
دلکشا مین پہونچا حضور وہان کی بہار کی کیا تعریف کرون مین نے آجتک یہ بہار بڑے بڑے
بادشاہون کے باغ مین بھی نہین دیکھی مین حیرت سے چارون طرف پھر رہا تھا کہ مجھکو کاہ فروشون کی
زبانی یہ معلوم ہوا کہ یہان تجیل بے قال و قیل مقیم ہین مین نے دریافت کیا کہ تجیل بے قال و قیل
کون صاحب ہین کاہ فروشون نے مجھے کہا کہ تجیل بے قال و قیل وزیر پر خوش تدبیر عاقل بے نظیر
دستور خداوند افلاک ہو مین نے پوچھا خداوند افلاک کہان فروکش ہین انھون نے
بیان کیا کہ شہر افلاکیہ مین خدائی کرتے ہین مین نے اُن لوگون سے کہا کہ اگر کوئی شخص اُن تک
جانا چاہے اور انکی زیارت سے مشرف ہونے کی امید رکھتا ہو وہ کیونکر خداوند تک پہونچ سکتا ہی
کاہ فروشون نے کہا کہ وہ اپنا جمال باکمال کسیکو نہین دکھاتے ہین کیونکہ دیکھنے والے تاب نظارہ
نہین لاتے ہین اگر کسی کی کوئی غرض ہوتی ہی وہ تجیل بے قال و قیل سے عرض کرتا ہی یہ خداوند
سے بیان کرتے ہین پھر جیسا حکم وہان سے ہوتا ہی وہ کیا جاتا ہی حضور مین نے تجیل
بے قال و قیل سے ملاقات کی واقعی عجب مرد لائق ہی ہمہ دان و ہمہ گیر ہی بڑا خوش تدبیر
ہی مجھسے بھی باعزاز پیش آیا تعظیم و تکریم کرکے میرا رتبہ بڑھایا سب حال میرا دریافت کیا
مین نے کل حقہ بیان کردیا آپکا بھی ذکر آیا تجیل بے قال و قیل نے آپ کے حالات سنکر
بہت افسوس کیا مجھکو ہراسان پاکر دلاسا دیا اور کہا کہ تم اپنے شہنشاہ کو ہمارے پاس لاؤ ہم
انکی مدد کرینگے جو آفت ان پر آئیگی رد کرینگے انکو اپنے خداوند کی خدمت مین لیجائینگے سجدہ کرائینگے
زمرد شانی نے جو سجدہ کا نام سنا کہا ای بختگان وہ خود دعوی خدائی کرتا ہی بھلا مجھکو
وہ سجدہ کیونکر کریگا بختگان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ حضور غلام کی خطا معاف کی جائے
تو غلام اسکا مطلب حضور کو سمجھائے زمرد شانی نے کہا کہو بختگان نے کہا کہ حضور تجیل بے قال و قیل
کا یہ منشا ہی کہ آپ اُسکو سجدہ کرین زمرد شانی نے کہا کہ یہ تو مجھسے کبھی نہوگا کہ مین ایک
ادنی آدمی کو باین قدرت سجدہ کرون بختگان نے کہا کہ حضور کیا ہوگا سجدہ کرنے سے آپکی
خدائی کو کیا نقصان ہوگا اور اسپر احسان ہوگا یہ بات مشہور بھی نہوگی اور کام بھی نکل جائیگا
پیشتر ان لوگون سے عجز و انکسار کیجئے جب آپکا کام نکل جائیگا تو اُنسے اس غرور کا بدلا لیجئے بختگان
نے یہانتک زمرد شانی کو سمجھایا کہ راضی ہو گیا اور کہا کہ ای بختگان بہتر ہی کل یہان سے طرف اُس
بیابان کے چلین بختگان نے عرض کی جب حضور کے مزاج مبارک مین آئے میرے نزدیک تو جلدی
چلنا مناسب ہی زمرد شانی نے وہ رات تو اسی میدان مین بسر کی صبح کو ہمراہ بختگان طرف بیابان
بہار کے چلا بعد قطع منازل و طی مراحل تیسرے روز گذر اسکا اُس صحرا سے پربہار مین ہوا اب
زمرد شانی کے جسم مین ہوا جو لگی اور نظر اسکی گلہاے رنگا رنگ و غنچہ ہاے بوقلمون پر پڑی

پکارنے لگا کہ قدرت مایہ ہین قدرت مایہ ہین میری قدرت دیکھو کیسے کیسے پھول کھلائے ہین مین نے
کیا کیا عجائبات بنائے ہین میرا ثانی کون ہی مین ابھی چاہون ان پھولون کو خشک کردون درخت
جل جائین پانی نہر کا جذب ہو جائے اسکے عیوض نہر آگ سے روشن ہو جائے بختگان نے جو یہ دیکھا
کہ یہ بیہودہ پھر یاوہ گوئی کرنے لگا جاہل جہالت کا دم بھرنے لگا جلدی سے اسکے قریب آیا ہاتھ پکڑ کے
کہا کہ یہ آپکو کیا ہوا ہی ذرا عقل سے کام لیجیے پرائی قدرت پر قبضہ نہ کیجیے کیا آپ نے سب باتین جو جو
مین نے عرض کی تھین فراموش فرمائین زمردثانی نے بختگان سے کہا ای بختگان کیا مجھ مین اب
اتنی بھی قدرت نہین ہی کہ مین ایسے درخت پیدا کر سکون یا انکو خشک کر سکون بختگان نے کہا
حضور اب اظہار قدرت کا موقع نہین ہی اسے پوشیدہ کرنے کا محل ہی جو جو باتین مین نے
عرض کی ہین آپ انکا خیال رکھیے گا کہین تجیل بے قال وقیل کے سامنے یہ نفرمائیے گا کہ مین
قدرت گو ہون مین نے اس سے یہ بات کہی تھی کہ ہمارے شہنشاہ خداوند لقا ہے سب بقا
کے نزنظر ہین اب خود سب انکے اختیار مین ہی لیکن مین انکے خلیفت ہوا اب آپ
نفرمائیے گا ورنہ یہ سب بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا سوائے حسرت وافسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا
زمردثانی اسکے سمجھانے سے خاموش ہوا تھوڑی دیر کے بعد بارگاہ تجیل بے قال وقیل
نظر آئی زمردثانی نے کہا کہ ای بختگان یہی بارگاہ ہی واقعی تو بیچ کہتا تھا کہ بڑی عظمت وشان
سے تجیل بے قال وقیل اس صحرا مین فروکش ہوا ہے یہ سامان تو آجتک کسی بادشاہ
عالیجاہ کی بارگاہ کا نہین دیکھا بختگان نے کہا ابھی آپ نے کیا ملاحظہ فرمایا ہی اندر تشریف لے چلیے
بارگاہ کی سجاوٹ ملاحظہ فرمائیے زمردثانی اسکے ساتھ ساتھ دربارگاہ پر آیا ہرکارون
نے تجیل بے قال وقیل کو خبر دی وہ اپنے مقام سے اٹھکر دربارگاہ تک اسکے استقبال
کو آیا اندر لانے کے بعد عزت مسند زرین پر زمردثانی کو بٹھایا آپ بھی با ادب بیٹھا نہایت قاعدے
سے باتین کرنے لگا زمردثانی سے کیفیت لڑائی کی دریافت کی اسنے کل کیفیت بیان کی اور آخر مین
یہ بھی کہا کہ مجھکو یہ خیال ہی کہ اہل اسلام میرے پیچھے ضرور آئینگے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ آپ کیون
مضطرب ہوتے ہین اگر یہان اہل اسلام آئینگے سزا پائینگے ایک ہی بار سب کو گرفتار کرلونگا اور علاوہ اسکے
اگر وہ یہان تک آئینگے تو کیا پائینگے ہم دو ایک روز کے بعد آپکو خدمت مین اپنے خداوند کے
لیچلینگے وہان کوئی آ نہین سکتا ہی خداوند آپکی عزت افزائی فرمائینگے اگر آپ انسے مدد طلب کیجیےگا آپکو
برائے قتل مسلمانان مدد بھی دینگے وہان کا ایک ایک ادنی جا کر تمام لشکر اسلام کے مبتلائے بلا
کرنے کو کافی ہی اور اگر ایسی ہی کوئی مہم سخت درپیش ہوگی تو خداوند علامہ جن دمامہ کہ عاشق جمال
باکمال خداوند ہین انکو حکم دینگے وہ ایسی ساحرہ ہی کہ جسکے مقابلے مین سامری وجمشید عاجز ہین
خداوند نے تقدیر اسکی ایسی کی ہی کہ وہ کسی کے ہاتھ سے کبھی قتل ہو ہی نہین سکتی آپکے بارہ
مین بھی تقدیر کر دیجیے کہ آپ اہل اسلام پر فتحیاب ہون زمردثانی ہان ہان کر رہا ہی تجیل
بے قال وقیل اسکو تسلی دے رہا ہی کہ وقت غروب آفتاب قریب آیا تجیل بے قال وقیل
نے زمردثانی سے کہا کہ اب اگر مناسب جانیے تو برائے سیر تشریف لے چلیے زمردثانی نے

منظور کیا تجمیل بے قال وقیل نے ایک ہوادار مع اپنی قفس کے طلب کیا فوراً ملازمین گئے اور
ہوادار مع قفس کے لائے آکر عرض کی کہ حضور سواری حاضر ہی تشریف لیچلئے تجمیل بے قال وقیل
مع زمرد شانی کے اٹھا اور باہر آکے زمرد شانی کو ہوادار پر سوار کیا آپ قفس مین بیٹھا کہارون
نے سواریان اٹھائین اور طرف صحرا کے لے چلے تھوڑی دور جاکے کہار پہنچے اور پھر بارگاہ کی
طرف در بارگاہ پر آکے کہارون نے قفس اور ہوادار رکھدیا زمرد شانی اور تجمیل بے قال وقیل
اترے بارگاہ کے اندر آئے اب یہان جو آکے زمرد شانی نے دیکھا تو عجیب کیفیت ہی بڑے بڑے
کی صحبت ہی شعرا محقق داستان سرا تاریخ دان نجومی رمال ہر علم و فن کا آدمی
یہان جمع ہی زمرد شانی و تجمیل بے قال وقیل کو سب نے آتے ہوئے دیکھا تعظیم کو اٹھے
باعزاز تمام سب نے ان دونون کو لاکر مسند پر بٹھایا اب ذکر ہونے لگے کوئی شعر تعریف مین
افلاک کے پڑھتا ہی کسی نے تجمیل بے قال وقیل کی مدح مین قصیدہ کہا ہی کسی نے کوئی غزل
نئی تصنیف کی ہی اسکو سناتا ہی تھوڑی دیر کے بعد بختگان نے کہا کہ ای فرزند خداوند افلاک
آپکی ایسی پاکیزہ صحبت ہی مگر زینت محفل اور آرام دل اس محفل مین نہین ہی تجمیل بے قال وقیل
نے کہا کہ مین نہین سمجھا تمنے کیا کہا بختگان نے کہا کہ یہ محفل اس لائق تھی کہ ساقیان سیمین بر رشک قمر
اس محفل مین حاضر ہوتے جام شراب ارغوانی گردش مین آتا نازنینان پری پیکر حور منظر مصروف
رقص ہوتین تب لطف محفل تھا تجمیل بے قال وقیل نے کہا ای بختگان مین نے شراب سے
توبہ کی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ مین اکثر عملیات کا ورد رکھتا ہون ایسی باتون سے گریزان رہتا
ہون بختگان نے کہا کہ حضور جس زمانے مین عمل پڑھا کیجیے اس زمانے مین ترک کر دیا
کیجیے یہ تو لطف زندگانی ہی جب بختگان نے بہت کہا تو تجمیل بے قال وقیل نے کہا
کہ اگر تمھارا جی چاہتا ہی تو مین نہ پیونگا مگر سامان سب میرے یہان موجود ہی لو ابھی ساقی
پریون کو طلب کرتا ہون ارباب نشاط بھی حاضر ہوتے ہین یہ کہکے تجمیل بے قال وقیل نے حکم دیا
کہ داروغہ میخانے سے کہو کہ فوراً شراب حاضر محفل کرے اور ارباب نشاط بھی بہت جلد حاضر ہون
ملازم یہ حکم پاکر باہر آئے اور میخانے مین جاکر داروغہ کو اطلاع دی ادہر دوسرے ملازم نے ارباب نشاط
کو حکم تجمیل بے قال وقیل سے مطلع کیا ادھر تو گلابیان شراب کی درست ہونے لگین کباب
تیار ہونے لگے کشتیان آراستہ ہوئین ادھر پریوشان حور پیکر حسینان رشک قمر بناؤ سنگار
کرنے لگین کوئی زیور سے اپنے کو آراستہ کر رہی ہی کوئی سرمہ لگا کر تیغ نگاہ کو صیقل کر رہی ہی
کسی نے برائے پامال قلب عاشقان پازیب زیب پا کی ہی کسی نے پیشواز پہنی تھوڑے ہی
عرصہ مین ہر ایک نے اپنی زینت سے فراغت پائی پہلے ساقیان سیمین عذار مہر رخسار گلابیان
شراب کی کشتیان کباب کی لیکر حاضر ہوئے انکے بعد نازنینان حور خصال مہر جمال بصد ناز و ادا
مستانہ چال سے داخل محفل ہوئین ساقیون نے جام شراب سے مملو کیے اور دور چلنے لگا جب
ایک دور شراب ناب کا ہوا اور دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوئے تو بختگان نے تجمیل
بے قال وقیل سے کہا کہ آپ نے شراب نوش نہین فرمائی تجمیل بے قال وقیل نے کہا

اگر مین تو تائب ہو چکا ہون صرف آپ حضرات کے واسطے مین نے یہ انتظام کیا بختکان اُٹھا اپنے ہاتھ مین
صراحی لیکر جام بلوریں مین شراب ارغوانی بھری اور سامنے تجیل بے قال وقیل کے آیا یہ شعر زبان پر لایا

کہیں تو یہی توبہ بھی ہو جائیگی زاہد	بخت قیامت بھی آئی نہین جاتی

بختکان نے ایسی باتین کہین
کہ تجیل بے قال وقیل مجبور ہوا بختکان سے کہا کہ تم کیون اصرار کرتے ہو اسنے کہا اب باتین نہ بنایئے
جام شراب منھ سے لگایئے جب تجیل بے قال وقیل کو کچھ نہ بن پڑا جام شراب اسکے ہاتھ سے لیا اور پی گیا
اور دو مین دور سے شراب کے ہوئے تجیل بے قال وقیل نے ایک نازنین کی طرف اشارہ کیا نازنین
مسکرا کے اُٹھی وسط محفل مین آکے کھڑی ہوئی عقب مین اسکے سازندے بھی آئے جلدی جلدی سب
نے ساز ملائے نازنین نے بعد دو تین گٹکرین لینے کے یہ غزل شروع کی

غزل

یہ جو دوستون مین ذرا دل بہل گیا	فسادتن مین قطرہ خون ہو دل گیا	نکلا جو وہ کبھی کبھی گھر سے تو قتل کیا	سینے سے بھی زیادہ مین نازک ہوا
آنکھین حجاب کی کھلین دم نکل گیا	کسی کو ترسے آنکھ لگی اور بیتاب	دیکھی جو اسنے شمع برانا ہو جل گیا	پھر نشانہ جب طلب مین تڑپ گیا
مین تیر بار دیکھ کے سے سنبھل گیا	پوچھا جو مین نے دل کی کل سے کچھ نہ	پروانہ گرکے شمع کے شعلے پر جل گیا	ہر گستہ مین گوشہ نشین بھی [illegible]
دنیا بھر مین ہمارا محل گیا			بیخود اٹھائے تو خیال عمل کیا

نازنین نے جو یہ غزل گائی محفل کی عجیب حالت ہوئی دو تین غزلین گا کے نازنین
بیٹھ رہی تجیل بے قال وقیل نے زمرد شانی سے کہا کہ اب جلسہ برخاست کیا جائے آپ آرام فرمایئے
کیونکہ ابھی آپ سفر دور دراز سے تشریف لائے ہین بہت تکلیف مناسب نہین ہو زمرد شانی نے بھی کہا کہ بہتر ہی
جلسہ برخاست ہوا زمرد شانی اور تجیل بے قال وقیل اور تمام حاضرین دربار اپنی اپنی بارگاہون مین
آئے اور بستر خواب پر جاکے سو رہے انکو تو اس حال مین چھوڑیئے۔

اب دو کلمہ داستان شوکت بیان امیر شانی کے ملاحظہ فرمایئے

امیر شانی اپنی بارگاہ مین فروکش ہین کہ ہرکارون نے آکے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور زمرد شانی
جو مقابلہ حضور سے بھاگا تھا تو اُسنے جاکر صحرائے بہار مین دم لیا وہان تجیل بے قال وقیل
کہ وزیر ہی افلاک جادو کا اُسنے اُسکو دامن پناہ دیا ہی اور یہ وعدہ کیا ہی کہ ہم تمکو افلاک جادو
کے پاس لیچلین گے وہ بربادی مسلمانان مین تمکو مدد دیگا امیر شانی نے فرمایا کہ افلاک جادو
ملعون کون شخص ہی ہرکارون نے عرض کی کہ حضور ایک ساحر غدار ہی اور وہ ملعون دعوے
خدائی بھی کرتا ہی شاید اب حضور سے مقابلے مین آئیگا امیر شانی نے اُسی وقت عدیل بن
عادی کو طلب فرمایا جب عدیل بن عادی خدمت مین حاضر ہوئے تو امیر شانی نے فرمایا کہ اطلاع
لشکر کا روانہ کرو ہم طرف صحرائے بہار کے کوچ کرینگے عدیل بن عادی حسب الحکم بارگاہ کے
باہر آیا اور اسنے اطلاع لدوانا شروع کیا جب پیش خیمہ روانہ ہو چکا تو امیر شانی نے بصد جاہ و
تجمل طرف صحرائے بہار کے کوچ کیا بعد قطع منازل وطے مراحل تیسرے روز داخلہ امیر شانی کا صحرائے
بہار مین ہوا امیر شانی نے تھوڑا فاصلہ دیکے بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا ہرکارون نے یہ
خبر وحشت اثر تجیل بے قال وقیل کو پہونچائی زمرد شانی نے جو خبر آمد لشکر اسلام سنی رنگ رو متغیر
ہوگیا تجیل بے قال وقیل سے گھبرا کے کہا کہ اب کیا ہوگا مین تو آپ سے عرض کرتا ہی تھا کہ امیر شانی
ضرور میری تلاش مین آئینگے دیکھیے اب کیا ہوتا ہی آپ نے خداوند کی خدمت مین بھی مجکو نہ پہونچا دیا جو

وہ کوئی تقدیر معقول ہماری بابت کر دیتے تجیل بے قال وقیل نے جو ایکو اسدرجہ بدحواس پایا بہت
سمجھایا کہ آپ خاطر جمع رکھیے لشکر اسلام کچھ نہین کر سکتا ہی اور خداوند کی خدمت مین جانے ہی پر تقدیر
تھوڑی موقوف ہی انکو قدرت کے زور سے خبر ہو گئی ہوگی اور کیا عجب ہی جو کوئی تقدیر معقول
بھی کر دی ہو مین آج ہی جاونگا آپکا ذکر کرونگا بختگان نے کہا کہ اگر مناسب جانیے تو شہنشاہ کو
بھی لیتے جایئے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ انکا ابھی جانا مناسب نہین ہی جب مین وہان ایکبار
ہولے ہو آؤن تب انکو لیجاؤن زمرد ثانی نے کہا تو اب آپ مجھکو یہان تنہا چھوڑ جایئے گا جلد آیئے گا ایسا
نہو کہ لشکر اسلام کچھ زیادتی کرے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے لشکر اسلام
آپ سے نہین بول سکتا ہی اور مجھکو کیا کچھ دن تھوڑے ہی ہونگے شاید دو تین گھنٹے کے عرصے مین واپس
آؤنگا پروے ہوا اُڑتا ہوا جاونگا یہ کہکے تجیل بے قال وقیل تو وہان سے روانہ ہوا اور زمرد ثانی
نے بختگان سے کہا کہ اِی بختگان مین جانتا ہون کہ تجیل بے قال وقیل ہیبت لشکر اسلام دیکھکر
بھاگ گیا اب نہ آئیگا اگر مناسب سمجھے تو تم بھی کسی طرف نکل چلو زمرد ثانی نے جو ہر اس کی باتین کین
بختگان نے کہا کہ حضور کا خیال بیجا ہی تجیل بے قال وقیل ایسا نہین ہی واقعی وہ خداوند افلاک
کی خدمت مین آپکی سعی کرنے گیا ہی آپ خاطر جمع رکھیے ہراسان نہ ہو جیے وہ آتا ہی ہوگا یہان
تو یہ باتین تھین وہان تجیل بے قال وقیل تھوڑے ہی عرصے مین دربار افلاک جادو مین پہونچا جاتے
ہی پایۂ تخت کو بوسہ دیا عرض کی حضور زمرد ثانی بیٹا لقاے بے بقا کا جسنے سابق مین دعوے خدائی
کیا تھا مسلمانون کے ہاتھ سے پریشان ہو کر بامید پناہ زیر سایہ دامن دولت آیا ہی امیدوار ہی کہ
خداوند کوئی ایسی تقدیر کرین کہ مسلمانون پر غالب ہو افلاک جادو نے تجیل بے قال وقیل سے
یہ بات سنکے کہا کہ اِی تجیل بے قال وقیل اگر وہ لقاے بے بقا کا بیٹا ہی تو اُسکو ہمارے پاس لاؤ
اس سے سجدہ کراؤ ہم اسکی تقدیر مستحکم کرینگے تجیل بے قال وقیل نے عرض کی خداوند لشکر مسلمانان
بھی آگیا ہی صحراے بہار مین ٹھہرا ہی عجب نہین جو کہیں جنگل بگاڑ دے افلاک جادو نے کہا کہ تم جاکر لشکر
اسلام کو روکو اور زمرد ثانی کو ہمارے پاس لیکر آؤ تجیل بے قال وقیل افلاک سے رخصت ہوا
اور طرف بیابان بہار کے چلا یہان امیر ثانی نے ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ اِی تجیل بے قال وقیل
تمنے کس فراری کو اپنے یہان جگہ رہنے کو دی بہتر ہو گا کہ تم اسکو ہمارے حوالے کرو تا روز سیاہ
ہمارے ہاتھ سے نہ دیکھو کیونکہ ہم اس ملعون کو یا دائرۂ اسلام مین لائینگے یا دوزخ مین
پہونچا دینگے جب یہ نامہ تحریر ہو چکا تو امیر ثانی نے حسب قاعدہ تیغ و سپر و خلعت فاخرہ طلب کیا
خادمون نے حسب الحکم فوراً حاضر کیا اور وسط بارگاہ مین رکھدیا امیر ثانی نے باواز بلند
فرمایا کہ کون صف شکن و تیغزن ایسا ہی کہ جو اس نامے کو تجیل بے قال وقیل تک پہونچاے اور اسکا
جواب شافی لیکر آئے مگر اس امر کا خیال رہے کہ وہ ملعون نامے سے بے ادبی نہ کرنے پاوے امیر ثانی
نے جو یہ فرمایا رستم ثانی اپنے دنگل سے کود پڑے اور آگے عرض کی کہ غلام اس خدمت کو بجا لائیگا
والا نامہ جناب کا لیکر جائیگا امیر ثانی خوش ہوگئے فرمایا کہ رستم ثانی یہ کام تمھین پر زیب ہی
میرا خود بھی یہی ارادہ تھا کہ تمکو پکار کر نامہ دون خیر شکر ہی کہ تم نے خود ہی اس کو گوارا کیا جاؤ خدا حافظ

وہ نگہبان ہے رستم ثانی نامہ لیکر باہر بارگاہ کے آئے ایستادہ اسپ صبا دم طلب کیا ملازمین نے گھوڑا حاضر
خدمت کیا رستم ثانی اپنے ساتھ تھوڑے سے جوان لیکر طرف بارگاہ تجیل بے قال وقیل کے چلے ہرکارے
جو تجیل بے قال وقیل کے موجود تھے یہ خبر لیکر بھاگے اور بارگاہ تجیل بے قال وقیل میں آئے
یہاں وہ وقت ہے کہ تجیل بے قال وقیل افلاک جادو کے پاس سے آیا ہے اور زمرد ثانی کو افلاک
کا حکم شمار بار ہے تشفی دیتا جاتا ہے کہ ہرکاروں نے آکر تجیل بے قال وقیل کو سلام کیا بعد دعا و ثنا
کے عرض کی کہ حضور امیر ثانی کا نامہ رستم ثانی لاتے ہیں بڑے جاہ و تجمل سے آتے ہیں کچھ جوانان
صف شکن و تیغ زن اُنکے ساتھ بھی ہیں مگر سب مسلح و مکمل ہیں تجیل بے قال وقیل مخاطب ہوا
بختگان کی طرف اور کہا اے بختگان یہ نامہ حمزہ ثانی نے کیسا بھیجا ہے اس کا مضمون کیا ہوگا
تم تو ان لوگوں کے قواعد سے آگاہ ہو کچھ مجھکو باہر کرو بختگان نے کہا کہ اے وزیر اعظم اسمین کچھ آپکو بڑا
بھلا لکھا ہوگا کچھ ہمارے شہنشاہ کی مذمت ہوگی کچھ خداوند افلاک کی شان میں کلمات ناروا تحریر
ہونگے تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ پھر تمہارا منشا کیا ہے یہ یہاں نہ آنے پائیں بختگان نے کہا کہ
انکے آنے سے یہاں شر ضرور پیدا ہوگا تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ خیر ہم انتظام کیے لیتے ہیں
انکو وہیں روکے دیتے ہیں یہ کہکے ملازموں کو آواز دی ملازم حاضر ہوئے اسنے کہا ہماری قفس لادو
حسب الحکم فوراً قفس کہاروں نے در بارگاہ پر لگادی یہ ملعون اُٹھا اور تاج وزارت لئے سر پر رکھکر
قفس میں بیٹھ کے طرف رستم ثانی کے چلا اور کچھ سوار اسنے بھی ہمراہ لے بختگان نے جو یہ موکب دیکھا
یہ بھی سوار ہوکے قفس کے پیچھے پیچھے چلا کوس بھر پر آکے اسنے دیکھا کہ رستم ثانی گھوڑے کو پھینکے
ہوئے آتے ہیں پشت پر انکے چالیس ہزار سوار مسلح و مکمل ہیں یہ اپنی قفس سے اترا رستم ثانی
نے جو یہ موکب دیکھا سمجھے کہ تجیل بے قال وقیل خود میرے استقبال کو آیا ہے مصلحت وقت جانکے یہ بھی
اپنے گھوڑے سے کود پڑے سب ہمراہی انکے بھی پیدل ہوگئے ادھر تجیل بے قال وقیل کے اترتے
ہی اسکے بھی ہمراہی مع بختگان کے پیدل ہوگئے تھے اب تجیل بے قال وقیل نے بڑھکر رستم
کو سلام کیا انھوں نے جواب سلام دیا تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ میں شرط استقبال بجالایا اب حضور
اپنا مدعا ارشاد فرمائیں کہ آپ کس قصد سے تشریف لائے ہیں رستم ثانی نے جواب دیا کہ آپکو بڑی
تکلیف ہوئی میں نامہ امیر ثانی کا لیکر آیا ہوں اُسمیں کچھ ضروری باتیں تحریر ہیں آپ سے جواب لیکر
پلٹ جاؤنگا تجیل بے قال وقیل نے جو تیور رستم ثانی کے دیکھے تو اچھے نہ پائے یہ بھی مرد جہاندیدہ
کار آزمودہ ہے سخت کلامی بہتر نہ جانی شیریں زبانی سے کام لیا کچھ اسم پڑھکر اپنے ہاتھوں پر دم کیا
ہاتھوں کو منہ پر پھیرا اور بالکل قریب رستم ثانی کے آکر کھڑا ہوا کہا اے شہریار افسوس ہے کہ
آپ نے سر بیابان فنا سمین کی محض سپہ گری میں اپنی اوقات بسر کی اب جو آپ نے ایک ادنی آدمی
کے واسطے اتنی تیجری جان کا ہی کی اس سے سوائے زحمت کے آپکو اور کیا حاصل ہوا اے شہریار دنیا و للہ
ناپائدار ہے زیست کا کیا اعتبار ہے کیسے کیسے شاہان عالیجاہ انجم سپاہ کیوان تمر بخ حشم دریا نوال یوسف
جمال اس دنیائے فانی سے طرف ملک جاودانی کے بحسرت و افسوس چلے گئے یہ بھی نہ معلوم ہوا
کہ خلقت انکی ہوئی بھی تھی یا برائے تذکرہ فرضی نام رکھ لیے ہیں زندگی میں تو کیسے نام آور و نامدار تھے

صف شکن و جرار تھے کیسے کیسے مکان رفیع الشان بنائے کیا کیا عظیم جاہ دکھائے جب وقت معین کا زمانہ آیا کچھ زور نہ چلا راضی برضا سب چھوڑ کر عزیزون سے منہ موڑ کر تمہارا ہی ملک عدم ہوئے نہ وہ امیری رہی نہ وہ عظیم شان نہ وہ جاہ و جلالت کے نشان یا تو وہ شاہی تھی وہ بجلا ہی تھی یا چند روزون کے بعد انھین کی قبر سے چراغ کسی پر آشیانہ زغن کہین پر سکونت زاغ قطعہ

چشم عبرت بین کشا و حال شاہان را نگر | تاجہ سان از گردش گردون گردان شد خراب
بوم نوبت میزند بر گنبد افراسیاب | پردہ داری میکند بر طاق کسری عنکبوت

اے شہریار جو ذی حیات ہو ایک روز با دل پر سوز ذائقہ مرگ چکھے گا اس ذائقہ کو تا بہ قیامت یاد رکھے گا دست مرگ سے امان نہین کون ہے جو اس سے ہراسان نہین قطعہ

ہیہات باحیات کسے در جہان نماند | از دست مرگ ہیچ کسے در امان نماند
فریاد کر دور رفت ازین بوستان نماند | ہر بلبلے کہ آمدہ در گلشن جہان

اگر کوئی پہلوان صف شکن یا بہادر سیف زن ہے یا حسین مہ جبین نازنین مہر جبین ہے تو کیا ہے سوائے ذات معبود کسکو بقا ہے اے شہریار جب بے ثباتی عالم کی یہ کیفیت ہے تو سب بیکار ہے تاج شاہی کشکول گدائی سے بدتر ہے جوانی پیری کے برابر ہے میرے نزدیک تو یہ امر مناسب ہے کہ آپ اس دنیائے مردنی سے ہاتھ اٹھائین مصروف عبادت پروردگار ہو جائین کہ عقبیٰ کا کام ہے اسکا نیک انجام ہے یہی انسان کے ساتھ جاتا ہے گناہون سے بچاتا ہے تا قیامت آرام ملتا ہے غنچہ آرزو کھلتا ہے آپ میرے کہنے سے بیابان فنا کو تو ملاحظہ فرمائین صرف ایکبار دیکھ آئین پھر آپکو خود ہی حالات منکشف ظاہر ہو جاینگے ان اسرار نہانی سے آپ ماہر ہو جاینگے مجھکو جو کچھ عرض کرنا تھا از راہ خیر اندیشی گذارش کیا اب آپکو اختیار ہے بندہ مجبور و ناچار ہے تجمیل بے قال و قیل نے اس طرح ان کلمات کو شاہزادے سے ضمین چار کر کے ادا کیا کہ کلام اسکا دل پر رستم ثانی کے تاثیر کر گیا رستم ثانی ہمہ تن تصویر بنگئے آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے جب تجمیل بے قال و قیل نے رستم ثانی کو اس حال مین پایا کہا اے شہزادے آپ نے مجھے ارشاد فرمایا میرا عرض کرنا شاید ناگوار طبع مبارک ہوا جب اسنے اس قسم کے کلمات کہے رستم ثانی اپنے ہمراہیون سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ ہم تو اب بیابان فنا کو جاینگے نہ اسنے جانا تو بہت جلد وہان سے پلٹ کے آینگے تم جاکر خدمت میں امیر ثانی کے بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرنا کہ جب غلام سر بیابان فنا سے رخصت پائیگا تو حضور سے والا نامے کا جواب لیکر آئیگا تجمیل بے قال و قیل نے بھی کہا کہ یہ بہتر ہے آپ لوگ بھی جاکر خدمت امیر ثانی مین عرض کردین رستم ثانی بہت جلد واپس آئینگے فوج نے چاہا کچھ کہے مگر رستم ثانی نے مکرر کہا کہ تم لوگوں کو اسمین کیا دخل ہے جو تمسے کہا جاتا ہے ویسا کرو اپنی رائے کو ہماری بات کے درمیان دخل نہ دو اگر کوئی کلمہ زبان سے نکالوگے تو بہتر نہوگا مین اب بے سیر بیابان فنا پلٹ کے نہین آؤنگا جب ہمراہیان رستم ثانی نے یہ سنا اور دیکھا کہ اب رستم ثانی اپنے ہوش مین نہین ہین اور زیادہ تکرار کرنے مین ایسا نہو کوئی بات خرابی کی پیدا ہو اس سے بہتر یہی ہے کہ یہان سے خدمت مین امیر ثانی کے پلٹ چلو جیسا وہ مناسب جانینگے ویسا کرینگے یہان ٹھہرنا بھی خالی از نقصان نہین ہے سب نے یہ سوچکر رستم ثانی کو سلام کیا اور غمگین و محزون طرف امیر ثانی کے چلے خدمت مین امیر ثانی کے آکر سب نے بچشم اشکبار عرض کی کہ حضور عجب واقعہ گذرا رستم ثانی جو حضور سے رخصت لیکر مع والا نامے کے طرف

بارگاہ تجیل کے گئے تھے وہ ملعون خبر پاکے خود استقبال رستم ثانی کے واسطے ایک کوس تک آیا آتے ہی اُسنے نہین معلوم کیا پڑھکر اپنے ہاتھون پر دم کیا اور ہاتھ منھ پر پھیر کر رستم ثانی سے ہمکلام ہوا پھر مذمت دنیا بیان کرکے رستم ثانی کو تسخیر کرلیا اب وہ ساتھ اُس ملعون کے بیابان فنا مین گئے ہین امیر ثانی نے جو یہ کیفیت سُنی بہت افسوس کیا اور کہا کہ مین اُسکا بندوبست کرتا ہون مگر ایرج نوجوان کہ والد نامدار ہین رستم ثانی کی یہ بات سُنکر اُنکو تاب نہ رہی اور اپنے مقام سے تیغہ آبدار ٹیک کر اُٹھے خدمت مین صاحبقران ثانی کے عرض کی کہ اب مجھکو اجازت مرحمت ہو مین اسکا بندوبست کرونگا امیر ثانی نے فرمایا کہ تمھارا جانا مناسب وقت نہین ہے مین کچھ اور انتظام کرتا ہون ایرج نے کہا مین اب بے قتل تجیل بے قال وقیل یا بے لائے رستم ثانی کے نہ مانونگا جب امیر ثانی نے بہت اصرار کیا اور ایرج نے نہ مانا تو مجبور ہوے اُنکو بھی رخصت کیا یہ در بارگاہ پر آئے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے طرف میدان کے مع چالیس ہزار سوار کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال رستم ثانی کا ملاحظہ فرمایئے

کہ تجیل بے قال وقیل نے انکو اپنے دام کلام مین گرفتار کیا اور ہمراہی انکے خدمت مین امیر کے روانہ ہوئے تو تجیل بے قال وقیل نے رستم ثانی کو اپنے ساتھ لیا اور باتین کرتا ہوا طرف صحرا کے چلا بختگان ملعون اخفا رہے سے تعریفین کرتا جاتا ہو کہ اے تجیل کیا کارنمایان کیا ہو سواے تمھارے یہ بات کسکو نصیب ہو طاقت لسانی کے یہی معنے ہین تجیل بے قال وقیل بھی اپنے کمال پر فخر کرتا ہوا جاتا ہو تھوڑی دور جاکے اسنے اپنے سب ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ پلٹ جاؤ اسی میدان مین ٹھہرو مین ابھی انکو بیابان فنا مین پہونچا کے آتا ہون ہمراہی تو اسکے یہ اشارہ پاکے پلٹے بختگان بھی مجبور ہوا سب کے ساتھ یہ بھی پلٹا اب صرف تجیل اور رستم ثانی طرف بیابان فنا کے چلے تجیل بے قال وقیل راستے بھر رستم ثانی سے بے ثباتی دنیا کی باتین کرتا ہوا قریب ایک بیابان کے آیا رستم ثانی سے کہا حضور نے ملاحظہ فرمایا یہان کا سمان کچھ پسند آیا اب رستم نے گردن جو اُٹھائی عجیب کیفیت نظر آئی دیکھا دور تک ایک میدان پر فضا نظر آتا ہو جسکے نظارے سے دل آرام پاتا ہو جابجا درخت خوشنما خوشبو دار پھولون سے لگے ہین کہین میوہ دار درختون کی قطار ہو قدرت پروردگار کا اظہار ہو درختون مین پھول ایسے کھلے ہوئے ہین جو آجتک نظر سے نہین گذرے پھل ایسے خوشنما ہین جو کبھی دیکھے نہ سنے خوشبو بھی نئی قسم کی آرہی ہو پتے درختون کے زمین پر گرتے ہین گرتے گرتے طائر بنکر اُڑ جاتے ہین درختون پر بیٹھکے نغمہ سرائی کرتے ہین قدرت صانع کا دم بھرتے ہین خوش الحانی سے اشعار پڑھتے ہین دنیاے بے ثبات کی مذمت کرتے ہین باد صبا سے پتے درختون کے ہوا مین اڑ جاتے ہین انمین سے بھی عجیب وغریب صدائین پیدا ہوتی ہین جوانان باغ اکڑتے پھرتے ہین ایک طرف ایک نہر مصفا جاری ہو اُسمین فوارے چل رہے ہین قطرات آب جو فوارون سے زمین پر گرتے ہین درخوش آب بنجاتے ہین فوارے کی دھارین سر بفلک کشیدہ ہین صاف یہ معلوم ہوتا ہو کہ موتیون کی لڑیان آسمان سے زمین تک آویزان ہین عمارتین سنگ مرمر کی قریب قریب نہایت پر تکلف بنی ہین رستم ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی تجیل بے قال وقیل سے متوجہ ہوکر فرمایا

اس مقام کا کیا نام یہان کا کون حاکم ہی تجیل بے قال وقیل نے کہا کہ حضور اسکو بیابان فنا رشک قصر جنت الماوا
سکتے ہین نیک اعمال لوگ بعد فنا یہان آکر رہتے ہین چنانچہ آپکے بھی بہت سے عزیز و اقربا یہان سکونت پذیر
ہین اگر حضور کا جی چاہے اپنے کسی عزیز سے ملاقات کیجیے اُس سے حال یہان کا پوچھ لیجیے رستم ثانی نے
کہا مین چاہتا ہون کہ اپنے جد بزرگوار یعنے قاسم عالی تبار کی زیارت سے مشرف ہون تجیل بے قال وقیل
نے کہا کہ یہ کیا کوئی مشکل بات ہی وہ مکان جو سنگ سُرخ کا معلوم ہوتا ہی آپ وہان تشریف لیجائین
اُنکی زیارت نصیب ہوگی رستم ثانی تجیل بے قال وقیل سے رخصت ہوئے اور طرف اُس قصر کے چلے
تجیل بے قال وقیل اپنی بارگاہ کی جانب روانہ ہوا رستم ثانی جب اُس مکان کے قریب پہونچے
دیکھا ایک چاردیواری سنگ سُرخ کی بنی ہوئی ہی لیکن اندر جانیکا راستہ معلوم نہین ہوتا ہی رستم ثانی
تلاش دروازے مین گرد اُس چاردیواری کے پھرنے لگے ایک جانب اُنھون نے دیکھا زینہ بنا ہوا
ہی رستم ثانی اُس زینے پر نام خدا لیکر چڑھے اور اوپر آئے یہان انکو اور ایک زینہ دیوار کے برابر
معلوم ہوا ایک اُس زینے کو بھی طے کرکے چاردیواری کے اندر آگئے یہان جو پہونچ کے دیکھا تو جو کچھ سیر بیرون
چاردیواری کے کی تھی سب فراموش کی دیکھا یہان سب سے بہتر فضا ہی جہان تک نظر کام کرتی باغ
لالے کا لگا ہی ہر تختے لال ہی عجب شان ایزد متعال ہی قرینے سے چمن بندی ہی مگر سب کیاریون مین
لالے کے درخت لگے ہین سوا اسکے اور کوئی دوسرا درخت باغ بھر مین نہین نہر یاقوت سُرخ
کی بیچ مین لہرین لے رہی ہی پانی پر نہر کے شراب ارغوانی کا دھوکا ہوتا ہی نازنینان مہر تمکین
وحسینان زہرہ جبین لباس سُرخ پہنے اہتمام چمن مین مصروف ہین خس وخاشاک چمن سے دور
کر رہی ہین ستے مقام مقام پر چھڑکاؤ کر رہے ہین ان لوگون کو جو رستم ثانی نے دیکھا اور تعجب ہوا
کہ ایسے ایسے حسین یہان باغ کی صفائی پر مقرر ہین جنکے عہدے اینسے بڑے ہونگے اُن کی صورت
کیسی ہوگی جو لوگ اہتمام چمن کر رہے تھے رستم ثانی کو دیکھکر سب نے سلام کیا اور کہا کہ ای
شہریار آپ نے بڑی تکلیف فرمائی سخت زحمت اُٹھائی اب آپ اپنے جد نامدار ملک قاسم عالی وقار
سے ملیے رستم ثانی نے سکو جواب سلام دیا اور کہا کہ مین اب کس طرف جاؤن جو اپنے منزل مقصود تک
پہونچون اُن لوگون نے کہا کہ آپ اس بارہ دری کے اندر تشریف لیجائیے وہین آپکے جد نامدار
تشریف رکھتے ہونگے آپکو دیکھکر بہت خوش ہونگے رستم ثانی اُنکے کہنے سے اُس بارہ دری کی
طرف چلے جب قریب پہونچے دیکھا دس جوانان حسین مہر تمکین کمسن وہان بیٹھے ہین او رحفاظت
کر رہے ہین ان لوگون نے جو رستم کو دیکھا جھک کے بادب سلام کیا اور بعد دعا وثنا کے عرض
کی کہ آئیے تشریف لائیے آپکے جد بزرگوار یہان تشریف رکھتے ہین رستم ثانی نے قدم بڑھایا اور بارہ دری کا
پردہ اُٹھا کے اندر تشریف لائے جب قریب شہ نشین پہونچے دیکھا ایک تخت صندل سُرخ کا بچھا ہی اُسپر
فرش مخمل کا ہی فرش پر ملک قاسم عالی ہمم جلوہ گر ہین ایک چادر سُرخ تبسیر نگاہ نہین کام کرتی
زیب جسم انور ہی تیغ وسپر آگے رکھی ہی آنکھین بند کیے عالم سکوت مین بیٹھے ہین رستم ثانی
نے بادب جھک کے سلام کیا مگر قاسم ایسے سکوت مین تھے کہ جواب سلام نہ دیا جب
تھوڑی دیر کے بعد وہ سکوت برطرف ہوا تو قاسم نے آنکھ اوپر اُٹھائی رستم ثانی نے

پھر سلام کیا ملک قاسم نے جواب سلام دیا رستم ثانی نے چاہا کہ مین گلے سے اپنے جد بزرگوار کے
لپٹ جاؤن مگر قاسم نے منع کیا اور فرمایا کہ تمھارے واسطے یہی بات کافی ہی کہ مینے تمھارا سلام لے لیا
اور تجھسے بات کی ورنہ کجا کوئی شخص یہان آتا اول تو آنے ہی کیون پاتا اور اگر شاید اپنی نیک اعمالی کی
وجہ سے گذر اسکا بیابان فنا مین ہوتا اور میرا اشتیاق ہو کر اس قصر تک پہونچتا تو مین ہرگز اُسکے لیے
آنکھ نہ اٹھاتا اور تم چونکہ میرے پارۂ جگر ہو اور طبیعت تمھاری اب مائل براہ راست ہوئی اور لہو لعب دنیا
کو تمنے کچھ ترک بھی کر دیا ہی اسوجہ سے مین تجھسے ہمکلام ہوا گو تجھسے بھی مین ناخوش ہون کیونکہ تمنے آجتک اپنی ساری
عمر لہو لعب دنیوی مین بسر کی کچھ عقبیٰ کا خیال نہ کیا ای فرزند کیا تم یہ جانتے ہو کہ اب تمکو تاقیامت دنیا مین
رہنا ہی یہ تمھارا خیال خام و تصور ناتمام ہی ہم بھی پہلے ایسا ہی جانتے تھے عقبیٰ کی باتون کو کم مانتے تھے ایسا ہی
ہمارا بھی خیال تھا مگر جب آنکھ بند ہوئی تو یہ کیفیت کھلی کہ دنیا ایک مقام گذرگاہ ہی آبادی اسکی ایک روز
دست اجل سے تباہ ہی علاوہ اسکے بیوفائی زمانہ ظاہر ہی ہر ایک جوان و پیر اس بات سے ماہر ہی کبھی اسکے
ساتھ جسنے وفا کی اس بیوفا نے اسی کو دغا دی ای فرزند جہانتک ممکن ہو اسکے دام مین نہ پھنسنا ہرگز
اسکے مکر سے ہوشیار رہنا اس جرأت و بہادری سے کچھ حاصل نہین ہی سب سے بہتر یہ ہی کہ عوض
اس سرکشی کی عبادت کرو اس طرح اوقات ضائع کرنے سے کیا فائدہ ہی رستم نے جو ملک قاسم عالی ہمم
کی یہ باتین سنین اور زیادہ ولولہ بڑھا جی مین کہنے لگے کہ واقعی دنیا مقام بے ثبات ہی یہان کون ہمیشہ
رہتا ہی اصل تو یون ہی کہ اتنی عمر اپنی بالکل بیکار ضائع کی بہتر یہی ہی کہ اب کچھ دنون عبادت پروردگار
کرین اس جانبازی سے دست بردار ہون رستم ثانی تو یہ سوچ رہے تھے کہ ملک قاسم نے
فرمایا کہ ای جگر بند اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی میرے روح قالب مین فرق آتا ہی اب تم
یہان سے جاؤ اور اس دنیاے ناپائدار سے ہاتھ اُٹھاؤ رستم نے کہا یہان اور سردار بھی ہین
اُنسے کیونکر ملاقات ہوگی قاسم نے کہا کہ یہان ایک مقام ہی کہ اُسکو قبر بزرگ کہتے ہین وہان
سال مین ایک روز مقرر ہی کہ اُس روز سب سردار اور جسقدر اس باغ مین نیک کردار ہین وہان
جمع ہوتے ہین جسکو زیارت کی تمنا ہوتی ہی وہان اس روز مقررہ پر آتا ہی زیارت سے رتبہ پاتا ہی
اگر تمکو سب سے ملنا منظور ہو تو اُس دن کے منتظر رہو جب وہ دن آئیگا سب سے ملاقات ہو جائیگی
رستم ثانی نے اُس مقام کا پتہ اچھی طرح سے دریافت کر لیا اور قاسم سے عرض کی کہ اب غلام رخصت
ہوتا ہی سلام کو جھکے تھے کہ ایک طرف پردہ دروازے کا اُٹھا اور ایک نازنین مہ جبین زہرہ خصال
حور جمال پردے سے باہر آئی اور رستم سے کہا کہ ای شہریار آپ میرے ساتھ تشریف لیچلیے مین آپکو
قبر بزرگ پر پہونچا دونگی بلکہ آپکی خدمتگذاری بھی کرونگی رستم ثانی قاسم سے رخصت ہو کر اُس
نازنین کے ہمراہ چلے نازنین نے اُنسے کہا کہ ای شہریار یہان کا دستور ہی جو کوئی اُس قبر بزرگ کی
زیارت کو آتا ہی وہ اپنا لباس معمولی نہین پہنتا ہی جو یہان سے جامہ عطا ہوتا ہی اُسکو پہنکر بزرگان مین
سے ملاقات کرتا ہی رستم ثانی نے کہا پھر وہ جامہ مجھکو تو نہین عطا ہوا نازنین نے ایک کشتی رستم
کے سامنے پیش کی رستم ثانی نے کشتی پوش جو اُٹھایا دیکھا کہ ایک کرتہ نہایت باریک آب رواں
کا شنجرفی رنگا ہوا اُس کشتی مین رکھا ہی برابر اُس کے ایک تہمت نیلا رکھا ہی رستم ثانی نے

اپنے لباس کو اُتارا اور رقص کرتے اور تہمت کو زیب جسم کیا نازنین نے ایک جام بلورین اُٹھایا اور صراحی کھینچکر شراب انڈیلی رستم کو وہ جام دیا اور کہا اے شہریار اسکو نوش فرمائیے یہ جام عرفان ہے رستم ثانی نے اُسکے ہاتھ سے وہ جام لیا اور بے اندیشہ انجام پیا جام کے پیتے ہی رستم کی عجیب حالت ہوگئی کلمات ناجائز زبان پر جاری ہوئے ہمراہ نازنین کے طرف قصر زر نگار کے چلے راہ مین جو کوئی مکان نظر آتا ہے نازنین سے پوچھتے ہین یہ کسکا مکان ہے وہ بتادیتی ہے کہ آپکی فوج کے فلان سردار کا قصر ہے وہ اسمین بعنایت خداوند افلاک مصروف عبادت ہے غرض اسی طرح کیفیت دیکھتے ہوئے رستم ثانی ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ عجیب مقام ہے پرور تک ایک قبر بنی ہے اُسپر سنگ مرمر کی لوح نصب ہے لوح پر اشعار مذمت دنیا مین لکھے ہین اور نہین معلوم کیا کیا باتین لکھی ہین گرد اُس قبر کے پتھر کی کرسیان بنی ہین کرسیون کے آگے نہایت عمدہ گلدستے رکھے نازنین نے رستم ثانی سے کہا کہ آپ کرسی پر تشریف رکھیے رستم ثانی ایک کرسی پر بیٹھے نازنین پشت پر آکے کھڑی ہوئی جام شراب رستم ثانی کو پے در پے پلانے لگی رستم ثانی تو اس حال سے یہان بیٹھے ہین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت تجمیل بے قال وقیل کی ملاحظہ ہو

کہ جب یہ رستم ثانی کو بیابان فنا مین پہونچا کے طرف اپنی بارگاہ کے چلا راہ طے کرکے داخل بارگاہ ہوا یہان بختگان نے زمرد ثانی سے کل کیفیت تجمیل بے قال وقیل کی بیان کی تھی زمرد تعریفین کر رہا تھا کہ تجمیل بھی آیا زمرد اپنے مقام سے اُٹھا تعظیم کرکے مسند پر بٹھایا بختگان تعریفین کرنے لگا کہ اے تجمیل بے قال وقیل کیا کارنمایان کیا ہے تعریف سے زبان قاصر ہے اس سحر مین خوبی کی کون بات چھوڑی ہے جو کچھ تعریف کرون تھوڑی ہے تیرا مثل اب کہین نہین ہے اگر سامری وجمشید ہوتے تیرے آگے فروغ نہ پاتے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے تجمیل کو سلام کیا اور عرض کی حضور لشکر اسلام سے ایرج نوجوان برائے مقابلہ دو ہزار سوار اپنے ساتھ لیکر آئے ہین تجمیل بے قال نے کہا کہ اے بختگان مین نے اس شخص کا نام تو بہت سنا ہے کہ بڑا پہلوان صف شکن ہے جری ہے تیغزن ہے شجاعت اسکی بہت مشہور ہے تیغزنی کا شہرہ نزدیک و دور ہے مگر یہ نہین معلوم کہ یہ کون جوان ہے بختگان نے کہا اے تجمیل بے قال وقیل یہ جوان شوکت نشان والد ہے رستم ثانی کا جسکو ابھی تونے بیابان فنا مین پہونچایا ہے تجمیل بختگان سے یہ سُنکر اُٹھا اور کہا کہ اے بختگان تم بھی میرے ساتھ آؤ اور اس لڑائی کا تماشا دیکھو کہ یہ بھی اپنے فرزند جگربند کے پاس تھوڑی دیر مین جائینگے وہان بجز حسرت و افسوس کے اور کیا پائینگے بختگان تجمیل کے ساتھ ہوا تجمیل بے قال وقیل نے آکے دربارگاہ پر اپنی فرس طلب کی اور حکم دیا کہ چالیس ہزار جوان مسلح و مکمل ہوکے ہمارے ساتھ چلین فوراً حسب الحکم چالیس ہزار جوان سلاح جنگ سے آراستہ ہوئے اور گھوڑون پر بیٹھکے ہمراہ تجمیل بے قال وقیل کے طرف میدان جنگ کے چلے ایرج کے سامنے آکے تجمیل بے قال وقیل اپنی فرس سے اُترا اور لشکر کو حکم دیا کہ ایرج

سے مبارز طلبی کرے یہ حکم سنکر ایک جوان نے اپنا گھوڑا صف سے آگے بڑھایا اگر آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان جسکو
تمنائے مرگ ہو میرے سامنے آئے مین اشتیاق تو یہ رکھتا تھا کہ ایرج نوجوان سے مقابلہ کرتا مگر بعد مین اُنسے
بھی مقابلہ ہو جائیگا ایرج نے جو یہ کلمات لاف و گزاف اُس بیحیا کی زبان سے سنے تاب نہ رہی اپنا مرکب جنگ
کہ سامنے اُسکے آئے اور کہا او نامرد کیا بیہودہ بکتا ہے منم ایرج نوجوان پسر قاسم ذیشان لاجرم اپنے پاس
رکھتا ہو اس ملعون نے وار نیزے کا کیا ایرج نے اُسکے وار کو خالی دیکر گلوگاہ کو بچا کے ڈانڈے پر ہاتھ ڈال دیا اور
نیزہ چھین کر توڑ کے زمین پر پھینک دیا اُس بیحیا نے جھلا کے تلوار میان سے کھینچی ایرج نے بھی قبضہ پر ہاتھ ڈال
دیا تلوار چلنے لگی دو چار وار ایرج نے خالی دیکر خبردار خبردار کہکر تلوار سر پر اُس بیحیا کے جو لگائی تا جگرگاہ
اتر آئی اُس بیحیا نے بہت چاہا کہ دستانہ ماروں مگر تلوار جگرگاہ تک آچکی تھی لڑکھڑا کر گھوڑے سے نیچے زمین پر
گر کر واصل جہنم ہوا اسی طرح ایرج نے بہت جوان مارے آخر کو تیغ پکڑ کے فوج پر ٹوٹ پڑے تجیل بے قال
نے چاہا کہ مین بڑھوں مگر زمرد شانی جو اسکے پاس کھڑا تھا اُسنے کہا کہ ای تجیل ایسا نہو ایرج لڑتے لڑتے
یہان تک آجائیں تو جان بچانا مشکل پڑیگی تجیل بے قال و قیل نے کہا کہ مین اسم پڑھتا ہون یہ کہکے اپنے
اسم پڑھا لیکن تجیل بے قال و قیل اسوقت نشہ مین شراب کے تھا اسم نے کچھ تاثیر نہ دکھائی ایرج اُسکے
نہنگ آزمینگا نہ دغا کیے گئے تجیل بے قال و قیل بہت مجبور ہوا اور زمرد شانی سے کہا کہ اسوقت مین اسم
مین تاثیر نہین پاتا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے یہ کہکے تجیل چاہتا ہے میدان سے چلے کہ صحرا سے
گرد اُڑی تجیل نے زمرد شانی سے کہا کہ اب چلنے کی کوئی ضرورت نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے
مراۃ قدرت کو ملاحظہ فرمایا اور ہماری مدد کو سیہ تاب ظلمانی کو بھیجا اب اسکے ہاتھ سے کون امان پائیگا
سرداران اسلام کو قید کر کے لیجائیگا جب وہ گرد و غبار موقوف ہوا تو سب نے دیکھا کہ ایک جوان نقابدار
ایک مشکی گھوڑے پر سوار از سرتاپا سیاہ پوش دل مین جرأت کا جوش ایک گرز گران ہاتھ مین
لیے رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہے گرز مین پھول اس ترکیب سے پلٹے ہین کہ معلوم ہوتا ہے یہ گرز پھولون
کا بنا ہے زمرد شانی اور بختگان نے تجیل بے قال و قیل سے پوچھا کہ گرز اس جوان کا کیا پھولونکا
بنا ہوا ہے تجیل بے قال و قیل نے کہا نہین آپ لوگ اس گرز کا تماشا دیکھیے غرضکہ وہ جوان سیہ پوش
آکے میدان مین کھڑا ہوا اور نعرہ کیا کہ منم سیہ تاب ظلمانی پہلوان یکتا ای ایرج نوجوان مین بہت
دنون سے مشتاق تھا کہ آپ سے مقابلہ کرون آج تقدیر سے یہ دن ہاتھ آیا ہے آئیے میرے آپکے
مقابلہ ہو اگر آپ زیر کرینگے تو مین بدل و جان اطاعت آپکی قبول کرونگا اور اگر مین آپکو زیر کرونگا
تو باعزاز و اکرام اپنے ساتھ آپکو لیجاؤنگا ایرج نے جو اسکی تقریر سنی خیال کیا یہ کوئی مرد بہادر
ہے اس سے مقابلہ کرنے مین حظ جنگ حاصل ہوگا یہ سوچ کے ایرج سامنے اُس پہلوان کے
آئے اُسنے کہا کہ آپ وار کرین ایرج نے کہا ہم لوگ پیشدستی نہین کرتے ہین تم اپنا وار کرو جب ہمکو
خدا تمہارے وار سے بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے اُس جوان نے کہا کہ ای پہلوان یکتا و ای بہادر بے ہمتا
یہ گرز گران جو میرے ہاتھ مین ہے ضرب اسکی بڑے بڑے پہلوان نہین اٹھا سکتے ہین بہتر ہے کہ آپ پہلے
اپنا وار کرلین کہ حسرت آپکے دل مین باقی نہ رہجائے ایرج نے جھلا کے جواب دیا کہ اس بادہ گوئی سے
کیا فائدہ ہے تو کیون نہین وار کرتا جب ایرج نے بہت اصرار کیا تو اُسنے گرز کا وار کیا ایرج نے وار کو

روکا مگر کچھ نکان بھی ایرج کے ہاتھ پر نہ معلوم ہوا اور گرد سے ایک بدھی پھولون کی گلے مین ایرج
کے پڑ گئی ایرج نے چاہا اس بدھی کو گلے سے اُتارین اُس جوان نے کہا کہ آپ اسیر ہوئے ایرج
نے چاہا کہ مین جواب دون مگر خوشبو پھولون کی جو ایرج کے دماغ مین پہونچی ایرج خموش ہو رہے
اُس جوان نے جب ایرج کو خاموش پایا کہا اب آپ یہان سے تشریف لیچلیے کچھ دنون کے لیے
بیابان فنا کی سیر کیجیے ایرج نے بھی اپنے ہمراہیون سے کہا تم لوگ پلٹ جاؤ مین طرف بیابان
فنا کے جاتا ہون ہمراہیون نے ایرج کو بجھایا ایرج نے جھلا کے جواب دیا کہ تمھین ہماری
بات مین کیا دخل ہی اگر اب کوئی مجھکو مانع ہوگا میرے ہاتھ سے جان سلامت لیکر نہ جائیگا
ہمراہی گریان ونالان طرف لشکر کے پلٹے ایرج ساتھ اُس جوان سیہ پوش کی طرف بیابان
فنا کے چلے راہ مین جوان سیہ پوش نے اِسنے کہا کہ ای ایرج نامدار آپ نے اپنی اوقات
فضول ضائع کی اس بہادری سے آپکو کیا ہاتھ آیا سوائے اسکے کہ دنیا مین نام پایا عقبیٰ کا کچھ
خیال نہ کیا گمراہی مین اپنی عمر بسر کی مگر اب تو کچھ خیال فرمایئے بیابان فنا مین چلکر مصروف عبادت
ہوجیے ایرج اور زیادہ مبہوت ہوئے جوان یہ باتین کرتا ہوا ایرج نوجوان کو بیابان فنا مین
لایا اور کچھ عجائب وغرائب وہان کا دکھایا جب شاہزادہ ایرج نوجوان بہت مضطرب ہوئے
اور اپنے افعال گذشتہ سے توبہ کرنے لگے تو اُس جوان نے انکو بھی لاکر قبر بزرگ کے قریب
ایک کرسی پر بٹھا دیا ایرج نے اُس جوان سے پوچھا کہ اس مقام کو کیا کہتے ہین اُسنے جواب دیا کہ ای
شہریار اسکو قبر بزرگ کہتے ہین یہان جسقدر نیک اعمال لوگ ہین بعد مردن اُنکی روحین آتی ہین
ایرج نے کہا کہ روحون کو کوئی کیونکر دیکھ سکتا ہوگا جوان سیہ پوش نے کہا کہ وہ روحین اپنی صورت
اصلی پر یہان آکے جمع ہوتی ہین آپکے لشکر کے بھی بہت سے سردار ہین ایرج نے کہا وہ لوگ
کس روز آسکتے ہین جوان سیہ پوش نے کہا کہ ایک روز اُنکے آنیکا مقرر ہی ایرج نے کہا کہ اگر
ہم یہین بیٹھے رہین تو اُنسے ملاقات ہوجائیگی جوان نے کہا کہ ضرور ملاقات ہوگی اور آپکے واسطے
بھی وہی سامان یہان سے ملیگا جو انکو خداوند نے عطا فرمایا ہی ابھی تو آپکے واسطے صرف پوشاک آئیگی
اور ایک کنیز آپکی خدمتگذاری کے واسطے مقرر ہوجائیگی ایرج نے کہا کہ پھر پوشاک کہان ہی جوان نے
یہ سنکر ایک دستک دی دیکھا ایرج نے کہ سامنے سے ایک نازنین مہ جبین دریاے جواہر مین غرق
چلی آتی ہی پیچھے پیچھے اُس نازنین کے دو عورتین دو کشتیان لیے ہوئے آتی ہین جیسے ہی وہ نازنین
قریب پہونچی ایرج کو جھک کے سلام کیا اور کشتی سامنے رکھکر کشتی پوش اُٹھایا اور عرض کی کہ
حضور اس لباس کو زیب جسم فرمائین ایرج نے دیکھا کہ ایک کرتہ شجرفی رنگ کا اور ایک تہمت نیلا اسمین
رکھا ہی انھون نے اپنی پوشاک اُتاری وہ کپڑے پہنے نازنین نے جام مین شراب بھر کر انکو دی اور کہا کہ ای
شہریار بہت دنون آپ نے دنیا مین اوقات ضائع کی اب اس جام عرفان کو نوش فرمایئے ایرج نے
وہ جام اُس نازنین کے ہاتھ سے لیا اور بے اندیشہ انجام پی لیا پشت پر آکے کھڑی ہوئی اور
جوان سیہ پوش سلام کرکے رخصت ہوا ایرج عالم محویت مین وہین بیٹھے رہے اب ان سبکو
تو اس حال مین چھوڑیے

کچھ کیفیت دربار امیر ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ امیر ثانی اپنی بارگاہ فلک اشتباہ مین رونق افروز ہین ذکر تجیل بے قال وقیل کا ہو رہا ہی امیر فرما رہے ہین کہ یہ بڑا ساحر ہی یا عامل ہی ایسے جوان بیٹے رستم ثانی کو دو باتون مین تسخیر کرلیا سردار بجا و درست کہ رہے ہین یرد ست بارگاہ کے اُٹھے ہوئے ہین کہ دیکھا سامنے سے ہمراہیان ایرج نالان وگریان آتے ہین امیر ثانی نے فرمایا کہ خدا خیر کرے آثار بُرے نظر آتے ہین ہنوز یہ کلام امیر کا ختم بھی ہونے پایا تھا کہ سرداران ایرج روتے ہوئے سامنے آئے اور عرض کی کہ حضور ایرج نے اس طرح سرداران تجیل بے قال وقیل کو واصل جہنم کیا صحراے ایک جوان نقابدار سیہ پوش آیا گرز اُسکا پھولون کا بنا ہوا تھا اُسنے اگر ایرج نوجوان پر اُسی گرز کا وار کیا شاہزادے کے گلے مین ایک بدھی پھولون کی پڑ گئی بدھی پڑتے ہی ایرج کے تیور بدل گئے ہم لوگون سے کہا کہ تم جاؤ ہم اب بیابان فنا کو دیکھنے جائینگے جب ہم لوگون نے سمجھایا تو اُنھون نے جھلا کے فرمایا کہ جو کوئی ہماری بات مین دخل دیگا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ کہکے ساتھ اُس جوان سیہ پوش کے ایک طرف چلے گئے حضور ہم لوگ بسبب خوف اُنکو روک نہ سکے اب آپ جو مناسب جانیئے وہ کیجیئے امیر ثانی نے جو یہ خبر سُنی بہت رنجیدہ ہوئے اور اُن لوگون کو بیٹھنے کی اجازت دی فرمایا ہم اب تدبیر کرتے ہین مگر عمرو ثانی اور شاپور شیردل کہ حاضر دربار دُربار صاحبقرانی تھے اُنھون نے جو یہ خبر وحشت اثر سُنی یہ کہکے اُٹھے کہ ہم ابھی بیابان فنا کی طرف جاتے ہین اگر خدا نے چاہا تو رستم ثانی اور ایرج کو رہا کرکے لاتے ہین یہ کہکے بارگاہ کے باہر آئے اور بانہ ہاے عیاری سے آراستہ ہوکے الگ الگ طرف صحرا تلاش مین بیابان فنا کے چلے ایک روز کامل پریشان رہے مگر بیابان فنا کا نشان بھی نہ پایا آخر مجبور ہوکے وہان سے پلٹے اور دربار مین تجیل بے قال وقیل کے آنے صورتین بدلے ہوئے ہین دربار مین جو آکے دیکھتے ہین تو عجب وقت لطف ہی صحبت عیش ونشاط برپا ہی دور شراب چل رہا ہی ایک نازنین زہرہ جبین یہ غزل گا رہی ہی غزل

بکند جذبہ طوفان بشمردم موج طوفان را
ز بیتابی بزخم سرنگون کردن نمکدان را
گداز جوہر نظارہ درجام است مستان را
ز جا برداشت جوش دل ہمانا داغ ہجران را
بسی از عمر کہ یادم داد رسم و راہ پیکان را
ز بیدالتفات شوق دادم از بلا جان را
پرستارم جگر دریافت یارب در دل انداز
چنان گرم است بزم از جلوۂ ساقی کہ پنداری
ندارم شکوہ از غم باہجوم شوق خرسندم
رسیدن ہاے منقار ہما بر استخوان غالبؔ

نازنین نے جو غزل ختم کی تجیل بے قال وقیل نے تعریف کی اور حکم دیا اب نلوچ گانا موقوف ہو خلوت کی صحبت ہوگی نازنین تو سلام کرکے پیچھے ہٹی اور عوام مین جن لوگون کا شمار تھا وہ بھی تجیل بے قال وقیل کو سلام کرکے رخصت ہوئے اب صرف بختگان اور زمرد ثانی اور تجیل اور چند خدمتگار بارگاہ مین رہگئے اُسوقت تجیل نے کہا کیون ای بختگان تمنے میرے بندوبست دیکھے مین اسی طور سے تمام سرداران اسلام کو گرفتار کرکے بیابان فنا مین بھیجونگا تھوڑے ہی عرصے مین لشکر اسلام کا خاتمہ ہوجائیگا بختگان نے کہا کہ مین آپکے اِس

بندوبست کی کیا تعریف کر سکتا ہون بہت سے لوگ ساحر عاقل میری نگاہ سے گذرے مگر آپکو سب سے بہتر
پایا یہ بات سوائے آپکے اور کسی مین نہین دیکھی مگر حضور مجھکو ایک امر کا بہت بڑا خوف ہی اس اندیشے سے
مجھکو رات بھر نیند نہین آتی ہی جب اُس امر کا خیال آجاتا ہی ساری خوشی مبدل بہ غم ہو جاتی ہی تجیل بے قال وکیل
نے گھبرا کے پوچھا ای بختگان وہ کونسی بات ہی بیان کرو مین اُسکا بھی انتظام بہت جلد کرون بختگان
نے کہا کہ حضور کیا عرض کرون خداوند افلاک آپکو اُنکے مکر سے بچائے تجیل بے قال وکیل نے کہا کہ کسکے
مکر سے. بختگان نے کہا اُسکے مکر سے تجیل نے کہا ارے کسی کا نام لیتا ہی بختگان نے کہا یہ تو مجھسے کبھی نہوگا
آپ سمجھ جائیے وہی تجیل نے کہا کون امیر ثانی. بختگان نے کہا جی نہین اُنکا تو کچھ اندیشہ
نہین ہی مین اُنکو کہتا ہون کہ جنھون نے معتبر بلا شور کو اُنکے بیٹے کے کباب پکا کے کھلائے تھے اور
میرے جد بزرگوار کا بھی خون ناحق اپنے سر پر لیا اور حریف پکایا تجیل نے کہا کہ تم عمرو کو کہتے ہو بختگان
نے جیسے ہی عمرو کا نام سُنا کانپ گیا کان پکڑ لیا گھبرا کے کہا اب نہ اس نام کو دوبارہ لیجیے گا جی ہان
مین اُنھین کو کہتا ہون اُنھین نے بڑے بڑے ساحرون کو بڑے بڑے بادشاہون کو مار ڈالا ہی اب
نہ نام لیجیے گا تجیل نے کہا ای بختگان تم تو اس نام کو سُنکر ایسے گھبرائے کہ جیسے وہ ابھی دربار ہی مین آگیا
وہ کیا بنا سکتا ہی بختگان نے کہا حضور اُسکو نفرا سمجھیے اور اُسکے مکر سے بچیے تجیل بے قال وکیل نے
کہا کہ مین اُنکی صورت سے آشنا نہین ہون اگر مجھکو اُنکی صورت ایک بار دکھا دو تو مین پہلے اُنھین
کی فکر کر لون. بختگان نے کہا کہ مین اُنکی تصویر حاضر خدمت کرون آپ پہچان لین تجیل بے قال وکیل
نے کہا اس سے بہتر کیا ہی بختگان نے کہا حضور غلام اسی وقت اُنکی تصویر لاتا ہی میرے پاس رکھی ہوئی ہی
اگر آپ نے اُنکو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا تو یقین ہی کہ حمزہ ثانی خود اپنا گلا کاٹ کے مر جائینگے تجیل نے
کہا اچھا ای بختگان جاؤ جلد تصویر لیکے آؤ بختگان بہت اچھا کہکے اُٹھا شاپور شیردل اور
عمرو ثانی اُس بارگاہ مین موجود تھے ان لوگون نے یہ سب باتین سنین عمرو ثانی تو باہر چلے
آئے اور ایک طرف گوشے مین جا کے ٹہلنے لگے مگر شاپور شیردل جو باہر آیا تو اپنے رنگ و روغن
عیاری کو کام لایا اور ایک بڈھے مشعلچی کی صورت بنکر دستی گٹی ہاتھ مین لیکے مشعلچیون مین جا کے بیٹھ
رہا جب بختگان باہر آیا تو اپنا مرکب طلب کیا سائیس نے گھوڑا حاضر کیا مشعلچی بھی آگے موجود
ہوا یہ گھوڑے پر سوار ہوا چند آدمی اسکے ہمراہ چلے اب بختگان اپنی بارگاہ کی طرف جاتا ہی کہ ایک
مقام پر ایک اُتار ملا مگر نہایت ناہموار مشعلچی پیچھے رہگیا بختگان نے اندھیرا جو پایا پلٹ کے دیکھا
تو مشعلچی بہت پیچھے ہی اسنے جھلا کے آواز دی کہ او بے ادب ہم تو اندھیرے مین جاتے ہین روشنی
کیا تو نے اپنے واسطے کی ہی مشعلچی نے کہا بے ادب تو تیرا باپ ہے مجھے نوکری کی پروا [illegible] بس اب
کلمات سخت و سست منھ سے نہ نکال. جب بختگان نے یہ باتین مشعلچی کی سنین اور اسکو خیال آیا
تو گھبرا گیا اتنے مین مشعلچی بھی گھوڑے کے پاس آیا اب بختگان نے پہچانا کہ شاپور شیردل ہی تب تو
اپنے ہاتھ جوڑ کے عرض کی کہ معاف فرمائیے گا مین نے پہچانا نہین تھا اگر مین جانتا کہ بھائی صاحب ہین
تو ہرگز ایسی گستاخی مجھسے نہوتی اب گھوڑے سے اُتر پڑون شاپور شیردل نے کہا بس بس اب زیادہ
باتین نہ بنا چل جہان تجھکو چلنا ہی بختگان گھبرایا ہوا در بارگاہ پر آیا اور ملازمون سے کہا کہ تم سب

نہین ٹھہرو ہمین کچھ تخلیہ مین کام ہی سب لوگ باہر ٹھہرے بختگان ہاتھ پشتلی کا پکڑے ہوئے اندر خیمے کے لایا اور
مسند پر بٹھا کے کہا کہ حضور نے کیون تکلیف فرمائی ہی مین اسوقت آپ سے بہت محجوب ہوا بھائی صاحب میری
خطا کو معاف فرمائیےگا شاپور نے کہا کہ بھائی تیرے کیون جھک مار رہے ہونگے منم شاپور شیر دل
بختگان نے کہا کہ مین آپ سے بہت ڈرتا ہون شاپور نے کہا بس اب بہت باتین نہ بنا جو مین تجھ سے
دریافت کرون اسکا جواب دے بختگان نے کہا ارشاد فرمائیے شاپور نے کہا کہ تجبیل بیجا کس طور
سے سب کو تسخیر کرلیتا ہی کوئی اسم پڑھتا ہی یا سحر کرتا ہی بختگان نے کہا مین اس امر سے مطلق واقف
نہین کہ کس طرح تسخیر کرتا ہی شاپور نے کہا اچھا اب تو جس واسطے آیا ہی اس تصویر کو نکال بختگان نے
کہا بہت اچھا جلدی سے اپنے صندوقچہ کھولا اسمین سے ایک تصویر عمرو ثانی کی نکالی اور شاپور شیر دل
کے حوالے کی جب شاپور تصویر عمرو ثانی کی لیچکے تو اپنے تو بڑے سے ایک خرما نکالا اور کہا کہ ای بختگان
یہ ہمکو ایک شخص نے تحفہ دیا ہی تم بھی اسکا ذائقہ چکھو بختگان نے کہا آپ مجھکو بیہوش کرنا چاہتے ہین
مجھکو اسمین بھی عذر نہین ہی یہ کہکے وہ خرما ہاتھ سے شاپور شیر دل کے لیا اور کھا گیا تھوڑا عرصہ گذرا تھا
کہ گرکر بیہوش ہوا شاپور نے کپڑے تو اسکے اتار لیے اور اسے ایک صندوق مین بند کرکے قفل دے دیا
اور آپ رنگ و روغن عیاری کا لگاکے اسکی شکل بنے اور طرف دربار تجبیل بے قال وقیل کے چلے جیسے ہی
شاپور بصورت بختگان دربار تجبیل مین آئے تجبیل نے کہا کہ ای بختگان تمہارے نہ ہونے
سے دربار خالی معلوم ہوتا تھا بختگان نقلی نے عرض کی حضور مین حاضر ہوا تجبیل نے کہا کہ تصویر بھی لائے
بختگان نے کہا جی ہان اسی کے واسطے تو گیا تھا اور اسیکو تو لاتا تجبیل نے کہا کہان ہی بختگان نے
تصویر ایک مرد کوہی کی نکال کے اسکے ہاتھ مین دے دی تجبیل بے قال وقیل نے اس تصویر کو دیکھکے
کہا کہ بس اب مین خوب پہچان گیا صبح ہونے دو مین پہلے اسی کی فکر کرونگا یہ کہکے کہا کہ ای بختگان اب تو
تمنے دو چار روز سے ایسی عادت خراب کردی ہی کہ مجھکو کوئی لحظہ بے شراب کے آرام نہین ملتا ہی بختگان
نے کہا پھر کیا اسوقت شغل شراب کو آپکا جی چاہتا ہی تجبیل نے کہا ہان گو ابھی تمنے مجھکو بہت شراب پلائی
ہی مگر پھر میرا بے اختیار جی چاہتا ہی بختگان نقلی میخانے کی طرف چلا اب حال عمرو ثانی کا سنیے کہ جب
دربار تجبیل سے باہر آئے تو ادھر ادھر ٹہلنے لگے سوچتے جاتے ہین کہ کیا ترکیب کرون جو عمرو ثانی
اور تجبیل بے قال وقیل کو گرفتار کرکے آقا کے پاس لیچلون اس فکر مین اپنی شکل بدلی
کیے لباس عیاری سے آراستہ کھائیون مین حباب دبائے ہوئے چارون طرف گھوم رہے ہین قضاے
کار گذر انکا طرف میخانے کے ہوا دیکھا ایک طفل حسین مہ جبین ایک کرسی پر بیٹھا ہی لباس پر تکلف
زیب جسم کیے ہوئے ہاتھون مین مہندی ملے ہوئے جواہر کی سرمین ہاتھون مین بندھی ہوئی بڑی شان
سے کرسی پر بیٹھا ہی اسنے جو دیکھا کہ کوئی میخانے کی طرف آتا ہی پکار کے آواز دی کون آتا ہی ادہر مت ٹھہرو یہان
کسی کے آنیکا حکم نہین ہی عمرو ثانی بصورت عبدل اسکے قریب پہونچے اور کہا تو آدمی کو دیکھکے بات نہین
کرتا ہی اس نے کہا کہ مجھکو حکم ظاہر کہ یہان کوئی نہ آنے پائے تم کون ہو کہان سے آئے ہو چلے جاؤ ورنہ تمکو
ابھی گرفتار کرکے پاس تجبیل بے قال وقیل کے بھیجدونگا عمرو ثانی نے کہا وہ بھیجا سیاہ ابلیگا اور تو کیا بنائیگا
یہ کہکے ایک طمانچہ اس ساقی بچے کے مارا حباب تو کھائیون مین دبے ہی ہوئے تھے طمانچہ پڑتے ہی ساقی بچہ

بیہوش ہوا عمرو ثانی نے زیور اور لباس تو اسکا اُتار لیا اور اُسکو لیجا کے ایک گوشے مین ڈال دیا آپ اسکی صورت
بنکر اُس کرسی پر بیٹھے ادھر بے بختگان نقلی شراب لینے کو پہونچے اور جا کے اُس ساقی بیچے سے کہا کہ کنجی
میخانے کی ہمکو دو شراب واسطے تجیل بے قال وقیل کے لیجا ئینگے اور تم بھی ہمارے ساتھ چلو اہل بزم کو
شراب پلاؤ آج شب بھر جلسہ رہیگا گو ابھی کچھ امور تخلیہ طلب تھے اُنکے سبب سے گانا موقوف کرا دیا گیا تھا
مگر اب پھر ارباب نشاط طلب ہوئے ہین تمکو بھی سب محفل مین یاد کر رہے ہین عمرو ثانی کہ بصورت ساقی
بیچے کے یہان بیٹھے ہین اُنھون نے اُنکو جو ہالی تو پہچان لیا کہ شاپور شیر دل ہی ہین کہا کہ جہان مین عیاری
کرتا ہون وہان یہ بھی ضرور عیاری کرتا ہی یہ خیال کرکے عمرو ثانی نے ہاتھ شاپور شیر دل کا پکڑ لیا اور کہا کہ
آپ یہ تصور فرماتے ہین کہ جو ہم کرینگے اُسکو کوئی نہ جان سکیگا یہان کے کارخانے ایسے نہین ہین ہمکو آپ کے
آنے سے قبل اطلاع ہوئی ایک پروانہ ہمارے پاس آیا اسمین یہ لکھا تھا کہ شاپور شیر دل عیار بصورت
بختگان آتا ہی یہ جانے نہ پائے فوراً گرفتار کرکے اسکو ہمارے پاس بھیجدو اب آپ میرے
ہاتھ سے چھوٹ کر کہان جا سکے گا شاپور شیر دل نے جو ساقی بیچے سے یہ باتین سنین دل مین کہا کہ یہ تو بُری
بات ہوئی یہ سوچکر چاہا کہ خنجر مارون کہ ساقی بچہ ہنسا اور کہا بھائی صاحب کیا آپ نے نہین پہچانا مین
عمرو ثانی ہون شاپور شیر دل خوش ہو گیا کہا بھائی صاحب آپ یہان کیونکر تشریف لائے عمرو ثانی
نے کل کیفیت اپنی بیان کی شاپور شیر دل نے کہا کہ شراب تو آپ نے درست کر لی ہی عمرو ثانی نے
کہا کہ ہان مین نے نمک سرکاری شریک کر دیا ہی آپ شوق سے تجیل بے قال وقیل کو پلائیے شاپور شیر دل
بصورت بختگان مع ساقی بیچے کے میخانے سے شراب لیکر نکلا محفل مین آکر جو اسنے دیکھا وہی رنگ پایا
کہ جو پہلے محفل کا رنگ تھا تجیل بے قال وقیل کو دیکھا کہ بیٹھا ہوا انگڑائیان لے رہا ہی جیسے ہی اسنے
ساقی بیچے کو دیکھا خوش ہو گیا محفل مین آکے ساقی بیچے نے کشتیان شراب وکباب کی رکھدین اور اپنے
دست حنائی مین جام بلورین لیکر صراحی سے شراب اُنڈیل کر پہلے تجیل بے قال وقیل کے سامنے
لایا تجیل نے جام اسکے ہاتھ سے لیا اور بے اندیشۂ انجام پی گیا ساقی بیچے نے دوسرا جام مملو کرکے
زمرد ثانی کو دیا اس ملعون نے بھی جام ساقی بیچے کے ہاتھ سے لیا اور پی گیا پھر تو تمام
محفل نے شراب پی تھوڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ محفل مین سب کے دل گھبرائے ایک نے ایک کی طرف
دیکھا اُسنے کہا بھائی تجھے کیا دیکھتے ہو تمھاری پشت پر ایک آدمی اور کھڑا ہوا تمھاری نقل کر رہا ادھر
جو پلٹے تو پرچھائین نظر آئی سمجھے یہ کوئی آدمی میری نقل کر رہا ہی غصے سے اُٹھے کہ اسکو سزا دون
بیہوشی سے طمانچہ مارا دھڑ سے زمین پر گر کر بیہوش ہوئے کسی نے کسیکو طمانچہ مار دیا کسی نے
کسی کی پگڑی اُچھال دی تجیل نے زمرد کی طرف بنگاہ قہر دیکھا اور کہا او فراری تو لشکر اسلام سے
بھاگ کر میرے یہان کیون آیا ہی چلا جا میری بارگاہ سے ورنہ تیرا سر کاٹ لونگا زمرد ثانی نے
کہا او بے ادب تجھکو خبر نہین آتا ہی اُٹھ مجھکو سجدہ کر ورنہ ابھی تجھے پانی کر دونگا تو نہین جانتا
ہی مین کون ہون تجیل نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی غرض دونون مین یہان تک بحث بڑھی کہ
دونون غصے مین اُٹھے لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوئے اب تو تمام بارگاہ کے لوگ بیہوش
ہو گئے عمرو ثانی نے نیک سے تجیل بے قال وقیل کی زبان مین سوزن دیا اور سوزن دیکر پتا رہ

باندھ لیا شاپور شیر دل سنے زمرد ثانی کا پشتارہ باندھا بارگاہ کو لوٹ لیا اور دونون سے گرفتار ہیے
لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے رات بہت قلیل باقی تھی تھوڑی دیر مین آثار سحر فلک پر نمایان ہوئے
اور لشکر اسلام کے سرداروں نے فریضۂ سحری ادا کیا صاحبقران ثانی بھی نماز سے فراغت
کرکے باہر تشریف لائے اور اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما ہوئے کہ شاگردان عمرو ثانی سنے آکے
امیر ثانی کو سلام کیا بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور استاد اور شاپور شیر دل دونون صاحب
پشتارہ بدوش آئے ہین امیر ثانی خوش ہوگئے یہ ذکر تھا کہ دونون عیار پشتارہ بدوش آکے داخل
بارگاہ ہوئے پہلے امیر ثانی کو سلام کیا پھر پایۂ تخت کو بوسہ دیا عرض کی کہ حضور کا اقبال شامل
حال ہوا دور رنج و ملال ہوا تجیل بے قال و قیل اور زمرد ثانی کو لائے ہین گو ہم لوگ تو فکر مین
بیابان فنا کے گئے تھے کہ رستم ثانی اور ایرج نوجوان کو رہا کرین مگر اس بیابان کا تو پتہ نہ پایا
پیدل مین آیا کہ تجیل بے قال و قیل کی فکر کرین وہان جو گئے تو زمرد ثانی ملعون کو بھی پایا اسکو بھی
گرفتار کر لائے اب انکے بابت جو حکم ہو وہ بجا لائین امیر ثانی سنے فرمایا ان دونون کو باندھو عمرو ثانی
نے دونون کو باندھ کر ہوشیار کیا جب دونون کو ہوش آیا اپنے کو اس حال مین پایا کہ زبان
مین سوزن ہی بندھے ہوئے دربار مین کھڑے ہین تجیل بے قال و قیل کی جو آنکھ کھلی اور شوکت
دربار صاحبقران ثانی دیکھی دنگ ہو گیا صاحبقران ثانی سنے فرمایا کہ کیون ای تجیل بحال تباہ
اب شناخت مین پروردگار وحدہ لاشریک سے کیا کہتا ہی بہتر اب یہ ہی کہ لعنت کر افلاک
ملعون پر اور بصدق دل مسلمان ہو تجیل بے قال و قیل کی زبان مین تو سوزن تھا اشارے سے
قلم دوات اپنے طلب کی ملازمان امیر ثانی سنے قلم دوات اسکے آگے رکھدی اپنے ایک پرچہ پر یہ
تحریر کیا کہ اگر کوئی میرے عضو عضو کو قلم کرے تو ہر عضو سے میرے تعریف و توصیف خداوند افلاک
جادو نکلے گی امیر ثانی سنے جو یہ مضمون لکھا ہوا دیکھا بہت غصہ آیا پھر زمرد ثانی سے مخاطب ہوکر
کہا اس بیحیا نے بھی ایسا ہی جواب مہمل دیا امیر ثانی سنے عمرو ثانی اور شاپور شیر دل سے
کہا کہ یہ دونون ہمارا طریقۂ اسلام قبول نہین کرتے ہین لہذا یہ تمھارے قیدی ہین جو تم انکے
حق مین چاہو وہ کرو عمرو ثانی اور شاپور شیر دل نے کہا کہ ای آقا اسے نابکار انکے واسطے سوا
قتل کے اور دوسری ترکیب نہین ہی چنانچہ حارث بن سعد کہ بادشاہ لشکر اسلام ہین انھون
نے بھی یہی فرمایا کہ ان دونون کو قتل کرنا چاہیے جب یہ رائے قرار پاگئی تو امیر ثانی نے حکم دیا
کہ میدان خونی تیار ہو جب حکم میدان خونی کی تیاری ہونے لگی صحرا مین ریگ سے کے
چبوترے تیار ہوئے جلاد تیغہ بکف کے میدان مین فلفلتگین لگانے لگے تجیل بے قال و قیل
اور زمرد ثانی کو چبوترون پر بٹھا دیا چوبدار شاہی آنے لگے حکم سلطان سناتے لگے ابھی دو ہی
حکم آئے تھے تیسرا حکم چوبدار لیکر چلا ہی ہنوز پہونچنے نہین پایا کہ سوا اسے گرد اڑی جب تک گرد شگاف
ہوا تو دیکھا لوگون سنے کہ وہی جوان سیہ پوش جو ایرج نوجوان کے مقابلے مین آیا تھا اور ایرج
کو بھوت بنا کر لیگیا تھا اپنا گرز ہلاتا ہوا چلا آتا ہی جیسے ہی قریب پہونچا لوگون سنے روکنا چاہا اس
جوان سیہ پوش نے جسکو گرز مار دیا وہ بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا اسکا ہنگامہ جو بلند ہوا اور

ہرکارون نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی کہ حضور وہی جوان نقابدار سیہ پوش جو پہلے مقابلہ
ایرج نوجوان آیا تھا وہ پھر آیا ہی اور لوگون کو بیہوش کر رہا ہی یقین ہی کہ اب قریب زمرد شانی اور
بجیل بے قال وقیل کے پہونچ گیا ہو امیر شانی متردد ہوئے کہ شاہزادے بدیع الملک اپنے دنگل
زرین سے کود کر سامنے امیر شانی کے آئے اور عرض کی کہ غلام جاتا ہی اگر حضور کا اقبال شریک
حال ہی تو اس جوان کو قتل کرکے آتا ہی گو امیر شانی نے بہت اصرار کیا کہ وہ ساحر ہی اُسکے
مقابلہ مین جانا بیکار ہی مگر شاہزادے نے کچھ خیال نہ کیا اور در بارگاہ پر آکے اپنا مرکب طلب کیا
خادمون نے حسب الارشاد گھوڑا حاضر خدمت کیا شہزادہ پشت مرکب پر سوار ہوکے طرف میدان
جنون کے روانہ ہوا اور پہونچ کے نعرہ کیا کہ او جوان نقابدار کیا بیہودگی کر رہا ہی اگر کچھ جوش جرأت
ہی تو مردان عالم سے آنکھین چار کر وہ جوان نقابدار ہنسا اور اپنے گھوڑے کو پھیر کے سامنے شاہزادے
بدیع الملک کے آیا آتے ہی اپنے گرز کا وار کیا شاہزادہ تو یہ سُن ہی چکا تھا کہ جسکے گلے مین ہیکل
پڑجاتی ہی وہ بیہوش ہوجاتا ہی بدیع الملک نے گرز کو خالی دیا دو چار وار جب اُسکے شاہزادے
نے خالی دیئے تو اسنے ایک گرز سر مرکب بدیع الملک پر لگایا کہ گھوڑا شاہزادے کا زخمی ہوا بدیع الملک
گھوڑے سے کود پڑے اور ایک وار تیغ آبدار کا کیا کہ پانؤن اُس ملعون کے بھی مرکب سے کٹے
تب تو وہ جوان بھی زمین پر گرا گرتے گرتے سنبھلا ایک وار اُسنے گرز کا سر پر بدیع الملک
کے کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور گرز چھین کر پھینکدیا جوان
نقابدار لپٹ پڑا شاہزادہ نے اُس ملعون کو سر سے بلند کرکے چرخ دیا اور زمین مین پٹک کے
خنجر سے سر اسکا جدا کرنا چاہا مگر وہ بیحیا رویین تن تھا خنجر سے ذبح نہو سکا تب تو شاہزادہ کو غصہ آیا
اور ایک پانؤن اُس ملعون کا ہاتھ مین لیا اور دوسرا پانؤن اپنے پانؤن کے نیچے دبایا اور نام خدا لیکر
چیر ڈالا لشکر سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی ہرکارون نے یہ خبر امیر شانی کو پہونچائی کہ شاہزادہ
بدیع الملک نے اُس جوان سیاہ پوش کو چیر کر پھینک دیا امیر شانی بہت خوش ہوئے اور
مدح و ثنا بدیع الملک کی کرنے لگے فرماتے تھے کہ اصل مین بدیع الملک لائق صاحبقرانی کے ہی
ایسے بیحیا رویین تن کو کیسی بہادری سے قتل کیا یہان اُس نقابدار کے مرتے ہی ایک تاریکی
ہوگئی ہوا گرم چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی آوازین ہیبت ناک آنے لگین بعد ہوے
کے ایک آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سیہ تاب جادو بود افسوس مردیم و جاندیم بمطلب خود نرسیدیم
جب بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی اور سنگ باری موقوف ہوئی اور ایک کو ایک نظر آنے لگا تو پھر تو نکا
ہوائے گرم کا چلا اور خاک اُڑنے لگی یہان تک کہ وہ ہوا ترقی پذیر ہونے لگی رفتہ رفتہ اُس ہوا نے
بہت ترقی کی جب ہوا بہت زور سے چلنے لگی تو سب نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے ایک ابر تیرہ و تار
آتا ہی زیر ابر بجلیان زمین پر لوٹتی ہوئی چلی آتی ہین آتے آتے وہ ابر جہان بجیل بے قال وقیل
اور زمرد شانی برائے قتل بٹھائے گئے تھے اور شاہزادہ بدیع الملک کھڑے تھے
وہان وہ ابر ٹھہرا اور ایک آواز مہیب آئی اور ایک برق کڑک کر آسمان سے گری اُس زور سے
برق کڑکی کہ سب لوگ جھجک گئے آنکھین بند ہوگئین اب جو سب نے آنکھین کھولین تو کچھ سوائے

تاریکی کے نہ نظر آیا آوازین سن رہے ہین مگر تاریکی اسقدر ہوگی کچھ سجھائی نہین دیتا سب حیران ہین کہ یارب یہ کس
بلامین گرفتار ہوے نقابدار مرچکا اسکی تاریکی بھی دفع ہوئی اب یہ ظلمت کیون چھائی ہی سب تو اس فکر مین
مبتلا تھے کہ ایک آواز مہیب آئی منم علاسرین دمامہ عاشق جمال خداوند الملاک اس آواز کے آتے ہی وہ
تاریکی دفع ہوئی اب روشنی جو ہوئی تو سب نے دیکھا کہ نہ وہ ریگ کے چبوترے ہین نہ زمرد اور تجمیل
ہین نہ بارگاہ تجمیل بے قال وقیل دکھائی دیتی ہی مگر لاشہ بدیع الملاک کا پڑا ہی سب گھبرا گئے
جاکر خدمت مین امیر ثانی کے عرض کی کہ حضور بڑا غضب ہوا شاہزادہ بدیع الملاک جان بحق تسلیم
ہوئے امیر ثانی نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی زانو پر ہاتھ مار لیا کہا بڑا غضب ہوا ایسا جری بہادر
تیغزن صف شکن یون مارا جاے کہ اُسکی حسرت دل مین رہجاے ارے ابھی تو اُس شیر نے جوان
نقابدار کو دو پارہ کر ڈالا تھا یہ کون ایسا ظالم آیا جسنے اُس شیر بیشۂ جرأت کو جان سے مار ڈالا اتمام
بارگاہ ماتم سرا ہوگئی سردار بھی رونے لگے امیر ثانی اپنی جگہ سے یہ فرماکے اُٹھے کہ مین چلکر اپنے
دلبند کی لاش تو دیکھون سب سردار انکے ہمراہ طرف میدان کے چلے امیر ثانی نے جو لاش بدیع الملاک
کی دیکھی ایک آہ کی غم سے حالت تباہ کی قریب لاش آکے رونے لگے سب سردار بھی اپنی جان
کھونے لگے کسی نے خنجر نکالا کہ اپنے مارلین ساتھ اس شیر کے جان دین کسی نے گریبان چاک کیا
کوئی نعرہ مارکے روتا ہی کوئی جوانی پر بدیع الملاک کی افسوس کرتا ہی کوئی کہتا ہی یہ وہ جوان
صاحب شوکت وشان تھا کہ اسکی بہادری کے جھنڈے گڑے ہوئے تھے بڑے بڑے جری اسکی
تلوار کا لوہا مانے ہوئے تھے اصل تو یون ہی زینت لشکر اسلام تھا پھر کیسا سعید ورشید ارجمند امیر ثانی
نے تو یہان تک گریہ فرمایا کہ بیہوش ہوگئے جب غش سے آنکھ کھلی امیر ثانی نے روکے فرمایا
اب لاشہ اس جوان کا بارگاہ مین لے چلو سردارون نے صبر کیا دل پہ جبر کیا لاشہ شاہزادے کا
اُٹھایا بارگاہ مین لاکے رکھدیا سب لاش کو گھیرکے بیٹھ گئے خیمے مین شور فریاد وفغان بلند ہوا سبکا
دل دردمند ہوا لاش کی تجہیز وتکفین کی تدبیرین ہونے لگین کہ عمرو ثانی نے امیر ثانی سے عرض کی
کہ حضور ابھی گریہ نہ فرمائین جو مین عرض کرون اُسکو عمل مین لائین امیر ثانی نے کہا کہو کیا کہتے ہو
عمرو ثانی نے کہا کہ دربار صاحبقران کا دستور تھا کہ جب کوئی ایسی آفات مین مبتلا ہوتا تھا
تو خواجہ زادون سے یہ معاملہ رجوع کیا جاتا تھا جیسا وہ کہتے تھے ہم لوگ ویسا ہی عمل مین لاتے تھے
آپ بھی خواجہ زادون کو طلب فرمایئے اُنسے یہ کیفیت بیان کیجیے امیر ثانی نے فرمایا کہ ای
عمرو ثانی صاحبقران کو جب کسی بات پر شک ہوتا تھا تب خواجہ زادون کو تکلیف دی جاتی
تھی اور یہ امر تو واقعی ہو اسکی تحقیق کی کیا ضرورت ہی عمرو ثانی نے کہا کہ آپ دریافت تو فرمایئے
میرے نزدیک خالی دریافت کرنے مین کوئی نقصان نہین ہی جب عمرو ثانی نے بہت اصرار
کیا تو امیر ثانی نے خواجہ سعید اور خواجہ دیبادل اور خواجہ والاگہر کو طلب کیا اور حسب دستور
قدیم چوکی صندل کی بارگاہ مین بچھائی گئی خواجہ زادے تشریف لائے اور چوکی پر فروکش
ہوئے امیر ثانی نے کل کیفیت بدیع الملاک کی خواجہ زادون سے بیان کی خواجہ زادون نے ساعت
کو غور کرکے سوال کو اپنے ذہن مین لیا اور تختہ پر قرعہ پھینکا قرعہ کو جو اُٹھاکر ملاحظہ فرمایا شکلین اچھی

نظر آئین معلوم ہوا کہ بدیع الملک زندہ سلامت موجود ہین یہ کوئی شعبدہ سحری ہی خواجہ زادون نے اچھی طرح سے تحقیق و تدقیق کرکے امیر ثانی سے کہا کہ آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین شاہزادہ بدیع الملک بفضل ایزدی حیات ہین اور انشاء اللہ العزیز بہت جلد آپ سے قدمبوس ہونگے مدد گار غیب سے پیدا ہوگی امیر ثانی نے جو خواجہ زادون سے یہ سنا گریہ موقوف کرکے فرمایا کہ اگر بدیع الملک حیات ہین تو یہ کون شخص ہی جو بالکل اُس شیر بیشۂ جرأت و یکتاز میدان جلالت سے مشابہ ہی خواجہ زادون نے کہا یہ کوئی اور آدمی ہی از روے سحر اسکو بدیع الملک کی صورت بنایا ہی آپ ابھی اسکا امتحان فرمائین اسم اعظم پڑھکر اسکا مُنھ دھلائین ابھی ظاہر ہو جائیگا ہر ایک اس راز سے ماہر ہو جائیگا امیر ثانی نے پانی طلب کیا خادمون نے حسب الحکم آنا بہ حاضر کیا امیر ثانی نے پانی چلو مین لیا اور اسم اعظم پڑھکر اسپر دم کیا اور مُنھ پر چھینٹا دیا جیسے ہی چھینٹا اُسکے مُنھ پر پڑا صورت بدل گئی اصلی شکل ظاہر ہوئی اب جو سب نے دیکھا تو ایک مرد کوہی سیہ فام بد انجام مرا پڑا ہی جب امیر ثانی نے یہ حالت دیکھی دلکو تسکین ہوئی خواجہ زادون کی بہت مدح و ثنا کی اور فرمایا کہ اب شاہزادہ بدیع الملک کب تک مجھسے ملینگے خواجہ زادون نے آٹھ دن مین فرمایا امیر ثانی کو تسکین ہوئی حکم دیا کہ اس لاش کو پھینکدو اور یہ خبر جلد لاؤ کہ تجیل بے قال و قیل اب کہان ہی خادمون نے عرض کی کہ حضور جسوقت وہ ہواے تند چلی اور تاریکی پھیلی جب روشنی ہوئی تو نہ تجیل بے قال و قیل کو پایا نہ زمرد ثانی کو دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ اسی تاریکی مین اپنی اپنی بارگاہون کی طرف چلے گئے ہونگے جب بارگاہون کی جانب گئے تو نہ بارگاہین نظر آئین نہ لشکر کا پتہ ملا نہین معلوم سب مرگئے اور بارگاہین اتنی دیر مین کیا ہوگئین امیر ثانی خاموش رہے اور سکوت کیا

اب کیفیت زمرد اور تجیل کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ دونون بھیا مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بمدد علامہ رمن دمامہ پاس افلاک جادو کے ہونچے پہلے تجیل بے قال و قیل نے بڑھکے افلاک کو سجدہ کیا زمرد نے کچھ تامل کیا تھا کہ افلاک نے خود پکار کر کہا او زمرد ثانی تجھے کیا ہوا ہی نہین جانتا کہ مین کون ہون اگر اپنی خیریت تجھکو درکار ہی تو مابدولت کو سجدہ کر زمرد ثانی کانپ گیا اور دوڑ کر اسنے افلاک ملعون کو سجدہ کیا افلاک نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ بیٹے تیری تقدیر قوی کی اب تو مسلمانون سے بیخوف مقابلہ کر فتح پائیگا زمرد ثانی نے جھککر سلام کیا افلاک تجیل بے قال و قیل کی طرف مخاطب ہوا اور کہا ای بندۂ خاص کیا کیفیت ہوئی سب مجھسے بیان کر اگرچہ قدرت کو سب حال آئینہ ہی مگر اہل دربار کے سننے کے لیے تجھے بیان کراتا ہون ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی تجیل بے قال و قیل نے سب کیفیت بیان کی اور حال سیہ تاب جادو کا بھی کہا افلاک نے کہا مین اسکو اپنا قوت بازو سمجھتا تھا حاضرین دربار نے عرض کی کہ خداوند نے پھر اسکی تقدیر مضبوط کیون نہ کردی افلاک نے کہا کہ مین نے عمداً ملک الموت قدرت کو قبض روح کا حکم دیا کیونکہ وہ سرکش مزاج مین اب غرور بہت آگیا تھا اور یہ قدرت

کو بہت ناپسند ہی اسی کی وجہ سے قدرت سنے بہت سے بندگان خاص کو نیست و نابود کردیا یہ کہکر اپنے کہاکر
ای تجیل ایک نامہ ہماری طرف سے خونخوار آدم خوار کو تحریر کرو ناظرین والا مقام پر واضح ہو کہ
خونخوار آدم خوار ایک بہت بڑا پہلوان ہی اسکا قد پچاس گز کا ہی اور دو آدمی روز کہاتا ہی افلاک
اسکو بہت مانتا ہی اور اسکا بھروسا افلاک کو ہی جب کوئی مشکل پڑتی ہی تو افلاک اسکو طلب کرتا ہی اور
یہ افلاک کی مدد کرتا ہی چنانچہ احوال لشکر سنکر افلاک کے ہوش پراگندہ ہوگئے تھے اسی وجہ سے
اسنے تجیل بے قال وقیل سے کہاکہ ای تجیل بے قال وقیل خونخوار کو ایک نامہ اس مضمون کا
میری طرف سے تحریر کرو کہ ہم تین خدا پرست تمہارے پاس بھیجتے ہین تم انکو کہاکر مع اپنے
لشکر کے ہمارے پاس آؤ کیونکہ آجکل مسلمانون نے بہت سر اُٹھایا ہی ہم چاہتے ہین کہ انکو سزا
دین جب تجیل بے قال وقیل نے یہ نامہ تحریر کرایا تو افلاک نے سرنامے پر اپنی مہر کی اور
تجیل بے قال وقیل سے کہاکہ وہ تینون سردار اہل اسلام جو بیابان فنا مین قید ہین انکو مع اس
نامے کے پاس خونخوار آدم خوار کے بھیجدو تجیل بے قال وقیل نے حسب الحکم یہ نامہ ایک قاصد کو
دیا اور چند آدمیون کو بیابان فنا کی جانب روانہ کیا کہ وہ رستم ثانی اور ایرج نوجوان اور شاہزادہ
بدیع الملک کو مسلسل و مطوق کرکے پاس خونخوار آدم خوار کے لیجائین ملازم حسب الحکم تجیل
بیابان فنا مین آئے اور ان شاہزادون کو مسلسل و مطوق کرکے طرف خونخوار آدم خوار کے لے چلے
دو روز کے بعد اُسکے پاس پہونچے قاصد نے نامہ دیا خونخوار آدم خوار نے مہر افلاک کے نامے پر
پائی نامے کو آنکھون سے لگایا بوسہ دیا سر پر رکھا لفافہ کھولا اُسمین سے خط نکالکے پڑھا تو یہ
کیفیت معلوم ہوئی کہ افلاک نے ہماری خوراک بھیجی ہی یہ بہت خوش ہوا اور حاملان قید کو
حکم دیا کہ ان خدا پرستون کو زندان خانے مین لیجاؤ ہم انکے کباب کل کھاینگے اور اپنے ہم مشربون
کو کھلاینگے اور قاصد افلاک سے کہاکہ میری طرف سے خداوند افلاک کو سجدہ کرنا اور عرض
کرنا کہ مین بہت جلد قدمبوسی کا شرف حاصل کرونگا اور جو حکم ہوگا اُسکو بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ کہکے
اسنے فرستادگان افلاک کو رخصت کیا بعد انکے جانے کے اپنے ملازمین کو طلب کیا اور کہاکہ
ہمارے احباب و اعزا مین خبر کردو کہ خداوند افلاک نے ہمکو تین مسلمان بطور تحفہ بھیجے ہین ہم کل
بوقت صبح اُنکو ذبح کرکے کباب اُنکے کھاینگے سب لوگ اس جشن مین آکر شریک ہون ہرکارے تو
برای اطلاع روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمہ داستان طرماس بن طہماس کے ملاحظہ فرمائیے

ناظرین والا مقام پر واضح ہو کہ طرماس بیٹا ہی طہماس کا اور طہماس سردار لشکر اسلام تھا کہ طہماس
جب مارا گیا ہی تو طرماس بہت صغیر سن تھا اسکو اسکی مان خاتون شیردل نے پرورش کیا تھا اور
مذہب سے آگاہی دی تھی اسنے اپنے باپ یعنی طہماس کو نہین دیکھا تھا مان سے اپنی اکثر اسکی جرأت
و شوکت کا حال سُنتا تھا اور اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین بھی خدمت مین صاحبقران کے
جاؤن اور اپنے والد نامدار کے عہدے پر قبضہ کرون مگر مان اسکی بسبب مہر مادری اسکو اپنے سے جدا

نہ کرتی تھی ایک روز اسنے اثنائے خواب مین دیکھا کہ ایک جوان صاحب شوکت وشان قوی الجثہ ایک
جگہ پر کھڑا ہوا زار زار رو رہا ہی مُنھ آنسوؤن سے دھو رہا ہی اسنے اُس جوان کو جو اس حال مین پایا قریب
آیا پوچھا ای جوان تجھپر کیا مصیبت پڑی ہی جو تو اس طرح رو رہا ہی اُس جوان نے اشک حسرت اپنے چہرے
سے پاک کیے اور کہا کہ ای طرماس تونے مجھکو نہین پہچانا طرماس نے کہا کہ مین تجھکو نہین جانتا
ہون تب اُس جوان نے کہا کہ ای طرماس تو میرا فرزند دلبند ہی مین تیری صغر سنی مین مارا گیا
تھا میری تصویر تیری والدہ خاتون شیردل کے پاس ہی تو اُس تصویر کو دیکھنا جب طرماس
نے یہ کیفیت سنی تو پوچھا آپ گریہ کیون فرماتے ہین اسکا باعث ارشاد کیجیے طہماس نے کہا کہ
ای فرزند مین شکر کرتا ہون کہ تو بھی مذہب اسلام پر قائم رہا میری گریہ کرنیکا سبب یہ ہی کہ
آج افلاک جادو نے جو کافر دعوی خدائی کرتا ہی قید کرکے شاہزادہ بدیع الملک اور رستم ثانی
اور ایرج نوجوان کو پاس خونخوار آدم خوار کے بھیجا ہی اور اُس ملعون نے کل کا دن مقرر کیا ہی
کل ان شاہزادون کو قتل کریگا اور یہ وہ جوان ہین کہ جو لخت دل صاحبقران ہین اور انہین
سے لشکر اسلام کی زینت ہی اگر خدا نکردہ یہ شاہزادے قتل ہوگئے تو صاحبقران زندہ نرہینگے
اپنی جان دے دینگے ای فرزند اگر تجھسے ہو سکے تو ان شاہزادون کی مدد کر اس بلا کو رد کر اپنی جان
دے دینا مگر ان شاہزادون کو بچا لینا یہ دیکھکے طرماس کی آنکھ کھل گئی دیکھا ستارہ سحری
نوربخش خلائق ہی طرماس بستر خواب سے اُٹھا اور اپنی مان خاتون شیردل کے
پاس آیا خواب بیان کرکے کہا کہ آپ کے پاس تصویر جو والد نامدار کی ہی مجھکو عنایت فرمائیے
مین مطابق کرونگا اسکی مان نے تصویر طہماس کی اسکے حوالے کی اب جو طرماس نے تصویر
دیکھی بالکل مطابق پائی اسی وقت اسنے حکم دیا کہ ہماری فوج تیار ہو ہم اسی وقت کوچ کرینگے
فوج اسی وقت تیار ہوئی اور یہ چالیس ہزار سوار لیکر طرف بیابان خونخوار کے چلا کیفیت بیابان
خونخوار کی یہ ہی کہ دوست احباب خونخوار کے حسب الوعدہ جمع ہوئے ہین علاوہ انکے بہت سے
تماشائی بھی کھڑے ہین ایک مجمع ہی کہ خونخوار تیغ بکف ایک کرگدن مست پر سوار پیچھے اسکے
پچاس ہزار فوج اُس میدان مین آکے پہونچا کہ جہان سب لوگ جمع تھے خونخوار نے خیمہ استادہ
کرایا تھا کہ جو کوئی اسکا دوست یا عزیز آتا تھا اُس خیمے مین بیٹھتا تھا بہت سے آدم خوار خیمے مین بیٹھے
ہین کہ خونخوار آکے پہونچا سب تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے اسکو باعزاز سب نے لاکر مسند پر بٹھایا
بیٹھتے ہی اسنے حکم دیا کہ قیدیان اسلام کو لاؤ اور میدان مین ریگ کے چبوترے بناؤ اور ہمارے
خاصہ پزون کو حکم دو کہ جلد آئین اہل اسلام کے کباب بنائین ملازم چلے جاکر خاصہ پزون کو حکم
خونخوار سنایا وہان سے قیدخانے کے داروغہ کے پاس جاکے اُسکو آگاہ کیا کہ حکم ہی قیدیان
طلسم کو لیکر جلد آؤ داروغہ نے چند کس کو اپنے ہمراہ لیا اور قید اہل اسلام کو لیکر چلا جب میدان
مین آکے پہونچا خونخوار کو جھک کے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور حسب الطلب اہل اسلام
کی قید حاضر ہی کیا حکم صادر ہوتا ہی خونخوار نے کہا کہ انکو ریگ کے چبوترون پر بٹھاؤ داروغہ
نے ایک ایک کو چبوترون پر لاکے بٹھایا خونخوار نے کہا کہ پہلے بدیع الملک کو ذبح کروادو

اِنکے کباب بناؤ اب جلاد تیغہ لیکے سامنے آیا بدیع الملک کی گردن پر کوے کا خط دیا ایرج و رستم
نے جو یہ معرکہ دیکھا بیقرار ہو گئے پکار اُٹھے کہ او جلاد نابکار پہلے میرا سر تن سے جدا کر تب بدیع الملک
کو قتل کرنا اب ہر ایک کا یہی قول ہی آخر بدیع الملک نے کہا کہ اس کہنے سے کیا حاصل ہوگا بہتر یہ ہی
کہ اِسکے عوض دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات رب السموات بلند کریں اُس سے دعا مانگیں تب
سب نے ہاتھ درگاہ بے نیازی کی طرف اُٹھائے اور دعا کی کہ ای خالق کارساز ای رب بے نیاز اس
آفت سے ہم کو نجات دے ہم لوگ بالکل بیخطا ہیں تڑپ کے جوان شیروں نے دعا کی قبول بارگاہ
احدیت ہوئی سب نے دیکھا کہ صحرا سے گرد اڑی خونخوار آدم خوار بھی اُدھر متوجہ ہوگیا جلاد بھی اسی
طرف دیکھنے لگا جب دامن گرد کا شگاف ہوا تو دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان ایک کرگدن
مست پر بیٹھا ہوا چلا آتا ہی پشت پر پچاس ہزار سوار سب مسلح و مکمل دریاے آہن مین غرق
رہواری کرتا ہوا چلا آتا ہی قریب اُس مجمع کے آکے اُس جوان نے نعرہ کیا کہ باشید ای کفار منم
طرماس بن طہماس آتے ہی ایک ہاتھ ساطور کا جلاد کو مارا کہ سر اُسکا زخمی ہوا زمین پر گر کے
واصل جہنم ہوا خونخوار آدم خوار نے جو یہ کیفیت دیکھی تلوار پکڑ کے آپڑا اسکے فوج والون نے
جو دیکھا کہ خونخوار آدم خوار لڑ رہا ہی یہ لوگ بھی گھوڑون پہ سوار ہو کر پشت پر اسکی ٹھہرے
بدیع الملک نے ایرج و رستم ثانی سے کہا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ پروردگار عالم نے
غیب سے مددگار بھیجا لیکن اب آپ لوگ کیا اسکے منتظر ہین کہ یہ جوان آکے اپنے ہاتھ سے ہماری قید کاٹے
یہ جو بدیع الملک نے کہکر قید توڑی تو ایرج نوجوان اور رستم ثانی دونون نے قید توڑ ڈالی اور
نعرہ کرکے یہ بھی برابر خونخوار آدم خوار کے آگے خونخوار نے وار تلوار کا سر پر طرماس کے کیا طرماس
نے ساطور پہ وار اسکا کانٹھ کے رد کیا اس نے دوسرا وار کیا طرماس نے چاہا کہ مین اسکو بھی خالی دون
مگر تلوار چل چکی تھی گینڈا طرماس کا مارا گیا طرماس زمین پر کود پڑا اور ساطور اسکے گینڈے کے سر پر
مارا کہ اسکا بھی گینڈا مرا خونخوار آدم خوار بھی زمین پر آیا اور طرماس سے لپٹ گیا دونون مین زور
ہونے لگا بعد تھوڑی دیر کے طرماس ریل کر خونخوار کو لے دوڑا چند قدم پر لاکے ہوکا مارا ایک ہی
نعرہ مین زمین سے خونخوار کو اُٹھا کر سر سے بلند کیا اور چت کرکے سینے پر خنجر لیکر بیٹھا اور کہا ای خونخوار
اب لعنت کر افلاک جادو ملعون پر اور بصدق مسلمان ہو خونخوار نے بدل و جان اسکا کہنا قبول کیا
طرماس اسکے سینے سے اُترا پلٹ کے دیکھا کہ شاہزادے بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی
میری پشت پر کھڑے ہین اسنے سب کو سلام کیا اور خونخوار آدم خوار کو شاہزادۂ بدیع الملک کی خدمت
مین پیش کیا اور عرض کی کہ آپ حضور اسکو قواعد مذہبی تعلیم فرمایئے بدیع الملک نے اسکو ارکان اسلام
تعلیم کیے خونخوار آدم خوار بصدق دل مسلمان ہوا شاہزادے بدیع الملک سے دست بستہ خونخوار آدم خوار
نے عرض کی کہ حضور میرے یہان تشریف لیچلین اس حقیر کی عزت افزائی فرماوین بدیع الملک
نے کہا کہ گو اب مجھے ایک پل ٹھہرنا ناگوار ہی مگر تمھاری خوشی کرنا ضرور ہی یہ فرما کے شاہزادہ مع
رستم ثانی اور ایرج نوجوان و طرماس و ہمراہیان طرماس کے خونخوار آدم خوار کے یہان تشریف لائے
اپنے صحبت عیش و نشاط آراستہ کی رات بھر تو بعیش و مسرت سب نے بسر کی جب صبح ہوئی تو

شاہزادے نے فرمایا کہ ای خونخوار اب ہمنے تمھاری خوشی کردی ہمارا ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہی
کیونکہ صاحبقران زمان سے نہین معلوم ہماری جدائی مین اپنی کیا حالت کی ہوگی اب ہمین اجازت
ہو خونخوار آدم خوار نے کہا کہ ای شہریار میرا جی تو نہین چاہتا ہی کہ حضور تشریف لیجائین مگر کیفیت صاحبقران
سنکر البتہ مجھکو بھی خیال ہوا ہے بہتر ہے حضور تشریف لیچلین یہ غلام بھی ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہی شاہزادۂ
بدیع الملک نے بہت سمجھایا کہ بھائی تم ہمارے ساتھ کہان چلو گے مگر خونخوار آدم خوار نے نہ مانا عرض کی
کہ ای آقاے نامدار اگر مین قدم مبارک سے جدا ہونگا تو زندہ نہ رہونگا بدیع الملک نے اُسی روز مع خونخوار
اور طرماس بن طہماسپ اور ایرج فلک اساس اور رستم ثانی حق شناس کے طرف اپنے لشکر کے
کوچ کیا کر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب مختصر کیفیت دربار دُربار امیر ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ صاحبقران حسب احکام خواجہ زادگان اُس صحرا مین فروکش تھے جہان سے بدیع الملک غائب
ہوئے تھے روز خواجہ عمرو ثانی سے فرماتے تھے کہ ای خواجہ آج بعنایت خدا ایک دن کم ہوا اب
سات دن باقی رہے پروردگار جلد ہمے اُس شیر کو ملاوے جب آٹھ روز گذر گئے تو امیر ثانی کو
شب روز نہم حالت اضطراب مین گذری ہر بار خواجہ سے فرماتے تھے ای خواجہ اب صبح کو
شاہزادے بدیع الملک ہمسے ضرور ملینگے عمرو عرض کرتے تھے حضور خواجہ زادون نے تو یہی فرمایا
ہی اور آجتک کوئی حکم خواجہ زادون کا خلاف نہین ہوا ہی اسی گفتگو مین وہ رات ختم ہوئی اور سلطان
زرین پوش فلک یعنے آفتاب عالمتاب مشرق سے عازم سفر غرب ہوا اور آثار سحر آسمان پر نمایان
ہونے لگے تو امیر ثانی نے وضو کیا اور بخشوع وخضوع فریضۂ سحری ادا فرمایا اور برجوع قلب درگاہ
احدیت مین دست تمنا بلند کرکے دعا کی کہ ای کریم کارساز ای رب بے نیاز تیرا نام جامع المتفرقین ہی
میرے حال زار پر رحم فرما صورت بدیع الملک کی مجھے دکھلا تڑپ کے جو امیر ثانی نے دعا کی قبول
درگاہ خدا ہوئی ہنوز امیر ثانی سجادے سے نہ اُٹھے تھے کہ دیکھا صحراے گرد اُڑی صاحبقران
اُس طرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ بہت سے سوار گھوڑون کو بگٹٹ ڈالے
ہوئے چلے آتے ہین جب قریب پہونچے تو امیر ثانی نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک اور ایرج
نوجوان اور رستم ثانی بصد شوکت وجلالت آگے آگے عقب مین انکے ایک لشکر گران ہی دو
جوان ہیبت نشان انتظام لشکر کرتے ہوئے چلے آتے ہین امیر ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کمال درجہ
خوش ہوئے اور فرط مسرت سے بیرون بارگاہ تشریف لائے چند قدم آگے بڑھے ہونگے کہ شاہزادہ
بدیع الملک کی نگاہ امیر ثانی پر پڑی یہ فوراً اپنے گھوڑے سے اُتر پڑے انکے اترتے ہی ایرج
نوجوان اور رستم ثانی بھی اپنے اپنے گھوڑون سے اُتر پڑے انکو دیکھکر تمام فوج پیادہ ہو گئی
شاہزادہ بدیع الملک بھی فرط شوق قدمبوسی صاحبقران مین جلد بڑھ آئے وہین سے جھک کے
سلام کیا اور دوڑے چاہتے تھے کہ قدمبوس ہون امیر ثانی نے گلے سے لگا لیا پھر ایرج نوجوان
کو گلے سے لگایا پھر رستم ثانی کو گلے سے لگایا طرماس نے آکے امیر ثانی کی قدمبوسی کی خونخوار آدم خوار

نے قدمون کو بوسہ دیا امیر ثانی نے سب کو گلے سے لگایا اور باعزاز تمام بارگاہ مین لیگئے بدیع الملک نے طرماس کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنے باپ کے دنگل پر بیٹھو طرماس صاحبقران کو سلام کرکے اُس دنگل پر بیٹھا خونخوار آدم خوار کے واسطے بھی جگہ تجویز ہوئی اپنے بھی دربار مین آبرو پائی اب امیر ثانی نے شاہزادہ بدیع الملک اور رستم ثانی اور ایرج نوجوان سے حال پوچھا ان لوگون نے مفصل کیفیت بیان کی امیر ثانی نے فرمایا کہ اب میرا قصد ہی کہ مین افلاک جادو کے ملک خاص مین جاؤن اور اُس ملعون کو دعوی خدائی کرنے کی سزا دون اور زمرد ثانی سے بھی انتقام لون یہ فرماکر ہرکارون کو حکم دیا کہ دیکھو راہ ملک افلاک کی کس طرف سے ہی ہرکارے تو یہ حکم پاکر روانہ ہوئے لیکن خونخوار آدم خوار کہ واقف کار ہی اپنے دست ادب باندھکر عرض کی کہ یا صاحبقران زمان آپ افلاک جادو کے ملک مین تشریف تو لیے چلتے ہین مگر خدا آپ کو مکر وسحر علامہ بن دمامہ سے بچائے کہ وہ ملعونہ بڑی ساحرہ ہی جب کوئی مشکل افلاک جادو پر پڑتی یہ مدد کرتی ہی امیر ثانی نے فرمایا ہمارا حافظ و نگہبان خدا ہی علامہ بن دمامہ کون ہی خونخوار آدم خوار نے عرض کی کہ حضور یہ عاشق ہی افلاک جادو پر امیر ثانی نے کہا کہ اگر تائید غیبی شریک ہی تو اس ملعونہ کو بھی واصل جہنم کرینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکر دعائے ترقی و اقبال امیر ثانی کو دے اور عرض کی کہ حضور ہم لوگون نے اچھی طرح دریافت کیا معلوم ہوا راستہ ملک افلاکیہ کا دریا سے ہی کو خشکی سے بھی راہ ہی مگر بہت بڑی خرابیان اُس راہ مین واقع ہین کوسون پانی نہین ملتا ہی جنگل بڑے بڑے درمیان مین ملتے ہین اب جیسی حضور کی مرضی ہو امیر ثانی نے فرمایا ای عدیل بن عادی تم پیش خیمہ لیکر چلو ہم بھی تمہارے عقب مین آتے ہین عدیل بن عادی یہ حکم پاکر اہل لشکر سے رخصت ہوئے اور طرف ملک افلاک جادو کے چلے اُنکے جانے کے بعد امیر ثانی نے بھی مع اپنے تمام سرداران نامی گرامی کے سفر کیا دو روز کے بعد قریب دریا پہونچے کشتیان طلب کین جب کشتیان آئین تو امیر ثانی نے سب سے پہلے شاہزادے بدیع الملک سے ارشاد کیا کہ تم سوار ہو اُنکے بعد ایرج نوجوان سوار ہوئے اُنکے بعد امیر ثانی نے رستم ثانی کو سوار کیا پھر شاہزادے سکندر فرخ لقا کشتی پر بیٹھے اُنکے بعد تمام فوج مع سلطان لشکر کشتیون پر سوار ہوئے اور اس شوکت و جلالت سے طرف شہر افلاکیہ کے کوچ کیا اب اُنکو تو راہ مین چھوڑ دیجئے

دو کلمہ داستان حیرت بیان تخیل سے ملاحظہ فرمائیے

کہ اُسکو جو علامہ بن دمامہ نے مع زمرد ثانی و تمام لشکر کے پاس افلاک کے پہونچایا اور افلاک نے خونخوار آدم خوار کو نامہ لکھا یا اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی اور شاہزادے بدیع الملک کو اُسکے پاس بھیجدیا تو ان لوگون کے جانے کے بعد افلاک نے کہا کہ ای زمرد گو تو نے مجھکو سجدہ کیا ہی مگر مین تیرے دل کی کیفیت سے بخوبی واقف ہون تو نے سجدہ مجھکو مکر سے کیا ہی تو مجھا و بخدا وندی ہمیشہ نہ مانے گا لیکن خیر پھر مین تیرے دل مین یہ بات بھی پیدا کردونگا کہ تو مجھپر بصدق دل اعتقاد کرے

اسوقت تو تیری مدد کرتا ہون اب تو جاکر صحراے جلوہ گاہ مین مع اپنی فوج کے ٹھہر جب مسلمان آئین تو انکو
روکنا ہم تیری مدد کرینگے زمرد ثانی نے کہا کہ اگر مجھے کسی امر مین قدرت سے صلاح لینی ہوگی تو کیونکر آپ تک
پہونچ سکونگا افلاک نے کہا کہ اس صحرا مین ایک پہاڑ ہی وہان اکثر قدرت جاتے ہین شائقون کو دیدار
دکھاتے ہین جب تجھے کچھ خدمت قدرت مین عرض کرنا مطلوب ہو تو اُس کوہ کے پاس جانا پہلے سجدہ بجالانا
پھر اپنا مطلب بیان کرنا غیب سے تجھکو جواب ملیگا کیا عجب ہی کہ نور قدرت بھی نظر آجاے تو دولت کونین
پاجاے زمرد ثانی نے منظور کیا اور براے تیاری سفر بختگان سے کہنا چاہا مگر بختگان اسکو نظر نہ آیا
گھبراے اسنے تجیل بے قال وقیل سے کہا کہ میرا وزیر خوش تدبیر بختگان کہان ہی جیسے مین یہان آیا ہون
اسکو نہین پاتا ہون تجیل نے کہا کہ مین نے بھی اسکو نہین دیکھا یہ دونون تو آپسمین یہ باتین کر رہے تھے
کہ ہرکارے نے آکے افلاک سے کہا کہ حضور بختگان وزیر زمرد ثانی امیدوار باریابی ہی اگر حکم قدرت
پاؤن تو اسکو اندر بارگاہ کے لاؤن افلاک نے کہا کہ بلا لو ہرکارے گئے اور بختگان کو اپنے ہمراہ لیکر
آئے اسنے آکر افلاک کو سجدہ کیا اور تجیل اور زمرد ثانی کو سلام کیا زمرد نے کہا کہ ای بختگان کہان
تھے اسنے کہا کہ کیا عرض کرون کہان تھا یہ کہکر تجیل کی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ آپ سے مین جو بات کہتا
تھا اسکا امتحان آپکو ہوا تجیل نے کہا واقعی عیاران اسلام بلا کے ہین مجھسے ہوشیار رہے تو یون
عیاری کی اگر عین وقت پر خداوند مدد نہ فرماتے تو ہم قتل ہو جاتے ای بختگان تم پر کیا گذری اور
یہان تک کیونکر پہونچے بختگان نے کہا کہ مین نے آپکی بھی اور اپنے شہنشاہ کی بھی مفصل کیفیت نہین
سنی کہ آپ حضرات پر کیا گذری گو مجھسے لوگون نے بیان کیا مگر خلاصہ حال نہین معلوم ہوا اب پہلے
آپ اپنی کیفیت بیان فرمائیے تو مین بھی اپنا حال عرض کرونگا تجیل نے کل کیفیت از ابتدا تا انتہا
سامنے بختگان کے بیان کی اسنے سنکے کہا اب کبھی انکا نام نہ لیجیے گا ورنہ اس سے بڑھکے آفت
مین مبتلا ہوجیے گا میری کیفیت یہ ہوئی کہ جب آپ سے رخصت ہوکے تصویر اُن حضرت کی لینے
گیا تو راہ مین انکے بھائی صاحب سے ملاقات ہوئی اُنھون نے مجھے ایک خرما کھلاکے بیہوش کیا اور
میرا لباس آپ پہنکر میری صورت بنکے مجھے ایک صندوق مین بند کر دیا اور آپکی بارگاہ مین آکے آپ
لوگون کو لیگئے مین اُسی صندوق مین بند پڑا رہا حتی کہ یہان آپ لوگ آگئے جب مین ہوشیار ہوا تو مین
نے صندوق کے اندر سے لوگون کو پکارنا شروع کیا جب کسی شخص کے کان مین آواز پہونچی تو سب نے
صندوق سے باہر نکالا تجیل بے قال وقیل یہ تقریر سنکر دنگ ہو گیا اور کہا کہ ای بختگان تمہارے
شہنشاہ کو حکم ہوا ہی کہ صحراے جلوہ گاہ مین جاکے ٹھہرین جب لشکر اہل اسلام کا آئے تو اسکو روکین
قدرت مدد کرینگے لہذا تم بھی اپنے آقا کے ساتھ جاؤ زمرد تو اسکا منتظر ہی تھا اسکے آتے ہی چلا گیا اور
بعد دو تین روز کے صحراے جلوہ گاہ مین پہونچا اور لشکر کو لیکر ڈیرے کر دیے وہان اُترا کا حال
اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت امیر ثانی کی ملاحظہ فرمائیے

کہ امیر جب بعد آنے بدیع الملک اور ایرج اور رستم کے کشتیان طلب فرماکے طرف شہر

افلاکیہ کے روانہ ہوئے تو دو روز تک تو سب جہاز بخوبی تمام پانی پر چلے گئے تیسرے روز جب دن گذر چکا
اور آفتاب عالمتاب قریب غروب پہونچا تو ناخدا نے دوربین اٹھائی آنکھوں سے لگائی دیکھا ایک
سمت سے ایک ابر تیرہ و تار آتا ہی قاعدہ کی رو سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہوا تیز ہی اور پانی بھی بہت
زور و شور سے برس رہا ہی ناخدا گھبرایا خدا کو یاد کیا وہ ابر آتے آتے محیط آسمان ہو گیا اور ہوا
کا زور بھی بڑھنے لگا پانی بھی ترقی پذیر ہونے لگا ہر ایک جہاز کے ناخدا نے انتظام کرنا شروع
کیا مگر قسمت سے عاجز تھے یہان تک ہوا کا زور بڑھا اور پانی ترقی پذیر ہوا کہ ناخدا کا
کچھ زور نہ چل سکا جہاز جو آپس مین مسلسل تھے ہوا کے تھپیڑون سے پانی کے جزر و مد سے
الگ ہو گئے زنجیرین ٹوٹ گئین جہازون کا سلسلے سے الگ ہونا اور جوار بھاٹے کا متفرق
کرنا کوئی جہاز تو جانب شرق چلا کوئی غرب کی طرف پہونچا کسیکو موجۂ آب روان نے جنوب
کی طرف پھینکا کسیکو سیلاب نے شمال کی طرف بٹھا دیا ہر ایک سے آس ہی جینے سے ہراس ہی
رات کی تاریکی پانی کا طلاطم جہازون کا چکر کھانا سب بلک بلک کے دعائین کر رہے ہین
امیر ثانی کی عجیب کیفیت ہی کبھی دعا کرتے ہین آہ سرد بھرتے ہین فرماتے ہین شعر
شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین حائل ۞ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلها امیر تو اس آفت مین مبتلا
تھے کہ ایکبار توپ کی آواز آئی صاحبقران نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا کہ بڑا غضب ہوا کوئی جہاز
غرق دریا ہو گیا ابھی صاحبقران اسکا افسوس کر رہے تھے کہ دو توپین چھوٹین امیر اور زیادہ
بیقرار ہو گئے عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ غضب ہوا دو جہاز اور غرق ہوئے یہ فرما ہی رہے تھے
کہ ایک توپ کی آواز اور آئی تب تو امیر کو ضبط کا یارا نہ رہا رونے لگے اور ہاتھ طرف آسمان کے
بلند کیے درگاہ احدیت مین عرض کی کہ ای کس بیکسان ای حاجت روائے غریبان اپنا فضل شریک حال کر اس
بلا سے نجات دے امیر نے بلک کے جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت تک پہونچا پانی کا زور گھٹنے لگا ہوا موقوف
ہوئی رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی جہاز سلامتی سے کنارے پر پہونچے کشتیان آئین سب
اترنے لگے پہلے سب سے صاحبقران اترے کنارے پر آ کے ٹھہرے بعد ان کے اور تمام سردار بھی اترے
جب سب لشکر کنارے پر آ گیا تو امیر نے خیال فرمایا شاہزادے بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی
اور شاہزادے سکندر فرخ لقا کو نہ پایا امیر ثانی رونے لگے اور عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ بڑا
غضب ہوا زینت لشکر اسلام ست گئی شاہزادہ بدیع الملک اور ایرج نوجوان اور رستم ثانی اور
سکندر فرخ لقا کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی وہ جو چار بار توپین فیر ہوئی تھین انھین لوگون کے جہاز تباہ
ہوئے تھے بڑا غضب ہی کہ ایسے شیر دلیر جری بہادر صف شکن تیغزن جوان صاحب شوکت و شان یون یکبارگی
مجھسے جدا ہو جائین مجھکو کیونکر صبر آئے دیکھیے اب اُنسے کب ملاقات ہوتی ہی یا قیامت تک شوق دیدار
مین بیقرار رہنا ہوتا ہی امیر نے بہت اپنی حالت تباہ کی عمرو ثانی اور سرداران اسلام نے بہت سمجھایا
امیر نے صبر کیا اور لشکر کو لیکر چلے ہرکارون کو برائے خبر روانہ کیا تھوڑی دیر کے بعد ہرکارے واپس آئے
امیر کو دعا دی اور عرض کی حضور زمرد ثانی بیابان جلوہ گاہ مین بڑی جمعیت سے قیام پذیر ہی حضور
بھی وہین تشریف لیچلین امیر اُس طرف روانہ ہوئے اور جا کر مقابلہ مین لشکر زمرد ثانی کے رونق بخش

ہوئے زمرد نے جو آمد امیر کی خبر پائی بختگان سے کہا کہ ای بختگان تم طرف کوہ جلوہ گاہ کے جاؤ پہلے
وہان جا کر غسل کرنا پھر خداوند افلاک کو سجدہ کر کے عرض کرنا کہ ای خداوند افلاک جادو وقت مدد ہی
اب مدد فرمایئے ورنہ لگایئے لشکر اسلام آگیا ہی غلام کے لشکر کے مقابلہ مین آ رہا ہی وہان سے جو کچھ
جواب ملے ہمسے آکر کہنا بختگان تو اسطرف راہی ہوا یہان لشکر اسلام کے ہرکارون نے امیر ثانی
کو خبر پہنچائی کہ بختگان کوہ جلوہ گاہ کی طرف گیا ہی وہان جا کے افلاک سے مدد طلب کریگا امیر ثانی
نے عمرو ثانی کی طرف دیکھا اور کہا کہ خواجہ تم بھی جاؤ ذرا اس ملعون کی خبر لاؤ کہ یہ وہان جا کے کیا
کرتا ہی عمرو ثانی بھی روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا بختگان جو قریب اس پہاڑ کے پہونچا
کنوئین سے پانی اپنے ہاتھ سے بھر کر نہایا حسب دستور پوجا افلاک کا کیا اور باواز بلند کہا کہ ای خداوند
اب کیا ارشاد ہوتا ہی لشکر اسلام آگیا مانند ابر چھا گیا اب وقت مدد ہی بختگان نے جو یہ باتین کین اور
ہاتھ جوڑ کے خاموش کھڑا ہوا تھوڑی دیر کے بعد ہوائے سرد چلنے لگی غنچے اس جگہ کے مسکرانے لگے بلبلین چہچہے
کرنے لگین قمریان دم بھرنے لگین نرگس نے آنکھین کھولین سوسن کے ہونٹون کو جنبش ہوئی بات کرنے کی
کوشش ہوئی پہاڑ ہلنے لگا ایک آواز آئی کہ ای بختگان اپنی جبین انکسار کو خاک مذلت پر جھکا اور سجدے
بجا لا کہ منم خداوند افلاک جادو کہو کیا کہتا ہی اب بختگان نے جو آنکھ اوپر اٹھائی عجب صورت اسکو نظر
آئی دیکھا ایک پتلا طلائی بروے ہوا معلق ہی اور آواز دے رہا ہی بختگان نے پھر سر سجدے مین جھکایا اور
ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ یا خداوند مجھے زمرد ثانی نے آپکی خدمت مین بھیجا ہی اور یہ عرض کیا ہی کہ مدد فرمایئے
ورنہ لگایئے لشکر اسلام آگیا میرے مقابلہ مین آ اترا ہی بختگان نے جو یہ باتین کین تصویر سے آواز آئی کہ ای
بختگان زمرد ثانی ہمکو ابھی بخداوندی نہین مانتا ہی اگر وہ ہمکو بصدق دل سجدہ کرے تو ہم اسکی مدد کرین
بختگان نے کہا کہ ای خداوند افلاک آپ یہ لڑائی فتح کرا دیجیے زمرد خود آپکو سجدہ کریگا بخداوندی مانے گا
تصویر نے کہا اچھا ہم قبول کرتے ہین اور پہلے فکر عمرو ثانی کی ہوتی ہی بختگان نے جو عمرو کا نام سنا کانپ
گیا یکمرگ وہ تصویر تو غائب ہوئی بختگان نے بھی چاہا کہ چلے زرق کو مدی بختگان ٹھہر گیا دیکھا لپٹنے
کہ ہوا سرد چلنے لگی گلون کی رنگت بدلنے لگی سبزہ لہلہانے لگا ہوا باغ کا لطف دکھانے لگا ابر آگیا
تمام ہوا پر چھا گیا چھوٹی چھوٹی بوندیان پڑنے لگین بلبلین میوے گل مین اڑنے لگین طائر نغمہ سرائی
کرنے لگے آمد فصل بہار کا دم بھرنے لگے پہاڑ شق ہوا اسمین سے ایک تخت زرین نکلا اب جو بختگان نے
تخت کی جانب نگاہ کی دیکھا ایک نازنین مہ جبین رشک قمر عنبر گیسو تخت پر زانو ٹیکے ہوئے مانگ مین افشان
بھری ہوئی پیشانی شفاف صبح حلب ہی زلف پریشان شام غریبان عارض شفاف مہر درخشان آنکھین
غزال حرم رشک نرگس شہلا ہین مژگان تیر قضا ہین ابرو نہین ہوتی تلوار ہین یا دو ہلال ایک جا ہین
بینی شمع حسن کی لو ہے لبہاے نازک برگ گل یاسمن کو خجلت دیتے ہین معشوق انھین سے اعجاز کا کام
لیتے ہین مردے جلاتے ہین عیسی دوران کہلاتے ہین دندان صاف سلک گوہر ہین زبان ماہی
حوض کوثر ہی زنخدان سیب ہی تشبیہ بلا ریب ہی گلو صاف صراحی بلور ہی یا شمع طور ہی سینہ کا
ابھار قیامت ہی شکم صاف دریاے حسن ہی ناف اسکی دریا کا بھنور ہی کمر نازک راہ عدم ہی آنکھون
سے نہان یہ بات سب کے درمیان ہی بس جو چیز نظر نہ آئے اسکی تعریف کیونکر کوئی بنائے پانون ستون ہین

دست و بازو ولا ثانی اٹھتی ہوئی جوانی لباس مکلف زیب جسم اور ہی زیور جواہرات سے آراستہ ہی ہاتھ مین ایک نیچہ
ہلالی ہی کوئسی بات ادا سے خالی ہی تخت پر بصد ناز و انداز جلوہ گر ہی ترچھی نظر ہی پشت پر بہت سی کنیزین
وہ سراپا حسین جمیل شکیل گلفشانی کرتی ہوئی قہقہے لگاتی ہوئی چلی آتی ہین بختگان نے جو اس شوکت
و جلالت سے اُس نازنین کو دیکھا خوش ہو گیا آگے بڑھ کے سلام کیا نازنین نے مسکرا کے جواب سلام دیا
بختگان نے کہا ای شہنشاہ دیار محبوبان ای تاجدار اقلیم پریوشان ای قرار خاطر بیقراران ای مرہم زخم
دلفگاران آپ کہان سے تشریف لاتی ہین کیا نام ہی اس دشت پرخطر مین کیا کام ہی نازنین مسکرائی جواب
دیا ای بختگان نام میرا ہلال نیچہ زن ہی مین فرستادہ خداوند افلاک جادو ہون برائے گرفتاری
لشکر اسلام خداوند نے مجھکو بھیجا ہی نازنین یہ باتین کرتی ہوئی تخت سے اُتری کنیزون نے جلدی سے
بارگاہ زنگاری استادکی نازنین بارگاہ مین داخل ہوئی سابق مین عرض کر چکا ہون کہ عمرو ثانی بھی
برائے خبر بختگان آئے ہین اُنھون نے جو یہ باتین سنین اور نازنین کی تقریر سے آگاہ ہوئے
ایک گوشے مین پوشیدہ ہو کے کھڑے ہو گئے اتفاق سے ایک کنیز کسی کام کو بارگاہ سے نکلی خواجہ
نے جو کنیز کو جاتے ہوئے دیکھا اسکے پیچھے پیچھے چلے تھوڑی دور پر جاکے ایک ویرانہ ملا خواجہ نے
کنیز کو باتون مین لگا کے بیہوش کیا اور اُسکی پوشاک اُتار کے آپ پہنی اور اسکی صورت بنکر طرف بارگاہ
ہلال نیچہ زن کے چلے اب خواجہ کو خیال آیا کہ مین نے نام نہ دریافت کیا نہین معلوم اُس کنیز کا نام کیا
تھا یہ سوچتے ہوئے بارگاہ مین آئے ہلال نے کہا کہ ای صنوبر تم کہان گئی تھین اب خواجہ سمجھے کہ صنوبر
نام ہی عرض کیا حضور ایک ضرورت سے بیرون بارگاہ گئی تھی ہلال خاموش ہو رہی بختگان نے کہا کیون
بی ہلال تم تو عورت ہو خداوند نے غضب کیا تمھکو مردون کے مقابلہ مین بھیجا یا یہ بھی خیال نہ کیا
ہلال نیچہ زن نے کہا کہ ای بختگان ہمکو مردون سے کچھ ہراس نہین ہی خداوند نے ہماری تقدیر مضبوط
کی ہی ہم دو کنیزین دربار قدرت مین یکتا ہین فن عیاری مین کوئی ہمارا جواب دینے والا نہین ہی ایک
مین اور ایک جناب ہمشیرہ ثریا سے تاجدار ایکا اسوقت دربار قدرت مین ہم دونون کی یکتائی کے ڈنکے
بجے ہوئے ہین آج فرمان قدرت ہوا کہ برائے گرفتاری فوج اسلام جاؤ ہم حاضر ہوئے اب ہم وان
اسلام کو گرفتار کرکے لیجائینگے قدرت کو دکھائینگے اُسکے عوض مین انعام پائینگے قدرت عزت بڑھائیگی
کیون ای بختگان اگر تم سے ہم کوئی بات دریافت کرین آپکو خلاصہ بتاؤ گے یا ہم سے چھپاؤ گے
بختگان نے کہا کہ مین بسر و چشم بتادونگا قسم کھاتا ہون کہ عذر نہ کرونگا ہلال نے پوچھا کہ تمھارے
شہنشاہ زمرد ثانی لشکر اسلام سے کیون فرار ہوئے اُنکے تو بڑے بڑے ساحر مددگار ہوتے
بختگان نے کہا کہ ای ہلال تمنے وہ بات دریافت کی جو مین نہین بیان کر سکتا یہ سب اور ایک
صاحب کی ذات بابرکات سے ہین اُنکا مین نام نہ لونگا ہلال نے کہا کہ کیون تم اُنکا نام کیون نہ لوگے
بختگان نے کہا کہ یہ تاثیر ہی کہ جہان اُنکا نام کسی نے لیا اور اُنھون نے سمت کو منہ کیا جب دوسرے
بار اُنکا نام زبان پر آیا اُنھون نے اُسطرف قدم اُٹھایا تیسری بار نام زبان سے نکلا اور اُس بزم مین
اُنکا داخلہ ہوا پھر جہان تشریف لیجاتے ہین کیا وہان سے خالی آتے ہین ہلال نے کہا کہ آخر وہ کیا
کوئی جن ہین یا کوئی سانپ ہین کون ہین تم شوق سے اُنکا نام لو مین بھی تو سنون اور یہان کسکی مجال

جو کوئی آ سکے بے مجھسے آنکھ ملا سکے ابھی سحر کرکے پتھر کا بنا دوں قتل کر ڈالوں بختگان نے کہا کہ وہ
ایسے سحر کو نہیں مانتے ہیں بڑے بڑے ساحروں کو مارا ہی وہ تو اب یہاں نہیں ہیں بیت اللہ میں
صاحبقران قدیم کے ہمراہ ہیں مگر اُنکے صاحبزادے کہ وہ بھی مثل انھیں کے ہیں امیر ثانی
کے ساتھ ہیں ای ہلال اب کوئی دوسرا ذکر کرو اس ذکر کو ابھی جانے دو کیا فائدہ شاید ذکر کرتے کرتے
نام منھ سے نکل جائے تو قیامت آئے میری روح کانپتی ہی ہلال نیچہ زن نے بختگان سے کہا تم بڑے
ظریف ہو اب دلگی ہو چکی نام بتاؤ بختگان نے کہا کہ میں دلگی نہیں کرتا ہوں سچ سچ کہ رہا ہوں ہلال نیچہ زن
نے کہا کہ ای بختگان تم نام لو کسیکی یہ مجال نہیں ہی کہ میری بارگاہ میں آئے یا مجھے ستائے ابھی
تحیر کر دوں غیر ساحر کا مجھے کیا بس چل سکتا ہی بختگان نے کہا کہ اب تم اپنی محفل کو برہم کرایا چاہتی
ہو تو میں نام اُنکا یوں تو نہ لونگا بلکہ نہایت ادب سے ساتھ ایک چوکی پہ بیٹھ کے اور کلی کرکے اُنکا
نام لونگا ہلال نیچہ زن نے کہا کہ ای بختگان یہ باتیں تم سچ کہ رہے ہو یا دلگی کرتے ہو بختگان
نے کہا کہ بھلا دلگی کی کیا ضرورت تھی ہلال نیچہ زن نے کہا پھر پانی منگوایا جائے تم کلی کرکے اُنکا نام لو
بختگان نے کہا اور ایک چوکی بھی تو منگواؤ ہلال نیچہ زن نے کنیزوں سے کہا کہ ای آفتابے میں پانی
لاؤ بختگان کا منھ دھلواؤ یہ کسی کا نام لینگے کنیزوں نے حسب الحکم فوراً آفتابے میں پانی حاضر
کیا بختگان نے کلی کی اور ہاتھ منھ دھو کے کہا کہ ای ہلال نیچہ زن اب چوکی منگواؤ ہلال نیچہ زن
نے چوکی منگوائی بختگان چوکی پہ بیٹھا اور کہا کہ ہلال نیچہ زن اب بھی اس ذکر کو جانے دو کیوں
اپنی محفل کو تباہ کرانا چاہتی ہو ہلال نے کہا کہ اب باتیں نہ بناؤ نام لو اُنکو ہم دیکھیں وہ کیونکر
آتے ہیں بختگان نے کہا کہ میں یوں اُنکا نام کیونکر لے سکتا ہوں کچھ نذر بھی تو اُنکے واسطے
یہاں رکھو تب میں اُنکا نام لوں ہلال نے کہا کوئی حاضر ہی کنیزیں حاضر حضور کہکے سامنے
آئیں ہلال نیچہ زن نے کہا کہ پانچ توڑے لا کے یہاں رکھدو کنیزوں نے پانچ توڑے بھی لا کے
وہاں رکھدیے ہلال نے کہا کہ ای بختگان اب تو کوئی عذر باقی نہیں ہی بختگان نے کہا کہ بس یہی
ایک عذر باقی ہی کہ اب بھی کچھ نہیں گیا ہی نام نہ لوں تو اچھا رہوں ہلال نیچہ زن نے کہا کہ ای بختگان
اگر ابکی بار تمنے عذر کیا تو میں ابھی خدمت میں خداوند کے پلٹ جاؤنگی اور تمھاری شکایت کرونگی
بختگان جب عاجز ہوا اور ہلال نیچہ زن نے بہت اصرار کیا تو اسنے چوکی پر بیٹھ کے کہا کہ سنیے
مہتران مہتر و بہتران بہتر سرخیل پابوسان آدم مولانا ے معظم و مکرم جامع الفضل والکرم سرتاج
روندگان عالم قلعہ گیر بے جنگ صاحب قنطورہ و زنگ مردان را سرہنگ و نامردان را پالنگ
اعنی جناب فطرت مآب خواجہ عمرو ثانی نامدار یہ کہکر بختگان کانپ گیا اور ہاتھ باندھ
کے کہا کہ آپ تشریف لائیے نذر قبول فرمائیے بختگان نے جو یہ کہا ہلال نیچہ زن بہت ہنسی اور کہا
کہ ای بختگان تم عجب مسخرے ہو نہ کوئی آیا نہ گیا اچھی ہوا باندھتے ہو ہلال نیچہ زن نے جو یہ کہا
پشت پر سے صنوبر کنیز اٹھی اور توڑوں کے پاس آکے کھڑی ہوئی کہا کہ بی بی آپ بھی کس
مسخرے کی بات کا اعتبار فرماتی ہیں یہ دیوانہ ہو گیا ہی بیہودہ بکتا ہی اگر کوئی آنے والا
ہوتا تو اب تک آچکتا اور حضور کا ارشاد بجا ہی یہاں کون آسکتا ہی ابھی آپ سحر کر دے میں پتھر کا بن

جاما بختگان نے جو کنیز کو دیکھا کہا کہ بھائی صاحب مین آداب عرض کرتا ہون صنوبر نے کہا کہ
چہ خوش بھائی آپکے کہین اور ہونگے مجھ آپکو بجھپر گمان ہوا بختگان نے کہا خواجہ اب دیر نہ لگایئے
صورت اصلی دکھلایئے نذر قبول فرمایئے تشریف لیجایئے عمرو ثانی نے یہ سنکر حال اپنا زنبیل سے
نکالکر توڑون پر پھینکا سب توڑے سمیت کے نذر زنبیل کیے اور ایک جست کی کہ بارگاہ کے باہر
پہونچے بختگان نے ہلال تیجہ زن سے کہا کہ کیون ای ہلال تیجہ زن دیکھا تمنے مفت مین اپنا
اسقدر روپیہ بھی برباد کیا ہلال تیجہ زن نے کہا کہ مین نے صرف اتنا دیکھا کہ ایک شخص لاغر نحیف الجثہ
طویل القامت ایک جست کرکے بارگاہ سے باہر گیا پھر نظر نہ آیا کہ کیا ہو گیا بختگان نے کہا کہ مین تمسے پہلے
ہی کہتا تھا تمنے میرا کہنا قبول نہ کیا آخر اسکا ثمرہ دیکھا یہ وہ صاحب ہین جو بڑی بڑی محفلون سے یون
ہی اپنا نذرانہ لیکر چلے گئے ہین اور لوگ منھ دیکھکر رہگئے ہین ہلال نے کہا کہ ای بختگان مین ضرور اس سے
مقابلہ کرونگی چلو تمھارے شہنشاہ زمرد ثانی سے پیشتر مل لون پھر انکے واسطے صاحبقران کے پاس جاؤن
اور وہان جاکر انسے مقابلہ کرون بختگان بھی اُٹھا ہلال تیجہ زن بھی ہمراہ بختگان زمرد ثانی کی طرف چلی
کنیزین بھی اسکے ہمراہ ہین

مگر اب حال خواجہ عمرو ثانی کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو بارگاہ ہلال تیجہ زن سے پانچ توڑے لیکر چلے تو خدمت مین امیر ثانی کے آکے پہونچے امیر ثانی نے فرمایا
کہو خواجہ بختگان کی خبر معلوم ہوئی عمرو ثانی نے کل کیفیت بیان کی جب ذکر بارگاہ ہلال تیجہ زن کا آیا تو
امیر ثانی نے فرمایا کہ وہانسے کچھ لائے بھی خواجہ نے کہا ہان لایا کیون نہین امیر ثانی نے کہا کہ کیا لائے کہا اپنی جان
سلامت لایا امیر ثانی نے فرمایا کہ ارے بھائی اسکے علاوہ کچھ اور بھی لائے کہا ہان اسکے علاوہ اور کچھ بھی لایا ہون
امیر ثانی نے کہا کہ ہم اسکو پوچھتے ہین کیا لائے ہو بتاؤ عمرو ثانی نے کہا کہ اسکے آنے کی خبر لایا ہون امیر ثانی نے فرمایا
کہ آپ جیسے ظریف ہین ہمارے پوچھنے کا منشا یہ ہے کہ کچھ روپیہ پیسا بھی آپکو حاصل ہوا عمرو ثانی نے تیوری بدل کے
جواب دیا کہ سب کا روپیہ پیسا مفت کا ہوتا ہے اور وہ مجھکو دے دیا کرتے ہین امیر ثانی نے کہا بہت اچھا آپ تشریف
رکھیے حال کھل جائیگا عمرو ثانی نے کہا کہ مجھپر لوگ بہتان بھی لیا کرتے ہین اگر آپ سے کوئی کہے تو
ہرگز یقین نہ لایئے گا یہان تو یہ باتین ہو ہی رہی ہین اور وہان زمرد ثانی کو ہرکارون نے خبر
پہونچائی کہ حضور ہلال تیجہ زن عیارہ جی فرستادہ خداوند افلاک جادو برائے مدد حضور بڑے
جاہ وحشم سے آئی ہے زمرد ثانی یہ خبر فرحت اثر سنکر خوش ہو گیا اور اپنے چند سردارون کو حکم
دیا کہ برائے استقبال ہلال تیجہ زن جائین اور باعزاز ہماری بارگاہ مین لائین خود بھی در بارگاہ پر
آکے کھڑا ہوا سردار آگے بڑھ گئے ہلال تیجہ زن کو استقبال کرکے لیچلے زمرد ثانی در بارگاہ پر کھڑا
ہی تھا جیسے ہی اسنے ہلال تیجہ زن کو دیکھا دنگ ہو گیا جی مین کہتا ہے ایسی مہ جبین حسین حور جمالی پری
خصال تو آجتک میری نگاہ سے نہین گذری بھلا مین کیونکر گوارا کرونگا کہ یہ میرے سامنے تکلیف مقابلہ
اٹھائے غرض جب ہلال تیجہ زن قریب پہونچی اسنے زمرد ثانی کو جھک کے سلام کیا زمرد ثانی نے
جواب سلام دیا اور اپنے ساتھ بارگاہ کے اندر لایا ایک کرسی جواہر نگار پر بٹھایا آپ تخت پر بیٹھا ہلال تیجہ زن

نے کل واقعہ عمرو ثانی کا بیان کرکے عرض کی کہ اب میرا قصد ہی کہ مین اسی وقت لشکر صاحبقران
مین جاؤن اور عمرو ثانی کی شکایت کرون اور گرفتار کرکے سے آؤن زمرد ثانی نے کہا کہ میرے
نزدیک تم عورت ہو تمھارا جانا لشکر اسلام مین ٹھیک نہین ہی کیونکہ وہان ایک ایک جوان صاحب
شوکت و شان موجود ہی اگر تم کسی پر مائل ہوئین کسی کی تیغ ابرو کی گھائل ہوئین تو پھر کچھ بن نہ پڑیگا
ہلال تیجہ زن نے کہا یہ آپکا خیال خام ہی تصور ناتمام ہی مین کنیز خداوند افلاک جادو ہون
مجھے عشق و عاشقی سے کیا کام ہی جس کام کو جاتی ہون اُس سے فراغت کرکے ابھی چلی آؤنگی زمرد ثانی
نے کہا کہ ابھی تو تم یہ باتین کرتی ہو مگر کسی کو دیکھ لوگی تو دل قابو مین نہ رہیگا ابھی خداوندی کی دوست
بنتی ہو جب کسی پر دل آ جائیگا تمھین دشمن خداوند ہو جاؤگی ہلال تیجہ زن نے کہا کہ مجھسے آپ ایسی
امید نہ رکھین بڑے بڑے شاہ و شہریار میرے خواستگار ہین مین نے قبول نہ کیا دامن قدرت
ہاتھ سے نہ چھوڑا تو بھلا حمزہ ثانی اور پسران حمزہ کیا چیز ہین جو مین فریفتہ ہو جاؤنگی زمرد ثانی
نے کہا کہ بڑی بڑی پاک دامن صاحب عصمت حمزہ ثانی پر اور پسران حمزہ پر عاشق ہوئین اور
اپنے گھر اپنے ہاتھ سے مبتلائے عشق ہو کر بگاڑ دیے تو تمھارا ناز کرنا بیکار ہی طبیعت پر کسکا اختیار رہی
جب جنون عشق آدمی کو گھیرتا ہی تو کچھ سجھائی نہین دیتا ہلال تیجہ زن نے کہا اچھا آپ اسکا بھی امتحان
فرمائین مجھکو رخصت دین زمرد نے بہت روکنا بھی مناسب نجانا مجبور ہو کے رخصت دی ہلال تیجہ زن
اپنی کنیزون کو ہمراہ لیکر طرف لشکر صاحبقران کے چلی تھوڑی راہ طے کرکے پہونچی کنیزون کو الگ ٹھہرایا
آپ دربارگاہ پر آئی یہان عدیل بن عادی دربارگاہ پر بیٹھے تھے ہلال تیجہ زن نے جو انکو دیکھا
دنگ ہو گئی جی مین کہنے لگی یہ آدمی ہی یا کوئی دیو شاخ بریدہ ہی صاحبقران کے ساتھ ایسے ایسے
آدمی بھی ہین ہلال تیجہ زن اسکو دیکھکر کھڑی ہو رہی عدیل بن عادی نے کہا کہ کیا کام ہی کہان کا
ارادہ ہی کیا نام ہی ہلال تیجہ زن نے کہا کہ مین خدمت صاحبقران مین جاؤنگی کچھ عمرو ثانی کی نسبت
عرض کرنا ہی ہلال تیجہ زن میرا نام ہی عیارنچی ہون خداوند افلاک جادو کی معشوقہ ہون عدیل
بن عادی نے کہا اچھا یہان توقف کرو ہم تمھاری اطلاع امیر ثانی سے کرتے ہین جیسا وہ فرمائینگے
ویسا کیا جائیگا عدیل بن عادی اسکو دربارگاہ پر ٹھہرا کے آپ بارگاہ کے اندر آئے صاحبقران
کو سلام کیا اور دست بستہ عرض کی کہ حضور ایک عیارنچی ہلال تیجہ زن اپنا نام بتاتی ہی کچھ بارہ
خواجہ عمرو کہنا چاہتی ہی یہ بات عدیل بن عادی سے جونہی خواجہ عمرو ثانی نے سنی کہا کہ دربار
مین عورت کا کوئی کام نہین ہی اے عدیل تم جلد منع کردو کہ وہ عیارنچی یہان نہ آسکے
صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ خواجہ کیا تم اسکا کچھ مال لیکر بھاگے ہو عمرو ثانی نے کہا کیا مین
چور ہون جو کسی کا مال لیکر بھاگون امیر ثانی نے فرمایا چونکہ تمنے کلام مین سبقت کی اور اسکو
دربار مین آنے کی اجازت نہین دی اسوجہ سے کچھ خیال پیدا ہوا کیونکہ جب وہ فریادی
آئی ہی تو اسکے آنے مین کوئی قباحت نہین ہی عمرو ثانی نے کہا جہان ایسے ایسے غازیان
دیندار جمع ہون وہان ایک زن بد سلیقہ کے آنے کی کیا ضرورت ہی امیر ثانی نے
عدیل بن عادی سے اشارہ کیا کہ بلاؤ عدیل نے باہر آکے کہا چلو تمکو اجازت ملگئی

ہلال نیچہ زن بلا تکلف بارگاہ فلک اشتباہ امیر ثانی مین آئی نگاہ جو اسکی دربار پر پڑی اور زینت دربار
جو دیکھی کہ ایک سے ایک جوان رعنا حسین دیکھا بصد شوکت وجلالت تشریف فرما ہین بیچ مین صاحبقران
زمان دمحل شوکت پر رونق افروز ہین ہلال نیچہ زن شوکت دربار کو دیکھکر دنگ ہو گئی جی مین
کہتی ہی کہ ای ہلال نیچہ زن ایسے صف شکن ایسے تیغزن صاحبقران کے ساتھ ہین ایسے
سے کون فتح پائیگا جو مقابلہ کریگا مارا جائیگا دل سے یہ باتین کرتی ہوئی روبروے صاحبقران
آئی جھک کے اسنے سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی ایک کرسی مرصع کار
پر ہلال نیچہ زن بیٹھی صاحبقران نے کہا ای ہلال تمھارے آنیکا کیا باعث ہی ہلال نیچہ زن نے
جو امیر ثانی کو مخاطب پایا ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ حضور خواجہ عمرو ثانی میرا بہت سا روپیہ لے
آئے ہین مین اُنسے مقابلہ کرنا چاہتی ہون امیر ثانی نے طرف خواجہ کے دیکھا اور کہا کیون خواجہ
تم کچھ روپیہ لائے ہو عمرو ثانی نے کہا ایسے بہت سے لوگ مجھپر بہتان از روے خصومت لیتے ہین
آپ کچھ اسکا اعتبار نہ کرین امیر ثانی مسکرائے اور کہا کہ خواجہ اب وہ مقابلہ کرنے کو کہتی ہی خواجہ
نے کچھ جواب نہ دیا امیر ثانی پھر ہلال نیچہ زن کی طرف مخاطب ہوئے ہلال نے پھر عرض کی کہ مین
امیدوار ہون کہ خواجہ سے ضرور مقابلہ کرون انکو اپنی عیاری پر بہت ناز ہی سر میدان سب کھل
جائیگا ایک نو برس کا لڑکا انکی مشکین باندھ کے لیجائیگا لیکن امیدوار اس امر کی ہون کہ ایک کاغذ
بطور اقرارنامہ تحریر ہو جائے تاریخ مقابلہ مقرر ہو اگر خواجہ کو مین زیر کرون اُنکے ساتھ گرفتار
کرکے لیجاؤن اور اگر خواجہ مجھکو زیر کرین تو انکو میری بابت اختیار ہی اب جملہ سردار خواجہ کی طرف
مخاطب ہوئے اور خواجہ سے کہا کہ دیکھو ہلال نیچہ زن کیا کہتی ہی خواجہ نے اسوقت تجاہل عارفانہ
کرکے پوچھا کہ کیا بی ہلال نیچہ زن آپ کچھ مجھسے کہتی ہین ہلال ہنس پڑی اور کہا کہ مین آپ ہی
سے عرض کرتی ہون عمرو ثانی نے کہا کہ آپ کیا فرماتی ہین ہلال نے کہا کہ مین یہ عرض کرتی ہون
کہ آپ ایک دن مقرر فرمائین اُس دن میرے آپکے مقابلہ ہو خواجہ نے کہا کہ مجھسے مقابلہ کرنیکی کیا
ضرورت ہی لشکر اسلام مین کیا اور عیاران طرار نہین ہین برق ثانی وچالاک ثانی شاطر شیردل
اور اسی طرح سے بہت لوگ ہین اُنسے مقابلہ کرو مین بیچارہ ایک مرد محتاج مجھسے کیا مقابلہ کروگی
ہلال نیچہ زن یہ باتین سنکر صاحبقران سے مخاطب ہوئی اور عرض کی کہ اب آپ فرمائیے تو
خواجہ عمرو مقابلہ پر راضی ہو جائینگے امیر ثانی نے اہل دربار کی طرف اشارہ کیا کہ آپ لوگ کچھ تحریک
کرین اہل دربار متوجہ ہوئے خواجہ عمرو کی طرف اور کہا کہ ای خواجہ تم کیون نہین مقابلہ کرتے ہو
خواجہ عمرو ثانی نے کہا کہ میرے حواس آجکل بوجہ مفلسی کے بجا نہین ہین آمد کم خرچ زیادہ آپ لوگ
خوب جانتے ہین کہ جو یہان سے میرا مقرر ہی وہی تین روپیہ کی اوقات ہی خرچ کی یہ کیفیت ہی کہ جہان
بازار مین نکلا چلنے والون نے آکے گھیر لیا محتاج فقیر گرد و پیش آگئے اگر کسیکو نہ دون تو نام سرکار کا
بدنام ہو کہ ملازم صاحبقران ہو کر ایسے مفلوک کہ دس بیس منگتے والون کو پچاس ساٹھ فقیرون کو
کچھ نہین دے سکتے پھر ہمیشہ قرض پر میرا صرف رہتا ہی روز مہاجنون سے سود کی بابت تکرار رہتی
ہی اب نکلنے سے عاجز ہون یہانتک اُنھنے پریشان کیا کہ مین اُس سے جیب کے یہان بیٹھا اب یہی

حالت مین کیا خاک مقابلہ کرون ذرا باہر نکلونگا جاجن سے پھر گفتگو بڑھیگی اس سے بہتر یہ کہ اور لوگ بھی
جو یہان موجود ہین وہ اس سے مقابلہ کرین مین معاف فرمایا جاؤن اہل دربار عمرو ثانی کی باتین سنکے
ہنسنے لگے اور سب نے حسب اوقات خواجہ عمرو ثانی سے دینے کا وعدہ کیا کہ اگر آپ مقابلہ کرینگے تو ہم
سب لوگ اسقدر روپیہ آپکو دینگے عمرو ثانی نے کہا کہ اس مہینے کے سود ہی سے ادائی ہو جائیگی یہ کہکر
طرف ہلال نیچہ زن کے مخاطب ہوئے اور کہا کہ کیا یاوہ گوئی کر رہی ہے کہ نو برس کا لڑکا مشکین باندھ کے
لیجائیگا تجھکو چار برس کی لڑکی مشکین باندھ کے لے آئیگی جب تیرے مزاج مین آئے ہم مقابلہ کو موجود
ہین ہلال نیچہ زن نے امیر ثانی سے عرض کی کہ حضور جو کچھ مین نے عرض کیا ہے اور جو کچھ خواجہ عمرو نے
مجھے فرمایا ہے اسکو تحریر کرا دیجیے امیر ثانی نے اسی وقت دونون کا بیان قلمبند کرا دیا ہلال نیچہ زن
امیر ثانی سے رخصت ہوئی اور طرف بارگاہ زمرد ثانی کے چلی امیر ثانی نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ عمرو
تمنے یہ کیا بات کہی کہ تیری مشکین تین برس کی لڑکی باندھ لائیگی بھلا اسنے جو کہا کہ نو برس کا لڑکا میدان مین
آئیگا اور مقابلہ کریگا تو یہ امر قرین قیاس ہے مگر تین یا چار برس کی لڑکی کا میدان مین یا کسی طور پر کسی سے
مقابلہ کرنا بالکل خلاف عقل ہے خواجہ عمرو ثانی نے کہا اب تو میری زبان سے نکل گیا جو منظور خدا ہوگا
وہ ہوگا آپ تردد نفرمایے یہان تو یہ باتین تھین اور وہان ہلال نیچہ زن قطع راہ کرکے بارگاہ زمرد ثانی
مین پہونچی زمرد ثانی نے کہا کہ اے ہلال نیچہ زن کہو لشکر صاحبقران مین ہو آئین کیا گفتگو ہوئی
ہلال نیچہ زن نے کہا کہ واقعی جیسا آپ فرماتے تھے دربار امیر ثانی کو اس سے بڑھکے پایا ایک سے
ایک شکیل جوان تیغ زن صف شکن و صاحب شوکت ذی مرتبت اپنے اپنے مقامات پر بصد اعزاز
رونق افروز ہین خواجہ عمرو ثانی بھی ایک کرسی پر بیٹھے تھے مین نے جب جا کے مقابلہ کو کہا تو انھون
نے عجیب و غریب عذر پیش کیے آخر سب سردارون نے انسے کچھ دینے کا وعدہ کیا تب انھون نے
کہا کہ مین مقابلہ کرونگا مین نے کہا تھا کہ خواجہ عمرو ثانی کو اگر بڑا ناز ہے تو مجھسے مقابلہ کرین ایک لڑکا
نو برس کا انکی مشکین باندھ کے لے آئیگا خواجہ عمرو ثانی نے جواب دیا کہ چار برس کی لڑکی تمھاری مشکین
باندھ کے لائیگی کیون اے زمرد ثانی کیا ساربان زادہ ساحر بھی ہے زمرد ثانی نے کہا کہ ساحر تو نہین
ہے مگر سحر سے بڑھکے کام کرتا ہے لیکن تجھسے اتنا مین کہتا ہون کہ بہت ہوشیار رہنا اور عقلمندی سے
کام لینا اگر مین بھی کسی وقت تجھسے کوئی بات کہون پہلے مجھکو بہت اچھی طرح سے پہچان لینا پھر میرے
کہنے پر عمل کرنا مین کیا چیز ہون ساربان زادہ خداوند افلاک کی صورت بنکر آئیگا تمکو بہکائیگا خبردار
اسکے مکر مین نہ آنا ہلال نیچہ زن نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے کچھ خوف نکیجیے خداوند افلاک جادو
ہمارے ہر وقت نگہبان ہین یہ کہکر ہلال نیچہ زن نے کہا کہ اب مناسب جانیے تو طبل جنگی کو حکم دیجیے
زمرد ثانی نے اسی وقت طبل جنگی نام پر ہلال نیچہ زن کے بجوایا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر
چلے صاحبقران زمان کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور زمرد ثانی نے بنام ہلال نیچہ زن
طبل جنگی بجوایا ہے امیر ثانی نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بعنایت الہی نام پر خواجہ عمرو ثانی
کے نقارہ رزمی بجے یہان بھی طبل جنگی پر چوب پڑی ہلال تو طبل جنگی کے بجتے ہی طرف ایک کوہ
کے روانہ ہوئی دو چار کوس کی راہ طے کرکے ایک پہاڑ پر پہونچی وہان بیٹھکے اپنے اسباب سحر نکالا

اور ایک پتلا ماش کے آٹے کا بنایا اُسپر سحر کرنے لگی رفتہ رفتہ جب اُس پتلے کو سحر سے مملو کردیا تو پتلے کے
جسم کو حرکت ہوئی اسنے ایک جام شراب پتلے کے منھ مین اُنڈیل دیا شراب جو اسکے منھ مین پہونچی ایک
چھینک لیکر اُٹھ بیٹھا ہلال بحیہ زن نے اسکو بانا ہاے عیاری سے آراستہ کیا اور پھر ایک جام شراب اسکو
پلایا کہ بیہوش ہوا ہلال بحیہ زن نے ایک صندوق مین اسکو بند کیا اور اپنے لشکر کی طرف تخت سحر پر
بیٹھے اور صندوق تخت پر رکھکے راہی ہوئی قریب صبح لشکر مین داخل ہوئی یہان دیکھا کہ تیاریان جنگ
کی ہو رہی ہین بہت سے نگہبان گرد بارگاہ زمرد شاہی کے پھر رہے ہین اپنی بارگاہ مین آئی دیکھا کہ کنیزین
منتظر بیٹھی ہین اسکو جو آتے دیکھا سب کنیزین اُٹھ کھڑی ہوئین ہلال بحیہ زن مسند پر آکر بیٹھی سب نے
کہا واری آپ کہان تشریف لیگئی تھین ہم لوگ بڑی دیر سے حضور کے منتظر تھے ہلال بحیہ زن نے کہا
مین کوہ عجائب پر سحر تیار کرنے گئی تھی اب فراغت پائی صبح کو ایک نو برس کا لڑکا سر میدان عمرو شاہی
کو مع اسکے سب شاگردون کے گرفتار کرلائیگا پھر مین لشکر اسلام کو تباہ و برباد کردونگی سب اسکی
تعریفین کرنے لگین اسی گفتگو مین وہ رات تو بسر ہوئی اور سلطان زرین پوش فلک بصد عظم و شان
جلوہ فرماے تخت چرخ زبرجدی ہوا اور عابد شب زندہ دار ماہ نے سر اپنا سجدۂ غروب مین
جھکایا یعنے آفتاب عالمتاب نے رونق افروز آسمان ہوکر زمین کو روشنی سے منور فرمایا لشکر اسلام
آواز اذان آنے لگی برہمن دیر مین گھنٹ و ناقوس بجانے لگے لشکر طرف میدان کارزار کے
جانے لگے وہان زمرد شاہی نے اپنا لشکر درست کیا اور ہلال بحیہ زن نے اُس لڑکے کو صندوق
سے نکالا پانی پر کچھ سحر پڑھکے منھ پر اُسکے چھینٹا دیا وہ لڑکا اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ اے ملکہ ہلال بحیہ زن
کیا حکم ہی جو کچھ حکم ہو اُسکو بجا لاؤن ہلال بحیہ زن نے کہا کہ اب ہم طرف میدان جنگ کے چلتے ہین
تم بھی ہمارے ساتھ چلو جو کوئی تمھارے مقابلہ کو آئے اسکو گرفتار کرکے ہم تک پہونچانا لڑکے نے
بہت خوب کہا اور ملکہ نے ایک تخت سحر تیار کیا اپنی کنیزون کو ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار کے
چلی لڑکا تخت پر ہاتھ رکھے ہوے بانا ہاے عیاری سے آراستہ برابر تخت کے چلا آتا ہی
اس صورت سے ہلال بحیہ زن میدان مین آکر اپنی کنیزون کی قاعدے سے
صفین جماکر کھڑی ہوئی

اب کیفیت خواجہ عمرو کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ بھی بانا ہاے عیاری سے آراستہ ہوئے ایک لاکھ چوبیس ہزار عیار اپنے ہمراہ لیکر بڑے کر و فر سے
میدان کارزار مین آگے پہونچے دیکھا خواجہ نے کہ ایک نازنین مہ جبین زیور جواہرات سے آراستہ
ایک تخت پر بصد ناز و ادا بیٹھی ہو ایک لڑکا آٹھ نو برس کا پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے کھڑا ہی مگر بانا ہاے
عیاری سے آراستہ انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ پھرتی رگ رگ مین عوض خون کے بھری ہی
چار جانب دیکھ رہا ہی ایک سمت زمرد شاہی مثل لقاے بے بقا کے تخت پر بیٹھا ہی تخت جواہر نگار پھیون
پر کسا ہی پشت پر اسکی بختگان وزیر اسکا بیٹھا ہی اور سب فوج بھی اسکی مسلح و مکمل کھڑی ہی
یہان بھی سرداران اسلام براے نمایش کیفیت جنگ خواجہ عمرو شاہی مسلح و مکمل ہوکے آئے

دونون لشکر کھڑے ہین کہ صحراے گرد آڑی سب اُس طرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد کا شگافت
ہوا تو دیکھا کہ ایک لشکر عظیم آ رہا ہی آتے آتے وہ لشکر قریب پہونچا صف سے ایک جوان نے مرکب
اپنا آگے بڑھایا براے دریافت احوال لشکر بحکم زمرد ثانی چلا دریافت کرکے پلٹا آکے زمرد ثانی
سے عرض کی کہ قہار بن مہران کو خداوند افلاک جادو نے آپکی مدد کے واسطے بھیجا ہی زمرد ثانی
نے بختگان سے کہا کہ اب افلاک جادو کو بھی مسلمانون سے کد و کاوش ہو گئی ہی جب تو میری مدد کو
برابر عیار اور سردار روانہ کرتا ہی بختگان نے کہا کہ حضور آپ اُسکی اطاعت کرتے رہیے وہ اس
لڑائی کو فتح کرا دیگا جب لڑائی فتح ہو جائے پھر آپکو اختیار باقی ہی گو اطاعت اسوقت مین بھی اچھی ہی
کیونکہ افلاک جادو بہت بڑا شخص ہی اور اُسکو کاربرداز سلطنت ایسے ایسے ممکن ہین جو سحر و ساحری
مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے مثل علامہ بن دمامہ و بجیل بے قال و قیل اور اسی طرح اور
بہت سے آدمی ہین آپکی مدد کے واسطے ایک عیار بھی بھیجی ہی دیکھیے کس طور سے لڑیگی یقین ہی
کہ جس ارادے سے آئی ہی اُسکو پورا کرکے پھریگی یہ باتین ہو رہی تھین کہ قہار نے آکر زمرد ثانی
کو سلام کیا اور کہا مجھکو خداوند افلاک جادو نے آپکی مدد کے واسطے بھیجا ہی مین لشکر اسلام سے لڑونگا
سب کو زیر کرکے بخدمت خداوند لیجاؤنگا آپ خاطر جمع رکھیے تردد نفرمایئے زمرد نے کہا کہ مجھے اب
کوئی تردد نہین ہی جب فضل خداوند افلاک جادو شریک ہوا تو اب میری طبیعت بہت مطمئن ہی
اور توجہ خداوند افلاک کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ قدرت کو میرا اسقدر خیال ہی کہ روز میری مدد
کے واسطے تم ایسے بندگان خاص کو بھیجتے ہین یہ باتین کرکے قہار نے پوچھا کہ اسوقت کس سے
مقابلہ ہی زمرد ثانی نے مقابلہ کی کیفیت بیان کی قہار بھی ایک طرف اپنے لشکر کو لیکر کھڑا ہوا
اور تماشا دیکھنے لگا کہ ہلال بچہ زن نے اُس لڑکے سے اشارہ کیا لڑکا جست و خیز کرکے میدان
مین آیا پکار کر آواز دی کہ اے فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میدان مین آئے
لڑکے نے جو نعرہ کیا تو اُسکی آواز اتنی بڑی تھی کہ تمام میدان گونج گیا بہت سے گھوڑے
بھڑک گئے اس نعرے کو سنکر لشکر سے چالاک ثانی نے آکر عمرو ثانی سے اجازت لی اور طرف
میدان کے چلا آکر اس لڑکے کے مقابلہ مین کھڑا ہوا لڑکے نے کمند ماری چالاک ثانی حلقون مین
سے یون نکلا جیسے عینک سے نگاہ پھول سے بو دل سے ارمان چالاک ثانی نے نکلکر کمند ماری
وہ لڑکا بھی کمند سے نکلا اسی طرح تھوڑی دیر تک کمند بازی رہی آخر کو دونون نے سر سے کوپین
کھولے اور پتھر چلنے لگے اب یہ کیفیت ہی کہ ادھر سے وہ لڑکا پتھر پھینکتا ہی اُس طرف سے چالاک ثانی
پتھر مارتا ہی بیچ مین دونون پتھر آپسمین لڑتے ہین سرمہ ہو جاتے ہین تھوڑی دیر تک دونون
آپسمین اس طور سے لڑے جب اس مین بھی فیصلہ ہوتے نظر نہ آیا تب دونون نے پیچے نیام
انتقام سے لیے اور پیچہ چلنے لگا ایک مقام پر لڑکے نے قریب چالاک ثانی کے آکے ایک ہاتھ
پیچے کا مارا اور باواز بلند نعرہ کیا منم غلام ملکہ ہلال بچہ زن اس زور سے اپنے نعرہ کیا کہ سب
کے دل ہلنے اور چالاک ثانی کا ہاتھ رک گیا لہرانے لگا لڑکے نے جلد کمند کے پیچے گلے مین
ڈال دیے جھٹکا مارا چالاک ثانی زمین پر گرا اسکے مشکین باندھ کے ملکہ ہلال بچہ زن کے حوالے کیا

ہلال تیجہ زن نے کنیزون کو حکم کیا او کہا کہ اسکو جاکر قید سناؤ اور حفاظت سے قید کرو اسکی باتون پر نہ آنا یہ سب خاندان عمرو ثانی کے لوگ ہین فطرت انکی رگ و ریشہ مین بھری ہی اگر کسی قسم کا لالچ دین اعتبار نہ کرنا یہ سمجھنا کہ ہماری جان لینے کی تدبیر کی ہی کنیزین قید چالاک ثانی لیکر چلین اور ایک مقام محفوظ پر لا کے چالاک ثانی کو ہتھکڑیان و بیڑیان پہنائین اور آپ بیٹھکے اسکی حفاظت کرنے لگین یہان لڑکا جو ہلال تیجہ زن کو قید سپرد کرکے پلٹا میدان مین آکے اپنے پھر نعرہ کیا ابکی بار برق ثانی خواجہ عمرو ثانی سے اجازت لیکر نکلا اور میدان مین آیا برق نے بھی خوب خوب کارنمایان کیے آخر یہ بھی مبہوت ہو گیا لڑکے نے اسکو بھی اسی طرح کمند مارکے قید کیا اور ملکہ کے حوالے کیا ہلال تیجہ زن نے کنیزون کے سپرد کیا کنیزون نے برق ثانی کو بھی وہین پہونچایا جہان چالاک ثانی قید تھا لڑکے نے پھر میدان مین آکے نعرہ کیا اب تو عیارون کے کان کھڑے ہوئے آپسمین باتین ہونے لگین عمرو ثانی نے پلٹ کے دیکھا ابو الفتح اصفہانی نے آکر اجازت لی اور طرف میدان کے روانہ ہوئے انھون نے آتے ہی لڑکے پر حلقے کمند کے مارے لڑکے نے کمند سے نکلکر پھر نعرہ کیا منم غلام ملکہ ہلال تیجہ زن اصفہانی کی بھی وہی کیفیت ہوئی لڑکے نے انکو بھی گرفتار کرکے حوالے ہلال تیجہ زن کے کیا ملکہ نے انکو بھی وہین بھیجدیا غرض اسی طرح اس لڑکے نے تیس آدمی گرفتار کیے اب تو عمرو ثانی کو انتشار ہوا اور رات بھی ہو گئی تھی ہلال تیجہ زن بھی اور وہ لڑکا بھی تھک چکا تھا آخر کار طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر اپنی اپنی طرف پلٹے ہلال تیجہ زن تو نوبت نقارے بجاتی ہوئی چلی اور اپنی بارگاہ مین آکے عیارون کو طلب کیا صحبت عیش و نشاط برپا کی زمرد بھی یہان ہی کنیزون نے حسب الطلب اسیرون کو حاضر کیا اسیر سامنے کھڑے ہین زمرد ثانی اور بچگان ہلال کی تعریفین کر رہے ہین زمرد ثانی کہتا ہی کہ ای ہلال تیجہ زن آج تمنے وہ کارنمایان کیا ہی جو کسی سے نہو تھا اور یہ وہ لوگ گرفتار ہوئے جو عمرو ثانی کی زینت پہلو و قوت بازو تھے اب عمرو ثانی کا گرفتار کرنا ہی وہ بڑا مکار و غدار ہی ملکہ ہلال تیجہ زن کہتی ہی کہ میرے سامنے کچھ مکر و غدر اُنکا نہ چلیگا کل سر میدان اسی طرح سے وہ بھی گرفتار ہونگے سب کو یکبارگی باندھ کے خدمت مین خداوند افلاک جادو کے لیجاؤنگی زمرد ثانی کہتا ہی مجھکو بھی اسکی امید ہی یہان تو بزم عیش و عشرت برپا تھی

اب کیفیت عمرو ثانی کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو میدان سے پلٹے تو اپنی بارگاہ مین جا کے مغموم و مضمحل بیٹھے ہوئے دعائین کر رہے تھے کہ خداوندا میری عقل کو زیادہ کر اور حریف پر فتح دے کہ سامنے سے برق فرنگی آتے تھے انھون نے جو دیکھا کہ مرشدزادے کی یہ کیفیت ہی کہ دست دعا طرف آسمان کے بلند ہین درگاہ مجیب الدعوات مین بعد الحاح و زاری کچھ عرض کر رہے ہین تو برق فرنگی قریب آئے جب عمرو نے دعا سے فراغت پائی تو برق نے کہا کہ کیون ای مرشدزادے کیا کیفیت ہی

خواجہ عمرو ثانی نے کہا کہ اے برق کیا بتاؤن **شعر** | مراد رو نیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد | اے برق عجیب حالت ہے طرفہ کیفیت ہے اُس سے مقابلہ ہے
جو سحر و ساحری مین طاق ہے مکر و حیلہ مین مشاق ہے کوئی تدبیر بن نہین آتی دیکھیے خدا کو کیا
منظور ہے یہ باتین کرتے کرتے خواجہ نے کہا کہ اے برق مین نے سُنا ہے کہ تم زمانہ مین شہنشاہ اوج
عیاری یعنی والد نامدار کے بھیڑیا بنکے عیاری خوب کرتے تھے برق نے کہا جی ہان یہ عیاری
میری بھی خالی نہین جاتی تھی عمرو ثانی نے کہا کہ اچھا تم میرے سامنے پہلے بھیڑیا بنو مین تمکو
دیکھون کہ کیسا بنتے ہو برق نے ترا ایک کنارے جاکے پوست گرگ نکالا اور اُسکے درست کرنے
مین مصروف ہوئے یہان خواجہ نے زنبیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ دادا جان میری صورت ایک چار
برس کی لڑکی کی بن جائے فوراً صورت خواجہ کی بدل گئی اور ایک چار برس کی لڑکی کی شکل بنکر
جہان بیٹھے تھے وہین بیٹھ رہے اب برق وہان سے بھیڑیا بنکے آئے یہان خواجہ کو نہ پایا حیران
ہوکے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ ابھی مرشد زادے یہان تشریف رکھتے تھے وہ کہان گئے دیکھا کہ انکے
مقام پر ایک لڑکی چار برس کی نہایت حسین دونون ہاتھون مین مہندی لگی ہوئی چھوٹے چھوٹے
سونے کے بتانے گوری گوری کلائیون مین پہنے ہوئے بنڈھیان گندھی ہوئی کنگھی کی ہوئی چھوٹی
چھوٹی بالیان کانون مین پہنے ہوئے مقام پر مرشد زادے کے بیٹھی ہوئی ہے برق نے جو اس لڑکی کو
دیکھا حیران ہوگیا کہ یہ لڑکی کیسی ہے اور یہان کیونکر آئی اور مرشد زادے کس طرف چلے گئے آخر اس سے
ضبط نہو سکا پکار کر آواز دی کہ اے مرشد زادے آپ کہان تشریف لے گئے مین حسب الحکم حاضر ہون تشریف
لائیے ملاحظہ فرمائیے خواجہ نے آواز دی کہ اے برق مین تو یہین موجود ہون تم ناحق پکارتے ہو
برق نے جو اس لڑکی سے یہ کلام سُنا دنگ ہوگیا اب سمجھا کہ یہی مرشد زادہ ہین گرد پھرنے لگا کہا کیا تعریف
کی جائے واقعی اسوقت آپ نے شہنشاہ اوج عیاری یعنے اپنے والد نامدار کو یاد دلا دیا سبحان اللہ کسکی
مجال ہے جو اس فن عیاری مین آپکا مقابلہ کرے عمرو نے کہا کہ اے برق اب یہ وقت تعریف نہین ہے
اب جو مین تمسے کہون وہ کرو برق نے کہا ارشاد خواجہ نے کہا کہ تم مجھکو اپنی پیٹھ پر لادکے طرف
لشکر ہلال بیچہ زن کے چلو برق نے یہ سُنکر خواجہ کو پیٹھ پر لادا اور طرف بارگاہ ہلال
کے چلا راستہ طے کرکے قریب بارگاہ پہونچا لوگون کی نگاہ پڑی کہ بھیڑیا ایک حسین لڑکی کو اپنی پیٹھ
پر لادے لیے جاتا ہے سب نے ایک ہلڑ کیا بھیڑیا لڑکی کو چھوڑ کے بھاگا لوگون نے لڑکی کو اُٹھا لیا
ہلال بیچہ زن کہ ابھی زمرد کو مع جنگان کے رخصت کرچکی ہے اب اپنی خاص صحبت مین بیٹھی ہے دورہ
شراب کا چل رہا ہے نازنینان پری پیکر بیٹھی ہین گانا ہو رہا ہے ملکہ نے جو یہ ہلڑ سُنا اپنے ملازمین سے کہا کہ جاکر
خبر تو لاؤ یہ ہلڑ کیسا ہے ملازم باہر آئے دریافت کرکے پلٹے ملکہ سے آکر عرض کی کہ حضور ایک بھیڑیا ایک لڑکی
کو لیے جاتا تھا حضور کے دربانون نے اسکو مار کر لڑکی کو چھین لیا لڑکی نہایت حسین ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی
رئیس کی لڑکی ہے پیاری پیاری باتین کر رہی ہے اپنے والدین کا نام سب کو بتا رہی ہے پہرے پر
سپاہی لڑکی کو لیے ہوئے بیٹھے ہین ہلال نے جو یہ کیفیت سنی کنیزون سے کہا کہ اس لڑکی کو ہمارے
سامنے لاؤ ہم بھی اُسکو دیکھین کہ وہ لڑکی کیسی ہے کنیزین یہ حکم پاکر پہرے پر آئین سپاہیون سے

کہا کہ ملکۂ عالم لڑکی کو طلب فرماتی ہین سپاہیون نے کچھ عذر نہ کیا لڑکی کو کنیزون کے حوالے کردیا کنیزین اُس لڑکی کو
گود مین اُٹھائے روبرو ملکہ کے لائین لڑکی نے جھک کے ہلال تیجہ زن کو سلام کیا ہلال نے جو اسکی صورت
دیکھی عاشق ہوگئی تمیزداری کو دیکھکر حیران ہوئی کہ اس سن مین ایسی صاحب تمیز ہی معلوم ہوتا ہی کہ واقعی کسی
رئیس کی لڑکی ہی یہ خیال کرکے ہلال تیجہ زن نے اُسکو گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا کنیزون سے کہا کہ میرے
دل مین اسکی تمنا بھی تھی کہ میرے اولاد ہو سامری جمشید نے مجھکو یہ اولاد عطا فرمائی ہین اسکو اپنی بیٹی کرونگی
کنیزون سے یہ کہکے ملکہ نے کہا کہ بیٹا تم کچھ خوف نہ کرو صدمہ نہ اُٹھاؤ تمھارے مان باپ سے بڑھکے ہم تمھاری
پرورش کرینگے ایک لحظہ اپنے پاس سے جدا ہونے نہ دینگے اب اگر تمھارے مان باپ بھی کسی وجہ سے یہان تک
پہونچ جائین اور ہمسے تمکو طلب کرین تو جسطرح ہوگا ہم تمھین اُنکو نہ دینگے اُنسے بھی رسم پیدا کرینگے تمکو اپنے
ہی پاس رکھینگے اب تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو یہ بھیڑیا تمکو کیونکر پا گیا
تمھارے مان باپ نے تمکو اپنے سے کیونکر جدا کیا والدین تمھارے کون ہین کہان کے رئیس ہین کیا
نام ہی لڑکی نے کہا کہ اے مادر مہربان اب آج سے مین آپکو اپنی مان تصور کرونگی اپنے والد کی زوجہ سمجھونگی
اے مادر مہربان مین ایک تاجر کی بیٹی ہون باپ میرا سلطان تاجران ہی شاید آپ نے اُنکا نام سنا ہو گا ملکہ نے
کہا کہ اب تم بتاؤ لڑکی نے کہا کہ نام میرے باپ کا ایاز اصفہانی ہی سب تاجر اُسکو مانتے ہین اپنے سے
بہتر جانتے ہین مین اُسکی دختر ہون اُسوقت کیفیت یہ ہوئی آج کئی برس کے بعد صبح کو والد نامدار سفر سے
آئے ہین پیدا بھی نہین ہوئی تھی کہ والد نامدار نے جانب حلب کوچ کیا تھا جب سے آج صبح کو تشریف
لائے مجھکو جو دیکھا تو نہ پہچانا والدہ معظمہ سے دریافت فرمایا کہ یہ لڑکی کسکی ہی اُنھون نے کہا کہ یہ تمھاری دختر
نیک اختر ہی والد نے جوش پدری مین مجھے گلے سے لگایا بہت خوش ہوئے میرے لیے دعائین کرنے لگے دن
بھر تو اُنکی خبر آمد سنکر اہل شہر ملنے کے واسطے آیا کیے اُنھین اندر تشریف لانیکی فرصت نہین ہوئی جب شام
ہوئی تو سب کو رخصت کرکے محل مین تشریف لائے والدہ ماجدہ نے باغ مین فرش بچھوایا تھا وہان مین
بھی اُنکے پاس بیٹھی تھی کہ والد نامدار بھی وہان تشریف لائے دسترخوان بچھا سب نے ملکر کھانا کھایا جب
دسترخوان اُٹھ گیا تو صراحیان شراب کی آئین مین نے ایک جام بھر کے والد نامدار کو دیا اُنھون نے پی لیا
پھر دوسرا جام بھر کے والدہ ماجدہ کو دیا اُنھون نے بھی پیا اسی طرح مین نے دو دو جام دونون صاحبون
کو پلائے کہ والد ماجد نے والدہ سے فرمایا کہ ذرا بارہ دری مین چلو کچھ کہنا ہی والدہ نے کچھ انکار کیا
آخر کو اُنکے ہمراہ چلین مین بھی اُٹھی تھی کہ اُنکے ہمراہ جاؤن والد نامدار نے فرمایا کہ بیٹا تم یہین ٹھہرو کیا
ہم کہین جاتے ہین ابھی ابھی آتے ہین تم یہین بیٹھی رہو ہمارے واسطے ایک ساغر بھر رکھو مین اُنکے
ارشاد کے موجب وہین ٹھہری اور صراحی سے شراب اُنڈیلنے لگی وہ دونون صاحب بارہ دری
مین داخل ہوئے مین تنہا رہگئی یکایک کان مین میرے کھٹ پٹ کی آواز آئی مین سمجھی کوئی کنیز
میری تنہائی پر خیال کرکے والد نامدار نے بھیجی ہی وہ آتی ہوگی مین یہ تصور کررہی تھی کہ دیکھا
ایک بھیڑیا چلا آتا ہی مین نے چاہا کہ اُٹھکے بھاگون لیکن وہ جست کرکے جہان مین بیٹھی تھی وہان
آیا اور مجھکو اپنی پیٹھ پر لادکے لے چلا آپکے لشکر کی طرف سے گذرا یہان لوگون کو رحم آگیا مجھکو اُس
ظالم کے پنجے سے چھڑایا نہین تو وہ کہین لیجاتا مجھے ہلاک کرتا اپنا شکم بھرتا میری جان جاتی والدین

کی نہین معلوم کیا کیفیت ہوتی لیکن آپکے ملازمون نے جان بچائی اب یہی مجھکو بھی خیال ہی کہ نہین معلوم والدین
کی کیا کیفیت ہوگی اپنا کیا حال کیا ہوگا والد سے تو مجھکو آج ہی دیکھا ہی افسوس کہ وہ جی بھر کے دیکھنے بھی نپائے
کہ فلک نے اُنکے قدمون سے مجھے جدا کیا اور والدہ نے تو اتنے دنون مجھے پرورش کیا ہی راتون کو میرے
واسطے جاگی ہین دن کو میرے لیے اپنا آرام ترک کیا ہی مجھکو تو اُنکی بابت یہ گمان ہی کہ میری جدائی مین زندہ
نہ رہینگی اپنی جان دے دینگی والد بھی اپنی بڑی کیفیت کرینگے والدہ سے فرماتے تھے کہ اب خدا نے
ہمکو اولاد بھی عطا فرمائی یہ مراد بھی ہماری برآئی اب مین اسکی شادی بہت جلدی کرونگا اپنے تمام ہم پیشہ
لوگون کو جمع کرونگا اسکی وجہ سے میرا ایک قوت بازو اور ہوگا پھر مین تو ایک گوشے مین بیٹھکے اپنی
بقیہ عمر صرف کرونگا اسی کو سب اختیار دونگا جو اُسکے مزاج مین آئیگا وہ کریگا اگر تجارت کی طرف طبیعت
راغب ہوگی تو بہتر ہی ورنہ کس بات کی کمی ہی سب بعیش و آرام بسر کرینگے اور اسکے علاوہ بہت سی
باتین فرماتے تھے وہ اپنی کیا کیفیت کرینگے علاوہ اُنکے جسقدر عزیز ہین مجھے زیادہ عزیز رکھتے ہین
سب کی کیا کیفیت ہوگی لڑکی نے جو یہ باتین ہلال سے کہین ملکہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے
ہوش اُڑگئے کہ ایسی صاحب تمیز و فصیح البیان اس سن کی لڑکی آجتک نگاہ سے نہین گذری واقعی
یہ تاجر کی لڑکی ہو اب تو ہلال بیجہ زن مخاطب ہوئی لڑکی کی طرف اشارہ کیا اور کہا بیٹا تم کسی بات
کا صدمہ نہ کرو مجھے اپنی مان سمجھو تمھارے والدین کیسے تھے مجھکو تو اُنکی یہ کیفیت سنکر بہت تعجب ہوتا ہی
کنیزون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو اتنی سی جان کو باغ مین اکیلا چھوڑکے آپ عیش و عشرت
مین مصروف ہوئے باپ تو خیر کہ وہ مرد ہی مگر مان کو کیونکر یہ بات گوارا ہوئی کہ اپنی اولاد کو اکیلا
باغ مین چھوڑ دیا ویسے ہی اپنے کیے کی سزا پائی اگر مجھکو اس لڑکی کے مان باپ ملین تو مین اُنسے
کہون کہ تمھین یہ بات زیبا تھی کہ اپنی ایسی صاحب تمیز لڑکی کو اسطرح تنہا باغ مین چھوڑ دیا اگر مین
یہان نہوتی اور میرے ملازم بھیڑیے کو ہلاک نہ کرتے تو بچی کی جان مفت مین جاتی اب اپنے کیے کی
سزا پا رہے ہونگے آنکھون سے آنسو بہا رہے ہونگے باپ کہتے ہونگے کہ ہاے مین نے تو اپنی نور چشم کو
آج ہی دیکھا تھا مان کہتی ہونگی کہ مین نے تو اتنے دنون ریاض کیا ہاے آج اُسکا یہ پھل ملا اب
اب کوئی اُنسے جاکر اس حالت مین پوچھے کہ تم تو شراب کے نشے اور جوش مستی مین دیوانے ہوگئے
اپنے ہاتھ سے لڑکی کو کھویا آخر اُسکو تنہا کیون چھوڑا مجھے ایسی باتین پسند نہین آتین ہین اب شاید
اسکے مان باپ پتہ لگاتے لگاتے پھر تاب آئینگے مین تو قیامت برپا کرونگی لڑکی کو ہرگز نہ دونگی اگر بہت
بگڑینگے تو صاف صاف اُنسے کہدونگی کہ اب آپ مہربانی فرمائیے لڑکی کو نہ لیجائیے ایک بار تو بھیڑیے سے
ہم لوگون نے بچایا اب کی اسکے دشمنون کو شیر ہی کھا جائیگا اور کوئی بچانے والا بھی نہ ملیگا معلوم ہوتا
ہی کہ آپکو اولاد پیاری نہین ہی اب مین اسکو اپنے پاس رکھونگی آپ سے زیادہ اسکی خدمتگذاری کرونگی
لڑکی بھی سر جھکائے یہ سب باتین سن رہی ہی سب کنیزین بجا و درست کہتی جاتی ہین جب
ملکہ خاموش ہوئی تو لڑکی نے ایک بات پھر چھیڑ دی ہلال بیجہ زن نے پھر سب کو اپنے
سے مخاطب کر لیا اب خواجہ عمرو ثانی جو سوچ رہے ہین کہ مین کس طور سے عیاری کرون
کہ دیکھا سامنے عیاران اسلام مسلسل مطوق کھڑے ہین عمرو ثانی کے دل پر قلق ہوا کہا

کہ اے مادر مہربان یہ موسے مونڈی کاٹے کون ہین جو میری طرف دیکھتے جاتے ہین مجھکو انکی نگاہون سے ڈر معلوم ہوتا ہی کیا آنکھین نکال نکال کے دیکھ رہے ہین ہلال تیجہ زن نے کہا کہ بیٹا یہ عمرو ثانی کے لشکر کے عیار ہین اور اسی کے شاگرد ہین لڑکی نے کہا اُنسے کہدیجیے کہ منھ پھیر کے بیٹھین میری طرف نہ دیکھین ہلال تیجہ زن نے عیارون سے کہا کہ اپنے اپنے منھ اُس طرف کو پھیر لو ادھر نہ دیکھو ہماری صاحبزادی بلند اقبال ڈرتی ہین عیارون نے مجبور ہوکے منھ اپنے اپنے پھیر لیے آپسمین کہنے لگے کہ لڑکی بڑی تیز ہی نہین معلوم کہان سے آئی ہی کیا باتین کرتی ہی ملکہ سی تند مزاج کو دو ہی باتون مین رام کر لیا ہمارے منھ ادھر پھروا دیے کوئی کہتا ہی بھائی مجھکو تو اس لڑکی پر پیار آتا ہی اگر ملجائے تو مین اپنی بیٹی بناؤن عیار تو یہ باتین کر رہے ہین کہ ادھر لڑکی نے ملکہ سے کہا کہ اے مادر مہربان آپ شراب پیجیے گا ملکہ نے کہا کہ نہین بیٹا مین نے شراب بہت پی ہی نشہ موجود ہی اب نہین پیونگی لڑکی نے کہا کہ مین تو ضرور پلاؤنگی یہ کہکے صراحی کی طرف ہاتھ بڑھایا ہلال نے کہا کہ صراحی کا لنگر تجھسے نہین سنبھے گا سنبھل کے شراب انڈیلنا لڑکی نے جام بلورین مین شراب انڈیلی اور تھوڑی بیہوشی ہلال کی نگاہ بچاکے اسمین ملا دی اور جام اپنے ہاتھ مین لیکر ہلال کے منھ کے پاس لائی اور کہا کہ آپ نوش فرمائیے ملکہ نے شراب پی لی تھوڑی دیر ہو گذری اور ہلال بیہوش ہوئی خواجہ نے پھر شراب کی طرف ہاتھ بڑھایا ہلال نے کہا کہ اب مین نہ پیونگی نشہ بہت ہوجائیگا لڑکی نے کہا کہ امان جان آپکو میرے سر کی قسم ایک جام اور پی لیجیے ہلال تیجہ زن نے کہا اچھی تم نے مجھکو قسم دیکر مجبور کر دیا اچھا تمھاری خوشی کر دونگی ایک جام اور پیونگی لڑکی صراحی ہاتھ مین لیکر چلی اتفاق سے صحرا مین سے کسی جانور کے بولنے کی آواز آئی لڑکی نے صراحی ہاتھ سے چھوڑ دی شراب سب فرش پر گری اور ہلال تیجہ زن کے گلے مین ہاتھ ڈال کے یہ کہکر لپٹ گئی کہ امان جان بھیڑیا آتا ہی وہ آواز دے رہا ہی جلدی کسیکو بھیجیے کہ وہ جاکر اُسکو ہکائے نہین مین اس خوف سے مر جاؤنگی ہلال نے اُسکو لپٹا لیا اور کہا کہ بیٹا اب بھیڑیا کہان ہی لڑکی نے کہا کہ بول تو رہا ہی ملکہ نے کہا اچھا ہم اسکا انتظام کرتے ہین یہ کہکر کنیزون سے کہا کہ تم سب جاؤ جتنی رات باقی ہی درخیمے سے نہ ہٹنا وہین کھڑی رہنا اور پہرے پر جو لوگ ہین اُنسے کہو کہ بھیڑیے کو ہکائین صاحبزادی ڈرتی ہین یہ سنکر سب کنیزین تو وہان سے اُٹھین عمرو ثانی اور ہلال وہان تنہا رہے اب خواجہ عمرو ثانی اپنے جی مین کہتے ہین کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ ابتک یہ بیہوش نہوئی اُنھون نے پھر جام شراب بھرا اور کہا کہ مین نے آپکو قسم دی تھی آپ نے جام نہین پیا ملکہ نے کہا کہ اچھا لاؤ لڑکی نے وہ جام اپنے ہاتھ مین اُٹھایا کھالی سے ساڑھے تین ماشے بیہوشی کی پڑیا نکالی اور آنکھ بچا کے جام مین ملا دی اور ہلال تیجہ زن کو وہ جام پلا دیا اب شراب پیتے ہی ملکہ کا سر جھکا آیا اسنے خیال کیا کہ شراب آج مین نے بہت پی ہی اس سبب سے یہ بات ہوئی ہی اب لڑکی ذرا اس سے دور ہٹ کے بیٹھی کہ اسکو خیال آیا کہ مجھسے خواجہ عمرو ثانی نے کہا تھا کہ تجھکو تین برس کی لڑکی گرفتار کر لائیگی کہین یہ لڑکی

وہی تو نہین یہ خیال کرکے اُٹھی لڑکی سنے پیچھے سرکنا شروع کیا دو قدم چلی تھی کہ تیسرے
قدم بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گری عمرو ثانی نے نعرہ کرکے مشکین اسکی باندھین زبان مین
سوزن دیئے سوچے کہ اگر خواجہ تم اسکو یون لیکر چلے شاید راہ مین کوئی اُفتاد پڑے اور یہ
رہا ہو جائے تو پھر اسکا اسیر ہونا بہت دشوار ہوگا اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اسکو نذر زنبیل کرو
یہ سوچ کے عمرو ثانی سنے اسکو تو نذر زنبیل کیا اور اپنے عیارون کو رہا کیا عیارون سنے جو
خواجہ عمرو ثانی کو دیکھا خوش ہوگئے تعریفین کرنے لگے کہ اے خواجہ عمرو کیا کہنا کوئی کہتا ہی
کہ اے اُستاد کیا کہنا سوائے آپکے اور یہ بات کسکو حاصل ہی کون آپ سے مقابلہ کر سکتا ہی عمرو
تو سب کی باتین سنتے ہوئے سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایک طرف سے مع اپنے چالاکی کرکے نکل گئے

اب کیفیت لشکر ہلال کی ملاحظہ فرمایئے

کہ تمام سپاہی اور کنیزین بانس ہاتھون مین لیے ہوئے تمام صحرا بھر مین ہڑ سے ہڑ سے کرتی پھرتی ہین
اگر کسی درخت کا پتہ بھی کہین کھڑکا تو کہا کہ وہ بھیڑیا جاتا ہی جانے نہ پائے مار لینا تمام صحرا مین ایک بلا بلا مچی
ہی کہ مار نہ جانے نہ پائے ایک کہتا ہی کہ وہ بھیڑیا جاتا ہی ادھر مین چار لوٹ چلے لینا لینا کہتے ہوئے کہین
گڑھے مین پاؤن پڑا دھم سے گرے پکار کر آواز دی کہ ارے بھائیو دوڑو بھیڑیا پکڑے لیے جاتا ہی
چند آدمی جھپٹ سے پہونچے کہا کہ ارے بھائی یہان تو کوئی بھی نہین ہی کہا نہین ہمکو جو آتے دیکھا
سب مجھے یہان چھوڑ کے بھاگ گیا یہ ہلڑ جو بجتنگان نے سنا زمرد ثانی سے کہا کہ آپ سماعت فرماتے
ہین کہ یہ غل کیسا ہو رہا ہی کچھ آدمیون کو بھیجیے وہ جا کر خبر لائین کہین معاملہ دگرگون نہو جائے
زمرد ثانی نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی مین سنے تقدیر کر دی ہی اور میری
تقدیر کی ہوئی بہت مضبوط ہوتی ہی مین ویسی تقدیر نہین کرتا جیسے والد نامدار اکثر تقدیرین
کیا کرتے تھے وہ بالکل بودی ہوتی تھین اور وہ اہل اسلام کی رعایت بھی بوجوہ کرتے تھے اور
مجھے ذرا ان لوگون کی رعایت نہین ہی بجتنگان نے جو اسکو شراب کے نشے مین بدمست پایا
خوش ہو رہا جی مین کہنے لگا کہ دیوانہ ہوا ہی تقدیر کیا کریگا بھاگا تو پڑا پھرتا ہی مسلمانون کا نام
سنکر روح کانپتی ہی یہ تقدیر کریگا بجتنگان تو بجا درست کہکر خاموش ہو رہا یہان سب اسی طرح
غل مچا رہے تھے اور عمرو ثانی مع اپنے ہمراہیون کے طرف لشکر صاحبقران کے چلے اور ہرکارون نے
بڑھکے یہ خبر امیر ثانی کو پہونچائی کہ خواجہ عمرو ہلال کو گرفتار کرکے لاتے ہین امیر نے جو وقت سے
یہ خبر سنی تھی کہ خواجہ ہلال نیچہ زن کی بارگاہ مین گئے ہین اسی وقت سے خواجہ کے منتظر
بیٹھے تھے یہ خبر سنکر بارگاہ سے نکلے اور فرط شوق مین مع اپنے چند سردارون کے یہ کہکر آگے بڑھے
کہ چلکر خواجہ سے راہ مین ملاقات کرین رات ابھی بہت تھوڑی باقی ہی خواجہ عمرو دوادوی کرتے
ہوئے آتے ہین کہ دیکھا اُنھون نے سامنے روشنی دکھائی دیتی ہی خواجہ رُکے روشنی جب آگے
بڑھی تو دیکھا کہ صاحبقران زمان اور کئی سردار اُنکے ہمراہ آتے ہین صاحبقران نے بھی آواز
عمرو کی پاکے کہا کہ خواجہ کیا کارنمایان کیا ہی عمرو ثانی سنے سلام کیا اور کہا کہ آقا مین نے جرأت کی

شہر کی تھی وہ پوری کی جب حاضر ہونگا تو ہوشیار کرکے سب دریافت کرادونگا امیر ثانی تعریفین کررہے ہین خواجہ بہت قریب آگئے ہین کہ ایک بجلی آسمان سے چمک کر زمین پر گری اور ایک سنہری پنجہ اُس بجلی سے پیدا ہوا عمرو ثانی کو اُٹھا لیچلا امیر ثانی نے بہت تدبیرین کین تیر مارنا چاہا مگر اُس پنجہ کا پھر نشان نہ معلوم ہوا امیر ثانی مغموم و مضمحل وہان سے پلٹے سردارون سے کہتے ہوئے کہ یارو غضب ہوگیا خواجہ عمرو کو پنجہ اُٹھا لیگیا نہین معلوم اب خواجہ پر کیا گذری امیر ثانی یہ کہتے ہوئے وہان سے آئے خیال کیا تو صبح ہوگئی ہے صاحبقران نے نماز پڑھی اور بارگاہ کی طرف چلے بارگاہ مین آکے جلوہ فرما ہوئے سردارون سے عمرو ثانی کی باتین کرنے لگے انکو تو اسی کیفیت مین چھوڑیئے

اب دو کلمہ داستان زمرد ثانی سے ملاحظہ فرمایئے

کہ جب صبح کو یہ اور بختگان خواب غفلت سے بیدار ہوئے تو ہرکارون نے آکر عرض کی کہ حضور رات کو ہلال بچہ زن کو کوئی لیگیا تمام رات لشکر صحرا مین ہڑبڑ کرتا پھرا بختگان نے جھک کے زمرد کو سلام کیا اور کہا کہ آپ نے تو تقدیر مستحکم کی تھی یہ بودی کیونکر ہوگئی زمرد ثانی شرمندہ ہوا اور کہا کہ ای بختگان تم نہین جانتے ہو اسمین ایک وجہ تھی اسکے باعث سے ہلال بچہ زن گرفتار ہوئی بختگان نے ہرکارون سے پوچھا کہ اری یہ رات کو تمام صحرا مین ہڑ کیسا تھا یہ تو اب سب کو معلوم ہوا کہ ملکہ ہلال کو کوئی لیگیا رات بھر سب کیا کرتے رہے ہرکارون نے کہا کہ حضور شب بھر بھیڑیا پکارتے رہے تھے کہا اری بھیڑیا کیسا کہا حضور اصل مقدمہ یہ ہے کہ ایک بھیڑیا ایک لڑکی کو اُٹھا کر لایا تھا پہرے والون نے اُس سے لڑکی کو چھین لیا یہ خبر ہلال بچہ زن کو معلوم ہوئی ہلال نے لڑکی کو بلایا چونکہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی ہلال بچہ زن کو بہت پیار آیا اسکو اپنی بیٹی کیا لڑکی نے بھی ایسی باتین کین کہ ہلال بچہ زن کو رام کرلیا وہی بیٹھی تھی کہ صحرا مین بھیڑیا بولا لڑکی ڈرنے لگی ملکہ نے سب کو حکم دیا کہ جاکر بھیڑیے کو بھگاؤ جب سب بھگانے گئے تو ہلال بچہ زن اور وہی لڑکی بارگاہ سے غائب ہوگئین سب لوگ یونہین چیختے پیٹتے رہے بختگان نے زانو پر ہاتھ مارا کہا کہ بڑا غضب ہوا جس امر کا ہمکو ڈر تھا وہی پیش آیا کیون ای خداوند مرا آپ سے جھوٹ کہتے تھے زمرد ثانی کو بھی حیرت ہوگئی اور کہا مین بہت حیران ہون کہ چار برس کی لڑکی کیونکر آئی اگر کسی کی صورت بنکر کوئی عیار جاتا اور وہ جوان ہوتا تو ویسی صورت ممکن تھی یا بڈھا ہوتا تو ممکن تھی یہ چار برس کی لڑکی کیونکر بنگیا زمرد ثانی سے بختگان نے کہا کہ حضور یہ لوگ آفت کے پتلے ہین ایسے کیا عجب ہے جو چاہین وہ کرین خیر اب ذکر کو تو جانے دیجئے یہ فرمایئے کہ اب تدبیر جنگ کیا ہو زمرد ثانی نے کہا کہ عماد بن تہران آیا ہے وہ لشکر اسلام سے مقابلہ کریگا بختگان نے کہا بہتر ہے مگر نہین معلوم کہ ہلال بچہ زن پر کیا گذری ادھر تو لشکر زمرد ثانی مین ہلال بچہ زن کا تردد تھا اور ادھر لشکر امیر ثانی مین خواجہ کی فکر ہے دن تو اسی فکر و تجسس مین گذرا جب شام ہوئی تو زمرد ثانی نے کہا کہ ای بختگان طبل جنگی بجواؤ بختگان نے آکر حکم دیا طبل جنگی بامر عماد بن تہران بجا ہرکارے لشکر اسلام کے جو حاضر تھے یہ خبرین لیکر روانہ ہوئے اور خدمت مین امیر ثانی کے آئے مجرد عا و ثنا کے

عرض کی کہ حضور زمرد شاہی نے طبل جنگی نام پر ہمارہ بن مہران کے بجوایا (بجوایا) امیر ثانی نے کہا کہ ہمارے لشکر
مین بھی بعنایت آلہی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکروں مین تیاریان
رہین جب شہسوار عرصۂ مشرق نے سفر مغرب پر کمر باندھی اور نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر توسن فلک پر جلوہ افروز
ہوا اور فوج ثوابت و سیارگان خوف سے گریزان ہوئی صاحبقران زمان نے بخضوع و خشوع فریضۂ
سحری ادا کیا اور مجلس آراستہ برآمد ہوئے ملازم نے اسپ صبا رفتار در دولت پر حاضر کیا امیر ثانی
نام خدا لیکر پشت مرکب پر بیٹھے سب سردار بھی مسلح و مکمل ہو کر حاضر در دولت صاحبقرانی ہوئے امیر نے
سب کو اپنی پشت پر لیا گھوڑا بڑھا کر طرف میدان کارزار کے چلے راہ طی کر کے میدان رزمگاہ مین آ کر
پہونچے صفین جما کر بصد عزت و احتشام کھڑے ہوئے کہ دیکھا ایک جانب سے ہمار بن مہران بڑی
کیفیت سے چلا آتا ہے آتے آتے امیر کے مقابلے مین آیا زمرد شاہی کا بھی تخت آیا جب دونون لشکرون
کی صفین آراستہ ہوچکین تو نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کر ہٹے ہمار بن مہران گھوڑا چمکا کر میدان
مین آیا اور آواز دی کہ ای فرقۂ خدا پرستان جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آئے اسنے جو نعرہ کیا
تو الماس بن لندھور امیر کے سامنے آیا اور عرض کی کہ ای شہریار اجازت میدان ہو امیر نے فرمایا
ای الماس جاؤ حوالے خدا کے کیا الماس بھی گھوڑا چمکا کے میدان مین آیا دونون پہلوان آپس مین
تگاور زن ہوئے نیزہ بازی ہونے لگی ہمار کو اپنی نیزہ بازی پر بڑا ناز ہے الماس نے ایک مقام پر
گلوگاہ کو بچا کے ہاتھ نیزے پر ڈال دیا اور نیزہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور توڑ کے پھینکدیا اسکو غصہ
آیا گرز اٹھایا گرز چلنے لگا بڑی دیر تک دونون جوانون سے خوب گرز چلا الماس نے ایک مقام پر
قالی دیکر گرز پر بھی ہاتھ ڈال دیا اور اسکے ہاتھ سے گرز بھی چھین کر پھینکدیا تب تو اسکو اور زیادہ غصہ آیا
تلوار کو کھینچ کے کہنے لگا کہ ای جوان تو نے یہ دونون حربے میرے چھین لیے اب اپنی جان بچا کر کہان جائیگا
الماس نے کہا او بے ادب اس یاوہ گوئی سے کیا کام ہے لا جو ضرب رکھتا ہو اسنے تلوار کا ہاتھ مارا
الماس نے چاہا کہ مین بار مجھ بچا کر تیغ پر ہاتھ ڈال دون کہ گھوڑے نے سکندری کھائی تیغ چل چکا
تھا الماس سپر بھی نہ اٹھا سکے کہ تیغ سر پر پڑا تا دوابرو پہونچا الماس نے دستانہ مار دیا تیغ تو
چھٹ کر نکل گیا خون کی چادر اسکے منہ پر آئی قریب تھا کہ لڑکھڑا کے گھوڑے سے زمین کا ارادہ فوج
اپنی لیگئے اب اسکے بعد ابراہیم بن مالک لشکر سے نکلے اور میدان کارزار مین آ کے ڈٹ کر
آواز دی کہ او ہمار بن مہران لا جو ضرب رکھتا ہو اسنے وہی تیغ انپر بھی ماری ابراہیم نے سپر کو
چہرے کی پناہ کیا تیغ اچٹ کر سر مرکب پر آیا مرکب ابراہیم کا مارا گیا یہ گھوڑے سے گرے
چاہا کہ سنبھالون مگر نہ سنبھل سکے ہمار بن مہران نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ شانہ ابراہیم بن مالک
کا زخمی ہوا ہمار نے چاہا اور وار کرون مگر انکی مدد کے واسطے لشکر سے کچھ آدمی پہونچ گئے
اور ابراہیم بن مالک کو اٹھا لائے اب اسنے منہ سے لاف و گزاف بکنا شروع کیا کہ
علقمہ بن جمہور نے صاحبقران سے آ کر اجازت میدان طلب کی صاحبقران
نے انکو بھی اجازت دی علقمہ میدان مین آیا یہ بھی اسی طور سے زخمی ہوا یونہی کئی سردار
لشکر اسلام کے ہمار بن مہران کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تب تو ہمار کی زبان سے نکلا کہ

کون تم مین سے ایسا ہی جو میرے مقابلے کی تاب لا سکے یا مجھسے آنکھ ملا سکے بہتر اسی مین ہی کہ اب
سب میرے ہمراہ پاس خداوند افلاک جادو کے چلو اپنی خطائین معاف کرا لو یہ سنکر طرماس بن
طہماس کو غصہ آیا صف سے نکلکر روبروے صاحبقران حاضر ہوا عرض کی حضور اجازت
میدان مرحمت ہو امیر ثانی نے اسکو بھی اجازت دی اسنے میدان کی راہ لی مقابلے مین
جہار بن جہران کے آکر للکارا کہ او نابکار کیا لات وگزاف منہ سے نکالتا ہی بس زیادہ یاوہ گوئی
نہ کر نا لا جو کسر رکھتا ہو اپنے وار تیغ کا کیا طرماس نے ساطور کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ اسکا
ساطور پر سے اچٹ گیا طرماس نے وہی ساطور اسکے سر پر مارا اسنے چاہا سپر کو چہرے کی پناہ کرون
مگر ساطور سر تک پہونچ چکا تھا خود سر کو کاٹ صندوق سینہ مین در آیا صندوق سینہ سے کاٹ کر جو بڑھا
تو اسکے گیند سے گذر کے ٹکڑے کرکے زمین کو بوسہ دیا اب جہار بن جہران کے مع گردن چار ٹکڑے ہوئے
فوج اسلام سے صدائے تحسین وآفرین بلند ہوئی لشکر جہار نے جو یہ معرکہ دیکھا طرماس کو آکر گھیر لیا ادھر
سے فوج اسلام بھی براسے مدد طرماس بڑھی تلوار چلنے لگی دریائے خون بہنے لگا سر خود سر زمین پر
ٹھوکرین کھانے لگے ہنگامہ دار وگیر بلند ہوا کافرون کا دل دردمند ہوا سپاہ اسلام نے لشکر کفار کا
محاصرہ کرلیا سر کٹ کٹ کے گرنے لگے امیر ثانی نے بڑھکر علم فوج قائم کیا دیکھا کہ زمرد ثانی اپنے تئین بچاتے
ہوئے کھڑا ہی امیر ثانی نے چاہا کہ مین زمرد ثانی کو بڑھکے اٹھا لون کرنجنگان کی نگاہ صاحبقران
زمان پر پڑی اور تیور امیر ثانی کے بڑے پائے زمرد ثانی سے کہا کہ طبل امان جلد بجوا دیجئے نہین
تو غضب ہوجائیگا دیکھیے حمزہ ثانی کے تیور بڑے ہین اپنی طرف بڑھتے ہوئے چلے آتے ہین
کہین ایسا نہو کہ یہان تک پہونچ جائین زمرد ثانی نے جو امیر ثانی کے تیور دیکھے کانپ گیا سمجھا
کہ اگر اسوقت امیر مجھکو پائینگے زندہ نہ چھوڑینگے یہ سوچ کر اسنے جلدی سے حکم دیا کہ طبل بازگشت
پر چوب پڑے صاحبقران فتح وفیروزی طرف اپنی بارگاہ کے پلٹے اور زمرد ثانی اور کرنجنگان بصد رنج
وغم اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے یہان آکر کرنجنگان سے زمرد ثانی نے کہا کہ اب کیا انتظام کرنا چاہیئے
کرنجنگان نے جواب دیا کہ ابھی تو جنگ موقوف رکھیے اور ایک عرضی بخدمت خداوند افلاک
اس حال پر ملال کی تحریر کرکے روانہ فرمائیے جب افلاک کی نگاہ سے یہ واقعہ گذرے گا
ضرور کچھ انتظام کریگا یقین ہی کسی اور کو روانہ کرے زمرد نے کہا کہ میرے نزدیک بھی یہی بہتر ہی
یہ رائے کرکے ایک عرضی اس مضمون کی زمرد نے تحریر کی کہ اے خداوند افلاک آپ نے ایک
پہلوان اور ایک عیار بچی کو براسے مدد خاکسار روانہ کیا تھا انکے حالات تحریر کرنے کی کوئی ضرورت
نہین قدرت کو ضرور فرشتون نے خبر پہونچائی ہوگی لیکن مین پھر عرض کرتا ہون عیار بچی کو تو سارہ بانو
نے گرفتار کرلیا اور جہار بن جہران کو طرماس بن طہماس نے قتل کیا اب مین بیحد بے یار ومددگار
اس صحرا مین پڑا ہون اب قدرت میری مدد فرمائین یہ عرضی لکھکر ایک نامہ دار کے ہاتھ طرف شہر افلاک
کے روانہ کی نامہ دار دو چار کوس کی راہ طے کرکے پاس افلاک کے پہونچا عرضی زمرد ثانی کی پیش
کی افلاک نے عرضی کا لفافہ چاک کیا اب جو دیکھا تو اسمین یہ مضمون لکھا تھا پڑھتے ہی افلاک کو
غصہ آیا اور کہا کہ اہل اسلام بڑے زبردست ہوگئے ہین کہ فرستادگان قدرت کو تباہ وبرباد کرتے

ہین یہ کہکر علامہ بن دمامہ سے کہا کہ تم کس شخص کو گرفتار کرکے لائی ہو علامہ بن دمامہ نے کہا
کہ مین اُس شخص کو لائی ہون جس سے مجھے یہ خوف تھا کہ یہی ایک روز میرا قاتل ہوگا اُسنے جا کر بارگاہ
ہلال تیجہ زن مین آفت برپا کر دی ہلال تیجہ زن کو گرفتار کرکے چلا تھا کہ میرا گذر اُس جا ہوا دیکھا
مین نے کہ وہی شخص ہی مین نے اُسکی کمر مین تیجہ دیا اور لے آئی افلاک نے کہا کہ آخر نام تو مین بھی اُسکا سنون
علامہ بن دمامہ نے کہا کہ ای خداوند نام تو اُسکا لیتے ہوئے اچھا نہین معلوم ہوتا کیونکہ اُسکے نام مین
ایک تاثیر بھی ہی کہ جہان اُسکا نام لیا اور ایک دو بار کہا وہ اُس محفل مین موجود ہوا افلاک نے کہا جب
وہ اسیر ہوا اور مبتلاے سحر ہی تو کیا کر سکتا ہی علامہ بن دمامہ نے کہا کہ ساربان زادہ یعنی خواجہ عمرو جسکو
سب کہتے ہین یہی عیار مشہور ہی افلاک نے جو عمرو ثانی کا نام سنا خوش ہو کر کہا کہ ای علامہ کیا واقعی تم
ساربان زادے کو گرفتار کر لائین ہمکی تو مجھکو بھی تلاش تھی لاؤ جلد اُسکو حاضر دربار کرو مین ابھی اُسکو قتل کرونگا
تب خون مہارستن مہران کا بدلا ہوگا اسی واسطے مین نے تمسے دریافت کیا تھا کہ تم کس کو گرفتار کرکے
لائی ہو علامہ نے کہا کہ مین ابھی حاضر کرتی ہون یہ کہکر وہان سے چلی جہان خواجہ کو
قید کیا تھا وہان آکر قفس خواجہ کا اُتارا اور دربار مین افلاک جادو کے لاکر رکھدیا افلاک
نے کہا کہ ہلال تیجہ زن کہان ہی علامہ نے کہا کہ مین کیا جانون یہی جانتا ہوگا افلاک نے
خواجہ سے پوچھا کہ ہلال کو تمنے کیا کیا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس ہی کہا لاؤ مجھکو دو عمرو ثانی
نے کہا یا خداوند وہ یون تھوڑی آسکتی ہی اُسکے واسطے بڑا انتظام کرنا پڑیگا جب وہ ملیگی افلاک نے
کہا کہ انتظام کیا کرنا پڑیگا خواجہ نے کہا کہ بہت روپیہ صرف ہوگا افلاک نے کہا کہ آخر روپیہ
کاہے مین صرف ہوگا خواجہ نے کہا کہ روپیہ اسمین صرف ہوگا کہ مین نے اُسکو نذر زنبیل کر دیا ہی
اب وہ وہان بڑی تکلیف مین ہی جب مین اُسکو طلب کرونگا تو تین دربند ہین ہر ایک دربند کا
حاکم بے پانچ ہزار روپیہ لیے ہوئے اُسکو آنے نہین دیگا افلاک نے کہا کہ اچھا ای خواجہ
تجھکو پندرہ ہزار روپیہ دیا جاتا ہی لیکن تم ہلال تیجہ زن کو جلد نکالدو عمرو نے کہا تو یہان مین تھوڑی نکال
سکتا ہون سبکے سامنے کوئی زنبیل سے برآمد نہین ہوتا ہی مجھکو ایک تخلیہ کا مقام بتایا جائے مین
وہان جاؤن حاکمان دربند زنبیل کو روپیہ پہونچاؤن تب وہ آئیگی افلاک نے کہا کہ اچھا خواجہ
تجھکو ایک مقام تخلیہ بھی ملتا ہی حکم دیا کہ ہمارے خلوت خانے مین قفس خواجہ کا لیجاؤ خواجہ نے کہا
کہ قفس مین تو مین خود مشکل سے دب کر بیٹھا ہون بھلا جب اُسکو نکالونگا تو کہان بٹھاؤنگا اور زنبیل کہان
رکھونگا افلاک نے کہا کہ اچھا قفس سے خواجہ کو نکال لو لوگون نے عمرو کو قفس سے باہر نکالا
علامہ بن دمامہ نے اپنا سحر اُتارا لوگ کشان کشان عمرو کو خلوت خانۂ افلاک مین لائے عمرو
نے کہا کہ یارو میری قید تو کاٹ دو مین اُسکو کیونکر نکالونگا لوگون نے قید خواجہ کی کاٹ دی اب
خواجہ خلوت خانے مین داخل ہوئے وہان جا کر خواجہ نے ایک ضعیفہ کو زنبیل سے نکالا کہ
اُسکو خواجہ نے مصر مین نذر زنبیل کیا تھا اب جو وہ ضعیفہ زنبیل سے نکلی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے
چارون طرف دیکھنے لگی خواجہ نے کہا کہ کیا دیکھتی ہی اُسنے عرض کی کہ مین یہ دیکھتی ہون کہ
مین کہان ہون خواجہ نے کہا کہ مین تجھکو جوان بنا دون اُسنے کہا کہ بھلا یہ امر ممکن ہی

خواجہ سے کہا کیون نہین ممکن ہو یہ کہکر رنگ روغن عیاری کا نکالا اور اُس ضعیفہ کو ہلال نیچہ زن کی صورت
بنایا لباس کاغذ کا نکالا اور اُسکو پہنا کر آئینہ دکھایا اب جو وہ ضعیفہ اپنی صورت دیکھتی ہی سبحان اللہ دل مین
کہتی ہو کہ تو مین سیاہ رنگ تھی اب ایسی سہانی بیبیون جو بات ہو حسن کے ساتھ ہو خواجہ نے اُسکو جامۂ قرطاس
چینی تو پہنا ہی دیا تھا تھوڑا عطر بھی اُسکے لگا دیا آنکھون مین کاجل بھی لگا دیا اور اُسکو تعلیم کرنے لگے کہ اگر
کوئی تجھسے پوچھے کہ عمرو ثانی نے تجھکو کیونکر گرفتار کیا تو کہنا کہ مین اپنی بارگاہ مین بیٹھی تھی ایک چار
برس کی لڑکی میرے پاس آئی اُسکو ایک بھیڑیا لایا تھا مین نے اس لڑکی کو پسند کیا اپنی فرزندی مین
لیا تھوڑی دیر کے بعد اُسنے مجھکو بیہوش کیا اور یہی شخص اور عمرو سے شرط تھی مین نے کہا تھا کہ خواجہ
تمکو ایک نو برس کا لڑکا پکڑ لیجائیگا اور خواجہ نے کہا تھا کہ تجھے چار برس کی لڑکی پکڑ لیجائیگی تو وہی لڑکی
مجھکو گرفتار کر گئی پھر مجھے نہین معلوم کیا ہوا اُسوقت جو مجھے خواجہ نے ہوشیار کیا تو مین نے اپنے
تئین اُنکی خلوت گاہ مین پایا سخت حیران ہوان کہ مین کہان تھی اور کہان آئی اُسنے سب منظور
کیا خواجہ نے نام بھی بتلا دیا کہ نام تمہارا ہلال نیچہ زن ہو اگر کوئی یہ نام لیکر پکارے تم جواب دینا
یہ کہکر آواز دی کہ جسکے فراق مین آئے وہ اس نازنین کو یہانسے لیجائے خواجہ کی آواز جو باہر گئی تو
ثریاے تاجدار بہن ہلال نیچہ زن کی باہر کھڑی تھی فرط مسرت سے بلا تکلف اندر چلی آئی خواجہ
نے کہا کہ تم کون ہو اُسنے جواب دیا کہ مین ہمشیر بہن ہلال نیچہ زن کی نام میرا ثریاے تاجدار
ہو خواجہ نے کہا آئیے یہ آگے بڑھی تو دیکھا کہ ہلال عروسانہ لباس پہنے ہوئے روبروے خواجہ
بیٹھی ہی ثریاے تاجدار گلے سے لپٹ گئی اور کہا کہ کیون بہن مزاج کیسا ہی ہلال نیچہ زن نقلی نے
جواب دیا کہ شکر ہی خداوند افلاک کا اچھی ہون اُسنے کہا کہ اب خدمت مین خداوند کے چلو اُسنے
کہا بہتر تو تجھو ثریاے تاجدار اور ہلال نیچہ زن نقلی دونون پاس افلاک کے چلین
یہان افلاک نے صحبت عیش و نشاط برپا کی ہو ساقیان سیمین عذار جام شراب بھر بھر کر پلا رہے
ہین ایک نازنین سہ جبین تو بیکر رشک پری ہو علامہ روبرو افلاک کے بیٹھی ہو افلاک جادو
اوس پر نقاب سیاہ ڈالے ہوئے بیٹھا ہو کہ اتنے مین ثریاے تاجدار مع ہلال نیچہ زن کے آ کر پہونچی
ہلال نقلی نے بڑھکر تخت افلاک کو بوسہ دیا افلاک نے اُسکا مزاج پوچھا اُسنے شرما کے جواب
دیا افلاک نے کہا کہ اے ثریا عمرو دست کو کہ اُسکے بانہا سے عیاری کیا کئے اور اُسکو عروس بنا کے
محفل مین کیون بھیجا یہ خلاف حرکت کیون کی ثریا پیر خواجہ کے پاس آئی اور کہا کہ خواجہ خداوند
فرماتے ہین کہ اسکا لباس اور بانہا سے عیاری کیا کئے عمرو نے کہا کہ خداوند نے صرف پندرہ
ہزار روپیے دیے مالکون سے دو بندون سے ہلال نیچہ زن کو برہنہ کیا کپڑے مین نے اپنے پاس
سے پہنائے ہان اگر خداوند اتنی قدر روپیہ اور صرف کرین تو اُسکے بانہا سے عیاری اور
لباس بھی آجائے اگر خداوند کو اسکا بہت عزیز ہوگا تو ضرور روپیہ عنایت فرماینگے
ثریاے تاجدار یہ سنکر چپ ہو رہی اور آ کر افلاک سے کہا کہ یا خداوند خواجہ کہتے ہین کہ خداوند نے
صرف پندرہ ہزار روپیہ صرف کیا مالکون دو بندے سے ہلال نیچہ زن کو برہنہ نکال دیا بلکہ
مین نے اپنے پاس سے پہنایا اُسکی قیمت مجھکو ملنا چاہیے اور اگر اُسکے بانہا سے عیاری

اور لباس قدرت کو بہت عزیز ہو تو اسی قدر روپیہ اور عنایت فرمایا جائے مین لباس بھی اسکا جس طرح
ہو پڑیگا منگا دونگا افلاک نے کہا کہ اچھا ای ثریا یہ باتین صبح کو ہو جائینگی لباس منگوا دیا جائیگا
تجکو تو اسکا قتل کرنا منظور ہو اسی وقت حکم دے دیتے مگر مشکل یہ ہی کہ ہلال بچہ زن اُسکے پاس موجود
نہین اگر وہ قتل ہوتا تو پھر انکا ملنا دشوار ہوتا اب یہ آگئی ہین صبح کو اُسکو روپیہ دے دیا جائیگا
وہ لیکر کہان جائیگا جب باندھلے عیاری اور لباس انکا منگوا دیگا اُسکو قتل کر ڈالینگے ابھی کوئی
جلدی نہین ہی آؤ یہان بیٹھو مدت کے بعد تمہاری بہن آئی ہین اِنکی خاطر کرو صحبت عیش و نشاط
مین بیٹھو ایک دو جام شراب کے پیو اپنی بہن کو پلاؤ گانا سنو گھڑی گھڑی ساربان زادے کے
پاس بھاگو ایسا نوکر کوئی مر بھی جائے ثریا سے تاجدار حسب الحکم بیٹھ گئی افلاک نے ساقی بچے سے
اشارہ کیا ساقی بچے نے جام بھر کر ثریا سے تاجدار کو دیا ثریا نے افلاک کو سلام کرکے وہ
جام ساقی بچے کے ہاتھ سے لیا اور پی گئی دوبارہ اُسنے طرف ہلال بچہ زن کے اشارہ کیا اُسنے
بھی اُٹھکے سلام کیا اور جام ساقی بچے سے لیکر پی گئی اسی طرح تمام محفل مین ایک دورہ شراب
کا ہوا جب دورہ شراب ختم ہوا تو خداوند افلاک جادو نے ایک نازنین کو اشارہ کیا اُسنے
اُٹھکے پایہ تخت کو بوسہ دیا اور قصد ناچنے کا کیا افلاک نے کہا کہ بیٹھکے کوئی غزل عاشقانہ گاؤ اگر
قدرت خوش ہونگے تیری تقدیر مضبوط کر دینگے عمر بھر تجکو موت نہ آئیگی نازنین مسکرا کے بیٹھ گئی سازندے
طبلے پر تھاپ پڑنے لگی جب ساز مل چکے تو نازنین نے گلے سے خداوند افلاک جادو سے آنکھ ملا کے

یہ غزل شروع کی **غزل**

از عشق حسن تو با ہم گرد گفت گو
اندوہ فرصت یک طرف ذوق تماشا یک طرف
خار افگنان در راہ حق سامان ز برق آہ من
تقدم بہ منزل یک طرف زخم ابھرا یک طرف
اہم مہر دارم ہم حیا بر نقشم آرید شتر
زخمی بجان خویش کن غمخواری یک طرف

ای گروہ عشق بخبر شوریدن نشانا یک طرف
خسرو مجنون یک طرف شیرین لیلی یک طرف
ای بیخبر بزم اثر بغارت ہوش کر
طفلان نادان یک طرف پیران دانا یک طرف
با دیدہ و دل زرد و سوا ماندہ بند غم فرد
خویشان بیگانہ یک طرف نغمہ نما یک طرف
غالب بہ تسکین دہی ہجران سرو سہی

زخم بساحل یک طرف شستم بدریا یک طرف
تا دل بد نہاد و امید کشمکش افتادہ ام
مطرب بالحان یک طرف ساقی بہ صہبا یک طرف
واماندہ ورد الحان از بیخودی با جا بجا
اندوہ پنہان یک طرف شور ہویدا یک طرف
آید اگر پیش نظر مستانہ بہ خود جلوہ گر
رشک رقیب میکشد ذوق تماشا یک طرف

نازنین نے جو یہ غزل بجوش الحانی گائی اہل محفل کی عجیب کیفیت ہو گئی کوئی آہ کرتا تھا کوئی واہ کرتا تھا کسی کی آنکھون
سے آنسو جاری تھے کوئی مہر تن خاموش تھا کوئی صورت حیرت بنا تھا کوئی اپنے سر سے پگڑیان اچھالتا
تھا افلاک نے بھی بہت تعریف کی اور کہا کہ بائی صاحب آپ نے غزل تو اچھی گائی مگر فارسی
کی تھی کوئی غزل اگر آپکو اردو کی یاد ہو تو گائیے نازنین نے کہا کہ بہت بہتر ابھی عرض کرتی
ہون افلاک نے کہا کہ ذرا توقف کیجیے یہ کہکر ساقی بچے کی طرف اشارہ کیا اُسنے جام بلورین
کو شراب ارغوانی سے مملو کیا اور اپنے دست حنائی پر رکھکر خداوند کے سامنے لایا یہ شعر مناسب وقت
بجوش الحانی ساقی بچے نے پڑھا شعر

بجوش بادہ کرایام غم نخواہد ماند	چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند

افلاک جادو نے جام شراب ساقی بچے سے لیکر پیا اور ایک ایک جام ساقی بچے نے سبکو دیا خداوند
افلاک جادو نے نازنین کی طرف اشارہ کیا اور کہا ہان بائی صاحب کوئی غزل

اُردو کی گائیے نازنین نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی

غزل

مزے یہ دل کے لیے تھے نہ تھے زبان کے لیے
جو مجھے دل میں مزے سوزش نہان کے لیے

نہیں ثبات بلندی عز و شان کے لیے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسمان کے لیے

ہزار لطف ہیں جو ہر ستم میں جان کے لیے
ستم شریک ہوا کون آسمان کے لیے

فروغ عشق سے ہے روشنی جہان کے لیے
یہی چراغ ہے بس تیرہ خاکدان کے لیے

صبا جلائے خس و خار گلستان کے لیے
قفس میں کیونکہ نہ دل پھڑکے آشیان کے لیے

سدا تپش پہ تپش ہے دل تپان کے لیے
ہمیشہ غم پہ ہے غم جان ناتوان کے لیے

جبیں کو چومنے ہی پر ہے ہیچ کعبہ اگر
تو بوسے ہم نے بھی اس سنگ آستان کے لیے

نہ چھوڑ تو کسی عالم میں راستی کہ یہ شے
عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لیے

جو پاس مہر و محبت کہیں یہاں بکتا
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیے

خلش سے عشق کی ہے خار پیرہن تن زار
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کے لیے

تپش سے عشق کے یہ حال ہے مرا گویا
بجائے مغز ہے سیماب استخوان کے لیے

مرے مزار پہ کس طرح سے نہ برسے نور
کہ جان دی ترے روئے عرق فشان کے لیے

الٰہی کان میں کیا اس صنم کے پھونکدیا
کہ ہاتھ رکھتے ہیں کانوں پہ سب اذان کے لیے

نہیں ہے خانہ بدوشوں کو حاجت سامان
اثاثہ چاہیے کیا خانۂ کمان کے لیے

نہ دل رہا نہ جگر دونوں جل کے خاک ہوئے
رہا نہ سینے میں کچھ چشم خونفشان کے لیے

نہ لوح گور پہ مستوں کے ہو نہ تعویذ
جو ہو تو خشت خم ہی فقط نشان کے لیے

اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس
بہشت ہے ہمیں آرام جاودان کے لیے

وہ مول لیتے ہیں جس دم کوئی نئی تلوار
لگاتے پہلے مجھی پر ہیں امتحان کے لیے

نشان بنے ہے مرا جب تلک کہ دم میں دم
فغان ہے میرے لیے اور میں فغان کے لیے

بلند ہووے اگر کوئی میرے شعلۂ آہ
تو ایک اور ہو خورشید آسمان کے لیے

چلے ہیں دیر کو مدت میں خانقاہ سے ہم
شکست توبہ لیے ارمغان مغان کے لیے

وبال دوش ہے اس ناتوان کو سر لیکن
لگا رکھا ہے ترے خنجر و سنان کے لیے

بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
زبان دل کے لیے ہے نہ دل زبان کے لیے

رہے ہے ہول کہ برہم نہ ہو مزاج کہیں
بجا ہے ہول دل اُنکے مزاج دان کے لیے

بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کے لیے

نازنین نے جو یہ غزل ختم کی خداوند افلاک نے بہت تعریف کی موتیوں کا مالا اپنے گلے سے اتار کے اسکے گلے میں ڈال دیا سب اہل محفل کی عجیب حالت ہوئی ایک ایک شعر کو تین تین مرتبہ کہلوایا تب بھی جی نہ بھرا نازنین نے دو تین غزلیں ٹھمریاں اور گائیں آخر کو جب نازنین بہت تھک گئی خداوند سے دست بستہ عرض کی کہ حضور اب کنیز کو حرارت سی ہوئی آواز کام نہیں دیتی ہے مجبور ہوں خداوند نے نازنین کو رخصت کیا بڑی دیر تک حاضرین محفل اسکی تعریف کیا کیے اور ثریا نے تاجدار سے کہا کہ خداوند اگر

حکم ہو تو مین اب خواجہ عمرو ثانی کے پاس جاؤن ہلال نیچہ زن کے اسباب کا تقاضا کرون خداوند نے
کہا کہ وہ ساربان زادہ بڑا ہوشیار و چالاک ہے عیار طرار ہے وہ بے روپیہ لیے اسباب نہین دیگا اور اگر
بے روپیہ لیے دیے تو اُس سے لے آنا اگر نہ مانے تو ہم روپیہ بھی منگا دینگے کیونکہ وہ اسباب زر کثیر کی
قیمت رکھتا ہے ثریا تم جاؤ پھر ساربان زادے کو حکم قدرت سناؤ اگر دے دے تو لے آؤ
ثریاے تاجدار اپنے مقام سے اُٹھی اور طرف خواجہ عمرو ثانی کے چلی جب خلوتخانے کے پاس
آکے پہونچی دیکھا خواجہ عمرو ثانی خاموش بیٹھے ہین ثریاے تاجدار نے آکے کہا کہ خواجہ قدرت نے
اسباب ہلال نیچہ زن طلب فرمایا ہے اور یہ ارشاد کیا ہے کہ اب روپیہ کی کوئی ضرورت نہین جب ہم نے ایکبار
روپیہ دے دیا تو اب بار دیگر روپیہ کیون دین پندرہ ہزار روپیہ بہت ہوا اور یہ مال غیر ہے جا لکمان دربند
کیون قبضہ کرتے ہین اُسکی رہائی کا روپیہ تو لے چکے اب اُسکا اسباب کیون نہین دیتے خواجہ عمرو ثانی
نے کہا کہ اے ثریاے تاجدار قدرت سے کہنا کہ مالکان دربند کا یہی دستور ہے جس کسیکو یہ گرفتار کرتے ہین
پوشاک اُسکی اُتار لیتے ہین وہ بطور نشانی اپنے پاس رکھتے ہین اور اگر مالک پوشاک اپنی طلب
کرتا ہے تو جسقدر روپیہ اُسکی رہائی کا لیتے ہین اُسکا دونا روپیہ اُسکی پوشاک اور اسباب کا لیتے ہین
مگر ہلال نیچہ زن کی بابت چونکہ فرمان قدرت ہے اسوجہ سے مین نے بالجز جوڑے منتین کرکے اُتنے
ہی روپیہ پر مالکان دربند کو راضی کیا ہے جتنا روپیہ کہ اُنکو رہائی ہلال نیچہ زن کا دیا ہے اب میری
طرف سے خداوند افلاک جادو سے کہدینا کہ اب زیادہ عذر نہ فرمایے روپیہ داخل کیجیے اسباب
لیجیے ایسا نہو کہ مالکان دربند کو ضد ہو جاے روپیہ بھی لے لین اور اسباب بھی نہ دین تو مین مفت مین
خداوند سے شرمندہ ہونگا ثریاے تاجدار یہ باتین خواجہ کی سنکر پلٹی اور پاس افلاک کے آئی
افلاک سے کہا کہ خداوند خواجہ یہ کہتے ہین کہ بے روپیہ لیے ہوے مالکان دربند پوشاک اور
اسباب نہین دینگے افلاک نے کہا اچھا جسقدر روپیہ وہ طلب کرتا ہے لیجاؤ آخر تو ساربان زادے کو
ابھی قتل کرینگے کہان جائیگا سب روپیہ لینے کا حال کھل جائیگا علامہ بن دمامہ نے کہا کہ یا خداوند
اگر آپ فرمایے تو مین جاکر بھی اسکو ایسے سحر سخت مین مبتلا کرون کہ عاجز ہو کر سب اسباب دے دے
افلاک نے کہا وہ ہرگز نہ دیگا اور تمھارا اُسکے پاس جانا اچھا بھی نہین وہ مکار ہے بلا کا عیار ہے اگر کوئی مکر
کرے تمھین کسی قسم کی تکلیف دے تو قدرت سے کب دیکھی جائیگی اور یہی تمھارا ہی قول تھا کہ مجکو اس
ساربان زادے سے خوف معلوم ہوتا ہے اس سے بہتر یہی ہے کہ روپیہ اُسکو بھیجدیا جاے جو ہوا ہوگا دیکھا
جائیگا علامہ بھی خاموش ہو رہی افلاک نے اپنے ملازمون سے کہا کہ پندرہ ہزار روپیہ عمرو کو جاکر
دو اور کہدو کہ خواجہ اب کچھ عذر باقی نہ رکھنا اسباب ہلال کا منگوا دینا اور ثریاے تاجدار کی طرف
اشارہ کیا کہ تم جاؤ اور اسباب اپنی ہمین کالے آؤ ثریاے تاجدار حکم پاکر وہان سے چلی اور خواجہ
کے پاس پہونچی خواجہ نے کہا کیون آئی ہو ثریاے تاجدار نے کہا کہ حکم قدرت لیکر آئی ہون اُنکو روپیہ
بھیجا ہے خواجہ روپیہ کا نام سنکر خوش ہو گئے کہنے لگے کہان ہے ثریا نے لوگون سے اشارہ کیا
تھوڑی سے روپیہ خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے روپیہ تو اُٹھا کے صندوق مین داخل کیا اور لوگون سے کہا کہ
تم سب یہان سے جاؤ ثریا نے سب سے کہا اچھا تم لوگ جاؤ مین خواجہ سے اسباب لیکر آتی ہون سب لوگ چلے گئے

چلیے تب ثریاے تاجدار دین ٹہلا کی تھوڑی دیر کے بعد خواجہ نے آواز دی کہ ای ثریاے تاجدار اندر آؤ
ثریا اندر گئی خواجہ نے کہا مین جانتا تھا کوئی تین چار لاکھ روپیہ کا اسباب ہوگا یہ تو ایک بچہ وہان سے آیا ہی ثریا نے
پہچانا کہ یہ وہی بچہ ہی جو ہمشیر صاحب لگائی ہین ثریا نے خواجہ سے بچہ لیا خواجہ نے کہا ای ثریا اسکو کھینچ کے دیکھو تو پھر
یہ کہنا کہ بچہ بدل لیا مجکو لوگ بدنام بہت کرتے ہین ثریا نے خواجہ کی تقریر سنکر اُس بچہ کو میان سے کھینچا بیہوشی
اُڑی ثریا نے چھینک لی زمین پر گر کے بیہوش ہوئی خواجہ نے اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور آپ رنگ و روغن
عیاری کا نکال کے اصلی صورت بنے کپڑے تو اسکے اُتار ہی لیے تھے وہی پوشاک زیب جسم کر کے خواجہ
خلوتخانہ سے باہر نکلے پاس افلاک کے آئے اور کہا کہ یا خداوند خواجہ کا تو وہان پتہ نہین معلوم ہوتا ہی
ابھی تھے روپیہ طلب کرتے تھے مجھسے کہا کہ باہر ٹھہرو مین بھی سب کے ساتھ باہر چلی آئی بڑی دیر تک منتظر
رہی کہ اب خواجہ آواز دینگے جب بہت عرصہ ہوا تو مین نے جھانک کے دیکھا وہان مجکو کچھ نظر نہ آیا مین
بلا تکلف اندر چلی گئی وہان بھی خواجہ کو نہ پایا نہین معلوم کیا ہو گئے کہان چلے گئے اگر دروازے سے جاتے
تو مین ضرور دیکھتی نہین معلوم کیا بات ہوئی اور کیونکر خلوتخانہ سے نکل گئے افلاک نے جو یہ بات سُنی بہت تعجب
کیا ثریاے نقلی سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ میرے خلوتخانہ سے یون نکلجائے اور کسی کے ہاتھ نہ آئے
ثریاے نقلی نے جواب دیا کہ خداوند افسوس کی بات تو یہ ہی کہ اتنا روپیہ بھی صرف ہوا اور کچھ حاصل نہوا ساربان زادہ
بڑی عیاری کر گیا افلاک نے جواب دیا کہ ای ثریا اب اُسکی مین دوسری تدبیر کرونگا افلاک اور ثریا تو آپسمین
یہ باتین کر رہے ہین مگر علامہ جو دامہ بغور صورت ہلال بچہ ہی کی دیکھ رہی ہی اور اُس لباس و انداز کو دیکھ دیکھ
کر تعجب کر رہی ہی کہ یہ کیا بات ہی کہ اسکی کل باتین خلاف عادت ہین آخر کو اسکے تاب نہ آئی ہلال سے مخاطب ہوکر
اُسنے پوچھا کہ ای ہلال تمھاری والدہ ماجدہ کا مین نام بھول گئی ہون ذرا اُنکا نام لینا اب اسے معلوم ہو تو یہ
نام نے جب اسے کچھ نہ بن پڑا تو ہلال نقلی نے ایک فرضی نام بتایا علامہ تو ہلال کی مان کا نام جانتی تھی
امتحاناً اُس سے پوچھا تھا نام مین جو اُسنے فرق پایا ایک طمانچہ زور سے اُس ضعیفہ کے لگایا طمانچہ جو پڑا تو اُسکے
دانت جو خواجہ نے چوکا بنا کے چڑھا دیے تھے سب ٹوٹ گئے ہلال نقلی اُٹھ کے بھاگی کپڑے جو چینی کاغذ
کے تھے سب پھٹ گئے اور ضعیفہ صورت اصلی پر آگئی فریاد کرنے لگی کہ تم آپ کیون مارتی ہین مین
تو بالکل بیجا ہون مجکو عمرو نے نہین معلوم کیا بنا کے یہان بھیجا تھا مجھسے کہا تھا کہ تیرے ساتھ خداوند
افلاک اپنی شادی کرینگے علامہ نے ضعیفہ کو جو دیکھا غصہ اسکا بڑھ گیا اور اسی حالت مین اُسنے اُس
ضعیفہ کو بارگاہ کے باہر روانہ کیا اور افلاک سے کہا کہ آپنے عمرو کی عیاری ملاحظہ کی ہلال کو اُسنے
نہ دیا افلاک کو بہت افسوس ہوا ثریاے نقلی نے عرض کی کہ خداوند اس بات سے میرا بھی رونا ہو گیا
ہی کہ میری بہن بھی مجھسے نہ ملی اور موتڈی کا تا ساربان زادہ لیگیا اُسنے اتنا روپیہ بھی خداوند کا لیا اور پھر بھی
میری بہن کو نہ دیا آخر آپ بھی غائب ہو گیا تھوڑی دیر تک اسکا افسوس رہا بعد تھوڑی دیر کے افلاک نے کہا
ای ثریا اب زیادہ افسوس کرنے سے کیا فائدہ ہی بہتر ہی کہ کچھ دیر جرعہ شراب و کباب کا بھی ہو جائے بہت دن
ہوے کہ تمھارے ہاتھ سے شراب نہین پی ہی ثریاے نقلی نے کہا خداوند گو میرا قلب ٹھکانے نہین ہی مگر خداوند کی
خوشی سے مجھے کام ہی آپ عمرو کی کوئی ایسی تدبیر کردین کہ ساربان زادہ از خود یہان چلا آوے میری بہن
نہ جائے افلاک نے کہا کہ مین صبح کو اسکا بھی انتظام کر دونگا ہلال کو عمرو سے چھین لونگا خاطر جمع رکھو

پی رہے تھے سب گر کر بیہوش ہوئے اب تو خواجہ نعرہ کرکے جا پڑے خنجر کھینچ لیا چاہتے ہین کہ مین پاس
افلاک کے پہونچون اور اُس بہیا کا سر کاٹ لون کہ ایک برق چمکی اور نعرہ ہوا کہ منم مریخ جادو اے خداوند
افلاک اور ساربان زادہ اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اپنے کیے کی سزا پائیگا عمرو نے دیکھا ایک بڑھیا
سیہ فام بدشکل چھوٹے چھوٹے بال اڑتے ہوئے ہڈیان نکلی ہوئی دانت ٹوٹے ہوئے رال بہتی ہوئی جھریان تمام
اعضا پر پڑی ہوئین ایک نیلی بیٹھی ہوئی تہبند باندھے پرانی جھولی کھاروے کی کاندھے پر پڑی ہوئی چلی آتی ہے
خواجہ نے جو اُسکو دیکھا جلدی سے گلیم اوڑھ کے الگ ہٹے بڑھیا جو محفل مین آئی اُتنے خواجہ کو نہ پایا حیران
ہوکر چار جانب دیکھنے لگی جب اسکو کسی طرف کوئی نظر نہ آیا مجبور ہوکر اُسنے ابر سحر برسایا وہ بوندیان جو سب پر
پڑین ہوشیار ہوئے افلاک کی بھی آنکھ کھلی علامہ بن دمامہ بھی ہوشیار ہوئی اور سب لوگون کو بھی ہوش آیا
افلاک نے ثریائے تاجدار کو نہ پایا کہا اری ثریا کہان گئی مریخ نے کہا واری مجھ سے سنو میری طرف مخاطب ہو اب
جو افلاک پلٹا دیکھا مریخ جادو بیٹھی ہے کہا اب آپ اسوقت یہان کہان مریخ نے کہا کہ مین اسوقت اپنے مکان
مین بیٹھی ہوئی اوراق سامری کی سیر کر رہی تھی دل مین آیا کہ تم لوگون کی کیفیت دریافت کرون ورق جو الٹ
کے جو دیکھا تو صاف یہ ظاہر ہوا کہ اسوقت تمہارے دربار مین عمرو ثانی ثریائے تاجدار کی شکل بنکر آیا ہے سب کو
شراب بیہوشی ملا کر پلا رہا ہے مین وہان سے بہت جلد آئی اُسوقت پر پہونچی کہ جب ساربان زادہ سب کو بیہوش
کر چکا تھا اور خنجر نکال کے تمہاری طرف چلا تھا مین نے وہین سے نعرہ کیا جب زمین پر آئی تو ساربان زادے
کو نہ پایا نہین معلوم وہ کہان چلا گیا کون اُسکو یہان سے لے گیا اگر مین اور دم بھر نہ آتی تمہارے دشمنون کو
زندہ نہ پاتی علامہ بن دمامہ اس عیاری کو دیکھکر کانپ گئی کہا خداوند آپ نے ملاحظہ فرمایا عمرو نے
تو ہم سب کا خاتمہ کیا تھا اگر مریخ جادو اسوقت نہ آجاتین تو وہ اپنا کام کر چکا تھا دیکھیے ایسا عیار طرار
مکار و غدار ہو اسکے مکر سے بچنا بہت دشوار ہے اب اُسکو کیونکر تلاش کرین کہان پائین نہین معلوم
کسی کی صورت بنکر کہین چھپ گیا یا کوئی اور تدبیر کی افلاک نے جتنے ملازم اُسوقت وہان موجود تھے
اُن سب کا منہ دھلوا دیا اور کہا سمجھے سب پر یقین کراہو اگر عمرو انہین ہوگا ظاہر ہو جائے گا کہان بھاگ
کے جائیگا علامہ نے سب کے منہ دھلائے عمرو کہان ہے گلیم اوڑھے ہوئے سب کا تماشا دیکھ رہے ہین جب سب
منہ دھو چکے اور گمان افلاک کا باطل ہوا خواجہ کا پتہ نہ لگا تو افلاک نے کہا اب اتنی رات باقی ہے اسکو تو
ہنس بول کے گذار دو صبح کو جیسا ہوگا دیکھا جائیگا مگر پہرے پر حکم کر دو کہ سب ہوشیار رہین اور یہان بھی
سب ہوشیاری سے بیٹھین سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر درست ہوکے بیٹھے وہ شراب جو محفل مین رکھی تھی
افلاک نے حکم دیا کہ مع صراحیون کے اور مع جامون کے اُسکو پھینک دو اور شراب لاؤ علامہ نے کہا اب
شراب محفل مین نہ آئے تو بہتر ہے یونہین صحبت مین گانے بجانے کا چرچا ہو شراب کے آنے مین پھر خوف
ہے افلاک نے اس بات کو منظور کیا اور شغل شراب موقوف کیا محفل مین گانا ہونے لگا آپسمین ہنسی دل لگی
ہونے لگی کنیزین بھی آپسمین ہنسنے لگین کہ ایک بار ایک نے سر کھجانے کو ہاتھ جو اٹھایا تو بال کٹے ہوئے
معلوم ہوئے اب جو خیال کیا تو واقعی چوٹی ندارد ہے اُسنے پلٹ کے کہا کہ کیون بوا زیب محفل تمہین یہ کونسی
دل لگی سوجھی کہ تمنے میری چوٹی کاٹ لی زیب محفل نے کہا بوا تم کچھ دیوانی ہو گئی ہو یا شراب کا نشہ تمکو ابھی
تک باقی ہے بھلا مجکو تمسے کیا دشمنی تھی جو مین تمہاری چوٹی کاٹ لیتی یہ دونون تو لڑ رہی تھین کہ ایک کنیز نے

اور پلٹ کے کہا اری نرگس تونے میرا پاندان کہان چھپا دیا ہے واہ مجھے ایسی دل لگی نہین اچھی معلوم ہوتی ہے
نرگس نے کہا کہ تمھارے دماغ کو گرمی چڑھ گئی ہے مین اتنی دور بیٹھی ہون تمھارا پاندان مین کیونکر چھپا دیتی ایک
کنیز نے بیٹھے بیٹھے ایک چیخ ماری اور مڑ کے کہا کیون ری سوسن تجھے یہ کیا سوجھی تھی کہ تونے میرے کان
سے بجلیان کھینچ لین سوسن نے کہا بوا گلزار ہوش مین آؤ بہت زبان درازی نہ کرو مین کیا سڑن ہو گئی
تھی جو تمھاری بجلیان کانون سے کھینچ لیتی خواجہ نے جو ایسی دست اندازیان کرنا شروع کین تو کنیزون مین
شور مچنے لگا افلاک نے جو یہ کیفیت دیکھی پوچھا ارے کیا ہے کیون غل مچاتی ہو تم سب چپکا خاموش نہین بیٹھا جاتا
ہے کنیزون نے کیفیت بیان کی کسی نے کہا کہ میری چوٹی کاٹ لی کسی نے کہا کہ میرا پاندان لے لیا کسی نے کہا خداوند
میری تو کانون سے بجلیان کھینچ لین تمام کان زخمی ہو گئے لہو بہنے لگا کنیزین یہ باتین کر رہی تھین کہ افلاک کے
سر سے تاج غائب ہو گیا علامہ کے گلے مین مالا موتیون کا تھا وہ از خود اتر گیا تب تو افلاک بھی گھبرایا علامہ کے
ہوش اڑ گئے افلاک سے کہا آپ جانتے ہین یہ کیا بات ہے یہ ساری کارروائی عمرو کی ہے مگر نہین معلوم کمبخت
کدھر سے چھپ کے آیا ہے جو ہم لوگون کا اسباب لیے جاتا ہے ای خداوند عیاری اسکا نام ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا
کہ آپ کے سر سے تاج خداوندی غائب ہوا میرے گلے سے موتیون کا مالا لیا نہ آپ کو خبر ہوئی نہ مجھکو معلوم ہوا مگر اسنے
اپنا کام کر لیا افلاک اب تو بہت حیران ہوا علامہ سے کہا کہ اب کیا تدبیر کیجائے عمرو کیونکر ہاتھ آئے علامہ نے کہا
مین آپ سے عرض کرونگی اسوقت موقع نہین ہے اتنی رات یہ بھی گذر جائے تو مین صبح کو آپ سے سب عرض کرونگی
افلاک نے کہا اچھا اسوقت جلسہ برخاست کرو علامہ نے کہا نہین جلسے رہنا اچھی بات ہے اور تخلیہ کر دینا مناسب
نہین ہے یہان یہ باتین ہو رہی ہین اور رات بہت کم باقی ہے قریب ہے صبح ہو جائے کہ خواجہ عمرو ثانی سب کو خوب پریشان
کر کے بارگاہ افلاک سے باہر آئے ایک گوشہ مین آ کے خواجہ نے ہلال بچہ زن عیار بچی کو زنبیل سے نکالا اور زبان مین اسکی
دوہرا سوزن دے کر اسے ہوشیار کیا اب اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اور مقام پہ پایا دیکھا سامنے خواجہ کھڑے ہین اسنے خواجہ
کو سلام کیا خواجہ نے کہا کیون ای ہلال بچہ زن مین نے جو تجھسے شرط کی تھی وہ تمھارے ظہور مین آئی مین نے اپنی شرط کے
مطابق تجھکو گرفتار کیا ہلال بوجہ دوہرے سوزن کے زبان مین ہونے سے بول نہ سکی اور اشارے سے جواب دیا کہ خواجہ آپ نے تو مجھے
بڑا کار نمایان کیا اور جو شرط کہ تمنے مجھ سے کی تھی اسی کے مطابق مجھکو کچھ عذر نہین ہے اب مین بصدق دل مسلمان ہوتی ہون تم میری
زبان سے سوزن نکال لو خواجہ نے جو اسکے تیور درست پائے زبان سے اسکی سوزن نکال لیا اور کہا ای ہلال بچہ زن
مین یہان عجیب آفت مین مبتلا ہون جس طرح بن پڑے مجھے یہان سے لے چلو ہلال نے عرض کی خواجہ آپ کہان ہین
اس مقام کا کیا نام ہے خواجہ نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم اس مقام کو نہین پہچانتی ہو ای ہلال یہ مقام افلاک جادو
کا ہے تمھارے آنے سے [illegible] گرفتار ہوا مین نے یہان آ کے عیاری کی اب جانا دشوار معلوم ہوتا ہے تم یہان کی واقفکار
ہو کسی طرح مجھکو یہان سے لے چلو ہلال نے عرض کی کہ خواجہ آپ نہین جانتے ہین کہ یہان کیا مقدمہ ہے اور افلاک جادو
نے کیا انتظام کیا ہے خواجہ نے کہا مین تو نہین واقف ہون تم بیان کرو ہلال نے کہا خواجہ بارگاہ افلاک عجب ڈھب سے
بنی ہے افلاک نے اس بارگاہ کے چار دربند مقرر کیے ہین ان چار دربندون پر چار حاکم ہین دربند اول کا حاکم آباد جادو ہے
اور دربند دوم کا مالک بہار جادو ہے اور دربند سوم کا منتظم بیدار جادو ہے اور دربند چہارم کا مالک حمراد جادو ہے یہ چارون
ساحر بلا کے ہین انسے پوشیدہ ہو کے کوئی جا نہین سکتا خواجہ نے کہا ای ہلال پھر کوئی تدبیر تو چلنے کی کرو ہلال نے عرض کی
کہ اچھا آپ یہان ٹھہریے مین دربندون پر جاتی ہون سب کی خبر لاتی ہون اگر کوئی غافل ہوگا تو مین آپ کو لے چلونگی

خواجہ پھر گلیم اوڑھ کے غائب ہو گئے ہلال چلی تین دربند طی کرکے جب چوتھے دربند پہ پہونچی تو دیکھا کہ حاکم اس
دربند کا حداد جادو بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہی ہلال وہان سے ہٹی اور طرف خواجہ کے چلی یہان جو آئی تو خواجہ کو نہ پایا
بہت گھبرائی خواجہ نے جو ہلال کو دیکھا گلیم اُتار کے ظاہر ہوئے اب تو ہلال نے خواجہ سے پوچھا کہ خواجہ مین نے
ابھی آپ کو یہان بہت تلاش کیا مگر نہ پایا پھر آپ میرے سامنے سے ظاہر ہوئے اسکا کیا باعث ہی خواجہ نے ہلال
سے کل کیفیت اپنی بیان کی اور کہا ای ہلال تمکو جس کام کو تم گئی تھین اُسکی کیا خبر ہی ہلال نے کہا خواجہ حداد
ذرا سا غافل ہو چلے مین آپ کو اُسی کی طرف سے لے چلون خواجہ راضی ہو گئے ہلال خواجہ کو لیے ہوئے
دربند حداد تک آئی قریب دربند پہونچ کے اُسنے پر پرواز پیدا کیے اور خواجہ کی کمر مین پنجہ دے کرکے
اوڑی حداد جادو کہ یہ بیٹھا ہوا کتاب سامری پڑھ رہا تھا اُسنے چونکا اور سر اٹھائی دیکھا ایک ساحرہ حسین
وجمیل کسی کو لیے جاتی ہی یہ بھی پر پرواز پیدا کرکے اوڑا ہوا قریب آکے جو دیکھا تو بی ہلال پنجہ زن خواجہ عمرو ثانی
کو لیے جاتی ہین حداد نے کہا کیون بی ہلال تمکو ذرا بھی خوف خداوند نہین ہی اور تم عمرو کو لیے جاتی ہو بس
خیریت اسی مین ہی کہ عمرو کو مجھے دے دو نہین تو تمھارے واسطے بڑی خرابی ہوگی ہلال نے کہا او مردود کیا بکتا
ہی آ تا جو ہلال نے کہا حداد کو غصہ آیا اُسنے اپنی صورت ایک باز کی بنائی اور چاہا پنجون سے اور منقار سے
آنکھین ہلال کی نکال کے پھینک دون ہلال نے جو دیکھا کہ اس ملعون نے صورت اپنی باز کی بنائی ہی اُسنے بھی
فوراً ایک تخت سحر بنایا اور عمرو کو اُس تخت پر بٹھایا تخت کو ہوا پر معلق چھوڑا اور آپ ایک بہری کی شکل بنکر تیار ہوئی
اب باز و بہری پنجہ و منقار چلانے لگے دونون آپسمین گتھے ہوئے لڑ رہے ہین عمرو ثانی کہ تخت پر بیٹھے ہین دعا
کر رہے ہین کہ ای رب کارساز و ای مالک بے نیاز تو بچانے والا ہی اگر یہ ملعون ہلال پر قابض ہوا اور اسکو خدا نکردہ مار ڈالا
تو اسکا سب سحر بھی مٹ جائیگا یہ تخت بھی نہ رہیگا مین اتنی دور سے زمین پر گرونگا جیتا نہ ہونگا یا یہ ملعون مجھکو گرفتار
کرکے لے جائیگا پاس افلاک بیچارے پہونچائیگا خواجہ تو یہ دعائین مانگ رہے ہین اور باز و بہری سے لڑائی
ہو رہی ہی کہ ایک چڑیمار طبل بغل مین پھٹکی دبائے دو چار تھیلے لٹکائے دھوکے کی ٹٹی کاندھے پر رکھے لاسہ کُپا ہاتھ
مین لیے اُس صحرا مین وارد ہوا باز و بہری کو لڑتے دیکھکر تماشا دیکھنے لگا کپے کو درست کرکے ہاتھ مین لیا
باز کی نگاہ جو اُس پر پڑی کہا ای مرد مفلوک کیا دیکھتا ہی چڑیمار نے کہا تمھاری لڑائی دیکھتا ہون باز نے کہا
کیا تجھے ہماری گرفتاری کی سوجھی ہی چڑیمار نے کہا سوا اسکے اور میرا کام کیا ہی اور پھر تجھ ایسا باز جو مثل
طوطی کے باتین کرتا ہو تجھکو پکڑ کے لیجاؤنگا کسی امیر کو نذر دونگا انعام پاؤنگا باز یہ سنکر نیچے آیا اور چڑیمار
سے کہا کہ ہم جانور نہین ہین آدمی ہین مگر ساحر ہین آپسمین شکلین تبدیل کرکے لڑ رہے ہین اگر تو کسی طرح
اس بہری کو گرفتار کرے تو مین تجھکو تیری ہوس سے زیادہ دونگا مالا مال کر دونگا مین لڑتے لڑتے اسکو
نیچے لاؤنگا تو جال مار دینا چڑیمار نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہی آپ لڑتے لڑتے نیچے ہو جیے مین گرفتار
کر دونگا باز چڑیمار سے یہ بات سنکے پھر بہری کے مقابلہ مین گیا اُسی طرح منقار چلنے لگی مگر باز اب نیچا
ہوتا جاتا ہی بہری بھی اُسکے ساتھ نیچی ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ جب دونون قریب زمین ہو پہنچے لپٹ کے باز
نے بہری کو زمین پر گرایا چڑیمار تو اسکا منتظر تھا اُسنے بہری پر جال ڈالدیا بہری نے چاہا مین جال کو جلاکے نکلون مگر
چڑیمار نے حباب مار دیا یہ بیہوش ہو گئی اب باز زمین پر لوٹ مار کے آدمی کی صورت بنا اپنی ہیئت اصلی پر آیا
چڑیمار کی بہت تعریف کی کہا بھائی تو نے اسوقت کیا کارنمایان کیا ہی چڑیمار نے کہا آپ یہ تو فرمایئے کہ یہ مر گیا

تھا اُسنے کل کیفیت کہ سنائی اور کہا کہ عمرو وہ تخت پر بیٹھا ہے چڑیمار سے کہا اب آپ جائیے اور عمرو کو بھی زمین پر
لائیے پھر دونوں کو روبروے خداوند سے چلیے یہ سُنکر حداد طرف آسمان کے چلا قریب تخت پہونچکے اُسنے عمرو
کو نیچے مین دبا با زمین پر لایا چڑیمار سے کہا اب چلو مین تجکو دربار خداوند مین لے جاؤنگا وہان سے بہت کچھ
انعام دلاؤنگا عمرو نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت پریشان ہوا جی مین کہتا ہے خدا خیر کرے رنگ بیرنگ نظر آتا
ہے جب چڑیمار سے حداد نے کہا کہ خدمت مین خداوند کی چلو اُسنے کہا ٹھہریئے چلونگا یہ کہکے بغل سے
ایک دونا نکالا اور حداد کے سامنے رکھدیا کہا اسکو نوش فرمایئے مین آپ کے واسطے کباب بھی تیار کرتا ہون
آج صبح کو مین ایک صحرا مین گیا تھا وہان مجکو تیتر نہایت فربہ ملا ہے یہ کہکے جھولی سے تیتر نکالا اور اُسکو ذبح کیا
ہوا سے خس و خاشاک جمع کرکے پتھر سے آگ جھاڑی تیتر کو صاف کیا نمک مرچ اپنے پاس سے نکال کے
اُسکے کباب تیار کیے حداد اُسکی تعریفین کررہا ہے کہ بھائی تم کتنے سلیقہ مند ہو شراب مین تم بھی شراکت کرو
چڑیمار کہتا جاتا ہے آپ پیجیے مین بہت پی چکا ہون غرضکہ اُسنے کباب تیار کرکے حداد کو دیے اُسنے کباب
کھائے تھوڑی دیر کے بعد حداد نے کہا بھائی مجکو گرمی معلوم ہوتی ہے چڑیمار نے کہا اُٹھکر ٹہلیے جیسے ہی
اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے زمین پر گرا چڑیمار نے نعرہ کیا منم شاپور شیر دل نعرہ کرکے خنجر مارا حداد کو
واصل جہنم کیا پھر کو جال سے نکال کے ہوشیار کیا یہ بھی زمین پر لوٹ مارکے اپنی حالت اصلی پر آئی خواجہ
نے اُٹھکے شاپور کو گلے سے لگا لیا اور کہا بھائی صاحب کیا بات ہے یہ عیاری کاہے کو کرامات ہے اسوقت
آپ کی عیاری نے عجب مزہ دکھایا واللہ بادشاہ بھی اکثر آپ کی تعریف فرماتے تھے ہلال تیجہ زن نے بھی
شاپور شیر دل کی بہت تعریف کی عمرو ثانی نے پوچھا کہ بھائی صاحب اسوقت آپ کا تشریف لانا کیونکر ہوا
شاپور نے کہا مین نے آپ کی گرفتاری کی خبر سُنی تھی مجھے چین کہان تھا آپ ہی کی تلاش مین پھر رہا تھا
اسوقت اتفاق سے اس صحرا کی طرف نکل آیا یہان یہ سامان دیکھا دل بیتاب ہوگیا مگر شکر ہے خدا کا کہ عیاری
بن پڑی اب آپ اپنی سرگذشت بیان فرمایئے عمرو نے کہا کہ مین نے جب ہلال تیجہ زن کو گرفتار کیا اور
اسکو داخل زنبیل کرکے چلا راہ مین مجھے ایک نیجہ اُٹھا لیگیا جب دربار افلاک مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ
علامہ بن دمامہ مجھے لیگئی تھی وہان میرے قتل کی صلاح ہوئی افلاک نے ہلال کو مجھسے طلب کیا مین نے
ایک ضعیفہ کو اسکی صورت بناکر دربار مین بھیجا افلاک نے اُسکے بانہاے عیاری مجھسے طلب کیے ثریاے تاجدار
بہن ہلال کی میرے پاس آئی مین نے اُسکو بھی بیہوش کرکے نذر زنبیل کیا ہلال نے جو اپنی بہن کا نام سُنا
کہا خواجہ کیا ثریاے تاجدار تمھارے پاس ہین خواجہ نے کہا ہان میرے پاس ہین یہ کہکے خواجہ نے
ثریاے تاجدار کو زنبیل سے نکال کر شاپور شیر دل کے حوالے کیا کہا بھائی صاحب آپ اسکو سمجھا کے
مشرف باسلام کیجیے ہلال نے جو اپنی بہن کو دیکھا کہا خواجہ تمنے بڑا کمال کیا مین تمھاری بہت ممنون ہوئی کہ
تمنے میری بہن کو مجھسے ملایا خواجہ نے کہا اے ہلال وہ تمھارا طفل سحر بھی میرے پاس ہے کہو تمکو دیدون جس
اُس صندوق کو جسمین وہ بند تھا نذر زنبیل کرلیا ہے ہلال نے کہا وہ اب کسی مرض کی دوا نہین ہے خواجہ
نے کہا مین نے تو احتیاطاً کی تھی اُسکو بھی زنبیل مین رکھ لیا تھا اب شاپور شیر دل نے ثریاے تاجدار کو ہوشیار
کیا ثریا کی جو آنکھ کھلی اپنے کو عجیب عالم مین پایا زبان مین سوزن بدن کی قوت طبیعت مکدر حواس مین
خلل پھر اُسنے چارون طرف دیکھنے لگی دیکھا ایک پہاڑ پر مین ہون سامنے ہلال تیجہ زن کھڑی ہین دو عیار

بھی بیٹھے ہین ثریا حیران ہوئی کہ مین خواب دیکھ رہی ہون یا کسی طلسم مین گرفتار ہوئی ہون مین دربار مین
افلاک جادو کے تھی خواجہ عمرو ثانی سے اپنی بہن کے بانہ ہاے عیاری طلب کر رہی تھی پھر مین اس
پہاڑ پر کیونکر آئی اور ہلال یہان تک کیونکر پہونچین اور یہ دونون عیار کون ہین مجھے یہان کیون لائے ہین
ثریا اس فکر مین تھی کہ شاپور شیر دل نے کہا اے ثریاے تاجدار کیون خوش ہو کچھ باتین کرو ثریا نے کہا کہ
آپ کون شخص ہین اور مین یہان کیونکر آئی ہون اس مقام کا کیا نام ہی میرے لانے سے آپ کا کیا فائدہ ہوا
خلاصہ مجھ سے بیان فرمایئے شاپور شیر دل نے کل کیفیت از ابتدا تا انتہا بیان کی ثریاے تاجدار اور
ہلال بیچہ زن دونون بصدق دل مشرف باسلام ہوئین اور دونون نے خواجہ عمرو ثانی اور شاپور شیر دل
کی بہت تعریف کی ہلال نے بعد تعریف و توصیف کے عرض کی کہ اے خواجہ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین کچھ
عرض کرون خواجہ نے کہا اے ہلال کیا کہتی ہو ہلال بیچہ زن نے عرض کی کہ خواجہ ہمارا اور ثریا کا بالعلان
آپ کے ساتھ رہنا مناسب وقت نہین ہی اگر ہم دونون کنیزون کو حکم ہو تو ہم اپنی والدہ ماجدہ ملکہ فہیم عقل آرا
کی خدمت مین جائین اور انکو یہ مژدہ سنائین وقتاً فوقتاً ہم حاضر خدمت ہوتے رہینگے خواجہ نے کہا اے
ہلال کیا مضائقہ ہی مگر ہمسے وقتاً فوقتاً ملتی رہنا ہلال نے عرض کی خواجہ آپ کے فرمانے کی کیا ضرورت
ہی مین خود آپ کے قدم مبارک سے جدا نہوتی مگر مناسب وقت یہی ہی اسی مین بہتری ہی یہ کہکر خواجہ سے
ہلال بیچہ زن اور ثریاے تاجدار رخصت ہو کر پاس ملکہ فہیم عقل آرا کے پہونچین اور اُسنے کل کیفیت
بیان کی فہیم نے بھی مذہب اسلام قبول کیا سامری جمشید پر لعنت کی خواجہ ان دونون کے جانے کے بعد
مع شاپور شیر دل طرف امیر ثانی کے چلے دو چار کوس راہ طی کرکے خدمت مین امیر کی پہونچے جیسے ہی امیر
خواجہ کو دیکھا خوش ہوگئے کہا اے خواجہ کہو کیا گذری خواجہ نے عرض کی حضور کے اقبال سے اچھی گذری کہ
ہلال بیچہ زن اور ثریاے تاجدار اسکی بہن دونون کو مسلمان کیا امیر نے کہا پھر وہ دونون کہان ہین خواجہ
نے عرض کی حضور وہ دونون مجھ سے اجازت لیکر اپنی مان سے ملنے گئین انکا ہمراہ رہنا بچند وجوہ خلاف مصلحت
تھا وہ وقتاً فوقتاً ملتی رہینگی امیر نے فرمایا کہ خواجہ اب زمرد سے آغاز جنگ کیونکر ہو کیا بات کرنا چاہیے
عمرو نے کہا ابھی تو مین اسکو نہین عرض کر سکتا ہون پھر کے جواب دونگا یہان تو یہ چرچے ہین مگر اب حال
زمرد کا بیان کیا جاتا ہی کہ اُسنے ایک عرضی جو پاس افلاک کے بھیجی اُسکے جواب مین عرصہ ہوا زمرد نے بخشکان
سے کہا کہ عرضی بھیجے ہوئے دو روز کا زمانہ گذرا ہی مگر ابھی تک جواب نہین آیا ہی بخشکان نے کہا دوسری عرضی میری
طرف سے خداوند افلاک کو لکھو کہ مین نے ایک عرضی ارسال خدمت کی مگر ہنوز اُسکے جواب سے مشرف نہوا
قدرت اب میرے باب مین کیا ارشاد فرماتے ہین مجکو اب تاب مقابلہ نہین ہی کوئی مددگار میرے پاس باقی
نہین رہا اب جلد خبر لیجیے نہین تو اہل اسلام مجھے تنگ کرینگے یہ عرضی لکھوا کر ایک نامہ دار کے ہاتھ پاس
افلاک کے بھیجی نامہ دار جب دربارگاہ افلاک پر پہونچا ملازمون سے اطلاع کرائی افلاک نے اُسکو اندر
بلا لیا اور اُسکے ہاتھ سے عرضی لے کر لفافہ چاک کیا دیکھا تو اُسمین یہ مضمون تحریر ہی افلاک نے عرضی پڑھ کے
علامہ سے کہا کہ کیون ملکہ عالم اب تم کیا کہتی ہو مین مدد زمرد کے واسطے کسکو بھیجون علامہ بن دماسہ
نے کہا مین ابھی اسکی فکر نہین کر سکتی ہون کیونکہ مجھپر یہ دن بہت ہی سخت ہین میرا قصد ہی کہ براے چندے مین
یہان سے چلی جاؤن افلاک نے کہا اے ملکہ عالم آپ پھر کہان جایئے گا علامہ نے کہا کہ مین کچھ دنون کے واسطے باغ شادم

مین جاکر رہونگی بلکہ خداوند بھی اپنی بارگاہ سے باہر قدم نہ نکالین تو بہت بہتر ہی افلاک نے کہا پھر اے ملکہ اگر زمرد
پر اہل اسلام نے زیادتی کی تو اُسکا بچانے والا کون ہی علامہ نے کہا آپ زمرد سے کہلا بھیجیے کہ وہ بجوف طبل جنگی
بجوائے بروقت جنگ ایک نقابدار آئیگا سب کو ایک عجائب تماشا دکھلائیگا مگر آپ بارگاہ کے باہر قدم نہ دیجیے گا
افلاک نے اقرار کیا اور کہا مین اپنی بارگاہ سے بیٹھے تماشا دیکھونگا جب تک تم نہ آؤگی باہر نہ نکلونگا علامہ
نے جب سمجھانے سے فراغت پائی پر پرواز پیدا کرکے اُڑی اور باغ شاداب مین آکر پہونچی افلاک نے
زمرد سے کہلا بھیجا کہ تم طبل جنگی بجواؤ بروقت جنگ نقابدار بقدرت آئیگا جو کسی نے نہین دیکھا وہ تماشا دکھائیگا
زمرد نے جو یہ کیفیت سنی بہت خوش ہوا جنگجویان سے بلا کے کہا جنگیان نے طبل جنگی بجوایا ہرکارے اسلام
کے یہ خبر سنکر روانہ ہوے خدمت مین امیر کی آئے ہاتھ اٹھا کر دعا دی اور عرض کی کہ حضور زمرد نے
طبل جنگی بجوایا ابھی ایک ہرکارہ پاس سے افلاک کے آیا تھا اُسنے زمرد بے ایمان سے کہا کہ افلاک نے
کہا ہی اے زمرد تم طبل جنگی بجواؤ خوف نہ کھاؤ کل مین وقت ایک نقابدار آئیگا عجیب و غریب تماشا سب کو دکھائیگا اُسکے
کہنے پر عمل کیا طبل جنگی کو حکم دیا امیر نے یہ سنکر فرمایا کہ خواجہ ہمارے لشکر مین بھی جنابات الٰہی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارہ کار زمین پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جوانان صف شکن آلات حرب
و ضرب درست کرنے لگے کسی نے تلوار کو تیز کیا کسی نے تسمہ پر لگایا کسی نے صیقل گر کو بلا کے تلوار درست کرائی
کسی نے تیرون کو درست کیا کسی نے گرز کو صاف کیا کوئی زرہ کی درستی مین مصروف ہوا کسی نے خود کو مانجا کوئی
اپنے دوست سے خیمے مین گیا باتین لڑائی کی کرنے لگا کہ بھائی صبح کو روز امتحان ہی اگر خدا زندہ پھیر کے لائیگا پھر بھی
عیش و عشرت کی باتین ہونگی اگر مر جائینگے تو نام بہ دو دنیا پر کر جائینگے کوئی کہتا ہی زمرد فراری ہی ہزارون مرتبہ لڑائی
سے بھاگا ہی کیا مقابلہ کریگا جب کڑی پڑیگی پھر بھاگ نکلیگا کوئی کہتا ہی کیون بھائی وہ نقابدار کون ہی جو صبح کو
آئیگا دیکھین کیسا جوان ہی کیا کیا کمال رکھتا ہی کس سے پہلے مقابلہ ہوتا ہی کون زیر کرتا ہی رات بھر تو بہادرون مین
یہ باتین رہین لطف کی حکایتین رہین جب فوج خرابت سیارگان فرار ہوئی اور نقابدار زرین پوش فلک نے نقاب
تیرگی کو اپنے چہرہ روشن سے اٹھایا اور نیزہ خطوط شعاع کو ہاتھ مین لیکر تمام دنیا کو اپنے نور سے منور فرمایا صاحبقران بعد
علو و شان فریضۂ صبح سے فراغت کرکے بقصد جنگ طرف میدان کارزار کے چلے بہادرون نے بھی لپکے اپنے مرکب بکائے
امیر ثانی کے ہمراہ ہوے میدان مین آکر لشکر اسلام صفین جاکر ٹھہرے دیکھا سامنے سے زمرد ثانی ساتھ اپنی فوج کے
آمادہ ہوئے بھی آکر میدان مین صف بندی کرائی کرکیتون نے کر لگا کہا نقیبون نے دنیا کی مذمت تمہید بیان کی کہ اے
سرداران صف شکن و اے پہلوانان تیغ زن یہ حال ظاہر ہی ہر ایک اس رمز سے ماہر ہی کہ دنیا بے ثبات ہی برا سے
چندے حیات ہی ہمیشہ کوئی اس دنیا سے ناپائدار مین رہا نہین بجز ذات پروردگار کسی کو بقا نہین اگر ہزار برس تک
کوئی جیا ایک روز ذائقہ موت کا چکھے گا اسکے طلبگار نامرد ہین مرد اس سے گریزان ہین بڑے بڑے لوگ اسکی مذمت
مین کر گئے ہین کہ دنیا مقام آرام نہین جاے دوام نہین جب دنیا کی یہ حالت ہی اور زیست کی یہ کیفیت تو اس عمر
دو روزہ کے لیے سب اسباب دنیوی بیکار مگر نام آوری درکار ہی جو نام کریگا تا قیامت مرکے زندہ رہیگا محفل مین
بہادرون کی جب ذکر آئیگا جری کہا جائیگا بہادر فاتحہ خیر سے یاد کرینگے بعد مردن بھی عزت ہوگی روح کو راحت
ہوگی اگر کسی نے بدنامی کا بار سر پر لیا تا قیامت ذلیل و خوار رہا جہان ذکر آئیگا بودا کہا جائیگا بہادر نفرت
کرینگے کم ہمتی پر لعنت کرینگے تا بہ قیامت ذلیل و خوار رہیگا بہادر کا ذکر تا قیامت یادگار رہے گا نقیبون نے

جو دنیا کی مذمت سے بیزار ہین ایسی ایسی باتین کہین لشکرون مین خروش ہوا اسپ کو حرارت کا جوش ہوا بہادر جھومنے
لگے لشکر حریف پر کڑی نگاہین ڈالنے لگے کسی نے تلوار میان سے نکالی اچھی طرح دیکھی بھالی کسی نے کمان
سنبھالی کوئی نیزے کو تکان دینے لگا کوئی گھوڑے کی باگ لینے لگا بہادرون کی عجیب حالت ہوئی سب نے چاہا
گھوڑون کو بڑھا دین فوج حریف پر جا پڑین کسی نے دو چار قدم پیچھے سے رہوار کو بڑھایا امیر ثانی نے طیش کے
دیکھا اُس جری نے پھر گھوڑے کو روک لیا قاعدے سے کھڑا ہو گیا لشکر زمرد شاہی بیباک اسی بیجا ہی تھی آپہین
سب کہتے تھے کہ زمرد دیوانہ ہوا ہی صاحبقران سے مقابلہ کرتا ہی کتنی بار انھین سے شکست کھائی بھاگا اب بھی
انھین سے مقابلہ کیا ہی اسکی قضا دامنگیر ہی آج یہ ضرور امیر کے ہاتھ سے مارا جائیگا بجز حسرت و افسوس کچھ اسکے
ہاتھ نہ آئیگا بعضے کہتے تھے زمرد وہ وقت ہی کاہے کو آنے دیگا جب ذرا سا دباؤ پڑیگا بھاگ کھڑا ہوگا فوج
والے تو یہ باتین کر رہے تھے یہان بختگان نے زمرد سے کہا ای خداوند ابھی تک کوئی براے مدد نہین آیا
بڑے تعجب کی بات ہی اب تو لشکر بھی میدان مین آچکا بڑی غلطی ہوئی جب آنے والا آچکتا تب طبل جنگی بجتا
اب اگر وہ نہ آئیگا تو کیا کیفیت ہوگی بُری حالت ہوگی مین جانتا ہون افلاک بھی شوکت اہل اسلام اور عیارون
کی عیاریان دیکھ کے خائف ہوگیا اور اس حیلے سے ہم لوگون کو مقابلے مین اہل اسلام کے بھیج دیا آپ الگ ہو رہا
یہ تو اسنے بہت برا مکر کیا اگر کوئی مدد کو نہ آئیگا تو ہم لوگون کی تباہی ہو جائیگی بختگان زمرد سے یہ باتین کر رہا تھا کہ
ہواے گرد اڑی زمرد نے کہا کہ بختگان دیکھ کوئی مدد کو آتا ہی سب لوگ اُس طرف دیکھنے لگے جب دامن گرد
شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ ایک نقابدار سرخ پوش نیزہ ہاتھ مین لیے چلا آتا ہی آتے آتے لشکر زمرد مین پہنچا اور
زمرد کو سلام کیا اور کہا اب مجکو اجازت میدان مرحمت ہو زمرد نے کہا ای نقابدار جاو خداوند افلاک تم کو مظفر
و منصور کرین نقابدار اجازت لے کر میدان مین آیا اور نعرہ کیا کہ ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی
ہو میرے سامنے آئے اسکی نعرہ کی صدا سنکے جمہور جانسوز نے اپنا مرکب پرے سے نکالا اور خدمت امیر مین
آکے عرض کی ای شہریار اجازت میدان دیجیے امیر نے جمہور کو رخصت دی جمہور گھوڑا اڑا کے مقابلے مین
نقابدار کے آئے نقابدار جنگاور زن ہوا جمہور سے نیزہ چلنے لگا بڑی دیر تک نیزہ چلا ایک مقام پر نقابدار
نے نیزہ جمہور کا گانٹھا جمہور نے چاہا مین نیزہ نکالون گھوڑے کو بائین جانب اشارہ کیا ہاتھ کو تکان دی جیسے
ہی جھٹکا دیا دیکھا میرے ہاتھ مین ایک مار سیاہ ہی جمہور نے چاہا کہ اس مار سیاہ کو زمین پر ٹپک دون مگر اُس
مار سیاہ نے اتنی مہلت نہ دی کمر سے جمہور کی لپٹ گیا اور زور کیا کہ جمہور گھوڑے سے کچھ بلند ہوئے جمہور نے
دونون ہاتھون سے یال مرکب کو مضبوط پکڑ کے لنگر قائم کیا مگر وہ لنگر کب سماعت کرتا ہی جمہور کو اُٹھا کر
آسمان کی طرف لے چلا خواجہ نے کہا لشکر زمرد مین ساحر بھی ہین جب قوت سے کچھ زور نہ چلا تو یہ ترکیب کی
امیر ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت حیران ہوئے عمرو ثانی رکاب پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے اُنسے فرمایا
ای خواجہ یہ کیا ہوا جمہور طرف آسمان کے کیونکر چلے گئے خواجہ نے عرض کی ای آقاے نامدار آپ نے
ملاحظہ نہین فرمایا جمہور کے ہاتھ مین نیزہ مار سیاہ بنگیا وہی اُنکی کمر مین لپٹ کرکے اُڑا امیر نے
بہت افسوس فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر خواجہ یہ ملعون اسی طرح لڑیگا تو کاہیکو کوئی اس سے سر بر
ہوگا سب کو یونہین گرفتار کرکے لیجائیگا سواے افسوس کچھ ہمارے ہاتھ نہ آئیگا امیر تو
خواجہ سے فرما رہے تھے مگر زمرد بے ایمان بختگان سے کہتا تھا کیون بختگان اب لشکر اسلام کہان

نچ کے جائیگا تمنے اس نقابدار کے سحر کو دیکھا جھو ر کی کمر مین سانپ لپٹ گیا اور سے اژدہا اصل تو یون ہی کہ
افلاک نے اب ہمارے حال پر توجہ کی جو ایسے مددگار کامل کو ہماری مدد کے واسطے بھیجا زمرد و بختگان
سے تو یہ باتین ہو رہی تھین نقابدار نے پھر نعرہ کیا کہ ای فرقہ خداپرستان کیا اب تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو
میرے مقابلہ مین آئے سپہ گری کے فن دکھلائے یہ صدا جو لشکر اسلام مین پہونچی ابراہیم بن مالک نے
اپنا گھوڑا صف سے نکالا خدمت مین امیر کی آکر عرض کی ای شہریار رخصت مرحمت ہو مین جاکر اس سے مقابلہ
کرونگا امیر نے فرمایا ای ابراہیم تم جانتے ہو کہ یہ جوان از روے فنون سپہ گری مقابلہ کرتا ہی یہ خیال تمہارا
غلط ہی یہ نقابدار ساحر ہی تمنے جھور کا افسون کی کیفیت دیکھی کس حسرت و یاس سے گرفتار ہوگئے جب یہ کیفیت
ہی تو مین تمکو اجازت ندونگا جہان تک ممکن ہوگا خود مقابلہ کرونگا ابراہیم نے عرض کی ای آقاے نامدار جبتک
غلامان جانباز کے تن مین جان ہی وہ کیونکر گوارا کرینگے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے امیر ثانی مجبور ہوے
کہا ای ابراہیم جاؤ حوالے خدا کے کیا پروردگار تمکو مظفر و منصور کرے ابراہیم اجازت لے کر میدان مین
آئے نقابدار کو دیکھا کہ کلمات لاف و گزاف بکو رہا ہی کہ فوج اسلام کو تباہ کردونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا میرے
مقابلہ کی کسکو تاب ہی اہل اسلام نے بہت سر اٹھایا مجھ نہ کر سکے ایک سردار ابھی میرے سامنے سے فرار ہوگیا ہی
ابراہیم نے یہ باتین سنین للکار کر آواز دی او نقابدار کیا بیہودہ بکتا ہی تیری کیا مجال ہی جو لشکر اسلام کے
ایک ولی سے جاکر مقابلہ کر سکے وہان کا ایک غلام تیری مشکین باندھ لینے کو کافی ہی دیکھ کیا تجکو زیر کریگا بس کوئی کلمہ یاوہ گوئی
کا زبان سے نکالنا لاحاصل ہی۔ رکھتا ہو نقابدار نے خود ہی نیزہ ابراہیم پر مارا ابراہیم نے خالی دیکر مرکب کو پھیر لیا اسنے
نیزہ گاڑ لیا اسنے نیزے کو تکان دی ابراہیم کے ہاتھ مین نیزہ مار سیاہ بنگیا انھون نے بھی چاہا کہ مین نیزے کو
زمین پر پھینک دون مگر اس مار سیاہ نے اتنی مہلت نہ دی کمر مین ابراہیم کی لپٹ کے اژدہا گھوڑا ابراہیم کا
کوتل ہوگیا امیر نے یہ کیفیت دیکھی بہت متردد ہوے خواجہ عمرو سے ارشاد فرمایا کہ خواجہ اگر اس نقابدار سے یون
مقابلہ رہیگا تو بھی کوئی اس سے سر بر نہوگا گمان از روے سحر لڑتا گمان از روے بازو سے پیکار کرتا امیر تو خواجہ سے
یہ باتین کر رہے تھے کہ نقابدار نے اپنے گھوڑے کو اور گھوڑا آگے بڑھا کے نعرہ کیا کہ منم نقابدار قدرت ای اہل اسلام
بس اب تم مین سے کوئی براے مقابلہ نہ آئیگا سب نے ہمت ہاردی خیر اب آج تو مین جاتا ہون کل پھر اگر تم سب
مقابلہ کرونگا سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا کسکی مجال ہی جو میرے مقابلے مین آسکے سر میدان مجھ سے آنکھ ملا سکے
نقابدار بیہودہ گوئی کرتا ہوا زمرد کے قریب آیا زمرد کو سلام کیا اور کہا کہ اب مین اپنے خیمے مین جاتا ہون
زمرد ثانی نے نقابدار کی بہت تعریف کی اور کہا ای نقابدار اب تم کب آؤ گے نقابدار نے کہا کہ مین کل پھر
حاضر ہونگا آپ خاطر جمع رکھیے کل سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا یہان ایک کو نہ چھوڑونگا نقابدار تو یہ کہکے
طرف اپنے خیمے کے چلا گیا ادھر دونون لشکر اپنی اپنی طرف پلٹے زمرد ثانی جو اپنی بارگاہ مین آیا بختگان سے
کہا کہ آج نقابدار نے کیا کار نمایان کیا ہی مین یقین کرتا ہون کہ اگر نقابدار کل بھی آئیگا تو ضرور لشکر اسلام
کو قید کرکے لیجائیگا بختگان کہتا ہی اب بچنا لشکر اسلام کا دشوار ہی واقعی افلاک نے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ
جو کچھ امیر ناز و تفاخر کرین وہ بجا ہی زمرد نے حکم دیا کہ ساقیان سیمین عذار اور ماہرویان پری رخسار حاضر بارگاہ
ہون آج ماہ دولت شب بھر مصروف عیش رہینگے صبح کو پھر مقابلہ مسلمانان مین جا کے اپنی قدرت کا تماشا
دکھائینگے اب مسلمان میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین سب کو گرفتار کرلونگا سرتابی کی سزا دونگا

بختگان سے کہا کہ بہت باتین نہ بتایئے کسی کو زیادہ قدرت نہ جتایئے اگر بہت جی خوش ہوا ہی تو تھوڑی دیر شغل مے کشی ہو لیان حور لقاے گرمجوشی ہو رقص و سرود کا سامان ہو دم بھر دل شادان ہو تھوڑی دیر یہ صحبت رہے صبح کو جب میدان مین مقابلہ ہوگا سب حال کھل جائیگا ابھی سے پیشین گوئی کی کیا ضرورت ہی زمرد نے بختگان کے کہنے پر عمل کیا خوش ہو رہا ساقیان پری پیکر و مہ جبینان حور منظر حسب الحکم محفل مین آئین دور شراب چلنے لگا ارمان نکلنے لگا نازنینان حور خصال غزلین گانے لگین دل کو لبھانے لگین ایک پری پیکر حور منظر نے یہ غزل گائی غزل

آخر بشکر رہون ہر وقت تیغ ستم دوست
ہم تو بے قرار ہوں لعل پر ہوا قابو سے دوست
سر پر جو کھڑا ہی مجھ کو میں عاجز کیا ملوں
ای خوشا وہ سینہ جو کہ ہی زانو سے دوست
آتی ہی آواز عاشق کی کنار قبر سے
تو بھی دیوانہ ہو ناصح دیکھ لے گر روے دوست
سیر جنت خوب جب رضوان مجھے دکھلا چکا
جب ہلال آیا نظر سمجھا کہ ہی ابروے دوست
ماہ ہوے میری عادت کا بدلنا ہی محال
جا بجا دل سینے مین ہی در بغل گیسوے دوست
حسرت دیدار مین کیا کیا نہ تڑپی عندلیب
سو گئے پھر دہن گل رہی ہی بوے دوست
دل لگی ہو چلی اب کیا غرض الطاف سے
صید کیا صیاد افگن ہو گئے ہو سے دوست
خاکساروں کو شب آرزو درکار ہی
بیدہ پہلو ہی کہ جو ہوتا تھا ہم پہلوے دوست
فتنہ ہاے چشم سحر آلود کی ہین شہر مین
چلتے چلتے دیکھو ہین پھر اک نظام روے دوست
سخت جانی کا برا ہو دل ہی شرمندہ نسیم
وہ مجھے دیکھا کرے دیکھا کرون مین جے دوست
بے تکلف بانفس رہزن کا ہوتا ہی یقین
ہو گئے ہین بازون آکر بار گیسوے دوست
عاشقون کی آرزو وعدہ فنا بھی ہی یہی
آج خیال دوست کے پہلوے ہی پہلوے دوست
دل تڑپتا ہی طبیعت مین ہی کیا کیا کچھ خیال
بے تامل منہ سے نکلا ہے ساطعی کوے دوست
عرش سے بہتر روشنی یاقوت و گوہر مین نہین
جاندار کوئی ہو مگر مین سمجھتا ہون روے دوست
مجھ سے کچھ ہر شخص کو اُس سے تعلق ہی ضرور
یا تخلص ثانی صاحب رحیم ہی سے دوست
قسمت اپنی ہی امین کیا کسی کا اعتبار
ہو ذرہ مین تکیہ بجائے تکمہ ہی پہلوے دوست
کاٹ لین گر آپ سر اپنا توقف کیا ضرور
عرش سے بہتر سمجھتا ہون زمین کوے دوست
سچ تو یہ ہی مرگ عاشق کے تصدق جایئے
کس طرف کس جا نشین افسانہ جادوے دوست
زینت جلوہ دیر رکھتا ہو لباس دوستی
پھر گیا خنجر کا منہ شل ہو گئے بازوے دوست
ناصحا بے راہ اپنی جا سے آتین اچھے دوست
جب نظر پڑتی ہی جبھی جانب گیسوے دوست
جان نثار کیے غیرت عاشق بوجھا چاہیے
ہو بے خلعت کے بٹے دو گز زمین کوے دوست
مجھکو سمجھاتا ہی کیا پھر مجھکو سمجھا ناصح سے
دیکھیے کس دن یہ سر ہو ہمین پہلوے دوست
بدر کو دیکھا تو بھی عارض تابان یار ہے
نور تن کیا یہ نگین ہی قابل زانوے دوست
عشق میں شخصی ہو کر تیر مین بھی کرتا ہی اثر
کوئی مجبور و سے جاتا ہی کوئی مجبور روے دوست
ہر زمان معشوق بھی عاشق کہین ہی عندلیب
ہم ہین ہم پہلوے بجز بلبل ہی ہم پہلوے دوست
ہر طرف تیر نگاہ ناز کرتے ہین شکار
ہو بعید از شرط الفت رنجش بازوے دوست
چاہیے قاتل زمان چالاک تن اپنا لحاظ
چشم مصروف نظارہ سر بزانوے دوست
ہان خدارا ای اجل اتنا توقف چاہیے
پیرہن ہی خاکسارونکا غبار کوے دوست

نازنین نے جو یہ غزل گائی اہل محفل کی عجیب حالت ہوئی سب تعریفین کرنے لگے سرد آہین بھرنے لگے کسی نے کہا بھائی صاحب کیا اچھی غزل گائی ہی جی خوش کر دیا زمرد بھی تعریفین کر رہا ہی دور شراب پی در پی چل رہا ہی یہان تو یہ کیفیت تھی مگر امیر ثانی جو اپنے لشکر کی طرف پلٹ کے آئے داخل بارگاہ ہوے خواجہ عمر و ثانی حاضر خدمت ہوے امیر نے کہا خواجہ تمنے آج کا معرکہ دیکھا کچھ سمجھ مین نہین آتا آخر اس نقابدار سے کیونکر مقابلہ ہوا اسکو کون زیر کرے یہ تو اسی طرح مقابلہ کرکے روز دو تین سردارون کو گرفتار کرلیجایا کریگا خواجہ نے عرض کی کہ حضور مین اس امر کی تحقیق کرتا ہون کہ یہ نقابدار کون ہی اور اسکا مقام سکونت کہان ہی امیر ثانی اور خواجہ تو یہ باتین کر رہے تھے کہ ہرکارے حاضر خدمت ہوے بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ حضور زمرد کے یہان طبل جنگی بج رہا ہی امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی

بعنایت الٰہی نقارۂ رزمی پر چوب پڑے یہاں بھی طبل جنگی بجنے لگا سردار مصروف طیاری جنگ ہوئے آپس میں گفتگو ہونے
لگی ایک دوسرے سے کہتا تھا کہ یہ نقابدار کون ہے از روئے سحر سردارون کو گرفتار کرکے لیگیا صبح کو پھر یقین ہے یہی
میدان کارزار میں آئیگا سب کو گرفتار کرکے لیجائیگا بعض کہتے ہیں کہ خدا کچھ سامان پیدا کردیگا غیب سے مدد
ہوگی سب بلا رد ہوگی کفار پچھتاینگے اپنے کیے کی سزا پائینگے یہان رات بھر یہی باتیں ہیں جب عابد شب زندہ دار
ماہ نے سر سجدۂ غروب میں جھکایا اور آفتاب عالمتاب نے اپنی روشنی سے دنیا کو پر نور کیا
دونون لشکر میدان کارزار میں آئے نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کرکا کر ہٹے گرد دیکھا سب نے
ہوا سے گرد اڑی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو وہی نقابدار ظاہر ہوا قریب لشکر آکر زمرد شاہی کو سلام
کیا اور اجازت میدان سے کر گھوڑا چمکا کے میدان میں آیا نعرہ کیا اے فرقۂ خدا پرستان میں وہی
نقابدار قدرت ہون جو کل تم سب کے حوصلے پست کرگیا تھا آج پھر اسی ارادے سے آیا ہون سب کو
ذرا چکھا دونگا اپنی جرأت دکھا دونگا ہاں تم میں سے کوئی ایسا ہے جو میرے مقابلہ میں آئے نقابدار نے
جو یہ کلمات لاف و گزاف کے تو بدیع الزمان نے گھوڑا بڑھایا سامنے امیر کے آئے اور کہا کہ اب
میں آج اس نقابدار سے مقابلہ کرونگا امیر نے فرمایا کہ آپ کا جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ سحر کے سامنے
زور بیکار ہے اگر کوئی پہلوان نامی ہوتا تو آپ اُس سے مقابلہ کرتے بدیع الزمان نے کہا کہ جو آپ سچ فرماتے
ہیں سحر سے اور قوت سے مقابلہ نہیں ہو سکتا لیکن آپ سُن رہے ہیں کہ یہ ملعون کیا کیا کلمات طعن و تشنیع
کہہ رہا ہے گو اب مجکو وہ جوش باقی نہیں ہے ہوس جنگ جاتی رہی یہ سب دلولے ملک قاسم کے دم تک تھے
اُنکی وجہ سے کچھ عجب لطف ملتا تھا اُنکا مرنا تو قیامت ہی ہوگیا سارا ولولہ جاتا رہا اب جی نہیں چاہتا
کسکو دکھاؤں جب دیکھنے والا نہ رہا واقعی عجب بہادر تھا اصل یون ہے کہ اپنا مثل جرأت و قوت و لیاقت و شوکت
میں نہ رکھتا تھا مگر قضا نے نہ چھوڑا اُنکے مرنے سے تو ہماری عجب کیفیت ہو گئی شوق جنگ تو بالکل نہیں
رہا آپ نے بارہا ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ میں اب امور جنگ میں بہت کم دخل دیتا ہون لیکن اسوقت اسکے
کہنے سے دلپر چوٹ لگی ہے جی جل آیا کہ زبان اسکی کھینچ کر پھینکدون بدیع الزمان نے جو قاسم کا ذکر کیا تو
امیر ثانی کو بھی صدمہ ہوا بدیع الزمان کی طرف سے جب یہ یقین ہوا کہ یہ اب سمجھانے سے نہ رکیں گے
مجبور ہوکے فرمایا آپ کو اختیار ہے خدا کے حوالے کیا تشریف لیجائیے بدیع الزمان میدان میں آئے
نقابدار کے سامنے آکر نعرہ کیا کہ او بیہودہ یاوہ گو مکار غدار کیا بیہودہ بکتا ہے کل سحر کرکے دو سردارون
کو کیا گرفتار کرلیا کہ پھولون نہیں سماتا ہے بس اب کوئی کلام بیہودہ منھ سے نہ نکالنا یہ میدان کارزار ہے یاوہ گوئی کی جگہ
نہیں لا جو ہنر رکھتا ہے نقابدار نے کہا آپ پہلے وار کیجیے بدیع الزمان نے فرمایا کہ ہمارا یہ دستور نہیں ہے جب تیری ضرب
سے ہمکو خدا بچائیگا تب ہم بھی وار کرینگے تو پہلے وار کر نقابدار نے وہی نیزہ بدیع الزمان کو مارا بدیع الزمان
نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا چاہتے ہیں کہ بیچ سے کاٹ ڈالیں کہ نیزہ اسکا ہوائی کردون کہ
نقابدار نے کہا او جوان سنبھل کے وار کر تا دیکھ تیرے ہاتھ میں کیا ہے اب جو بدیع الزمان نے ہاتھ کی
طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ سانپ میرے ہاتھ میں ہے انھون نے چاہا کہ میں اسکو زمین پر پھینک کر تیغ آبدار
میان سے لون مگر وہ سانپ کمر میں بدیع الزمان کی لپٹ گیا اور طرف آسمان کے لے اڑا اب تو زمرد
نے بخشگان سے کہا اے بخشگان مجھے یقین ہوا کہ واقعی افلاک صاحب قدرت ہے اور خداوند ہے دیکھا تم نے

اب کون شخص ان کے نامی و نامدار ہو جب انکی یہ کیفیت ہو گئی تو اب مجھے امید فتح قوی ہی بختگان نے کہا آپ
خاطر جمع رکھیے اسی طرح سب سردار گرفتار ہو جاینگے امیر ثانی سب کا داغ اُٹھاینگے وہان زمرد اور
بختگان مین تو یہ باتین ہو رہی تھین یہان نقابدار نے پھر وہی یاوہ گوئی شروع کی شاہزادہ نورالدہر نے
جو یہ کیفیت دیکھی کہ سانپ کمر مین لپیٹ کے والد نامدار کو اُٹھا لیگیا اور نقابدار یاوہ گوئی کر رہا ہی انکو تاب
نہ آئی گھوڑا جھپکا کے روبروے صاحبقران زمان کے آئے عرض کی کہ اب اس غلام کو بھی اجازت میدان مرحمت
امیر نے فرمایا اے جگر بند ابھی تمنے کیفیت دیکھی سحر کے مقابلہ مین قوت کوئی چیز نہین ہی مجھسے تو یہ ہرگز نہ ہوگا کہ دیدہ و دانستہ
تمکو اُسکے مقابلہ مین بھیج کے گرفتار بلا کرا دون نورالدہر نے عرض کی سماعت فرمایے کہ وہ مردود کیا کیا بیہودہ بک رہا ہی
آخر اسکا کیا علاج ہو امیر نے فرمایا کہ مین اپنا جانا گوارا کرتا ہون لیکن آپ صاحبون کو اجازت دینا گوارا نہین ہی
نورالدہر نے عرض کی کہ ہم اسکو کب گوارا کرینگے کہ ہماری موجودگی مین آپ اس مکار کے مقابلہ مین تشریف
لیجائین ہان ہمارے بعد حضور کو اختیار ہی امیر ثانی نے جب انکو بھی کسی طرح رُکتے نہ پایا تو مجبور ہو کے فرمایا کہ اچھا
اے نور نظر جاؤ خدا کے حوالے کیا حافظ حقیقی تمکو اسکے مکر سے بچائے بفتح و فیروزی پھر ملائے نورالدہر اجازت لیکے
میدان مین آئے نقابدار کو للکار کے کہا کہ او اجل رسیدہ کیون زیادہ یاوہ گوئی کرتا ہی لا جو حربہ رکھتا ہو نقابدار
غدار نے وہی نیزہ شاہزادہ نورالدہر پر بھی مارا نورالدہر نے نیزے کو نقابدار بدکردار کی بغل مین داب کے چاہا
کہ زین سے جھٹکا دون اور نیزہ اسکے ہاتھ سے چھین لون نقابدار نے کچھ اسم پڑھ کے انکی طرف پھونکا گھوڑا انکا چراغ پا
ہوا نورالدہر نے چاہا کہ مین گھوڑے کو سنبھالون نقابدار نے نیزے کو زور سے جھٹکا دیا نورالدہر کا گھوڑا تو چراغ پا
ہو ہی رہا تھا یہ تو اسکے سنبھالنے مین مشغول تھے جھٹکا جو پڑا گھوڑے پر بُری تھی شاہزادہ پشت زین سے بر روے
زمین گرے نقابدار بدکردار نے نیزہ اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا وہ نیزہ بھی ایک افعی ہوگیا اور شاہزادے کی کمر مین لپیٹ کے لے
اڑا اب تو لشکر اسلام سے ایک صداے فریاد بلند ہوئی نقابدار نے اپنا مرکب میدان سے موڑا اور سامنے زمرد
کے آیا زمرد نے کہا اے نقابدار کیا تعریف کیجائے تمنے تو وہ سحر کیا کہ اگر سامری و جمشید ہوتے تو تمھارا حلقۂ غلامی
اپنے کان مین ڈالتے واقعی تم بندۂ خاص قدرت ہو صاحب جرأت ہو اب کیا ارادہ ہی نقابدار نے کہا اب
مین طرف اپنے خیمے کے جاتا ہون کل پھر بوقت جنگ آؤنگا اسی طرح دو سردار کل بھی گرفتار کر لیجاؤنگا زمرد
نے کہا اگر خدمت مین خداوند کی جانا تو ہماری طرف سے سجدہ کر کے کہدینا کہ مین آپ کی قدرت کا قائل ہون
مجھپر اسی طور سے ہمیشہ نظر عنایت رکھیے گا نقابدار بہت بہتر کہکر طرف اپنے خیمے کے روانہ ہوا یہان امیر ثانی
بھی مغموم و مضمحل طرف اپنی بارگاہ کے چلے جب داخل بارگاہ ہوئے تو مشیرون سے فرمایا کہ اب کیا مناسب ہی یہ تو
اسی طرح روز آئیگا دو سردارونکو گرفتار کرکے لیجائیگا سحر کے سامنے جرأت و شوکت توانائی و قوت کچھ کام نہین دیگی
سب گرفتار دام بلا ہونگے خواجہ عمرو قلی نے عرض کی کہ آقاے نامدار میرے نزدیک ایک امر بہتر ہی کہ آپ زمرد
سے آٹھ روز کی مہلت طلب فرمائین پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا امیر نے ارشاد کیا کہ خواجہ اگر اُسنے مہلت نہ دی
تو مفت کی ذلت ہوئی خواجہ نے عرض کی کہ جب حضور نے اُسکو صدہا بار مہلت دی ہی تو وہ کیون نہ دیگا
امیر نے کہا تمھین اسکا اختیار ہی مین نامہ تو زمرد کو نہ لکھونگا ہان زبانی کہلا بھیجونگا ایسا نہ ہو کہ مین
نامہ لکھون اور وہ ملعون نامے سے بے ادبی کرے نامہ وار نہ دیکھ سکے تو مفت مین وہ بھی بیچارہ آفت مین
مبتلا ہوا اور مین اُسکو نامہ لکھنا بُرا سمجھتا ہون خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہی زبانی پیام بھیجیے خواجہ تو یہ کہکر

بارگاہ سے باہر آئے امیر ثانی نے ایک ہرکارے کی زبانی زمرد کے پاس کہلا بھیجا کہ اے زمرد ہمارا دم گھبراتا ہے ہم برائے
سیر و شکار جائینگے وہاں سے آٹھ روز کے بعد واپس آئینگے ہمارے آنے تک جنگ موقوف رکھو جب ہم واپس
آئینگے تو تم سے مقابلہ کرینگے پیامبر یہ سنکر وہاں سے روانہ ہوا بارگاہ زمرد پر آیا اپنی اطلاع کرائی زمرد نے اندر
بلایا پیامبر نے پیام دیا زمرد ثانی نے بختگان سے متوجہ ہو کے کہا اے بختگان دیکھا اب یہ پیام آنے لگے
صاحبقران مہلت طلب فرمانے لگے اب تمہاری کیا راے ہے مہلت دوں یا لڑائی موقوف کروں بختگان
نے کہا آپ کے نزدیک کیا مناسب ہے زمرد نے کہا میں تو مہلت دینا نہیں چاہتا ہوں بختگان نے کہا کہ میرے
نزدیک بھی یہی بہتر ہے بختگان نے جو یہ کلمہ منھ سے نکالا ایک خدمتگار اسکی پشت پر کھڑا تھا اُسنے اسکی پیٹھ پر
ہاتھ رکھا بختگان نے پلٹ کے دیکھا خدمتگار نے کہا او ملعون کیوں تیری شامتیں آئی ہیں ابھی مار ڈالونگا
زندہ نہ چھوڑونگا بختگان نے خیال کر کے جو دیکھا تو انداز سے معلوم ہوا کہ خواجہ عمرو ثانی ہیں کانپ گیا اشارے
سے کہا معاف فرمائیے گا مجھ سے واقعی خطا ہوئی خدمتگار نقلی تو خوش ہو رہا بختگان نے زمرد سے کہا کہ
آپ کو انھوں نے بارہا مہلت دی ہے بہتر ہے کہ آپ بھی مہلت دیجیے اور مہلت بھی بہت نہیں طلب کرتے
ہیں صرف آٹھ روز کے واسطے کہیں برائے شکار جائینگے آپ کا کیا نقصان ہے زمرد نے کہا اے بختگان
اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو بہتر ورنہ میں تو ہرگز مہلت نہ دیتا بختگان نے کہا حضور یہ امر خلاف ہے آپ اجازت
دیں بختگان کے کہنے سے زمرد ثانی نے آٹھ دن کی مہلت دی پیامبر سے کہا کہ ہمنے آٹھ دن کی مہلت
قبول کی امیر برائے شکار جائیں پیامبر تو وہاں سے رخصت ہوا بختگان نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب آپ
ایک عرضی خدمت میں خداوند افلاک کی روانہ فرمائیے مضمون اسکا یہ ہو کہ حمزہ نے ہمسے ایک پیامبر
کی زبانی کہلا بھیجا تھا کہ ہمکو آٹھ دن کی مہلت دو یا تو ہم بعد آٹھ روز کے تم سے جنگ کرینگے یا خداوند افلاک
کو چلکر سجدہ کرینگے ہمنے یہ پیام اُس کا سنکر حمزہ ثانی کو آٹھ دن کی مہلت دی ہے زمرد ثانی نے یہی عرضی میر منشی سے
لکھوا کر پاس افلاک جادو کے روانہ کی یہاں پیامبر جو پلٹ کے آیا امیر کی خدمت میں دعاے دولت کے
عرض کی کہ حضور اُس بےحیا نے مہلت دی ہے امیر نے خواجہ عمرو کو طلب فرمایا خواجہ حاضر ہوئے تھا امیر نے فرمایا
کہ خواجہ مہلت تو ملگئی اب کیا کرنا چاہیے عمرو ثانی نے عرض کی کہ حضور اب خواجہ زادوں کو بلائیے انسے کیفیت
دریافت فرمائیے کہ اب کیا کرنا لازم ہے امیر نے خواجہ زادوں کو طلب کیا خواجہ زادے آئے امیر نے چوکی
صندل کی بچھوائی خواجہ زادوں سے کل کیفیت بیان فرمائی خواجہ زادوں نے از روے رمل امیر ثانی سے
کہا کہ آپ تردد نہ فرمائیے بحیلہ شکار جانب مغرب تشریف لیجائیے وہاں پروردگار کوئی صورت مدد پیدا کردیگا یہ
ساری شعبدہ بازی علامہ بن دمامہ کی ہے جب تک وہ قتل نہ ہوگی یہ لڑائی یونہیں رہیگی امیر نے
خواجہ زادوں کو خلعت مرحمت فرمایا اور رخصت کیا خواجہ زادے تو رخصت ہو کر اپنے خیموں میں آئے
امیر نے اسی وقت حکم دیا کہ سامان شکار درست ہو ہم برائے شکار جائینگے حسب الحکم سب سامان شکار
درست ہوا امیر ثانی نے عمرو ثانی اور کرب غازی اور اندلس عیار کرب کو ساتھ لیکر جانب مغرب
حسب الاجازت خواجہ زادگان کوچ کیا شکار کھیلتے ہوئے چلے جب ایک منزل کو طے کیا تو امیر ثانی
نے فرمایا کہ اب یہاں تھوڑی دیر استراحت کرینگے بعدہ پھر چلینگے امیر تو وہاں استراحت پذیر ہوئے
مگر کرب غازی حسب دستور اندلس بن عمرو کو ہمراہ لے کر راستہ دیکھتے ہوئے چلے تھوڑی دور

سے بعد کرب نے دیکھا کہ ایک چار دیواری عالیشان نظر آتی ہی کرب نے اندلس بن عمرو سے کہا کہ
یہ چار دیواری کیسی ہی اس جنگل میں کسی نے مکان بنایا ہی اندلس نے عرض کی کہ حضور قریب تشریف
لے چلیے کیفیت معلوم ہو جائیگی کرب آگے بڑھے دیکھا ایک ٹیکرے پر ایک فقیر بیٹھا ہی کرب اُس
فقیر کے پاس آئے اور کہا کیوں شاہ صاحب یہ مکان کسکا ہی کون اسمیں رہتا ہی کرب تو اس سے دریافت
کر رہے تھے انکے کان میں آواز گانے کی آئی کرب بیقرار ہو گئے فقیر سے کہا شاہ صاحب یہاں گانا بھی
ہوتا ہی فقیر نے کہا حضور یہ مکان وقف ہی یہاں براتیں آ کر اترتی ہیں کوئی برات اُتری ہی آپ بھی اندر تشریف
لیجائیے ملاحظہ فرمائیے کسی کی ممانعت نہیں ہی کرب نے جو درویش سے یہ کیفیت سُنی اندلس بن عمرو سے فرمایا
کہ تم یہیں ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں ذرا اس مکان کو اندر سے دیکھ آؤں اندلس تو وہیں ٹھہرا کرب مکان کے
اندر آئے دیکھا مکان کاہی کو قصر بہشت ہی جو چیز ہی نایاب ہی انتخاب ہی ایک باغ بہشت آئین بنا ہی عندلیبان
خوش نوا ہر طرف نغمہ سرائی کر رہے ہیں آمد بہار کا دم بھر رہے ہیں درخت میوہ دار قدرت پروردگار کا تماشا دکھا
رہے ہیں دل لبھا رہے ہیں غنچے مسکراتے ہیں چٹکتے ہیں عندلیبوں کو چٹکیوں میں اڑا رہے ہیں ایک سمت
نرگس شہلا بصد ناز و ادا مصروف نظارہ بازی ہی ایک سمت سوسن کی زبان درازی ہی سبزہ نو دمیدہ لہک
رہا ہی ایک ایک پھول مہک رہا ہی عروس بہار کا جوبن غضب ڈھاتا ہی ہر سمت سوائے تختہ ہائے گل کچھ نظر نہیں
آتا ہی ہوائے عنبر بیز عطر بیز چل رہی ہی آرزوے بلبل شیدا نکل رہی ہی فاختہ کی کو کو قمری کی حق سرہ
سے کیفیت تازہ و لطافت بے اندازہ حاصل ہوتی ہی قلب کو سرور ہوتا ہی وحشت زائل ہوتی ہی ایک
نہر آب مصفا جاری ہی اُسپر بھی عجب کیفیت طاری ہی پانی موتی سے زیادہ آبدار ہی تہ کی ہر چیز نظر آتی
ہی اسقدر شفاف ہی عکس گلزار جو نہر میں پڑتا ہی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اُدھر بھی باغ لگا ہی نہر گویا
شاہد گلزار کا آئینہ دار ہی قدرت پروردگار ہی فوارے مثل آہ عاشقان تا بہ فلک جاتے ہیں فرشتگان
ملاء اعلیٰ پر چھینٹیں پڑتی ہیں اپنے مقام سے سرک جاتے ہیں کرب غازی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے چلے جاتے
ہیں دل میں کہتے ہیں عجیب باغ پر بہار ہی یہ کیفیت آج تک نگاہ سے نہیں گزری بڑا عالی ہمت والا
مرتبت ہی جس نے اس باغ کو وقف عام کیا ہی کرب یہ کیفیت دیکھتے جاتے ہیں سامنے ایک بارہ دری
رشک پری نظر پڑی کرب غازی بارہ دری کی لطافت و خوبی عمارت کو دیکھنے لگے جس چیز پر انکی
نگاہ پڑتی ہی پھر وہاں سے نظر نہیں ہٹتی کرب غازی تو محو نظارہ تھے ہر ایک چیز کو بحیرت دیکھ
رہے تھے کہ ایک شخص نے کرب غازی کے سامنے آ کر سلام کیا اور عرض کی کہ اے شہریار آپ
یہاں کیونکر تشریف لائے اسقدر زحمت کیوں گوارا فرمائی کرب نے کل کیفیت اپنے
آنے کی بیان کی اُس شخص نے کہا کہ حضور اندر تشریف لے چلیں جلسے کو رونق بخشیں
کرب غازی اسکے ساتھ چلے وہ بارہ دری کے اندر کرب غازی کو لایا کرب غازی نے
دیکھا کہ بارہ دری خوب سجی ہی ایک محفل جشن آراستہ ہی امرا شرفا وہاں بیٹھے ہیں
ایک جانب ایک مسند بچھی ہی اُسپر ایک دولھا سہرہ باندھے ہوئے بیٹھا ہی دولھا نے
جو کرب غازی کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کو اٹھ کھڑا ہوا لب فرش آ کر کرب غازی کو سلام
کیا عرض کی اے شہریار تشریف لائیے کرب غازی کو اپنے ساتھ لیجا کر مسند پر بٹھایا ساقی بیچ سے

جام کرب غازی کے پیشکش کیا اُنھوں نے شراب پی ایک نازنین نے کرب غازی کو سلام کیا اور اشارے سے اپنے سازندون کو طلب کیا سازندے جلدی سے ساز ملا کر محفل مین آئے نازنین نے رقص شروع کیا نازنین تو رب ناچ کے کرب غازی کو سلام کرکے بیٹھ گئی سازندون نے چھیڑ ملانا ہاے نازنین نے یہ غزل شروع کی غزل

مین ہمیشہ عاشق پوشیدہ صوبان ہی رہا
پروے حق مین تو سنگ زیرِ دندان ہی رہا
پانون کعبے کا رکاب حلقۂ زنجیر سے
جا نہ فانوس مین بھی شعلہ عریان ہی رہا
جلوہ ہی قابل اگر تیرا نہین حیرت فزا
شمع ۔ الاشین سر دگریبان ہی رہا
سب نے دیکھا اُس کو اور اُسکو دیکھا جو نگاہ
ملک دل پہ ہمیشہ کافرستان ہی رہا
رہین ایمان جو ڈھونڈھتا ہو وہ ذوق لیا ۔۔۔

بعد مرنے بھی خیال یہ فغان ہی رہا
قبر پوشیدہ اسیری عشق پنہان ہی رہا
منہ جو کتاب سے نہ مضمون اس ہاں تک
تو نہ شست بہار گرم جولان ہی رہا
اور سیت ۔ شرح علم ۔ پیچ اور ۔ شمع
دیدۂ ۔ نے کیا دیکھا حیران ہی رہا
تو نہ ایسا رپیکان دونون سینے مین ۔
وہ دم آنکھ مین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا
خون مین رہتا ہی گویا رنگ سے گل
اب کچھ دین ہی سا باقی نہ ایمان ہی رہا

سبزۂ تربت مرا وقفِ غزالان ہی رہا
بستہ قندی ہی کام غیر مین لعل لب
ہاتھ اپنا فکر مین زیرِ زنخدان ہی رہا
کب لبلبین زیور مین چھپتے ہین رو شمشیر
کتنا طوطے کو پڑھایا پردہ حیوان ہی رہا
حلقۂ گیسو مین کھینچیں لگے رخسار کی تاب
آخر تیرِ دل بر گیا خون ہو کے پیکان ہی رہا
آگئے دلین بستی تھین اور اب آنکھین تری
وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا

نازنین نے جو اس غزل کو ختم کیا کرب غازی نے بہت تعریف کی نازنین باتین ہی کر رہی تھین دوسری غزل شروع کرون کہ ایک چوبدار نے آکر کرب غازی کو سلام کیا اور دعاے دولت دے کر عرض کی کہ حضور ذرا میرے ہمراہ تکلیف فرمائین ایک کار ضروری ہی زحمت تو ہوگی مگر میری کچھ خطا نہین ہی مین ایک مریض غم کا فرستادہ ہون کرب غازی بھی ہمراہ اُس چوبدار کے چلے چوبدار کرب غازی کو قریب ایک کمرے لایا کرب غازی سے عرض کی کہ حضور اب اندر تشریف لیجائین کرب نے پردہ اُٹھایا اندر تشریف لائے دیکھا کمرہ نہایت نفیس بنا ہی ایک مسہری لگی ہی پردے مسہری کے اُٹھے ہین اُسپر ایک نازنین ماہ جبین بیٹھی ہی صورت سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ کچھ علیل ہی گرد اُس نازنین کے حسینان عالم بیٹھی ہین کوئی مورچھل جنبانی کرتی ہی کوئی پاؤن دباتی ہی کوئی باتین کر رہی ہی کرب نے جو اُس نازنین کو دیکھا صبر وخرد کو رونمائی مین نثار کیا قریب تھا کہ دل کھڑا کر زمین پر گرین مگر اپنے تئین سنبھالا قریب اُس نازنین کے پہونچے نازنین کو غش مین پایا بنگاہ حیرت دیکھنے لگے خواصون نے کرب سے عرض کی کہ ملکۂ عالم نے آپ کو بلایا تھا آپ نے عرصہ کیا ملکہ کو فرطِ غم سے غش آگیا ہی آپ سرہانے بیٹھ جائیے اپنی آواز سنائیے کرب نے سرہانے بیٹھکے اپنے رومال سے عرق جبین ملکہ پونچھا گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا ملکہ کو ہوش آیا اپنا سرزانوے کرب پر پایا ملکہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی کرب غازی سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ ماشاء اللہ بڑے بے تکلف ہین جو پرائے مکان مین بے اجازت چلے آئے کرب نے مسکرا کے فرمایا کہ اس بے تکلفی کو معاف فرمائیے ملکہ ہنس پڑی خواصون سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دوسرے کمرے مین جاکر ٹھہرو ہم بھی وہین آتے ہین خواصین تو وہان سے اُٹھ گئین جب تخلیہ ہوا تو ملکہ نے کرب سے مخاطب ہو کر کہا کیون صاحب کسی بدنصیب کو یونہین تڑپاتے ہین ہم تو آپ کے فراق مین قریب مرگ پہونچے اور آپ نے ہماری خبر بھی نہ لی کرب نے کہا اے ملکہ مجھے اسکی خبر بھی نہ تھی اور اب تک مین امر کی حیرت ہو رہی ہے کہ مجھے کہان دیکھا جو میرے ملنے کا اشتیاق

پیدا ہوا ملکہ نے کہا کہ مین نے آپ کی تصویر ایک سوداگر کے پاس دیکھی طبیعت مائل ہو گئی تیغ ابرو کی گھایل
ہو گئی تصویر اس تاجر سے لے لی آپ کو بہت لوگون سے تلاش کرایا مگر پتہ نہ پایا آج قسمت نے یاری کی طالع
نے مددگاری کی آپ یہان تشریف لائے میرے ملازمون نے مجھے اطلاع دی کہ جسکو آپ تلاش کراتی ہین
وہ آج یہان تشریف لائے ہین مین نے چوبدار کو آپ کی خدمت مین بھیجا یہ کہکر ایک صندوقچہ اٹھایا اور اسکو
کھول کے تصویر کرب غازی کی نکالی کہا اے شہریار اپنی تصویر ملاحظہ فرمائیے اور اگر آپ کو میرے عشق صادق
کا یقین نہو تو یہ تصویر جو آپکے ہاتھ مین ہے میرے عشق کی گواہی دے رہی ہے یہ کہکر تصویر کی طرف مخاطب ہوئی
اور کہا اے شبیہ محبوب سچ بتا کہ مین عاشق ہون یا نہین شبیہ سے آواز آئی کہ اے کرب غازی ملکہ تمپر شیدا ہین
تمھاری فکر مین انکو خواب وخور حرام ہے جب تصویر سے آواز آئی تو کرب کو حیرت ہو گئی متحیر ہو کے تصویر کیطرف
دیکھنے لگے تصویر تڑپ کے کرب کے ہاتھ سے نکلی اور زمین پر گر کے ایک شکل مہیب بن گئی اور کرب غازی
کو للکار کر کہا کہ او جوان اب کہان جائیگا منم زنجبیل جادو نعرہ کرکے کچھ ماش کے دانے کرب غازی کی طرف
پھینکے کرب بیہوش ہو کے گر پڑے زنجبیل جادو نے کرب کو لیجا کے ایک کوٹھری مین بند کر دیا اور
آپ بشکل کرب اسی محفل مین آ کے بیٹھا یہان اندلس کو جو عرصہ ہوا تو اسنے خیال کیا کہ ابھی تک
آقائے نامدار نہین آئے ہین کیا باعث ہے یہ خیال کرکے اندلس بن عمرو بھی فقیر کے پاس سے
اٹھا اور اندر بارہ دری کے آیا لوگون نے کہا تم کون ہو اندلس نے کہا ہمارے آقائے نامدار
کرب غازی یہان تشریف لائے ہین انکی تلاش مین ہم بھی آئے ہین لوگون نے کہا کہ وہ
اندر بارہ دری کے تشریف رکھتے ہین ناچ دیکھ رہے ہین تم بھی چلے جاؤ اندلس باوجود عیار
ہونے کے کچھ نہ سمجھا اور بارہ دری کے اندر آیا یہان کرب غازی کو بیٹھے ہوئے پایا کرب نقلی
نے اندلس کو دیکھکر آواز دی کہ اے اندلس آؤ مین یہان سب کے روکنے سے ٹھہر گیا تھوڑی دیر
بعد خدمت مین امیر کی چلتے ہین اندلس بھی محفل مین آکر بیٹھا زنجبیل جادو نے اسکو بھی گرفتار کیا اور
اسے کوٹھری مین بند کر دیا یہ دونون تو گرفتار ہین مگر اب کیفیت صاحبقران ثانی کی ملاحظہ فرمائیے
کہ صاحبقران کی جو آنکھ کھلی اپنے پاس کرب غازی کو نہ پایا عمرو ثانی سے فرمایا کہ خواجہ کرب غازی
کہان گئے ہین خواجہ نے عرض کی کہ انکو گئے ہوئے بہت عرصہ ہوا مین خود مشوش ہون کہ ابھی تک
نہین آئے ہین امیر نے فرمایا چلو انکی تلاش کرین یہ فرما کر اٹھے اور مع عمرو ثانی برائے تلاش کرب
نقش پا کو دیکھتے ہوئے چلے تھوڑی دور جا کے دیکھی چار دیواری انکو بھی نظر پڑی عمرو سے فرمایا کہ خواجہ
کیا عجب ہے کہ کرب غازی یہین گئے ہون یہ فرماتے ہوئے چلے آتے تھے کہ دیکھا ایک ٹیکرا بلند ہے
اسپر ایک فقیر ضعیف بیٹھا ہے اسنے امیر کو دیکھکر سلام کیا امیر نے جواب سلام دے کر فرمایا کہ شاہ صاحب یہ
مکان کسکا ہے اسمین کون رہتا ہے درویش نے عرض کی حضور یہ مکان وقف عام ہے یہان اکثر براتین ٹھہرتی
ہین چنانچہ ابھی تک ایک برات ٹھہری ہوئی ہے ابھی ایک صاحب اور بھی تشریف لائے تھے آپ ہی کی صورت
سے مشابہ تھے وہ یہین تشریف لیگئے ہین امیر نے فرمایا کہ اگر ہم جائین تو کوئی مانع تو نہ ہوگا درویش
نے کہا جی نہین آپ شوق سے تشریف لیجائیے کوئی مانع نہوگا امیر ثانی نے خواجہ عمرو ثانی کو اسی درویش
کے پاس چھوڑا اور آپ اندر تشریف لائے دیکھا باغ نہایت عمدہ بنا ہے امیر سیر باغ کرتے ہوئے

قریب بارہ دری پہونچے لوگون نے جو امیر کو دیکھا سب نے سلام کیا اور عرض کی ای شہریار تشریف
لے چلیے بارہ دری کے اندر جلوہ ہو اپنے قدوم میمنت لزوم سے جلسہ کو زینت بخشیے امیر ثانی نے
خیال کیا کہ یہ لوگ بہت خلیق ہین بارہ دری کے اندر آئے دیکھا کرب غازی مع اپنے عیار
کے مسند پر بیٹھے ہین ایک دولھا بھی سہرا باندھے ہوئے بیٹھا ہی کرب نے جو امیر ثانی کو آتے
ہوئے دیکھا اُٹھ کھڑے ہوئے عرض کی تشریف لائیے کرب کے اُٹھتے ہی سب حاضرین جلسہ
اُٹھ کھڑے ہوئے امیر کو باعزاز تمام مسند پر لا کے بٹھایا امیر کے سامنے ناچ ہونے لگا تھوڑی
دیر کے بعد ایک شخص نے امیر سے عرض کی آپ کرب سے کچھ عداوت رکھتے ہین امیر نے کہا مین
تو کسی سے عداوت نہین رکھتا ہون اُسنے کہا کرب غازی فرماتے ہین کہ صاحبقران مین ہون
اگر مجھسے مقابلہ کرین تو انکو زیر کر دون امیر نے کہا کرب نے یہ کبھی نہ کہا ہوگا اُسنے عرض کی کہ آپ کے
برابر بیٹھے ہین پوچھیے امیر نے کرب نقلی کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا کیون ای کرب کیا مجھسے مقابلہ کر
سکتے ہو کرب نقلی نے کہا کیون کیا مین تجھسے کم ہون امیر کو بہت بُرا معلوم ہوا اور کہا کہ پھر دیر کس بات کی
ہی اُٹھو کرب اُٹھے اور صحن بارہ دری مین امیر سے کشتی ہونے لگی امیر چونکہ صاحب اسم اعظم تھے اسوجہ سے
یک بیک وہ ملعون غائب نہ ہوسکا مگر امیر کی یہ کیفیت ہوئی کہ ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہونے لگا اب
تو امیر کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا بات ہی مگر کچھ خیال نہ کیا یہ دونون تو یہان مصروف کشتی ہین عمرو ثانی کو جو وہان
بیٹھے ہوئے عرصہ ہوا تو انھون نے خیال کیا کہ مقرر یہ کوئی سحر کا معاملہ ہی یہ سوچ کے انھون نے
اُس فقیر کو باتون مین لگا کے بیہوش کیا اور زمین کھود کے اُسکو وہان دفن کر دیا اور اُسکے کپڑے اُتار لیے
اور اُسکی صورت بنکر وہی لباس پہنکر اندر بارہ دری کے چلے لوگ راہ مین جو انکو ملے اُنھون نے پوچھا
ای نگہبان جادو تم کہان جاتے ہو عمرو نے کہا ایک ضروری امر ہی اُسکی اطلاع کو جاتا ہون جواب تو عمرو
نے دیدیا مگر نام سنکر خیال کیا مقرر یہ معاملہ سحر ہی اور یہ فقیر بھی ساحر تھا شکل بدلے ہوئے بیٹھا تھا
عمرو باغ وغیرہ کو طی کر کے بارہ دری مین پہونچے دیکھا صحن مین امیر ثانی اور کرب غازی سے کشتی ہو رہی
ہی عمرو کو تعجب ہوا یقین ہوگیا کہ ضرور یہ کوئی ساحر ہی اپنے سحر سے اپنی صورت کرب کی بنائی ہی پکار کر آواز دی کہ
ای آقائے نامدار اسم اعظم پڑھیے امیر نے خواجہ کی آواز سنکر اسم اعظم جو پڑھا تو کرب نقلی نے چاہا کہ مین
بھاگ جاؤن مگر امیر نے ایک ہاتھ سے کرب نقلی کا ہاتھ پکڑا اور اسم اعظم پڑھ کے دوسرے ہاتھ سے
طمانچہ مارا کہ سر کرب نقلی کا اُڑ گیا اُسکے سر کا اُڑنا تھا کہ ایک غل بلند ہوا آندھیان چلنے لگین تاریکی چھا گئی
بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من بجیل جادو بود جب تاریکی برطرف ہوئی تو امیر نے دیکھا نہ وہ
محفل ہی نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری ہی راکھ کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہی عمرو ثانی نے عرض کی کہ آپ نے
یہ بھی نہ خیال فرمایا کہ بھلا کرب مجھسے کیون لڑنے لگے امیر نے کہا مین نے یہ خیال کیا تھا لیکن ای
خواجہ مین نہین کہہ سکتا کہ میری کیا کیفیت ہوگئی تھی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دیکھا سامنے کرب غازی
اور اندلس بن عمرو چلے آتے ہین امیر نے فرمایا ای کرب غازی کیا کیفیت ہی کرب غازی نے کہا کیا عرض
کرون اس مکار نے بڑا مکر کیا تھا اگر آپ تشریف نہ لاتے تو نہین معلوم یہ ملعون میرے واسطے کیا
کرتا یہ باتین کرتے ہوئے چلے تھے کہ دیکھا ایک برق چمکی شریلے تاجلی اور ہلال نیمچہ زن سامنے

آئین دونون نے امیر کو سلام کیا اور خواجہ کی بہت کچھ تعریف کرکے عرض کی کہ حضور اب قتل علامہ
بن ددامہ کی فکر کرین کیونکہ جب تک وہ قتل نہو گی یہی خرابیان در پیش آئی رہینگی امیر نے فرمایا کہ خدا
مالک ہے اسکے قتل کا بھی سامان پیدا ہو جائیگا ثریا اور ہلال نے عرض کی کہ اب کنیزین رخصت ہوتی ہین
امیر نے ان دونون کو رخصت کیا اور آپ مع عمرو ثانی اور کرب غازی اور اندلس بن عمرو شکار کھیلتے
ہوئے آگے بڑھے تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ ایک صحرا ے سبزہ زار مین پہونچے دیکھا عجیب نواح دلکشا مقام
فرح افزا ہے عندلیبان خوشنوا کی زمزمہ سرائی غنچون کی رعنائی و زیبائی پھولونکا جھکنا سبزے کا لہکنا نرگس کی
دیدبازی سوسن کی زبان درازی ہواے سرد چل رہی ہے معشوقہ بہار دھانی پوشاک بدل رہی ہے تیشا
اکڑ رہے ہین طاؤسان طناز بصد ناز پھر رہے ہین قمری کی حق سرو فاختہ کی کوکو بلبلین بصد خوش الحانی بزبان بیزبانی
یہ اشعار آبدار ثناے بہار مین پڑھتی پھرتی ہین نظم

کا ہجین قطرہ زن از ابر بہار ست بہار
خوئے خوے ترا قاعدہ دانست خزان
در دست شانہ گیسوے غبار ست بہار
جعد مشکین ترا غالیہ سا گشت نسیم
از کمین گاہ کزم خوردہ شکار ست بہار
سنبل و گل گر انگشت نما نست چہ غم
در نندد کوہ و بیابان ہمہ کار ست بہار

لازم آئین کرم از لب کرے خویش
خوبے روے ترا قاعدہ دار ست بہار
ہم حریفان ترا طرف بساطست چمن
رخ رنگین ترا غازہ نگار ست بہار
بجہان گرمی ہنگامہ حسن ست ز عشق
بہر ماگلچینان دو قرار ست بہار
عنوان یافتن از ریزش شبنم غالب

ہر چہ جون تازہ بہارے گل رخسار ست بہار
و نشست ز شمع و چراغ شب تار ست بہار
در غمت غازہ رخسار و ہوس ست جنون
ہم شہیدان ترا شمع قرار ست بہار
وحشتی بہ مداز گرد پر افشانئ رنگ
شورش ندر ز غوغاے ہزار ست بہار
خار ہا در رہ سودا زدگان خواہد ریخت
کز رشک نفس رہ پر فشار ست بہار

امیر کو جو یہ بیابان پر فضا نظر آیا بہت پسند فرمایا ٹہلنے لگے دیکھا سامنے سے ایک ہرن چلا آتا ہے ایک جھول
نہایت پر تکلف پشمینہ ہرن کی آراستہ طلائی سنگوٹیان چڑھی ہوئین سمون مین مہندی لگی ہوئی امیر نے
جو اس ہرن کو دیکھا بلبث سے فرمایا کہ خواجہ اس ہرن کو زندہ گرفتار کرنا چاہیے امیر نے جو یہ بات فرمائی
تو سب نے آہو کو گھیر لیا لیکن آہو نے جو طرارہ بھرا امیر کے سر کو پھاندکے نکلگیا امیر گھوڑے پر سوار ہوکے
تعاقب مین اُس آہو کی چلے کرب غازی اور خواجہ عمرو ثانی اور اندلس بن عمرو منع کرتے رہے
مگر صاحبقران نے کسی کا کہنا نہ مانا گھوڑا ہرن کے پیچھے ڈالے ہوئے چلے گئے عقب مین اسکے کرب
وغیرہ بھی روانہ ہوئے لیکن امیر جو اس آہو کے پیچھے چلے جاتے تھے قریب ایک خندق کے پہونچے
ہرن رکا امیر نے تیر لگایا آہو کے سُم پر پڑا قریب تھے کہ آہو نے جست کی خندق کو پھاندکے اُس پار
نکلگیا امیر نے بھی گھوڑے کو پیچھے ہٹا مہمیز کیا باگ ڈھیلی کردی گھوڑا بھی خندق کو پھاند گیا ہرن
بھاگتے بھاگتے قریب ایک پھاٹک کے پہونچا اور سیدھا پھاٹک کے اندر چلا گیا امیر بھی بے تکلف ہرن
کے ساتھ چلے گئے دیکھا اُس پھاٹک کے بعد ایک دروازہ بہت چھوٹا سا ہے ہرن تو اُس دروازے مین
چلا گیا امیر نے گھوڑے کو روکا اور پشت مرکب سے اُترے گھوڑے کو وہین چھوڑا آپ داخل باغ
ہوئے کچھ دور بڑھے جو دیکھا تو ایک پلنگڑی مرصع کار بچھی ہے اسپر ایک نازنین لیٹی ہے سرہانے اُس نازنین
کے صندل لگا ہوا ہے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ درد سر مین مبتلا ہے ہرن اسکے آگے کھڑا ہے وہ نازنین
اپنے ہاتھ سے ہرن کے پاؤن مین پٹی باندھ رہی ہے خواصین گھر رہی ہین کہ نہین معلوم کس کمبخت نے مجھ پر

نے اس بیگنہ کو زخمی کیا اُسکو ایسکا اجر غیب سے ملے ملکہ عالم معلوم ہوتا ہی کسی بیدرد نے اسکو مارکر اسکا اسباب
لینے کا قصد کیا تھا یہ بچا گا اُسنے اِسکو تیر مارا ملکہ بھی افسوس کرتی جاتی ہی امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی
اور نگاہ جمال باکمال ملکہ پر پڑی بیساختہ امیر کے منھ سے آہ نکل گئی چاہا پلٹون مگر دل نے گوارا نہ کیا
کچھ دور اور آگے بڑھکے کھڑے ہوگئے کہ خواصون مین سے ایک کی نگاہ جو امیر پر پڑی اور سب سے
کہا اب تو اسکا چرچا ہوا ملکہ نے کہا کیا ہی خواصون نے عرض کی حضور کوئی شخص بے اجازت اس باغ
مین چلا آیا ہی ملکہ نے جو نگاہ اُٹھائی امیر کی صورت نظر آئی ملکہ نے بآواز بلند کہا کیون صاحب آپ کون
ہین اس باغ مین بے اجازت کیون تشریف لائے ہین اب امیر نے اپنے تئین پوشیدہ کرنا مناسب
نہ جانا پاس ملکہ کے چلے گئے کہا کہ مین ایک غریب الوطن مبتلاے رنج و محن ہون ملکہ نے کہا کہ اس ہرن
کو آپ ہی نے زخمی کیا اگر ایسا ہی آپ کو شکار کا شوق تھا تو آپ نے کسی اور صحرائی ہرن کو شکار کیا ہوتا
امیر نے کہا ملکہ بخدا مین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ ہرن تمھارا ہی ورنہ مین کبھی اسکا تعاقب نہ کرتا اور مین نے
تو یہ قصد کیا تھا کہ اسکو زندہ گرفتار کرلون جب یہ گرفتار نہوا تو مین نے اسکا تعاقب کیا خواصین کہنے
لگین کہ جسنے اس بے زبان کو زخمی کیا اُسکے بھی ایسا ہی زخم لگے تاکہ اُسکو بھی زخم کا مزا معلوم ہو ملکہ نے
کہا خاموش رہو نادانستگی مین ایک بات ہوگئی امیر نے کہا ملکہ اب تم اسکے عوض مین مجھے بھی نشانہ بناؤ
مجھپر تیر لگاؤ ملکہ نے کہا اب زیادہ باتین نہ بنایئے میرے دل کو نہ دکھایئے ایک تو مین اسوقت دردسر
مین مبتلا تھی دوسرے آپ نے اور دردِ دل دیا خیر جو کچھ کیا اچھا کیا تشریف رکھیے آپ تو ہمارے مہمان
ہین امیر اُسی پلنگڑی پر بیٹھ گئے ملکہ نے ایک کنیز سے کہا کہ اری تجھسے کہا تھا فصاد کو جلد لا تو نے اتنا عرصہ
کیا کنیز نے عرض کی کہ حضور مین فصاد سے کہہ آئی تھی وہ اپنا اسباب درست کرکے آتا ہی کہ اتنے مین ایک
کنیز نے آکر عرض کی حضور فصاد حاضر ہی ملکہ نے کہا اوٹ یہان کھڑا کردو فصاد کو بلا لو کنیزون نے اوٹ
کھڑا کیا فصاد کو بلالیا فصاد اندر آیا ملکہ کو سلام کیا بیٹھ گیا کنیزون نے ایک چوکی صندل کی لاکر بچھائی
ملکہ اُس چوکی پر بیٹھین فصاد نے ایک مہرہ یاقوت نکالا ملکہ سے عرض کی حضور اس مہرہ کو ہاتھ مین اُٹھالین
ملکہ نے اُس مہرہ کو اُٹھالیا فصاد نے ایک پٹی نکالی ملکہ کے بازو پر باندھی امیر یہ سب کیفیتین دیکھ رہے ہین
جب فصاد پٹی ہاتھ مین ملکہ کے باندھ چکا تو نشتر آبدار مانند مژگان محبوب طرار کسوت سے نکالا کنیزون نے
ملکہ کی پشت پر آکے رومال ہلانا شروع کیا فصاد نے فصد کھولی خون جاری ہوا ملکہ کو غش آیا کنیزون نے
نخلخہ سنگھایا ملکہ ہوشیار ہوئی امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی عجیب حالت ہوگئی فرمایا اے ملکہ مین بھی اپنی
فصد کھلواؤنگا ملکہ نے کہا آپ کے دشمنون کو فصد کھلوانے کی کیا ضرورت ہی امیر نے فرمایا ملکہ تمھاری
فصد کھلی میرے دل مین نشتر غم چبھا جبتک مین فصد کھلواؤنگا تب تک مجھے چین نہ آئیگا ملکہ نے ظاہری
بہت کہا کہ آپ فصد نہ کھلوایئے مگر امیر نے نہ مانا فصاد کے سامنے اپنا بھی ہاتھ بڑھا دیا فصاد نے امیر کی
بھی فصد کھولی خون دست حق پرست صاحبقران سے جاری ہوا نہایت ضعف طاری ہوا امیر تو جان
اس حال مین ہین مگر اب حال کرب غازی کا عرض کیا جاتا ہی کہ یہ جو تعاقب مین امیر کے چلے تو نشان سم اسپ
دیکھتے ہوئے اس باغ تک پہونچے پھاٹک مین داخل ہوئے دیکھا گھوڑا صاحبقران کا کھڑا ہی کرب نے
بھی اپنے گھوڑے کو وہین چھوڑا اور باغ کے اندر آئے آگے بڑھکے دیکھا ایک اوٹ بیچ مین ہی

اوٹ کے پاس طرف ایک فصاد بیٹھا ہی نشتر اُسکے ہاتھ مین ہی کرب بلا تکلف اوٹ کے اُس طرف گئے دیکھا امیر
کی فصد کھلی ہی ہاتھ سے خون جاری ہی ایک نازنین مہ جبین بیٹھی ہی کرب غازی کو دیکھکر ملکہ نے کہا کہ تم کون
امیر ثانی نے اشارے سے منع کیا کہ ملکہ انکو کچھ نہ کہو کرب نے امیر کی یہ حالت دیکھکر احوال دریافت کیا امیر نے
فرمایا ملکہ کی فصد کھلی مجھے تاب نہ رہی مین نے بھی اپنی فصد کھلوالی کرب نے کہا کہ مین بھی اپنی فصد کھلواؤنگا
کرب کو بھی سب نے منع کیا اُنھون نے بھی ایک کا کہنا نہ مانا ہاتھ فصاد کے آگے بڑھا دیا فصاد نے انکی بھی
فصد کھولی خون انکے ہاتھ سے بھی جاری ہوا ہنوز فصاد نے نشتر کو صاف نہ کیا تھا کہ اندلس بن عمرو عقب
مین کرب غازی کے آتا تھا وہ بھی آکر موجود ہوا یہ کیفیت دیکھکر حیران ہو گیا عرض کی ای آقاے نامدار یہ کیا
کیفیت ہی کرب نے کل حال بیان کیا اندلس نے کہا کہ مین بھی فصد کھلواؤنگا اندلس کو بھی سب نے منع کیا
مگر اُسنے نہ مانا اور اپنا ہاتھ بڑھا دیا فصاد نے اُسکی بھی فصد کھولی امیر بھی ضعف طاری ہوا اب ملکہ نے امیر
اور کرب اور اندلس ان تینون آدمیون کو ایک بارگاہ مین لا کے پلنگ زبان بچھوا دین اور کہا آپ لوگ
آرام کرین کیونکہ آپ بہت پریشان ہین خون کے نکلجانے سے ضعف کی شدت ہی امیر اور کرب اور
اندلس وہان لیٹے ملکہ نے ایک نامہ اُسی وقت علامہ بن عامہ کو تحریر کیا کہ مین نے حسب الحکم امیر اور
کرب اور اندلس بن عمرو کو گرفتار کیا ہی اب اگر ارشاد ہو تو زندہ بھیجون نہین تو سر بھیجون انکو قتل
کیجیے مین عمرو کی بھی فکر کرتی ہون یقین ہی بہت جلد اُسکو بھی گرفتار کرکے خدمت والا مین روانہ کرون
جب نامہ لکھ چکی تو ایک کنیز کو بلایا نامہ دے کر کہا کہ پاس علامہ جادو کے اس نامے کو پہونچا دینا جواب
لیکر چلی آنا کنیز نامے کو لیکر طرف علامہ بن عامہ کے چلی لیکن خواجہ عمرو ثانی جو تلاش مین صاحبقران
کی چلے تو نشان سم مرکب صاحبقران دیکھتے ہوے اُسی باغ کی طرف آگئے تھے کہ دور سے اُنھون نے
دیکھا ایک عورت کمسن حسین لباس مکلف پہنے ہوئے زیور جواہرات سے آراستہ ایک کاغذ ہاتھ مین لیے
چلی آتی ہی خواجہ سمجھے کہ یہ مقرر کسی کی نامہ دار ہی یہ سمجھکر خواجہ نے رنگ روغن عیاری کا نکالا ایک نازنین
کی صورت بنکر ایک گڑھے مین جاکے لیٹ رہے جیسے ہی وہ عورت اس گڑھے کے پاس آئی خواجہ نے
فریاد کرنا شروع کی عورت نے پلٹ کے دیکھا کہ ایک نازنین گڑھے مین پڑی ہوئی ہاے ہاے کر رہی ہی
عورت نے کہا ای نازنین تو کون ہی یہان کیونکر آئی نازنین نے کروٹ لی اب جو اُسنے دیکھا تو تمام لباس پارہ
ہاتھون پر تلوار کے زخم پڑے ہوے کان زخمی عجب کیفیت ہی بڑی حالت ہی نازنین نے پوچھا کہ تم کون
ہو جو مجھ ایسی بدنصیب کے حال پر رحم کیا اس عورت نے جواب دیا کہ نامہ لیے ہون ملکہ انجم مروارید پوش
کی پاس علامہ جادو کے جاتی ہون ہماری ملکہ نے امیر اور کرب اور اندلس بن عمرو کو گرفتار
کیا ہی یہی نامہ مین تحریر کیا ہی اگر ملکہ علامہ جادو انکو زندہ طلب فرماینگی تو ہماری ملکہ انکو زندہ بھیجدیگی
اور اگر انکے سر مانگین گی تو انکو قتل کرکے سر بھیجے جاینگے نازنین نے کہا اچھا اتنا میرے حال پر
رحم کرو کہ مجھکو اس نشیب سے باہر نکالو کنیز نے نشیب سے نکال کر زمین پر اُس نازنین کو بٹھایا
نازنین نے کہا تم تو وہان نامہ لیکر جاؤ گی مین یہان تنہا رہجاؤنگی یہ سنکر کنیز نے کہا کہ تم تو اپنی کیفیت بیان
کرو کہ اس دشت ویران مین کیونکر آئین نازنین نے کہا کہ میرے باپ کا ایک زنگی غلام تھا آج اُسکے
ساتھ سیر کرتی ہوئی اسطرف آئی وہ یہان آکے مجھکو تنہا پاکے وصل کا خواستگار ہوا مین نے انکار کیا

اُسنے تلوار کھینچی مجھکو زخمی بھی کیا اور مال و اسباب جو میرے پاس تھا وہ لے کر چلا گیا کنیز نے جو نازنین کی کیفیت
سُنی رحم آیا کہا میں بہت مجبور ہوں تمکو کیونکر اپنے مکان میں لے چلوں اگر پلٹ کے جاؤنگی تو ملکہ مجھسے
ضرور جواب نامہ طلب فرمائینگی اگر نہ دونگی تو آزردہ ہو جائینگی نازنین نے کہا کہ اب میرے حق میں تم مسیحا ہو
جو مناسب جانو وہ کرو کنیز کو کچھ بن نہ پڑا کہا اچھا تم میرے ساتھ چلو میں نامہ دے کر وہاں سے
جواب نامہ لے لوں تو تمکو اپنے ساتھ لے چلوں نازنین نے کہا میں تمھارے ساتھ چل نہ سکونگی کیونکہ
انتہا کی زخمی ہوں کنیز نے کہا میں تمھیں اپنی پشت پر سوار کر لونگی نازنین نے کہا پھر تم اس صورت
سے ملکہ علامہ جادو کے پاس کیونکر جا سکوگی کنیز نے کہا کہ میں اُنکے پاس نہیں جاؤنگی نازنین نے
کہا پھر نامہ کیونکر دوگی اور جواب کس طرح لوگی کنیز نے جواب دیا کہ ملکہ علامہ جادو کو عمرو ثانی کا
اسقدر خوف ہے کہ کسی کو اپنے پاس نہیں بلاتی ہیں دروازے پر ایک سنہری پتلی قرنا ہاتھ میں لیے
کھڑی رہتی ہے جو کوئی نامہ دار جاتا ہے پتلی کو نامہ دکھاتا ہے پتلی قرنا پھونک دیتی ہے ایک طاؤس آ کر نامہ
لیجاتا ہے وہی جواب بھی دیجاتا ہے نازنین نے کہا کہ تمھاری تکلیف بھی مجھکو گوارا نہیں ہے نہیں معلوم ملکہ علامہ جادو
کتنی دور رہتی ہیں کنیز بول اٹھی وہ بہت دور تھوڑی رہتی ہیں وہ سامنے جو دھواں نظر آتا ہے وہی باغ ملکہ
علامہ جادو کا ہے بس وہیں تک جاؤنگی پھر پلٹ آؤنگی تم میری پشت پر بیٹھو تکلیف کا خیال نہ کرو یہ سنکے
کنیز منہ پھیر کے بیٹھی نازنین نے سطلے کمند کے گلے میں ڈال دیے پلٹ کے کنیز نے دیکھا حباب بیہوشی
مار دیا نعرہ کیا منم عمرو ثانی کنیز بیہوش ہو کر گری عمرو ثانی نے اُسکے کپڑے اُتار کے آپ پہنے اور وہ
نامہ بھی اپنے قبضہ میں کیا رنگ روغن عیاری کا نکال کے کنیز کی صورت بنے کنیز کو تو ایک گڑھے میں
کھود کے گاڑ دیا اور آپ اُسکی صورت بنکے طرف باغ علامہ برق ماہ کے چلے راستہ تو کنیز سے دریافت
کر چکے تھے بیخوف چلے آئے کوس بھر راہ طے کی ہوگی کہ دیکھا ایک دیوار پتھر کی معلوم ہوتی ہے لیکن دھواں
اسقدر نکل رہا ہے کہ کچھ ثبوت نہیں ہوتا دروازے کے آگے ایک سنہری پتلی قرنا ہاتھ میں لیے کھڑی ہے خواجہ
کہ بصورت کنیز ہیں قریب آئے اور آواز دی کہ منم نامہ دار ملکہ انجم مروارید پوش یہ سنکے اُس پتلی کو نامہ دکھایا
اُسنے قرنا پھونکا ایک طاؤس اُڑکے قریب آیا اور مثل انسان کے گویا ہوا کہ اے شہلائے شوخ چشم نامہ
ملکہ انجم مروارید پوش کا لاؤ اب خواجہ کو معلوم ہوا کہ نام میرا شہلائے شوخ چشم ہے طاؤس کو جواب
دیا کہ اس نامے میں کچھ ایسی باتیں تحریر ہیں کہ میں سوائے ملکہ کے اور کسی کے ہاتھ میں نہیں دے سکتی تم جا کر
ملکہ سے اتنا عرض کر دو کہ ایک کنیز ملکہ انجم مروارید پوش کی آئی ہے آپ کو نامہ دے کر کچھ زبانی کہنا چاہتی
ہے طاؤس نے یہ تقریر سنکر جواب دیا کہ اے شہلا آج تم نئی باتیں کرتی ہو ملکہ کے پاس کبھی اور بھی نامہ
لیکے گئی تھیں شہلائے نقلی نے کہا کہ آج ایک ایسی ہی ضرورت ہے طاؤس نے کہا تم ہرگز نہ جانے پاؤگی
یہاں تو طاؤس اور شہلائے نقلی میں یہ باتیں ہو رہی تھیں وہاں علامہ برق ماہ نے خیال کیا کہ اسوقت
میں اپنے دشمن یعنے خواجہ عمرو ثانی کی کیفیت تو دریافت کروں کیونکہ میں نے جب دریافت کیا ہے
جواب ملا کہ عمرو تمھارا قاتل ہے اسوقت تو دریافت کروں کہ وہ کہاں ہے یہ خیال کرکے اُسنے ایک صندوقچہ
نکالا اور صندوقچہ کو کھولا اُسمیں سے پانچ پتلیاں سنہری نکلیں اور کہا کہ ہمیں کیوں طلب کیا علامہ نے
چار پتلوں کو صندوقچے کے اندر سلا دیا ایک پتلی سے پوچھا کہ اسوقت ہمارا قاتل کہاں ہے اور اب

اُسکا کیا ارادہ ہی تیلی قہقہہ مار کے ہنسی اور کہا آپکی زیر دیوار باغ بشکل شہلاے شوخ چشم کنیز ملکہ انجم مروارید پوش ایک نامہ لیے ہوے کھڑا ہی قصد اندر آنے کا کر رہا ہی جلد جا کر گرفتار کیجیے اگر یہ اسوقت گرفتار نہ ہوگا تو قیامت کبرا برپا کر دیگا علامہ بن نامہ نے جو یہ کیفیت تیلی سے سُنی کانپنے لگی گھبرا کر کہا پھر اب میرا جانا تو مناسب نہین ہی بہتر ہوگا کہ اس کام کو تمہین انجام دو تیلی نے لوٹ لگائی اپنی صورت ایک ساحرہ کی بنائی سحر سے پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوئی براے گرفتاری خواجہ عمرو چلی یہان خواجہ نے جب دیکھا کہ رسائی مشکل ہی اور اب طاؤس آگاہ ہوجائیگا تو بڑی خرابی ہوگی یہ سوچکر طاؤس سے کہا اچھا نامہ تو لیجاؤ مین وہ راز بھی تمسے کہے دیتی ہون میرے پاس آؤ طاؤس پوارے اُسکے پاس آیا شہلاے نقلی نے کہا وہ راز یہ ہی کہ ملکہ عالم سے کہنا تھا کہ عمرو ثانی فکر مین ملکہ کی اسی طرف آیا ہی ملکہ ذرا زیادہ ہوشیاری کرین یہ کہتے کہتے کہا الی طاؤس دیکھو وہ سامنے ایک دُبلا سا آدمی پتون مین بھاگ کر ابھی چھپ گیا طاؤس نے منھ پھیرا شہلاے نقلی نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے طاؤس ارے کر کے پلٹا تھا کہ حباب مار کے بیہوش کیا اُٹھا کے طاؤس کو نذر زنبیل کیا خواجہ چاہتے ہین کہ آگے بڑھین کہ آسمان پر برق کی نرہ ہوا او عمرو ثانی کہان جائیگا مین آپہونچی عمرو نے جو یہ آواز سُنی اور نگاہ اُٹھا کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ساحرہ مانند ستارے کے بلند ہی لیکن مائل بپستی ہوتی جاتی ہی خواجہ نے جلدی سے منڈھی حضرت داؤد کی زنبیل سے نکال کے آراستہ کی اور آپ منڈھی مین آکے بیٹھ رہے کہ وہ ساحرہ مائل بپستی ہوئی اور کڑک کے گری جیسے ہی منڈھی کے اندر آنے کا ارادہ کیا خواجہ نے کہا لینا فوراً حلقے کمند کے اُسکے دونون پاؤن مین پڑ گئے خواجہ نے بڑھکر اُسکو نذر زنبیل کیا اور آپ پھر آکر بیٹھ رہے جب اسکو دیر ہوئی تو علامہ بن نامہ نے دوسری تیلی صندوقچے سے نکال کے روانہ کی وہ بھی آکے گرفتار ہوئی علامہ نے تیسری تیلی کو بھیجا وہ بھی گرفتار ہوئی اسی طرح پانچون تیلیان آئین اور خواجہ نے پانچون کو نذر زنبیل کیا اور آپ نے منڈھی مین بیٹھے بیٹھے اپنی صورت ایک مہیب ساحرہ کی بنائی اور ایک تخت زنبیل سے نکالا اُسپر بیٹھے جب علامہ نے دیکھا کہ کوئی تیلی پھر کے نہین آئی تو اُسنے اسباب سحر جھولی مین رکھا اور خود براے گرفتاری خواجہ چلی جیسے ہی دیوار باغ کو پھاند کے ادھر آئی دیکھا اُسنے کہ ایک منڈھی مین ایک عورت ضعیف بیٹھی ہی مگر عجب مہیب صورت لباس کی عجیب کیفیت ہی لحظہ بلحظہ رنگ لباس بدلتا ہی علامہ ڈری اُسنے پوچھا آپ کون ہین اُس عورت نے کہا کہ تو مجھے نہین پہچانتی ہی مین ام السحر ہون سحر و ساحری میری ذات سے رائج ہوا تو نے ذرا ذرا سی چھوکرین کو میری گرفتاری کو بھیجا مین اُنکو کھا گئی علامہ نے کہا مین نے آپ کی گرفتاری کو تو نہین بھیجا تھا بلکہ عمرو ثانی کے واسطے بھیجا تھا ضعیفہ نے کہا مین نے اُسکو اسی روز گرفتار کر لیا جسوقت وہ نامہ دار بنکے آیا تھا اور جا ملکہ انجم مروارید پوش کے یہان تین شخص اور ہین اُنکو بھی مع انجم کے میری خدمت مین حاضر کرین انجم کو تحسین و آفرین کر دونگی اور اُن اسیرون کو جہنم مین ڈال دونگی علامہ نے پر پرواز پیدا کیے اور اُڑتی ہوئی باغ مین انجم مروارید پوش کے آئی یہ کل کیفیت کہہ سنائی کہا تمکو بھی طلب کیا ہی اور قیدیون کو بھی مانگا ہی انجم نے جلدی سے تخت سحر تیار کیا امیر اور کوکب اور اندلس کو تخت پر بٹھا کے مع علامہ بن نامہ پاس ام السحر نقلی کے پہونچی انجم نے جھک کے سلام کیا ضعیفہ نے دعا دی اور کہا لاؤ ان قیدیون کو بھی مجھے دے دے مین جہنم مین ڈالدون

امیر نے جو اس ضعیفہ کی صورت دیکھی جی میں خیال کیا دیکھیں یہ ملعونہ کیا کرتی ہے انجم نے امیر اور کرب اور
اندلس بن عمرو کو حوالے کیا ضعیفہ نے پہلے امیر کو اٹھا کے کہا اے فرشتگان جہنم اسے لینا یہ کہکے نذر زنبیل کیا پھر
کرب کو اٹھا کر یونہیں نذر زنبیل کیا پھر اندلس کو بھی نذر زنبیل کیا اب تو علامہ بن دمامہ کا اعتقاد بڑھا ضعیفہ
نے انجم مرواریدپوش سے کہا کہ تم نے اپنے باپ کو دیکھا تھا انجم نے کہا میں نے اپنے والد نامدار کو نہیں دیکھا
ہاں سنتا ہوں کہ والد نامدار سحر و ساحری میں یکتا تھے ضعیفہ نے کہا میرے پاس آ میں تیرے باپ کو دکھا دوں انجم
قریب خواجہ کے آئی خواجہ نے گھنڈیاں زنبیل کی کھولیں اور کہا دیکھو اب جو انجم نے دیکھا تو ایک باغ نہایت
پر فضا اسکو نظر آیا یہ محو ہو کر دیکھنے لگی کہا اچھی طرح دیکھ لے جاکے دیکھ آ یہ کہکے ذرا سہارا دیا انجم کو نذر زنبیل کیا
اور ایک آدمی بالکل اپنی صورت کا زنبیل سے نکال کے علامہ سے کہا کہ لے اپنے قاتل کو تو قتل کر علامہ
نے خوشی خوشی عمرو نقلی کو لیا اور باہر منڈھی کے لاکر اُسنے عمرو نقلی کو زمین پر پٹک دیا چھاتی پر چڑھ کے
گلے پر چھری پھیر دی گلا کٹ گیا لیکن خون نہ نکلا عوض خون کے خاک سی اڑی علامہ چھینک کے بیہوش
ہوئی اور دو چار کنیزیں جو اُسکے ہمراہ تھیں وہ بھی سب بیہوش ہوئیں اب تو خواجہ نعرہ کرکے خنجر کھینچ کے
جا پہنچے علامہ کے گلے پر خنجر پھیرا لیکن ہر چند پھیرا تیز بھی خنجر نے کام نہ دیا عمرو ثانی نے چاہا کہ میں کوئی اور ترکیب
کروں کہ آسمان پر برق چمکی اور ایک صدائے مہیب آئی کہ خبردار اے عمرو ثانی کیا کرتا ہے منتر زلزلہ جادو دایہ
علامہ بن دمامہ خواجہ تو یہ آواز سنکے منڈھی میں چلے آئے زلزلہ جادو نے آکر باران سحر برسایا علامہ
بن دمامہ کو ہوش آیا آنکھ جو کھلی تو اُسنے دیکھا کہ زلزلہ جادو کھڑی ہے منڈھی کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ
عمرو ثانی بیٹھے ہیں علامہ کانپ گئی اب خواجہ نے زنبیل سے امیر اور کرب اور اندلس کو نکالا اور کرسیاں
جواہر نگار نکال کے بچھائیں امیر اور کرب کو کرسیوں پر بٹھایا اور ایک پلنگڑی نہایت عمدہ نکال کے بچھائی
اور ایک نازنین کو زنبیل سے نکالا اور آپ اُس پلنگڑی پر لیٹ رہے نازنین پاؤں دبانے لگی علامہ کی
جو نگاہ منڈھی کی طرف پڑی عجب سامان نظر آیا دیکھا کرسیاں جواہر نگار بچھی ہیں امیر اور امیر ثانی اور
کرب غازی بیٹھے ہیں اندلس بھی بیٹھا ہوا ہے سب شراب پی رہے ہیں روشنی ہو رہی ہے خواجہ
ایک پلنگڑی پر لیٹے ہیں ایک نازنین پاؤں خواجہ کے دبا رہی ہے علامہ نے زلزلہ جادو سے کہا کہ دیکھو تو
اس عیار نے کیا جال پھیلایا ہے پرائی زمین پر قبضہ کرکے بیٹھا ہے نازنین جو پاؤں دبا رہی تھی اُسنے
کہا او علامہ چپ رہو ابھی خواجہ کی آنکھ لگی ہے علامہ نے کہا یہ اور طرہ ہوا زلزلہ جادو نے کہا کہ میں ابھی
یہ ساری شان و شوکت مٹائے دیتی ہوں اسکو خاک میں ملائے دیتی ہوں یہ کہکے اسم سحر پڑھا اور
اپنے اوپر دم کیا چاہتی ہے کہ منڈھی کے اندر جاؤں جیسے ہی قدم اندر رکھا خواجہ نے کہا لینا گلے میں
طلسمی کمند کے پڑ گئے خواجہ نے اٹھکر اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور علامہ سے کہا کہ تم آؤ علامہ یہ کیفیت دیکھ کر
بھاگی اور اپنے باغ میں آئی باغ میں آکر سحر سے باغ کو پوشیدہ کر دیا خواجہ نے زلزلہ اور انجم مرواریدپوش
کو مع ان پانچ چیلوں کے زنبیل سے نکال کے قتل کیا امیر ثانی نے خواجہ کی بہت تعریف کی اور
کہا خواجہ یہ عیاری تمنے ایسی کی کہ شہنشاہ اوج عیاری یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو یاد دلا دیا
کرب نے بھی بہت تعریف کی کہ آسمان پر برق چمکی [illegible] زن ور تریا سے تاجدار کے بیچ میں
خواجہ کی بہت مدح و ثنا کی کہا خواجہ کیا بات ہے یہ عیاری ہے یا کرامات ہے مگر خواجہ جب تک

علامہ قتل ہوگی یونہین خدا بیان در پیش ہوتی رہینگی خواجہ نے کہا ای ہلال ابھی علامہ کو قتل کیا ہوتا مگر وہ
رویئین تن تھی جب تک مین نے دوسری تدبیر کرنا چاہی کہ زلزلہ جادو آکر پہونچی اُسنے علامہ کو ہوشیار کر دیا
مین نے اُسکو گرفتار کرکے قتل کیا لیکن علامہ بھاگ گئی اب تو اُسکا باغ بھی نہین دکھائی دیتا ہی ہلال نے
عرض کی کہ خواجہ اُسنے سحر کرکے باغ کو پوشیدہ کیا ہی خواجہ نے ثریا سے پوچھا کہ اب تم کوئی ترکیب بتاؤ کہ علامہ
کو کسطرح قتل کرین ثریا نے عرض کی کہ ای خواجہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک پہاڑ ہی کہ نام اُسکا
جبال ابیض ہی وہان ایک مرد خداشناس ضعیف مصروف عبادت پروردگار ہی اگر آپ اُسکے پاس تشریف
لیجائین تو وہ آپ کو تدبیر قتل علامہ بن دمامہ بتلائیگا ثریا تو یہ بات بتلا کر رخصت ہوئی اب خواجہ عمرو قلی
اور صاحبقران ثانی اور کرب غازی و اندلس بن عمرو طرف جبال ابیض کے چلے دو چار کوس
راہ طی کرکے امیر اور عمرو اور کرب اور اندلس اُس پہاڑ پر پہونچے دیکھا ایک مرد ضعیف ایک پوست
آہو پر دو زانو بیٹھا ہی تجرید کی کرتہ گلے مین نیلی تہمت باندھے ہوئے سر کھلا ہوا سفید بال گھونگھر والے
شانون پر پڑے ہوئے داڑھی سفید ناف سے نیچی تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین آنکھین بند کیے ہوئے
اسماے الٰہی پڑھ رہا ہی درویش نے قدم کی چاپ جو پائی آنکھ کھول گردن اُٹھائی دیکھا دو جوانان
یکتا بغل روبے ہتا اور دو عیاران طرار بانداز عیاری سے آراستہ سامنے چلے آتے ہین درویش ابھی
جگہ سے اُٹھا اور صاحبقران ثانی کا استقبال بجالایا امیر کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا اور کہا
ای درویش سالک مزاج کیسا ہی فقیر نے دعاے خیر امیر کو دی اور کہا کہ ای شہریار تشریف رکھیے امیر
اُس فقیر کے پاس بیٹھے درویش سے ارشاد فرمایا کہ ای فقیر سالک ای تارک دنیا اپنے
نام نامی سے آگاہ فرمایئے فقیر نے عرض کی کہ نام میرا زاہد قناعت پسند ہی صاحبقران
نے ارشاد کیا کہ آپ اس کوہ پر کب سے مصروف عبادت ہین زاہد قناعت پسند نے عرض کی
کہ حضور یہ گھربار چھوڑے عزیزون سے منھ موڑے دو سو برس کا عرصہ ہوا اسی پہاڑ پر رہتا ہون
شب و روز عبادت پروردگار مین بسر ہوتی ہی ہر شب جاگ کر سحر ہوتی ہی اب آپ اپنے قدم رنجہ فرمانے کا
باعث اور تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایئے کہ مجھ گداے بینوا کو کیون سرفراز فرمایا اس خاکسار کا رتبہ
کیون بڑھایا امیر مسکرائے اور فرمایا کہ ای زاہد قناعت پسند یہ امر تو ظاہر ہی اس راز سے ہر ایک جوان
و پیر ماہر ہی کہ ترقی دین اسلام کا خواہان ہون اسی کی فکر مین شب و روز پریشان ہون بالفعل ایک کافر
بےحیا مکار بےوفا سے جنگ درپیش ہی لیکن اُسکی مدد افلاک جادو نے کی افلاک جادو کی وجہ سے علامہ
بن دمامہ نے سحر کرکے قیامت برپا کر رکھی ہی اسوقت تک تو خداے عزوجل نے اپنا فضل شریک
حال رکھا ہی مجھکو کسی طرح کا گزند نہین پہونچا لیکن میرے سردار بہت سے اُسکے دام مکر مین گرفتار ہوئے
ہین نہین معلوم اُنپر کیا گذری اسکو قتل کرنا منظور ہی راہ مین میرے ایک دوست قلبی نے خبر دی تھی کہ آپ
سے تدبیر قتل علامہ حاصل ہوگی اسی وجہ سے یہان تک آیا اب جو آپ ارشاد فرمایئے اسکو مین بسر و چشم
بجالاؤن یہ سنکر زاہد نے عرض کی کہ ای شہریار قتل علامہ بن دمامہ بہت دشوار تھا مگر شکر ہی کہ پروردگار نے
آپ کو مجھ تک پہونچایا اب جو مین عرض کرون آپ اُسپر عمل کیجیے صاحبقران نے کہا فرمایئے درویش نے
عرض کی کہ آپ کو یہ کیفیت نہین معلوم ہی کہ سردار جو آپ کے لشکر کے مقید ہوگئے ہین وہ کہان ہین

امیر نے ارشاد کیا مین نہین جانتا درویش نے عرض کی وہ سب تجیل بے قال وقیل کے سپرد مین وہ انکی قید
لیے ہوئے جاتا ہو آپ صحراے عجائب مین تشریف لیجایے وہان قتل علامہ بن جامہ کی صورت نکل آیگی
امیر نے کل نشانات اُس صحرا کے زاہد قناعت پسند سے دریافت کر لیے اور تنہا اُس صحرا کی طرف چلے
عمرو ثانی نے عرض کی آقا مین آپ کے ہمراہ چلونگا امیر نے فرمایا تمھارا کوئی کام نہین ہو یہین ٹھہرو مین
جلد واپس آونگا زاہد نے بھی عمرو کو روکا امیر ثانی روانہ ہوگئے امیر کے تشریف لیجانے کے بعد
عمرو ثانی بھی ایک طرف روانہ ہوگیا امیر نے دو چار کوس راہ طی کی دیکھا ایک صحراے پر فضا و مقام
فرح افزا عجائبات سے معمور ہو ہر بات کا نیا دستور ہو جو سامان ہو نیا ہو ایک پھول ہزار رنگ سے
کھلا ہو درخت خوب بیٹریان مرغوب قدرتی چمن بندی ہو نئے نئے قسم کے درخت لگے ہین پھول عجیب و غریب
کھلے ہین نہرون مین رنگین پانی بھرا ہو فوارے چل رہے ہین طایر مثل انسان کے گفتگو کرتے ہین آپسمین
کہتے ہین آج اس صحرا مین صاحبقران آئے ہین ایک کہتا ہو یہ بھی تمکو معلوم ہو کہ صاحبقران کے دلمین ارادہ
کیا ہو اور یہان کسنے بھیجا ہو دوسرا جواب دیتا ہو سب مجھے معلوم ہو صاحبقران تدبیر قتل علامہ بن دمامہ
کرنے کو یہان آئے ہین زاہد قناعت پسند نے یہ راے دی ہو لیکن سب کوشش بیکار ہوگی ملکہ
کے قتل کی تدبیر نہ نکلیگی جب بہت عاجز ہونگے آپ پلٹ جاینگے سردار جو اُنکے اسیر ہین اُنکو تجیل
بے قال وقیل وزیر خداوند افلاک خدمت مین ملکہ علامہ کی لیجاینگے وہ سب کو قتل کا حکم دینگے سب
قتل ہوجاینگے وہان زمرد ثانی فوج کو تباہ کردیگا میدان قتال لاشون سے بھر دیگا جب صاحبقران
واپس جاینگے ایک کو زندہ نہ پاینگے خود مقابلہ کرینگے نقابدار قدرت انکو بھی گرفتار کرکے خدمت مین
ملکہ علامہ کی روانہ کریگا وہ انکے نام کی دشمن ہین زندہ نہ چھوڑینگی صورت دیکھتے ہی قتل کا حکم دینگی ہان بچنے کی
یہ صورت ہو کہ خداوند افلاک کی اطاعت قبول کرین اور انکو خداوندی مانین تو کیا عجب ہو کہ خداوند انکے گناہ معاف
کردین امیر نے جو یہ گفتگو سنی حیران ہوئے کہ طایر یہان کے مثل انسان باتین کرتے ہین تمام صحرا عجائبات سے
مملو ہو امیر کو یہ باتین سنکے غصہ آگیا لیکن ضبط کرکے آگے بڑھے دن بہت قلیل باقی تھا صاحبقران نے ایک
چشمہ پر آکے وضو کیا فریضہ ادا کرکے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ شام ہوگئی صاحبقران بھی تھک گئے تھے
دور سے دیکھا ایک درخت بہت بڑا معلوم ہوتا ہو ارادہ ہوا کہ اسکے نیچے چلکر بیٹھ رہین شبنم سے بچین گے
یہ سوچتے ہوئے اُس درخت کے قریب آئے دیکھا درخت مین بجاے برگ و ثمر انسان کے سر آویزان
ہین افلاک جادو کی مدح و ثنا کر رہے ہین امیر لاحول پڑھکے وہان سے چلے اُن سرون سے
قہقہے کی آواز آئی یا تو وہ سر تعریف افلاک جادو کی کر رہے تھے یا امیر کو دیکھکر آپسمین کہنے لگے کہ
صاحبقران آئے ہین جانے نہ پائین ایسی تدبیر ہو کہ اسی صحرا مین عمر بھر تباہ رہین
صاحبقران یہ سنتے ہوئے اور ایک درخت کہ کچھ دور پر تھا جاکے وہان بیٹھے چاندنی کی کیفیت
دیکھنے لگے کہ ناگاہ ایک طایر اُسی درخت پر آکے بیٹھا جسکے نیچے امیر بیٹھے تھے طایر نے
درخت پر بیٹھ کے مثل انسان کے آہ کی اور بفصاحت گویا ہوا کہ اے کریم کارساز اے بندہ نواز
اب تک تونے صورت صاحبقران نہ دکھلائی جو ہماری رہائی کی تدبیر ہوتی زاہد قناعت پسند
نے تو کہا تھا کہ امیر اسی ہفتہ مین تشریف لاکر رہا کرینگے آج اس ہفتہ کا بھی یوم آخری ہوگیا ابھی

کوئی بھی نہین آیا کیا آج کی رات بھی گذر جائیگی اور ہماری امید نہ بر آئیگی ای خداے چارہ ساز میرے حال زار پر رحم فرما صاحبقران نے جو یہ آواز سنی اور یہ بھی سماعت فرمایا کہ یہ خداے التجا کرتا ہی معلوم ہوا کہ کوئی مرد مسلمان مبتلاے سحر ہو گیا ہی اسکی مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ اپنا نام لے رہا ہی یہ سوچ کے صاحبقران نے کہا ای آفت رسیدہ وای مصیبت کشیدہ تو کون ہی کس بلا مین مبتلا ہی میرے پاس آ مین تیری مدد کرونگا طائر یہ صدا سنکر درخت سے نیچے اترا صاحبقران کے قدمون کو بوسہ دیا عرض کی ای شہریار آپ ہی صاحبقران ہین امیر نے کہا تم اپنا مطلب بیان کرو اور یہ راز ظاہر کرو کہ تم کون ہو طائر نے عرض کی کہ حضور نام مجھ آوارہ دشت ادبار کا کیا دریافت فرماتے ہین جب تک قسمت برسر یاری تھی زمانہ موافق تھا تو لوگ مجھے جمشید تاجدار کہتے تھے اور اب تو میرا نام آوارہ دشت غربت مبتلاے رنج و مصیبت مرگ آمادہ دلدادہ ننگ خاندان حیران و پریشان جو کہیے بجا ہی صاحبقران طرز گفتگو سے سمجھے کہ یہ ضرور کسی پر عاشق ہی معشوق توجہ نہین کرتا ہی صدمہ ہجر سے یہ بیموت مرتا ہی یہ تصور کرکے امیر نے ارشاد کیا کہ ای جمشید تاجدار یہ تو نے کچھ ایسے سخن بیان کیے جو میری سمجھ مین خلاصہ طور سے نہین آسکے یہ تو مین سمجھا کہ تم کسی پر عاشق ہو مگر اپنی کیفیت خلاصہ بیان کرو حال دل عیان کرو جمشید نے آہ سرد بھر کے عرض کی کہ یا صاحبقران مین ایک مدت سے ملکہ زرین گیسو کشا پر عاشق ہون اور علامہ بن دمامہ میری مادر مشفق کی حقیقی بہن ہین ایک روز مین اور ملکہ زرین گیسو کشا مع علامہ بن دمامہ و دیگر ملازمان و عزیزان علامہ ایک جلسہ مین شریک تھے ملکہ زرین گیسو کشا نے کہا کہ ای جمشید مین نے مذہبی کتب کی بہت سیر کی لیکن مذہب اسلام کو بہ مقابلہ دیگر مذاہب بہت مستحکم پایا پونے دو سو خداوندون کی مرتب کی ہوئی کتابین دیکھین سب یہی تحریر کرتے ہین کہ ہمنے دنیا کو بنایا اور انسان و حیوان کو خلق کیا اور جملہ اسباب دنیوی ہمسے موجود ہوئے پس انہین سے کسکے کلام کا اعتبار کرین کیونکہ پونے دو سو خداوندون کا یہی قول ہی کہ ہم خداوند ہین ہماری قدرت سے تمام خلقت پیدا ہوئی انکے دعوے سے سب جھوٹے معلوم ہوتے ہین علاوہ اسکے مثل ہم لوگون کے وہ بھی بیمار ہوتے اگر ذرا بھی قدرت ہوتی تکلیف اپنے اوپر کیون گوارا کرتے بہت سے اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے اگر خداوند تھے تو دشمن کو اپنے پر کیون غالب آنے دیا علاوہ ان سب باتون کے پونے دو سو خداوند کی پیدائش کے سنہ موجود ہین یہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ فلان سنہ مین پیدا ہوئے اور فلان سنہ مین مرگئے لیکن مسلمانون کے خداے نادیدہ کا حال آج تک نہ معلوم ہوا یہ امر ظاہر ہی کہ خداے نادیدہ بہت قدیم ہی یہ مدعی کاذب تھے خداے اصلی نے انکو بھی پیدا کیا تھا انھون نے اس معبود کو نہ پہچانا نادانی سے جہالت خود دعوے خدائی کیا پس ایسون کی پرستش کا نتیجہ اچھا نہین ہی اسی خداے کریم کی پرستش باعث حصول دولت حقیقی ہی ای جمشید تاجدار تم اس باب مین کیا کہتے ہو ای شہریار جب مین نے ملکہ کی زبانی ایسے ایسے دعوی ہاے مستحکم سنے مجھے بھی اس بات کا خیال ہوا کہ واقعی پونے دو سو خداوند جھوٹے ہین مگر خداے نادیدہ وحدہ لاشریک ہی سب کو اسی نے پیدا کیا اپنی قدرت کو چھپا لیا یہ سوچ کے مین نے ملکہ کی راے سے اتفاق کیا اور کہا

ای ملکہ عالم آپ بہت درست کہتی ہین مذہب اسلام بہت مستحکم ہی آج سے مین نے ان کافرون پر لعنت کی اور
مذہب اسلام اختیار کیا یہ کلمہ جو میرے منھ سے نکلا علامہ بن کرامہ نے میری طرف بنگاہ قہر دیکھا اور جھنجھلا کر
مجھسے کہا ای جمشید بیدین کیا بیہودہ بکتے ہو اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے تم ابھی تک
سے خداوندون کے واقف نہین ہو وہ مرے نہین ہین صرف چولا تبدیل کر دیا ہی اور ہر ایک کا دعوے
ایجاد صحیح ہی کیونکہ پہلے سب غائب تھے سب نے ملکے دنیا کو بنایا تھا پہلے ایک بڑے سیر دنیا آیا جب
خوب سیر سے سیر ہو گیا پھر اپنے مقام پر چلا گیا اُسکے بعد دوسرا آیا وہ بھی چلا گیا اسی طرح یکے بعد دیگرے
تا اینندم آمد و رفت جاری ہی اب ایسا کلمہ کبھی زبان پر نہ لانا ای شہریار علامہ نے جو یہ باتین کہین مجھے
غصہ آیا ملکہ زرین گیسوکشا نے بھی فرمایا کہ ای جمشید تاجدار یہ سب باتین فضول ہین کسی کو سچ نجانا
ان جہال کو ہرگز خدا ای نہ ماننا مین نے کہا کہ ملکہ عالم آپ کے کہنے کی کیا ضرورت ہی مین خود سب
پر لعنت کرتا ہون علامہ نے جو میری یہ حالت دیکھی خیال کیا کہ اب اسکا اعتقاد کم نہ ہوگا اُس وقت
تو بمصلحت خاموش ہو رہی کیونکہ جانتی تھی کہ ملکہ زرین گیسوکشا سحر و ساحری مین یکتا ہین اگر کوئی
بیجا امر خلاف مجھ سے سرزد ہوگا ملکہ ضرور مجھ سے آمادہ جنگ ہوگی گو مجھ سے سحر و ساحری مین کم ہی
لیکن مین اسکو گرفتار نہ کر سکونگی مگر اُسکے دوسرے روز ہم لوگون کو غافل پاکر بکر بیہوش کر کے
گرفتار کر لیا ملکہ زرین گیسوکشا کی تو زبان مین سوزن دے کر ایک چاہ عمیق مین قید کیا اور مجھے
بصورت طائر بنا کر اس صحرا مین چھوڑ دیا اس روز سے اسی صحرا مین تباہ و برباد پھرتا ہون جب
ملکہ زرین گیسوکشا کی یاد آتی ہی اور اپنی اس حالت موجودہ کو دیکھتا ہون بے اختیار منھ سے نکلجاتا ہی کہ نظم

دردم ز روائے تو فزون شدہ شدہ باشد
این شیشہ اگر بوقلمون شدہ شدہ باشد
آن فاطمہ بیدردی اندیشہ ندارد
از بار ثمر شاخ نگون شدہ باشد
گفتم ز غم عشق تو دیوانہ ام ای شوخ
گفتا کہ عجب نیست کہ چون شدہ باشد
از رفتن سودا چہ غم آن شاہ بتان را
این ہم اگر از بخت زبون شدہ باشد
در عاشقی از مرگ چہ پروا کہ سپے دل
انگشت نما رسا خون شدہ باشد
گلبدن از سحر شدہ رام خیالش
گفتا اگرت خبط و جنون شدہ باشد
گر واقفتہ بودیم از اینجا طمع خام
دیوانہ از شہر برون شدہ باشد
عشق تو بصد رنگ چو بگداخت دلم را
جان ہم اگر از جسم برون شدہ باشد
ہر گز گل امید نچیدیم درین باغ
در شیشہ پری گر نفسون شدہ باشد
کس موجب قتل من از ان شوخ نپرسید
گو کاسۂ زرچرخ نگون شدہ باشد

جمشید تاجدار نے اس غزل کو
اس طرح سے پڑھا کہ صاحبقران اسکی مصیبت سے آبدیدہ ہو گئے ارشاد فرمایا ای جمشید تاجدار رہائی
ملکہ زرین گیسوکشا کی کیا ترکیب ہی مجھسے بیان کر مین کوشش کرونگا جمشید نے عرض کی حضور میرے ہمراہ
تکلیف فرمائین مین آپ کو بتلا دون صاحبقران جمشید تاجدار کے ہمراہ چلے رات بہت کم باقی تھی تھوڑی
دور پر آگے سحر ہو گئی امیر عجائب و غرائب صحرا دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین جمشید بشکل طائر
صاحبقران کے سر پر پرون کا سایہ کیے ہوئے بر روے ہوا جاتا ہی راستہ طی کر کے قریب ایک ستون
فولاد کے پہونچے جمشید تاجدار نے عرض کی یا صاحبقران اسم اعظم پڑھ کر اس ستون کو
زمین سے نکال کر پھینک دیجیے امیر نے اسم اعظم پڑھا اور ستون اُکھاڑ کر پھینک دیا
ستون کے اُکھڑنے سے ایک دہن نقب کا ظاہر ہوا آخر اُس دہن نقب مین جانا چاہا جمشید نے

عرض کی یا صاحبقران میری بھی تدبیر رہائی فرمائیے امیر نے کہا ہو کو میں موجود ہوں جمشید نے عرض کی
اگر آپ اسم اعظم پانی پر پڑھ کے پانی میرے اوپر چھڑک دیں تو میں ابھی اس سحر سے نجات پاؤں اپنی صورت
اصلی پر آؤں امیر قریب ایک چشمہ کے آئے چلو میں پانی لیا اسم اعظم پڑھکر اسپر دم کیا جمشید پر
چھڑکا پانی چھڑکتے ہی جمشید زمین پر گرا بیہوش ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے کو بصورت اصلی
پایا اب صاحبقران زمان نے جو نگاہ کی دیکھا ایک جوان والاشان حسین برہنہ کھڑا ہے صاحبقران کو
اُس جوان نے سلام کیا امیر نے اپنی کمر سے پٹکا کھول کر دیا کہا اے جمشید اسکو باندھ لو جب ہم ملکہ کو رہا کرکے
واپس آئینگے تو کچھ انتظام ہو جائیگا اُس جوان نے امیر سے پٹکا لے کر سلام کیا صاحبقران وہان سے
اُسی نقب کے پاس آئے نام خدا لیکر نقب میں کود پڑے تھوڑی دیر کے بعد پاؤں آشنا زمین ہوئے
صاحبقران نے دیکھا ایک مکان تاریک ہے سامنے دو تین دروازے معلوم ہوتے ہیں امیر اُن دروازون
کے پاس آئے سب کو مقفل پایا امیر نے اسم اعظم پڑھکر قفل کو جھٹکا دیا قفل کھل گیا امیر دروازہ کھول کے
اندر آئے جیسے ہی امیر نے قدم اندر رکھا رونے کی آواز کان میں آئی کہ کوئی شخص الٰہی بلک بلک کر بگریہ زاری
کہہ رہا ہے کہ اے پروردگار حقیقی اے کارساز تحقیقی ابھی تک صاحبقران تشریف نہیں لائے امیر نے جو یہ آواز
سُنی کہا اے پابند رسن مصیبت تیری دعا قبول ہوئی میں آپہونچا اب نہ گھبرا اتنا یہ کہکر جیسا صاحبقران نزدیک
آئے دیکھا زہرہ خصال حور مثال ایک قفس آہنی میں بیٹھی رو رہی ہے امیر نے قفس کو اُتارا نازنین امیر کو
سلام کرکے شکر پروردگار بجا لائی امیر نے اسم اعظم پڑھکر قفس پر دم کیا قفس ٹوٹا نازنین باہر آئی امیر کے
قدمون کو بوسہ دیا اور عرض کی یا صاحبقران میری زبان سے سوزن نکال لیجیے امیر نے تعجب
کرکے کہا کیا کہتی ہے فرمایا میں تمہارا مدعا نہیں سمجھا اُس نازنین نے زبان کی طرف اشارہ کیا تب صاحبقران کو
خیال آیا کہ اسکی زبان میں سوزن ہے اسوجہ سے الفاظ درست اسکے منہ سے نہیں نکلتے ہیں جلدی سے
صاحبقران نے اُسکی زبان سے سوزن نکالکر پوچھا اے نازنین تیرا کیا نام ہے اُس نازنین نے دست بستہ
عرض کی نام میرا ملکہ زرین گیسو کشا ہے یہان اسیر تھی شب گذشتہ خواب میں ایک مرد بزرگ نے
آپکی تشریف آوری کی خبر دی تھی اور اصول مذہب اسلام تعلیم فرمائے تھے شکر ہے کہ آپ اسوقت تشریف
لائے یہ کہکر اُس نازنین نے سحر کیا وہ سب مکان منہدم ہوا مکان کے گرتے ہی ایک اندھیرا ہو گیا جب تاریکی
دور ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ میں اسی مقام پر کھڑا ہوں جہان نقب میں پھاندا تھا جمشید تاجدار
بھی سامنے کھڑا ہے جمشید تاجدار نے جیسے ملکہ زرین گیسو کشا کو دیکھا دوڑ کے امیر کے قدمون پر گر پڑا
آنکھیں پائے امیر سے ملنے لگا امیر نے کہا اے ملکہ زرین گیسو کشا اب قتل علامہ بن دمامہ کی کیا
ترکیب ہے ملکہ زرین گیسو کشا نے کہا میں آپ کا یہ ارشاد بجا لاؤنگی لیکن پہلے زاہد قناعت پسند
کی خدمت میں مجھے جانا ضرور ہے امیر نے کہا میں بھی اُس درویش خدا شناس سے ضرور ملونگا جمشید نے عرض
کی ہم لوگ بھی ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہیں امیر مع جمشید تاجدار و ملکہ زرین گیسو کشا طرف
زاہد قناعت پسند کے روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر ہوگا لیکن

اب دو کلمہ کیفیت خواجہ عمرو ثانی کے ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو بعد جانے صاحبقران کے ایک سمت کو چلے دو چار کوس راستہ طے کرکے دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ نمایان

بلند معلوم ہوتا ہو خواجہ اُس کوہ کی طرف چلے ہنوز قریب کوہ نہ آئے تھے کہ اُنکے کان مین صداے گریہ وزاری آئی
خواجہ ادھر متوجہ ہوئے دیکھا چند عورتین نازنین مہرجبین کمسن ایک جانب سے روتی ہوئی چلی آتی ہین پیچھے پیچھے
اُنکے ایک ہوادار پر ایک تمثال عالم سوار آنکھون سے دریاے اشک جاری دل پر غم والم طاری ہوادار آہستہ آہستہ
چلا آتا ہو خواجہ یہ کیفیت دیکھکر ایک گوشہ مین چھپ گئے ہوادار قریب اُس گوشے کے آکر ٹھہرا وہ تمثال عالم ہوادار
سے اتری سب عورتین بھی ٹھہر گئین آپسمین باتین ہونے لگین ایک نے کہا اے ملکہ عالم اب دیکھین آپکی مدعی کی
کب نصیب ہوتی ہو اور کیا کیا مصائب آپ کو وہان پہونچکے پیش آتے ہین تجیل سے کیا گفتگو ہوتی ہو کچھ سختی
تو نہ کریگا کیونکہ آپکے نام پر جان دیتا ہو فقط طالب وصل ہوگا آپ بھی مناسب وقت جواب دیجیے گا ملکہ کہتی ہین
کہ دل ہی مین تو بہت متردد ہون میری آبرو اُسکے ہاتھ سے خداوند افلاک بچائے مین تو اُسکی صورت سے خوف
کرتی ہون اُسکو اپنے خداوند کا بھی پاس نہین ہو جب پہلے اُسنے مجکو نامہ لکھا تھا تو مین نے اُسکا جواب
دیا تھا کہ اگر اب مجھسے اس قسم کا سوال کروگے تو مین خداوند افلاک سے اسکی شکایت کرونگی اُس
ملعون نے اپنے خداوند کا بھی خوف نہ کیا یہان آکر حشر برپا کر دیا اب اگر نہین جاتی ہون تو وہ ظالم
بزور عمل مسخر کریگا جواب اُسکی کیفیت ہو وہ میری ہو جائیگی سب کنیزین بھی سمجھانے لگین ملکہ عالم
جب آپ کے والدین نے اس امر کو منظور کر لیا تو اب آپ کیا کر سکتی ہین عمرو نے جو یہ باتین
سنین بیتاب ہو گیا دل مین خیال کیا کہ اے خواجہ اگر اس مقام پر عیاری کرکے تجیل کے پاس
نہ پہونچے تو کچھ کام نہ کیا اس فکر مین بیٹھے تھے کہ ایک خواص ٹہلتی ہوئی اُس طرف آئی عمرو
نے اُسکو بیہوش کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر ملکہ کے سامنے آکر عرض کی اگر مناسب
جانیے تو تھوڑی دیر اس پہاڑ کے نیچے سیر کیجیے ملکہ نے کہا کہ مین کیونکر سیر کر سکتی ہون سواری
آتی ہوگی کہا جب سواری آئیگی پلٹ آئیے گا ملکہ اُٹھکر اُسکے ساتھ چلین راہ مین کہا کہ وادی مین
ابھی اس درہ مین گئی تھی وہان عجیب وغریب درخت خوشبودار لگے ہین آپ بھی تشریف
لے چلیے ملکہ اُسکے کہنے سے اُس درے مین آئین عمرو نے باتون مین لگا کے حباب مار دیا ملکہ بیہوش
ہوئین خواجہ نے سب کپڑے ملکہ کے اُتار کے اُسکو تو نذر زنبیل کیا اور آپ ملکہ کی صورت بنکر وہی کپڑے
پہنے درہ کوہ سے نکلکر کہا کہ یہ بھی کتنی دِلگی باز ہو مجھ سے بھی ہنستی ہو نہ وہان درخت ہین نہ پھول ہین جب
مین گئی تو آپ ہنس کے ایک طرف بھاگ گئی یہ باتین ہو رہی تھین کہ آسمان پر ہواے سرد چلی عطر کی
خوشبو آئی سب کی آنکھین بند ہو گئین اب جو سب نے آنکھین کھولین دیکھا چار عقاب زرین بال
ایک قفس طلائی پر تکلف لیے ہوئے چلے آتے ہین آکر قفس زمین پر رکھی اور ایک عقاب بشکل
انسان کے گویا ہوا کہ ملکہ نگار آئینہ رخسار کہان تشریف رکھتی ہین حکیم تجیل بے قال وقیل وزیر خداوند
افلاک نے طلب فرمایا ہو عمرو کہ بصورت نگار آئینہ رخسار ہین سب سے ملکے اُس قفس مین
بیٹھے اُن چارون عقابون نے قفس اُٹھائی طرف تجیل بے قال وقیل کے چلے راہ طی کرکے
قریب بارگاہ تجیل بے قال وقیل پہونچے یہ منتظر ہی تھا جیسے ہی قفس کو آتے ہوئے دیکھا
بارگاہ سے باہر نکل آیا عقابون نے قفس لاکر رکھدی ملکہ نگار نقلی قفس سے اُتر کر اندر بارگاہ کے
آئین خواصین اگرگرد ملکہ کے بیٹھ گئین تجیل بے قال وقیل بھی پوشاک تبدیل کرکے آیا حسن وجمال ملکہ

دیکھکر بیچین ہوگیا پریزادون سے زانو ملا کر بیٹھا ساقیان سیمین عذار کو طلب کیا ماہرویان پری پیکر آکر حاضر ہوئین ساقی بچے جام تقسیم کرنے لگے ماہرویان سیمین بر کو تجیل بے قال وقیل نے اشارہ کیا ایک نازنین مہ جبین اپنی جگہ سے اُٹھی سازندون نے ساز درست کیے نازنین نے رقص کرکے اہل محفل کو خوب خوش کیا جب محفل کو اپنی طرف مخاطب کرچکی تجیل بے قال وقیل کو سلام کرکے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد گنگنا کے یہ غزل شروع کی **غزل**

بلا سے گر ہوئی الاد ہان مار مین دل
ہمیشہ وزن سینہ سے کیون ہی چشم براہ
پروئے زلف مسلسل کے تار تار مین دل
برنگ غنچہ پیکان وغنچہ تصویر
خوشی نہ پا کیونکہ ہوا اسوا تی حصار مین دل
نہ ہوتین خلد مین حورین تو رہتا خالد کچھ نہ
رہیگا میرے عوض میرا کوئے یار مین دل

بغل مین جیسا مرادِ بغل کا دشمن ہی
اگر نہین کسی جوش کے انتظار مین دل
اگر یگانہ شل شرر شگفتہ ہوکے سنگ گنا
نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار مین دل
ہزار دشمن جان ہے ہی ایک دوست بڑا
لگا ہی صحبت خوبان گلعذار مین دل

سیتئے نہ جلنے کسیطرح سے تابدار مین دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار مین دل
ترا سنگار بھی ہی وہ بلا کہ جاسے گم
سیا اگر ہو نہین گرم تپش مزار مین دل
فلک کے رنگ سے ظاہر مین ماتی تار
جو پوچھے کون ہی تو مین کہون ہزار مین دل
اُٹھا تو لیانے مجھے سیرے بخشین ای ذوق

نازنین نے جو اس غزل کو خوش الحانی بتا بتا کے گایا تجیل بے قال وقیل جوش مین لگا حاضرین محفل تعریفین کرنے لگے تھوڑی دیر تک صحبت عیش ونشاط گرم رہی جب رات زیادہ گئی تو تجیل بے قال وقیل نے صحبت کو برخاست کیا آپ ملکہ نگار آئینہ رخسار کا ہاتھ پکڑکے اُٹھا نگار نقلی سر جھکائے تجیل کے ساتھ ساتھ چلین تجیل ملکہ کو لیے ہوئے ایک مقام پر آیا پلنگ لگا ہوا تھا ملکہ سے کہا آپ آرام فرمائیے ملکہ اُس پلنگ پر بیٹھین تجیل بے قال وقیل بھی اُسی پلنگ پر بیٹھ کے ملکہ سے باتین کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد دست شوق دراز کیا ملکہ نے ہاتھ اُسکا جھٹک دیا کہا کتنے بڑے بے صبر ہو مین تو تمھارے بس مین ہون کیا کہین چلی جاؤنگی تجیل نے کہا ملکہ عالم خیال فرمائیے کہ مین ایک مدت سے تمپر فریفتہ ہون آج میری قسمت سے یہ دن نصیب ہوا کہ آپ نے میرے کلبۂ احزان کو اپنے جلوۂ حسن سے منور فرمایا اب مجھسے کیونکر صبر ہوسکیگا نگار نقلی نے جواب دیا کہ صاحب مین بھلا عالم ہوشیاری مین تو کاہے کو منظور کرونگی اگر تم بہت ہی بیتاب ہو تو مجکو تھوڑی سی شراب پلادو جب مین اُسکے نشہ مین بیہوش ہو جاؤن پھر تمکو اختیار ہی تجیل بے قال وقیل نے گلابی اُٹھائی ملکہ نے گلابی اُسکے ہاتھ سے چھین لی جام اُٹھا کر لبریز کیا اور تجیل کو دیا تجیل نے کہا ای ملکہ عالم مین نے جلسہ مین بہت شراب پی ہی اب نہ پیونگا نگار نقلی نے کہا اب مین تمکو پوری گلابی جب تک نہ پلا لونگی ایک قطرہ شراب اپنی زبان پر نہ ڈالونگی یہ کہکے شراب مین بیہوشی ملائی اور تجیل کے ہاتھ پکڑکے صراحی اُسکے منہ سے لگادی یہ فرط محبت ملکہ نگار سے پوری صراحی پی گیا پیتے ہی سر اُسکا چکرایا کہا ای ملکہ عالم اس شراب مین کیا ملا تھا کہ میرا سر چکرانے لگا نگار نقلی نے کہا شاید شراب تیز ہوگی اسوجہ سے سر چکراتا ہی ذرا اُٹھکے ٹہلو جیسے ہی اپنے مقام سے جنبش کرتا ہی بیہوش ہوکے گرا عمرو ثانی جو بشکل نگار آئینہ رخسار تھے اُنھون نے جلدی سے تجیل بے قال وقیل کی زبان مین سوزن دیا اور اُسکو مقید زنبیل کیا رنگ وروغن عیاری کا نکال کے آپ تجیل کی صورت بنے اور اُسی پلنگ پر لیٹ رہے رات تھوڑی باقی تھی دم بھر مین

صبح ہوگئی خواجہ نے نگار آئینہ رخسار کو زنبیل سے نکال کر اُس پلنگ پر لٹا یا وہی چار دن طار قفس لیکر
آئے نگار آئینہ رخسار کو قفس میں سوار کرکے لیگئے خواجہ بشکل تجیل بے قال وقیل اپنے مقام سے
اُٹھے بیرون بارگاہ ملازم منتظر تھے جیسے ہی سب نے تجیل کو آتے ہوئے دیکھا اُٹھ کھڑے ہوئے
تجیل نے امور ضروری سے فراغت حاصل کی اور ملازموں سے کہا آج ہم اسیران اسلام کو دیکھنے جائینگے
دیکھیں بلاشان جادو نے کیا انتظام اُنکے واسطے کیا کیونکہ تم اُنکی حفاظت کرتا ہی میرا قصد یہ ہی کہ سب کو
آج زیر تیغ بیدریغ کروں کیونکہ حفاظت اُنکی بہت مشکل ہی مدد خدا پرستوں کی غیب سے ہوتی
ہی ملازم اسکے ساتھ ہوئے تجیل نقلی طرف زندان خانہ کے چلا یہاں لوگوں نے بلاشان جادو کو خبر دی
کہ ہوشیار ہو جاؤ وزیر اعظم خداوند افلاک جادو برائے معائنہ اسیران آتے ہیں بلاشان جادو یہ خبر سنکے
اپنی بارگاہ سے اُٹھکر برائے استقبال چند قدم آیا کہ اُسنے دیکھا تجیل بے قال وقیل آتے ہیں اُسنے
جھک کے سلام کیا تجیل نقلی نے جواب سلام دیا اور کہا ای بلاشان جادو سرداران اسلام
کہاں ہیں میرا قصد ہی کہ آج اُن سب کو قتل کروں کیونکہ حفاظت اُنکی بہت مشکل ہی بلاشان جادو نے
کہا میری بھی یہی رائے تھی لیکن عرض نہ کر سکتا تھا آج آپ نے خود تجویز فرمایا تجیل نقلی نے کہا وہ لوگ
کہاں ہیں بلاشان جادو نے عرض کی کہ حضور میرے ہمراہ تشریف لیچلیں میں دکھادوں تجیل نقلی
بلاشان جادو کے ہمراہ طرف قید خانہ کے چلا قید خانے میں آکے دیکھا کہ سرداران اسلام مغموم و مضمحل
بیٹھے ہیں تجیل نقلی برابر بدیع الزمان کے آیا اور آنکھ ملا کر عرض کی کہ حضور غلام یہاں تک بفضل
ایزدی پہونچا اب دیکھیے کیا ہوتا ہی بدیع الزمان نے پہچانا کہ خواجہ عمرو ثانی ہیں خوش ہو گئے اور کہا
بھائی کیا ستم کی عیاری کی ہی اب جلدی کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہاتھ سے اس بچیا کے چھوٹیں عمرو ثانی
نے عرض کی خاطر مطمئن رکھیے خدا کو اختیار ہی بدیع الزمان سے اشارتاً یہ باتیں کرکے طرف بلاشان کے
متوجہ ہوئے اور کہا ای بلاشان جادو تُنے ان لوگوں پر کس قسم کا سحر کیا ہی مجھ سے تو بیان کر بلاشان
جادو نے کہا ای وزیر معظم ای دستور مکرم اول تو میں نے ان لوگوں کی طاقت زائل کی اور دوم ایسا سحر
کیا ہی کہ یہاں سے اگر فرار ہو کر جائیں تو عمر بھر راستہ نہ پائیں نابینا ہو جائیں تجیل نقلی نے اسکی بہت تعریف
کی اور کہا ای بلاشان جادو اب تم اپنا سحر انپر سے اُتار لو کیونکہ میں انسے بہت آزردہ ہوں آج قتل
کرونگا بلاشان جادو نے فوراً سحر سب سرداروں پر سے اُتار لیا تجیل نقلی نے کہا ای بلاشان جادو
واقعی تمہارا سحر بہت پختہ ہی یہ کہکے ایک ڈلی مٹھائی کی رومال سے کھولی اور کہا کہ لو اسکو کھاؤ یہ مٹھائی
اندر سامری کی ہی تمہارا سحر اور زیادہ پختہ ہوگا بلاشان جادو نے اُس ڈلی کو سلام کرکے تجیل نقلی
سے لیا اور کھا لیا کھاتے ہی چکر کھاکے زمین پر گرا عمرو ثانی نے اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور وہاں سے
باہر آیا یہاں ملازم در زندان پر ٹھہرے ہوئے تھے تجیل نقلی کو دیکھکر سب پوچھنے لگے حضور
بلاشان جادو کہاں ہیں تجیل نقلی نے کہا وہ ابھی زندان خانہ کے اندر ہیں قیدیوں
پر سحر جو کیا تھا اُسکو اُتار رہے ہیں آج میں سب کو قتل کرونگا کوئی اندر قید خانہ کے نہ جانے
تجیل نقلی سب سے یہ کہکر طرف اپنی بارگاہ کے چلا ملازم ہمراہ ہوئے جب در بارگاہ پر پہونچا
ملازموں سے کہا کہ تم سب یہیں ٹھہرو جب تک میں نہ بلاؤں خبردار اندر بارگاہ کے نہ آنا ملازم

تو وہین ٹھہر گئے تنجیل نقلی اندر بارگاہ کے آیا جیسے ہی خواجہ بصورت تنجیل داخل بارگاہ ہوئے آکر
ایک کرسی جواہر نگار پر بیٹھے اور زنبیل سے تنجیل بے قال وقیل کو نکالا اور بلا شان جادو کو نکالکر
اُسکی زبان مین سوزن دیا دونون کو چوب بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا جیسے ہی آنکھ کھلگئی
اپنے کو مقید پایا زبان مین سوزن دل پر پیچ و محن خواجہ نے تنجیل سے مخاطب ہوکے کہا
او گرفتار پنجۂ اجل اگر تجکو اپنی زندگی عزیز ہی تو اقرار کر وحدانیت پروردگار کا اور لعنت کر افلاک
ناپاک بے حیا پر تنجیل نے اشارے سے کہا کہ اے خواجہ مین بصدق دل مسلمان ہوتا ہون اب
آپ مجھے رہا کرین خواجہ عمرو ثانی نے تنجیل کو چوب خیمہ سے کھولا یہ کلمہ پڑھ کے بصدق دل
مسلمان ہوا اور اطاعت دین اسلام کی قبول کی اسکے بعد خواجہ متوجہ ہوئے طرف بلا شان
بے ایمان کے اور کہا او مردود تو اپنے کو کس حال مین پاتا ہی اب بہتر اسی مین ہی کہ لعنت کر
سامری و جمشید و افلاک ناپاک پر بلا شان نے اشارہ سے انکار کیا خواجہ نے اس سے
بہت اصرار کیا جب اسنے گوارا نہ کیا تو خواجہ نے خنجر اس بیدین کافر کے گلے پر پھیر دیا اُسکے مرتے
ہی اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من بلا شان جادو بود تھوڑی دیر کے وہ تاریکی موقوف ہوئی
دیکھا لاشہ بلا شان جادو کا اُس مقام پر نہین ہی خواجہ نے تنجیل بے قال وقیل سے پوچھا کہ لاشہ
بلا شان جادو کا کون لیگیا تنجیل بے قال وقیل نے کہا اے خواجہ غضب ہو گیا لاشہ بلا شان جادو
کا پاس علامہ بن دمامہ کے پہونچا اب اُسکے سبب کیفیت معلوم ہو جائیگی قیامت برپا کریگی یہان
یہ باتین ہو رہی تھین کہ در بارگاہ پر بڑا ہوا تنجیل بے قال وقیل در بارگاہ پر آیا ملازمون سے پوچھا
یہ غل کیسا ہی سب نے عرض کی کہ حضور نہین معلوم بلا شان جادو پر کیا افتاد پڑی جو قیدی رہا
ہوگئے اب لوگ جو انکو روکتے ہین وہ لڑنے پر آمادہ ہوتے ہین بہت سے آدمیون کو سرداران
اسلام نے قتل بھی کیا ہی کسی کے روکنے سے نہین رکتے ہین تنجیل بے قال وقیل یہ سنکے باہر
نکل آیا اور اپنے ملازمون کو منع کیا کہ خبردار کوئی ان لوگون سے نہ بولے اور اپنے ہاتھ رومال سے
باندھ کے روبرو بدیع الزمان کے آیا عرض کی اب حضور میری خطا عفو فرمائین عزت بڑھائین
یہ خاکسار مسلمان ہوا بدیع الزمان نے تنجیل بے قال وقیل کو گلے سے لگایا اور کہا کہ اے تنجیل
اب سحر سے توبہ کرو تنجیل بے قال وقیل نے عرض کی اے شہنشاہ غلام ابھی سحر سے توبہ نہ کریگا کیونکہ
ابھی حضور کو علامہ بن دمامہ اور افلاک ناپاک سے مقابلہ کرنا ہی ان دونون سے بلا [illegible]
پڑینگے بڑے بڑے ساحر حضور سے لڑینگے ابھی میرا سحر سے تائب ہونا مناسب وقت نہین ہی [illegible]
بعد فتح سحر سے توبہ کرونگا بدیع الزمان نے فرمایا تمکو اختیار ہی یہ کیفیت جو ملازمان تنجیل نے
دیکھی بہت متعجب ہوئے آپسمین کہتے تھے کہ وزیر اعظم کو یہ کیا ہو گیا دین اسلام قبول کر لیا
تنجیل بے قال وقیل بدیع الزمان اور جملہ سرداران اسلام جو جو اسکے پاس قید تھے ان سب کو
لیکر باعزاز تمام اپنی بارگاہ مین آیا اور ملازمون کو بلا کر کہا کہ مین نے آج سے اطاعت اہل اسلام
اختیار کی ہی تم مین سے جو مذہب اسلام کو قبول نہ کریگا سزا پائیگا بہت سے لوگ تو مشرف
با اسلام ہوئے کچھ فرار ہو گئے کچھ کج بحثی کرکے داخل جہنم ہوئے اب تنجیل بے قال وقیل نے

شاہزادہ بدیع الزمان سے عرض کی کہ حضور کچھ روز یہان قیام فرمائین بعد اپنے لشکر مین تشریف لیجائین
عمرو ثانی سے کہا ای تجیل مین امیر سے وعدہ کر چکا ہون کہ مین آپ کو ضرور جبال ابیض پر سے چلونگا
اور وہان کرب غازی اور اندلس بن عمرو موجود ہین صاحبقران ثانی براے قتل علامہ بن دمامہ
ایک صحرا مین تشریف لیگئے ہین اگر وہ پلٹ کے آئینگے اور ہمکو نہ پائینگے تو بہت متردد ہونگے ایسے وقت
مین ہم لوگون کا ٹھہرنا مناسب نہین ہی تجیل بے قال وقیل نے کہا بہتر ہی جو آپکی راے ہو مین بھی
ہمراہ رکاب ہون بدیع الزمان نے تجیل بے قال وقیل کو بہت بہت منع کیا مگر اُسنے قبول نہ کیا
وہ شب تو بعیش و سرور وہان بسر کی صبح کو تجیل بے قال وقیل اور شاہزادہ بدیع الزمان او جملہ سردار
جو اسیر ہو کر آئے تھے مع عمرو ثانی کے طرف جبال ابیض کے براے ملاقات صاحبقران ثانی چلے مگر
علامہ بن دمامہ کو ترک مذہب تجیل اور رہائی سرداران اسلام کی خبر اُن لوگون سے ملی جو ہمراہی
تجیل کے مسلمان نہوئے تھے اور بھاگ گئے تھے اُنھون نے جاکر علامہ بن دمامہ سے یہ
کیفیت بیان کی کہ تجیل نے اطاعت اہل اسلام قبول کی اور قیدیون کو رہا کر دیا عمرو ثانی نے
ایسی عیاری کی کہ تجیل کا اعتقاد پلٹ گیا اور بلا نشان جادو مارا گیا اب سب اسیر اور خواجہ عمرو ثانی
مع تجیل بے قال وقیل کے طرف جبال ابیض کے گئے ہین وہان صاحبقران سے ملاقات
ہوگی صاحبقران کو آپ کے قتل کی بڑی کد و کوشش ہی شاید کہ زاہد قناعت پسند نے
کوئی تدبیر بھی بتائی ہی علامہ بن دمامہ نے جو یہ کیفیت سُنی غصہ مین کانپنے لگی جھنجلا کر کہا کہ تجیل
بے قال وقیل کے قتل کی ساعت قریب آئی ہی کہان بچ کے جائیگا دم بھر مین اسکو پردہ دنیا سے
نیست و نابود کر دونگی اور سرداران اسلام سل ہو کر کہان جائینگے مین ابھی ان سب کا انتظام کرتی ہون
یہ کہکے علامہ بن دمامہ نے ایک دستک دی ایک طائر سبز رنگ پیدا ہوا اُس طائر نے آتے ہی علامہ
کے قدمون پر سر رکھا اور تعریف افلاک جادو مین بہت سے شعر پڑھے علامہ نے کہا ای سبز طوطی
آسمان سیر میرا نامہ ہزبر فیل دندان جادو کو پہونچا دے یہ کہکے ایک پرچہ اُس طائر کے آگے
ڈال دیا طائر نے اُس پرچے کو منقار مین لیا اور علامہ بن دمامہ کو سلام کر کے اُڑ گیا تھوڑی دیر کے
بعد علامہ جادو نے اپنے ملازمون سے کتاب سامری طلب کی اُسکو دیکھا کیفیت معلوم ہوئی کہ
ہزبر فیل دندان جادو براے مقابلہ سرداران اسلام و تجیل بے قال وقیل گیا ہی تو خاموش
ہو رہی سب نے دریافت جو کیا کہ حضور نے کیا بات اسوقت کتاب سامری مین ملاحظہ فرمائی تھی
علامہ بن دمامہ نے کہا کہ مین نے ایک ساحر کو بھیجا ہی وہ تجیل بے قال وقیل کو جاکر قتل کریگا اور
لشکر اسلام کے سردارون کو بھی تکلیف پہونچائیگا ملازم پیشگر اُسکی تعریفین کرنے لگے یہان تو یہ
باتین ہو رہی ہین مگر ہزبر فیل دندان نامہ علامہ بن دمامہ دیکھکر تلاش تجیل بے قال وقیل
مین روانہ ہوا ادھر سے ہوا اُڑتا ہوا چلا آتا ہی کہ دیکھا اُسنے ایک مقام پر تجیل بے قال وقیل اور سرداران
اسلام ٹھہرے ہوے ہین قریب ایک چشمہ آب ہی یہ لوگ وہان پانی پیتے ہین سب کے آگے ایک
جوان دبستان چہرہ آفتاب سے زیادہ روشن بند قبا کھولے ہوے ٹہل رہا ہی ہزبر فیل دندان
وہین سے نعرہ کر کے گرا کہ او تجیل بے قال وقیل ارے تو وزیر اعظم دستور معظم تھا خداوند افلاک جادو کا

تجھے ایسا مناسب تھا تجیل نے جو دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام بدنظام بال کھلے ہوئے تا بہ کمر دو دانت بڑے
بڑے آگے نکلے ہوئے نیلی جھولی بائین کاندھے پر پڑی ہوئی سحر کرتا ہوا چلا آتا ہی تجیل نے بھی للکارا کہ
او ساحر ٹھہر جا خبردار یہان آنے کا قصد نہ کرنا نہین بہت پچھتائیگا یہ سُنکر ہژبر فیل دندان کو تاب
نہ آئی برابر تجیل بے قال وقیل کے آگے ایک گولا مارا گولے کے پھٹتے ہی تمام صحرا مین آگ برسنے لگی
خواجہ عمرو نے جو یہ کیفیت دیکھی گلیم اوڑھکر ایک کنارے ہو گئے مگر یہان تجیل سے اور ہژبر سے
سحر چلنے لگا ہژبر نے جو آگ برسائی تجیل نے پانی سحر سے برسایا آگ بجھی اسقدر سردی ہوئی کہ
ہژبر فیل دندان کانپنے لگا تجیل نے چاہا کہ مین سحر لوا اور زور دون لیکن ہژبر فیل دندان نے جھولی
سے ایک چکر لوہے کا نکال کے طرف آسمان کے پھینکا وہ چکر بلند ہوکر مائل بہ پستی ہوا تھوڑی دور پر آکے
قائم ہوا اب جو لوگون نے غور کرکے دیکھا تو ایک نیر اعظم چمک رہا ہی لیکن حدت اُس آفتاب کی ترقی
پذیر ہوتی جاتی ہی بڑھتے بڑھتے یہان تک حدت بڑھی کہ وہ سردی دفع ہو گئی اور لوگون کا مغز
استخوان پگھل کے بہنے لگا تجیل بے قال وقیل نے چاہا سحر کرون ہژبر فیل دندان نے آفتاب
کو اشارہ کیا وہ نیر اعظم گرا اور تجیل پر گرا تجیل بے قال وقیل سب ٹکڑے ہوئے اسکے مرتے ہی
اندھیرا ہو گیا ہوا تند چلنے لگی بعد عرصے کے آواز آئی کشتی مرا نام من تجیل بے قال وقیل بود
بدیع الزمان نے جو یہ آواز سُنی تیغ کھینچکر طرف ہژبر فیل دندان کے چلے اسکے بڑھتے ہی
اور سب لوگ بھی تلوارین کھینچ کے بڑھے ہژبر فیل دندان نے جو یہ کیفیت دیکھی للکار کر آواز
دی اے فرقہ خداپرستان بس اب آگے نہ بڑھنا یہ کہکر ایک گولہ زمین پر دے مارا غبار بلند ہوا تاریکی چھا گئی
تھوڑی دیر کے بعد وہ سیاہی جو برطرف ہوئی تو لشکر تجیل اور سرداران اسلام تا بگلو قید ہو گئے اُس وقت
کی یاس و حسرت سرداران اسلام کا حیران حیران دیکھنا اپنی بے بسی پر افسوس کرنا کوئی جی مین کہتا تھا
کہ افسوس ایسے مقام پر اجل آئی کہ زیارت امیر ثانی سے محروم رہے کوئی کہتا تھا کہ افسوس زیست
نے اتنا بھی توقف نہ کیا کہ ایک بار بیت اللہ جا کر صاحبقران قدیم سے مل آتے شرف قدمبوسی حاصل
کرتے یہان یہ لوگ تو اس حال پُر ملال مین ہین مگر خواجہ عمرو ثانی یہ کیفیت دیکھکر براے
اطلاع طرف جبال ابیض کے روانہ ہوئے دل مین خیال کیا کہ اے خواجہ جلد حال مصیبت مآل کی خبر
کسی طرح صاحبقران تک پہونچ جائے کہ وہ بھی کچھ تدبیر فرمائین اور اگر صاحبقران
جبال ابیض پر نہ ہونگے تو زاہد قناعت پسند سے اس کیفیت کا اظہار کرینگے شاید وہ مرد باخدا کوئی
تدبیر بتلائے یہ سوچکر افتان و خیزان طرف جبال ابیض کے چلے دو چار کوس راہ طے کرکے اُس پہاڑ پر
پہونچے دیکھا امیر ایک پوست آہو پر بیٹھے ہین سامنے ایک جوان حسین اور ایک نازنین لباس
مکلف پہنے بیٹھی ہی عمرو نے دل مین خیال کیا کہ شاید یہ کوئی ساحرہ ہی اور یہ جوان بھی کوئی ساحر ہی
براے قتل علامہ مہ وکامہ دونون کو زاہد قناعت پسند نے بلایا ہی عمرو ثانی یہ سوچتے ہوئے چلے
جاتے ہین کہ نگاہ امیر کی پڑی دیکھا خواجہ بحال پریشان چلے آتے ہین گھبرا کے پوچھا کیون خواجہ
خیر تو ہی عمرو ثانی نے عرض کی حضور کیا عرض کرون جو واقعہ گذرا ہی امیر نے فرمایا خواجہ جلدی بیان
کرو عرض کی حضور غلام نے تجیل بے قال وقیل کو مسلمان کیا اور اپنے لشکر کے سردارون کو

رہا کرایا سب ہمراہ خوشی خوشی حضور کے پاس آتے تھے راہ مین ایک ساحر نے آکر مقابلہ کیا تجیل بے قال وقیل تو مارا گیا اور سرداران لشکر تا بگلو تیجر کے ہوگئے ہین اُس ساحر نے وہین سحر سے ایک مکان بنایا ہی وہین شب و روز با سبانی مین مصروف رہتا ہی نہین معلوم اُن سب کی کیا کیفیت ہوگی امیر یہ خبر وحشت اثر سُنکر بہت متردد ہوئے اور کہا خواجہ تمنے تو بڑا کام کیا تھا لیکن فلک کج رفتار و گردون غدار کو اچھا نہ معلوم ہوا اب نہین معلوم وہ ملعون ساحر سردارون سے کیونکر پیش آئے عمرو نے کہا آفتاب نامدار آپ کہان تشریف لے گئے تھے اور سامان قتل علامہ بن دمامہ کہان ممکن ہوا اور یہ دونون صاحب کون ہین امیر نے فرمایا خواجہ سامان قتل علامہ بن دمامہ تو ابھی تک کوئی نہین ممکن ہوا ہی ہان ان دونون صاحبون سے یون ملاقات ہوئی کہ مین ایک صحرا مین گیا اُسکو عجائبات سے مملو پایا وہان اس جوان سے ملاقات ہوئی کہ اُسوقت یہ جوان بصورت طائر تھا پھر ملکہ کو قید سے رہا کیا اب یہ لوگ کچھ سامان قتل علامہ بن دمامہ بتلاوینگے مگر پہلے مین سامان رہائی سرداران لشکر کرونگا تب کسی اور کام مین مصروف ہونگا یہ کہکر امیر نے مقام سے اُٹھے اور درویش سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد آپ سے ملونگا زاہد قناعت پسند نے کہا اے شہنشاہ آپ تشریف لیجائیے خدا آپ کو مظفر و منصور کرے انشاء اللہ تعالیٰ فقیر بھی کسی وقت حاضر ہوگا خاطر مطمئن رکھیے گا امیر نے مع کرب نامدار و اندلس بن عمرو و خواجہ عمرو ثانی کوچ کیا تھوڑی دور چلے تھے کہ دیکھا میدان نہایت وسیع معلوم ہوتا ہی اُس میدان مین ایک طرف کو سب سردار تا بگلو تیجر کے بےحس و حرکت معلوم ہوتے ہین امیر کو بہت صدمہ ہوا چاہتے ہین کہ اپنے تئین نزدیک ان اسیران بلا کے پہونچائین کہ نعرہ ہوا منم ہزبر فیل دندان او حمزہ ثانی کہان جاتا ہی خبردار قریب ان اسیرون کے نہ جانا نہین تو تیرا بھی وہی حال ہوگا جو اُنکی کیفیت ہی امیر نے یہ سُنکر تیغ آبدار کو علم کیا اُسوقت دیکھا کہ ہوا سرد چلی اور پھول آسمان سے برسے ایک تخت جواہر نگار زمین پر آیا امیر نے خیال جو کیا تو ایک تخت جواہر نگار کو چار طاؤسان زرین بال لیے ہوئے اُسپر ثریا سے تاجدار اور ہلال بیجہ زن بڑے جاہ و تجمل سے بیٹھی ہوئی ہین امیر کو دیکھکر ثریا سے تاجدار اور ہلال بیجہ زن تخت سے اُتر پڑین جھک کے بادب امیر کو سلام کیا اور کہا اے شہریار آپ توقف فرمائین کنیزین سمجھ لینگی یہ کہکے ثریا سے تاجدار سحر سے پرواز پیدا کرکے اونچی ہوئی مثل ستارہ آسمان پر چمکی وہان سے برق بنکر گری ہزبر فیل دندان نے جو بجلی کو گرتے ہوئے دیکھا اپنے سر کا ایک بال توڑ کے کھینچ مارا وہ بال ریسمان بنکر ثریا کے گلے مین پڑا ہاتھ پاؤن بھی اُلجھے ثریا زمین پر گری ہزبر فیل دندان چاہتا ہی کہ بڑھ کے سر ثریا سے تاجدار کا کاٹے اور ہلال بیجہ زن کا قصد ہی کہ اپنی بہن کو اس آفت سے بچائے کہ بادل کے گرجنے کی آواز آئی برق چمکنے لگی ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا ہزبر فیل دندان ٹھہر کر اُس ابر کو دیکھنے لگا ہلال بیجہ زن نے بھی امیر سے عرض کی کہ حضور خدا خیر کرے کسی بڑے ساحر کی آمد معلوم ہوتی خواجہ عمرو ثانی نے جو یہ بات سُنی جلدی سے گلیم اوڑھ کے کنارے ہوئے وہ ابر پھٹا اور ایک تخت ظاہر ہوا اور نعرہ ہوا کہ منم مکلل خان جادو پھر نعرہ ہوا منم ابیض جادو اب جو

امیر نے دیکھا کہ مکلل خان جادو عاشق جمال شاہزادہ نور الدہر ایک تخت پر بیٹھے ہوئے اور
پہلو میں اُنکے ایک ساحر بیٹھا ہوا تخت اڑاتا ہوا چلا آتا ہے قریب امیر کے آکر دونوں تخت سے اُتر
جناب سے امیر کو سلام کیا مکلل خان کہ یہ سحر سے توبہ کر چکے ہیں امیر کو سلام کرکے اپنے تخت پر آکر کھڑے
ہوگئے اور ابیض جادو کو اشارہ کیا کہ یہ وقت امتحان ہے کوئی بات اُٹھا نہ رکھنا ابیض جادو نے سحر کرکے
ایک گولہ طرف آسمان کے پھینکا ایک پنجہ آسمان سے گرا اور ثریا سے تاجدار کو اُٹھا کے لے چلا اُسوقت
ہزبر فیل دندان نے بھی ایک ترنج پھینکا ایک پنجہ اور پیدا ہوا اور ثریا سے تاجدار کو چھیننا چاہا دونوں
پنجے آپس میں گتھ گئے زور ہونے لگا اُسوقت ابیض کڑک کے گرا اور ثریا کو اس کشاکش سے
چھوڑا کے بلند ہوا مانند ستارے کے اونچا ہوکر مائل بہ پستی ہوا زمین پر آکے ثریا سے تاجدار کو
ہوشیار کیا ثریا نے چاہا کہ میں پھر سحر کروں مگر ابیض نے منع کیا کہا اے ثریا سے تاجدار اب تم سحر
نہ کرو میں اس نابکار سے سمجھ لونگا یہ کہکر ایک دستک دی ایک طائر سفید رنگ پیدا ہوا اُسنے
آکر ہزبر فیل دندان کے سر پر سایہ ڈالا اور آواز دی اے ہزبر فیل دندان میری طرف دیکھ ہزبر نے گردن
اُٹھا کر اوپر دیکھا جیسے ہی نگاہ ہزبر کی طائر پر پڑی اور طائر کا عکس اسکی آنکھوں پر پڑا نابینا ہوگیا ابیض
نے چاہا بڑھ کر تیغ سحر سے سر اُس خود سر کا کاٹ لے مگر ہزبر فیل دندان بھی بلا کا ساحر ہے جھولی میں ہاتھ
ڈالا ایک سلائی نکال کر آنکھوں میں پھیری دکھائی دینے لگا سلائی جھولی میں رکھکر ایک آئینہ نکالا جیسے ہی
ابیض جادو آگے بڑھا ہزبر نے آئینہ سامنے کر دیا نگاہ جو ابیض کی آئینہ پر پڑی بصارت چشم زائل ہوگئی
ابیض جادو چاہتا ہے کہ سحر کرکے اس آفت کو دفع کرے مگر ہزبر نے مہلت نہ دی تیغ سحر کا وار کیا ابیض نے
آواز جو تیغ کے کھینچنے کی سنی سپر سحر کو سر کی پناہ کیا تیغ چل چکا تھا سپر سر تک نہ پہنچنے پائی تھی کہ تیغ تا جگر
اُتر آیا ابیض زمین پر گرا گرتے ہی اُسکے اندھیرا ہوگیا سنگ باری برف باری ہونے لگی آندھی سیاہ چلی
بعد عرصہ دراز کے آواز آئی کشتی مرا نام من ابیض جادو بود اسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی مکلل خان جادو
نے ہاتھ زانو پر مارا امیر سے عرض کی حضور نے ملاحظہ فرمایا ابیض جادو نثار قدم اقدس ہوا امیر کو بھی
صدمہ ہوا امیر چاہتے ہیں کہ میں بڑھوں مگر ثریا سے تاجدار نے عرض کی کہ اے شہنشاہ ابھی کنیز جان نثاری
کو حاضر ہے عذر ہلال بچہ زن ہے اور امیر کو بدقت تمام روکا ثریا سے تاجدار سحر کرکے بلند ہوئی اور بجلی
کے گری تھی کہ ہزبر فیل دندان نے ہاتھ ہلایا برق چمکی ثریا سے تاجدار کے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی
کشتی مرا نام من ثریا سے جادو بود اسکے مرنے کی صدا سنکر امیر کو ضبط نہ رہا تلوار کھینچ کے آگے بڑھے
مکلل خان جادو کہ نہایت مرد ضعیف ہے اُسنے بھی تلوار نیام انتقام سے نکالی اور تخت سے کود کر
طرف ہزبر فیل دندان کے بڑھا ہزبر نے سحر سے ایک دیوار فولادی اپنے اور امیر کے درمیان میں
بنائی مکلل خان جادو کہ سحر سے توبہ کر چکا تھا امیر سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ حضور غلام نے تو
سحر سے توبہ کی ہے اب اس دیوار آہنی کو کون توڑے حمزہ ثانی نے ارشاد کیا کہ اے مکلل خان
خدا اس مشکل کو بھی آسان کر دیگا یہ کہکر قریب دیوار کے آئے اسم اعظم پڑھکر دیوار میں ٹھوکر ماری دیوار
گری امیر آگے بڑھے قریب ہزبر فیل دندان کے پہونچ گئے ہزبر نے چاہا کہ سحر سے پر و بال پیدا کرکے بھاگے کہ ناگہاں
پر سناٹا ہوا ہوا تند چلی بادل کے گرجنے کی آواز آئی امیر ثانی نے گردن اُٹھا کے دیکھا

کہ ایک ابر سیاہ صحرا کی طرف سے آتا ہے دیکھتے دیکھتے وہ ابر قریب آیا اور ایک برق چمکی نعرہ ہوا کہ منم تاریک بلاکش
تمبردار ماہ و حمزہ ثانی قدم آگے نہ بڑھانا یہ کہکر تخت کو زمین پر لایا امیر نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام
بد انجام میلی دھوتی باندھے نیلی جھول بائیں ہاتھ پر ڈالے سحر کرتا تخت سے اترا اترتے اترتے ایک گولا
طرف آسمان کے پھینکا گولا کچھ دور جاکے پھٹا گولے کے پھٹتے ہی تاریکی چھا گئی امیر نے اسم اعظم ورد
زبان کیا تاریکی موقوف ہوئی روشنی ہو گئی اُسوقت تاریک بلاکش نے دستک دی کہ صحرا سے
ایک غول شیروں کا آکر امیر ثانی پر حملہ آور ہوا امیر نے اسم پڑھا شیر پاس سے ہٹ گئے جب امیر پھر خاموش
ہوئے شیروں نے پھر زغہ کیا امیر نے ایک شیر کو قتل کیا جتنی بوندیں اس شیر کے لہو کی گریں اُتنے ہی
شیر اور پیدا ہوئے تھوڑی دیر میں اسی طرح رفتہ رفتہ وہ صحرا شیروں سے مملو ہو گیا شیر بہ برکت اسم اعظم
امیر کو گزند تو نہیں پہونچا سکتے ہیں مگر ہر طرف سے حربہ کرنے کا قصد کرتے ہیں مکلل جادو بھی شیروں کو قتل
کر رہا ہے جب اسکو عرصہ ہوا اور شیر نہ کم ہوئے اور امیر بہت پریشان ہوئے تو دست دعا درگاہ قاضی الحاجات
میں بلند کرکے عرض کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اس بلائے عظیم سے نجات عطا فرما ہنوز
امیر کی یہ دعا ختم نہوئی تھی کہ صحرا سے سنانے کی آواز آئی سب اُدھر دیکھنے لگے دیکھا علامہ بن دمامہ تخت
اڑاتی ہوئی چلی آتی ہے مگر عجیب حالت ہے طرفہ کیفیت ہے اسباب سحر بہت سا آگے رکھا ہے ایک چادر کاندھے
پر پڑی ہوئی ہے اُسکا رنگ کبھی سُرخ ہو جاتا ہے کبھی سبز ہوتا ہے کبھی زرد ہوتا ہے ساحر یہ کیفیت دیکھکے
حیران ہوگئے آپس میں ایک دوسرے سے مخاطب ہوکے کہنے لگا کیا خداوند افلاک کی قدرت ہے
دیکھو تو چادر ملکہ عالم رنگ بدلتی ہے ساحر تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ تخت قریب آیا ساحر آگے بڑھ گئے
علامہ بن دمامہ نے کہا اے ہژبر فیل دندان واہ کیا کام کیا سب کو پتھر کا بنا دیا اب میں کیا انکو چھوڑونگی
حمزہ کو بھی گرفتار کرلونگی جب وہ بھی گرفتار ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ سبکو قتل کروں اب مسلمان بچ کے کہاں جائینگے
کیونکر امان پائینگے یہ کہکے دوسرے ساحر کی طرف مخاطب ہوئی کہا اے تاریک بلاکش تونے بھی بڑا کام کیا ابیض کو
ہژبر فیل دندان نے بڑے زور شور سے قتل کیا اور تمنے حمزہ کو ایسی آفت میں مبتلا کیا ہے کہ عمر بھر اس بلا سے
نجات نہ پائیگا یونہیں تھک کے مر جائیگا دیکھو تمہارے کیا مرتبے ہونگے خداوند افلاک ایسی قدریں کرینگے
کہ شاہان عالم رشک کریں یہ کہکے دو پھول دونوں ساحروں کو دیئے اور کہا اے ہژبر فیل دندان اور اے
تاریک بلاکش تم دونوں ان پھولوں کو سونگھو سو سو برس تمہاری عمریں بڑھینگی یہ گل حیات ہیں دونوں
ساحروں نے خوشی خوشی سلام کرکے وہ پھول لیے اور سونگھنے میں اُن پھولوں کے مصروف ہوئے تھوڑی
دیر نہ گذری تھی کہ دونوں لڑکھڑا کے زمین پر گرے علامہ بن دمامہ نقلی نے نعرہ کیا منم سلطان اقلیم عیاری
و تاجدار غداری عمرو ثانی نعرہ کرتے ہی پہلے تاریک بلاکش کے خنجر مارا کہ یہ ملعون واصل جہنم ہوا
پھر ہژبر فیل دندان کو قتل کیا مرتے ہی اسکے اندھیرا ہو گیا پتھر برسنے لگے برف گرنے لگی ہمزادوں
نے غل مچانا شروع کیا کشتی مرا نام من ہژبر فیل دندان بود کشتی مرا نام من تاریک بلاکش
بود افسوس مردیم و جان دادیم بر مطلب خود نرسیدیم بعد تھوڑی دیر کے وہ تاریکی موقوف
ہوئی روشنی ہوتے ہی امیر نے دیکھا کہ سب سردار جو پتھر کے ہوگئے تھے اپنی حالت اصلی
پر آئے امیر اسطرف ہٹے بدیع الزمان وغیرہ نے جو امیر کو دیکھا جلدی سے آگے بڑھے

سبنے امیر کو سلام کیا امیر نے سب کو گلے سے لگایا کہ خواجہ نے آکر امیر کو سلام کیا صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ اے خواجہ کیا کام کیا ہے اس وقت تجھے شہنشاہ اوج عیاری یعنے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو یاد دلایا عیاری اسکا نام ہے خواجہ نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے طرف جبال ابیض کے تشریف لیچلیے اور زاہد قناعت پسند کو اس خوشی سے آگاہ فرمایئے اور سامان قتل علامہ بن دمامہ کی راے لیجیے امیر نے کہا خواجہ چلتے ہین ذرا دم تو لینے دو خواجہ عمرو نے کہا اے شہریار یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ کوئی اور بلا نازل ہو امیر نے کہا خدا اُس سے بھی نجات عطا فرمائیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین مگر علامہ بن دمامہ نے جب تاریک بلاکش کو براے مدد ہزبر فیل دندان بھیجا تھا تو اسکے ہاتھ سے ایک گلدستہ سحر بنواکر اپنی بارہ دری مین رکھا تھا یہان خواجہ نے جو تاریک بلاکش کو قتل کیا تو گلدستہ اُسکے ہاتھ کا بنا ہوا جلنے لگا علامہ بن دمامہ کی نگاہ جو گلدستہ پر پڑی اُسنے بہت افسوس کیا کنیزین جو حاضر تھین اُنھون نے کہا واری خیر تو ہے آپ کا مزاج کیسا ہے علامہ نے کہا غضب ہوگیا تاریک بلاکش کو کسی نے قتل کیا گلدستہ اُسکے ہاتھ کا بنایا ہوا جلگیا یہ کہکے اُسنے اوراق سامری طلب کیے اُنمین جو پڑھا تو صاف تحریر تھا کہ تاریک بلاکش خواجہ عمرو ثانی کے ہاتھ سے مارا گیا اور ہزبر فیل دندان بھی قتل ہوا علامہ بن دمامہ دیکھکر دنگ ہوگئی اور کنیزون سے مخاطب ہوکے کہا کہ مین ہرگز اپنے قصر سے باہر نہ نکلتی کیونکہ مجھپر یہ ماہ بہت سخت ہے لیکن کیا کرون مجبور ہون اگر مین نہ جاؤنگی تو حمزہ ثانی مرد جری ہے اور اُسکی مدد غیب سے ہوتی ہے علاوہ اسکے عیار اُسکا بلاے روزگار ہے ایسا نہو کہ مجھسے یہین آکے کوئی مکر کرے اس سے بہتر یہ ہے کہ مین اسی وقت جاکے اُسکی تدبیر کرون تم لوگ یہان ہوشیاری سے رہنا کسی غیر کو باغ کے اندر نہ آنے دینا واللہ تو مین نے باغ کو نظر مردم سے پوشیدہ کر دیا ہے لیکن شاید وہ عیار طرار کسی طرح سے یہان تک پہونچے اور کوئی تدبیر میرے قتل کی کرے لہذا تم لوگ اچھی طرح محافظت باغ کرنا کنیزون نے کہا واری کسی کی کیا مجال جو اندر قصر کے قدم رکھے ہم سب کنیزین بہت ہوشیاری سے محافظت باغ کرینگی آپ تشریف لیجایئے علامہ بن دمامہ کنیزون کو سمجھا کر چلی اسباب سحر بہت سا اپنے پاس رکھ لیا تخت سحر اڑاتی ہوئی آتی ہے یہان امیر بدیع الزمان وغیرہ سے باتین کر رہے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا بادل کے گرجنے کی آواز آئی سب زمین تڑپ تڑپ کے زمین پر گرنے لگین خواجہ نے تو مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی امیر بھی اُسطرف دیکھنے لگے کہ آسمان سے نعرہ ہوا کہ باش او حمزہ ثانی منم علامہ بن دمامہ امیر نے قبضہ شمشیر پہ ہاتھ ڈالا علامہ بن دمامہ نے تخت کو ہوا پہ معلق چھوڑ کر ایک سے زمین پر گری امیر پر سحر کیا صاحبقران نے بھی اسم اعظم ورد زبان کیا سحر علامہ بن دمامہ باطل ہوا اُسنے دو چار سحر کرکے ایک دستک دی ایک طائر سفید رنگ آسمان پر آکے بہ فصاحت گویا ہوا اے ملکہ عالم کیا ارشاد ہے تابعدار حاضر ہے علامہ بن دمامہ نے کہا اے کافور بلند پرواز بہجان نقارہ زن کو جلد بھیج میرا پیغام دینا کہ مع اپنے نقارے کے آئے یہان آکے نقارہ بجائے اپنا سحر کرے سب کو گرفتار کرے طائر رخصت ہوا اسکے جانے کے بعد ایک ابر سیاہ آسمان پر معلوم ہوا آتے آتے وہ ابر شق ہوا امیر نے دیکھا کہ ایک ساحر قوی تن تخت پر بیٹھا ہے آگے

اسکے ایک نقارہ رکھا ہی تخت اُڑتا ہوا چلا آتا ہی زمین پر آکے علامہ بن دمامہ کو سلام کیا اور کہا اے ملک عالم
آپنے مجھے کیون طلب فرمایا علامہ بن دمامہ نے کہا حمزہ شامی کو اپنے اسم اعظم پر بڑا ناز ہی
ذرا انکی خبر لینا ہیجان نقارہ زن نے کہا اے ملک عالم یہ کتنی بڑی بات ہی مگر آپ اتنی تکلیف فرمایئے
کہ یہان سے الگ تشریف لیجایئے نقارہ کی آواز کان مین نہ پہونچے کیونکہ اسکی آواز مین یہ اثر ہی
کہ جسکے کان مین آواز آجائیگی وہ مبہوت ہوجائیگا علامہ بن دمامہ تخت اُڑا کے ایک طرف
نکلگئی خواجہ عمرو کہ گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب سحر کر دیکھ رہے تھے اُنھون نے جو ہیجان نقارہ زن
کی یہ باتین سنین دو کوس پر ایک گانون تھا وہان جا کے ٹھہرے یہان ہیجان نقارہ زن نے
کہا یا صاحبقران مین سحر کرتا ہون آپ اسم اعظم پڑھیے دیکھون کیونکر میرے سحر کو باطل کرتا ہی
امیر نے اسم اعظم الٰہی پڑھا اسنے ایک ماہی پروار جھولی سے نکالکے چھوڑی وہ ماہی طرف امیر
کے چلی قریب صاحبقران اگرد پھری اور پھر ہیجان نقارہ زن کے پاس پلٹ آئی اُسنے
ماہی کو جو آ کے دیکھا ایک شیشہ آگے کر دیا ماہی اُس شیشہ کے اندر آئی اُسنے شیشہ کا منہ
بند کر لیا امیر کی زبان مین لکنت آگئی الفاظ اسم اعظم زبان سے غلط نکلنے لگے اب ہیجان نقارہ زن
نے طبل پر چوب ماری آواز مہیب طبل سے نکلی جتنے سردار وہان موجود تھے مع صاحبقران
کے مبہوت ہوگئے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگا تلوارین نیام مین رکھ لین ہیجان نے چاہا تلوار
پکڑکے سب کو قتل کردن کہ پہلو سے نعرہ ہوا باش او ہیجان کیا کرتا ہی منم زاہد قناعت پسند ہیجان رکا
زاہد کی آواز امیر کے کان مین جو گئی ہوش درست ہوئے دیکھا وہی درویش خدا پرست ایک تخت پر
بیٹھا ہوا ہی چار جوانان حسین تخت اٹھائے ہوئے درویش تسبیح ہزار دانہ پڑھتا ہوا چلا آتا ہی قریب امیر کے
آکے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا درویش نے عرض کی یا صاحبقران ہوشیار ہوجایئے یہ ملعون
مکار ہی دیکھیے مین اسکو سزا دیتا ہون ہیجان نقارہ زن نے کہا او درویش اگر اپنی خیر چاہتا ہی
تو یہان سے جلد چلا جا ورنہ وہی کیفیت تیری بھی ہوگی جو لشکر اسلام کے سردارون کی ہی درویش نے
کہا او کافر ہیچ کیا بیہودہ بکتا ہی تجھے اپنے سحر پر بہت ناز ہی اگر تو ساحر ہی تو حقیر عامل ہی دیکھون تو اپنے
کیا کیا سحر دکھاتا ہی ہیجان نقارہ زن نے کہا او درویش اب مین تیرے زور عمل کو دیکھ لون تو پھر اپنا
زور سحر دکھاؤنگا تجھکو بھی مبہوت بناؤنگا زاہد قناعت پسند نے ایک اسم پڑھا اور پکار کر آواز دی اے
معکلان اسم اعظم جلد میرے سامنے آؤ زاہد قناعت پسند نے جو یہ کہا زمین شق ہوئی اور دو جوانان
حسین و جمیل درویش کے پاس آئے کہا اے زاہد قناعت پسند کیا ارشاد ہی کیون ہم کو طلب کیا
ہی درویش نے انکو اشارے کرکے ہیجان سے کہا کہ او مردود اب نقارے کو بجا دیکھین آواز
بھی نکلتی ہی یا نہین ہیجان نقارہ زن نے مسکرا کے نقارے پر چوب ماری آواز نہ نکلی ہیجان بہت
گھبرایا چوب پر چوب سحر کرکے نقارے پر لگائی مگر آواز نہ نکلی اسی طرح کئی بار اسنے چوب نقارہ پر سحر کیا
مگر نقارے نے آواز نہ دی درویش نے کہا او ہیجان نقارہ زن تو نے ہمارا زور عمل دیکھا اب خیر
اسی مین ہی کہ اطاعت مذہب اسلام قبول کر اور سامری و جمشید پر لعنت کر ہیجان نقارہ زن نے کہا
او فقیر تو مجھے صدائے نقارہ بند کرکے ڈراتا ہی دیکھ مین دوسری ترکیب کرتا ہون یہ کہکے اسنے

جھولی سے ایک سے نکالی ہونٹوں پر رکھکر پھونکنا شروع کیا مگر نے سے بھی کچھ آواز نہ نکلی اُسنے نے کو بھی
زمین پر پھینکا کچھ پڑھکر دستک دی ایک غلام زنگی صحرا سے دوڑتا ہوا اُسکے پاس آیا ہاتھ باندھ کے
کہا مجھے کیوں یاد فرمایا ہیجان نقارہ زن سے کہا ای خیر خواہ ما بدولت وہ قرنا جو انجناب سے جنگ
ساحران مین بجائی تھی جلد لاکر حاضر کرو زنگی دوڑتا ہوا چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک قرنا اُسنے لاکر
ہیجان نقارہ زن کو دی ہیجان نقارہ زن نے اسکو بھی بجانا چاہا مگر آواز قرنا سے نہ نکلی درویش نے
کہا او بیحیا ابھی تجھے میرے کہنے کا یقین نہین ہوا ہو دیکھ بہت پچھتائیگا مارا جائیگا ہیجان نقارہ زن نے
کہا ای فقیر کیا بیہودہ بکتا ہو ابھی سحر کردون تو سب موم ہوکے بہ جائین درویش نے کہا یہ بھی حوصلہ تیرے
دل مین نرہ جائے شوق سے سحر کر دیکھون تو کس طرح سب کو موم کا بناتا ہو مجھے معلوم ہوتا ہو
کہ اسوقت تیری قضا دامنگیر ہو ہیجان نقارہ زن نے کہا ای درویش اب مین عمل کا مشتاق ہون تو اپنا
زور عمل دکھا مین اسکو باطل کر دونگا درویش نے یا جبار یا قہار کہکر انگلی سے اشارہ کیا ہیجان نقارہ زن
زمین پر گرا ایک شور عظیم بلند ہوا زمین کو حرکت ہوئی آگ برسے لگی تاریکی چھاگئی صدائین مہیب آنے لگین
بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام من ہیجان نقارہ زن بود افسوس مردیم وجان دادیم ورمطلب خود
نرسیدیم یہ آواز جو علامہ بن دمامہ نے سنی بیتاب ہوکے دوڑی دو چار کنیزین جو اسکے ہمراہ تھین اُنسے
مخاطب ہوکے کہا کہ بڑا غضب ہوا کسی نے ہیجان نقارہ زن کو مار ڈالا بڑا کمال کیا ابھی ہیجان نے مجھسے
کہا تھا کہ ای ملکہ عالم آپ کہین دور نکل جائیے کہ نقارہ کی آواز کان مین نہ پہونچے مین ابھی تو یہان آکے
ٹھہری تھی اپنے اوپر سحر بھی بہت سا کر لیا تھا تم لوگون پر بھی اسم سحر پڑھ کے دم کر دیا تھا کہ شاید
تھوڑی تھوڑی آواز نقارے کی کانون مین پہونچے تو گزند نہو جو ایسا ساحر کامل دیگا نہ ہو وہ اسطرح
مارا جائے میرے کان مین صدائے نقارہ پہونچی مجھکو یقین ہوا کہ اُسنے سب کو مبتلائے سحر کر لیا ہوگا
میرا قصد تھا کہ چل کر سب کو قتل کرون کہ اسکے مرنے کی آواز آئی وہ کون ایسا شخص تھا جسپر صدائے
نقارہ نے اثر نہ کیا امیر غنائی کا اسم اعظم بھی اسنے پہلے بند کر لیا تھا یہ باتین کرتی ہوئی علامہ بن دمامہ
بجاس قریب اس میدان کے اُسکے پہونچی جہان ہیجان نقارہ زن مارا گیا تھا آسکے جو اُسنے نگاہ کی تو دیکھا
تاریکی چھائی ہوئی ہو سنگ باری برف باری ہو رہی ہو ہر عمل بیکار ہے ہین علامہ بن دمامہ نے سحر کرکے
اُس تاریکی کو دفع کیا یہان اسکے مارے جانے سے سرداران اسلام بھی اپنے ہوش مین آگئے امیر نے
جو علامہ بن دمامہ کو دیکھا تلوار کھینچ کے اُسکی طرف چلے زاہد قناعت پسند نے آواز دی
ای شہنشاہ آپ تکلیف نہ فرمائیے مین اس ملعونہ کو بھی واصل جہنم کرتا ہون علامہ بن دمامہ نے جو
زاہد قناعت پسند کو دیکھا کانپ گئی جلدی مین اور وکچھ بن نہ پڑا اسم کرکے غرق زمین ہوگئی
موکلون نے جو درویش کے پاس موجود تھے چاہا علامہ کا تعاقب کرین درویش نے منع کیا موکل
ٹھہر گئے درویش امیر کے قریب آیا عرض کی ای شہریار فتح مبارک ہو امیر نے کہا ای زاہد قناعت پسند
کیا کارنمایان کیا ہو زاہد قناعت پسند نے عرض کی اب حضور فقیر کے ہمراہ تکلیف فرمائین کچھ ضروری
امور عرض کرنا ہین امیر مع سب سردارون کے درویش کے ہمراہ چلے تھوڑی دور چل کے
امیر نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ عمرو عیار کہان ہین درویش نے عرض کی حضور وہ بھی آجائینگے

یہ ذکر تھا کہ دیکھا سامنے سے خواجہ چلے آتے ہین امیر نے کہا خواجہ کہان گئے تھے عمرو نے عرض کی مین
اس قریہ مین چلا گیا تھا یہ کہکے امیر کے ہمراہ ہوئے امیر راہ طی کرکے جبال ابیض پر پہونچے درویش نے امیر کو
بڑے اعزاز سے بٹھایا بہت خاطر سے پیش آیا عرض کی ای شہریار شکر ہی پروردگار عالم کا کہ اسوقت اتنے
مسلمان یہان جمع ہین فقیر کی تجہیز و تکفین بہت اچھی طرح سے ہو جائیگی یا صاحبقران اب فقیر اس عالم فانی
کو چھوڑتا ہی اہل دنیا سے منہ موڑتا ہی آپ سے اتنی التجا ہی کہ اپنے ہاتھ سے اس خاکسار کو مٹی دیجئے گا
کہ آپ کی شرکت سے اس عاجز کی مغفرت ہو جائیگی امیر نے کہا ای زاہد یہ کیا کہتے ہو درویش
نے عرض کی کہ اب ساغر عمر اس فقیر کا ملو ہو چکا عنقریب چھلکا چاہتا ہی کیونکہ شب کو اتنا سے
خواب مین ایک مرد بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ ای زاہد قناعت پسند اب وہ وقت قریب آیا
ہی جسکی خبر تمکو بہت عرصہ ہوا کہ دیگئی تھی امیر نے فرمایا کہ ای زاہد خبر کیسی درویش نے عرض کی یا صاحبقران
جب مین نے لہو و لعب دنیا کو ترک کیا اور اس پہاڑ پر آکے مصروف عبادت ہوا تو یہی مرد بزرگ جو شب
کو میرے خواب مین آئے تھے اس روز بھی خواب مین تشریف لائے اور بہت سے کلمات تحسین فرمائے
اور ارشاد کیا کہ ای زاہد قناعت پسند تم بہت دنون اس کوہ پر مصروف عبادت رہوگے ایک دن
ایسا آئیگا کہ صاحبقران ثانی کسی ضرورت سے تمھارے پاس تشریف لائینگے پھر ایک آفت مین مبتلا
ہو جائینگے تم انکی مدد کروگے اسی روز تم جان بحق تسلیم ہوگے پس ای شہریار وہ آج ہی کا دن ہی اور
وہ بزرگوار برائے یاد دہانی شب کو خواب مین تشریف لائے تھے امیر نے کہا ای زاہد بڑے افسوس کی
بات ہی کہ ہمارے تمھارے اچھی طرح ملاقات بھی نہونے پائی درویش نے کہا جو مرضی پروردگار کی
درویش رو بقبلہ لیٹا چاہتا ہی گلیم سے منہ ڈھانپ کے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کرکے کہ خواجہ عمرو
قریب درویش کے آئے اور کہا ای زاہد قناعت پسند مجھے تمھارے جان بحق تسلیم ہونے کا
بڑا قلق ہوگا مگر مشیت پروردگار سے مجبور ہون کیا کرون لیکن ایک بات تجھسے پوچھتا ہون درویش
نے کہا خواجہ فرمائیے خواجہ نے کہا اگر پوشیدہ نکرو تو مین کہون درویش نے کہا خواجہ مین آپسے پوشیدہ
نکرونگا صاف صاف کہدونگا خواجہ نے کہا آپ کو میری وضع سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ مین ایک مفلس
ہون اگر مرد تونگر ہوتا تو ہرگز آپ سے نہ کہتا کیونکہ یہ بھی ایک کار ثواب تھا مجھے ہرگز عذر نہوتا مگر اب
مین آپ سے یہ عرض کرتا ہون کہ اگر آپ نے اپنی عمر مین کچھ روپیہ جمع کیا ہو تو وہ مجھکو مرحمت فرمائیے
مین آپ کی فاتحہ وغیرہ دلاتا ہونگا درویش نے مسکرا کے کہا کہ خواجہ مین نے آپ کا حق پیشتر ہی
رکھ چھوڑا تھا آپ میرے بعد کوٹھری کے اندر تشریف لیجائیے گا وہان جو کچھ ہو آپ لے لیجئے گا
وہ آپ کا حق ہی خواجہ اسی وقت کوٹھری مین پہونچے دیکھا ایک جانب جواہرات بیش قیمت کا انبار
لگا ہی ایک جانب روپیون کا ڈھیر ہی ایک طرف اشرفیان بے حد رکھی ہین خواجہ نے جال
الیاسی نکال کے مارا ہاتھ بھر مٹی ہمیشہ کے نذر زنبیل کی پھر خیال آیا خواجہ یہ تو تم نے لیا
مگر اسباب ضروری جو درویش کا ہی یہ کیا ہوگا یہ جو خیال دل مین آیا وہین سے پکار کے آواز دی
ای زاہد قناعت پسند ابھی دم روکے رہنا ایک بڑی ضروری بات تجھسے کہنا ہی امیر حمزہ اور
بدیع الزمان وغیرہ ہنس رہے ہین کہ خواجہ کی طمع بعض وقت بری معلوم ہوتی ہی

ایک شخص تو اپنی جان سے جاتا ہی انکو مسخرا پن سوجھا ہی امیر نے کہا مین منع کیے دیتا ہون کہ خواجہ باز آئیے
امیر نے اشارے سے منع کیا خواجہ عمرو نے منھ پھیر لیا اور درویش کے پاس جاکے کہا ای
زاہد قناعت پسند یہ تو تمنے میرا حق مجکو دیا مین یہان سے جاکے قبر کھودنے والون کو دیدونگا تمھارا
فاتحہ پھر ہو جائیگا اگر کہو یہ اسباب جو تمھارے روزمرہ کے کام کا ہی اسکو لیکے لشکر مین جاکے
اسی وقت فروخت کر دونگا جو کچھ دام آوینگے تمھارا فاتحہ دےکے وہی کھانا کسی کے ہاتھ فروخت
کر دونگا تمھاری روح کو ثواب فاتحہ بھی پہونچ جائیگا اور دام بھی واپس آجاوینگے اسی طرح ہمیشہ
تمھارا فاتحہ دلاتا رہونگا درویش نے مسکرا کے کہا خواجہ تمھین میرے کل مال و اسباب کا اختیار
ہی جو چاہے سو کرو خواجہ بہت خوش ہو گئے اور کہا خدا تمکو غریق بحر رحمت کرے اب دیر نہ کرو دنیا
مقام زشت ہی تم فقیر اللہ کے ہو جلدی دنیا سے کوچ کرو مین اس بوریے کو اٹھالون جسپر تم لیٹے ہو
ذرا احتیاط سے لیٹے رہنا کہ بوریہ کہنہ ہی کہین سے نکل نہ جاوے کہ نقصان عظیم ہو درویش نے مسکرا
کے آنکھین بند کین اور کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا صاحبقران وغیرہ کو سلام کیا ایک ہچکی لے کر
راہی ملک جنان ہوا امیر نے بہت افسوس کیا اور سردارون نے بھی درویش کے واسطے اشک حسرت
بہائے صاحبقران نے موافق حکم شرع درویش کو غسل دے کر کفن پہنایا جہان پر زاہد نے اپنی
قبر کا پتہ دیا تھا وہان جاکر تھوڑی زمین کھودی ایک قبر نمایان ہوئی امیر نے درویش کو اس
قبر مین دفن کیا اور محزون و غمگین پہاڑ سے اُترے کرب غازی نے کہا اب بہتر یہ ہی کہ طرف لشکر کے
تشریف لے چلیے معلوم نہین انکا کیا حال ہوا خدا جانے کیا گذری ہو امیر نے بھی قبول کیا اور سب لوگ
لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاوے گا۔

اب کیفیت علامہ بن دمامہ کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جو زاہد قناعت پسند کو میدان مین دیکھکر بخوف جان غرق زمین ہو کر فرار ہوئی تھوڑے عرصہ مین اپنے باغ
مین آکے پہونچی یہان کنیزین اسکی منتظر تھین جیسے ہی اسکو آتے دیکھا اٹھ کے سلام کیا عرض کی اے ملکۂ عالم لشکر اسلام
کیونکر مقابلہ ہوا سبب کو آپ نے کیا سزا دی علامہ بن دمامہ نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا کہ کیا بیان کرون مسلمانون
نے عاجز کر دیا انپر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہی انکی مدد غیب سے ہوتی ہی کنیزون نے عرض کی واری خداوند
افلاک کوئی ایسی تقدیر نہین کرتے کہ مسلمان غارت ہو جائین علامہ بن دمامہ نے کہا کہ خداوند افلاک
برائے نام خداوند ہین ورنہ جو سامری و جمشید کو منظور ہوتا ہی اسکا ظہور ہوتا ہی مین تو افلاک
کی بھی مدد نہ کرونگی کسی مقام محفوظ مین جاکے پوشیدہ ہونگی ساری خداوندی کھلجائیگی میری
وجہ سے اتنے دنون اسنے تئین خداوند مشہور کیا لوگون سے سجدہ کرایا اب دیکھون کیا بنا لیتے
ہین اپنی جان مسلمانون کے ہاتھ سے کیونکر بچاتے ہین کنیزون نے عرض کی آپ کہان تشریف
لیجائینگی علامہ بن دمامہ نے کہا میرا قصد ہی کہ مین طلسم بہارستان سلیمانی مین جاکر رہون
وہان کسی کا گذر نہین ہو سکتا ہی کنیزون نے کہا کہ آپ کے اس باغ مین کون آسکتا ہی اول تو یہ
باغ نظر مردمان سے پوشیدہ دوسرے بڑے بڑے ساحر نگہبان تیسرے آپ سحر مین یکتائے زمانہ
اگر کوئی چلا بھی آئیگا تو آپ کے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگا علامہ بن دمامہ نے جواب دیا کہ سبب

باتیں تو سچ ہیں مگر تم لوگ تو نہیں واقف ہو مسلمان بلاے ہیں اگر کوئی شخص انسے بھاگ کے زمین
کے نیچے پوشیدہ ہو تو یہ لوگ وہان بھی اُسکو چین نہ لینے دین عیار ایسے ایسے بلاے روزگار ہیں
جنکے ہاتھ سے امان پانا دشوار ہی نہ میرا سحر اُنکے مکر سے مجھے بچا سکتا ہی نہ باغ کا پوشیدہ ہونا اُسکے
آنے کو مانع ہی نہ نگہبان روک سکتے ہیں کنیزون خاموش ہو رہین علامہ بن دمامہ نے اُسی وقت اپنے
جانے کی تیاری کرنا شروع کی تھوڑے عرصے کے بعد کنیزون سے مخاطب ہوکے کہا کہ تم لوگ یہان
بعیش و آرام رہو مین طلسم بہارستان سلیمانی مین جاتی ہون وہان سے خداوند کو سجدہ کر دنگی بعیش
و آرام رہونگی تم لوگ یہان حفاظت کرنا کسی کے دام مکر مین نہ پھنسنا یہ کہکے ایک تخت سحر بنایا کچھ اسباب
سحر جو ضروری تھا وہ ہمراہ لیا اور تخت اُڑا کے طرف طلسم بہارستان سلیمانی کے روانہ ہوئی اُسکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی لکھی جاتی ہی

کہ امیر نے جو درویش کو دفن کرکے فراغت پائی تو کرب اور بدیع الزمان وغیرہ نے عرض کی کہ اب لشکر کیطرف
چلنا ضروری ہی کہ اُنکی کیفیت بہت دنون سے معلوم نہین ہوئی ہی امیر نے بھی اس بات کو پسند کیا اور مع سب
سردارون کے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان یہ واقعہ گذرا کہ جب امیر کو گئے بہت دن گذر گئے
تو ایک روز زمرد نے بختگان سے کہا کہ ای وزیر خوش تدبیر قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ حمزہ بھاگ
گیا بختگان نے عرض کی مین تو نہین کہ سکتا ہون کیونکہ آجتک یہ امر نہین ہوا ہی زمرد نے کہا پھر کیا وجہ
کہ آجتک شکار کھیل کے نہین آیا بختگان نے جواب دیا کہ آپ اس مضمون کی ایک عرضی افلاک جادو
کو تحریر کیجیے کہ حمزہ نے مجھ سے رخصت لی تھی مدت رخصت ختم ہوگئی لیکن ابھی تک حمزہ نہین آیا
ہی کچھ تھوڑا سا لشکر اُسکا جو اسیر ہونے سے بچا ہی وہ اب تک یہین موجود ہی اب جو آپ
ارشاد فرمائین وہ کیا جاے زمرد نے اس راے کو بہت پسند کیا اور اسی مضمون
کی عرضی لکھکر پاس افلاک جادو کے روانہ کی جب نامہ دار زمرد شاہی زیر قلعہ طول افلاک جادو
پہونچا ایک شخص نے اسکو روکا کہا تو کہان جائیگا نامہ دار نے جواب دیا کہ مین عرضی زمرد شاہی
کی لایا ہون خدمت مین خداوند افلاک جادو کی جاونگا اُس آدمی نے نامہ دار کو وہین ٹھہرایا عرضی
اُس سے لیکر پاس افلاک جادو کے آیا عرضی پیش کی زبانی بھی کہا کہ یہ عرضی زمرد شاہی نے
ایک ساحر کے ہاتھ بھیجی تھی افلاک نے لفافہ کو چاک کیا عرضی پڑھی کیفیت معلوم ہوئی
افلاک نے اُسی وقت میر منشی کو طلب کیا میر منشی حاضر ہوا اُسنے جواب عرضی کا اسطرح لکھوایا
کہ ہماری طرف سے زمرد کو لکھو کہ اب لشکر کو تباہ کرے جب حمزہ شاہی آئیگا وہ بھی سزا پائیگا بہتر یہی
کہ آج شام کو طبل جنگی بجوا دیا جاے کل قدرت بھی تیری مدد کرینگے خود تشریف لائینگے جب جواب
تحریر ہوچکا افلاک نے اُسی شخص سے کہا کہ جو ساحر عرضی لایا تھا اُسے یہ کاغذ جاکر دو اور زبانی یہ بات
کہو کہ خبردار تباہی مسلمانان مین دریغ نہ کرے قدرت براے مسلمانان تقدیر فنا کرچکے اُس آدمی نے
وہ عرضی نامہ دار زمرد کو دی اور زبانی بھی کہا نامہ دار جواب لےکر پاس زمرد کے آیا زمرد نے جواب
کو پڑھا بختگان سے کہا بختگان نے کہا اب دیر نہ فرمایئے طبل جنگی بجوایئے کل خداوند افلاک خود
تشریف لائینگے لشکر اسلام مین ایک ذیکیات باقی نہ رہیگا زمرد شاہی نے حکم دیا طبل جنگی بجے کل ہم

لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے حسب الحکم اسکے لشکر مین طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے حاضر تھے یہ خبر پاکے روانہ ہوئے خدمت مین بادشاہ لشکر اسلام کے آئے دعا وثنا ے شہنشاہی بجا لائے باتھ باندھ کے عرض کی حضور زمردشانی نے طبل جنگی بجوایا ہی ارادہ اس کافر کا یہ ہی کہ صبح کو میدان مین آکے معرکہ آرا ہو بادشاہ لشکر اسلام کو یہ خبر سنکے تردد ہوا امیر واردن سے فرمایا کہ اس کافر نے ایسے وقت پر طبل جنگی بجوایا ہی کہ صاحبقران تشریف نہین رکھتے خیر جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی نقارہ زری بجے یہان بھی طبل سکندری پر چوب پڑی دونون لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر اب کیفیت افلاک جادو کی عرض کیجاتی ہی کہ جب اسنے زمردشانی کی عرضی کا جواب یہ لکھوا کر بھیجا تو ایک ساحر کو حکم دیا کہ اسی وقت ملکہ علامہ بن دمامہ کے باغ مین جا اور اسنے یہ سب کیفیت بیان کر اور ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر دیا کہ اے ملکہ عالم جسطرح ہوسکے اپنے تئین جلد پہونچاؤ یا کوئی دوسری تدبیر کرو کہ مسلمان امان نہ پائین یا گرفتار ہون یا مارے جائین یہ رقعہ دے کر اس ساحر کو روانہ کیا چلتے وقت ایک قفس بھی اسکو دیدیا اور کہا کہ جب قریب باغ پہونچنا تو اس قفس کی کھڑکی کھولنا ایک طائر سفید رنگ نکلے گا اسکو یہ نامہ دیدینا کیونکہ ملکہ نگاہون سے پوشیدہ ہی وہ ساحر طرف بیابان علامہ بن دمامہ کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین وارد بیابان ہوا قفس کی کھڑکی کھولی طائر سفید رنگ باہر آیا ساحر نے اسکو چھوڑ دیا طائر تھوڑی دور جا کے غائب ہوگیا ساحر وہین بیٹھ گیا دم بھر کے بعد طائر اسکے سامنے آیا اور کہا کہ اے شخص علامہ بن دمامہ کی مین کنیز ہون میری طرف سے خداوند کو سجدہ کرنا اور عرض کردینا کہ ملکہ عالم بجرت مسلمانان طلسم بہارستان سلیمانی مین تشریف لے گئین یہان حمزہ آیا تھا اس سے مقابلہ ہوا مصاحبان ملکہ عالم قتل ہوگئے ناہر قناعت پسند نے امیر ثانی کی مدد کی اب ملکہ عالم کا یہان آنا بہت دشوار ہی ساحر وہان سے واپس آیا افلاک جادو سے جو کیفیت گذری تھی حرف بحرف بیان کی افلاک کو بڑا صدمہ ہوا اسی وقت ایک رقعہ زبرجد نگار جادو کو لکھا کہ یہ ملعون بھی دعوے خدائی کرتا ہی مضمون اس رقعہ کا یہ تھا کہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہی مین نے زمردشانی کی مدد کی تھی وہ بھی پسر خداوند ہی خود بھی اپنے ملک مین خدائی کرتا تھا لہذا آپ بھی تشریف لائیے شریک جنگ ہوجائیے یہ نامہ زبرجد نگار کو لکھکر افلاک جادو تو شراب خواری مین مصروف ہوا یہان لشکر اسلام اور لشکر زمرد مین رات بھر سامان جنگ رہا جب سلطان زرین لباس مشرق نے عزم سیر ظلمت سرائے عالم کیا اور عابد شب زندہ دار ماہ نے سیاہی شب کو پوشش بیت الحرام جان کے سر سجدہ غروب مین جھکایا اور رونمائی عالم مین خورشید فلک نے اپنے نور کرامت ظہور سے دنیا کو منور کیا لشکر اسلام مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی نسیم سحر چلنے لگی شوالون سے گھنٹ اور ناقوس کی صدائین آنے لگین اہل لشکر اسلام نے فریضہ صبح سے فراغت حاصل کی لشکر تیار ہوا بادشاہ برآمد ہوئے نعرہ بسم اللہ سب کی زبان سے نکلا بادشاہ و لشکر اسلام بصد کروفر اسپ صبا رفتار پر سوار ہوئے طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے ادھر سے لشکر زمردشانی کی آمد ہوئی سب نے دیکھا کہ آگے آگے چار فیلبان مست پر ایک تخت زبرجد کسا ہوا ہی اسپر زمردشانی بصد نخوت و غرور بیٹھا ہی پہلو مین بختگان موجود ہی عقب مین ایک خواص مگس رانی کرتا ہوا آتا ہی اس طور سے زمردشانی میدان مین آکے ٹھہرا صفین بچھنے لگین کہ

ایک بار ہوا سے سرد چلی یا سامری یا جمشید کی صدائین آئین سب نے دیکھا افلاک جادو ایک تخت
طلائی پر سوار اژدہائے خونخوار تخت اٹھائے بہت سے ساحر اسکے پیچھے باز بط قرقرے پر سوار آہسین
سحر آزمائی کرتے ہوئے چلے آتے ہین نقاب چہرہ افلاک پر پڑی ہے یہ بھی ایک سمت آکر ٹھہرا کہ ایک طرف
سے ابر تیرہ و تار اٹھا بجلیان چمکنے لگین رعد گرجنے لگا وہ ابر تھوڑی دور آکے متفرق ہوا سب نے
دیکھا زبرجد نگار جادو ایک اژدہے پر سوار پیچھے ساحرون کی قطار کھینچتا ہوا افلاک کے برابر آکے اترا
افلاک نے مزاج پوچھا اُسنے بکبر و نخوت جواب دیا کہ قدرت کے مزاج پوچھنے کی احتیاج نہین ہر وقت
اچھا رہتا ہے آج تو مجھے تکلف کی بات ہے یہ نہین خداوند ایک جگہ میرا ان خوب مل بانٹ کے
خدائی ہوگی مگر جسکی مین تقدیر کرون سب اُسی کے تابع رہین افلاک نے کہا یہی میرا بھی
قول ہے زمرد نے چاہا کہ مین بھی کچھ کہون بختگان نے کہا آپ چپکے بیٹھے رہیے ایسا نہو کوئی بات
آپ کی آن کے خلاف ہو تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے زمرد خاموش ہو رہا افلاک و زبرجد نگار جادو مین
دو دو چونچین ہو گئین سب کج بحثی موقوف ہوئی تو افلاک جادو نے کہا ای زبرجد نگار جادو تم کس کس
شخص کو ہمارے مقابلہ لائے ہو زبرجد نگار جادو نے کہا میرے ساتھ چار پہلوانان صف شکن تیغ زن
ایسے موجود ہین جنکا نظیر دنیا مین ممکن نہین ایک میرا سپہ سالار اسمام روئین تن فولاد بدن اور
ایک مریخ تیغ زن ایک بدست پیلتن ایک صمصام صف شکن یہ چارون پہلوان ایسے ہین جنکا مثل
ممکن نہین افلاک جادو نے کہا پھر ایک کو میدان مین بھیجو زبرجد نگار جادو نے اسمام روئین تن کی طرف
اشارہ کیا یہ گرز گران لیے ہوئے بڑھا میدان مین آکے سلح شوری دکھائی پکار کے آواز دی ای فرقہ خدا پرستان
تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر طرماس نامی ایک پہلوان نے رخصت لی
اور میدان مین آیا اسمام نے وار گرز کا کیا طرماس نے خالی دیا تلوار کھینچ کے چاہا اسپر وار کرون
اُسنے دوسرا وار گرز کا کیا کہ سر پر طرماس کے پڑا زخم کاری لگا قریب تھا کہ چکر کھاکے گھوڑے
سے زمین پر گر پڑے کہ اُسکے ساتھ والے اُسکو لے گئے اسمام نے پھر پکار کے آواز دی لشکر اسلام
مین سب نے سکوت کیا اسمام نے دوبارہ کہا کہ ای فرقہ خدا پرستان کیا اب تم مین کوئی مرد باقی نہین ہے
جو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر بادشاہ لشکر اسلام کو تاب نہ آئی خود برائے مقابلہ چلے لوگ آ آکے رخصت
طلب کرنے لگے بادشاہ نے کہا مین اب قصد کر چکا یہ باتین ہو رہی تھین کہ صحرائے گرد اڑی سب اسطرف
متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا سب نے امیر ثانی اور بدیع الزمان شاہزادہ
نور الدہر وغیرہ بڑے جاہ و تجمل سے آتے ہین بادشاہ لشکر کو نہایت خوشی ہوئی امیر آکے
لشکر مین داخل ہوئے سب نے کیفیت بیان کی بدیع الزمان نے میدان کی اجازت لی برائے
مقابلہ اسمام آئے اسمام نے وار گرز کا کیا بدیع الزمان نے خالی دے کے خبردار رہکے تلوار لگائی
لیکن تلوار اسکے جسم سے اچٹ گئی بدیع الزمان سمجھے کہ یہ روئین تن ہے تلوار کو نیام مین کیا اسکی کمر زنجیر
مین ہاتھ دے کے کاش زمین سے اٹھا لیا چرخ دینا شروع کیا اور کہا او اسمام شناخت مین
پروردگار کی کیا کہتا ہے اسمام بدانجام نے کچھ جواب نہ دیا بدیع الزمان نے اسکو زمین پر دے
مارا اور ایک پیر اسکا اپنے پاؤن کے نیچے دبایا دوسرا پیر ہاتھ مین لیکر بقوت تمام اُس بدانجام کو چیر کر پھینک دیا

لشکروں سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی اسکے مرنے سے زبرجد کے ہوش اُڑ گئے بدیع الزمان تو تیغ زنی دیکھ
رہے تھے زبرجد نے مریخ تیغزن کو برائے مقابلہ بھیجا مریخ نے آکے نعرہ کیا نورالدہر نے جاکے اسکو بھی
قتل کیا جب افلاک نے یہ کیفیت دیکھی کہا ای زبرجد مین بھی اپنی کل فوج کو حکم دیتا ہون
اور تم بھی اپنے سارے لشکر کو حکم دو کہ یکبارگی نعرہ کرکے لشکر اسلام پر ٹوٹ پڑین زبرجد
نے اپنے تمام لشکر کو حکم دیا افلاک اور زمرد نے بھی کل فوج کو حکم دیا سب یلغر کرکے لشکر اسلام پر چلے
یہان جو سردارون نے یہ کیفیت دیکھی یہ بھی تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہوئی دریاے خون
جوش زن ہوا کافرون کا نشہ ہرن ہوا سر ٹھوکرین کھانے لگے کفار سوے جہنم جانے لگے آب شمشیر کا
مینہ برسنے لگا امیر نے اُس ہنگامہ مین اپنے تئین قریب علمدار فوج پہونچایا علمدار نے سر امیر پہ
وار کیا امیر نے علم فوج کو قلم کیا علمدار کو قتل کرکے قریب تخت افلاک پہونچے ساحرون نے سحر کیا
اسنے بھی کچھ شعبدات دکھائے امیر نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا پڑھ کے تلوار اس نابکار کے سر پر لگائی
اُسنے سپر اٹھائی مگر سپر کیا چیز تھی سپر کو کاٹ کر شمشیر برق تاب تا بکمر آئی اسکے مرتے ہی زمین سے غبار سیاہ
بلند ہونے لگا سنگ باری ہونے لگی صدائین مہیب آنے لگین طیور اڑنے لگے ایک آفت برپا ہوئی
بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من افلاک جادو بود یہ آواز جو زبرجد نگار جادو نے سُنی
افتان و خیزان میدان سے بھاگا امیر صفون کو درہم برہم کرکے قریب تخت پہونچے
بختگان نے کہا ای شہنشاہ بڑا غضب ہوا صاحبقران آگئے زمرد تخت سے کود کے بھاگا بختگان
بھی اُسکے ساتھ ہوا صفون مین چھپ کے یہ تو نکلگیا بختگان اور کچھ اسکے ملازم اسکے ہمراہ ہین کہ ذکر اسکا
وقت پر کیا جائیگا مگر صاحبقران نے جو تخت پر زمرد کو نہ پایا کہا خیر یہ بے ایمان آج بھی فرار ہوگیا کہان
جائیگا ساحرون نے جو یہ کیفیت دیکھی جادو رہا نا شروع کی امیر نے سب کو پناہ دی ساحر رومال سے
ہاتھ باندھ باندھ کر خدمت امیر مین حاضر ہوئے امیر نے سبکو مسلمان کیا خزانہ وغیرہ افلاک کا خواجہ
عمرو نے لوٹ کے نذر ذیل کیا صاحبقران نے کہا خواجہ یہ تو بڑا شخص تھا اسکا خزانہ کہان ہی
خواجہ عمرو نے عرض کی یا امیر خزانہ تو اسکا نہین تھا کچھ مٹی کے لوٹون مین پیسے کوڑیان بھری
تھین وہ مین نے فقرا کو تقسیم کردین امیر مجلس کے چپ ہو رہے بفتح و فیروزی میدان سے پلٹے
بہادرون کو خلعت عطا ہوئے صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی شب بھر تو غازیون نے بعیش بسر کی صبح
کو امیر نے ارشاد کیا کہ خواجہ کچھ یہ بھی خبر ہی کہ زمرد کس طرف بھاگ کر گیا خواجہ عمرو نے عرض
کی مین نے تحقیق نہین عرض کر سکتا پتہ لگاؤنگا خواجہ تو برائے تلاش زمرد بارگاہ سے نکلے لوگون
سے دریافت کرنے لگے مگر اب حال زمرد کا عرض کیا جاتا ہی کہ یہ ملعون جو بھاگا تو اسقدر خوف
امیر غالب تھا کہ تین روز تک برابر بھاگتا ہوا چلا گیا اگر تھکا دم بھر کہین زیر نخل ٹھہر گیا تیسرے
روز گذر اُسکا ایک صحراے عجیب و مقام غریب مین ہوا دیکھا ایک صحراے وسیع بہ از گلزار ہی
ہر چیز نئی ہی شجر پہ بہار ہی انواع انواع رنگ کے پھول کھلے ہین عجائب قسم کے طیور بیٹھے ہین نغمہ سرائی
کر رہے ہین لیکن صحرا عجائبات سے مملو ہی پھول گھڑی گھڑی رنگ بدلتے ہین طائرون کی بھی صورت
تبدیل ہوتی ہو مثل انسان کے آپسمین باتین کرتے ہین زمین کا غبار جو اُڑتا ہو اُس سے رنگ

ظاہر ہوتا ہی زمرد یہ کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی کبھی بختگان سے کہتا ہی کہ یہ کون سی جگہ ہی اسکے عجائبات
سمجھ مین نہین آتے ہین زمرد تو باتین کرتا ہوا جاتا تھا کہ ایک بار آواز آئی ای طائران صحرا برائے سجدۂ خداوند
چلو اس زور سے یہ آواز آئی کہ زمرد کانپنے لگا بختگان سے کہا یہ آواز کسکی ہی بختگان نے کہا نہین
معلوم کہ دیکھا زمرد نے تمام جانور صحرا سے اُڑے درخت غائب ہوے صحرا مین سناٹا ہو گیا نہ وہ
بہار رہی نہ وہ طائر رہے زمرد کو بہت تعجب ہوا تھوڑی دور آگے بڑھا تھا کہ دیکھا ایک کوہ بلوری
سر بفلک کشیدہ بلند اتنا ہی کہ جہان تک نگاہ کام کرتی ہی پہاڑ نظر آتا ہی طرفہ یہ بات ہی کہ پہاڑ پر
درخت جو لگے ہین صفائی کی وجہ سے جڑین تک نظر آتی ہین زمرد نے کہا ای بختگان ایسا پہاڑ
آجتک نگاہ سے نہین گذرا نہین معلوم یہان کون رہتا ہی اس مقام کا کیا نام ہی خداوند یہ لوگ کسکو کہتے
ہین یہ کہہ رہا تھا کہ آدمیون کی آواز کان مین آئی زمرد ادھر متوجہ ہوا دیکھا چند کاہ فروش گٹھے گھاس کے
باندھ رہے ہین زمرد نے پوچھا اس مقام کا کیا نام ہی یہان کا کون حاکم ہی کاہ فروشون نے کہا یہ طلسم
بہارستان سلیمانی ہی کیفیت اسکی آج تک نہین معلوم ہوئی راستہ اسکے اندر جانے کا نہین ملا ہان سال
بھر کے بعد یہان ایک میلہ ہوتا ہی تب ایک دروازہ کھلتا ہی در بند اول تک لوگ جاتے ہین میلے
مین شریک ہوتے ہین ایک قبر بہت بڑی بنی ہی اُسپر بہت تیاری ہوتی ہی شب بھر وہان صحبت حال
و قال رہتی ہی صبح کو جب سب چلے آتے ہین راہ پھر نظر مردم سے غائب ہو جاتی ہی اسقدر تو
ہم بھی جانتے ہین اور کیفیت ہمکو نہین معلوم زمرد نے جو بہارستان سلیمانی کا نام سُنا بختگان سے کہا
کہ مین نے یہ خبر پائی تھی کہ علامہ بن دوامہ یہین آکر پوشیدہ ہوئی ہی کوئی ترکیب ایسی ہو کہ مین بھی اس طلسم
مین جاکر بادشاہ طلسم سے مدد مانگون اگر وہ مدد کرین تو ضرور حمزہ ثانی قتل ہو جائین بختگان نے کہا
آپ زیر کوہ تشریف لیجایئے اور باواز بلند فرمایئے کہ یا خداوند مین آپ کو سجدہ کرتا ہون میری مدد فرما
اور علامہ بن دوامہ کو بھی پکاریئے شاید کوئی ذریعہ ایسا ہاتھ آئے کہ رسائی وہان تک ہوئے زمرد زیر کوہ
گیا پکارنے لگا بہت سی آوازین جب زمرد نے دین اور بہت زاری کی تو ایک شخص نے اسکے پہلو مین سے
آکے پوچھا ای زمرد ثانی کیون فریاد کرتا ہی تو نہین جا سکیگا زمرد اس شخص کے قدمون پر گر پڑا اور کہا
برائے خداوند طلسم میری جان بچایئے مجھے خدمت مین خداوندی کے لے چلیے اُس شخص نے ہنس کے
جواب دیا ای زمرد تیرا خیال کیا ہی خدمت خداوندی مین کون جا سکتا ہی مین ایک ادنی ملازم ہون ایک ملازم
خداوند کے ملازم کا مین اسوقت اپنے مقام پر بیٹھا تھا تیری آواز سُنکر رحم آیا یہان تک چلا آیا زمرد نے
کہا اچھا مجھے اپنے آقا تک لے چلو اُس شخص نے جواب دیا کہ اُن تک بھی تیرا جانا بہت دشوار ہی زمرد نے
جب بہت منتین کین اُس ساحر کو رحم آیا کہا بہتر تو چلکے میرے یہان رہو مین اپنے آقا سے تذکرہ کرونگا
اگر انکی مرضی ہوگی تو مین وہان تک تجھے لے چلونگا زمرد راضی ہوا اُس ساحر نے کہا ای زمرد اپنی آنکھین
بند کر زمرد نے کہا میرے ساتھ میرا وزیر اور چند سردار بھی ہین انکو بھی لے چل ساحر نے تامل کیا زمرد نے
منتین کرنا شروع کین ساحر نے کہا ای زمرد اس طلسم مین کسی کے آنے کی اجازت نہین ہی خیر مین تیری
خاطر سے تجھے لیکر جاتا ہون اگر فرمان شہنشاہی آئیگا کہ اس نووارد کو نکال دو تو مین بھی نہ رکھونگا زمرد
نے کہا تمھین اختیار ہی لیکن میرے ہمراہیون کو بھی لے چلو ساحر مجبور ہوا کہا اپنے ہمراہیون کو بھی بلا لے

زمرد نے سب کو بلا لیا بختگان وغیرہ آئے اس ساحر نے کہا تم سب لوگ آنکھین بند کرو سب نے آنکھین
بند کرلین تھوڑی دیر نگذری تھی کہ ساحر نے کہا آنکھین کھولدو سب نے آنکھین جو کھولین دیکھا نہ وہ پہاڑ
ہی نہ وہ جنگل ہی ایک قصر نہایت معقول گرد کمرے بنے ہوئے باغ بہت وسیع نہرین جاری باغبان اور
باغبانیان بہ زرلباس پہنے درستی چمن مین مصروف ہین زمرد نے بختگان کی طرف دیکھا کہا ای بختگان
یہ خواب دیکھ رہا ہون یا واقعی ہی بختگان نے کہا یہ معاملات طلسم ہین اب آپ بہت اچھے مقام پر ہین
یقین ہی یہان آپ کی مدد کیجائے زمرد نے کہا مجھے بھی یقین ہی اُس ساحر نے زمرد کو ایک کمرے
مین لیجا کر بٹھا دیا دو آدمی اُسکی خدمت کو مقرر کیے زمرد بعیش تمام بسر کرنے لگا مگر اب کیفیت
خواجہ عمرو ثانی کی ملاحظہ فرمایئے کہ یہ جو برائے تلاش زمرد چلے لوگون سے پوچھتے ہوئے قریب کوہ بلورین
پہونچے وہان کاہ فروشون مین یہ خبر پائی کہ زمرد کو ایک ساحر اس طلسم مین لے گیا ہی خواجہ یہ خبر لیکے
ملنے خدمت مین امیر ثانی کی حاضر ہوئے امیر یہان عیش و عشرت مین مصروف تھے خواجہ عمرو
نے آکر کل کیفیت بیان کی امیر نے حکم دیا کہ لشکر مین سامان سفر درست کیا جائے ہم طرف
طلسم بہارستان سلیمانی کے کوچ کرینگے لشکر مین سامان سفر درست ہوا شام ہوتے ہوتے امیر نے
وہان سے کوچ کیا بعد قطع منازل و طے مراحل امیر زیر کوہ بلورین پہونچے لوگون سے دریافت کیا
کہ نامہ طلسم مین کسطرح سے بھیجین لوگون نے عرض کی اسکا راستہ کسی کو آج تک نہین معلوم ہوا
ہان سال بھر کے بعد ایک میلہ ہوتا ہی تو اُس روز ایک دروازہ نمایان ہوتا ہی اہل شہر شریک ہوتے
ہین وہ میلہ شب بھر رہتا ہی جب صبح کو سب میلے سے واپس آتے ہین دروازہ پھر غائب ہو جاتا ہی
یہ بھی سُننے مین آیا ہی کہ وہ میلہ خاص طلسم مین نہین ہوتا ہی بلکہ در بند اول پر ہوتا ہی امیر نے پوچھا وہ
میلہ کون کرتا ہی ان لوگون نے کہا مالک در بند اول کی طرف سے ہوتا ہی ہم اُسکا نام نہین جانتے
امیر نے دریافت فرمایا کہ طلسم کا بادشاہ کون ہی سب نے عرض کی ہم اتنا جانتے ہین کہ کوئی
حکیم ہی نام نہین معلوم امیر خاموش ہو رہے اُن لوگون کو رخصت کیا اپنی بارگاہ مین آئے سب سرداروں کو
جمع کیا اور کہا کہ نامہ اس طلسم مین بھیجنے کی تدبیر کیجو مگر ہو سب نے موافق اپنی عقل کے رائے
دی مگر کرب غازی نے کہا آپ نامہ تحریر فرمایئے مین لے جاؤنگا امیر نے نامہ تحریر کیا مضمون یہ تھا
کہ ای پناہ بخش زمرد کو ہمارے حوالے کر دو یا اپنے طلسم سے نکال دو ہم اس مکار کو بے مسلمان کیے
نہ چھوڑینگے اور اگر مسلمان نہوگا تو قتل کرینگے یہ نامہ کرب غازی کو دے کر رخصت کیا
کرب غازی نامہ لے کر روانہ ہوئے زیر کوہ بلور پہونچے آواز دی ای پناہ بخش زمرد مین نامہ
امیر ثانی کا لایا ہون جب دو تین آوازین دین ایک شخص نے زمین سے سر نکالا کہا ای کرب غازی
کیا کہتے ہو کرب غازی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرا نام اسکو کیونکر معلوم ہو گیا کرب نے پوچھا ای شخص تجھے میرا
نام کیونکر معلوم ہو گیا اس شخص نے جواب دیا کہ یہ طلسم بہارستان سلیمانی ہی ہر در بند پر ایک وزیر
خداوند موجود ہی جو امر کہ ہونے والا معلوم ہوتا ہی اسکی خبر ایک ہفتہ پیشتر سب کو ملجاتی ہی کرب غازی
نے کہا یہ نامہ امیر کا مین لایا ہون پناہ بخش زمرد کو پہونچا دے اس شخص نے کہا ای کرب غازی
اب زمرد کی نسبت کچھ کلام نہ کرو زمرد ایسی جگہ اب پہونچا ہی کہ اگر ہزار تدبیرین اب کوئی کرے

تو بھی زمرد کو نہ پاسکے زمرد کو یہان سے نگہبان جادو ملازم وزیر خداوند لیگیا اُسنے جاکر وزیر سے زمرد کو
دلوایا اُنھون نے بہت بڑے اعزاز سے اُسکو اپنے پاس رکھا ہو کرب غازی نے کہا وزیر صاحب کا نام
کیا ہو اُسنے جواب دیا کہ جمشید نام ہو کرب غازی نے کہا یہ نامہ جمشید کو دیدو اُسنے کہا
تم یہان توقف کرو مین پہلے دریافت کرون اگر اجازت ہوگی تو تمسے نامہ لیجاؤنگا کرب غازی تو وہان
ٹھیرے رہے وہ ساحر تھوڑی دور جاکے غائب ہوگیا گھڑی بھر کے بعد آکے کرب غازی سے کہا آپ بھی
تشریف لیچلیے جمشید ثانی نے بلایا ہو کرب اس ساحر کے ساتھ ہوئے تھوڑی دور لیجاکر اُس ساحر نے
کرب غازی سے کہا آپ آنکھین تو بند کرین کرب غازی نے آنکھین بند کرکے فوراً کھولدین دیکھا تو
نہ وہ صحرا ہو نہ وہ پہاڑ ہو ایک شہر بہت آباد دوکانین معقول اہل شہر خوشحال کرب غازی کو بہت تعجب
ہوا کہ سامنے سے کچھ سوار کچھ پیدل ایک گھوڑا لیے ہوئے آئے جو لوگ سوار تھے وہ پیدل ہوئے
کرب غازی کو سلام کیا عرض کی ہمکو جمشید ثانی نے براے استقبال حضور بھیجا ہو خود دروازے
تک تشریف لائے ہین آپ کا انتظار کر رہے ہین کرب غازی بہت خوش ہوے اپنے جی مین
کہتے ہین کہ یہ لوگ نہایت مہذب ہین براے استقبال جو لوگ آئے تھے اُنھون نے کرب غازی کو
گھوڑے پر سوار کیا آپ پیادہ پا ہمراہ چلے راہ طی کرکے قریب مکان جمشید ثانی پہونچے کرب نے دیکھا
ایک مکان رفیع الشان بڑے تکلف کا بنا ہو ملازم نگہبان بہت ہین کرب غازی کو دیکھکر کھڑے
ہوگئے سب نے سلام کیا کرب غازی نے جواب سلام دیا پھاٹک کے پاس جمشید ثانی
تنس پر سوار ہوکے آیا کرب غازی کو دیکھکر تنس سے اترا کرب غازی بھی گھوڑے سے اتر کے
صاحب سلامت ہوئی جمشید نے کہا آپ نے کیون تکلیف فرمائی کسی ملازم کو بھیجدیا ہوتا کرب نے کہا
تکلیف تعمیل حکم امیر مین نہین ہوتی البتہ آپ کو تکلیف ہوئی جمشید نے باعزاز تمام کرب غازی کو
اپنی بارگاہ مین لاکر بڑے اعزاز واکرام سے بٹھایا کرب غازی نے نامہ امیر کا دیا جمشید نے
نامہ پڑھا کہا ای کرب مادار مین آپ کہا اسکا جواب بروز عرس دونگا کرب غازی نے کہا عرس کے
کتنے روز باقی ہین جمشید نے عرض کی دو روز درمیان مین باقی ہین آپ کو مع جملہ سرداران غازی
تکلیف فرمانا ہوگا اور میری طرف سے دست بستہ صاحبقران سے فرما دیجیے گا کہ آپ بھی تشریف
لائیے کمترین کی عزت بڑھایئے کرب غازی نے منظور کیا جمشید سے رخصت ہوے جمشید نادر والا
ہمراہ آیا ایک ساحر کو ہمراہ کردیا ساحر نے تھوڑی دور پہونچ کے کہا آپ آنکھین بند کیجیے کرب نے آنکھین
بند کین لیکن بہت جلدی کھولدین دیکھا مین اسی مقام پر کھڑا ہون جہان سے گیا تھا گھوڑا بھی اُسی
مقام پر کھڑا ہو کرب غازی گھوڑے پر سوار ہوے خدمت امیر مین آئے کہا مین نامہ دے آیا
جواب دینے کے لیے جمشید ثانی نے بروز عرس وعدہ کیا ہو بلکہ تمام سردارون کو بلایا ہو اور آپ کی
خدمت مین بھی عرض کی ہو کہ از راہ غریب نوازی تشریف لائیے کمترین کی عزت بڑھایئے امیر
نے کہا مین نہین جاؤنگا اور سب کو اختیار ہو کرب غازی نے کہا جمشید ثانی بہت با تہذیب اور
عقلمند ہو عجب نہین جو بروز عرس وہ زمرد ثانی کو حوالے کردے امیر نے کہا اچھا ہوگا اگر یون نہ
دیگا تو خیر ورنہ بزور شمشیر اُس سے چھین لینگے کرب غازی نے کہا وہ خود ہی دے دیگا

صاحبقران نے سب سردارون سے مخاطب ہوکے کہا میرا دم گھبراتا ہے برائے شکار جاؤنگا بہت
جلد آؤنگا سردارون نے کہا بہت مناسب ہے آپ تشریف لیجائین امیر اور خواجہ عمرو ثانی ہمراہ مع
چند ملازمان جانباز کے برائے شکار روانہ ہوئے جملہ سردار اور بادشاہ لشکر اسلام مصروف
عیش ہوئے جب وہ دو روز گذرے تو لشکر اسلام مین سب نے دیکھا کہ کوہ بلورین جو معلوم ہوتا
تھا اسکا تو نشان بھی نہین ہے ایک پھاٹک رفیع الشان طلائی دکھائی دیتا ہے ایک چاردیواری بلور کی
معلوم ہوتی ہے تماشائی جوق جوق گروہ گروہ چلے آتے ہین دکاندار دکانین لیے ہوئے جاتے
ہین ارباب نشاط جو پہلون مین بیٹھے ہوئے برائے سیر چلے جاتے ہین کرب نامدار نے سب
سردارون سے کہا جن جن صاحب کے مزاج مین آئے میرے ہمراہ تشریف لے چلین نامہ کا جواب
بھی لینگے میلے کی سیر بھی دیکھین گے بدیع الزمان نے کہا مین چلونگا شاہزادۂ نورالدہر بھی
چلنے پر آمادہ ہوئے بادشاہ لشکر سے کہا کہ آپ کی خدمت مین بھی جمشید نے عرض کی تھی بادشاہ نے
کہا مین نہین جاؤنگا آپ لوگ تشریف لیجائیے کرب غازی اور بدیع الزمان اور شاہزادۂ نورالدہر
مع اور چند سردارون کے برائے سیر چلے بادشاہ لشکر مین رہے یہ لوگ تھوڑی دیر مین راہ طے
کرکے میلے مین پہونچے دیکھا میدان بڑے تکلف سے آراستہ ہے بدیع الزمان نے چاہا میلے کی کیفیت
دیکھین کرب غازی نے کہا پیشتر جس کام کے واسطے آئے ہین اُس کام کو انجام دے لین
بعد مین جیسے مہمان ہین اُس سے اجازت لے لین پھر میلے کی سیر کرین بدیع الزمان نے منظور کیا
اور طرف جمشید کے چلے لوگون سے دریافت کیا کہ جمشید سے کہان ملاقات ہوگی سب نے پتہ دیا
کہ آپ کو آگے بڑھئے ایک مقبرہ ملیگا وہین جمشید ثانی وزیر خداوند سے ملاقات ہوگی کرب غازی اور
بدیع الزمان وغیرہ آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک مقبرہ سنگ سفید کا دکھائی دیا یہ جملہ سردار
اُس مقبرے کے اندر آئے عجب سامان مکلف نظر آیا مقبرے کو خوب سجا پایا سامان روشنی
ہو رہا ہے دیوارون مین گلاس برائے روشنی لگائے ہین تھا تھر بندی ہو رہی ہے روشین مہندی
کی برابر کیجاتی ہین مقبرے مین چھوٹی چھوٹی کیاریان خوشبودار درختون کی بہ کمال آراستگی بنی ہین ایک
تکیہ بہت بڑا استادہ ہے طلائی چوبین زربفتی تکیے مقیش کے جھالردار آویزان ہین اُس تکیے کے مردان
خوش لباس تاج شہریاری سرون پر رکھے ہوئے ایک جانب بیٹھے ہین ایک طرف درویشان
تارک الدنیا شنگرفی کرتے پہنے نیلی تہبند باندھے ہوئے گردن مین بعض کے آگے کشکول گدائی
رکھا بعض برہنہ سر ہین گھونگھر والے بال بیٹھے جھوم رہے ہین ایک جانب عوام کا مجمع ہے چبوترے سے
ملا ہوا ایک حجرہ ہے اُسمین جھاڑ فانوس مردنگ قرینے سے اپنے اپنے مقام پر آراستہ ہین قبر پہ ایک چادر
مخمل کاشانی کی پرزری ہوئی پڑی ہے اُسپر پھولون کی چادر ایک سہری طلائی اُسمین لڑیان پھولون کی
گندھی ہوئی آویزان عود و عنبر روغن جو پہلے آتا ہے قبر کے پاس جاتا ہے مجاوران درگاہ حاضر
ہین نذرین لے رہے ہین تبرک دے رہے ہین کسی نے کوئی مراد مانگی کسی نے خالی فاتحہ
پڑھا کوئی جاکے قبر کے پاس خاموش بیٹھ کے اشک حسرت بہانے لگا کوئی طواف قبر کرتا ہے کوئی
آستانہ پہ سر دھرتا ہے کرب غازی و بدیع الزمان وغیرہ یہ کیفیت دیکھتے ہوئے اُس چبوترے کے

تشریف لائے جمشید نے جو کرب غازی وغیرہ کو آتے دیکھا براے تعظیم کھڑا ہوا اور بر اسے
استقبال تا لب فرش آیا بڑے اعزاز و اکرام سے سب سرداروں کو لیگیا فرش نفیس بچھا تھا اپنے
پاس سب سرداروں کو بٹھایا ہر ایک کی مزاج پرسی کرکے عرض کی حضور آپ ہی کا انتظار تھا اب کچھ
رسم معمولی ہوگا آپ حضرات نے بڑی تکلیف کی اس خاکسار کی عزت بڑھائی بدیع الزمان
وغیرہ اس تقریر اور تہذیب پر بہت خوش ہوئے جمشید ثانی نے ارباب نشاط کو طلب کیا قوال
محفل مین آتے آتے ہی ساز ملاتے بعد سوز و گداز ایک غزل گنگنانے شروع کی چونکہ صحبت اہل
تصوف ہے تارک الدنیا جمع ہین تصوف کے اشعار کی سب نے فرمایش کی قوالون نے یہ غزل گائی غزل

ای گل از نقش کف پاے تو دامان ترا
رونق صبح بہار است گریبان ترا

جذبۂ نظم دلم کار گر افتاد بہار
ای شناسم اثر گرمے پنہان ترا

چشم آغشتہ بخون بین ز خلوت بدر آے
تا ربائی دل از ناز پشیمان ترا

فرصت باد کہ سر در سر و کار تو کنم
پردہ ساز بود زمزمہ سنجان ترا

گلفشان کردہ صبا سر دہ دامان ترا
ہر قدر شکوہ کہ در حوصلہ گرد آمدہ بود

غلطہ غربال کند مغز نمکدان ترا
راحت دائمی ذوق طلب نازم

اینک ابر شفق آلودہ گلستان ترا
بہ غم از سیلی سنگ تپش کرد کبود

آفتاب لب بام ایم شبستان ترا
فارغش ساخت ز حسرت پیکان غالب

تا ز خون نیم از زین پردہ تحقیق باز دہد
گوئی گردیدہ گستین غم چوگان ترا

ند مد بوے کباب از نفس غیر خوشم
گرد غمناک بود سایہ بیابان ترا

آتی از بزم رقیب و سر راہ ست میرم
سبزہ زار لیست تم طرف خیابان تو کجا

ہر حجابے کہ بود پردہ ہنگامہ شوق
حق بود در جگر ریش تو دندان ترا

یہ غزل جو قوالون نے گائی محفل کی عجیب حالت ہوئی مثل مرغ نیم بسمل اہل محفل تڑپنے لگے ایک
ایک شعر کو چار چار بار سُنا سر دھنا قوالون کو کسی نے کرتہ اُتار کے عنایت کیا کسی بزرگ نے
سر سے پٹکا کھولکر عطا فرمایا تمام شب یہی صحبت رہی حال وقال کی شدت رہی جب صبح ہوئی تو کچھ رسوم حسب
معمول ہوئے فاتحہ خوانی کا دورہ ہوا مشائخین رخصت ہوئے جلسہ برخاست ہوا کرب نامدار
نے جمشید ثانی سے کہا اے جمشید اب کیا جواب دیتے ہو جمشید نے کہا میری یہ گذارش ہے
کہ اب زمرد کی بابت مجھ سے کچھ ارشاد نفرمایئے اسنے یہان آکے پناہ لی ہے مین ہرگز آپ کے
حوالے نہ کرونگا آپ اسقدر تو اسکو پریشان کر چکے اب کیا فائدہ وہ آپ حضرات سے کبھی دغا
نہ کریگا بہتر اسی مین ہے کہ اپنے لشکر کو واپس جایئے اور امیر ثانی کی خدمت مین میری طرف سے پس
از آداب فراوان و تسلیمات بے پایان گذارش کیجیے کہ آپ صاحبقران زمان ہین آپ نے
بڑے بڑے کارہاے نمایان کیے اب بیت اللہ شریف لیجایئے عبادت مین بقیہ عمر بسر کیجیے
زمرد کو چین لینے دیجئے زیادہ اصرار نفرمایئے ایسا نہو کہ غلامون سے بھی کوئی امر خلاف سرکار وقوع پذیر
ہو کرب وغیرہ نے جو یہ گفتگو سُنی قبضہ شمشیر پہ ہاتھ ڈال کے کہا اے جمشید مناسب وقت یہی ہے کہ زمرد
کو ہمارے حوالے کر دو کہ یہ مروت باقی رہے اور ہمارے تمھارے یہ رسم و اتحاد ہمیشہ جاری رہے جمشید نے
کہا اے کرب نامدار اب زیادہ کلام کو طول نہ دیجیے ورنہ دشمنون کے حق مین اچھا
نہ ہوگا یہ سُنکے سب سرداروں کو غصہ آیا بدیع الزمان نے فرمایا کہ اے جمشید
تو خواہ مخواہ سے مجھے ہوسکے دریغ نکر جمشید نے جو سب کو برہم پایا اصلاح کی باتین کرنے

اپنے ایک ملازم کو بلایا حکم دیا کہ ابھی جائے مضراب سے نواز کو بلالاوے خادم گیا اور مضراب سے نواز کو لایا جمشید نے اشارہ کیا مضراب نے نے نکالی بجانا شروع کیا تھوڑی دیر مین سرداران اسلام کی عجیب کیفیت ہوگئی سب تصویر سے لگے سکتہ ہوگیا جب یہ لوگ اسدرجہ مبہوت ہوئے کہ سر و تن کا ہوش باقی نہ رہا تو نے سے ایک تار پیدا ہوا اور پیچ و خم کھاتا ہوا قریب سرداروں کے آیا سب سردارون کو اس تار نے لپیٹ لیا جب سب سردارون کے دست و پا بندھ گئے تو مضراب نے نے کو موقوف کیا ایک دمڑی دی ایک طائر ہفت رنگ آیا مضراب جمشید ثانی کی طرف متوجہ ہوا جمشید نے اسکو نامہ لکھ کر کہا کہ پاس آتشخوار جادو کے بیجا نے اور اسکو بلالا نے اسنے طائر کو پرچہ دیا وہ روانہ ہوا تھوڑی دیر مین آتشخوار جادو آکے پہونچا جمشید ثانی سے کہا کیا ارشاد ہی جمشید نے کہا قید سرداران اسلام کی تیرے حوالے کرتے ہین اسکی حفاظت کرنا عیارون سے بچنا ایسا نہو کوئی عیار آئے مکر کرکے تجھے بھی قتل کرے اور قیدیون کو بھی چھوڑا لیجا سے آتشخوار جادو نے کہا عیار کی کیا مجال ہی جو مجھ سے کسی طرح کا مکر کرسکے جمشید نے قید سرداران اسلام کی آتشخوار کو دی یہ لیکے روانہ ہوا مگر جمشید نے زمرد ثانی کو بلایا کل احوال کہ سنایا زمرد ثانی بہت خوش ہوا جمشید نے کہا ای زمرد خاطر جمع رکھو مین آج تمکو وزیر اعظم خداوند تاریک چہارچشم کے پاس بھیجونگا اور اُنسے تمھاری بابت سفارش کرونگا وزیر اعظم تمھاری مدد کرینگے مسلمانون کو گرفتار کرا دینگے اگر وہ ایک سحر بھی بنا کے بھیج دینگے تو مسلمان امان نہ پائینگے سب گرفتار ہو جائینگے زمرد نے کہا مناسب ہی جو آپ میرے حق مین تجویز کرینگے وہ بہتر ہوگا جمشید نے زمرد کو اپنے ہمراہ لیا اور طرف مکان وزیر کے روانہ ہوا راہ مین زمرد نے کہا وزیر اعظم کا نام کیا ہی جمشید ثانی نے کہا نام اُنکا حکیم روشن قیاس ہی وہ علم حکمت مین آپ ہی اپنا مثل ہین آبائی کام اُنکا حکمت ہی لیکن خداوند تاریک چہارچشم اُنکا بہت پاس کرتے ہین اُنکو بھی خداوند سے محبت قلبی ہی کسی وقت جدا نہین ہوتے ہین زور حکمت سے عجائبات بناتے ہین اُنکے بزرگ بہت سے ہوقت تک حبس دم کیے بیٹھے ہین اُنکے واسطے ایک مکان الگ ہی جسکو حبس دم کرنے کی ضرورت ہوتی ہی اُس مکان مین جاتا ہی حکیم صاحب نے بزور حکمت چاند سورج بنائے ہین اور اُنکا طلوع غروب ہوتا ہی تمام جسم کو اُنکی وجہ سے فائدہ پہونچا رہتا ہی خداوند کے واسطے آسمان از روئے حکمت بنایا ہی اُسپر خداوند کو بٹھایا ہی آپ بھی وہان جاتے ہین جب کوئی کام ہوتا ہی تو زمین پر آتے ہین سب باتون مین خداوند اُنسے خوش ہین مگر اب ایک بات بہت ناگوار ہی زمرد نے کہا کون سی بات ناگوار ہی جمشید نے جواب دیا کہ وہ خداوند کو سجدہ نہین کرتے ہین اور خود بھی دعوے خدائی رکھتے ہین زمرد نے کہا پھر کیا اسمین شک بھی ہی جب اُنھون نے چاند سورج آسمان بنایا ہی تو اُنکے صاحب قدرت ہونے مین کیا شک ہی جمشید نے کہا آخر یہ عقل اُنکو کس نے دی ہی اگر خداوند چاہین تو وہ ابھی بیوقوف ہو جائین زمرد نے کہا مین خداوند سے کیونکر کہون جمشید نے جواب دیا کہ وزیر اعظم سے عرض کرنا اُن سے بڑھکر کوئی نہین ہی وہ اگر چاہینگے تو خداوند سے ملوا دینگے زمرد راضی ہوگیا یہ باتین کرتے ہوئے قریب مکان روشن قیاس کے پہونچے زمرد نے دیکھا عجیب

مکان ہی عجائبات سے معمور ہی اس طور کا بنا ہی کہ عقل کام نہین کرتی مکان معلق ہی چار نہر سے
بنگلے چارون کونون پر مکان کے قرنا بدست کھڑے ہین طائر انسان کیطرح سے آپسمین باتین کرتے
ہین زمین مثل بلور صاف معلوم ہوتا ہی کہ برف کا میدان ہی اُسپر درخت اُگے ہین صفائی اسقدر
ہی کہ درختون کی جڑین جو زمین مین پیوست ہین وہ صاف نظر آتی ہین درخت مین بجاے
ثمر سر انسان آویزان ہین آپسمین باتین ہو رہی ہین جو کوئی آدمی وہان جاتا ہی وہ سر اُسکا نام لیکر
پکارتے ہین مزاج پوچھتے ہین جمشید اور زمرد زیر مکان پہونچے جمشید نے ایک قرنا نواز
سے اشارہ کیا قرنا نواز نے قرنا پھونکی زمرد نے دیکھا ایک غبار سرخ بلند ہوا نفیریون کی آوازین
آنے لگین زمرد حیران چارون طرف دیکھنے لگا اُسی غبار سے چند جوانان کمسن گلفشانی
کرتے ہوئے پیدا ہوئے اُنکے بعد اور جوانان حسین بیرقین کھولے ہوئے دکھائی دیے
بعد اُنکے ایک تخت زمردی نظر آیا زمرد نے دیکھا اُسپر ایک مرد ضعیف قباے اطلس پرند
زیب جسم کیے ہوئے سر پر شملہ نہایت پر تکلف ایک کتاب ہاتھ مین لیے ہوئے مطالعہ کرتے
ہوئے چلے آتے ہین تخت کو چار آدمی اُٹھاے ہین پرے ہوا پر واز کرتے آتے ہین زمرد
یہ جاہ و تجمل دیکھ کے دنگ ہوگیا جمشید سے پوچھا کیا یہی خداوند ہین جمشید نے کہا یہ حکیم صاحب
وزیر اعظم خداوند تاریک چہار چشم ہین یہ سب کارخانہ جو دکھائی دیتا ہی انھین نے بزور حکمت بنایا
ہی زمرد نے کہا اب انکے پاس کیونکر جانا ہوگا جمشید نے کہا جب یہی نشستگاہ مین جائینگے خدمتگار
کو بھیجین گے وہ آکے لیجائیگا زمرد یہ باتین کر رہا تھا کہ ایک آدمی نے آکے جمشید کو سلام کیا کہا
آپ کو وزیر اعظم طلب فرماتے ہین زمرد نے جمشید سے پوچھا مکان تو معلق ہی کیونکر جا سکتے ہین جمشید
نے جواب دیا خاموش رہو ابھی پہونچ جاؤگے کہ ایک برق چمکی زمرد کی آنکھین بند ہوگئین پھر اُسکے
آنکھین جو کھولین اپنے کو مع جمشید ثانی ایک باغ بہشت آئین مین پایا دنگ ہوگیا باغ کے
عجائب و غرائب دیکھنے لگا جمشید نے کہا آپ میرے ساتھ چلے آئیے اگر عجائبات دیکھیے گا تو
عمر گذر جائیگی عجائبات ختم نہونگے زمرد بمجبوری جمشید کے ساتھ چلا تھوڑی دور چلکے دیکھا کہ ایک
مکان رفیع الشان عجیب صورت کا بنا ہی پردے پرزر آویزان ہین بارہ دری رشک پری بنی ہی
ہر در پر دس دس جوانان کمسن دربان ہین جمشید کو جو دیکھتا ہی جھک کے سلام کرتا ہی پردہ دروازے
کا اُٹھا دیتا ہی سب دروازے طی کرکے زمرد اور جمشید اندر بارہ دری کے پہونچے جمشید نے
زمرد سے کہا بارہ دری مین پہونچکے محو دید اشیا رعجائبات نہو جانا وزیر اعظم کو باادب سلام کرنا زمرد نے جواب
دیا مین ضرور ایسا ہی کرونگا کسی طرف نگاہ نہ پھیرونگا جیسے ہی بارہ دری کے اندر داخل ہوئے زمرد کی
آنکھون مین تیرگی آگئی جمشید نے اُسکا ہاتھ دبایا خود بھی براے سلام جھکا زمرد نے بھی سلام کیا
حکیم روشن قیاس نے دونون کو ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھایا بعد مزاج پرسی کے کہا اے جمشید بڑے
افسوس کی بات ہی کہ تم ایسے عقلمند ہوکے ایسی نادانی کرتے ہو بلکہ ایسی بیوقوفی کا کام کیا
جو باعث آزردگی خداوند ہو اُتنے زمرد ثانی کو بنا دی کتاب سلیمانی کا حکم بھلا دیا اسمین کیا
تحریر ہی جمشید نے کہا اے زمرد تمنے اُسکے ہمکو بھی معتوب درگاہ خداوندی کیا جمشید تو زمرد سے

کہنے لگا مگر حکیم روشن قیاس نے کہا اے جمشید اب بہتر یہ ہے کہ زمرد کو ہم خداوند کے پاس پہونچا دین
وہان جانے سے شاید وہ آفات جو آنے والی ہین رک جاوین جمشید نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ انکو خداوند
کے پاس لیجائیے بلکہ خاطر جمع رکھیے مین نے بہت سے سردار اہل اسلام کے گرفتار کر لیے ہین اب
صرف حمزہ اور بادشاہ لشکر اور چند سردار باقی ہین روشن قیاس نے جواب دیا کہ سردارون کے
گرفتار ہونے سے کیا ہوگا مرد اہل اسلام کی غیب سے پیدا ہوجاتے ہین لیکن تمنے کون کون سردار گرفتار
کیے ہین جمشید نے بدیع الزمان اور عکرب غازی اور نور الدہر وغیرہ کے نام بتائے روشن قیاس
نے کہا جسکا سب کو ڈر ہے وہی نہین گرفتار ہوا ان سردارون سے ہمین کیا کام ہے یہ لوگ ہمارا کیا کر سکتے
ہین مگر ہمین بڑا خیال شہنشاہ گوہر کلاہ کا ہے کہ وہ قاتل ہم لوگون کا ہے اور فتاح اس طلسم کا ہے اگر وہ گرفتار
ہوجاتا تو فوراً حکم قتل دیتے ذریعہ آمد شہنشاہ موجود ہے وہ ضرور آئیگا طلسم مین فساد برپا ہوگا دیکھا
چاہیے کیا ہوتا ہے جمشید نے کہا اب اطمینان رکھیے مین کسی طور سے شہنشاہ کو گرفتار کرونگا روشن قیاس
نے تصویر شہنشاہ گوہر کلاہ جمشید کو دکھائی زمرد نے کہا یہ شخص لشکر اسلام مین بہت بڑا جری ہے
اور اسکا باپ بھی مرد شجاع ہے بہت سے طلسم اسکے باپ نے توڑے ہین جمشید نے کہا اب مین نے
تصویر دیکھ لی شکل پہچان لی امروز فردا مین اسکو بھی گرفتار کرونگا یہ کہہ کے جمشید نے روشن قیاس
سے کہا کہ اب آپ زمرد ثانی کو برائے زیارت خداوند کب لیجائیے گا روشن قیاس نے کہا لیجاؤنگا
مگر لازم زمرد کو یہ ہے کہ خداوند کو سجدہ کرے اور یہ خداوندی مانے اور اپنی منسوخ خدائی پر غرّا نہ کرے
زمرد نے کہا مین ضرور خداوند کو سجدہ کرونگا اور خدائی مانونگا جمشید نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون
زمرد کو آپ ہی کے پاس چھوڑے جاتا ہون آپ انکو اپنے ہمراہ لیجائیے گا روشن قیاس نے کہا اے
جمشید ثانی تھوڑی دیر ٹھہرو ایک جام شراب تو پی لو خصوصاً آج زمرد ثانی ہمارے مہمان ہین انکی
دعوت کرنا واجب و لازم ہے آج تم بھی شب کو یہین رہو بلکہ خدمت خداوند مین ہم تم ساتھ چلین جمشید
نے منظور کیا روشن قیاس نے شراب طلب کی ایک ایک جام شراب سبنے پیا روشن قیاس نے
تخت طلب کیا ملازمون نے تخت حاضر کیا روشن قیاس مع جمشید ثانی و زمرد ثانی تخت پر سوار ہوا
طرف تاریک چہار چشم کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین تخت مقام تاریک چہار چشم پر پہونچا زمرد نے
دیکھا ایک انسان عفریت مثال تاج جواہر سر پر رکھے ہوے منہ پر نقاب سیاہ ڈالے ہوے چار زانو
معلق بیٹھا ہے زمرد یہ سحر کو دیکھکر دنگ ہوگیا جمشید نے سجدہ کیا زمرد نے بھی سر جھکایا روشن قیاس
نے سلام کیا اور اپنے عہدہ وزارت پر جاکے بیٹھا جمشید بھی اپنے مقام پر بیٹھ گیا زمرد کو کرسی زرین ملی
یہ بھی بیٹھا زمرد نے جو محفل کو دیکھا عجیب پر تکلف پایا نازنینان مہ جبین و زہرہ جبینان مہر طلعت چارون طرف
بصد ناز و ادا بیٹھے ہین تاجدار اپنے اپنے مقام پر خاموش باادب فروکش ہین خادمان سرکاری حاضر ہین در
تک دربار آراستہ ہے عرضیان گذر رہی ہین لوگ آتے ہین سجدہ کرتے ہین پاس تاریک چہار چشم
کے ایک اور آدمی قوی تن کھڑا ہے وہ سب کو جواب سلام دیتا ہے اگر کوئی کچھ مراد مانگتا ہے تاریک
چہار چشم اشارہ کر دیتا جو کچھ ایما اشارہ کا ہوتا ہے وہ شخص جو قریب کھڑا ہے اس سے کہہ دیتا ہے زمرد
تاریک چہار چشم کے قد و قامت کو دیکھکر دنگ ہو گیا کہ آجتک اس قد و قامت کا آدمی نگاہ سے

عزم کرے تو بڑی خرابی پڑے گو وہ کچھ کر تو نہین سکتا ہی لیکن ذرا ہلاکت تو ہوگی اور قدرت بسبب
جرأت اُسکو کسیقدر عزیز رکھتے ہین تقدیر قضا بھی کرنے مین تامل ہوگا تم زمرد کو ہمارے پاس چھوڑ جاؤ
یہین رہے جمشید نے کہا اس سے بڑھ کے کیا بات ہی کہ بخدمت مین خداوندی کی حاضر رہین
سب طرح سے انکی مدد ہوگی با آرام بے اندیشہ انجام یہان بسر کرینگے زمرد نے چپکے سے کہا
ای جمشید ثانی مین تو یہان رہونگا مگر بختگان وزیر میرا بے میرے بہت گھبرائیگا ایک لحظہ اسکو
چین نہ آئیگا اگر تم اسوقت اُسکی بھی سفارش کروگے تو خداوند ضرور اُسے یہین بلا لینگے جمشید
نے جواب دیا ای زمرد اسی کو غنیمت جانو اسوقت تمھارے حال پر رحم کیا یہ فرما دیا کہ زمرد ہمارے
پاس رہے اب اگر مین بختگان کے واسطے کہونگا تو خداوند آزردہ ہوجائینگے ایسا نہو کہ تسکو بھی
نکال دین تو پھر کوئی اپنے یہان تمھین نرکھ سکیگا روشن قیاس نے جو زمرد کی یہ گفتگو سنی کہا ای زمرد
کیا کہتے ہو یہان رہنا نہین چاہتے ہو کوئی اور مقام خداوند سے کہ کے دلوا دون زمرد نے کہا مین نے یہ
عرض کیا تھا کہ مین تو یہان رہونگا مگر بختگان بے میرے بہت پریشان ہوگا اگر خداوند اسکو بھی یہین طلب
فرمائین اور اپنی خدمت مین رکھین تو بعید از رحمت خداوندی نہوگا اور اگر مرضی خداوند نہ ہوگی تو مین
کیا کرسکتا ہون روشن قیاس نے کہا کہتا ہون اگر قدرت کے مزاج مین آئیگا تو ابھی بلوا لینگے
زمرد نے کہا آپ وجہ سے یہ مطلب میرا ہوجائیگا روشن قیاس نے تاریک چہار چشم کی طرف
مخاطب ہوکے کہا زمرد ثانی کی ایک امید ہی قدرت اگر اُسکو بر لائین تو بعید از عنایت خداوندی
نہین ہی تاریک چہار چشم نے کہا ای وزیر اعظم تمھارا کہنا کبھی مین نے رد نہین کیا اگر تمھاری خوشی
ہو تو مین ابھی بختگان کو بلا دون زمرد نے جو یہ بات سُنی دنگ ہوگیا کہا ای جمشید خداوند کو
معلوم ہوگیا جمشید نے کہا پھر کیا تعجب کی بات ہی جب خداوند ہین تو اُنکو کل چیزین اور سب حالات
معلوم ہوجاتے ہین یہ تو جمشید سے باتین کرنے لگا مگر روشن قیاس نے تاریک چہار چشم
سے کہا میری خوشی یہی ہی کہ آپ بختگان کو بھی اپنی خدمت مین بلا لیجیے روشن قیاس نے یہ کہا کہ
زمرد ثانی کو سمجھا دو ایک روز مین بختگان آجائیگا یہ خیال کر رہا تھا کہ بختگان نے آکے تاریک
چہار چشم کو سجدہ کیا اور تمام حاضرین دربار کو سلام کیا اسکو بھی ایک کرسی مرحمت ہوئی یہ بھی
برابر زمرد کے بیٹھا زمرد کو بڑا تعجب ہوا کہا ای بختگان تم یہان کیونکر آئے بختگان نے کہا مین پچھلے
بستر پر سو رہا تھا کہ ایک شخص نے شانہ میرا ہلایا اور کہا اُٹھ تجھے خداوند تاریک یاد فرماتے ہین
آنکھ جو کھلی اپنے تئین یہان پایا زمرد ثانی بہت خوش ہوا اور کہا اب یہان مسلمان کیونکر آئینگے اور
میرا کیا بنا سکینگے خداوند ایک تقدیر ایسی کردینگے کہ سب مرجائینگے زمرد تو بختگان سے باتین کرنے لگا
دن بہت قلیل باقی تھا شام ہوچلی شام ہوتے ہی روشنی جا بجا از خود ہوگئی تاریک نے کہا آج
زمرد اور بختگان ہمارے یہان مہمان ہین انکی خاطر قدرت کو کرنا لازم ہی داروغہ میخانہ کو
خبر کرو جلد اسباب مینوشی حاضر محفل کرے اور منتظم ارباب نشاط بھی مع ساز و سامان جلد حاضر
ہون خادم یہ سُنکر دوڑے میخانے مین داروغہ کو خبر دی ارباب نشاط کے منتظم کو بھی خبر پہنچائی
دونون نے جلدی جلدی تیاری کرنا شروع کی تھوڑے عرصہ مین زمرد نے دیکھا کہ گلابیان

شراب کی کشتیان کباب کی محفل مین آکر رکھی گئین ساقیان سیمین عذار حاضر ہوئے ایک طرف سے نازنینان مہ جبین مہر تمکین دریائے جواہر مین غرق خرامان خرامان سامنے تاریک چہار چشم کے آکر کھڑی ہوئین سب نے جھک کے تاریک کو مجرا کیا انکے بعد سازندے خوش لباس بانکی وضعین بنائے سنگے دار ٹوپیان پہنے آنکھون مین کاجل لگائے لکڑی لکڑی موچھین آپسمین ہنستے بولتے جیسے ہی قریب پہونچے سب نے کاندھون سے دوپٹے اتارے سر مین آڑے ترچھے لپیٹے تاریک چہار چشم کے سامنے جھکے سلام کرکے اپنے مقام پر گئے ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے تاریک چہار چشم نے اشارہ کیا ساقیان لالہ رخسار نے جام اٹھائے بلوری صراحی سے شراب اندیل کے دست حنائی پر جام رکھا پہلے تاریک چہار چشم کے سامنے لیگئے تاریک نے اشارہ کیا جام اسکے لبون تک پہونچا جام پیکر اسنے اشارہ کیا سب اہل محفل کو شراب تقسیم ہوئی جب دماغ سب کے بادۂ ناب سے گرم ہوئے تاریک نے ایک نازنین کی طرف کیا نازنین اپنے مقام سے اٹھی تاریک کو سلام کرکے سازندون کو بلایا سازندے بھی آئے ساز ملائے نازنین نے دو تین گیتین ناچین قیامت کے ٹکڑے لیے اہل محفل کے دل پایمال کیے جب تھک گئی سلام کرکے بیٹھی سازندون نے پھر ساز درست کیے نازنین نے یہ غزل شروع کی غزل

بگولے خاک اڑاتے میرے آگے آگے جاتے ہین
تو آہین کرتے کرتے شمع تربت کو بجھاتے ہین
وہ میری قبر پر آج اسطرح تشریف لاتے ہین
حسینان زمانہ دور سے کھنچ کھنچ کے آتے ہین
الٰہی موت کسی دیوانہ کو آئی ہے صحرا مین
چراغان سر تربت ہوا سے جھلملاتے ہین
سحر کیوقت گلشن مین کسی کی نیند آنے کو
پھر آج اکر مری میت پہ کیون آنسو بہاتے ہین
نہین کچھ زاہد و پیر مغان سے اختلاط بھی اے رندو
خدا انکا دوست تلقین کے عوض پر حکم سناتے ہین
یہ گردون بھی رجوع اپنی طرف ہی وہ کرگیا ہی
ہم ایسے رند مشرب خوب ہی انکو ستاتے ہین
چلے تاب و توان تن سے جو پیری آگئی ہی
غضب ہے وہ برہنہ ہوکے دریا مین نہانے کو
انھین انداز جو نہ ظلم کرنے کے زمانہ مین
وہ صبح و شام مثل اسطرح میرے گھر کو سجاتے ہین
جنھین مجھکو الفت ہو وہ ہمارے سامنے آتے ہین
امیر المومنین پھر مدد تشریف لاتے ہین

نشان قبر مجنون نجد مین مجکو بتاتے ہین
لحد مین سوئے دیتے ہی ہمین شانہ ہلاتے ہین
کہ پامالی کی خاطر غیر بھی ہمراہ آتے ہین
وہان وہ بل کھا کے غیر کی سمت جاتے ہین
جو وحشی سر پٹکتے ہین بگولے خاک اڑاتے ہین
زمین پر سبزۂ خوابیدہ جونک اٹھی نہ گلشن مین
نسیم صبح کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے آتے ہین
نہ غش ہون طالب دیدار مثل حضرت موسیٰ
بدلکر اپنی ہیئت شب کو صنمخانے مین جاتے ہین
ترقی و تنزل پر ہین قادر ہا شو تب بھی
ہمین دیکھے کوئی ان دونون کی جو ہین مجبور
سرکا اے آفتاب حشر تیرا سنہ زحل جائے
ہوا اس مہوش نے سہم صدا دی ہم بھی جلتے ہین
ملا کرتے ہین ہمسے تیغ و خنجر کی طرح دشمن
فلک جھک کر تماشا دیتا ہی جب ہو جاتے ہین
ہمے کیون بیٹھنے دیتے نہین اغیار محفل مین
انھین بھی آزمائین ہم ہین جو آتا ہے سمجھ

ہماری قبر پر جب رات کو احباب آتے ہین
ستایا تو نے مجکو بعد مردن بھی ستاتے ہین
یہ تنگ کر ہم اپنا جذب دل جس دن دکھاتے ہین
یہان بدلے مین لاکھون فرشتے دعا کو آتے ہین
چراغ زندگی تو گل ہوا اب خبر ہوا نگی
صبا کہدے کہ مرغان چمن کیون غل مچاتے ہین
خوشی سے گل تلک جاتے اگر کچھ عاشق کے مرنے کی
نقاب اے رخ پر نور سے اب وہ اٹھاتے ہین
جو وقت دفن عاشق ہائے نام جیتا جاگتا کو
یہ پہلے سر چڑھا کر بعد نظر سے گراتے ہین
جناب شیخ صاحب بھی بچپن سے مسلمان ہین
کہ ہم اپنے جلے دل کا داغ سے چاہا بجھاتے ہین
ہوا پامالی کی چادر دیدۂ گرداب پڑ جاتے
بپا حسن جو سکو ویسی نگاہ سر جھکاتے ہین
نگہ تیغی سی جھوٹی ہوئی پھیلا ہوا کاجل
مین کوئی نازنین ناجب انکا نقاب اٹھاتے ہین
مصیبت پڑتی ہی ہوگی اگر اے آبرو میر

نازنین نے اس سوز و گداز سے یہ غزل گائی کہ اہل محفل کی عجیب حالت ہوئی سب کے منہ سے آہ نکلی کسی کی زبان سے واہ نکلی کوئی سر دھننے لگا کسی نے کہا ایک غزل

اور گاؤ رات بھر جلسہ رہا صبح کو جمشید ثانی رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا زمرد ثانی کو وہیں چھوڑا گر ہو

اب کیفیت لشکر اسلام کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب بدیع الزمان وغیرہ پلٹ کے نہ آئے تو بادشاہ لشکر اسلام اور جملہ سرداران نامور جو لشکر اسلام میں باقی
تھے بہت متردد ہوئے بادشاہ نے کہا خبر کیونکر منگائی جائے وہاں کوئی جا نہیں سکتا ہے اسی فکر میں تین روز
گذر گئے آخر کار بادشاہ لشکر نے مجبور ہو کے ہرکاروں کو بلایا اور ایک نامہ بنام امیر تحریر کیا کل کیفیت
بدیع الزمان وغیرہ کی تحریر کردی اور ہرکاروں کو نامہ دے کر روانہ کیا ہرکارے امیر کو تلاش کرتے ہوئے
صحرا بہ صحرا چلے ایک روز تھک کر ایک صحرا میں زیر نخل بیٹھے کہ سامنے سے گرد اُڑی ہرکارے اسطرف
دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ امیر ثانی گھوڑے پر سوار عمرو ثانی رکاب پر
ہاتھ ڈالے ہوئے چلے آتے ہیں ہرکارے خوش ہو گئے اپنی جگہ سے اٹھے قریب امیر آئے جھک کے
سلام کیا بعد دعا و ثنا کے نامہ نذر دیا امیر نے نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی امیر بھی بہت پریشان
ہوئے عمرو ثانی کیطرف متوجہ ہو کے کہا خواجہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے نہ طلسم میں کوئی جا سکتا ہے جو خبر لائے
نہ وہاں یک نگاہ لشکر کشی کر سکتے ہیں کچھ بن نہیں پڑتا ہے مجھے ان لوگوں سے کہا بھی تھا کہ ذرا سمجھ کے وہاں
جانا مگر انھوں نے کچھ سماعت نہ کی عمرو نے کہا یا صاحبقران آپ لشکر میں تشریف لے چلیے جو
کچھ بن پڑیگا وہ کیا جائیگا امیر اُسی وقت اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے بعد قطع منازل و طے مراحل
اپنے لشکر میں پہونچے سب نے امیر کی قدمبوسی کی امیر بارگاہ میں آکے جلوہ فرما ہوئے سرداران جمع ہوئے
امیر نے فرمایا اب اس امر میں سب صاحبوں کی کیا صلاح ہے میرا قصد یہ ہے کہ اس طلسم کی فتح کو جاؤں
سرداروں نے عرض کی غلامان جانباز کسواسطے ہیں خواجہ عمرو نے کہا یا صاحبقران پیشتر سرداروں کی
رہائی کی تدبیر کرنا واجب و لازم ہے امیر نے کہا پھر خواجہ تدبیر رہائی کیونکر ہو خواجہ نے کہا میں جاتا اور
کوئی فکر ضرور کرتا اور بفضل ایزدی رہا کرا لاتا لیکن باہر نکلنے سے مجبور ہوں کیونکہ میں ایک مرد شوقین آمد کم خرچ
زیادہ جہاں بازار میں نکلا حقے والوں نے حقہ منہ سے لگا دیا فقیروں نے آکے چاروں طرف سے گھیر لیا
دو تین روپیہ روز صرف ہو جاتے ہیں قرضداروں کا ہجوم رہتا ہے سود کی تکرار رہتی ہے اگر کچھ اسکا بندوبست
فرما دیا جاوے تو میں کوئی فکر کروں سب سردار و ملازم جمع ہو گئے یک زبان ہو کر کہنے لگے خواجہ ہم کچھ
اب تو خواجہ نے چادر پھیلائی چاروں طرف سے روپیہ پیسا پڑنے لگا تھوڑی دیر میں زر کثیر جمع ہو گیا
خواجہ نے اٹھا کے سب کو نذر زنبیل کیا اور آپ برائے فکر رہائی سرداران اسلام چلے برق ثانی
و چالاک ثانی و قرآن ثانی نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ اُستاد جاتے ہیں یہ لوگ بھی روانہ ہوئے
خواجہ عمرو تو منزلیں طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں کوئی مسافر راہ میں ملا اُسکو مار کپڑے اتار لیے
لوگوں سے دریافت بھی کرتے جاتے ہیں کہ لشکر اسلام یہاں کیوں آکے اترا ہے ان لوگوں کا کیا ارادہ
ہے کہ چالاک ثانی وغیرہ جو چلے قریب ایک پہاڑ کے پہونچے دیکھا پہاڑ سنگ سفید کا بہت بڑا اور
تک سبزہ زار چشمہ آب شفاف جاری ان لوگوں نے جو یہ کیفیت دیکھی پہاڑ پر چڑھ آئے لگے چاروں
طرف گھومنے لگے پھرتے پھرتے ایک طرف جو پہونچے دیکھا ایک فقیر ضعیف ایک مالشی چادر
اوڑھے بیٹھا ہے نیچے ایک پوست آہو بچھا ہے آگے فقیر کے کشکول رکھا ہے تسبیح ہزار دانہ ہاتھ میں

آنکھیں بند کیے دانوں کو گردش دے رہا ہے چالاک کہ اسم بامسمیٰ ہے سب سے آگے بڑھکے کھڑا ہوا
فقیر نے جو پاؤن کی آہٹ پائی آنکھ کھولی گردن اوپر اٹھائی چالاک نے جھک کے سلام کیا فقیر نے
جواب سلام دیا اشارے سے اپنے قریب بیٹھنے کی اجازت دی چالاک ثانی و برق ثانی و قران
ثانی سلام کرکے بیٹھ گئے جب فقیر اُس تسبیح کو ختم کر چکا چالاک ثانی کیطرف متوجہ ہوا اور کہا اے جوان
صالح تیرا یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا اور یہ ہمراہی تیرے کون ہین اور کسکی تلاش مین تم سب نکلے
ہو چالاک ثانی نے کل کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اگر آپ کچھ مدد فرمائینگے تو ہم آوارہ راہ
ناکامی منزل مقصود پر پہونچ جائینگے فقیر ہنسا اور کہا بابا یہ امر بہت دشوار ہے قید سرداران اسلام کی
بہت دور ہے یون اُنکا پتہ ملنا ممکن نہین بیچ مین بہت سے عجائبات واقع ہین جبتک وہ نہ ٹلینگے
تا بہ قید رسائی نہوگی اگر اُن عجائبات کو مٹا کے کوئی تا بہ قید پہونچا بھی تو آتش خوار جادو بڑا ساحر
مکار ہے اُسکے دام مکر سے بچنا بہت دشوار ہے عیار اسکا میمون تیز قدم اسی فکر مین رہتا ہے کہ اگر
کوئی عیار لشکر اسلام کا آوے تو اُسکو پکڑ گرفتار کرکے پاس آتشخوار جادو کے پہونچا دے چالاک
نے کہا اے درویش کسی عیار سے کوئی خوف نہین ہے اور ساحر سے بھی ہم لوگ نہین ڈرتے ہین
ہر وقت مین خدا ہمارا حامی و مددگار رہتا ہے مگر آپ یہ فرمائین کہ عجائبات درمیان مین کیا کیا واقع ہین فقیر
نے جواب دیا کہ پہلے ایک باغ ملتا ہے کہ نام اُس باغ کا گلزار ملیح ہے مالک اُس قصر کی ملکہ ملیح
شوربخت جادو ہے اگر کوئی مسلمان اُس باغ مین جاوے فوراً طائر اُسے گرفتار کرادین اور ملیح
شوربخت اہل اسلام سے بغض و عناد رکھتی ہے فوراً قتل کرڈالے اگر اُس سے نجات پاوے
اور اُس باغ سے بصحت و سلامتی گذر جاوے تو کوہ قدم گاہ سامری سے گذرنا دشوار ہے وہان
ایک فقیر ہر وقت مصروف عبادت سامری رہتا ہے جو کیفیت گذرنے والی ہوتی ہے ایک ماہ پیشتر سے
بیان کر دیتا ہے خرقہ پوش سامری اُسکا نام ہے وہان سے گذرنا انسان کا کام نہین اُسکے بعد
ایک باغ ہے مراۃ آئینہ وہان رہتا ہے ہر وقت اُسکے روبرو ایک آئینہ رہتا ہے ایک ہفتہ کی
آئندہ کیفیت وہ ساحر اُس آئینے مین معائنہ کرتا ہے وہ بھی دشمن اہل اسلام کافر بدکلام ہے اُسکا قتل ہونا
بہت دشوار ہے اور جب تک وہ قتل نہوگا راستہ نہ کھلیگا اُسکے ملازم بہت سے ساحر غدار ہر وقت
اسی تلاش مین پھرا کرتے ہین کہ کسی کو راہ مین جاتے دیکھا اُسکے طریقہ کو دریافت کیا اگر سامری پرست
ہوا اُسکو قتل کر ڈالا وہان سے جب گذر جاوے تب آتش خوار جادو کا ٹھکانا پاوے پھر اُسکے
مکر سے بچے قیدیون کو رہا کرے چالاک یہ سب سُنکر فقیر سے رخصت طلب ہوا فقیر نے کہا اے شخص
خبردار یہ قصد نہ کرنا اس راہ مین قدم نہ دھرنا ورنہ مفت مین مارا جائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا
چالاک نے کہا شاہ صاحب خدا مالک ہے بے حکم خدا کوئی ضرر نہین پہونچا سکتا ہے درویش نے بہت
سمجھایا مگر چالاک نے نہ مانا اور برق ثانی اور قران ثانی کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا دو چار کوس
راہ طے کرکے چالاک نے دیکھا ایک باغ سامنے نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے بیچ مین باغ کے ایک مکان
نہایت معقول سنگ سفید کا بنا ہے چالاک نے کہا اے برق درویش نے اسی باغ کا پتہ دیا مگر
صورتین تو یہ سب تبدیل کیے ہوئے تھے بے خوف اُس باغ کی طرف چلے جیسے ہی قریب دیوار باغ پہونچے اور

دیکھا

قصد کیا کہ دروازے مین داخل ہون غنچے چٹکنے لگے طائرون نے آپسمین گفتگو شروع کی ایک نے کہا کچھ خبر ہے
دوسرے نے جواب دیا کہ ہان کوئی مسلمان آیا ہے تیسرے نے کہا عیار ہین ایک نہین کئی ہین
برائے تلاش قیدیان اسلام جاتے ہین انسے ڈرنا چاہیئے یہ لوگ بڑے مکار ہوتے ہین ہزارہا بندگان
سامری و جمشید انھون نے قتل کیے ہین چالاک نے برق کی طرف دیکھا برق نے کہا
یہین ٹھہر جاؤ اندر باغ کے ابھی جانا مناسب نہین ہی جبتک اچھی طرح سے سمجھ نہلین سب وہین ٹھہرے
اس فکر مین کہ اب کیا کرنا چاہیئے اور کیونکر باغ سے نکلنا چاہیئے یہ سوچ رہے ہین کہ غل ہوا دیکھا ایک ساحرہ
اُسکے گرد طائران باغ غل مچاتے ہوئے چلے آتے ہین سبکی زبانون پر یہی کلمہ ہی کہ حضور باغ مین عیار
اہل اسلام کے آئے ہین اُنکو جلد قتل کرڈالیے وہ ساحرہ بھی تیغۂ سحر ہاتھ مین لیے ہوئے جھومتی ہوئی
چلی آتی ہی چالاک نے جو یہ ماجرا دیکھا برق و قران سے کہا جلد کہین پوشیدہ ہو ورنہ یہ آکر قتل
کرڈالے گی سب اپنی اپنی طرف بھاگے برق تو جاکر ایک غار تھا اُسمین پوشیدہ ہوا چالاک بھی
ایک مقام پر جہان کوڑا بہت جمع تھا وہان جاکر چھپ گیا قران بھی ایک محفوظ مقام مین جاکر پوشیدہ
ہوئے سب نے حلقہ ہاے کمند درست کرلیے ہین کہ وہ ساحرہ آکر اس میدان مین ٹھہری اور پکارنے لگی
آواز دی اے عیاران اسلام اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو نکل آؤ ورنہ ایسا سحر کرونگی کہ جس مقام پر ہوگے
جل بھنکے رہجاؤگے کسی نے جواب نہ دیا اُسنے ایک طائر سے اشارہ کیا کہا جہان جہان عیار پوشیدہ
ہون اُنکو گرفتار کرلاؤ طائر اڑا پہلے چالاک جہان پوشیدہ تھا وہان آکر اپنے پرون کا سایہ ڈالا چالاک
نے جانا تڑپ کے طون اٹھو اُٹھنے کا قصد کیا مگر نہ اٹھ سکا مجبور ہوکے وہین بیٹھا رہا اُس ساحرہ
نے آکر اُسکو گرفتار کرلیا وہان سے طائر اڑکے جس مقام پر برق چھپا تھا وہان آیا پرون کا سایہ ڈالا
برق کے بھی ہاتھ پاؤن بیکار ہوے اسکو بھی ساحرہ نے گرفتار کرلیا اسی طور سے قران بھی گرفتار ہوئے
جب یہ سب عیارون کو گرفتار کرچکی تو ایک ساحر کو بلایا اُسکے سپرد کیا کہا انکی حفاظت بہت اچھی طرح سے
کرنا انکو یا تو آتشخوار جادو کے پاس روانہ کرینگے یا قتل کرڈالینگے ساحر تو انکو لیکر روانہ ہوا ملیح جادو
اپنی بارہ دری مین آکے بیٹھی اسنے لاکے برق و چالاک و قران کو ایک زندان خانہ مین سلسل کرکے
قید کیا چالاک نے کہا کیون میان ساحر تمھارا نام کیا ہی اُس ساحر نے کہا میرا نام بلانوش جا[illegible] ہی
مین نگہبان ہون زندان خانہ کا چالاک نے کہا تمھین اپنے زندان خانہ کا اختیار بھی ہوگا جسکو چاہو رہا کردو
اور جسے چاہو رہنے دو بلانوش نے کہا یہ اختیار مجھے نہین ہی قید کرنا اور رہا کرنا بالکل اختیار ملکۂ عالم کو ہے
چالاک نے کہا تمکو ملکۂ عالم کی ملازمت کیے ہوئے کتنے روز ہوے اُس ساحر نے کہا تمھین ان باتون کے
پوچھنے کی کیا ضرورت ہی چالاک خاموش ہو رہا جب رات ہوئی تو چالاک نے دیکھا کہ ایک عورت
کریہ منظر ایک گلابی شراب کی ہاتھ مین لیے ہوے آئی بلانوش نے اسکو بلاکے اپنے پاس بٹھایا
شراب کا دور چلنے لگا تھوڑے عرصے کے بعد جب دونون کو نشہ اچھی طرح سے ہوا بلانوش نے طنبورہ اٹھایا عورت نے
گنگنانا شروع کیا اُسنے طنبورہ چھیڑا عورت گانے لگی چالاک نے جو یہ کیفیت دیکھی زندان خانہ سے یہ
بھی تانے لگانے لگے عورت نے جو ایسی تانین سنین جھوم گئی کہا اے بلانوش یہ تانین کون لگاتا ہی بلانوش
نے کہا مین خود حیران ہون معلوم ہوتا ہی کوئی عیار گانا بھی جانتا ہی وہی گا رہا ہی اُس عورت نے کہا عیار

کیسے بلانوش نے کہا آج تین عیار اہل اسلام کے آئے تھے ملکہ عالم نے انکو قید کیا ہی اُس عورت نے کہا ای بلانوش جو کوئی ہو اُسے یہان لے آؤ دو ایک چیزین اُس سے سُنین دیکھو تو کیسی تانین لگا رہا ہی کلیجہ کے پار ہوئی جاتی ہین بلانوش نے کہا ای ملکہ ایسا نہو کہ ملکہ عالم کو خبر ہو جائے تو ہمارے واسطے خرابی ہو عورت نے جب اصرار کیا تو آخر مجبور ہو کے قید خانہ کے اندر آیا کہا کون گا تا تھا چالاک تو خاموش بیٹھا رہا اور قیدیون نے کہا کہ یہ عیار گا رہا تھا ہم سب کے دل لبھا رہا تھا حقیقت مین کیا اچھی آواز ہی گانے مین مزا سوز و گداز ہی بلانوش نے کہا ای عیار ہمارے ساتھ چل تھوڑی دیر محفل مین بیٹھ دو ایک چیزین گا شراب و کباب وہان موجود ہی شغل میخواری کرینگے پھر ملکہ عالم سے تیری سفارش کرینگے جسطرح ممکن ہوگا رہائی دلوا دینگے چالاک نے برق کی طرف اشارہ کیا کہ یہ گا رہا تھا مجھے تو گانے کے نام سے نفرت ہی بلانوش نے یہی باتین برق سے کین برق نے قران کی جانب اشارہ کیا کہ یہ گاتے تھے مین گانا نہین جانتا ہون بلانوش نے قران سے کہا قران نے کہا صاحب مین گانا نہین جانتا بلانوش نے کہا ای چالاک سب تمھین کو کہتے ہین ذرا محفل مین چلکر ایک چیز کہہ دو چاہے شب بھر وہین رہنا یا یہان چلے آنا جو تمھاری مرضی ہو وہ کرنا چالاک نے کہا صاحب مین ان دونون آدمیون کے بغیر گا نہین سکتا ہون بلانوش نے کہا ان دونون کو بھی لے چلینگے چالاک نے کہا ہان اب مجکو انکار نہین ہی آپ لے چلیے بلانوش نے چالاک و برق و قران کو ساتھ لیا اپنے ٹھکانے پر آیا کہا ہان میان عیار صاحب آپ کچھ گائیے چالاک نے کہا کیا گاؤن میری شکست یہ لوگ کرتے ہین سب پر سے سحر اتار دو تو ہاتھ پاؤن قابو مین ہون یہ لوگ ساز چھیڑین مین گاؤن تمکو سناؤن بلانوش نے سب پر سے سحر اتارا برق نے طنبورہ اُٹھایا چالاک نے کہا اگر اجازت ہو تو مین ایک جام شراب خود بھی پیون اور آپ لوگون کو بھی پلاؤن بلانوش نے کہا میان عیار صاحب ایک جام کیا تم اچھی طرح شراب پیو چالاک نے جام پر کیا آنکھ بچا کے تھوڑی بیہوشی بھی شراب مین ملائی پہلے بلانوش کو جام دیا بلانوش نے بے اندیشۂ انجام وہ جام پی لیا دوسرا جام بھر کے اُس ساحرہ کو دیا اُسنے بھی پیا اب تو برق نے طنبورہ چھیڑا چالاک نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی

صبا نے دشمنی کی ہائے مجھ سے بعد مردن بھی
اڑا دی چادر تربت بجھا دی شمع مدفن بھی

ہم ایسے سوختہ تن جوش وحشت مین ہو جائینگے
نہ جائیگی سیہ بختی ہماری بعد مردن بھی
کرون گر نالہ زار اُس بت یکتا کی فرقت مین
ہو گل کی طرح ٹکڑے ٹکڑے اپنا جامۂ تن بھی
اثر دیکھو جناب عشق کا گھٹ کے ہوا آخر
ابے جھک گئی میخانہ مین شیشے کی گردن بھی
کسی بیتاب کو کیا ذبح کرکے آج آئے ہو
لہو مین ہی جوانی بھی نرالا ہی لڑکپن بھی
ہو پوشاک آلودہ لہو سے ذبح کرنے مین
گئی گردش نہ قسمت کی ہماری بعد مردن بھی

ہماری آہ سوزان سے جلا صحرا کا دامن بھی
نہین تخصیص بلبل کے نشیمن ہی کی اے گلچین
تو سنگ کوہ مین رہیگا ناقوس برہمن بھی
تری آنکھون پہ او مستی ملے ہو خونیہ قربان ہی
زلیخا کے گریبان کیطرح یوسف کا دامن بھی
کہان تھے شب کو تم بیشک نشان ہونگے رقیبون
تمھاری آستین بھی خون مین آلودہ ہی دامن بھی
ہماری قبر دیکھو نکو جب ہنستے ہوے دیکھا
الٹ لی آستین گردان لو تم اپنے دامن بھی
شب تاریک فرقت مین مرا دل یار گھبرایا

چراغ قبر جب بالش کریگا کوئی گل ہوگا
کہ برق خندۂ گل سے جلیگا سارا گلشن بھی
نہ سودائے الفت مین ہی یکسان لالہ و بلبل
چمن مین چشم نرگس بھی زبان برگ سوسن بھی
جمعیت پر بھلا دست سبو دست جنون بھی
ملا وہ اسکے سب مسکا ہوا ہی جامۂ تن بھی
تمھین اب دیکھکر عشاق بے مروت کہتے ہین
جلادی کر الگ تو کیا ہی نرالی شمع مدفن بھی
بگولے مین ملی گہ خاک مین جا کر ملی بھی
بجھا دی جبکہ آہون کی ہوا نے شمع مدفن بھی

بتا مجھ بیگنہ کے قتل کو کیونکر چھپائے گا
تو پہنا دی کفن کے ساتھ ہی زنجیر آہن بھی
مرے صحرائے وحشت کی کڑی تھی دھوپ اسقدر
اگر کھلجائے دروازہ مثال چشم سوزن بھی
وہ اپنے بام پر ہین اب تو ایسی چلے یارب
خوشی جبتک ہون کہ تیری ہاتھ ہو کھنچا وہ گردن بھی

بھرا ہی خون سے قاتل ترا خنجر بھی دامن بھی
بیابان مین جو وحشت آئی ہو مجھ وحشی عریان کو
کہ بنکر سوم نکلی پانون مین زنجیر آہن بھی
ہین باطن مین عدو ظاہری الفت بڑھا چلو
مرے دل کی طرح اُٹھنے لگے نقاب روے روشن بھی
ہوئی یہ بات اب ای آبرو فیض فصاحت سے

اٹھا دیجیے جب خنجر قتل مجھ مجنون کی میت کو
کفن کو گولی چادر بھی ہو صحرا کا دامن بھی
نحیف و زار ہون ایسا ترے غم عشق مین چلا اون
ہما سے دوستو کی بزم مین آتے ہین دشمن بھی
بھری ہی تونے کچھ ہوا بھی تو دست نازک کر
ترے اشعار کی مدح و ثنا کرتے ہین دشمن بھی

چالاک نے اس طرح یہ غزل گائی کہ بلانوش جادو کی آنکھون مین آنسو بھر آئے مگر بیہوشی تاثیر کر چکی تھی آنکھون کے نیچے اندھیرا آنے لگا سر چکرایا بلانوش جادو نے کہا میان عیار صاحب یہ شراب کیسی تھی سر چکراتا ہی آنکھون کے نیچے اندھیرا آتا ہی چالاک نے کہا ذرا لکھو سے ہو جائیے بلانوش نے چاہا اپنے مقام سے اُٹھے بیہوشی نے طمانچہ مارا دھم سے زمین پر گرا وہ ساحرہ اُسکے سنبھالنے کو اُٹھی لڑکھڑا کے زمین پر گری چالاک خنجر کھینچکر بڑھا دونون کا فیصلہ کیا وہان کا مال و اسباب لوٹ کر ان دونون کافرون کو صحرا مین جا کے دبا دیا آپ انکی صورت بنکر طرف باغ ملکہ ملیح جادو کے روانہ ہوا در باغ پر پہونچ کے ایک دربان سے کہا کہ ملکہ عالم کو یہان بلا دو مجھے ایک ضروری کام ہی دربان نے ملیح کو اطلاع کرائی ملیح فوراً باہر نکل آئی کہا ای بلانوش جادو اسوقت کیا کام ہی کہا حضور غضب ہوا آپ نے جو دو قیدی میرے سپرد کیے تھے وہ کہین فرار ہو گئے ملیح نے کہا مجھسے بچ کے کہان جائینگے مین ابھی ایک طائر کو بھیجدونگی گرفتار کر لائیگا آج انکو قتل کر ڈالونگی وہ عیار ہین انکا زندہ رہنا مناسب نہین ہی یہ کہکر ملیح بلانوش کے ساتھ چلی کہا مین چلکر قید خانہ مین دیکھون کہ وہ کس صورت سے فرار ہوئے ہین تھوڑی دور چل کے چالاک نے کہا دیکھیے حضور ایک قیدی وہ سامنے پتون کے ڈھیر مین پوشیدہ تھا ہم لوگون کو آتے دیکھ کے بھاگا ملکہ تو اُسطرف مخاطب ہوئی چالاک نے حلقے کمند کے مارے ملیح گھبرا کے بیٹھی چالاک نے چاہا حباب ماردون مگر ملیح نے سحر کیا حلقے کمند کے جل گئے ایک دانہ ماش کا اُسنے مار دیا چالاک زمین پر گر پڑا ملیح نے کہا او مکار مجھسے مکر کرتا ہی بتا وہ دونون کہان پوشیدہ ہین چالاک نے کہا ملکہ عالم مین اُن دونون کو کیا جانون ملیح جادو نے کہا ارے بلانوش جادو کو کیا کیا چالاک نے کہا اُسکی کیفیت وہی دونون جانتے ہین مین نے یکایک سحر سے نجات پائی جی مین آیا آپ کے پاس چلون اپنی عرض حاجت کرون آپ سے اُمید بر آئے گی مین آج تک قدردان کو ڈھونڈھتا تھا شکر ہی کہ آج پایا اب اُمیدوار ہون کہ غلام کو قدم اقدس سے جدا نہ کیجیے گا ملیح جادو نے کہا او مکار خاموش رہ ورنہ ابھی قتل کر ڈالونگی چالاک نے کہا حضور مالک ہین جو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے آپ کی سرپرستی خداوندانہ سے مجھے اُمید ہی کہ آپ ضرور میری خطا معاف فرمادینگی ملیح جادو نے یہ باتین سُن کے ایک دستک دی ایک طائر آیا طائر سے کہا تلاش کرو وہ دونون عیار کہان پوشیدہ ہین طائر نے جا کے جہان برق و قیران چھپے ہوئے بیٹھے تھے اپنے پرونکا سایہ ڈال دیا ہاتھ پانون انکے بیکار ہو گئے طائر نے پکار کے آواز دی کہ ملکہ عالم دونون عیار یہان چھپے ہوئے بیٹھے ہین ملکہ نے کہا مبہوت جادو

کو جلا لا طائر غائب ہوگیا چالاک نے دیکھا تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر قوی تن بالکل برہنہ
جھومتا ہوا ملیح کے قریب آکر سلام کیا کہا ملکہ عالم آپ نے تابعدار کو کیون یاد فرمایا ہی ملکہ نے کہا
ہے تیری خوراک جمع کی انکو اٹھا لیجا نوچ نوچ کے کھا جا ساحر بہت خوش ہوا چالاک و برق
و قران کو گردنین پکڑ کے اٹھا لیا اور ملیح جادو کو سلام کر کے چلا ملکہ ملیح اپنے باغ کی طرف
چلی گئی ساحر چالاک وغیرہ کو لیے ہوئے خوشی خوشی اپنے جنگل کیطرف جاتا ہی قضائے کار خواجہ
عمرو ثانی جو تلاش سرداران اسلام مین نکلے تھے لوگون سے دریافت کرتے ہوئے چلے جاتے
ہین اس روز خواجہ عمرو تھک کے ایک نخل کے سایہ مین بیٹھے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک
ساحر قوی تن برہنہ چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثانی کی گردنین پکڑے ہوئے خوشی خوشی
چلا آتا ہی قاعدہ سے خواجہ سمجھے کہ یہ آدم خوار ہی انکو کھا جائیگا نہین معلوم یہ کیونکر اس آفت ناگہانی
مین مبتلا ہوگئے اب انکی رہائی کرنا ضرور ہی یہ سوچ کے ایک گوشے مین ہٹ کے رنگ روغن عیاری
کا نکالا اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی کچھ سانپ ہاتھ پاؤن مین لپٹائے ایک جیت گلے مین
ڈال لی ایک ترسول لوہے کا ہاتھ مین لے کر تخت زنبیل سے نکال کے اسپر سوار ہوئے تخت اڑاتے
ہوئے سامنے اس ساحر کے آئے للکار کر آواز دی او ساحر کہان جاتا ہی ساحر نے پلٹ کر صورت
دیکھی کانپ کر وہین ٹھہرا ہو رہا خواجہ عمرو نے تخت اتارا کہا تو کون ہی مبہوت آدم خوار نے
جواب دیا کہ مین اسی صحرا مین رہتا ہون مبہوت آدم خوار میرا نام ہی خواجہ عمرو نے کہا یہ تین
آدمی کہان سے لایا ہی مبہوت آدم خوار نے کہا ملکہ ملیح جادو نے ان لوگون کو گرفتار کیا
مجھے کھانے کے لیے عنایت فرمایا مین انکو کھا جاؤنگا خواجہ عمرو نے کہا ہمین ہمکو بھی شریک
کر لے ہم تجھے گانا سنائینگے شراب پلائینگے مبہوت آدم خوار نے کہا کیا مضائقہ ہی آپ بھی شریک
ہو جائیے خواجہ عمرو نے ایک صراحی شراب کی نکالی جام لبریز کر کے مبہوت آدم خوار کو دیا کہا
پہلے شراب تو پی لے پھر ان سب کے کباب بنائینگے مبہوت نے شراب پی خواجہ نے متواتر دو تین
جام اسکو پلائے شراب پیتے ہی اسکو گرمی معلوم ہوئی تھرا کے اپنے مقام سے [illegible] بیہوشی نے طمانچہ
مارا لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے خنجر کھینچ کے اسکا سر چاک کیا اندھیرا ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی
کشتی مرا نام من مبہوت آدم خوار بود جب تاریکی برطرف ہوئی تو خواجہ نے چالاک و برق و قران
کو اپنے پاس بلایا سب شکریہ ادا کرنے لگے خواجہ سب پر بہت خفا ہوئے برق نے کہا اب جلدی
کیا تدبیر کیجیے گا یہان باغ ہی ملکہ ملیح شوربخت جادو کا وہان جا کر گرفتار کرا دیتے ہین خواجہ نے کہا
خدا سب آسان کر دیگا گر تم لوگ عیاری کو بگاڑ دیتے ہو برق نے کہا استاد اب امور تقدیر کو کوئی کیا
کرے سب کام تو درست کیا تھا بلا نوش جادو کو قتل کیا اسکی صورت بنکر نکلے ملیح جادو کو بھی گرفتار
کر لیا ہوتا مگر اسکی قضا نہ تھی مجبور ہو گئے خواجہ نے ایک خرما نکال کر چالاک کو دیا کہا لو چالاک یہ ایک
شخص نے ہمکو تحفہ دیا تھا تم بھی کھاؤ برق تم بھی لو قران تم بھی لو ایک ایک کی صورت دیکھی خواجہ
نے زبردستی سب کو کھلا دیا جب یہ لوگ بیہوش ہوئے سب کو تہ زنبیل کیا آپ نام خدا لیکر طرف باغ
ملیح شوربخت کے روانہ ہوئے قریب باغ پہنچے گلیم خواجہ نے اوڑھ لی داخل باغ ہوئے

طائر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے چہار جانب دیکھنے لگے کچھ نظر نہ آیا خاموش بیٹھے رہے خواجہ نے تمام باغ کی سیر
کی ایک گوشہ میں بیٹھ کے دم لینے لگے دیکھا ایک نازنین مہ جبین زہرہ خصال حور تمثال ہوادار پر سوار زرد
کنیزان زرین پوش حلقہ باندھے ہوئے ایک سمت سے چلی آتی ہیں خواجہ سمجھے کہ ملکہ بلیغ شور بخت
یہی ہے جب سواری قریب آئی وہ نازنین ہوادار سے اتری باغ میں ٹہلنے لگی کنیزیں بھی عقب میں اُسکے
رومال ہلاتی ہوئی خرامان خرامان سیر باغ کرنے لگیں تھوڑی دیر کے بعد وہ نازنین ہوادار پر سوار ہوئی
ہوادار چلا خواجہ عمرو بھی ساتھ ہوادار کے ہوئے تھوڑی راہ طے کر کے ہوادار قریب ایک بارہ دری
کے پہونچا نازنین اُتری اُس محفل میں داخل ہوئی خواجہ عمرو بھی ساتھ ساتھ اُس نازنین کے داخل محفل
ہوئے وہ نازنین تو جا کر مسند پر بیٹھی خواصین بھی اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوئیں ملکہ نے ایک خواص کو بلایا
کہا جاؤ ملکہ بلیغ شور بخت کو بلا لاؤ کہنا آپ کی بہن آپ کو بلاتی ہیں تنہا ہیں گھبراتی ہیں اب خواجہ عمرو
سمجھے کہ یہ بلیغ شور بخت نہیں ہے کوئی اور ساحرہ ہے تھوڑی دیر گذری تھی کہ خواجہ نے دیکھا ایک
ساحرہ سیہ فام ایک تخت پر سوار آ کے پہونچی تخت سے اتر کے برابر اُس نازنین کے آ کے بیٹھی نازنین نے کہا
تم اتنی بڑی بے مروت ہو بے بلائے کبھی آتی ہی نہیں بلیغ نے جواب دیا کہ بہن مجھے ایک فکر ایسی
لاحق ہے جسکے باعث سے مجھے خواب و خور حرام ہے نازنین نے کہا کہو خیر تو ہے بلیغ نے کہا دو روز کا عرصہ ہوا کہ تین
عیار لشکر اسلام کے آئے تھے میں نے اُنکو گرفتار کر کے بلا نوش جادو کے حوالے کیا عیاروں نے مکر کر کے
بلا نوش جادو کو مارا آپ قید خانہ سے نکلے ایک عیار بلا نوش کی صورت بن کر میرے دربار پر آیا
مجھے بلوایا کہا بڑا غضب ہوا قید خانہ سے عیار نکل گئے میں اُسکے ساتھ روانہ ہوئی ایک گوشے میں آ کے
مجھ سے کہا دیکھیے ایک عیار وہ سامنے بھاگا جاتا ہے میں اُس طرف پلٹی اُسنے حلقے کمند کے میرے گلے میں
ڈال دیے اگر سحر نہ کرتی تو مجھے گرفتار کر کے قتل کرتے میں نے سحر کیا زمین نے پاؤں اُنکے تھام لیے
میں نے مبہوت آدم خوار کو بلا کر دے دیا یقین ہے وہ کھا گیا ہوگا نازنین نے جواب دیا کہ پھر اب
کاہے کا اندیشہ ہے مبہوت آدم خوار تو اُنکو کھا گیا ہوگا نازنین سے بلیغ شور بخت نے کہا اندیشہ اسکا
ہے کہ آمد عیاروں کی شروع ہوئی جب تک یہ بیٹ کے لشکر میں نہ جائینگے اور عیار انکی تلاش میں آئینگے
نہیں معلوم وہ کیا مکر کرتے ہیں یہ لوگ قیامت کے مکار ہوتے ہیں کسی سے خوف نہیں کرتے بڑے بڑے
ساحروں کو مار ڈالا نازنین نے کہا کوئی بھی نہیں بول سکتا تمھارا سحر کسی کو کب آنے دیگا جو آئیگا گرفتار
ہو جائیگا اب تھوڑی دیر عیش و راحت میں بسر کرو دو ایک جام شراب کے پیو گی تا سنو فکر بیکار ہے کوئی نیا سحر تیار
کر لو کوئی نہ آسکے بلیغ شور بخت خوش ہو رہی اُس نازنین نے خواصوں سے کہا کہ شراب لاؤ گانے
والیوں کو بلاؤ خواص اُٹھ کے چلی خواجہ عمرو یہ کیفیت دیکھ رہے تھے خوص کے ہمراہ گلیم اوڑھے ہوئے چلے
خواص تو میخانہ میں گئی خواجہ بھی اپنی صورت ایک خواص کی بنا کے میخانے میں پہونچے اس خواص
کو آواز دی کہ اری زرنگار اتنی دیر لگائی حضور طلب فرماتی ہیں وہ خواص باہر نکل آئی خواجہ نے
کہا دیکھو آخر حضور خود تشریف لاتی ہیں آج تیری شامتیں آئی ہیں خواص مڑ کے دیکھنے لگی خواجہ
عمرو نے حلقے کمند کے اسکے ڈالے ٹیکے بیٹی حباب بیہوشی مار دیا خواص بیہوش ہوئی خواجہ عمرو نے
اسکو اٹھا کے نذر زنبیل کیا اور آپ اُسکی صورت بن کر میخانے میں گئے ساقی نیچے سے کہا ارے شراب

جلدی سے چل ملکہ عالم طلب فرماتی ہین اسکو بھی باتون مین لگا کے بیہوش کیا اب خواجہ نے اپنی صورت ساقی کی بناکر شراب کو خراب کیا اور کشتیون مین لگا کر محفل مین لائے سلام کرکے ایک جانب بیٹھ گئے نازنین نے کہا اب دیر نکرو دور شراب شروع ہو جائے خواجہ عمرو نے صراحی سے شراب انڈیل کے جام ملکہ ملیح کو دیا ملکہ ملیح نے جام پیا خواجہ عمرو نے کہا حضور مین نے اپنا بہت روپیہ صرف کرکے ایک کمال حاصل کیا ہی اگر حکم ہو تو اسوقت اُسکا اظہار کرون نازنین نے مسکرا کے کہا کیا کمال ہی خواجہ عمرو نے کہا حضور علم موسیقی کو حاصل کیا ہی اگر حکم ہو تو اسوقت کچھ سناؤن نازنین نے اجازت دی خواجہ عمرو نے لَے نکالی محفل مین بیٹھ کے یہ غزل شروع کی (غزل)

بتنگ زیست سے ہون سر ہوا ابتدا مجھے
سنبھال لون تجھے مین اور تو سنبھال مجھے
مجھے قبول یہ ذلت پہ شرط اتنی ہی
ملا کے خاک مین کرتے ہین پائمال مجھے
ہی کب سے ہجر مین ارمان ہی عروس کی
نہین ہی عشق مین معلوم اپنا حال مجھے
وہ آئے بھی ہین تو منھ پھیر چھپے بیٹھے ہین
تم اپنے ہاتھ سے کرتے تو ہو حلال مجھے
کل اپنے پاس بلایا تھا میری ضد سے
نہین وہ اہل نظر جو کہین غزال مجھے
ملا ضرور ہی پیری مین ای عصائے آہ
کبھی نصیب نہو تا ز وصال مجھے
عزیز ہٹ گئے تربت مین رکھکے لاش مری
خوشی تو جب تھی کہ کرتے نہین حلال مجھے
ضرور شادی و غم ہین جہا نہین تو ام
یقین ہی یہ بتائے عدم کا حال مجھے

فراق مین یہی ہر وقت ہی خیال مجھے
جو تجکو رحم نہ آئے تو کر حلال مجھے
اخیر وقت یہی آرزو ہے دل نکلے
کر تو ہی انگلے بھری بزم سے نکال مجھے
چھری بھی کند ہی اُنکی کلائی بھی نازک
کبھی نصیب بھی ہوگا تر ا وصال مجھے
خوشی ہی غیر کی قسمت مین یار عالم کی
ہی روز ہجر سے بدتر شب وصال مجھے
اذان دے کے موذن نے آخر شب وصل
اب آج کہتے ہو مطلق نہین خیال مجھے
پھر ابھی طرح سمجھ مین نہ آیا ای واعظ
ہی رشتہ بانو نہین کرتے کیون سنبھال مجھے
دل اُنسے چھپکے سے کہتا ہی میرے پہلو مین
اب آ مین دیکھ کو شتی ری جال سے مجھے
غلط یہ غم ہی کہ بادا نکی اب رسیلی کمان
یقین ہو گیا صبح شب وصال مجھے
انہ کیون ہو ناز مجھے اپنی شعر گوئی پر

اگر دکھون لب ہو میسر وصال مجھے
شراب پی کے جو بیٹھے مین رو کر کہین پاؤن
دبا کے سینے کو زانو سے کر حلال مجھے
بجے ہین دیکھے وہ مٹی تو قبر روندے ہین
مین سخت جان ہون کرین کسطرح حلال مجھے
جو ہی تو بس اُسی غفلت شعار کی ہی خبر
جہان بھر کا ملا ہی غم و ملال مجھے
نہین کلائی مین دیکھو نہ پیچ آجائے
کیا مگر عمداً بے چھری حلال مجھے
یہی اشارے کہتی ہی چشم شوخ اُنکی
سنایا وعظ مین تو نے کہا انکا حال مجھے
تڑپ تڑپ کے دعا گر نہ مانگتا شب ہجر
خبر جگر کو نہو اسطرح نکال مجھے
جو حکم قتل کا جلاد کو دیا تو کیا
وہ دل کو لیگئے اسکا نہین خیال مجھے
کرے نکلی ہی تیغ اُنکی پوچھیون اُن سے
ملا جو آبرو استاد ذی کمال مجھے

خواجہ عمرو نے اس ترکیب سے یہ غزل گائی کہ اہل محفل دنگ ہوگئے سب کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے ملیح شور بخت تو چیخین مار کے رونے لگی منظر بانو اپنے مقام سے نکلے بیہوشی اپنا کام کر چکی تھی لڑکھڑا گری وہ نازنین بھی ارے کہکر اُٹھی بیہوش ہوگئی ساری محفل شہر خموشان کا نمونہ ہوئی خواجہ عمرو ثانی نے خنجر نکال کر قتل کرنا شروع کیا سر کاٹتے ہوئے قریب ملیح شور بخت جادو کے پہونچے اسکو بھی خنجر مارا شکم چاک ہوا چونکہ ساحرہ زبردست تھی اسکے مرتے ہی اندھیرا ہوگیا سنگ باری ہونے لگی آوازین مہیب آنے لگین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین ملیح شور بخت جادو بود خواجہ قریب اس نازنین کے پہونچے چاہا قتل کر ڈالین مگر یہ خیال آیا کہ عورت حسین ہی لشکر مین چلکر کسی کے ہاتھ بیچ ڈالین گے یہ خیال کرکے اسکی زبان مین سوزن دے کر نذر

زنبیل کیا سب مال و اسباب وہان کا لوٹ لیا اب خواجہ عمرو کو خیال آیا کہ ملیح شور بخت کے باغ مین
جاؤن اتنی بڑی ساحرہ تھی کچھ مال و اسباب ضرور ہوگا یہ خیال کر کے خواجہ عمرو طرف اُس باغ کے
چلے تھوڑی دور راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ وہ بارہ دری ہی راکھ کا ڈھیر معلوم ہوتا ہی یہ ظاہر ہو
کہ سب جل گیا خواجہ عمرو نے راکھ کے قریب جا کے مٹی کو ہٹا کر دیکھا مراد یہ تھی کہ اگر کچھ مال ہوگا
تو ضرور اس راکھ مین دب گیا ہوگا مگر کچھ نہ پایا مجبور ہو کے وہان سے واپس آئے ایک درخت
کے سایہ مین آ کے بیٹھے خیال کرنے لگے کہ اب کس طرف چلنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے یہ سوچ رہے
تھے کہ خیال آیا وہ نازنین جو نذر زنبیل کی ہی اُسکو نکال کے کچھ حالات یہان کے دریافت کرون شاید
اُس سے کچھ مدد ملے یہ سوچ کے خواجہ عمرو نے اُس نازنین کو زنبیل سے نکالا جس درخت
کے نیچے بیٹھے تھے اُسمین اُسکو باندھکر ہوشیار کیا نازنین نے آنکھ جو کھولی اپنے کو گرفتار پایا
گھبرا کے چاہا سحر کرون زبان مین سوزن پایا نازنین مجبور ہو کے تقاضائے کمسنی سے رونے لگی خواجہ
عمرو نے قریب آ کے کہا اے نازنین مہ جبین کیون صدمہ کرتی ہی نازنین نے اشارے سے کہا مین کہان
ہون اور تم کون ہو اور مین یہان کیونکر آئی خواجہ عمرو نے کہا مین عمرو ثانی عیار صاحبقران
ثانی ہون براے رہائی سرداران اسلام جاتا تھا راہ مین ایک مردم خوار سے ملاقات ہوئی
میرے شاگردون کو لیے جاتا تھا مین نے اُسکو قتل کیا اپنے لوگو نکو چھڑایا ملیح شور بخت جادو
کو مارا تم پر مجھکو رحم آیا یہان لایا اب اگر تم اسلام قبول کرو اور سامری و جمشید پر لعنت کرو ابھی تمکو
رہا کر دون اپنے ساتھ لے چلون نازنین چونکہ بہت پریشان تھی بصدق دل طالب اسلام ہوئی اشارہ
کیا کہ مجھے رہا کر دو مین دین اسلام قبول کرتی ہون خواجہ عمرو نے اُسکی پیشانی کو دیکھا نور اسلام
سے منور پایا زبان سے سوزن نکال کر مشکین کھول دین پوچھا تمھارا کیا نام ہی اُس نازنین نے
کہا نام میرا بہار تنگ قبا ہی اس صحرا مین رہتی تھی ملیح شور بخت سے بدرجہ کمال مجھے محبت تھی ور
وہ میرے نام پر شیدا تھی خواجہ عمرو نے کہا مسکن خاص تمھارا کہان ہی بہار تنگ قبا
نے جواب دیا کہ مسکن خاص ہمارا طلسم بہارستان سلیمانی ہے مگر جب سے والد نامدار نے
دنیا کو چھوڑ عزیزون سے منھ موڑا اور کوہ گذرگاہ سامری پر جا کے مصروف یاد سامری ہوے مجھ سے
محبت زیادہ رکھتے تھے مجھے بھی حکم کیا کہ یہین تو بھی اپنی سکونت اختیار کر کچھ دنون مین وہان رہی
جب میرا دل بہت گھبرایا ملیح شور بخت جادو کے برابر مکان بنایا یہان رہنا اختیار کیا اب
روز علی الصباح والد ماجد کے سلام کو جاتی ہون خواجہ عمرو ثانی نے کہا تمھارے والد ماجد
کا کیا نام ہی بہار تنگ قبا نے جواب دیا کہ نام نامی و اسم گرامی اُنکا خرقہ پوش سامری
ہی بار ہا سامری و جمشید اپنی صورت اصلی پر اُنکے سامنے آتے ہین راز و نیاز کی باتین کرتے
ہین جو کچھ بات اُس شہر مین گذرنے والی ہوتی ہی والد نامدار ایک مہینا قبل اُسکی خبر
دیتے ہین ایک روز معین ہی اُسدن تمام باشندگان شہر وہان جمع ہوتے ہین والد ماجد
ایک کرسی پر تشریف بیٹھا کر سب خبر بیان کرتے ہین کوئی مسلمان وہان تک جانے نہین
پاتا ہی اب کی ماہ مین اُنھون نے آپ کے آنے کی خبر دی تھی اور یہ بھی بیان کیا تھا

کہ میرا پیمانۂ عمر لبریز ہو گیا عنقریب مین سامری کے پاس جاؤنگا مجھے بہت بڑا تردد تھا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی
قول انکا سچا ہوا مگر مین تو اب اسلام کو قبول کر چکی اگر اب کوئی انکو باتین بنائے اور مذہب سامری
کی خوبی میرے روبرو بیان کرے تو مجھے ہرگز اعتبار اسکا نہ ہو خواجہ عمرو نے کہا ای بہار تنگ قبا
وہ جلسہ کس روز ہوتا ہی بہار تنگ قبا نے جواب دیا کہ خواجہ عمرو اب اس جلسہ کے صرف
دو روز باقی ہین خواجہ عمرو نے کہا پھر ہم کس صورت سے اس جلسہ مین جائین بہار تنگ قبا نے
کہا خواجہ عمرو اگر وہان جاؤ گے گرفتار ہو جاؤ گے کہ الدنامدار کو فوراً ہی خبر ہو جائیگی وہان پوشیدہ
ہونا دشوار ہی آیندہ تمکو اختیار ہی مین تمھارے ہمراہ ہون خواجہ عمرو نے کہا ای بہار تنگ قبا
خدا ہر وقت معین و مددگار ہی تم مجھے وہان تک لے چلو بہار تنگ قبا نے کہا خواجہ ایسا نہو کہ تم
اپنے تئین بھی مبتلائے مصیبت کرو اور میری جان بھی مفت مین جائے خواجہ عمرو نے بہار
تنگ قبا کو سمجھایا بہار نے فوراً ایک تخت سحر بنایا مع خواجہ عمرو کے تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئی
تھوڑے عرصہ مین تخت اس پہاڑ کے قریب پہونچا بہار تنگ قبا نے تخت زمین پر اتارا کہا
خواجہ سامنے یہ جو پہاڑ معلوم ہوتا ہی اسی کا نام گذرگاہ سامری ہی یہین والماجد رونق افروز ہین
اب جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے مین اب آگے نہین جا سکتی ہون خواجہ عمرو نے اسکو تو
کسی طور سے بیہوش کرکے نذر زنبیل کیا شب بھر تو اسی صحرا مین گلیم اوڑھ کے بسر کی جب صبح ہوئی
تو خواجہ عمرو صورت تبدیل کرکے شہر کی طرف چلے جیسے ہی داخل شہر ہوئے دیکھا تمام باشندگان
شہر اسی پہاڑ کی طرف چلے جاتے ہین خواجہ نے بھی وہی وضع اپنی بنائی جو وہان کے اہل شہر
کی تھی اور ہمراہ سب کے گذرگاہ سامری پر چلے جب وہان جاکے پہونچے خواجہ عمرو نے دیکھا ایک
کوہ فلک شکوہ ہی پہاڑ کے اوپر ایک حجرہ ہی حجرے کے آگے پتھر کی زمین بہت دور تک
صاف و شفاف ہی اسپر فرش بچھا ہی ایک فقیر حجرے کے اندر بیٹھا ہی آگے ایک انگیٹھی رکھی
ہی لونگین جلا رہا ہی جو کوئی آتا ہی فقیر کے پاس جاتا ہی فقیر کے پاؤن چومتا ہی باہر آکے قاعدے سے
بیٹھ جاتا ہی خواجہ عمرو نے مصلحتاً اندر جانا مناسب نہ جانا لوگون سے آنکھ بچا کے وہین بیٹھ گئے
جہان اور لوگ بیٹھے تھے تمام اہل شہر جمع ہو گئے تو ایک منادی نے در حجرہ پر کھڑے ہوکے
آواز دی اے حاضرین باادب باش سب لوگ اپنے اپنے مقام سے اٹھ کھڑے ہوئے وہی فقیر
ایک عصا ہاتھ مین لیے نیلی چادر اوڑھے حجرے سے باہر آیا کرسی پر بیٹھ کے سب سے پہلے
یہ بات کہی کہ ای حاضرین جلسہ آج عمرو ثانی اس محفل مین آیا ہی تم سب کو واجب و لازم ہی
کہ ہوشیار رہو شب کو سامری میرے پاس تشریف لائے مجھ سے کہہ گئے کہ ای خرقہ پوش
اگر کل تو نے عمرو ثانی کو قتل نہ کر ڈالا تو وہ تجھے قتل کریگا پس ای حاضرین لازم تم سب کو یہ ہی کہ
پیشتر خواجہ عمرو ثانی کو ڈھونڈھ کے قتل کرو پھر مین حالات مستقبل بیان کرون خواجہ عمرو نے
جو یہ بات سنی گلیم اوڑھ لی لوگ چار جانب تلاش کرنے لگے خواجہ عمرو نے ٹوپیان سب کے
سرون سے لینا شروع کین یہانتک کہ سب کو ننگے سر کر دیا اور خرقہ پوش کی بھی کلاہ فقیری
سر سے اتار کے نذر زنبیل کی سب لوگ جب تلاش کرکے عاجز ہوئے خرقہ پوش کے پاس آکے

سب نے کہا کہ ہمنے عمرو کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ اُسکا نہین ملتا اگر آیا ہوتا تو یہین کہین پوشیدہ ہوتا
مگر ایک نے دوسرے کو ننگے سر دیکھا کہا تمھاری ٹوپی کیا ہوگئی اُسنے سر پر ہاتھ رکھا ٹوپی نہ پائی خیال جو کیا
تو سب برہنہ سر نظر آتے ہین خرقہ پوش کی بھی کلاہ فقیری کھو گئی سب نے خرقہ پوش سے کہا کہ
بڑے تعجب کی بات ہے کسی کے سر پر ٹوپی نہین ہے اور آپ بھی برہنہ سر ہین خرقہ پوش نے سر پر ہاتھ
رکھا ٹوپی نہ پائی سب سے کہا یہ اُسی عیار طرار کا کام ہے سوائے اُسکے اور کوئی ایسی حرکت نہین کر سکتا سب نے
کہا وہ یہان اگر موجود ہوتا تو ہم لوگون نے اتنے سحر کیے تھے اب تک گرفتار ہو جاتا خرقہ پوش نے
کہا وہ ضرور یہان موجود ہے پھر تلاش کرنا اب کیفیت سنو مین حال مستقبل بیان کرتا ہون یہ کہکے پھر
فقیر نے ایک کتاب کھولی آنکھون مین آنسو بھر کے کہا اے حاضرین جلسہ شہر کے برباد ہونے کا زمانہ
آگیا اس ہفتے مین اس شہر مین کوئی سامری پرست باقی نہ رہیگا مال و اسباب اس شہر کا قبضہ غیر مین جائیگا
مسلمانون کا قبضہ ہوگا اور آج عمرو ثانی قیامت برپا کریگا کیا عجب ہے کہ کوئی ہم مین سے اُسکا شریک ہو
اور اُسکی مدد کرے اور اب بھی مدد کی ہے سب نے کہا ہم لوگون مین سے جسپر گمان ہو اُسکا نام ارشاد
فرمائیے ہم سب ملکر ابھی اُسکو قتل کرین خرقہ پوش نے جواب دیا کہ وہ تم لوگون کے ہاتھ سے قتل بھی نہین ہوگا
اور اسوقت یہان موجود بھی نہین ہے بس اب زیادہ عرصہ نہ لگاؤ جہان تک ممکن ہو عمرو ثانی کی تلاش کرو
اگر کسی کو دستیاب ہو فوراً قتل کر ڈالے زندہ نرکھے یہ کہکے وہ فقیر کرسی سے اترا اور اپنے حجرے مین
گیا سب لوگ اس پہاڑ سے متردد اتر کر شہر کی جانب روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو ثانی کہ کلیم اوڑھے ہوئے
یہ سب باتین سُن رہے تھے اُسی پہاڑ پر ہے جب سب لوگ چلے گئے اور سناٹا ہوا تو خواجہ عمرو
کلیم اوڑھے ہوئے خرقہ پوش کے حجرے مین آئے ایک گوشہ مین بیٹھ رہے خواجہ عمرو کے آتے ہی
درویش چارون طرف دیکھنے لگا کچھ نظر نہ آیا درویش خاموش ہو رہا خواجہ عمرو حجرے مین اُس درویش کے
دن بھر بیٹھے رہے جب آفتاب عالمتاب غروب ہوا تو درویش نے چراغ جلایا پوجا کیا جب پوجے
سے فراغت ہوئی تو اپنے مرگ چھالے پر آکے بیٹھا خواجہ عمرو اس فکر مین ہین کہ اب کیونکر عیاری
کرون یہ سوچ رہے ہین کہ دیکھا خواجہ عمرو نے ایک ساحر برہنہ کریہ منظر بڑے بڑے بال حجرے
کے اندر آیا درویش کھڑا ہوگیا تعظیم کرکے اُسکو اپنے پاس بٹھایا اُسنے کہا اے خرقہ پوش اب
تیرا زمانہ موت قریب آیا ہے خرقہ پوش نے کہا اے مقبول سامری تمنے مجھ سے جو کچھ کہا تھا وہ مینے
آج سب بیان کیا اہل شہر نے بہت ڈھونڈھا مگر کہین عمرو ثانی کا پتہ نہ ملا ایک بات عجیب ہوئی کہ
سب کے سرون سے ٹوپیان غائب ہوگئین اور میری بھی کلاہ فقیری غائب ہوگئی اتنا تو مجھے معلوم
ہوگیا کہ یہ کام عمرو کا ہے لیکن پتہ اُسکا نہین معلوم ہوا مقبول سامری نے کہا اے خرقہ پوش عمرو
اسوقت بھی یہین کہین موجود ہے اور آج کی شب خیر نہین گذریگی تا بسحر عمرو ثانی تمھین قتل کر ڈالے گا
اگر تم اُسے گرفتار کر لینا تو ہرگز ہرگز اُسکی باتون مین نہ آنا فوراً قتل کر ڈالنا خرقہ پوش نے
کہا مین جیسے ہی اُسے پاؤنگا زندہ نہ چھوڑونگا مقبول سامری نے کہا لاکھ کچھ ہو مگر آج کی شب
تم عمرو ثانی کے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگے خرقہ پوش نے کہا جہانتک میرا امکان ہے مین عمرو
کو زندہ نہ چھوڑونگا میرے سامنے اگر ہیئت تبدیل کرکے آئیگا رنگ و روغن عیاری کا اُڑ جائیگا

مجھے معلوم ہوگا فوراً قتل کردونگا ایک لمحہ زندہ نہ رہنے دونگا دیر تک خرقہ پوش مقبول سامری سے
ایسی باتین کرتا رہا جب رات بہت آئی تو مقبول سامری نے کہا اے خرقہ پوش اب تک تو کوئی
نہین آیا رات زیادہ آئی ہے مین جاتا ہون خرقہ پوش نے کہا تم جاؤ مین آج شب بھر بیدار رہونگا
مقبول سامری تو اپنی طرف روانہ ہوا خواجہ عمرو گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ سے نکلے ایک گوشے
مین آکے اپنی صورت مقبول سامری کی بنائی اور ایک تیلا ماش کے آٹے کا بناکر اسمین بیہوشی
بھری اسکو بیٹھو پر لادکے چلے حجرے کے قریب آکے آواز دی اے خرقہ پوش مع خنجر باہر آ مین نے
عمرو کو گرفتار کرلیا خرقہ پوش خنجر لیکر باہر نکلا اسکو چلتے تو خیال آیا تھا کہ شاید مجھے عمرو
ثانی پکارتا ہو کوئی مکر کریگا مگر جب اسنے پشت پر لدا ہوا ایک آدمی دیکھا چراغ اٹھا کر دیکھا واقعی ایک
عیار کو مقبول سامری بیٹھو پر لادے ہوئے کھڑا ہے خرقہ پوش باہر آیا مقبول نقلی نے کہا اے
خرقہ پوش مین نے اسے بڑی کوشش سے گرفتار کیا ہے مبتلاے سحر ہے بے حس وحرکت ہے
مین اپنا سحر بھی نہ اتارونگا یونہین زمین پر لٹائے دیتا ہون تم ذبح کر ڈالو خرقہ پوش نے کہا آپ نے
میری جان بچائی جلدی اسکو زمین پر لٹایئے مقبول نقلی نے عمرو مصنوعی کو زمین پر لٹایا خرقہ پوش
نے بڑھکر اسکے گلے پر خنجر پھیر دیا گلے کے کٹتے ہی خون کے عوض کچھ خاک اڑی خرقہ پوش
دم سے رکھکر اکر زمین پر گرا خواجہ عمرو نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی نعرہ کرکے خرقہ پوش پر جا پڑا
خنجر مارا کہ شکم اس ملعون کا چاک ہوا اسکے مرتے ہی ایک آفت برپا ہوئی لاش اسکی جلنے لگی
سناٹا ہو گیا خواجہ عمرو نے مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی جب لاش اسکی بالکل جلکر خاک سیاہ ہو گیا
تب ایک آواز مہیب آئی کہ گشتی مرا نام مین خرقہ پوش سامری بود اب ہوا بھی درست ہوئی درخت
بھی تھمے چاندنی بھی نکل آئی خواجہ عمرو نے گلیم اتاری اس خاک کو تو زمین کھودکے ایک گڑھے
مین بھر دیا اور اپنی صورت خرقہ پوش سامری کی بناکے اسی حجرے مین مرگ چھالے پر جا بیٹھے رات
چونکہ بہت کم باقی تھی تھوڑے عرصے مین صبح ہوئی خواجہ عمرو نے دل مین خیال کیا کہ
ایسا نہو کہ مقبول سامری کچھ آفت برپا کرے اس ملعون کی بھی خبر لینا ضرور ہے ابھی شہر مین جانا
مناسب نہین ہے اس ملعون کو بھی واصل جہنم کرلون تو شہر کی جانب چلون یہ سوچ کے خواجہ عمرو نے
بہار تنگ قبا کو زنبیل سے نکالا بہار تنگ قبا کی جو آنکھ کھلی اپنے کو قدمگاہ سامری پہ
پایا دیکھا سامنے خرقہ پوش سامری بیٹھا ہے اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید میرے مسلمان
ہونے کی خبر والد کو ہوگئی انھون نے خواجہ عمرو کو بھی قتل کیا اور مجھے بھی تعذیر دینے کے
لیے یہان بلایا ہے جی مین کہتی ہے اے بہار اب تو جو دین اختیار کیا اس سے منحرف ہونا خلاف ہے اگر خرقہ پوش
سامری مار بھی ڈالے تو سامری پرستی اختیار نہ کرون خدا ضرور مدد کریگا اگر زندہ بچین گے تو صاحبقران
ثانی کے پاس پہونچین گے وہان جاکر رہین گے اسنے جو یہ سمجھا سکوت کیا خواجہ عمرو نے کہا اے بہار
چپ کیون ہو شاید مجھے نہین پہچانا منم عمرو ثانی اے بہار تنگ قبا مین نے خرقہ پوش کو
واصل جہنم کیا مگر ابھی ایک کافر باقی ہے اسکا پتہ تجھ سے معلوم ہوجائیگا بہار تنگ قبا بہت
خوش ہوئی کہا خواجہ عمرو کیا کارنمایان کیا مجھ سے آپ کیا تحقیق فرماتے ہین ارشاد کیجیے خواجہ نے

ای بہار مقبول ساحری کون شخص ہی شب کو تمھارے باپ کے پاس آیا تھا اُسنے کل حال بتایا تھا
مین نے اُسکی صورت بنکر عیاری کی تھی وہ اگر زندہ رہیگا ضرور فساد برپا کریگا اُسکا بھی قتل ہونا واجب
و لازم ہی جب تک اُسکو نہ قتل کر لونگا شہر مین نہ جاؤنگا بہار تنگ قبا نے کہا مین مقبول ساحری
سے واقف نہین آج آپ کی زبانی سُنا ہی خواجہ عمرو بہت متردد ہوئے کہ خرقہ پوش کی شکل
بنے ہوئے بیٹھے رہے وہ دن بھی گذرا آفتاب غروب ہوا خواجہ عمرو نے حسب قاعدہ چراغ روشن
کیا بہار تنگ قبا سے کہا اب وہ آتا ہوگا تم کہین پوشیدہ ہو جاؤ بہار ہٹ گئی ایک گوشے
مین جاکے ٹھہری خواجہ عمرو وہین بیٹھے رہے جب رات زیادہ گئی تو خواجہ نے ایک پتلا سیاہی
اپنی صورت بناکر سامنے لٹا دیا اور آپ خاموش بیٹھے رہے تھوڑی دیر کے بعد وہی ساحر آیا خواجہ
عمرو کو بصورت خرقہ پوش دیکھکر مسکرایا کہا ای خرقہ پوش تنے عمرو کو گرفتار کر لیا قتل نہ کر ڈالا
خواجہ عمرو نے اُسکے تیور بُرے جو دیکھے چاہا کہ اُٹھ ہو کر گلیم اوڑھ لون کہ مقبول ساحری نے
اشارہ کیا عمرو کے ہاتھ پانون بیکار ہوئے زمین پر گر پڑا مقبول ساحری نے ایک دستک دی ایک
ساحر آکے موجود ہوا مقبول ساحری نے اُس سے کہا ای سفاک جا عمرو کو لیجا مین صبح کو اسے قتل
کرونگا سفاک تو عمرو کو لے کر روانہ ہوا اور تا چلا مقبول ساحری غرق زمین ہوا بہار نے جو
یہ معرکہ دیکھا کہ خواجہ عمرو کو ایک ساحر لیے جاتا ہی تڑپ کے بلند ہوئی برق بنکر گری سفاک کے
دو ٹکڑے ہوئے خواجہ عمرو کو چھین کر زمین پر لائی سحر اُتارا خواجہ عمرو ہوشیار ہوئے دیکھا بہار
تنگ قبا سامنے کھڑی ہی خواجہ نے کہا بہار یہ تو بڑے غضب کی بات ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ
ساحری مین سب سے زیادہ ہی اُس پر تمھارا کچھ زور نہ چلیگا وہ اب تھوڑی دیر مین آکے مجھے اور تمھین
پکڑ لیجائیگا بہار نے کہا پھر خواجہ کیا کرنا چاہیے خواجہ نے جواب دیا خدا مالک ہی کچھ تردد نہ کرو
اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی نکل چلو جب سردارون کو خبر دینگے تو اسکا انتظام
کرینگے بہار تنگ قبا نے یہ سنکر چاہا کہ مین ایک تخت سحر تیار کرون اور خواجہ کو یہان سے
لے کر چلون کہ ایک بار سناٹا ہوا خواجہ عمرو نے جانا مین پوشیدہ ہون کہ مقبول نے نعرہ کیا باش
او عمرو اب میرے ہاتھ سے بچ کے کہان جائیگا اُسوقت خواجہ نے خدا کو یاد کیا مقبول قریب
آ گیا چاہتا ہی کہ سحر کرون اور ہاتھ پانون عمرو کے بیکار کر دون کہ ایک برق گری مقبول نے نگاہ اُٹھاکے
اوپر دیکھا کہ خواجہ عمرو نے حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے چاہا اسنے کہ مین حلقوں کو جلا دون
خواجہ عمرو نے فرصت نہ دی جھٹکا مارا جاب مادہ یا مقبول بیہوش ہوکے زمین پر گرا خواجہ عمرو
نے خنجر مارا کہ شکم اُس بچیا کا چاک ہوا مرتے ہی اُسکی بھی لاش جلنے لگی تھوڑی دیر کے بعد
آواز آئی کُشتی مرا نام مقبول ساحری بود خواجہ عمرو نے شکر خدا کیا اور پھر اپنی صورت
خرقہ پوش کی بناکر اُسی حجرے مین آئے بہار تنگ قبا بھی بہت خوش ہوئی خواجہ عمرو کی بڑی
تعریف کی خواجہ عمرو نے کہا ای بہار اہل شہر اگر یہ خبر سُن پائینگے سب میری اور تمھاری جان کے دشمن
ہو جائینگے ان لوگون کو بھی سزا دینا ضرور ہی بہار نے کہا خواجہ پھر جو کچھ کہو خواجہ عمرو نے کہا ای
بہار تم اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بناؤ اور شہر مین جاکر حاکم شہر سے کہو کہ خرقہ پوش ساحری نے

عمرو کو قتل کیا ہی اُسکی خوشی کرنا منظور ہی لہذا تمہین بلایا ہی جب حاکم شہر یہان آجائیگا سب کام درست
ہوجائینگے بہار نے اُسی وقت اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی اور جانب شہر روانہ ہوئی
یہان آکر لوگون سے دریافت کیا کہ حاکم شہر کا کیا نام ہی لوگون نے کہا مغرور مہنوش نام ہی بہار
نے کہا ہمین خرقہ پوش ساحر نے بھیجا ہی ایک ضرورت ہی ہم حاکم شہر تک جائین گے کچھ پیام اُنکا
پہونچائینگے خرقہ پوش کا نام سنکر لوگون نے بہار کو دربار مغرور مہنوش مین پہونچا دیا مغرور
مہنوش نے اُسکو دیکھکر کہا اے ساحر تو کون ہی تیرا کیا نام ہی کہان سے آتا ہی کیا کام ہی بہار نے کہا
مجھے اژدر خوار صحرا نشین کہتے ہین خانگاہ سامری میری جائے مسکن ہی مجھے خرقہ پوش ساحر
نے آپ کے پاس بھیجا ہی اور یہ پیام دیا ہی کہ ہمنے خواجہ عمرو کو عنایت سامری سے قتل کیا لہذا اُسکی
خوشی کرنا منظور ہی آپ پیشتر ہمارے پاس ہوجایئے کچھ صلاح آپ سے کرنا ہی مغرور مہنوش نے اُسی وقت
ایک تخت طلب کیا طرف خرقہ پوش ساحر کے روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد تخت اُسکا
کوہ قدمگاہ سامری پر اُترکے پہونچا یہان خواجہ عمرو نے ایک گنوار کو مار کے اپنی صورت بنایا تھا
اور لاشہ اُسکا اپنے مرگ چھالے کے آگے ڈال دیا تھا جیسے ہی مغرور مہنوش آکے پہونچا تخت
سے اُترکے حجرے مین آیا دیکھا لاشہ ایک عیار کا پڑا ہے بہت خوش ہوا خواجہ عمرو نے کہا مینے
تمکو اسواسطے بلایا ہی کہ یہ ایسا شخص قتل ہوا ہی جسکی وجہ سے اہل اسلام بے دست و پا ہوگئے لہذا
اسکی خوشی کرنا منظور ہی تو ایک روز ایسا معین کرو کہ تمام اہل شہر جمع ہون اور یہان سب کی دعوت ہو
مغرور نے کہا آپ کو اختیار ہی جس روز فرما دیجیے سب جمع ہوجائین خواجہ عمرو نے کہا جسدن تم
مناسب جانو اپنے شہر مین سب کو اطلاع کرا دو مغرور مہنوش نے کہا کچھ بیان تو فرمایئے کہ اسکو
آپ نے کیونکر قتل کیا خواجہ عمرو نے کہا کہ شب کو جب سامری میرے پاس آئے اور صحبت شراب
وکباب برپا ہوئی اور کنیزان سامری مصروف رقص ہوئین اُسوقت عمرو ایک کنیز کی صورت
بنکر آیا مین نے اُسکو پہچان لیا گرفتار کرکے فوراً قتل کر ڈالا بلکہ تھوڑی سی شراب سامری کی جھوٹی
ابھی تلک ایک جام مین رکھی ہی تاثیر اُسکی یہ ہی کہ جو کوئی اُس شراب کو پی لے روشن ضمیر ہوجائے تمہارا
جی چاہے تو پی لو مغرور نے کہا مین ضرور پیونگا عمرو نے جام اُٹھا کے مغرور کو دیا مغرور نے وہ جام پیا
پیتے ہی اُسکا سر چکرایا گھبرا کے چاہا اپنے مقام سے اُٹھون بیہوشی اثر کر چکی تھی رو برو گرا بیہوش ہوگیا
خواجہ نے اُٹھ کے اُسکی زبان مین سوزن دے کر کمند سے مشکین باندھ کے ہوشیار کیا آنکھ جو مغرور
کی کھلی اپنے کو گرفتار پایا خواجہ عمرو سامنے آئے کہا او مغرور بہتر اسی مین ہی کہ لعنت کر سامری و
جمشید پر نہین بہت پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا علاوہ اسکے خواجہ نے بہت سی باتین
تردید مذہب سامری بدبختی کی ایسی بیان کین کہ مغرور نے سامری پرستی سے توبہ کی اشارہ کیا کہ خواجہ عمرو
مجھے رہا کرو مین بصدق دل مسلمان ہونگا خواجہ نے اُسکی پیشانی کو دیکھا ظلمت کفر سے خالی پایا نور
اسلام کی ضیا نظر آئی خواجہ عمرو نے اُسکی زبان سے سوزن نکال کے کھول دیا مغرور بصدق دل مسلمان ہوا
کہا خواجہ آپ جو کچھ فرمایئے مین بسر و چشم بجا لاؤن خواجہ عمرو نے کہا اپنے اہل شہر کو ترغیب دے کہ
سب سامری و جمشید پر لعنت کرین اور اس مذہب باطل کو ترک کر کے اسلام قبول کرین مغرور نے کہا

خواجہ آپ شہر مین تشریف لے چلئے مین اسکا انتظام بہت اچھی طرح سے کرونگا خواجہ عمرو مع بہار تلک تب مغرور کے ہمراہ شہر مین تشریف لائے مغرور نے دربار عام کیا سب باشندگان شہر جمع ہوئے مغرور نے پکار کے کہا کہ اے حاضرین دربار مین نے آج سے سامری وجمشید پر لعنت کی اور مذہب اسلام اختیار کیا لہذا جسکو مذہب سامری ترک کرنا منظور ہو اسلام قبول کرے اور جسے اسلام سے انکار ہو میرے ملک سے نکل جائے بہت سے آدمیون نے اسلام اختیار کیا بہت سے لوگ شہر چھوڑ کے نکل گئے مغرور مینوش نے خواجہ عمرو کی دعوت کی بزم عیش و عشرت منعقد ہوئی ساقیان سیمین عذار پری وشان حور رخسار حاضر بزم ہوئین جام شراب گردش مین آیا ایک نازنین نے وسط محفل مین آکے اپنے سازندون کو بلا کے یہ غزل شروع کی (غزل)

ہے بھی کہ ترے کمر نہین ہے
یہ آہ تو بے اثر نہین ہے
دل میرا ابھی کو پھیر دیجئے
گل کا دامن بھی تر نہین ہے
معدوم ہے بس دہن بھی یونہین
جسکو خالق کا ڈر نہین ہے
وہ لیتے ہین چٹکیے غم مین میرے
نالون مین اگر اثر نہین ہے
اک بوسہ وہ دیکے دل جگر لین
دل میرا تری کمر نہین ہے
منھ کھول کے بولے وہ شب وصل
ہے باغ مین شب سحر نہین ہے
کیون سہتا ہون ظلم ابرو مین

انجم اسکی سے مجھے خبر نہین ہے
زنذری ہجو دی الفت
منظور نظر اگر نہین ہے
پہلو سے جو میرے لے گئے تم
جسطرح تری کمر نہین ہے
گھر ہے عالم کی شوخیون کا
واقع مین ندو سر نہین ہے
کیون تجکو ہے دھیان اُسکا اے دل
اُنکا تو کوئی ضرر نہین ہے
کہتے ہین وہ معرکہ مین مجھ سے
اب بھی یہ کہو سحر نہین ہے
وہ تیری گلی مین کس کی ہے قبر
الفت مجھے اُسنے گر نہین ہے

نالہ جو ہے نارسا تو بس خیر
اپنا بھی مجھے خبر نہین ہے
رونق ہے چمن مین خاک بلبل
پھر کیا ہے وہ گر جگر نہین ہے
وہ بھی ڈرتا ہے مجھ سے اے بت
چشم بت فتنہ گر نہین ہے
دل تھامے ہوئے بھر آئے کیون تم
جسکو تری کچھ خبر نہین ہے
تم ہوکے نے گا اک نہ اکدن
گر پانون جیٹے تو سر نہین ہے
گل چاندنی سے کھلے ہین صاحب
جسپر کوئی نوحہ گر نہین ہے

نازنین نے اس سوز وگداز سے اس غزل کو گایا کہ اہل محفل کی آنکھون مین آنسو بھر آئے سب نے تعریف کی شب بھر یہی صحبت رہی جب صبح ہوئی تو خواجہ نے مغرور سے کہا اے مغرور اب ہمین رخصت کرو بہت دور جانا ہے دریا مین بڑے بڑے معرکے پڑینگے شکر ہے خدا کا کہ اُسنے دو مر ملعون سے تو نجات دی مغرور نے کہا خواجہ آپ کہان تشریف لیجاینگے خواجہ نے کل کیفیت اپنے آنے کی بیان کر دی مغرور متردد ہوا کہا خواجہ اب آپ تشریف نہ لیجائیے کیونکہ اُس ملعون سے سامنا ہوگا جو اسوقت سحر مین اپنا نظیر نہین رکھتا ہے ہر وقت ایک آئینہ اسکے روبرو رکھا رہتا ہے کیفیت آیندہ کا معائنہ کرتا رہتا ہے ایک ہفتہ پیشتر کی خبر اُس بد سیر کو معلوم ہو جاتی ہے اہل اسلام کے نام کا دشمن ہے میرے نزدیک تو آپ وہان تشریف نہ لیجائین صاحبقران کو جا کے اطلاع کیجیے جب وہ تشریف لا چکے بزور سحر اعظم اُس ملعون کو قتل کرینگے راستہ کھل جائیگا صاحبقران اس خونخوار کو بھی قتل کر کے بدیع الزمان وغیرہ کو رہا کر لینگے خواجہ نے جواب دیا کہ اے مغرور ہر وقت مین خدا معین و مددگار ہے مجھے تم وہان کا پتہ بتا دو مین وہان تک پہونچ جاؤن پھر تو جو خدا چاہیگا وہ

ہوگا معزور نے کہا خواجہ مین آپ کو تنہا نجانے دونگا مین بھی ہمراہ چلونگا مین اِس سحر مین کم ہون مگر جو
کچھ ہو خواجہ نے معزور کا ہمراہ لینا مناسب نجانا آپ اور ملکہ بہار اسطرف چلے راہ مین خواجہ نے کہا
ملکہ یہ جو مقام ملیگا اسکا کیا نام ہی اور یہان کا مالک کون ہی بہار نے جواب دیا کہ خواجہ نام تو اِس باغ
کا قصر زعفران زار ہی مگر بعض لوگ اُسے آئینہ خانہ جمشیدی بھی کہتے ہین کیونکہ مالک اُس
باغ کا مراۃ صاف باطن ہی اُسکے پاس ایک آئینہ رکھا ہی جو کیفیت گذرنے والی ہوتی ہی ایک
ہفتہ پیشتر معلوم ہوجاتی ہی خواجہ عمرو نے کہا ای بہار میرے پہونچنے کی بھی خبر اُسکو ہوجاے گی
بہار نے کہا ضرور بلکہ معلوم ہوگیا ہوگا اُسنے انتظام کر لیا ہوگا آپ کے پہونچتے پہونچتے دیکھیے وہ کیا
کرتا ہی خواجہ نے کہا خدا مالک ہی کوئی کچھ نہین کر سکتا یہ کہتے ہوے خواجہ عمرو چلے جاتے ہین کہ ایک
دھوان نظر آیا خواجہ عمرو نے بہار سے پوچھا یہ دھوان کیسا معلوم ہوتا ہی بہار نے کہا خواجہ یہی باغ ہی
گرد اسکے دھوان ہی اس سبب سے معلوم نہین ہوتا ہی خواجہ نے کہا یہ دھوان گرد باغ کے کیون ہوتا ہی بہار
نے کہا معلوم ہوتا ہی سحر سے گرد باغ آگ پھیلائی ہی اُسی سے دھوان اُٹھتا ہی کیا عجب ہی جو خندق بھی
ہو خواجہ نے کہا پھر اِس آتش سے کیونکر گذر ہوگا بہار نے کہا خواجہ یہ تو ایک چھوٹی سی بات ہی اِس
آتش کو جب آپ طے کر جائیے گا تو اس سے زیادہ سختیان پیش آئینگی خواجہ نے کہا پروردگار سب آسان
کردیگا بہار نے کہا خواجہ اب میرا علانیہ ہمراہ رہنا مناسب وقت نہین ہی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتی
رہونگی آپ بسم اللہ کرکے تشریف لیجائیے مین اور طرف جاتی ہون خواجہ نے قبول کیا بہار سحر
کرکے بلند ہوئی مثل ستارہ کے چمکی اور غائب ہوگئی خواجہ نے صورت اپنی تبدیل کی اور اس باغ
کے روانہ ہوے تھوڑی راہ طے کرکے قریب اُس دھوین کے پہونچے خواجہ نے دیکھا ایک
خندق گرد باغ کے معلوم ہوتی ہی خندق مین سے شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین اگر کوئی جانور بھی اُس
طرف سے اُڑکے اندر باغ کے جاتا چاہتا ہی تو شعلہ ہاے آتش اونچے ہوکے اُسکو جلا دیتے ہین کباب
ہوکر اُسی آگ مین گرتا ہی جل کر خاک ہوجاتا ہی خواجہ اس کیفیت کو دیکھکر ایک جانب چلے
گئے چند قدم کے بعد خواجہ کو ایک درخت ملا سایہ دار پھول اُسکے نہایت خوبصورت خواجہ زیر نخل
ٹھہرے ہوا جو سرد چلی آنکھ خواجہ کی بند ہوگئی قضاے کار مراۃ صاف باطن کہ اسکو آئینے سے
خبر ہوئی تھی کہ خواجہ عمرو اس باغ مین آنے والے ہین اُنکے آنے سے فساد ضرور برپا ہوگا جسطرح بن
اُس قاتل ساحران کو اپنے باغ مین نہ آنے دو مراۃ نے آگ روشن کی تھی اور آپ براے تلاش
باہر باغ سے پھرا کرتا تھا اور ملازمون کو بھی حکم دیا تھا کہ جو عمرو کو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا ملازم
بھی شب و روز اسی فکر مین پھرا کرتے تھے کہ مراۃ جو گھومتا ہوا اس درخت کے سامنے آیا ایک مسافر کو سوتے
پایا قریب جاکے دیکھا تصویر عمرو کی پاس تھی تصویر کے خلاف شکل پائی گمان دفع ہوا مگر اسکے آنے کی وجہ سے خواجہ کی آنکھ
کھل گئی دیکھا سامنے ایک ساحر ضعیف لباس فاخرہ پہنے ہوے کھڑا ہی خواجہ نے سلام کیا مراۃ نے جواب سلام
اللہ کہا ای شخص تو کون ہی خواجہ نے کہا مین ایک مرد مسافر ہون مگر آپ فرمائیے کہ اس صحرا مین کیون تشریف لائے
ہین ہان اسم اقدس کیا ہی مراۃ نے کہا میرا نام مراۃ صاف باطن ہی یہ جو سامنے آتش معلوم ہوتی ہی
اسکی پشت پر میرا باغ ہی یہ آگ مین نے براے حفاظت روشن کی ہی مین دو شخصون جو کچھ گذر جلا ہوتا ہی ایک

ہفتہ پیشتر اسکی خبر سب کو دے دیتا ہون اسوقت مین اپنے مقام سے برائے تلاش عمرو آیا تھا حالات
دریافت کرنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عمرو اس ہفتے مین ضرور آئیگا اور فساد پھیلائیگا خواجہ نے کہا عمرو کیا
چیز ہی اگر عمرو آئیگا تو زید کیا کریگا اور بکر کہان جائیگا ارے صاحب دل لگی نہ کیجئے مراۃ نے ہنسکر جواب دیا
کہ عمرو ایک آدمی کا نام ہی وہ عیار ہی خواجہ نے کہا عیار کسے کہتے ہین مراۃ نے کہا وہ ایسا شخص
ہی جسنے لاکھون ساحرون کو جان سے مار ڈالا اور اُسکی موت دست ساحران سے نہین ہی وہ دشمن ساحران
ہی اگر یہان آئیگا تو ضرور فساد پھیلائیگا خواجہ نے کہا کیا وہ سحر مین سب سے بڑھ کے جانتا ہی مراۃ نے کہا وہ
ساحر نہین ہی خواجہ نے کہا جب وہ ساحر نہین ہی تو آپ کیون خوف کرتے ہین اگر یہان آئے آپ سحر
کر دیجیے اُسکو گرفتار کرکے قتل کر ڈالیے مراۃ نے کہا اُسکی تو قضا ساحر کے ہاتھ سے ممکن نہین اور گرفتار
ہو جانا بھی امر آسان نہین ہی بہت مشکل ہی اگر وہ قتل ہو تو اہل اسلام کچھ بنا نہین سکتے ہین جو کچھ کام کرتا
ہی عمرو کرتا ہی وہ لوگ بھی شجاع تیغ زن صف شکن بہادر ہین لیکن غیر ساحر ہین عمرو اگر ساحرون
کو قتل نہ کرے تو اہل اسلام کو لشکر ساحران پر فتح نہو خواجہ عمرو نے کہا مین بھی عمرو کو دیکھون کہ وہ کیسا
آدمی ہی کیون صاحب اسکے کئی آنکھین ہین مراۃ نے کہا ای مرد مسافر تو بالکل احمق ہی شکل انسان کے وہ بھی
ہی خواجہ نے کہا مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون جہان عمرو ملجائیگا مجھے ضرور دکھا دیجئے گا مین اس سے
کچھ باتین کرونگا مراۃ نے کہا ای شخص کیون اپنے مال و اسباب کے پیچھے پڑا ہی اگر عمرو مل جائے گا
تجھے قتل کرکے مال و اسباب اپنے قبضے مین کریگا مسافرت مین کوئی ایسا بھی نہین ہی جو تیری لاش
دفن کر دے طعمۂ زاغ و زغن ہو جائیگا اہل وطن تیرے منتظر ہین گے خواجہ نے کہا واہ جب مین اُنسے
کہونگا کہ مین آپ کا دوست ہون تو وہ مجھے کیون قتل کرینگے مراۃ نے کہا وہ ایسی دوستی سے روپیے
کو اچھا جانتے ہین خواجہ اور مراۃ یہ باتین کرتے ہوئے چلے آتے ہین کہ سامنے سے ایک ہرن چوکڑیان
بھرتا ہوا نکلا خواجہ نے کہا ای مراۃ صاف باطن دیکھو عمرو آتا ہی مراۃ نے کہا کہان خواجہ نے کہا ابھی
ابھی میرے دیکھتے دیکھتے آدمی سے ہرن بنگیا ہی جلدی سے سحر کرو مراۃ تو اسطرف متوجہ ہوا خواجہ نے
حلقہ کمند کے اُسکے گلے مین ڈال دیے پلٹ کے چاہا کہ سحر کرے عمرو نے خنجر مارا کہ شکم اُس بے حیا کا چاک
ہوا اُسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا آوازین مہیب آنے لگین اسی عالم مین ایک پنجہ آیا خواجہ عمرو کو اُٹھا لیگیا
خواجہ بہت کچھ تڑپے پر پنجے نے نہ چھوڑا اُٹھا ہی لیگیا خواجہ بیہوش ہو گئے تھے جب تھوڑی دیر کے بعد
آنکھ خواجہ کی کھلی اپنے کو ایک صحرا مین زیر نخل پایا دیکھا بہار رنگ قبا زانو پر سر لیے ہوئے بیٹھی ہی خواجہ
نے کہا ای بہار مین کہان ہون بہار نے کہا خواجہ آپ قریب شہر آتشخوار جادو ہین خواجہ نے کہا مجھے یہان
کون لایا بہار نے کہا خواجہ مین لے آئی اگر تھوڑی دیر آپ اور وہان ٹھہر جاتے تو بڑا غضب ہوتا پھر عمر بھر راستہ نہ کھلتا
خواجہ نے کہا اسکا کیا سبب ہی بہار نے کہا ملکہ تسبیح سحر نگار دختر مراۃ کی بڑی ساحرہ ہی اسے خبر ہو گئی تھی راستہ بند کرنا
چاہتی تھی پہلے راستہ بند کر لی پھر آپکی تلاش مین نکلی آپکو جہان پاتی زندہ نہ چھوڑتی خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ مین
اُسوقت وہان پہونچ گئی اب یہان سے تھوڑی دور پر ایک پہاڑ ہی وہان ایک بت رکھا ہی روز صبح کو تمام اہل شہر اسکے
پوجنے کو آتے ہین سب نے یہ مشہور کیا ہی کہ یہ اصل مین خداوند ہین مگر ابھی ظہور نہین فرمایا جب ظہور کامل فرماوینگے
تمام عالم کو اپنا بندہ بنا لینگے وہین آتشخوار بھی آتا ہی وہان سے پانچ کوس پر آتشخوار کا باغ ہی اب آپ تشریف

لیجا سکے مین پھر کسی وقت حاضر ہونگی ہمراہ رہنا میرا مناسب نہین ہی بہار تو یہ کہکر غائب ہوئی مگر خواجہ جو پہنچے تھوڑی
دیر مین اس کوہ پر آکے پہونچے جہان وہ بت رکھا تھا دل مین خیال کیا کہ اب شہر مین ہو نہین چلے جانا مناسب
نہین ہی اس پہاڑ پر ٹھہرون اہل شہر کی کیفیت دیکھو لیکن یہ سوچ کے خواجہ اس پہاڑ پر آئے دیکھا ایک حجرہ سنگ
سرخ کا بنا ہی جسمین ایک بُت بڑا رکھا ہی خواجہ قریب اُس بُت کے گئے دیکھا برابر اُس بت کے ایک چاہ عمیق
بنا ہی خواجہ نے جھانک کے اس چاہ کے اندر دیکھا کچھ روشنی معلوم ہوئی کچھ آواز آدمیون کی فریاد و فغان کی
سنائی دی خواجہ حیران ہوئے کہ یہ کون فریاد کرتا ہی پھر سوچے ایسا نہو کوئی آفت آجائے یہانسے
ہٹ چلو اور عقب حجرہ سے نقب لگا کر نیچے اُس بُت کے مہرہ نقب توڑین اور وہین سے جیسے کے
اہل شہر سے گفتگو کرین یہ سوچ کے خواجہ نے ایسا ہی کیا اور بُت کے نیچے آکے بیٹھے وہ رات تو یونہین
بسر کی جب صبح ہوئی تو سب کے پہلے عیار آتشخوار اُسطرف آیا اسنے خیال کیا کہ جب مین ادھر آیا ہون تو خداوند
کو سجدہ بھی کرون یہ سوچ کے عیار کہ اسکا نام میمون تیز قدم ہی اوپر اُس کوہ کے آیا یہان خواجہ نے مہرہ نقب جو
توڑا تو بُت کو بھی اندر سے خالی پایا خواجہ بہت خوش ہوئے اور بفراغت اُس بُت کے اندر بیٹھے عیار نے آکے بت کو
سجدہ کیا اور ہاتھ باندھ کے عرض کرنے لگا کہ یا خداوند مین جسکی تلاش مین نکلا ہون ■ مجھے ملجائے خواجہ کہ بت کے اندر موجود
ہین جیسے ہی اُسنے یہ بات کہی بُت کے اندر سے آواز آئی کہ جا تیری مراد بر آئیگی عیار حیران حیران چہار جانب دیکھنے لگا بت مین
آواز آئی کیا چارون طرف دیکھتا ہی تم خداوند عیار کانپ گیا اور کہا ای خداوند اب آپ ظہور فرمایئے سب کو اپنا جمال
دکھایئے بت مین سے آواز آئی کہ جاکر ہمارے بندۂ خاص آتشخوار کو خبر کرو کہ خداوند نے یاد فرمایا ہی عیار وہان سے
دوڑا ہوا آتشخوار کے پاس آیا آتشخوار اسوقت سو رہا تھا اسنے پانون دبا کے جگایا کل حال کہہ سنایا آتشخوار جلدی مین
اپنے مقام سے اُٹھا میمون کے ہمراہ ہوا تھوڑے عرصہ مین دونون اُس پہاڑ پر پہونچگئے اور بہو جاکر جو والے بھی آگئے تھے مگر خواجہ
نے کسی سے بات نہین کی جب آتشخوار آکے پہونچا تو اُسنے سجدہ کیا اور کہا خداوند حسب طلب آپکا بندہ حاضر ہی بت
مین سے آواز آئی او بیوقوف قدرت اندھے نہین ہین روشنی یکسان دیکھتے ہین جب تو اپنے مکان سے چلا تھا
اُسیوقت ہمکو معلوم ہوگیا تھا اور جو لوگ یہ جا کے آئے تھے یہ دیکھ کے دنگ ہو گئے سب یکطرف جمع ہونے لگے بت مین سے
آواز آئی ای بندو اسوقت تم سب کے ٹھہرنے کی یہان ضرورت نہین قدرت کچھ راز کی باتین اپنے بندہ خاص آتشخوار سے
کرینگے جب ان باتون سے فراغت پائینگے تب تم سبھون کو بلا لینگے بعضون نے کہا بھی اگر قدرت کی مرضی ہو تو ہم لوگ
باہر ٹھہرے رہین بت مین سے آواز آئی کہ زیادہ باتین نکرو مقام ادب ہی چلے جاؤ آتشخوار نے کہا بھائیو ضد
نکرو چلے چلے جاؤ یہ بھی کیا تم نے کسی اور کا معاملہ مقرر کیا ہی یہ قدرت کی بات ہی جو کچھ فرماتے ہین اُسکو بسر و چشم
بجا لاؤ دیر نکرو باہر جاؤ سب لوگ بمجبوری وہان سے سجدہ کرکے باہر آئے آتشخوار نے عیار سے کہا دیکھو کوئی
یہان ٹھہرنے نپائے عیار نے دیکھا سب باہر چلے گئے ہین میمون اندر آیا کہا حضور سب چلے گئے ہین کوئی
بھی وہان باقی نہین ہی آتشخوار نے بت کے سامنے ہاتھ باندھے کہا اب کیا ارشاد قدرت ہی بُت مین آواز آئی ای بندہ خاص
اب بے ہمارے ظہور کے انتظام درست نہوگا آج تک بہت سے بندے ہمارے دعوی خدائی کیلئے مگر انتظام درست
نہ کیا اور نہ ہو سکا اول تو مسلمانون کے ہاتھ سے سامری بہ ستون کو ضائع کرایا اگر کسی قابل ہوتے ایسا کیون ہوتے
دیتے دوسرے بہت سے طلسم برباد کر دیئے اب بے ظہور قدرت کچھ نہوگا ای بندۂ خاص تو نے کیا انتظام کیا ہی آتشخوار
نے عرض کی کہ قدرت خوب جانتے ہین بت مین سے آواز آئی واقعی تو نے بہت بڑا کام کیا جو سوا ان اسلام کو گرفتار کیا مگر ایسا نہو

کہ وہ لوگ تا زمان ظہور قدرت کوئی کار کرنے کل دیا ہین اور پھر قدرت کو تکلیف ہو آتشخوار نے کہا کہ وہ
سحر مین ایسے مبتلا ہین کہ کل نہین سکتے جسوقت جمشید ثانی مالک دربند بہارستان سلیمانی نے
انکو گرفتار کیا تو ایسا سحر کامل کر دیا کہ اب اگر خود بھی رہا کرنا چاہین تو بے چالیس روز کے سحر اثر نہین سکتا
یہ بت مین سے آواز آئی کہ ای آتشخوار جمشید وغیرہ کو اطلاع دو کہ ہماری زیارت کو آئین اور ای آتشخوار
کیا تم ہمارا جمال باکمال دیکھو گے آتشخوار نے عرض کی خداوند مین بہت مشتاق ہون کہا کہ تم جمشید ثانی اور
مضراب ذی نواز کو بلالاؤ قدرت انھین بھی جمال دکھائیگے آتشخوار جادو اسی وقت سجدہ کرکے
پیچھے ہٹا باہر آکے پر پرواز پیدا کرکے بروے ہوا اڑتا ہوا چلا تمام دن اڑنے مین بسر کیا قریب شام شہر
جمشید ثانی مین آکے پہونچا جمشید کے سامنے آیا سلام کیا جمشید نے کہا ای آتشخوار جادو مین تمکو
بلانے والا تھا میرا قصد ہے کہ لشکر اسلام مین اور جو کچھ سردار باقی رہگئے ہین انکو بھی گرفتار کرکے تمہارے
حوالے کرون تم انھین بھی لیجاکر قید کرو پھر حسب فرمان خداوند تاریک چہار چشم ہم سب کو قتل کرین
آتشخوار جادو نے کہا مین آپ کے پاس فرستادۂ خداوند آیا ہون ہمارے قدیمی خداوند ہین تم ایک
مدت سے سجدہ کیا کرتے ہین اب انکا وقت ظہور آگیا مجھے میمون تیز قدم سے بلوایا جب مین گیا تو
ایسے کلمات فرمائے کہ میری حیرت بڑھی آپ کا ذکر مین نے کیا تھا قدرت نے حکم دیا کہ وہ بھی ہمارا
بندۂ خاص ہے اسکا بھی اسوقت یہان ہونا ضرور ہے ہم انکو بھی جمال دکھائینگے رتبہ انکا بھی بڑھائینگے جلد
اسکو ہمارے ظہور کی اطلاع کرو بلکہ کہدو کہ ... کی خدمت قدرت مین حاضر ہو اور مضراب ذی نواز
کو بھی بلایا ہے جمشید کو بہت تعجب ہوا کہا مین اسی وقت چلونگا خداوند کی زیارت کرونگا ایک خادم کو
مضراب ذی نواز کے پاس روانہ کیا اور حکم دیا کہ مضراب سے کہنا ابھی آئے ہمارے ساتھ چلے
جو لوگ وہان مصاحبان جمشید سے موجود تھے اس خبر کو سنکر سب نے کہا ہم بھی چلین گے آپس مین باتین
ہونے لگین کہ مضراب آگیا پہونچا جمشید فوراً اٹھ کھڑا ہوا مع سب ہمراہیون کے آتشخوار جادو کے
ہمراہ روانہ ہوا ایک روز کی مسافت طے کرکے شام کو مکان آتشخوار پر پہونچا آتشخوار اسی وقت پہاڑ
پر آیا بت کو اس بے دین نے سجدہ کیا دست ادب جوڑ کے عرض کی حضور جمشید ثانی مع مضراب
وغیرہ کے حاضر ہے اگر حکم ہو تو یہان حاضر کرون بت مین سے آواز آئی صبح کو جسے جمال باکمال قدرت
دیکھنا منظور ہو حاضر ہو کر شرف کورنش حاصل کرلے آتشخوار جادو یہ سنکر واپس آیا جمشید سے آکر
کل کیفیت بیان کی اور کہا اب صبح کو تشریف لے چلیے گا جمشید کی خاطر سے آتشخوار نے اس شب کو جلسہ
آراستہ کیا محفل شراب وکباب برپا کی یہان خواجہ نے باہر محل کے بارگاہ دانیال استاد کی اور
اپنی صورت ایک مرد ضعیف کی بنائی داڑھی بہت بڑی لگائی سر پہ تاج زرین کج رکھا نازنینان مہ جبین
کو زنبیل سے نکال کے برائے خدمت گزاری مقرر کیا چار جانب عود وعنبر روشن کیا جامہ پر تکلف زیب جسم
کرکے ایک نقاب باریک چہرے پہ ڈال کے تخت پر بیٹھے نازنینان مہ جبین مصروف خدمتگزاری ہوئین
یہان صبح کو جمشید ثانی ومضراب ذی نواز و آتشخوار جادو وچند مصاحبان جمشید اس کوہ کیطرف
چلے آتشخوار چونکہ سب سے زیادہ واقف کار ہے سب کے پہلے پہاڑ پر چڑھا خوشبو ایسی اسکے دماغ مین
آئی کہ جو عمر بھر نہ سونگھی تھی خیال جو کیا تو ایک بارگاہ فلک جاہ استادہ ہے کنیزان مرصع پوش مصروف

اہتمام مین غلامان زرین کمر دست بستہ حاضر ہین سامنے ایک تخت زرنگار بچھا ہے اسپر ایک مرد متعین صاحب شوکت بصد نخوت لباس پرتکلف پہنے ہوئے تاج شہریاری سرپر دہرے بیٹھا ہے آتشخوار کی آنکھین جھپک گئین دور سے سجدہ کرنا چاہا ایک غلام نے آواز دی ادب ادب وہین ٹھہر کہان آتا ہے یہ کہکے پردہ بارگاہ کا چھوڑ دیا آتشخوار نے کہا مجھسے کیا خطا ہوئی ہے جو حاضر ہونے سے روکا گیا خواجہ نے کہا جمشید کو پہلے بلاؤ غلام نے کہا جمشید ثانی کو خداوند طلب فرماتے ہین جمشید پردہ بارگاہ اٹھا کے اندر آیا جھک کے سجدہ کیا خواجہ نے کہا اے جمشید تو نے بہت بڑا کام کیا کہ سرداران اسلام کو گرفتار کر لیا ہم تیرا بہت بڑا مرتبہ کرینگے اہم تجھے اپنے عرش کی سیر کراوینگے جمشید آگے بڑھا خواجہ نے گھنٹہ مان زنبیل کی کھول کر جمشید سے کہا دیکھ جمشید نے دیکھا عجب کیفیت ہے غور دیکھنے لگا خواجہ نے جب دیکھا کہ اب یہ بالکل محو ہے جو تردد مین ہاتھ بڑھا کر نذر زنبیل کیا ناظرین کو خیال ہوگا کہ خواجہ نے چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثانی کو زنبیل مین رکھ لیا ہے جمشید کو زنبیل مین ڈالا اور برق کو زنبیل سے نکال کے جمشید کی صورت بنایا برق نے کہا استاد یہ آپ کہان ہین خواجہ نے کہا چپ رہ عقل کیا ہم کہین ہین اس کرسی پر بیٹھ جا برق تو بصورت جمشید کرسی پر بیٹھا خواجہ نے ایک غلام سے کہا کہ اب مضراب کو بلاؤ غلام نے آواز دی کہ مضراب ذی لواز کو خداوند طلب فرماتے ہین مضراب بھی پردہ اٹھا کے بارگاہ کے اندر آیا جلدی سے جھک کے سجدہ کیا خواجہ نے اسکو بھی باتوں مین لگا کے نذر زنبیل کیا اور چالاک ثانی کو نکالا اسکی صورت بنا کر ایک کرسی پر بٹھایا پھر آتشخوار جادو کو بلایا اسے بھی نذر زنبیل کیا اور قران ثانی کو اسکی صورت بنا کر ایک کرسی پر بٹھایا میمون تیز قدم کو بلایا یہ بھی اندر آیا اسے بھی خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور پردہ بارگاہ کا اٹھا دیا پہلے خواجہ نے جمشید ثانی کو زنبیل سے نکال کے سلسل کر کے سامنے باندھ دیا اور کورنا ایکر سامنے کھڑے ہوئے اور کہا او جمشید ثانی مین خواجہ عمرو ثانی ہون اور مرد و مکر سے سرداران لشکر اسلام کو گرفتار کر لیا اب لعنت کر سامری و جمشید پر اور مذہب حق اختیار کر ورنہ زندہ نہ بچیگا جمشید سے خواجہ نے ایسی باتین تردید مذہب ساحری پرستی کی بیان کین کہ جمشید بصدق دل مسلمان ہوا اور عرض کی کہ خواجہ مین نے سامری و جمشید پر لعنت کی اور بصدق دل مذہب اسلام قبول کیا خواجہ نے اسکی پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا رہا کر دیا اجازت دی کہ جمشید تم کرسی پر بیٹھو جمشید کرسی پر بیٹھا خواجہ نے مضراب ذی لواز کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی باندھا یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا اسکو بھی خواجہ نے کرسی پر بٹھایا آتشخوار جادو کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی باندھ کے خواجہ نے کہا او آتشخوار اب لعنت کر سامری و جمشید پر اور مذہب حق اختیار کر آتشخوار نے انکار کیا خواجہ نے خنجر مارا کہ شکم اس ملعون کا چاک ہوا خواجہ نے میمون تیز قدم عیار کو زنبیل سے نکالا یہ بصدق دل مسلمان ہوا اسی طرح خواجہ نے اور ہمراہیان جمشید کو زنبیل سے نکال کے مسلمان کیا جمشید نے عرض کی اب آپ میرے ہمراہ زندانخانے مین تشریف لے چلیے سرداروں کو رہا کیجیے اور خدمت صاحبقران مین چلکر میری خطا تقصیر معاف کرا دیجیے خواجہ جمشید ثانی کے ہمراہ زندانخانے کی طرف روانہ ہوئے زندانخانہ مین آ کے سرداروں کی جو کیفیت دیکھی خواجہ کو بہت صدمہ ہوا دیکھا سب شیران وغا خاک پر پڑے ایڑیان رگڑ رہے ہین نہ ہاتھوں مین طاقت نہ پاؤن مین قوت عجیب حالت ہے خواجہ عجب

پریشان ہوئے جمشید ثانی نے عرض کی آپ نہ گھبرائیں یہ سب صاحب ابھی تندرست ہو جائیں گے یہ کہکے مضراب کی طرف اشارہ کیا مضراب نے کرسے ذُکالی بجانا شروع کی دیر تک اسنے ذُبجائی سرداروں نے آنکھیں کھولیں اُٹھ کے بیٹھے مگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ آئی خواجہ نے کہا اے جمشید یہ شیر چل نہیں سکتے اسکا کیا علاج ہی مضراب نے کہا اے خواجہ سحر نے ایسا اسقدر تاثیر کی ہی کہ اب میرے اُتارے سے بھی نہیں اُتر سکتا ہی لیکن آپ متردد نہوں اور لشکر میں تشریف لے چلیے یہ لوگ جام شفا کا پانی پئیں گے تب انکے ہاتھ پاؤں میں طاقت آئیگی یا صاحبقران اسم اعظم پڑھکر ان سب صاحبوں پر دم کریں تب یہ سحر اُترے خواجہ نے جواب دیا کہ اے جمشید ثانی اب چلنے کی کیا تدبیر ہو جمشید نے فوراً بہت سے تخت سحر طیار کیے اور سرداران اسلام کو تختوں پر بٹھاکے براے نگہبانی ایک ایک ساحر ایک ایک تخت پر مقرر کیا خواجہ سے کہا آپ بھی ایک تخت پر تشریف رکھیے خواجہ نے کہا اے جمشید میں خزانہ کی تلاش میں ہوں آتشخوار جادو نے اپنی عمر میں پیدا کیا آخر سب اسنے کیا کیا جمشید نے خواجہ کو مکان آتش خوار میں پہونچا دیا خواجہ نے سب مال و اسباب اسکا لوٹ لیا اور تخت پر سوار ہوگے مع جمشید ثانی و مضراب ذُنواز و میمون تیز قدم و دیگر صاحبان جمشید ثانی سرداران لشکر اسلام کو لیکر صاحبقران کیطرف چلتے ہیں کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان لشکر اسلام کے بیان کیے جاتے ہیں

کہ جب صاحبقران ثانی نے خواجہ عمرو ثانی کو براے تلاش سرداران اسلام روانہ کیا اور آپ بھی ایک سمت مع چند سرداروں کے براے شکار روانہ ہوئے لشکر کو اسی مقام پر اس خیال سے چھوڑا کہ جبتک خواجہ نہ آئینگے اور خبر بدیع الزمان وغیرہ کی نہ معلوم ہوگی تب تک کوئی بند وبست جنگ نہوگا مگر علامہ بن وامسہ کہ یہ بھی بخوف مسلمانان اسی طلسم میں آکے پوشیدہ ہوئی اسنے جو زمرد ثانی کی خبر سُنی براے ملاقات زمرد آئی زمرد ثانی اپنے کمرے میں بیٹھا تھا علامہ دریافت کرکے اسکے پاس پہونچی پہلے کیفیت افلاک جادو کے قتل ہونے کی زمرد نے بیان کی علامہ بہت روئی پھر سب کیفیت زمرد ثانی نے اپنے آنے کی بیان کی اور یہ بھی کہا کہ چند سرداران اسلام کو جمشید ثانی نے گرفتار بھی کر لیا ہی اور بہت سے لوگ لشکر کے زیر کوہ اُترے ہوئے ہیں بلکہ میں نے یہ خبر پائی ہی کہ خود حمزہ ثانی بھی آئے ہیں کہیں شکار کو گئے ہیں خبر گرفتاری سرداران لشکر براے انتظام لشکر تشریف لائے ہیں علامہ نے کہا اے زمرد مجھے کسی سے خوف نہیں ہی مگر وہ مکار تو نہیں ہی زمرد نے کہا کون علامہ نے کہا نام نہ لونگی نہیں وہ بھی آجائیگا زمرد نے کہا عیار حمزہ علامہ نے کہا ہاں اسی کو کہتی ہوں اُسی کے خوف سے یہاں آکے پوشیدہ ہوئی ہوں ابتک یہی خوف ہی کہ ایسا نہو وہ آکے مجھے قتل کر ڈالے کیونکہ میں نے یہاں آکے خداوند تاریک سے اپنا حال بیان کیا خداوند نے مجھے بڑا مرتبہ دیا ایک در بند کا مالک کیا مگر یہ بھی فرمایا کہ عمرو تیرا قاتل ہی قدرت سو برس پیشتر یہ تقدیر کر چکے اور اب اس تقدیر کا منقلب ہونا ممکن نہیں میں نے لاکھ لاکھ خداوند سے کہا کہ یہ تقدیر پلٹ دیجیے مگر اُنھوں نے سماعت نہ فرمایا میں نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ وہ مجھے کب ہلاک کریگا خداوند نے فرمایا اسی ہفتہ میں مجھے اسی کا بہت بڑا اندیشہ ہی طلسم سے باہر نہیں جاتی ہوں کسی کو اپنے پاس آنے نہیں دیتی تکلیف گوارا ہی اپنے کل کام خود ہی کر لیتی ہوں کنیزوں کو باغ میں بھیج دیا ہی دیکھوں کیا ہوتا ہی اسوقت ڈرتے ڈرتے تمھارے پاس آئی مگر قلب کی یہ کیفیت ہی کہ میر

مجھے یہ گمان ہوتا ہی کہ کہین یقین تو ہے قاتل نہ ہو زمرد شانی نے ہنس کر کہا تم تو بڑی ساحرہ ہو کر ایک
غیر ساحر سے ڈرتی ہو ابھی اشارہ کر دو تو جلا رہ جائے ہمت نہ ہارو جا کر لشکر مین دیکھو اگر وہان ملے قریب
نہ جاؤ دور سے سحر کر کے مار ڈالو علامہ نے کہا مین جسوقت اُسکی صورت دیکھ لیتی ہون میرے قلب
کی عجب کیفیت ہو جاتی ہی اس اضطراب مین سحر کرتے بن نہین پڑتا مجھے تو یہ کبھی نہ ہو گا کہ مین اسوقت
جاؤن اور اگر وہ مل جائے تو سحر کر کے مار ڈالون اگر وہی کسی جگہ مجھے مار ڈالے تو میری جان مفت
مین جائے زمرد شانی نے کہا تمھین اختیار ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک ہرکارے نے زمرد سے
آکے کہا کہ آپ کو خداوند طلب فرماتے ہین اور ملکہ علامہ بن دمامہ کو بھی یاد کیا ہی یہ دونون وہان سے
اُٹھ کے پاس تاریک چہار چشم کے آئے زمرد نے پہلے تاریک کو سجدہ کیا پھر علامہ بن دمامہ
نے اُسکے قدمون سے آنکھین ملین روشن قیاس نے زمرد کو اپنے پاس کی ایک کرسی پر بٹھایا
علامہ بھی بیٹھی زمرد نے کہا خداوند نے مجھے کیون طلب فرمایا ہی تاریک نے کہا اے زمرد شانی
جمشید شانی تو نہین معلوم کہان گیا ہی میرا قصد یہ تھا کہ اگر جمشید ہوتا تو اُسکو حکم دیتا کہ بقیہ سرداران
اسلام کو مع حمزہ ثانی کے گرفتار کرے جب وہ گرفتار کر لیتا مین سب کو قتل کر ڈالتا کیونکہ ان
لوگون کا زندہ رہنا اچھا نہین ہی انکی ذات سے ہمیشہ فساد برپا رہتے ہین زمرد نے کہا اگر جمشید ثانی
تشریف نہین رکھتے ہین تو قدرت کو ہر طرح کا اختیار ہی کسی اور کو تجویز فرما دیجئے وہ جا کر سب کو گرفتار
کر لائے تاریک نے علامہ بن دمامہ کیطرف دیکھ کر کہا اے علامہ تم جاؤ اور بقیہ سرداران اسلام
کو جسطرح بن پڑے ابھی گرفتار کر لاؤ علامہ نے کہا خداوند مین نہین جاؤنگی مجھے ہر وقت خیال عمرو سے
چین نہین ہی اگر مین جاؤن اور وہ کوئی مکر کر کے مجھی کو قتل کر ڈالے تو مفت مین میری جان جائے تاریک
نے ہنسکر جواب دیا کہ ابھی قدرت نے اس امر کی تقدیر نہین کی ہی قاتل تو تمھارا وہ ضرور ہی مگر آج نہین
بن سکتا ہی تم بیخوف لشکر مین جاؤ سرداران کو گرفتار کر کے لاؤ مین نے خبر منگائی تھی کیفیت معلوم
ہوئی کہ عمرو یہان نہین ہی علامہ بن دمامہ ڈرتے ڈرتے اٹھی کہا یا خداوند ذرا میری تقدیر مضبوط کر دیجیے
تاریک چہار چشم نے کہا اے علامہ تو جا اسوقت تجھ سے کوئی بول نہین سکتا ہی علامہ چلی اپنے مقام پر
آئی سحر کر کے ایک تخت بنایا اسپر اسباب سحر لاد کے آپ تخت پر بیٹھی طرف لشکر اسلام کے چلی تھوڑی دیر
مین تخت قریب لشکر پہونچا علامہ نے باران سحر برسانا شروع کیا جسپر ایک قطرہ اس پانی کا پڑا بیہوش
ہو گیا تمام سرداران لشکر اسلام بیہوش ہو گئے جو خیمون مین بیٹھے تھے وہ اُن لوگون کے دیکھنے کو باہر نکلے
وہ بھی بیہوش ہوئے جب علامہ تمام لشکر کو بیہوش کر چکی تو اسنے کچھ ساحر طلب کیے ایک کنیز کو ایک پرچہ
دیکر روانہ کیا طلسم سے بہت سے ساحر آکر موجود ہوئے علامہ نے کہا ان سب کو اُٹھا کے طلسم مین لیجاؤ
ہم بھی آتے ہین جو مناسب سمجھینگے وہ انکے واسطے کرینگے وہ ساحر سرداران اسلام کو لے کر روانہ
ہوئے علامہ بھی انکے بعد چلی ساحرون نے سب سردارون کو لا کے ایک زندانخانے مین بند کر دیا علامہ
کے انتظار مین بیٹھے تھوڑی دیر مین علامہ بھی آ کے پہونچی ساحرون سے کہا سردار کہان ہین سب نے
کہا اس زندانخانے مین بند ہین علامہ نے سب سردارون کو سلسل کیا اور سحر کا اپنا اتار لیا پر
تمام سحر کر دیا کہ قید توڑ نہ سکین سب کو کشان کشان لیکر سامنے تاریک چہار چشم کے چلی یہان زمرد شانی

اور بختگان وزیر زمرد اور حکیم روشن قیاس وزیر اعظم تاریک چار چشم کرسیون پر بیٹھے ہین گرد نازنینان مہ جبین زہرہ تمکین بصد ناز و ادا متمکن ہین دور شراب چل رہا ہی سطربان خوش گلو حاضر ہین محفل رقص و سرود برپا ہی تاریک گانا سننے مین محو بیٹھا ہی کہ علامہ نے آکر سلام کیا سجدے کو سر جھکایا تاریک نے دیکھا کہ علامہ بن دو مامہ آگئے آگے پشت پر سرداران اسلام مسلسل چلے آتے ہین تاریک نے خوش ہوکے کہا ای علامہ بہت بڑا کام کیا ہم تیرا مرتبہ بہت بڑا کرینگے علامہ نے کہا سب قدرت کے اقبال سے ہوا تاریک نے علامہ سے کہا کہ ان قیدیون مین حمزہ بھی ہی اور شہنشاہ گوہر کلاہ بھی ہی علامہ نے کہا یا خداوند نہ اسمین حمزہ ہی اور نہ شہنشاہ ہین تاریک نے کہا ای علامہ حاصل نہ ہونا حمزہ اور شہنشاہ کا بری بات ہی کیونکہ میری خوشی جب ہوتی جب شہنشاہ اور حمزہ ثانی کو گرفتار کرلاؤ علامہ نے کہا خداوند شہنشاہ اور سرداران نامی حمزہ کے ہمراہ ہین حمزہ برائے شکار گیا ہی اور عیار اُسکا تلاش مین شاہزادہ بدیع الزمان وغیرہ کے گیا ہی تاریک نے کہا ایک عیار نہین اگر سو عیار بھی جائین ہرگز تا بہ قید بدیع الزمان نہ پہونچین اب جو کوئی برائے تلاش گیا ہوگا زندہ پلٹ کے نہ آئیگا مفت مارا جائیگا۔ اول تو وہانتک پہونچنا دشوار ہی اور اگر کوئی پہونچ بھی جائے تو وہان بندگان خاص قدرت ایسے ایسے موجود ہین جنسے جان بچانا بہت دشوار ہی علامہ خاموش ہو رہی تاریک نے کہا ای علامہ اب تم حمزہ ثانی اور شہنشاہ اور جملہ سرداران نامی جو ہمراہ حمزہ ثانی کے ہین انکو کسی طرح گرفتار کرو علامہ بن دو مامہ نے کہا یا خداوند حمزہ جب یہان آئیگا اور سردارون کو نہ پائیگا ضرور کچھ فساد پھیلائیگا اُسوقت اُسکو گرفتار کرونگی اور اگر تلاش حمزہ مین جاؤنگی تو پریشان ہونگی دیکھئے حمزہ پر کیا معرکہ گذرتا ہی زندہ بھی پلٹتا ہے یا نہین تاریک نے کہا اچھا ان لوگون کو کسی مقام محفوظ پر قید کرو اور محافظون سے منع کردو کہ انکے پاس کوئی نہ جانے ایسا نہو کہ یہ لوگ کچھ کر پھیلا مین علامہ نے کہا خداوند اب یہ لوگ کوئی مکر نہین کرسکتے ہین یہ کہکر ساحرون سے کہا کہ انکو پہنچاؤ قید کرو ساحر توان سردارون کو لیکر وہان سے ایک زندانخانے مین آئے اور سب کو قید کیا کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب حال صاحبقران ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ امیر مع شہنشاہ گوہر کلاہ و دیگر سرداران نامی بحیلہ شکار برائے تلاش بدیع الزمان وغیرہ روانہ ہوئے تو تماشا دیکھتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ایک چار دیواری سنگ سفید کی امیر کو نظر پڑی امیر نے شہنشاہ سے فرمایا کہ یہ عمارت کیسی ہی شہنشاہ نے عرض کی کہ مین خلاصہ نہین عرض کرسکتا ہون اگر حکم ہو تو قریب جاکے تحقیق کرون امیر نے فرمایا ای شہنشاہ اگر تکلیف نہو تو قریب جاؤ تحقیق کرو شہنشاہ گوہر کلاہ صاحب عزت و جاہ اسپ صبا رفتار کو جھپٹ کر طرف اُس چار دیواری کے متوجہ ہوئے قریب پہونچ کے دروازے کی تلاش مین دیوار کے گرد پھرنے لگے جب دور ختم ہوا اور دروازہ نظر نہ آیا شہنشاہ از بسکہ وعدہ کرکے امیر سے آئے ہین کہ مین ضرور کیفیت تحقیق کرونگا تقاضائے جرأت نہوا کہ یونہین پلٹ جائین گھوڑا بہت دور ہٹا لیگئے وہان جاکر گھوڑے کو گرمایا قریب دیوار باغ کے پلٹا لیگئے تین بار اسی طور سے گھوڑے کو گرماکر قریب دیوار لائے اور پلٹ گئے چوتھی مرتبہ گھوڑے کو ہوا کون مین داب کر باگ ڈھیلی کی تازیانہ کیا گھوڑے نے طرارہ بھرا دیوار کو پھاند کر پار پہونچا اب جو شہنشاہ نے نگاہ کی عجب مقام فرحت افزا دیکھا

دیکھا ایک باغ سراپا بہار عجائب وغرائب سے مملو پتھر کے ترشے ہوئے درخت نہر میں بجائے آب ایک
آئینہ کلان رکھا ہی اسپر نہرین ترشی ہوئی ہین بجائے قطرات آب فوارے سے موتی بہ تسلسل گرتے ہین طائر
بھی پتھر کے ترشے ہوئے درختون پر بیٹھے ہین **شہنشاہ** یہ کیفیت دیکھتے ہوئے حیران چلے
جاتے تھے کہ ایک طرف نگاہ جو کی دیکھا ہزارہا سر آدمیون کے ڈھیر ہین لیکن سب پتھر کے ہین ایک جانب دو غزالی
پڑے ہین لیکن وہ بھی پتھر کے ہین **شہنشاہ** کو بہت تعجب ہوا حیران ہوئے کہ یا الٰہی یہ کیا معرکہ ہی کچھ سمجھ
مین نہین آتا نہ کوئی نظر آتا ہی جس سے کچھ حقیقت دریافت کرون اس سوچ مین چلے جاتے تھے کہ دیکھا ایک تصویر
سنگ سفید کی ایک درخت کے سایے مین کھڑی ہی اُس تصویر سے حسن ظاہر ہی سر پر اُس تصویر کے ایک ہماسا
قلمن ہی لیکن وہ بھی پتھر کا ہی شہنشاہ کی جو نگاہ اُس تصویر پر پڑی بیساختہ منھ سے آہ نکل گئی دونون ہاتھون سے
کلیجہ تھام لیا گرتے پڑتے قریب اُس تصویر کے آئے چہرہ پرنور پر نگاہ کی تاب نظارہ جمال نہ لاسکے لڑکھڑا کر گرے
بیہوش ہوگئے شہنشاہ کو یہان عرصہ جو ہوا **امیر ثانی** نے اور ایک سردار کو روانہ کیا وہ بھی آکر اسی کیفیت
مین ہوا اسی طور سے **امیر** نے باری باری سب سردارون کو روانہ کیا آخر کار مجبور ہوکے آپ اندر
باغ کے آئے کل کیفیت دیکھتے ہوئے **امیر** اُس تصویر کے قریب پہونچے دیکھا واقعی ایسا حسن آجتک
نگاہ سے نہین گزرا عجب حسن خداداد ہی امیر بھی بڑی دیر تک اُس تصویر کی حسن وخوبی کو دیکھا کیے
مگر ان وجوہون سے بیہوشی و اضطراری نہ ہوئی اول صاحب اسم اعظم ہین دوسرے جام **شفا** **امیر** کے پاس
ہی امیر پر اُسکے حسن نے کچھ اثر نہ کیا تھوڑی دیر تک محو نظارہ رہے بعد چند عرصہ کے آگے بڑھے
تھوڑی دور چلکر دیکھا کہ کچھ لوگ پتھر کے معلوم ہوتے ہین امیر اُنکے قریب آئے دیکھا **شہنشاہ** کو ہمراہ
اور دیگر سرداران نامی از سر تا پا پتھر کے بن گئے ہین امیر بہت متردد ہوئے اسم اعظم پڑھکر شہنشاہ کو ہمراہ
بر دم کیا جام شفا کا پانی بھی سب پر چھڑکا سب حالت اصلی پر آئے امیر نے کیفیت دریافت کی **شہنشاہ**
نے عرض کی کہ مین نے یہان ایک تصویر نہایت حسین دیکھی اور اسقدر محو دید ہوا کہ غشی طاری ہوئی اب آنکھ کھلی
تو آپ کو اپنے قریب پایا امیر نے ارشاد کیا اے **شہنشاہ** یہ کون مقام ہی اسکا کیا نام ہی کوئی طلسم ہی کسی
ساحر کا مکان ہی شہنشاہ نے عرض کیا یا **صاحبقران** نہین معلوم کیا ہی تھوڑی دیر یہان پھریے کچھ حال
معلوم ہوجائیگا **امیر** نے ارشاد کیا کہ اُس تصویر کے پاس چلو اُسپر اسم اعظم دم کرون دیکھین کیا ہوتا ہی
امیر اور سب سرداران نامی پاس اُس تصویر کے ٹہلتے ہوئے آئے **امیر** نے اسم اعظم پڑھکر اُس
تصویر پر پھونکا تصویر جلنے لگی تھوڑی دیر کے بعد جب تصویر جل چکی تو اُس خاک سے ایک طائر پیدا
ہوا اُڑنے کو چلا تھا کہ **امیر** نے تیر مارا طائر کے سینے پر پڑا طائر زمین پر گرا تڑپنے لگا تڑپتے تڑپتے غائب
ہوگیا **امیر** حیران ہوئے کہ یہ کیا معرکہ ہی اس فکر مین کھڑے ہوئے تھے کہ تمام نخل جلنے لگے دیوارین
باغ کی گرین تھوڑی دیر مین سناٹا ہوگیا نہ وہ باغ رہا نہ وہ درخت رہی نہ وہ تصویرین رہین **امیر**
نے جب اپنے کو ایک میدان مین پایا مجبور ہوکے شہنشاہ سے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی معلوم ہوتا ہی
وہ جو تصویر بہ برکت اسم اعظم جل گئی وہی بانی طلسم تھی لیکن یہ قیدی رہا ہوئے کچھ نہین ہوئے نہین معلوم یہ کیا
تھا اگر اب کوئی باقی نہین رہا **شہنشاہ** نے چاہا گھوڑے پر بڑھ جائین کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھین بند ہوگئین
پنجہ آسمان سے گرا **شہنشاہ** کو اٹھا لیگیا سب نے آنکھین کھولکے جو دیکھا اسپ **شہنشاہ** کو تنہا پایا **امیر**

کو نہایت افسوس ہوا سب نے فرمایا غضب ہوا نہین معلوم کون دشمن تھا جو شہنشاہ کو لے گیا امیر اس فکر
و تردد مین آگے بڑھے کہ دیکھا کہ ابر گلنار آسمان پر معلوم ہوتا ہی امیر اس طرف متوجہ ہوئے تھوڑی
دیر مین وہ ابر قریب آکر شق ہوا دیکھا بہت تخت ہین ہر ایک تخت پر ایک شخص بیٹھا ہی بعد اُن
تختون کے ایک تخت پر خواجہ عمر ثانی بیٹھے ہین اُسکے بعد اور ایک تخت ہی اُسپر ایک ضعیف بیٹھا ہی امیر
نے خوش ہوکے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ خواجہ تو بڑے سامان سے آتے ہین امیر یہ باتین کر رہے تھے
کہ خواجہ نے آکے سلام کیا جمشید نے بھی تخت سے اُتر کے اپنے ہاتھ رومال سے باندھے صاحبقران
کے قدمون پر گرا امیر نے سر سینہ سے لگایا ہاتھ کھولے تخت کے سامنے آئے امیر نے دیکھا بدیع الزمان
وغیرہ تختون پر بےحس و حرکت پڑے ہین ان لوگون نے جو امیر کو دیکھا آبدیدہ ہوکے سلام کیا امیر نے
فوراً آب جام شفا سب کو پلایا حواس درست ہوئے ہوش آیا سب سردار اُٹھ بیٹھے خواجہ نے
کل کیفیت امیر سے بیان کی امیر نے خواجہ کی بہت تعریف کی بعد مین یہ بھی کہا کہ خواجہ بڑے
افسوس کی بات ہی کہ ہمکو ایک لحظہ بھی دلجمعی سے نہین گذرتا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران خیر تو ہی امیر نے
اپنا شکار کے لیے آنا اور چاردیواری مین جانا اور وہان کی سب کیفیت آخر مین شہنشاہ کا گم ہونا
بیان کیا خواجہ کو بھی افسوس ہوا اگر جمشید نے اور ملکہ بہار رنگ قبا نے کہا کہ یا صاحبقران آپ
نہ گھبرائیے شہنشاہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آپ سے ملین گے بہار رنگ قبا نے خواجہ سے مخاطب
ہوکے کہا کہ خواجہ آپنے ملاحظہ فرمایا یہ کسکی حرکت ہی اور شہنشاہ کو کون لے گیا اور یہ کسکا باغ تھا خواجہ
نے جواب دیا کہ اے بہار رنگ قبا مین نہین واقف کہ یہ باغ کسکا ہی بہار نے کہا یہ باغ ملکہ صبح
سحر نگاہ کا ہی اور وہی شہنشاہ کو لے گئین خواجہ نے کہا ملکہ صبح سحر نگاہ کسکا نام ہی بہار نے کہا خواجہ صبح سحر نگاہ
دختر مراۃ صاف باطن ہی جسکا ذکر مین نے آپ سے کیا تھا خواجہ نے کہا اے بہار رنگ قبا وہانتک
کیونکر پہونچین بہار نے کہا خواجہ وہان جانا بہت مشکل ہی صبح سحر نگاہ ساحرہ زبردست ہی باغ اپنے
نگاہ مردم سے پوشیدہ کیا ہی اگر کوئی وہانتک جائے بھی تو باغ نظر نہ آئیگا خواجہ آپ سچ فرماتے مین جانتی ہون کہ
صبح سحر نگاہ جمال شہنشاہ پر فریفتہ ہوئی ہی وہ کسی طرح کی گزند نہین پہونچائیگی بلکہ عجب نہین کہ مسلمان
ہوجائے شہنشاہ کے ہمراہ لشکر مین آئے خواجہ نے کہا اے بہار اگر وہ باغ نظر مردم سے پوشیدہ ہی تو اسکی
حد تک صاحبقران کو پہونچا دو صاحبقران اسم اعظم پڑھین گے کیا عجب ہی کہ باغ ظاہر ہوجائے بہار
نے کہا ہان یہ امر ممکن ہی کہ مین حد باغ تک صاحبقران کو پہونچادون خواجہ نے صاحبقران سے آکے
کل کیفیت بیان کی صاحبقران نے کہا خواجہ جمشید ثانی کہتے ہین کہ آپ خاطر جمع رکھیے مین اسکا انتظام
کرونگا مگر ابھی دو چار روز صبر کیجیے دیکھیے کیا ہوتا ہی میرا گمان یہ ہی کہ صبح سحر نگاہ جمال جہان آرای
شہنشاہ گوہر کلاہ پر عاشق ہوئی ہی عجب نہین ہی کہ مسلمان ہوجائے اور شاہزادے کے ہمراہ آئے
خواجہ خوش ہو رہے جمشید نے کہا خواجہ مین نے سنا ہی کہ آپ نے خوب بجاتے ہین مین بہت
مشتاق ہون اگر اسوقت کچھ شغل فرمایئے تو مین عنایت ہی خواجہ نے اپنے معمولی عذرات پیش کیے جمشید ثانی نے بہت
کچھ مال و اسباب نذر کیا خواجہ نے نکالی اور یہ غزل بجائی شروع کی

غزل

جب کوئی کہ عمل ہی آہ پھر دھواں کیونکر ہو	کیا عجب سوز الفت ہی جو دل مین غیر کے
سوز دل سب پہ ہو اے جان جان کیونکر ہو	وہ تو پھر اک ہی آگ سینہ مین نہان کیونکر ہو

بھڑکے میرے جسم مین جب آتش عشق بتان
پھر زمین کو لے قاتل آسمان کیونکر نہو
راہ میں جب چھوٹکر رہجائے مجھسا ناتوان
کا[illegible] بھی تو ہی خوش وہ جوان کیونکر نہو
[illegible] لے رکھا بار احسان غیر نے
شمع کی [illegible] کے منھ مین زبان کیونکر نہو
یہ جو [illegible] مری [illegible] کر جاین جواب
عاشق تیرا [illegible] کے ہم ایسا جوان کیونکر نہو
ہو فصیحان زمانہ کی مجھے صحبت نصیب

پھر نہ گوئین خون کے بدلے دھوان کیونکر نہو
آئے رنجش مین مرے آگے جو وہ پردہ نشین
پھر جرس کیطرح نالان کاروان کیونکر نہو
سوز الفت مین نکلتی ہی برابر منھ سے آہ
سچ ہی تیرے طبع نازک پر گران کیونکر نہو
جب اکیلا گھر سے نکلے دنگو وہ پردہ نشین
پھر وہان گور مین قفل زبان کیونکر نہو
آنکی قسمت کا ملا ہو جب مجھے رنج و الم
آبرو تو خوش بیان شیرین زبان کیونکر نہو

پھولے جب خون شہیدانکی شفق پر صبح و شام
پھر غبار دل کا پردہ درمیان کیونکر نہو
آسمان پیر جب مجبور کرے جور و ستم
خاک تو جلکر نہین ہی پھر دھوان کیونکر نہو
تحفہ جانا نہین [illegible] پروانون سے کچھ کہنے کو گو
گرنہ نکلے میری آہ ہونکا دھوان کیونکر نہو
ثانی خلد برین ای حور ہی کوچہ ترا
پھر مری راحت نصیب دشمنان کیونکر نہو

خواجہ نے اس طور سے یہ غزل بجائی کہ جمشید ثانی کی عجب حالت ہوئی مضراب ذی نواز نے دست بستہ عرض کی کہ خواجہ مین نے فن ذی نوازی کو ایسا حاصل کیا کہ اسکے ذریعہ سے انسان کو مبہوت کرکے سحر مین گرفتار کر لیتا ہون لیکن یہ بات آجتک کسی اُستاد مین نہین پائی واقعی آپ اس فن مین یکتائے روزگار ہین تھوڑی دیر تک یہ صحبت رہی آخر مین صاحبقران نے فرمایا ای جمشید میرا ارادہ ہی کہ کسی طور سے اس طلسم کو فتح کرون اور زمرد جیدین کو یا تو قتل کرون یا مسلمان کرون بعد اسکے خانہ کعبہ چلا جاؤن چونکہ تم واقف کار طلسم ہو اسلیے تمسے اس معاملے مین رائے لیتا ہون جو مناسب جانو وہ کہو جمشید نے دست بستہ عرض کی یا صاحبقران فتاحی اس طلسم کی بہت مشکل ہی گو بانیان طلسم نے پتہ طلسم کشا کا مع نام کے تحریر کر دیا ہی لیکن بہت دشوار ہی صاحبقران نے فرمایا ای جمشید طلسم کشا کون ہی جسکا نام بانیان طلسم نے قبل سے تحریر کر دیا ہی جمشید نے عرض کی حضور فتاحی اس طلسم کی شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کے نام ہی اگر یہ کد و کاوش فرمائینگے تو ضرور یہ طلسم فتح ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کوشش تو بہت اچھی طرح کرینگے آگے مرضی خدا جو وہ چاہیگا وہ ہوگا مگر ای جمشید طریقہ اس طلسم کا کیا ہی جمشید نے عرض کی یا صاحبقران در بند اول تو فتح ہوگا جب مین جاؤنگا وہان کے سب عجائبات مثاؤنگا راستہ ظاہر ہو جائیگا مگر ابھی پانچ در بند اور باقی ہین جب اُسنے خدا نجات دیگا تب لوحدار جادو تک رسائی ہوگی لوحدار کو قتل کرنا بہت مشکل ہی صاحبقران نے فرمایا کیون مشکل کا کیا باعث ہی کیا وہ روئین تن ہی جمشید نے عرض کی یہ مجھے نہین معلوم نہ مین یہ جانتا ہون کہ لوحدار عورت ہی یا مرد ہی سنتا ہون کہ لوحدار کو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی مگر شہنشاہ کی اب خبر لینا ضرور ہی کیونکہ جبتک وہ نہ آئینگے طلسم مین کوئی نہین جائیگا اگر تم جاؤ اور شہنشاہ سے کل کیفیت بیان کرو بلکہ یہ بھی کہدو کہ آپ کو برائے فتاحی طلسم جانا ہوگا تشریف لیچلیے کیسے ہی عیش مین مصروف ہونگے مگر یہ خبر سنکر فوراً چلے آئینگے جمشید نے کہا غلام صبح کو ضرور جائیگا جسطرح بن پڑیگا شاہزادے کو لائیگا یہ کہکر جمشید رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آکے سو رہا صاحبقران نے بھی آرام فرمایا رات قدرے باقی تھی تھوڑے عرصہ مین صبح ہو گئی جمشید ثانی تو رات ہی کو صاحبقران سے رخصت ہو چکا تھا صبح ہوتے ہی پریزاد پر سوار ہوکے طرف باغ ملکہ صبح سحر نگاہ روانہ ہوا ساحر زبردست ہی راستہ طی کرکے تھوڑی دیر کے بعد باغ کے قریب ہو پہنچا دور سے آتش کے طرف باغ سے پھینکے دھوان اُٹھنے لگا چند عرصہ مین وہ دھوان موقوف ہوا جمشید نے دیکھا

کہ باغ ملکہ صبح سحر نگاہ کا ظاہر ہوا جمشید باغ کے اندر چلا آیا سیدھا بارہ دری کے قریب پہونچا ملکہ کو کنیزون نے
خبر دی کہ حضور جمشید ثانی نے سحر کرکے آپ کے سحر کو مٹایا اور باغ کو ظاہر کر دیا ہے آپ اندر باغ کے چلا آیا ہے جو
کوئی بولتا ہے اُس کو سحر کرکے جلا دیتا ہے ملکہ اُسوقت بعد عیش و خوشی شہنشاہ گوہر کلاہ کے ہمراہ مشغول
میکشی تھی اُسنے جو یہ خبر سُنی نہایت ناگوار ہوا کنیزون سے کہا کہ جمشید کو کیا ہو گیا یہ کہہ کے باہر آئی جمشید نے
اسکو آتے جو دیکھا ایک گولا ہاتھ مین لیکر کچھ اسم سحر پڑھ کے اسکی طرف پھینکا اُسنے گولے کی جانب اشارہ کیا
گولا زمین پر پھٹ کے گرا صبح نے کہا اے جمشید تمہین کیا حاصل ہوا جو ہمارے سحر کو خراب کیا باغ کو ظاہر کر دیا
اور بے تکلفانہ یہان چلے آئے جمشید نے کہا اے صبح سحر نگاہ خیر اسی مین ہے کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو میرے
حوالے کر دین انکو لے جاؤن صاحبقران بہت متردد مین صبح نے کہا مین شہنشاہ کو ہرگز نہ دونگی جمشید
نے کہا اے صبح بہت پچھتاؤ گی صبح نے جواب دیا کہ اے جمشید مین نے شاہزادہ سے عہد کیا ہے کہ مین آپ کے
ہاتھ سے طلسم بہارستان سلیمانی فتح کراؤنگی جب تک مین آپ کو نکلنے کی اجازت نہ دون آپ باہر نہ نکلیے
کیونکہ آپ کا نام کتاب مین تحریر ہے کہ فاتح اس طلسم کا شہنشاہ ہے اگر آپ کو کوئی دیکھ لیگا قید کر لیا جائیگا
پھر عمر بھر رہائی ممکن نہوگی جمشید نے کہا اے صبح تم مجھے دشمن سمجھتی ہو صبح نے کہا اگر تم نے مکر کیا ہو یہ باتین ہو رہی تھین
کہ شہنشاہ بھی آکر کھڑے ہوئے جمشید نے جو صورت شہنشاہ کو دیکھا حیران ہو گیا جھک کے سلام کیا
شہنشاہ نے جواب سلام دیا اور کہا آپ یہان کیون تشریف لائے ہین جمشید نے عرض کی کہ آپکو
صاحبقران نے طلب فرمایا ہے بہت گھبراتے ہین اور سردار بھی رہا ہوکے آئے ہین آپ کا چلنا ضرور
ہے شہنشاہ نے صبح سحر نگاہ سے کہا کہ اے ملکہ اب ہمکو جانے دو صاحبقران نے یاد فرمایا ہے اگر نہ
جائینگے وہ آزردہ ہو جائینگے علاوہ اسکے چند سردار رہا ہوکے آئے ہین اُن سے ملاقات کرنا ضرور ہے صبح سحر نگاہ
نے کہا مین بھی ہمراہ چلونگی صاحبقران کو مع سب ہمراہیون کے اپنے باغ مین لاکے رکھونگی شہنشاہ نے
کہا تم کو اختیار ہے صبح سحر نگاہ اور جمشید ثانی اور شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ خدمت صاحبقران
مین روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد آکے پہونچے شہنشاہ نے صاحبقران کو جھک کے سلام کیا
صاحبقران نے گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا ملکہ صبح سحر نگاہ نے بھی صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران
نے ملکہ کو بھی بکمال اعزاز جگہ دی صبح نے عرض کی یا صاحبقران اس کنیز کے باغ مین تشریف لے چلیے راحت
سے رہیے صاحبقران نے قبول کیا صبح کے ہمراہ باغ مین آئے صبح نے بڑے تکلف سے سامان دعوت
کیا کئی روز تک صاحبقران نے وہین مقام کیا چوتھے روز جمشید سے فرمایا اب کیا تدبیر کرنا چاہیے
شہنشاہ بھی آگئے ہین جمشید نے عرض کی اب آپ میرے یہان تشریف لے چلیے پھر جو مناسب
وقت ہوگا وہ انتظام کیا جائیگا صاحبقران نے صبح سحر نگاہ کو بلایا کل احوال کہہ سنایا آخر مین یہ بھی
کہا کہ اب ہمین اجازت دو کیونکہ اتنا بڑا کام کرنا ہے کئی روز اسکی صلاح مین گذر جائینگے صبح نے عرض کی یا
صاحبقران کنیز بھی ہمراہ رکاب چلیگی وقتاً فوقتاً مدد دیگی صاحبقران نے بہت سمجھایا مگر صبح نے قبول نہ کیا
شہنشاہ کی جوش محبت مین ہمراہ ہوئی صاحبقران صبح کو مع بدیع الزمان و نور الدہر و کرب غازی
و شہنشاہ گوہر کلاہ و خواجہ عمر ثانی و چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثانی و بہار تنگ قبا و دختر
خرقہ پوش سامری طرف مکان جمشید ثانی کے روانہ ہوئے راہ مین جمشید نے بہت سی

باتین صاحبقران سے متعلق تماشاے طلسم کین صاحبقران نے کہا سب سختیون کو خدا آسان کریگا ای جمشید
خاطر جمع رکھو شہنشاہ جہان آفرین یکتاے زمانہ ہی اسی طرح تین روز تک کوچ و مقام کرتے ہوے مکان جمشید ثانی
مین آکے پہونچے جمشید نے صاحبقران کو بڑی خاطر سے اپنے مکان مین اتارا خادم خدمتگار اسکے یہ حال دیکھکر
بہت متعجب ہوے جمشید نے سب سے یہ بات کہی کہ جسنے سامری و جمشید پر لعنت کی جسے مذہب اسلام قبول
کرنا ہو وہ ہمارے ہمراہ رہے اور جسے خیال مذہب سامری کا ہو وہ اسی وقت ہمارے یہان سے چلا جائے
بعض لوگ جو راہ راست پر تھے حاضر خدمت صاحبقران ہوے اور عرض کی کہ آپ اصول دین اسلام
تعلیم فرمایئے صاحبقران نے قواعد دین اسلام تعلیم کیے وہ لوگ بصدق دل مسلمان ہوے بعض کافرون
نے اچھا نہ جانا آپسمین صلاح کی کہ کیا اب نوکری کرین اور ممکن نہوگی جو اپنے مذہب کو تبدیل کرین بہتر یہ ہی
کہ یہان سے نکل چلین نوکری کہین اور کرینگے باپ دادا کے طریقے کو کیونکر چھوڑدین آپسمین یہ صلاحین کرکے
سب لوگون سے پوشیدہ ہوکے فرار ہوگئے مگر صاحبقران نے اس رات کو تو آرام کیا کیونکہ مسافت سفر
اٹھائے ہوئے تھے صبح کو بیدار ہوکے حکم فرمایا کہ ہم اپنی فوج کو چھوڑ آئے ہین جمشید انکو بھی یہین بلاؤ جمشید
نے عرض کی غلام خود جاتا ہی ابھی سب کو لاتا ہو صاحبقران نے فرمایا ای جمشید تم کیون تکلیف کرو کسی
خادم کو بھیجدو وہ جاکر سب کو یہان لےآئے جمشید نے کہا مین خود جاؤنگا یہ کہکر طرف لشکر امیر کے
روانہ ہوا یہان پہونچ کے جو دیکھا تو کچھ آدمی حیران و پریشان خیمون مین بیٹھے ہین بارگاہین اکھڑی ہوئی
پڑی ہین گھوڑے غازیون کے جنگل مین پھرتے ہین آپسمین لڑکر بہت سے مرگئے ہین عجیب حالت ہی جمشید
نے ان آدمیون سے جو باقی رہ گئے تھے پوچھا کہ یہ کیا معرکہ ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہمین مطلق اسکی
خبر نہین ہم اسوقت یہان موجود نہ تھے جس وقت یہ واقعہ گذرا ہی جبسے آکے اسی حالت سے بارگاہون
کو دیکھا بخوف جان ان خیمون مین پوشیدہ ہوکر بیٹھے ہین نہین معلوم کیا آفت آئی اور سب لوگ کیا
ہوگئے جمشید نے ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ گھوڑون کو اور بارگاہون
کو لیکر ہمارے بعد آنا ہم ان لوگون کو لیکر خدمت صاحبقران مین چلے جاتے ہین ملازمون نے گھوڑون
کو جمع کرنا شروع کیا جمشید خدمت صاحبقران مین آکے حاضر ہوا کل کیفیت بیان کی صاحبقران
نے بہت افسوس کیا کہا ای جمشید یہ کیا غضب ہوا کچھ عقل نہین کام کرتی جمشید نے عرض کی یا
صاحبقران معلوم ہوتا ہی کہ زمرد جیان نے کچھ مکر کیا اور کسی ساحر کو وہان بھیجا یا وہ سب کو مبتلاے
سحر کرکے لیگیا امیر نے کہا میرا اسکا بند و بست کیونکر ہو اور سب سردار کیونکر رہا ہون جمشید نے کہا یہ لوگ
بے فتح زندان طلسمی کے رہا نہونگے کیونکہ زندان طلسم مین قید ہین مالک اس زندان کا شب بیدار جادو
ہی وہ کسی وقت غافل بھی نہین ہوتا ہی ہر وقت بیدار رہتا ہی صاحبقران نے فرمایا اب اسکی اور کوشش
بیکار ہی جب انکا زمانہ رہائی آئیگا کوئی روک نہ سکیگا اب در بارہ روانگی شہنشاہ کیا انتظام ہوتا ہی جمشید
نے عرض کی حضور شہنشاہ کو تو پہلے طلب فرمایئے دیکھیے وہ اپنے جانے کی نسبت کیا کہتے ہین صاحبقران
نے شہنشاہ کو طلب فرمایا کل کیفیت آپنے بیان کی شہنشاہ نے عرض کی میرا قصد آپکے ارشاد سے
پہلے تھا مگر کوئی واقف کار میرے پاس موجود نہ تھا کہ جسکی راہ سے مین روانہ ہوتا مگر اب جمشید ثانی جو
کچھ راے دین ویسا کیا جاے جمشید نے جو شہنشاہ کو پھر طلاوہ کو آمادہ پایا عرض کی ای شہنشاہ ہدایت ہوگی

غیب سے ہونا چاہیے اب آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں صاحبقران نے فرمایا ای شہنشاہ شب کو عبادت کرو دیکھو کیا بشارت ہوتی ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے قبول کیا جب شام ہوئی وضو کر کے سجادے پر تشریف لائے عبادت خدا مین معروف ہوئے جب وظائف سے فراغت ہوئی دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے بخشوع وخضوع معروف دعا ہوئے۔ رجوع قلب کے سبب آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اسی عالم گریہ مین آنکھ بند ہوئی دیکھا کہ ایک مرد بزرگوار ایک تخت پر جلوہ فرما ہین سامنے دو جوان حسین کم سن دست بستہ حاضر ہین شہنشاہ گوہر کلاہ کو جھک کے سلام کیا اس مرد بزرگوار نے جواب سلام دیکر فرمایا شہنشاہ گوہر کلاہ تم اس طلسم کے فاتح ہو مگر بہت سمجھ کے کام کرنا مین ایک پرچہ دیتا ہون جبتک لوح طلسمی دستیاب نہو تمھین جو نوشتہ پانا اسے عمل مین لانا طلسم انشاء اللہ تمھارے ہاتھ سے فتح ہوگا شہنشاہ نے جو یہ بات سنی اور پرچہ پایا خوشی کے مارے گھبرا کے آنکھ کھول دی دیکھا اپنے سجادے پر بیٹھا ہون ہاتھ طرف آسمان کے بلند ہین خیال جو کیا ہاتھون پر ایک پرچہ رکھا ہی شہنشاہ نے خوش ہو کے اس پرچہ کو اٹھا لیا دیکھا تو اس مین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور دربند جمشید فتح ہو تو لازم ہی کہ طلسم کشا صحرائے عنبرین میں جاکر ٹھہرے ایک طائر عجیب الخلقت وہان آئیگا اپنی پشت پر سوار کرکے لے جائیگا ایک چشمہ آب کے قریب وہ طائر اپنی پشت سے اتار دیگا اور فوراً غائب ہو جائیگا اسوقت اپنے کو اس چشمہ مین داخل کرے آیندہ جو معاملہ پیش آئے پرچہ کو دیکھے شہنشاہ امیر سے رخصت ہوئے جمشید ثانی سے کہا ای جمشید صحرائے عنبرین کہان ہی جمشید نے کہا حضور اسی جانب اس صحرا کے تشریف لے جائین یہان سے دس کوس پر صحرائے عنبرین ہی غلام بھی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتا رہیگا جو کام غلام کے لایق ہوگا دریغ نکریگا شہنشاہ نے فرمایا ای جمشید صرف تمھاری دعا کافی ہی سب کام بمدد خداوند کارساز درست ہو جائینگے یہ کہہ کے سب سے رخصت ہوئے ملکہ صبح سحر نگاہ کی بارگاہ مین آئے کہا ملکہ خدا حافظ ہم صحرائے عنبرین مین جاتے ہین تمھین خدا کے حوالے کیا ملکہ یہ سنکر آبدیدہ ہوئی کہا ای شہزادہ والا قدر کنیز بھی ہمراہ چلیگی آپ کا تنہا جانا مجھے کیونکر گوارا ہوگا مین یہان جب مشتاق دیدار ہونگی کیونکر قرار آئیگا دل بیقرار ہوگا جینا دشوار ہوگا ہجر کی راتین کیونکر کٹینگی دل پر کیا گزریگی شہنشاہ نے فرمایا ای ملکہ صبر کرو خدا نے چاہا تو جلد آئینگے تمھین صورت دکھائینگے مجبور ہین طلسم کشا کو تنہا جانا چاہیے ہین تمھین کیونکر ہمراہ لے لون ملکہ نے کہا مین کیونکر کہون کہ آپ تشریف لے جائین ہان یہ ضرور کہونگی کہ میرے دل کو چین وصبر آئے وہ ترکیب بتلائیے اب دل قابو مین نہین ہی طبیعت گھبراتی ہی زندگی جنجال کی نظر آتی ہی اصل تو یون ہی کہ جیسا کیا ویسی سزا پائی جیسے بٹھائے شامت آئی اب فراق ناگوار ہوتا ہی دل بیقرار ہوتا ہی خدا دشمن کو بھی اس بلا مین نہ پھنسائے فراق محبوب نہ دکھائے کوئی مبتلائے محبت نہو طالب وصلت نہو

غزل

گرچاہے یہ فلک مجھے راحت ذرا نہو
کس کام کا وہ دل ہی جو مجھ پر فدا نہو
کیسے مکان تنگ مین کرتیں ہو گھر
صاحب کہین یہ شوخی بند قبا نہو
دھو خون نہ کر تا یہ ای دل رہے خیال

یارب کسی کو الفت زلف دوتا نہو
وہ درد دے کہ جسکی میسر دوا نہو
تجویز اگر ہزار اطبا کرین تو کیا
کیون بیقرار طائر قبلہ نما نہو
بیکس وہ ہون کہ کوئی مرا آشنا نہین
شرمندہ کوئی حشر مین پیش خدا نہو

دشمن بھی اس بلا مین کبھی مبتلا نہو
بیکار ہی وہ آنکھ نہین جسکو شوق دید
بیمار ہجر کو کوئی نافع دوا نہو
اتنا یہ ہے تنے چرایا نہین ہی دل
مرجاؤن بھی تو مرگ کسی کو روا نہو
دل اپنا اس پری سے عدو بھی گر لگائے

میری طرح سے مورد رنج و بلا نہو
بولے رقیب مجکو وہ جب ذبح کیجیے
کہتی ہی نازکی کہین خنجر اُٹھا نہو
میری نگاہ شوق کرے خوب اپنا کام
وقت سحر قبول بھلا کیون دعا نہو
ای آبرو یہ فہم و فراست سے ہی بعید

معشوق گر ملا بھی تو کج خلق و بدزبان
گردن مین دیکھ لو کوئی تسمہ لگا نہو
بوسہ جو مین نے لیلیا آزردہ کیون ہو تم
وصلت کی شب جو پاس تمھارے حیا نہو
منہ ہی جو اُسکے گھر کی طرف تو یہ چاہیے
امداد غیر پہ کوئی نازان ذرا نہو

مجھسا بھی بدنصیب کوئی ای خدا نہو
وہ میرے ذبح کرنیکو ہین مستعد مگر
مرضی نہو تو پھیر لو لیکن خفا نہو
پیری مین آرزو ہی مجھے اُسکے وصل کی
مضطر مثال طائر قبلہ نما نہو

ملکہ صبح سحر نگار نے اس سوز و گداز سے یہ غزل پڑھی کہ شہنشاہ کے آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے کہا ملکہ صبر کرو اب اجازت دو ہمین وہ ہوتا ہی ایسا نہو وقت گذر جائے تو یہ دن پھر سال بھر کے بعد ہاتھ آئے ملکہ نے مجبور ہوکے کہا آپ بسم اللہ کرین کنیز بھی کسی موقع پر انشاء اللہ حاضر ہوگی شہنشاہ ملکہ کی بارگاہ سے باہر آئے سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا نام خدا لیکر سوار ہوئے طرف صحرائے عنبرین کے روانہ ہوئے صاحبقران اور جملہ سرداران تنگ نگاہ نے کام کیا دیکھا کیے جب شہنشاہ بہت دور نکل گئے سب مجبور واپس ہوئے یہان شہنشاہ بعد شوکت و جاہ صحرائے عنبرین مین پہونچے گھوڑے کی پیٹھ سے اُتر کر ٹہلنے لگے کہ دیکھا ایک طائر ہفت رنگ آسمان سے زمین پر آیا چاہا شہنشاہ کو اپنے پنجون مین اُٹھا لیجائے مگر اُنھون نے بقوت تمام اُس طائر کو زمین پر بٹھایا آپ اُسکی پیٹھ پر سوار ہوئے گھوڑے کو اُسی صحرا مین چھوڑا طائر اُڑ کے چلا شہنشاہ سیر کرتے ہوئے چہار جانب کے عجائب و غرائب دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ ایک مقام پر طائر مائل بہ پستی ہوا شہنشاہ کو قریب ایک چشمے کے اُتارا اور آپ غائب ہوگیا شہنشاہ نے پرچے کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اس چشمے مین کود پڑو قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدائے عزوجل لیکر اس چشمے مین کود پڑے آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پانون شہنشاہ کے آشنائے زمین ہوئے آنکھ کھولی دیکھا مین ایک شہر پناہ کے قریب کھڑا ہون بہت متعجب ہوئے قریب پھاٹک کے آئے قصد کرتے ہین کہ داخل شہر ہون کہ دیکھا سامنے سے اسپ صبا رفتار جسے اس صحرا مین چھوڑا تھا چلا آتا ہی شہنشاہ بہت خوش ہوئے گھوڑے کے قریب جاکر اُسکی گردن پر تھپکی دی سوار ہوکر داخل شہر ہوئے شہنشاہ نے دیکھا شہر بہت آباد ہی ملک زرریز معلوم ہوتا ہی دوکاندار بہت قرینے سے اپنی اپنی دوکانون پر بیٹھے ہین دو رویہ دوکانین پختہ بنی ہین باشندگان شہر سفید پوش صاحب وضع شریف صورت راستہ چل رہے ہین جسکا سامنا ہوتا ہی وہ جھک کے شہنشاہ کو سلام کرتا ہی دوکاندار دوکانون سے اُٹھ اُٹھ کے دیکھتے ہین آپسمین کہتے ہین دیکھو کیا جوان حسین ہی ایسے بھی جوان نگاہ سے نہین گذرے تیاری کتنی خوبصورت ہی ایک کہتا ہی تلوار کسقدر آبدار معلوم ہوتی ہی ہر ایک کی زبان پر مدح و ثنائے قوس ہی کوئی کہتا ہی پوشاک کتنی بھاری زیب جسم کئے ہی ایک کا قول ہی کہ یہ کسی ملک کا بادشاہ ہی کوئی کہتا ہی نہین آسمان سلطنت کا ماہ ہی نہین معلوم اپنا وطن کیون چھوڑا عزیزون سے کیون منہ موڑا کسلیے آوارہ دشت ادبار ہوا یہان تک نہین معلوم کیونکر پہونچا ایک کہتا ہی صحرا مین قزاقون نے اسپر بھی حملہ کیا ہوگا ایک کہتا ہی قزاق کیا جان رکھتے ہین جو اس جوان صاحب شوکت و شان پر حملہ کرتے اگر سو ہوتے تو یہ سب کے سر کاٹ کے ڈال دیتا بعض کہتے ہین اسکو قریب بلا کین کیفیت دریافت کرین بعض منع کرتے ہین کہ ایسا نہو بلانا ہمارا ای جوان

کے خلاف ہو بگڑ جائے تلوار کھینچ کے سامنے آئے مفت مین فساد ہو نہین معلوم کون ہی کہان جاتا ہی صبر کرو
تھوڑی دیر مین آپ ہی حال کھل جائیگا قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ در دولت شہنشاہی پر جائیگا کچھ
عرض حال کریگا لوگ کہتے ہین اگر بادشاہ اس شان کو دیکھینگے فوراً بلا لینگے زینت صحبت بادشاہی ہو صورت
تو ایسی ہی ہی نہین معلوم سیرت کیسی ہو سب کہتے ہین سیرت بھی بہت سی باتون سے ظاہر ہی اول تو ہتھیار لگانے
کے قاعدے ایسے ہین جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ جوان فن سپہ گری مین یکتا ہی گھوڑے پر اس شان سے
بیٹھا ہی کہ شہسوار بے بدل معلوم ہوتا ہی سب کے سلام کس خلق سے لیتا ہی با مروت ہونا بھی ظاہر ہی پھر جاہ
وحشم جب ممکن ہی آداب خسروانہ سے ضرور ماہر ہوگا بعض کہتے ہین یہ خود شاہزادہ ہی مگر دلدادہ مرگ آمادہ ہی
کسی کے عشق مین آوارہ ہو کر ادھر نکل آیا ہی بادشاہ سے ملاقات کریگا دو چار روز رہیگا پھر چلا جائیگا افسوس
اسکا ہی کہ اپنی جوانی یونہین گنوائیگا لطف شباب کیا ملیگا غم تمنا کیا کھائیگا اسی بلا مین گرفتار رہیگا یونہین دیار
بدیار پھرتا رہیگا اگر کسی آفت عظیم مین پھنس جائیگا نکلنا مشکل ہوگا تڑپ تڑپ کے مرجائیگا داغ سب کے کلیجون
پر دھر جائیگا اب بھی ماں باپ کے دل کا عجیب حال ہوگا ہر وقت اسی کا خیال ہوگا ہر گھڑی بیتاب ہوتے
ہونگے اسکو یاد کرکے روتے ہونگے نہین معلوم وہ سنگدل ستم ایجاد بیرحم جانی ہی یا دکون ہی جسپر یہ شیدا ہی
گھر بار چھوڑ کے اسکی جستجو مین نکلا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ یہ سب باتین سنتے ہوے چلے جاتے ہین کہ ایک طرف
سے نوبت نقارے کی آواز آئی شہنشاہ نے پلٹ کے دیکھا ایک تاجدار بصد شوکت و وقار ایک فیل فلک
شکوہ پر سوار آگے آگے افسران سپاہ بڑے جاہ وحشم سے چلا آتا ہی شہنشاہ نے گھوڑے کو روکا ایک کنارے
کھڑے ہو کے تماشا سواری کا دیکھنے لگے جب سب جلوس نکل گیا اور سواری اُس تاجدار کی قریب آئی
تاجدار نے ہاتھی کو روکنے کا حکم دیا فیلبان نے ہاتھی کو روکا تاجدار نے شہنشاہ کو با ادب سلام کیا
ہاتھی سے اُتر کے سامنے آیا شہنشاہ بھی گھوڑے سے اُترے تاجدار نے کہا اے شاہزادہ والا قدر آپ
نے کمال عزت افزائی فرمائی اس خاکسار کی آبرو بڑھائی تشریف لے چلیے غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت
لزوم سے رشک خلد بریں بنائیے دعوت قبول فرمائیے شہنشاہ نے دعوت کا نام سنکر سر جھکا لیا دعوت
کا رد کرنا مناسب نہ جانا اُس تاجدار کے ہمراہ ہوئے تاجدار نے ہاتھ باندھ کر عرض کی آپ گھوڑے پر
سوار ہوجیے یہ خاکسار رکابداری کرے ہمراہ مثل چاکران کمترین چلے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا کہ
یہ امر ناممکن ہی آپ ہمارے میزبان ہین آپ بھی سوار ہون ورنہ مین پیادہ چلونگا تکلیف گوارا کرونگا
تاجدار مجبور ہوا سوار ہوا شہنشاہ بھی گھوڑے پر بیٹھے طرف مکان تاجدار کے چلے تھوڑی دیر گذری
تھی کہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا ایک پھاٹک عالیشان مانند آغوش عاشق وا ہی تاجدار پھاٹک کے
قریب آکے اُترا رکاب مبارک شہنشاہ ہاتھ مین لی لاکھ لاکھ شہنشاہ نے منع کیا مگر تاجدار نے نہ مانا کہا حضور
آپ کچھ نہ ارشاد کرین غلام کا یہ فخر ہی شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوے کہ عجیب خلیق ہی نہین معلوم
یہ کون ہی طریقہ اسکا کیا ہی وہ تاجدار اسی اعزاز سے شہنشاہ کو اندر لایا شہنشاہ نے دیکھا ایک
باغ پر بہار میوہ دار نہایت وسیع بیچ مین ایک بارہ دری بہت رفیع ہی باغ مین عندلیبان خوش لہجہ
کے چہچہے کہین قمری کی کوکو فاختہ کی حق سرہ پھولون کا جوبن بہار پر گلشن گل خود رنگ کی زیبائی درختون کی ہریالی
سبزہ نودمیدہ کی کیفیت خوشبودار پھولون کی بھینی بھینی نکہت بلبلون کا پہلوے گل مین ہجوم آمد بہار کی

دھوم نرگس کی نظارہ بازی سوسن کی زبان درازی نسیم کی اٹھکھیلیان بہار کا سون شبنم کے قطرے جو
پھولون پر پڑے ہین عارض محبوب کے پسینے کا لطف دکھاتے ہین سنبل نے زلفون کو سنوارا ہی شمشاد نے
قد زیبا کے حسن کو دکھایا ہی چمن کا ہیکو قدرت خدا کا نمونہ ہی نہر باغ سے ہر شے کا حسن دونا ہی پانی صاف ہی
اندرونی حالات نظر آتے ہین اتنا شفاف ہی نہر کا ہیکو شاہد گلزار کا آئینہ ہی ہر چیز کا عکس نمودار ہی فوارے سے
جو قطرات آب گرتے ہین موتی کو شرماتے ہین نہر کو معدن گوہر کہنا زیبا ہی بطخون کی ہنسی پر نہر چمن ہوتی نثار کرتی
ہی ماہیان نہر کی تعریف کیونکر ہو سکے سرخ سبز دھانی زرد چست و چالاک پھرتی ہین کبھی صاف نظر آتی ہین کبھی
تہ نشین ہو گئین کبھی بالاے آب نظر آتی ہین کبھی دریا مین چالاکی سے غوطہ لگاتی ہین اگر تڑپین تو [illegible]
قلب مضطر عاشق کی صورت دکھاتی ہین سایہ اشجار سے زمین باغ پر گمان نقش و نگار ہی باغ کی رونق بہار
ہی باغبان نوجوان حسین مہ جبین مصروف صفائی گلشن ہین ان کی صورتون سے گمان ہوتا ہی کہ غلمان جنت
مصروف سیر چمن ہین جنکی تعریف حسن مین زبانین فصیحون کی الکن ہین جو کوئی پھول بموج صبا سے زمین پر گر پڑا
اٹھا کے باغ سے دور پھینک دیا بلبلین نالے کرتی ہوئی قریب اس پھول کے آئین روتی بیٹھین چلائین پھول کو
منقار مین لیا رخ جانب گلشن کیا پر کھول کے بازو تول کے اڑین ایک درخت پر آ بیٹھین پھول منقار سے
زمین پر گرا گلچین چلا بلبلین شاخ سے ٹوٹ کے گرین پھول کو اٹھا لے گئین گلچین منھ دیکھ کے رہ گیا ستم سہہ گیا
بلبل نے پھول پایا نغمہ گایا شہنشاہ یہ سیر دیکھتے ہوئے اس تاجدار کے ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین کہ قریب
بارہ دری پہونچے نگاہ جو پڑی دیکھا بارہ دری ہی یا رشک پری ہی ستون خوب محراب مرغوب ابروے حسینان
سے بہتر خمیدگی مین ہلال عید سے خوشتر بارہ دری بلندی مین ہمت صاحبان لیاقت ہی آگے صحن کے بڑی
وسعت ہی زینہ باقرینہ صدائے مثال آغوش آرزومندان وا ہین خوبی مین یکتا ہین تاجدار بصد شوکت
و وقار شہنشاہ ذیجاہ کو بارہ دری کے اندر لایا مقام صدر پر تخت بچھا تھا عرض کی حضور تشریف رکھین
تخت و تاج آپکو زیبا ہی خدا نے آپکو سزاوار تبہ دیا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ہم تاج بخش ہین تاجدار نہین ہین یہ جگہ
تاج و تخت تمھارا تمکو مبارک رہے یہ کہکے برابر تخت کے ایک دنگل زرین بچھا تھا اسپر جلوہ فرما ہوے وہ تاجدار
سلام کر کے پایین دنگل پر بیٹھنے لگا شہنشاہ نے کہا اے تاجدار عالیہ وقار تمھین یہ لازم نہین ہی ہماری خاطر
سے تخت پر بیٹھو تاجدار نے انکار کیا مگر شہنشاہ نے اسکو دنگل سے اٹھا تخت پر بٹھایا رتبہ بڑھایا تاجدار نے
رامشگران زہرہ خصال و ساقیان پری جمال کو طلب کیا شہنشاہ گوہر کلاہ تاجدار کی جانب متوجہ ہوئے
کہا اے تاجدار عالیہ وقار اپنے نام سے آگاہ کرو کہ تم کون ہو اس شہر کا کیا نام ہی تاجدار نے عرض کی اس خاکسار
کو فریدون زرین پوش کہتے ہین اس شہر کا عنبرین سواد نام ہی غلام یہان کی حکومت کرتا ہی حضور کی
تشریف آوری کی خبر پائی تھی کہ آپ براے فتح طلسم تشریف لاتے ہین چونکہ درمیان راہ غلام کا ملک واقع تھا
اس سبب سے اپنے اسطرف بھی قدم رنجہ فرمایا تشریف کا تب بڑھا تھا غلام پر استقبال فرض ہوا آپکو شاہ درویش نواز پایا اب
مین نے کاسب سعادت انتساب کو نہ چھوڑونگا اگر حضور کا اقبال شامل حال ہوگا تو مرحلہ جات طلسم فتح کرادونگا لوح طلسمی
دلادونگا حضور خاطر اقدس جمع رکھین یہان مصروف عیش رہین غلام سب تدبیرین کر دیگا شہنشاہ گوہر کلاہ
یہ تقریر فریدون زرین پوش کی سنکر بہت خوش ہوے کہا اے فریدون تمھاری دعا کافی ہی خدا حامی ہی
لوح بھی ملجائیگی مرحلہ جات بھی فتح ہوجائینگے یہ ذکر تھا کہ ساقیان گل بدن نغمہ سرایان لالہ رخسار حاضر دربار ہوے

ارباب نشاط سے ایک مہ جبین مہر تمکین محفل مین آئی سازندون نے ساز درست کیئے تسبید نازوادا سے مصروف
رقص ہوئی ساقیون نے جام شراب مملو کرکے دورہ کرنا شروع کیا پہلے جام بھر کے شہنشاہ گوہر کلاہ کے
کے آگے لائے کچھ اشعار عاشقانہ بجوش الحانی پڑھے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جام بے اندیشہ انجام پیا جام کے
پیتے ہی سر چکرایا غش آیا تاجدار نے غرور کیا سنو خدنگ جادو منتظم طلسم بہارستان سلیمانی ملازمون سے
اشارہ کیا کہ مشکین باندھو ملازمون نے مشکین شہنشاہ گوہر کلاہ کی باندھین خدنگ نے کہا اسکے
پاس ایک پرچہ عطیۂ بزرگان دین اسلام ہے اسکو لیلو ورنہ جب ہوشیار ہوگا اسکو پڑھےگا کوئی اسم لکھا
ہوا ملیگا قید بدن سے جدا ہوجائیگی پھر ہمارے دام مکر مین نہ پھنسیگا برکت سے اس پرچہ کی سحر اس پر
تاثیر نہ کریگا ملازمون نے وہ پرچہ کمر سے شہنشاہ کی نکال لیا خدنگ نے کہا اس وقت لیجا کر اسکو قید
کرو صبح کو قتل کرونگا ملازمون نے زندان خانے مین لاکر قید کیا شہنشاہ کو ہوش آیا گھبرا کے جو آنکھ
کھولی دیکھا نہ وہ باغ ہے نہ وہ بارہ دری ہے نہ وہ صحبت ہے ایک مکان تنگ و تاریک مین اپنے کو سلسلہ بزنجیر
پایا بہت تردد ہوا دل مین کہا بڑا دھوکا کھایا پرچے کو نہ دیکھا کمر مین ہاتھ ڈالا جستجو کی پرچہ نہ ملا مجبور ہوکے
خدا کو یاد کیا مگر اب کیفیت ملکہ صبح سحر نگار اور جمشید ثانی کی تحریر کی جاتی ہے کہ جب شہنشاہ کو گئے
ہوئے دو روز ہوئے تو جمشید ثانی کہ علم نجوم مین مداخلت وافی وکافی رکھتا ہے اس نے شمار کیا تو معلوم ہوا
کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوے جمشید امیر کی خدمت مین حاضر ہوا امیر اسوقت
دربار مین بیٹھے ہین خواجہ عمر ثانی ملکہ بہار تنگ قبا ملکہ صبح سحر نگاہ اور جملہ سرداران نامی وگرامی حاضر
ہین کہ جمشید نے آکر عرض کی کہ حضور شہنشاہ گوہر کلاہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ
مرحلہ عنبرین مین خدنگ جادو نے کچھ مکر پھیلایا کیونکہ سحر مین تو شہزادہ مبتلا ہو نہین سکتا تھا کسی
حیلے سے گرفتار کیا ہے مین براے مدد جاتا ہون ملکہ صبح سحر نگاہ نے جو یہ بات سنی دل بیقرار ہوگیا اسیوقت
اپنے مقام سے اٹھین صاحبقران کے سامنے آکے عرض کی اس کنیز کو رخصت مرحمت ہو شاہزادے
کی مدد کو جاؤنگی جمشید نے کہا اے صبح تم یہان بیٹھی رہو جاکے کیا کروگی مین جاتا ہون اگر فضل خدا شامل حال ہے
تو اس ملعون کو قتل کرونگا ورنہ جو منظور الٰہی ہوگا وہ ظہور مین آئیگا ملکہ نے کہا اے جمشید ثانی تمھین اپنے
جانے کا اختیار ہے مگر مین ضرور جاؤنگی سب نے سمجھایا مگر صبح سحر نگاہ نے نہ مانا اسی وقت پر پرواز پیدا کرکے
بلند ہوئین انکے جانے کے بعد جمشید ثانی بھی صاحبقران سے رخصت ہوکر روانہ ہوا کہ ذکر ان دونون
کا وقت پر کیا جائیگا یہان جو صبح ہوئی اور خدنگ جادو سو کے اٹھا بعد فراغت ضروریات معمولی
اسنے حکم دیا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو لاؤ ملازم دوڑے ہوئے قید خانے مین آئے شہنشاہ کو کشان کشان
لے چلے سامنے خدنگ جادو کے لاکر کہا حضور یہ قیدی حاضر ہے خدنگ نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی طرف
بنگاہ غیظ دیکھا اور کہا اے شہنشاہ کیا تم نے فتاحی طلسم بہارستان سلیمانی کی بہت آسان سمجھی
تھی اب تمھاری کیا کیفیت کی جائے شہنشاہ نے جھلا کے جواب دیا او مردود جو تجھے ہمارے حق مین ہوسکے
دریغ نہ کر خدنگ نے کہا اے شہنشاہ مین تمکو چھوڑ دیتا لیکن تم اپنے اس ارادے سے باز نہ آؤگے پھر فساد
پھیلاؤگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا او بیحیا تو ہمکو قتل کرسکتا ہے نہ ا کرسکتا ہے جو منظور الٰہی تھا
وہ ہوا اور جو ہونا ہے وہ ہوگا خدنگ نے کہا اے شہنشاہ زیادہ گوئی نہ کرو با دولت کا ادب لازم ہے

شہنشاہ نے جواب دیا او بیہودہ ہم تیرا ادب کریں یہ کہہ کے چاہا قید توڑ ڈالیں کہ خدنگ نے سحر کردیا
ہاتھ پاؤں شہنشاہ کے بیکار ہوگئے ہونٹ چبا کے رہ گئے خدنگ نے جلاد کو طلب کیا بہت سے جلاد تیغ ہائے
لنگر ڈالے ہوئے حاضر ہوئے میدان میں آ کے شمشیرین لگانے لگے خدنگ نے کہا اس اسیر کو لیجاؤ قتل
کرو ملازموں نے جلادوں کو بلایا جلاد آئے شہنشاہ کو کشان کشان میدان میں لائے ایک نئے رنگ کا
چبوترہ بنایا اس چبوترے پر شہنشاہ گوہر کلاہ کو بٹھایا گردن پر کوڑے کا خط دیکر منتظر احکام خدنگ جادو
ہوئے تیغہ تولتے جاتے ہیں زبان پر کلمات یاوہ گوئی جاری ہیں کہ آج کون خاطی اپنی سزا کو پہونچا اور کس کا
رشتۂ حیات قطع ہوا کون شربت مرگ کے ذائقے سے واقف ہوگا کس کو عروس مرگ کا وصال نصیب
ہوگا جلاد تو یہ کلمات یاوہ گوئی بک رہے ہیں مگر شہنشاہ گوہر کلاہ نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات
میں بلند کرکے عرض کی اے سامع الدعا اے خالق یکتا تیری ذات کس بیکسان چارہ ساز دردمندان ہے اگر
تو چاہے قوی کو ضعیف بلکہ بالکل خفیف کرے اور ضعیف کو قوت دے پہاڑ اکھاڑنے کی طاقت دے
تو خوب آگاہ ہے کہ میں نے جو اس راہ میں قدم رکھا آوارہ دشت ادبار ہوا فقط بپاس ترقی دین اسلام ہے
تو ارحم الراحمین ہے اسوقت رحم فرما دشمن کے ہاتھ سے بچا بخضوع وخشوع شہنشاہ نے جو دعا کی قبول درگاہ
خدا ہوئی ادھر خدنگ جادو نے خادموں سے کہا کہ جلادوں سے جا کے کہدو کہ اب اور حکم کا منتظر نہ رہے قتل
کرے خادم نے جلادوں سے آ کے کہا کہ خدنگ جادو ارشاد فرماتے ہیں کہ اب اور حکم کے منتظر نہ رہو قتل کرو
جلادوں نے جو یہ حکم پایا ہاتھ اٹھایا چاہتا ہے کہ تلوار لگائے کہ ایک برق چمکی جلاد کا سر اڑ گیا سب کی آنکھیں جھپک
گئیں ایک پنجہ غیب شہنشاہ کو اٹھائے گیا لوگ دوڑے ہوئے خدنگ کے پاس آئے کہا حضور بڑا
غضب ہوا جلاد نے چاہا ہاتھ لگائے کہ ایک برق گری خود جلاد کا سر اڑ گیا آسمان سے کوئی آیا شاہزادے
کو اٹھالے گیا خدنگ نے کہا خیر جو لیگیا ہے وہ بھی سزا پائیگا اور شاہزادہ کہاں جائیگا بے مجھسے مقابلہ کیے کہیں
اور نہیں جاسکتا ہے اور اب اسکو ہدایت کرنے والا کون ہے پہلے تو ایک پرچہ اسکے پاس تھا جو اسمیں
نوشتہ پاتا تھا وہ کام کرتا تھا اب تو وہ پرچہ بھی ماہ دولت نے چھین لیا اب اسے ہدایت کون کریگا ملازم
کہتے ہیں حضور اب اس کا آپ کے ہاتھ سے بچنا بہت دشوار ہے اور حضور سوائے یہاں کے اور کہاں
جائیگا بے اس طرف کے آئے ہوئے راستہ نہ پائیگا یہ باتیں ہو رہی تھیں مگر جمشید ثانی جو برابر سے دو
صاحبقران سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دیر میں داخل دربند عنبرین ہوا دیکھا اسنے کہ خدنگ جادو
ایک تخت پر بیٹھا ہوا اپنے ملازموں سے کہہ رہا ہے کہ شہنشاہ میرے ہاتھ سے بچکے کہاں جائیگا اب تو
اس پر سحر بھی تاثیر کریگا یہ کہہ کے خادم سے کہا ارے وہ پرچہ لا کر حاضر کرو ماہ دولت اسے نیست
ونابود کردیں ایسا نہ ہو پھر کسی طور سے اسکو ملجائے اور وہ فساد پھیلائے جمشید نے جو پرچہ کا نام سنا
اپنے تئیں پوشیدہ کرکے داخل بارگاہ کیا خدنگ نے جھولی سے پرچہ نکالا جمشید ثانی نے ہاتھ خدنگ
کی طرف بڑھایا اور بچالاکی تمام پرچہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا اور پر پرواز پیدا کرکے اڑا خدنگ نے
جو یہ معرکہ دیکھا نگاہ اوپر اٹھائی اور للکار کر آواز دی او جمشید ثانی میں نے پہچانا کہاں جاتا ہے یہ کہکر
خدنگ بھی بلند ہوا برق بنکر جمشید پر گرا جمشید بھی بلا کا ساحر ہے دونوں میں سحر چلنے لگے جمشید کے
پاس پرچہ ہے اسکی برکت سے سحر تاثیر نہیں کرتا ہے خدنگ زخمی ہوتا جاتا ہے اسکے ملازم بھی تماشا دیکھ رہے ہیں

بعض بعض سحر بھی کرتے ہین جب خدنگ کو خیال آیا کہ جمشید پر سحر تاثیر نہ کریگا اور یہ جو حربہ چاہتا ہو وہ کرتا ہو میرے زخم بڑھتے جاتے ہین یہ سوچ کر خدنگ تو غرق زمین ہوا جمشید نے چاہا کہ مین اسکے ساتھ جاؤن اور جہان ملے اسکو قتل کرون مگر پھر یہ خیال کیا کہ پہلے شہنشاہ کو پہونچ جاے تو بہت بہتر ہو ایسا نہو معاملہ طلسم ہو کوئی اور اُفتاد ہو یہ سوچ کر پرواز پیدا کر کے چلا مگر اب حال شاہزادے کا بیان کیا جاتا ہو کہ جب انھین چبوترہ ریگ سے پنجہ اُٹھا لیگیا تو شہنشاہ بیہوش ہوگئے تھے جب غشی برطرف ہوئی تو اپنے کو ایک پہاڑ پر پایا سرہانے ملکہ صبح سحر نگاہ کو دیکھا کہ سر زانو پر لیے ہوئے بیٹھی ہین شہنشاہ اُٹھ بیٹھے صبح کی طرف دیکھا کہ آبدیدہ بیٹھی ہو پوچھا اے صبح سحر نگاہ رنجیدہ کیون ہو یہ تو خوشی کا محل ہو کہ خدا نے جان بچائی تمسے ملایا صبح نے کہا اے شہنشاہ یہ تو آپ بہت درست فرماتے ہین مگر یہ مقدمہ طلسم ہو ہزار جگہ ایسے سانحہ گزرینگے اسوقت تو کنیز پہونچ گئی خدا نے اپنا فضل کیا آپکو دست جلاد سے بچایا اگر کوئی مرحلہ ایسا درپیش ہو جہان کنیز کی رسائی نہو اور دشمنون پر کوئی مصیبت پڑی تو وہان کون مدد کریگا شہنشاہ نے کہا ملکہ ہر جگہ خدا حامی ہو وہی مدد کرتا ہو وہی سب بلاؤن کو روکتا ہو اگر اسوقت فضل خدا شامل حال نہوتا تو تم کیونکر وقت پر پہونچتین ہمکو کیونکر یہان لاتین اسیطرح سے خدا ہر جگہ فضل کریگا شر دشمنان سے بچائیگا غیب سے سامان مدد پیدا ہوگا تم اسکی فکر نہ کرو اب لشکر مین جاؤ ورنہ لگاؤ ہمین بھی ابھی منزل سخت طے کرنا ہو پھر ہم مین جا ملینگے اس ملعون سے مقابلہ کرینگے ملکہ نے کہا اے شاہزادہ والا قدر اگر آپ کا یہ ارادہ ہو تو کنیز بھی جان دینے پر آمادہ ہو آپ کے ہمراہ مین بھی چلونگی خدنگ جادو سے مقابلہ کرونگی شہنشاہ نے فرمایا اے ملکہ مجھے تنہا جانے دو مین پیشتر بھی تنہا گیا تھا اور اب بھی تنہا جاؤنگا ملکہ نے کہا اے شہنشاہ پہلے آپکے پاس پرچہ تھا اسمین جو نوشتہ پاتے تھے اُسے عمل مین لاتے تھے اب وہ بھی پاس نہین ہو اور ایسے مکار و غدار سے سامنا ہو جبتک کنیز ہمراہ نہوگی راہ بھی آپکو مشکل سے ملیگی شہنشاہ نے بہت سمجھایا مگر صبح سحر نگاہ نے نہ مانا ہر بار یہی جواب دیا کہ اگر آپ کے پاس کوئی حربہ موجود ہوتا جسکے ذریعہ سے آپ پر سحر تاثیر نہ کرتا اور اسکی ہدایت کے بموجب آپ کاربند ہوتے تو میری ہمراہی کی ضرورت نہ تھی یہ باتین سنتے ہوئے شہنشاہ چلے جاتے ہین کہ ایک جانب سے ابر تیرہ و تار اُٹھا ملکہ صبح سحر نگاہ نے کہا اے شہنشاہ خدا خیر کرے کسی ساحر جلیل کی آمد ہو نہین معلوم کس ارادے سے آتا ہو ہنوز یہ کلمہ ملکہ کی زبان سے ختم نہوا تھا کہ وہ ابر سر پر آگیا ملکہ نے نگاہ اُٹھا کے دیکھا ایک برق چمکی ابر منتشر ہوا ملکہ نے دیکھا ایک تخت پر ایک ساحر سیاہ فام ہاتھ مین ترسول لئے بیٹھا ہو ملکہ صبح سحر نگاہ کو دیکھکر تخت زمین پر اوتارا ملکہ کی کمر مین پنجہ دیکے اوڑن لیکن ملکہ صبح بھی ساحرہ زبردست ہو اشارہ کر دیا بجلیان گرنے لگین اُسنے اس سحر کو دفع کیا اور ایک پھول جھولی سے نکال کے کھینچ مارا پھول ملکہ کی پیشانی پر پڑا لڑکھڑا کے زمین پر گرین اس ساحر نے کمر مین پنجہ دیا اور لے اُڑا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بہت چاہا کہ اسکو روکین مگر اس ساحر نے ایک پھول شہنشاہ کو بھی کھینچ مارا یہ بھی بیہوش ہو کے زمین پر گرے اس ساحر نے شہنشاہ کو تو اسی حالت مین وہین چھوڑا آپ ملکہ کو لیکر تخت پر بیٹھا ایک سمت کو چلا گیا شہنشاہ اسی جنگل مین بیہوش پڑے رہے قضاے کار عیار شہنشاہ گوہر کلاہ یعنے لعل بن مرجان بخبر گرفتاری شہنشاہ سنکر چلا تھا منزلین طے کرتا ہوا چلا جاتا تھا گزرنا اسکا اُس صحراے وحشت ناک مین ہوا دھوپ کی تیزی جو زیادہ بڑھی لعل بن مرجان کو

شدت تشنگی ہوئی پانی کی تلاش کی جب کہین پتہ پانی کا نہ ملا اور دھوپ سے سوا تھک گیا مجبور ہو کے ایک درخت
کے سایے مین بیٹھا لیکن شدت تشنگی سے جو جگر کباب ہو رہا تھا تاب نہ آئی پھر برائے تلاش آب چلا ایک طرف
جنگاہ کی دیکھا ایک جوان گرد مین آلودہ ایک درخت کے نیچے پڑا ہی لعل بن مرجان سمجھا کہ شاید کوئی مسافر
ہوگا شدت تشنگی سے مرگیا ہی پھر خیال کیا کہ اسکے قریب چلکر دیکھین کہ کون آوارہ دشت غریب ہی یہ خیال
کرکے لعل بن مرجان قریب آیا منہ سے جو دیکھا تو اپنے آقائے ذیجاہ یعنی شہنشاہ گوہر کلاہ کو پایا
کہ زمین پر صحرا کی خاک مین آلودہ پڑے ہین قریب تھا کہ لعل اُس حال پر ملال کو دیکھکر زمین پر گر پڑے مگر
اپنے کو روکا صبر کیا دل پر جبر کیا سینۂ شہنشاہ پر ہاتھ رکھا قریب بینی آئینہ رکھا آمد نفس سے آگاہی ہوئی
معلوم ہوا کہ جسم مین جان باقی ہی لعل کو یقین ہوا کہ کسی عیار نے بیہوش کیا ہی دوائے دفع بیہوشی سنگھائی
مگر کچھ اثر اُسکا نہوا لعل حیران ہوا کہ کیا ہو گیا سر شہنشاہ زانو پر لیکر اسی درخت کے سایے مین
بیٹھا مگر بجز اس اشک حسرت چشم تر سے جاری انتہا کی بیقراری تڑپ تڑپ کے دعائین کر رہا ہی کہ اے
کریم کارساز اے رب بے نیاز اسوقت مدد کر کسی معین کو بھیج کہ کیفیت معلوم ہو شاہزادے کی بیہوشی
دفع ہو نہین معلوم کس کمبخت نے سحر کر دیا آپ کوئی ساحر آئے تو یہ بلا دفع ہو اس تردد مین لعل بن مرجان
تو دعائین کر رہا ہی کہ ایک طرف سے سناٹے کی آواز کان مین آئی دیکھا جمشید ثانی بر روے ہوا اڑتا ہوا
چلا آتا ہی لعل نے پکار کے آواز دی اے جمشید ثانی اسیطرف آنا اور کسی طرف نہ جانا دیکھو شاہزادہ
کس مصیبت مین مبتلا ہی کیا واقعہ گذرا ہی جمشید نے جو لعل کی آواز سنی نگاہ نیچی کی دیکھا لعل بن مرجان
عیار شہنشاہ گوہر کلاہ پکار رہا ہی جمشید بیتاب ہو کے زمین پر اترا قریب شہنشاہ کے ہمراہ لعل آیا
دیکھا شہنشاہ کی عجیب کیفیت ہی بری حالت ہی آمد شد نفس کی باقی ہی کوئی دم کے مہمان ہین جمشید کو
اسوقت بیکسی پر شہنشاہ کے رونا آگیا جلدی سے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پھول سفید نکالا اسپر کچھ اسم سحر
پڑھا شاہزادے کی ناک کے پاس رکھا بڑی دیر تک وہ پھول رکھا رہا شہنشاہ کو ہوش نہ آیا مگر انقطاع نفس
جو بگڑا ہوا تھا وہ کسیقدر درست ہوا جمشید نے ایک پھول اور نکالا اُسپر بھی کچھ اسم سحر پڑھا وہ پھول بھی شاہزادے
کو سنگھایا مگر ہوش نہ آیا لیکن ہاتھ پاؤن مین کچھ حرکت پیدا ہوئی جمشید نے اسی طور سے سات پھول شاہزادہ
شہنشاہ گوہر کلاہ کو سنگھائے جب ساتوان پھول سونگھا اور ہوش نہ آیا شہنشاہ اُسیطرح بیہوش رہے کچھ
حس و حرکت نکی صرف ہاتھ پاؤن ہلا کر رہ گئے اسوقت جمشید مجبور ہو گیا کہا اے لعل یہ سوائے امیر کے اور کسی سے
ہوشیار نہونگے جب وہ اسم اعظم پڑھینگے تب یہ ہوشیار ہونگے لعل نے کہا اے جمشید تم اسوقت یہان کیونکر
آئے جمشید نے کہا مین برائے مدد شہنشاہ در بند عنبرین پر گیا تھا وہان شاہزادے کو نہ پایا مجبور
واپس آیا لیکن پرچہ جو انھین ملا تھا وہ میرے پاس ہی لعل نے کہا اے جمشید اُس پرچہ کو جسم شہنشاہ
سے مس کرو وہ عطیۂ بزرگان دین ہی اپنی تاثیر دکھائیگا ابھی سب سحر اُتر جائیگا جمشید نے کہا لعل واقعی
تم بہت صحیح کہتے ہو مجھے ابھی تک اس امر کا خیال نہ تھا یہ کہکے جمشید نے جھولی سے پرچہ نکالا شہنشاہ
کے جسم سے مس کر دیا شہنشاہ نے آنکھین کھولدین بسم اللہ کہ کے اُٹھ بیٹھے دیکھا سامنے
جمشید ثانی سرہانے لعل ابن مرجان عیار بیٹھا ہی شہنشاہ کی جو آنکھ کھلی جمشید اور لعل کا سلام
لیکر جمشید سے کہا غضب ہو گیا جمشید نے کہا کیا ہوا شاہزادے شہنشاہ نے کہا ایک ہی ستم کیا گیا تھا

کہ ایک پرچہ عطیۂ بزرگان دین جو ہادی مراحل طلسم تھا وہ خدنگ جادو نے مکر سے مجھ سے لیلیا تجھے بھی زیر
تیغ بٹھایا مگر خداوند کریم نے عین وقت پر ملکہ صبح سحر نگاہ کو پہونچایا اُنھون نے دستگیری کی وہان سے لے
نکلین ایک پہاڑ پر لاکے ہوشیار کیا وہان سے میرے ہمراہ اس وجہ سے آئی نہین کہ پرچہ میرے پاس
نہین ہے اب کون رہبری کریگا گو مین نے بہت سمجھایا مگر خفا تھا میرے ساتھ رہین دوسرے یہ ہوا کہ اس صحرا مین
ایک ساحر سیہ فام تخت پر سوار آتا تھا ملکہ کو ایک پھول مار کے بیہوش کیا لے جانیکا ارادہ کرتا تھا کہ مین نے
چاہا اُسکو روکون اُسنے ایک پھول مجھے بھی کھینچ مارا مین بھی بیہوش ہو کے زمین پر گرا وہ ملکہ صبح سحر نگاہ
کو لیگیا اے جمشید مجھے بڑا قلق ہے جمشید نے جو شاہزادے کو بہت غمگین پایا پرچہ نکال کے دیا کہا اس پرچے
کو اب احتیاط سے رکھیے گا ہر بات پر ملاحظہ فرمایئے گا شہنشاہ نے کہا اے جمشید پرچہ تو ملا لیکن جبتک ملکہ
صبح سحر نگاہ نہ ملیگی مجھے چین نہ آئیگا مین نے اُنھین بہت سمجھایا کہ ملکہ میرے ہمراہ نہ چلو لشکر کو پلٹ جاؤ مگر اُنھون
نے خیال نہ کیا ویسا ہی صدمہ اُٹھایا میرا اب ارادہ ہے کہ پیشتر تلاش مین اُس یار جانی محبوب لاثانی
کے جاؤن صحرا الصحرا پھرون ڈھونڈھ کے پیدا کرون

غزل

کف پا مین خلش ہو پہونچین خار مغیلان کی

ہوا ہے جوش وحشت پھر مجھے سیر بیابان کی
حفاظت کر رہا ہے چہرۂ پر نور جانان کی
اگر نکلیگی مجھ عاشق کے دل سے [illegible]
جو وہ لعل لبین اے فلک شکوہ ہو رہو دون
شراب ناب مین بیشک ہو تاثیر آب حیوان کی
وہ وحشی ہون کیا جبتک با تغنی رتو مین
بنا تار نظر اپنا کرون خورشید تابان کی
یقین تو ہے فرشتے آسمان کے ابھی کو بھیلین
دہان زخم مین اشک ہے نمک کے سیکا کی
تو شب بھی تو یقین ہے شوق غیرا کی کرہون
قسمین بیجا خدا نے وقت پر کیا مشکل آسان کی
قریب شانہ ہوا اے آبرو ہر روز جا سکے ہی

مجھے ہے دل سے الفت سنبل پریشان کی
خطا تو خیز بھی ہے چار دیواری گلستان کی
ردا کاندھا پہی ہے تخت روحی اُڑا سیرا
شفق کرون چاند لی ہو جائے تربت ماہ تابان کی
دل عشاق گھبراتے ہین سینون مین الجھے مین
کفن دست جنون سے پھاڑ کر لاش اپنی عریان کی
اگر زیبان اپنے چاک کے کوش تجھے مین
کبھی گر دیکھ لین تخت زمین کر سے جانا کی
بھلا عشاق شب بھر آنکھ کرین کیسے جاتے
سحر تک جو صبح تا پیسے شام ہجران کی
جب نہین مدتو یکسان ہے اپنا ظاہر و باطن
لپٹنا آئی اُودی کیا انھین گو رغریبان کی

گرے ہو سیاہ نے شب کو تربت پر چراغان کی
جلا اس تنگنائے دہر مین کیونکر سمائیگی
سوادی ہو گئی تابوت مین تخت سلیمان کی
جو پی لے پارسا دو گھونٹ مے جاودان پائے
بلا جب گھیر لیتی ہے تری زلف پریشان کی
کیا جب سیر و نظارہ اسکے جو بند حسن کا
ارا مین بخشش لی دیکھیان صحرا کے ولان کی
نگاہ لطف سے کس نے کی اتنا خدنگ اے دل
مثال دیدۂ انجم نہ جھپکی آنکھ دربان کی
تجھ دیدار کی حسرت تھی دم آنکھون مین
وہی حالت ہے دل کی تیرے جو دیکھی گریبان کی

شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو بعد
جوش و خروش یہ اشعار وحشت انگیز حیرت خیز پڑھے جمشید ثانی کو یقین کامل ہوا کہ شاہزادہ ضرور تلاش
صبح سحر نگاہ مین جائیگا ہاتھ باندھ کر عرض کی حضور اسقدر کیون بیتاب ہوتے ہین پرچہ کو ملاحظہ فرمایئے جو کچھ
ہدایت ہو ویسا عمل مین لایئے ملکہ مل جائیگی شہنشاہ نے پرچہ کو دیکھا تو لکھا پایا کہ اے شہنشاہ گوہر کلاہ اگر ابھی
تلاش ملکہ مین جاؤ گے بہت پچھتاؤ گے ملکہ نہین ملیگی تم بھی گرفتار ہو جاؤ گے لازم یہ ہے کہ خدنگ جادو کو قتل کرو
تارات دربند دویم کاٹے خدنگ کے قتل ہونے کے بعد ملکہ کا بھی پتہ ملیگا بموجب ہدایت نکرنا ہر امر کو اس
پرچہ مین دیکھ لینا شہنشاہ نے کل کیفیت جو پرچہ مین پڑھی تھی جمشید ثانی سے بیان کی جمشید نے کہا
آپ تشریف لے جایئے خدنگ جادو سے مقابلہ کیجیے مگر اب کسی مکر مین گرفتار نہو جایئے گا پرچہ دیکھ کر کام
کیجیے گا شاہزادہ جمشید سے رخصت ہوا لعل بن مرجان بھی ہمراہ چلا جمشید نے کہا اے شہنشاہ

آپکو تنہا جانا لازم ہو انکو بیکار اپنے ہمراہ لیے جاتے ہین شہنشاہ نے کہا ای لعل ہین تو مقابلہ خدنگ جنگ دو
مین جاتا ہون تم تلاش ملکہ صبح سحر نگاہ مین جاؤ جہان تک ہوسکے رہا کر کے مجھسے ملانا اور اگر کوئی امر مشکل لاحق
ہو تو مجھے تلاش کر کے اطلاع دینا مین اوس کا انتظام کرونگا لعل بن مرجان نے عرض کی حضور خاطر جمع
رکھین غلام جان لڑا دیگا اگر خدا نے چاہا تو ملکہ کو رہا کر کے لاؤنگا یہ کہہ کے لعل رخصت ہو کر ایک طرف چلا
کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اور جمشید ثانی رخصت ہو کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ
یکہ و تنہا رہے پرچہ کو پھر ملاحظہ فرمایا تو نوشتہ پایا کہ یہان سے دس کوس سرحد مرصد عنبرین ہے جسطرح ممکن ہو
رات بھر مین اپنے تئین وہان پہونچاؤ قریب صبح دروازہ شہر تک پہنچ جاؤ بلا تکلف اندر شہر کے چلے جانا
جب داخل شہر ہونا پھر پرچہ دیکھنا جیسا نوشتہ پانا عمل مین لانا شہنشاہ وہان سے افتان و خیزان روانہ
ہوئے رات کا وقت جنگل کا سناٹا جانوران صحرا کی مہیب صدائین باد تند کا چلنا درختون کا آپس مین جھوم
جھوم کے لڑجانا کہین کسی درخت کا تنا پھٹ پڑا کوئی درخت جڑ سے اکھڑ گیا دھم سے زمین پر گرا زلزلہ آگیا
تاریکی کی یہ کیفیت کہ دامن صحرا رشک ظلمات ہے بلکہ سیاہی ظلمات بھی مات ہے کسی طرف شیر نعرہ مار کے نکلا
کسی طرف سے خرس قوی ہیکل چیختا ہوا سامنے آیا علاوہ انکے بہت سے درندگان صحرائی اس آفت مین
اپنے اپنے آشیانون سے پریشان ہو کے جو نکلے ہین تمام صحرا مین دوڑتے پھرتے ہین دامن صحرا کشادہ ہوا
کا زور دور چلنا چارون طرف میدان ہر طرف سے ہوا بگولی تمام آتی ہے کہین رکنے نہین پاتی ہے جب تھپیڑا ہوا
کا آیا پانون جنگل سے اُٹھ گئے اگر کوئی کم طاقت نحیف الجثہ اس میدان مین ہو کوسون اڑ جائے کہ ڈھونڈھنے
والا پتا نہ پائے اس مصیبت کو طے کرتے ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ چلے جاتے تھے کہ بادل کے گرجنے کی آواز آئی
شہنشاہ نے گردن اوپر اٹھائی دیکھا ایک جانب برق چمک رہی ہے جب بجلی چمکتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑے
زور سے ابر آیا ہے شہنشاہ اس ابر کو دیکھ رہے تھے کہ دیکھتے دیکھتے وہ ابر قریب آیا ترشح ہونے لگا بجلی
چمکنے لگی بادل گرجنے لگا پانی کا برسنا ترقی پذیر ہونے لگا تھوڑی دیر مین اس زور سے بارش ہونے
لگی کہ راہ چلنا ناممکن ہوا شہنشاہ مجبور کیا کرین جنگل ہے کہین کوئی جا ایسی بھی نظر نہین آتی جہان جا کر
بیٹھین اور پانی گزند نہ پہونچائے اگر کسی درخت کے نیچے جاکے کھڑے ہوئے ہوا کے زور سے
درخت اکھڑ گیا ہاتھ پاؤن مین چوٹ آئی وہان سے الگ ہٹ کے کھڑے ہوئے سردی کی طغیانی
ایسی ہوئی کہ دانت بجنے لگے صحرا مین پانی چارون طرف جو بہا اور بارش کی جو زیادتی ہوئی قد آدم سے
پانی اونچا ہوگیا لیکن یہ شناور دریاے جرات و آشناے قلزم شجاعت دعوی سپاہگری رکھتا ہے کل
فنون سے ماہر ہے فن شناوری بھی خوب جانتا ہے پانی جو بڑھا ملاحی کاٹ کے ایک درخت کے قریب
پہونچا درخت کے اوپر چڑھ کر بیٹھا ہوا نے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کے ڈبو دیا اوس نے درخت سے کود کے
دوسرے درخت پر قبضہ کیا اسی مصیبت مین رات بسر کی جب صبح ہوئی تو شہنشاہ نے دیکھا مین
قریب ایک پھاٹک کے زمین پر بیٹھا ہون نہ پانی ہے نہ وہ جنگل ہے شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اس دروازے
مین داخل ہوئے پرچہ کو پھر نکالا نوشتہ پایا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک باغ ہے دروازہ اس
باغ کا بند ہے قفل پڑا ہے جب در باغ پر پہونچنا قفل سے اس پرچہ کو مس کرنا قفل کھل جائیگا دروازہ
کھول کے داخل باغ ہونا پھر پرچہ کو دیکھنا شہنشاہ گوہر کلاہ یہ مضمون پڑھتے آگے بڑھے تھوڑا راستہ

طے کرکے اُس دروازے کے قریب پہونچے دیکھا ایک قفل آہنی بہت بڑا اُس دروازے مین پڑا ہوا ہے
شہنشاہ گوہر کلاہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے پڑھا اس قفل سے مس کیا قفل کھلا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے دروازہ کھلوا دیکھا باغ نہایت پربہار بنا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے پرچہ نکالکر دیکھا نوشتہ پایا کہ اپنے تئین
قریب نہر باغ کے پہونچاؤ وہان ایک بجرا نظر آئیگا اُسپر سوار ہونا قدرت خدا کا تماشا دیکھنا شہنشاہ ٹہلتے
ہوئے قریب نہر پہونچے وہان ایک بجرا نہایت معقول نظر آیا شاہزادہ بجرے پر سوار ہوا بجرا چلا وسط نہر
مین پہونچکر بجرے نے چرخ مارا غرق ہوگیا شاہزادے کی آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پانون
آشنا زمین ہوئے شاہزادے نے آنکھ کھولی دیکھا ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہے شاہزادے نے پرچہ کو نکالا
نوشتہ پایا کہ اسم جانثیہ کو چالیس بار پڑھو ایک مرغ آئیگا نامہ دیگا شاہزادے نے اسم جانثیہ چالیس بار پڑھا
ایک مرغ آیا منقار مین ایک کاغذ لیے تھا وہ شاہزادے کے روبرو رکھدیا شاہزادے نے اُس کاغذ
کو اُٹھا لیا لفافہ کو چاک کیا خط نکال کے پڑھنے لگا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم بہارستان سلیمانی اب اگر
آپ نے اتنی تکلیف فرمائی ہے اور یہان تشریف لائے ہین تو ایک روز ہمکو بھی سرفراز فرمایئے ہمسے
جو کچھ مدد ہو سکیگی دریغ نہ کرینگے آپ کی تشریف آوری سے ہماری عزت بڑھ جائیگی بعد اسکے مکان کا
پتہ نشان لکھا تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس نامے کو پڑھا پتہ جو تحریر تھا اُسطرف روانہ ہوئے تھوڑی
راہ طے کرکے قریب ایک دیوار کے پہونچے بعد غور شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا کہ ایک دیوار تیغری
معلوم ہوتی ہے مگر دروازہ نظر نہین آتا اسی فکر مین کھڑے تھے کہ ایک عقاب دیوار سے کند سے تول
کے نیچے آیا شہنشاہ گوہر کلاہ کے سامنے آکے بیٹھ گیا اشارہ یہ تھا کہ آپ میری پشت پر سوار ہون
شہنشاہ گوہر کلاہ اُس عقاب کی پشت پر سوار ہوئے عقاب اُڑ کے چلا دیوار کے اُس پار پہونچا
شہنشاہ گوہر کلاہ کو اپنی پشت سے اُتارا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک شہر نہایت آباد جا بجا مساجد تعمیر
مین اہل اسلام کی بستی ہے جیسی ہی شہنشاہ گوہر کلاہ پشت عقاب سے اُترے ایک طرف سے چند لوگ ایک
ہوادار لیے ہوئے آئے شہنشاہ سے بطور اہل اسلام کے صاحب سلامت کی ہوادار پر سوار کیا بڑے اعزاز و
اکرام سے لے چلے راہ مین سب شاہزادے کو سلام کرتے ہوئے شاہزادہ سب کو جواب دیتا ہوا شہر کی خوبی
دیکھتا ہوا چلا جاتا ہے کہ ہوادار قریب ایک کمرے کے پہونچا شاہزادے کی نگاہ جو اُٹھی ایک آفتاب محشر کو دیکھا
چلمن کی آڑ مین ایک جواہر نگار کرسی پر بصد زیب و زینت جلوہ فرما ہے گرد انیسین جلیسین حاضر ہین شاہزادے
کی نگاہ جو پڑی قریب تھا کہ غش آجائے مگر اپنے کو سنبھالا ضبط سے کام لیا اُف کہکے کلیجہ تھام لیا رنگ رو
متغیر ہوگیا حواس گم ہوئے ملک دل پر سلطان عشق نے قبضہ کیا قلب مضطر ہوا ہوادار آگے بڑھ گیا تو شاہزادہ
سجدہ پیشانی سلام لیتا ہوا چارون طرف نظر کرتا ہوا چلا جاتا تھا یا سر جھکا لیا دل سے باتین ہونے لگین
لوگ جو قریب شاہزادے کے تھے یہ بات دیکھ کے سب نے عرض کی کیون حضور مزاج کیسا ہے شاہزادہ نے
کہا شکر ہے خدا کا مجھے اسوقت کچھ اپنے لشکر کا خیال آگیا تھا اسی وجہ سے سکوت مین تھا کہ کہارون نے
ہوادار زمین پر رکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی صدا بلند ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا کہ ایک مرد
ضعیف نورانی صورت سیاہ عبا کاندھے پر عمامہ بر سر عصائے تلخ بادام ہاتھ مین کفش مخمل زرد پہنے ہوئے آہستہ
آہستہ چلے آتے ہین عقب پر اُن بزرگوار کے بہت سے آدمی کرتے پہنے ہوئے لیکن سب ضعیف باادب ہمراہ ہین

اُن بزرگوار نے آکے بخندہ پیشانی شاہزادے کو سلام کرکے مصافحہ کیا شہنشاہ نے فرمایا آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین تو خود حاضر ہوتا تھا وہ بڑی خاطر سے شاہزادے کو اپنے ہمراہ لے گئے ایک کمرے مین لے جا کر مسند پر بٹھایا مزاج پرسی کے بعد کہا اے گل نو دمیدہ ریاض اسلام تمنے بڑی عرق ریزی و جانفشانی کی انشاء اللہ تعالے یہ طلسم تمھارے ہاتھ سے فتح ہوگا خاطر جمع رکھو شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوئے مرد بزرگ سے کہا کہ امیدوار ہون اپنے نام نامی و توصیف ذات گرامی سے آگاہ فرمایئے اُن بزرگوار نے کہا مین ایک شخص گمنام ہون اپنا کیا نام بتاؤن نام پروردگار نے آپ حضرات کو عطا فرمایا ہے شاہزادے نے کہا آپ بزرگ ہین عزت افزائی فرماتے ہین آبرو بڑھاتے ہین مناسب ہے اگر مین اسم والا سے ماہر ہو جاؤن مرد بزرگ نے کہا اے شاہزادۂ والاقدر دبیر ہفت زبان میرا نام ہے بعنایت الٰہی سات زبانون کا عالم ہون اس گوشہ عافیت مین بسر اوقات کرتا ہون معروف عبادت پروردگار رہتا ہون کچھ منتر خوانی سے ذوق ہے یہی شوق ہے اس طلسم مین سب کافر ہین مجھسے عداوت قلبی رکھتے ہین مگر بفضل ایزدی کوئی برائی میرے ساتھ نہین کر سکتے ہین لیکن مین بھی آج تک کچھ زیادتی نہین کرتا تھا ورنہ جس روز چاہتا طلسم کو مٹا دیتا اپنا زور عمل دکھا دیتا لیکن سب کافر مانتے ہین اپنا دشمن توی جانتے ہین جسوقت کوئی ساحر میرے سامنے آتا ہے سامری و جمشید کو برا کہتا ہے اسلام کی تعریفین کرتا ہے جب یہان سے چلا جاتا ہے میری برائیان اپنے ہمچشمون سے کرتا ہے سال بھر مین ایک دن مقرر ہے اسدن سب ایکجا جمع ہوتے ہین میرے قتل کی تدبیرین کرتے ہین مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہے مایوس ہو جاتے ہین حاکم طلسم یعنے تاریک چہار چشم بار بار میرے پاس آیا بصد عجز مجھسے کہا کہ آپ ہم لوگون کے حال پر اتنی عنایت فرمائین کہ ہمین عبادت کرنے کی اجازت دین ہم آپ کے خوف سے ناقوس نہین بجا سکتے ہین مین نے آجتک اجازت نہین دی اب آپ دو ایک روز یہان استراحت فرمائین پھر آپ کو مین روانہ کرونگا خدنگ جادو کو قتل کیجیےگا اسکے بعد تین مرحلے اور درپیش ہونگے مگر لوح آپ کو جلد حاصل ہو جائیگی مراد دلی بر آئیگی شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوئے یہ باتین ہوتی تھین کہ ایک آدمی نے آکے شہنشاہ گوہر کلاہ سے کہا فدا میرے پاس تشریف لایئے کچھ عرض کرنا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ اپنے مقام سے اُٹھے اس شخص کے پاس آئے اُسنے ایک نامہ شہنشاہ کو دیا اور زبانی یہ عرض کیا کہ حضور اس نامہ کو یہین پڑھین اور جو مناسب ہو وہ جواب دین شہنشاہ گوہر کلاہ نے لفافہ جو چاک کیا ایک نامہ نکلا اُس مین لکھا تھا کہ اے گل سرسبز حسن و جمال و اے گوہر بحر اجلال پس از تمنائے وصال کے واضح ہو کہ یہ مبتلائے دام محبت و کشتۂ شمشیر الفت مانند مرغ نیم بسمل ہر وقت طپان ہے ہر دم یہ غزل آبرو کی ورد زبان ہے

غزل

پھر یہ دعوائے مسیحائی بتا آتی نہین
کمسنی کہہ جسے نادان بستر مین کیا کرین
شل ترے ناز کرتی ہے قضا آتی نہین
آٹھ رہا ہے موسم باران مین بجلی کا دہوان
پر شب فرقت مرون کی صدا آتی نہین
پھول اُٹھا کر میرے سر پہ بوسہ غیر سے

گل تو جاتی ہی رہے تھے سو نگھ کر چمن بھا
تم سکھاؤ عاشقو اُن کو وفا آتی نہین
قافلہ سے چھوٹ کے نالے تھی بیابان ہے بحیث
سامنا کرنے کو اب کالی گھٹا آتی نہین
یاد مین ایک چاند سے چہرے کے گجر ہے ہوم
سو نگھتا ان مین توجہ بوسہ فنا آتی نہین

تجکو تو بیمار الفت کی دوا آتی نہین
آج دل سے لب تک آہ رسا آتی نہین
شام سے مین سکار سنہ دیکھتا ہون ہجر مین
دور مین اتنے کہ آواز درا آتی نہین
وصل کی راتون مین تو دیتا ہے پہلے سے اذان
مرغ شب سے جدائی مین ندا آتی نہین
کاروان اشک ہے میری آنکھون سے روان

کان ہین لیکن کچھ آواز ورا آتی نہین
کشتۂ اُس تیغ تغافل کے ہمین تو نے کیا
آج خود پیتے ہوے تمکو حیا آتی نہین
دل بیتابی جب شدید بیان کرتے ہو حضور
پر شکست شیشۂ دل کی صدا آتی نہین

جان سے بھی تنگ آئے ہین عاشق یار بین
کان مین صور قیامت کی صدا آتی نہین
کل تو دل کس درد سے نالان تھا پہلو مین آج
کیا مرے دل کے دھڑکنے کی صدا آتی نہین

منتظر بیٹھے ہین فرقت مین قضا آتی نہین
صبح جی کل شگفتگی کو منع کرتے تھے ہمین
کیا ہوا یارب کہ آج اُسکی صدا آتی نہین
پڑتی ہین اک آہ بھی ہو تو لون یہ جو ہین عشق مین

اس کے بعد لکھا تھا کہ اگر آنے مین دیر لگاؤ گے مجھے زندہ نہ پاؤ گے شہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو مضمون پڑھا نام کو دیکھا کس کشتۂ شمشیر اشتیاق و مجروح ناوک نگار نے یہ نامہ لکھا ہے دیکھا راقم کے بعد ملکہ سفاک عنبرین کاکل تحریر ہے چونکہ شاہزادہ بھی دلدادہ ہے راہ مین ایک واقعہ گذر چکا ہے خیال آیا کہ یہی کیفیت اُس کی بھی ہوگی جو ہمارے دل کی ہے خدا ہمارے محبوب کو بھی ہمسے ملائے یہ سوچ کے اس نامہ دار سے کہا کہ ہماری طرف سے ملکہ کو تسکین دینا اور کہدینا کہ اے ملکہ عالم اگر شب کو فرصت پاؤنگا تو ضرور تمھارے پاس آؤنگا خاطر جمع رکھو زیادہ بیتاب نہ ہو مگر اتنا ضرور ہو کہ شب کو کسی آدمی کو ہمارے پاس بھیجدینا کہ وہ تمھارے مکان تک ہمکو پہونچادے یہ کہکے اُس نامہ دار کو رخصت کیا آپ پھر محفل مین آکے بیٹھے دبیر ہفت زبان کہ روشن ضمیر ہے فوراً اس حال سے ماہر ہوگیا شاہزادہ سے باتین کرنے لگا مگر باتون باتون مین یہ بھی کہدیا کہ آپ زیادہ بیقرار نہون انشاء اللہ بہت جلد مطلب دل آپ کا حاصل ہوگا شاہزادے نے پوچھا آپ نے یہ کیا فرمایا میری سمجھ مین نہ آیا دبیر ہفت زبان نے بات کو ٹال دیا کہا مین یہ کہتا ہون کہ طلسم آپ کے ہاتھ سے بہت جلد فتح ہوگا شاہزادہ خوش ہو رہا جب دو تین مرتبہ دبیر ہفت زبان نے ایسی باتین کین تو شاہزادہ بھی کچھ سمجھا مگر مصلحتاً جواب نہ دیا اور باتین شروع کردین اسی گفتگو مین دن تمام ہوا شب کو دبیر ہفت زبان نے شاہزادے کے واسطے ایک کمرہ نہایت معقول تجویز کرکے شاہزادے سے کہا آپ وہان تشریف لے جایئے مین بھی حاضر ہوتا ہون شاہزادہ اس کمرے مین آیا تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی نے آکے سلام کیا عرض کی مجھے آپ کے پاس ملکہ نے بھیجا ہے آپ کو بلایا ہے شاہزادے نے کہا مین یہان سے رخصت کرلون تو تمھارے ساتھ چلون یہ باتین تھین کہ دبیر ہفت زبان بھی آیا خاصہ طلب فرمایا بعد فراغت طعام دبیر ہفت زبان نے شاہزادے سے کہا اب حضور آرام فرمائین مجھے اجازت دین میرے وظیفہ کا وقت ہے شاہزادہ تو یہ چاہتا تھا دبیر کو رخصت کیا اور آپ تھوڑی دیر کے بعد اُس فرستادۂ ملکہ کے ہمراہ طرف مکان ملکہ کے روانہ ہوے راہ طے کرکے مکان پر ملکہ سفاک عنبرین کاکل کے پہونچے مکان کو نہایت پرتکلف پایا یہان تو سب شاہزادے کے منتظر تھے ہی جیسے ہی شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا اپنے ہمراہ لیا ایک کنیز نے جاکر ملکہ کو اطلاع دی کہ حضور شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لائے ہین ملکہ نے کہا بلالو آپ بھی [illegible] واسطے پیشوائی آئین ادھر سے کنیزین شاہزادے کو لئے جاتی ہین شہنشاہ کی جو نگاہ جمال ملکہ پر پڑی دیکھا وہی قتال عالم ہے جسکو راہ مین بالاے سمند دیکھا تھا تاب نظارہ نہ لاسکے لڑکھڑا کے گرے ملکہ گھبرا گئین جلدی سے کنیزون نے مٹی خس بانڑی گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا لخلخہ سنگھایا بڑی دیر کے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ کو ہوش آیا آنکھ کھولی سرھانے ملکہ کو پایا ملکہ مجنونانہ اُٹھی اور ہاتھ شہنشاہ کا اپنے ہاتھ مین لیا کنیزون نے گرد حلقہ کیا اس اعزاز سے شہنشاہ گوہر کلاہ کو ملکہ نے لاکر مسند پر بٹھایا مزاج پوچھا شاہزادے نے

کہا ملکہ عالم شکر ہی اُس جامع المتفرقین کا جسنے یہانتک پہونچایا تھے یارجانی محبوب لاثانی سے یون بآسانی
ملایا گو ون بھر تڑپ کے بسر کیا مگر شکر ہی کہ جذب دل اور عشق صادق نے اپنا اثر بہت جلد دکھایا ملکہ سے
باتین ہونے لگین شراب محفل مین طلب ہوئی نازنینان خوش گلو حاضر ہوئین دور شراب چلنے لگا شاہزادہ زانو
ہلانے لگا کبھی ملکہ کے جانب بہ نگاہ شوق دیکھا کبھی بیتاب ہو کے دست تمنا کو دراز کیا ملکہ نے شرما کے
ہاتھ جھٹک دیا چپکے سے کہا آپ بہت گستاخ ہین جسنے تو اپنا مہمان سمجھ کے آپ کو تکلیف دی کہ آپ ہمارے
شہر مین تشریف لائے ہین تو پھر بھی خاطر فرض ہی مگر آپ نے ہمارے بلانے سے اور اپنے بے تکلفانہ چلے
آنے سے نہین معلوم کیا سمجھا ہوش مین آیئے حواس کی باتین کیجئے آپ نے مجھے کیا کوئی زن بازاری تصور
کیا ہی شہزادہ ان باتون پر اور بیتاب ہوتا ہی مسکرا کے جواب دیتا ہی آپنے بڑی عنایت فرمائی میری عزت
بڑھائی مجھے بندہ دام بنایا آپ دام زلف مین پھنسایا اب اختیار ہی جو جفا کیجئے جسطرح چاہیے حق محبت ادا
کیجئے ہمارے دل لگانے کی سزا ہی آپ پر کیا منحصر ہی سب معشوقون کا یہی شیوا ہی ملکہ یہ سنکر ہنس دیتی ہین کہتی
ہین صاحب آپ کی باتین عجیب ہین جب دست درازی سے مجبور ہوئے تو زبانی حوصلے نکالنے لگے کیون جناب
معشوق کسے کہتے ہین اور عاشق کس کا نام ہی ان دونون کے ذکر کا اس محفل مین کیا کام ہی وفا کیا چیز ہی جفا کیونکر
کی جاتی ہی عاشق معشوق پر جفا کیون کرتا ہی عاشق محبت کا دم کیون بھرتا ہی میرے نزدیک تو بڑا بیوقوف ہی
جب معشوق اپنے اوپر ظلم کرے تو آپ اُسکی محبت کا دم کیون بھرے یہ بات قرین قیاس نہین ہی کہ معشوق
جفا کرتا ہی اور عاشق اُسکے بدلے مین وفا کو دخل دیتا ہی یہی شاعرون نے ایک بات بنالی ہی جہان اور
سب جھوٹی باتین بناتے ہین کہ معشوق ایسا حسین ہوتا ہی کہ مثل اُسکا سوائے اُسکے دوسرا ممکن ہی
نہین ہی کمر تو بیچارے معشوق کو نصیب ہی نہین ہوتی ہی دہن تنگ ایک نقطہ موہوم ہوتا ہی آنکھین
غزال حرم ابرو تیغ دودم مژگان پیکان زلف آفت جان ناخن ہلال معشوق کیا ہوا ایک عجائب المخلوقات
ہوا اور عاشق نہ کھاتے ہین نہ سوتے ہین رات دن فراق محبوب مین روتے ہین شب ہجر اُن کے لئے
کبھی سحر نہین ہوتی چین سے بسر نہین ہوتی جنگلون مین جاتے ہین پہاڑون سے سر ٹکراتے ہین کبھی خوش
نہین ہوتے چین سے نہین سوتے یہ سب شعرا کی باتین ہین فریب کی گھاتین ہین کیون صاحب آپ بھی
عاشق ہین تو پھر جنگل ہی تشریف لے جایئے حضرت قیس کا پہلو بسایئے گریبان چاک کیجئے چشم نمناک کیجئے
اپنے کو ثانی فرہاد بنایئے مجنون کو اُستاد بنایئے لیکن آپ کا معشوق ستمگار و مکار و عیار کون ہی وہ آپ
پر بہت بیداد کرتا ہوگا روز نئے ستم ایجاد کرتا ہوگا آپ اُس کے عوض مین وفا کرتے ہونگے اُس کے
ترقی حسن کی دعا کرتے ہونگے شاہزادے نے مسکرا کے جواب دیا کہ اے تسکین قلب مضطر و اے حور پیکر
آپ کا ارشاد بجا ہی قول سچا ہی سچ ہی عاشق بیوقوف ہوتے ہین معشوقون کے ظلم سہتے ہین روتے
ہین لیکن بعض خوش نصیب جو کسی طور اپنے محبوب پر قابو پاتے ہین وہ آپ کی طرح سے باتین بناتے
ہین دل کا تو خدا ہی حافظ ہوتا ہی بے اختیار یہی جی چاہتا ہی کہ جلد آرزوے دلی بر آئے حوصلہ نکل
جائے مگر ظاہرا ایسی باتین کرتے ہین دوست پر الزام دھرتے ہین در پردہ دھوکا دلا لیتے ہین
تھوڑی دیر کے لئے اُس کو بھی صدمہ دیتے ہین محبوب کو اپنے بس مین پاتے ہین پھولے
نہین سماتے ہین آپ بہت سچ فرماتی ہین مگر مجھ بیچارے کو عاشق کیون بناتی ہین مین ایک

صبر کرینگے تکلیف اٹھائینگے بفضل ایزدی یہ ایام ہجر بہت جلد گذر جائینگے جب ملکہ نے دیکھا کہ فی الواقع صبح بہت قریب ہی بخوف بدنامی شہنشاہ گوہر کلاہ کو رخصت کیا ادھر تو شہنشاہ طرف اپنے ٹھکانے کے روانہ ہوئے ادھر ملکہ کی عجیب کیفیت ہوگئی مانند مرغ نیم بسمل وہ برشتہ دل طپان ہوئی آتش عشق شعلہ فشان ہوئی کنیزیں انیسیں جلیسیں قریب آگئیں سمجھانے لگیں کہ ای ملکہ عالم صبر فرمایئے اسقدر بیتاب نہ ہوجیے خدا وہ بھی دن دکھائیگا کہ شاہزادہ بیخوف و بیم یہاں آئیگا آپ کیوں تردد فرماتی ہیں دل کو بہلایئے ملکہ جواب دیتی ہیں کہ میں کیونکر خوش رہوں کس طرح نہ تڑپوں دل پر قابو نہیں آرام کسی پہلو نہیں ہے جی چاہتا ہے گریبان چاک کروں شہر سے نکل جاؤں جنگل بساؤں مزار مجنوں کی جاروب کشی اختیار کروں مرقد فرہاد پر اپنی آرزو کا اظہار کروں کیا تعجب ہے جو مراد بر آئے ان حضرات کی مدد سے کام نکل جائے کیونکہ یہ لوگ ثابت قدمان کوے محبت تھے مشتری بازار الفت تھے براے عشق انکی خلقت ہوئی انھیں کے دلوں کے لئے خلق محبت ہوئی شاید میں بھی خالق نے اسی واسطے بنایا نیرنگ عشق کا تماشا دکھایا **نظم**

انکھیں باقی ہیں فقط دید کی حسرت کے لیے
دلمیں گھیرا ہے کچھ اس طرح ہجوم غم نے
دھوپ پڑتی ہے مری سبزۂ تربت کیلیے
میرے نالوں سے اڑی نیند جہاں کی شب ہجر
شوخی آتی ہی نہیں اچھی طبیعت کے لئے

ہوگا فیصل نہ یہاں میرا تمہارا جھگڑا
مضطرب آرزوئیں ہیں مری حسرت کیلئے
گو سزا دیگا یا دار پہ کھنچوا دیگا
صبح کو خود ہی چلے آئے شکایت کے لئے
آبرو طعنہ زنی یوں تو کرینگے احباب

دل ملا ہمکو حسینوں کی محبت کے لیے
اب اٹھا رکھو اسے روز قیامت کے لیے
ناگوار اسکا لگا ہے جو گورستان میں
کیا ہے تجویز گنہگار محبت کے لیے
جو مریض ہو نہیں ہوتا ہے وہ نبض دیتے ہیں
ڈھونڈھ لو حیلہ کوئی ترک محبت کے لیے

کنیزوں نے ملکہ کی جو عجیب کیفیت دیکھی سب نے عرض کی ای ملکہ عالم صبر فرمایئے بہت بیتاب نہ ہوجیے اگر ایسا ہی دم گھبراتا ہے تو باغ میں تشریف لے چلیے وہاں طبیعت بہل جائیگی تھوڑی دیر وہاں تشریف رکھیے گا قریب شام پھر چلی آیئے گا امید ہے کہ شاہزادہ آج بھی ضرور آئے ملکہ کو بھی یہ بات پسند آئی سواری منگائی اور خاصوں کو ساتھ لیکر طرف باغ کے روانہ ہوئیں مگر اب حال شہنشاہ گوہر کلاہ کا عرض کیا جاتا ہے کہ یہ جو ملکہ سے رخصت ہوکر طرف مکان دبیر ہفت زبان کے روانہ ہوئے انکی بھی فراق ملکہ میں عجیب حالت ہے آنکھوں میں اشک حسرت بھرے ہوئے ہیں جی میں اسی محبوب کی یاد لب پر فریاد کبھی آہ گرم کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی سانسیں بھرتے ہیں اسی حالت سے گریاں و نالاں اپنے ٹھکانے تک پہونچے بستر خواب پر جاکے لیٹے تڑپنے لگے گو رات بہت کم باقی تھی مگر شاہزادے کو پہاڑ ہوگئی خدا خدا کرکے روے سحر پردہ مشرق سے نمایاں ہوا دبیر ہفت زبان وظایف سے فراغت حاصل کرکے شاہزادے کے پاس آیا صاحب سلامت کرکے کہا ای شہنشاہ آج مزاج مبارک کیسا ہے چہرہ بہت متغیر نظر آتا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا کہ الحمد للہ چہرہ تو میرا متغیر نہوگا اور اگر شاید کچھ تغیر ہے تو شب کو زیادہ عرصہ تک بیدار رہا اس کا باعث ہوگا دبیر ہفت زبان نے کہا ای شہنشاہ اب آپ کی ارادہ ہے آج ہی تشریف لے جایئے گا یا ابھی چند یہاں قیام فرمایئے گا شہنشاہ نے جواب دیا کہ ای دبیر ہفت زبان جو آپ کے نزدیک مناسب ہو وہ کیا کرو دبیر ہفت زبان نے کہا اگر آپ کو اپنے دل پر اختیار ہو تو تشریف لے جایئے ورنہ اور دو چار روز یہیں تشریف رکھیے انشاء اللہ میں بہت اچھا بندوبست کر دونگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا کہ ای دبیر ہفت زبان میں اس تقریر کا مدعا نہ سمجھا دبیر ہفت زبان نے کہا اے آپ خلاصہ

بیان کرائیے گا جو امور گزرے ہین وہ سب مجھے معلوم مین خیر شکر ہی خداوند کارساز کا کہ ہماری عزت درحقیقت
مین فراوانی ہوئی آپ زیادہ تردد نہ فرمائین برائے فتاحی طلسم تشریف لے جائین جب وہان سے تشریف لائیے گا
جو امر شرعی ہی اُس کا ظہور ہوگا جس طرح آپ کو منظور ہوگا شہنشاہ نے جو یہ گفتگو سنی سر جھکا لیا کہا ای
دبیر ہفت زبان ہمارے جانے کا بندوبست فرما دیجئے ہمکو رخصت کیجئے دبیر ہفت زبان نے
ایک بازوبند شاہزادے کو دیا اور رخصت کیا پتہ سب بتا کے آخر مین یہ کہا وہ یہ جو جواب کو بزرگان دین نے
عنایت فرمایا ہی اسکو ہر قدم پر دیکھتے رہیے گا بلا اُسکے کوئی کام نہ کیجیے گا انشاءاللہ مین بھی اگر زندہ رہا تو وقتاً فوقتاً
حاضر ہوتا رہونگا مگر جب خداوند اپنا فضل کرے اور آپ خدنگ جادو کے قریب پہونچیے تو اُسکے قتل کی تدبیر
یہی ہی کہ یہ بازوبند جو اس خاکسار نے حاضر خدمت کیا ہی اُسکو ملاحظہ فرمائیے گا جو اسمین تدبیر تحریر ہو اُس
طور سے اس ملعون کو قتل کیجئے گا اگر مکر سے امان طلب کرے ہرگز نہ دیجیے گا شاہزادہ دبیر ہفت زبان
سے رخصت ہوکر طرف دربند خدنگ کے روانہ ہوا مگر اب کیفیت خدنگ جادو کی عرض کی جاتی ہی کہ یہ
باطمینان تمام اپنے مکان مین آکے بعد روانگی شہنشاہ بیٹھا تو اُسنے اوراق سامری ایک صندوقچے سے
نکال کے کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ دریافت کی معلوم ہوا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ دبیر ہفت زبان کے
پاس پہونچا اور دبیر ہفت زبان نے بازوبند سلیمانی دیکر برائے فتاحی طلسم بہارستان سلیمانی
روانہ کیا ہی خدنگ جادو کے ہوش پراگندہ ہوگئے مشیرون سے کہا کہ کسی طرح شاہزادے کو دام مکر مین پھنساؤ
بازوبند چھین لاؤ اگر بازوبند نہ ملیگا تو وہ یہان آکے مجھے ضرور قتل کریگا اور میرے بعد لوح دار تک
اُسکی رسائی باسانی ہوجائیگی لوح مل جائیگی فتاحی مین معروف ہوگا اُس سے مقابلہ کون کرسکتا ہی جب
اُسکی مدد کرنے کو دبیر ہفت زبان سا عاقل یگانہ فرد فرزانہ موجود ہی تو اب کس کی مجال ہی جو اُس سے
مقابلہ کرسکے مشیرون نے عرض کی کہ خداوند اُس کے پاس دو چیزین ایسی موجود ہین کہ جس کی وجہ سے نہ مکر
اس سے کرتے بنے گا نہ سحر تاثیر کریگا خدنگ جادو نے کہا کوئی ایسا مکر کرنا چاہیے کہ شہنشاہ بازوبند
وغیرہ نہ دیکھین ایسے محو ہوجائین ایک ساحر نے عرض کی کہ اگر مجھے اجازت ہو تو مین جاکر شاہزادے کو اپنے دام
مکر مین پھنساؤن خدنگ جادو نے کہا اگر تو شاہزادے کو گرفتار کرکے لائیگا تو دولت دنیا سے تجھکو نہال
کردونگا یہ ساحر اجازت لیکر روانہ ہوا خدنگ جادو سے یہ دریافت کرلیا تھا کہ شاہزادہ کس طرف سے آئیگا
خدنگ نے اوراق سامری مین دیکھ کے مفصل پتہ بتلا دیا تھا نام اس ساحر کا کاروان جادو ہی
خدنگ نے یہ بھی کہدیا تھا کہ ای کاروان جادو جو کام کرنا بہت سمجھ کے کرنا ایسا نہو کہ شاہزادے کے ہاتھ
سے قتل ہو کاروان جادو نے کہا حضور خاطر مطمئن رکھیے مین ایسا مکر پھیلاؤنگا کہ شاہزادے کو گرفتار
کرکے لاؤنگا یہ کہہ کے یہان سے روانہ ہوا دو چار کوس راہ طے کرکے قریب ایک دریا کے آکر بیٹھ کر سحر سے
کچھ شعبدات بنانے لگا مگر شہنشاہ گوہر کلاہ جو دبیر ہفت زبان سے رخصت ہوکر برائے قتل خدنگ
روانہ ہوئے راستہ طے کرتے ہوئے آتے تھے کہ قریب دریا پہونچے کشتی طلب کرکے سوار ہوئے دریا کے پار
ہوئے گھاٹ پر جو آئے عجیب کیفیت دیکھی کہ ایک مکان رفیع الشان لب دریا بنا ہی دروازے
چارون طرف سے کمرے کے کھلے مین معلوم ہوتا ہی کہ اندر کمرے کے جلسہ ہو رہا ہی شاہزادے نے
جو گانے کی آواز سنی طبیعت بے چین ہوگئی ایک گوشے مین آکے کھڑے ہوکے گانا سننے لگے محفل مین جو نگاہ کی

تو عجیب رونق پائی کہ نازنینان مہ جبین مہر تمکین بصد ناز و ادا دریائے جواہر مین غوطہ مارے مسند ہائے پر زر پر
بیٹھی ہین جام شراب گردش مین ہی ارباب نشاط حاضر ہین ناچ ہو رہا ہی شاہزادہ ایک ایک نازنین کی صورت
کو بغور دیکھ رہا ہی جی مین کہتا ہی یہ رشک بت خانہ آزری کس صاحب جاہ و تقدیر کی ذات سے باین حسن و خوبی
آراستہ ہی نہین معلوم کون اس حسن منظر کا مکین ہی شاہزادہ تو کھڑا ہوا یہ سوچ رہا تھا کہ ایک کنیز محفل سے اٹھ
کے باہر آئی اُسکی نگاہ جو شاہزادے پر پڑی محو جمال جہان آرائے شہنشاہ ہو گئی اسی عالم مین پلٹ کے اندر
کمرے کے چلی گئی شاہزادے نے دیکھا کہ ایک مہ پارہ چرخ حسن کا ستارہ مہر جمال یوسف خصال لباس شاہانہ
پہنے ہوئے تاج پر زر سر پر دھرے ہوئے ایک مسند پر جلوہ فرما ہے وہ کنیز جو گھبرائی ہوئی گئی اُس نازنین نے
کہا اری زہرہ انگیز تو دیوانی کیون ہو گئی جو محفل مین گھبرائی گھبرائی پھرتی ہی کنیز نے ہاتھ باندھ کر عرض کی واری آج
ایک نئی بات دیکھی ہی آپ حضور یہان تشریف لائیے اکثر صحبت عیش و عشرت برپا ہوئی ہی مگر کبھی ایسا واقعہ
نگاہ سے نہین گذرا اُس نازنین نے کہا اری بیان تو کر کیا واقعہ ہی کنیز نے عرض کی واری ایک جوان صاحب
شان رشک قمر حور پیکر لباس شاہانہ پہنے دروازے کی آڑ مین خاموش کھڑا ہی سب کی کیفیت دیکھ رہا ہی مین جو
باہر گئی اُسکو دیکھکر دنگ ہو گئی وہ نازنین کنیز سے یہ بات سنکے گھبرا کے کہنے لگی کہ اس جوان کو ہمارے سامنے
لاؤ ہم بھی دیکھین چند کنیزین گئین شاہزادے نے چاہا کہ اپنے تئین پوشیدہ کرون مگر کنیزون کی نگاہ پڑ گئی سب نے
آکے شاہزادے کو گھیر لیا اور کہا اندر تشریف لے چلئے ملکہ عالم بلاتی ہین آپ کی مشتاق ہین **شہنشاہ** گوہر کلاہ
نے کہا مین ایک مسافر غریب الدیار ملکہ عالم مجھے کیون طلب کرتی ہین مین نہ جاؤنگا جب کنیزون نے بہت کہا تو
شاہزادہ مجبور ہو کر سب کے ہمراہ ہوا محفل مین جا کے پہونچا اُس نازنین نے اٹھ کے شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے
اپنے پاس مسند پر بٹھا لیا ایک ساقی پری نے جام شراب لبریز کر کے شاہزادے کے پیشکش کیا شاہزادہ
چاہتا ہی کہ جام کو ہونٹھون سے لگائے شراب پی جائے کہ بازو بند کھل گیا شاہزادے نے تامل کیا
بازو بند کو اٹھا کر دیکھا لکھا تھا کہ اگر شراب پی لی تو ابھی جل جاؤ گے یہی جام جمشید ہی اسکی تاثیر یہ ہی
کہ جو اسمین شراب پی لے فوراً جل کے مر جائے اور اگر خالی جام کو دیکھے تمام عالم کی کیفیت نظر آئے خبردار
جام نہ دینا اس شراب کو پھینک دو جام لیکے کمرے سے باہر نکلو کوئی کچھ نہ کر سکیگا جو بولیگا مارا جائیگا شاہزادے
نے جو یہ کیفیت دیکھی بازو بند کو بازو پر باندھا اُس نازنین نے کہا صاحب شراب پیو جام ہاتھ مین
لیے کیون بیٹھے ہو شاہزادے نے شراب زمین مین پھینک دی تلوار ٹیک کر اٹھے جام ہاتھ مین لیے
ہوئے باہر چلے تب تو اُس نازنین نے نعرہ کیا کہ او شہنشاہ کہان جاتا ہی ستم کاروان جادو شہزادے
پر سحر کیا مگر بسبب بازو بند وغیرہ کے کچھ تاثیر نہوئی شاہزادے نے تیغ آبدار میان سے نکالی اس
کافر کے دو ٹکڑے کیے اُسکے مرتے ہی وہ مکان جلنے لگا وہ کنیزین جسقدر معلوم ہوتی تھین اُسی مکان
کے ساتھ جلکر خاک ہو گئین شاہزادے نے شکر خدا کیا پرچہ کمر سے نکال کے ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ
ای فتاح طلسم اگر خداوند اپنا فضل شریک حال کرے اور جام جمشید ہاتھ آجائے تو خدنگ جادو کے
سامنے اسی جام مین پانی بھر کر اور اسم جو کچھ بازو بند سلیمانی مین لکھا ہی اُس پانی پر پڑھکے وہ پانی
طرف خدنگ جادو کے پھینک دینا شاہزادہ بہت خوش ہوا آگے بڑھا یہان خدنگ جادو نے
اوراق سامری منگائے کاروان جادو کا حال دریافت کیا تو معلوم کہ کاروان جادو ہاتھ سے

شہنشاہ کے قتل ہوا خدنگ جادو یہ مضمون دیکھکر بہت حیران ہوا اپنے مصاحبوں سے کہا ارے یارو
جلد کاروان کے مکان پر جاؤ اُسکے پاس جام جمشید ہے وہ توڑ آؤ کہیں ایسا نہو اُس خدا پرست
کے ہاتھ وہ جام لگے تو میرے قتل کی تدبیر کرے لوگ تو مکان کاروان کی جانب روانہ ہوئے یہاں
خدنگ جادو کو یہ خیال آیا کہ مین جاکر دیکھوں تو کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کتنی دور آیا ہے یہ خیال کرکے خدنگ
نہایت جلد اپنے مقام سے چلا اوراق سامری سے دریافت کر چکا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک گاؤن
کے قریب آ کے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بعیہ عزت و جاہ چلے آتے ہین اُسنے یہ خیال کیا کہ اسوقت
اس صحرا مین چلکر شہنشاہ سے مکر کرنا چاہیے اور دام مکر مین گرفتار کرکے بازو بند پرچہ اُن سے
چھین لینا چاہیے یہ سوچ کے جس طرف شہنشاہ جاتے تھے اُس طرف روانہ ہوا اور دوسری راہ سے اُس
صحرا مین پہونچکر اپنی صورت ایک درویش خدا پرست کی بنائی کچھ اسباب درویشی بھی آگے رکھ لیا
ایک بوریا بچھا کر ہزارہ صندل کا لیکر اُس صحرا مین بیٹھ رہا تھوڑی دیر کے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ بھی اُس
صحرا مین پہونچے دیکھا ایک فقیر سامنے بیٹھا ہے مگر نہایت ضعیف تسبیح ہزار دانہ ہاتھ مین آنکھین بند کیے
جھوم رہا ہے شہنشاہ دیکھتے ہوئے چلے گئے جب تھوڑی دور پر نکل گئے تو فقیر نے آنکھ کھولی گردن
اُٹھائی پکار کے کہا بابا خدا بھلا کرے شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا فقیر نے کہا بابا اگر تھک گیا ہو
ٹھہر جا شاہزادہ مسافت راہ سے مضمحل بھی ہو رہا تھا فقیر کے پاس جا کے بیٹھا فقیر نے کہا بابا اگر پیاسا ہو
تو پانی لاؤن تجھے پلاؤن اگر کچھ خواہش طعام ہو تو جو کچھ فقیر کو میسر ہے حاضر کرے شاہزادہ نے کہا شاہ صاحب
مجھے کچھ ضرورت نہین ہے فقیر نے کہا بابا اتنی دور سے آیا ہے ہاتھ پاؤن دھو ڈال منھ پر بہت گرد پڑی
ہے شاہزادے نے کہا شاہ صاحب مجھے آپ کی تکلیف کا خیال ہے فقیر نے کہا بابا مجھے کچھ تکلیف نہوگی یہ کہکر
اپنے مقام سے اُٹھا کہا بابا تو یہین ٹھہر جا مین پانی تیرے لیے لے آؤن شاہزادہ تو اسی مقام پر ٹھہرا فقیر وہان
سے چلا جب فقیر کچھ دور چلا گیا تو شاہزادے کو خیال آیا کہ پرچہ دیکھنا چاہیے کہین اسنے بھی مکر نہ کیا ہو یہ
سوچ کے شاہزادے نے پرچہ کمر سے نکالا نوشتہ پایا کہ اگر ہاتھ منھ دھو لوگے تو نابینا ہو جاؤگے پانی مین
ایسے اجزا شامل ہین جو اندھا کر دینگے یہی خدنگ جادو ہے تمکو چاہیے جب یہ پانی لائے تو جام جمشیدی
مین اس سے پانی لو اور بازو بند سلیمانی کو دیکھو جو اسم اسمین مرقوم ہو اُسے ایک بار پڑھ کے پانی پر
دم کرکے اسی پانی کو اس فقیر پر چھڑک دینا شاہزادے نے جلدی سے بازو بند نکالا اسم اعظم الٰہی لکھا
ہوا پایا اسکو جلدی حفظ کیا اتنے مین وہ فقیر بھی پانی لیکے آیا کہا بابا پانی لایا ہون شاہزادے نے جام
جمشیدی کے گرد رومال لپیٹ کے کہا بابا اس مین پانی دو مین پیونگا فقیر نے جام کو نہ پہچانا کیونکہ گرد
اُسکے کپڑا لپٹا ہوا تھا جیسے ہی جام مین پانی بھرا شاہزادہ اسم اعظم بازو بند تو حفظ کر ہی چکا تھا
ایک بار پڑھ کے اُس پانی پر دم کیا پانی فقیر پر پھینک دیا پانی کے پڑتے ہی فقیر نے ایک چیخ ماری
صورت بدل گئی شاہزادے نے دیکھا خدنگ جادو ہے صورت بدلتے ہی جلنے لگا بہت کچھ فریاد و فغان
کی مگر کچھ حاصل نہوا جل گیا شاہزادے کو اُسکے مرے جانے کی بڑی خوشی ہوئی شکر خدا بجا لائے پرچہ کو
کمر سے نکال کے دیکھا نوشتہ پایا کہ اب اپنے تئین خدنگ کے مکان پر پہونچاؤ اور اسکا سب مال
واسباب اپنے تحت و تصرف مین لاؤ شاہزادہ روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد راستہ طے کرکے مکان پر

پہونچا دیکھا قلعہ مین آگ لگی ہوئی ہے بہت سے لوگ چارون طرف گھبرائے پھرتے ہین باشندگان شہر کی عجیب کیفیت ہے آگ تمام شہر مین پھیلتی جاتی ہے جو چیزین خدنگ جادو کے سحر کی تھی مین وہ جل جل کے گر رہی ہین شہر مین ایک آفت برپا ہے شاہزادے کو جو سب نے دیکھا کہا اسی جوان صاحب شوکت وشان نے خدنگ جادو کو قتل کیا ہے اب ہمکو بھی ہلاک کرنے آیا ہے اگر یہ خود نہ ہلاک کریگا تو آگ ہمکو جلا دیگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اسی سے پناہ مانگین سب کے سب یہ رائے آپس مین قرار دیکر شاہزادے کے پاس آئے قدمون پر گر پڑے کہا اے شہنشاہ ہم سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہین اور بصدق دل مسلمان ہوتے ہین ہمکو پناہ دیجیے اس آگ سے بچا لیجیے شاہزادہ نے پرچہ کرتے سے نکالا لکھا تھا کہ اسم حاشیہ پڑھکر سنگریزے طرف اس آگ کے پھینکو آگ بجھ جائیگی سب کو امن ہوگی شاہزادے نے ویسا ہی کیا آگ موقوف ہوئی سب لوگ وہان کے بصدق دل مسلمان ہوئے شاہزادے کو باعزاز قلعہ مین لے گئے وہان سب مال و اسباب شاہزادے کے پیشکش کیا شاہزادے نے سب کو انعام دیا خلعت تقسیم کیے اہل شہر بہت خوش ہوئے شب کو محفل عیش ونشاط منعقد ہوئی سب باشندگان شہر حاضر ہوئے جو لوگ معزز تھے وہ قریب شاہزادہ والاقدر بیٹھے شہزادہ کو بشاش نہ پایا سب نے متفق ہوکے عرض کی اے شہنشاہ ذیجاہ کیا سبب ہے جو حضور یون مکدر ہین نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہے کچھ غلامون سے ارشاد فرمائیے شاہزادے نے آہ سرد بھر کے کہا کیا کرون شعر سر کنم شکوہ اگر تاب شنیدن داری ❊ سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری عجیب حال ہے دل پر ہجوم ملال ہے پہلا صدمہ تو ملکہ صبح سحر نگاہ کا اٹھایا دوسری مرتبہ دل کو دام زلف سفاک عنبرین کاکل دختر وزیر سبقت زبان مین پھنسایا نہین معلوم کہ وہ بستہ زنجیر الفت اپنی شام فرقت کیونکر بسر کرتی ہوگی اور یہ کشتہ شمشیر محبت کو کس طرح رو رو کر سحر کرتی ہوگی دونون کی عجیب کیفیت ہوگی ایک حیران ایک پریشان ایک کو جینے سے یاس ایک کو مراد بر آنے سے ہراس ایک اسیر رنج وغم ایک ذبیح خنجر الم ایک جانداده ایک مرگ آماده ایک بیتاب ایک بیخواب ایک گریان ایک نالان ایک تشنہ دیدار ایک کشتہ انتظار ایک مجروح خنجر اشتیاق ایک مجروح خدنگ فراق ایک حریق آتش محبت ایک غریق ورطہ الفت غرض دونون جاندادہ مرگ آمادہ جینے سے بیزار ہونگی انتہا کی بیقرار ہونگی جو میرے دل کی کیفیت ہے یہی انکی بھی حالت ہے یہان تو دل پریشان ہے چشم گریان ہے فرقت کا ملال ہے یہ غزل حسب حال ہے نظم

بطفلی ما بسر بردم جو انان زندگانی را	کہ حرف عشق طفلان کردم ایام جوانی را	تم می درنگیت چشم تو سر شک ارغوانی را
سحر چون در برش دیدم لباس زعفرانی را	ز ضعف از جانہ جنبیدہ خاکی مین از ہجر	کشی دامن بسوز از من جنازم مدگانی را
بصد زاری نمودم یار را مائل بقتل خود	نخون ناب جگر شستم شبابسے گرانی را	نمیخواہی اگر ہمرنگ ما بودی تو خود فرما
چرا پوشیدہ جانان لباس زعفرانی را	نہ از بہر فریب سادگان بستم خضابے کنون	سیہ پوشی است ہر روز تم مرگ جوانی را

شاہزادے سے اس سوز وگداز سے یہ اشعار پڑھے تمام حاضرین جلسہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے جنکو شاہزادے نے مخاطب کیا تھا انھون نے عرض کی حضور ہمین غلامی پتہ بتلایئے ہم جائین ملکہ عالم جہان ہون لے آئین شاہزادے نے جواب دیا کہ ایک ہجران دیدہ اپنے مکان مین ہے دوسری آفت کشیدہ کا پتہ نہین معلوم راہ مین ایک ساحر اٹھالے گیا مجھے بیہوش کرکے دہن ڈال دیا حیات باقی تھی کہ میرا عیار لعل بن مرجان اس صحرا مین آیا مجھے بیہوش پایا سر اپنے زانو پر رکھا اتنے عرصہ مین جمشید ثانی نے آکے ہوشیار

کیا جب مین نے ملکہ کو نہ پایا بہت پریشان ہوا چونکہ فتاحی طلسم درپیش تھی عرصہ کرنا مناسب وقت نہ جانا
ادھر چلا آیا راہ مین دختر دبیر ہفت زبان پر مائل ہوا اُسکی تیغ ابرو کا گھائل ہوا وہ تو اپنے گھر مین تڑپ رہی
تکلیف فراق اُٹھاتی ہوگی آنسو بہاتی ہوگی مگر ملکہ صبح سحر نگاہ نہین معلوم کہان ہوگی کیا گذری ہوگی کیسے
قابو مین ہون افسوس صد ہزار افسوس شعر گذشت آنکہ مرا بود جا بکوے کسے ؛ کنون من و غم ہجران و جستجوے کسے
اُسپر طرہ یہ ہوا کہ میرا مونس و غمگسار یار وفادار یعنے لعل بن مرجان عیار براے تلاش ملکہ صبح سحر نگاہ گیا
تھا اجتک پلٹ کے نہین آیا اُسکا حال بھی نہین معلوم ہوا کہ اس بیچارے مصیبت کے مارے پر کیا گذری کہان گیا کہان
ہوگا غربت مین سرگردان ہوگا لوگون نے جواس درجہ شاہزادے کو بیتاب پایا ہاتھ باندھ کے سمجھایا کہ حضور
اسقدر بیتاب نہون ہم براے تلاش ملکہ صبح سحر نگاہ جاتے ہین اگر زمین پر ہے تو اُن کو ڈھونڈھ کے لاتے
ہین حضور چند سے یہان قیام فرمائین جب تک غلام نہ آجائین حضور کہین تشریف نہ لے جائین یہ سب
لوگ تو صبح کو شاہزادے سے رخصت ہوکر طرف صحرا کے روانہ ہوئے چار جانب چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ مختصر کیفیت ملکہ سحر نگاہ اور لعل بن مرجان عیار اور قہرمان جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب قہرمان جادو ملکہ صبح سحر نگاہ کو اُٹھا لیگیا اور شاہزادے کو بیہوش اُسی صحراے وحشت ناک
مین پڑا رہنے دیا تو نہایت شادان و خوش اپنے قلعہ مین پہونچا تخت آثار ملکہ کی زبان مین سودن بھی
نہ دیا غرور مین اُنھین ہوشیار کیا مسند پر بٹھایا آپ ہاتھ باندھ کے سامنے آیا عرض کی اے ملکہ عالم یہ تابعدار
خطادار حاضر ہے جو چاہے سزا دیجئے یا قصور معاف کیجیے آپ مالک و مختار ہین اب جو ہمارے حق مین بہتر
جانیے وہ کیجیے ملکہ نے کہا اے شخص تو کون ہے خطادار تو ہم ہین جو اسوقت مانند اسیرون کے تیرے سامنے
حاضر ہین یہ کلمات اگر ہم کہین تو زیبا ہے مگر تیری منت کیا کرین تو ہمارے قید کرنے اور رہا کرنے پر قادر
نہین ہے ان سب باتون کا اختیار پروردگار وحدہ لاشریک کو ہے ہم اُسی سے اپنی عرض حاجت کرتے
ہین مگر تو کیون اسقدر بیتاب ہے خطا معاف کراتا ہے قہرمان نے کہا اے ملکہ عالم نام اس حقیر کا قہرمان جادو
ہے اس ملک کا بڑا بادشاہ ہون بڑا عالیجاہ ہون بہادری مین کوئی میرا ہمسر نہین مجھسے بہتر نہین صورت
بھی سامری نے ایسی بنائی کہ دوسرے کو عنایت نہ فرمائی حسینان جہان ہمیشہ مجھپر مائل رہے میری
تیغ ابرو کے گھائل رہے مگر مین نے کسی پر توجہ نہ کی آجتک اپنے حسن کا غرور رہا سب سے دور رہا
مگر آپ کا جمال جہان آرا جو دیکھا شیدا ہوگیا دل مین آرزوے وصل پیدا ہوئی چہرے سے حسرت ہویدا
ہوئی آپ کے اخلاق سے امید قوی ہے اسی سے زیادہ خوشی ہے کہ آپ میرا سوال رد نہ کرینگی زیادہ کہ
نہ کرینگی میری جان بچالینگی اپنا بندہ بے دام بنالینگی میری آرزو نکل جائیگی مصیبت عشق راحت سے
بدل جائیگی یہ ملک و مال تاج و تخت آپ کو مبارک ہو مین ایک ادنی چاکر کی طرح سے حاضر خدمت ہونگا
جور و جفا سہونگا ملکہ نے جو یہ تقریر و ابیات سنی غصہ مین آکے کانپنے لگی کہا او بیہودہ کیا بکتا ہے زبان کو روک
ایسے کلمات اب زبان سے نہ نکالنا تو نہین جانتا کہ مین کس کی والہ و شیدا عاشق و مبتلا ہون اگر وہ سُن پائیگا
یہان ضرور آئیگا تجھے زندہ نہ چھوڑیگا بس خیریت اسی مین ہے کہ مجھے چھوڑ دے اور میرے عشق سے درگذر
ورنہ بہت پچھتائیگا سواے حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا قہرمان جادو نے جو ملکہ کو اسدرجہ
برہم پایا کہا ملکہ عالم تم کس کو کہتی ہو کہ زندہ نہ چھوڑیگا وہ خدا پرست تو نہین معلوم کب کا مرگیا ہوگا

درندان صحرا اُسکو کھا گئے ہونگے ہڈیان بھی اب باقی نہو نگی جس وقت مین تمکو لیکر چلا اُسنے مجکو روکا مین نے
اشارہ کردیا وہ بیہوش ہوکے وہین گر پڑا درندون نے اُسکو کھا لیا ہوگا اب اگر تمھین اپنی خیریت مدنظر ہی تو
میرا وصل قبول کرو ورنہ بہت پچھتاؤگی ملکہ نے جو یہ سُنا کہ شاہزادے کو درندے کھا گئے ہونگے قریب تھا
کہ فرط غم سے جان نکل جائے صدمہ اُٹھانے کی تاب نہ لائے مگر زندگی باقی تھی ملکہ کی آنکھون سے آنسو
جاری ہوگئے دل مین خیالات فاسد آنے لگے اب **قہرمان** نے کلمات سخت سست کہنا شروع کئے ملکہ
نے کسی کا جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہین جب **قہرمان** بہت کچھ کہہ چکا تو مجبور ہوکے ایک قفس طلائی
طلب کیا ملکہ سے کہا ای ملکہ عالم اس قفس مین تشریف لے جائیے اب تا قید حیات رہائی آپکی ممکن نہین ہی
ملکہ سحر قہرمان مین اس درجہ مبتلا تھین کہ نہ سحر یاد آتا تھا نہ کچھ کہتے بن پڑتا تھا قہرمان نے جب قفس کی
طرف اشارہ کیا ملکہ خموش اُٹھکر قفس مین چلی گئین **قہرمان** نے قفس کو بند کرکے ایک زنگی کے سپرد کیا کہا
اسکو لے جاؤ حفاظت سے رکھو اگر ملکہ کسی وقت زیادہ بیچین ہون تو ہمارے روبرو لانا ہم تشفی ملکہ کو دینگے
وہ زنگی قفس ملکہ لیکر روانہ ہوا **قہرمان** باحال پریشان اپنے ٹھکانے پر گیا مگر فراق ملکہ مین اسکی عجب
کیفیت ہو رہی ہی دل سے کہتا ہی کہ ای **قہرمان** اگر اس آفت جان جانان نے وصل قبول نہ کیا اور
مین نے مدعائے دلی حصول نہ کیا تو میری کیا حالت ہوگی زندگی کسی طرح وفا نہ کریگی مرجاؤنگا زندہ نہ
بچونگا کیا بات کرنا چاہیے کہ یہ ستمگار منظور کرلے پھر اپنے جی مین کہتا ہی کہ ابھی نئی نئی اُس جوان سے
چھوٹی ہی وہ جوان نہایت حسین اور جمیل تھا اُسپر جان دیتی تھی جب تھوڑے دنون مین اسکا خیال
جاتا رہیگا تو قبول کریگی کیا ہمیشہ اسکے سوگ مین مبتلا رہیگی کبھی گھبراکے قفس ملکہ کے پاس جاتا ہی
باتین بناتا ہی ملکہ سے عرض کرتا ہی کہ ملکہ عالم اب بھی اپنا تابعدار جانو قبول کرلو تم اُسکا بھروسا ناحق
کرتی ہو وہ خداپرست مارا گیا جان سے بیچارہ گیا اور اگر زندہ بھی ہوتا تو سامنے ما بدولت کے کبھی
اُسکی طاقت تھی کہ نیم نگاہ ڈال سکتا اسی وجہ سے مین نے پہلے ہی اُسکا خاتمہ کردیا اول تو وہ مسلمان
تم سامری پرست تمھارا اُسکا ساتھ کیا ہم لوگ تو مسلمانون کو بُرا جانتے ہین وہ ایک ہم پوجتے دو سو
خداوندون کو مانتے ہین تمنے اسکو کیونکر قبول کرلیا معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے کسی ساحر کامل سے تمھاری بابت
مدد لی تب تو تم اسکے قابو مین ہوگئین ای ملکہ عالم وہ ایک مفلس محتاج تھا کیا مال و زر رکھتا تھا جو تمھین
دیتا مین اس ملک کا بادشاہ ہون ملک تمھارے نام کرتا ہون سارے ملک کی دولت کرو عیش و
عشرت کرو مین مثل چاکران کمترین کے حاضر خدمت فیضدرجت رہونگا اور اس خداپرست کو کیا نصیب
تھا جو تمکو دیتا ملکہ نے جھنجھلاکر جواب دیا کہ او بیہودہ اُس **شہنشاہ** اقلیم شجاعت دیکلاہ ملک جرأت
کو کس چیز کی کمی تھی نہین معلوم کس کس کو تجھسے بہتر بادشاہ بنا دیا ہوگا کتنا خزانہ لٹا دیا ہوگا
جسقدر سلطنتین اُنھون نے لوگون کو دیدی ہونگی اُسقدر تجکو خواب مین بھی دیکھنی نصیب نہ ہونگی ای کافر
اگر اب یہ کلمات اُس شہنشاہ اقلیم جرأت کے باب مین منہ سے نکالیگا تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی
جان دیدونگی **قہرمان** جب مجبور ہوتا ہی تو ملکہ سے الگ جاکے بیٹھا رہتا ہی یہان تو یہ کیفیت ہو رہی
ہی مگر عمل بن **مرجان** عیار **شہنشاہ** گوہر کلاہ جب رخصت ہوکر برائے تلاش ملکہ روانہ ہوا
لوگون سے دریافت کرتا ہوا خود بھی دیکھتا بھالتا شکل تبدیل کئے ہوئے قلعہ **قہرمان** کے نزدیک

پہونچا دیکھا بہت سے آدمی بدحواس ایک جانب بھاگے جاتے ہیں لعل یہ کیفیت دیکھکر ٹھہر گیا اُن لوگوں سے دریافت کیا کہ تم اسقدر بدحواس کیوں ہو اُنھوں نے جواب دیا کہ آج کل ہمارے بادشاہ کی عقل میں فتور آگیا ہے جب سے ایک شاہزادی کو کہیں سے اُٹھا کے لائے ہیں تب سے اُسی کے پاس دست بستہ باُمید وصل بیٹھے رہتے ہیں ہر وقت اُس سے سوال وصل کرتے ہیں وہ جواب صاف دیتی ہے راضی نہیں ہوتی ایک خداپرست پر جان دیتی ہے بادشاہ نے اُس خداپرست کو تو مار ڈالا ہے اب شاہزادی کو قید کیا ہے آجتک بہت منت کی آخر مجبور ہوکے یہ سوچے کہ اب میں ایک سحر ایسا کروں کہ وہ خود مجھپر عاشق ہو جائے اُسی کے تیار کرنے کے لیے کچھ اسباب ضروری ہم لوگوں سے منگوایا ہے ہمیں قبر جمشید پہ بھیجا ہے وہاں جاوینگے قبر کی خاک لاوینگے وہ قہرمان جادوگر کو دینگے وہ نازنین پر کچھ پڑھکے ڈال دینگے نازنین خود اُسپر عاشق ہو جائیگی لعل نے جو یہ کی خبر سنی جی میں خیال کیا کہ اس موقع پر چوک جانا اچھا نہیں ہے اُن سب لوگوں کو لعل بن مرجان نے باتوں میں لگا کر بیہوش کیا اور آپ اُنہیں سے ایک کی صورت بنکر روانہ ہوا راہ میں خیال آیا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ میں نے نام اُسکا نہ دریافت کرلیا جسکی میں صورت بنا ہوں یہ سوچتا ہی چلا جاتا تھا کہ راہ میں ایک چوبدار نے پکار کے کہا بھائی احول چشم جادو تمکو تو بادشاہ نے قبر جمشید پر روانہ کیا تھا تم کیوں نہیں گئے لعل نے جواب دیا کہ میں کیا کرتا میرے پاس خاک قبر جمشید موجود ہے جب بادشاہ کے سامنے سے باہر آیا تو مجھکو یاد آگیا اور میرے ہمراہی چلے گئے میرا قصد ہے کہ اُنکو کسی سے بلوا لوں بیکار وہاں تک جاوینگے اتنی مصیبت اُٹھاوینگے یہاں میرے پاس موجود ہے میں ابھی جاکر بادشاہ کو دیدونگا اُسکے عوض میں بہت کچھ خلعت و انعام لونگا چوبدار ہنسنے لگا احول چشم نقلی نے قدم آگے بڑھایا در دولت شاہی پر آیا معرفت ایک چوبدار کے اطلاع کرائی کہا جاکر عرض کرو کہ حضور نے برائے طلب خاک سامری جو احول چشم جادو کو روانہ فرمایا تھا وہ حاضر در دولت ہے امیدوار قدمبوسی ہے چوبدار نے آکے اسی طرز سے قہرمان کے سامنے بیان کیا قہرمان کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنی جلد خاک قبر جمشید کیونکر لایا چوبدار سے کہا بلا لو جب احول چشم نقلی اندر آیا قہرمان کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا دعاے دولت دیکر عرض کی کہ خداوند حضور کے اقبال سے خاک قبر جمشیدی یہیں ممکن ہوگئی وہاں جانے کی ضرورت بھی نہیں ہوئی اور ہمراہی میرے چونکہ مجھسے الگ ہوگئے تھے ایک مقام پر سب کے ملنے کا وعدہ تھا وہ سب تو چلے گئے مگر میں اس خاک کو پاکر خدمت والا میں حاضر ہوا قہرمان نے خوش ہوکے کہا لاؤ ہمیں دو احول چشم نے عرض کی کہ حضور اس خاک کو یہاں نہیں دے سکتا ہوں اگر آپ تخلیہ میں تشریف لیچلیے تو حاضر کروں قہرمان وہاں سے اُٹھا اور تخلیہ میں آیا احول چشم نے ایک پڑیا جھولی سے نکالی قہرمان سے کہا حضور اسکو ملاحظہ فرمائیں کہ اصل خاک قبر جمشید ہے ابھی تک اسمیں بوے عرق جمشید آتی ہے ذرا سونگھیے تو قہرمان نے جیسے ہی اُس پڑیا کو کھولکر سونگھا احول چشم نقلی نے ہاتھ کی تھپکی دی کہ تمام خاک دماغ میں چڑھ گئی قہرمان کو چھینک آئی دھم سے زمین پر گرا بیہوش ہوگیا احول چشم نقلی نے نعرہ کیا منم لعل بن مرجان عیار شہنشاہ گوہر کلاہ ذیشان چاہا خنجر نکالکر شکم اس بیدین کا چاک کرے مگر پھر خیال آیا کہ یہ اچھا نہیں ہے کیونکہ اس ملک کا بادشاہ ہے اسکے مرنے میں بہت سی خرابیاں واقع ہونگی سب جان جاوینگے زندہ یہاں سے نکلنا بہت دشوار ہوگا یہ سوچکے وہاں بہت گہری زمین کھودی قہرمان کو گڑھے

آثار کے دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کے اُس گنبد میں دفن کر دیا اور آپ قہرمان کی صورت بن کے وہی
لباس قہرمان کا پہنکے باہر آیا ایک پڑیا اپنے ہاتھ میں لایا کہا واقعی اسوقت احول حشم جادو نے کیا کام
کیا ہے اصلی خاک قبر جمشید کی لاکے دی اب میں ملکہ کو راضی کرونگا تھوڑی دیر میں وہ مثل میرے مجھپر
عاشق ہو جائیگی سب مصاحبین عرض کرتے ہیں حضور بہت بجا فرماتے ہیں قہرمان نقلی نے کہا کہ قفس ملکہ
کا لاؤ میں اُس سے کچھ باتیں کرونگا ملازم فوراً دوڑے گئے قفس لیکے تھوڑی دیر میں آئے قہرمان نے
کہا اس قفس کو تخلیہ میں رکھدو میں بھی وہاں آتا ہوں ملازموں نے قفس کو تخلیہ میں رکھدیا قہرمان نقلی
وہاں سے اُٹھکر تخلیہ میں آیا پہلے تو ملکہ سے دیر تک باتیں کیں آخر میں کہا ای ملکہ عالم آگے بڑھئیے میں
آپ کی زبان سے سوزن تو نکال دوں منم لعل بن مرجان عیار شہنشاہ گوہر کلاہ ذیشان ملکہ نے
جو یہ بات سنی کہا او مرجان میری زبان میں سوزن نہیں ہے بلکہ مجھے سحر فراموش ہے جب تک قہرمان
مارا نہ جائیگا مجھے ہوش نہ آئیگا لعل نے جواب دیا کہ ملکہ اگر میں نے قہرمان کو مارا تو بہت سی چیزیں
جو اُسکے سحر کی بنائی ہوئی ہیں وہ برباد ہونگی لوگ مجھے پہچان لینگے زندہ نہ چھوڑینگے ملکہ نے کہا جسوقت
کوئی تدبیر جلد کریگا ہم تمھیں بچا لینگے لعل بن مرجان نے کہا او ملکہ ایسا نہو کہ تم اپنے تئیں بچا کر نکل جاؤ
اور مجکو دشمنوں میں چھوڑ جاؤ ملکہ نے جواب دیا کہ ای لعل تم ایسی بات کہتے ہو لعل نے کہا میں ابھی
جاتا ہوں اُسے قتل کر ڈالونگا یہ کہکے لعل وہاں سے چلا باہر آیا کہا ملکہ کو کوئی نیجائے میں ابھی آتا ہوں
یہ کہکے وہاں پر آیا جہاں قہرمان کو گاڑ دیا تھا جلدی جلدی زمین کھود دی قہرمان کو زمین سے نکالا خنجر اسکے
شکم میں مار دیا کہ بیلعین واصل جہنم ہوا اسکے مرتے ہی اندھیرا چھا گیا آواز آئی کشتی مرا نام من قہرمان جادو
بود یہ صدا جو اُسکے مصاحبوں نے سنی سب دوڑے وہاں قفس ٹوٹا ملکہ صبح سحر نگاہ قفس سے نکلیں سحر کرنا شروع
کیا پہلے آکر لعل بن مرجان کو اپنے ہمراہ لیا سحر کرتی ہوئی چلیں لاکھوں کو نابینا بنا دیا بہت سے ساحر
مار ڈالے ساحر تو ملکہ سے لڑنے میں مصروف ہوئے لعل بن مرجان نے جو اتنی مہلت پائی ایک سمت جھپٹ کر
روانہ ہو گیا یہاں ملکہ سے اور ساحروں سے بڑی لڑائی ہوئی مگر کہاں ایک کہاں اسقدر آخر سب نے ملکہ کو
گرفتار کر لیا قہرمان جادو کا بیٹا کجکلاہ جادو تخت پر بیٹھا اسنے فوراً حکم دیا کہ ملکہ صبح سحر نگاہ کو قتل
کرو حکم پاکر جلاد حاضر ہوئے قتل کی تیاری ہونے لگی ملکہ کو سنگ نے چبوترے پر بٹھایا گردن پر کوے کا
خط دیا احکام کے منتظر ہوئے یہاں ملکہ صبح نے دست دعا درگاہ قاضی الحاجات میں بلند کیے اور عرض کی
ای رب بے نیاز ای چارہ ساز و حاجت رواے بیکساں ای توجہ فرمائے بحال غریباں وقت مدد ہے ایک تیری
بندی حقیر دست کفار سے قتل ہوا چاہتی ہے ای معبود اسوقت مدد فرما کسی کو براے کفالت پہونچا ملکہ نے
جو تڑپ کے دعا کی قبول درگاہ احدیت ہوئی وہ ساحر جو خدنگ جادو کے قلعہ سے شاہزادے کی
اجازت سے روانہ ہوئے تھے تلاش کرتے ہوئے اسوقت آکر پہونچے شاہزادے نے اشتار تقریر میں تصویر
ملکہ کی دکھائی تھی ان ساحروں نے جو دیکھا یقین ہو گیا کہ یہ وہی گل گلزار خوبی و سرو باغ محبوبی ہے جسکے
فراق میں شاہزادہ شب و روز بیتاب رہتا ہے نعرہ کرکے گرے ملکہ کی کمر میں بچہ دیکر اُٹھا لیے یہاں ساحروں
نے جو یہ کیفیت دیکھی سب نے کجکلاہ جادو سے آکر مفصل حقیقت بیان کی کجکلاہ باہر نکل آیا یہ سب ساحر
قندیل فلک تو چلے تھے کجکلاہ جادو نے بہت سے سحر کیے مگر یہ لوگ کب ساعت کرتے ہیں اُڑکے

اشارہ کردیا سحر اُٹھا پھر اُسی کا زور نہ چلا مجبور ہوگئے یہ لوگ ملکہ صبح سحر نگاہ کو لیکر روانہ ہوگئے
تھوڑی مسافت طے کرکے شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے ملکہ کو شاہزادے کے
حوالے کیا شاہزادہ بہت خوش ہوا انعام واکرام عطا فرمایا ملکہ کو حمام مین بھیجا پوشاک تبدیل کرائی ملکہ سے
کہا کہ ای ملکہ ہمارا دوست قلبی یعنے لعل بن مرجان عیار تمھاری تلاش مین گیا تھا نہین معلوم اُسپر کیا
گذری ملکہ نے جواب دیا کہ اُسی نے مجکو بھی رہا کیا تھا مگر ساحرون نے بیہوش کیا نہین معلوم وہ موقع پاکر
کس طرف نکل گیا شاہزادے نے کہا اب امید اُسکے آنے کی قوی ہے کہ ایک دوروز مین ضرور آجائیگا مگر
ای ملکہ اب تم یہان کی حکومت کرو ہمین اب برائے تلاش لوح جانا ہو کل ہمنے پرچۂ عطیۂ بزرگان کو دیکھا تھا
نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور خدنگ جادو قتل ہو تو لوحدار کی تلاش مین جانا ضرور ہی
اگر دو روز اور گذر جائینگے تو پھر سال بھر تک اسی جگہ قیام کرنا ہوگا تب لوح ملیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ ہمین
رخصت کرو تم یہان حکومت کرو ملکہ نے کہا ای شہنشاہ ذیجاہ اتنے دنون کے بعد تو صحبت حاصل ہوئی ہی تسکین
دل ہوئی ہی پھر آپ جانیکا ارادہ کرتے ہین مجھے مرنے پر آمادہ کرتے ہین مین کیونکر آپ کو اجازت دون اپنے
سر بلاون مجھے شبہائے فرقت کی درازی ایام ہجر کی طعنہ سازی چین نہ لینے دیگی جان دینی پڑیگی جب
آپ کا خیال ہوگا پھر ہجوم ملال ہوگا ای عجب کیفیت ہوگی بُری حالت ہوگی شاہزادے نے جب ملکہ کو
انتہائے درجہ بیقرار پایا تسکین دی گلے سے لگایا کہا ای گل گلزار خوبی وای سرو باغ محبوبی تم کو تو جدائی
نامنظور ہی اور ہمین فتح طلسم ضرور ہی اپنا منشا ظاہر کرو کیفیت سے باہر کرو ویسا انتظام ہو اس گفتگوے
دردآمیز کا اختتام ہو ملکہ نے کہا مین بھی ہمراہ چلونگی یہان تنہا نہ رہونگی شاہزادے نے بہت سمجھایا جب
ملکہ نے از حد اصرار کیا شاہزادہ مجبور ہوا ہمراہ لینا ضرور ہوا مگر یہ بھی فرمایا کہ ای ملکہ یہ امر تمکو ناگوار ہی اسکی وجہ
سے دل بیقرار ہی ہمارے یہان ناموس پر جہاد ساقط ہی تمھارا چلنا بہتر نہین ہمارے ہمراہ اور ساحر ہین
فن جادوگری سے بخوبی ماہر ہین وہ ہماری مدد کرینگے جو آفت آئیگی رد کرینگے ملکہ نے نہ مانا تنہا چھوڑنا بہتر
نہ جانا کہا ای شاہزادہ والا قدر آسمان جلالت کے بدر مین ایسے عذرات بیجا نہ سنونگی ہمراہ چلونگی آخر
شہنشاہ نے حکم دیا کہ کل کُل فوج ہماری طیاری سفر کرے ہمین برائے تلاش لوح جانا ضرور ہی فتح اس
طلسم کی جلد منظور ہی فوج ساحران تو سامان سفر مین مصروف ہوئی یہان محفل عیش ونشاط گرم ہوئی شب بھر
محفل رہی صبح کو شہنشاہ نے کوچ کیا پرچہ کو ملاحظہ فرما چکے تھے ہدایت ہوئی تھی کہ سیدھے طرف جبال آتش فشان
کے پہونچا تو وہان لوح ملیگی کلی آرزو کی کھلے گی شاہزادہ نماز صبح سے فراغت کرکے مع سپاہ
ساحران وملکہ صبح سحر نگاہ طرف اُس پہاڑ کے روانہ ہوئے منزلین طے کرتے ہوئے چلے ایک روز ایک
صحرائے عنبر بیز وفرحت خیز مین پہونچے ملکہ صبح نے کہا ای شہنشاہ آج کی شب یہین مقام کیجیے رات بھر آرام
کیجیے صبح کو پھر کوچ کیجیے گا شاہزادے کو بھی یہ بات بہت پسند آئی حکم دیا کہ آج لشکر یہین اُترے صبح کو چلینگے
حسب الحکم لشکر شہنشاہ وہان اُترا سب ساحران نامی اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے دن بہت
کم باقی تھا کہ دیکھا ایک سمت سے گرد عظیم بلند ہوئی سب اُسطرف دیکھنے لگے جب دامنۂ گرد شگاف
ہوا تو دیکھا بہت سے ساحران غدار بازو بہ فرقرے پر سوار یا سامری یا جمشید پکارتے نعرے
مارتے چلے آتے ہین شاہزادے نے ملکہ صبح سحر نگاہ سے کہا کہ ملکہ یہ لشکر کس کا ہی تم تو یہان سے

لوگون سے واقف ہو ملکہ نے جواب دیا کہ ای شہنشاہ مجھے وقفیت اچھی طرح سے نہین ہی مگر یہ لشکر مجھے
اشرار کرگدن سوار جادو کا معلوم ہوتا ہی یہ بہت بڑا پہلوان اور ساحر بھی زبردست ہی شہنشاہ نے
کہا یہ کہان جاتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہ ملازم طلسم بہارستان سلیمانی ہی سپرد اسکے یہان کی نگہبانی ہی
برلے پاسبانی نکلا ہی چارون طرف پھرتا ہی یہ باتین کہین کہ وہ لشکر قریب آیا اور اشرار نے دیکھا کہ ایک
لشکر اور بھی یہان پڑا ہی فوراً ایک ہرکارے کو خبر کے واسطے روانہ کیا ہرکارے نے خبر دی کہ حضور
شہنشاہ گوہر کلاہ برائے فتاحی طلسم جاتے ہین ایک ساحرہ اُنکے ہمراہ ہی خدنگ جادو کو قتل کیا ہی
اسکی سپاہ پر قبضہ کیا ہی اب تلاش لوح مین نکلے ہین اشرار نے کہا کیا طاقت شہنشاہ کی جو قدم آگے
بڑھا سکین یہ کہکے ایک نامہ بنام شہنشاہ گوہر کلاہ تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای شہنشاہ بہتر اسی
مین ہی کہ اب قدم آگے نہ بڑھاؤ اُسی طرف پلٹ جاؤ ورنہ بہت خرابی ہوگی ہزارہا بندگان سامری و جمشید
کی جانین مفت جائینگی تمھارے ہاتھ کچھ نہ آئیگا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور طرف لشکر شہنشاہ کے
روانہ کیا نامہ وار نے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے اُسکے مضمون کو پڑھکر نامہ چاک کیا نامہ وار نے
کچھ کلمات سخت کے شہنشاہ نے نامہ وار کو قتل کیا یہ خبر جو اشرار کو ہوئی اسنے طبل جنگی بجوادیا شہنشاہ
نے بھی یہ خبر سنکر نقارۂ رزمی کے بجنے کا حکم دیا دونون لشکرون مین شب بھر تیاریان رہین جب صبح ہوئی
تو ایک طرف سے شہنشاہ گوہر کلاہ بعزت و جاہ میدان مین آگئے ایک طرف سے اشرار
بدکردار لشکر لیکر آیا خود ہی اپنا گینڈا بڑھایا پکارکر آواز دی کہ ای شہنشاہ مین تمھارا مشتاق ہون
شہنشاہ نے بھی مرکب بڑھایا مقابل مین آکے کھڑے ہوئے اشرار نے نیزے کا وار کیا شہزادہ
شہنشاہ گوہر کلاہ نے خالی دیکر نیزے کا تھپیڑا مارا کہ اُسکے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا نیزے کے نکلنے سے
اسکا غصہ زیادہ ہوا تلوار کھینچ کے وار کیا شہنشاہ نے بازو بچاکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اسنے کمر مین
شاہزادے کے ہاتھ ڈالا دونون جوان گتھے ہوئے زمین پر آئے تا شام کشتی رہی جب غروب آفتاب
قریب ہوا اشرار کا حال عجب ہوا شہنشاہ ریل کرے دوڑے اکیس قدم پر لاکے ہاتھا پایان ضعف
اُسکا آشنا بزمین ہوا چاہا لنگر قائم کرون شہنشاہ نے فرصت نہ دی ایک ہی زور مین سر سے بلند
کیا چاہا زمین پر دے مارون اشرار نے کہا ای شہنشاہ امان دیجیے مین اطاعت اسلام قبول کرتا
ہون شہنشاہ نے آہستہ سے زمین پر رکھا اشرار بصدق دل مسلمان ہوا اسکی فوج کے بھی بہت
سے سردار مطیع اسلام ہوکر سب مصروف عیش ہوئے شب بھر صحبت نشاط گرم رہی صبح کو شہنشاہ
نے پرچہ کو احتیاطاً ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اگر تنہا تلاش لوح مین نہ جاؤگے تو ہر روز ایک نئی آفت
ایسی ہی ہوتی رہیگی شہنشاہ گوہر کلاہ نے یہ مضمون ملکہ صبح سحر نگاہ سے بیان کیا اور سب کو وہین چھوڑا
آپ تنہا تلاش لوح مین روانہ ہوئے تین روز کے بعد شہنشاہ نے دیکھا ایک پہاڑ سے شعلہ ہاے
آتش نکل رہے ہین جانیکا راستہ معلوم نہین ہوتا ہی بہت پریشان ہوئے پرچہ کو ملاحظہ فرمایا اسمین
لکھا تھا کہ اسم اعظم الٰہی جو اسمین تحریر ہی اُسکو ورد زبان کرو اور بے تکلف اس آگ مین چلے جاؤ جب
تھوڑی دور جاؤگے ایک چاہ بچہ ملیگا اس کنوئین مین کود پڑنا قدرت الٰہی کا تماشا دیکھنا شہنشاہ نے
اسم کو ورد زبان کیا اور اس آگ کی طرف چلے بسبب اسم کے آگ نے کچھ تاثیر نہ کی شاہزادہ برابر چلا گیا تھوڑی

ہو ورجا کے ایک چاہ ملا شہنشاہ اُس کنوئین مین نام خدا لیکر پھاند پڑے تھوڑی دیر کے بعد پانوٗن آشنا ہ زمین
ہوے دیکھا کہ مین ایک باغ بہشت آئین رشک خلد برین مین کھڑا ہون مگر باغ اتنا وسیع ہی کہ آج تک
نگاہ سے نہین گذرا کوسون میدان مین گیاہ سبز نظر آتی ہی کہین پر درخت گنجان کہین پر کف دست میدان
کسی طرف ایک ٹیلہ معلوم ہوتا ہی اُسمین سے اژدر نکلتے ہین منھ سے قلابۂ آتشین چھوڑتے ہین ماران سیاہ
منھ نکالتے ہین عجیب باغ ہی صحرا کی کیفیت معلوم ہوتی ہی مگر صحرا ایسے پُربہار مقام کو کہنا خلاف ہی
کیونکہ صحرا مین بہت سے مقام ویران ہوتے ہین درخت خشک کہین کوڑا ڈھیر کہین کوئی جانور مردہ
پڑا ہوا کسی طرف پانی میلا بھرا ہوا ہوتا ہی اور یہان تو صاف وشفاف درخت میوہ دار باغ کی بہار
سبزے کا لہکنا پھولون کا مہکنا صبا کا مست ہوکے بہکنا بلبلون کا جوش مین چہکنا عجب لطف دکھاتا ہی
باغبان قدرت کی صناعی کا لطف آتا ہی جھاڑیان اپنی بہار دکھاتی ہین باردار شاخین جھوکے نہین سماتی ہین
پھولون کی رنگت جیبی چنیی نکہت صبا کا رک رک کر درختون سے اٹکھیلیان کرنا صنعت باغبان قدرت کا دم بھرنا
قمری کا سرو پر نعرۂ حق سرہ بلند ہی رعنائی قد شمشاد پسند ہی نرگس شہلا اپنی خوش چشمی دکھاتی ہی سوسن اپنے
پھولون کی اُداہٹ سے پھولون نہین سماتی ہی سنبل نے زلف بنائی ہی عشق پیچان نے عجب ادا دکھائی ہی
یاسمن کی نزاکت گل لالہ کی شوخ رنگت گلون کی خوشبو جو پھیلی ہی دماغ معطر ہوا جاتا اگر کوئی گل چٹکا تو
صبا سے کہا کیا کرتا ہی سبزہ سوتا ہی ایک جانب نہر آب روان ہی نرالا سمان ہی پانی کی لہرین شمشیر دار ہین
یہی وجہ ہی جو ماہیان نہر گاو بریدہ اور از سر تا پا زخمدار ہین ماہیان نہر کے جسم مین کوئی جگہ ایسی نہین جسپر
نشان زخم نمودار ہو دون شمشیرین پڑتی ہین گویا حبابون کو بجاے سپر اپنی حفاظت کے واسطے جوہن کی
پناہ کرتی ہین مگر شمشیر ہاے موج انکا شکر تباہ کرتی ہین نواسے نہر مین سر بفلک کشیدہ ہین عجب
لطافت رسیدہ ہین نخل شمشاد سے ہمسری کرتے ہین اُسکی برابری کرتے ہین تن تن کے اپنا جوبن دکھاتے
ہین سرو لب جو کو شرماتے ہین شاہزادہ یہ کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی ہر قدم پر لطف تازہ و کیفیت بے انداز
اٹھاتا ہی کہ ایک طرف سے کچھ آواز آدمیون کی آئی شاہزادہ اُدھر متوجہ ہوا دیکھا ایک مجمع پریشان مہ جبین
رشک بتان چین از سر تا پا زیور جواہر سے بہار زیب جسم کیے ہوے ہاتھون مین طبق گل لیے ہوے جوبن
لٹاتی جوبن دکھاتی ہوئی چلی آتی ہین سب کمسن مرادون کے دن آفت جان غارت گر دین وایمان حسین
مہ جبین لباس پُرزر پہنے ہوے چلی آتی ہین شاہزادہ اُس طرف متوجہ ہوا دیکھا بیچ مین ایک زہرہ خصال
حور جمال اُٹھتی جوانی آفت کی نشانی بادۂ حسن سے مخمور سراپا نور گدرایا بدن اُٹھتا جوبن زلفین مار سیاہ ہین
یا عاشقون کا دود آہ ہین پیشانی رشک عارض حور ہی یا صبح نور ہی ابرو ہلال ہین آنکھین کشش غزال ہین مژگان
پیکان ہین آفت جان ہین عارض کو کس چیز سے تشبیہ دون اگر قمر کہون تو اُسمین داغ ہی رخسار مہ جبین داغ
ہی یہ تشبیہ بھی باطل ہی چراغ کس قابل ہی گل سر سبز باغ رضوان ہی اصل تو یہ ہی کہ تشبیہ نا ممکن ہی سخندان
حیران ہین بینی شمع حسن کی لَو ہی عجب پر ضو ہی تشبیہ ہاتھ آتی ہی زیر محراب ابرو نے جگہ پائی ہی دہن کے باب
مین گفتگو بیکار ہی واسطے نکتہ کا ظاہر ہونا دشوار ہی دہن معدوم ہی یہ بات ہر ایک کو معلوم ہی مگر چاہ زنخدان
ہی یا یوسف دل کے لیے وہ کنوان ہی جسمین گرکے نکلنا دشوار ہی قریب زنخدان قطرات عرق کی عجیب
بہار ہی گلو سے نازک صراحی بلور ہی عجب پر نور ہی دونون بازو حسن کی ترازو تشبیہ با صواب ہی ایک کا دوسرا

جواہر سینہ بے کینہ مخزن ناز و ادا ہے اور معدن غمزہ بھی کہنا بجا ہے سینہ کا ابھار آفت روزگار ثمر باغ جوانی
شباب کی نشانی ہے شکم نازک از حد صاف ہے نرم ہے شفاف ہے دریائے حسن کہیے تو بجا ہے اور ناف کو ایسے
دریا کا بھنور کہنا زیبا ہے کمر کی تعریف میں عقل حیران ہے کیونکہ یہاں عنقا نام ہے مگر بے نشان ہے واہ عدم تشبیہ
دہن یا جواب دہن کہیں اب بعد کمر کیا کہوں کس چیز سے تشبیہ دوں کیونکہ جب کمر ہی نظر نہ آسکے تو اُسکے
بعد کا حال کیونکر ظاہر ہو جائے پانوں کو ستون حسن کہنا بجا ہے تشبیہ زیبا ہے اب تعریف زیور جواہرات میں
زبان لال ہے اور تو کیا گہنوں زیور کے زیب جسم کرنے سے دونا جمال ہے پوشاک کی خوبی ہر شے کی خوش اسلوبی
اپنا اپنا رنگ دکھاتی ہے عاشق مزاجوں کے دلوں کو پھنساتی ہے بناؤ سنگار کی تعریف باعث طول ہے عبارت
بڑھانے سے کیا حصول ہے زیادتی عبارت بیجا ہے ایک شعر پر تعریف ختم کرنا اچھا ہے شعر سُنا یوسف کو حسینان جہان
بھی دیکھیے ایسا ہم شکل طرحدار نہ دیکھا نہ سُنا ؛ شاہزادے کی جو نگاہ جمال باکمال پر پڑی قلب کی عجیب حالت
ہو گئی صبر رخصت ہوا ہوش نیست ہوا دل سے آہ زبان سے واہ نکلی محو دید ہو کے بیخ سے قریب راحت سے
بعید ہوئے وہ نازنین ٹہلتی ہوئی قریب آئی اچھی طرح اپنی صورت دکھائی شاہزادہ بیقرار تو تھا ہی بیساختہ
منھ سے نکلا مصرعہ بیا بیا کہ مرا تنگ در کنار کُشتہ ؛ یہ سُنتے وہ نازنین مُسکرائی کلمات محبت آمیز زبان پر
لائی کہا اے مسیحائے زمان اے راحت بخش جہان آپ نے بڑی تکلیف فرمائی میری آبرو بڑھائی آپ کی
تشریف آوری سے شاد ہوئی قید حیات سے آزاد ہو گئی شاہزادے نے کہا ملکہ یہ کیا قید حیات سے
آزاد ہونا کیسا یہ سمجھ میں نہ آیا نازنین نے کہا کہ آپ میرے قاتل ہیں گو ہم آپ پر مائل ہیں اپنی جان دیکے
آپ کی خوشی کرینگے جو آپ کی خوشی ہوگی ہمیں انکار نہیں بے تعمیل حکم کیے دل کو قرار نہیں شہنشاہ گوہر کلاہ
نے فرمایا ملکہ ہوش میں آؤ زیادہ باتیں نہ بناؤ میں تمھارا قاتل ہونگا تمھاری جان لونگا بھلا یہ آج تک
ہوا ہے کہ کسی عاشق نے اپنے معشوق کو قتل کیا ہے نازنین نے جواب دیا کہ اسکا حال کھل جائیگا آپ میرے
ہمراہ تشریف لے چلیں یہاں تکلیف نہ اٹھائیں شاہزادہ اُسکے ہمراہ ہوا حجرہ کا خیال آیا حجرہ پر جو نگاہ کی اپنی
حالت تباہ کی لکھا تھا کہ یہ نازنین لوح کی حامل ہے نہ مسلمان ہے نہ کافروں میں شامل ہے خورشید روشندل
اسکا نام ہے شب و روز عیش و عشرت سے کام ہے اسی کی وجہ سے یہ کاروبار طلسم جاری ہے بانیان طلسم نے اسکے
سینے میں لوح رکھی ہے جب اسکو ہلاک کرے سینہ کو چاک کرے تب لوح لے غنچۂ آرزو کھلے دعا باثر آئے
محنت رائگان نہ جائے ای شہنشاہ اب دیر نہ کرو جلد خنجر کھینچ لو ؛ اسم اعظم پڑھکر اسکے گلے پر خنجر پھیر دو عوض
ہنوز اگر یہ چند ساعتیں گذر جائینگی تو پھر خورشید روشندل ہاتھ نہ آئیگی شاہزادے نے جو یہ مضمون
دیکھا قلب تھرا گیا پسینہ آگیا آنکھوں سے اشک حسرت رواں ہوئے قلب و جگر تپاں ہوئے بنگاہ
یاس سے خورشید کی طرف دیکھا خورشید نے حسرت آلود نگاہ کی شاہزادے نے دل تھام کے آہ کی جو کچھ
لوح میں دیکھ چکے ہیں کہ چند ساعت گذرنے نہ پائے کہ یہ قتل ہو جائے مجبور کمر سے خنجر نکالا اسم
اعظم ورد زبان کیا آنسو جاری دل پر بیقراری کبھی قصد قتل میں جوش جرئت نے روک دیا ٹھہر گئے
خورشید روشندل نے جو یہ حالت شہنشاہ کی دیکھی کہا اونہا حسن گلشن جمال وای گل سر سبد ریاض جلال
اب دیر نہ کیجیے رحم کا کام نہیں تجھے آپ سے پیشتر ہی کہا تھا کہ آپ ہمارے قاتل ہیں اب ہم مقتول ہیں ہر طرح
آپ کے مطالب حصول ہیں آپ نے تعجب کیا تھا یہ جواب دیا تھا کہ ہم کو قتل کریں ناف و خون میں غلطان

دیکھیں یہ تو بہت سہو گا پھر کیا منحصر ہی کسی عاشق نے ایسا نہیں کیا لیکن آپ کیا کیجیے سرنوشت قسمت یہی تھی میری موت یہی
ہاتھ لکھی تھی اب جو میں کہوں اُسکو قبول فرمایئے گا کبھی کبھی مزار غریبان پر بھی تشریف لائیے گا تو آپ کو کمال زحمت ہوگی
لیکن اس جاں دادہ کی روح کو راحت ہوگی بھولیں نہ جائیے گا اگر ہو سکے تو گاہے گاہے ضرور آئیے گا احسان اور
احسان کیجیے گا ثواب حاصل کیجیے گا کہ یہاں سے ایک کوس پر صحراے بہارستان ہے جب جنگلوں کی جان ہو وہاں
میری نعش کے تشریف لیجائیے گا درویش بوریا نشین کو بلائیے گا اُس سے کل کیفیت بیان کیجیے گا حال بیان
کیجیے گا وہ آپ کو ایک درخت کے نیچے لیجائے گا میری قبر بتائے گا مجکو وہیں دفن کیجیے گا۔ تمنا تو اب یہی ہے کہ بسم اللہ
اب جو صدمہ نہ لگائیے گا حاضر ہو خنجر پھرائیے ساعت نہ گذر جائے کہ قیامت آجائے شاہزادے نے مجبورانہ اُس
نازنین کو زمین پر لٹایا سر اپنے زانو پر رکھا صورت زیبا دیکھکر جوش رقت ہوا منھ پر رومال رکھ کے رونے لگے
جان کھونے لگے پہلو سے آواز آئی او ناداں کیا غضب کرتا ہے ارے جلد اپنے کام میں مصروف ہو نصف
ساعت رہ باقی ہے شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا کہ دبیر ہفت زبان ایک تخت پر بیٹھے ہوئے کہ رہے
ہیں جیسے ہی شاہزادے کی نگاہ دبیر پر پڑی دبیر غائب ہوگئے شاہزادے نے صبر کر کے دل پر جبر کر کے آہستہ
سے خنجر اُس نازنین کے گلوے نازک پر پھیرا کہاں وہ گلوے نازک کہ جسمیں پانی پیتے میں ظاہر ہوتا تھا
کہاں خنجر آبدار کس طرح برداشت کر سکے صرف خنجر کے رکھنے کی دیر تھی ہاتھ پھیرنا بھی نہ رکھا گلا جو کٹا
حلق بریدہ سے صدا آئی شعر کیا کیا صفائی سے جدا سر ہے بسمل کا ؛ چوم لیتا تو قبضہ چوم لیتا تیغ قاتل
کا۔ شاہزادے کو ایسا صدمہ ہوا کہ فرط غم سے بیہوش ہوگیا پھر پہلو سے آواز آئی ارے ناداں یہ مقام رنج و
غم نہیں ہے معاملہ لوح طلسم ہے اپنے کام میں مصروف ہو رنج و غم کو دخل نہ دو اسکا سینہ چاک کر کے اپنی راہ لو
شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا دبیر ہفت زبان پہلو میں کھڑے ہوئے فرما رہے ہیں نگاہ پڑتے ہی غائب ہوگئے
شہنشاہ نے سینہ اُس نازنین کا چاک کیا دل کو نکال لیا خنجر سے دل کے دو حصے کیے جیسے ہی دل کو چاک کیا
شاہزادے کی آنکھیں جھپک گئیں دیکھا کہ ایک تختی الماس کی نہایت مصفا اُسپر یاقوت سرخ کے حرف
ایک ڈورا ریشمی پڑا ہوا شاہزادے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ کے لوح گلے میں ڈالی لوح کے گلے میں
آتے ہی شاہزادے کا رنج و غم کچھ دفع ہوا اب جو دیکھا تو اُس باغ میں عجب قیامت برپا ہے کنیزان مہر تمکین
با قلب حزین گریاں و نالاں ہیں تمام خورشید سب کے ورد زبان ہے کوئی کہتی ہے ملکہ عالم کو قضا نے نہ چھوڑا
یوں ہی چند ساعتیں اور گذر جاتیں تو پھر کبھی ملکہ کی موت نہ تھی دیکھیں اب کیا ہوتا ہے ملکہ کی نعش کیا ہوتی ہے
بعض کہتی ہیں شہنشاہ سے تو وصیت کی ہے کہ صحراے بہارستان میں جاکر درویش کو بلائے گا جہاں وہ
آپ کو بتائیگا وہاں دفن کر دیجیے گا جلانیکو منع کیا ہے بہانے کی بھی اجازت نہیں دی ہے بعض کنیزیں کہتی ہیں کہ
ملکہ مسلمان تھیں بعض یہ کہتی ہیں وہ سامری پرست تھیں آپسمیں یہ جھگڑا ہو رہا ہے کہ شاہزادہ گوہر کلاہ وہاں تشریف
لائے سب کو تسلی و تشفی دے کر خاموش کیا کنیزوں نے پوچھا اے شاہزادہ والا قدر ملکہ نے آپ سے کیا
وصیت کی ہے شہنشاہ نے کل کیفیت بیان کر دی سب نے عرض کی کہ آجتک ملکہ کے طریقہ مذہب سے ہم لوگ
نہ آگاہ ہوئے آپ سے ضرور فرمایا ہوگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ مجھسے در بارۂ مذہب تو کچھ بھی نہیں کہا
مگر سینہ میں اُنکے لوح تھی اور لوح میں اسماے الٰہی تحریر ہیں اس وجہ سے سامری پرستی سے اُنکو نفرت
تھی سو نہیں جانتی تھیں برکت لوح سے روشن ضمیر تھیں اب نعش اُنکی صحراے بہارستان میں لیجائینگے وہیں

ایک درویش ہی اُسکو بلا کر قبر کا پتا پوچھیں گے۔ یہیں دفن کر دیجئے سب نے جلدی جلدی انتظام کیا شہزادہ
لاش لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد اُس صحرا میں پہونچ فقیر کو بلایا وہ حاضر ہوا شاہزادے نے کل کیفیت
اس سے بیان کی اُسنے قبر بتائی شاہزادے نے وہاں کی زمین کھودی تین ہاتھ کے بعد قبر نمودار ہوئی
شاہزادے نے نعش کو قبر میں اُتارا قبر کو بند کر کے اُسپر نشان بنا دیا سبزہ جما دیا بصد حسرت و یاس
وہان سے چلے تھوڑی دور آکے لوح ملاحظہ فرمائی نیت یہ تھی کہ اب کیا کرنا چاہیے نوشتہ پایا کہ ابھی
ایک جز اس لوح کا باقی ہے وہ ایک مہرہ گران بہا ہے خورشید روشندل کا شوہر جو کافر قرار دیا جاتا تھا
اور جسکے ساتھ ملکہ کی نسبت قرار پائی تھی وہ مہرہ اُسکی ران میں ہے جبتک وہ مہرہ نہ ہوگا لوح ناقص ہے
شہنشاہ بہت متردد ہوے کہ مہرہ اُسکی ران میں ہے نہیں معلوم وہ کہان ہے لوح میں دیکھا اُسکے شہر کا
پتا پایا شاہزادہ تنہا اُسطرف روانہ ہوا تھوڑی دور پر جاکے ٹھہر گئے چونکہ مسافت کشیدہ اور آفت رسیدہ
تھا اس طرز سے خورشید کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا تھا اسکا صدمہ دل کو کب چین لینے دیتا تھا ایک
چشمۂ آب نظر آیا شاہزادہ قریب اُس چشمہ کے جا بیٹھا منھ ہاتھ دھو رہا تھا کہ ایک جانب سے ابر سیاہ اُٹھا
شاہزادہ اُس ابر کو دیکھنے لگا وہ ابر قریب آکے شق ہوا دیکھا شاہزادے نے کہ ایک ساحرہ ضعیف ایک
تخت پر بیٹھی ہوئی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں بہت سے آدمی گرد ہاتھ پکڑے ہیں ہر دم قصد کرتی ہے
کہ اپنے کو ہلاک کرے لوگ جو پاس بیٹھے ہیں وہ ہاتھ پکڑ لیتے ہیں سمجھاتے ہیں اس صورت سے وہ ساحرہ
زمین پر آ پڑی قریب شہنشاہ گوہر کلاہ کے آئی روتی پیٹتی چلائی کہا اے شاہزادہ والا قدر تمنے جو کیا بہت
خوب کیا اُس ناشاد نامراد کی یونہین قضا آئی تھی منظور خدا یونہین تھا تمھاری اسمین خطا نہین ہے مگر اے
شہنشاہ اب مجھے تُسے الفت ہوگئی ہے دل میں محبت ہوگئی ہے میں بدنصیب خورشید روشندل کی دایہ
ہون اُسکا بچپن سے اسوقت تک پرورش کیا کبھی کسیطرح کا رنج نہ دیا خیر جو منظور الٰہی تھا وہ ہوا اب مین
تمھارے ساتھ ہون ساحری و جمشید پر لعنت کی تمھارے طریقہ کو اختیار کیا شاہزادہ خوش ہوا ملکہ کا
پرسا دیا پوچھا آپ کا نام کیا ہے مجھے آگاہ کیجیے دایہ نے جواب دیا کہ نام میرا معین سحر آفرین ہے یہان
سے دو کوس پر میرا باغ ہے اے شہنشاہ وہان تشریف لیچلیے دو ایک روز وہان آرام فرمایئے بعد ازان
جیسا مناسب جانیے گا ویسا کیجیے گا شاہزادہ اُسکی مہربانی دیکھکے بہت خوش ہوا کہا مجھے ابھی تکمیل لوح کرنا ہے
کیونکہ جبتک مہرہ نہ ملیگا لوح ناقص رہیگی معین سحر آفرین نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ مہرہ تو ایسے شخص کے پاس
ہے جو ہر علم و کمال میں یگانہ و مشہور آفاق ہے سحر و ساحری میں بھی یکتا ہے جرات و شوکت میں بھی بے ہمتا ہے صورت میں بھی
یکتائے جہان ہے ہر علم میں بھی طاق ہے اس تک پہونچنا دشوار ہے اگر پہونچ بھی گئے تو مقابلہ پڑیگا خوب لڑیگا اُسپر ظفر
پانا مشکل ہوگا شہنشاہ نے کہا ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ کسی نامی گرامی سے مقابلہ پڑے کوئی جری صاحب شوکت
ہمسے آکے لڑے اُسکی جرأت کی ہم داد دین وہ ہماری شجاعت کی قدر کرے معین سحر آفرین نے بہت سمجھایا
مگر شہنشاہ نے نہ مانا کہا آپ مجھے اُسکے مکان کا پتا بتلا دین مین چلا جاؤنگا انشاء اللہ دو ایک روز میں مہرہ
لیکر آؤنگا معین سحر آفرین نے جواب دیا کہ یون بہتر نہین ہے کہ آپ تنہا اُسکے ملک میں تشریف لیجائیے بلکہ
ہم ایسی تدبیر کرتے ہین کہ اُسی کو یہان بلاتے ہین شہنشاہ نے کہا جیسا آپ مناسب سمجھیے مجھے تو مقابلہ کرنے
سے کام ہے معین نے اسیوقت ایک کنیز کو طلب کیا اور ملکہ خورشید روشندل کی کیفیت اُس سے بیان

کی اور طرف مکان سہراب اختر جمال کے روانہ کی کنیز جو نامہ لیکے چلی تھوڑے عرصہ مین اسکے مکان پر آکے
پہونچی سہراب اختر جمال کو اطلاع کرائی سہراب نے اندر بلایا کنیز نے نامہ دیا سہراب اختر جمال نے
نے نامہ پڑھا قریب تھا کہ اپنے تئین ہلاک کرے لوگون نے ہاتھ پکڑ لیا سہراب کا جب گریہ موقوف ہوا تو
اُسنے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین جاکے کہدو کہ آج سب سامان سفر درست کرین ہم کل صبح کو یہان سے کوچ
کرینگے لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب نے بتعجیل تمام اسباب سفر درست کیا صبح ہوتے ہوتے سہراب اختر جمال
مع فوج بیشمار روانہ ہوا لیکن سہراب کی عجیب حالت ہی خبر مرگ ملکہ خورشید روشندل سنکر دیوانہ ہو گیا
آپ سے آپ باتین کیا کرتا ہی کبھی کہتا ہی ملکہ تم کہان جاتی ہو مین تمھارے قاتل کو قتل کرونگا تب تمھارے
دل مین رکھونگا زندہ ہو جاؤگی ایک تصویر ملکہ خورشید روشندل کے گلے مین ڈالے ہی کبھی اُس تصویر کو
دیکھتا ہی چیخین مارکے روتا ہی لوگ اگر سمجھاتے ہین تو انکو سزا دیتا ہی کہتا ہی مین ابھی ملکہ سے ہمکلام تھا
تمنے کیون مجھسے بات کی جو ملکہ عالم تشریف لیگئین لوگ مجبور ہین سب نے سمجھانا چھوڑ دیا ہی ہان
جسوقت قصد ہلاکت کرتا ہی اسوقت بہت سے آدمی ہاتھ پکڑ لیتے ہین اس صورت سے تین روز
کے بعد سہراب اختر جمال معین سحر آفرین کے باغ کے قریب پہونچا معین کو بلایا بہت رویا معین
بھی از بسکہ خورشید روشندل سے محبت رکھتی تھی اسکو بھی تاب نہ رہی خوب روئی جب گریہ موقوف
ہوا تو سہراب نے کہا ای معین سحر آفرین یہ تو بتاؤ کہ قاتل اُس نامراد کا کون ہی اور کہان ہی معین
نے جواب دیا کہ ای سہراب قاتل ملکہ کا شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ ہی اسی شہر مین کہین مقیم ہی مین
دریافت کر دونگی یہ سنا ہی وہ شخص بلا کا چلا ہی جرأت مین یکتا ہی قوت مین بھی اپنا مثل نہین رکھتا سہراب
نے کہا مجھسے کیا مقابلہ کر سکیگا بہت سے لوگ یونہین دعوے جرأت کرتے ہوے آئے جب مقابلہ ہوا
اپنی جان سے گئے اور اُسکو تو ایک قلم صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا قتل ملکہ کا مزہ چکھا دونگا بعد کو مین بھی
خود خنجر مارکے مرجاؤنگا زندہ نہ رہونگا معین سحر آفرین نے کہا اپنی جان دینے سے کیا فائدہ حاصل
ہوگا سہراب نے کہا ای معین سحر آفرین بعد ملکہ زندگی ہیچ ہی جب وہ راحت جان قلب مضطر نہ رہی تو اب
جینا بیکار ہی مگر اس سے عوض خون ملکہ لینا ضرور ہی یہ کہکے معین کو رخصت کیا اور چلتے چلتے یہ کہدیا کہ اتنی
عنایت فرمائیے گا کہ بہت جلد پتا لگائیے گا معین نے کہا مین تھوڑی دیر مین دریافت کرکے تم کو اطلاع دونگی کیا
خاموش رہونگی یہ کہکے معین تو اپنے گھر مین آئی اور شاہزادے کو ایک مکان مین لیجاکر تنہا بٹھا دیا اسباب
ضروری شاہزادے کے پاس رکھدیا اور کل کیفیت سہراب اختر جمال کی بیان کی کہا ای شاہزادۂ والا قدر
مین بھی مدد کرونگی مگر بہت ہوشیاری سے مقابلہ کیجیے گا شہنشاہ نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے خدا مالک ہی حافظ
فرمائیے گا اگر خدا نے چاہا تو میرے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے گا مہرہ مین اُس سے ضرور بدلے لونگا اسکو قتل
کرونگا یہ کہکے شاہزادے نے سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیے اور دنگل زرین پر بصد شوکت آکر بیٹھے
رخصت ہوکر آئی اور سہراب کے پاس ایک کنیز کو روانہ کیا اور یہ بھی کہدیا کہ جسوقت جی چاہے اُس سے
مقابلہ کر لو وہ ہر وقت مکان مین رہتا ہی نہین معلوم کس کے دھیان مین رہتا ہی سنتی ہون کہ ملکہ پر وہ
بھی فریفتہ تھا مگر کچھ اسباب ایسے تھے جنکی وجہ سے ملکہ کو قتل کیا بغیر قتل ملکہ چارہ نہ تھا اب بہت پچھتاتا
ہی رات دن آنسو بہاتا ہی کنیز نے یہ کل کیفیت سہراب اختر جمال سے بیان کی سہراب نے جو

جلد سنا کہ ملکہ کا قاتل ملکہ پر عاشق بھی ہوا اور غضب میں آگیا اُسی وقت اپنی جگہ سے تلوار جھپٹ کر اُٹھا تھوڑا سا سامان
ستور بھی ساتھ لیا سو دو سو افسران سپاہ بھی ساتھ ہو لیے گھوڑے پر سوار ہو کے طرف مکان شہنشاہ گوہر کلاہ
کے روانہ ہوا یہاں شہنشاہ بصد شوکت و جاہ بالاخانے پر دو تخل زرین بچھائے جلوہ گر تھے آئندہ و روندہ کی سیر
کر رہے تھے کہ دیکھا ایک طرف سے گرد اُڑی شہنشاہ اُس طرف متوجہ ہوئے جب وہ گرد شگاف ہوا شہنشاہ
نے دیکھا چند سوار قوی تن چلے آتے ہیں آگے اُنکے ایک جوان کم سن حسین مہ جبین مگر قوی تن سینہ چوڑا کمر پتلی
بازو بھرے بھرے جسم پر خوبصورتی کی طیاری سلاح جنگی جسم پر آراستہ کیے ہوئے مرکب صبا رفتار پر سوار
چلا آتا ہے شاہزادہ سمجھ گیا کہ سہراب اختر جمال یہی ہے شاہزادے نے بھی اپنا مرکب طلب کیا خادموں نے
گھوڑا حاضر کیا شہنشاہ گوہر کلاہ بھی مرکب پر سوار ہو کے اپنے مکان کے دروازے پر آ کے گھوڑے کو کاوے
پر لگایا کہ سہراب نے قریب آ کے آواز دی او جوان تو کون ہے کیا نام ہے شہنشاہ نے کہا میں شہنشاہ گوہر کلاہ
ابن بدیع الزمان عالیجاہ ہوں کا فرکسان آتا ہے وہ ہیں شوہر سہراب نے کہا او شہنشاہ تو اسقدر سنگدل و نڈر ہے
کہ تو نے ایسے حسین مہ جبین کو قتل کیا اور بادولت کا خوف نہ کیا شہنشاہ کو غصہ آیا قبضہ پر ہاتھ ڈال کے فرمایا او
بیہودہ کیا واہیات بکتا ہے اگر کچھ دعوے جرأت ہو تو لا جو حربہ رکھتا ہے سہراب نے وار نیزے کا شہنشاہ گوہر کلاہ
پر کیا شہنشاہ نے اُسکے وار کو خالی دیا پیچھے ہٹ کر خود وار کیا سہراب نے خالی دیا اسیطرح بڑی دیر تک
نیزہ بازی رہی ایک مقام پر شہنشاہ گوہر کلاہ نے نیزہ سہراب کا کاٹ کر اپنے نیزے کو آڑا کیا کہ نیزہ سہراب
کے ہاتھ سے نکل گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ چشم سہراب میں دنیا تاریک ہو گئی للکار کر کہا او شہنشاہ تو نے میرے
ہاتھ سے نیزہ نکال دیا دیکھ تو سہی کیا مزا تجھے دیتا ہوں کہ تو مان جائے شہنشاہ نے فرمایا او سہراب اب بیہودہ
نہ بک یہ معرکہ جنگ ہے یہاں زبان تیغ و سنان سے گفتگو ہوا کرتی ہے سہراب نے تلوار میان سے کھینچی شہنشاہ پر
وار کیا شہنشاہ نے اُسکے وار کو خالی دیا اُسنے وہ سر او وار کیا شہنشاہ نے چاہا کہ سپر کو چہرے کی پناہ کریں کہ گھوڑے
نے سکندری کھائی تیغ سپر تک پہونچ چکا تھا خود پر پڑا خود کو کاٹ کے دو انگل سر میں در آیا شاہزادے نے داستان
مار دیا تیغ کو بہنا کے نکل گیا لیکن زخم جو لگا تو شہنشاہ کو غصہ آیا للکار کر آواز دی او سہراب اب ایک وار مردان عالم
کا بھی قبول کر یہ کہکے اور خبردار کر کے تلوار کا وار کیا سہراب نے جھک کے سپر اُٹھائی بھلا سپر کیا روک سکتی ہے تلوار
سپر کو کاٹ کے خود میں در آئی خود کو کاٹتی ہوئی سر و سینہ کا لہو چاٹتی ہوئی قاش زین پر آ کے مرکب کو دو ٹکڑے
کر کے زمین کو بوسہ دیا لشکر سہراب میں جو مردان جری تھے اُنکی زبان سے واہ نکل گئی بعضوں نے اچھی طرح سے
شہنشاہ کو داد دی بعض سواروں نے جو مالک کو قتل ہوتے دیکھا نعرہ کر کے ٹوٹ پڑے شہنشاہ بھی بے دریغ
تیغ کرنے لگے کسی کو لاش کے قریب نہ آنے دیا لاشہ ملعون نہ اُٹھانے دیا بعض دلیر جو شجاعت کے دعوی جرأت
کے قدردان تھے وہ شہنشاہ کے شریک ہوئے جہاں اور سب فوج پڑی تھی وہاں بھی خبر پہونچی وہ لوگ بھی
آئے تا شام تلوار چلی آخر شہنشاہ کے ہاتھ سے بہت سے کافر قتل ہوئے شہنشاہ نے لوح نکالی اُسکو دیکھا
لکھا تھا کہ داہنی ران اس بے ایمان کی چاک کر کے مہرہ نکال لو شہنشاہ گوہر کلاہ نے داہنی ران چاک کی مہرہ
نکال لیا اسکو بھی ایک صحرا میں دفن کرا دیا وہ شب تو وہیں بعیش و عشرت بسر کی صبح کو شہنشاہ نے لوح دیکھی
نوشتہ پایا کہ اے شہنشاہ تمہارا طرف مرحلہ موسیقار جادو کے ہو نجاو مگر بہت بچے رہنا راہ میں بڑے بڑے سحر
اگر تمسے کیے جاینگے لوح لینے کے واسطے لوگ مکر کرینگے ہر امر میں لوح دیکھنا اپنی طبیعت سے کوئی کام کرنا نہیں لکھا تھا۔

بہت بچاؤ گے شہنشاہ کل سپاہ کو چھوڑ کے یکہ و تنہا طرف مرحلہ موسیقار جادو کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

مگر اب کچھ کیفیت دربار تاریک چہار چشم کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب لوح شہنشاہ گوہر کلاہ کو ملی اور مہرہ بھی دستیاب ہوا تو حکیم روشن قیاس نے کہا آپ کو کچھ خبر بھی ہے کیا ستم ہوگیا تاریک نے گھبرا کے کہا خیر تو ہے حکیم صاحب نے کہا لوح مع مہرے کے شہنشاہ گوہر کلاہ کے ہاتھ آگئی اور طلسم کے اکثر مرحلے فتح ہو چکے جمشید ثانی و مضراب ذی نواز وغیرہ اہل اسلام کے شریک ہوگئے ہیں اب شہنشاہ گوہر کلاہ طرف مرحلہ موسیقار جادو کے جاتا ہے اگر وہ قتل ہوگیا تو غضب ہو جائیگا اشتہار جادو کے مرحلہ کا راستہ کھل جائیگا تاریک چہار چشم یہ جملہ سنکے دنگ ہوگیا کہا اے حکیم روشن قیاس اب کیا کرنا چاہیے اور کیونکر اسکا انتظام درست ہونا چاہیے روشن قیاس نے کہا میرے نزدیک تو بہتر یہ ہے کہ کچھ ساحران نامی کو حکم ہو جائے وہ جا کر یکدم شاہزادے سے لوح لے لین جب لوح لے چکین تو شاہزادے کو بھی گرفتار کر لین جب دربار حضور مین حاضر کرین آپ فوراً اسکو قتل کر ڈالیے زندہ نہ رکھیے تاریک کو یہ بات بہت پسند آئی حکم دیا کہ ہمارے یہان دربار خاص کے آنیوالے جسقدر ساحر ہین ان سب کو بلا لاؤ خادمون نے اسیوقت سبکو اطلاع دی ساحر حاضر ہوئے تاریک نے پانچ ساحر نامی و گرامی چھانٹ لیے اور سب کو رخصت کر دیا ان پانچون ساحرون مین علامہ بن دمامہ بھی ہے اسنے جو دیکھا کہ آج مجھے باہر جانا پڑیگا جلدی سے اپنے ٹھکانے پر آئی کتاب سامری اٹھائی اپنی زیست کا حال دریافت کیا معلوم ہوا آج ساغر عمر لبریز ہے عنقریب چھلک جائیگا اسنے کتاب لا کر تاریک چہار چشم کے پیشکش کی کہ خداوند ملاحظہ فرمائین تاریک نے کہا یہ سب واہیات ہے جب سامری و جمشید کی خدائی منسوخ ہو تو لکھا ہوا انکا کیسے سچ جا قدرت نے تیری عمر پانچ سو برس کی تقدیر کی اب تجھے کوئی نہین ہلاک کر سکتا ہے پانچسو برس کے بعد پھر قدرت زیادہ خوش ہونگے تو دس ہزار برس کی تقدیر کر دینگے علامہ نے کہا قدرت ایسا نہ کیجیے گا کہ تقدیر پوری کی ہو یا پھر پلٹ دیجیے تاریک نے کہا جا اب تیری تقدیر بہت مستحکم ہے تو مین لکھے دیتا نہ تقدیر مین کوئی نقص واقع ہوگا علامہ کو جب یقین آیا تو مجبور ہو کے ان پانچون ساحرون کے ہمراہ برائے تلاش شہنشاہ گوہر کلاہ روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا مگر اب کیفیت لشکر اسلام بیان کیجاتی ہے کہ جب شاہزادہ گوہر کلاہ کو جمشید ثانی نے اس آفت سے بچایا اور اپنے کو خدمت صاحبقران مین پہونچایا تو کل کیفیت شاہزادے کی بیان کی امیر نے دعاے خیر شہنشاہ گوہر کلاہ کو یاد فرمایا مگر جب کئی روز گذر گئے تو جمشید ثانی سے صاحبقران نے فرمایا کہ اے جمشید کئی روز گذر گئے کچھ احوال شہنشاہ گوہر کلاہ کا نہ معلوم ہوا اگر تم اتنی تکلیف کرو کہ برائے خبر چلے جاؤ اور مفصل خبر سناؤ تو جمعیت خاطر ہو جمشید نے کہا غلام ابھی جاتا ہے مفصل خبر لاتا ہے قضاے کار اسوقت خواجہ بھی موجود تھے خواجہ نے کہا اے جمشید ثانی ہمنے اس طلسم کی سیر نہین کی ہے اگر تم ہمکو بھی ساتھ لیچلو تو ہم بھی اس طلسم کی سیر کر لین جمشید نے کہا خواجہ طلسم کا مقدمہ ہے سب اپنے دشمن ہین اگر کوئی آپکو کسیطرح کا گزند پہونچائے تو کیا ہو خواجہ نے کہا مین سرحد طلسم پر پہونچکر ٹھیر رہونگا مضراب ذی نواز نے کہا کیا حرج ہے خواجہ کو بھی لیچلین تھوڑی دیر ٹھہر لیے تو چلے آئینگے جمشید نے بہت منع کیا مگر خواجہ نے نہ مانا مع مضراب ذی نواز و خواجہ عمرو ثانی و جمشید برائے خبر شہنشاہ روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لعل بن مرجان عیار کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو ملکہ صبح سحر نگاہ کو رہا کر کے روانہ ہوا تو پھرتا گھومتا صحرا کی خاک چھانتا تھک کے ایک درخت سے

نیچے جا بیٹھ گیا دیکھا سامنے سے کچھ لوگ آتے جاتے ہین لعل وہان سے اُٹھا اور اُن لوگون کے ساتھ ہو لیا وہ سب
لوگ ایک خیمے کے قریب آئے لعل نے دیکھا خیمے مین بڑی تیاری ہی بہت سے خادم جمع ہین گرد اُس بارگاہ
کے بہت سے خیمے استادہ ہین معلوم ہوتا ہی کہ ایک لشکر مختصر سا یہان اترا ہی لعل بن مرجان نے لوگون سے
دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ لوگ برائے گرفتاری شہنشاہ گوہر کلاہ تاریاب جہار چشم کے بھیجے ہوئے جلد
ہین لعل نے خیال کیا کہ اگر یہ لوگ آقا تک پہونچ جائینگے تو قباحت ہی بہتر ہوگا کہ اُن سب کو اگر بن پڑے تو
یہین قتل کرو یہ خیال کرکے لعل بن مرجان نے ایک چوبدار کو الگ بلایا اُسکو بیہوش کرکے آپ اُسکی صورت
بنکر اندر بارگاہ کے آیا دیکھا چار ساحر اور ایک ساحرہ بیٹھے ہوئے کچھ باتین کر رہے ہین جب لعل بن مرجان
قریب آیا تو اُسنے سنا کہ وہ ساحرہ اُن سب سے کہہ رہی ہی کہ خداوند اگر آج میری تقدیر پانچ سو برس کی نہ کرتے تو
مین مرکر باہر نکلتی کیونکہ آج مین نے کتاب سامری مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ آج ایام زندگی پورے ہو کے ساغر
عمر بھر جاتا عنقریب چھلکے گا اور آج ہی شہنشاہ تک پہونچنا ضرور ہی گو خداوند تقدیر بہت مستحکم کر چکے ہین مگر مجھے
خوف آتا ہی کہین ایسا نہو خداوند نے میری خوشی سے کہدیا ہو کہ ہمنے تیری پانچسو برس کی تقدیر کی لعل بن مرجان
نے جو یہ تقریر سنی بصورت چوبدار تو کھڑا تھا بڑھکے عرض کی حضور جب خداوند نے تقدیر کی تو اب آپ کو شک
لانا خلاف ہی کیونکہ خداوند کبھی کسی سے جھوٹ نہین بولتے ہین آپ یقین کرین اور شوق سے برائے
گرفتاری شہنشاہ جائین اور اُنکو گرفتار کرکے لائین علامہ بسکہ عیارون سے خوف کھائے ہوئے ہی کسیقدر انداز
بھی عیارون کے پہچان گئی ہی اُسکو کچھ شک جو ہوا فوراً سحر کیا لعل بن مرجان کے چہرے سے رنگ وروغن
عیاری کا اُڑ گیا اصلی صورت نکل آئی علامہ نے دیکھکر کہا ممکن نہین کہ عیارون کا کوئی ذکر کرے اور یہ لوگ وہان
موجود ہون لعل نے چاہا بھاگ کے نکل جاؤن علامہ نے سحر کیا کہ زمین نے اسکے پاؤن پکڑ لیے ایک آدمی کو
اُسنے بلایا اور لعل بن مرجان کی مشکین باندھنے کا حکم دیا اُسنے فوراً لعل کی مشکین باندھ لین علامہ نے کہا
تو کون ہی لعل نے کہا مین ایک مرد مسافر ہون یہان جاتا تھا لشکر کو دیکھا ٹھہر گیا علامہ نے کہا اگر ذرا بھی
خلاف کہیگا تو ابھی تجھے جلا دونگی اگر تو نہ بتائیگا مین اپنے سحر سے دریافت کر لونگی لعل نے دیکھا کہ اب حال
تو کھل ہی گیا پوشیدہ کرنا بیکار ہی کل کیفیت بیان کر دی علامہ نے سب کیفیت سنکر لعل کو تو اُسی ساحر کے
حوالے کیا جسنے مشکین باندھی تھین اُسنے لیجا کر لعل کو ایک خیمے مین قید کیا علامہ نے سب کو بلایا مشورہ ملا کر
لشکر لیکے اُسیوقت وہان سے روانہ ہوئی راہ مین علامہ نے کہا کہ بہتر ہوگا اگر لعل بن مرجان کی صورت بنکر
قریب رہین اور لوح لین سب نے کہا بہت بہتر ہی ایک ساحر کو علامہ نے سحر سے لعل بن مرجان کی صورت
بنایا اور اپنے ہمراہ لیا سحر سے کل کیفیت دریافت کی حال معلوم ہوا کہ شاہزادہ فلان مقام پر پڑا ہوا ہے ہوئے
اُسی مقام پر آکے سب لوگ پہونچے علامہ نے کہا تم لوگ اب شاہزادے کو تلاش کرو ہم لوگ تو ایک گوشے
مین پوشیدہ ہوتے ہین مگر ہمصورت لعل کو شاہزادے کے قریب بھیجو یہ جاکر جو مناسب گفتگو ہو وہ کرے مدعا
یہ ہی کہ لوح لے لے سب ایک گوشے مین پوشیدہ ہوئے ہمصورت لعل کو روانہ کیا کہا جہان شاہزادہ ملجائے
لوح لے لینا پھر ہم لوگ آکر اُسکو گرفتار کر لینگے یہ سنتے وہ تو تلاش مین شہنشاہ گوہر کلاہ کے روانہ ہوا یہ لوگ یہین ٹھہرے
ہمصورت لعل تلاش کرتا ہوا قریب ایک چشمے کے پہونچا دیکھا اُس چشمے پر شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ رونق افروز
ہین ہمصورت لعل بن مرجان سامنے آیا جھک کے شاہزادے کو سلام کیا شہنشاہ نے جانا کہ لعل بن مرجان

کو پایا اُٹھ کے اپنے گلے سے لگا لیا اور محبت سے کہا ای لعل بن مرجان تم کہان تھے لعل نقلی نے عرض کی حضور مجھے بڑی بڑی جفائین اُٹھانی پڑین خیر شکر ہے کہ آج حضور تک پہونچا راہ مین خبر پائی تھی کہ حضور نے بفضل ایزدی لوح طلسمی مع مہرے کے پائی اور علاوہ اسکے اور تحفہ جات بھی حاصل ہوئے شاہزادے نے کہا ای لعل خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا لوح بھی حاصل ہوئی مہرہ بھی ملا دیو ہفت زبان سے ایک بازوبند سلیمانی بھی پایا اب انشاء اللہ بہت جلد طلسم کو فتح کرتا ہون لعل نے عرض کی ای شہنشاہ مین مشتاق ہون کہ لوح دیکھون اور بازوبند اور مہرے کی بھی زیارت کرون شہنشاہ نے لوح گلے سے اُتاری مہرہ کمر سے نکالا بازوبند ڈنڈ سے کھول کے لعل نقلی کے حوالے کیا اتنے سب چیزین شاہزادے سے لیکر کہا ای کاسے نامدار سامنے سے یہ ساحر کیون آتے ہین شہنشاہ تو اُسطرف متوجہ ہوئے اور لعل نقلی سحر کرکے بلند ہوا تھوڑی دور پر جاکے نعرہ کیا باش او طلسم کشا منم مکار سحر ساز جادو ملازم خداوند تاریک چار چشم شاہزادے نے چاہا تیر ماردن مگر مکار سحر ساز بلند ہو چکا تھا بہت سے تیر شاہزادے نے لگائے مگر اسنے پٹ گے سحر کیا کہ سب تیر چلکر گر جاتے یہ تو لوح لیکر روانہ ہوا مگر ایک آواز اسنے دی کہ ای ملکہ علامہ مین دو مامہ مین نے لوح شہنشاہ سے لے لی ہے اب تم اسکو یہان نہ چھوڑ نا گرفتار کرکے لیجانا علامہ نے جو یہ آواز سنی اسیوقت مع سب ساحرون کے آکر شاہزادے کے سامنے کھڑی ہوئی کہا کیون او طلسم کشا اب تیری کیا کیفیت کیجاتی ہے اسیر ہوگا یا حکم قتل دیا جائیگا طلسم کشائی کا دعوے کرنے کی سزا پائیگا شہنشاہ نے ہر چند چاہا کہ اس پر بھی کو تیر مارین مگر اسنے سحر کیا شاہزادے کے ہاتھ سے کمان چھوٹ گئی لوکھڑا کر زمین پر گرے علامہ بڑھی کہ مین اُٹھا لون کہ آسمان سے نعرہ ہوا باش او علامہ منم مضراب ذوالنوار یہ کہکے مضراب نے ذرا کھینچا علامہ کے ہمراہ جو ساحر تھے وہ تو بیہوش ہوئے مگر علامہ نے چند دانے داش کے اُسکیطرف پھینکے کہ زمین بند ہو گئی مضراب گھبرایا علامہ نے بڑھکے ایک گولا مارا کہ برق گری مضراب کے دو ٹکڑے ہوئے جمشید نے جو یہ کیفیت دیکھی گولا لیکر بڑھا سحر کی طرف ہرا ہیان علامہ ادہ علامہ کے پھینکا گولہ جو پھٹا تو ہمراہیان علامہ کے سر کٹ کے زمین پر گر پڑے علامہ نے اسپر گولہ مارا جمشید نے گولے کو روک کے کچھ تھوڑی سی خاک طرف علامہ کے پھینک ماری قریب تھا کہ علامہ لڑکھڑا کر گرے مگر ساحرہ زبردست تھی اسنے سنبھل کے سحر جو کیا جمشید ساحر بیہوش ہو گیا علامہ چاہتی تھی کہ مین بڑھ کے سر جمشید کا کاٹ لون کہ ایک آواز قریب کی معلوم ہوئی کہ ملکہ ذرا صبر کیجیے یہ فرمان خداوند لیجیے علامہ نے مڑکے دیکھا ایک ساحر سیہ فام ایک نامہ ہاتھ مین لیے ہوے روتا چلا آتا ہے علامہ نے ہاتھ روکا ساحر نے آکر نامہ دیا علامہ نے جیسے ہی لفافہ کو چاک کیا کہ نامہ مین سے کچھ پیا کچھ خاک اڑی علامہ چھینک لیکر بیہوش ہوئی نعرہ ہوا کہ منم عمرو ثانی خنجر کھینچ کے جا پڑے گلے پر خنجر پھیر اُسکو سرتن سے جدا کیا سمجھے کہ یہ زمین تہ ہو تمام لباس اسکا خواجہ نے اُتار لیا اور اُسکے جسم مین خواجہ نے آگ لگا دی تھوڑی دیر مین جلکر خاک سیاہ ہو گئی آواز آئی کشتی مرا نام من علامہ جادو بود افسوس مردم و جا نماندیم و بمطلب خود نرسیدیم اسکے مرتے ہی جمشید کو بھی ہوش آیا خواجہ کی بہت کچھ مدح و ثنائی شہنشاہ کو بھی ہوش آیا خواجہ نے جمشید سے کہا کہ اب چلنا ہے سب ہی جمشید نے خواجہ کی کمر مین پنجہ دیا شہنشاہ سے رخصت ہوا کہا آپ کو خدا کے حوالے کیا یہ کہکے بلند ہوا تھوڑی دیر مین لشکر صاحبقران مین آکے پہونچا کل کیفیت بیان کی امیر نے عمرو کی بہت تعریف کی لیکن وہ ساحر کہ جو لوح لیکر چلا تھا راہ مین اسکو مکان موسیقار جادو کا ملا جی مین آیا تھوڑی دیر یہان ٹھہر جاؤن دم لے لون شاید لشکر سے جو ستین وہ لوگ بھی قید شہنشاہ لیکر آجائین

تو ہمراہ چلیں یہ سوچکر مائل بہ نیستی ہوا تھوڑی دیر میں باغ موسیقار میں آکے پہونچا موسیقار جادو کو سلام
کیا موسیقار نے کہا اے مکار سحر ساز کہاں سے آتے ہو مکار نے عرض کی حضور کو خبر نہیں طلسم کشا لوح طلسمی پا گیا
گیا تھا پچھلے مرحلہ پر دوم مرحلہ فتح کرکے آتا تھا میں اُس سے لوح طلسمی اور مہرہ طلسم اور بازو بند سلیمانی جو اُسکو
دیو حقیقت زبان نے دیا تھا فریب دیکے لے آیا ہوں اب اُسکو لوگ قید کرکے لاتے ہونگے موسیقار یہ خبر سنکر بہت
حیران ہوا کہا اے مکار مجکو اسوقت تمہاری زبانی یہ کیفیت معلوم ہوئی تمنے واقعی بہت بڑا کام کیا مکار کی بہت
خاطر کی جب مکار کو وہاں بیٹھے بیٹھے بہت عرصہ ہوا تو گھبرا گیا کہا اے موسیقار جادو ابھی تک طلسم کشا کو لوگ
قید کرکے نہیں لائے کیا باعث ہے موسیقار نے کہا شاید دوسری راہ سے چلے گئے ہونگے مکار سحر ساز
نے کہا سوائے اس راہ سے اور کسیطرف نہیں جا سکینگے کیونکہ میرا خیال اُنکو ضرور ہوگا اور سے بھی سب ضرور
ملینگے ذرا کسی آدمی کو روانہ کرو کیفیت کچھ معلوم ہو موسیقار نے ایک ساحر کو اُسیوقت روانہ کیا کہ جاکر خبر
لاؤ کہ وہ لوگ وہاں کیا کر رہے ہیں وہ ساحر فوراً حکم پاکر روانہ ہوا جس صحرا کا پتہ مکار سحر ساز جادو
نے دیا تھا اُس صحرا میں جو آیا تو دیکھا چند لاشیں پڑی ہیں ایک طرف ڈھیر راکھ کا پڑا ہوا ہے ساحر وہاں سے
روتا پیٹتا پاس موسیقار جادو کے آیا عرض کی اے شہنشاہ بڑا غضب ہوا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا نے سب کو
قتل کیا آپ جان بچا کر کسی طرف کو نکل گیا موسیقار نے یہ کیفیت جو سنی ہوش اُڑ گئے چند ملازموں کو بلاکر حکم دیا
کہ اسیوقت تمام اس طلسم میں اس امر کی خبر کر دو کہ طلسم کشا اتنے آدمیوں کو مار کر کسی طرف نکل گیا جہاں جائے
قتل کیا جائے یا گرفتار کرکے ہمارے پاس بھیج دیں اور مکار سحر ساز سے کہا کہ اے مکار لاؤ لوح طلسمی اب مجکو
دیدو ایسا نہو کہ تمسے طلسم کشا سے مقابلہ پڑ جائے اور وہ پھر لوح طلسمی وغیرہ تمسے چھین لے تو پھر اسکا ملنا
بہت دشوار ہوگا مکار کی بھی سمجھ میں یہ بات آگئی اسنے جلدی سے لوح طلسمی و مہرہ و بازو بند سلیمانی موسیقار
کے حوالے کیا موسیقار نے اپنی جھولی میں رکھا اور اُسیوقت سب اہل دربار کو طلب کیا جب سب لوگ جمع ہوئے تو موسیقار
نے کہا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو طلسم کشا کو بگرفتار کرکے لائے جو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا یہ سنکر ہمین سرخ چشم
جادو کہ ساحرہ بھی زبردست ہوا و بلائی مکار ہے اپنے مقام سے اُٹھی اور کہا میں طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤنگی اسیقدر
تمام بکر میں بیٹھی ناؤنگی موسیقار جادو نے اُسکو اُسیوقت خلعت دیکر رخصت کیا ہمین سرخ چشم چلی

مگر اب حال شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ کا بیان کیا جاتا ہے

بعد قتل علامہ وغیرہ وہاں سے چلے تو اُس مقام پر آکے پہنچے جہاں اُس نازنین نے لوحدار کو دفن کیا
تھا شہنشاہ نے جو قبر اُس نازنین کی دیکھی ضبط کا یارا نہ رہا آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے قبر کے پاس بیٹھ کے رونے
لگے غم سے جان کھونے لگے بحسرت و افسوس فرماتے تھے کہ جسکے واسطے میں نے یہ امر گوارا کیا کہ اس نازنین کو
قتل کیا وہ چیز بھی میرے پاس نہ رہی افسوس میں نے ناحق اسکو قتل کیا اگر یہ زندہ رہتی میرے نام پر جان دیتی
شاہزادہ تو بحسرت و افسوس یہ فرما رہا تھا کہ دیکھا ایک ضعیفہ بال کھولے ہوئے چادر سر سے ڈھلکے ہوئے
آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے سر پیٹتی ہوئی چلی آتی ہے شاہزادے نے جو اسکو دیکھا قبر پر سے
اُٹھ کھڑا ہوا وہ ضعیفہ قبر پر آکے گر پڑی گریہ و زاری کرنے لگی شاہزادے نے جو اسکو حال خراب سے دیکھا قریب جاکر
ہاتھ پکڑ لیے کہا اے ضعیفہ اب آہ و فغان سے کیا ہوتا ہے صبر کرو جو ہونا تھا وہ ہوا تمسے ملکہ خورشید سے کیا
واسطہ تھا ضعیفہ نے کہا کہ ملکہ خورشید مہ شمائل میری نواسی تھی اسکی ماں نے بہت صغر سنی میں انتقال

کیا تھا مین نے جب سے اسکو پالا تھا اسے اٹھارہ سال کی محنت کسی ظالم نے برباد کر دی نہین معلوم وہ کون
سنگر تھا جسکو اسکی جوانی پر رحم نہ آیا شاہزادے نے فرمایا ای ضعیفہ یہ میری خطا ہے مجھے جو تیرے مزاج مین آئے
سزا دے افسوس ہے کہ مین نے بے سمجھے اُسکو قتل کیا اور یہ لوح میرے پاس بھی نہ رہی جو تسکین ہوتی ایسے محبوب
لاثانی کو قتل بھی کیا اور پھر مراد دل حاصل نہ ہوئی ای ضعیفہ بہتر ہے کہ تو اُسکے عوض مین مجھے قتل کر تیرا دل ٹھنڈا ہو
اس ضعیفہ نے کہا ای شاہزادۂ والاقدر اسکے قتل ہونے سے مجھے کیا خوشی ہوئی جو آپکے دشمنون کو بھی قتل کر دون
مین اب بجاے اسکے آپکو تصور کرتی ہون جب دل بیقرار ہوگا آپ کی صورت دیکھ لونگی شاہزادے نے کہا ای ضعیفہ
تیرے دل کو تو یون صبر آجائیگا جب مجھے اُسکی یاد آئیگی تو مین کیونکر تسکین دل کرونگا کسے دیکھونگا ضعیفہ نے
کہا ای شہنشاہ یہ امر تو ناممکن ہے اب اس گفتگو کو جانے دیجیے یہ فرمایے کہ لوح طلسمی کیا ہوئی شاہزادے نے کل
کیفیت لوح کی بیان کی اُس ضعیفہ نے کہا اب آپ ہمارے ہمراہ تشریف لیچلیے ہم آپ کو موسیقار جادو کے پاس
لیچلین وہ مالک مرحلہ ہے تاریک چارچشم سے آزردہ ہے وہ آپکی دستگیری کریگا لوح طلسمی لا دیگا اب آپ
فاتح طلسم کیجیے شاہزادے نے کہا ای ضعیفہ اگر ایسا ہو تو مین موسیقار جادو کو بعد فتح طلسم بادشاہ طلسم بناؤن
بڑا مرتبہ کرون اُس ضعیفہ نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے شاہزادہ راضی ہو ضعیفہ کے ہمراہ چلا پیشتر پہنچے
مکان پر آئی اسکی ایک بیٹی ہے ملکہ نرگس شوخ چشم اسنے جو شاہزادے کو دیکھا کہا ای مادر مہربان یہ کون ہین اسے
جواب دیا کہ یہ بھی ایک میرے فرزند ہین اور تنہائی مین جاکے کہا کہ یہی طلسم کشا ہے اسنے لوح لے لی تھی مگر لوح تو
مکار سحر ساز جادو اس سے دھوکا دیکر لیگیا اور لوگون نے اسکو بھی گرفتار کرنا چاہا تھا مگر نہین معلوم اسنے
کیونکر اُن سب ساحران نامی کو قتل کیا یہ خبر جو موسیقار جادو کو ہوئی اُسنے کہا جو طلسم کشا کو گرفتار کر کے
لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا مین نے اقرار کیا اسے دھوکا دیکر گرفتار کر لائی ہون اب صبح کو موسیقار جادو کے
پاس لیجاؤنگی وہ اسے زندہ نہ چھوڑیگا فورا قتل کر ڈالیگا نرگس شوخ چشم کو اسکی تقریر سُنکے بہت صدمہ ہوا
اور حال پر شہنشاہ کے رحم آیا مگر بخوف کچھ کہہ نہ سکی دل مین بات لیے رہی خیال کیا اگر اسوقت کچھ زبان سے نکالتی
ہون تو نہین معلوم یہ کیا خیال کرے بروقت قتل اسکی جان بچاؤنگی برائے مدد ضرور جاؤنگی بہمن سخ چشم نے
شب بھر تو شاہزادے کو اپنے یہان رکھا بہت خاطر کی صبح کو اپنے ہمراہ لیکر پاس موسیقار جادو کے روانہ
ہوئی جب دربار مین پہنچی موسیقار جادو کو پہلے الگ بلایا جسطرح لائی تھی سب کیفیت بیان کر دی اُسنے
بھی کہا کہ پہلے بہت خاطر کیجے گا جب اچھی طرح گرفتار دام مکر ہوے تب اسے سحر کرکے بیکار کر دیجیے گا موسیقار نے
اسکو بہت کچھ انعام دیا تعریف کی وہان سے آکے شاہزادے کو ایک دنگل زرین پر بٹھایا کہا ای شہنشاہ گردون کلاہ
اپنا ارادہ ظاہر کیجیے ہمکو بھی اس راز سے ماہر کیجیے شہنشاہ نے فرمایا ای موسیقار جادو اگر تم لوح طلسمی لا دوگے
اور تمھارے ذریعے سے سب تحفہ جات مجھے دستیاب ہو جاینگے تو بعد فتح طلسم یقین بادشاہ بناؤنگا موسیقار نے
کہا ای شہنشاہ اب بھی یقین ہوس طلسم کشائی باقی ہے بس لیے کلمات واہیات زبان سے نکالتے ہین تمکو قتل کرونگا تم
نے ستم کیا اُن ساحرون کو قتل کیا جنکا مثل و نظیر ممکن نہین اب میرے ہاتھ سے بچکے کہان جاؤگے اپنے کیے کی سزا
پاؤگے شہنشاہ نے جو یہ گفتگو سُنی اپنے مقام سے تیغ کھینچکے اُٹھنا چاہا مگر اُٹھ نسکے دنگل مین پاؤن لپٹ گئے
شہنشاہ دانت پیسکر رہ گئے موسیقار نے ایک ساحر کو بلایا حکم دیا کہ اس جوان کے ہتھکڑیان بیڑیان پہنا دو لیجا کر
قید کر دو مین اسے زندہ نہ چھوڑونگا دو یا ایک روز کے عوض مین قتل کرونگا اس ساحر نے شہنشاہ کے ہتھکڑیان بیڑیان

پہنچائیں قید خانے میں لیجا کر قید کیا یہاں موسیقار نے محفل عیش و نشاط برپا کی مطربان خوش گلو طلب ہوئے ساقیان
حسین عذار حاضر محفل ہوئے جام شراب گردش میں آیا ایک نازنین نے محفل میں آ کر یہ غزل شروع کی اور اسطرح گانے لگی غزل

ادھر خورشید تغافل کش غیر دیکھن نہ یار ہوں
اسی دل میں رہا کہ حسرت نگاہ کا جھگڑا برسوں
مرے پاس آکے بیٹھے ہو تو غیروں کے بلانے سے
وہ شبنم ہوگئی اور خاک اڑائیگی صبا برسوں
مکان تنگ میں تڑپا کریگا کب تلک آخر
ہم ہیں بنا ملکے خاک و آتش و آب ہوا برسوں
ہوم رغبت جورت صاف اپنا آپ نظر دیکھا
زمین پر بیٹھے ہم دیکھا کیے ہیں آشنا برسوں
وہیں جایا کرینگے اسکے کوچے میں جو ہم وحشی
کرین صاحب ای صورت کے ایسی ہی جفا برسوں

ادھر تنہائی فرقت میں رہا کیا برسوں
ہمارا خونِ کی بھی ہمیں کچھ حسرت ضروری ہے
اسیدم اٹھنے وہ قفس ہے میں سو کیا برسوں
گیا جب غیر کے گھر وہ ستمگر سیب مرتے ہی
پر ہیں گذرے مجھے ای طائر قبلہ نما برسوں
کیسے عشق میں تنگ کے ہیں نے جان تو دینی
تو مثل آئینہ وہ شوخ خود حیران رہا برسوں
عجائب لطف دانائی و نادانی نے دکھلایا
دو کانون کیطرح سے بند ہوکا ماستا برسوں
پر لسے فاتحہ اور غریبانیں بہت ڈھونڈھا

ہی سر میں رہا سودا اسکی زلف کا برسوں
نہ دیکھی رنگ آگر خالی نگاہ کے حنا برسوں
جو مجھ بلبل کو بھی صیاد لیجائیگا گلشن سے
تو دنگی طرح سے لاشہ مرا تڑپا کیا برسوں
چمن بنشانیں میں رہا کیا جمع اضداد اسکی قدرت سے
مگر بزم حسینان میں مرا چرچا رہا برسوں
رہا ہو اشتیاق اسکی سواری کے نکلنے کا
دعا دیتے رہے ہم اسکو وہ کوسا کیا برسوں
گلے مل کے پیچھے چٹکیاں دیں ہیں ساتھی ہوں
نہ پایا آبرو کی قبر کا اسنے پتا برسوں

تھوڑی دیر یہ صحبت رہی بزم عیش و عشرت رہی آخر موسیقار جادو نے محفل کو برخاست کیا خاص خاص لوگوں کو روک لیا آخر میں یہ بات ظاہر کی کہ اب طلسم کشا کو کیا کرنا چاہیے میرا ارادہ تو یہ ہے کہ طلسم کشا کو قتل کروں زندہ نہ رکھوں ایسا نہو کہ اسکی ذات سے اور کوئی فساد پھیلے سب نے کہا اگر آپ طلسم کشا کو قتل کیجیے گا تو طلسم میں کوئی آفت ضرور پیدا ہوگی بلکہ بعض واقف کاروں کا تو یہ قول ہے کہ اگر طلسم کے اندر خون طلسم کشا گریگا تو طلسم میں آگ لگجائیگی سارا طلسم جل جائیگا کوئی زندہ نہ بچیگا موسیقار نے جواب دیا کہ ہم طلسم کشا کو نہ طلسم سے باہر لے جا کر قتل کرینگے سب نے کہا یہ بات تو بھی اور گر بانیان طلسم نے ایک قید مقرر کردی کہ جب طلسم کشا گرفتار ہو دو سال قید رہے جب دو برس گذر جائیں پھر اختیار ہے چاہے اسکو قتل کرے خواہ رہا کرے وہ اگر اس میعاد مقررہ کے اندر طلسم کشا قتل ہوگا تو اچھا نہوگا موسیقار جادو نے کہا اب قتل طلسم کشا کی رائے کسی ایسے شخص سے لیجائے جو واقف کار طلسم بھی ہو اور علم سحر وغیرہ میں اچھی طرح دخل رکھتا ہو سب نے یہ رائے دی کہ حضور اسکے واسطے جوگی چھپال سے بڑھکر کوئی شخص نظر نہیں آتا وہی اس امر میں رائے دیگا جو فائدے کی بات ہوگی وہ کہیگا موسیقار جادو نے کہا وہ بھی یہ بات مجھے بھی پسند آئی صبح کو ایک شخص جائے میری طرف سے جوگی صاحب کو سلام کہے اور اپنے ہمراہ میرے پاس لے آئے وہ شب تو ویسی ہی باتوں میں بسر ہوگئی جب صبح ہوئی تو ایک ساحر کو موسیقار نے جوگی چھپال کے پاس روانہ کیا اسکو سمجھا دیا کہ بہت ادب سے جوگی صاحب سے باتیں کرنا میرا پیام دینا اپنے ہمراہ یہاں لے آنا وہ ساحر رخصت ہو کر چلا اسکو تو راہ میں چھوڑیے

اب کیفیت لعل بن مرجان کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب بعد قتل علامہ وغیرہ سب نے قید سے رہائی پائی تو سب یقین ہوا کہ شاہزادے نے سب کو قتل کیا یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں ہوگا تلاش کرتا ہوا شاہزادے کو چلا اتفاق سے شہنشاہ ادھر چلے گئے اور لعل بن مرجان ادھر چلا گیا کئی روز تباہ رہا تھک کے ایک درخت کے سائے میں بیٹھا سامنے ایک چشمہ آب تھا دیکھا اس چشمہ آب پر ایک ساحر نے آکے پانی پیا اور سحر کرکے بلند ہوگیا لعل نے چاہا کہ اسے کسی ترکیب سے بیہوش کروں یا اسکی کیفیت دریافت کروں کہ یہ کہاں جاتا ہے مگر وہ نہ ٹھہرا ایک طرف اڑ کر چلا گیا جسطرف یہ گیا تھا اسیطرف لعل بھی روانہ ہوا تھوڑا راستہ

جا کر کے دیکھا کہ وہی ساحر پیادہ پا چلا جاتا ہے لعل نے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی اُسکے برابر آیا پوچھا کیون بھائی
ساحر تم کون ہو کہان جاتے ہو اُس ساحر نے جواب دیا کہ مین موسیقار جادو کا ملازم ہون جوگی جیپال کے
پاس جاتا ہون مجھے موسیقار جادو نے بھیجا ہے جوگی صاحب کو بلایا ہے طلسم کشا کے قتل کرنیکی صلاح پوچھینگے لعل نے
پوچھا طلسم کشا کون ساحر نے جواب دیا کہ ایک خدا پرست ہے اُسنے قصد طلسم کشائی کیا تھا موسیقار جادو نے اُسکو
گرفتار کیا ہے قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا لوگون نے کہا کہ اگر آپ اسکو قتل کیجیے گا تو طلسم مین آگ لگجائیگی موسیقار جادو
کی راے ہوئی کہ ہم اُسکو حد طلسم کے باہر لیجا کر قتل کرینگے سب نے کہا تو بھی خرابی درپیش ہے کیونکہ بانیان طلسم نے
ایک میعاد مقرر کی ہے کہ جو کوئی ارادہ طلسم کشائی کرکے آئے اور وہ گرفتار ہوجائے تو اسکو دو برس قید رکھین
جب دو سال گذر جائین تب قتل کرین اسکی صلاح کیواسطے موسیقار جادو نے جوگی جیپال کو بلایا ہے کیونکہ
اُنکو طلسم کشا کا زندہ رکھنا منظور نہین ہے لعل نے جو یہ کیفیت سُنی بیتاب ہوگیا کہا بھائی ہوگا اور ذکر کرو یہ تو مجھے
لوگون کی باتین جیتا رہین تعین اسمین کیا دخل ہے ارادہ لعل کا یہ ہوا کہ اسکو بیہوش کرکے قتل کرے اور آپ اسکی
صورت بنکر جوگی کے پاس پہونچے اُسکو عیاری کرکے قتل کرے جوگی جیپال کی صورت بنکر موسیقار جادو
تک پہونچے اُسکو قتل کرکے شاہزادے کو رہا کرے لیکن وہ ساحر قریب جیپال کے مکان کے پہونچ گیا تھا
لعل سے کہنے لگا کہ بھائی تم اس باغ مین جا ٹھیرو مین جہان جاتا ہون جاؤ لعل نے بہت سی باتین کرکے اسکو
ٹھیرانا چاہا مگر یہ ٹھیرا باغ کے اندر چلا گیا لعل کو بہت افسوس ہوا کہ اسکو کیون جانے دیا مگر مجبور تھا وہان اُس ساحر
نے جوگی جیپال کو جا کر سلام کیا کہا آپ کو ہمارے مالک نے سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ ہمنے طلسم کشا کو گرفتار کیا
ہے زندہ رہنا اُسکا ہمارے نزدیک بہتر نہین ہے اگر قتل کرتے ہین تو طلسم پر آفت آتی ہے کیونکہ اندر طلسم کے خون طلسم کشا
طلسم کو جلا دیگا اور اگر حد سے باہر لیجا کر قتل کرین تو میعاد پوری نہین ہوئی ہے بانیان طلسم نے دو برس مقرر کیے ہین
لہذا آپکو تکلیف ہوگی تشریف لیچلیے جو مناسب ہو وہ صلاح دیجیے اور جشن فتح طلسم کشا مین شریک ہوجیے جوگی
جیپال نے کہا مین ضرور آؤنگا اور جشن مین شریک ہونگا لیکن راے دینا میرا کام نہین ہے اسکو وہ خود بخوبی سمجھ سکتے
ہین مین انکی خاطر سے چلا آؤنگا میری طرف سے بھی سلام کہنا کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا سارے طلسم مین خوب نام کیا
یہ کہکے اُس ساحر کو رخصت کیا جوگی نے اپنے چیلون کو بلایا سب سے یہ حال بیان کیا چیلے باتین کررہے تھے کہ یکبارگی باغ
سے رونیکی آواز آئی جوگی حیران ہوکے چارون طرف دیکھنے لگا دیکھا دریچہ کے جانب سے ایک نازنین مہ جبین غمگین
روتی ہوئی چلی آتی ہے جوگی نے جو اُسکا حال جہان آباد دیکھا طبیعت کو اچھا معلوم ہوا چیلون سے کہا اس نازنین
کو یہان لاؤ نہین معلوم پھر کیا مصیبت پڑی جو اسقدر بیتاب ہے چیلے گرو کا حکم پاکر اُٹھے اُس نازنین کے پاس آئے
کہا اے نیکبخت تجھے ہمارے مرشد نے طلب فرمایا ہے چل جو تیری حاجت ہوگی وہ بر آئیگی نازنین نے جواب دیا کہ مین
خود مرشد صاحب کی خدمت مین حاضر ہوتی ہون چلکر کچھ عرض حال کرونگی اگر اجازت دینگے تو شب و روز انھین
کی خدمت مین رہا کرونگی چیلے اُس نازنین سے باتین کرتے ہوئے جوگی کے پاس آئے نازنین نے جوگی کو سلام کیا
جوگی نے دعا دی اپنے پاس بٹھایا حال دریافت کیا کہ اے نازنین مجھسے کہ کیا مصیبت پڑی ہے تیرا اصلی وطن کہانسے
نکلی ہے تیرا کیا نام ہے کہان رہتی ہے یہان کیون آئی ہے کیا فریاد لائی ہے نازنین نے کہا جوگی صاحب مین ایک زمیندار
کی بیٹی ہون باپ کو مرے ہوے عرصہ ہوا ایک بہن میری تھی وہ بھی مرگئی صغر سنی مین میری شادی والدین نے
کردی تھی شوہر کے اطوار اچھے نہ تھے اُسنے مجھے طلاق دی ایک اور عورت کو گھر بٹھا لیا مین مجبور ہوئی کیا

کری کہاں جاتی اپنی عصمت کا بھی خیال آیا ناچار اسطرف نکل آئی آپکا نام نامی و توصیف ذات گرامی ہر صغیر
وکبیر برنا و پیر سے سنی تھی آپکی ہی خدمت میں حاضر ہونا مناسب وقت تصور کیا اب امیدوار اس امر کی ہوں کہ
شب و روز آپکی خدمت گذاری میں مصروف رہوں جوگی نے کہا بابا یہ فقیر کا گھر ہی جو کچھ میسر ہو تو بھی شریک ہو
اللہ تیرا بھی کوئی سامان پیدا کریگا مگر جوگی اس نازنین سے بہت خوش ہوا ایک ٹھکانا اُسکے رہنے کے لیے
بتا دیا کہا تم یہاں چین سے اپنی بسر کرو جو کچھ فقیر سے تمہاری خدمتگذاری ہو سکیگی کمی نہ کریگا اپنا نور نظر سمجھونگا
کسی وقت نگاہ سے پوشیدہ نہونے دونگا بالفعل تو مجھے موسیقار جادو نے بلایا ہی وہاں جانا ضرور ہی جب وہاں سے
فرصت پاؤنگا اور یہاں آؤنگا تو تمہارا سامان ضروری درست کرونگا نازنین نے کہا کہ آپکو موسیقار نے کیوں بلایا
ہی اور موسیقار جادو کون شخص ہی کہاں رہتا ہی جوگی نے جواب دیا کہ موسیقار طلسم بہارستان سلیمانی کا
منتظم ہی ایک شخص طلسم میں بارادہ رہنمائی آیا تھا موسیقار نے اُسکو گرفتار کیا ہی منظور یہ ہی کہ اُسکو زندہ نہ چھوڑے
قتل کروا دے لیکن شرائط طلسم سے مجبور ہی کہ طلسم کشا اندر طلسم کے قتل کیا جائیگا تو طلسم میں آگ لگجائیگی اور اگر حد
طلسم سے علحدہ لیجائیگا تو ایک میعاد مقرر جب اسکی تعداد ختم ہو تب قتل کا اختیار ہی اسی امر کی نسبت کچھ رائے
لیگا اور جشن بھی بہت بڑا کریگا نازنین نے کہا کیا میں بھی آپکے ہمراہ چل سکتی ہوں فقیر نے کہا کیا مضائقہ ہی اگر تمکو زحمت
نہو تو میں لیچلوں نازنین نے کہا مجھے زحمت نہوگی ضرور آپکے ساتھ چلونگی جوگی نے اُسیوقت سامان سفر درست
کیا قریب شام اُس مقام سے کوچ کیا چیلے ہمراہ ہوئے گھنٹ و ناقوس ہاتھ میں لیے جوگی کو آگے پالکی پر بٹھایا چ
میں سب نے اُٹھا لیا اُسکے چیلے کودتے طرف موسیقار جادو کے روانہ ہوئے نازنین بھی ایک پالکی میں سوار ہی اور
چند آدمی بھی ٹٹوؤں پر بیٹھے میں کوئی بھینسے پر زین کسے بے تکلف بیٹھا ہی اس شان سے جوگی صاحب نے
دو چار کوس راستہ طے کیا یہاں موسیقار جادو مع اپنے جملہ ملازمین کے برائے استقبال جوگی جیپال ایک
میدان میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اسکے کان میں آواز ناقوس آئی موسیقار آگے بڑھا جوگی صاحب کو دیکھا کہ ایک
پالکی میں سوار ہیں بہت سے چیلے جے بولتے ہوئے ہمراہ ہیں موسیقار نے جوگی کو سلام کیا جوگی نے دعا دی
موسیقار کی نگاہ اُس پالکی پر پڑی جسمیں وہ نازنین بیٹھی تھی دیکھا ایک آفتاب محشر بصد ناز و ادا جلوہ گر ہی
دیکھتے ہی اسکے دل کی عجب کیفیت ہو گئی قریب اسکے بہمن سرخ چشم جادو تھی بہمن نے مخاطب ہو کے کہا کہ دیکھو
تو یہ کون ہی بہمن نے کہا حضور میں اس نازنین سے واقف نہیں ہوں مگر کیا بلا کی صورت پائی ہی موسیقار نے کہا
اگر جوگی جیپال اس نازنین کو مجھے دیں تو میں اسکو اپنے کل محلات سے بڑھ کے رتبہ دوں اسکے ساتھ شادی کروں
بہمن نے کہا اگر آپ جوگی صاحب سے کہیے گا تو یقین ہی کہ وہ انکار نہ کرینگے لیکن یہ امر خلاف ہی کہ وہ تو آپ کے
یہاں مہمان آئے ہیں اور آپ اُنسے ایک شخص کے سائل ہوجیے موسیقار نے کہا پھر میں کیا کروں میری تو جان
جاتی ہی بہمن نے کہا ترکیب سے اس بات کو ظاہر کیجیے گا وہ خود مرد عاقل ہی اپنی گفتگو سے ضرور آپکے حوالے کردیگا
موسیقار نے کہا میں ضرور کہونگا اور جسطرح ممکن ہوگا اس نازنین کو ضرور لونگا بہمن سرخ چشم نے کہا زیادہ جبر نہ
کیجیے گا جوگی جیپال نازک مزاج ہی ایسا نہو رنجیدہ ہو جائے اور کسیطرح امر بر خلاف ہو تو اسکا بگڑنا بہتر نہیں ہے
موسیقار نے کہا اگر بگڑیگا تو میرا کیا بنا لیگا بہمن نے کہا آپکو اختیار ہی یہ باتیں کرتا ہوا جوگی جیپال کو لیکر اپنے
مکان پر آیا بڑی تعظیم و تکریم سے جوگی کو اتارا مسند پر بیٹھنے کو کہا جوگی نے اپنے ایک چیلے سے اشارہ کیا اُسنے
مسند پر مرگ چھالا بچھا دیا جوگی بیٹھا موسیقار اسکے پہلو میں مودب بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد موسیقار نے

پوچھا کیون جوگی صاحب یہ نازنین کون ہی اور آپکے پاس کیونکر آئی آجتک ہمنے اسکو آپکے پاس نہین
دیکھا تھا جوگی نے کہا بابا یہ بھی ایک مصیبت کشیدہ ہی فقیر کے پاس آئی جو کچھ مجھسے خاطر ہو سکتی ہی کمی نہین کرتا ہون
اور یہ بھی میرا بہت لحاظ کرتی ہی اپنا روز رنگ جاتی ہی بہت اچھی ہی موسیقار نے کہا کہ اگر آپ اتنی عنایت فرماوین
کہ انکو میرے حوالے کرین تو مین حسب قاعدہ مذہب انسے عقد کرون جوگی نے کہا بابا اگر یہ راضی ہون تو فقیر کو
کسی کے معاملہ مین دخل نہین ہی جوگی نے موسیقار جادو سے یہ کہا تو بکمال غصہ جوگی کو آگیا خیال کیا کہ بڑا
بیہودہ ہی اسکو یہ راز ظاہر کرنے سے کچھ شرم نہ آئی مگر آدمی با تہذیب ہی خاموش ہو رہا موسیقار نے تنہائی مین
بہمن سیح چشم کو بلایا کہا ای بہمن مین نے جوگی صاحب سے کہا تھا انھون نے فرمایا کہ اگر وہ نازنین قبول
کرے تو تمکو اختیار ہی عقد کرلو مجھے دخل نہین اب یہ کام تمھارا ہی کہ اس نازنین کو جاکے راضی کرو بہمن نے
کہا مین جاکر اس نازنین سے کہتی ہون اگر راضی ہوگی تو آپ سے عرض کرونگی ورنہ جبر یہ ممکن نہین موسیقار نے
کہا ای بہمن جسطرح بن پڑے اسکو راضی کرنا کہنا یہ بادشاہ ہی کل سلطنت تمھارے نام کر دیگا آپ بھی خدمتگذاری مین
مصروف رہیگا جو تمھارے مزاج مین آئیگا وہ کرنا اور اب تم ایک فقیر کے پاس کیا آرام پاتی ہوگی بہت سی آرزوئین
و تمنائین تمھاری غنچۂ دلکو پژمردہ کرتی ہونگی کیونکہ ابھی ایام جوانی ہین جو کچھ ہو وہ تھوڑا ہی ابھی تمھارا دن سن
نہین ہی کہ سب سے منہ موڑ کے دنیا چھوڑ کے ایک فقیر کے پاس جا کر رہو ابھی دنیا مین تمنے کیا دیکھا کس چیز
کا مزہ چکھا ہی کیا بات ناگوار ہوئی جو اسکو ترک کیا ای بہمن ایسی ایسی باتین کہنا کسی مقام پر بند نہ رہنا اسنے بھی تو
جوگی جی یال کی صحبت اٹھائی ہی اور جوگی کتنا بڑا لسان مشہور ہی یہ بھی تقریر کا طول دیگی مگر تمھین سمجھ کے جواب دینا
وہ راضی ہو جائیگی میرا نام سنکر خود خواہش کریگی بہمن سیح چشم نازنین کے پاس جا کر بیٹھی اور کہا ای ملکہ عالم میرا
بہت جی چاہا کہ اسوقت آپ سے کچھ باتین کرون گو گستاخی تو مجھسے ہوئی کہ بے اجازت چلی آئی لیکن آپ معاف
فرماوین نازنین نے جواب دیا کہ ملکہ عالم آپ ہونگی ہم تو خاکساران جہان ہین آپ نے بڑی عنایت فرمائی
فقیر نوازی کی جو مجھے سرفراز کیا تشریف رکھیے مین تو کسی قابل نہین ہون جو موافق رتبہ حضور خاطر
کر سکون بہمن نے کہا آپ کی شیرین زبانی سب خاطرون سے زیادہ ہی بس یہی کافی ہی مگر امیدوار ہون کہ کچھ اپنی
سرگذشت بیان فرمایئے بہت مشتاق ہون نازنین نے کہا میری سرگذشت آپکے سماعت فرمانے کے قابل نہین
ہی آپکو زیادہ تکلیف ہوگی بہمن نے کہا میری خاطر سے آپ کچھ تو بیان فرمایئے نازنین نے کہا اب زیادہ اصرار
نہ کیجیے اس امر کو رہنے دیجیے اگر مین اسکو بیان کرونگی آپ سنکے غمگین ہو جائینگی دونون شخص تاب نہ لا سکینگے
اس سے کیا ضرورت ہی کوئی اور تذکرہ کیجیے بہمن نے کہا اگر آپکو میری خوشی درکار ہی تو ضرور کسیقدر بیان فرمایئے
مجھے حد سے زیادہ اشتیاق ہی جب نازنین نے دیکھا کہ اب یہ بہت ہی بیتاب ہی کہا آپ نے نہ مانا اور مجھے بھی
مجبور کردیا خیر سنیے مین آوارہ دشت حسرت و گرفتار دام مصیبت ایک زمیندار کی بیٹی ہون باپ میرا بہت
بڑا مرد شجاع تھا اُسکو لوگون نے زہر دیکر مار ڈالا ماں بھی اُسکے تھوڑے دنون کے بعد مر گئی عقد میرا صغر سنی
مین والدین نے کر دیا تھا جب یہ دونون آدمی مر گئے تو میرے شوہر نے آکر سب مال و اسباب پر قبضہ کیا تھوڑے
دنون تو مجھسے موافق رہا بعد چند دنون کے اُسکے اطوار خراب ہوگئے ایک زن بازاری کو لاکر گھر مین رکھا
مجھسے اُسکی خدمتگذاری کو کہا جتنا مجھسے نہ اٹھ سکی اُسنے مجھے طلاق دیکر نکالدیا مین ایک مدت سے جوگی صاحب
کا نام سنتی تھی اُنکے پاس چلی آئی یہ کہکر نازنین رونے لگی بہمن نے اسکے آنسو پونچھے کہا ای نازنین تو کیون اسقدر اپنا

حال تباہ کرتی ہو اگر تیرے شوہر نے تجھے طلاق دی تو کیا خوف ہے اسوقت حاکم شہر بادشاہ دہر موسیقار جادو تجھ پر مائل
ہوا ہے تیری تیغ ابرو کا گھائل ہوا ہے اگر تیرے شوہر نے تجھکو چھوڑ دیا تو سامری نے اس سے بہتر عطا کیا موسیقار کا
قول ہے کہ میں سب محلات سے مرتبہ بڑھا دونگا سلطنت تمہیں کے نام لکھ دونگا خود باشند چاکران کمترین خدمتگزاری
میں مصروف ہونگا نازنین نے جو یہ بات سنی چین بچین ہو کے جواب دیا کہ اے بہمن شوخ چشم جادو آپ جانتی ہیں
کہ جوگی صاحب میری کیسی خاطر کرتے ہیں مجھے بجائے اولاد تصور کرتے ہیں یہ امر خلاف ہے کہ میں انکا ساتھ چھوڑ دوں
اور عیش و آرام دیکھکر یہاں رہوں اور مجھے جوگی صاحب کے یہاں کیا تکلیف ہے جو یہاں عیش ہوگا بہمن نے
کہا جوگی صاحب سے اسکا تذکرہ آیا تھا انھوں نے خود فرمایا تھا کہ اگر وہ راضی ہوں تو میں بہت اچھی طرح
سے شادی کر دوں نازنین نے جواب دیا کہ دیکھا جائیگا میں سمجھ کے اس بات کا جواب دونگی بہمن وہاں سے
رخصت ہوئی اور پاس موسیقار کے آئی کہا بیحد مبارک ہو وہ بہ راضی ہے مجھسے کہا ہے کہ میں سمجھکر جواب دونگی
موسیقار خوش ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد نازنین نے بہمن کو بلایا کہا میں نے اس امر میں بہت فکر کی میرے
نزدیک یہی بہتر ہے مگر اسطرح ہو کہ جوگی صاحب کو نہ معلوم ہو اپنے بادشاہ سے کہنا کہ ہمیں پوشیدہ طور سے
اپنے پاس بلا لیں جوگی صاحب سے ذکر نہ کریں جب ہم ان تک پہنچ جائیں تو کسی مکان میں پوشیدہ کر دیں
بہمن نے کہا کتنی بڑی بات ہے ابھی اسکا انتظام ہوا جاتا ہے یہ کہکر موسیقار جادو کے پاس آئی کہا حضور
نازنین کہتی ہے کہ جوگی صاحب سے اس راز کو نہ بیان کیجے گا میں پوشیدہ طور سے آپکے پاس آؤنگی کہیں مکان
پوشیدہ میں مجھے رکھیے موسیقار نے کہا میں ابھی اسکا انتظام کیے دیتا ہوں اے بہمن وہ باغ جو دریا کے
کنارے ہے تم وہاں اسی نازنین کو لیجانا میں جوگی جیپال کو اپنے ہمراہ لے سیر لیجاؤنگا لیکن اے بہمن اس
باغ میں تنہا اسکا دم گھبرائیگا تم بھی وہاں چلی آؤ کچھ ایسا انتظام کرو کہ انکے پاس کسی کو چھوڑ دو بہمن نے کہا پھر
کون ہے جو انکے پاس وہاں رہے موسیقار نے جواب دیا کہ ایک آدمی ضرور ہونا چاہیے جہاں تمنے سب انتظام
کیا ہے ایک آدمی کی بھی تجویز کرو بہمن نے کہا کہ سوائے اسکے کہ میں اپنی لڑکی نرگس شوخ چشم کو تھوڑی دیر کیواسطے
انکے پاس باغ میں چھوڑ دوں اور کون ہے موسیقار نے کہا اس سے بڑھ کے کیا بات ہے اور اس سے زیادہ کون خاطر
کر سکیگا یہ کہکے موسیقار تو باہر آیا جوگی جیپال سے کہا کہ اگر مناسب ہو تو اسوقت تفریح کے لیے تشریف
لیچلیے جب واپس آئیگے رتق طلسم کشائی تدبیر کیجیگا جوگی نے کہا بہت مناسب ہے میں چلتا ہوں یہ کہکر
سب چیلوں کو بلایا موسیقار کے ہمراہ ہوا دریا سے سیر چلا یہاں بہمن شوخ چشم جادو نے اس نازنین سے کہا
کہ اب بہت اچھا موقع ہے جوگی صاحب ہمارے بادشاہ کے ہمراہ دریا پر سیر کو گئے ہیں اگر وہ آجائینگے تو پھر چلنا دشوار
ہوگا اب دیر نہ کیجیے آئیے نازنین اٹھی بہمن کے ہمراہ ہوئی بہمن نے ایک تخت سحر بنایا نازنین کو اس تخت پر بٹھایا
وہاں سے لے گئی تھوڑی دیر میں اپنے مکان کے قریب پہونچی نرگس شوخ چشم کو بلا کے کہا میرے ہمراہ آؤ کچھ کام
ہے نرگس نے جو اس نازنین کو دیکھا اور اپنا ہمسن پایا کہا اے مادر مہربان یہ کون ہیں بہمن نے کہا تمھیں معلوم
ہو جائیگا ابھی چلو میرے ساتھ چلی آؤ نرگس شوخ چشم بہت تیز ہے شوخی اسکے رگ رگ میں کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی
پھر پوچھا کہ اے مادر مہربان پہلے بتا دیجیے کہ یہ کون ہیں بہمن نے کہا تجھے چین نہیں ہے اب مجھسے نہ پوچھنا نرگس نے
اس نازنین سے پوچھا کیوں بوا تم کون ہو نازنین کی نگاہ جو نرگس پر پڑی اور اسکی شوخیاں دیکھیں دلمیں محبت
پیدا ہوئی وصل کی آرزو ہوئی بوس و کنار کی جستجو ہوئی مگر نرگس کے پوچھنے پر سر لٹکا کے کہا کہ میں آدمی ہوں نرگس

نے جواب دیا کہ میں آپکو خارج انسانیت کب جانتی ہوں مگر یہ دریافت کرتی ہوں کہ آپ کہاں سے تشریف لائی
ہیں یہاں کیوں آئی ہیں نازنین نے کہا باغ میں چلو معلوم ہو جائیگا سب کیفیت بیان کرونگی خاطر جمع رکھو یہ باتیں
تھیں کہ بہمن نے تخت اُتارا نازنین نے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس بنا ہے بیچ میں اس باغ کے ایک بارہ دری
تھی بہمن نے نازنین و نرگس کو وہاں لیجا کر بٹھایا نرگس سے کہا یہ موسیقار جادو کی ایک دوست ہیں انھوں
نے حکم دیا تھا کہ انکو باغ میں پہونچا دو میں لیکر جب آنے لگی تو مجھسے کہا کہ تنہا انکا دم گھبرائیگا کسی کو وہاں انکے ہمراہ
رہنے کیلیے بھیجو نرگس تو سر دست مجھے تمہارا خیال آگیا یہاں رہو دو ایک روز میں اور مصاحب آجائینگے اپنے مکان
چلی جانا نرگس شوخ چشم نے منظور کیا بہمن نے کہا اے نرگس اب میں جاتی ہوں ہوشیار رہنا شب کو
سرکار سے خاصہ آئیگا کچھ خدمتگار بھی آئینگے مگر جبتک کوئی نہ آئے بہت ہوشیار رہنا زیادہ شرارت نہ کرنا ملکہ عالم
بہت نازک مزاج ہیں ایسا نہو کوئی بات ناگوار طبیعت گذر جائے تو ہم پر عتاب سلطانی آئے نازنین نے مسکرا
کے کہا کہ یہ آپ کیا فرماتی ہیں میں تو نازک مزاج نہیں ہوں اور نازک مزاجی کیوں کروں میں ایک فقیر محتاج
ہوں بہمن نے کہا یہ آپ بیکار فرماتی ہیں یہ بھی گردش قسمت تھی کہ جو آپ وہاں تشریف لیگئیں ورنہ بفضل سامری
مالک تاج و تخت ہوئیں نازنین مسکرا کے خاموش ہو رہی بہمن سرخ چشم جادو وہاں سے روانہ ہوئی نرگس نے
شوخی شروع کی زیادہ تیزی کا یہ باعث ہے کہ نرگس کو اس نازنین کی صورت دیکھکر محبت دلی پیدا ہو گئی ہے اور
نازنین تو آرزومند وصال ہے نرگس جیسی بات کہتی ہے نازنین اُسکا جواب بھی ویسا ہی دیتی ہے نرگس اور زیادہ
بیتاب ہوئی جاتی ہے یہانتک اسنے شوخی اور شرارت شروع کی کہ اختلاط باتی پر نوبت پہونچی نرگس شوخ چشم کا ہاتھ
جو بیجا پڑا جلدی سے ہاتھ کھینچ لیا نازنین سے پوچھا میں ایک بات پوچھیں بتا دوگی پوشیدہ تو نہ کروگی نازنین نے
کہا صاف صاف کہدینگے پوشیدہ نہ کرینگے نرگس نے کہا اب تمھاری کیفیت کھل گئی چھپانے کی کیا ضرورت ہے
اگر چھپاؤگی تو بہت پچھتاؤگی تمنے بہت بری حرکت کی اگر اسکی خبر بادشاہ کو ہو جائے تو تمھاری کیا حالت بنا سے
لعل نے چاہا میں بات بناؤں نرگس نے کہا اب اگر زیادہ باتیں بناؤگے تو میں سحر کر دونگی صاف صورت
نکل آئیگی خیر بہتر اسی میں ہے کہ سچ کہو تم کون ہو نازنین نے کہا اے ملکہ نرگس شوخ چشم میں عیار ہوں شہنشاہ کو ہلا
کا جسکو موسیقار نے قید کیا ہے انکی رہائی کی فکر میں آیا ہوں اب جو تمھارے مزاج میں آئے میرے حق میں کرو نرگس
نے جواب دیا کہ اے لعل بن مرجان واقعی تمنے بہت بڑا کام کیا مجکو شاہزادے کی بیکسی پر رحم آیا تھا لیکن مجبور
تھی اگر کچھ کوشش کرتی تو خوف ماد رو حیثیت تھا کسی سے کہتی تو بدنامی کا ڈر تھا ہر طرح مجبور تھی خیر اب تم یہاں آگئے
امید ہے کہ صورت رہائی شہنشاہ جو ہو جائے گی اے لعل بن مرجان جب تم اپنے شاہزادے کو رہا کروگے تو میں
ضرور تمھاری شکایت شاہزادے سے کرونگی اسکی سزا تمکو دلاؤنگی تمنے مجھسے بہانہ کیا اور مجھے دھوکا دیا میں نادانستگی
میں تمسے باتیں کرنے لگی تمنے موقع پاکے ارمان نکالنا شروع کیے لعل نے ہاتھ باندھکر کہا ملکہ مجھسے بیشک خطا تو
ہوئی معاف کرنا میری خطا نہ تھی دل نے مجکو مجبور کر دیا تھا ملکہ نے کہا کیا خوب اب آپ روز پردہ میرے عاشق
بھی بنتے ہیں ہوش میں آئیے منہ بنوائیے خدا کی شان آپ مجھپر عاشق ہوں لعل نے کہا ملکہ جو کچھ کہتی ہو بہت صحیح
کہتی ہو مجھسے خطا ہو گئی معاف فرما دیجیے ملکہ اور لعل بن مرجان میں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں لیکن جب
موسیقار اور جوگی جیپال سیر کرکے واپس آئے جوگی نے موسیقار سے کہا نازنین کہاں ہے موسیقار نے کہا میں
تو آپکے ہمراہ تھا مجھے کیا معلوم جوگی نے بہت تلاش کرایا مگر وہاں نازنین کا پتا نہ پایا جوگی خاموش ہو رہا موسیقار

جادو جوگی کے پاس سے بہمن سرخ چشم جادو کے پاس آیا کہا کہ تم نے سب انتظام کر لیا بہمن سرخ چشم جادو نے کہا
حضور سب انتظام درست ہو گیا اور موسیقار کو بہت خوش ہوا بہمن کو بہت کچھ انعام دیا یہاں جوگی جیپال نے
اپنے جوگ کے قاعدے سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دریا کے کنارے ایک عورت کے ہمراہ مصروف بوس و
کنار ہے جیپال بہت حیران ہوا کہ عورت کے ساتھ مصروف بوس و کنار ہونا کیسا اسنے پھر دریافت کیا پھر وہی کیفیت
معلوم ہوئی اسی طور سات بار جوگی نے دریافت کیا اور سات بار سے وہی کیفیت نظر آئی تب جوگی نے نام دریافت
کیا معلوم ہوا کہ اسکا نام لعل بن مرجان ہے جوگی نے دریافت کیا یہ کون ہے معلوم ہوا کہ عیار ہے طلسم کشا کا پھر جوگی
نے دریافت کیا کہ یہ میرے پاس کیوں آیا تھا کیفیت معلوم ہوئی کہ یہاں سے آنے کی فکر تھی جوگی نے کسب چیلوں
کو بلا کے کہا کہ دیکھو موسیقار کی موت آئی ہے دستے اُس نازنین کو پوشیدہ کیا ہے وہ اصل میں عورت نہیں ہے عیار
ہے وہ اسکو قتل کر ڈالیگا اور اب میں بھی اسکا ساتھ نہ دونگا بلکہ اُس عیار کی مدد کرونگا کیونکہ قتل موسیقار یوں
ممکن نہیں ہے جبتک سامان قتل موسیقار جادو ممکن نہو چیلوں نے پوچھا سامان قتل موسیقار کیا چیز ہے جوگی نے
کہا اب سب کو معلوم ہو جائیگا لیکن لعل بن مرجان کو کسطرح ہم تک لے آؤ کہ ہم اُس سے سب باتیں تعلیم کر دیں
چیلوں نے کہا اب کیونکر ممکن ہے کسطرح جا سکتے ہیں وہاں موسیقار جادو نے پہرے دروازے پر مقرر کیے ہیں جوگی
نے کہا وہ آئیگا تب دیکھا جائیگا اور یہاں لعل بن مرجان نے نرگس سے کہا کہ اے ملکہ شاہزادہ کس جگہ قید ہے
نرگس نے کہا مجھے اسکی کیفیت کماحقہ نہیں معلوم ہوئی اور جبتک موسیقار جادو قتل نہوگا تب تک شاہزادے
کے ہاتھ پاؤں بیکار رہینگے سنتی ہوں کہ اسنے شاہزادے پر سحر بھی کر دیا ہے کہ ہاتھ پاؤں شاہزادے کے قابو میں
نہیں ہیں لعل نے کہا اے ملکہ موسیقار کو تو بہت جلد میں قتل کرونگا ابھی اُسکے پاس کہلا بھیجونگا کہ مجھے آپ سے
کچھ کہنا ہے دم بھر کے واسطے یہاں ہو جائیے جب وہ آئیگا اُسکو میں قتل کرونگا نرگس نے کہا اس خیال میں نہ رہیے کہ
قتل موسیقار بے سامان کے نہیں ہے جبتک اُسکا سامان قتل مہیا نہوگا وہ قتل نہوگا لعل بن مرجان نے کہا آخر
اسکا سامان قتل کیا ہے ملکہ نے کہا یہ وہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا یا شاید جوگی جیپال جانتا ہے لعل نے کہا اگر جوگی
جیپال جانتا ہے تو میں اُس سے ابھی جا کر دریافت کیے لیتا ہوں تم اتنی مہربانی کرو کہ مجھے راستہ اُس طرف
جانیکا بتا دو ملکہ نے کہا اسے ایسا غضب نہ کرنا کہ کسی پر بے تجربہ کرنا یہاں سب کے قتل کے سامان مقرر
ہیں جبتک وہ دستیاب نہو تب کوئی قتل نہوگا لعل نے کہا میں کسی کو قتل نہیں کرونگا صرف جوگی جیپال سے
تحقیق کر کے ابھی چلا آؤنگا اُسکو بھی نقرہ دونگا ملکہ نے کہا چلو ہم تمہیں پہونچا دیں لعل بن مرجان ملکہ کے ہمراہ
ہوا ملکہ نے تھوڑی دیر میں آگے پہونچا دیا کہا اے مرجان ہم یہیں ٹھہرتے ہیں وہ سامنے باغ جو معلوم ہوتا ہے
اسی میں جوگی جیپال اُترا ہے لعل بن مرجان پوشیدہ ہو کر ایک نخل کی آڑ میں آیا اُسی طرح راہ کا اندازہ کیا
چھپتا ہوا چلا تھوڑی دیر میں تکیے اُس باغ میں پہونچا چھپکر دیکھا کہ یہاں موسیقار جادو تو نہیں بیٹھا ہے
موسیقار اُسوقت وہاں موجود نہ تھا لعل بن مرجان وہی نازنین کی صورت بنائے ہوئے ہو سامنے جیپال جوگی
کے آیا جھک کے سلام کیا جیپال نے مسکرا کے سلام لیا لعل بن مرجان نے کہا مجھے بمشکل ملکہ بہمن سرخ چشم نے
الغرض کسی طرح وہاں جا کے مجھے ایک کمرے میں بند کیا کہا کہ موسیقار جادو فریفتہ ہے اُسنے جیسے فرمائش کی تھی کہ ملکہ کو
کسطرح اپنے یہاں بلاؤ ہمارا پیام دو میں نے اُسکو دھوکا دیا اور اپنی آبرو بچا کر نکل آئی جوگی نے کہا آپنے بہت خوب
کیا اور جو کچھ کیجیے گا بہت خوب کیجیے گا جب آپنے مجھ بڈھے کو اپنے دام مکر میں پھنسایا تو بہمن کی کیا حقیقت ہے بہتر

اب یہ ہی کہ آپ تسخیر وجود والیں اور اپنی صورت اصلی ظاہر کرین مین آپکا دوست ہون لعل کو اس کلام سے کچھ تسکین ہوئی کہا مین نے اور کوئی خطا ایسی نہین کی ہے آپ اسقدر خفا کیون ہوئے اور آخر مین یہ کلمہ کیا فرمایا کہ اپنی صورت اصلی پر آؤ مین کیا کوئی ساحرہ ہون جو سوتے صورت بدلی ہی جوگی نے کہا ای لعل بن مرجان تم ساحرکش ہو ساحرون کی تمھارے سامنے کیا حقیقت ہی اب جو تیرا ارادہ ہو وہ ظاہر کرو مجھسے جو کچھ ہو سکیگا مدد کرونگا لعل نے جب اسکو اپنا دوست پایا تو کہا میرا ارادہ تھا کہ مین شاہزادے کو رہا کرون مگر یہ سنا کہ شاہزادہ مبتلاے سحر موسیقار ہی اور جبتک موسیقار قتل نہوگا تب تک شاہزادہ رہائی نہیں پاسکتا قتل موسیقار بہت دشوار ہی کیونکہ اسکے واسطے سامان فراہم کرنا پڑتا ہی اور وہ سامان سوائے آپکے کوئی نہین جانتا جوگی نے کہا مین سامان قتل موسیقار بھی آپکو بتا دونگا مگر پہلے آپ شاہزادے کو رہا کرالیجیے مین آپکو ایک مہرہ دیتا ہون جب آپ قریب شہنشاہ پہونچیے گا اس مہرے کو جسم شہنشاہ گوہر کلاہ سے مس کر دیجیے گا ہاتھ پاؤن مین طاقت آجائیگی سب سحر اُتر جائیگا لعل بن مرجان نے کہا ایک محسن میرے ہمراہ ہی اور جوگی نے کہا اُسے آپ میرے پاس لے آئیے وہ یہان رہیگا مین جانتا ہون جو آپ کا محسن ہی جو آپ نے بھی اُسپر بڑا احسان کیا ہی لعل بن مرجان ہنسکے خوش ہو رہا وہان سے اُٹھ کے نزد نرگس شوخ چشم کے پاس آیا کہا خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا جیپال موسیقار جادو سے بنی ہو گیا مجکو بجاے رہائی شہنشاہ گوہر کلاہ بھیجا ہی یہ ایک مہرہ دیا ہی اور سامان قتل موسیقار جادو بتانیکا وعدہ کیا ہی اور تمھین بھی بلایا ہی نرگس شوخ چشم نے کہا ای لعل مجھے وہان جاتے ہوئے شرم آتی ہی لعل نے کہا سوائے وہان کے اور کوئی جاے امن نہین ہی بہتر ہوگا کہ تم وہان چلکر ٹھہرو مین تھوڑے عرصہ مین شاہزادے کو رہا کرکے آتا ہون تمسے ملونگا پھر جو کچھ ہوگی وہ کرونگا نرگس نے کہا مجھے اپنے ہمراہ جوگی جیپال کے پاس لے چلو تنہا مین نہین جاونگی لعل نے نرگس شوخ چشم کو اپنے ہمراہ لیا اور پاس جوگی جیپال کے آیا نرگس کو جیپال کے سپرد کیا اور آپ طرف قیدخانے کے چلا راہ مین اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی در قیدخانہ پر آکر ایک ساحر پاسبان جو بیٹھا تھا اُس سے کہا کیون بھائی داروغہ صاحب یہان کسوقت تشریف لاتے ہین اُسنے کہا اب تھوڑی دیر کے بعد آئینگے کیون تمھین اُنسے کیا کام ہی کہا مجھے ایک ضرورت ہی وہ اُنھین سے کہونگا یہ کہکر اُس ساحر کے پاس بیٹھ گیا کہا کیون بھائی تمھارا نام کیا ہی اُس ساحر نے کہا کہ نام میرا نگہبان جادو ہی کیا کہون بھائی اسوقت داروغہ صاحب یہان تک کیا کرینگے نگہبان نے جواب دیا کہ بھائی رات کا وقت ہی قیدیون کو کھانا پہونچا رہے ہین جب سب قیدی کھانے سے فراغت کر چکینگے تب قفل بند کرکے کنجی لیکے چلے جائینگے کہا کیون بھائی کھانا قیدیون کو کون کھلانے جاتا ہی نگہبان نے کہا کبھی مین چلا جاتا ہون کبھی خود داروغہ صاحب جاتے ہین لعل نے باتون مین لگا کے اُس ساحر کو بیہوش کیا اور آپ اُسکی صورت بنکے اسکو تو ایک کونے مین جہان ایک بڑا پتھر پڑا تھا اُس گوشے کے نیچے چھپا دیا تھوڑی دیر کے بعد داروغہ قیدخانہ آیا سب نے کہا داروغہ صاحب آتے ہین نگہبان جادو ہوشیار ہو جاؤ نگہبان نقلی نے کہا کہ مین بہت ہوشیار ہون داروغہ صاحب تشریف لائین کہ داروغہ نے قدم پہلے دروازے مین رکھا نگہبان نقلی نے دوڑ کر آواز دی ابے تو کون ہی اسوقت کیون آتا ہی داروغہ صاحب کے آنیکا وقت ہی داروغہ نے کہا ارے نگہبان جادو آج تو شرابی ہو گیا نگہبان نقلی نے کہا شرابی تو تیرا باپ بس مجھسے زیادہ باتین نہ بنا نامین ابھی داروغہ صاحب سے کہکر اسقدر جوتے کھلواؤنگا کہ سر مین ایک بال باقی نہ رہیگا داروغہ نے کہا ارے تو کسی کو پہچانتا بھی ہی کسکے جاتا ہی نگہبان نقلی وہان

دوڑ کے پاس آیا صورت دیکھ کے ہاتھ باندھنے لگا کہا داروغہ صاحب مین نے جانا کوئی اور ساگیر یہان چلا آتا ہی
اسوجہ سے مین نے روکا اور اتنی باتین کین خطا معاف کر دیجیے داروغہ ہنسنے لگے کہا ای نگہبان اب کبھی ایسی خطا نہ کرنا
کہا حضور کیا مجال آپکی غلامی سے کبھی گردن تابی نہ کرونگا داروغہ اپنے ٹھکانے پر آکے بیٹھے کنجی ازار بند سے کھولی کہا
نگہبان ذرا جاکر قفل تو کھولو سب کیواسطے کھانا لیکر آئے ہین نگہبان نقلی نے کنجی لیکر قفل کھولکر داروغہ صاحب کو آواز دیکر
کہا حضور تشریف لائیے داروغہ آئے اندر جاکر سب کو کھانا تقسیم کیا جب قیدیون سے فرصت کی داروغہ نے کہا نگہبان
تمنے قفل کہان رکھی ہے لاؤ ہم بند کرین سب قیدی فرصت کر چکے نگہبان نقلی نے قفل داروغہ کو دیا داروغہ نے قفل بند
کرکے کنجی اپنے ازار بند مین باندھی کہا نگہبان بہت ہوشیار رہنا طلسم کشا قید ہے نگہبان نقلی نے کہا حضور خاطر جمع
رکھیین مین شب بھر بیدار رہتا ہون داروغہ تو وہان سے چلا گیا نگہبان نقلی یعنے لعل بن مرجان نے اٹھکر قفل کاٹا
دروازہ کھولا قیدخانے کے اندر آیا چارو طرف تلاش کی مشعل روشن کرلی ہے ہر ایک مقام پر شہنشاہ کو دیکھتا ہوا چارو طرف
پھرتا ہے مگر شہنشاہ کا کہین پتا نہین ملتا لعل بن مرجان بہت گھبرایا گھومتا ہوا ایک مقام پر آیا دیکھا ایک چھوٹی سی
کوٹھڑی معلوم ہوتی ہے لعل نے اُس کوٹھڑی کے قریب آکے جانا کہ اُس مین قفل پڑا ہوا تھا جلدی سے اُس قفل کو کاٹا کوٹھڑی کھولی
ایک کنوان معلوم ہوا لعل اُس کنوین مین اُترا دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ دیکہا و بیہوش پڑے ہین لعل نے دوا ہوش جست
شاہزادے کے مس کی شہنشاہ نے کروٹ لی آنکھ کھولی اُٹھ بیٹھے لعل نے جھک کے سلام کیا شہنشاہ نے لعل کو
گلے سے لگا لیا کہا ای لعل بن مرجان کیا کارنمایان کیا ہے شاباش و مرحبا یہ کہکر اُٹھے لعل کے ہمراہ باہر آئے لعل نے
ایک قیدی کو بیہوش کرکے شہنشاہ کی صورت بنایا اور گلے مین کمند عیاری کا پھندا کس کے اسی کنوین مین ڈال دیا اور
کوٹھڑی مین قفل لگا کے باہر آیا باہر کا دروازہ بند کیا نگہبان جادو کو اُسکے ٹھکانے پر لاکے لٹا دیا اور آپ وہان سے
مع شہنشاہ طرف جوگی جیپال کے روانہ ہوئے یہان جوگی بھی ان لوگون کا منتظر تھا لعل نے آکے جوگی کو سلام کیا
شہنشاہ کو دکھایا جوگی نے شہنشاہ کی تعظیم کی بہت خوش ہوئے جمال جہانتاب دیکھ کے محبت پیدا ہوئی جوگی نے شہنشاہ سے
عرض کی کہ فقیر آپکو اپنی آنکھون کا نور سمجھتا ہے جو آپکی خوشی ہوگی وہ بسر و چشم بجا لاؤنگا شاہزادے نے بھی بہت کچھ تعریف
جوگی جیپال کی کی لعل نے کہا ای جیپال اب سامان قتل موسیقار کو تم ہوتا ضرور ہے کیونکہ بے اسکے میرا راستہ نہین کھلیگا
جیپال نے کہا ای لعل راستہ کھلنے کے علاوہ لوح بھی اُسکے پاس ہے اور مہرہ اور بازوبند بھی قبضہ مین ہے تم جاکر فوج کا
بندوبست کرو ہم یہان لوح کی تدبیر کرینگے لعل نے کہا ای جیپال جو حکم ہو وہ مین بجا لاؤن جیپال نے کہا تم
دشت طاؤسان مین جاؤ اور ایک خنجر اپنے پاس رکھو جسوقت تم شب کو جانب دخواب راہ کے چلکر جاؤگے اور دشت طاؤسان
مین پہونچوگے تو بہت سے طاؤس تمہین دکھائی دینگے مگر ایک طاؤس بہت بڑا اور نہایت حسین اُس صحرا مین آخر وقت
رقص کرتا ہوا آموجود ہوگا اُس طاؤس کو دیکھکر سب طاؤسان صحرا اُسکے گرد حلقہ کر بیٹھینگے اور وہ رقص کرتا ہوا ایک
چاردیواری کے قریب جا پہنچیگا جیسے ہی قریب چاردیواری کے پہونچیگا پرواز کرکے چاردیواری کے اندر جا بیٹھیگا ہمت
ہو تو تم بھی اسی کے ہمراہ کسی طرح اسکے اندر پہونچ جانا اگر وہان تمسے کام بن پڑا تو ایک ایسی چیز دستیاب ہوگی جسکا مثل
دنیا مین ممکن نہین ہے اور اگر جرات نہو سکے تو باہر ہی ٹھہرے رہنا وہ طاؤس تھوڑے عرصہ کے بعد پھر رقص کرتا ہوا آئیگا
سب طاؤس اسکو پھر گھیر لینگے اُسوقت تم اُسکو گرفتار کرکے ذبح کرنا اور خنجر کو اُسکے خون مین خوب آلودہ کر لینا جب وہ خنجر
موسیقار جادو کے گلے پر پھیروگے تب وہ قتل ہوگا ورنہ ہزار کوشش کوئی کریگا لیکن وہ قتل نہوگا لعل بن مرجان
نے کہا مین جاؤنگا اُس طاؤس کو ضرور قتل کرونگا اور اُس دیو کے اندر بھی ضرور جاؤنگا جوگی جیپال نے ایک انگشتری

لعل بن مرجان کو دی کہ جب کوئی مصیبت درپیش ہو اس انگوٹھی کو دیکھنا جو اسپر تحریر ہے اُسکو پڑھنا مصیبت برکت اسم
دفع ہوگی لعل نے سلام کرکے وہ انگوٹھی لی اور جوگی سے رخصت ہوا شاہزادے کو سلام کیا نرگس شوخ چشم سے بھی
رخصت ہوا کہا ای جان جان خدا حافظ اب دیکھیں خدا کب ملاتا ہے اور کیا سامان اب ہمارے لیے پیش آتا ہے نرگس آبدیدہ
ہوئی اور کہا ایسے کام کو تم جاتے ہو کہ جو کہنا بھی مناسب نہیں اور ہمارے جانے سے یہ کام انجام نہ پائیگا کیونکہ جو تمام طلسم
میں لوگ پہچانتے ہیں اگر ہم جائینگے لوگ والدہ ماجدہ کو خبر کردینگے وہ اگر مجکو گرفتار کرلینگی اور تمھارا جانا بہت مناسب ہے ہم
صبر کرینگے دل پہ جبر کرینگے شاید کہیں ایسا ہی دل بیقرار ہوگا تو آپ کے دیکھنے کو چلے آئینگے جہاں ملاقات ہوگی آپ سے ضرور
ملینگے لعل نے کہا ملکہ تمھارا تکلیف کرنا مجھے گوارا نہیں ہے ایسا نہو کہ یہاں سے نکلو اور میری ملاقات کو چلو کوئی راہ میں
دیکھ لے تمھاری والدہ سے خبر کردے تو تمھارے لیے قباحت ہو مجکو اور زیادہ مصیبت ہو تم خاطر جمع رکھو اگر خدا نے چاہا تو ہم
بہت جلد آئینگے یہ کہکے لعل رخصت ہوا یہاں جوگی جیپال نے شاہزادے سے کیفیت دریافت کی کہ آپ نے قتال کا
عزم کیوں کیا اثنائے راہ میں کیا کیا سانحے گذرے شاہزادے نے کہا ای فقیر سالک ایک کافر ہے زمرد ثانی نام
لقا کا دعوی خدائی کا کرتا تھا بہت داستان طویل ہے میں تمسے کہاں تک بیان کروں مختصر یہ ہے کہ وہ امیر ثانی کے مقابلہ
سے بھاگا افلاک جادو کہ وہ بھی دعوی خدائی کا کرتا ہے وہاں جا کر زمرد نے پناہ لی صاحبقران ثانی نے
وہاں جا کر افلاک جادو کو مارا وہاں سے زمرد بھاگا اس طلسم میں آکے پوشیدہ ہوا یہاں صاحبقران سے مجھ
کو حکم کیا کہ تم جا کے اس طلسم کو شکست دو میں حسب الحکم صاحبقران یہاں آیا فاتح طلسم ہونا مقرر ہے راہ میں بڑے
بڑے مصائب اٹھائے مگر شکر ہے خدا کا کہ اسوقت تک صحیح و سلامت رہا جوگی جیپال نے کہا ای شہنشاہ صاحبقران
کون صاحب ہیں میں مدت سے انکا نام سنتا ہوں گو شوق زیارت انتہا ہے لیکن کیونکر اُن تک پہونچوں آپ کچھ تعریف
انکی بیان فرمائیے میں نے سنا ہے کہ وہ پردہ قاف میں تشریف لے گئے دیوان شہپر سے مقابلہ کیا انہیں زیر کرکے ملک
لیا ملکہ آسمان پری سے شادی ہوئی علاوہ اسکے اور بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے سنتا ہوں طاقت و قوت میں آج
کوئی انکا مثل نہیں ہے اور ان اذکار سے بھی ظاہر ہے کہ واقعی طاقت و شجاعت میں یکتا ہیں اگر ایسے نہوتے تو پردہ قاف
میں کیونکر جاتے دیوان شہپر کو زیر کس طرح کرتے مگر آپ کچھ انکی تعریف بیان فرمائیے میں انکے اوصاف سننے کا بہت
مشتاق ہوں شہنشاہ نے کہا وہ صاحبقران اعظم تھے جو پردہ قاف میں تشریف لے گئے اور دیوان شہپر سے
مقابلہ کیا انکو زیر کرکے ملک و مال لیا اور یہ صاحبقران ثانی ہیں انہیں کی نشانی ہیں انہوں نے بڑی بڑی کوششوں
سے یہ بات صاحبقرانی پائے ہیں جوگی جیپال نے کہا وہ صاحبقران کون تھے اور یہ کون ہیں اور وہ صاحبقران
کیا ہوئے جو یہ عہدہ صاحبقرانی انکو ملا شاہزادے نے کہا وہ صاحبقران امیر حمزہ عالیشان فرزند دلبند عبد المطلب
تھے اور یہ انکے پارہ جگر نور نظر ہیں وہ خانہ کعبہ میں تشریف رکھتے ہیں جوگی نے کہا وہ خانہ کعبہ کیوں تشریف لے گئے ہیں
شہنشاہ نے فرمایا کہ وہ منتظر ہیں بعثت حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب وہ جناب مبعوث برسالت
ہوجائینگے انکے ہمراہ جہاد کرکے شرف کونین حاصل کرینگے اب انکا ارادہ ہے کہ زمرد بے ایمان کو قتل کریں یا مسلمان کریں اور خانہ
کعبہ میں تشریف لیجائیں جوگی نے کہا ای شاہزادہ والاقدر میں چاہتا ہوں کہ شرف خدمت حاصل کروں انکی زیارت سے
مشرف ہوں شاہزادے نے فرمایا انشاء اللہ بعد فتح طلسم ہمارے ہمراہ چلنا انسے ملاقات کرا دینگے تمہاری بڑی خاطر کرینگے شفقت
فرمائینگے تمکو حظ ملاقات حاصل ہوگا وہاں اور سرداران نامی موجود ہیں انسے ملنا وہ بھی تمہاری خاطر کرینگے جیپال
خوشحال افسوس اسکا ہے کہ کئی سرداران نامی جو لشکر کی جان تھے وہ یہیں ہیں خدا جانے ان پر کیا گذری کہاں ہیں

زندہ بھی ہیں یا نہیں جوگی نے پوچھا اے شہنشاہ وہ کیا ہوئے شہنشاہ نے جواب دیا کہ وہ غرق ہوگئے اُن میں ہمارے والد
نامدار بھی تھے جنکا اسوقت شجاعت میں مثل و نظیر ممکن نہیں ہے صاحبقران بھی اُنکو اچھا جانتے ہیں اپنے برابر یقین کرتے ہیں
بہت سے طلسم فتح کیے بڑے بڑے ساحروں سے مقابلے پڑے بفضل خدا سب کو زیر کیا دین اسلام کو ترقی دی جوگی
نے پوچھا اے شہنشاہ اُنکا نام نامی تو ارشاد فرمائیے کیونکہ بہت زمانہ ہوا ایک جوان صاحب شان حسین و جمیل بصد جاہ
و حشم بہت سا لشکر ہمراہ لیے صحرا کی طرف سے جاتا تھا اتفاق سے میں اُسوقت کسی ضرورت سے در باغ پر کھڑا تھا میں
نے جو اس جوان کو دیکھا طبیعت خوش ہوگئی سلام کیا مزاج پوچھا ہاتھ باندھ کے عرض کی اگر تکلیف نہو تو آج کی شب
یہیں قیام فرمائیے اس فقیر کی مہمانی قبول کیجیے اُس جوان نے میرے حال پر بڑی عنایت فرمائی لشکر کو روک لیا آپ
گھوڑے سے اُتر کے میرے باغ میں آیا شب بھر میرے یہاں مہمان رہا میں نے جو شب کو اُن سے کیفیت دریافت
کی اُنھوں نے فرمایا کہ ہم اپنے لشکر سے چھوٹ گئے راہ میں غرق دریا ہوئے بڑی بڑی مصیبتیں اُٹھائیں جفائیں
سہیں مگر خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا ایک شہر میں گذر ہوا وہاں کے حاکم نے قدردانی کی ایک آفت عظیم وبال
اس ملک پر آئی تھی کوئی اُسکو رفع نہ کر سکتا تھا مجھ سے لوگوں نے اُسکا تذکرہ کیا میں نے اُسکے دفع کرنے کا وعدہ کیا بادشاہ
نے مجھے بڑی عزت سے اپنا مہمان کیا جب سال ختم ہوا اور آفت اس ملک پر آئی میں نے تلوار سے دفع کیا مگر بہت
پریشان ہوا اس تباہی میں ایک طرف اور نکل گیا وہاں لوگوں نے گرفتار کیا کسی نے اُس شہر کے ولیعہد کو قتل کیا تھا قاتل اُسکا
میری ہی صورت سے بہت مشابہ تھا لوگوں نے مجھپر گمان کیا گرفتار کر کے پیش بادشاہ لیگئے اُسنے حکم قتل دیا خدا نے
ایک مرد کو اُسی وقت پہنچا دیا اُس نے بچایا ایسی ہی بہت سی مصیبتیں پڑیں اگر بیان کروں تو ایک دفتر کا
دفتر ہو جائے شکر ہے پروردگار کا کہ آخر اُسنے پھر وہی جاہ و حشم عنایت کیا اب اپنے لشکر کو تلاش کرتا ہوں خدا اُن کو بھی کہیں
ملا دے دیکھا شہنشاہ یہ خبر سنکے بہت خوش ہوئے فرمایا اے جوگی جیپال اُن نیک خصال کا سن شریف کیا تھا کیا شکل تھی
بات کا کیا انداز تھا جوگی نے تقریر میں تصویر دکھائی شاہزادے نے فرمایا کہ ہمارے والد ماجد کا نام نامی پہلوان یکتا شیر
میدان [illegible] شکل و شمائل صاحب جرأت و شوکت منبع شجاعت یکتائے جہان بدیع الملک زلستان ہے انتہا کے
فہیم ہیں بہادری میں یکتائے زمانہ ہیں عجز مزاج میں بہت ہے باوجود اس جرأت و طاقت کے کبھی دعوی اپنی زبان سے
کسی بات کا نہیں کیا علاوہ اسکے شاہزادے نے بہت سے پتے دیے جوگی نے کہا یہ امر تو بالکل خلاف پائے جاتے ہیں
ہاں کچھ باتیں البتہ ملتی ہیں شہنشاہ سمجھے کہ کوئی اور سردار ہمارے لشکر کا ہوگا مگر شکر ہے کہ صحیح و سلامت ہے
خدا جلد ملا دے اُن کی صورت دکھلائے امید تو ذات پروردگار سے یہی ہے اور یہی تمنا ہے کہ خدا سب کو بخیر و خوبی ہم سے
ملائے و علی دل برآئے لیکن جو مشیت پروردگار ہوگی وہی ہوگا جوگی نے عرض کی اے شہنشاہ عالیجاہ اس طلسم میں
آپ کے واقف کون کون شخص ہیں شاہزادے نے فرمایا سوا ایک شخص کے اور میں کسی کو اپنا شریک نہیں سمجھتا تھا لیکن
اسوقت اپنے طالع سے ہوئی نرگس شوخ چشم کو دیکھا شکر ہے کہ اب تین دوست اس طلسم میں ہوئے جوگی نے عرض کی سوا
ہم دو شخصوں کے اور کون ہے شاہزادے نے فرمایا کہ وہ پیر ہفت زبان ایک مرد عاقل و دانا ہے بہت بڑا عامل زبردست
ہے شب و روز عبادت سے مست ہے جوگی نے جو پیر ہفت زبان کا نام سنا کان پکڑ لیے کہا اے شہنشاہ اُنکی رسائی
وہاں تک کیونکر ہوئی شہنشاہ نے اسکی بھی کیفیت بیان کی مگر خیال ملکہ نے دل کو بیقرار کر دیا کہا اے جیپال نیک
خصال تمنے ناحق اسوقت یہ کیفیت پوچھی دل بیقرار ہوگیا جینا دشوار ہوگیا قلب کی عجیب کیفیت ہوگئی یہ حالت ہوگئی
کہ دل گھبرانے لگا آئینہ دل نے تصویر اُس ماہرو کی دکھائی ہائے کیا کروں کیونکر اُس یار جانی کو دیکھوں نظم

عاجز بہت ہین طالب دیدار کیا کرین
خون جگر پئین نہ تو میخوار کیا کرین
کہتے ہین دام زلف مین ہم عاشقون کے دل
اتنی سی بات کے لیے تکرار کیا کرین
ہین اُن کے عزم قتل سے پہلے ہی مر گیا
ایک جنس کے ہین اتنے خریدار کیا کرین
وہ سو رہے ہین وصل کی شب اپنا کیا گلہ
پر شوق دل نے کر دیا لاچار کیا کرین
مدت سے اُنکی آنکھین نہین آشنائے خواب
پلکین نہ بڑھ کے پاؤن سے تو خار کیا کرین
بے پوچھے میکدے سے اگر لے گیا تو خیر
آخر وہ اپنے اترے ہوئے بار کیا کرین

ہین بند اُن کے روزن دیوار کیا کرین
رحمت کبھی ہو کنارہ کش اُنسے میان حشر
نالے بھلا ہم ایسے گرفتار کیا کرین
شیخ و برہمن آپ پہ ہو کر فریفتہ
اب میان سے وہ کھینچ کے تلوار کیا کرین
پہونچے نہ دور فلک تر سے رہتے ہین گر پڑے
ہم اُن کو خواب ناز سے بیدار کیا کرین
آتا نہین ہے بادہ کشو میکدے کی سمت
درمان تمھاری چشم کے بیمار کیا کرین
پیلین اُتر کے ہم جو چڑھا لین کہ ہین نحیف
اک جام مے پہ شیخ سے تکرار کیا کرین
بہتر ہو کہ شعر بھی کچھ کہہ لین آبرو

دو دے مغان جو تھوڑی سی تکرار کیا کرین
تو ہی بتا کہ تیرے گنہگار کیا کرین
اے عشق دل مانگتے ہین گل بھی ہین ہمین
سبحہ ہین کہ توڑین نہ زنار کیا کرین
دل اپنا ایک بوسہ پہ ہم کس حسین کو دین
باقی نہین ہے طاقت رفتار کیا کرین
جانے نہ ہم تو کوے ستمگر مین عمر بھر
جاتا ہے ابر جانب گلزار کیا کرین
روندے ہماری قبر پہ ہے قصد غیر کا
اونچی بہت ہے باغ کی دیوار کیا کرین
قبر شہید ناز پہ بیٹھے ہین دور سے
آخر اکیلے بیٹھے ہین ناچار کیا کرین

شاہزادے نے اسطور سے یہ غزل پڑھی کہ جوگی کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے بیتاب ہو گیا شاہزادے کو سمجھانے لگا چونکہ آدمی سن رسیدہ ہے جہاندیدہ تجربہ کار ہے ہوشیار ہے ہزارون باتین دیکھی ہین بہت سختیان جھیلی ہین پند آمیز باتین کرنے لگا کہ اے شاہزادہ والا قدر میرا سن زیادہ ہے بہت اچھی طرح سے زمانے کو دیکھا ہے اس دنیا کی خوب سیر کی ہے برسون خاک چھانی ہے جب خوب جان لیا دنیا کو خوب پہچان لیا تو مجبور ہو کے دنیا کو چھوڑا الہو لعب سے منہ موڑا فقیری اختیار کی گوشۂ تنہائی کو غنیمت جانا ابھی آپکی ماشاء اللہ جوانی ہے نہین معلوم دشمنون کو کیا کیا مصیبت اٹھانی ہے اتنی سی بات مین ایسے عاجز ہوئے کہ جان کھونے لگے فراق محبوب مین رونے لگے اے شہنشاہ سب کو دیکھا ہے بہت سے عاشق نگاہ سے گذرے ہین بہت سے محبوب خوش اسلوب دیکھے مگر سب کو اپنے مطلب کا پایا کسی کو دوست صادق یار موافق نہ دیکھا اور آپ کو خدا نے جری کیا ہے بڑا مرتبہ دیا ہے مقتضائے جرات یہ ہے کہ صبر کیجیے دلیر جیجیے ہراسان نہ ہوجیے جان نہ کھوئیے سنیے مانا کہ آپ ملکہ پر شیدا ہین مگر انکو بھی تو آپکی تمنا ہے یہ بیتابی جب زیبا تھی کہ کوئی دسترس نہوتا کسی طرح آپ وہان تک نہ جاسکتے یا کوئی اور مشکل درپیش ہوتی جب ہر وقت یہ امر ممکن ہے تو بیتابی بیکار ہے بعد فتح طلسم وہان تشریف لیجائیے گا ملکہ کو دیکھیے گا آپ تو خود ہی اس ارادے سے تشریف لائے ہین کہ پیشتر طلسم کو فتح کر لین پھر ملکہ سے ملین اب ایسے کلمات زبان سے نہ نکالیے گا اگر کوئی سنیگا تو یہی کہیگا کہ باین جرات و شوکت شاہزادے سے صبر نہین ہو سکتا ہے اُسوقت آپکو ملال ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی خوش رہیے زیادہ بیتابی کو دخل نہ دیجیے جب طلسم کو فتح کر چکیے گا تو آرزوے دل نکالیے گا جوگی نے جو یہ نصیحت کی باتین کہین شاہزادے کے دل پر اثر ہوا جواب دیا کہ اے فقیر سالک مین اپنی کیفیت کیا بیان کرون کیونکر حال دل عیان کرون اگر ایک صدمہ ہوتا اور مین صبر نہ کرتا تو آپکا فرمانا بیجا تھا مین قائل ہو جاتا لیکن میرے دل کی تو عجیب کیفیت ہے ملکہ صبح سحر نگاہ کی جب یاد آتی ہے دل کی بیقراری اور زیادہ ہوتی ہے علاوہ ان دونون کے جب لوح میرے ہاتھ آئی ہے تو عجیب معرکہ گذرا ہے جوگی نے کہا اے شہنشاہ مین اس معرکے سے بخوبی آگاہ ہون واقعی آپ نے بڑی جوانمردی کا کام کیا مگر وہ حسن خلقی تھا اور وہ ہمت آمیز باتین آپ کے قابل نہین ہین اگر آپ اُن پر توجہ فرماتے دشمنون

کو زندہ نہ پاتے وہ نازنین باتین بناتی تھی عرصہ لگاتی تھی منشا اُسکا یہ تھا کہ آپ باتون مین محو ہو جاین ساعتین نکل جاین
شاہزادہ مجبور ہو مین اپنا کام کرون اسکی جان لون آپ نے بہت اچھا کیا جو اسکی باتون کی سماعت نہ کی اب اُسکا
صدمہ بیکار ہی اگر وہ زندہ بھی رہتی تو آپ کے پاس نہ آتی اور آپ سے راضی نہوتی اور اب یہ قول خیر کا یاد رکھیے گا
کہ شاید اس طلسم مین کوئی اور موقع ایسا ہو تو للہ کچھ خیال نہ فرمایئے گا جو مناسب وقت ہو وہ عمل مین لایئے گا یہ مقامات
طلسم ہین اور آپ تو ماشاءاللہ بہت عاقل و دانا ہین امور طلسم سے بھی بخوبی آگاہ ہین آپ کو تو خود ایسے امور کا خیال
رکھنا چاہیے شاہزادہ جوگی کی باتون سے بہت خوش ہوا کہا ای جیپال نیک خصال اسوقت تمہاری باتون سے لطف
بزرگی آیا میرے دل نے باین بیقراری قرار پایا جیسا تم کہتے ہو انشاءاللہ ایسا ہی کرونگا دھوکا نہ کھاؤنگا تمہاری
رائے بہت مناسب ہی اور سب باتین درست ہین جوگی نے عرض کی کہ ای **شہنشاہ** ایک امر باعث تردد ہی کہ
دبیر ہفت زبان جب آپکا شریک ہی تو اُسنے آپکی مدد کیون نہ کی وہ تو اس طلسم مین ایسا شخص ہی جسکے خوف سے
تمام ساحران غدار زیادہ سر نہین اُٹھا سکتے مگر تعجب ہی کہ آپکا شریک ہو اور کسی وقت مشکل پر کام نہ آوے کوئی ایسا ہی
امر عظیم واقع ہوا ہی جو اُس نے کمی کی ہی ورنہ وہ ایسا شخص نہین ہی اور خبر آپ کے جملہ امور کی اُسکو ہر وقت ہوتی ہی شاہزادے
نے فرمایا ای جیپال **دبیر ہفت زبان** وہ ایک جگہ میرے پاس آئے جب مین نے لوحدار کے قتل کا ارادہ کیا
اور ہاتھ بسبب نجاست نہ اُٹھا تو اُسوقت **دبیر** نے آکے میری طبیعت کو قتل پر راغب کیا اور تاکید قتل کی آزمایا تک
مجھے کہا کہ مین نے اُسے قتل کیا علاوہ اسکے بہت سے مقامات پر آیا لیکن اب کئی روز سے البتہ مین نے اُسکو نہین
دیکھا مجھے خود بھی تشویش ہی اگر کسی طور سے بن پڑیگا تو بعد اس مرحلے کے فتح ہونے کے انشاءاللہ ضرور اُسکے
وہان جاؤنگا ملکہ کو بھی ایک نظر دیکھ آؤنگا اور دبیر کے مزاج کی کیفیت معلوم ہو جائیگی طبیعت کو سکون ہوگا
خاطر جمع ہو جائیگی جوگی نے کہا ای **شہنشاہ** بعد فتح ہونے اس مرحلے کے آپکو فوراً یہان سے کوچ کرنا ہوگا کیونکہ
اسکے بعد مرحلہ **آتشبار جادو** ہی اور وہ بھیا بلا کا مکار ہی جبتک اُسکو قتل کر لیجیے گا اور کوئی قصد نہ فرمایئے گا
اُسکے مرحلے کی تمام کیفیت بروقت مین آپ سے عرض کر دونگا اور خود بھی ہمراہ رکاب چلونگا دبیر کی خبر آپ کو معلوم
ہو جائیگی ملکہ کا بھی حال دریافت ہو جائیگا آپ اطمینان تمام رکھیے بعد فتح ہونے اس طلسم کے مین سب کیفیت آپ کو
دریافت کرا دونگا شاہزادہ یہ سنکر نہایت خوش ہوا یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک چوبدار نے آکے **جوگی جیپال** سے کہا کہ
آپکو موسیقار جادو نے بلایا ہی تشریف لیچلیے جوگی نے کہا تم چلو ہم بھی آتے ہین چوبدار تو وہان سے واپس ہوا جوگی نے
شاہزادے سے عرض کی کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین اُس کافر کے پاس تھوڑی دیر کے واسطے چلا جاؤن میرا جانا مناسب
وقت بھی ہی کہ اُسکا عندیا معلوم ہو جائیگا دیکھون اب بھیا کیا کہتا ہی اور کو اچھی طرح سے دریافت کرونگا آپ سے آکر عرض
کرونگا گو گستاخی تو ہی لیکن مناسب وقت تصور کر کے جاتا ہون ابھی آتا ہون جب تک **نرگس شوخ چشم** سے باتین کیجیے
یہ آپکا دل بہلائینگی اور آپکی ہم مذاق بھی ہین انکو بھی **لعل بن مرجان** کا خیال ہی بڑا ملال ہی جب سے خموش بیٹھی رہتی ہین
کسی سے بات نہین کرتی ہین اب آپ اُن سے باتین کیجیے تشفی دیجیے شاہزادے نے فرمایا آپ جو نظر بین ہین
تو خیر **نرگس شوخ چشم** نے آپ کا کیا نقصان کیا ہی جو آپ نے اُن کو یہ خلعت دیا جوگی ہنسکر چلا گیا خادمون سے
تاکید کر گیا کہ خبردار حکم شاہزادے کا نہ ٹالنا مثل میرے بلکہ مجھے بڑھ کے جاننا تم سب تابعدار ہو اور مین شاہزادے
کا غلام بدون بندہ بے دام ہون خادمون نے عرض کی حضور جو کچھ شاہزادہ والاقدر فرمائینگے ہم آنکھون سے بجا لائینگے
آپ تشریف لیجایئے تردد نہ فرمایئے جوگی چند چیلے ساتھ لیکے موسیقار کے دربار مین آیا موسیقار نے جو جوگی

بھمپال کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا مسند کی طرف اشارہ کیا چیلوں نے مرگ چھالا مسند پر بچھا دیا
جوگی بیٹھا موسیقار نے مزاج پوچھا کہا اسوقت آپ کیا کرتے تھے جوگی نے کہا بابا اپنے ایک دوست صادق
یار موافق سے باتیں کر رہا تھا تمھارے ملازم نے جا کر خبر دی یہاں چلا آیا کیوں تمنے اسوقت کیوں بلایا ہے
موسیقار جادو نے کہا میں نے دو وجہوں سے آپکو اسوقت تکلیف دی اول تو یہ ہے کہ اسوقت صحبت عیش و نشاط
یہاں برپا ہے گانا شروع ہوگا دور شراب ہوگا آپ کی شرکت ضرور تھی جوگی نے ہنس کے جواب دیا کہ بابا ہمکو شراب
و کباب سے کیا کام اور گانا سننے سے کیا علاقہ ہم فقیر تارک الدنیا ہر وقت نشہ قناعت سے مست رہتے ہیں
اور گانا سننا تو دنیا داروں کا کام ہے میں ناحق تکلیف دی اپنی صحبت بے مزہ کی موسیقار نے کہا واہ آپ کی
تشریف آوری ہم لوگوں کا باعث فخر ہے اور یہ راگ رنگ تو یہاں روز رہتا ہے اسوقت آپ نے عنایت فرمائی
ہے سب سے زیادہ میلوگوں کو حظ ملیگا اور خاص مدعا میرا یہ تھا کہ جس واسطے میں نے آپکو خاص آپ کے
شہر سے یہاں بلایا ہے یعنی بابت صلاح قتل طلسم کشا بلایا ہے لہذا اب آپ کیا فرماتے ہیں طلسم میں یہ قید ہے کہ
جو کوئی دعوئے طلسم کشائی کر کے آئے وہ اندر طلسم کے گردن نہ مارا جائے اگر اسکا خون زمین طلسم پر گریگا تمام
طلسم میں آگ لگ جائیگی کچھ دن ہوئے میں نے یہ تجویز کیا تھا کہ طلسم سے باہر لیجا کر قتل کروں لیکن دوسری شرط
کے خلاف ہوا جاتا ہے وہ شرط یہ ہے کہ اگر طلسم کشا گرفتار ہو تو اسے دو برس تک قید رکھیں بعد دو برس کے
اسکے قتل کرنے کا اختیار ہے اب آپ کیا فرماتے ہیں اور مجھے زندہ رہنا طلسم کشا کا ناگوار ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت
پھر برپا ہو یہ لوگ مسلمان ہیں انکی مدد غیب سے ہوتی ہے جوگی نے جواب دیا کہ موسیقار میرے نزدیک تو قتل
کرنا طلسم کشا کا کسی طرح مناسب وقت نہیں ہے سب سے بہتر یہ ہے کہ قید طلسم کشائی پاس تاریک چہار چشم
کے روانہ کر دو وہ جب اسکو ملاحظہ فرمائینگے تمھاری عزت بڑھ جائیگی جو مناسب جانینگے وہ کرینگے اور مجھے تم سے ایک
بات ضروری دریافت کرنا منظور تھی مگر خلوت میں کیونکہ موسیقار نے اسیوقت سب کو ہٹا دیا خلوت ہو گیا بھمپال
نے پوچھا کہ تمنے جو لوح طلسمی پائی تو کس کو دی موسیقار نے جواب دیا کہ میں نے لوح کسی کو نہیں دی اپنے
پاس رکھی اسوقت بھی میری جھولی میں موجود ہے یہ کہکے لوح اور مہرہ اور بازوبند سلیمانی جوگی کو دکھایا بھمپال
کے جی میں یہی آیا کہ لوح اس سے اسیوقت چھین لوں مگر پھر سوچا کہ اسوقت اس پر سحر تاثیر نہ کریگا اگر میں
نے لوح لینے کا قصد کیا اور اس نے اپنے ملازموں کو بلا لیا تو سب لشکر مجھپر حملہ آور ہونگے میں سحر نہ کرسکونگا
قباحت ہوگی یہ سوچ کے خاموش ہو رہا صرف اتنا تو کہا کہ اس لوح کو اچھی طرح رکھنا کسی وقت اپنے پاس سے
جدا نہ کرنا اور اپنے تئیں مکر سے بچانا کسی کے دام مکر میں نہ پھنس جانا موسیقار نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں
مجھسے کوئی مکر نہیں کر سکتا ہے عیاروں کی تو مجال نہیں کہ میرے سامنے آئے فوراً رنگ و روغن اڑ جاتا ہے اصلی نقشہ
رہ جاتا ہے آپکی عنایت سے سحر میں اسوقت کوئی میرا جواب دینے والا نہیں ہے خود تاریک چہار چشم باوجودیکہ
خداوند ہیں مگر مجکو بہت مانتے ہیں اپنا قوت بازو جانتے ہیں بارہا وہاں ساحروں سے مقابلے ہونے کئی
مرتبہ میرے امتحان لیئے گئے مگر جب کوئی میرے مقابلے میں آیا ذلت اٹھائے گیا جمشید ثانی جو اب مسلمانوں
کا شریک ہو گیا ہے بہت بڑا ساحر زبردست ہے لیکن مجھے استاد کہتا ہے میرے سامنے آج تک سحر نہیں کیا جوگی
دلمیں ان کی باتوں پر ہنستا ہے کہ لعل بن مرجان نے اسکو اچھا احمق بنایا ہے اُن کا رنگ و روغن
اس کی ساحری نے نہ اڑایا اگر اسکو یہ تدبیر نہ کرنا ہوتی تو اب تک وہ انکی خبر لے چکا ہوتا مگر مصلحت

اسکی باتون پر ہان ہان کرتا جاتا ہی جب یہ بچیا خوب اپنی تعریفین کر چکا تو پھر اُسنے کہا ای جوگی صاحب اب آپکی کیا رائے ہی
اب طلسم کشا کو کیونکر قتل کرنا چاہیے جوگی نے کہا ای موسیقار جادو تمہین اختیار ہی جب شرایط طلسم کے خلاف ہی تو
مین رائے نہین دیسکتا موسیقار نے کہا یہی بہتر ہو کہ ایک روز مقرر کیا جائے تاکہ تمام رعایا کو بھی اطلاع ہوجائے سرحد طلسم سے باہر نکل
چلین وہان چلکر طلسم کشا کو قتل کرین جوگی نے کہا آپ کو اختیار ہی جسدن خوشی ہو اُس روز قتل کیجیے ایک دن
موسیقار بدکردار نے مقرر کیا ہرکارون کو بلا کے حکم دیا کہ تمام شہر مین اس بات کی خبر کردو کہ فلان روز طلسم کشا
قتل کیا جائیگا اور جشن عام ہوگا سبکو اُس روز حاضر ہوکر شریک خوشی ہونا ضرور ہی اور جو اُس روز آئیگا سرکار سے کچھ انعام
بھی پائیگا ہرکارے یہ خبر سنکر روانہ ہوئے جوگی جیپال بھی موسیقار سے رخصت ہوا موسیقار خود دور تک
پہونچانے آیا جوگی دروازے کے باہر نکل آیا موسیقار واپس گیا جوگی جیپال یہان جو آیا شاہزادے کو بیدار
پایا آپسمین باتین ہونے لگین شاہزادے نے پوچھا جوگی صاحب آپ کو موسیقار نے کیون بلایا تھا کیا باتین
ہوئین شاہزادے سے جوگی نے عرض کی ای شہنشاہ اُس کے دماغ مین خلل واقع ہی خود ہی کہتا ہی کہ قتل
طلسم کشا اندر حد طلسم و میعاد طلسم کے باعث بربادی عجائبات ہی اور پھر خود ہی کہتا ہی کہ مین طلسم کشا
کو ضرور قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا کیونکہ ہزارون خوف ذات طلسم کشا سے ہین ان لوگون کی مدد غیب سے
پیدا ہوتی ہی مبادا طلسم کشا رہا ہو جائے اور آفت برپا کردے میرے درپے قتل ہو تو مجھے پھر مشکل پڑیگی
اس سے بہتر یہ ہی کہ مین قتل ہی کرڈالون یہ سوچ کے ایک روز معین کیا ہی ہرکارون سے کہا ہی کہ جاکر ہر ایک
رئیس و امیر و شریف کو اطلاع دو اور باقی تمام شہر مین منادی ہوجائے کہ سب فلان روز ضرور شریک
ہون شاہزادے نے فرمایا ای جیپال نیک خصال عجب دلگی ہوگی اگر تمہارے نزدیک مناسب ہو تو مین
بھی اس تماشے کے دیکھنے کو چلون جوگی نے کہا آپکو اختیار ہی تشریف لے چلیے گا مگر ای شاہزادہ والاقدر مین
یہ بہت حیران ہون کہ جسوقت قیدخانے مین جائینگے تو وہان کیا پائینگے شہنشاہ نے مسکرا کے کہا جوگی صاحب
آپ ملاحظہ فرمائیگا کہ ایک جوان میری ہی صورت کا یہان خونی مین آئیگا نہ منہ سے بول سکیگا نہ ہاتھ پاؤن
مین حرکت ہوگی اسکو قتل کرینگے عجب تماشا ہوگا جوگی نے گھبرا کے کہا ای شہنشاہ اسکی کیا وجہ شاہزادے نے
جواب دیا کہ جسوقت لعل بن مرجان نے مجھے رہا کیا تھا ایک قیدی کو میری صورت بناکر اور وہی سب
قید آہن پہناکر گلے مین کمند عیاری کا ٹھونس کے دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کر اسی قعر عمیق مین ڈال کے
چلا آیا تھا وہ اُسی حالت سے اُسوقت تک وہان پڑا ہوگا جب لوگ قیدخانے مین جائینگے اُسی کو لے آئینگے
اپنے دل کا حوصلہ نکالینگے جوگی بہت ہنسا کہا لعل بن مرجان بھی بڑا چالاک عیار ہی کمال کیا آپ کی
صورت کسی کو وہان بناکر چھوڑ دیا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اور موسیقار اپنی بارہ دری مین بیٹھا ہوا شراب
پی رہا ہی ایک روز قتل طلسم کشا اُس نے مقرر کیا سب کو اس روز بلایا ہی اسکو بڑی خوشی پیدا ہوئی ہی

مگر اب کیفیت مختصر لعل بن مرجان کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جوگی جیپال وغیرہ سے رخصت ہوکے چلا تو چند روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا تمام درخت صحرا
کے جلے ہوئے نظر آتے ہین زمین سیاہ ہو رہی انتہائی گرم ہی لعل بن مرجان حیران ہوا کہ اس جنگل مین آگ
کیونکر لگی اور کس نے لگائی اور پھر کچھ کم ہو گئی اسی تعجب مین لعل بن مرجان حیران و پریشان چلا جاتا تھا کہ ایک
طرف سے آوازین مہیب آنے لگین لعل ایک غار مین جاکر پوشیدہ ہوگیا مگر بہت ہوشیاری سے اُس غار مین چھپا

ہو حلقہ کمند کے درست ہین نیت یہ ہو کہ اگر کوئی یہانتک آئے جھانک کے دیکھے تو حلقے کمند کے ماردون پھنسنے
نہ دون حباب مار کے بیہوش کردون گرتے گرتے خنجر ماردون فیصلہ کردون یہ خیال کررہا تھا کہ لعل بن مرجان
نے دیکھا ایک مرد قوی الجثہ عجیب الخلقت فیل بلند پر سوار ہاتھ مین ایک گرز گران لیئے ہوئے ہاتھی کو دوڑتا
ہوا چلا آتا ہو لعل بن مرجان نے جو اس کے قد وقامت کو دیکھا مانند بید کانپنے لگا وہ فیل سوار قریب اُس
غار کے آیا فیل سے اُتر کے بیٹھا کچھ اسباب سحر جھولی سے نکالا سحر کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین ابر آسمان پر
آیا پانی برسنے لگا اس زور سے مینھ برسا کہ جل تھل بھر گئے وہ جو زمین کی سیاہی تھی دفع ہوئی درخت جو جلے
ہوئے معلوم ہوتے تھے ہرے نظر آنے لگے یا تو زمین انتہا درجہ گرم تھی یا خنکی زمین کی اس درجہ بڑھی کہ
پاؤن رکھنا ناگوار ہوا سردی اسقدر ترقی پذیر ہوئی کہ دانت بجنے لگے تھوڑی دیر مین وہ سردی
بھی دفع ہوئی ہوائے معتدل چلنے لگی جنگل نمونہ گلشن بن گیا گویا بہار آگئی لعل بن مرجان حیران
ہوگیا کہ یہ کیا سحر کہ ہو مگر بہار کو دیکھ کے بہت خوش ہو رہا تھا کہ یکایک پھر ہوائے گرم چلی پھول درختون
کے مرجھانے لگے وہ فیل سوار اپنے فیل پر سوار ہوا لعل بن مرجان نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام
بلند بالا ایک اژدہے پر سوار ہو اژدہا منہ سے شعلے چھوڑتا ہوا چلا آتا ہو جو چیز سامنے آتی ہو اُس کے
منھ مین چلی جاتی ہو لعل بن مرجان بہت پریشان ہوا دل مین خیال کیا کہ اگر مین اُسکے سامنے جاؤنگا
تو زمین پر کیونکر ٹھہر سکونگا اُسکے دہن مین چلا جاؤنگا بے موت مر جاؤنگا یہ خیال کرتا تھا کہ وہ اژدر قریب
آگیا دم جو کھینچا تو جو کچھ خس وخاشاک وہان تھا اُسکے منھ مین چلا گیا لعل بن مرجان کب سنبھل سکتا
ہو یہ بھی لقمۂ دہن اژدر ہو گیا لعل ۱ بن مرجان بیہوش ہوا کیونکہ یقین موت اسکو ہو گیا تھا مگر تھوڑی
دیر کے بعد لعل بن مرجان کو ہوش جو آیا اپنے کو ایک اور صحرا مین پایا خیال جو کیا تو معلوم ہوا وہی صحرا
ہو جس کا پتہ جوگی جیپال نے دیا تھا دیکھا بہت سے طاؤس درختون پر بیٹھے ہین اور کوئی طائر نظر
نہین آتا صرف طاؤس ہی طاؤس دکھائی دیتے ہین لعل بن مرجان بہت خوش ہوا اور اُس طاؤس
کا منتظر ہو کر بیٹھا دیکھا سامنے ایک چار دیواری بھی پتھر کی معلوم ہوتی ہو لعل بہت حیران ہو کہ مین تو
دہن اژدر مین چلا گیا تھا اس صحرا مین کیونکر آگیا یہ کیا معاملہ ہو مین جاگتا ہون یا خواب دیکھ رہا ہون
پھر خیال کرتا ہو کہ مقدمہ طلسم تو یہی کیا ہوا جہان اور سب عجائبات ہین وہان ایک یہ بھی واقعہ عجیب
تھا پھر خیال کرتا ہو کہ آخر اُس فیل سوار نے بہار اس صحرا مین کیون بنائی اور اژدر سوار نے آکے اُس
بہار کو مٹا کیون دیا ایسے خیال کر رہا ہو کہ یکایک سب طاؤس ایک جانب چلے لعل سمجھا کہ اب وہ
طاؤس بزرگ آتا ہوگا یہ سوچ رہا تھا کہ دیکھا صحرا سے ایک طاؤس بہت بڑا لیکن نہایت حسین اور نئے
انداز سے رقص کرتا ہوا پیدا ہوا سب طاؤسون نے گرد اُسکے حلقہ کیا وہ رقص کنان طرف اس چار دیواری
کے چلا لعل بن مرجان بھی اسکے پیچھے پیچھے پوشیدہ ہوتا ہوا روانہ ہوا جب وہ طاؤس قریب اُس
چار دیواری کے پہونچ گیا تو اُڑ کے اندر اُس چار دیواری کے چلا سب طاؤس پر پھیلا کر باہر رہ گئے
لعل بن مرجان نے دیکھا کہ دیوارین بہت اونچی ہین کسی طرح جانا ممکن نہین ہو دن ہو پوشیدہ بھی
نہین ہو سکتے اگر شب ہوتی تو کمند مار کے چڑھ جاتے یہ خیال کر کے چارون طرف پھرنے لگا ایک جانب
دیکھا کہ دیوار تھوڑی ٹوٹی ہوئی ہو لعل بن مرجان اُس راہ سے اندر آیا عجب مقام پایا دیکھا سب

پتھر کا مکان ہو پتھر کے درخت ہیں پتھر کے آدمی ہیں پتھر کے جانور کل چیزیں پتھر کی ہیں لعل بن مرجان یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہو دیکھا سامنے بارہ دری بنی ہو اس میں حسینان عالم کا مجمع ہو لیکن سب پتھر کے ہیں لعل بن مرجان بہت حیران ہوا کہ یا الٰہی یہ سب پتھر کے کیوں بن گئے پھر خیال کیا کہ ابھی طاؤس یہاں آیا تھا وہ کہاں ہو طاؤس کو چہار جانب دیکھنے لگا لیکن پتہ نہ پایا اور زیادہ حیران ہوا بیچ میں ایک نہر بے آب بہتی تھی وہاں آکر کنارے نہر کے بیٹھا خیال کر رہا تھا کہ جوگی جیپال نے مجھے یہاں ناحق بھیجا یہاں تو کچھ بھی نہیں ہو سب پتھر کی تصویریں رکھی ہیں کہ ان میں سے ایک تصویر لیچلوں جوگی صاحب کو لے جاکر دوں دل میں یہ کہہ رہا تھا کہ ایک تصویر کھنچی لعل بن مرجان نے دیکھا اُس تصویر میں سے ایک طائر پیدا ہوا اور قریب لعل بن مرجان نے آنے چاہا کہ اپنی منقار میں اٹھا لیجاوے لعل بن مرجان نے حلقے کمند کے مارے طائر کو اسیر کیا خنجر کو نکال کے بے اندیشہ انجام خنجر مار دیا اُس طائر کے مرتے ہی ایک شور و غل پیدا ہوا سب تصویریں متحرک ہوئیں صدا ہیبت آنے لگیں اندھیرا ہو گیا لعل بن مرجان نہر کے قریب تو کھڑا ہی تھا پاؤں پھسل گیا نہر میں گرا نہر میں پانی نہ تھا مگر لعل بن مرجان کو معلوم ہوا کہ میں پانی میں گرا بہت چاہا سنبھلوں مگر رُک نہ سکا ایک طرف بہتا ہوا چلا تاریکی چھائی ہوئی تھی کہ دکھائی نہیں دیتا تھا لعل بن مرجان بہت پریشان ہو کہ میں کس آفت میں مبتلا ہوا ہوں الٰہی خیر کرنا کہ ایکبار پانی نے چکر کھایا لعل بن مرجان نے سنبھلنا چاہا نہ سنبھل سکا غرق ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد پاؤں زمین سے آشنا ہوئے لعل بن مرجان نے گھبرا کے آنکھیں کھولیں دیکھا میں اسی صحرا میں کھڑا ہوں جہاں سے اژدہے کے منھ میں چلا گیا تھا حیران ہوا کہ یہ کیا سانحہ گذرا دیکھا دہی دشت تپ رہا ہو درخت جلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں لعل بن مرجان ایک سمت کو راہی ہوا دیکھا ایک طرف سے سناٹے کی آواز آتی ہو لعل بن مرجان ایک درخت پر چڑھ گیا دل میں کہہ رہا ہو کہ یا الٰہی خیر کرنا یہ کیا آفت آتی ہو یہ خیال کر رہا تھا کہ دیکھا وہی فیل سوار آیا اُسی طرح اُس نے مینہ برسایا درخت ہرے ہوئے ہوائے سرد چلی دشت میں بہار آئی کہ یکایک پھر ہوائے گرم چلی دیکھا وہی اژدر سوار آیا سب بہار کو برباد کیا اژدر نے دم کھینچا لعل بن مرجان پھر اژدر کے منھ میں چلا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد اپنے کو پھر اسی جنگل میں پایا لعل بہت گھبرایا اسی طرح تین بار لعل بن مرجان وہاں گیا اور پلٹا پھر اُسی صحرا میں آیا جب بہت مجبور ہوا تو اُس نے خیال کیا کہ اب یہاں سے واپس چلوں جوگی جیپال سے کل کیفیت بیان کروں جیسی وہ رائے دیں وہ کیا جائے یہ سوچ کے وہاں سے چلا تھوڑی دور چلے دیکھا کہ ایک دیوار عالیشان پتھر کی بنی ہوئی ہو آگے راستہ نہیں معلوم ہوتا ہو لعل بن مرجان نے بہت افسوس کیا خیال ہوا کہ اب تمام عمر اسی صحرا میں بسر ہو گی کہ یہاں سے وہاں جائینگے اور وہاں سے یہاں آئینگے اگر کسی روز کچھ زیادہ ادبار آئیگا کوئی ساحر پکڑ لے جائیگا زندگی دشوار ہو جائیگی یہ خیال جو آیا تو اُس دیوار کے نیچے بیٹھ کے رونے لگا اثنائے گریہ میں یاد آیا کہ ایک انگشتری جو جوگی صاحب نے عطا کی تھی اور کہدیا تھا کہ جب کوئی مشکل درپیش ہو تو اس انگوٹھی کو نکال جو اسم اس میں تحریر ہو اُس کو پڑھنا لعل نے جلدی سے اُس انگوٹھی کو دیکھا اُسمیں ایک اسم لکھا تھا لعل بن مرجان نے اُس اسم کو ورد زبان کیا دیکھا ایک طائر ہفت رنگ آیا اور قریب لعل بن مرجان کے آکر گویا ہوا اور کہا کہ ای لعل بن مرجان

کیون مجھے بلایا ہے کونسی مشکل درپیش ہے لعل بن مرجان نے کہا مین دشت طاؤسان مین جاؤنگا لیکن
وہان سے بے اپنا کام کیے نہین آؤنگا اگر یہ امر ممکن ہو تو مجھے پاس جوگی جیپال کے پہونچا طائر نے کہا ای
لعل بن مرجان تم خوف نہ کرو ہم تمکو دشت طاؤسان مین ابھی پہونچا دینگے اور کام بھی تمھارا ہوگا
اتنے ہی سے عجائبات مین تم گھبرا گئے ابھی تو بڑی بڑی باتین ظہور پذیر ہونگی ایسا نہ گھبرایا کرو ہر حال
مین خدا کو قادر و توانا جانا کرو لعل بن مرجان نے کہا ای طائر مین گھبرایا نہین ہون بلکہ مجھے خیال
یہ ہے کہ نہین معلوم شاہزادہ گوہر کلاہ پر کیا گذری لوح ملی یا نہین ملی کچھ نشان تو نہین رہا ہو یہ خیالات
مجھے جس وقت آتے ہین طبیعت بہت پریشان ہو جاتی ہے لعل بن مرجان نے شہنشاہ وغیرہ کا جو ذکر
کیا تو یاد ملکہ نرگس شوخ چشم کی آگئی اور زیادہ حواس باختہ ہو گئے ایک آہ کر کے کلیجہ تھام لیا دل
جو زیادہ بیقرار ہوا آنسو آنکھون سے بہنے لگے دل تڑپنے لگا تصویر خیالی ملکہ نرگس شوخ چشم کی پیش نگاہ
دل مین سوزش لب پر آہ زیادہ بیقراری ہے بڑھی یہ اشعار حسب حال زبان سے بیساختہ نکل گئے نظم

سر انگشت بر لب گیر من از [illegible] را
بزیر تیغ گاہی دیدہ باشی [illegible] را
دلا اے بلبلان را بوسہ یا بیشود [illegible]
اگر [illegible] جلوہ [illegible] را
بترس از روز محشر در سر بیگانگی بگذر
چہ پروا گر تو خواہی مرغ بے پروا جوانی را
بیا و بندگیہا آدمی سیم از خود
اگر بینی بپا با خلوت دلستانی را
ز قتل زخمی سکین مچین بر خود جبین بر دم

اگر از یک نالہ بر ہم میزنم نیرنگ جہانی را
بجز یادی کہ بوی گل کر آن جلوہ ش آید
ز بے قسمت اگر بر ہم روزی آشیانے را
جدا از صبح رویت شب سیہ سان [illegible]
کشش [illegible] جانی ناتوانی را
اگر از جنت افتادیم دگر خواہیم [illegible]
کسے چون یکشعر [illegible] نکتہ دانی را
اگر از حال عالم ماری خبر [illegible]
چہ شد گر گشتہ بے ہیچ [illegible] ناتوانی را

[illegible] زمرد مع حال چون [illegible] توانے را
کر بگوید پیام بلبل آتش دہانے را
اگر بالی سی بر شیخ [illegible] چون شب
بپایان آئے رو دیگر [illegible] جانے را
چہ حاصل لاف عشق ای دل [illegible]
سزا [illegible] بد گمانی را
ببینیا [illegible] شوخی و [illegible]
زکویش تیز [illegible] خون چکانی را

لعل بن مرجان کو جو طائر نے
اس درجہ بیقرار پایا کہا ای لعل بن مرجان بیتابی کو ایسے مقام پر کام نہ دو اپنی آنکھین بند کرو میری پیٹھ پر
سوار ہو مین تمہین سرحد صحراے طاؤسان مین پہونچا دونگا وہان سے تم چلے جانا لعل بن مرجان اس طائر
ہفت رنگ کی پشت پر سوار ہوا طائر اڑا تھوڑی دیر کے بعد کہا ای لعل بن مرجان آنکھین کھولدو لعل
بن مرجان نے جو آنکھین کھولین اپنے کو ایک پہاڑ کے قریب پایا گھبرا کے طائر سے پوچھا اب مین کس طرف
جاؤن طائر نے راستہ بتایا اور کہا ای لعل بن مرجان بہت ہوشیاری سے جانا کسی کے مکر مین نہ پھنسنا زیادہ
لالچ نہ کرنا عجائبات کو دیکھکر گھبرا نہ جانا جو چیز نظر آئے اوس کی طرف زیادہ خیال نہ کرنا اپنی راہ چلے جانا
تھوڑے عرصے مین صحراے طاؤسان مین پہونچ جاؤگے جس طرح جوگی جیپال نے تعلیم کیا ہے اوسی طرح
سب کام کرنا بلکہ کچھ اپنی طرف سے اضافہ کرنا اگر کسی کے فریب مین نہ آؤگے تو صحیح و سلامت اپنا کام کر
جاؤگے طائر تو یہ کہکر اڑ گیا لعل بن مرجان جدھر طائر نے کہا تھا اوسی طرف روانہ ہوا آگے جا کے پہاڑ
ملا لعل بن مرجان اس پہاڑ پر چڑھا بہت دور تک راستہ طے کرتا ہوا چلا گیا یہان تک کہ شام ہو گئی
لعل بن مرجان بہت تھک گیا تھا خیال کیا کہ رات بھی ہو گئی ہے ٹھہر جانا ضرور ہے ایسا نہو کہ کوئی جانور
پہاڑ سے نکلکر گزند پہونچائے یہ سوچ کر جاے امن تجویز کرنے لگا دیکھا سامنے ایک درہ معلوم ہوتا ہے

لعل بن مرجان وہان سے چلا جب قریب درہ کے پہونچا خوب غور سے دیکھا تو وہی جگہ ہے جہان سے
پہاڑ پر چڑھا تھا لعل بن مرجان نے بہت افسوس کیا کہ آج دن بھر کی محنت رائگان ہوئی اب کل بہت
خیال سے چلینگے یہ شب کو اسی درہ مین بیٹھ رہا رات بھر بسر کردی صبح وہان سے پھر چلا مگر اب خوب راہ
کا خیال کرتا جاتا ہو دن بھر لعل بن مرجان نے راہ طے کی شب کو پھر اُسی مقام پر آکے پہونچا جہان سے
چلا تھا لعل بن مرجان کو بڑا صدمہ ہوا اور ہمت جاتی رہی مگر دوسرے روز پھر آمادہ سفر ہوا اسیطور
سے کئی روز تک لعل بن مرجان نے چلنے کی ہمت کی مگر شب کو وہین آکر پہونچا کہ جہان سے روانہ ہوا
تھا [illegible] روز اُس نے انگشتری کو نکالا دیکھا کہ ایک اسم تحریر ہے اُس کو ورد زبان کیا ایک مرد ضعیف
[illegible] اور کہا کہ اے لعل بن مرجان تم نے ہمین کیون طلب کیا ہے لعل بن مرجان نے سب کیفیت
[illegible] پیر مرد نے کہا اے لعل بن مرجان نہ گھبراؤ ہم تمھین ابھی پہونچائے دیتے ہیں لعل بن مرجان
نے کہا بہت مناسب ہے پیر مرد نے ایک چادر سفید کمر سے کھولی اور لعل کو دیکے کہا کہ اے لعل بن
مرجان تم اس چادر کو اوڑھ لو کوئی عضو کھلا نہ رہے لعل بن مرجان نے اُس چادر کو اوڑھ لیا
پھر پیر مرد نے کہا [illegible] دیتا ہے لعل بن مرجان نے کہا اب کچھ نہیں معلوم ہوتا پیر مرد نے
کہا چادر اُتار ڈالو لعل بن مرجان نے چادر اُتار ڈالی دیکھا مین اُسی صحرا مین ہون جہان سے طاؤس
کے ساتھ [illegible] رہ گیا تھا وہ پیر مرد چادر لیکر غائب ہو گئے لعل بن مرجان اُس طاؤس
کی [illegible] ہوا تو حسب معمول وہ طاؤس صحرا سے رقص کنان پیدا ہوا سب طاؤسان
صحرائی [illegible] لعل بن مرجان اُسکے ہمراہ ہوا طاؤس چار دیواری کے اندر گیا لعل بن مرجان تو
راہ [illegible] چار دیواری کے اندر گیا اُسی طرح سے سب کارخانہ رنگین پایا لعل نے
اور [illegible] طاؤس کے انتظار مین بیٹھا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو ایک تصویر ٹوٹی اور
وہ طاؤس رقص کنان اُس تصویر سے نکلا لعل بن مرجان نے چاہا کہ مین بھی اسی طاؤس کے ہمراہ
اُس چار دیواری [illegible] چلون مگر یہ خیال آیا کہ جوگی جیپال نے کہا تھا کہ اُس چار دیواری کے اندر
سے ایک ایسی [illegible] ہوگی جس کا مثل و نظیر ممکن نہیں ہے وہ کیا چیز ہے لعل بن مرجان تو اُس
[illegible] نکل کے چلا اس وقت لعل بن مرجان نے یہ خیال کیا کہ پہلے طاؤس
کی خبر لینا چاہیے اُسکے بعد جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہ سوچ کے طاؤس کے پیچھے چلا باہر آکے کمند طاؤس پر
ماری حلقہ کمند کے طاؤس کے گلے مین پڑے جھٹکا دیا طاؤس زمین پر گرا یہ واقعہ جو طاؤسان صحرا نے
دیکھا سب دوڑ کے لعل بن مرجان کے لپٹ گئے کوئی بازو مارتا تھا کوئی منقار سے زخمی کرتا تھا
مگر لعل بن مرجان نے [illegible] جانب نہ دیکھا جیسے ہی طاؤس گرا لعل بن مرجان نے خنجر نکال
کے اُس کی گردن پر پھیر دیا لعل بن مرجان نے خوب خنجر اُسکے خون مین آلودہ کیا اس کے ذبح
ہوتے ہی جسقدر طاؤس لعل بن مرجان کے گرد جمع تھے سب اشجار صحرا سے سر ٹکرانے لگے تڑپ
تڑپ کے سب نے جان دی اب لعل بن مرجان نے پلٹ کے چار دیواری کی جانب دیکھا وہان کا
عجیب نقشہ پایا دیکھا دیوارین گر گئی ہین سب تصویرین ٹوٹ گئی ہین لعل بن مرجان اندر آیا دیکھا
اُس باغ کی عجیب حالت ہو گئی ہے یا تو پتھر مین نقش و نگار کا لطف پچی کاری کی زیبائی معلوم ہوتی تھی

تھی یا اب ہر مقام پر خاک کے ڈھیر ہیں لعل بن مرجان نے کہا کہ جوگی جیپال نے مجھسے دل لگی
کی تھی یہاں سوائے خاک کے اور کیا ہی یہ باتیں دل سے کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ دیکھا ایک چاہ عمیق تعمیر
کا بنا ہوا ہی چاروں طرف زنجیریں پڑی ہیں لعل بن مرجان اُس کنوئیں کے قریب آیا دیکھا کنوئیں
کے اندر روشنی معلوم ہوتی ہی جسکے نظر کی تو کچھ درخت معلوم ہوئے لعل بن مرجان ایک زنجیر
پکڑ کے اُس کنوئیں میں اُتر دیکھا یہاں بہت سے آدمی جلے پڑے ہیں بیچ میں ایک بنگلہ سنگ سرخ
کا باقی ہی اور سب عمارتیں گر پڑی ہیں لعل بن مرجان اُس بنگلے کے قریب آیا دروازے کو مقفل
پایا قفل توڑ ڈالا دروازے کو کھول کر اندر آیا دیکھا بنگلے کے اندر ایک تخت جواہر نگار ہی اُسپر
ایک تاج اور ایک تلوار ایک سپر اور ایک صندوقچی طلائی جواہر نگار اسکے علاوہ کچھ اور اسباب
زینت وہاں رکھا ہی جواہرات بیش قیمت کا ایک طرف انبار ہی لعل بن مرجان نے سب
کا پشتارہ باندھا جلدی میں صندوقچی کو کھول کے نہ دیکھا کہ اسمیں کیا ہی وہاں سے باہر آیا چاروں
طرف دیکھا جہاں سے زنجیر پکڑ کے اُترا تھا اُسی کے ذریعہ سے چاہ کے اوپر آیا ایک سمت چلا کہ ذکر اسکا پھر کیا جائیگا

اب حال موسیقار جادو کا عرض کیا جاتا ہی

کہ اُنکے جوگی جیپال کو رخصت کیا اور بزم عیش و عشرت برپا ہوئی تو موسیقار جادو نے
بہمن سرخ چشم جادو سے کہا کہ جیپال کو میں نے نہیں بھیجنے دیا اور عوام لوگوں کو
بھی ... اس وقت اُس نازنین کو لے آؤ بہمن سرخ چشم جادو
نے کہا جب اُسکو طرف ... تو میرے جانے کی کیا ضرورت ہی کسی اور ملازم کو روانہ فرما
دیجیے وہ جاکر اُسکو بلا لائے بلکہ نرگس شوخ چشم آپکی کنیز بھی وہیں ہی اُسکو مکان پر پہونچا دے
موسیقار جادو نے کہا ای بہمن سرخ چشم جادو نرگس شوخ چشم اپنی دختر کو یہاں کیوں
نہیں بلاتی ہو تھوڑی دیر ٹھہر کے چلی جائیگی وہ بھی شریک صحبت ہوتے بہمن سرخ چشم نے کہا
حضور میرے بھی مالک ہیں اور اُسکے بھی مالک ہیں مگر میں نے آجتک اُسکو کسی صحبت میں نہیں جانے
دیا ایسی ہی جو اکثر شادیاں ہوتی ہیں میں وہاں بھی اُسکو مجبوری بھیجتی ہوں موسیقار جادو نے
کہا تمھیں اختیار ہی یہ کہکے ایک خادم کو بلایا کہا ہمارے باغ میں جاؤ اور وہاں سے ملکہ عالم کو لے آؤ
سامان سواری لیتے جانا بہمن سرخ چشم نے سب سے کہدیا کہ وہ باغ جو دریا کے کنارے ہی وہاں
جانا ملکہ اور نرگس شوخ چشم دونوں وہیں ہیں نرگس شوخ چشم کو تو میرے مکان پر پہونچا دینا اور
ملکہ کو یہاں لے آنا ملازم سواری لیکر روانہ ہوئے یہاں موسیقار جادو انتظار کرنے لگا کبھی گھبرا کر
بہمن سرخ چشم جادو سے کہتا ہی کہ اب ملکہ آتی ہوگی آج میں اپنا حوصلہ تو نکال لوں پھر عقد بھی ہو جائیگا
بہمن سرخ چشم کہتی ہی آپ شوق سے آرزوئے دل نکالیے عقد کی کیا ضرورت ہی ایسی ایسی باتیں
ہو رہی تھیں کہ ایکبار ملازم جو ملکہ کو لینے گئے تھے در دولت پر حاضر ہوئے اپنی اطلاع کرائی موسیقار
نے اندر بلایا ملازموں سے پوچھا سواری کہاں ہی سب نے عرض کی حضور ہم لوگ باغ میں گئے
سب مکانات جو باغ میں بنے ہیں اُسکے گرد و نواح تلاش کیا مگر ملکہ عالم کو نہ پایا اور نہ نرگس شوخ چشم
کو دیکھا بہمن سرخ چشم نے کہا نرگس شوخ چشم ملکہ عالم کو اپنے ساتھ مکان پر نہ لے گئی ہوں وہاں

جاکر دیکھو ملازم وہان بھی گئے تھوڑی دیر مین پلٹ کے آئے موسیقار جادو اور بہمن سرخ چشم سے کہا کہ حضور آپکے مکان پربھی گئے وہان بھی کوئی نہین ہے اب جہان حکم صادر فرمائین غلام جائین ملکہ کو لائین موسیقار جادو نے جو یہ کیفیت سنی زدۂ غم سے عجب حالت ہوگئی قریب تھا کہ بیہوش ہوجائے تاب ضبط نہ لایا مگر بہمن سرخ چشم جادو نے سمجھا کے کہا حضور صبر فرمائین ہمکو ملاحظہ فرمائین کہ اپنی بیٹی کے گم ہونے کی کیفیت سنی ہے مگر دامن استقلال دست صبر سے نہین چھوٹا ہے جو کچھ ہوگا ظاہر ہوجائیگا موسیقار جادو نے کہا اے بہمن سرخ چشم جادو مین کیونکر صبر کرون اور کس طرح اپنے دل کو بہلاؤن جب ایسا محبوب یکتا بانی ناز و ادا یون چھوٹ جائے تو دل کو کیونکر قرار آئے اس وقت اس کی تصویر بے نظیر میری آنکھون کے نیچے پھر گئی دل اور بیقرار ہوگیا ایک تو پہلے ہی مین اُسکا والہ و شیدا تھا لیکن اسنے اور زیادہ ملال ہوا اور میرا یہ حال ہوا الکلم

ابرو نگو ز آن پری دارد تماشاے دگر
ہر شبے تا نہ ہر روز سوداے دگر
از بکار چشم من دریا و آن سیب ذقن
ای من بالگرد ان او کو سرو بالاے دگر
از من چہ قدر سر زد خطا کہ ہر قسم غمزہ واش
کالا میرم گر جز این دارم تمناے دگر
نگذارتا ور کو ہم او رزق سگے باشد تنم

ای بردہ زلفش دل این باشد فغاے دگر
افتادہ جاے کشتۂ بسمل تپان جاے دگر
ای رست آن گل پیرہن با غیر در طرف چمن
بگریست اندر ہر چمن زد موج دریاے دگر
ہر جان غیرت پیشہ ام مجتناے پیمان شکن
با غیر دارد ہر زمان ہر روز ایماے دگر
یکشب بیا بنشین بمن پیمانہ خور پیمانہ دہ
زخمی مکن مدفون مرا ہر خفا جاے دگر

ہشت بر جان حزین دارد تقاضاے دگر
دارد دل دیوانہ ام از زلف در دآن پری
با ہم خنجر در کف و در سر تمناے دگر
گیرم کہ گردم کو بکو اما چنین پاکیزہ خو
ان بادہ پیمائی مکن با بادہ پیمائی دگر
خواہم کہ دین ہر دو چشم چو تسلانے شوم
تا چند آری بر سرم ہر دم جفاہاے دگر

موسیقار جادو کو جو بہمن نے اسقدر بیقرار پایا تشفی دی سمجھایا کہا حضور آپ اسقدر کیون بیتاب ہوتے ہین مین اسکا پتہ لگادونگی جہان ملے گی حضور مین حاضر کرونگی کیونکہ مجھے بھی تو بڑی فکر ہے نرگس شوخ چشم نہین معلوم کہان گئی اور کیا ہوئی لیکن آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ مین کسقدر اپنے تئین سنبھالتی ہون مگر افسوس ہے کہ آپ بہت بیتاب ہوئے جاتے ہین ذرا تو صبر فرمایئے بہمن سرخ چشم جادو نے جو ایسی باتین کین تو موسیقار کے دل کو کچھ تسکین ہوئی مگر دو تین روز اس امر کا خیال رہا جب دو تین روز گذر گئے اور یوم مقررہ قتل طلسم کشا قریب آیا یعنے ایک روز اور باقی رہا موسیقار جادو نے کہا تمام شہر کو آئینہ بند کرو آرایش عمدہ طور سے ہو سب لوگ لباس مکلف پہنین دربار عام کی تیاری ہو ہم طلسم کشا کو یہین قتل کرینگے دیکھین کیونکر طلسم مین آگ لگتی ہے یہ بھی بانیان طلسم نے ایک بات کہدی بھلا طلسم کشا کے قتل سے آگ کیون لگنے لگی اور آفت کیون آنے لگی سب کہنے کی باتین ہین بہمن سرخ چشم جادو نے کہا حضور جو بات ہے اُس کے خلاف کیون کیجیے موسیقار جادو نے کہا اے بہمن سرخ چشم ما بدولت کل امور اپنے نزدیک خوب سمجھتے ہین سب باتون کا خیال ہے کوئی امر خلاف ہوگیا مجال ہے جو ہم کرینگے بہتر ہوگا تم ہمارے حکم کی تعمیل کرو ایسا نہ ہو کوئی بات رہ جائے تو کارپرداز سلطنت پر بدنامی آئے بہمن سرخ چشم نے جو کچھ موسیقار جادو سے سنا تھا ویسا انتظام کیا دوسرے روز ایک انبوہ کثیر و جم غفیر مکان موسیقار کے سامنے ایک میدان وسیع تھا وہان مجتمع ہوا بت سے دوکاندار گئے ایک بہت بڑا میلہ قرار پایا موسیقار بدکردار لباس فاخرہ پہن کے تخت شاہی

پر بیٹھا تلوار کھینچ کے آگے رکھی جوگی جیپال کو بلایا ہرکارے نے آکے جوگی صاحب کو حکم سلطانی سنایا
جوگی جیپال نے جواب دیا کہ تم چلو ہم آتے ہیں ہرکارہ وہان سے واپس آیا جوگی جیپال نے شہنشاہ
گوہر کلاہ کو بلا کے کہا حضور تشریف لے چلیں یہ تماشا قابل دید ہے شہنشاہ گوہر کلاہ چلنے پر آمادہ ہوئے
نرگس شوخ چشم نے کہا میں بھی چلونگی یہ سیر دیکھونگی جوگی جیپال نے دونون کی صورتیں بدلیں
اپنے ہمراہ لیا اور سب چیلون کو ساتھ لیکر طرف دربار موسیقار جادو کے روانہ ہوا یہان وہ وقت
ہو کہ موسیقار جادو جوگی جیپال کا انتظار کر رہا ہے کہ لوگون نے عرض کی حضور جوگی صاحب بڑے
مجمع سے تشریف لاتے ہیں یہ خبر سنکر موسیقار جادو اپنی جگہ سے اٹھا کچھ دور بطور استقبال جوگی جیپال
کے لینے کو آیا اور بڑے اعزاز سے تا بہ تخت لے گیا کہا حضور تخت پر تشریف رکھیں میں آپ کے روبرو کرسی
پر حاضر رہونگا جوگی جیپال نے جواب دیا کہ بابا فقیرون کو بوریا تخت شاہی سے افضل ہے جائے دو شالہ
کمل ہے زمین ہمارا تخت ہے اور قناعت زر تار ہے بجائے چتر سر پر سایہ پرور دگار ہے ہمیں تخت سے کیا
علاقہ تخت تمھیں زیب ہے ہمارے واسطے یہ مرگ چھالا غنیمت ہے اسی سے ہماری وقعت ہے تم تخت
پر بیٹھو ہم اپنے مرگ چھالے پر بیٹھتے ہیں موسیقار جادو نے بہت اصرار کیا مگر جوگی جیپال
نے نہ مانا ایک طرف اپنا مرگ چھالا بچھایا شہنشاہ گوہر کلاہ کو کرسی پر بٹھایا نرگس شوخ چشم
کو بھی بیٹھنے کی جگہ دی موسیقار جادو نے ان سب کی بہت خاطر کی جب جوگی جیپال باطمینان
بیٹھ چکے اور سب لوگ بھی آگئے تو اس وقت موسیقار جادو نے جوگی جیپال سے کہا اب اگر
آپ اجازت دیں تو طلسم کشا کو بلواؤں جوگی جیپال نے کہا تمھیں اختیار ہے بلواؤ موسیقار جادو
نے ہرکارون سے کہا کہ داروغہ زندان خانہ کو بادولت کا حکم پہونچاؤ کہ طلسم کشا کو حاضر کریں
اور جلاد بھی حاضر ہون ہرکارے دوڑے طرف زندان خانہ کے اور حکم موسیقار جادو سے داروغہ
کو مطلع کیا داروغہ تو منتظر ہی بیٹھا تھا فوراً قید خانے میں گیا اور وہان سے طلسم کشا کی نعش یعنے
جس کو لعل بن مرجان نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی صورت بنا دیا تھا لیکر نکلا ایک اونٹ پر ڈال
لیا اور فوراً موسیقار جادو کے پاس آیا موسیقار جادو نے داروغہ زندان خانہ و محافظان و نگہبان
زندان خانہ سب کو خلعت ہائے فاخرہ دیے پھر جلاد کو طلب کیا جلاد فوراً حاضر ہوا موسیقار جادو
نے جلاد سے کہا کہ طلسم کشا کو ابھی لیجا کر قتل کرو اور پکار کے آواز دیدو کہ جو ایسی خطا کریگا
یعنے دعوے طلسم کشائی رکھتا ہوگا اس کا بھی یہی حال ہوگا سب کو لازم ہے کہ بسر و چشم اطاعت
خداوند تاریک چہار چشم میں معروف رہیں اور خداوند کو بخدائی مانیں جلاد کشان کشان اس
اسیر کو میدان میں لایا حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ جو اس جرم کا مرتکب ہوگا اسکا یہی حال ہوگا
بہتر اسی میں ہے کہ خداوند تاریک چہار چشم کو بخدائی مانو اور ان کی اطاعت قبول کرو یہ کہہ کے
تلوار کھینچ کے منتظر احکام کھڑا ہوا کہ ایک حکم آیا جلاد نے شلنگیں لگانا شروع کیا کلمات معمولی ورد
زبان کیے جب دوسرا حکم آیا جلاد نے پینترا بدلا تلوار اونچی کر کے درست کھڑا ہوا کہ تیسرا حکم بھی
ہرکارے نے سنایا جلاد نے ہاتھ لگایا سر اڑ گیا نقارچی نے طبل پر چوب لگائی خوشی کی نوبت بجنے لگی
شہنشاہ گوہر کلاہ کو ہنسی آئی جوگی جیپال نے کہا آپ نے اس خافت زدہ کے اس قتل کو ملاحظہ

فرمایا اور پھر سحر اپنے تئین ساحر کہتا ہے اور عاقل و دانا تصور کرتا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ہے جیپال نیک خصال ہمارا خدا قادر و توانا ہے کوئی کیا کر سکتا ہے اب اسکی بھی اجل دامنگیر ہے نرگس شوخ چشم بھی ہنسنے لگی موسیقار جادو نے ارباب نشاط کو طلب فرمایا ساقیان نسرین اندام صراحیان لے کر حاضر ہوئے جام شراب گردش میں آیا نازنینان زہرہ خصال پریوشان حور جمال نے محفل مین آ کے رقص آغاز کیا مبارکباد دگانے کے بعد سب نے ملکر موسیقار جادو سے بہت کچھ انعام لیا اور اپنے ٹھکانے پر بیٹھ رہیں ایک نازنین نے یہ غزل شروع کی

غزل

بیٹھے ہے واعظ ارام نہین — اور اگر ہے تو ہجر دلبر مین
... جو آفتاب ہو ... — مے گلرنگ کب ہے ساغر مین
پیاسے آتے ہیں ... — دون شراب آج بھر کے ساغر مین
کیا عجب گر جگر بھی چھوڑے ساتھ — جا چکا دل تو کوئے دلبر مین
رند وہ میکدہ پیسے نکلا شیخ — مے کی بوتل چھپائے چادر مین
اور اک حشر ہو گیا برپا — چال ایسی چلے وہ محشر مین
گردش بخت مرے ابھی نہ گئی — لی تھی ہماری ساغر مین
صبح کو دیکھے آئینہ کے وہ ترک — اپنا منہ دیکھتا ہے خنجر مین
قطرہ خون نے جکے ذبح کے بعد — اک نگینہ جڑا ہے خنجر مین
خون فرہاد سے بھری ہوئی ہے — جو ہے رگ بیستون کے پتھر مین
تھی جو گردش سر مقدر مین — رہا مانند چرخ چکر مین
دل نے مجبور کر دیا مجکو — ورنہ جلتا نہ کوئے دلبر مین
آگے ہونے سے ہے شعاع مہر — ایک ایک تار اپنے بستر مین
ہو رہا ہے سنگار صبح سے کیون — آج مہمان رہو گے کس گھر مین
کل بلائے سے تو نہین آئے — آج خود آئے وہ مرے گھر مین
دل کی سب آرزوئین کشتہ ہوئین — نہ رہا کوئی بھی بھرے گھر مین
کچھ تم غیر کا مکان شاید — ورنہ آتے نہ یون مرے گھر مین
دل رہا غیر کے یہان ان کا — وہ بظاہر ہے مرے گھر مین
کیا نہین رکھی تو نے اے صانع — رحم کی جا دل ستمگر مین
گمشت گیا ہے جو قلب سنگین مین — تو ہے پیس پیس کے سر مین
آبرو پیرو ... سی بات — ہوگی گر ہو نہ سر مقدر مین

نازنین نے اس غزل کو ختم کیا موسیقار جادو نے بہت کچھ انعام دیا جوگی جیپال نے شاہزادے سے کہا کہ اے شہنشاہ گوہر کلاہ لوح موسیقار بدکردار کے پاس ہے آپ اسوقت اس سے کشتی لڑ کے چھین لیجئے مگر اتنا توقف فرمایئے کہ اسکو اور تمام حاضرین دربار کو شراب پی کے بدمست ہونے دیجئے جب یہ سب نشہ مین آجائینگے اُن کے ہاتھ پاؤن بھی بے قابو ہو جائینگے طبیعت کی بھی عجیب کیفیت ہوگی بیہوشی کی سی حالت ہوگی اسوقت آپ اُسکے سامنے جایئے گا یہ ضرور پوچھے گا کہ آپ کون ہین صورت آپکی اس وقت اصلی ہوگی اس بیحیا سے کچھ دل لگی کیجیے گا فرما دیجئے گا کہ مین روح طلسم کشا ہون تیرے لینے کو آیا ہون یا تو میرے ہمراہ چل یا لوح مجھے دیدے اُس وقت یہ ملعون ضرور کچھ ہان نہین کریگا آپ اسکو وہین دے مارئیے گا اور لوح جھولی سے نکال لیجئے گا جو کر نہین سکتا ہے کیونکہ لوح اس کے پاس موجود ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے قبول کیا نرگس شوخ چشم کی بھی یہی رائے ہوئی کہ ایسا ہی ہو تو بہتر ہے جب لوح اس کے قبضہ سے نکل آئیگی پھر کیا بنا سکیگا اور اگر اس لوح لینے کے درمیان مین کوئی ساحر آپ سے بولیگا تو ہم لوگ سمجھ لینگے اسکو زندہ نہ رہنے دینگے شاہزادہ خاموش بیٹھا رہا تھوڑی دیر کے بعد محفل کی عجیب کیفیت ہوئی سب کے دماغ بادہ ناب سے گرم ہوئے سب ساحر بے شرم ہوئے آپس مین جوتی پیزار ہونے لگی ایک دوسرے سے لڑنے لگا کوئی بگڑنے لگا شہنشاہ گوہر کلاہ کی صورت اصلی جوگی جیپال نے ظاہر کی شاہزادہ اپنے مقام سے اُٹھا موسیقار جادو کے سامنے آیا موسیقار جادو نے کہا اے طلسم کشا تم کو ابھی قتل کیا تھا تم

اب کیونکر چلے آئے شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا مین روح طلسم کشا ہون تیرے لینے کو آیا ہون
موسیقار نے کہا مین تمھارے ہمراہ نہین جاؤنگا شاہزادے نے کہا اگر تو نہین جائیگا تو لوح مجھے دے
موسیقار نے کہا مین لوح بھی نہ دونگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا مین تجکو اپنے ہمراہ لے چلون گا
موسیقار جادو نے کہا تمھاری اتنی مجال نہین جو مجھے اپنے ہمراہ لے چلو شاہزادے نے نعرہ کیا او بیحیا
کیا بیہودہ بکتا ہے منم شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ ابن بدیع الزمان عالیجاہ او موسیقار بدکردار
تیری یہی ہستی تھی کہ تو ہمارے قتل پر قادر ہوتا یہ کہکے اُسکی گردن مین ہاتھ ڈالا اور دوسرا ہاتھ تخت
کے نیچے دیکر مع تخت سر سے بلند کیا اور زمین پر دے مارا چھاتی پر چڑھکر خنجر کمر سے نکالا اور اُسکے
گلے پر پھیرا مگر یہ ملعون ذبح نہ ہوا شاہزادہ سوچ رہا ہے کہ مین کیا کرون کہ پہلو سے آواز آئی اے شہنشاہ
یہ خنجر لیجئے اس سے حرامزادے کو حلال کیجئے پلٹ کے جو شہنشاہ گوہر کلاہ نے دیکھا لعل بن مرجان
اپنے عیار کو پایا خنجر لعل بن مرجان کے ہاتھ سے لیکر اسکے گلے پر پھیرا گلا کٹا بیحیا واصل جہنم ہوا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے جھولی مین ہاتھ ڈال کے لوح نکال لی جیغہ و بازوبند سلیمانی قبضے مین کیا اس کے
مرنے سے اندھیرا ہو گیا آسمان سے پتھر گرنے لگے برقین چمکنے لگین بعد عرصہ کے آواز آئی کشتہ مرا نام من
موسیقار جادو بود افسوس مردیم وجان وادیم در مطلب خود نرسیدیم ساحران غدار اسکے مرنے
کی آواز سنکے آپڑے سحر کرنے لگے جوگی جیپال نے ایک سحر ایسا کیا کہ سب کو بیکار کر دیا شاہزادے
نے تلوار کھینچی لوح گلے مین ڈالی ساحرون کو بیدریغ زیر تیغ کرنے لگے جب بہت سے ساحر
قتل ہوئے اور افسر مارے گئے تو مجبور ہوکے سب نے امان طلب کی شاہزادے نے تلوار رد کی
سب ساحر وہان سے اپنے ہاتھ باندھ کر خدمت شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوئے شاہزادے
نے سب کی خطائین معاف کین سب لوگ مشرف باسلام ہوئے شاہزادے نے جوگی جیپال سے کہا
کہ میرے نزدیک بہتر ہے کہ اس سلطنت کو آپ قبول فرمائین کچھ عذر درمیان مین نہ لائین جوگی
جیپال نے عرض کی اے شہنشاہ ذیجاہ مین ایک مرد فقیر ہون مجھے سلطنت سے بڑھکے یہ ہے کہ آپ کے
ہمراہ رکاب رہون شاہزادے نے جوگی جیپال سے ہر چند کہا جوگی نے ہر مرتبہ یہی عرض کی آخر مین یہ بھی کہا
کہ میرے علاوہ حضور جسکو انتظام سلطنت کے موافق سمجھین اسکے حوالے کرین مجھے زیارت حضور بہتر از سلطنت
ہفت اقلیم ہے شاہزادے کو جب یقین کامل اس امر کا ہوا کہ جوگی جیپال سلطنت نہ قبول کریگا مجبور
ہوکے ایک اور شخص کو وہان کا حاکم بنا کر تخت پر بٹھایا رتبہ بڑھایا لوگون نے اسکے نذرین دین شاہزادے
نے صحبت عیش ونشاط منعقد کی جام شراب گردش مین آیا نازنینان زہرہ خصال پریوشان حور جمال
نے محفل مین آکے رقص آغاز کیا اُس کے بعد ایک نازنین نے یہ غزل شروع کی

غزل

چھپتی ہے اسکے آگے قد و خوبی حور کی
کہیو مت اُس سے کہانی اس دل مہجور کی
یون تجلی سے تری جل بھن گیا ہے دل مرا
دم کرون لکھ کر یہ آیات سورہ نور کی
بے کشش خنجر کے کوئی وصل پا سکتا تھا ہاتھ

دیکھنا جی خود پسندی اُس بت مغرور کی
ہجر مین دیکھ آنکھ بہتی مری بولا طبیب
جسطرح سرمہ ہوئی تھی خاک کوہ طور کی
شمع تیرے رنگ کیسی ہو گئی جل کے ہوا
گرچہ کوشش کوہکن نے کی تا مقدور کی

نام عاشق سنکے چونکیگا بھلا اے قدرداں
یار کا دیدار ہے دارو اسی ناسور کی
تیرگی خط سے تیرے ڈرتا ہون مین آگے آ
کیا بلا رکھتی تھی وہ کچھ خاصیت کافور کی
ہو انانیت میں ابدال سلامت بول کچھ

ورنہ قائم ہوتی ہے حالت ابھی منصور کی | اب تو پھرتا ہے لیے تلوار وہ ظالم ترا ب | کچھ نہیں معلوم کس کی قتل پر منظور کی

نازنین نے اس غزل کو ختم کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواہرات بیش بہا لوگون کو تقسیم کیا لعل بن مرجان
کو بھی بہت بھاری خلعت دیا درباحوال دریافت کیا لعل بن مرجان نے مفصل سب کیفیت بیان
کی اور شاہزادے کے سامنے وہ سب مال پیش کیا شاہزادے نے وہ سب مال لعل بن مرجان کو
کو معاف کردیا مگر جب لعل بن مرجان نے صندوقچہ دکھایا تو عرض کی اے شہنشاہ نے اس صندوقچے
کو جلدی مین نہین کھولا ذرا جانیے اس مین کیا ہے آپ اپنے ہاتھ سے کھولین جوگی جیپال نے کہا اے
شہنشاہ گوہر کلاہ اس صندوقچے مین کچھ نہین ہے خالی ہے لعل بن مرجان کو دے دیجیے آپ نہ کھولیے
اور پھر لعل کی طرف دیکھ کے اشارہ کیا کہ صندوقچہ شاہزادے کے ہاتھ سے کھولنے نہ دو شاہزادے نے
اشارہ کرتے جوگی کو دیکھ لیا مسکرا کے کہا کہ اے جیپال مین ضرور اس صندوقچے کو کھولونگا اسمین کچھ بھید
ہے جوگی جیپال نے کہا آپ کو اختیار ہے مین ہرگز اسکے کھولنے کی نہ دونگا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے فرمایا اچھا آپ یہ فرماوین کہ اسمین کیا ہے اور آپ مجھکو کیون منع کرتے ہین جوگی نے عرض کی کہ اگر
آپ اس صندوقچے کو کھولیے گا بہت پریشان ہو جائیے گا دل بیقرار ہو جائیگا اس وقت کچھ ہاتھ نہ آئیگا
شاہزادے نے کہا اے جوگی صاحب مین ضرور اس صندوقچے کو کھولونگا اور دیکھونگا جوگی نے بہت
منع کیا مگر شاہزادے نے نہ مانا صندوقچے کو کھولا نگاہ کی دیکھا ایک آئینہ غلاف مخمل مین رکھا ہے شاہزادے
نے اس غلاف کو اٹھایا جوگی نے کہا حضور اب بھی نہ ملاحظہ فرمائیے اسی صندوقچے مین اس آئینے
کو رکھ دیجیے یہ آئینہ باعث غبار طبیعت ہوگا شاہزادے نے فرمایا اب تو مین صندوقچے کو بھی کھول
چکا ہے اس آئینے کے دیکھے مجھے چین نہ آئیگا یہ کہہ کے اس غلاف کو ہٹایا دیکھا ایک تصویر کسی
مہ جبین مہر تمکین کی اس مین ہے گویا شیشے مین پری کو اتارا ہے مگر صورت خوب ہے ہر دل کو مرغوب ہے
خوبصورتی مین یکتا ہے عالم کو نازیبا ہے شاہزادے کی نگاہ جو تصویر پر پڑی تاب نظارہ تصویر
نہ لا سکے بیہوش ہو کے گر پڑے جوگی نے سنبھالا سر اپنے زانو پر رکھا لعل بن مرجان سے مخاطب
ہو کے کہا کہ ہم اسی وجہ سے منع کرتے تھے تم نے بیکار صندوقچہ شاہزادے کے ہاتھ مین دیا بیٹھے
بٹھائے دشمنون کو دیوانہ کیا اب شاہزادے کو قرار نہ آئیگا لعل بن مرجان نے کہا جوگی صاحب
مجھے کیا معلوم تھا کہ اس صندوقچے مین یہ قیامت ہے نہین مین اس کو یہان کیون لاتا شاہزادے
کو کیون دکھاتا خیر اب توجہ زیادہ ہوا شاہزادے کو ہوشیار کیجیے جوگی جیپال نے گلاب و کیوڑا
منگوایا لخلخہ بنایا شاہزادے کو سنگھایا بڑی دیر مین ہوش آیا مگر عجب حالت ہے لب پر کلمات یاس
و حسرت ہین جوگی نے تصویر چھپا دی تھی شاہزادے نے غش سے جیسے ہی آنکھ کھولی تصویر کو ڈھونڈھنے
لگے جب نہ پایا تو کسی سے کچھ نہ کہا رونے لگے جان کھونے لگے جوگی جیپال نے کہا کیون شاہزادہ
عالم مزاج کیسا ہے دشمنون پر کیا صدمہ گذرا ہے کیون گریہ فرماتے ہین آنسو بہاتے ہین شاہزادے
نے آہ سرد بھر کے یہ کہا اور رونے لگے **شعر** مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ✤ اے جیپال ہونٹ دل قابو مین نہین ہے بیقراری حد سے گذری ہے
جی مین آتا ہے چیخین مار مار کے خوب روؤن یا گریبان چاک کر کے جنگل کی راہ لون حضرت قیس کی تربت

پر جاؤن مزار فرہاد کا پہلو بساؤن ان حضرات سے مشورہ کرون ماجرائے عشق سُنون ایک تو میرے دل کی یہ
حالت تھی عجب کیفیت تھی اُسپر طرہ یہ جوا کسی بیرحم نے تشفی قلب مضطر یعنے شبیہ حور پیکر کو بھی مجھسے
جدا کیا بڑا ستم کیا مجھے قتل کر ڈالا شہ آپ لوگون سے جن صاحب نے وہ تصویر بے تغیر لی ہو وہ مجکو
دے دین مین اُسے سینہ سے لگاؤن حرز جان بناؤن اُسکے باعث سے کچھ دل کو تسکین ہوگی اضطراب
کم ہو جائیگا کچھ دل مضطر کو قرار آئیگا جب جوگی چیپال نے دیکھا کہ شاہزادہ گوہر کلاہ بہت مضطر
و پریشان ہین اور بے تصویر دیکھے ہوئے قرار نہ آئیگا دل چین نہ پائیگا مجبور ہو کے تصویر شاہزادے کے
حوالے کر دی شاہزادہ اُس تصویر کے پاتے ہی نہایت خوش ہوگیا جلدی سے سینے پر رکھ لیا اور
ایسا بیخود تھا کہ بوسے عارض تصویر کے لینے لگا یہ بھی خیال نہ کیا کہ یہان کون کون بیٹھا ہے جوگی
چیپال نے جب شاہزادے کو اس درجہ بیقرار پایا ہاتھ جوڑ کے عرض کی اے شاہزادہ والا قدر
آپ سا عقلمند ایسی باتین کرے تو بالکل خلاف ہے آپ اس تصویر کو کیا تصور فرماتے ہین
آپ یہ سمجھتے ہین کہ یہ کسی کی شبیہ ہے یہ خیال آپ کا خام ہے تصویر ناتمام ہے کسی مصور نے اپنے
ہاتھ کی قوت دکھائی ہے خیالی تصویر بنائی ہے اس تصویر کو الگ رکھیے ہوش کی باتین کیجیے اگر یہ
کسی کی اصلی شبیہ ہوتی تو صاحب تصویر کا نام ضرور تحریر ہوتا شاہزادے نے کہا اے
جوگی صاحب آپ مجکو بہکاتے ہین بگڑی ہوئی بات کو بناتے ہین اگر یہی تھا تو آپ مجکو صندوقچے کے
کھولنے سے کیون مانع ہوتے تھے اب آپ کو یہ ضرور بتانا ہوگا کہ صاحب تصویر کا نام کیا ہے
جوگی نے عرض کی اے شاہزادہ عالم مین جو کچھ آپ سے عرض کرتا ہون وہ بہت صحیح ہے آپ یقین
فرمائین زیادہ بات نہ بڑھائین اس تصویر کی کچھ اصل نہین ہے محض خیالی تصویر ہے آیندہ آپ کو
اختیار ہے فقیر مجبور و ناچار ہے جو حق سمجھنے کا تھا عرض کر چکا اب دخل نہ دونگا اس بات مین نبولونگا
جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے ہم لوگون سے رائے نہ لیجیے شاہزادے نے فرمایا جوگی صاحب
آپ کو ضرور اس صاحب تصویر کا نام بتانا ہوگا بلکہ دیار محبوب تک پہونچانا ہوگا سوا آپ کے
اس مقدمہ مین ہمارا کون کفیل ہوگا آپ ہی کی وجہ سے یہ امر انجام پائیگا مدعا میرے ہاتھ آئیگا اگر آپ
اسکے افشا مین پہلو تہی کر چکے ہین اپنی جان دونگا گناہ بے لذت سے سر لونگا اگر آپ کو مجھ سے
محبت ہوگی تو اس راز کو نہ چھپایئے گا ضرور بتایئے گا میری زندگی ہو جائیگی آپکا ممنون احسان ہونگا
یہ آپ کو بھی میری طبیعت سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ اب اس خیال کا میرے سر سے دور ہونا بہت مشکل
ہے بلکہ ممکن نہین اب اگر آپ کو مجھ سے محبت ہوگی ضرور میرے صدمہ و رنج کا خیال فرمائینگے
نام و نشان اس محبوب جانی یار لاثانی کا بتائینگے اور اگر پوشیدہ کرینگے مجھے زندہ نہ پائینگے جب
جوگی چیپال نے دیکھا کہ شاہزادہ اب کسی طرح قرار نہ پائیگا تو مجبور ہو کے کہا اے شہنشاہ گوہر کلاہ
آپ نے اس فقیر کو بہت مجبور کر دیا یہ وہ شخص ہے کہ جس تک پہونچنا کسی طرح ممکن نہین اگر طلسم بھی
فتح ہو جائے تو بھی یہ ہاتھ نہ آئے اس قتال عالم کو مرد سے نفرت ہے صورت دیکھنا تو بڑی بات ہے
آواز تک سُننا اُسکے مشرب مین عیب ہے یہانتک مزاج مین احتیاط ہے کہ جس پھول کا نام نر ہو اُسکو
اپنے باغ مین نہین رکھتی ہے جب اُسکے باغ تک ہی نہ پہنچ سکینگے تو وہ کیونکر آپ کے ہاتھ آئیگی

شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا آپ ہمکو اسکے باغ تک پہونچا دیجیے پھر خدا کو اختیار ہی جیسا ہماری قسمت
مین ہو ویسا ہوگا جوگی جیپال مرد سن رسیدہ تجربہ کار جہاندیدہ تھا اور شاہزادے کا دوست صادق
تھا اپنے دل مین سوچا کہ اگر ابھی شاہزادے کو اسکے باغ تک پہونچا دیا تو فاتحی طلسم مین خلل پڑ جائیگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے شاہزادے سے اس طلسم کو فتح کرالین پھر جو کچھ ہوگا وہ کیا جائیگا یہ سوچ کے
جوگی جیپال نے کہا کہ شہزادۂ عالم جبتک آتشبار جادو کو قتل نہ کیجیے گا تبتک کچھ خلاصہ کیفیت
اسکی نہ معلوم ہوگی اور مل جانا اس محبوب کا فتح طلسم پر موقوف ہی جب طلسم فتح ہوگا تو اسکے باغ
تک رسائی ہوگی وہان بھی چند ساحرون سے مقابلہ ہوگا انکو قتل کیجیے گا تب اُس محبوب کو خبر ہوگی
اور آپ تک آئیگی بعد مکر چھیلا ئیگا جب سب سے خدا آپ کو نجات دیگا تب یہ حاضر خدمت ہوگا اور اطاعت
قبول کریگا پھر آپ کو اختیار ہی شاہزادے نے کہا اے جوگی جیپال اس حور خصال کا نام تو بتاؤ کہ
اسکا نام کیا ہی اور کون ہی جوگی نے کہا حضور نام اس قتال عالم کا ملکہ چلبلین ابرو کمان ہی یہ دختر
بلند اختر ہی تاریک چہار چشم کی جو جیسا اس طلسم مین خدائی کرتا ہی شاہزادہ نام سنکر اور زیادہ
بیقرار ہوا فرمایا اے جیپال نیک خصال اب جلد کوئی تدبیر ایسی کرو کہ رسائی اس محبوب تک ہو جوگی
نے عرض کی کہ حضور یہان سے مرحلہ آتشبار پر تشریف لیچلین اور اس مکار کو قتل کرین آگے
راہ کھلے پھر جیسا ہوگا وہ دیکھا جائیگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا کہ اے جیپال مرحلۂ آتشبار
یہان سے کتنی دور ہی اور وہان کی کیا کیفیت ہی جوگی نے عرض کی حضور وہ مرحلہ تو بہت نزدیک ہی
لیکن کیفیت وہان کی اگر مین عرض کرونگا تو حضور یقین نہ لائینگے مجھے جھوٹا بنائینگے وہان کے
ایسے عجائبات ہین کہ عقل کام نہین کرتی ہی جو بات ہی وہ خلاف عقل ہی پہلے تو ایک پہاڑ ملتا ہی اور پہاڑ
کے نیچے دور تک ایک جنگل بہت وسیع ہی دن بھر تو اُس جنگل مین خاک اڑتی ہی اور رات کو نا وقت صبح
شب بھر ایک دریاے زخار نہایت مکار موجزن رہتا ہی کسی کی مجال نہین ہی جو رات کو بے تاؤ اس صحرا
مین جاسکے اور جب اُس صحرا سے گذر جائے اور پہاڑ پر چڑھے تو وہان کے عجائبات دیکھنے سے تعلق
رکھتے ہین عقل کام نہین کرتی انشاء اللہ اب حضور وہین تشریف لیجائینگے سب ملاحظہ فرمالینگے شاہزادے
نے فرمایا کہ اے جیپال جب آتشبار جادو قتل ہو جائیگا تو سب یہ خاک ہو جائیگا راہ دیار محبوب
کی کھل جائیگی جوگی نے عرض کی حضور پانی تو اسکے مرنے سے البتہ خشک ہو جائیگا مگر راہ دیار محبوب
کی بے طلسم کے توڑے نہین کھلیگی شاہزادہ گوہر کلاہ یہ سنکر خموش ہو رہا جوگی جیپال نے عرض کی
اب حضور بہت تردد نہ فرمائین انشاء اللہ بہت جلد آپکی تمنا بر آئیگی جو آرزو ہی وہ نکل جائیگی
چندے دل پر جبر کیجیے کیونکہ طلسم کی فتاحی در پیش ہی اگر ان اثنا مین دل کو نہ سنبھالیے گا تو کہین دھوکا
کھا جائیے گا اور عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ ابھی اس کام کو استقلال سے انجام دیجیے جب طلسم
فتح ہو جائیگا آپ راست کل آئینگے شاہزادے نے فرمایا اے جیپال اب یہ تو بتاؤ کہ طرف مرحلۂ آتشبار جادو
کے کب چلین اور کیونکر چلین جوگی نے عرض کی آج کی شب یہان قیام کیجیے صبح کو یہان سے کوچ فرمایئے
بلکہ میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ لوح ملاحظہ کیجیے جو کچھ لوح خبر دے وہ کیجیے شہنشاہ نے اسوقت
تو لوح کا دیکھنا موقوف رکھا جب صبح کو بعد ادائے فریضۂ سحر لوح ملاحظہ فرمائی

نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم اگر خدا اپنا فضل کرے اور موسیقار جادو قتل ہو تو طرف مرحلہ آتشبار
جادو کے جانا ضرور ہو لیکن لازم یہ ہو کہ فوراً کوچ کرے اور بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرے
اور مکر سے ساحران غدار کے بچے مگر شرط یہ ہو کہ تنہا ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جوگی جیپال سے
کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہو کہ فوراً یہان سے جائیے مگر شرط یہ ہو کہ طلسم کشا تنہا ہو کوئی ہمراہ نہ
جائے مکارون سے بچے کوئی کام بے لوح دیکھے نہ کرے گی جوگی جیپال نے کہا آپ علی الصباح
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے تشریف لیجائیے انشاء اللہ خدا آپ کی مدد کریگا اور بخیال تنہائی نہ گھبرایئے گا
اور غلام کو ہر وقت اپنی خدمت مین تصور فرمایئے گا مین ہر وقت آپکی کیفیت یہان سے دریافت کرتا رہونگا
جب دشمنون پر کوئی وقت سخت ہوگا اپنے کو ضرور پہونچاؤنگا ہر بات مین یہی ملاحظہ فرمایئے گا بے لوح
دیکھے کوئی کام نہ کیجیے گا اگر کوئی کسی دوست کی صورت بنکے لوح مانگے تو ہرگز نہ دیجیے گا اور آپ
خود ماشاء اللہ عاقل و ہوشیار مرد شجاع و تجربہ کار ہین مگر احتیاطاً غلام نے عرض کر دیا ان
امور کا خیال رکھیے گا شاہزادے نے کہا اے جیپال نیک خصال تم خاطر جمع رکھو مجھ سے کوئی امر
خلاف نہوگا اگر فضل خدا شامل حال ہو تو بعد فتح مرحلہ آتشبار جادو صحیح و سلامت تم سب سے
ملینگے جوگی جیپال نے کہا مجھے امید قوی ہو لعل بن مرجان نے کہا اے آقاے نامدار اگر مین
آپ کے ہمراہ چلون تو کوئی حرج تو نہین ہو جوگی جیپال نے کہا طلسم کشا کو بقصد مقابلہ تنہا ہی جانا
چاہیے یہی دستور ہو شب بھر تو یہ باتین رہین صبح کو شہنشاہ گوہر کلاہ سب سے رخصت ہوکے
طرف مرحلہ آتشبار جادو کے روانہ ہوے

مگر اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب امیر ثانی کو کل کیفیت سے آگاہی ہوئی تو صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ ای جمشید ثانی اب
قصد میرا یہ ہو کہ مین بھی کسی طرح سے مدد شہنشاہ گوہر کلاہ کی کرون اور انکا شریک ہون کیونکہ
معاملہ طلسم ہو اور وہ شیر غزا شجاعت مین کسی کی حقیقت نہین سمجھتا ہو ایسا نہو کہ ساحران غدار کے
ہاتھ سے کچھ گزند پہونچے جمشید ثانی نے عرض کی حضور آپ خاطر جمع رکھین مین امید کرتا ہون کہ
اب شاہزادہ بفتح فیروزی واپس آئیگا کیونکہ جوگی جیپال شریک حال ہوا ہو اور وہ مرد دانا ہو بہت
بڑا ساحر ہو علم فقیری مین بھی کمال حاصل ہو تمام طلسم مین اُسکا شہرہ ہو علاوہ اسکے دبیر ہفت زبان
جب قید سے رہائی پائیگا تو ضرور تمام طلسم کو درہم و برہم کر دے گا صاحبقران نے فرمایا کہ ای
جمشید ثانی جوگی جیپال کون ہو اور دبیر ہفت زبان کن صاحب کا نام ہو جمشید ثانی نے
عرض کی جوگی جیپال شہنشاہ گوہر کلاہ کا بہت بڑا دوست واقف کار عجائبات طلسم سے ہوا ہی
شریک ہوا ہو اور دبیر ہفت زبان ایک مرد عاقل تھا شاہزادہ وہان تشریف لے گیا اُسکی
دختر بلند اختر دے زیبا سے شہنشاہ گوہر کلاہ پر فریفتہ ہوئی اور پھر دبیر ہفت زبان نے ایک
مقام پر شاہزادے کی مدد کی یہ حال کھل گیا مقابلہ تو اُس سے کوئی کمی نہین کر سکتا تھا
تاریک جہان چشم نے اُسکو حیلے سے گرفتار کرکے ایک مقام تاریک و تنگ مین قید کر دیا ہو
سینے پر اُس مرد دانا کے ایک سنگ گران رکھا ہو گلے مین ایک طوق اس قدر بھاری

پہنایا ہی کہ جسکی وجہ سے کلام کرنا دشوار ہی اور علاوہ اُسکے لب اُس بادب کے ٹانک دیے
ہین تاکوئی لعل پڑھ نہ سکے اور اُسکی تمام ریاست کو تباہ و برباد کر دیا ہی سب لوگون کو قتل کر ڈالا
ایک کو زندہ نہ چھوڑا یہانتک کہ دختر نیک اختر اُسکی جو شیدا ہے حال شہنشاہ تھی اُس کا بھی پتہ
نہین ہی کہ کیا ہو گئی جب شہنشاہ گوہر کلاہ اُسکی خبر سُنینگے غم سے اُن عجیب حالت بنائینگے کوشش
رہائی دبیر ہفت زبان ضرور کرینگے غافل نہ رہینگے امیر نے کہا اے جمشید ثانی اگر ہو سکے تو ہمکو
وہان تک پہونچا دو کہ جہان دبیر ہفت زبان قید ہی ہم اُس مرد دیندار کو رہا کرینگے جس طرح
بن پڑیگا خواہ جبراً اُسے قید خانے سے نکال لائینگے جمشید ثانی نے عرض کی وہانتک بشر کا مقدور
نہین جو جا سکے تاریک چہار چشم نے بڑے بڑے انتظام راہ مین کیے ہین جب اُنکو بھی طی کر جائے
تو مقام قید دبیر ہفت زبان مین نہین پہونچ سکتا ہی صرف ایک غبار سا معلوم ہوتا ہی ہم مین اتنی
قدرت نہین ہی جو اُس غبار کو برطرف کرین اور مقام قید ظاہر ہو امیر نے فرمایا اے جمشید ثانی
خدا مالک ہی تم مجھے لے چلو جیسا مناسب وقت ہوگا کرینگے اور اُس مرد دیندار کو قید ظالم سے
رہا کر کے شہنشاہ گوہر کلاہ کی مدد کو روانہ کرینگے پھر خود بھی تمام لشکر اپنے ہمراہ لیکر برائے مدد
شہنشاہ گوہر کلاہ جائینگے اور اُس شیر نر کو ہر ایک آفت سے بچائینگے امیر نے جو یہ گفتگو کی
تو جمشید ثانی نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی تعمیل حکم منظور ہی زیادہ عذر کیا ضرور ہی اگر آپ کا
ارادہ مستحکم ہی تو مع لشکر ظفر اثر تشریف لیچلیے امیر نے منظور کیا اور اُسی وقت حکم دیا کہ خازنان
تہور شعار اسباب سفر درست کرین ہمارا قصد ہی کہ کل یہان سے کوچ کرینگے طرف زنداتخانے کے
چلینگے یہ حکم قضا شیم لشکر ہر ایک ولا مہر درستی اسباب سفر مین مصروف ہوا شب بھر طیاری کی اعانت
باری کی صبح کو امیر ثانی نے بعد فراغت نماز جمشید ثانی کو طلب فرمایا کہا اے جمشید ثانی یہ وقت
برائے روانگی بہت مناسب ہی اور لشکر بھی چلنے پر آمادہ ہی بہتر ہوگا اگر اسوقت روانہ ہو جائین
جمشید ثانی نے بھی امیر ثانی کے کلام کی تائید کی اُسی وقت صاحبقران زمان مع فوج گران
ہمراہ جمشید ثانی روانہ ہوا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب مختصر کیفیت مہتر لعل بن مرجان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو تلاش کرتے ہوے جاتے تھے جب دن تمام ہوا تو ایک درخت کے قریب
پہونچے درخت بہت گنجان تھا لعل بن مرجان نے خیال کیا کہ آج کی شب اس درخت پر بسر کرون
اگر زمین پر بیٹھون تو کیا عجب ہی کوئی جانور صحرائی آکر تکلیف پہونچائے یہ خیال کرکے اُس درخت پر
چڑھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک سناٹا اُس صحرا مین ہوا لعل بن مرجان خائف ہوکر چپ و راست
دیکھنے لگا دیکھا ایک سمت سے ایک ساحر مہیب شیر پر سوار ہاتھ مین مشعل سحر لیے ہوے
چلا آتا ہی لعل بن مرجان نے اپنی شکل رنگ و روغن عیاری کا نکال کے ایک حسین عورت
کی بنائی اتنے عرصے مین وہ ساحر بھی اُس درخت کے قریب آیا درخت کے نیچے بیٹھ کے تھوڑی
زمین کھودی ایک صندوقچہ جیب سے نکال کے اُس گڑھے مین دفن کیا اور جسطرف سے آیا تھا
اُسی جانب راہ لی اُسکے جانے کے بعد لعل بن مرجان درخت سے نیچے اُترا زمین سے

اُس صندوقچے کو نکال کے کھولا جیسے ہی صندوقچے کو کھولا آنکھیں جھپک گئیں لعل بن مرجان نے دیکھا
کہ ایک تختی الماس کی اور ایک مہرہ یاقوت سرخ کا اور ایک بازو بند اُس صندوقچے میں ہے تختی پر بغور
نگاہ کی تو معلوم ہوا کچھ تحریر ہے درخت کے نیچے سے ہٹ آیا روشنی ماہ میں بغور دیکھا اُس تختی پر لکھا تھا کہ یہ
لوح طلسم بہارستان سلیمانی لعل بن مرجان کو خوشی تو حاصل ہوئی مگر فوراً خیال آیا کہ نہیں معلوم شہنشاہ
گوہر کلاہ پر کیا گذری جو لوح اس ساحر کے ہاتھ آئی یہ خیال جو آیا لعل بن مرجان بیتاب ہو گیا اُسیوقت
اُس صحرا سے روانہ ہوا خوف سحر تو جاتا رہا تھا اور مہرہ و بازو بند پاس ہونے سے یہ بھی خیال تھا کہ کوئی
جانور صحرائی گزند نہیں پہونچا سکیگا لعل بن مرجان تین روز برابر طے مراحل و قطع منازل کرتا ہوا چلا گیا
اگر کہیں کوئی درخت سایہ دار ملا بھی تو بوجہ عجلت ٹھہرنا مناسب نہ جانا تیسرے روز قریب ایک کوہ کے
پہونچا چونکہ بہت پریشان تھا آگے نہ بڑھا گیا اُسی کوہ کے قریب جاکر ٹھہر گیا سامنے ایک چشمہ آب تھا
وہاں جاکر پانی پیا ہاتھ منھ دھو کر چاہا کہ ذرا دیر دم لے لوں کہ سامنے سے گرد اُڑی لعل بن مرجان
ادھر متوجہ ہوا جب دامن گرد شگاف ہوا تو دیکھا ایک لشکر آتا ہے لعل بن مرجان نے بخوف اپنی صورت
تبدیل کی لشکر کی سیر دیکھنے کو آگے بڑھا جب لشکر کے قریب پہونچ گیا تو دیکھا صاحبقران زمان بصد شوکت
و شان پشت اسپ پر سوار اور جملہ سردار ہمراہ رکاب شکار کرتے ہوئے چلے آتے ہیں لعل بن مرجان
روادار وہی صاحبقران کو دیکھکر بہت خوش ہوا قریب جاکر سلام کیا صاحبقران نے پوچھا اے
لعل بن مرجان شہنشاہ گوہر کلاہ کی کیفیت بیان کرو کہ وہ شیر بیشۂ جرأت کہاں ہے لعل بن مرجان
نے عرض کی حضور مجکو کیفیت آقائے نامدار کی نہیں معلوم ہاں ایک امر حضور سے عرض کرنا ضرور ہے
جسکی وجہ سے قلب میں ناسور ہے صاحبقران نے فرمایا اے مہتر لعل جلد کہو دیر نہ کرو لعل بن مرجان
نے کل کیفیت ساحر کے آنے کی اور لوح پانے کی بیان کی صاحبقران نے لوح طلب کی لعل بن مرجان
نے صرف لوح حوالے کی اور مہرہ وغیرہ نہ دیا جب صاحبقران نے لوح کو دیکھا تو جمشید ثانی سے
متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے جمشید ثانی نہیں معلوم اُس شیر پر کیا گذری اور یہ لوح اُس ساحر کو کیونکر ملی اور
اب کس حال میں ہے جمشید نے از روئے نجوم صاحبقران سے کیفیت شہنشاہ بیان کی کہ یا صاحبقران
شہنشاہ ایک صحرائے وحشتناک میں بیہوش پڑے ہیں اگر کل تک ہم لوگ وہاں نہ جائینگے تو ہم شاہزادہ
کو زندہ نہ پائینگے صاحبقران نے جو یہ کیفیت جمشید ثانی سے سنی لوح تو لعل بن مرجان کے حوالے کی
اور فرمایا کہ اے لعل بن مرجان اب تمکو اختیار ہے چاہے ہمارے ہمراہ اپنے آقا کے پاس چلو یا تنہا
جاؤ اگر تمھیں یہ امید ہووے کہ ہم سے پیشتر پہونچ جاؤ گے تو اکیلے جاؤ ورنہ ہمارے ساتھ رہو لعل نے
منظور کیا ہمراہ لشکر صاحبقران ہوا جمشید ثانی راہ بتاتا ہوا بہ تعجیل تمام صاحبقران کو دوسرے
روز علی الصباح اُس صحرا میں لایا جب سرحد صحرا میں داخل ہوئے تو جمشید ثانی نے عرض کی یا امیر
اسی صحرا میں تلاش کرائیے شہنشاہ گوہر کلاہ کا پتہ ملیگا صاحبقران نے لعل بن مرجان سے فرمایا
کہ تمھارے آقائے نامدار اسی صحرا میں ہیں جلد تلاش کرو جہاں ملیں پیشتر لوح گلے میں ڈالدینا پھر بازو بند
باندھنا مہرہ جسم سے مس کرنا انکو فوراً ہوش آجائیگا لعل تلاش کرتا ہوا شاہزادے کو جنگل کی طرف
روانہ ہوا قریب دوپہر ایک نشیب کے قریب پہونچا چاہتا ہے کہ کسی درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھ کے

دم لون کہ نشیب کیطرف نگاہ کی دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ ریگ گرم پر تابش آفتاب مین پڑے ہین
حس وحرکت جسم مین نہین معلوم ہوتی آمد وشد نفس بند ہے لعل بن مرجان سمجھا کہ آقا مین دم باقی نہین
ہی عرصہ ہوگیا روح نے مفارقت کی اگر پیشتر سے یہان پہونچ جاتے تو آقا کو زندہ پاتے یہ خیال کرکے روتا ہوا
اُس نشیب کی جانب چلا جب نشیب مین پہونچا اور نگاہ قائم ہوئی تو سینے پر ہاتھ رکھنے سے معلوم ہوا
کہ ابھی قدرے جان جسم ناتوان مین باقی ہے لعل بن مرجان نے خوش ہوکر لوح گلے مین ڈالی شہنشاہ
گوہر کلاہ نے آنکھ کھولی نام خدا لیکر اُٹھ بیٹھے لعل بن مرجان نے جھک کے سلام کیا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے گلے سے لگالیا اور کہا ای لعل بن مرجان کیا کارنمایان کیا مرنے سے بچا لیا
لعل بن مرجان نے عرض کی حضور صاحبقران ثانی آپ کی تلاش مین اس صحرا مین تشریف لائے
ہین جمشید ثانی اُنکے ہمراہ ہی اگر مناسب وقت ہو تو اُنسے بھی مل لیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے خوش
ہوکر کہا ای لعل بن مرجان مین خود چاہتا تھا کہ کسی صورت سے قدمبوسی صاحبقران زمان کی
نصیب ہو رنج دور راحت قریب ہو جلد یہان سے چلو یہ کہکر شہنشاہ گوہر کلاہ اُس مقام سے اُٹھے
لعل بن مرجان کے ہمراہ ہوے صاحبقران ثانی کو تلاش کرتے ہوے چلے جب دو چار کوس راہ
طے کی نوبت نقارے کی آواز مین کان مین آئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے لعل بن مرجان سے فرمایا کہ معلوم
ہوتا ہے لشکر صاحبقران اسطرف آتا ہے کہ سامنے سے لشکر ظفر اثر صاحبقران زمان ظاہر ہوا شہنشاہ
نے دیکھا کہ صاحبقران ثانی بصد شوکت وشان مرکب بادرفتار پر سوار ہمراہ سرداران جرار نوبت
نقارے بجاتے شان وعظمت دکھاتے چلے آتے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ بہت خوش ہوے اپنے
مقام سے بہ تعجیل تمام بڑھکر صاحبقران ثانی کے مرکب کے قریب آئے سلام کرکے قدمبوسی کو جھکے
صاحبقران ثانی نے گلے سے لگالیا بہت کچھ تعریف وتوصیف کی شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی
کہ حضور اس خاکسار نے دامن ہمت اسوقت تک ہاتھ سے نہین چھوڑا ہی کسی معرکہ سے منھ نہین موڑا
ہی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہو تو اس طلسم کو فتح کرتا ہون صاحبقران ثانی نے فرمایا مجھے تمھاری
ذات سے امید قوی ہی اور اگر یہ امید نہ ہوتی تو ایسی مہم عظیم کے سر کرنے کو تمھین کیون مقرر کرتا اگرچہ تم شیر
دلاوری وای ہزبر میدان صفدری یہ معرکہ طلسم ہی جو کام کرنا بہت سمجھ کے کرنا کہین دھوکا نہ کھا جانا
اول تو تم خود ہوشیار ہو دلاور ہو جرار ہو میرے سمجھانے کی ضرورت نہین زیادہ تاکید کی حاجت نہین لیکن
تمھارے دعوے جرأت سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ جوش جرأت مین دشمنون پر کوئی مصیبت نہ آجائے گو مین
تمھاری مدد کے لیے ہمراہ ہون لیکن تم طلسم کشا ہو تمھارے واسطے بہت کچھ زحمتین پیش آئینگی اور وہ سواے
تمھارے زور کی مدد سے آسان ہونگی اور مجھے جمشید ثانی کی زبانی معلوم ہوا ہی کہ یہ مرحلہ آتشبار
جبار و بہت مقام سخت ہی اگر فضل خدا سے یہ در بند ٹوٹے تو طلسم کی قوت مین کمی واقع ہو جائے فتح کرنا
بہت آسان ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا کہ آپ ازراہ بزرگی جو فرماتے ہین بہت بجا و درست ہی
مجھے خود ایسے امور کا خیال رہا ہمیشہ احتیاط ہر کام مین کی یقین ہی آپنے لوح دار ہما دو کا ماجرا سنا ہوگا
علاوہ اسکے اور بھی بہت سے معرکے اس طلسم مین واقع ہوے لیکن فضل ایزد متعال اور حضور کے اقبال سے
سبکو فتح کیا اور بھی ارادہ ہی میرے نزدیک تو حضور تکلیف نہ فرمائین میرے حق مین دعا کرین یہ سب مرحلہ جات

فتح ہو جائیگی صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ اے دلاور مین نے سُنا ہو کہ اس طلسم مین تمھارا ایک دوست
خیر اندیش دبیر ہفت زبان بھی ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی حضور وہ بڑا مرد کامل ہو مگر نہین معلوم
کیا باعث ہو جو بہت دنون سے ملاقات کا اتفاق نہین ہوا اُس سے ملاقات نہونا خالی از علت نہین ہو
شہنشاہ گوہر کلاہ کی دبیر ہفت زبان کا نام لیتے ہی یہ کیفیت ہوئی گویا مجبور بیقرار ہو گئے دختر دبیر ہفت زبان کی یاد نے
دل کو بیتاب کردیا مگر بلحاظ صاحبقران ثانی شہنشاہ گوہر کلاہ نے ضبط کیا مختصر باتین کر کے
عرض کی کہ مین مناسب جانتا ہون کہ آج شب کو اسی جا مقام فرمائیے صبح کو بطرف لوح خیرہ دل
روانہ ہونگے صاحبقران ثانی نے بھی اس بات کو پسند کیا مگر کیفیت چہرۂ شہنشاہ دیکھکر بہت متحیر
ہوے کہ ابھی تو نہایت خوشی خوشی جیسے باتین کر رہے تھے یا دفعتاً ایسی کیفیت ہو گئی کہ چہرے سے یہ
زردی چھا گئی آنکھون مین ترمی آگئی بہکی بہکی باتین کرنے لگے ٹھنڈی سانسین بھرنے لگے صاحبقران
ثانی نے جو یہ حالت شہنشاہ گوہر کلاہ کی دیکھی نہایت حیرت ہوئی جمشید ثانی نے چپکے سے عرض کی
حضور غلام نے جو کچھ عرض کیا تھا آپ نے ملاحظہ فرمایا شہنشاہ گوہر کلاہ کی یہ حالت یک بیک کیون
ہو گئی صاحبقران ثانی نے کہا مجکو تمھارے کہنے کا مطلق خیال نہین ہو جلد آگاہ کرو جمشید ثانی نے
عرض کی حضور شہنشاہ گوہر کلاہ شیدائے جمال جہان آرائے دختر دبیر ہفت زبان ہین آپ نے جو
دبیر ہفت زبان کا اسوقت نام لیا شہنشاہ گوہر کلاہ کو یاد اُس سرو باغ حسن و جمال کی آگئی آپ کے
لحاظ سے اور تو کچھ نہ کہہ سکے باتون کو مختصر کر کے یہ کہا کہ آج کی شب یہین مقام فرمائیے صبح کو جو کچھ ہوگا
وہ سمجھا جائیگا صاحبقران ثانی نے جواب دیا کہ اے جمشید اب تمھاری کیا رائے ہو مین کیفیت خود ظاہر
کرون اس راز سے شاہزادے کو ماہر کرون کوئی خرابی کی شکل تو ظہور پذیر نہوگی جمشید ثانی نے
عرض کی آپ کو اختیار ہو کوئی برائی تو نہین ہو بلکہ میرے نزدیک اس بات کا ظاہر کر دینا مناسب وقت
ہو کیونکہ شاہزادہ صاحب لوح ہو اور کیفیت دبیر ہفت زبان سُنکر ضرور تلاش مین روانہ ہوگا مین
وہان پہونچا دونگا بہ برکت لوح دبیر ہفت زبان کو شاہزادہ رہا کریگا اور اُسکے رہا ہونے
سے بڑی مدد حاصل ہوگی وہ رہا ہوتے ہی تمام طلسم کو درہم برہم کر دیگا صاحبقران ثانی نے کہا
ابھی اس بات کو شہنشاہ گوہر کلاہ سے بیان کرتا ہون جمشید ثانی نے عرض کی اگر حکم ہو تو مین
اچھی طور سے شاہزادے سے یہ کیفیت بیان کرون اور سب بھید کا خلاصہ کرون آپ لشکر کو حکم دین
کہ ملازمان جانباز بارگاہ مین استادہ کرین صاحبقران ثانی یہ سُنکر طرف سرداروں کے متوجہ
ہوے اور فرمایا کہ آج شب کو اسی صحرا مین قیام کرینگے صبح کو جس طرف شہنشاہ گوہر کلاہ کی
رائے ہوگی روانہ ہونگے لشکر ظفر اثر یہ حکم پاکر مصروف انتظام قیام ہوا یہان جمشید ثانی نے
شہنشاہ سے ایسی تقریر دلپذیر کی کہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے کل واقعہ خود بیان کر دیا جب جمشید
ثانی کل واقعہ زبانی شہنشاہ گوہر کلاہ کی سُن چکا تو ہاتھ باندھکر عرض کی کہ حضور دبیر ہفت زبان
کو لوگون نے جعلسازی سے قید کر لیا ہو اور اُسکی ریاست کو تباہ و برباد کر دیا اب شاہزادے نے جو یہ خبر
وحشت اثر سُنی گھبرا کے پوچھا اے جمشید ثانی کچھ کیفیت اُس یار جانی محبوب لاثانی کی بھی معلوم ہو جمشید ثانی
نے عرض کی خداوندا مین نے بہت کچھ کوشش کی مگر پتہ اُس نامدار دیار حسن و جمال کا نہین پایا خدا جانے

کیا ہوئی کون لے گیا شاہزادے نے جو یہ کیفیت سنی بہت متردد ہوا دل سے آہ سرد کھینچکر کہا **نظم**

بجا امکان بہت تنہائی زمین آن یار تنہا را	کہ با خود برد آغوش وداع صبح دریا را	بقربان سرخیسان مردن ہو ثنی بن مردم
بلا گردان شود دنیا فراموشان عقبیٰ را	ز تشویش سپہ بختان بود جمعیت عالم	شکست مومیائی میدہد پیوند جگرہا را
دل شوریدہ عام خواہادان سوے عدم دگر	کہ از ہمسائیگی این شہر وارد تنگ صحرا را	

شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو بیقرار ہوکے یہ اشعار پڑھے جمشید ثانی کی بھی آنکھون مین آنسو بھر آئے چونکہ مرد سنجیدہ کار آزمودہ و جہاندیدہ تھا شاہزادے کو سمجھانے لگا بگڑی ہوئی بات کو بنانے لگا عرض کی حضور اس قدر کیون صدمہ کرتے ہین اگر منظور الٰہی ہی تو وہ یوسف گم گشتہ پھر ملیگا آرزوے دلی بر آئیگی مراد حاصل ہوگی تسکین دل ہوگی اُسکی فکر کیجئے جسطرح سے بن پڑیگا پتا اُسکا لگائینگے جہان ملیگا اُسکو ڈھونڈھ کے لائینگے مگر اب آپ کو دبیر ہفت زبان کی رہائی کی فکر مین جانا ضرور ہی جب اُس مرد عامل کو رہا کیجیے گا تو وہ سب کام بتادیگا اُس محبوب مطلوب کو بھی آپ سے ملادیگا شاہزادے نے فرمایا اے جمشید ثانی مین تلاش مقام قید دبیر ہفت زبان مین کسطرف جاؤن کیونکر اُس پیر بزرگ کا پتا پاؤن جمشید ثانی نے جواب دیا کہ مین آپ کو وہان پہونچا دونگا سب پتہ بتادونگا مگر ای شہنشاہ وہان کے عجائبات سے بچنا اور بجرأت اُس مہم عظیم کو فتح کرنا آپ کی جرأت کا کام ہی جہانتک ممکن ہو صبر کیجیے گا احتیاط ہر کام مین واجب و لازم جانئیے گا وہان تاریک چہارچشم نے بڑے بڑے ساحران غدار بہر حفاظت زندانخانہ مقرر کیے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ای جمشید ثانی مجھے کمال تعجب ہی کہ اُس مرد کامل اور ایسے بڑے زبردست عامل کو ان ساحران مکار نے کیونکر گرفتار کرلیا اُسنے کچھ تدبیر نہ کی اور اب اگر وہ قید بھی ہی تو کوئی بات ایسی نہین پیدا کر سکتا ہی جو باعث رہائی ہو جائے جمشید ثانی نے جواب دیا کہ ای شہنشاہ گوہر کلاہ اُسکو مکر سے لوگون نے گرفتار کرلیا اب قید مین اُسپر اتنی سختی ہی کہ کوئی تدبیر اُس سے ہو نہین سکتی اول تو لب اُسکے ٹانک دیے ہین کہ کوئی اسم پڑھ نہ سکے دوسرے گلے مین ایک طوق خاردار پہنایا ہی جسکی وجہ سے وہ حس وحرکت بھی نہین کر سکتا ہی جسطرف گردن پھراتا ہی خار طوق تکلیف دیتے ہین سینے پر ایک سنگ گران رکھا ہی ہر طرح اُسکو مجبور کر دیا ہی تاریک چہارچشم اُسکو زندہ نہ رہنے دیگا ضرور قتل کرڈالے گا آپ جلد یہان سے روانہ ہوجیے بموجب احکام لوح کام کیجیے شاہزادہ یہ سنکر دنگ ہوگیا بڑی دیر تک افسوس کرتا رہا جمشید نے عرض کی اب مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران ثانی کی بارگاہ مین تشریف لائے وہان اونکی صلاح بھی اس امر کے متعلق ہوگی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا مین بھی تمھارے ہمراہ بارگاہ صاحبقران مین چلتا ہون جمشید ثانی اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور لعل بن مرجان بارگاہ صاحبقران مین آئے صاحبقران ثانی نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو جو بدرجۂ کمال غمگین و ملول پایا بہت کچھ تشفی دے کر فرمایا ای نور نظر اسقدر تشویش کرنے کی کیا ضرورت ہی انشاء اللہ مراد دلی حاصل ہوگی اور مین خود بھی تمھارے ہمراہ فکر رہائی دبیر ہفت زبان مین چلونگا جسطرح بن پڑیگا اُس مرد بزرگ کو رہا کرونگا خاطر جمع رکھو رنج نہ کرو شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی آپکے تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہی ان ساحران غدار کی سرکوبی کو غلام کافی ہی وہان پہونچکر آفت برپا کردونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا جلد سے

بچکر جہان جا پھنسینگے وہان زیادہ پھنسینگے دبیر ہفت زبان کو رہا کرونگا پھر آکر آتشبار انشاء اللہ قتل ہوگا مجھکو بھی
اجازت رخصت دیجئے بندہ جاوے اب بھی امیدوار ہون صاحبقران نے جمشید ثانی کی طرف دیکھا جمشید ثانی
نے عرض کی کہ اے شہنشاہ بے فتح ہوے طلسم یعنے مرحلۂ آتشبار جادو کے وہان تک رسائی مشکل
ہے پیشتر اسکے فتح کی تدبیر کیجیے پھر وہان تشریف لیجائیے شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا کہ یہ کیا بڑی بات ہے
مین اس روز بندہ کو بفضل الٰہی فتح کرونگا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین آخرکار سب سردار صاحبقران
ثانی سے رخصت ہوکر اپنی اپنی بارگاہون مین گئے شہنشاہ گوہرکلاہ بھی رخصت ہوکر آئے بعد فراغت
طعام بستر خواب پر گئے مگر یاد دختر دبیر ہفت زبان مین نیند کہان آتی تڑپ تڑپ کے وہ رات بسر کی
بوقت صبح بعد فراغت نماز شہنشاہ گوہرکلاہ نے لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر اس
تک رسائی ہو تو لازم ہے کہ جانب کوہ عقیق جا کر چشمۂ عقیق نگار پر ماہیان جادو کو قتل کرے
جب وہ قتل ہوگی تو آتشبار جادو خود برائے مقابلہ آئیگا اسکو بھی جسطرح بن پڑے قتل کرے یہ
دبدبہ ٹوٹ جائیگا راستہ کھلے گا منزل مقصود تک بخیر و خوبی پہونچے گا مگر واجب یہ ہے کہ بچا بجانا سے
ساحرون سے بچے انکے دام مکر مین نہ پھنسے شہنشاہ گوہرکلاہ اس مضمون کو ملاحظہ فرماکے خدمت
صاحبقران ثانی مین آئے کل کیفیت بیان فرمائی دست ادب جوڑکے رخصت طلب کی صاحبقران
نے خوشی سے بکمال رخصت دی شہنشاہ گوہرکلاہ بعد عزت و جاہ جانب چشمۂ عقیق روانہ ہوے
لوح کے دیکھنے سے پتہ تو بخوبی معلوم ہوگیا تھا سیدھے چلے لعل بن مرجان نے بہت بہت کہا کہ اے شہریار
مجھے بھی ہمراہ لیتے چلیے مگر شہنشاہ نے منظور نہ کیا لعل بن مرجان کو لشکر مین چھوڑا تنہا روانہ ہوے
انکے جانے کے بعد جمشید ثانی نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ حضور یہ مقام بہت سخت ہے
مین بھی اجازت طلب ہون کہ برائے مدد شہنشاہ گوہرکلاہ جاؤن اور حضور سے امیدوار ہون کہ بہ اقبال
ظفر اثر آپ بھی کوچ و مقام کرتے ہوے جانب کوہ عقیق نگار تشریف لائیے وہان بڑے معرکے پڑینگے
بہت سے ساحر اٹھینگے پہلے ماہیان جادو سے مقابلہ ہوگا وہ آفت کی ساحرہ ہے بہت عرصہ ہوا کہ
اسنے اپنا مکان زیر چشمۂ عقیق نگار بنایا ہوا ہے رہتی ہے اگر کسی وقت بھی جاتا تو باہر نکلکر سبزہ زار کی سیر
کی مگر اسکے ملازم جو رستے نگہبانی پر آگرے ہین سب مکار و غدار ہین اسوقت شہنشاہ گوہرکلاہ کو دیکھینگے
ضرور اپنے دام مکر مین پھنسا لینگے اور حضور سے بھی تاکید عرض کرتا ہون کہ آپ بھی وہان بہت
ہوشیاری سے تشریف لیجائیے گا صاحبقران زمان نے فرمایا اے جمشید ثانی تم روانہ ہو مین بھی
تمہارے عقب مین آتا ہون جمشید ثانی تو رخصت پاکر اسی وقت روانہ ہوا یہان صاحبقران
نے سردارون کو طلب کیا جب سب سردار و جانباز حاضر ہوے تو امیر ثانی نے فرمایا کہ مین
آج شب کو یہان سے کوچ کرونگا اور برائے مدد شہنشاہ گوہرکلاہ چلونگا کیونکہ مجھسے جمشید
ثانی نے کہا ہے کہ یہ مرحلہ بہت سخت و صعب ہے اور شاہزادہ مبتلائے آفت عشق ہے ایسا نہو کہ
جوش مین کسی ساحرہ کے مکر مین پھنس جائے تو خرابی پیش آئے اسوجہ سے میرا چلنا بھی ضرور ہے جمشید
تو روانہ ہوگیا اے تم سب لوگ اپنے اپنے اسباب درست کرو مین قریب شام یہان سے کوچ کرونگا
یہ حکم پاکر تمام سرداران لشکر درستی سامان سفر مین مصروف ہوے قریب شام سب اسباب درست

ہو گیا صاحبقران ثانی نے بعد فراغت نماز مغرب اُسی صحرا سے کوچ کیا اور طرف کوہ عقیق کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

مگر اب چند کلمے جوگی جیپال کے ملاحظہ فرمائیے

کہ جب شہنشاہ گوہر کلاہ کو کئی روز کا عرصہ ہوا تو جوگی جیپال نے بقاعدۂ نجوم دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی کہ شاہزادہ جانب کوہ عقیق برائے تلاش چشمۂ عقیق نگار روانہ ہوا ہے جوگی جیپال نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ شاہزادہ جانب کوہ عقیق برائے تلاش چشمۂ عقیق نگار روانہ ہوا ہے اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں انسان تو کیا فرشتے کا بھی گذر دشوار ہے ماہیان جادو جو چشمۂ عقیق نگار میں رہتی ہیں بڑی زبردست ساحرہ ہیں اُسکے اور ملازمین بعہدۂ نگہبانی بیرون چشمہ گشت کیا کرتے ہیں وہ بھی بڑے مکار ہیں جسوقت وہ لوگ شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھینگے ضرور دام مکر پھیلائینگے کسی حیلے سے گرفتار کر کے ماہیان جادو تک لیجائینگے وہ مکارہ فوراً حکم قتل دیگی پھر شہنشاہ کا رہا ہونا بہت دشوار ہوگا ہم سب اگر ہزار کوشش کرینگے لیکن کچھ نہوگا بہتر اسی میں ہے کہ ہم ابھی سے جاکر شاہزادے کی مدد کریں تم سب لوگ یہیں ٹھہرو جبتک ہم نہ آئیں تب تک کہیں جانے کا قصد ہرگز نہ کرنا سب نے اس بات کو منظور کیا جوگی جیپال سب سے رخصت ہو کر روانہ ہوا اسکو بھی راہ میں چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی بیان کیجاتی ہے

کہ شہنشاہ جب صاحبقران سے رخصت ہو کر روانہ ہوے منزلیں طے کرتے ہوے چلے جب دو روز کے بعد ایک صحرا میں پہونچے صحرا کو نہایت پرفضا پایا از بسکہ دوروز کی مسافت طے کیے ہوے تھے تھک کے ایک نخل سایہ دار کے نیچے گھوڑے سے اُترے زین پوش بچھا کر زیر درخت بیٹھے تھوڑے عرصے کے بعد ایک آواز دردناک آئی شہنشاہ گوہر کلاہ گھبرا کے چاروں طرف دیکھنے لگے ایک طرف جو نگاہ اُٹھائی دیکھا کہ ایک جوان نہایت حسین سلاح جنگی سے آراستہ زنجیر آہنی میں بندھا ہوا زمین گرم پر پڑا ہے اور اپنی مصیبت پر گریہ وزاری کر رہا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ کو اُسکے حال پر رحم آیا جھپٹ کے قریب اُس جوان کے آئے پوچھا ای شخص تو کس مصیبت میں ہے اور تجھسے کیا خطا سرزد ہوئی ہے جو تیرے واسطے یہ سزا تجویز کی گئی اُس جوان نے عرض کی ای شہریار میں مرد مسلمان ہوں اور باپ میرا بادشاہ ہے اتفاق سے ایک جنگل میں شکار کھیلتا ہوا چلا گیا تھا وہاں ایک ساحرہ کا گذر ہوا مجکو دیکھکر فریفتہ ہوئی اُٹھا لیگئی اپنے مکان پر لیجا کر مجھسے سوال وصل کیا میں نے اُس سے کہا کہ ہمارے طریقہ میں غیر کف سے عقد جائز نہیں ہے اگر تو اس ملت کو ترک کردے اور بت پرستی چھوڑ دے تو البتہ تیری مراد دلی بر آوے اُس مکارہ نے اس بات کو قبول نہ کیا اور یہی جواب مجکو بھی دیا کہ تو اپنا طریقہ چھوڑ کر مذہب سامری پرستی اختیار کر یہ کلام اُس بد انجام کا سنکر مجکو بہت برا معلوم ہوا چاہا اسکو ضرب تیغ سے قتل کروں مگر اُسنے سحر کردیا کہ میرے ہاتھ پاؤں بیکار ہوگئے زمین پر گر پڑا اُسنے کہا ای شخص اب بھی مجکو تجھسے دشمنی نہیں ہے لیکن تو آیندہ ایسی بات نہ کہنا اور اپنا تبدیل مذہب بھی نہ کرنا مگر مجھسے وصل حاصل کر ای شہریار اُسنے بہت کچھ مجھسے کہا میں نے قبول نہ کیا

جب وہ کہکر عاجز ہوئی اور امید وصل قطع ہوئی تو اُسنے مجھے اسطرح سے قید کرکے یہاں ڈالدیا اور قریب
شام میرے پاس آتی ہو تشفی دیتی ہو سمجھاتی ہو اور یہی کہتی ہو کہ میرا وصل قبول کرو تو رہائی ممکن ہو اگر وصل
میرا نہ قبول کروگے تمام عمر اسی صحرا مین مبتلائے رنج و محن رہوگے مین نے ابتک تو وصل اُس
مکارہ کا قبول نہین کیا ہو ہر وقت خدا سے یہی دعا ہو کہ یا تو پروردگار عالم اس رنج و محن سے
نجات عطا فرمائے یا موت آجائے کہ اس کشاکش سے مہلت ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو یہ تقریر
سنی کہا ای جوان تو نہ گھبرا پروردگار عالم نے تیری تکلیف برطرف کی زمانہ راحت قریب آگیا یہ کہکر
لوح گلے سے اُتاری مہرہ کمر سے کھولا لوح کا عکس اُس اسیر پر ڈالا مہرہ چمکایا عکس پڑتے ہی
جسم سے سب قید جدا ہوگئی مگر بیتابی اُس جوان کی کم نہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ای جوان
جب تو قید بھی تیری جدا ہوگئی کیون نہین اُٹھتا ہو اُسنے جواب دیا کہ ای شہریار میرے قلب مین آگ
لگی ہوئی ہو اور ہاتھ پاؤن قابو مین نہین ہین آپ یہ لوح مجکو مرحمت فرمائیے تاکہ اسکی برکت سے یہ تکلیف
بھی دفع ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے کچھ خیال نہ کیا لوح اور مہرہ اس مکار کے حوالے کردیا جیسے ہی لوح
اُسکے ہاتھ مین آئی کروٹ لیکر اپنے مقام سے اُٹھا کہا ای شہریار آپ نے اسوقت کار مسیحائی کیا برائے
خدا اپنا نام و نشان بتلائیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کل کیفیت اپنی بیان کی ہنوز گفتگو ختم نہوئی تھی کہ دیکھا
سامنے سے چند ساحران غدار چلے آتے ہین شہنشاہ گوہر کلاہ اسطرف متوجہ ہوے ساحرون نے
چند دانے ماش کے طرف شہنشاہ کے پھینکے شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس جوان سے لوح طلب کی
اُسنے نعرہ کیا کہ ماش او شہنشاہ گوہر کلاہ منم گرداب جادو شہنشاہ نے چاہا کہ بڑھکر اسکو
قتل کرین یہ مکار پیچھے ہٹ گیا بسبب لوح کے سحر تو نہ کرسکا اور ساحر جو آگئے تھے اُنسے اشارہ
کیا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کو جانے نہ دینا اب گرفتار کرلینا انکا کتنی بڑی بات ہو سب ساحرون نے سحر
کرکے شہنشاہ گوہر کلاہ کو بیہوش کردیا گرداب جادو تو مہرہ اور لوح لیکر اُسی وقت روانہ ہوگیا
اور اُن ساحرون سے کہہ گیا کہ شہنشاہ کو گرفتار کرکے پاس ملکہ ماہیان جادو کے لے آؤ
سب ساحرون نے شاہزادے کو ایک تخت سحر پر ڈال کے رسیان سے باندھ دیا اور آپ تخت
سحر تیار کرکے طرف ملکہ ماہیان جادو کے روانہ ہوے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ دیکھا آسمان پر
ایک ابر سیاہ معلوم ہوتا ہو ساحرون نے آپس مین کہا کہ یہ ابر کیسا ہو ایک نے انھین کے ہمراہیون
مین سے جواب دیا کہ کوئی ساحر طلسم ہوشربا سے سیر کہین جاتا ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر قریب آیا
اور ایک برق کڑک کر گری اور نعرہ ہوا کہ ہاشیار ای ساحرو پہچانو منم جمشید ثانی ساحرون نے جو
جمشید ثانی کو آتے ہوے دیکھا گھبرا گئے سب نے کہا کہ ہم مین اتنی طاقت نہین ہو جو جمشید ثانی
سے مقابلہ کرین اگر جمشید ثانی سے لڑین گے تو انجام اچھا نہوگا جان مفت جائیگی اور قید بھی
شہنشاہ گوہر کلاہ کی ہم سے چھن جائیگی ساحر تو اس گھبراہٹ مین ایک جانب بھاگنے کے
ارادے سے دیکھنے لگے مگر جمشید ثانی نے ایک گولا جھولی سے نکالا اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے اُن
جادوگرون پر کھینچ مارا اُس گولے کے پھٹتے ہی اندھیرا ہوگیا جمشید ثانی نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو اُس
تخت سے اُتار کر اپنے پاس لاکر رکھا اور ایک گولا اور پھینکا کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی ساحرون نے اپنے

تھیں جیسی حرکت پایا جمشید ثانی نے تلوار کھینچکر سب کو قتل کیا اور شہنشاہ گوہر کلاہ پر سے سحر اُتارا
شہنشاہ گوہر کلاہ کو جو ہوش آیا جمشید ثانی کو اپنے قریب پایا متحیر ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگے
جمشید ثانی نے کہا آپ کیا ملاحظہ فرماتے ہیں شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ ان
ساحروں میں وہ نہیں ہیں جنہوں نے مجھ سے لوح لی تھی جمشید ثانی نے عرض کی اے شہنشاہ وہ
ایک ہی مکارہ ہے گرداب جادو آپ سے لوح لے گیا ہے اگر غلام دوردم پہونچتا تو یہ سب ساحر آپکو
ماہیان جادو کے پاس لے جاتے وہ مکارہ فوراً حکم قتل دیتی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا
اے جمشید ثانی اب لوح کیونکر ہاتھ آئیگی اور ماہیان جادو کس طرح قتل ہوگی جمشید ثانی نے
عرض کی حضور اب یہ امر بہت دشوار ہے لوح ماہیان جادو کے پاس جائیگی یا تو وہ لوح کو اپنے
پاس رکھے گی یا باغ تاریک چار چشم کے حوالہ کریگی مگر اس سے مقابلہ کرنا بہت بڑی بات
ہے ہر ایک کا کام نہیں ہے علاوہ سحر کے وہ مکر اسقدر جانتی ہے کہ اُسکے مکر سے بچنا انسان کو بہت
مشکل ہے اب آپ تامل فرمائیے صاحبقران بھی تشریف لاتے ہیں اگر وہ کچھ کوشش کرینگے تو کیا
عجب ہے بہرحال ٹوٹ جائے میری اتنی مجال نہیں ہے کہ تنہا اس معرکے میں کوشش کروں شہنشاہ
نے کہا اے جمشید ثانی میں بہت محجوب ہونگا صاحبقران ثانی مجھے دیکھکر یہی فرمائینگے کہ آخر کو
ناتجربہ کار سے دھوکا کھا گئے جمشید ثانی نے عرض کی حضور یہ معاملہ طلسم ہے بڑے بڑے دھوکے
کھا جاتے ہیں آپ پر کیا منحصر ہے کیا خود صاحبقران نے نہیں دھوکا کھایا ہوگا آپ خاطر جمع
رکھیں اس امر میں محجوب ہونے کی کوئی بات نہیں ہے یہ باتیں کرتا ہوا جمشید ثانی شہنشاہ کو
اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایک جانب کو جاتا ہے کہ دیکھا صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی جمشید ثانی نے کہا
لیجئے صاحبقران ثانی بھی آ پہونچے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو شہنشاہ گوہر کلاہ کی نگاہ صاحبقران
پر پڑی براے استقبال شہنشاہ گوہر کلاہ آگے بڑھے جمشید ثانی عقب میں چلا صاحبقران
نے بھی وہیں شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا چار اسبہ ہو کر کے قریب آئے گھوڑے سے اُتر کے
شہنشاہ گوہر کلاہ کو گلے سے لگایا مزاج کی کیفیت دریافت فرمائی جو واقعہ گذرا تھا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے حرف بحرف صاحبقران ثانی سے سب بیان کیا جمشید کے رفاقت
کی بہت تعریف کی صاحبقران ثانی نے بھی یہ کیفیت سنکر بہت افسوس کیا لوح کے جانے سے
بہت تشویش ہوئی جمشید ثانی سے فرمایا کہ اب تمھاری کیا راے ہے جمشید ثانی نے عرض کی جو
آپ مناسب جانیں وہ کریں یہ بندہ بیدام ہر حال میں جان نثار کرنے کو موجود ہے اتنا ضرور
عرض کرونگا کہ ماہیان جادو بڑی زبردست ساحرہ ہے اُس سے مقابلہ کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے
غلام موجود ہے جو آپ حکم کریں صاحبقران نے فرمایا اے جمشید ثانی تمھاری راے مقدمات طلسم میں
مناسب ہے کیونکہ تم واقف کار طلسم ہو اور ہم اس طلسم کے قواعد سے بالکل واقف نہیں ہیں تم جو کچھ
کہوگے وہ بہت مناسب ہوگا اور اسپر عمل کرنا باعث بہتری ہوگا جمشید ثانی نے عرض کی میرے
نزدیک یہ بات ہے کہ ابھی دو ایک روز تامل فرمائیے دیکھیے ان لوگوں کی خبر قتل سنکر ماہیان جادو
کیا کرتی ہے اگر اسنے کچھ سامان جنگ کیا تو دیکھا جائیگا نہیں تو چشمہ عقیق نگار پر جاکر اس سے

مقابلہ کرینگے آپ کو بھی تکلیف ہوگی یہ معرکہ قابل دید ہوگا عجائبات سحر ملاحظہ فرمائیے گا صاحبقران نے
بھی اس رائے کو بہت پسند کیا اور بارگاہ میں استادہ کرنے کا حکم دیا حسب الحکم بارگاہ میں فوراً استادہ ہوئی
صاحبقران ثانی مع شہنشاہ گوہر کلاہ و دو جمشید ثانی کے داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہوئے اور
لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے مگر گرداب جادو جو لوح لیکر روانہ ہوا تو پاس ماہیان جادو
کے پہونچا پہلے لوح نذر دی بعد سب کیفیت بیان کی اور یہ بھی کہا کہ اور ساحر قید شہنشاہ گوہر کلاہ لاتے
ہیں ماہیان جادو بہت خوش ہوئی اور قید شہنشاہ گوہر کلاہ کا انتظار کرنے لگی جب بہت عرصہ گذر گیا
اور کوئی نہ آیا تو اُسنے گرداب جادو سے مخاطب ہوکر کہا کہ ابھی تک کوئی قید شہنشاہ گوہر کلاہ لیکر نہیں آیا
گرداب جادو نے کہا اے ملکہ عالم مجکو بھی اس امر میں تشویش ہے ماہیان جادو نے چند ملازموں کو حکم دیا
کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ کیا واقعہ گذرا جو اتنی دیر ہوئی ملازم حکم پاتے ہی روانہ ہوئے تلاش کرتے ہوئے اس
صحرا میں آئے جہاں سب کے لاشے پڑے تھے ملازموں نے جو سب کو کشتہ پایا وہ فوراً اُسے اپنا عجیب
حال بنایا روتے ہوئے لاشے لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں ماہیان جادو کے پاس پہونچے یہاں یہ
بیٹھی تھی رونے کی آواز جو کان میں آئی گھبرا کے اُٹھ کھڑی ہوئی کہا اسے یہ رونے کی آواز کہاں سے آتی ہے ایک
ملازم نے آکر عرض کی حضور جو ملازم برائے خبر گئے تھے وہ روتے ہوئے حاضر ہیں بہت سے لاشے اُنکے ساتھ
ہیں حکم ہو تو یہاں حاضر ہوں ماہیان جادو نے کہا بلاؤ اُس خادم نے جاکر سب سے کہا کہ جلد چلو
تمکو ملکہ عالم یاد فرماتی ہیں وہ سب بحال پریشان گریاں و نالاں آئے ماہیان جادو نے جو سب کو
اس درجہ بیتاب و بیقرار پایا اور لاشے بھی اپنے ملازموں کے دیکھے گھبرا کے پوچھا اسے یہ کیا ہوا ان
لوگوں کو کس نے قتل کیا ساحروں نے جواب دیا حضور یہ کیفیت تو ہمکو نہیں معلوم ہم نے لاشے انکے
ایک صحرا میں پڑے ہوئے دیکھے وہاں سے اُٹھا لائے ماہیان جادو نے کہا اسے کوئی اور لشکر
وہاں تھا یا کچھ آدمی اور نظر آئے اُن لوگوں نے جواب دیا وہاں تو کسی کا نشان بھی نہیں ہم نے خود
تلاش کیا کہ اگر کوئی لشکر یہاں ہمکو ملے تو اُس سے کیفیت دریافت کریں اور قاتل کو تحقیق کرکے عوض
خون ان بیگناہوں کا لیں مگر وہاں کسی کو نہ پایا مجبور ہوکے لاشے انکے اُٹھا لائے اب جیسا حضور
حکم دیں وہ کیا جائے ماہیان جادو نے کہا ان لوگوں کو جلا دو ہم اسکی کیفیت ابھی دریافت کرتے
ہیں وہ ساحر تو لاشے لیکر روانہ ہوئے ماہیان جادو نے اوراق سامری طلب کرکے دیکھا
کیفیت خلاصہ معلوم ہوئی کہ ان لوگوں کو جمشید ثانی نے قتل کیا ہے اور لشکر صاحبقران کا اس
نواح میں آگیا ہے مقابلے کی تدبیر ہو رہی ہے شہنشاہ گوہر کلاہ بھی لشکر میں موجود ہیں اے ماہیان
جادو اگر ہوسکے تو جلد انتقام کرو ورنہ بہت خرابی واقع ہوگی صاحبقران مالک اسم اعظم ہیں
اگر وہ اسطرف لشکر کشی کرینگے تو بہت کشت و خون ہوگا وہ مایہ اسلام کی مدد غیب سے پیدا
ہوتی ہے جسطرح ہوسکے ان لوگوں کو جلد قتل کر ماہیان جادو نے جو کتاب سامری میں یہ
کیفیت دیکھی گرداب جادو سے کہا کہ اے وزیر اعظم مجھے معلوم ہے کہ ان لوگوں کو کس نے
قتل کیا ہے گرداب جادو نے ہاتھ باندھ کے جواب دیا کہ میں تو اس راز سے مطلق آگاہ نہیں
ہوں آپ نے جو کچھ کتاب سامری میں ملاحظہ فرمایا ہو بیان کیجیے میں انتقام کرنے کو موجود ہوں

ماہیان جادو نے کہا قاتل ان سب ساحرون کا جمشید ثانی ہو مالک در بند دل شادہ ہی مین نے اُسکی
تیر بانی ہی کہ اُس نمک حرام نے دین سامری کو ترک کرکے مذہب مسلمانان اختیار کیا ہی اور ہر حال مین اُن
لوگون کی مدد کرتا ہی جب تو یہ لیکر اسطرف آیا جمشید نے علم نجوم سے کیفیت طلسم کشا دریافت کی جو کی تکو
معلوم ہوا ہوگا کہ لوگ طلسم کشا کو قید کرکے پاس ملکہ ماہیان جادو کے لیے جاتے ہین بوجہ دوستی سے
تاب نہ آئی آکر سب کو قتل کیا طلسم کشا کو چھڑا لیگیا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہی وہ سردار جس
لشکر کا کوئی شخص صاحبقران نامی ہی گرداب جادو اگر اسکا انتظام جلد نہ کیا جائیگا تو بڑی خرابی
واقع ہوگی کیونکہ جس شخص کا نام صاحبقران ہی وہ صاحب اسم اعظم ہی اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اگر وہ لشکر کشی
کرکے ہمارے ملک تک آئیگا تو قیامت برپا کر دیگا علاوہ اسکے جمشید ثانی بھی ساحر زبردست ہی سواے تیرے یہان
کوئی اُسکا ہم نبرد نہین ہی جو اُسکے مقابلہ مین جائیگا شکست فاش اُٹھائیگا اسکا بھی مجھے اندیشہ ہی لیکن مین
اُس نمک حرام سے مقابلہ کرونگی تو صاحبقران کو کسیطرح گرفتار کر لا صاحبقران صاحب اسم اعظم ہی
اُسپر سحر تاثیر نہین کریگا گرداب جادو نے کہا ملکہ عالم یہ صاحبقران وہ شخص ہی جسنے بہت سے ساحران
نامی و گرامی کو قتل کیا اور بڑے بڑے طلسم برباد کیے اسکا گرفتار ہونا بہت دشوار ہی لیکن مین تدبیر کرتا ہون
جسطرح ہو سکیگا اسیر کرکے حضور مین حاضر کرونگا آپ جمشید ثانی کی فکر کرین ماہیان جادو نے کہا
جبتک صاحبقران قید ہوکر میرے پاس نہ آئینگے تب تک مین فکر جمشید ثانی نہ کرونگی گرداب جادو
ماہیان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا خیال کیا کہ آج شب کو چلکر صاحبقران کو گرفتار کر لاؤنگا اسی
فکر مین دن گذر گیا جب رات ہوئی تو گرداب جادو نے اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا اور صورت بدلکر روانہ
ہوا تھوڑے عرصے کے بعد لشکر صاحبقران مین پہونچا یہان سب لوگ بخوف مصروف آرام سے تھے
گرداب چونکہ صاحبقران کو پہچانتا نہ تھا اس فکر مین ٹہلنے لگا کہ اگر کوئی خادم خدمتگار نظر آئے تو اُسے کوئی
فقرہ دیکر بارگاہ صاحبقران کو دریافت کرون اور صورت و وضع کو بھی پوچھ لون گرداب جادو تو اس
فکر مین ایک مرد مسافر کی صورت بنا ہوا ٹہل رہا تھا قضاے کار شہنشاہ اوج عیاری یعنے خواجہ
عمرو ثانی ایک طرف سے آتے تھے اُسنے جو خواجہ کو دیکھا کہا او شخص ذرا ٹھہر جا مجھے کچھ کام ہی خواجہ
ٹھہر گئے گرداب جادو نے قریب آکے پوچھا کہ یہ لشکر کس کا ہی اور مالک کا کیا نام ہی خواجہ نے جواب
دیا کہ ای شخص تمہارے واسطے دریافت سے کیا کام ہی گرداب نے جواب دیا کہ مین ایک مرد مسافر ہون اگر مالک
کی مرضی ہوگی تو آج شب کو یہین رہجاؤنگا صبح کو اپنی راہ لونگا خواجہ نے جو اُسکی پیشانی کو دیکھا علامت
مکر ظاہر ہوئی سمجھے کوئی جاسوس ہی مکر کرنے کو آیا ہی اسکا گرفتار کرنا لازم ہی یہ سوچکر کہا بھائی مالک لشکر
کے دریافت کرنے کی کیا حاجت ہی تم شوق سے آج شب بھر یہان آرام کرو صبح کو چلے جانا تمہین کوئی
مانع نہوگا گرداب نے کہا مین مالک لشکر سے ملنا چاہتا ہون خواجہ نے کہا اسوقت مالک لشکر کسی سے ملاقات
نہین کرتے ہین کیونکہ شب بھر عبادت خدا مین مصروف رہتے ہین اُنکی عبادت مین خلل واقع ہوگا
اگر تمہین اُنسے ملاقات کرنا منظور ہی تو صبح کو ملاقات ہوگی شب بھر تم یہین آرام کرو گرداب نے پوچھا
اُنکی بارگاہ کہان ہی اور وہ کس خیمے مین عبادت گذاری کرتے ہین یہ سنکر خواجہ کو یقین کامل ہوگیا ایک
سرا پردے کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ بارگاہ ہی اسی مین مصروف عبادت رہتے ہین گرداب

جادو نے کہا خیر اور بہت سی باتیں اس قسم کی دریافت کیں جس سے خواجہ کو یقین کامل ہو گیا خواجہ نے
کہا بھائی تم نہیں معلوم کتنی دور سے آئے ہو گے اور کتنی دور جاؤ گے بہت تھک گئے ہو گے چلو میں
تمکو اپنے خیمے میں لیجاؤں دو ایک جام شراب کے پیو اگر کھانے کی ضرورت ہو تو کھانا بھی وہاں موجود ہے مگر
ایک بات ہوگی کہ کوئی دوسرا آدمی تمھارے پاس نہ ہوگا کیونکہ میں تو اسی طور سے تمام شب بھر گشت کرونگا
تم آرام کرنا گرداب جادو نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اس سے بہتر اور کیا ہوگا ایک مقام مناسب چھپنے کا
ملتا ہے یہ آدمی نحیف الجثہ کیا بنا لیگا جسوقت صاحبقران کو لیکر نکلونگا اگر کوئی دیکھ لیگا تو سحر کرکے بیہوش
کر دونگا یہ سوچکر خواجہ کے ساتھ ہوا خواجہ گرداب جادو کو اپنے ہمراہ ایک خیمۂ خالی میں لائے جلد جلد
جلدی بچھونا کر کے گرداب جادو کو بٹھایا صراحی بلوریں زنبیل سے نکالی جام میں شراب بھر کے تھوڑی
بیہوشی ملائی گرداب جادو کو جام دیا گرداب جادو نے جام پیا اسی طرح پے در پے دو تین جام دیے
جب بیہوشی نے اپنی تاثیر کی تو گرداب جادو کی آنکھوں میں سرسوں پھولی کہا ای شخص مجھے کوئی آسمان
پر لیے جاتا ہے خواجہ نے کہا کوئی حرج نہیں ہے شراب چونکہ تھی تیز زیادہ ہے اُٹھکر ٹہلو یہ بات دفع ہو جائیگی
گرداب جادو اپنے مقام سے اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گر کے بیہوش ہوا خواجہ نے اسکی مشکیں
باندھیں خیال آیا کہ مبادا یہ ساحر ہو یہ سوچکر زبان میں سوزن دیا اور چوب خیمے سے مضبوط باندھکر
ہوشیار کیا تازیانہ ہاتھ میں لیکر کھڑے ہوے کہا او مکار خلاصہ بیان کر تو کون ہے اور تجکو کس نے بھیجا ہے منم
عمرو ثانی عیار صاحبقران زمان گرداب جادو کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس مصیبت میں پایا گھبرا کے
کل حال اپنا بیان کیا خواجہ نے اسکو شب بھر اسی چوب میں بندھا رکھا جب شب گذر گئی تو خواجہ
گرداب جادو کو لیکر خدمت امیر میں حاضر ہوے امیر بارگاہ سلیمانی میں جلوہ فرما تھے سب
سرداران جانباز اپنے اپنے مقامات پر رونق افروز تھے جمشید ثانی سے صلاح ہو رہی تھی کہ خواجہ نے
آکر امیر کو سلام کیا امیر نے پوچھا خواجہ یہ کون شخص ہے جسکو تم گرفتار کر کے لائے ہو خواجہ نے تمام
کیفیت شب کی بیان کی جمشید ثانی نے گرداب جادو کو پہچانا عرض کی یا صاحبقران گرداب جادو
وزیر ماہیان جادو یہی ہے یہ بڑا مکار ہے خواجہ نے بہت بڑا کام کیا جو اسکو قید کیا صاحبقران نے فرمایا
کہ اگر دین اسلام قبول کرے تو خطا اسکی معاف کرو ورنہ تمھارا قیدی ہے تمھیں اختیار ہے خواجہ نے گرداب
سے کہا کہ ای گرداب جادو لات و منات پر لعنت کر اور مذہب حق اختیار کر گرداب نے
قبول نہ کیا خواجہ نے بہت کچھ اسکو سمجھایا آخر کار مجبور ہوے گرداب جادو کو قتل کیا اسکے قتل کے
بعد جمشید ثانی نے صاحبقران سے عرض کیا کہ اب آمد ساحروں کی شروع ہوئی معلوم ہوتا ہے
ماہیان جادو کو حضور کے نزول اجلال و ورود اقبال کی خبر ہو گئی ہے جب اسکے قتل ہونے کی خبر پائیگی
تو خود قصد کریگی عجب نہیں ہے کہ لشکر گران ہمراہ لیکر برائے مقابلہ آئے کیونکہ یہ اتنا بڑا ساحر زبردست
تھا کہ اس سے بہتر ساحر اسکے یہاں کوئی نہیں ہے اور اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ جب ایسا ہی تھا تو
[illegible] قدرت اسکو ملا امیر نے فرمایا ای جمشید ثانی خدا مالک ہے جسنے اسکے شر سے بچایا وہ اسکے
بھی شر سے امان دیگا یہاں تو یہ باتیں تھیں مگر تصویر گرداب جادو جو ماہیان جادو کے پاس تھی
جسوقت ماہیان جادو نے اسکو رخصت کیا تھا تو تصویر اسکی اپنے سامنے رکھ لی تھی جب یہاں

خواجہ نے اُسکو قتل کیا تو تصویر بھی اسکی جل گئی ماہیان کی جو نگاہ تصویر پڑی اپنے زانو پر ہاتھ مار
کے کہا کہ غضب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ گرداب جادو کو کسی نے قتل کیا یہ کہکر اپنے ملازمون کو بلایا اور
کہا کہ تم مین کوئی ایسا ہے کہ جو اسوقت جاکر خبر لائے کہ گرداب جادو کو کسنے قتل کیا ہے اور قاتل کو
بھی گرفتار کرکے حاضر کرے یہ سُنکر ایک ساحر موجہ جادو ماہیان جادو سے اجازت لیکر روانہ
ہوا قاتل گرداب جادو کے گرفتار کرنے کا وعدہ کیا ہے ماہیان جادو نے چلتے وقت ایک گلدستہ
اسکے ہاتھ سے بہ تدبیر سحر تیار کرا لیا کہ جو واقعہ اُسپر گذرے اُس گلدستے کے ذریعہ سے وہی کیفیت
معلوم ہوجاے موجہ جادو جو وہان سے روانہ ہوا پیشتر اپنے مکان پر آیا چند ساحران نامی ہمراہی اپنے ہمراہ
لیے طرف لشکر صاحبقران کے آیا لشکر صاحبقران کے نزدیک پہونچ کے لشکر کی آبادی اور مجمع کو دیکھکر
بہت پریشان ہوا دل مین خیال کیا کہ یہ لوگ اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک مشت خاک میرے لشکر پر ڈالینگے
تو ہم لوگون کا نہ معلوم ہوگا یہ بات اپنے ہمراہیون سے ظاہر کی ہمراہیون نے جواب دیا کہ آپ بیکار تشویش
فرماتے ہین یہ سب غیر ساحر ہین موجہ جادو نے کہا یہ غیر ساحر ساحرون سے بہتر ہین انمین صاحبقران
جس شخص کا نام ہے اور مرد شجاع تیغزن صف شکن صاحب اسم اعظم ہے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور اسم اعظم
کی یہ تاثیر ہے کہ جسپر پڑھکر پھونکدیتا ہے کیسے ہی سحر مین مبتلا ہو نجات پاے اگر اسکے ہمراہیون کو سحر مین
مبتلا کرینگے یہ اسم اعظم کے ذریعے سے انکو تندرست کرے گا اور علاوہ اسکے جمشید جوان لڑکون کا بہت
بڑا دوست ہے وہ کیسا ساحر زبردست ہے اُس سے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے مگر مجبور ہون کہ ملکہ سے مین نے
وعدہ کر لیا ہے اب اگر یہین پلٹ جاؤنگا تو ملکہ کو کیا مُنہ دکھاؤنگا ملکہ مجکو اپنے دربار مین نہ آنے دیگی
بہت کچھ لعنت وملامت کرینگی علاوہ اسکے اپنے ہمچشمون مین ذلیل ہونگا اب جو کچھ ہوگا سہ لونگا یہ
باتین کرکے اسنے مقابلے مین لشکر صاحبقران کے اپنے لشکر کو بھی اتارا ہرکارون نے لشکر اسلام
مین خبر پہونچائی امیر نے یہ خبر سُنکے جمشید کو طلب کیا کل کیفیت بیان کی جمشید نے کہا آپ اس معاملے
مین تردد نہ فرمائین غلامان جانباز سمجھ لینگے اگر وہ طبل جنگی بجوائیگا تو کل غلام اُس سے مقابلہ
کریگا حضور بھی براے تماشہ میدان مین تشریف رکھین گے اسکی کیا حقیقت ہے جو مقابلہ کریگا سواے
ماہیان کے اور کسی کو اس چندان مین زبردست اپنے سے زیادہ نہین جانتا ہون ہان ماہیان
سے مقابلے کا البتہ تردد ہے مگر حضور کے اقبال سے اُسکو بھی زیر کرونگا امیر نے فرمایا اے جمشید مجھکو
اس ساحر کے آنے سے تردد نہین ہے تمسے کیفیت بیان کردی بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ اگر اس نے
روز جنگ میرا نام لیکر بلایا تو مین کسی کو میدان مین نہ جانے دونگا خود ہی اُس مکار سے مقابلہ کرونگا
تھوڑی دیر یہ باتین رہین کہ ہرکارون نے آکے امیر کو سلام کیا اور دعاے دولت وبعد عرض کی
صاحبقران کی عمر دراز ہو موجہ جادو نے طبل جنگی بجوا دیا ارادہ اُسکا یہ ہے کہ کل صبح کو میدان مین
آکر معرکہ آراے نبرد ہو صاحبقران نے کہا ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے حسب الحکم صاحبقران
لشکر اسلام مین بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جوانان صف شکن آلات حرب وضرب درست کرنے لگے
دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین لشکر موجہ جادو مین ساحران غدار سحر تیار کرنے لگے موجہ داخل
ہوم خانہ ہوا لوگون سے کہدیا کہ ہمارے خیمے مین کوئی نہ آئے ہم ایک سحر عجیب تیار کرتے ہین اگر کوئی ہمارے خیمے مین

آئیگا تو سزا سے معقول پائیگا سب نے کہا ہماری کیا مجال ہے جو آپ کے خیمے میں آئیں موجہ جادو نے کہا نگہبانی
بہت اچھی طرح سے کیجائے مجھے خوف ہے کہ کوئی شخص لشکر اسلام سے بعزم شبخون سواران تیغزن کو ہمراہ لیکر
نہ آئے لوگوں نے عرض کی کہ آپ خاطر جمع سے مطمئن رہیں جو کوئی یہاں آئیگا زندہ بچکر نہ جائیگا موجہ جادو تو داخل
حمام خانہ ہوا لوگ اُسکی پاسبانی کرنے لگے لشکر اسلام میں سرداران اسلام نے جب اپنے اپنے اسباب جا بجا
درست کرنے سے فراغت پائی تو متفق ہو کر آپس میں باتیں کرنے لگے خواجہ عمرو نامی نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ
اب سب اپنے اپنے خیام میں مصروف کار ہیں اُسیوقت طرف لشکر موجہ جادو روانہ ہوئے اپنی صورت
ایک ساحر کی بنائی موجہ جادو کے لشکر میں پہونچ کے ایک ساحر سے کہا کہ تم لوگ اسطرف پاسبانی کرتے ہو اور
پشت خیمہ پر کسی نے آگ لگادی ہے پاسبان لوگ اُسطرف روانہ ہوئے خواجہ گلیم اوڑھکر اندر اُس خیمہ کے آئے
جسمیں موجہ جادو سحر تیار کر رہا تھا خواجہ نے آکے دیکھا کہ موجہ جادو ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہے سامنے ایک پتلا
ماش کے آٹے کا رکھا ہوا ہے کچھ سحر کر کر کے اُسپر ماش کے دانے مار رہا ہے خواجہ اُس کے تخت کے پیچھے جا کر
پوشیدہ ہوئے اور صورت اپنی نہایت مہیب بنائی ماش کے دانے اپنے ہاتھ میں لیے کچھ چھوٹی چھوٹی گولیاں آتش
کی لیکر آواز دی او موجہ جادو کیا بیہودہ سحر کر رہا ہے موجہ جادو متعجب ہوا کہ یہ کون شخص مجھکو آواز دیتا ہے چاروں طرف اسکے
چاروں طرف دیکھنے لگا جب کچھ نظر نہ آیا بہت گھبرایا پکارا کہ اے شخص کون ہے کیوں مجھکو آواز دیتا ہے خواجہ نے زیر تخت
سے آواز دی تو مجھکو نہیں جانتا ہے کہ ہم کون ہیں موجہ جادو نے کہا میں آپ کو نہیں پہچانتا ہوں کہ آپ
کون ہیں خواجہ نے جواب دیا کہ ہم وہ ہیں کہ جسکی تو روز پرستش کرتا ہے موجہ جادو نے دیکھا کہ تخت کے نیچے سے
آواز آتی ہے جھککر تخت کے نیچے نگاہ کی خواجہ گلیم اوڑھے تھے اسسے کچھ نظر نہ آیا موجہ جادو نے کہا اگر آپ اپنا
جمال باکمال مجھے دکھائیں تو میری پرستش کا نتیجہ مجھکو حاصل ہو خواجہ نے کہا تو ہمارے جمال کے دیکھنے کی
تاب لا سکیگا موجہ جادو نے کہا اگر آپ چاہینگے تو یہ بات کیا مشکل ہے خواجہ نے کہا اب ہوشیار ہو جا ہم اپنا
جمال دکھلاتے ہیں موجہ جادو تخت پر سنبھل کے بیٹھ گیا خواجہ نے گلیم اُتاری اور سر کو بلند کیا تخت کو جنبش ہوئی موجہ
جادو کود کر الگ ہوا خواجہ تخت کو اُٹھاتے ہوئے ظاہر ہوئے موجہ جادو کی جو نگاہ پڑی خوف سے کانپنے لگا جلدی سے
دوڑ کے قدم چومے گرد پھرنے لگا خواجہ نے کہا یہ کیا واہیات سحر تیار کر رہا ہے میں تجھکو وہ چیز دیتا ہوں کہ تمام لشکر
حریف کو ایک سحر میں درہم و برہم کر دے موجہ جادو نے ہاتھ باندھکر کہا اس سے بہتر کیا ہے خواجہ نے وہی ماش
کے دانے اور آٹے کی گولیاں موجہ جادو کو دیں کہا جسوقت لشکر حریف تیرے مقابلے میں آئے ہمارا نام لیکر یہ
ماش پھینک مارنا سب بیکار ہو جائینگے موجہ جادو نے کہا میں آپ کے نام نامی سے آگاہ نہیں ہوں خواجہ نے
کہا تو روز کس کی عبادت کرتا ہے موجہ جادو نے جواب دیا میں سامری کی عبادت کرتا ہوں خواجہ نے کہا میں سامری
ہوں تیری عبادت کی وجہ سے آج تیری مدد کی یہ کہکر کہا کہ تو ہمارے رہنے کے مقام کو بھی دیکھے تجھے سیر وہاں کی
کرا دیں بہشت و دوزخ دکھا دیں موجہ جادو ہاتھ باندھے ہوئے خواجہ کے آگے آیا خواجہ نے زنبیل کی گھنڈیاں کھولکر
موجہ جادو کو قریب بلا کر کہا دیکھ کیا دکھائی دیتا ہے موجہ جادو نے جو نگاہ کی عجب سیر نظر آئی دیکھا ایک طرف آگ
بیشمار روشن ہے بہت سے غلامان زنگی مصروف انتظام ہیں ایک جانب بیحد و بیشمار مال و زر کا انبار ہے دریائے قمار
جوش زن ہے حسینان مہجبین بجروں پر بیٹھے ہوئے سیر دریا میں مصروف ہیں موجہ جادو بغور دیکھنے لگا جب خواجہ نے
خیال کیا کہ اب یہ بالکل بیخود ہے ہاتھ کا سہارا دیکر داخل زنبیل کیا رنگ و روغن عیاری کا نکال کے آپ اُسکی صورت

بنے اُسی تخت پر بیٹھ کے مال و اسباب اُس بارگاہ کا اپنے قبضے مین کرنے لگے شب بھر تو خواجہ عمرو ثانی اس
کام مین مصروف رہے جب صبح ہوئی تو بارگاہ سے بشکل موجہ جادو برآمد ہوے ملازمون نے اسباب
ضروری حاضر کیا خواجہ نے سب ملازمون سے کہا کہ کوئی ہرگز سحر نکرے مین نے ایک سحر ایسا تیار کیا ہی کہ وہ
سب مسلمانون کو لڑنے سے بیکار کر دیگا جملہ ملازمون نے منظور کیا خواجہ لشکر کو لیکر میدان مین آئے ادھر
صاحبقران نماز صبح سے فراغت حاصل کرکے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر عازم میدان جنگ ہوے رزمگاہ
مین آئے صفوف لشکر جب آراستہ ہو چکین تو خواجہ کہ بشکل موجہ جادو تھے فوج سے آگے بڑھے اور ایک ملازم
کو طلب کرکے کہا کہ تو جا کر امیر سے یہ اطلاع کر کہ ہمارے افسر صاحب کچھ آپ سے کہنے کو تشریف لاتے ہین میرا
قصد یہ ہی کہ اس خدا پرست کو پیشتر سمجھا دون اگر لڑنے سے باز رہے اور جہان سے آیا ہی وہین واپس چلے
تو مین اپنے ارادے سے باز رہون اور بہت سے بندگان سامری کی جان بچے یہ سُنکر ملازم خدمت مین صاحبقران
کے آیا یہ کیفیت بیان کی کہ ہمارے افسر آپ سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین صاحبقران نے فرمایا اُنکو یہان آنے
سے کوئی مانع نہین ہی شوق سے آئین ملازم رخصت ہو کے واپس آیا خواجہ سے کل کیفیت بیان کی خواجہ طرف لشکر اسلام
چلے چند ملازم ہمراہ ہوے خواجہ نے سب کو منع کر دیا کہ تمھارے آنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین تنہا جاؤنگا وہ لوگ
وہین ٹھہر گئے خواجہ تنہا پاس صاحبقران کے حاضر ہوے صاحبقران کو پیشتر سلام کیا بعد مین کہا کہ اے
صاحبقران میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آپ اپنے اس ارادے سے باز رہین مفت مین بہت سے آدمیون کا
خون ہو گا تم مجھسے زیادہ سحر نہ ہو گے مین نے شب کو ایک سحر ایسا تیار کیا ہی کہ جسکے روکنے کی تاب سامری
و جمشید مین بھی نہین ہی تم اپنے اسم اعظم پر بیکار غرّا کرتے ہو دم بھر مین تمھارے اسم اعظم کو بند کر دونگا تمام فوج
کو زور سے سحر بیہوش کر دونگا صاحبقران نے جو یہ تقریر سنی قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا او بیہودہ گو کیا واہیات
بکتا ہی تم ہر حال مین خدا پرست ہین تو ہمارا کیا بنا سکتا ہی جو تجھسے ہو سکے کمی نکر یہ کہکے چاہا کہ وار تلوار کا کرون خواجہ نے
کہا امیر نہین پہچانا مین عمرو ثانی امیر عمرو کو دیکھکر خوش ہوگئے خواجہ نے کل کیفیت جو شب کو گذری تھی روبروے
امیر بیان کر گئے یہ بھی عرض کی کہ مین جاتا ہون لشکر کو آگے بڑھاتا ہون آپ جمشید ثانی کو حکم دین وہ تمام لشکر کو
تباہ و برباد کرین امیر نے کہا کہ خواجہ موجہ جادو کہان ہی خواجہ نے عرض کی میرے پاس موجود ہی یہ کہکر خواجہ امیر
سے رخصت ہوے امیر اپنے مقام پر واپس آئے جمشید نے عرض کی یا صاحبقران موجہ جادو کیا کہتا تھا امیر نے
فرمایا جمشید یہ موجہ جادو نہین تھا خواجہ عمرو نامدار تھے موجہ جادو کو خواجہ نے اسیر کر لیا ہی جمشید نے
عرض کی پھر موجہ جادو کہان ہی امیر نے فرمایا خواجہ کے پاس زنبیل مین موجود ہی اب تم تمام لشکر کو تباہ کر دو
جمشید نے چاہا کہ آگے بڑھکے سحر کرے امیر نے کہا ابھی ٹھہر جاؤ جب کوئی لشکر حریف سے مبارز طلب کریگا اسوقت
تم کو اختیار ہی دیکھو پہلے کس کو پکارتے ہین یہ باتین تھین کہ خواجہ نے لشکر موجہ جادو مین پہونچ کے جملہ ملازمون سے
کہا کہ مین نے بہت سمجھایا مگر یہ شخص کسی طرح نہین مانتا اب مین مجبور ہون یہ کہکے خواجہ بشکل موجہ جادو صف
سے بڑھے اور پکار کے آواز دی اے جمشید ثانی تجھے اپنے سحر و ساحری پر بڑا ناز ہی نکل کر سحر کیا آرام سے نبرد ہو آج سب
حال کھل جائیگا جمشید صاحبقران زمان سے اجازت لیکر صف سے نکلا اسباب سحر درست کیا مقابلہ مین موجہ
جادو نقلی کے آیا موجہ نقلی نے ایک گولہ مارا جمشید نے سب کے دکھانے کو اُسکو روکا اور جھولے سے ایک جال نکال
کے پھونکا اسم سحر امیر پڑھا کہ وہ جال بلند ہوا اور طرف لشکر موجہ جادو کے چلا خواجہ نے پلٹ کے لشکر کیطرف آواز دی

کہ یارو اس جال سے مطلق خوف نہ کرنا یہ تم لوگون کا کچھ نہین بنا سکتا ہی ایسی باتین کرین لشکر والے بالکل محو گفتگو سے
خواجہ ہوئے اور وہ جال آکر سب کے اوپر گرا خواجہ تو کود کر الگ کھڑے ہو گئے لیکن تمام لشکر اُس جال مین لپٹ گیا
جب سب لوگ جال کے اندر آچکے تو وہ جال پھر اونچا ہوا اور طرف جمشید کے چلا خواجہ عیمون کی طرف
دوڑے مال و اسباب پر اُنھون نے بھی جال ایسا ہی مارا تمام مال و متاع لشکر نذر زمین کیا لیکن یہ جال
جو سب کو اسیر کرکے چلا اور جمشید تک آکر زمین پر گرا جمشید نے اُس جال کو آدمیون سے الگ کیا سب
نے دیکھا کہ تمام سرداران لشکر موجہ جادو بیہوش اس جال مین لپٹے ہوئے تھے جب جمشید نے جال الگ
کیا تو مثل مردے کے سب زمین پر گر پڑے جمشید نے سب کی زبان مین سوزن دیکر مشکین باندھ لین اتنی دیر
مین خواجہ بھی آئے اور جمشید کے سحر کی تعریف کی بعدہ سب کو اُٹھا کر خدمت صاحبقران مین لاے
صاحبقران بفتح و فیروزی میدان جنگ سے طرف بارگاہ سلیمانی کے پلٹے بارگاہ مین آکر تخت صاحبقرانی پر
جلوہ افروز ہوئے خواجہ نے موجہ جادو کو زمین سے نکالا زبان مین سوزن دیکر ہوشیار کیا جمشید نے بھی سب کی
زبانون مین سوزن جو دیے تھے اپنا سحر اُٹھا سب کو بستہ کرکے سامنے صاحبقران کے لائے صاحبقران نے
خواجہ کی طرف اشارہ کیا کہ ان لوگون سے دریافت کرو اگر اسلام قبول کرین تو اُنھین رہا کردو اور اگر اسلام
قبول نہ کرین تو قتل کرو خواجہ تازیانہ ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوئے دوات و قلم موجہ جادو کے سامنے رکھکر کہا ای
موجہ جادو اب سامری جمشید پر لعنت کرو اور خداے واحد کو یکتا اپنا معبود جانو موجہ جادو نے انکار کیا خواجہ
نے اسکو بہت سے تازیانے لگائے مگر اسنے اسلام قبول نہ کیا امیر نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو اسی طرح سات
کافرون سے دریافت کیا کسی نے قبول نہ کیا آخر کار سب کو قتل کر دیا صاحبقران نے اس خوشی کے سبب
سے محفل عیش و عشرت منعقد کی شب بھر سب پہلوانان تہمتن صف شکن مشغول بادہ نوشی رہے جمشید نے
صاحبقران سے عرض کی کہ اب ماہیان جادو خود قصد کریگی اور لشکر گران ہمراہ لیکر آئیگی صاحبقران
نے فرمایا خدا مالک ہی جس کریم نے ان کفار پر فتحیاب کیا ہی وہی انکے اُسپر بھی فتحیاب کریگا یہان تو یہ باتین تھین
مگر ماہیان جادو نے جو تصویر موجہ جادو کی اپنے پاس رکھی تھی اسکے قتل ہوتے ہی وہ تصویر ٹوٹ گئی ماہیان نے
جو تصویر کو دیکھا زانو پر ہاتھ مارکے کہا کہ بڑا غضب ہوا لوگون نے پوچھا ملکۂ عالم خیر تو ہی ماہیان جادو نے جواب دیا کہ
موجہ جادو کو کسی نے قتل کیا تصویر اسکی ٹوٹ گئی معلوم ہوتا ہی یہ لوگ بڑے زبردست ہین گو اب جادو کو مارا
حاملان قید طلسم کشا کو قتل کیا اب موجہ جادو کی جان لی اب مین جبتک خداوند سے کہ سبحان کی تقدیر مستحکم کراونگی
تب تک مقابلہ مین ان لوگون کے نہ جاؤنگی جب خداوند تقدیر کر دینگے تو مین ان لوگون سے لڑونگی یہ کہکر اسیوقت
تخت سحر تیار کیا اور تخت پر بیٹھ کے طرف تاریک چہار چشم کے روانہ ہوئی راہ طے کرکے مکان تاریک مین پہونچی تاریک
چہار چشم اُسوقت مشغول شراب خواری تھا ماہیان کو دیکھکر پوچھا ای ماہیان جادو آج آنے کا کیا سبب ہی ماہیان
نے جواب دیا قدرت کو سب حال روشن ہی بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی بڑے تعجب کی بات ہی کہ مسلمانون کے
ہاتھ سے قدرت اپنے بندگان خاص کو قتل کراتے ہین گو اب جادو ساحر کیا میرا وزیر خوش تدبیر ہاتھ سے مسلمانون
کے مارا گیا موجہ جادو کو انھین لوگون نے قتل کیا حاملان قید طلسم کشا کی جان مفت گئی قدرت نے کچھ خیال نفرمایا
تاریک چہار چشم نے مسکرا کر جواب دیا کہ ای ماہیان جادو وہ لوگ جو قتل ہوئے قدرت نے عمداً انکو قتل کرایا
اور تقدیر مستحکم نہین کیونکہ اُنکے مزاجون مین غرور زیادہ ہو گیا تھا اور قدرت کو کسی کا غرور پسند نہین ہی اس وجہ

سے انکو سزا اس بات کی دیگئی ہو واقعی وہ زمین میں دھسے ہیں قدرت تھوڑے دنوں کے بعد انکو پھر زندہ کرینگے ماہیان
جادو نے کہا اب قدرت کی کیا رائے ہے کہ مسلمانوں سے میں مقابلہ کروں یا نہ کروں تاریک چہار چشم نے جواب دیا کہ
ائے ماہیان جادو تو مسلمانوں سے مقابلہ کر مگر کسی وقت میں غرور نہ کرنا اگر غرور کریگی تو تیرا بھی یہی حال ہوگا ماہیان
نے کہا قدرت خوب جانتے ہیں کہ میرے مزاج میں غرور بالکل نہیں ہے اگر غرور کرتا ہوتا تو با ایں ثروت و
حشمت کبھی یہ بات نکرتی اور آج تک قدرت میری آبرو روز افزون یوں کرتے علاوہ اسکے میں نے اقبال
اپنا اپنا یان لیا کہ جو کسی سے نہ ہو سکتا میں نے لوح اور مہرہ و خنجر طلسم کشا سے لیا اسپر بھی مجھکو ناز نہیں ہے اب
تو مندو قدرت مالک و مختار ہیں جیسی تقدیر کریں تاریک چہار چشم نے کہا تو ماہیان جادو لوح اور مہرہ قدرت
کے حوالے کر کیونکہ قدرت اسکو حفاظت تمام آسمان پر بھیجدینگے طلسم کشا تمام عمر اگر تلاش کرے تو نہ پائے اور تمہاری
تقدیر بہت مستحکم کی ہے ایک ہزار برس تک موت نہ آئیگی بشرطیکہ غرور کو اپنے دل سے دو. رکھو ماہیان خوش ہوگئی
کہا میری کیا مجال کہ غرور کروں لوح اور مہرہ و خنجر جھولی سے نکال کے تاریک کے حوالے کیا تاریک نے لوح
اور مہرہ ایک ساحر کو دیا کہ نام اسکا بہرام گنبد نشین تھا اور تمام ساحران طلسم سے سحر میں زیادہ تھا تاریک
چہار چشم اسکو بہت مانتا تھا اپنا معین و مددگار جانتا تھا بے اسکی صلاح کے کوئی کام نکرتا تھا بہرام گنبد نشین لوح
و خنجر لیکر روانہ ہوا تاریک چہار چشم نے ماہیان جادو سے کہا کہ تم جاؤ ہر وقت مقابلہ قدرت تمہارے واسطے
مدد بھیجینگے خاطر جمع رکھنا ماہیان خوشی خوشی وہاں سے روانہ ہوئی اپنے خیمہ کے قریب پہونچکر داخل مکان ہوئی
ملازموں کو بلا کر حکم دیا کہ لشکر تیار کرو قدرت نے اجازت جنگ دی تقدیر بھی مضبوط کی ہے کل برا سے مقابلہ
خدا پرستان جائینگے سب کو سیر کرکے لائینگے ملازموں نے بھی خوشی خوشی سامان جنگ کرنا شروع کیا دوسرے روز
سب نے درستی سامان سے فراغت پائی ماہیان جادو نے اسی روز شب کو وہاں سے کوچ کیا اپنے ہمراہ
علاوہ لشکر گران کے مال و خزانہ بھی بہت لیا صاحبقران کو اسکے آنے کی خبر معلوم ہوئی اپنی بارگاہ سے تماشا
دیکھنے کو باہر آئے جمشید ثانی بھی ہمراہ ہوا شہنشاہ کو ہر گاہ بھی ایک سمت آکر مصروف تماشا ہوئے صاحبقران
نے دیکھا کہ لشکر ساحران خونخوار بیشمار آپس میں سحر آزمائی کرتے ہوئے اژدرہان آتش فشان پر سوار کوئی باز پر سوار بڑھے ہوا
ہیں ان بیچ میں ایک تخت مرصع کار پر ایک ساحرہ سیہ فام بد انجام تاج جواہر نگار کج سر پر رکھے ہاتھ میں اسباب سحر لیے
ہوئے جھولی بائیں ہاتھ پر پڑی ہوئی یا سامری یا جمشید کہتی ہوئی چلی آتی ہے صاحبقران سے جمشید نے عرض کی حضور
ماہیان جادو اسکا نام ہے بڑی زبردست ساحرہ ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خدا مالک ہے دیکھا تو یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ
ماہیان جادو آگرا تری لشکر میں بارگاہیں استادہ ہونے لگیں ساحرا اپنی اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے بیچ میں ایک بارگاہ
زرنگاری استادہ کی گئی ماہیان جادو اسمیں داخل ہوئی جب سب لشکر اپنے اپنے ٹھکانے پر گیا تو صاحبقران بھی
اپنی بارگاہ میں تشریف لائے جمشید نے عرض کی اب کیا بندوبست کرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی
انتظار کرو دیکھو ماہیان جادو کیا پیشتر کیا انتظام کرتی ہے جمشید بھی خوش ہوا یہاں ماہیان جادو نے ایک منشی کو
طلب کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرنے کو حکم دیا کہ ماہیان کی طرف سے صاحبقران کو تحریر کرو کہ بہتر اسی میں
ہے کہ اپنے قصد سے درگذرو اور خداوند تاریک چہار چشم کی اطاعت کرو ہم بھی تمہاری ان باتوں کو جو تم سے خلاف
مرضی ہوئی ہیں درگذریں گے اور اگر اس امر کو قبول نکروگے تو بہت پچھتاؤ گے جب یہ نامہ تحریر ہو چکا تو
ایک ساحر کو بلا کر ماہیان نے وہ نامہ دیا اور کہا کہ اس نامے کو صاحبقران کے پاس لیجا اور ابھی اسکا جواب لیکر

تو وہ ساحر اُس نامے کو لیکر صاحبقران کے پاس لشکر میں آیا ہرکارے نے آکر صاحبقران کو دعاے دولت دی
قدمبوسی کرکے عرض کی حضور ایک نامہ دار ماہیان جادو کا آیا ہے امیدوار باریابی ہے امیر نے فرمایا بلا لو ہرکارے
نے باہر آکے نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا پھر امیر کی خدمت میں آیا نامہ دار نے جو دربار امیر کو دیکھا دنگ ہو گیا
اقبال و اجلال امیر کا دیکھکر سلام کیا ہاتھ باندھکر عرض کی حضور ایلچی بنکر آیا ہے آپ کو ملکہ ماہیان جادو نے نامہ
بھیجا ہے امیر نے اُس نامہ دار سے نامہ لیکر پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے تو صاحبقران فرط غیظ سے کانپنے
لگے نامے کو چاک کیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے کہا کہ اُس ملعونہ سے کہدینا کہ جو تجھ سے ہمارے واسطے برائی
ہو سکے دریغ نکر ہم ہمیشہ سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہیں ہاں اگر تجھکو اپنی جان بچانا منظور ہے تو تو بھی سامری جمشید
پرستی ترک کر اور تاریک چہار چشم کی اطاعت ترک کر کہ وہ ایک کافر مکار ہے اسلام اختیار کر خداوند واحد یکتا
کو اپنا معبود حقیقی رب تحقیقی جان اگر اس امر کو قبول نکریگی تو اپنے تئیں بڑے غضب میں پائیگی ساحر بوجہ رعب
صاحبقران سے کچھ نہ کہ سکا خاموش ہوکر وہاں سے چلا آیا کل کیفیت ماہیان جادو سے بیان کی بعد میں یہ بھی
کہا کہ صاحبقران سے لڑنا بہتر نہیں ہے اول تو وہ صاحب اسم اعظم ہیں اُنپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے دوسرے شجاع
صف شکن تیغ زن ہیں وہ کسی سحر میں بند نہیں ہونگے کیسا معرکہ ہو پیگا قدم اُنکا پیچھے نہیں ہٹیگا ماہیان جادو نے
جواب دیا کہ تجھے ان معاملات میں کیا دخل ہے اگر وہ صاحب اسم اعظم ہیں تو ہوں ہمیں کچھ خوف نہیں قدرت ہماری
مدد کریگی جو آفت آئیگی اُسکو دور کریگی یہ کہکر اُسنے حکم دیا کہ طبل جنگی ہمارے لشکر میں بجے ملازموں نے تعمیل حکم
کی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہاں موجود تھے اُنھوں نے یہ خبر صاحبقران کو پہونچائی صاحبقران نے فرمایا کہ
ہمارے لشکر میں بھی بجنس ایزدی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی شب بھر تو دونوں لشکر تیاری جنگ
میں مصروف رہے ماہیان جادو بھی ہوم خانہ میں داخل ہوئی تیاری کرنے میں مصروف ہوئی رات بھر میں اُسنے
بھی سحر تیار کیا جب ساحر زرین پوش فلک میدان چرخ زبرجدی میں آکر مصروف سحر سازی ہوا اور اپنے سحر سے
عالم کو منور کیا یہاں صاحبقران زمان فریضۂ سحری ادا کرکے باہر تشریف لائے لشکر دردولت پر منتظر تھا سب نے
صاحبقران کو دیکھکر سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر مرکب طلب فرمایا گھوڑے پر سوار ہوکے طرف
میدان کارزار کے روانہ ہوے تمام سرداران لشکر ہمرکاب تھے بڑے جاہ و تجمل سے صاحبقران میدان جنگ
میں آکر جلوہ فرما ہوے دیکھا ایک جانب لشکر ماہیان جادو اچھل کود کرتا ہوا آکر روبروے لشکر امیر
صفیں جمانے لگا جب صفیں جم چکیں تو نقیبوں نے نقابت کی کڑکیتوں نے کڑکا اٹھا بہادران لشکر کو جوش
شجاعت نے بیتاب کیا ہر ایک کا یہی ارادہ ہوا کہ پہلے گھوڑا میدان میں بڑھائیے دشمن کو ٹکڑے ماریے مگر
بخوف افسر دونوں لشکروں کے بہادر اپنے مقام سے حرکت نکر سکے ملکہ ماہیان جادو نے چاہا کہ اپنا تخت
بڑھائے مبارز طلب کرے کہ صحرا سے گرد اُٹھی سب اُدھر متوجہ ہوے جب دامنۂ گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا
ایک نقابدار سلاح جنگی سے آراستہ مرکب باد رفتار پر سوار رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہے تھوڑی دیر میں وہ نقابدار
ماہیان جادو کے لشکر میں داخل ہوا ماہیان جادو سے اجازت جنگ لیکر میدان میں آیا پہلے بہت کچھ تعریف
تاریک چہار چشم کی بیان کی بعد میں پکار کے آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم سے جسکو اپنے زور بازو پر ناز ہو میرے
مقابلہ میں آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے ایک جوان قوی تن امیر کشور گیر کے سامنے آیا ہاتھ جوڑ کے عرض کی یا صاحبقران
اجازت میدان دیجیے امیر نے اُس جوان کو رخصت میدان دی وہ پہلوان صف شکن میدان میں آیا نقابدار سے کہ

نیزہ اُٹھایا بڑی دیر تک خوب نیزہ بازی ہوئی آخرکار نیزہ دست نقابدار سے نکل گیا اُسکو غصہ آیا تلوار میان سے
لی اور کہا او جوان تو نے غضب کیا کہ میرا نیزہ نکال دیا اب تیرا زندہ واپس جانا محال ہے یہ کہکر نقاب چہرے سے
اُٹھائی اُس جوان صاحب شان نے چہرے کی طرف نگاہ کی ایک برق گری کہ اُس بہادر کے دو ٹکڑے ہو گئے
نقابدار نے پھر نعرہ کیا او خدا پرستان تم مین سے ایک کو تو مین نے قتل کیا اب جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے
مقابلے مین آئے امیر کو یہ گمان ہوا اس جوان کو نقابدار نے ضرب شمشیر سے قتل کیا کیونکہ نقابدار نے تلوار کھینچ کے نقاب
چہرے سے اُٹھائی تھی امیر نے افسوس کیا ایک اور جوان صاحب شان نے امیر سے اجازت میدان لی اور
میدان مین آکر بڑی دیر تک نقابدار سے مصروف جنگ رہا نقابدار نے اسی طور سے اُس بیچارے کو بھی راہی ملک
عدم کیا اسکے بعد چالیس جوان لشکر اسلام سے یکے بعد دیگرے گئے اور نقابدار کے دام مکر مین گرفتار ہو کر راہی عدم
ہوئے امیر کو ہر مرتبہ یہی گمان ہوتا تھا کہ نقابدار ضرب شمشیر سے لوگون کو قتل کرتا ہے جب اس قدر جوانان اسلام
قتل ہوئے تو صاحبقران نے چاہا کہ مین مرکب بڑھا کر نقابدار سے مقابلہ کرون جمشید ثانی نے قریب آکر عرض کی
کہ یا صاحبقران یہ نقابدار ساحر معلوم ہوتا ہے غلام کو اجازت ہو تو مین سے جا کر مقابلہ کرے امیر نے جمشید ثانی
کو اجازت میدان دی جمشید اسباب سحر درست کر کے میدان مین آیا للکار کر نقابدار کو آواز دی کہ او نقابدار
مکار اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا تو نے اتنے بندگان خدا کی جان مفت لی اگر اُنسے بے سحر لڑتا تو
حقیقت حال معلوم ہوتی جمشید نے جو اسطرح کی باتین کین نقابدار نے جواب دیا او نمک حرام بدانجام تو اپنے سحر
و ساحری پر بہت نازان ہے دیکھو تو آج تجکو مزا [illegible] دیتا ہون خون حامیان قید طلسم کشا کا بدلا لیتا ہون
اور جو تیری فوج کے جوان مین نے قتل کیے محض اپنی قوت بازو سے اُنکو ہلاک کیا مین علاوہ ساحری کے فنون جنگ
مین طاق ہون کس کی مجال ہے کہ مجسے آنکھ ملا سکے اب تو سحر آزمائی کرنا چاہتا ہے مین اسمین بھی چند منین یہ کہکے ایک
گولا طرف جمشید ثانی کے پھینکا کہ ایک برق گری جمشید نے اُس گولے کو روکیا اور ایک ماش کا دانہ پڑھ کر اسم سحر پھونکا
اُس نقابدار مکار کی جانب پھینکا کہ نقابدار لڑکھڑایا ماہیان جادو نے آواز دی ای نقابدار قدرت سنبھل کیون جھکتا
ہے یہ آواز سنکر نقابدار سنبھلا اور نقاب اپنے چہرے سے الٹ دی جمشید کی جو نگاہ چہرہ نقابدار پر پڑی ایک برق گرج کر
گری لاکھ جمشید نے چاہا کہ مین سحر کر کے سنبھلون مگر سنبھلا نہ گیا برق جمشید کے دو ٹکڑے کر کے زمین مین پیوست
ہوگئی ماہیان جادو کے ملازمون نے نقابدار کی بہت تحسین و آفرین کی نقابدار نے جو جمشید کو قتل کیا اور غلغلہ
بلند ہوا صاحبقران نے جو لاش جمشید دیکھا بہت افسوس کیا چاہا کہ دینا گھوڑا بڑھائین مگر چارون طرف سے
سوارون نے آکے گھیر لیا سب نے متفق اللفظ یہی کہا کہ غلامان جان نثار کس لیے ہین امیر نے کہا تم لوگون سے
یہ نقابدار زیر نہ ہوگا اور مین برکت اسم اعظم سے اس مکار کو زیر کرونگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ آسمان پر ایک جانب
ابر تیرہ و تار اُٹھا صاحبقران اور جملہ سرداران لشکر اُس ابر کی جانب متوجہ ہوئے ماہیان جادو بھی ابر کو دیکھنے لگی
وہ قریب لشکر صاحبقران آکر شق ہوا سب نے دیکھا ایک مرد ضعیف ریش دراز سر مین بالون کی پگڑی لپٹی ہوئی ماتھے
پر تلک لگا ہوا ایک تخت پر مرگ چھالا بچھائے ہوئے کاٹ کا ہزارا ہاتھ مین لیے ہوئے سجرنی کرتے ہوئے اُس ابر مین سے
ظاہر ہوا صاحبقران بغور اُس مرد ضعیف کیطرف دیکھنے لگے شہنشاہ گوہر کلاہ کی جو نگاہ پڑی خوش ہو گئے صاحبقران
کے قریب آکے عرض کی کہ جوگی جیپال ای نیک خصال کا نام ہے عجب مرد نیک انجام ہے حضور کی قدمبوسی کا اشتیاق
اسکو حد سے زیادہ تھا اسوقت بڑے مزہ آیا صاحبقران بھی خوش ہوئے جوگی جیپال پہلے صاحبقران کے پاس آیا

بہت ادب سے سلام کیا دعا دی پھر شہنشاہ کیطرف متوجہ ہوا دعا دیکر کہا مزاج مبارک کیسا ہے شہنشاہ نے جواب دیا
جوگی جیپال نے امیر سے عرض کی کہ فقیر کو آپ کی قدم بوسی کا بہت دنون سے اشتیاق تھا نام نامی و توصیف گرامی
ہر صغیر و کبیر سے سنا کرتا تھا شکر ہے کہ آج یہ امید بھی بر آئی اب [illegible] اجازت مرحمت فرمائی جائے
فقیر اس مکار کو سزا دے امیر نے فرمایا جوگی صاحب آپ ہمارے مہمان ہیں [illegible] موجود ہیں تو آپ کو مقابلہ
کرنے کی کیا ضرورت ہے جوگی جیپال نے عرض کی حضور غلام کی اس عرض کو قبول کریں بہت جلد اجازت دیں
دشمن مکار مبارز طلب کر رہا ہے غصہ ہوتا ہے جب امیر نے دیکھا کہ جوگی جیپال کسیطرح نہیں مانتا مجبور ہو کے
فرمایا آپ کو اختیار ہے مجھے محجوب نہ کیجیے جوگی نے عرض کی آپ کیا [illegible] فرماتے ہیں میں ایک فقیر آپ تاج بخش
تاج ستان میری بھی یہ مجال ہے کہ آپ کو محجوب کروں یہ بھی آپ کی فقیر نوازی ہے [illegible] خلق و
مروت بات کی میری عزت بڑھائی یہ کہکر جوگی جیپال میدان میں آیا نقابدار کیطرف دیکھکر کہا او مکار تو نے جو
جوانان صف شکن کو قتل کیا اب کہان جائیگا اپنے کیے کی سزا پائیگا نقابدار نے یہ سنکر ایک گولا طرف جوگی جیپال
کے پھینکا جوگی جیپال نے اشارہ کیا وہ گولا پلٹ کے نقابدار کیطرف چلا نقابدار نے نقاب پر ہاتھ ڈالا جوگی
جیپال نے جھولی سے ایک آئینہ نکالا نقابدار نے جیسے ہی نقاب اٹھائی جوگی نے آئینہ سامنے کیا نقابدار کی نگاہ جو
اپنے چہرے پر پڑی ایک برق کڑک کر گری نقابدار کو مع مرکب چار ٹکڑے کر کے غرق زمین ہوئی لشکر ظفر پیکر میں صدائے
تحسین و آفرین بلند ہوئی صاحبقران خوش ہو گئے شہنشاہ گوہر کلاہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ جوگی
جیپال بڑا مرد کامل معلوم ہوتا ہے تم نے دیکھا کس جرأت و تدبیر سے نقابدار کو قتل کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض
کی حضور اسکا نظیر تمام طلسم میں نہیں ہے یہ دو شخص کاملین اس طلسم ہوشربا میں مشہور ہیں سحر و ساحری میں جوگی جیپال علم
و عمل میں دبیر نیک خصال ہے بعد دبیر کے جوگی بھی [illegible] کوئی ثانی طلسم میں نہیں ہے اپنا مثل رکھتا ہے تمام ساحران
غدار ان دونون کے خوف سے مانند بید کانپتے ہیں لیکن دبیر کو نہیں معلوم مکارون نے
کیا مکر کرکے گرفتار کر لیا اگر وہ رہا ہو جائینگے تو تمام طلسم میں آفت برپا کر دینگے یہان تو یہ باتیں تھیں وہان ملکہ
ماہیان جادو نے جو نقابدار کی لاش کو جلتے ہوئے دیکھا ہوش اڑ گئے اپنے ملازمون سے مخاطب ہو کر کہا
کہ جب نقابدار قدرت کو اس فقیر نے مارا تو اب میری کیا حقیقت ہے بہتر یہ ہے کہ میں یہان سے اپنے خیمہ میں واپس
جاؤن اور پھر خداوند کی خدمت میں جا کر یہ کیفیت بیان کرون کہ وہ کوئی تدبیر معقول کریں سب ملازمون نے
بھی اس بات کو پسند کیا ماہیان جادو تخت اڑا کر فرار ہوئی تعقب میں اس کے اور تمام ملازمین بھی چلے چونکہ
نقابدار کے مارے جانے سے ایک غلغلہ بلند تھا کسی نے خیال نہ کیا کہ ماہیان جادو کدھر نکل گئی جب یہ تھوڑی
دور راہ طے کر چکی تب جوگی جیپال نے خیال کیا کہ ماہیان جادو نہیں معلوم ہوتی ہے میدان سے یہ کہکر بولا اگر
یہ یہان سے فرار ہو گئی تو کیا نقصان ہے اسکو خیمہ عقیق نگار پر جا کے نہ قتل کیا تو کچھ کام نہ کیا میدان سے جوگی جیپال بفتح
و فیروزی خدمت صاحبقران میں آیا صاحبقران نے بہت تعریف کی باعزاز تمام جوگی جیپال کو اپنے ہمراہ لیکر
بارگاہ سلیمانی میں آئے محفل عیش منعقد کی گو صاحبقران کو جمشید کے مارے جانے کا بہت صدمہ ہوا تھا لیکن
جوگی جیپال کے آنے کی خوشی سے اس غم کو فراموش کیا جوگی جیپال نے عرض کی کہ یا صاحبقران میرا ارادہ
ہے کہ کل خیمہ عقیق نگار پر جا کے ماہیان جادو کو قتل کرون اسکے بعد آبشار جادو سے مقابلہ پڑیگا وہ بہت بڑا
ساحر زبردست ہے جب وہ قتل ہوے گا تب تاریک چار چشم تک رسائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا جوگی صاحب

اگر ابھی آپ کے ہمراہ چلیئے گا جوگی نے عرض کی حضور کی تکلیف فرمائی کی ضرورت نہین ہے غلام اس کام کو انجام دیگا
صاحبقران نے فرمایا ہم بھی ضرور چلینگے تمھارے لڑنے کا تماشا دیکھینگے جوگی نے عرض کی حضور مالک و مختار ہین
دوسرے روز صاحبقران نے کوچ کیا وہان سے کوچ کیا دو روز کے بعد جوگی جیپال مع سب لوگون کے چشمہ
عقیق نگار پر پہونچا اُس شب کو تمام لشکر صاحبقران اُس صحرا مین استراحت پذیر رہا دوسرے روز علے الصباح
جوگی جیپال اُس خیمہ کے نزدیک آیا ایک ماش کا دانہ کچھ پڑھ کے خیمہ کے اندر ڈالا پانی کو جوش و خروش ہوا
مچھلیان تنہ کھول کھول کے پانی کے اوپر تیرنے لگین لہرین مانند نہنگ مجبوب بل کھانے لگین صدائین عجیب
آئین پانی دو دو نیزہ بلند ہونے لگا ایک عجیب ہنگامہ برپا ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ جوش و خروش کم ہوا پانی تھما
مچھلیان غائب ہوئین صاحبقران نے جو نگاہ کی تو نہ وہ خیمہ ہے نہ مچھلیان ہین ایک پہاڑ سامنے معلوم ہوتا ہے
بالائے کوہ ایک قلعہ سنگین بنا ہے ساحران نمدار قلعہ پر کھڑے ہوئے ہین امیر کو کمال تعجب ہوا جوگی جیپال سے
کہا جوگی صاحب وہ خیمہ کیا ہوا جوگی نے عرض کی یا صاحبقران وہ سب کارخانہ سحر تھا ابھی دیکھیے اور کیا
کیا تماشا اب نظر آئیگا اس قلعہ کا فتح ہونا بہت دشوار ہے مگر حضور کے اقبال سے اور خداوند کریم کے افضال سے
اسکو بھی فتح کرونگا ماہیان جادو اسی قلعہ کے اندر ہے جب یہ قلعہ ٹوٹیگا تب فوج ماہیان جادو سے مقابلہ
ہوگا پھر ماہیان جادو خود برائے مقابلہ آئیگی یہ کہکر جوگی آگے تھوڑی دور جا کے نظرون سے غائب ہو گیا
صاحبقران کی حیرت اور زیادہ بڑھی شہنشاہ گوہر کلاہ سے فرمایا کہ جوگی جیپال تو نظرون سے غائب ہو گیا
نہین معلوم کہان گیا شہنشاہ نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھین جوگی جیپال مرد کامل ہے اس مین کچھ مصلحت ہوگی
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ قلعہ چکر مین آیا سب لوگ اُس طرف مخاطب ہوئے یہان تک قلعہ کو چکر ہوا کہ نگاہ سے معدوم
ہو گیا صرف ایک غبار سا معلوم ہوتا تھا اور قلعہ کسی کو نظر نہ آتا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز آئی کہ جیسے
مکان گرتا ہے سب نے خیال جو کیا تو دیکھا تمام قلعہ گر گیا ہے اندر کی عمارتین معلوم ہوتی ہین جوگی جیپال نے سامنے
آکر صاحبقران سے عرض کی کہ اگر حضور کو تماشائے جنگ دیکھنا مقصود ہے تو تشریف لے چلیے صاحبقران جوگی
کے ہمراہ مع لشکر ظفر اثر قلعہ کے اندر آئے دیکھا تمام قلعہ گر گیا کہین کہین عمارتین باقی ہین مگر ایک فوج دریا موج سامنے
معلوم ہوتی ہے صاحبقران کثرت فوج دیکھکر متردد ہوئے جوگی جیپال نے عرض کی حضور اس کثرت کا تردد نہ فرمایئے
یہ سب سحر کی فوج ہے ابھی تباہ ہوتی ہے یہ کہکر آگے بڑھا جھولی سے ایک پھل روئی کا نکالا کچھ سحر کر کے اُسپر دم کیا وہ پھل بلند
ہوا آسمان پر جا کے مثل ابر پھیلا جوگی نے کچھ دانے ماش کے طرف آسمان کے پھینکے گھٹائین [illegible] پانی زور شور سے لشکر سحر
پر برسنے لگا جسپر ایک قطرہ آب گرا وہ پانی ہوکر بہگیا اسیطرح تمام فوج پانی ہوکے بہگئی صاحبقران کمال ہر جوگی جیپال کے
آفرین فرما رہے ہین اور تماشا دیکھ رہے ہین کہ دیکھا ایک اژدر آتش فشان سامنے سے پیدا ہوا اور روبروے جوگی
جیپال اُس اژدہے نے اکر دم کھینچا جوگی نے ایک کارد جھولی سے نکال کے اُس اژدر پر کھینچ ماری کہ سر اُسکا
کٹ کر دور گرا اُسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا پتھر برسنے لگے آگ برسی ہوا سے تند چلنے لگی آوازین عجیب آنے لگین
تمام لشکر صاحبقران پر تاریکی چھاگئی صاحبقران نے اسم اعظم باواز بلند پڑھا وہ سب تاریکی دفع ہوئی ایک
آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ماہیان جادو بود اس آواز کے آنے سے اور جسقدر مکان جا بجا باقی تھے وہ بھی گر گئے
صرف ایک بارہ دری عالیشان باقی رہگئی کہ وہ تعمیر سحر نہ تھی صاحبقران بہت خوش ہوئے جوگی جیپال نے آکے عرض
کی کہ شہنشاہ مبارک ہو کہ ماہیان جادو قتل ہوئی خواجہ عمرو اس بارہ دری کے اندر داخل ہوئے خزانے کو تلاش

کرکے نذر قبول کیا امیر بھی مع جوگی جیپال و تمام ہمراہیان نیک خصال داخل بارہ دری ہوئے خزانے
کی طرف تشریف لائے خزانے کو خالی پایا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران بڑے تعجب کی بات
ہے کہ یہ ایسی ساحرہ تھی کہ تاریک چہار چشم اسکو بہت مانتا تھا اپنا قوت بازو جانتا تھا لاکھوں روپیے
اسنے پیدا کیے مگر خزانہ خالی ہے اسکا کیا سبب ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جوگی صاحب آپ اس کو نہیں
جانتے ہیں خزانہ ایک صاحب کی وجہ سے بچنے نہیں پاتا ہے یہ فرما کر خواجہ کو بلایا مسکرا کر فرمایا کہ خواجہ تمسے
بارہا کہا کہ خزانہ حق غازیوں کا ہے مگر تم سماعت نہیں کرتے یہ اچھی بات نہیں ہے خواجہ نے کہا صاحبقران آپ
تو یوہیں فرمایا کرتے ہیں خزانہ یہاں کہاں تھا کچھ مٹی کے گھڑوں میں کوڑیاں بھری ہوئی تھیں میں نے فقیروں
کو تقسیم کر دیں آپ کا گمان بیجا ہے امیر مسکرا کے خاموش ہو رہے اُس شب اُسی بارہ دری میں صاحبقران
نے جلسہ عیش و نشاط برپا کیا مہرویان حور پیکر مصروف رقص و سرود ہوئیں تین دن تک وہ جلسہ رہا تیسرے
روز جوگی جیپال نے امیر سے عرض کی کہ اب اس جگہ کسی کو حاکم کیجیے کیونکہ جانب آبشار جادو
جو مالک خاص اس مرحلہ کا ہے جاتا ہوں اور اُسکو قتل کرکے پھر تلاش لوح کرتا ہوں امیر نے فرمایا جو
آپکی رائے ہو وہ بہتر ہے جلسہ اُس روز برخاست ہوا امیر نے حکم دیا کہ آج سب سامان سفر درست
کریں کل ہم یہاں سے کوچ کرینگے تمام سرداران لشکر تیاری کوچ میں مشغول ہوئے بوقت سحر امیر
نے مع تمام لشکر و جوگی جیپال وہاں سے کوچ کیا اور برے مقابلہ آبشار جادو روانہ ہوئے کہ ذکر
انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت آبشار جادو کی عرض کی جاتی ہے کہ یہ ایک ساحر غدار ہے ایک پہاڑ
کی چوٹی پر بیٹھا ہے اُس کے بالوں سے پانی جاری ہے پہاڑ کے نیچے پانی گرتا ہے وہاں سے دریا میں جا کر ملجاتا ہے
مکار شب و روز شراب خواری میں مشغول رہتا ہے سوا اسکے کوئی دوسرا کام اس بدانجام کو نہیں ہے ایک روز
اپنے کوہ پر بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا کہ رونے کی آواز اسکے کان میں آئی متعجب ہو کے چاروں طرف
دیکھنے لگا جب کوئی نظر نہ آیا تو اسنے ایک دستک دی ایک طائر ہفت رنگ پیدا ہوا آبشار جادو نے
اُس طائر سے کہا کہ اس رونے والے کو ہمارے پاس لا وہ طائر وہاں سے اُڑا تھوڑی دیر کے بعد ایک
ساحر کو اپنی منقار میں دبائے ہوئے لایا آبشار جادو نے اُس ساحر کو دیکھکر حال دریافت کیا کہ اے ساحر
تجھ پر کیا مصیبت پڑی ہے جو ڈاڑھیں مار مار کے روتا ہے تیرا کیا نام ہے کہاں رہتا ہے یہاں کسطرح تیرا آنا ہوا
ساحر نے کہا میں ملازم ہوا تھا ملکہ ماہیان جادو کا ماہیان جادو کو جوگی جیپال نے مارا قلعہ برباد
ہو گیا اب وہاں کوئی باقی نہیں ہے آبشار جادو نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی گھبرا کے کہا ارے ماہیان جادو
کو جوگی جیپال نے کیوں مارا اور وہاں تک اُسکی رسائی کیونکر ہوئی ساحر نے جواب دیا کہ ایک شخص طلسم کشائی
کرنے آیا تھا اسکو ماہیان جادو کے وزیر نے گرفتار کیا بیشتر اُسکی مدد کیواسطے جمشید ثانی جو خداوند
تاریک چہار چشم کیطرف سے مالک دربند اول تھا آیا اور حاملان قید کو مار کے طلسم کشا کو رہا کر لے گیا
بعد اُسکے ماہیان جادو لوح لیکر خدمت خداوند میں گئی خداوند نے تقدیر کی اور لوح لیکر اپنے قبضے
میں کی وہاں سے ماہیان جادو نے آکر مقابلہ کیا ایک آتا بدار برے مدد آیا اسنے جمشید ثانی کو قتل
کیا اور بہت سے لوگ لشکر طلسم کشا کے مارے گئے مگر جب بعد قتل جمشید جوگی جیپال نے آکر اُس آتا بدار
سے مقابلہ کیا تو آتا بدار کے سحر نے تاثیر نہکی ہاتھ سے جوگی جیپال کے مارا گیا ماہیان جادو یہ کیفیت دیکھکر اپنے

قلعہ مین پوشیدہ ہوئی جوگی جیپال نے بچایا نہ چھوڑا وہان بھی آکر قیامت برپا کردی آخر قلعہ کو تباہ کیا ماہیان کو دم
کو مارا اب آپ کیطرف جوگی جیپال نے آنے کا قصد کیا ہے طلسم کشا بھی اُسی کے ہمراہ ہے اور بہت سا لشکر بھی ہے
آبشار جادو یہ سنکر سُن ہو گیا اُس ساحر سے کہا کہ جوگی جیپال کی موت آئی ہے مین ایک کو زندہ نچھوڑونگا وہ
میرا کیا بنا سکتا ہے تو باطمینان خاطر یہان رہ مین ابھی اسکا انتظام کیے لیتا ہون یہ کہ کے جوگی جیپال کا
حال دریافت کرنے کو کچھ اوراق پریشان جھولی سے نکالے انکو دیکھکر اُس ساحر سے مخاطب ہوکر کہنے لگا
کہ جوگی جیپال بہت قریب آگیا ہے مین اُس کا راستہ بند کرتا ہون تمام عمر بھٹکتا رہیگا مجھ تک نہ پہونچیگا
یہ کہکر ایک دستک دی اُس ساحر نے دیکھا کہ ایک آدمی عجیب الخلقت حاضر حاضر کہتا ہوا اُس کے
سامنے آیا آبشار جادو نے کہا اے ارژنگ جادو جوگی جیپال بہت قریب آگیا ہے تو جا کر اپنا سحر کر کہ
وہ آگے نہ بڑھ سکے ایک دیوار آہنی بنادے کہ جوگی اُس دیوار کو دیکھکر وہین رہجائے ارژنگ جادو
بہت بہتر کہکر آبشار سے رخصت ہوا آبشار جادو پھر شغل مینوشی مین مصروف ہوا لیکن جوگی جیپال
جو مع صاحبقران و شہنشاہ گوہر کلاہ و لشکر ظفر اثر ماہیان جادو کو قتل کر کے تلاش مین آبشار
جادو کے روانہ ہوا تو صحرا اور پہاڑون کی راہ طے کرتا ہوا تین روز کے بعد ایک صحرائے پرخار مین پہونچا
تمام لشکر زحمت رہروی سے خستہ و پریشان ہو رہا تھا امیر نے فرمایا کہ جوگی صاحب اگر آپ کی
رائے ہو تو آج کی شب کوئی مقام مناسب دیکھکر وہان مقام کیجیے جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران
یہان کوئی مقام ایسا نہین ہے جہان آرام ملے اِس صحرا مین نہ تو پانی ممکن ہے نہ کوئی جگہ ایسی ہے کہ یہان بارگاہ
استادہ ہوسکے تمام صحرا مین خار و خس اسقدر ہے کہ جسکی وجہ سے جانور تک اس صحرا مین نہین رہتے ہین
آج کے روز و شب اور رہروی مین بسر کیجیے کل صبح کو کسی مقام مناسب پر ٹھہر کر دو ایک روز آرام کرینگے
امیر خاموش ہو رہے لیکن تھوڑی دور چل کر لشکر شدت تشنگی سے بیتاب ہوگیا اور پانی بھی خرچ ہو کر
باقی نہ رہا گھوڑے بھی شدت عطش سے پریشان جوانان لشکر کی بھی عجیب حالت زبانون مین کانٹے پڑے
ہوئے قلب شدت تشنگی سے مانند کباب بریان سب نے لاکھ لاکھ کاوش آب کی مگر پانی میسر نہوا سب مجبور
ہوے جوگی جیپال نے کہا کہ یہان سے جلد نکل چلو آگے بڑھ کے پانی ملیگا وہین مقام کرینگے یہ کہتے ہوے
لوگ آگے چلے کہ اب جلد چلو ایسا نہو کہ پیاس کی شدت سے سب ہلاک ہوجائین اسیطور رہروی کرتے
ہوے تھوڑی دیر مین قریب چار کوس کے نکل گئے کہ مقدمۃ الجیش نے آکر خبر دی کہ آگے راستہ نہین ہے ایک
دیوار آہنی بہت عالیشان معلوم ہوتی ہے جوگی جیپال اور صاحبقران بہت ہراسان ہوے تمام لشکر کے
لوگ صاحبقران سے عرض کرنے لگے کہ اب طاقت مراجعت بھی ہم لوگون مین باقی نہین ہے امیر نے فرمایا خدا کو
یاد کرو وہ کریم کارساز اس مشکل کو بھی آسان کردیگا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران فقیر کا اتفاق کئی
بار اس صحرا مین آنے کا ہوا مگر دیوار کبھی نہین دیکھی یہ تعمیر جدید کسی کی ہے مین ابھی قریب دیوار جاتا ہون مفصل
خبر لاتا ہون یہ کہکر جوگی قریب دیوار آیا دیوار کو تعمیر سحر پایا جوگی نے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک ترنج برنجی نکالا کچھ اسم
سحر اسپر دم کیا طرف دیوار کے پھینکا دیوار سے شعلے نکلنے لگے قریب جوگی جیپال کے جو شعلہ آیا اُس پر دوانا
بازوے سحر اسکو رد کیا ایک ترنج اور اُس دیوار کیطرف پھینکا اور زیادہ شعلے نکلے جب جوگی نے دیکھا کہ یہ دیوار کسی طرح
فتح نہین ہوتی تو ایک ستارہ نکال کے کچھ سحر اسپر پھونک کے اپنی زبان کا خون اُسپر چھڑکا اور ناریل کو طرف

اُس دیوار کے پھینک دیا تاریل کے پڑتے ہی دیوار میں ہزار ہا سوراخ ہوگئے مگر دیوار گرنے سے محفوظ رہی
جوگی جیپال نے جو اُن سوراخوں پر نگاہ کی دیکھا ایک ساحر عجیب الخلقت عقب دیوار کھڑا ہوا کچھ سحر کر رہا ہے
جوگی جیپال نے اُس ساحر کو للکارا کہ او مکار اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا معلوم ہوا یہ تیری جعلسازی ہے
اُس ساحر نے ایک گولا طرف جوگی کے پھینکا کہ دیوار کے قریب آکر وہ گولا پھٹا اور کچھ پانی کے قطرے اُس گولے
میں سے نکلے جوگی جیپال نے اُسکو رد کیا مگر کچھ تبلے جسم پر پڑ گئے جوگی نے بھی ایک گولا اُسطرف پھینکا کہ ایک
برق کڑک کر گری اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوئے ساحر کے مرتے ہی وہ دیوار بھی اُڑ گئی جوگی جیپال خوشی خوشی
خدمت صاحبقران میں واپس آیا دعا دولت دیکر عرض کی حضور آپ تشریف لے چلیں راہ صاف ہے وہ
دیوار سحر کی بنی ہوئی تھی فقیر نے اُسکو تباہ کر دیا صاحبقران نے جوگی جیپال کی بہت تعریف کی اور مع لشکر
اُدھر روانہ ہوئے تھوڑی دور بڑھ کے ایک صحرا سبزہ زار ملا تمام لشکر وہاں اُترا صاحبقران کی بھی بارگاہ استادہ
ہوئی سقوں نے پانی فوج میں پہونچایا سب نے پانی پیا جانوروں کو بھی پلایا سیراب ہوئے دو روز تک لشکر صاحبقران
اسی صحرا میں مقیم رہا تیسرے روز علی الصباح امیر نے وہاں سے کوچ کیا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران
اب آبشار جادو کو بھی آپ کی تشریف آوری کی خبر ہو گئی ہے اُسنے انتظام شروع کر دیا ہے امیر نے فرمایا خدا
مالک ہے جوگی جیپال نے کہا اب مقام آبشار جادو بہت نزدیک ہے دو روز میں وہاں پہونچ جائینگے امیر مع لشکر
اسلام و جوگی جیپال روا روی کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور آبشار جادو اپنے کوہ پر باطمینان بیٹھا ہے
کیونکہ اُسکو یقین ہے کہ ارژنگ جادو نے دیوار سحر بنائی ہوگی جوگی جیپال دیوار کو کسطرح توڑ سکے گا
دشت پر خار میں مع تمام لشکر بے آب و دانہ مر جائیگا اس خیال میں بیٹھا ہے کہ دیکھا سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی
اور نشان آمد لشکر کا معلوم ہوا آبشار جادو اپنے مقام سے اُٹھا پہاڑ کے نیچے آکر تماشا دیکھنے لگا جب دامنہ گرد
شگافتہ ہوا تو دیکھا ایک فوج دریا موج روا روی کرتی ہوئی چلی آتی ہے آبشار جادو کو کمال تعجب ہوا اور بچشم
حیرت فوج کو دیکھنے لگا جو ان فوج کی شوکت و شان دیکھکر حیران تھا کہ اُسکی نگاہ تخت جوگی جیپال پر پڑی
دیکھا ایک مرد ضعیف ریش دراز داڑھی میں گرہ دیے ہوئے بڑے بڑے بال سر سے لپٹے ہوئے تبرّی کرتہ پہنے
گیروی تہ بند باندھے ایک کشکول آگے رکھا ہوا مرگ چھالا بچھا ہوا بائیں ہاتھ پر جھولی پڑی ہوئی کاٹھ کا ہزارا
ہاتھ میں تخت اُڑاتا ہوا چلا آتا ہے آبشار جادو یہ جاہ و تجمل لشکر اسلام کا اور یہ وضع جوگی جیپال کی دیکھکر
دنگ ہو گیا دل میں خیال کیا کہ اسنے ارژنگ جادو کو کیونکر مارا اور دیوار سحر کو کسطرح برباد کیا معلوم ہوتا ہے بہت
بڑا کاریگر ہے وہ شخص ہے آبشار جادو دیکھ رہا ہے کہ جوگی جیپال نے تخت روکا صاحبقران سے عرض کی کہ اب
حضور یہیں توقف فرمائیں حکم دیجئے کہ خیمے استادہ ہوں لشکر اسی جگہ اُترے یہ سامنے جو کوہ معلوم ہوتا ہے آبشار
جادو کا یہی مقام ہے بلکہ یہ پانی کا فوارہ جو معلوم ہوتا ہے یہ پانی اُسی کے سر سے نکل رہا ہے یقین ہے کہ ہم لوگوں کو دیکھ رہا
ہے صاحبقران نے حسب فرمایش جوگی جیپال اُسی جگہ مرکب صبا رفتار کو روکا سرداران لشکر سے فرمایا کہ
بارگاہیں استادہ کرو اسی جگہ مقام کرینگے لوگوں نے حسب الحکم بارگاہیں استادہ کرنے کا انتظام کرنا شروع کیا تھوڑے
عرصہ میں سب بارگاہیں استادہ ہو گئیں امیر با توقیر داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے جوگی جیپال بھی اُترا ایک بارگاہ
میں داخل ہوا آبشار جادو یہ کل معرکہ دیکھکر خائف ہوا اور اسنے اپنے دل میں خیال کیا کہ اتنے بڑے لشکر
سے مقابلہ کرنا تنہا تو بہتر نہیں ہے مناسب وقت یہ ہے کہ تاریک پہاڑ چشم کے پاس چلوں جیسی اُنکی رائے ہو

ویسا کیا جائے یہ سوچکر اُسی وقت اپنے کوہ سے روانہ ہوا تھوڑی دیر میں بارگاہ تاریک میں پہونچا تاریک
چہار چشم اُس وقت مشغول بیہوشی تھا آبشار جادو کو دیکھکر پوچھا ای آبشار جادو اسوقت کس طرح
تمھارے آنے کا اتفاق ہوا آبشار نے کہا خداوند نے ماہیان جادو کو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرا ڈالا
اور قلعہ اُسکا برباد ہو گیا طلسم کشا کی قید سے سلمان چھین لے گئے نقابدار قدرت قتل ہو گیا قدرت نے ایک کی بھی
تقدیر مضبوط نہ کی اب طلسم کشا مع لشکر گران جوگی جیپال کو ہمراہ لیکر میرے در پہ آیا ہے جوگی جیپال کی
بہت بڑی تعریف سنتا ہوں اب قدرت کیا فرماتے ہیں جوگی بعزم جنگ آیا ہے اگر وہ پیام جنگ میرے پاس بھیجے تو
میں اُسکا کیا جواب دوں تاریک چہار چشم اس کیفیت کو سنکر متردد ہوا مگر سب کے سنانے کو یہ کہا کہ جوگی جیپال
اگرچہ ساحر زبردست ہے تو کیا چیز ہے اُسکو بھی تو قدرت ہی نے بنایا ہے ابھی تقدیر فنا کر دیں مر جائے اور طلسم کشا کیا
چیز ہے ایک عبد ذلیل قدرت ہے مگر قدرت کو منظور یہ ہے کہ اس سے کوئی عمل نیک ہو جائے تو عفو تقصیر کر دیں
پس ای آبشار جادو تم جاؤ اور ایک نامہ اس مضمون کا جوگی جیپال اور طلسم کشا کو لکھو کہ تم لوگ گنہگار قدرت
ہو لازم یہ ہے کہ اپنے افعال خود کردہ پر منفعل ہوکر عفو تقصیر چاہو اور اپنے اس ارادے سے باز آؤ اور جس طرف سے
آئے ہو اُسی طرف واپس جاؤ اگر اس امر کو عمل میں نہ لاؤ گے تو معتوب درگاہ قدرت ہو جاؤ گے قدرت تقدیر فنا کر دینگے
دم بھر میں نیست و نابود ہو جاؤ گے پتا بھی نہیں ملیگا اگر اسکے جواب میں وہ لکھیں کہ ہمکو بسر و چشم منظور ہے تو سب کو ہمارے
پاس حاضر کرنا اور اگر انکار کریں تو اُنسے مقابلہ کرنا قدرت ضرور مدد کرینگے آبشار جادو نے کہا ای قدرت آپ کو
یہ حال بھی معلوم ہے کہ وہ کسقدر لوگ ہیں اور ہر ایک جوان صاحب شان دریائے آہن میں غوطہ زن ہے میں
تنہا ہوں اتنے لوگوں سے کیونکر لڑ سکونگا اگر میرے پاس بھی لشکر گران ہوتا تو ضرور اُنسے مقابلہ کرتا اور کتاب
ساحری کے دیکھنے سے یہ کیفیت بھی معلوم ہوتی ہے کہ سردار لشکر اُن سب کا ایسا ہے کہ جو صاحب اسم اعظم ہے اُسپر
سحر تاثیر نہیں کرتا ہے اور جسپر وہ اسم اعظم دم کر دیتا ہے کیسا ہی مبتلائے سحر ہو مگر فوراً نجات پاتا ہے اسی سبب
سے میں تامل کرتا ہوں اگر یہ امر نہ ہوتا تو میں مقابلے سے خوف نکرتا ایک سحر میں سب کو لڑنے سے بیکار کر دیتا
تاریک چہار چشم نے جواب دیا کہ ہم اسکا بھی انتظام کرینگے اور تیرے ساتھ بھی کچھ لوگ کارآزمودہ کیے
دیتے ہیں اور تقدیر بھی تیری بہت مضبوط کر دی ہے آبشار نے کہا قدرت نے ماہیان جادو کی بھی تو تقدیر
بہت مضبوط کی تھی پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے کیوں ماری گئی تاریک نے کہا تجھے معاملات قدرت میں
کیا دخل ہے اپنے کام سے کام ہے تیری تقدیر مضبوط کر دی جب تک اپنے دل میں خیالات واہیات یعنی کبر و نخوت
کی باتیں نہ لائے گا زندہ رہیگا اور دشمن پر فتح پائیگا جسدن غرور کریگا گھٹنے کی موت مریگا آبشار نے کہا میری
کیا مجال ہے جو غرور کو راہ دوں قدرت میرے دل کی حالت سے خوب آگاہ ہیں ابھی تک تو میرے دل میں
غرور نہیں ہے تاریک نے کہا یہاں آکے سب کی طبیعت بخوف قدرت غرور سے مبرا ہو جاتی ہے اور جب یہاں
سے چلے جاتے ہیں تو کبر و نخوت کی باتیں بناتے ہیں کبر و نخوت قدرت کو پسند نہیں ہے جس بندے میں
ذرا بھی نخوت پائی فوراً تقدیر موت کر دی ذلت سے مر گیا آبشار نے بہت کچھ اقرار کیا کہ میں اپنے دل میں
بھی خیال غرور نہ لاؤنگا قدرت میری تقدیر بہت مضبوط کر دیں تاریک نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے اور
بصدق دل تو یہ کرتا ہے تو جب تک تو اپنے منہ سے موت نہ مانگیگا تب تک قضا تیری نہیں آئیگی آبشار جادو
بہت خوش ہو گیا دل میں کہتا ہے کہ قدرت نے میری بہت بڑی خاطر کی موت میرے اختیار میں دیدی میں کبھی طلب

موت نکرونگا قدرت کے مرنے کے بعد بھی زندہ رہونگا اسی خوشی میں تاریک سے کہا کہ اب قدرت سے مجھے
رخصت عنایت کرین اور جن لوگون کو میری ہمراہی کے واسطے تجویز کیا ہے انکو حکم ہوجائے کہ وہ میرے ساتھ
چلین اور میرے ہر حال مین شریک رہین تاریک چہار چشم نے ایک ملازم کیطرف اشارہ کیا کہ جاکر آتشخوار
بلاخیز کو اطلاع کرو کہ وہ مع اپنی فوج کے ہمراہ آبشار کے روانہ ہو مسلمانون سے مقابلہ کرے اور جو کچھ آبشار
جادو اُسے منظور کرے ملازم نے اُسیوقت جاکر آتشخوار بلاخیز کو خبر کی وہ مکار حکم پاتے ہی فوج گران ہمراہ لیکر
چلا تھوڑے عرصہ کے بعد دربار تاریک چہار چشم مین آکر اُس مکار نے تاریک کو سجدہ کیا اور کہا کہ خداوند
کے حسب الطلب مین حاضر ہوا ہون اب جو کچھ حکم صادر ہو بسرو چشم بجالاؤن تاریک نے کہا ہمنے تیری
تقدیر بہت مضبوطی تو ہمراہ آبشار جا اور مسلمانون سے مقابلہ کر خبردار کسی امر سے خائف نہ ہونا قدرت تیرے
واسطے اور مدد بھی روانہ کریگی آتشخوار نے کہا بھلا غلام کس سے خوف کریگا غیر ساحرون سے کیا ڈر ہے
جاتے ہی سب کو لڑنے سے بیکار کر دونگا آبشار جادو نے کہا قدرت کسی اور کو بھی میرے ہمراہ کردین تو مناسب
ہے تاریک نے کہا اور کسی کی ضرورت نہین ہے جب قدرت کو مدد روانہ کرنے کی ضرورت ہوگی تو روانہ کریگی
یہ ایک آدمی سو ساحران نامی کے واسطے کافی ہے آبشار جادو خوش ہوا تاریک چہار چشم سے رخصت
ہو کر مع آتشخوار جادو طرف اپنے کوہ کے روانہ ہوا راستہ طے کرکے کوہ پر پہونچا جاتے ہی اپنے ایک منشی کو طلب
کیا اور جو کچھ مضمون تاریک نے تعلیم کیا تھا لکھوا کر ایک ساحر کے ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کے پاس روانہ کیا
ساحر نے آکر ایک ملازم سے لشکر اسلام کے دریافت کیا کہ ہم طلسم کشا کو یہ نامہ آبشار جادو کا دینے آئے ہین
ہماری اطلاع کردو ملازم نے شہنشاہ گوہر کلاہ سے آکر اطلاع کی شہنشاہ اُسوقت بارگاہ صاحبقران مین
رونق افروز تھے یہ خبر سُنکے صاحبقران کیطرف متوجہ ہوے ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور آبشار جادو نے ایک
نامہ میرے پاس بھیجا ہے نامہ دار دولت سرا پر حاضر ہوا امیدوار باریابی ہے اگر حکم ہو تو اندر بلایا جائے صاحبقران
نے فرمایا بلاؤ شہنشاہ نے اُس آدمی سے کہا کہ اپنے ہمراہ لے آؤ وہ ملازم حکم پاکر باہر آیا ساحر کو اپنے ہمراہ لیگیا
ساحر نے جو رونق بارگاہ صاحبقران دیکھی دنگ ہو گیا اسقدر خوف غالب ہوا کہ ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا
نامہ ہاتھ مین لیے ہوے حیرت مین بشکل تصویر کھڑا رہا صاحبقران نے فرمایا بھائی تم جس کام کے لیے آئے ہو
اُسکو انجام دو ساحر نے نامہ صاحبقران کے ہاتھ مین دیا صاحبقران نے جو سرنامے کو دیکھا تو نام شہنشاہ
گوہر کلاہ کا لکھا ہے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے لفافے کو چاک کیا نامہ نکال کے پڑھا پڑھتے ہی تیور
بدل گئے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال نامے کو چاک کرکے پھینکدیا اور کہا او نامہ دار چونکہ تو ایلچی ہے اس سبب سے تیری
جان بخشی کی ورنہ تجھے بھی قتل کرتا بہتر اسی مین ہے کہ یہان سے چلا جا اور آبشار بدکردار سے کہدینا تو کیا چیز ہے اور
تاریک چہار چشم کس بیہودہ کا نام ہے ایک دم سب کو زیر تیغ کرونگا اگر تم سب کو اپنی جان بچانا منظور ہو تو بصدق
دل اسلام قبول کرو اور سامری و جمشید پرستی ترک کرو خداوند کریم کو یکتا و بے ہمتا جانو صاحبقران زمان کی اطاعت
کرو اگر خلاف کروگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر ساحر کو رخصت کیا ساحر بخوف جان بارگاہ سے نکل آیا اور آکر
آبشار جادو سے کل کیفیت بیان کردی بعد مین یہ بھی کہا کہ اے آبشار جادو مین نے جو خیمہ گاہ مین جاکے دیکھا تو
عجیب نقشہ پایا ہر ایک وہان پہلوان ہیبتناک نظر آیا تھا وہ جو طلسم کشا بھی بڑا مرد جری ہے ایک شخص بالائے دنگل
مسند زرین پر بیٹھا تھا طلسم کشا اُسکا بہت بڑا لحاظ کرتا ہے ہاتھ باندھے مودب اُس سے باتین کرتا ہے ہر ایک ہیبتناک طلسم

دمشقادہم طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی سب کا سردار ہے اے آبشار جادو ایسا مرد قوی تن آجتک نگاہ سے نہین
گذرا اور تو جتنے لوگ اس بارگاہ مین موجود تھے ایسے ہین کہ اس شکل و شمائل کے جوان آجتک مین نے نہین دیکھے
آبشار نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہے یہ بندہ خداوند تاریک کے بنائے ہوے ہین اب انھین سے ہم سر پرخاش ہین تو نہین
سمجھتے ہین کہ وہ خداوند ہی ابھی قہر پر ذرت کردین تو سب مرجائین اور یہی ہونا ہے کل میدان مین جا کر سب کے غرور
نخوت کو خاک مین ملا دونگا اتنے ہی کو کافی نہ سمجھونگا ایک تو مابدولت کا سحر اور پھر خداوند تاریک کی مدد کسی کی مجال ہے
جو روک سکے یہ کہکر پھر آتشخوار جادو سے کہا اب طبل جنگی بجوانا چاہیے آتشخوار نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے ملازمون نے
تعمیل حکم اس مکار کی کی ادھر جو لشکر اسلام کے جو یہان موجود تھے یہ خبر پاکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے بارگاہ صاحبقران
مین حاضر ہو کر دعاے دولت دی اور عرض کی کہ حضور آبشار جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ کل میدان
مین آکر معرکہ آرا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل خداوند قہار طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ
رزمی پر چوب پڑی شب بھر دونون لشکر ان مین تیاریان رہین ادھر جوگی جیپال نیاب خصال ادھر آبشار اور
آتشخوار نہ دم تمانے مین داخل ہوے سحر تیار کرنے لگے جب شب گذر گئی اور ساحر روشن تن فلک نے اپنے سحر
سے عالم کو منور کیا تو صاحبقران زمان نے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کی باہر تشریف لائے
یہان سب لوگ منتظر تھے اسپ صبا رفتار حاضر کیا تھا صاحبقران پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوے ایک جانب
شہنشاہ گوہر کلاہ بصد عزت و جاہ برآمد ہوے مرکب باد رفتار پر سوار ہو کے ہمراہ صاحبقران روانہ ہوے
اتنے عرصہ مین جوگی جیپال خراب خصال بھی جو تماشہ سے برآمد ہوا اپنے تخت چوبی پر سوار ہو کے عقب
صاحبقران حاضر ہوا اس جاہ و تجمل سے لشکر اسلام میدان کارزار مین آیا صفین درست ہوئین بہادر جوش جرأت
مین تھیں تولنے لگے کہ دیکھا ایک جانب سے ساحرون نے اژدہا پر سوار [illegible] تخت پر آتشخوار و آبشار ساحر
آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوے سامری و جمشید [illegible] نعرہ کرتے ہوے آگ اگلتے کودتے چلے آتے ہین مقابلہ مین
لشکر اسلام کے اگر آبشار نے بھی لشکر کو حکم دیا صفین بندھین نقیب لشکرون سے نکلے نقابت کرکے ہٹے کہ شکیتین
نے جب کرنا کا [illegible] آتشخوار نے باواز بلند کہا کہ اے طلسم کشا اب بھی خیر ہے جان بچا کے آیا ہے تو وہین
پلٹ جا ورنہ تیرے حق مین اچھا نہ ہوگا شہنشاہ گوہر کلاہ اس کلمہ کو سنکر ہونٹ چباتے ہوے اپنی صف
سے بڑھے اور نعرہ کیا کہ او بے ایمان کیا بیہودہ بکتا ہے تو خود کیون نہین میدان جنگ سے پلٹ جاتا ہے ہم
اسلیے آئے ہین کہ میدان سے پلٹ جائین اب اگر پلٹین گے تو تیرا سر لیکر پلٹین گے یہ کہتے ہوے صف سے
بہت دور نکل گئے جوگی جیپال لاکھ منع کرتا رہا کہ اے شہنشاہ یہ آپ کیا کرتے ہین وہ مکار تیغ و خنجر کی لڑائی
سے باہر ہے نہ صرف اپنے سحر کی وجہ سے یہ کلمات کہتا ہے آپ کیون تشریف لیے جاتے ہین سحر کی اور قوت کی لڑائی
خلاف عقل ہے ہر چند ایسی بہت سی باتین جوگی کہتا رہا مگر شہنشاہ نے کچھ سماعت نہ کیا اور گھوڑے کو بڑھاتے ہوے
جوش شجاعت مین قریب تخت آتشخوار پہونچکر کہا اے مردود جو کچھ جوہر رکھتا ہو یہ میدان جنگ ہے یہان زبان تیغ
سے سوال و جواب ہونا چاہیے آتشخوار جادو ہیبت شہنشاہ کی دیکھکر خائف ہوا قریب تھا کہ اپنے تئین تخت سے
گرا دے مگر سنبھلکر اسنے جواب دیا کہ اے طلسم کشا مین تجھسے کیا لڑون مگر ایک جوان تمھارے واسطے بلاتا ہون
کہ وہ خوب تجھسے لڑیگا اور تمھارا مزا مات کے تجھکو دیگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ جلد اس نابکار کو بلا کہ اب تاب
ضبط نہین ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ سب نے دیکھا ایک جوان قوی تن گرگدن مست پر سوار ہاتھ مین نیزہ لیے ہوے

جھومتا ہوا چلا آتا ہو سامنے شہنشاہ گوہر کلاہ کے آکر کھڑا ہوا اور کہا اے طلسم کشا ان جو حربہ رکھتا ہو شہنشاہ
نے جواب دیا کہ پیشدستی ہمارا دستور نہیں پیشتر تو وار کر جب ہم خدا تیری ضرب سے بچا لیگا تو اپنا وار کرینگے اُس
جوان نے نیزہ لگایا شہنشاہ نے وار اُسکا خالی دیکر چاہا مین وار کروں کہ گھوڑے نے شہنشاہ کے
بدلگامی کرنا شروع کی شہنشاہ بہت بہت گھوڑے کو سنبھالتے ہیں مگر مرکب کسی طرح نہیں تھمتا مجبور ہو کے
شہنشاہ نے چاہا کہ مرکب سے اتر پڑیں مگر کسی طرح سے بھی پاؤں نہ نکلا مجبور رہو سے جوگی جیپال نے جو یہ کیفیت
دیکھی کہ گھوڑا شہنشاہ کا بدلگامی کر رہا ہی سمجھا کہ کسی مکار نے سحر کیا جھولی سے چند دانے ماش کے نکالے شہنشاہ
کی جانب پڑھ کے پھینکے گھوڑا درست ہوا شہنشاہ نے اُس جوان پر وار کیا نیزہ اُسکے جسم کو چھید کے اُچٹ گیا کشف
وہ سر اور شہنشاہ پر گیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُس وار کو بھی خالی دیا چاہا پھر وار کریں مرکب نے پھر بدلگامی کرنا
شروع کی جوگی جیپال نے پھر سحر اُتارا اور چند دانے ماش کے اُس مکار کیطرف پھینکے شہنشاہ نے جو نیزہ لگایا
اُس نابکار کے قلب مین دو آیا جوگی جیپال نے سحر کو دور دیا شہنشاہ نے بقوت تمام اُس مکار کو قاش زین
سے نیزے پر اُٹھا لے اس طور سے بلند کیا کہ لشکر طرفین سے صدائے تحسین و آفرین آئی شہنشاہ نے زمین
پر اُسکو پھینک دیا گھوڑے سے کودے اُسکی چھاتی پر سوار ہوے کرتے خنجر نکال کے بحت تمام کو شکر فرمایا کہ شاہ
مین خدا کے کیا کہتا ہو اُس مردود نے انکار کیا شہنشاہ نے خنجر گلے پر پھیر دیا بجرأت تمام سر اُس بدانجام کا
کاٹ کر اپنے مرکب پر سوار ہوے یہ کیفیت جو آتشخوار نے دیکھی پکار سکی آواز دی جوگی جیپال تم بھی میدان
مین آؤ کو کیفیت ہو کیا چھپ کے ایک بیگناہ کی جان لی لطف تو یہ ہے کہ خود آکر معرکہ آراے نبرد ہو عجائبات
سحر کی کیفیت سب پر روشن ہو جوگی جیپال نے تخت آگے بڑھایا کہا او بے ایمان مکار دیکھ جہاں ہنکر شکن
سے یون بگڑ رہا ہی اب جو کچھ تجھکو دعوے ہو مین موجود ہوں کوئی بات اُٹھا نہ رکھ آتشخوار نے ایک کارد
فولادی جھولی سے نکالی طرف جوگی جیپال کے پھینکی جوگی جیپال نے اُس چھری کیطرف اشارہ کیا کہ وہ پلٹ
کے آتشخوار کیطرف چلی اسنے لاکھ چاہا کہ مین خالی دوں مگر کچھ بن نہ پڑا سینہ پر کینہ ملعون پر پڑی توڑ کر پشت پار
گذر گئی لاشہ اُس نابکار کا زمین پر گر کر جلنے لگا تمام میدان مین تاریکی چھا گئی آوازیں مہیب آنے لگیں پھر صدا
دور از آواز آئی کہ کشتی مرا نام من آتشخوار بلا انگیز جادو بود اس صدا کو سنکر آبشار جادو کے ہوش اُڑ گئے
تخت بڑھا کر میدان مین آیا پکار کر آواز دی کہ او جوگی جیپال تو میرے نزدیک بڑا ساحر ہوا میرے سحر سے خوب ماہر
ہو رہے مقابلہ مین آ جوگی جیپال نے تخت بڑھایا مقابلے مین آیا نعرہ کیا کہ او بیادہ لوگ کیا بیہودہ بکتا ہو تجھے بھی دم
مین اُسی بدکردار کے پاس بھیجتا ہوں آبشار نے ایک تیغ شیشے کی نکالا کچھ سحر پڑھ کر طرف جوگی جیپال کے پھینکی
جوگی نے اس تیغ کیطرف بھی اشارہ کیا وہ تیغ بھی پلٹا آبشار جادو متعجب نہ ہو چکا تھا کہ آبشار نے پھر اشارہ کیا
وہ تیغ پھر جوگی جیپال کیطرف چلا جوگی نے پھر اُس تیغ کو پلٹایا اسی طرح کئی مرتبہ وہ تیغ اس آنے جانے مین رہا
آخر کو آبشار جادو نے اُس تیغ کو بیکار کر کے زمین پر گرا دیا جوگی جیپال نے جب دیکھا کہ یہ عاجز ہوا اور تیغ کو زمین
پر گرا دیا جوگی نے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک سرخ پھول نکالا کچھ اسم سحر پڑھ کر طرف آبشار جادو کے پھینکدیا وہ
پھول قریب آبشار جادو کے ہو کر پھٹا کچھ قطرے خون کے اُس پھول مین سے نکلکر آبشار جادو پر پڑے
تمام جسم مین آبلے پڑ گئے آبشار جادو نے چاہا مین بھی کوئی سحر کرون مگر سحر یاد نہ آیا جب مجبور ہوا تو فرار ہو جانیکا
قصد کیا جوگی جیپال نے پیچھا پکڑے آگے بڑھا جھپٹ کے وار کیا سر اُس بھیا کا کٹ کر زمین پر گرا تاریکی چھا گئی لاش

آبشار کی پانی ہو کر بہ گئی عرصہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام تھا آبشار جادو بود اسکے مرتے ہی تمام ساحران بدکار
جو آتشخوار کے ہمراہ آئے تھے بھاگے جوگی جیپال کو لا کر بڑی صعوبت سے ہاتھ باندھ کر جوگی کے روبرو آسکے
بہت سے بھاگ کر نکل گئے تمام پہاڑ اُسکے مرنے سے اُڑ گیا میدان نظر آنے لگا جوگی جیپال چند ساحرون
کو اپنے ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران میں حاضر ہوا اُنکی خطا معاف کرائی سب مشرف بہ اسلام ہوئے
صاحبقران نے جوگی کی بہت تعریف کی خواجہ عمرو ثانی نے کہا کیون جوگی صاحب آبشار جادو کا
خزانہ بھی کہین ہے جوگی نے جواب دیا کہ خواجہ آبشار جادو کو خزانے اور مال سے کیا غرض ہے یہ ایک کوہ میں
تھا اسکے صرف بھر کو تاریک چار چشم روز دیتا تھا ملازمان تاریک اشیاء ضروری اُسکو پہونچا جاتے
تھے اور کسی کام سے اسکو علاقہ نہ تھا اکس پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہر وقت مصروف شراب خواری رہتا تھا خواجہ
نے کہا جہان بیٹھا ہوگا کچھ اسباب ضرورت تو اسکا وہان ہوگا جوگی نے کہا خواجہ اسکا اسباب ضرورت
بھی کچھ نہ تھا خواجہ خوش ہو رہے صاحبقران اپنے ہمراہ جوگی جیپال کو باعزاز تمام بارگاہ میں لائے صحبت
عیش آراستہ کی شب بھر صحبت رہی صبح کو جوگی جیپال نے صاحبقران سے عرض کی کہ اب برائے تلاش
لوح چلنا بہت ضروری ہے کیونکہ جبتک لوح نہ ملیگی تب تک اور حالات سے آگاہی نہ ہوگی صاحبقران نے کہا
نہین معلوم لوح وغیرہ کہان ہے اور کس کے پاس ہے یہ سنکر ملازمان آتشخوار جو مشرف بہ اسلام ہوئے تھے
دست بستہ امیر سے کہنے لگے کہ حضور لوح اور مہرہ اور بازو بند بہرام گنبد نشین وزیر تاریک چار چشم کے پاس
ہے اور وہ بڑا ساحر زبردست ہے تاریک اُسکی بہت بڑی خاطر کرتا ہے اپنا معین و مددگار جانتا ہے چنانچہ ابھی اُس سے
ایک کام ایسا ظہور پذیر ہوا کہ جسکی وجہ سے اور زیادہ اُسکی آبرو بڑھی امیر نے فرمایا کیا کام اُس سے ہوا
ساحرون نے عرض کی حضور دبیر ہفت زبان کو اسنے دھوکے سے گرفتار کیا چالیس روز تک ایک تہ خانہ
مین قید رکھا آخر کو اُس مرد نیک کو قتل کر ڈالا اور اُسکے اہل و عیال کو نہین معلوم کس جزیرے میں جا کر قید کیا خدا
جانے وہ زندہ بھی ہین یا نہین امیر کو دبیر کی کیفیت سنکر نہایت افسوس ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ کی بھی یاد
ملکہ مین عجیب حالت ہوئی اور دبیر کی شفقتون کو یاد کر کے بہت غمگین و محزون ہوئے صاحبقران نے جو
شہنشاہ کو بیتاب پایا بہت کچھ سمجھایا جو جو ارادے شہنشاہ کے تھے اُن سے باز رکھا مگر حال لوح وغیرہ
کا اُن ساحرون کی زبانی معلوم ہوا جوگی جیپال نے کہا یا صاحبقران بہرام گنبد نشین وزیر تاریک
چار چشم کا ساحری کے فن مین مشاق اُسکا اس طلسم مین ثانی نہین ہے اگر لوح اُسکے پاس ہے تو واقعی ملنا دشوار ہے وہ
کوئی نہ کوئی جدید ترکیب پیدا کریگا اور لوح محفوظ کرکے آپ مقابلہ میں آئیگا اگر تم اسکو قتل بھی کرینگے تو لوح کا
ملنا دشوار ہوگا مگر مین آپکے اقبال سے اُس نابکار سے مقابلہ کرونگا مجھ سے کیا مکر کر سکتا ہے لیکن لوح کی
کیفیت اسوقت خلاصہ کسی طور سے معلوم ہو جائے کہ جسوقت وہ میرے مقابلے مین آئے کیونکہ جہان وہ رکھیگا
وہ جگہ اُسکے مرنے بعد برباد ہو جائیگی اگر کیفیت معلوم ہوگی تو وہان فوراً پہونچکر لوح پر قبضہ کرینگے نہین تو
زیادہ کوشش کرنا پڑیگی امیر نے فرمایا خدا مالک ہے لوح کا پتا بھی مل جائیگا اب اُسکے مقابلے کی فکر کرنا چاہیے
جوگی جیپال نے کہا ابھی نہین تامل فرمائیے کچھ ساحر بھاگ کر نکل گئے ہین جب وہ تاریک کو قتل آبشار کی
خبر پہونچائینگے تو وہ مردود ضرور کوئی فکر ہم لوگون کے واسطے کریگا پھر دیکھا جائیگا کیا عجب ہے کہ بہرام ہی کو برائے مقابلہ
بھیجدے امیر نے قبول کیا اور وہین قیام پذیر رہے اب کیفیت ان ساحران فراری کی تحریر کیجاتی ہے کہ بعد قتل آبشار

جادو جو یہ اوسکے یہان سے بھاگے تو تاریک چہار چشم کے دربار مین روتے پیٹتے پہونچے تاریک نے جو
رونے کی آواز سُنی ایک ملازم سے کہا کہ دریافت کرو کیون گریہ وزاری کرتا ہی ملازم باہر دربار کے آیا
دیکھا ہمراہیان آتشخوار روتے پیٹتے چلے آتے ہین اسنے اون لوگون سے دریافت کیا تمھارے رونے کا
کیا سبب ہی خداوند دریافت فرماتے ہین ساحرون نے جواب دیا کہ کیا خداوند کو خود نہین معلوم ہی جو ہم سے
دریافت کرتے ہین خود ہی تو ملک الموت کو حکم دیا کہ جاکر آتشخوار جادو کی قبض روح کرے اور خود ہی پوچھتے
ہین اگر خداوند کو یہی منظور تھا تو ہم اُنکے لیے تقدیر کیون کی تھی سب کے سامنے تو کہدیا کہ تمھاری تقدیر بہت
مضبوط کی اور پھر ملک الموت کو حکم دیکر اُنکی قبض روح کرائی وہ ساحر یہ خبر سنکر واپس آیا تاریک سے یہ
کیفیت بیان کی تاریک بے ہوش ہو گئے کہا اُن لوگون کو یہان بلاؤ جب وہ لوگ سامنے تاریک کے
بہت چور روے پیٹے شکایت کی کہ خداوند نے ہمارے آقا کو دست دشمن سے ہلاک کرایا اور ابھی رحم نہ آیا اگر
آپ کو اُنکی موت ہی منظور تھی تو سب کے سامنے آپ نے تقدیر کیون مضبوط کی تاریک نے جواب دیا کہ ہمکو
مقدمات قدرت مین کیا دخل ہی نہین معلوم قدرت نے کس وجہ سے ایسا کیا جو فنا اونکی ہوئی جب کے تاریک
نے یہ بات کہی مگر اس خبر کے سننے سے دل کی عجب کیفیت ہوگئی ہوش اُڑ گئے اُسی وقت دربار برخاست
ہوکے ایک ملازم کو بلایا حکم دیا کہ اسیوقت بہرام گنبد نشین کو بلا لاو وہ ملازم بتعجیل تمام بہرام کے مکان پر
گیا کہا آپ کو قدرت طلب فرماتے ہین جلدیئے کچھ ضروری کام ہی دیر لگانے کا قدرت بہت آزردہ ہوتے
بہرام نے کہا مجھے آزردگی قدرت سے خلل اور لوگون سے خوف نہین ہی مین خود قدرت ہون جسکو چاہون
تو بندے پیدا کردون اور زمین تو آسمان جدید تعمیر کرون مگر تاریک چہار چشم سے مجھکو محبت ہی اور
اُنکیی بھی میرا بہت بڑا خیال ہی اسوجہ سے خموش ہون جس دن میرا جی چاہیگا ان لوگون سے کہدونگا کہ اب
تمنے بہت دنون خدائی کی چندے وزارت میری کرو مین خدائی کرونگا وہ فوراً تخت خداوندی سے اتر پڑینگے اور مین
خدائی کرنے لگونگا ایسی باتین بناکے اُس ساحر کے ہمراہ تاریک چہار چشم کے پاس آیا تاریک نے اسکو بلاکر
اپنے پاس بٹھایا کہا او وزیر خوش تدبیر مین نے اسوقت اسواسطے تمکو بلایا ہی کہ طلسم کشا نے تو آفت برپا کردی ہی
باوجودیکہ لوح اُسکے پاس نہین ہی مگر وہ آفتین برپا کر رہا ہی کہ جسکی وجہ سے مجھے خوف بربادی طلسم پیدا ہوگیا
ہی اور عمر طلسم بھی اکثر وجوہ سے تمام ہوچکی ہی آتشخوار اور آبشار کا مارا جانا کتنا بڑا امر عظیم ہی طلسم کشا کو تو سحر سے کچھ
دخل نہین ہے مگر اُسکے ہمراہ ایک شخص ایسا ہی کہ وہ کسی کے سحر کو خیال مین نہین لاتا ہی بہرام نے کہا وہ شخص کون
ہی تاریک نے جواب دیا کہ وہ جوگی جیپال ہی جو ایک مدت سے اپنے سحر مین چھپا تھا اب نہین معلوم کیا
سبب ہوا کہ شریک طلسم کشا ہوگیا طلسم کشا نے بھی کئی دربند تیغ کیے سُنتا ہون کہ وہ بھی بڑا مرد شجاع ہی
کسی کو خیال مین نہین لاتا ہی کوئی اور شخص اُسکا بزرگ ہی کہ نام اُسکا صاحبقران ہی اُس پر سحر تاثیر نہین
کرتا ہی اور جو کوئی اُس کے ہمراہیون مین سے مبتلائے سحر ہوتا ہی اُسکو بھی اسم اعظم کی وجہ سے صحیح کر لیتا ہی اب
آبشار جادو بھی قتل ہوگیا ہی طلسم کشا وہان سے مجھ تک پہونچ جائیگا کیونکہ ہمراہ اُسکے واقف کار طلسم
یعنے جوگی جیپال سا شخص ہی وہ ضرور اُسکو یہان لے آئیگا ایسا نہ ہو کہ یہان آکر کسی طور سے لوح قبضے
مین کرے اور مجھ سے مقابلہ کرے طلسم کو شکست دے اگر تجھسے کچھ انتظام ہوسکے تو جلد کر بہرام نے کہا آپ
بیکار اسقدر اضطراب فرماتے ہین مین کل جاکر سب کو تباہ کردونگا کہیے زندہ پکڑ لاؤن اور اگر حکم ہو تو سب کے

سر لاؤں تاریک نے کہا تمکو اختیار ہو کسی طور سے اس بلا کو میرے سر سے ٹال دو بہرام نے کہا آپ خاطر جمع
رکھیے میں یہاں سے کوچ کرونگا تاریک نے کہا اگر مناسب ہو تو لوح اور مہرہ اور بازوبند کا کوئی انتظام معقول
کرو بہرام نے کہا میرے پاس رہنے کے سوا اور کوئی انتظام نہیں ہو اگرچہ اشیا میرے پاس رہینگی تو بہت
احتیاط سے رہینگی تاریک خاموش ہو رہا بہرام رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا اسنے ایک گنبد بنایا ہو جب کسی
کے مقابلے کے واسطے جاتا ہو تو اسی گنبد میں بیٹھ کے جاتا ہو علاوہ روانی کے اس گنبد میں اور عجائبات بھی ہیں انکا
حال بر وقت بیان کیا جائیگا غرض اس روز تو بہرام اپنے مکان میں سامان سفر درست کرتا رہا دوسرے روز
علی الصباح اسنے کتاب سامری کو دیکھا اور پتا لشکر اسلام کا دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی بہرام اپنے گنبد میں بیٹھ
اور چھوا نام سحر پڑھا طرف لشکر اسلام کے اشارہ کیا گنبد اپنے مقام سے چلا کیفیت اسکی وقت پر تحریر کی جائیگی

اب حال صاحبقران کا تحریر کیا جاتا ہے

کہ بارگاہ سلیمانی میں جلوہ فرما ہیں پردے بارگاہ کے اٹھے ہوئے ہیں سب خوش و خرم بیٹھے ہیں جوگی جیپال ذکر سحر
کر رہا ہے امیر مخاطب ہیں شہنشاہ گوہر لقا بھی بدل سن رہے ہیں کہ ایک بار ہوائے تند چلی سب لوگ دیکھنے لگے آسمان
پر سناٹا ہو گیا جوگی جیپال نے کہا یا صاحبقران کسی ساحر کی آمد ہو کیا تعجب ہو بہرام گنبد نشین آتا ہو امیر نے فرمایا
کہ بارگاہ کے باہر چلکر اسکا تماشا دیکھیں جوگی جیپال اپنے مقام سے اٹھا امیر بھی باہر آئے سب سردار باہر آکر دیکھنے لگے
امیر نے دیکھا کہ ایک جانب آسمان پر ابر تیرہ و تار آتا ہو وہ ابر قریب آتے آتے پھٹا سب نے دیکھا کہ ایک گنبد سنگی بہت
بڑا برابر ہوا چلا آتا ہو دروازے اس گنبد کے کھلے ہوئے ہیں اسمیں ایک ساحر سیہ فام بد انجام بیٹھا ہو اور گرد اس
گنبد کے تصاویر لگی بہت چھوٹی چھوٹی رکھی ہیں ہاتھوں میں ان تصویروں کے کمانیں ہیں تیر چڑھے ہوئے کھنچی ہیں
جوگی جیپال اس معرکہ کو دیکھکر ہنسنے لگا امیر نے فرمایا جوگی صاحب یہ چھوٹے چھوٹے آدمی جو مٹی کے بنے ہوئے
اس گنبد پر رکھے ہیں انکے ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی کمانیں کس مصلحت سے ہیں جوگی نے عرض کی آپ اسکا تماشہ
ملاحظہ فرمائیے کہ یہ لشکر ہو بہرام کا امیر بھی ہنسنے لگے کہا جوگی صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہیں تصویر لگی کیا کام
کریگی جوگی نے کہا یہ ہمیشہ اسی طور سے لڑتا ہو بروقت جنگ عجب کیفیت ہوگی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بہرام نے
گنبد اپنا روبروے بارگاہ صاحبقران اتارا اور ایک پتلے کی طرف اشارہ کیا وہ بہرام کے پاس اپنے مقام سے
اٹھکر آیا بہرام نے چپکے اس سے کہا وہ پتلا بہرام کو سلام کرکے پھر اپنے مقام پر آیا آگے اس پتلے کے ایک
چھوٹا سا نقارہ رکھا تھا دو ٹکڑے تنکے کے بجائے چوب اسکے ہاتھ میں تھے پتلے نے اپنے مقام پر بیٹھکر
نقارہ بجانا شروع کیا دیکھنے میں تو وہ نقارہ جام آب سے بھی چھوٹا تھا مگر جب اس پتلے نے چوب اسپر لگائی
تو ایسی آواز نکلی کہ تمام صحرا گونج گیا امیر اس واقعہ عجیب کو دیکھکر متحیر ہوئے جوگی جیپال نے عرض
کی حضور آپ کو منشا بھی اس امر کا معلوم ہوا اس مکار نے طبل جنگی بجوایا ہو امیر نے یہ سنکر حکم دیا کہ بفضل
خدا ہمارے لشکر میں بھی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جوگی جیپال اور جملہ ہمراہیان
صاحبقران پھر بارگاہ میں آئے لشکر میں تیاری جنگ ہونے لگی امیر جوگی جیپال سے کیفیت اسکی دریافت
کرنے لگے جوگی جیپال نے کیفیت بیان کرنا شروع کی اسی ذکر میں شب بسر ہو گئی امیر نے بوقت سحر نماز
پڑھی لشکر [illegible] میدان میں آئے لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے جوگی جیپال نے عرض کی آپ کس کا انتظار
کرتے ہیں امیر نے فرمایا میں لشکر حریف کو دیکھتا ہوں جوگی نے کہا لشکر حریف یوں ہی آتا ہو یہ اور ترکیب ہو یہ ذکر

تھا کہ ایک طفل گلی گنبد کے نیچے اُترا اور کمان کو کھینچکر تیر چلہ مین جوڑا اور للکار کر آواز دی ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے اُسکو اپنے جوہر جرأت دکھلائے اس زور سے اُسنے آواز دی کہ تمام
میدان کارزار ہل گیا سب کو تعجب ہوا کہ بایں کوتاہی آواز مین یہ طوالت ہو لشکر امیر سے بھی ایک سردار نے
للکر کمان کاندھے سے اُتاری اور مقابلہ مین اُسکے گیا اُس طفل گلی - نے تیر طرف سردار کے سر کیا اسنے چاہا کہ
تیر کو خالی دیکر مین بھی تیر سر کرون مگر وہ تیر خالی نہ گیا سینہ پر اُس سردار کے پڑا پشت سے پار نکلا دس بیس کئی
سردار لشکر صاحبقران سے نکلے سب کے سینون پر تیر پڑے اور راہی ملک عدم ہوے جب تو امیر کو تردد
ہوا چاہا خود بنام کب بڑھائین جوگی جیپال یہ کیفیت دیکھکر آگے بڑھا جھولی سے ایک ناریل نکالا کچھ
اسپر پڑھکے زمین پر دے مارا زمین اُس جگہ کی شق ہوئی ایک شجر تناور زمین سے روئیدہ ہوا سب نے
دیکھا کہ اُس شجر مین بجاے ثمر ہزارہا گرگ چھوٹے چھوٹے آویزان ہین جوگی نے ایک گرگ کیطرف اشارہ کیا وہ درخت
سے زمین پر گرا اُس لڑکے کو اپنی پیٹھ پر لادکے طرف صحرا کے راہی ہوا بہرام نے دوسرے طفل کو اشارہ کیا وہ
گنبد سے کود کر تیر و کمان ہاتھ مین لیکر میدان مین للکار کر مبارز طلب کرنے لگا جوگی نے بھی ایک گرگ کیطرف
اشارہ کیا وہ درخت سے گرا اُس لڑکے کو بھی اُٹھا کے طرف صحرا کے راہی ہوا لشکر امیر مین جو یہ کیفیت لوگون نے
دیکھی آپس مین ایک دوسرے سے ہنس ہنس کر کہنے لگا کہ عجب قسم کی میدان داری ہے صاحبقران بھی اس
واقعۂ غریب کو دیکھکر ہنستے بھی جاتے ہین اور جوگی جیپال کی تعریف بھی کرتے جاتے ہین بہرام گنبد نشین نے
جو یہ کیفیت دیکھی کہ جوگی جیپال نے میری تردید سحر اس طور سے کی ہے سب تصویرون کو اشارہ کر دیا یکبارگی
سب طفلان گلی کمانین ہاتھون مین لیے گنبد کے نیچے آئے اور باران تیر کرنے لگے اس مین کئی سردار لشکر صاحبقران
کے راہی ملک عدم ہوے جوگی جیپال نے بھی سب گرگان سحر کو اشارہ کیا جتنے گرگ اُس شجر مین آویزان
تھے سب زمین پر آئے اور طفلان گلی کو اپنی پشت پر لادکے صحرا کیطرف راہی ہونے لگے لاکھ یہ طفل چاہتے ہین کہ کسی
طرح سے اپنے تئین بچائین مگر گرگ کسی کے تیر کو خیال مین بھی نہین لاتے ہین بہرام نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک
گولا طرف آسمان کے پھینکا کہ ایک برق کڑک کر گری اُس برق نے اُن اطفال گلی اور گرگان شجری کو جلا کر خاک
کر دیا جوگی جیپال نے کہا اے بہرام گنبد نشین کیا کہنا کیا خوب سحر کیا اپنے سحر کو بھی مٹایا اور میرے سحر کو
بھی روکا مین تجھسے پوچھتا ہون کہ مین نے جو یہ گرگ بنائے تھے تو کس لیے بنائے تھے منشا انکے بنانے کا یہی تھا
کہ یہ گرگ ان اطفال بدخصال کو تباہ و برباد کرین وہی تجھنے کیا میرا مطلب ہر طرح حاصل ہوا تمھارا سحر خاک
مین ملا یہ تو تجھنے بہت بہتر کیا کہ اپنے سحر کا خود ہی دفعیہ بھی کر دیا پھر کوئی سحر ایسا ہی کرے خود ہی اُسکو دفع کرو
ہم تماشا دیکھین صاحبقران کا بھی دل بہلے بہرام یہ کلام جوگی جیپال کا سنکر بہت محجوب ہوا اور خیال
کیا کہ واقعی یہ مین نے کیا نادانی کی اپنے سحر کو زور دیتا اُن بھیڑیون کو دفع کرتا یہ سوچکر اُسے غصہ آیا اور
للکار کر اسنے آواز دی او جوگی جیپال تو اس چھوٹے سے سحر پر اتنا بڑا ناز کرتا ہے یہ سحر میرے ناپسند تھا مین نے
اُسکو مٹا دیا مین تجھ سے جب یاریکی کا رکھتا ہون تو ایسے سحر تیار کرون بہتر اسی مین ہے کہ اطاعت خداوند
تاریک چار چشم قبول کر اور میرے ہمراہ چلکر اپنی عفو تقصیر کا خواہان ہو مین سعی کر کے تیری خطا معاف
کرا دونگا یون تمام عمر کو رد اگر کریگا تو ہرگز فتح نہ پائیگا جسدن خداوند کو غصہ آئیگا فوراً ملک الموت کو حکم
دیدینگے وہ تیری قبض روح کریگا جوگی جیپال نے کہا اے مکار و غدار کیا بیہودہ بکتا ہے تو کیا چیز ہے اور

تاریک کیا ہوں نے جبتک تاریک کی مذمت ہر ایک سے بیان کی اب تیرے کہنے سے آج اُس کی
اطاعت قبول کروں تو خود اطاعت صاحبقران قبول کر اور تاریک پر لعنت کر تا انجام تیرا بخیر ہو بہرام
یہ سنکر بہت آزردہ ہوا اور غصہ میں اسنے گنبد کو آگے بڑھا کے ایک ترنج برنجی طرف آسمان کے پھینکا آگ
برسنے لگی جوگی جیپال نے اشارہ کیا پانی برسا تمام آتش سرد ہوئی بہرام نے ایک جام بلورین جھولی سے
نکال کے طرف جوگی کے پھینکا وہ جام سر پر جوگی جیپال کے آکر مثل ایک گنبد کے چھا گیا اور قریب تھا کہ جوگی
جیپال اُس گنبد میں چھپ جائے مگر یہ بھی تمام جوگی جیپال نے کچھ دانے ماش کے طرف آسمان کے پھینکے
تیر برسنے لگے وہ گنبد بھی ٹوٹا اس گنبد کے ٹوٹتے ہی جوگی جیپال نے ایک ریسمان اپنی جھولی سے نکالی اور
طرف بہرام کے پھینکی اُس کے چند حلقے ہونے لگے میں بہرام کے در آئے بہرام نے سحر کیا کہ وہ ریسمان جلی جوگی نے دوسری
ایک ریسمان طرف اُس بے ایمان کے پھینکی بہرام نے پھر سحر کر کے اُسکو بھی جلا دیا جوگی نے جب یہ سحر کر دیکھا
تو تیغ پکڑ کے بہرام پر جا پڑا بہرام نے بھی میان سے کھینچ لیا آپس میں تیغ چلنے لگا جب بہرام کو یقین ہوا کہ
میں اس سے نہ بچونگا تو زمین میں لوٹ مار کے ایک اژدر مہیب کی صورت بنکر شعلہ ہائے آتشین منہ سے چھوڑنے
لگا جوگی نے بھی تیغ میان میں رکھا اور بصورت اژدر بنکر اسکے مقابلے میں آیا بڑی دیر تک دونوں خوب
آتش فشانی رہی جب بہرام اسمیں بھی عاجز ہوا تو سحر سے اپنے تئیں بصورت ہنس بنا کر چاہا پرواز کر کے نکل جاوے
تا جوگی جیپال کب جانے دیتا ہے فوراً اپنی صورت باز بلند پرواز کی بنائی اور پر دوڑے ہوا اسکو جا کر اپنے پنجوں میں
داب کر زمین پر لایا اسنے بہت چاہا کہ تڑپ کر اسکے پنجے سے نکل جاؤں مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی جوگی جیپال نے
تو چلو اسکو چیر ڈالا جیسے ہی اسکا طائر روح قفس تن سے نکلکر مائل پرواز ہوا ایک آندھی سیاہ چلی کہ تمام میدان
میں تاریکی چھا گئی صدائیں عجیب آنے لگیں امیر نے اسم اعظم بھی ورد زبان کیا تھوڑی دیر کے بعد وہ تاریکی دفع
ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من بہرام گنبد نشین جادو وزیر خداوند تاریک چہار چشم بود افسوس مردیم و جان
دادیم بمطلب خود نرسیدیم اس صدا کو سنکر امیر نے فرمایا کہ جوگی جیپال نے بہرام کو قتل کیا امیر یہ فرما رہے
تھے کہ جوگی جیپال سامنے سے آیا امیر کو سلام کر کے عرض کی حضور مبارک ہو کہ حریف زبردست مارا گیا
امیر نے جوگی کی بہت کچھ مدح و ثنا کی اور فرمایا کہ اب اپنی بارگاہ کیطرف واپس چلیں جوگی جیپال نے کہا بہتر
ہے سب لوگ طرف اپنی لشکرگاہ کے چلے کہ جوگی جیپال کی نگاہ گنبد بہرام پر پڑی دیکھا گنبد سبز زنگاری ہے جوگی کو
بہت تعجب ہوا ٹھہر کر اُس گنبد کو دیکھنے لگا اُسکے ٹھہرنے سے صاحبقران نے فرمایا کہ جوگی صاحب آپنے
تامل کیوں فرمایا جوگی جیپال نے عرض کی یا صاحبقران ایک امر ایسا ہے کہ میں حیران ہوں بہرام تو
مارا گیا مگر گنبد ابھی تک قائم ہے اور یہ گنبد اُسی کے سحر کا بنایا ہوا ہے یہ کیوں نہ منہدم ہو گیا بلکہ جوگی جیپال کا
چہرہ بشاش ہو گیا اور خوش ہو کر شہنشاہ گوہر کلاہ کو آواز دی کہ اے شہنشاہ جلد آئیے خدا نے اپنا
فضل شامل حال کیا گوہر مدعا ہاتھ آیا آپ نام خدا لیکر اس گنبد میں تشریف لیجائیے لوح و مہرہ وغیرہ
اسمیں موجود ہے اُسی کی برکت سے گنبد اب تک قائم ہے شہنشاہ خوشی خوشی قریب اُس گنبد کے آئے نام
خدا لیکر قدم اندر رکھا دیکھا ایک صندوقچہ گنبد کے اندر رکھا ہے شہنشاہ نے بسم اللہ کہکر اُس صندوقچہ
کو کھولا لوح اور مہرہ اور بازوبند اُسمیں سے برآمد ہوئے شہنشاہ نے لوح گلے میں ڈالی بازوبند کو زیب بازو
کیا مہرہ کمر میں رکھا اُس گنبد سے باہر نکلے جیسے ہی شہنشاہ نے قدم گنبد سے باہر نکالا گنبد گر پڑا شہنشاہ

گوہر کلاہ لوح لیکر جنگل میں پہنچے ہوئے قریب صاحبقران کے تشریف لائے امیر کو لوح دکھائی تمام لشکر میں خوشی
ہوئی شب بھر محفل عیش و عشرت رہی صبح کو جوگی جیپال نے عرض کی کہ ای شہنشاہ اب آپ لوح کو ملاحظہ
فرمائیں جو ہدایت ہو اسکو عمل میں لائیے شہنشاہ نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ اگر فضل خدا سے مرحلہ
ابشار جادو فتح ہو اور بہرام گنبد نشین مارا جائے تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اپنے تئین مقام تاریک چہار چشم
پر پہونچائے مگر راستے کے عجائبات سے ہوشیار رہے ہر امر میں لوح کو دیکھے بے ہدایت لوح کے کوئی کام نہ کرے
کہ باعث خرابی کا ہو بعد اُسکے پتا مکان تاریک کا تحریر تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے جوگی جیپال سے کہا
آپ تشریف لیجائیے عرصہ نہ لگائیے یہ ساعت بھی بہت مناسب ہو شہنشاہ گوہر کلاہ اُسیوقت سب
سے رخصت ہوئے لعل بن مرجان نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو غلام ہمراہ چلے شہنشاہ نے فرمایا کہ شرط
تنہائی کی ہے میں اکیلا جاؤنگا کسی کے ہمراہ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے فضل خدا ہر حال میں شامل
رہنا چاہیے جوگی جیپال نے عرض کی ای شہنشاہ آپ تشریف لیجاتے ہیں غلام بھی ضرور بوقت مشکل
حاضر ہوگا شہنشاہ نے فرمایا جوگی صاحب وقت مشکل سب کا حامی خدا ہوتا ہے یون آپ کو اختیار ہے تشریف
لائیے گا یہ کہکر شہنشاہ روانہ ہوئے انکو لوح کے دیکھنے سے معلوم ہوگیا تھا رہ نوردی کرتے ہوئے
چلے لشکر صاحبقران اُسی مقام پر ٹھہرا جوگی جیپال نے امیر سے عرض کی کہ یا صاحبقران اب
آپکی بیخبری میں بھی کہین نہ تشریف لے جائیے گا یہ کہکر جوگی جیپال بھی امیر سے رخصت ہوکر
ایک جانب روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد امیر بہت گھبرائے سرداروں کو بلاکر فرمایا کہ جوگی جیپال
ایسا مرد لائق تھا اُسکی تعریف میں زبان قاصر ہو اُسکی وجہ سے دل میرا بہلا رہتا تھا اب وہ بھی چلا
گیا ہے میری طبیعت بہت گھبراتی ہے مگر مجبور ہون کہ چلتے وقت جوگی صاحب نے مجکو بھی منع کیا ہے کہ کہین
جانے کا ارادہ نکرنا میں مجبور ہون سرداروں نے جو امیر کو پریشان خاطر پایا صحبت عیش و نشاط برپا کی
کہ اُسکی وجہ سے امیر کا دل بہلا رہیگا صاحبقران تو اسی اشغال مشغول ہوئے مگر اب کیفیت شہنشاہ
گوہر کلاہ کی عرض کی جاتی ہے کہ جب شہنشاہ امیر اور تمام سرداران لشکر سے رخصت ہوکر طرف مکان
تاریک چہار چشم کے روانہ ہوئے بعد دو چار کوس راہ طی کرنے کے ایک دریائے ذخار نظر آیا مگر
کشتی کا پتا نہ پایا شہنشاہ بہت مجبور ہوئے کنارے پر کھڑے ہوکر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا
کہ اسم حاشیہ کو سو مرتبہ پڑھو اسی دریا سے ایک نہنگ پیدا ہوگا وہ منہ کھولکر تمھاری طرف آئیگا
تم بیخوف و خطر اُسکے منہ میں نام خدا لیکر بیٹھ جانا قدرت خدا کا تماشا دیکھنا شہنشاہ نے اُس اسم کو
پڑھنا شروع کیا جب تعداد ختم ہوئی دیکھا ایک نہنگ مہیب اُس دریا سے پیدا ہوا منہ کھولکر
طرف شہنشاہ کے آیا شہنشاہ نے نام خدا لیا اور منہ میں اُس نہنگ کے کود پڑے کودتے ہی آنکھیں
بند ہوگئیں تھوڑی دیر کے بعد پاؤن زمین سے آشنا ہوئے شہنشاہ نے آنکھ کھولی دیکھا میں ایک
باغ پر فضا میں کھڑا ہون شہنشاہ متحیر ہوکر باغ کو دیکھنے لگے کہ ایک طرف سے صدائے دلکش
کان میں آئی یہ معلوم ہوا کہ کوئی خوش گلو بصد سوز و گداز گا رہا ہے شہنشاہ اُس صدا کیطرف
متوجہ ہوئے معلوم ہوا کہ گوشہ باغ سے یہ آواز آتی ہے شہنشاہ اُدھر چلے جب قریب اُس گوشے کے
پہونچے دیکھا ایک مہ جبین حسین درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی بخوش الحانی گا رہی ہے شہنشاہ اُسکی [illegible]

دیکھکر مائل ہو گئے تیغ ابرو کے گھائل ہو گئے بیساختہ زبان سے نکل گیا شعر میری جان تم پہ طبیعت آ گئی :
اب ہماری جان پہ آفت آ گئی :: اُس نازنین نے گردن اُٹھا کے دیکھا مسکرا کے کہا ماشاء اللہ آپ بڑے
بیباک ہیں چست و چالاک ہیں عشق کا ہیکو کھیل ہو گیا طبیعت صورت دیکھتے ہی مائل ہو گئی جو دس کی باتیں
کیجیے اپنی راہ لیجیے اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالیے گا اس صورت پر وہ یہ باتیں زیبا نہیں ہیں شہنشاہ نے کہا
شعر ستم جو کچھ کرو تجھ پہ بجا ہے :: یہ میرے دل لگانے کی سزا ہے :: جو آپ کے مزاج میں آئے باتیں سنا لیجیے مگر ایک
مرتبہ گردن اُٹھا کر جمال جہاں آرا دکھا دیجیے کہ تسکین دل بیقرار ہو جائے آرام مل جائے اُس نازنین نے جواب دیا کہ
آپ سے ایک مرتبہ میں نے عرض کی کہ آپ زیادہ باتیں نہ بنائیے چپکے چلے جائیے آپ سماعت نہیں کرتے
ہیں ایک تو بے اجازت پرائے باغ میں چلے آئے اُس پر چڑھ ہوئے عشق کا دم بھرنے لگے جان جانے لگی مرنے لگے
شہنشاہ کو یہ باتیں سنکر اور زیادہ اشتیاق ہوا اُسکا نہ دیکھنا شاق ہوا دامن گردانے مرکب سے اُتر کر
اُسکے برابر کے زمین پر بیٹھ گئے اُس نازنین نے جو شہنشاہ کی یہ کیفیت دیکھی وہاں سے الگ ہٹ کے
بیٹھی شہنشاہ نے بہت کچھ منت کی مگر وہ آہوئے وحشی رام نہوئی جب شہنشاہ بہت منت کر چکے تو اُس
نازنین نے کہا میں آپ کے عشق کا کیونکر یقین ہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ امتحان کر لو اُس نازنین نے
کہا اگر آپ ہم پر مائل ہیں اور ہماری تیغ ابرو کے گھائل ہیں تو اپنا سر ہم سے جدا نہ کیجیے جان ■ یہ جیتے شہنشاہ
نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا چمکنے میں لوح پہ نگاہ پڑی شہنشاہ کو بھی کچھ خیال آیا لوح کو
نیچی نظر سے دیکھا تو نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا یہ کیا غضب کرتا ہے اپنا خون کرکے کیوں گناہ عظیم مول لیتا ہے
یہ نازنین نہیں ہے پیر نود سالہ جادو ہے اسی خنجر سے اسکا کام تمام کر قدرت خدا کا تماشا دیکھ شہنشاہ نے کمر سے خنجر
نکال کے بسم اللہ کہکر اُس نازنین کا ہاتھ پکڑا اُسنے غل مچایا شہنشاہ نے کچھ سماعت نہ کی دو اُسکے سینے
پر رکھا خنجر پھیر دیا اُسکے مرتے ہی زمین چکر میں آئی گلے سے ایک خون کی دھار نکلی زمین پر گری درختوں پر
بجلی سب میں آگ لگ گئی تھوڑی دیر میں وہ باغ جلکر خاک ہو گیا قصہ پاک ہو گیا شہنشاہ کو پھر کہا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر آگے چلے راستہ نظر آیا ایک میدان وسیع پایا شہنشاہ آگے چلے تھوڑی دور چلکے
ایک گاؤں میں پہونچے قریہ کو بہت آباد پایا شہنشاہ ■ رہروی کرتے کرتے تھک گئے تھے ایک مقام پر ٹھہر گئے
وہاں کے لوگوں نے جو شہنشاہ کو دیکھا زمیندار کو جاکر خبر کی کہ ایک جوان صاحب شوکت و حشمت اس
گاؤں میں آیا ہے طریقے سے معلوم ہوتا ہے کسی ملک کا بادشاہ ہے راہ بھول کر اسطرف آ نکلا ہے مگر ایسے جوان
حسین شکیل آج تک نگاہ سے نہیں گذرے زمیندار نے کہا اُس جوان کو میرے پاس لاؤ لوگ دوڑے
شہنشاہ کے پاس آئے کہا آپ کو ہمارے زمیندار صاحب بلاتے ہیں وہیں چلکر ٹھہریے ہمارے زمیندار صاحب
کا قاعدہ ہے کہ جو کوئی مسافر اس گاؤں میں آتا ہے اسکو اپنے یہاں ایک روز مہمان رکھتے ہیں دوسرے روز
رخصت کرتے ہیں آپ کو بھی ایک روز مہمان رکھینگے شہنشاہ نے فرمایا کیا تمہارے زمیندار کے پاؤں میں
مہندی لگی تھی جو خود یہاں تک نہ آئے ہم ہرگز نہیں جائینگے سب نے کہا آپ کو یہ بات لازم نہیں ہے زمیندار صاحب
کی معمول حکمی کرنا مناسب نہیں چلیے اگر انکو خبر ہو جائیگی تو بہت خرابی ہوگی شہنشاہ نے قبضہ شمشیر پر
ہاتھ ڈالا کہا جاؤ سے وہ سب سے اچھا ہوگا جاکر کہدو کہ اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو برائے عفو
تقصیر حاضر ہو اہل قریہ نے جو یہ کیفیت شہنشاہ کی دیکھی بخوف جان بھاگے پاس اُس زمیندار کے آئے

زمیندار نے کہا ارے وہ جوان کہان ہے سب نے کہا وہ نہین آتا زمیندار نے کہا ارے اُس سے جاکر کہو کہ
مین تجھپر کچھ ظلم نہین کرونگا شاید اسوجہ سے خوف کرتا ہے کہ بے اذن میری سرحد مین آگیا ہے اور میری پہلوانی
اور تیزرفتی کا حال لوگون سے سنا ہے تم لوگ جاکر اُسکو تشفی دیکر یہان لے آؤ مین اُس حریف بدکار کو حسب
قاعدہ ایک روز مہمان رکھونگا لوگون نے کہا وہ اسوجہ سے نہین خوف کرتا ہے اور ہی سبب ہے زمیندار نے
کہا کیا سبب ہے لوگون نے جواب دیا کہ ہمنے اُس سے جاکر کہا کہ تمھین ہمارے زمیندار صاحب بلاتے ہین
اُسنے کہا کہ تمھارے زمیندار صاحب کے پاؤن مین مہندی لگی ہے جو خود میرے بلانے کو نہ آئے ہمنے بہت
سمجھایا اُسنے تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اپنے زمیندار سے جاکر کہدو کہ اپنی خطا معاف کرانے ہمارے
پاس آئے اگر نہ آئیگا تو بہت پچھتائیگا زمیندار نے کہا یہ کون بیہودہ ہے اُسکو قید کرکے ہمارے پاس لاؤ اُسے
سزا دینگے لوگون نے کہا ہمارے قید کرنے سے وہ قید نہین ہوگا آپ چلین اُسکو گرفتار کرلین زمیندار نے
اپنے کاندھے پر کچ لوہیا تلوار کہاروے کے غلاف مین رکھا بڑی سی ڈھال دوسرے شانے پر لٹکا کے کہا چلو
مین بھی اُسے گرفتار کیے لیتا ہون زمیندار تو آگے آگے چلا پیچھے پیچھے تمام گاؤن والے لٹھ کاندھون پر دھرکے
ہمراہ ہوے آپس مین یہ بھی کہتے جاتے ہین کہ مسافر کی قضا آگئی زمیندار صاحب تو تلوار نکالتے رہینگے ہم
لٹھ مار ہی دینگے الغرض اسطور سے زمیندار قریب شہنشاہ پہونچا شہنشاہ نے جو اُسکو اس کیفیت سے
آتے ہوے دیکھا بے اختیار ہنس پڑے زمیندار جب قریب شہنشاہ پہونچا جاہ و حشم دیکھکر خائف ہوا اور
ڈرتے ڈرتے کہا کہ ہمنے تمھین بلایا تم کیون نہین آئے شہنشاہ نے قبضہ پر ہاتھ رکھا تلوار جنگ کے اُٹھے
قریب جاکر کہا او بیہودہ کیا بکتا ہے تیرے پاؤن مین مہندی لگی تھی جو ہمارے بلانے کو گنوارون کو بھیجا یہکہکر ہاتھ
جو زمیندار کا پکڑا اوسے معلوم ہوا کہ کلائی ٹوٹ گئی جنبش کرنے لگا پگڑی اپنی سر سے اُتار کے شہنشاہ کے قدمون پر
رکھدی اور اپنے ساتھ اپنی گڑھی مین لایا کیفیت دریافت کرنے لگا شہنشاہ نے کل حال بیان کیا زمیندار نے
کہا اب آپکا قصد کہان کا ہے شہنشاہ نے جواب دیا کہ ہم تاریک کے مکان خاص پر جائینگے اور وہ کہتے ہین زمیندار
نے کہا وہ تو خداوند ہین شہنشاہ نے کہا وہ ایک کافر مکار ہے خداوند سب کا پاک پروردگار ہے تو اس عقیدے
کو ترک کر خداوند کریم کو احد و یکتا جان زمیندار بصدق دل مسلمان ہوا شہنشاہ سے عرض کی کہ آپ دو
چار روز یہین قیام کیجیے بعیش و عشرت آرام کیجیے میرا بھائی تاریک چہارچشم کا ملازم ہے وہ دو ایک روز مین
یہان آئیگا باسانی اپنے ہمراہ آپکو لیجائیگا اگر یون تشریف لیجائے گا تو راہ مین ساحران مکار کے ہاتھ سے تکلیف
اُٹھائیے گا شہنشاہ کو بھی اُسکی بات پسند آئی وہین قیام کیا دوسرے روز اُسکا بھائی آیا شہنشاہ کو جو دیکھا
بھائی سے پوچھا یہ کون شخص ہے اُسنے جواب دیا کہ یہ طلسم کشا ہے اسے قتل کی جاتا ہے مین نے روک لیا ہے کہ جب میرا
بھائی آئیگا وہ آپکو باسانی مکان خاص تاریک چہارچشم مین پہونچائیگا اُسنے کہا ہم تو تاریک کے نوکر ہین
بھلا طلسم کشا کو وہان کیونکر لیجائینگے اسکے عوض مین خداوند سے انعام پائینگے زمیندار نے کہا ارے اُس مکار کو
خداوند کہو خداوند وہ ہے جسنے سب کو بنایا ہے اُسے خداوند کہنا گناہ ہے غرض ایسی باتین زمیندار نے
بھائی کے سامنے کین کہ اسکا دل جانب اسلام رجوع ہوا اور یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا زمیندار اپنے ہمراہ
لیکر خدمت شہنشاہ گوہرکلاہ مین حاضر ہوا شہنشاہ نے اُسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اُسنے کلمہ پڑھا شہنشاہ نے
کہا کہ اب ہمارے چلنے مین تاخیر نہ کرو کیونکہ ہمین خبر دی ہے کہ اسی ہفتے مین وہان تک ہمکو پہونچنا ضرور ہے اگر

جو عرصہ ہوا تو مشکل ہو گی اُسنے عرض کی ایک دو روز تو یہان تشریف رکھیے جو کچھ ماحضر میسر ہو اُسکو قبول کیجیے
پھر غلام آپکو لیجلے گا وہان پہونچا دیگا شہنشاہ نے فرمایا تمھارے یہان دو روز سے مہمان ہین اب ہمارا زیادہ
ٹھیرنا مناسب نہین ہی مجبور ہو کر اُسنے عرض کی آج شب بھر توقف فرمایئے کل علی الصباح مین آپکے ہمراہ چلونگا
رہبری کرونگا شہنشاہ نے قبول کیا شب بھر توقف کیے مکان پہ رہے جب صبح ہوئی اہل قریہ سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے
زمیندار نے لاکھ چاہا کہ مین بھی ہمراہ رکاب رہونگا آپکے ساتھ چلونگا مگر شہنشاہ نے منظور نہ کیا زمیندار کے
بھائی کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے راستے کے عجائبات دیکھتے ہوئے دو روز کی راہ ادا کی مین قریب ایک شہر کے
پہونچے زمیندار کے بھائی نے کہا حضور یہی سرحد شہر نگار ہے ایک چار چشم یہان سے تین کوس پر رہتا ہو وہین
سب مکانات شاہی بنے ہین جب آپ وہان پہونچینگے تو کل کیفیت معلوم ہو جائیگی شہنشاہ نے کہا اب تم
جاؤ ہم بھی آتے ہین اُسنے عرض کی مجھے ہمراہ رہنے مین بھی کچھ عذر نہین ہی شہنشاہ نے کہا کہ کچھ ضرورت ہمارے
ہمراہ رہنے کی نہین ہی خدا مالک ہی وہ تو رخصت ہو کر داخل شہر ہوا شہنشاہ گو ہر کلاہ نے تھوڑی دیر وہان
توقف کیا جب اُسکے گئے کچھ عرصہ بہت ہوا تو شہنشاہ گو ہر کلاہ بھی نام خدا لیکر داخل شہر ہوئے شہر کو جو دیکھا
تو بہت آباد پایا دوکانین خوب رستے مرغوب دوکاندار خوش حال ہر ایک مالا مال خریدارونکا ہجوم ہر
دوکان پر ایک مجمع ہی دلال سودا کر رہے ہین ایک جانب بزازہ قرینے سے بنا ہی دوکانین بلند ہو وہ بزاز
قماش ایک جانب صراف روپیہ پیسونکا ڈھیر ایک جانب جوہری ہیرا زمرد الماس پکھراج لیے بیٹھے ہین
کسی طرف عطر فروشونکی دوکان ہے خوشبو کی لپٹین آ رہی ہین شہنشاہ گو ہر کلاہ بازار کی سیر کرتے ہوئے جاتے ہین
جسکی نگاہ جمال جہان آرا پر پڑتی ہی رعب و حشم دیکھکر سر تسلیم خم کرتا ہی شہنشاہ دونون ہاتھوں سے سلام سبکے
لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہین سب سلام تو کر لیتے ہین مگر کسی کی جرات اتنی نہین ہوتی ہی کہ یہ دریافت
کرے کہ آپ کیون اس شہر مین وارد ہوئے ہین اسیطرح سے شہنشاہ سب کے سلام لیتے ہوئے قریب ایک
باغ کے پہونچے دیکھا دروازہ باغ مانند آغوش عاشق کھلا ہی اندر سبزہ زار کی بہار دل لبھانے کو تیار ہی شہنشاہ
بخوف اُس باغ مین آئے باغ کو نہایت پر فضا پایا ہر چیز کا نرالا سمان دیکھا بلبلونکی زمزمہ سرائی نے طبیعت
مین جوش پیدا کیا انگلونکی رعنائی پر نظر کی ونکو سبزہ آنکھونمین نور حاصل ہوا سیر باغ کرتے ہوئے قریب ایک
بارہ دری کے پہونچے بارہ دری کے دروازے بھی کھلے پائے بلا تکلف اندر آئے جیسے ہی دروازے کے اندر قدم
رکھا گردون اُٹھاتی عجب قدرت نظر آئی دیکھا ایک جلسہ بکمال زیب و ترتیب آراستہ ہی حسینان مہ جبین و
مہ جبینان مہر تمکین بیشمار اُس محفل مین جلوہ افروز ہین ہر ایک کی صورت زیبا اور جمال جہان آرا ایسا ہی
جو نگاہ سے نہین گذرا ساقیان سیمین عذار جام شراب ہاتھونمین لیے ہوئے تقسیم کرتے پھرتے ہین ایک نازنین
بصد عشوہ و ناز نگار ہی زینت محفل کو بیٹھا ہی سامنے مسند زرنگار بچھی ہی اس مسند پر ایک تاجدار دیار
حسن و زیبائی و شہنشاہ ملک رعنائی بصد شوکت و حشم جلوہ گر ہی حسن اُسکا فتان عالم ہی مگر قاعدے سے
معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت کچھ مزاج برہم ہی خواصون سے تیوری چڑھاکے باتین کرتا حسن پر ستم کر بیٹھتی
جلال کرتا ہی عاشق مزاج شہنشاہ کو جو یہ صورت نظر آئی طبیعت بیقرار ہو گئی صبر
رخصت ہوا دل صدقے اُس پر ہوا مائل حسن و صورت ہوا دل کو تھام لیا لاکھ ضبط سے کام لیا مگر منھ سے آہ
نکل گئی وہ پری چونکی کچھ آواز پا کر اپنے مقام پر سنبھل گئی شہنشاہ گرتے پڑتے اُس محفل مین پہونچے سب

ایک شخص غیر کو اسطرف سے آتے ہوئے دیکھا بحیرت شہنشاہ کو سب دیکھنے لگے وہ نازنین بھی اپنی خواصون سے
آزردہ ہو کر بولنے لگی کہ کمبختو تم سب سے پیشتر ہی منع کیا تھا کہ دروازہ باغ کا بند کردو مگر کسی نے نہ مانا دیکھو یہ کون
شخص غیر بلا اجازت میرے باغ میں چلا آیا شہنشاہ نے جو اس حور شمائل کو برہم پایا بشیرین کلامی یہ کلمہ سرزد ہوا
اگر واقعی میں خطاوار ہوں سراپا گنہگار رہوں مگر اب جو سزا مناسب جانیے میں حاضر ہوں نازنین نے مسکرا کے
جواب دیا کہ آپ کیوں خطاوار ہیں خطا ان لوگوں کی ہے جو نگہبانی اچھی طرح سے نہیں کرتے خیر اچھا جو آپ تشریف لائے میں یہ
خلاف انسانیت ہو کر آپ سے کسی قسم کی شکایت کیجائے تشریف لائیے شہنشاہ نے جو اسکو بدرجہ مہربان پایا
تامل کیا اسکے برابر جاکے بیٹھے نازنین نے کہا آپ کی تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانیکا باعث کیا ہے شہنشاہ نے
اپنا جتنا حال تھا اتنا کل کیفیت اپنی بیان کی نازنین نے کہا آپ طلسم کشائی کیواسطے تشریف لائے ہیں آپکا جمعیت تو ہے مگر میں اتنا
تو ضرور کہونگی کہ آپ نے تنہا قصد کیا اور لشکر وغیرہ ساتھ نہ لیا شہنشاہ نے فرمایا لشکر میرا ایک مقام پر قیام پذیر ہے
چونکہ شرط یہ ہے کہ طلسم کشا کو تنہا بروئے فتاحی طلسم جانا چاہیے اس وجہ سے میں تنہا یہاں تک آیا ہوں اب دیکھوں خدا کیا
دکھاتا ہے اس نازنین نے کہا ابھی تو آپکا جانا ممکن نہیں ہے جبتک میری اجازت نہو آپ تشریف نہ لیجانے پائینگے کیونکہ اپنے
ارادے سے آپ تشریف لائے اور میری اجازت سے جا سکینگے شہنشاہ نے ہنسکر جواب دیا انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا
جبتک آپکی اجازت نہوگی میں نہ جاؤنگا مگر امید یہ ہے کہ ابھی تو آپ مجھے جلد اجازت دیں جب میں فتح طلسم کرکے واپس
آؤں پھر آپ کو اختیار ہے نازنین نے کہا اسمیں آپ کچھ نہ فرمائیں جو میرے مزاج میں آئیگا وہ ہوگا شہنشاہ خاموش
ہو رہے نازنین نے خواصوں سے اشارہ کیا باری باری سب اس مقام سے اٹھکر چلی گئیں خلوت ہو گیا نازنین نے
ہاتھ بڑھا کے صراحی اٹھائی جام بلوریں لبریز کرکے اپنے دست حنائی سے شہنشاہ گوہر کلاہ کے روبرو پیش کیا کہا
ایک جام نوش فرمائیے شہنشاہ اس جام کو بے اندیشہ انجام پی گئے اسنے دوسرا جام بھر کے دیا شہنشاہ نے وہ بھی
جام پیا شراب پیتے ہی شہنشاہ کو گرمی معلوم ہوئی بس چکر آیا اب شہنشاہ کو کچھ خیال آیا نازنین نے تیور جو شہنشاہ
کے بگڑے دیکھے تھوڑی دور ہٹ کے نعرہ کیا اور پاس آکر کہا طلسم کشا میں نگہبان جادو شہنشاہ نے دیکھا نعرہ کرتے ہی
صورت اسکی بدل گئی ایک ضعیفہ ستر اسی برس کی نیلی تہمد باندھے ہوئے نظر آئی شہنشاہ نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ
ڈالا چاہا اٹھکے وار کریں لڑکھڑا کے گرے بیہوش ہوگئے اس مکارہ نے جلدی سے لوح شہنشاہ کے گلے سے اتاری خود
بھی اپنے قبضے میں کیا بازو بند بھی لیا شہنشاہ کی مشکیں باندھیں ایک کمرے میں لیجا کر ہوشیار کیا کہا کیوں اے
طلسم کشا اب فتاحی طلسم کیونکر کریگا ارے یہ طلسم بہارستان سلیمانی ہے اسکا فتح کرنا آسان نہیں ہے اب اپنی جان سے
ہاتھ دھو شہنشاہ نے جواب دیا او مکارہ کیا بیہودہ بکتی ہے اگر خدا ہمارا حامی ہے تو تو ہماری جان لینے پر قادر نہیں ہے اور ہم
اس طلسم کو ضرور فتح کرینگے اس ساحرہ نے شہنشاہ کو قید میں چھوڑا آپ لوح اور خنجر اور بازو بند لیکر پاس تاریک
چہار چشم کے روانہ ہوئی تاریک اسوقت دربار میں بیٹھا تھا تمام ساحران طلسم جمع تھے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ طلسم کشا کا
داخلہ اس شہر میں ہوا طور اچھے نظر نہیں آتے ہیں تاریک کہتا تھا غضب تو یہ ہوا کہ بہرام گنبد نشین سا ساحر زبردست
مارا گیا اور لوح طلسم کشا کو مل گئی اسکی مدد سے وہ یہاں تک پہونچا اب دیکھیے تھوڑے عرصہ میں وہ قلعہ طلسمی تک پہونچیگا
وہاں آفت برپا کریگا مجھے کچھ بن نہیں پڑتا ہے سب ساحر اسکو تشفی دیتے ہیں کہ نگہبان جادو نے آکر سلام کیا
تاریک نے پوچھا اے نگہبان جادو آج کدھر آئیں نگہبان نے کہا حضور ایک خوشخبری لیکر حاضر ہوئی ہوں اب بار
ہوں کہ پیشتر یہ فرمادیجیے کہ جو کوئی طلسم کشا کو مع لوح گرفتار کرے اسکو کیا انعام عنایت ہو تاریک نے کہا

ہین اُسکو دیناوزیا عظم کرونگا علاوہ اُسکے بہت کچھ نقد وجنس دونگا نگہبان نے خوش ہوکر لوح اور مہرہ اور بازو بند
تاریک چہار چشم کو نذر دیا تاریک نے خوش ہوکر لوح کو لیا اور مہرہ وغیرہ بھی قبضے مین کیا کہا ای نگہبان جادو
کیا کار نمایان کیا ہی طلسم کشا کہان ہی نگہبان نے کہا حضور میرے مکان مین قید ہی تاریک نے کہا کچھ لوگ نگہبان
جادو کے مکان پر جائین اور طلسم کشا کو لائین فوراً چند ساحر نگہبان جادو کے ہمراہ ہوے اُسکے مکان پر پہنچ
گئے شہنشاہ کو ایک تخت سحر پر ڈال کے طرف تاریک چہار چشم کے روانہ ہوے تھوڑی دیر مین دربار مین
آئے شہنشاہ نے دیکھا کہ تاریک چہار چشم بہت بڑا آدمی ہی انسان ہی مگر دیو معلوم ہوتا ہی دربار مین ہو چکے
شش ہاں اسلام سلام کیا تاریک کو اور زیادہ غصہ آیا شہنشاہ کو سامنے استادہ کیا کہا انہون نے طلسم کشا
اب بھی کچھ جرأت طلسم کشائی باقی ہی شہنشاہ نے جواب دیا کہ ہماری جرأت مین کمی کسوقت پائی جو اسوقت یہ سوال
کیا تاریک نے کہا اب تمھین زندہ نہ چھوڑینگے ابھی قتل کرینگے شہنشاہ نے جھلا کر جواب دیا کہ او مردود تو ہمارے
قتل پر قادر نہین ہی جو چاہتا ہی خدا کرتا ہی تاریک نے کہا ای شہنشاہ بہت غصہ نکرو جو مین کہتا ہون اُسکو سنکر مجھے
سجدہ بندگی مانو اپنا معبود جانو خطو تقصیر کرا دُونگا تمھین اپنی طرف سے اس طلسم کشا کا حاکم اعلی بناؤنگا مرتبہ بڑھاؤنگا
سب تمھارے تابع فرمان رہینگے مجھے تمھاری جوانی پر اور جرأت شجاعت پر رحم آتا ہی اگر تمھارے عوض کوئی دوسرا
ہوتا ابھی قتل کرتا یہ ذکر تھا کہ ایک ہرکارے نے عرض کی کہ ملکہ بہار تاجدار تشریف لاتی ہین تاریک نے کہا آئین
ناظرین پر واضح ہو کہ ملکہ بہار تاجدار تاریک چہار چشم کی بیٹی ہی اور طلسم اسی کے نام سے نامزد ہی تاریک اس دختر
بلند اختر کو بہت عزیز رکھتا ہی بے صلاح اسکی [illegible] کے کوئی کام نہین کرتا ہی جیسے ہی اسنے خبر آنیکی سُنی خوش ہوگیا شہنشاہ
بھی دیکھنے لگے کہ ملکہ بہار تاجدار کون ہی کہ یکایک پردہ ڈیوڑھی کا اُٹھا خواصین آگے آگے نظر آئین اُنکے بعد
جو شہنشاہ نے نگاہ کی ایک حور پیکر قمر منظر بانی غمزہ و نزاکت صاحب جاہ و حشمت سرتاج حسینان جہان سردار دیار
محبوبان سر سے پانک [illegible] رنگ پری غیرت حور حسن مین خوب محبوب مرغوب آہستہ آہستہ با ناز و انداز سے
دل کو پامال کرتی چلی آتی ہی گرد خواصون کا ہجوم ہی سارے دربار مین آمد ملکہ کی دھوم ہی اسطرح سے بہار تاجدار تاریک
کے قریب آئی برائے تسلیم گردن جھکائی تاریک نے دعا دیکر اپنے پاس بٹھا لیا شہنشاہ نے جو جمال باکمال اس گل سرسبد
حسن و خوبی کا دیکھا ضبط کا یارا نرہا ہوش و حواس جاتے رہے دل دھڑکنے لگا خواہش وصل پیدا ہوئی بیتابی بڑھنے
لگی ملکہ بہار تاجدار تاریک چہار چشم کے پاس بیٹھین سب لوگ باری باری سلام کو سامنے آنے لگے ملکہ نے جب سب کے
سلام لینے سے فراغت پائی تو نگاہ شہنشاہ گوہر کلاہ پر پڑی قریب تھا کہ بیہوش ہوجائین مگر اپنے تئین سنبھالا تیر عشق
جگر کے پار ہوگیا شہنشاہ سے زیادہ ملکہ کا دل بیقرار ہوگیا تاریک سے پوچھا ای والد نامدار یہ کون شخص ہی جو
مسلسل سامنے کھڑا ہی تاریک نے کہا یہی ہی طلسم کشائی کرنے کو آئے تھے اب اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہین شہنشاہ
نے جو یہ بات سُنی بقوت تمام قید توڑ ڈالی للکار کر آواز دی او مکار کیا بیہودہ بکتا ہی تو کیا ہماری جان لے سکتا ہی یہ کہکر
قصد کیا کہ تاریک پر جا پڑون مگر ساحر وہان موجود تھے سب نے سحر کردیا ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے شہنشاہ ہوش
جاتے رہے ملکہ بہار تاجدار یہ جرأت و قوت دیکھکر بیتاب ہوگئی اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے شجاع صاحب قوت
بھی دنیا مین موجود ہین کہ جسنے آگے قید آہن کا توڑ ڈالا اور مجمع عام مین ایسی کہ گذرنا کوئی بات نہین ہی اصل تو
یون ہی کہ سوائے [illegible] یہ بات دوسرے مین نہوگی دل مین یہ خیال کرتی جاتی ہی اور صورت زیبا شہنشاہ کی دیکھتی
جاتی ہی تاریک نے کہا ای شہنشاہ اسوقت مین تمکو فرصت دیتا ہون تم میری جلد بات کا جواب مجھے دینا چاہئے

نہ کرنا بہت سمجھ کے جواب دینا شہنشاہ نے کہا مجھسے اگر ہزار بار بھی پوچھا جائیگا تو یہی جواب دونگا جو اسوقت دیتے ہیں
تاریک نے کہا ان جوابات کو میں سند نہیں رکھتا ہوں کہ تم اسوقت تازہ اسیر ہو ہوش و حواس تمھارے بجا نہیں
ہیں دو ایک روز قید خانے میں رہو گے مصائب اسیری اُٹھاؤ گے تب میں تجھسے یہی سوال کرونگا اور اسوقت کے
جواب کو ٹھیک جانونگا شہنشاہ نے فرمایا کہ تو تو بے مغز ہو تیرے ساتھ زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے تاریک نے داروغہ
زندان خانہ کو بلایا کہا اس قیدی کو لیجاؤ احتیاط سے قید کرو دو تین روز کے بعد ہم پھر اسکو بلا کے سوال و جواب
کرینگے داروغہ شہنشاہ کو لیکر زندانخانہ میں آیا طوق و سلاسل پہنا کر ایک حجرے میں بند کر دیا اور زندانخانہ پر پاسبان
بہت سے مقرر کیے کیفیت دربار تاریک یہ ہوئی کہ جب داروغہ شہنشاہ کو دربار سے لے آیا تو ملکہ بہار تاجدار کو شدید
بیتابی ہوئی کیونکہ روے محبوب نظروں سے پوشیدہ ہوا تو وہ بھی دیر تھوڑی باپ سے رخصت ہو کر اپنے مکان میں آئیں
گوشہ تنہائی میں جا کر بیٹھیں حکم دیا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے سب خواصوں نے جو مزاج ملکہ کا برہم پایا اپنے مقاموں پر
جا کے خاموش بیٹھ رہیں ملکہ گوشہ تنہائی میں شہنشاہ گوہر کلاہ کی فراق میں ملاقات کے اشتیاق میں گریہ و زاری کیا بعد
یہ اشعار درد انگیز پڑھنے لگیں نظم

کس شب ہجر بداد من نالاں نرسید جان بلب آمد و دستم بگریبان نرسید اشک از بیم کسی تا سر مژگان نرسید	بیکسی دید کہ غم تا بلب جان نرسید جان بدر روز ز غم نام تو خواہد بلب یکدم از یار جدا ماندم و جان شد [illegible] زخمی بیجان چہ [illegible]	بر زبانم سخنے از غم پنہان نرسید تا نہ بیکسی آہ و بیابان نرسید لب من یار و گر بر لب جانان نرسید بر من [illegible] زدہ جانان نرسید	تا دہ گرم من [illegible] جہان زد لیکن تا توانی چہ بلا بر سر آمد و دل [illegible] تو ستم گر یہ کنم [illegible] غم دل [illegible]

یہاں تو ملکہ بہار تاجدار کی یہ کیفیت
تھی ہجر میں بری حالت تھی وہاں شہنشاہ گوہر کلاہ بصد نالہ و آہ یاد میں ملکہ کی بار بار فرماتے تھے نظم

اے اگر برم من بے صبر [illegible] خبر رسد [illegible] چہ شد از بازو [illegible] سر [illegible] بے [illegible] گشتہ [illegible] بہ بازو [illegible]	من شنیدم [illegible] ستم و خون [illegible] ہمدم از [illegible] شدم [illegible] چہ [illegible] است [illegible]	تحفہ [illegible] سر [illegible] تو [illegible] چگر [illegible] گر تو [illegible] سوز [illegible] [illegible]	ملتی شد کہ نسیم [illegible] چہ بلا [illegible] است [illegible] تا دل من [illegible] یہاں ملکہ کو جو تکلیف میں دیر ہوئی

خواصوں نے آپس میں کہا کہ نہیں معلوم مزاج مبارک ملکہ کا کیسا ہے آج گوشہ تنہائی پسند آیا ہے ورنہ ہر روز بے ہمسے ہمارے
چین نہ آتا تھا گوشہ تنہائی نہ بھاتا تھا تنہا بیٹھنا ناگوار تھا لمحہ بھر چپ رہنا دشوار تھا آج نئی بات ہے جو ملکہ گوشہ تنہائی
میں تشریف لیگئی ہیں چلو ذرا مزاج کی خبر تو دریافت کریں ایک نے کہا ملکہ عالم نے منع فرمایا تھا کہ ہرگز ہمارے پاس کوئی
نہ آئے ایسا نہ ہو ہم لوگوں کے جانے سے کچھ آزردہ ہو جائیں چلو اتنی باتیں سنائیں ایک نے جواب دیا کہ ہم باتیں کرنی بیٹھے کیفیت
تو مزاج کی معلوم ہو جائیگی یہ ذکر تھا کہ نسیم گوہر پوش وزیرزادی ملکہ بہار تاجدار کی آئی خواصوں سے پوچھا اری
تم سب یہاں کیوں بیٹھی ہو ملکہ عالم کہاں تشریف رکھتی ہیں انکو تنہا کیوں چھوڑ دیا سب خواصوں نے افسوس کی طرح سے
ملکہ عالم کی طبیعت نصیب دشمنان ناساز ہے جب سے خداوند کے پاس سے آئی ہیں کمرے میں تشریف لیگئی ہیں سب کو
یہ حکم دیا ہے کہ کوئی ہمارے کمرے میں نہ آئے نہیں معلوم کیا بات ہے ہم لوگ خوف سے وہاں نہیں جا سکتے ہیں اب آپ
تکلیف فرمائیے تشریف لیجائیے کیفیت خلاصہ معلوم ہو نسیم نے کہا ملکہ کس کمرے میں ہیں خواصوں نے کمرے کا پتا بتلایا
نسیم گوہر پوش اس کمرے میں آئی دیکھا ملکہ منہ لپیٹے بستر غم پر لیٹی ہیں ٹھنڈی سانسیں بھر کر زار زار رو رہی ہیں نسیم یہ
حالت دیکھ کر بہت متعجب ہوئی قریب ملکہ کے آئی منہ سے آنچل ہٹا کر دیکھا اشک حسرت رخسارہ گلگوں پر غلطاں ہیں
چہرہ زرد ہے لب پر آہ سرد ہے نسیم کو اور زیادہ تعجب ہوا ملکہ نے جو وزیرزادی کو دیکھا افشاے راز کے خوف سے دل
دھڑکنے لگا رنگ چہرے کا اور زیادہ اُڑ گیا نسیم نے بلائیں لیکر کہا کیوں مزاج کیسا ہے یہ کیا حالت ہے ملکہ نے

جواب دیا کہ کچھ طبیعت میری سست ہی اس وقت مزاج نادرست ہی یہ سنکے تو منع کیا تھا کہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے تمکو یہان
آنا کیا ضرور تھا اب تم چلی جاؤ جب ہمارے مزاج مین آئیگا باہر آئینگے اسوقت تمھارا ٹھہرنا مناسب نہین ہی نسیم نے عرض
کی بھلا مجھسے یہ کیونکر ہوگا کہ آپکو اس حال مین دیکھون اور تنہا چھوڑ کے چلی جاؤن آپ کیفیت مزاج بتلائیے بات نہ
چھپائیے ملکہ نے کہا اے نسیم کیفیت مزاج کیا بیان کرون اور حالت دل کیونکر عیان کرون ایسی بات ہی جو کہنے کے قابل
نہین ہی خلاصہ یہ ہی کہ قابو مین دل نہین ہی زیست ناگوار ہی قلب بیقرار ہی ہماری تقدیر کی راحت رنج و کلفت سے بدل
گئی دل پر غم و اندوہ کی تلوار چل گئی وزیرزادی نے جو یہ تقریر ملکہ کی سنی ازبسکہ عاقلہ تھی سمجھی کہ ضرور کسی پر شاہزادی کا
دل آگیا ابر بلا چھا گیا کسی کی تیغ ابرو کی گھائل ہوئی ہے جو مائل ہوئی اب اسکا راہ راست پر آنا دشوار ہی حد سے
زیادہ بیقرار ہی یہ مرض بہت برا ہی سوا وصل حبیب دوا اسکی نہین ہی یہ سوچکر کہا ملکۂ عالم یہ تو جو کچھ آپنے فرمایا یہ
سب بطور معمے کے تھا اب خلاصہ فرمائیے ورنہ لگائیے ہم بیقراری کو دفع کرینگے آپ کیون اسقدر گھبراتی ہین غم کھاتی ہین
خلاصہ بیان فرمائیے جب ہمارے تاجدار نے دیکھا کہ اب وزیرزادی پر میرا راز افشا ہو گیا صرف خلاصہ تحقیق کرنا
اسکو منظور ہی تو مجبور ہو کے کہا اے نسیم کو ہر روش مین آج دربار مین والد نامدار کے برائے سلام گئی تھی وہان ایک
آفت جان غارت گر دین و ایمان کو دیکھا کہ صبر و ہوش رخصت ہوئے گرفتار مصیبت ہوئی اسکو والد نامدار نے
زندانخانے مین روانہ کیا مین فراق کی تاب نہ لا سکی فوراً اٹھکے رخصت ہوئی یہان آکر اس گوشے مین جو دل مین تھا اُس
محبوب کے تصور خیالی کو پیش نگاہ کرکے سب بیان کیا اب اگر اس یار جانی کو اپنے پاس نہ پاؤنگی تو زندگی سے ہاتھ
اٹھاؤنگی مرنا گوارا کرونگی تڑپ تڑپ کے جان دیدونگی نسیم نے عرض کی آپ صبر کرین اسقدر بیتاب نہون ہم اس
محبوب کا پتا لگا لینگے جسطرح ممکن ہوگا یہان لائینگے آپ باہر تشریف لے چلیے بیٹھیے خاطر جمع رکھیے ملکہ نے کہا اے
نسیم جمعیت خاطر اور خوشی اسوقت ہوگی جب اُس گل گلزار حسن و جمال عندلیب بوستان اجلال کو اپنے پاس پاؤنگی
نسیم نے عرض کی ملکہ آپکے سامنے خداوند نے اُس یوسف بیکاروان شہنشاہ حسینان جہان کو زندانخانہ مین بھیجا ہی
ملکہ نے کہا میرے روبرو اس ماہرو کو داروغہ کے حوالے کیا بلکہ یہ بھی تاکید فرمایا کہ اسکی نگہبانی مین غفلت نہ کرنا
ایسا نہو کوئی اسکا مددگار آئے اور قید خانے سے لیجائے تو پھر ملنا اسکا دشوار ہوگا ہزار با تدبیرین کیجائینگی مگر یہ نہ
گرفتار ہوگا نسیم نے عرض کی تنبر آج شب کو اُسکی تدبیر کرینگی ملکہ نے کہا اے نسیم ایک امر میرے نزدیک بہتر ہی کہ
شاہزادے کی رہائی با آسانی ہوجائے اور اگر کوئی کوشش بھی کرے تو نہ پائے نسیم نے کہا مجھسے ارشاد کیجیے اگر ہو سکیگا
دریغ نکرونگی ملکہ نے جواب دیا کہ لوح والد نامدار کے پاس ہی اگر لوح ہاتھ آئے تو وہ اسیر دام بلا ابھی رہا ہو جائے نسیم نے
کہا ملکۂ عالم لوح کے لانے سے حضور کی بدنامی ہوگی اور خداوند بہت آزردہ ہونگے اور شاہزادہ جسوقت لوح پائیگا
کسی کو خاطر مین نہ لائیگا طلسم کے برباد کرنے مین مصروف ہوگا آپکے والد سے لڑائی پڑیگی نہین معلوم کیا ہو ملکہ نے کہا
وہ شیر بیشۂ جرات کسی سے کم نہین ہی اگر لاکھ آدمی ہون تو بھی اُسے خوف نہین ہی میرے سامنے بند آہن سو بار
اُسنے توڑ ڈالے والد نامدار سے سخت گفتگو آگئی مگر جواب معقول دیے اپنی جان کا خوف نہ کیا والد نامدار کو اُسکے
حسن و شباب پر رحم آیا زندانخانہ مین بھیجا ہی یہ بھی فرمایا ہی کہ اگر تم ہمارے تئین بخداوندی مانو اور اپنا معبود جانو
تو تمھاری خطا معاف کرے اس طلسم کا حاکم کرین سب باشندگان طلسم تمھارے زیر حکومت رہین مگر اُنھون نے
منظور نہین کیا نسیم نے کہا میری عرض کرنیکا منشا یہ ہی کہ اگر لوح وہ پا گئے تو خداوند سے مقابلہ ضرور کرینگے مبادا
خداوند کو غصہ آجائے اور تقدیر فنا کردین تو پھر آپ کیا کیجیے گا اور یہ امر پوشیدہ بھی نہین رہیگا خداوند کو جب سب خبرین

اور تمام کیفیتین جو دنیا مین گذرتی ہین معلوم ہوجاتی ہین تو کیا یہ امر پوشیدہ رہیگا بلکہ مجھکو تو یہ خوف ہو کہین کیفیت
بھی نہ معلوم ہو گئی ہو ملکہ نے کہا کسی کے دل کا حال کوئی نہین جانتا ہو خداوند جارے دل کی بات کو کیا جانین نسیم
نے کہا پھر جو آپکے مزاج مین آئے وہ کیجیے ہمسے بھی جو کچھ ہوسکیگا حتی الوسع کوتاہی نکرینگے ملکہ نے کہا مین آج شب کو
پھوپھی والدہ نامدار کے پاس جاؤنگی جسطرح بن پڑیگا لوح طلسمی اور کل اسباب یعنی مہرہ اور بازو بند لاؤنگی نسیم خاموش
ہورہی شاہزادی نے تڑپ تڑپ کے اتنا دن بسر کیا جب شام ہوئی تو خواصون کو ملکہ نے طلب فرمایا کہا ہوادار
جلد تیار کرو اسوقت والدہ نامدار کے پاس جائینگے کچھ ضروری کام ہو خواصون نے جلدی جلدی ہوادار تیار کیا ملکہ
ہوادار پر بیٹھکے تاریک چارچشم کیطرف روانہ ہوئین تاریک اسوقت اپنے محل مین داخل ہوچکا تھا خواصون نے
جو دریافت کیا یہ کیفیت معلوم ہوئی سب نے ملکہ سے آکر عرض کی کہ حضور خداوند اسوقت محل مین جلوہ فرما ہین
آپکی والدہ بھی آپکو طلب فرماتی ہین ملکہ نے کہا وہین چلو خواصین ہوادار لیکر اسطرف متوجہ ہوئین تھوڑے
عرصہ مین ملکہ محل مین داخل ہوئین باپ کو سلام کیا تاریک نے دعائین دین ماں نے بلائین لین ملکہ قریب
تاریک چارچشم کے بیٹھ گئین تاریک اسوقت اپنی زوجہ سے کہہ رہا تھا کہ مین نے آج طلسم کشا کو گرفتار کر لیا
اور لوح طلسمی اُس سے چھین لی ہو اب اُسے قیدخانے مین بھیجا ہو اگر وہ مجھے خداوندی مانیگا اور اپنا معبود جانیگا تو
اُسکی خطا معاف کردونگا کیونکہ ایسا جوان حسین جری بہادر میری نگاہ سے آجتک نہین گذرا اُسے تمام طلسم کا
حاکم کردونگا یہ سنکر ملکہ بہار تاجدار نے کہا کیون اے والد مہربان لوح طلسمی کیسی ہو مین نے آجتک نہین دیکھی اور مہرہ
کیسا ہو تاریک نے لوح اور مہرہ اور بازو بند بیٹی کو دیا کہا دیکھو لوح ایسی ہوتی ہو ملکہ نے لوح جی بھر کے دیکھکر کہا اے
والد نامدار یہ تو بہت اچھی چیز ہو اور بازو بند کو بھی بہت پسند کیا کہا آخر آپ کسی کو ضرور دیجیے گا کہ وہ اپنے پاس رکھے اگر
یہ میرے پاس رہے تو کوئی ہرج تو نہین ہو تاریک نے کہا تمھین اپنے پاس رکھو مگر احتیاط کر تا کسی کو کبھی نہ دکھانا یہ تمام
طلسم کی جان ہو جسکے پاس یہ تختی اور مہرہ ہو اُسکے نزدیک اِس طلسم کا توڑ ڈالنا بڑی بات نہین ملکہ نے کہا مین
اپنی جان سے زیادہ اُسکی احتیاط کرونگی تاریک نے کہا اب تم سدھارو رات زیادہ آئی ہو تمھاری وزیرزادی منتظر
ہوگی ملکہ بہار تاجدار لوح لیکر تاریک چارچشم سے رخصت ہوئی اپنے باغ مین آئی وزیرزادی کو دکھائی کہا
اے نسیم اب اتنا کام تم کرو کہ کسی صورت سے شاہزادے کو یہانتک لاؤ یا مجھے اُس تک پہونچاؤ نسیم نے کہا
وزیرزادی گو یہ امر بہت دشوار ہو لیکن آپ کی وجہ سے مین کوشش کرتی ہون یہ کہکر نسیم نے کنیزون سے شراب منگائی
اُسمین خوب بیہوشی ملائی طعام لذیذ جو کچھ اُسوقت موجود تھا اُسمین بھی بیہوشی ملا کر درست کیا اور چند خوان کھانے
کے اور کشتیاں شراب کی خواصون کے سرون پر رکھوا کر شاہزادی کی ہیئت بدلوا کر طرف قیدخانے کے روانہ ہوئی
جب در زندان پر پہونچی نگہبانون نے کہا اسوقت یہان کون آتا ہو خداوند کا حکم نہین ہو یہان طلسم کشا قید ہو
وزیرزادی نے کہا کوئی غیر نہین ہو ہم ملکہ بہار تاجدار کے ملازم ہین شاہزادی کی طبیعت دو روز سے کچھ
ناساز ہوگئی تھی تو منت مانی تھی کہ جب شاہزادی کو شفا ہوگی تو اسیرونکو کھانا کھلائینگے لہذا قیدیونکے واسطے
کھانا لائی ہین تم لوگ بھی شریک ہوجاؤ شاہزادی نے تمھارے واسطے بھی شراب بھیجی ہو نگہبانون نے کہا
اسوقت ہم قیدیون کو کھانا نہین دے سکتے ہین کنجی قفل در زندان کی داروغہ صاحب کے پاس ہو نسیم نے کہا اسوقت
کھانا لیکر اپنے پاس رکھو صبح کو جب داروغہ صاحب آئین تو انکو یہ کھانا دیکر کہہ دینا کہ اسیرونکو تقسیم کردین اور تم
لوگ شراب پیلو نگہبانون نے اس بات کو قبول کیا اور خوان کھانے کے لیکر رکھے نسیم نے گلابیان شراب کی دین سب نے

خوب شراب پی بیہوشی چونکہ زیادہ ملی تھی پیتے ہی سب بیہوش ہوئے نسیم نے ملکہ سے کہا اب آپ کیا فرماتی ہیں ملکہ نے
کہا کہ قفل کو کسی ترکیب سے دور کرو نسیم نے کہا ملکۂ عالم آپ جانتی ہیں کہ یہ سب جادو کا کارخانہ ہے اور یہ قفل بھی سحری
ہے اس قفل سے مس کیجیے قفل کھل جائیگا ملکہ نے لوح کو قفل سے مس کیا قفل کھل گیا بہار تاجدار مع نسیم گوہر پوش
داخل زندانخانہ ہوئیں خواصین آگے آگے شمعین لیے ہوئے عقب میں رہے ملکہ ہیئت تبدیل کیے ہوئے دو چار
قدم بڑھکے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ ایک گوشے میں قید سحر پہنے ہوئے بیٹھے ہیں آہ سرد لب پر ہے اشعار عاشقانہ
زبان پر جاری حالت غم طاری ملکہ نے کہا اے نسیم معلوم ہوتا ہے یہ بھی کسی پر مائل ہیں کسی کے تیر نظر کے گھائل ہیں
دیکھو اسوقت انکی کیا حالت ہے کیسی مصیبت ہے اشعار عاشقانہ پڑھ رہے ہیں نسیم نے کہا آپ ہی ملاحظہ فرمائیے اب
بھی ایسے عشق سے درگذر کیجیے ملکہ نے کہا وا واہ ہم جو کہا وہ کیا یہ کہتی ہوئی قریب شہنشاہ کے آئیں شہنشاہ نے
جو گردن اٹھائی گو ملکہ ہیئت تبدیل کیے ہوئے تھیں مگر حسن و جمال کا عجیب عالم تھا شاہزادی کی نظر سے نظر لڑی
ادھر شہنشاہ بیہوش ہوئے ادھر ملکہ پر غشی طاری ہوئی نسیم نے ملکہ کا سر زانو پر لیا اسوقت اور کچھ ممکن نہ تھا
بازو کھینچکر باندھ دیا اور دوپٹے کے آنچل سے ہوا دی ملکہ نے آنکھ کھولی دیکھا شاہزادہ بھی بیہوش پڑا ہے ملکہ نے
نسیم سے کہا کہ تونے انکا خیال نہ کیا یہ کہکر خود اپنے زانو پر سر شاہزادے کا لیکر لوح گلے میں ڈال دی ہوا سینے پر رکھا
قید سحر کٹ کر گری شاہزادے نے آنکھ کھولی دیکھا سر زانوئے محبوب پر ہے خوش ہو گئے ملکہ نے جو آنکھیں کھلی
ہوئی پائیں اپنا زانو سر کے نیچے سے نکالکر کہا چہ خوش ہمنے جو آپکی خاطر کی آپنے نہیں معلوم کیا تصور فرمایا اب اٹھکر
بیٹھیے شاہزادہ اٹھا چاہا لپٹنے گلے میں باہیں شکر خدا کیا ملکہ نے کہا اب یہاں ٹھہرنا آپکا مناسب نہیں ہے میرے
باغ میں تشریف لیچلیے یہ کہکر اپنے ہاتھ سے بازو بند باندھ دیا اور دیکر کہا اسکو احتیاط سے رکھیے شاہزادے نے
ہمراہ کمر میں رکھا وہاں سے اٹھکر بہار تاجدار کے ہمراہ چلا در زندانخانہ پر پہونچے سب کو بیہوش پایا کیفیت
دریافت کی بہار تاجدار نے کل کیفیت بیان کردی شاہزادے نے شکر خدا کیا ملکہ کے ہمراہ باغ میں آیا تمام
شب تو عیش میں بسر کی نسیم گوہر پوش نے صبح کو کہا واری آپکا یہاں اسطرح پر رہنا مناسب نہیں ہے میرے
نزدیک تو بہتر یہ ہے کہ کوئی مکان انکے واسطے الگ تجویز کیا جائے تھوڑے دنوں وہاں تشریف رکھیں دیکھیے اب
آپکے والد نامدار کو خبر ہوتی ہے وہ کیا انتظام فرماتے ہیں ملکہ نے کہا اے نسیم اب اسوقت تو اسکا انتظام نہیں ہو سکتا
ہے سوائے شب کے جبتک کوئی مکان ایسا تجویز کرو جہاں یہ جا رہیں نسیم نے کہا تعمیل حکم ہو جائیگی آپ خاطر جمع
رکھیں یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں صبح کو نگہبان جو زندانخانے کے ہوشیار ہوئے قفل در زندانخانہ ٹوٹا ہوا
پایا اندر آئے شہنشاہ کو نہ دیکھا سب بہت گھبرائے روئے پیٹے داروغہ زندانخانہ کے پاس آئے سب کیفیت
بیان کی شب کا واقعہ بھی کہہ دیا داروغہ اسوقت تاریک کے پاس گیا تاریک سے کل کیفیت بیان کی کہ حضور
شاہزادی کے بیان سے کچھ خواصین آئیں نگہبانوں کو بیہوش کرکے شاہزادے کو قید خانے سے نکال لیگئیں
تاریک نے جو یہ ماجرا سنا ہوش اڑ گئے یہی خیال آیا کہ شب کو بہار تاجدار لوح مجھسے مانگ لیگئی ہے کہیں یہ
فساد اسی نے تو برپا نہیں کیا ہے یہ سوچکے محل میں آیا اپنی زوجہ سے کہا کہ بڑا غضب ہوا بہار تاجدار نے آفت
برپا کر دی شب کو مجھسے دھوکا دیکر لوح لیگئی طلسم کشا کو قید خانے سے جا کر رہا کر دیا نہیں معلوم طلسم کشا کہاں ہے
اور لوح شاہزادی نے کیا کی اسکی زوجہ نے جواب دیا کہ میں جا کر کسی کو اسکے پاس بھیجتی ہوں کیفیت دریافت ہو جائیگی
تاریک نے کہا میں خود یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا آدمی جائے کہ وہ کیفیت دریافت کرکے جلد چلا آوے وہاں

کسی کو خبر بھی نہو یہ کہکر ایک خواص کو زوجہ تاریک نے بلایا کہا تم بالا بالا اس خبر کو دریافت کرکے چلی آنا ہمارے
سے اسکا ذکر مطلق نہ کرنا خواص اُسیوقت روانہ ہوئی طرف باغ ملکہ بہار تاجدار کے چلی باغ مین ہونچکر خفیہ کیفیت
دریافت کرتی ہوئی جاتی تھی کہ دیکھا ایک طرف سے باغ کے صداے رقص و سرود آرہی ہے خواص اُسیطرف آئی
دیکھا ایک بنگلے مین ملکہ بہار تاجدار اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور نسیم گوہر پوش بیٹھے ہین جام شراب گردش مین ہے
گانا ہو رہا ہے خواص یہ کیفیت دیکھکر الٹی اپنے تئین بتعجیل پاس تاریک چہار چشم کے پہونچایا بیان اُسکی کل کیفیت
بیان کی تاریک کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوئی اپنی زوجہ سے کہا کہ اسوقت مجھے کوئی تدبیر نہین آتی ہے اب
طلسم کشا کا گرفتار ہونا بہت دشوار ہے اگر اسوقت باغ ملکہ کا محاصرہ کراتا ہون تو طلسم کشا لوح کی برکت سے نکلکر مقابلہ
کریگا اور خود بھی مرد شجاع ہے اُدھر اُدھر نکل جائیگا آخر کار یہ صلاح ہوئی کہ باغ ملکہ کو سواران سیاہ جو شہر مین بھی
دخل رکھتے ہون جاکر گھیر لین تاریک نے باہر آکے سب لشکر کو درست کرکے طرف باغ ملکہ کے روانہ کیا اور لشکر نے
آکر باغ کا محاصرہ کر لیا ایک سوار نے آکر دربان باغ سے کہا کہ ہمین اندر جانے دو یہان خداوند کا قیدی پوشیدہ
ہے اُسکو ہم گرفتار کرکے لیجائینگے نگہبان باغ نے کہا ہمین ملکہ کا حکم نہین ہے کسی کو اندر نہین جانے دینگے سوار نے
جواب دیا کہ جو لوگ اسقدر ہین تمکو قتل کرینگے اور باغ کے اندر زبردستی چلے جائینگے نگہبان نے جواب دیا کہ اسکا تمہین
اختیار ہے جبتک ہم زندہ ہین تب تک تم باغ کے اندر نہین جاسکتے وہ سوار وہانسے پلٹا اور جلد فوج سے جاکر
اطلاع دی سب نے متفق ہوکر دربانون کو قتل کیا اور باغ کے اندر آئے یہ خبر ملکہ بہار تاجدار کو معلوم ہوئی یہ
گھبرائی مین شاہزادے سے یہ کیفیت بیان کی کہ بڑے غضب کی بات ہے والد نامدار کو خبر آپکی ہو گئی وہانسے فوج بھیجی
آئی ہے اور نگہبانون کو بھی قتل کیا سب لوگ باغ کے اندر آگئے ہین شاہزادے نے کہا ملکہ خدا کو یاد کرو یہ فوج کیا
چیز ہے اگر تمام طلسم کے ساحر اور تاریک چہار چشم خود بھی آئے تو کچھ نہین بنا سکتا ہے یہ کہکر کھڑے ہوئے ملکہ نے ہاتھ پکڑ لیا
کہا بھلا مین آپکو جانے دونگی اسقدر مجمع مین تنہا جانا بالکل خلاف عقل ہے شاہزادے نے کہا ملکہ اس امر مین اصرار کرنا
اچھا نہین ہے میرے خلاف ہو تم مجھے جانے دو جب ملکہ عاجز ہوئین اور یہ یقین ہو گیا کہ اب شہنشاہ نہ رکینگے
مجبور ہوکے ہاتھ چھوڑ دیا شہنشاہ لوح گلے مین پہنے ہوئے بارہ دری سے باہر آئے دیکھا فوج کے لوگ باغ کے اندر
چلے آتے ہین شاہزادے نے آگے بڑھکے ایک سوار کو مارا اُسکا سلاح اور گھوڑا اپنے قبضہ مین کیا گھوڑے پر سوار
ہوکے آگے بڑھے اور لوگون نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا یارو جانے نہ دینا طلسم کشا یہی ہے یہ کہکر جسقدر فوج تھی سب
ٹوٹ پڑی سحر کرنا شروع کیا شاہزادے پر بسبب لوح سحر نے تاثیر نہ کی بیخوف شہنشاہ نے قتل کرنا شروع کیا تھوڑی
دیر مین باغ مین لاشون کے انبار لگا دیے سب کو مار کر باغ کے باہر کر دیا آپ بھی بیرون باغ آئے فوج تاریک پیچھے
ہٹنے لگی شاہزادہ سب کو زیر کرتا ہوا چلا آتا ہے کسی نے یہ خبر تاریک چہار چشم کو پہونچائی کہ طلسم کشا باغ سے
لڑتا ہوا نکلا ہے تمام فوج کو پسپا کرتا ہوا اسیطرف چلا آتا ہے تاریک کو خوف طاری ہوا کہا ارے ایک شخص سے
اتنے لوگونکا بس نہین چلتا یہ کہکر اور ساحرونکو روانہ کیا اور یہ بھی کہدیا کہ جو اسوقت طلسم کشا کو قید کرکے میرے
سامنے لائیگا نصف طلسم کی حکومت پائیگا ساحر یہ سنکر روانہ ہوئے راہ مین آکر سب نے شہنشاہ کو گھیر لیا جب سب
یقین ہوا کہ سحر کرنا بیکار ہے تو تلوارین پکڑکے ٹوٹ پڑے شہنشاہ سے تلوار چلنے لگی کہان ایک اور کہان اتنے ایسی
تلوار چلی کہ بہت سے ساحران نامی مارے گئے اور شاہزادہ بھی انتہا کا زخمی ہوا اُسوقت شہنشاہ گوہر کلاہ نے
ہاتھ درگاہ بے نیاز مین بلند کیے اور عرض کی اے رب کارساز وقت مدد ہے مین تنہا کہانتک اس مجمع کثیر سے

روون یہ کہکر شاہزادے نے چاہا کہ گھوڑے پر بیٹھ کے بیٹھے مگر سنبھلا نہ گیا پشت مرکب سے زمین پر گرا ساحرون نے چاہا دوڑ کے گرفتار کرین کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا اور شاہزادے کو اٹھا لیگیا سب نے ہر چند سحر کیا لیکن وہ پنجہ تھوڑی دور جاکے غائب ہوگیا سب ساحر وہان سے پلٹ گئے تاریک کے پاس آئے کل حقیقت بیان کی تاریک نے کہا مین اکثر سنتا تھا کہ مسلمانون کی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہے یہ بات بہت سچ ہے نہین معلوم کون دوست شاہزادے کا اسوقت مین آگیا جو اسکو اٹھا لیگیا یہ کہکر اسنے حکم دیا کہ بہار تاجدار کو چند آدمی جاکر لے آئین قدرت اسکو اسیر کرینگے اسیوقت کچھ ساحر ملکہ کے باغ مین آئے مگر ملکہ کو بھی نہ پایا سب نے آکر تاریک سے یہ بات بھی بیان کی کہ حضور وہان نہ ملکہ ہین نہ خواصین ہین باغ خالی پڑا ہے تاریک کو اور زیادہ تعجب ہوا سب سے کہنے لگا اب طلسم کشا اگر زندہ رہیگا تو آفت برپا کرویگا بہتر یہ ہے کہ ہماری تمام فوج درستی کرے اور تیار رہے قدرت بھی مقابلہ جائینگے جہان ملیگا طلسم کشا کو زندہ نہ چھوڑینگے فوج یہ حکم پاکر درستی مین مصروف ہوئی تاریک نے ہمدم زمرد ثانی اور نجگان کو طلب کیا جب زمرد ثانی آیا تو اس سے کل کیفیت بیان کی اور یہ بھی کہدیا کہ یہ سب تمہاری وجہ سے پیدا ہوے اب بہتر یہ ہے کہ تم بھی سامان سفر درست کرو قدرت براے تلاش طلسم کشا جائینگے زمرد نے نجگان سے کہا نجگان نے کہا حضور اب اس طلسم کا باقی رہنا ممکن نہین ہے بہتر اس مین ہے کہ ہمراہ چلئے اسیطرف نکل چلیے شہنشاہ اس طلسم کو توڑینگے تاریک ضرور قتل ہوگا ایسا نہو کہ آپ پر بھی کوئی صدمہ پہونچے زمرد نے کہا یہ صحیح ہے مگر اسطرح سے تاریک کا ساتھ چھوڑنا مناسب نہین ہے ہمارے اسکے ہمراہ چلو جب کوئی موقع ایسا ملیگا اسوقت کسی طرف نکل چلینگے نجگان نے بھی منظور کیا اور درستی سامان سفر مین مصروف ہوا تیسرے روز تاریک کی تمام فوج تیار ہوئی تاریک نے اپنے ہمراہ لشکر گران لیکر کوچ کیا اور طرف قلعۂ طلسمی کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت شہنشاہ اور ملکہ بہار تاجدار کی عرض کیجاتی ہے

شہنشاہ کو جو عین گرمی جنگ سے پنجہ اٹھا لیگیا تو بوجہ زخمداری کے شہنشاہ کو غش آگیا تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھولی اپنے تئین ایک بارگاہ مین پایا گرد ان پھیرے دیکھا کہ سرہانے جوگی جیپال بیٹھا ہوا اور اسکے تمام چیلے مصروف خدمت ہین شہنشاہ کو ہوش مین پاکر جوگی نے سلام کیا شہنشاہ کو ہر نگاہ سے جواب سلام دیکر کہا جوگی صاحب آپ یہان کیونکر تشریف لاے جوگی نے کہا فقیر آپکے جانیکے بعد صاحبقران سے رخصت ہوا جہان سب ہمراہی مقیم تھے وہان جاکر انھین ہمراہ لیا جب اس مقام پر پہونچا حضور کا خیال آیا نجوم سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ اسوقت یہ کیفیت ہے تاب نہ رہی حاضر خدمت ہوا وہان آپکی کیفیت نظر آئی عین گرمی جنگ سے لے آیا شہنشاہ نے کہا جوگی صاحب ایک امر بہت ہی میرے دل کو بیقرار کرتا جوگی نے کہا ارشاد کیجیے شہنشاہ نے فرمایا کہ فراق ملکہ بہار تاجدار کا جوگی جیپال نے کہا وہ شہنشاہ وہ بھی موجود ہین یہ کہکر جوگی نے سب کو بارگاہ سے ہٹا دیا ملکہ کو لاکر شہنشاہ کے پاس بٹھا دیا شہنشاہ کو بہت مسرت حاصل ہوئی جوگی نے عرض کی اب آپ یہان دو ایک روز قیام فرمائیے مین خدمت صاحبقران مین جاتا ہون لشکر کو یہان لاتا ہون جبتک آپکا لشکر نہ آئیگا یہ جنگ سر نہ ہوگی شہنشاہ نے کہا بہت بہتر جوگی رخصت ہوکر روانہ ہوا شہنشاہ سے سب لوگ آکر ملے دو تین روز کے بعد زخم بھی شہنشاہ کے بھر آئے منتظر لشکر صاحبقران ہوے یہان جوگی جیپال نے آکر صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی صاحبقران نے جوگی کی بہت تحسین و آفرین کی دوسرے روز مع لشکر ظفر اثر صاحبقران نے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا۔

اب کیفیت تاریک چہار چشم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو مع لشکر گران طرف قلعہ طلسمی کے چلا راہ مین دیکھا کہ چند خیمے ایک جگہ پر استادہ ہین بیچ مین ایک بارگاہ بھی
معلوم ہوتی ہے اسنے ہرکارون سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون لوگ ہین اور یہان کیون اُترے ہوے ہین ہرکارے
روانہ ہوے یہان آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ یہان مقیم ہین ہرکارون نے کہا ان شہنشاہ
گوہر کلاہ سے پہنے کہا جو اس طلسم کے فتح کرنیکو آئے ہین ہمراہ ہے یہ خبر لیکر تاریک چہار چشم کے پاس آئے کیفیت
بیان کی تاریک نے کہا ہمارا بھی لشکر اسی جا پر اُترے طلسم کشا کو گھیر کر مار لینگے تمام لشکر تاریک اُسی صحرا مین
براے مقابلہ شہنشاہ گوہر کلاہ کے اُترا شہنشاہ نے جو لشکر کو دیکھا خبر منگائی کہ یہ لشکر کس کا ہے معلوم ہوا کہ تاریک
چہار چشم قلعہ طلسمی پر جاتا تھا ارادہ یہ تھا کہ وہان جا کر پہلے جناب تیار رہے جسوقت آپکی خبر سنے لشکر کشی کرے
چونکہ آپکو اس صحرا مین مقیم پایا ہے اُترا شہنشاہ نے کہا کچھ خوف نہین ہے دشمن اگر قوی ہے ست نگہبان قوی تر ہے
کچھ خوف کی جگہ نہین ہے دیکھو وہ کیا انتظام کرتا ہے یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکے سلام کیا دعاے دولت دیکر عرض
کی حضور تاریک چہار چشم نے طبل جنگی بجوایا ہے شہنشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بالفضل ایزدی طبل جنگی
بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی تاریک کے لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا یہان اس لشکر قلیل مین جو کچھ
چند سوار و پیدل تھے تیاری جنگ مین مصروف ہوے شب بھر تیاری کی صبح کو دونون لشکر میدان کارزار مین
شہنشاہ نے دیکھا ایک طرف تخت تاریک بڑے جاہ و حشم سے گرد غلامان زنگی چنور ہاتھون مین لیے ہوے
روح جنبانی کرتے ہوے ہین معلق قائم ہین ایک جانب زمرد نگاری تخت اسکا فیلان مست کے اوپر رکھا ہوا ہے اُس
مین تختگان بیٹھا ہوا اُسپر بھی چنور ہو رہا ہے عقب مین ان دونون بدکردارون کے فوج بیشمار ایک جانب ساحران
غدار ایک طرف غیر ساحران جمع ہین یہ دونون نابکار میدان کارزار مین آکر ٹھہرے تھے کہ لشکر کی درست
ہوئین ایک ساحر بلند قامت پرے سے نکل کر مبارز طلبی کرنے لگا کہ اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ ہو
میرے مقابلہ مین آئے یہ سنکر شہنشاہ نے چاہا کہ اپنا مرکب بڑھا دین ایک جوگی بچے نے آکے عرض کی کہ غلامان
جان نثار کس لیے ہین ہمارے بعد آپکو اختیار ہے یہ کہکر شہنشاہ سے رخصت ہو میدان کارزار مین آیا اس ساحر
سے سحر چلنے لگا بڑی دیر تک آپس مین سحر چلا آخر کو جوگی بچہ مجبور ہوکے خنجر پکڑ کے اُس ساحر پر جا پڑا ساحر نے بھی خنجر نکالا
دونون نے خنجر چلا جوگی بچہ قتل ہوا ساحر نے پھر آواز دی اور ایک جوگی بچہ گیا وہ بھی قتل ہوا ایسے ایسے جوگی اُس
ایک ساحر کے ہاتھ سے قتل ہوے تب تو شہنشاہ نے اپنا مرکب بڑھایا اُسکے مقابلے مین آکے اُسنے سحر کیا شہنشاہ نے
لوح چمکائی سحر باطل ہوا ہاتھ تلوار کا شہنشاہ نے مارا ساحر واصل جہنم ہوا پھر تو شہنشاہ گوہر کلاہ تلوار لیکے لشکر
تاریک مین در آئے ساحرون کو بیدریغ زیر تیغ کرنے لگے جب بہت سے ساحر شہنشاہ نے قتل کیے تو تاریک نے کہا
اسے اس جوان پر سحر کرا سکے پاس لوح موجود ہے سحر تاثیر نہین کریگا سب ملکر حملہ آور ہو اسکی فوج پر ٹوٹ پڑو اور اسے
بھی گرفتار کر لو ساحرون نے یہ حکم جو پایا یکبار سب بدکردار شہنشاہ گوہر کلاہ پر حملہ آور ہوے لشکر شہنشاہ نے جو
یہ کیفیت دیکھی یہ لوگ بھی ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی کہان اُس لشکر کا اسقدر مجمع کثیر کہان یہ چند کس انسے
کیا ہو سکتا ہے شہنشاہ بھی انتہا کے زخمدار ہوے علاوہ اسکے فوج بھی اُنکی سب برباد ہوئی ساحر چارون طرف سے
حملہ آور ہوے شہنشاہ مجبور ہو زخمداری و تنہائی سے رنجیدہ اب قوت باقی نہین ہے شہنشاہ کو اُسوقت اپنی حالت پر
بہت افسوس ہوا اور دل مین خیال کیا کہ ایسے مقام پر موت آئی کہ زیارت صاحبقران بھی نصیب نہوئی نہین

دمعلوم یہ کافر لاش کو کیا کرینگے گور و کفن بھی نصیب ہوگا یا تن مجروح طعمۂ زاغ و زغن ہوجائیگا یہ خیال جو آیا درگاہ
کبریا میں بصد الحاح و زاری عرض کی کہ ای کس بیکسان دادرس دوجہان وقت مدد ہے شہنشاہ نے برجوع قلب
جو دعا کی فوراً قبول درگاہ جناب باری ہوئی دیکھا کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی سب اُسطرف متوجہ ہوے شہنشاہ
بھی دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہے تاریک نے کہا غضب ہوا لشکر طلسم کشا
آپہونچا شہنشاہ نے صاحبقران کو جو دیکھا شکر خدا کیا ہاتھ پاؤن مین قوت آگئی پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے ساحرون
کو قتل کرنے لگے تاریک نے اپنی فوج سے کہا کہ یارو اگر ہوسکے تو جلد طلسم کشا کو گرفتار کرو لشکر اُسکا آپہونچا لوگ بگندے جنگ
لیکر بڑھے مگر صاحبقران مع لشکر قریب آگئے دیکھا شہنشاہ گوہر کلاہ بڑی جوانمردی سے مصروف کارزار ہین شہنشاہ
نے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے قریب آکے شہنشاہ کو گلے لگایا ہمت و جرأت کی تعریف کی نعرہ کرکے
لشکر کفار پر جاپڑے تمام لشکر اسلام بھی تلوارین کھینچکر ٹوٹ پڑا جنگ مغلوبہ ہونے لگی صاحبقران قریب تخت زمرد کے
پہونچے تھے کہ نجگان نے کہا ای حضور جلدی تاریک سے کہیے کہ طبل امان بجوادے صاحبقران بہت قریب
آگئے ہین زمرد نے تاریک سے کہا کہ جلدی طبل امان بجوادو ورنہ اسوقت شکست فاش ہوجائیگی صاحبقران
قریب پہونچ گئے ہین اور لشکر بھی تمھارا تھکا ہوا ہے تاریک نے بھی یہی بات مناسب جانی حکم دیا کہ طبل امان بجے
لشکر میں اُسکے طبل امان پر چوب پڑی صاحبقران ٹھہر گئے تاریک اپنے لشکر کو لیکر پلٹا صاحبقران بھی پلٹے جہان
پر شہنشاہ گوہر کلاہ کی بارگاہ تھی وہان بارگاہ سلیمانی استادہ ہوئی اور بہت دور تک خیام لشکر اسلام ہوے سب
بہادرون نے کمرین کھولین اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوے شہنشاہ کی زخمہ وزری ہوئی امیر نے جرأت شہنشاہ
کی بہت تعریف کی مگر تاریک چہار چشم جو اپنی بارگاہ مین آیا اسنے زمرد ثانی کو بلایا کہا اب تمھاری کیا رائے ہے زمرد نے
کہا دو ایک روز کی مہلت طلب کرو اور کچھ انتظام بہ ہمتے عرصہ مین کرکے مقابلہ کرو تاریک نے اُسی وقت نامہ
امیر کی خدمت روانہ کیا کہ ہمین چار روز کی مہلت دیجیے امیر کے پاس وہ نامہ آیا امیر نے مہلت دی تاریک نے
مہلت پاکر اپنی مدد کیواسطے جہان جہان اسکی عملداری تھی وہانسے اور فوجین طلب کین پہلوانونکو خطوط روانہ کیے
چار روز مین اسکے یہان بہت سی فوجین آکر جمع ہوگئین جب پانچوے روز اسنے پھر طبل جنگی بجوایا لشکر اسلام مین بھی نقارہ
رزمی جواب مین بجا جب شب گذر گئی صبح کو دونون لشکر میدان کارزار مین آئے صفین درست ہوئین نقیبون نے
نقابت کی کوکیت کرنا کا لکر ہے تاریک نے ایک ساحر کو میدان مین بھیجا اُس ساحر نے آکے کہا کہ مین بہت مشتاق ہون
اگر جوگی جیپال میرے مقابلے مین آئین کچھ اپنے ہنر دکھائین تو میری عین خوشی ہے جوگی جیپال نیک خصال نے جو
یہ آواز سنی نزدیک صاحبقران کے آیا ہاتھ باندھکے عرض کی حضور مجھے اجازت عطا فرمائین یہ پکار میرا نام لیکر
پکارتا ہے صاحبقران نے فرمایا ای جوگی صاحب حوالے خدا کے کیا جوگی شہنشاہ سے رخصت ہوا اپنے تخت کو
اُڑاتا ہوا میدان مین آیا پکار کر آواز دی او مکار مین موجود ہون اُس ساحر نے کہا جوگی صاحب مین نے آپکی بہت کچھ
تعریف سنی ہے مشتاق ہون کہ آپ کچھ ہنر دکھائیے جوگی نے کہا ہمارا قاعدہ یہ نہین ہے کہ قبل دشمن جنگ مین سبقت
کرین جو تیرے مزاج مین آئے حملہ کر اگر خدا چاہیگا تو ہم بھی جواب دینگے اُس ساحر نے ایک ترنج طرف جوگی جیپال
کے پھینکا جوگی نے اُسکو رد کیا اور اپنی جھولی سے ایک گولا نکالکر اُسکی طرف مارا کہ سینہ کو توڑکے پار گذر گیا اور وہ
ساحر مرگیا غرضکہ سات ساحر جوگی جیپال نے مارے تاریک چہار چشم نے جب دیکھا کہ جوگی جیپال کسی کے
سحر کو نہین مانتا ہے تو ایک ساحر کو اشارہ کیا کہ سحر و ساحری مین تم لاثانی تھا دو طرف سے تاریک چہار چشم

سے اکثر قریات و دیہات کی حکومت کرتا تھا بہت سے ساحر اسکے تابع فرمان تھے بیس برس ایک غار مین بیٹھکر اسنے
سامری کی پرستی کی تھی یہ جو میدان مین آیا جوگی جیپال نے اسکا نام پوچھا اسنے اپنا نام بتایا کہ میرا نام مہیب دم خوار
ہے میرا شغل سحر و ساحری مین حکمت سنین ہے جوگی نے کہا او بے ایمان تو نے بیس برس اپنی اوقات ضایع کی سامری کو
پوجا کیا اس سے کیا حاصل ہوا اب بہتر یہ ہے کہ لعنت کر سامری و جمشید پر اور اطاعت اسلام قبول کر مہیب دم خوار
نے کہا اے جوگی جیپال تو نے جو شریک طلسم کشا ہو کے اپنی عاقبت برباد کی اسکی سزا تجھکو کیا دیجاے جوگی نے جواب دیا
او بیہودہ اب زیادہ یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر کچھ حوصلہ ہو تو حربہ کر مہیب نے ایک گولا جھولی سے نکال کے جوگی
کیطرف پھینکا جوگی نے اُس گولے سے بچکر ایک ترنج اُسکی طرف پھینکا مہیب نے ترنج کو خالی دیا اسیطرح بڑی دیر تک
آپس مین رد و بدل رہی جب مہیب نے دیکھا کہ جوگی سے سحر اسکا کامیاب ہوتا نہین تب اسنے ایک دستک دی ایک
طائر ہفت رنگ آیا اُسنے بخوش الحانی کہا اے جوگی میری طرف متوجہ ہو اور سُن کہ مین کیا کہتا ہون جوگی اُس طائر
کیطرف متوجہ ہوا طائر نے کہا جوگی صاحب چونکہ تم مرد فقیر ہو اسوجہ سے چند نکات تمھارے سامنے بیان کرتا ہون
امید ہے کہ ضرور تاثیر کرینگے جوگی نے کہا بیان کر طائر نے کہا اصل تو یون ہے کہ تجھسا عاقل و دانا فہیم و فرزانہ ساحرین
مین کیا دوسرا نہین ہے لیکن سب عقل و فراست و فہم و کیاست بیکار دنیا مقام ناپائدار ہے اے جوگی جیپال اتنے دنون
تو نے دنیاے دنی کو ترک کیا فقیری کا مزہ لیا جب ایام مرگ قریب آئے تو اس محنت کو یون برباد کر دیا کہ جیسے کبھی نہین
کی تھی اے فقیر سالک تو نے جو اپنی فقیری کو ان مسلمانون کیواسطے چھوڑا اس سے کیا حاصل ہوا اپنی محنت کو برباد کیا
اب بہتر اسی مین ہے کہ اس دنیا داری کو ترک کر اپنے قدیمی اطوار اختیار کر طائر نے اس خوش الحانی اور دلچسپی سے یہ
تقریر کی اور کہا کہ جوگی جیپال کو سکتا ہو گیا طائر کیطرف بغور دیکھنے لگا جب مہیب جادو نے دیکھا کہ جوگی اب بالکل
محو ہے کھینچکر قریب آیا اور بچھوا کا کیا نیمچہ جوگی جیپال کی گردن پر پڑا سر کٹکر الگ گرا جوگی جان بحق تسلیم ہوا امیر نے
جوگی جیپال کو جو قتل ہوتے دیکھا بہت افسوس کیا شہنشاہ گوہر کلاہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے امیر نے
لاشہ اسکا میدان سے منگوا لیا مہیب دم خوار نے آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ ہو میرے
سامنے آئے یہ سنکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنا مرکب آگے بڑھایا سب نے منع کیا مگر شہنشاہ نہ رُکے میدان مین آکر
اُس سے مقابلہ کیا اُسنے بہت سے سحر کیے لیکن کسی نے تاثیر نہ کی شہنشاہ نے تیغ تیز نیام انتقام سے لی اسنے بھی
مجبور ہو کے تلوار نکالی شہنشاہ پر وار کیا شہنشاہ نے اُس وار کو خالی دیکر تلوار اُسکے سر پر لگائی تا جلگاہ اُتر
آئی یہ گھوڑے سے گر کر واصل جہنم ہوا اسیطرح شہنشاہ نے بہت سے ساحرونکو قتل کیا جب تاریک نے دیکھا
کہ اگر ایسا ہی رنگ رہا تو عجب ہے شہنشاہ فتحیاب ہونگے اپنے مجمع کو حکم دیا کہ تم سب ملکر شہنشاہ پر حملہ کرو ساری
فوج نے ملکر شہنشاہ پر حملہ کیا شہنشاہ بھی مردانہ مشغول کارزار ہوے امیر ثانی نے جو یہ معرکہ دیکھا تلوار کھینچکر
جا پڑے تمام فوج امیر بھی ٹوٹ پڑی جنگ مغلوبہ ہونے لگی شہنشاہ گوہر کلاہ اُسی ہنگامہ مین قریب تخت
تاریک پہونچگئے تاریک نے جو شہنشاہ کو آتے ہوے دیکھا سحر کرنا شروع کیا شہنشاہ نے لوح سامنے کی
سحر باطل ہوا جب بالکل قریب پہونچے تو اُسنے تلوار کا وار کیا شہنشاہ نے خالی دی اُسکی کمر پر تلوار لگائی تیغ
اصیل ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کا تاریک چار چشم پر پڑا دو ٹکڑے ہوے شہنشاہ نے چاہا کہ زمرد تک پہونچین
سنجگان نے زمرد سے کہا اب ٹھہرنے کا موقع نہین ہے جلد یہانسے فرار ہونا بہتر ہے زمرد ثانی نے اپنے تئین
تخت سے نیچے گرا دیا سنجگان بھی کود پڑا مگر تاریک کے مرتے ہی ایک زلزلہ آیا زمین ہلنے لگی تاریکی چھا گئی

بہت سے سوار گھوڑون سے گر پڑے کان مین آوازین عجیب آنے لگین ہنگامہ برپا ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی دوپہر
کامل یہی غلغلہ رہا بعد دوپہر کے ایک آواز ہیبت ناک آئی کشتی مرا نام من تاریک چہار چشم جادو مالک طلسم
بہارستان سلیمانی بود ساحران غدار یہ آواز سنکر جادو بین ہانپنے لگے امان طلب کی امیر نے تلوار روکی اہل لشکر کو
بھی منع کیا سب رک گئے سب ساحر ہاتھ باندھکر خدمت شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوئے عفو تقصیر چاہی
شہنشاہ نے سب کو امیر کے قدمون پر گروایا سب کی خطائین معاف کرائین امیر نے فرمایا کہ زمرد بے ایمان کہان ہے
شہنشاہ نے عرض کی جب مین نے تاریک چہار چشم کو قتل کیا اور اسکیطرف متوجہ ہوا اُسنے اپنے تئین تخت سے
گرا دیا پھر تاریکی اسقدر چھا گئی کہ کیفیت اُسکی معلوم نہوئی کہین فرار ہو گیا امیر نے فرمایا میرے ہاتھ سے کہان بچیگا
ساحران طلسم جو آئے تھے اُنھون نے عرض کی ہم اُسکا پتا لگا دینگے اب حضور تختگاہ تاریک مین تشریف لیچلین وہان
جلوس فرمائین شہنشاہ اور امیر ثانی مع تمام لشکر تختگاہ تاریک مین آئے تمام مال طلسمی قبضے مین کیا شہنشاہ
نے فرمایا کہ دختر نیک اختر تاریک چہار چشم ملکہ بہار تاجدار میرے ہمراہ ہے اُس سے بڑھکر اس سلطنت کا اور کون
مستحق ہے ملکہ بہار کو تخت سلطنت پر بٹھایا محفل عیش و عشرت منعقد کی دو روز تک جلسہ رہا تیسرے روز صاحبقران
نے فرمایا کہ اب مجھکو تلاش زمرد ثانی مین جانا ضرور ہے کیونکہ زمانہ صاحبقرانی میرا بہت کم ہے قصد میرا یہ ہے کہ باقی سب
بے ایمان کو دائرۂ اسلام مین لاؤن یا قتل کرون بعد اسکے بیت اللہ کو جاؤن شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی جو جو
حضور کی مرضی مین موجود ہون امیر نے فرمایا آج شب کو اسکی صلاح ہوگی یا تو یہان سے کوچ کرینگے یا جو اور مناسب
ہوگا اُسکو عمل مین لائینگے شہنشاہ خاموش ہو رہے جب وہ دن تمام ہوا تو امیر نے سب کو ایک جگہ جمع کیا
اور فرمایا زمرد ثانی کی نسبت کیا صلاح ہے مین جانتا ہون کہ وہ کسیطرف بھاگ کے نکل گیا ہے اسکی تلاش مین کوچ
کرنا بہتر ہے سب نے عرض کی یا صاحبقران آپ بہت بجا فرماتے ہین لیکن بے سمجھے کیونکر کوچ کرین نہین معلوم
وہ کدھر گیا ہے اور کہان جاکے پوشیدہ ہوا ہے بہتر یہ ہے کہ چند ہرکارے ہر چہار جانب روانہ کیے جائین تاکہ وہ
اُس مکار کا پتا لگائین جہان ہوگا مفصل کیفیت معلوم ہو جائیگی اُسوقت مع لشکر تشریف لے چلیے گا آیندہ جو
مرضی مبارک مین آئے غلامان جان نثار حاضر ہین امیر نے اس رائے کو پسند فرمایا اور چند ہرکارون کو بلا کر حکم دیا
کہ تم لوگ چارونطرف جاؤ زمرد ثانی کا پتا لگاؤ مگر جہانتک ممکن ہو اس کام مین تعجیل لازم ہے ہرکارون نے
عرض کی حضور ہم بہت جلد پتا لگا دینگے جاے امن اُسکی تلاش کرکے دو ہی ایک روز مین آئینگے یہ کہکر ہرکارے
امیر سے رخصت ہوئے شب بھر تو لشکر مین رہے صبح کے وقت چارونطرف روانہ ہوئے مگر اب کیفیت زمرد ثانی
کی عرض کیجاتی ہے کہ یہ جو مع بختگان تاریک چہار چشم کے قتل ہونے مین تخت سے اپنے تئین گرا کر بھاگا بختگان
بھی اسکے ہمراہ ہوا دو روز تک برابر بھاگتا ہوا چلا گیا پلٹ کے بھی پیچھے نہ دیکھا تیسرے روز قریب شام یہ
بدانجام تھکا کر گر پڑا بختگان بھی بہت خستہ تھا زمرد ثانی کو زمین سے اُٹھایا ایک سایہ دار درخت کے نیچے لایا
زمرد نے کہا اے بختگان اب تو شدت گرسنگی سے بات کرنا دشوار ہے اور پیاس کی شدت ہے اگر ممکن ہو تو کچھ
انتظام کر بختگان نے کہا اس صحرا مین کیا ممکن ہو سکتا ہے دیکھیے اگر پانی کہین بہم پہونچا ہو تو حاضر کرتا ہون یہ
کہکر بختگان تلاش آب مین روانہ ہوا زمرد بھی اُٹھکے پانی تلاش کرنے لگا پھرتے پھرتے ایک منڈھی اسکو
دکھائی دی منڈھی کے قریب آیا دیکھا ایک فقیر نہایت ضعیف اس منڈھی مین بیٹھا ہے زمرد نے اُس فقیر کو
سلام کیا فقیر نے کہا بابا خوش رہو کہانسے آیا ہے کسطرف جانیکا ارادہ ہے زمرد نے کہا مین شدت گرسنگی سے

بات نہیں کر سکتا ہوں اگر کچھ ممکن ہو تو مجھے عنایت فرمائیے فقیر نے کچھ چنے بھنے ہوئے زمرد کو دیے اُسنے کھا کے تھوڑا
پانی پیا کچھ حواس درست ہوئے فقیر صاحب نے سرگذشت بیان کی کہا کہ میں خداوند زادہ ہوں اور خود بھی دعوے
خدائی کی پر گرفتار دست مسلمانان سے بہت پریشان ہوں تاریکی چار چشم کے یہاں آکر پناہ لی تھی اُن لوگوں نے
یہاں بھی آکر قیامت برپا کر دی طلسم کو درہم برہم کیا میں بھاگ کر اسطرف نکل آیا یقین ہے وہ لوگ بھی میرے
تعاقب میں آتے ہونگے میں یہاں بھی نہ ٹھہرونگا کہیں اور جاؤنگا فقیر نے کہا اے زمرد اگر تجھے یہی منظور ہے تو یہاں سے
تھوڑی دور پر ایک صحرا ہے کہ اُسے صحراے یاقوت نگار کہتے ہیں ظاہر میں وہ صحرا معلوم ہوتا ہے مگر اصل میں
طلسم بند ہے اُس صحرا میں سب کچھ موجود ہے لیکن نظر مردم سے نہان ہے تو اُس صحرا میں جا کر ایک درخت ہے کہ اسکو
سب لوگ خداوند شجر کہتے ہیں اور بجاے خداوندی مانتے ہیں اُسی کی سب لوگ پرستش کرتے ہیں تو اُسی درخت کے
پاس جا کر اپنے حال کو بیان کر شاید تیری اطلاع یاقوت تاجدار تک ہو جائے اور وہ تیرے حال پر رحم کرے
اور تجھکو قتل مسلمانان کیواسطے مدد دے زمرد ثانی نے فقیر سے سب کیفیت دریافت کی اور رخصت ہو کر اسی
مقام پر آیا جہاں سے بختگان کو پہلے تلاش آب روانہ کیا تھا وہاں جو آیا دیکھا بختگان بیٹھا ہوا ہے زمرد نے
پوچھا کہیں پانی کا پتا پایا بختگان نے کہا میں تمام صحرا میں پھرا مگر کہیں پانی نہ ملا زمرد نے کہا اگر تمکو پیاس لگی
ہوئی ہو اور بھوک کی شدت ہو تو اس جانب ایک فقیر ہے اُسکے پاس جاؤ وہ پانی بھی دیگا اور کھانے کا بھی
انتظام کر دیگا میں ابھی وہیں گیا تھا اُسی نے ایک تدبیر بھی بتلا دی ہے پیشتر تم فراغت کر آؤ تو میں تم سے کل
حقیقت بیان کروں بلکہ فقیر سے تم کہہ دینا کہ میں وزیر ہوں خداوند زمرد ثانی کا بختگان اسطرف چلا فقیر
کی سمت میں پہونچا فقیر کو سلام کر کے کہا او مرد خدا بخت پسند میں وزیر ہوں زمرد ثانی کا ابھی آقاے نامدار یہاں
تشریف لائے تھے آپ کی بہت کچھ مدح وستائش بیان کی ہے مشتاق قدمبوسی ہو حاضر خدمت ہوا اگر پانی ممکن ہو
تو غلام کو بھی عطا فرمائیے دو روز سے [illegible] فقیر نے کچھ چنے بھنے بختگان کو
بھی دیے اور ایک جام آب بھی سامنے رکھا بختگان نے اُن چنوں کو کھا کر پانی پیا جب ہوش درست ہوئے
تو اس فقیر سے کہا کہ آپ نے ہمارے شہنشاہ کو کیا راستہ دکھایا ہے فقیر نے کل قصہ کہہ سنایا بختگان بھی خوش ہوا
فقیر سے رخصت ہو کر زمرد کے پاس آیا کہا فقیر نے رستہ تو بہت مناسب بتلایا ہے اگر وہاں تک رسائی ہو جائے
زمرد نے کہا پھر وہاں چلنا ضرور ہے بختگان نے کہا آج شب بھر تو اسی صحرا میں قیام کیجیے صبح کو اُس درخت کے پاس
چلینگے زمرد بھی تھکا ہوا تھا اُس شب اسی صحرا میں رہا دوسرے روز صبح کو اُٹھکر جانب صحراے یاقوت نگار یہ
دونوں بیکار روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد مسافت راہ طے کر کے قریب اُس درخت کے پہونچے بختگان نے
زمرد سے کہا اب آپ درخت کے پاس تشریف لیجائیے اپنی حاجت عرض کیجیے زمرد درخت کے پاس گیا کلمات
منت آمیز زبان پر لایا کہا اے خداوند شجر تمکو معلوم ہے کہ میں زمرد ثانی خداوند زادہ ہوں اور خود بھی دعوی خدائی
رکھتا ہوں مگر دست مسلمانان سے پریشان ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں تم مجھے پناہ دو درخت سے ایک آواز ہیبت
آئی کہ واہ خداوندی کا دعوے کیجیے بندوں کی شکایت کرنا صاف حماقت کو ظاہر کرنا ہے ہم خداوند ہیں کہ
سب کو ہمنے بنایا ہے اپنی قدرت کا جلوہ دکھایا ہے تو کیا خدائی کریگا اور تیرا باپ کیا چیز تھا اگر وہ خداوند ہوتا تو دست
مسلمانان سے کیوں مارا جاتا اسکو بھی تو ہم نے پیدا کیا تھا جب تک زندہ رہا گنہگار رہا جب ملک الموت کو حکم دیا اُسنے
اُسکی قبض روح کیے مسلمانوں کے ہاتھ سے تجھے ہمنے بچایا پھر اگر تجھکو ہمارے تئیں ہی منظور ہے تو

جیجا تختگان بھی ہمراہ آیا زمرد نے کہا دیو تختگان یہاں کی کیفیت دیکھی یہ سب مقام تو سحر سے معمور ہے یہاں مسلمانوں
کی کیا مجال جو بڑھ سکیں تختگان نے کہا میرا یہ قول بھی نہیں ہے کیونکہ مسلمان کہاں کہاں آپ کیواسطے گئے اور کیسے
کیسے طلسم توڑے یہاں بھی ان کا آنا تعجب نہیں ہے اور ان سے یہ اور بات ہے کہ مقابلہ کرتے یہاں کے ساحر اپنے خوب
زبردست ہیں لشکر اسلام کا یہاں تک آنا اور شکست پانا ممکن نہیں ہے امیر ثانی جب خبر پائینگے لشکر کشی کرکے ضرور آئینگے
زمرد نے کہا جو کچھ ہو اگر میری قسمت میں ہے تو ضرور یہاں آکر امیر ثانی شکست پائینگے ذلت اُٹھائینگے اور اگر خوف نہ
یہاں بھی تباہی ڈالی تو جناب یہاں رہنا نہیں کرونگا تختگان نے کہا میں یہ بھی نہیں عرض کر سکتا کہ امیر یہی جا بجا
کبھی ضرور ڈنکا کرینگے اور یہاں آکے فتح پائینگے کیونکہ یاقوت نگار جو صحرا ہے وہ عجائبات سے بھرا ہے آپ سے خود
یاقوت تاجدار نے کہا تھا کہ یہ سب طلسم بند ہے یہاں جو جو عجائبات ہیں وہ کسی وقت دکھائینگے یہاں کا خلاصہ حال
بتلائینگے امید توقوی ہے آگے جو قسمت میں لکھا ہے وہ ضرور ہوگا تھوڑی دیر تک تختگان اور زمرد میں یہ باتیں ہوئیں
جب رات بہت آئی تو دونوں مکار محو خواب ہوئے اب کیفیت لشکر اسلام کے ہرکاروں کی تحریر کیجاتی ہے کہ یہ لوگ
جو چاروں طرف برائے سراغ زمرد روانہ ہوئے تھے وہ دور دور تک تباہ و برباد ہوئے ایک ہرکارہ لشکر اسلام کا
اتفاق سے پتہ لگاتے لگاتے اُس صحرا میں تک پہونچا جہاں زمرد نے فقیر سے صحرائے یاقوت نگار کا حال پوچھا تھا
یہ ہرکارہ دشت غربت کا آوارہ بہت تھک گیا تھا سامنے فقیر کی منڈھی جو نظر آئی دل میں خیال کیا کہ اس فقیر کے
پاس چلیں تھوڑی دیر یہاں آرام لیں پھر لشکر کسی طرف کو چلیں گے یہ سوچ کے اُس فقیر کی منڈھی کے قریب آیا فقیر
نے جو اسکو دیکھا پوچھا بابا کہاں تم بھی زمرد ثانی کے ہمراہی ہو ہرکارہ نے زمرد کا جو نام سنا کچھ سمجھا مصلحت وقت
جا کر کہا ہاں میں اُسکے ہمراہیوں میں تھا مگر ساتھ چھوٹ گیا نہیں معلوم وہ کہاں گیا میں اُسی کی تلاش میں پھرتا ہوں فقیر
نے کہا زمرد خانی صحرائے یاقوت نگار میں گیا ہے اُسکو یاقوت تاجدار نے اپنا مہمان کیا ہے وہی اُسکو مدد دیگا
جب مسلمان یہاں آئینگے شکست پائینگے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے یہ سب طلسم بند ہے اسی صحرا میں ایک درخت
ہے کہ سب اُسکو خداوند سمجھتے ہیں مہینا بھر کے بعد اس درخت سے ایک آواز آتی ہے اُسی روز سب وہاں جمع ہو کے
یہی سجدہ کرتے ہیں تھوڑی دیر ٹھہر کر چلے جاتے ہیں زمرد ثانی نے درخت سے اپنی عرض حاجت کی تھی درخت نے
اُسکو یاقوت تاجدار کے سپرد کیا یاقوت اپنی تختگاہ میں لیگیا اگر تجھے زمرد سے ملنا منظور ہے تو تختگاہ یاقوت
تاجدار میں جا وہاں ملاقات ہو جائیگی ہرکارہ نے کہا تختگاہ کہاں ہے فقیر نے سب پتے بتائے ہرکارہ دوڑا ہوا آتی
خوشی خوشی چلا یہاں امیر ثانی مع تمام لشکر منتظر تھے شب و روز یہی ذکر تھا کہ ابھی تک ہرکارے واپس نہیں آئے
نہیں معلوم اُس بیدین کا پتا معلوم ہوا یا نہیں شہنشاہ کو ہرکارہ کہتے تھے کہ جناب وہ لوگ ابھی ٹک سے پتا
نہ لگا لینگے واپس نہیں آئینگے یہاں تو یہ ذکر تھا کہ ایک ہرکارہ نے آکر امیر کو سلام کیا دعائے دولت دیکر
عرض کی حضور غلام نے بہت سے صحرا چھان ڈالے لیکن اُس بیدین کا پتہ نہیں ملا امیر خاموش ہو رہے تھوڑی
دیر کے بعد دوسرا ہرکارہ بھی حاضر ہوا اور اُس نے بھی یہی عرض کی اسیطرح ایک جاسوس نے آکر عرض کی کہ حضور زمرد
بے ایمان کا نشان نہیں پایا بہت سے جنگلوں میں اور پہاڑوں پر تلاش کیا امیر متردد ہوئے کہ اتنے میں ہرکارہ نے
آکر سلام کیا قدم کو بوسہ دیا عرض کی یا صاحبقران زمرد بے ایمان صحرائے یاقوت نگار میں پوشیدہ ہوا ہے
یاقوت تاجدار نے اسکو اپنے یہاں رکھا ہے مگر وہ صحرا طلسم بند ہے ایک درخت ہے سب اسکی پرستش کرتے ہیں
مہینا بھر کے بعد اُس درخت سے آواز آتی ہے اُس روز خلقت وہاں جمع ہوتی ہے سب اُس درخت کو سجدہ کرتے ہیں

بھی لب مسند دو زانو مؤدب بیٹھا داراب کے اور ہمراہی بھی وہاں موجود تھے سب نے دیکھا کہ دو پردے اُٹھے
سب کی آنکھیں جھپک گئیں پردوں کے اندر سے نازنینان مہ جبین برآمد ہوئیں حلقہ کیے ہوئے کشتیاں شراب
کی لیے ہوئے محفل میں آئیں قرینے سے کشتیاں لگائیں یاقوت تاجدار کو سلام کرکے واپس گئیں اور ایک پردہ
اُٹھا اُس میں سے بھی نازنینان مہر جبین برآمد ہوئیں اُنھوں نے صراحیاں شراب کی اُٹھا کر جام ہاتھوں میں لیے
شراب اُنڈیلی تقسیم کرنا شروع کی داراب یہ ماجرا دیکھکر حیران ہیں کہ ابھی تو یہ سب صحرا تھا یکایک کیا ہوگیا
جو ایسے مکانات اور یہ سامان پیدا ہوا اس شش و پنج میں تھے کہ ایک پردہ اور اُٹھا ایک شہنشاہ حسینان جہان
و فرمانروائے ملک مہ جبینان پیشواز پر زر زیب جسم کیے ہوئے ہاتھ میں بصد ناز و ادا ایک صراحی لیے ہوئے محفل
میں آئی داراب اُس نازنین کو دیکھکر محو دیدار ہوگئے اُس نازنین نے صراحی رکھی ایک خواص کو طلب کیا وہ بھی
پردہ اُٹھا کے حاضر ہوئی نازنین نے کہا جام لاؤ خواص گئی ایک جام زمرد کا لائی نازنین نے شراب صراحی سے
اُنڈیلی جام مملو کرکے ایک دور محفل میں اپنے ہاتھ سے تقسیم کیا جب صراحی خالی ہوئی نازنین نے خواص کیطرف
اشارہ کیا خواص سلام کرکے نیچے بیٹھی تھوڑی دیر کے بعد پردہ جو اُٹھا داراب نے دیکھا کہ چند جوانان حسین
کمسن ساز ہاتھوں میں لیے محفل میں آئے سب نے یاقوت تاجدار کو سلام کیا قاعدے سے سب فرش پر
کھڑے ہوئے نازنین بھی اُٹھی سازندوں نے ساز چھیڑے نازنین نے ناچ شروع کیا تھوڑی دیر تک وہ مہ جبین
مشغول رقص رہی جب تھک گئی سلام کرکے بیٹھی دو ایک غزلیں گائیں اہل محفل کو سنائیں اسکا گانا سنکر سب کو
سکتا سا ہوگیا اور داراب کشورکشا ہمہ تن محو حالت ہوگئے اُس نازنین کی صورت ایسی پسند آئی کہ طبیعت پر قابو
نہ رہا مگر صبر کیا دل پر جبر کیا تھوڑی دیر یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی تو یاقوت تاجدار نے کہا جو رسم ہمارے یہاں کا
تھا وہ ختم ہوا اب آپ جس کام کے واسطے تشریف لائے ہیں ارشاد فرمائیے داراب کشورکشا نے کہا میں نامہ امیر
تانی لیکر آیا ہوں یہ کہکر نامہ کمر سے نکالا یاقوت کے حوالے کیا یاقوت نے نامہ کو کھولکر پڑھنا شروع کیا جب سب
مضمون پڑھ چکا تو سنکر کے جواب دیا کہ میں جواب نامہ کی پشت پر لکھے دیتا ہوں مگر آپ میری طرف سے زبانی
یہ فرمائیے گا کہ آپ اس ارادے سے درگذریں زمرد شاہ کے پاس بھیجدیں آپ خانہ کعبہ کو تشریف لیجائیے
اسکو نہ ستائیے اور مجھ سے لڑکر سر بر ہونا ممکن نہیں جو آپنے ملاحظہ فرمایا کہ ابھی یہاں صحرا تھا ابھی ایسا مکان تعمیر
بنگیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہی مکان زندان بنجائے آپ سب لوگ یہیں اسیر ہوجائیں امیر کے پاس تک بھی نہ پہونچ سکیں
میں جس وقت چاہوں تمام دنیا کو اسیر کرلوں مجھ سے لڑنا بیکار ہے اور آپ لوگوں کی شجاعت و ہمت و جرأت کا شہرہ
آوازہ تاجنگ آپ حضرات نے جس مہم کیطرف رخ کیا اُسکو سر کیا اور بڑے بڑے پہلوانان نامی نے آپ کے حلقۂ غلامی
اپنے کان میں ڈالے ہیں آپکو سب جانتے ہیں ایسا نہو کہ مجھ سے بحث کرکے کسی طرح کی خرابی واقع ہو داراب کو ان
کلمات کے سننے سے غصہ تو آیا مگر مصلحت وقت جانکر کچھ جواب نہ دیا رخصت ہوئے اپنے لشکر کیطرف چلے قریب صبح
بارگاہ صاحبقرانی میں پہونچے یہاں صاحبقران منتظر تھے جیسے ہی داراب کشورکشا کو دیکھا فرمایا کہ بہت جلد آئے
میں تو خیال کرتا تھا کہ کچھ بحث آگئی اور خدا نہ کرے کہ کچھ خرابی پیدا ہوئی ہو داراب نے کہا بحث تو واقعی آجاتی
مگر مصلحت نہ تھی یہ کہکر نامہ دیا اور زبانی بھی جو کچھ یاقوت تاجدار نے کہا تھا عرض کیا امیر نے نامہ کو
ملاحظہ فرمایا جواب نامہ میں لفظ جنگ تحریر تھا امیر نے ارشاد کیا کہ یاقوت تاجدار کو جنگ منظور ہے میں کیا عذر ہو
داراب نے عرض کی حضور وہاں کے عجائبات دیکھکر ہوش جاتے رہے جب میں یہاں سے گیا تو یاقوت نے

چند آدمیون کو برائے استقبال روانہ کیا آپ در تختگاہ پر آکر منتظر کھڑا ہوا جب مین وہان تک پہونچا تو مجھکو اپنے ہمراہ
ایک میدان مین لایا جو رشک سے ایک مہرہ نکالا ایک تختی گلے سے اُتاری آفتاب کیطرف عکس دونونکا ڈالا برقین
زمین پر گرنے لگین جو برق گرتی تھی ایک مکان معقول بنجاتا تھا تمام صحرا باغ پر بہار بنگیا مجھکو بارہ دری کے اندر لیگیا
وہان کی آرایش و زیبایش کیونکر عرض کرون ایسا اسباب زینت آجتک تو میری نگاہ سے نہین گذرا دوسری بات
یہ ہوئی کہ اس مکان مین پردے اطلس کے پڑے تھے جو پردہ اُٹھا اُسمین سے ایک غول نازنینان مہ جبین کا برآمد
ہوا سب نے شراب پلائی بعد مین ایک پردے سے ارباب نشاط برآمد ہوئے سب نے مجرے کیے چلتے وقت مجھ سے
یاقوت تاجدار نے کہا کہ امیر کو ہماری طرف سے بعد سلام یہ اطلاع دینا کہ آپنے بہت تکلیف اُٹھائی یہان تشریف
لائے اگر خلاف نہو تو دعوت ہماری قبول فرمائیے اور زمرد ثانی کو زیادہ نہ ستائیے اب قصد خانۂ کعبہ جانیکا کیجیے
ویسے طون ناحق سے درگذریے کعبہ کو تشریف لیجائیے اور اگر اس امر کو منظور نہ فرمائیے گا تو مین بھی مجبور ہو جسطرح
بن پڑیگا زمرد کو آپ سے بچاؤنگا اور مجھ سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے کیونکہ آجتک آپ حضرات نے جس مہم کا رخ
کیا اُسکو سر کیا اور زمانے مین اپنی شجاعت کے ڈنکے بجادیے یہ مقام مثل اُن طلسمون کے نہین ہے کہ جسکو آپنے
فتح کیا اس طلسم کا فتح ہونا کسیطرح ممکن نہین آپ قصد جنگ کر کے بہت پچھتائیے گا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ
نہ آئیگا میرے عجائبات مشہور دیار و امصار ہین مجھ سے لڑنا بہتر نہین ہے امیر نے فرمایا اب تو اسنے نامے مین نقطۂ جنگ
تحریر کیا ہے مین بے فتح نہ مانونگا جسطرح ہوگا بفضل ایزدی اس لڑائی کو بھی فتح کرونگا اگر وہ نقطۂ جنگ نہ لکھتا تو مین مرد
کے بے قتل کیے نہ چھوڑتا اور جسطرح سے ممکن ہوتا اسکو لیتا داراب نے عرض کی وہان عجائبات تو واقعی نادر زمانہ ہین
وہ خود مجھسے بھی کہتا تھا کہ کہیے تو ابھی یہ مکان عیش و راحت آپکے واسطے زندان بنجائے اور آپ لوگ اُسمین اسیر
ہوجائین اُس سے تو لڑنا اچھا نہین ہے امیر نے فرمایا ہو گیا کیا جائے اُسنے جواب نامہ مین نقطۂ جنگ لکھا ہے اب مین
کیونکر اُس سے نہ لڑون خدا مالک ہے جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے لڑنے سے باز رہینگے داراب خاموش ہو رہے امیر نے
بھی اور ذکر آغاز کیا لیکن لشکر مین یہ حکم ہوا کہ سب درستی سامان جنگ کرین صبح و شام مین کفار کیطرف سے طبل جنگی
بجایا جاتا ہے فوج تو بیخبر لشکر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے مین مشغول ہوئی امیر ثانی منتظر طبل جنگی ہوئے
اسی انتظار مین تین دن گذر گئے یاقوت تاجدار نے تیسرے روز ایک ہرکارے سے کہا کہ جا کر خبر لا کہ صاحبقران
کہین چلے گئے ہرکارہ لشکر صاحبقران مین آیا تھوڑی دیر کے بعد واپس گیا یاقوت سے کل کیفیت بیان کی کہ صاحبقران
موجود ہین لشکر سامان جنگ کر رہا ہے یاقوت نے بختگان سے کہا کہ امیر ثانی اب یہان کیون مقیم ہین بختگان نے
جواب دیا کہ طبل جنگی بجنے کے منتظر ہین جب تمہاری طرف سے طبل جنگی بجے گا تو وہ بھی اپنے یہان حکم دینگے سبقت وہ نہین کرتے
ہین یاقوت تاجدار نے کہا مین نے دشتا امیر کو سمجھایا زبانی داراب کشور کشا کے کہلا بھیجا مگر امیر کی سمجھ مین نہین
آیا بختگان نے کہا اے شہنشاہ صاحبقران ایسے نہین ہین کہ آپکی طرف سے جواب نامہ مین نقطۂ جنگ تحریر ہو کے جائے
اور وہ خاموش ہو رہین اب بے مقابلہ کیے ہوئے نہین مانینگے یاقوت نے کہا اب مین مجبور ہون یہ کہکر طبل جنگی بجنے کا
حکم دیا اسکے یہان طبل جنگی بجنے لگا ہرکارون نے لشکر امیر کے صاحبقران کو بھی خبر پہونچائی یہان بھی جواب مین نقارۂ
رزمی پر چوب پڑی لشکر امیر مین سامان تو درست تھا ہی مگر اُس شب بھی لشکر تیاری مین مصروف رہا یاقوت تاجدار نے
زمرد اور بختگان کو اپنے ہمراہ لیا ایک پہاڑ پر آیا کہ اُسکو سب کوہ عجائب کہتے تھے پہاڑ پر آکے اپنے مہرہ کو ہوا مین اُچھالا
پہاڑ شق ہوا زمرد نے دیکھا کہ پہاڑ کے اندر سے ایک مرد ضعیف پیدا ہوا یاقوت تاجدار نے اُسکو سجدہ کیا زمرد سے

کہا انکو جلدی سجدہ کرو اصلی خداوند یہی ہین زمرد بھی گھبرا گیا اُس ضعیف نے زمرد کا نام سنا کہا ای یاقوت تنے اس
شخص کو عبث اپنے یہان رکھا زمرد ثانی سبز قدم مشہور ہی جہان جاتا ہی اُس اقلیم کو خاک مین ملاتا ہی تنے اسکو اپنے یہان
پناہ دی بہت برا کیا یاقوت نے کہا مجھسے اسکی سفارش خداوند شجر نے کی تھی جو ہونا تھا وہ ہوا اب یہ فرمایے کہ
صبح کو لشکر اسلام سے مقابلہ ہی آپ کیا انتظام فرماتے ہین اُس ضعیف نے کہا ای یاقوت تاجدار اگر تیری خوشی ہو
تو کل ہی سب کو اسیر کرون نہین تو ہر روز سو پچاس سردار لشکر اسلام کے اسیطرح گرفتار کیے جائین کہ ان سب کو
معلوم ہو کہ یہ جلکر مر گئے یاقوت تاجدار نے کہا آپکو اختیار ہی وہ ضعیف اُس کوہ سے باہر نکلا ہمراہ یاقوت ہوا
راہ مین زمرد نے پوچھا کیون یاقوت تاجدار یہ کون صاحب ہین یاقوت نے کہا کہ خداوند عجائب نگار جادو
انکا نام ہی اصلی خداوند یہی ہین عجائب ہمراہ یاقوت تاجدار تختگاہ مین آیا جب اتنی شب وہ بھی بسر ہوئی اور
سلطان زرین پوش فلک نے چرخ زبرجدی پر جلوس فرمایا امیر با توقیر نے نماز صبح سے فراغت حاصل کی میدان
پر تشریف لائے اپنے لشکر ظفر اثر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار کے روانہ ہوے میدان کارزار مین آکر جلوہ فرما
ہوے صفوف لشکر سردارون نے درست کین امیر منتظر لشکر یاقوت تھے کہ دیکھا میدان کارزار اتنا روشن
ہو گیا کہ نگاہ خیرگی کرنے لگی امیر حیران کہ یارب یہ کیا شعبدہ ہی اس حیرت مین تھے کہ سامنے سے ایک آفتاب
تابان ہوا سب نے آنکھ اُٹھاکر جو دیکھا تو ایک تخت زیر آفتاب نظر آیا مگر کچھ خلاصہ کیفیت نہ دکھائی دی کیونکہ
آفتاب کی چمک اسقدر تھی کہ نگاہ خیرگی کرتی تھی امیر نے فرمایا کہ یہ تو معلوم ہوتا ہی کہ زیر آفتاب ایک تخت ہی مگر
نہین معلوم تخت پر کون شخص بیٹھا ہی خواجہ عمرو ثانی نے جو یہ تماشا دیکھا ایک کوٹھے مین آکر ایک ظرف مین پانی بھر کر
نگاہ کی تو عجیب کیفیت نظر آئی دیکھا آفتاب مین کچھ طائر کچھ آدمی مثل ماہیان دریا کے پیرتے نظر گئے اور تخت پر
ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ بیٹھا ہی گرد اسکے بہت سے جوانان شکیل مروحہ جنبانی کرتے ہوے چلے آتے ہین عمرو نے
امیر ثانی سے آکر عرض کی حضور مین نے ماہیت اس آفتاب کی دریافت کی آفتاب کے اندر کچھ طائر کچھ آدمی چھوٹے
چھوٹے پیرتے ہوے نظر آتے ہین اور تخت پر ایک مرد ضعیف تاج سر پر رکھے ہوے بیٹھا ہی نہین معلوم آفتاب مین
کیا اسرار ہی امیر نے فرمایا جو کچھ ہوگا وہ سب ظاہر ہو جائیگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے یاقوت تاجدار
ایک تخت پر سوار جادوان آتش فشان اسکا تخت اُٹھائے ہوے ظاہر ہوے ایک طرف زمرد بھی مع جنگجویان
کے آکر برائے تماشا کھڑا ہوا اور وہ آفتاب روبروے امیر ثانی آکر ٹھہرا اس مرد تخت نشین نے آواز دی کہ ای
صاحبقران بہتر یہی ہی کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز رہو اور جہان سے آئے ہو واپس جاؤ کیونکہ مجھسے
آجتک کسی نے ارادہ جنگ نہین کیا ہی کوئی ایسا نہین ہی جو میرا ہم نبرد ہو مین علاوہ سحر و ساحری اور قدرت
خداوندی کے جوانان صاحب قوت ایسے رکھتا ہون کہ جنکے مقابلے کی تاب رستم و اسفندیار نہین لاسکتے ہین
امیر نے فرمایا جو کچھ تو کہتا ہی وہ ظاہر ہوگا مگر اپنا یہ شیوہ نہین ہی کہ مقابلہ حریف سے واپس جائین جو کچھ ہوگا
جھیلینگے اب زیادہ کلام نکر یہ معرکہ رزم ہی یہان سوال و جواب زبان تیغ و خنجر سے ہوتے ہین عجائب جادو کہ
اس تخت پر سوار تھا اسنے آفتاب کیطرف نگاہ کی ایک شعلہ بھڑک کے گرا سب کی آنکھین جھپک گئین نگاہ جو قائم
ہوئی تو دیکھا ایک سوار جوان قوی ہیکل سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہاتھ مین نیزہ لیے مرکب کو کاوش پر سوار
میدان کارزار مین سلحشوری دکھا رہا ہی جب اپنی سلحشوری دکھا کے مرکب کو روکا تو آواز دی ای فرقہ خدا پرستان
تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ مین آئے اپنے جوہر جرأت دکھائے لشکر اسلام سے بھی ایک سردار

برائے مقابلہ میدان مین آیا اس جوان نے وار نیزہ کا کیا سردار اسلام نے خالی دیکر اپنا وار کیا اس جوان نے
نیزہ اسکے نیزے سے ملایا سردار کے ہاتھ مین نیزہ ایک شعلۂ آتش بنگیا اسنے گھبرا کے نیزہ ہاتھ سے پھینکدیا
تلوار میان سے کھینچی یہی کیفیت تلوار کی بھی ہوئی اسنے تلوار بھی پھینکدی آخر کو نوبت کشتی کی آئی وہ سردار
ہمہ تن ایک شعلۂ آتش بنکر اس سردار اسلام سے لپٹا اور اسکو بھی ہمہ تن شعلہ بنا کرکے اڑا تھوڑی دور جاکے
سب کی آنکھون سے غائب ہوگیا امیر کو اس واقعۂ عجیب کے معائنہ سے کمال تعجب ہوا عجائب جادو نے پھر
آفتاب کیطرف دیکھا اسپیچ دوسرا سردار میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے اور
ایک سردار اسکے مقابلے مین گیا اسکی بھی یہی کیفیت ہوئی اسیطرح اس روز کی میدان داری مین چالیس سردار
لشکر اسلام کے ضائع ہوے تب تو امیر کو بہت تردد ہوا چونکہ دن ختم ہوچکا تھا دونون لشکر میدان کارزار
سے پلٹے تھے کہ عجائب جادو نے یاقوت تاجدار سے کہا کہ ہم اسی صحرا مین رہینگے حکم دو کہ بارگاہین استادہ
ہوجائین یاقوت تاجدار نے اسیوقت حکم دیا بارگاہین استادہ ہوگئین عجائب جادو داخل بارگاہ ہوا
ادھر امیر ثانی بھی بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے عمرو ثانی سے کہا کہ آج کی کیفیت تمنے دیکھی کہ چالیس
سردار نامی ولاوری ضائع ہوے عمرو نے عرض کی یا صاحبقران مجھے انکی بابت کچھ شک ہے اگر آپ بھی مناسب
جانیے تو خواجہ زادون کو بلائیے انسے کچھ انکی کیفیت دریافت فرمائیے اور اسکی نسبت بھی تحقیق کیجیے کہ اس مہم کے
سر ہونیکی کیا صورت ہے امیر کو بھی یہ بات پسند آئی خواجہ زادون کو بلایا بارگاہ مین صندل کی چوکی بھی حسب دستور جو
سامان ہمیشہ ہوتا تھا وہ کیا گیا خواجہ زادے بارگاہ مین آے چوکی پر بیٹھے بعد تحقیق امیر سے کہا یا صاحبقران آپ
خاطر اقدس جمع رکھیں یہ سردار جو آج اثنائے جنگ سے غائب ہوے ہین خانۂ حیات انکا خبر دیتا ہے کہ ہنوز زندہ ہین اور یہ
بھی معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلد آپ سے ملینگے اور یہ مہم یون سر ہوگی اسمین کچھ کوشش خواجہ عمرو ثانی کو کرنا واجب ولازم ہے
بے انکی کوشش کے کچھ نہوگا خواجہ نے جو یہ سنا کہا سبحان اللہ آپنے بھی کسکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے بڑے کوشش تجویز فرمایا مین
بیچارہ ساحرون کے نام سے خوف کرتا ہون بھلا مین کیا کوشش کرونگا ہان کسی سردار کو تجویز کیا ہوتا تو قرین قیاس بھی
یہ بات تھی کہ وہ بزور تیغ کوشش کرکے اس مہم عظیم کو سر کرتا اگر مین جاؤن بھی تو کیا کرونگا اول تو مین قرضدارون کیوجہ
سے باہر نکل نہین سکتا جہان باہر نکلا چارون طرف سے قرضدارون نے آکر گھیر لیا اوقات کم خرچ زیادہ قرضداری کی یہ
صورت ہے کہ کبھی پورا ایک مہینے کا سود بھی نہین ادا ہوتا ہے مگر خرچ کی وہی کیفیت چلی جاتی ہے جہان بازار مین نکلا سب نے
چارون طرف سے آکے گھیرا حقہ والے اپنی طرف بلاتے ہین حقہ زبردستی پلاتے ہین تنبولی زبردستی گلوریان بناکر دیتے ہین
فقیرون کا ہجوم ہوتا ہے صرف کثیر ہوا معلوم ہوتا ہے جب مین ایسی مصیبت مین آپ مبتلا ہون تو پھر اور کوئی کوشش کیا کرون
ہان اگر کوئی میری فکر کو رفع کرے تو جہانتک مجھسے ہوسکیگا کوشش کرونگا حاضرین دربار نے جو یہ گفتگو خواجہ کی سنی سب نے
کہا خواجہ جو ہماری اوقات ہے ہم آپکی نذر کرینگے آپ تشریف لیجائیے کوئی تدبیر فرمائیے خواجہ نے کہا صاحب منتکی
یہ مین جائز نہین رکھتا بلکہ آپ سب صاحب یہ فرمائیے کہ خواجہ ہم ابھی تمھاری نذر کرتے ہین تو البتہ مین بھی عرض
کرون کہ ابھی جاتا ہون غرض تمام امرا ان لشکر اسلام نے حسب اوقات خواجہ کو دیا خواجہ نے اس زر کثیر کو نذر قبول
کیا کہا اب مین کوئی ساعت نیک دیکھکر جاؤنگا جب تو وہانسے کامیاب ہوکر آؤنگا اگر بے ساعت دیکھے ہوے جاؤن
اور خدا نکردہ وہان کسی بلا مین گرفتار ہون تو آپ حضرات سے تو یہ بھی امید نہین ہے کہ میری رہائی کی کوشش کیجیے گا
سب خوش ہوے لیکن جعفر برق ثانی اور قران ثانی اور خنجاپور نے یہ کیفیت دیکھکر آپس مین صلاح کی کہ خواجہ زادون

فرمایا کرتے ہین کہ یہی ساعت دیکھو دن اور دن دیکھو دن عیاری کیواسطے ساعت اور دن دیکھنے کی ضرورت نہین فقط
تملوگون کے ڈوبانے کو ایک فقرا اُنھون نے بنایا ہی اگر تم سب کی رائے اتفاق کیے تو چلو عیاری کرنا بہت مناسب
ہی یہ سب لوگ یکدل ہوے اور طرف بارگاہ عجائب جادو کے روانہ ہوے مہتر برق ثانی الگ روانہ ہوے اور
قران ثانی الگ چلے شاپور شیردل الگ سب عیاران طرار الگ الگ روانہ ہوے بیشتر سب کے مہتر برق ثانی
ہو گئے راہ مین اُنھون نے دیکھا کہ ایک بہلی چلی آتی ہی ٹھہر کر اس بہلی کو دیکھنے لگے جب وہ گاڑی قریب آئی مہتر برق
نے دیکھا کہ ایک نازنین چہاردہ سالہ حسن مین بے مثال اُس بہلی پر سوار ہی برق قریب بہلی کے آیا اپنی صورت ایک
ساحر کی بنائی گاڑیبان سے کہا میان گاڑیبان ذرا ٹھہر جانا گاڑیبان ٹھہر گیا گاڑی کو روک لیا برق بصورت
ساحر گاڑیبان کے پاس آیا پوچھا کیون بھائی تم کہان جاتے ہو کہان سے آئے ہو گاڑیبان نے جواب دیا کہ ہم ملازم
ہین یاقوت تاجدار کے بہت دنون کے بعد خداوند عجائب نگار جادو نے حضور فرمایا ہی اس نازنین کے ناچکو
حکم ہوا تھا اسکو دربار مین لیے جاتے ہین وہان صحبت عیش و عشرت آراستہ ہی اُنکا آج مجرا ہی برق نے کہا ہم بھی
ملازم ہین شہنشاہ یاقوت نگار کی گاڑیبان نے کہا اسکی کیفیت مجھکو نہین معلوم برق قریب اُس نازنین کے آیا
پوچھا کیون بائی صاحب کیا آپ بھی ملازم ہین یاقوت تاجدار کی نازنین نے کہا مین مدت سے ملازم ہون برق
نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ مین نے آجتک تمکو وہان نہین دیکھا نازنین نے جواب دیا کہ اتفاق جانیکا بہت کم ہوتا ہی
برق نے کہا جو لوگ اسواسطے مقرر کیے گئے ہین کہ جو کوئی نیا آدمی آئے اُسکو تعلیم کرین کہ جب سامنا خداوند
عجائب نگار جادو کا ہو تو اس قاعدے سے سجدہ کرے اگر کوئی شخص اُسکے خلاف کریگا خداوند فوراً اسکو فنا
کر دینگے اُس نازنین نے کہا آپ مجھکو بھی وہ طریقہ بتا دیجیے برق نے کہا الگ آؤ وہ نازنین بہلی سے اُتری برق کے
ساتھ الگ آئی برق نے نازنین کو محو کرکے بیہوش کیا رنگ روغن عیاری کا نکال کے اس نازنین کی صورت بنے
سب کپڑے اُسی کے زیب بدن کیے وہان سے ہنستے ہوے بہلی کے قریب آئے خیال آیا کہ برق سب کچھ تو کیا مگر نام نہ
دریافت کیا اگر کوئی موقع ایسا آگیا تو کیا کروگے یہ سوچ رہے تھے کہ گاڑیبان نے کہا کیون بی مہتاب بائی میان ساحر
صاحب نے معین طریقہ سجدہ خداوند کا بتا دیا برق نے جواب دیا کہ ہان مجھے معلوم ہوگیا اگر وہ نہ بتاتا تو مین آج ضرور
معتوب درگاہ خداوند ہو جاتی اب برق کو معلوم ہوگیا کہ نام اس نازنین کا مہتاب بائی تھا ہنستے ہوے بہلی
پر سوار ہوے گاڑیبان نے گاڑی ہنکائی تھوڑی دیر مین بارگاہ عجائب نگار مین نازنین داخل ہوئی اہل محفل نے
دیکھا کہ آج تو بی مہتاب بائی غضب کے ناز و انداز دکھاتی چلی آتی ہین ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ چال کیسی
خوب ہی کسی نے جواب دیا کہ علاوہ جمال کے جو بات ہی وہ مرغوب ہی نازنین نے آکر پہلے عجائب نگار کو جھک کے سجدہ
کیا عجائب نے مسکرا کے پیٹھ پر ہاتھ رکھا یا کہا ای مہتاب بائی اپنے کام مین مشغول ہو نازنین نے سازندون کو
طلب کیا سازندے حاضر ہوے ساز درست ہوتے ہی نازنین نے ناچ شروع کیا دو تین توڑے لیکے کچھ گت دکھا
اپنا کمال دکھا کے سلام کرکے بیٹھ گئی گنگنا کے یہ غزل شروع کی

غزل

گرد رخ گلشن بہر سو ورد شادم پری خوان آمد
گل ایدل تکبر باکسی ز رخسار چون حنا
کہ شیرین نغمہ در گوش ان نازنیون آمد
چمن بہ عید یاران از قدوم عشق وجان آمد

سر زد گر صد جفا از تازہ گردد آسمان بر من
کہ بہر کس گر دہے فروخت آخر سرنگون آمد
کہ ساقی بی تو شیشہ در کف از دو م جوم
نگہ بے کردہ ام دیگر نمیدانم کہ چون آمد

ادای ناوک افگن با قبای لالہ گون آمد
سینہ طبع رنگینش بجامی نیلگون آمد
سبک کہ کوہ کن آن دست شاید محفل شیرین
کہ گوئی آفتاب محشر از مغرب برون آمد
حزان افسانہ عشق و خموشی چشم کن زحمی

گو در شیرین زبانی قصہ پہلانان زبون گنگ تھا نازنین نے اس ناز و ادا اور خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ اہل محفل محو ہو گئے
عجائب نگار نے کہا بی مہتاب بائی کیا کہنا کس حسن سے اس غزل کے ایک ایک شعر کو ادا کیا ہو کیا جی خوش ہوا ہو
اب مین یہ چاہتا ہون کہ اسوقت ساقیگری بھی تمہین کرو نازنین نے جھک کے سلام کیا کہا خداوند ہماری تمنا
دل بھی یہی تھی کیون نہو آپ خداوند ہین ہر ایک کے دل کا مطلب خوب جانتے ہین یہ کہکر صراحی پر ہاتھ ڈالا خوشی
خوشی جام اٹھایا جی مین کہتا ہو کہ برق عیاری تو بن پڑی اب بیہوش ہو کے کہان جاتا ہو شراب پی اور بیہوش
ہوا ایک کو تو زندہ نہ چھوڑونگا سب اسباب اپنے قبضے مین کرونگا اُستاد سے کہونگا کیون اب تو عیاری کی وہ بھی
بہت خوش ہونگے صاحبقران بھی تعریف کرینگے یہ خیال کرتا جاتا ہو اور شراب انڈیلتا جاتا ہو جب جام شراب
بھر چکا گھاتی سے پڑیا بیہوشی کی ملا کے شراب درست کرکے پاس عجائب نگار کے لایا عجائب نے مسکرا کر برق کا
ہاتھ پکڑ لیا کہا واہ جی اے مہتر برق تمہارے اُستاد ہونے مین کوئی شک نہین ہو تمنے بہت اچھی عیاری کی اب تمہین
اس کارنمایان پر کیا سزا دون اپنے مقام پر کیا کہو گے بہتر اسی مین ہو کہ یہان سے چلے جاؤ اور اب نہ آنا برق کے
ہوش اڑ گئے مگر حواس درست کرکے کہا حضور خداوند ہین قدردانی فرماتے ہین ہم لوگ بھی یہی ڈھونڈھتے ہین کہ
قدردان سے سابقہ ہو اب غلام امیدوار ہو کہ حضور کی خدمتگذاری کیا کرے عجائب نے کہا اب آپ مہربانی
فرمائیے زیادہ باتین نہ بنائیے برق یہ کہہ رہا تھا کہ ایک پنجہ کمر مین برق کی لپٹا اور اٹھا کر باہر بارگاہ کے پھینکدیا
برق گرتے ہی وہان سے اٹھ کے بھاگا ایک گوشے مین جا چھپا دیکھنے لگا پھر تھوڑی دیر کے بعد خیمے سے آواز آئی برق نے
گردن اٹھا کے دیکھا کسی نے ایک چوبدار کو باہر پھینکدیا ہو غور جو کی مہتر قران تھا وہ بشکل چوبدار یہان آئے تھے وہ بھی
ایک جانب بھاگ کر پوشیدہ ہوئے پھر ایک آواز آئی برق نے دیکھا بشکل ساقی بچہ تھا پور خیر دل مین اسکو
کسی نے باہر پھینکدیا ہو برق کو کچھ تو اس حالت کے دیکھنے سے ہنسی بھی آئی اور پھر یہ صدمہ بھی ہوا کہ برق اب
عیاری کرنا بہت دشوار ہو اگر اُستاد بھی یہان آئینگے تو وہ بھی پھینکدیے جائینگے یہ سوچکر لشکر اسلام کیطرف بھاگا

مگر اب حال خواجہ عمرو ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ انھون نے جو برق و قران کی یہ کیفیت دیکھی سمجھے کہ اب اسکی بارگاہ مین جانا بہت مشکل ہو وہان تو عیار کا گزر بھی
نہین ہونے پاتا جاتے ہی ایک پنجہ اٹھا کر باہر پھینکدیتا ہو دل مین خیال کیا کہ خواجہ اب کیا کرنا چاہیے جو اس مکان کی راہ
تک رسائی ہو سوچے کہ خواجہ بہتر یہ ہو کہ بختگان کے پاس چلین اور اس سے یہ کیفیت دریافت کرین جو واقعہ اصلی ہو
وہ بتلا دیگا تب تو دفعہ ہو سکی تدبیر کرینگے یہ سوچکر اپنی صورت ایک مزدور کی بنائی اور ایک خوان سر پر رکھا خیمہ بختگان
پوچھتے ہوئے چلے جو کوئی راہ مین ملا اس سے دریافت کیا بختگان وزیر زمرد شانی کس بارگاہ مین ہین انکے واسطے خداوند
عجائب نگار جادو نے کچھ تحفہ بھیجا ہو ایک شخص نے بارگاہ کا پتا بتلا دیا مگر بختگان نے یہ انتظام کیا تھا کہ چند جلاد
دربارگاہ پر اپنی مقرر کیے تھے اور انسے یہ کہدیا تھا کہ جو کوئی عیار اس بارگاہ مین آنیکا قصد کرے اسکو ہرگز نہ آنے دینا
مجھے بہت بڑا خوف ہو ملازم شب و روز نگہبانی مین مصروف رہتے تھے اسوقت بھی بہت سے لوگ دربارگاہ پر بیٹھے تھے آپس
مین ذکر کرتے تھے کہ وزیر صاحب نے زبردستی یہ حکم دیا ہو کہ یہان کوئی آنے نہ پائے خداوند عجائب نگار یہان موجود
ہین کسکی طاقت ہو جو اس طرف آنیکا قصد کرے کہ دیکھا ایک مزدور خوان سر پر رکھے ہوئے چلا آتا ہو دربارگاہ پر آ کے
اسنے کہا کہ خداوند عجائب نگار نے کچھ تحفہ وزیر صاحب کے واسطے بھیجا ہو ملازمون نے کہا لاؤ ہم پہنچا دین مزدور
نے کہا کہ خداوند نے مجھے کہدیا تھا کہ کسی دربان کے ہاتھ نہ بھیجنا خود جا کر دینا دربانون نے جا کر بختگان سے خبر کی

کہ حضور ایک مزدور کچھ تحفہ لایا ہے خداوند عجائب نگار نے آپکو بھیجا ہے مگر تاکید یہ فرمائی ہے کہ ہرگز کسی دربان کی
معرفت یہ تحفہ بارگاہ کے اندر نہ جانے پائے بلکہ خود جاکر اپنے ہاتھ سے دینا بختگان نے کہا مین خوف کرتا ہون ایسا
نہو کوئی صاحب لشکر اسلام سے تشریف لائین دربانون نے کہا جی نہین واقعی مزدور ہے بختگان نے کہا بلالو یہان
باہر آئے مزدور کو اپنے ہمراہ بارگاہ مین لیگئے مزدور خوان لیے ہوے سیدھا مسند کے پاس پہونچا لاکھ دربان کہتے
رہے کہ ارے بے ادب کہان جاتا ہے مگر اُسنے یک ساعت نہ سنی بختگان کے قریب پہونچکے بائین آنکھ کا تل دکھایا بختگان
اُٹھ کھڑا ہوا جلدی سے جھک کے سلام کیا اور بانونسے کہا آپ لوگ باہر جائین جبتک مین نہ بلاؤن یہان آنے کا
ارادہ نہ کرنا سب لوگ باہر آئے مزدور نے کہا صاف صاف بتلا کہ یہ کیا کیفیت ہے کہ ہم لوگ بارگاہ عجائب نگار
جادو کے نہین جاسکتے ہین اور یہ سوار جو ہمارے لشکر کے ضائع گئے یہ سب کہان ہین بختگان نے قسم کھا کر کہا کہ مجھکو
مطلق اسکی خبر نہین ہے ہان اسقدر جانتا ہون کہ وہ لوگ مرے نہین ہین ہنوز زندہ ہین مگر کسی عذاب سخت
مین مبتلا ہین یہ نہین معلوم کہ کہان قید ہین خواجہ نے کہا پھر ہم اُسکی بارگاہ مین کیونکر جائین بختگان نے کہا مین نہین
عرض کرسکتا خواجہ نے خوان کو کھولا اُسمین سے ایک ڈلی مٹھائی کی اُٹھائی کہا یہ ایک تحفہ ہے تم اسکو کھاؤ بختگان نے
کہا آپکو جو کیفیت میری بتانی منظور ہے مین موجود ہون اسکی کیا ضرورت ہے خواجہ نے کہا بہت باتین نہ بنائیے نہین تو
ابھی فیصلہ کردونگا بختگان خوف کے مارے اس ڈلی کو کھا گیا خواجہ نے ناک اسکی جلدی چھینک کر بیہوش ہوا
خواجہ نے ایک روغن عیاری کا نکالا بختگان کو اپنی صورت بنایا آپ بختگان کی صورت بنے گلے مین بختگان کے
کمند عیاری کا ٹھونس دیا کہ آواز نہ نکل سکے ایک ریسمان اپنے پاس سے نکال کے مشکین اسکی باندھین ملازمونکو
آواز دی سب اندر آئے یہان عجیب واقعہ دیکھا کہ وزیر صاحب نے ایک آدمی کو گرفتار کیا ہے سب نے عرض کی
حضور وہ مزدور کہان گیا اور یہ کون ہے بختگان نقلی نے کہا ارے یہی عمرو عیار ہے مزدور کی شکل بنکر آیا تھا مینے
اسے بڑی کوشش سے گرفتار کیا ہے سواری جلد لاؤ مین اسکو خدمت مین خداوند عجائب نگار کے بھیجونگا ملازم
اور اُسکا اسب ترکی لاکر حاضر کیا بختگان نقلی بگھی پر سوار ہوا اور عمرو نقلی کی مشکین باندھکر اپنے ہمراہ لیا اسیصورت
سے بارگاہ عجائب نگار مین پہونچا لوگونسے کہا جاکر اطلاع کردو کہ بختگان وزیر زمرد ثانی عمرو عیار کی مشکین باندھکر
لایا ہے امیدوار باریابی ہے ملازمون نے جاکر عجائب نگار سے اطلاع کی عجائب نگار نے ہنس کے کہا بلالو ملازم اُسکو
اندر لیگئے بختگان نقلی نے عجائب کو سلام کیا عجائب نگار نے پوچھا کیون وزیر صاحب اسوقت آپ کے آنے کا
کیا باعث ہے بختگان نقلی نے کہا کہ حضور مین نے اسوقت وہ کار نمایان کیا ہے کہ جسکا ہونا بہت دشوار تھا عمرو عیار
کو گرفتار کرلیا حضور اسکو بھی وہان بھیجدین جہان اور سرداران امیر قید ہین بلکہ میرے نزدیک تو قتل کرنا بہتر ہے
عجائب نگار ہنسا اور کہا خواجہ واقعی کیا اچھی عیاری کی ہے اگر دوسرا ہوتا تو ضرور تمھارے دام مکر مین گرفتار ہوجاتا
مگر مین خداوند ہون ایسی باتین مجھسے کرنا بیکار ہین مین تمھارے مکر مین گرفتار نہ ہونگا تمھاری استادی مین کچھ
شک نہین ہے مگر اب میری بارگاہ مین آنیکا قصد نکرنا خواجہ دنگ ہوگئے کہا حضور مدت سے مین یہ کام کرتا
ہون مگر آجتک کوئی قدردان نہین ملا تھا شکر ہے آج آپ سا قدردان میرے حال پر مہربان ہوا اب مجھی آپکی دولت
کو چھوڑکر کہان جاؤن عجائب نگار نے کہا زیادہ باتین نہ بنائیے تشریف لیجائیے عمرو نے چاہا کہ مین کچھ کہون مگر ایک
پنجہ غیبی کمر مین پڑا اور اُسنے بارگاہ کے باہر پھینکدیا عجائب نگار جادو نے ملازمون سے کہا کہ یہ جو تھا عمرو عیار ہی
تھا اور یہ جو بشکل عمرو بارگاہ مین موجود ہے یہ بختگان ہے اسکے گلے مین کچھ کارروائی کیگئی ہے لوگون نے بڑھ کے گلے کو

جو دیکھا گنبد عیاری کا پایا سب نے گیند نکال کے منہ دھلایا صورت اصلی بختگان کی ظاہر ہوئی بختگان تو منہ
دھو کر مضمحل اپنی بارگاہ کیطرف چلا مگر خواجہ کو کمال افسوس ہوا کہ اس محنت سے تو مین نے عیاری کی اور وہ یون
بیکار گئی خیر پھر دیکھا جائیگا یہ سوچکر خواجہ بھی اپنے لشکر مین واپس آئے رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح
ہو گئی امیر ثانی نے نماز صبح سے فراغت کی لشکر اسلام بھی مسلح و مکمل ہو کر در دولت صاحبقران پر حاضر ہوا
امیر برآمد ہوئے مرکب طلب کیا گھوڑے پر سوار ہو کے مع لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے جنگل مین آکر
صفوف لشکر جما کر انتظار آمد لشکر یاقوت کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ہی تخت عجائب نگار جادو کا پیدا ہوا
سب نے دیکھا کہ وہی آفتاب سر پر عجائب جادو کے سایہ فگن ہے زیر تخت یاقوت تاجدار و زمرد ثانی بڑے جاہ و حشم
سے کچھ سوار لیے ہوئے ایک طرف میدان مین آکر ٹھہر کر تماشا دیکھنے لگے عجائب نگار جادو نے اپنا تخت روکا
وہین سے نعرہ کیا منم خداوند عجائب نگار جادو اے امیر ثانی اب بھی میرے مقابلے سے باز آؤ ورنہ ایک سحر مین
سب کو گرفتار بلا کر دونگا امیر نے جواب دیا کہ یہ میدان جنگ ہے یاوہ گوئی کا مقام نہین جو تجھسے ہمارے حق مین
ہو سکے کمی نکر یاقوت تاجدار نے یہ کلام امیر کا سنکر جواب دیا کہ صاحبقران آپکی شجاعت کا زمانے مین شہرہ ہے
آپکو ایسا نہین لازم ہے کہ اپنے نام کو یون مٹائیے ہم لوگو نسے لڑکر آپ سر بر ہونگے صاحبقران نے فرمایا کیسا
بیہودہ بکتا ہے یاقوت خموش ہو رہا عجائب نگار نے آفتاب کیطرف اشارہ کیا ایک شعلہ بھڑک کے گرا سب نے دیکھا کہ
اسی روز کیطرح سے ایک سردار میدان مین نکلا ہوا مبارز طلب کر رہا ہے لشکر امیر سے بھی ایک سردار اُسکے مقابلے
مین گیا وہی واقعہ گذرا کہ شعلہ بنکر نظر مردم سے غائب ہو گیا اُسرونز بھی لشکر اسلام کے دسوں سردار غائب ہوئے
جب شام قریب ہوئی تو عجائب نگار نے کہا صاحبقران مجھمین یہ بھی قدرت ہے کہ مین ایک ہی مرتبہ سب کو گرفتار
کر لوں مگر آپ حضرات کو کوئی حوصلہ باقی نہ رہے اور اب بھی مین چاہتا ہون کہ آپ حضرات اپنے اس ارادے
سے باز آئین اور زمرد ثانی کو مجھسے نہ طلب فرمائین تو بہتر ہے یہ کہکر یہ بھی کہا کہ مین آپ لوگونکو چار روز کی مہلت دیتا
ہون سمجھ کے اسکے جواب بات مجھکو دیجیے گا یہ کہکر عجائب اپنے تخت کو پھیر کر اپنی بارگاہ کیطرف چلا گیا امیر ستر دو
اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے بارگاہ مین آکر مغموم و مضمحل بیٹھے خواجہ کو بلا یا کہا خواجہ اگر اب تمنے کوئی کام نہ
کیا تو سب ہلاک ہو جائینگے خواجہ نے عرض کی حسب الارشاد غلام جانتا ہے جہانتک ممکن ہے کوشش کرونگا یہ کہکر خواجہ
سب لوگونسے رخصت ہوئے اور طرف بارگاہ عجائب نگار کے روانہ ہوئے مگر عجائب نگار جادو جو میدان جنگ
سے واپس آیا اُسنے کہا مین نے آج مسلمانونکو چار دن کی مہلت دی ہے قصد میرا یہ ہے کہ جا کر شکار کھیل آؤن یاقوت
نے کہا بہت مناسب ہے اسنے اُسیوقت سامان سفر درست کیا اور صبح ہوتے ہوئے وہانسے کوچ کیا خواجہ جو
وہان پہونچگئے تھے اُنھون نے بھی اپنی صورت ایک خدمتگار کی بنا کر ہمراہی عجائب نگار کی اختیار کی علاوہ ان کے
شا پور و قران و برق بھی وہان موجود تھے یہ بشکل مبدل ہمراہ عجائب نگار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا دوسرے جگہ پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر امیر کی ملاحظہ فرمایئے

کہ خواجہ کے جانے کے بعد امیر نے فرمایا کہ چار دن کی مہلت اس مکار نے دی ہے میرا دل گھبراتا ہے سامان شکار
درست کرو کل شکار کو جاؤنگا اور جسکو چلنا ہو میرے ہمراہ چلے یہ حکم پاکر ملازمون نے سامان شکار درست کیا
تا صبح سے امیر نے فراغت حاصل کر کے برائے شکار ایک جانب کوچ کیا ہمراہ امیر علاوہ ملازمون کے خورشید
یزدان پرست پسر بدیع الزمان بھی تھے تلاش شکار مین ایکطرف چلے تھوڑی دور جا کے ایک چمن دیکھا

نظر آیا امیر نے فرمایا کہ یہاں تھوڑی دیر ٹھہرو شاید شکار ملے ہو سب لوگ وہاں ٹھہرے قراول برائے تلاش
شکار روانہ ہوئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دو ہرن گوشۂ صحرا سے کرچالیں بھرتے ہوئے نکلے امیر کی نگاہ پڑی
خورشید یزداں پرست سے فرمایا کہ دیکھو وہ دو ہرن معلوم ہوتے ہیں یہ کہکر دونوں بہادروں نے گھوڑے اٹھائے
ہرن تھوڑی دور تک برابر بھاگے جب کچھ دور نکل گئے ایک جانب راست دوسرا جانب چپ کر چھال بھر کے نکل گیا
جانب راست شاہزادہ خورشید یزداں پرست روانہ ہوئے اور جانب چپ امیر عالیشان نے رخ کیا خورشید تا شام
اس ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالے ہوئے چلے گئے قریب شام وہ ہرن ایک خندق کے نزدیک پہونچی خندق جو ہرن کو
نظر آیا جست کرنے کے ارادے سے ٹھہرا شاہزادہ نے تیر بہ گمان میں پیوست کرکے مارا ہرن کا شانہ نشانہ ہوا
خورشید نے جلدی سے جھپٹ کے اس آہو کو بقربانی پہونچا کر کمر سے چقماق چھری نکالی آگ خالی صحرا سے خس و خار
جمع کیا اس آہو کے کباب تیار کیے بہت تھکے ہوئے تھے زین پوش ایک درخت کے نیچے بچھایا تلاش آب میں روانہ
ہوئے تھوڑی دور جاکے دیکھا کہ ایک پھاٹک نہایت عالیشان بلند بنا ہوا ہے مگر بند ہے صرف ایک کھڑکی کھلی ہوئی ہے
شاہزادہ چونکہ شدت تشنگی اور ازدیاد گرسنگی سے بہت بیتاب تھا تلاش آب میں بے تکلف اس کھڑکی میں در آیا
جیسے ہی قدم اندر رکھا دماغ میں خوشبودار پھولوں کی بو آئی دماغ نے قوت پائی شاہزادے نے دیکھا کہ باغ بہشت
بہار ہر طرف لالہ زار جا بجا قرینے سے روشنی ہو رہی ہے فرش سامنے سطح زمین پر چاندنی کا فرش بچھا ہوا ہے پانی کا جلوہ
دکھایا ہے روشیں سب صاف نظر آتی ہیں بار ثمر سے درختوں کی ڈالیاں جھکی جاتی ہیں ہر دست جو پھول ٹوٹ کر گرا
گل قالین بنگیا جیسی بھینی خوشبو سے دماغ جان معطر ہو گلشن بہار پر ہو چراغان کی کیفیت عجیب سماں دکھاتی ہے خدا کی
قدرت کا تو کیا ذکر بشر کی جدت نظر آتی ہے گل شبو کا جوبن غضب ڈھاتا ہے صفائی میں تمثیل ماہ کو شرماتی ہے
چاندنی صاف صحن چمن شفاف طائر و نکو صبح کا دھوکا ہوتا ہے بے اختیار ذکر کرلیتے ہیں صبح چمن میں زبان
کھولتے ہیں آسمان پر دھوکا ہوتا ہے کہ صحن باغ میں شامیانہ زربفتی کھنچا ہے خورشید یہ سیر کرتے چلے جاتے
تھے کہ ایک طرف سے صدائے دلکش ایسی آئی کہ خورشید یزداں پرست کا قلب مضطر ہو گیا گھبرا کے چاروں
طرف دیکھنے لگے اس آواز کی سمت کو پہچان کر روانہ ہوئے جوں جوں قریب ہوتے جاتے ہیں آواز اچھی طرح سے آتی
ہے جاتے جاتے قریب ایک بارہ دری کے پہونچے نگاہ جو اٹھائی عجیب قدرت خدا نظر آئی دیکھا ایک بارہ دری
سنگ مرمر کی بنی ہے چبوترے پر سائبان زربفتی کھنچا ہے ایک جلسہ آراستہ ہے مگر اہل محفل سب قتال عالم عابد کش
و زاہد فریب ہیں سب حسین مہ جبین گلبدن زیور جواہرات سے آراستہ پوشاکیں نفیس پہنے ہوئے حلقہ باندھے
بیٹھی ہیں ایک جانب ایک مسند پر زرنگی ہے اس پر ایک نازنین حسن و جمال میں یکتا دریائے جواہر میں غوطہ
مارے بیٹھی ہے اسی کے سامنے گانا ہو رہا ہے دور شراب چل رہا ہے خورشید کو جو صورت اس نازنین کی نظر آئی
دل بے قابو ہو گیا تاب نظارہ نہ لاسکے تھرتھرا کر گرے گرنے کی آواز جو محفل میں آئی سب خوب صورتیں پلٹ کے دیکھنے
لگیں اس نازنین نے کہا خیر تو ہے سب نے عرض کی حضور کوئی آدمی اس درخت کے قریب گر پڑا ہمیں معلوم
کون ہے کہاں سے آیا ہے ملکہ نے کہا ارے وہاں جاکر دیکھو ہو تو آج ایک نئی بات ہوئی آج تک ایسی واردات
نہیں ہوئی تھی ہم روز یہاں آتے ہیں کبھی ایسا واقعہ نہیں گذرا خواصیں قریب اس درخت کے آئیں دیکھا ایک
آفتاب عالمتاب شہریاری و نجم درخشان اوج جہانداری زیر درخت بیہوش پڑا ہے خواصوں نے جو صورت
زیبا و طلعت جہان آرا دیکھی ہمہ تن محو دیدار ہو گئیں اس نازنین نے کہا ارے کیا ہے ہمارے باغ میں کون

آیا ہی کسکی اجل قریب ہوئی موت نصیب ہوئی جو ہمارے باغ مین آیا اپنی شامتین لایا خواصون نے عرض کی ملکہ عالم
نہین معلوم کون ہی اتنا تو ضرور عرض کرینگے کہ بشر نہین ہی یا تو کوئی فرشتہ ہی یا کوئی پرستان کا شاہزادہ مرگ آمادہ
ہی عجب صورت زیبا پائی ہی خدا نے اُسکی شکل اپنے ید قدرت سے بنائی ہی اگر انسان ہی تو ہمہ تن خدا کی شان
ہی ملکہ نے کہا اری ہم تجھسے یہ نہین پوچھتے حسین ہی تو اپنے لیے تم صورت دیکھکر کیون بیتاب ہوئی جاتی ہو زبانی
جو چلے نکالتی ہو ملکہ نے یہ بات تو کہی مگر مشتاق دیدار ہوئی اپنے مقام سے اُٹھکر قریب شجر آئی جیسے ہی نگاہ جمال
بیمثال خورشید یزدان پرست پر پڑی تاب نظارہ یہ بھی نہ لائی غش کھاکر گری بیہوش ہو گئی خواصون نے جو یہ
کیفیت دیکھی جلدی سے زمین مین بیٹھ گئین سر زانو پر رکھکر گلاب کیوڑا چھڑکا آنچل سے ہوا دی ملکہ ہوش مین
آئی کہا ارے اس مسافر غریب الوطن پابند رنج و محن کو اُٹھا کر لیجیو نہین معلوم کون ہی کہانسے آیا ہی کس طرف
جاتا ہی بھولے سے یہان آگیا ہی نہین معلوم کیا مصیبت پڑی ہی کیون اس صحرا مین آیا ہی خواصون نے جو ملکہ کی
نگاہ بے طور پائی شاہزادے کو ہاتھون ہاتھ اُٹھا کر بٹھایا ملکہ خود قریب آئی پاس بیٹھ گئی زلف محبوب کی خوشبو
نے نخلخے کا کام کیا شاہزادہ ہوش مین آیا دیکھا وہی یار جانی محبوب جاودانی قریب ہی ارے خوش نصیب ہی شاہزادے
نے آنکھین جو کھولین اُس نازنین نے کہا کیون صاحب آپ کون ہین کہانسے تشریف لائے ہین کسطرف کا ارادہ
ہی یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا شاہزادے نے ایک آہ سرد کھینچکر کہا مین اپنی سرگذشت کیا بیان کرون
مناسب اسی مین ہی کہ خموش رہون ملکہ نے کہا ہم آپکی سرگذشت نہین دریافت کرتے ہین اسکا سبب پوچھتے
ہین کہ آپنے اس وادی پرخار کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے کیون رشک گلزار بنایا یعنے اس باغ مین
تشریف آوری کا سبب کیا ہوا جو بے اذن یہان چلے آئے یہ بھی نہ سمجھے کہ نہین معلوم یہ باغ کس کا ہی کون اسمین
رہتا ہی بے تکلفی کی حد کردی شاہزادے نے جو یہ تقریر دلپذیر اُس ماہ منیر کی سنی اور زیادہ بیتابی دل بڑھی جواب دیا
کہ آپکے باغ مین مجھے میری قسمت لائی یہان آکے سنان غم دل پر الم پر کھائی یا یہ کہون کہ آنے کی سزا پائی نازنین
نے کہا آپ جو چاہین فرمائین باتین بنائین مگر آپ کو ایسا لازم نہ تھا جیسا قصد کیا شاہزادے نے کہا مین
ہر طور خطاوار ہون جو تعزیر تجویز فرمائیے سزاوار ہون ملکہ یہ سنکر ہنس پڑی کہا آپ ایسی باتین ضرور
بنا لیجے گا ہم آپکو کیا سزا دینگے خیر آپنے اگر سرفراز فرمایا ہی تو تشریف لے چلیے شعر رواق منظر چشم من آشیانۂ
تست بکرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست ؎ شاہزادہ اس حور جمال خورشید مثال کو اپنے حال پر مہربان پاکر
بہت خوش ہوا شکر خدا بجا لایا اُس جگہ سے اُٹھکر ہمراہ اُس نازنین کے محفل مین آکے بیٹھا نازنین نے اشارہ
کیا خواصون نے جام شراب لبریز کرکے شاہزادے کو دیا پھر از سر نو گانا شروع ہوا دور شراب چلنے لگا
آپس مین لطف کی باتین ہونے لگین ملکہ نے کہا اب تو اپنا نام و نشان بتائیے زیادہ نہ چھپائیے آپ کون
ہین کہان سے آئے ہین خورشید یزدان پرست نے فرمایا اے ملکہ یہی میرا بھی سوال ہی پیشتر تم اپنا نام و نشان
ظاہر کرو اس راز سے ہمکو ماہر کرو پھر ہم بھی بتا دینگے ملکہ نے جواب دیا کہ کیا میرا نام آپکو نہین معلوم ہی اگر نام
نہ معلوم ہوتا اور میرا ذکر نہ سنتے تو یہان کیون تشریف لاتے اتنی مسافت کیون اُٹھاتے ملکہ کو یہ خیال ہوا
کہ شاید یہ مشتاق دیدار ہی عاشق زار ہی کسی ملک کا شاہزادہ ہی اسیر و دلدادہ ہی میرے واسطے اتنی مسافت
طے کرکے آیا ہی بڑی کوششین کی ہین جب میرا پتہ پایا ہی یہ سوچکر ملکہ نے کہا کہ میرا نام آپ خوب جانتے ہین
جب شاہزادے نے قسم کھائی ملکہ کو یقین آیا فرمایا کہ میرا نام جمیل بلال ابرو ہی باپ میرا اس ملک کا بادشاہ ہی

ہو یاقوت تاجدار اُسکا نام ہو عدل و انصاف سے کام ہو خورشید یہ کلام اُس گل اندام سے سُنکر زیادہ خوش
ہوے جب شاہزادی نے بکمال اصرار کیا اور نام پوچھا تو خورشید یزدان پرست نے اپنا نام بتایا کل قصہ اپنے
آنے کا کہ سُنایا ملکہ اِس واقعہ کو سُنکر سُن ہوگئی دانتوں میں اُنگلی دبا کے کہنے لگی کہ غضب کیا بیٹھے بٹھائے اچھا
سودا مول لیا دیکھیں قسمت کیا دکھاتی ہو کون سی راے پیش آتی ہو خورشید نے جمیل کو اسدرجہ بیتاب
پایا بہت کچھ سمجھایا کہا ملکہ کچھ اندیشہ نکرو اگر خدا نے چاہا تو کوئی خرابی پیش نہ آئیگی بگڑی بات بن جائیگی ملکہ خوش
ہوری دور شراب چلنے لگا گانا شروع ہوا انکو تو اِس کیفیت میں چھوڑیے

اب حال خواجہ عمرو نامدار اور عجائب نگار کا ملاحظہ فرمائیے

کہ خواجہ جو بشکل خدمتگار عجائب نگار کے ہمراہ ایک صحرا میں آئے دیکھا صحرا نہایت سرسبز و شاداب ہو آہوان
وحشی کثرت سے ہیں اور درندگان صحرائی چلتے پھرتے نظر آتے ہیں عجائب نگار مشغول شکار ہوا عمرو نے شاپور
کو دیکھا کہ ایک چوبدار کی صورت بنائے ہمراہ ہو اشارے سے اپنے پاس بلایا کہا آپنے جو اپنی یہ صورت بنائی ہو
اسمین کیا بہتری سوچی ہو اب جو کچھ میں بتاؤں وہ تدبیر کیجیے جو قوی کو راہ نہ دیجیے شاپور نے کہا جو آپ فرمائیں
ہم بسر و چشم بجا لائیں خواجہ نے ایک جانور زنبیل سے نکال کے شاپور کو دیا کہا تم اسکو لیکر عجائب نگار کے
پہلو میں کھڑے رہو میں باز بلند پرواز کو جسوقت چھوڑوں تم اِس جانور کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینا مگر اتنا خیال
رہے عجائب نگار جادو کے برابر یہ جانور چھوٹے شاپور نے کہا انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا وہ جانور لیکر پہلو سے
عجائب نگار میں آئے جب سب بازداروں نے باز اُڑائے خواجہ نے بھی ایک باز کو اسی جانب چھوڑا
جہاں عجائب نگار کھڑا تھا اِدھر تو خواجہ کے ہاتھ سے باز اُڑا اُدھر شاپور نے اُس طائر کو چھوڑا باز نے
طائر پر حملہ کیا جیسے ہی طائر کے پنجہ لگا ایک دھواں نکلا طائر کا پیٹ پھٹ گیا چونکہ عجائب نگار جادو قریب تھا
اُسنے چھینک لی بیہوش ہوگیا پہلو سے نعرہ ہوا منم شاپور شیر دل ایک جانب سے نعرہ ہوا منم عمرو ثانی
عیار صاحبقران خنجر لیکر یہ دونوں عیار طرار چلے تھے کہ تخت عجائب نگار جادو سے ایک تڑاقے کی آواز
پیدا ہوئی دو چیلے نکلے اُنھوں نے عجائب نگار کو ہوشیار کیا اُسنے جو آنکھ کھولی عمرو و شاپور کو خنجر بکف
دیکھا تعریف کرنے لگا کہا واقعی عیاری میں تم لوگوں کا مثل و نظیر ممکن نہیں ہو کیا غضب کی عیاری کی ہے
مجھ سے آدمی کو بیہوش کیا یہ تمھارا ہی کام تھا عمرو نے جھک کے سلام کیا کہا حضور آپ قدردانی فرماتے ہیں
آبرو بڑھاتے ہیں ہمیں مدت العمر میں قدرداں آپ ہی ملے ہیں ہم تو خود چاہتے ہیں کہ کچھ دنوں حضور کی خدمتگزاری
کریں عجائب نگار نے کہا زیادہ باتیں نہ بناؤ تمھاری یہ خطا بھی عفو کی اپنے لشکر میں چلے جاؤ خواجہ نے کہا
حضور میں نے اتنا بڑا کار نمایاں کیا ہو امیدوار ہوں کہ خلعت عطا فرمایا جائے انعام بھی بجا ہے عجائب نگار
نے اسیوقت حکم دیا ملازموں نے خلعت لاکر عمرو و شاپور کو دیا جب خلعت پہن چکے تو خواجہ نے کہا اب انعام
کے بھی امیدوار ہیں عجائب نگار نے کہا خواجہ مجھی پر عیاری کی اور مجھی سے انعام چاہتے ہو عمرو نے جواب دیا
ہم اپنے لشکر میں جائینگے صاحبقران دریافت فرمائینگے آپ کی کیفیت بیان کرینگے کہ ایسے قدرداں پر عیاری
کی اتنا انعام پایا اور اگر انعام مرحمت نہوگا صاحبقران فرمائینگے کہ باین ریاست قدردانی نہیں کرتے اہل ہنر
کو صلہ نہیں دیتے عجائب نگار نے دو ہزار روپیہ خواجہ کو بطور انعام دیا اور کہا کہ خواجہ اب کبھی میرے
پاس آنے کا قصد نہ کرنا ورنہ بہت پچتاؤ گے مصیبت اُٹھاؤ گے خواجہ نے کہا ہم لوگ اِسی کام کیواسطے پیدا

ہوے ہین اور جب ایسا قدردان پایا ہی تو ضرور ہی جی چاہیگا کہ حضور کو اپنا کمال دکھائین اور اب حضور کو لازم ہی کہ آپ ہماری عیاری سے بچین ہمین کسی قسم کی تکلیف نہ دین اور ہمارے کمالات ملاحظہ فرمائین عجائب نگار نے کہا مین آپکے کمالات کا مشتاق نہین ہون تشریف لے جائیے خواجہ وہان سے مغموم چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کی جاتی ہی

کہ صاحبقران نے جو اس آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھوڑی دور پر جا کے اُسے شکار کیا بقربانی ہو چکا پکا کباب تیار کرکے نوش کیے وہانسے واپس ہوے جہان سب ہمراہی منتظر تھے وہان تشریف لائے آتے ہی دریافت فرمایا کہ خورشید یزدان پرست کہان ہین سب نے عرض کی وہ آپ ہی کے ہمراہ گئے تھے جب سے ابتک یہان نہین آئے صاحبقران نے لوگونکو چہار جانب روانہ کیا کہ خورشید یزدان پرست کو تلاش کرین سب لوگ بہت دور دور گئے مگر خورشید کا پتا نہ پایا مجبور ہوکے واپس آئے سب نے امیر سے عرض کی حضور بہت دور دور تک تلاش کیا مگر پتا شاہزادے کا نہین ملا صاحبقران بہت غمگین ہوے خود بھی بہت دور تک تشریف لیگئے جب خورشید کے ملنے کی امید منقطع ہوئی تو مغموم و ناچار اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوے دوسرے روز داخل لشکر ہوے یہان آکر سب سے خورشید کی روداد بیان کی سب کو کمال افسوس ہوا دعائے خیر حق مین خورشید کے کرنے لگے صاحبقران اسی فکر مین بیٹھے ہین کہ خواجہ عمرو ثانی اور شاپور نے آکر سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ کہو کیا بندوبست کیا عمرو نے جوابدیا کہ یا صاحبقران ہم اُسکے ہمراہ ایک صحرا مین گئے وہ برائے شکار گیا تھا وہان جاکے ایسی عیاری کی کہ اُسکو بیہوش کیا چاہتے تھے کہ خنجر سے سر اسکا جدا کرین کہ تخت سے کنجت کے دو بیٹے پیدا ہوے انھون نے ہوشیار کردیا اپنی حکمت سے جان بچائی اس سے خلعت لیا مجبور ہوکر واپس آئے امیر نے فرمایا اب کل کا ایک دن باقی ہی وہ کافر سیدان میں کل سب کو مبتلائے بلا کریگا جسطرح ممکن ہو خواجہ برائے خدا اسکی کوئی تدبیر کرو خواجہ سے جب امیر نے بہت کہا تو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین اب پریشان ہون خانہ کعبہ جاؤنگا یہان نہ ہونگا امیر نے فرمایا خواجہ باتین نہ بناؤ اپنے کام کو جاؤ خواجہ نے کہا مین آپسے خلاف نہین عرض کرتا ہون میرا قصد مصمم ہی آج ضرور یہانسے روانہ ہوجاؤنگا آپ جو چاہین تدبیر کرین یہان اور بھی عیاران طرار موجود ہین وہ کوئی تدبیر کرینگے امیر نے جبکہ خواجہ کو خانہ کعبہ جانے پر مستعد پایا اور زیادہ غمگین ہوے پہلے تو بہت سمجھایا جب دیکھا خواجہ اب سماعت نکرینگے مجبور ہوکے خاموش ہو رہے خواجہ سب سے رخصت ہونے لگے جو خواجہ کے پاس آتا ہی سمجھاتا ہی خواجہ انکار کرتے ہین جب سب سے مل چکے تو صاحبقران کو سلام آخری کرکے روانہ ہوے صاحبقران کو خواجہ کے جانیکا ایسا ملال ہوا کہ اشک آنکھون مین بھر لائے مگر ضبط کیا خواجہ ایک طرف کو روانہ ہوے شب بھر اسی طور سے چلے گئے جب مسافر روشن اندام فلک یعنی آفتاب عالمتاب مسافت شرق کو طی کرکے رہرو منزل فلک ہوا تو خواجہ نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت بلند سامنے معلوم ہوتا ہی خواجہ نے قلم اور خجی اس پھاٹک کے اندر آئے باغ پر بہار دیکھا کچھ پھل باغ کے توڑے گرسنہ تھے اُن پھلون کو کھایا نہر باغ سے پانی پیا آگے بڑھے قریب بارہ دری پہونچے بارہ دری کو نہایت پرتکلف پایا اندر آئے عجب سامان دیکھا

جو کی تو دیکھا کہ خورشید یزدان پرست ایک نازنین مہجبین کو بغل مین لیے ہوے بیٹھے ہین خواجہ بہت خوش
ہوے سوچے کسطرح سے اپنے تئین خورشید یزدان پرست پر ظاہر کرون یہ فکر کر ہی رہے تھے کہ ایک خواص ملکہ
کی اُٹھکر کسی کام سے باہر آئی خواجہ نے اُسکو بیہوش کیا آپ اُسکی صورت بنکر ہنستے ہوے بارہ دری کے
اندر آئے خورشید یزدان پرست کے قریب آ کے بیٹھے کان مین کہا کہ تم تو یہان عیش و عشرت مین مصروف
ہو وہان صاحبقران کی تمھارے خیال مین عجب حالت ہو علاوہ اسکے کل لشکر کفار سے مقابلہ ہو تمھارا
جانا بھی ضرور ہو خورشید نے پہچانا چپکے سے کہا خواجہ تم یہان کیونکر آئے خواجہ نے جواب دیا کہ یہ مین بعد
مین بیان کرونگا تم اپنے جانے کا سامان کرو خورشید نے کہا خواجہ مین مجبور ہون یہ جانے ہی نہین دیتی
مجھے خود صاحبقران کا خیال ہو خواجہ نے کہا یہ کون ہو خورشید نے کل کیفیت ملکہ جمیل کی بیان کی
خواجہ کو اور زیادہ خوشی ہوئی کہا تم اس سے کہو کہ افسوس ہو ہمارے مذہب مین پابندی نکاح ایسی ہو
کہ جو مانع ہو حسرت دل کی نکالنے کو یہ تمسے کہیگی کہ نکاح کیونکر ہوتا ہو تم کہنا کہ ہمارے لشکر مین خواجہ
سب کا نکاح پڑھتے ہین اگر وہ آئین تو نکاح ہو جائے اگر ملکہ تم دعا کرو تو خواجہ ابھی آجائین جب یہ
دعا کریگی مین اپنے تئین ظاہر کرونگا خورشید نے منظور کیا اور ملکہ سے لفظ بلفظ بیان کیا ملکہ نے کہا
مین ابھی دعا کرتی ہون یہ کہکر ہاتھ اُٹھاکے دعا کی کہ یارب اکبر خواجہ عمرو کو جلد پہونچا ہنوز اسکی دعا
ختم بھی نہوئی تھی کہ خواجہ نے اپنے تئین ظاہر کیا سب خواصون نے جو صورت خواجہ کی دیکھا متحیر
ہو گئین آپس مین کہنے لگین کہ یہ تو ہمارے ساتھ کی خواص تھی خواجہ نے کہا صاحب مجھکو اسوقت
کیون تکلیف دی خورشید نے کہا خواجہ مین چاہتا ہون کہ نکاح میرا ملکہ کے ساتھ ہو جائے خواجہ نے
کہا بھلا نکاح کیونکر ہو سکتا ہو صاحبقران اس رنج مین مبتلا ہین لشکر کفار سے مقابلہ ہو جبتک یہ
لڑائی فتح نہوگی نکاح کیونکر ہو سکتا ہو ملکہ جمیل نے کہا خواجہ لڑائی کا فتح ہونا تو بہت مشکل ہو خواجہ
نے جواب دیا کہ نکاح کا ہونا بھی آسان نہین ہو جبتک عجائب نگار قتل نہوگا اور یہ لڑائی فتح نہوگی نکاح نہ
ہوگا ملکہ جمیل نے کہا خواجہ قتل عجائب نگار جادو ایک طور سے ممکن ہو کہ کوئی میرے باپ کے پاس جاے اور اسکے جو
مہرہ اور گلے سے تختی لائے تاثیر اسکی یہ ہو کہ جب کوئی مہرہ کو تختی سے مس کرے آفتاب کیطرف عکس ڈالیگا تو طلسمات نیست و نابود
ہو جائینگے اور خالی مہرہ کا عکس جسپر ڈالدیگا وہ جل جائیگا آفتاب جو سر عجائب نگار پر سایہ فگن رہتا ہو اگر اس مہرہ کا
عکس اُسپر پڑجائے تو آفتاب غربال ہو جائے وہ سامان موت عجائب نگار ہو اسکو خود ہی
عجائب نگار نے بنایا ہو جسکے پاس وہ مہرہ ہو وہ عجائب نگار کو قتل کر سکتا ہو خواجہ نے کہا
ملکہ ہو وہ مہرہ کیونکر دستیاب ہو اور وہ تختی کیونکر ہاتھ آئے جمیل نے کہا خواجہ مجھ مین اتنی قدرت
نہین ہو کہ مین اُس مہرہ کو لا سکون خواجہ نے کہا تم مجھے اپنے ہمراہ لیچلو مین ایک خواص کی صورت بنکر
چلونگا جسطرح سے بن پڑیگا مہرہ اور تختی لے لونگا جمیل نے کہا یہ امر ممکن ہو آج ہی شب کو میرے ساتھ
چلو خواجہ نے رنگ روغن عیاری کا نکالا ایک خواص کی شکل بنے ملکہ نے بہت تعریف کی کہ خواجہ
واقعی تم صاحب کمال ہو ایسی صورت بدلی کہ شناخت نہین ہو سکتی خواجہ نے کہا ملکہ یہ کیا بات ہو
عیاری تمنے ابھی نہین دیکھی ہو جمیل نے بھی آئینہ طلب کیا بعد فراغت آرائش پوشاک تبدیل کی دن
بھی تمام ہوا ملکہ نے تخت پر جلوہ فرمایا خواجہ کو بصورت کنیز اپنے عقب مین بٹھایا تخت کو اُڑائی ہوئی اُتری

دیکھو اپنے باپ کے پاس پہونچی اُس وقت یاقوت تاجدار کسی ضرورت سے محل ہی میں تھا ملکہ نے جاکر سلام
کیا یاقوت سینہ سے لگایا کہا ای نور نظر مزاج کیسا ہے چہرہ آج کیوں اُترا ہوا ہے ملکہ نے کہا میں نے خبر پائی
ہے کہ حضور سے اور لشکر اسلام سے جنگ آغاز ہوئی اسی کی فکر میں میری عجب حالت ہے یاقوت نے کہا تم کچھ
فکر نہ کرو اتنی طاقت کسی میں نہیں ہے جو مجھسے ولا ور فتح پائے خداوند عجائب نگار جادو ہے کہ وہ فلک شکوہ
سے باہر تشریف لائے ہیں مسلمانوں سے مقابلہ کر رہے ہیں انکو یہ شغل پسند آیا ہے چاہیں تو دم بھر میں سب کو
گرفتار کر لیں مگر انھیں بھی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ساتھ ساتھ سیر ستیز ہو اور روز لشکر اسلام کے گرفتار کر لیتے
ہیں جمیل نے کہا اب خاتمہ لشکر اسلام کا کب تک ہو جائیگا یاقوت تاجدار نے جواب دیا کہ خداوند نے چار یوم
کی مہلت صاحبقران کو دی تھی اگر وہ راہ راست پر آگئے ہونگے تو بیشک گرفتاری سے درگذر کرینگے اور اگر
وہ لوگ پھر بھی مقابلہ آئینگے تو اُسی روز سب گرفتار ہو جائینگے ملکہ نے جواب دیا کہ اب مجھے تسکین ہوئی یاقوت
نے پوچھا کہ یہ تمھارے ساتھ کون ہے ملکہ نے کہا یہ میری خواص خاص ہے اپنا مثل نہیں رکھتی یاقوت تاجدار
نے پوچھا کس فن میں اپنا مثل نہیں رکھتی ملکہ نے کہا علم موسیقی میں باکمال ہے بے تمثیل و بے ہمتا ہے علاوہ اسکے اور
بہت سے فنون لائق مصاحبت اسکو معلوم ہیں یاقوت نے کہا ہمنے آجتک اسکو نہیں دیکھا تھا خواص نقلی نے
کہا حضور اگر ارشاد ہو تو کنیز کچھ حضور کو محظوظ کرے یاقوت تاجدار نے کہا میں مشتاق ہوں خواص نقلی نے
کہا حضور سازندوں کو حکم ہو جائے کہ میری سنگت دیں یاقوت نے اُسیوقت سازندوں کو طلب کیا سامان محفل
عیش و طرب مہیا کیا سازندے فوراً حاضر ہوئے کنیز سمجھ کے بیٹھی سازندوں نے ساز ملائے کنیز نے گنگنا کے ایک
غزل شروع کی اس خوش الحانی سے غزل گائی کہ یاقوت تاجدار جھومنے لگا کنیز نے کہا حضور یوں میرا گانا
بے لطف ہے اگر ساقی گری کی جگہ مرحمت ہو تب لطف زیادہ حاصل ہو یاقوت نے میخانے کی کنجی خواص نقلی کو
دی خواص اُٹھی میخانے میں گئی شراب کو درست کیا گلابیاں شراب کی کشتیاں کباب کی نہایت تکلف سے محفل
میں لا کے رکھیں یاقوت تاجدار سلیقہ مندی اُس خواص کی دیکھکر نہایت خوش ہوا اپنی بیٹی سے کہا کہ واقعی
خواص بڑی سلیقہ شعار ہے لائق صحبت رئیساں ہے جمیل نے عرض کی حضور ابھی کیا ہے اسکی ساقیگری ملاحظہ
فرمائیے گا تو اور زیادہ محظوظ ہو جیئے گا یاقوت تاجدار نے کہا ای خواص صاحب اب شراب پلائیے دیر نہ لگائیے
خواص نقلی نے جام شراب سے بھر کے پہلے یاقوت تاجدار کے پیش کیا ایک شعر مناسب وقت بخوش الحانی
ادا کیے یاقوت تاجدار جام بے اندیشہ انجام پی گیا پھر تو تمام محفل میں ایک دورہ شراب کا ہوا بیہوشی شراب
میں زیادہ ملی تھی جسنے پی اُسکی آنکھوں میں سرسوں پھولی ایک نے بیٹھے بیٹھے کہا کہ عجائب نگار جادو تشریف
لائے ہیں یاقوت تاجدار نے کہا اگر وہ اُسوقت یہاں آگئے ہونگے جوتے کھا لینگے ایک نے کہا آپ بادشاہ وقت ہیں
خداوند کو بُرا کہتے ہیں یاقوت نے کہا ایسے خداوند بہت میرے یہاں خدمتگاری کیا کرتے ہیں پھر تو ایک بات
نے ایسا طول کھینچا کہ نوبت بفساد پہونچی یاقوت تاجدار تلوار کھینچکر اُٹھا بیہوشی سے لڑکھڑا کے دھم
سے گرا خواص نقلی نے نعرہ کیا کہ ہم ہیں برق فرنگی عیار صاحبقران زمان پھر تو جا گُتھا زمین پر گرا خواجہ نے چاہا
یاقوت تاجدار کا سر کاٹ لیں جمیل نے کہا خواجہ انھیں میری خاطر سے زندہ گرفتار کرو شاید تمھارے مذہب
کو یہ قبول کریں تو کیوں انکی جان جائے خواجہ نے سوزن یاقوت تاجدار کی زبان میں دیکر نذر زنجیل کیا اور
جتنے لوگ وہاں تھے سب کے کپڑے اتار لیے زبانوں میں سوزن دیکر ایک کوٹھری میں سب کو بند کر دیا رنگ

روغن عیاری کا لگایا اپنی صورت یاقوت تاجدار کی بنائی جمیل سے کہا کہ ملکہ تم خورشید یزدان پرست کو اس
معرکہ کی خبر پہنچا دو جمیل نے کہا خواجہ مہرہ اور تختی تمہارے قبضے میں کر لیا خواجہ نے مہرہ اور تختی دکھائی جمیل
نے کہا میں شاہزادے کو لیکر یہیں آئی ہوں آپ میرے منتظر رہیے گا جبتک میں نہ آؤں تب تک کہیں جانے کا
قصد نہ فرمایئے گا خواجہ نے کہا تم جاؤ لیکن بہت جلد آنا کیونکہ صبح کو عجائب نگار جادو برسر مقابلہ آئیگا
جمیل اسیوقت خواجہ سے رخصت ہوئی خواجہ برآمد ہوئے بشکل یاقوت تاجدار بنے ہیں جسطرف جاتے ہیں
لوگ باادب پیش آتے ہیں وہ شب تو خواجہ نے بعیش و آرام بسر کی صبح ہوتے جمیل بھی مع خورشید یزدان پرست
خواجہ کے پاس آئی خواجہ نے جمیل کو تو محل میں چھوڑا خورشید سے بھی کہا کہ تم بھی یہیں رہو جب یہ معرکہ
فتح ہو جائیگا تم اسوقت صاحبقران سے ملنا ابھی موقع نہیں ہے ملکہ کی بدنامی کا خوف ہے خورشید نے قبول
کیا رات تو بہت تھوڑی باقی تھی انھیں باتوں میں صبح ہو گئی خواجہ بشکل یاقوت محل سے باہر آئے خادم خدمتگار
جو در دولت شاہی پر حاضر تھے یاقوت تاجدار نقلی کو دیکھکر برائے تسلیم خم ہوئے مہرو اور ایلچی خواجہ کے
پاس ہیں ملازموں نے وہی چار اژدروں کا تخت حاضر کیا یاقوت نقلی تخت پر بیٹھ کے طرف میدان جنگ کے
روانہ ہوا راہ میں تخچگان اور زمرد ثانی سے ملاقات ہوئی زمرد نے کہا شب کو آپ کہاں تشریف رکھتے تھے
بارگاہ میں بہت انتظار کیا یاقوت نقلی نے جواب دیا کہ شب کو محل میں ایک کار ضروری تھا اسوجہ سے نہیں آسکا
زمرد نے کہا خداوند عجائب نگار آپ کو بہت یاد فرماتے ہیں یاقوت نے کہا اب اسوقت انکی قدمبوسی حاصل
ہو جائیگی مجھے انسے کچھ ضروری امور عرض کرنا ہیں یہ باتیں کرتے ہوئے میدان جنگ میں آکر کھڑے ہوئے عجائب
بھی اپنا تخت اڑاتا ہوا معلق ٹھہرا زمرد نے سلام کیا یاقوت نقلی نے بھی گرم جوشی سے سلام کر کے کہا خوب شکار کھیلا
عجائب نگار جادو نے کہا ای یاقوت میں بچ گیا نہیں خود شکار ہو جاتا یہ کہکر کل کیفیت عیاری خواجہ کی بیان
کی یاقوت نے کہا واقعی خواجہ کی استادی میں تو کوئی شک نہیں ہے عجائب نگار نے کہا میں صاحبقران سے
آج پھر کہتا ہوں کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز رہیں یاقوت نقلی نے دیکھا کہ لشکر صاحبقران زمان صفیں
جمائے ہوئے مرنے پر آمادہ کھڑا ہے صاحبقران بھی بنفس نفیس صف سے بڑھے کھڑے ہیں یاقوت تاجدار
نقلی نے جو امیر کو مستعد پایا اپنا تخت آگے بڑھایا پکار کے آواز دی ای عجائب نگار جادو میں تم سے ایک بات
کہتا ہوں مگر پیشتر وعدہ اسکا کر لو کہ ضرور منظور کرینگے عجائب نگار نے کہا میں نے آجتک کوئی بات تمھاری
رد کی ہے یاقوت نقلی نے کہا کہ تم صاحبقران سے جنگ موقوف کرو اور زمرد ثانی کو انکے حوالے کر دو ایسا
شجاع پہلوان دنیا پر پیدا نہیں ہوا ہے اور واقعی تم انسے لڑکے فتح نہ پاؤگے کتے کی موت مارے جاؤگے تخچگان
نے جو یہ تقریر سنی خوف طاری ہوا ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا زمرد ثانی سے کہا کہ غضب ہوا یاقوت تاجدار
بھی راہی ملک عدم ہوئے زمرد نے کہا یہ خلاف بات ہے یاقوت کو کون مار سکتا ہے اور اگر یاقوت مارے
گئے تو یہ کون ہے جو عجائب نگار سے کلام کر رہا ہے تخچگان نے کہا یہ خواجہ صاحب ہیں بشکل یاقوت یہاں
تشریف لائے ہیں زمرد نے کہا میں اس بات کو نہیں مانوں گا تخچگان نے کہا آپ کو تھوڑی دیر میں یہ حال
کھل جائیگا زمرد نے کہا دیکھتے ہیں اگر ایسا ہوا تو بڑی آفت برپا ہوگی تخچگان نے کہا مجھے اب یہ خوف ہے کہ
یہاں سے کسطرح نکلنے پائینگے زمرد نے کہا ابھی سے یہ خیال کرنا کیا ضرور ہے دیکھو طریقہ جنگ کیسا ہے آج کیا ہوتا
ہے اگر کچھ خرابی دیکھینگے مثل اور مقاموں کے یہاں سے بھی نکل چلینگے تخچگان نے کہا یہاں سے نکلنا بھی مشکل ہوگا

کیونکر اور جگہ تو لشکر ہوتا تھا فوجیں ہوتی تھیں یہاں تو وہ بھی نہیں ہیں جو سرداران اسلام کو روکینگی
اور اونکے ذریعہ سے چھپکر نکل جائینگے زمرد نے کہا پھر جو کچھ تقدیر میں ہوگا وہ پیش آئیگا یہاں تو یہ باتیں
ہورہی تھیں مگر عجائب نگار جادو نے جو یاقوت نقلی کی یہ گفتگو سنی کہا ای یاقوت آج تجھکو کیا ہو گیا ہی کیا عقل
الٹ گیا ہو جو ایسی باتیں کرتے ہو یاقوت نقلی نے جواب دیا کہ ای عجائب نگار میں سب سچ کہتا ہوں اگر میرے
کہنے پر عمل کروگے بہت اچھے رہوگے اگر اسکے خلاف کروگے پچھتاؤگے عجائب نگار نے کہا کہ دنیا میں کوئی
ایسا نہیں ہو جو مجھ سے مقابلہ کرسکے میں سامری و جمشید کو بھی خیال میں نہیں لاتا ہوں خواجہ نے کہا
میں خود اونکو لغو جانتا ہوں اور تمھیں کو کب سچا خداوند تصور کرتا ہوں عجائب نگار اور یاقوت تاجدار کی
جو یہ گفتگو صاحبقران نے سنی تعجب کیا اور اہل لشکر سے فرمایا کہ آج کیا امر ہو جو آپس میں ایسی گفتگو ہورہی ہی
سب نے جواب دیا کہ نہیں معلوم کیا امر ہو یہ گفتگو صاحبقران سب سے کررہے تھے کہ یاقوت نقلی نے پکار کر
آواز دی کہ یا صاحبقران اگر میں اس لڑائی کو سر کردوں تو اوسکے عوض میں مجھے کیا عطا فرمائیگا صاحبقران
نے پہچانکر کہا جو طلب کرو یاقوت نقلی نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا عجائب نگار جادو نے کہا یاقوت
آج تجھکو کیا ہو گیا ہی یاقوت نقلی نے کہا ای عجائب زبان سنبھال کے بات کرنا نہیں تو ساری شان و شوکت
خاک میں ملا دونگا ابھی تجھکو جلا دونگا عجائب نگار نے جو یہ بات سنی غصہ آیا آفتاب کیطرف دیکھکر اشارہ
کیا آفتاب طرف یاقوت کے چلا یاقوت نقلی نے مہرہ نکالا آفتاب کیطرف عکس ڈالا آفتاب میں گھن لگنے لگا
عجائب نگار نے سحر کو دور دیا یاقوت نقلی نے مہرے کو اچھی طرح سامنے کیا شعاعیں جو مہرے کی پڑیں آفتاب
مثل غربال کے ہو گیا سیکڑوں سوراخ پڑ گئے عجائب نگار چونکہ ساحر زبردست تھا بخوف جان سحر کرکے
غرق زمین ہو گیا آفتاب سیاہ ہوکر زمین پر گر پڑا سب نے دیکھا کہ ایک لوہے کا توا ہی خواجہ نے نعرہ کیا
تھا کہ بخنگان نے زمرد ثانی سے کہا ایسے میں خیر ہو جلد نکل چلیے زمرد اپنے تخت کو بڑھا کر نکل گیا بہت سے
آدمی بھی اسکے ہمراہ ہو لیے اوسوقت ہلڑ میں کسی نے خیال نہ کیا خواجہ خدمت امیر میں حاضر ہوے امیر نے
بہت تعریف کی سب لشکر نے بھی خواجہ کی عیاری دیکھکر بہت بہت تعریفیں کیں عیاران لشکر اسلام نے
بھی کہا کہ اسوقت خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کی عیاری کی کیفیت ظاہر ہو گئی واقعی عیاری اسکا نام ہی
قران ثانی بھی آگے قدم چومے برق نے بھی آکے کہا کہ مرشدزادے یہ آپ ہی کا کام تھا کیا طاقت
کسی میں ہی جو ایسے مقام نازک پر عیاری کرے خواجہ کو بہت کچھ مال و زر اوسوقت وصول ہوا امیر نے
فرمایا خواجہ تمنے زمرد ثانی بے ایمان کو کہاں چھوڑا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران زمرد ثانی مع
بخنگان کے ابھی یہیں موجود تھا کہیں فرار ہو گیا امیر نے فرمایا خیر جانے دو پہلے اس مرحلے کو تو سر کرو
معلوم ہوتا ہی عجائب نگار جادو اوسکو اپنے ہمراہ لیگیا ہی جبتک عجائب نگار قتل نہ ہوگا زمرد کا
خلاصی پانا معلوم ہوگا خواجہ نے کہا پیشتر اپنے لشکر کے سرداروں کو تو رہا کریں اور خورشید یزدان پرست
کو بھی لاویں امیر نے فرمایا خواجہ خورشید تمھیں کہاں ملے خواجہ نے عرض کی کہ مجھے راہ میں ملاقات ہوئی
ایک باغ میں مصروف عیش تھے ایک نازنین کو پہلو میں لیے بیٹھے تھے جب میں نے جاکر کیفیت دریافت کی
تو معلوم ہوا کہ وہ نازنین جنی ہی یاقوت تاجدار کی میں نے اوسکی مدد سے یہ مہرہ و تختی حاصل کی یاقوت
تاجدار کو زندہ گرفتار کیا امیر نے فرمایا خواجہ یاقوت تاجدار کہاں ہی خواجہ نے کہا میرے پاس زنبیل میں

موجود ہی امیر نے فرمایا خواجہ مبشر تم خورشید کو لاؤ خواجہ اسیوقت روانہ ہوے تختگاہ یاقوت تاجدار
مین آئے خورشید یزدان پرست اور ملک جمیل ہلال بابرہ کو جاکر خبر فتح دی جمیل سے کہا اب مقام قید
سرداران، سلام بتاؤ جمیل نے کہا خواجہ جبتک اُس درخت کو نہ تباہ کروگے تب تک اسیران اسلام
رہا نہ ہونگے خواجہ نے کہا تم لوگ لشکر مین چلو مین اُس درخت کے تباہ کرنے کو جاتا ہون خورشید نے کہا
خواجہ صاحبقران کو بھی ہمراہ لے لو مقابلہ سحر و ساحری کا ہے نہین معلوم وہان کیا واقعہ ہو خواجہ نے
اس بات کو قبول کیا اور خورشید اور جمیل کو ہمراہ لیکر لشکر مین آئے صاحبقران کو خورشید کے ملنے کی
نہایت خوشی ہوئی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران، اب اُس درخت کو برباد کرنا باقی ہے آپ تشریف
لے چلیے تو اُسکو بھی مین برباد کرون اُسکے بعد پھر عجائب نگار جادو کی تدبیر قتل ہو صاحبقران چند
سردارون کو ہمراہ لیکر خواجہ کے ساتھ درخت کے پاس تشریف لائے خواجہ نے درخت پر مہرے کا عکس
ڈالا ایک آواز مہیب آئی کہ مین جنگ قاف سے بھاگ کر بخوف صاحبقران یہان پوشیدہ ہوا تھا مگر
مجھے یہان بھی آرام نہ لینے دیا یہ صدا آتے ہی وہ درخت زمین پر گرا اور ایک دھوان اُسکی جڑ سے نکلکر
طرف آسمان کے چلا گیا اب جو خواجہ نے نگاہ کی تو دیکھا ایک دہنہ نقب دکھائی دیتا ہے خواجہ نے کہا
اب کوئی صاحب اس نقب مین تشریف لیجائین تو عجائب نگار جادو کو قتل کرین امیر نے خواجہ زادون سے
جو دریافت کیا تو بنام خواجہ کے فتاحی قرار پائی خواجہ سے سب نے کہا کہ اب آپ ہی تشریف لیجائیے
خواجہ نے جواب دیا کہ مین تو ہرگز نہ جاؤنگا مین طلسم کا فتح کرنا کیا جانون یا صاحبقران آپ خود کیون
نہین تشریف لیجاتے ہین جو مجھے مجمع ساحران مین بھیجتے ہین امیر نے فرمایا کہ خواجہ فتاحی اس طلسم کی
تمھارے نام ہی مین جاکر کیا کرونگا جب خواجہ ہر طرح سے مجبور کیے گئے تو ناچار اُس نقب مین داخل
ہوے خواجہ کے جانے کے بعد امیر کو خیال آیا کہ خواجہ تنہا گئے ہین ایسا نہو کہین جنگ عظیم پڑجائے
گو خواجہ کا کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہے لیکن مین بھی ضرور جاؤنگا سب نے روکا مگر امیر نے اسم اعظم
پڑھکر اُس نقب مین پھاند پڑے مگر خواجہ عمرو ثانی جو داخل نقب ہوے تھوڑی دور جاکے خواجہ نے
ایک میدان وسیع دیکھا خیال کیا کہ اب کس طرف مجھے جانا چاہیے یہ خیال کرتے ہوے ایک جانب چلے
دیکھا ایک ساحر سامنے سے آتا ہے خواجہ نے اُسکو بلا کر کیفیت مقام عجائب نگار کی دریافت کی اُس
ساحر نے پتا بتلا دیا خواجہ اُسی جانب روانہ ہوے تھوڑا راستہ طے کرکے خواجہ نے دیکھا کہ دھوان
معلوم ہوتا ہے مہرے کا عکس اُس دھوئین پر ڈالا ایک برق چمک کر گری کہ وہ دھوان برطرف ہوا ایک
قلعہ سنگین دکھائی دیا خواجہ نام خدا لیکر اُس قلعہ کیطرف متوجہ ہوے دیکھا زیر قلعہ ایک خندق
عمیق کھدی ہے اُسمین آگ روشن ہے خواجہ نے وہین سے مہرے کا عکس ڈالا وہ آگ برطرف ہوئی قلعہ
چکر مین آیا دو تین گردشون کے بعد وہ سب عمارت منہدم ہوگئی راستہ صاف ہوگیا سامنے ایک خیمہ
نظر آیا دیکھا کہ وہان چند ساحر گھنٹے و ناقوس لیے ہوے کھڑے ہین خواجہ کو آتے ہوے دیکھا
سب نے سحر کرنا شروع کیا خواجہ نے مہرے کا عکس ڈالا ساحرون پر برقین کڑک کے گرین جلکر خاک
ہوے خواجہ قریب در کے پہونچ جاتے تھے کہ در پر چڑھ جاؤن کہ ایک دریچے سے آواز آئی خبردار
یہان آنے کا قصد نکرنا خواجہ نے گردن اٹھا کے جو دیکھا تو عجائب نگار جادو کو پایا کہ دریچہ مین بیٹھا ہوا ہے

خواجہ نے اسپر بھی مہرے کا عکس ڈالا عجائب نگار نے ہاتھ مار دیا ایک برق چمکی آواز تو بہت بڑی
ہوئی مگر کچھ اثر اُسکا سبب مہرے کے ظاہر نہ ہوا خواجہ نے پھر عکس مہرے کا ڈالا عجائب نگار متحیر ہوا
جب عرصہ تک اسپر عکس مہرے کا پڑتا رہا تو بیحس وحرکت ہوکر زمین پر گر پڑا خواجہ دیرے اور پر جو آئے
کیسے خنجر چلا کر سر عجائب نگار جادو کا تن سے جدا کیا اُسکے مرتے ہی ایک زلزلہ آگیا تمام زمین ہلنے لگی تاریکی
چھاگئی سنگ باری برف باری ہونی شروع ہوئی بجلیاں گریں عرصہ کے بعد آواز آئی کہ کشتی مرا [illegible] میں
عجائب نگار جادو بود خواجہ اس دیرے باہر نکلے وہ تاریکی دفع ہوئی خواجہ نے باہر آکے [illegible]
بہت سے ساحر مرے پڑے ہیں حیران ہوے کہ انکو کسنے قتل کیا سبکے کپڑے تو خواجہ نے اپنے قبضے
میں کیے اور دیرے میں جو کچھ مال وزر تھا وہ سب خواجہ نے نذر زمیل کیا آگے بڑھے تھے کہ دیکھا سامنے
سے صاحبقران بصد شوکت وشان تشریف لاتے ہیں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ یہاں کیونکر
تشریف لائے امیر نے فرمایا کہ خواجہ تمھاری تنہائی کا خیال جو آیا میں بھی نقب میں کود پڑا اسکو عجائب نگار
جادو کہاں ہے خواجہ نے سر اُسکا دکھایا امیر بہت خوش ہوے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ دیکھا وہ سردار
جو شعلہ منکر غائب ہو گئے تھے چلے آتے ہیں سب نے امیر کو سلام کیا امیر نے ایک ایک کو گلے سے لگایا
وہانسے آگے بڑھے تھوڑی دور چلے اپنے تمام لشکر کو پایا امیر نے فرمایا کہ خواجہ ہم تو نقب کی راہ سے آئے
تھے یہاں لشکر کیونکر ملا خواجہ نے عرض کی وہ سب سحر عجائب نگار کا تھا اُسکے مرنے سے باطل ہو گیا
امیر نے شکر خدا کیا بارگاہ سلیمانی میں داخل ہوے محفل عیش وعشرت منعقد ہوئی جام شراب گردش
میں آیا دو روز تک جلسہ رہا تیسرے روز صاحبقران نے فرمایا کہ تلاش میں زمرد ثانی کے جانا ضرور
ہے سب سرداران لشکر سامان سفر درست کریں کل یہاں سے کوچ کرونگا سرداروں نے جو یہ خبر سنی سامان
سفر درست کرنے میں مشغول ہوے دوسرے روز امیر نے سب کو تیار پاکر شہر یاقوت نگار سے مع لشکریان
برائے تلاش زمرد کوچ کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا

دو کلمہ داستان جلالت عنوان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نجات پانا آفت ناگہانی سے یعنی برآمد ہونا دریائے قہار سے بمدد ساحرہ اور قتل کرنا اُس ساحرہ کو اور پہونچنا ملک سبز پوشاں میں باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

کریں کسواسطے بدنام عشق شعلہ رویاں کو
جلایا آپ ہی منصف کرے آہ سوزاں کو
نگہ تیری وہ فتنہ جس سے روز افزوں [illegible] عالم میں
شکر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجاں کو
تری آنکھوں ہی سے کیا چشم نرگس کو حجت ہے
عجب ساماں عشرت آج ہے پہونچا رہی ہمدم ساقی
نہیں فعل دعا دیتا ہوں شیشہ در بدم ساقی

تپ دوری کو کیونکر آرام ہو دروغ ہجراں کا
جگر کو سینے کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو
ہوا ہے نور رخ کے روبرو جب [illegible] عالم میں
دہن سے تیرے [illegible] گل غنچے کو نسبت ہے
ترے [illegible]
کرے [illegible] ساقی
[illegible] کو پرستان کو

لگا میں کس لیے بستان خلق سوز نہاں کو
پری بزم حسیناں تو ہو زیب [illegible] عالم میں
ترے دنداں [illegible]
[illegible]
چمن کو [illegible] سرو کو سنبل کو ریحاں کو
[illegible] ساقی
[illegible]

ہنسین گل و شبنم کیطرح رویا کرے کوئی
ہوا کو ابر کو سبزے کو گل کو صحن بستان کو
کسی کا کچھ قصور اسمین نہین پایا لیا اپنا
نہین جاتے چمن تک آپ کو بھی سمجھے ہین
ہمیشہ کنج تنہائی مین ہم مونس سمجھے ہین
کہ مجھپر سخت جانی سے ہی ہو سخت ہی مشکل
شکاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکان کو
اگر روئے کوئی مجھسے تو مین کہدون [illegible]

جو تو ہو تو بجا ہے باغ بھی تو شا کرے کوئی
نگاہون مین جو کچھ راز محبت کہہ دیا اپنا
وہ اگر آنکھ ہم سے آپ دشمن کر لیا اپنا
جگر کے سوزن مژہ سے دیدۂ نرگس بھی سمجھے ہین
الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمان کو
کئی ہین ہمدم و پہلو نشین یار ایک سیر اول
فزون عزت ہو کسی کی آدمی کو عزت و شان سے
بنایا کب ہی بہتر وہ [illegible] خالق نے [illegible]

ستم جب تو پلا دو ساقی بھلا پھر کیا کرے کوئی
تو پھر آنکھون نہین کیا پھر لخت خون دل بہا دینا
نظر کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگان کو
یہی ہین یار جنکو رونق مجلس سمجھتے ہین
نہ ترسون خاک پر کیونکر برنگ سایۂ سنبل
جگر کس کسکو دون ہاتھ سے تیرے [illegible]
شرف انس خاک کے پتلے کا جب ثابت ہوا [illegible]
ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو

چہرہ کشایان بحر شجاعت و آشنایان دریائے جرأت و رطب مضامین جنگ و جدال مین یون غواصی فرماتے ہین سحر آشنایان قلم ہیجان بیجانہ جنگار زند داستان و غنائے ناظرین ذوی الاحترام کو یاد ہو گا خاکسار نے قبل مین تحریر کیا تھا کہ جب صاحبقران زمان نخوت شیر سر کو قتل کر چکے تو زمرد شاہ باختر افلاک جادو کے پاس پہونچا صاحبقران زمان نے قصد سفر کیا راہ مین ایک دریائے ذخار ملا امیر کشتیان طلب کرکے طرف افلاک کے روانہ ہوئے راہ مین چار کشتیان تباہ ہو گئین جنمین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اور ملک ایرج اور شاہزادہ اسکندر [illegible] تھا اور رستم بن ایرج سوار تھے چنانچہ کیفیت بدیع نوجوان کی تحریر کیجاتی ہے کہ انکی کشتی جو تباہ ہوئی تو جملہ ہمراہی غرق دریائے فنا ہوئے مگر بدیع الملک نوجوان بقدرت خالق یزدان ایک تختے پر بہتے ہوئے بہ تکلیف تباہی سے بیہوش ہو گئے تھے ایک شب و روز ہوش نہ آیا دوسرے دن غش سے آنکھ کھولی اپنے تئین [illegible] لطف مین پایا مگر تختہ تین دن تک برابر بہتا ہوا چلا گیا چوتھے روز بدیع الملک نوجوان بھوک کی شدت سے [illegible] مضطرب و بیتاب ہوئے کہ قلب و جگر آتش گرسنگی سے کباب ہونے لگے ضبط کا یارا نہ رہا دست [illegible] دعا بلند کرکے عرض کی ای چارہ ساز غریبان ای کس بیکسان وقت ہے اب ضبط دشوار ہے زندگی سے دل بیزار یا تو کوئی ذریعہ الفت پیدا کر یا ملک موت کو حکم دے کہ وہ میری قبض روح کرے بلکہ شاہزادے نے یہ دعا کی قبول بدرگاہ حق سبحانہ تعالے ہوئی قضائے کار ایک ساحرہ کسی کام سے تخت اڑاتی ہوئی جاتی تھی قریب دریا تخت جو پہونچا ساحرہ نے نیچی نگاہ کی عجب کیفیت نظر آئی دیکھا ایک آفتاب برج حسن و جمال ایک تختے پر بہتا ہوا چلا جاتا ہے ساحرہ کی جو نگاہ جمال عدیم المثال بدیع الملک پر پڑی عاشق جان ہو گئی تخت کو زمین پر اتارا اچھی طرح دیکھا پھر سحر کرکے بلند کیا بدیع الملک کی گود مین بچھہ دیا اپنے تخت پر لاکے بٹھایا بدیع الملک سے کیفیت دریافت کی شاہزادے نے جواب دیا کہ شدت گرسنگی سے مجھمین یارائے گفتگو نہین ہے علاوہ اسکے چار روز کا زمانہ ہوا کہ اس آفت مین مبتلا ہون جب حواس درست ہو لگے تو اپنا حال بیان کرونگا مجھسے عیان کرونگا ساحرہ تخت کو اپنے باغ مین واپس لائی کچھ میوہ بدیع الملک کے پیش کش کیا شاہزادہ نے اسکو نوش کیا ازبسکہ چار دن سے گرسنہ تھے غذا جو ملی ضعف کی شدت ہوئی شاہزادہ مسہری پر جاکے لیٹا ساحرہ نے اپنی کنیزون سے کہا کہ مجھے تو اسوقت برائے ضرورت جانا ہے تم بدل و جان خدمت مین شاہزادے کی مصروف رہنا کنیزین بھی مسہری پر آئین شاہزادے کے پاؤن دبانے لگین ساحرہ اپنے کام کو روانہ ہوئی شاہزادہ چونکہ چار روز کا مسافت کشیدہ تھا خستہ حال [illegible]

بیخبر سو گیا ساحرہ جو گئی تھی تھوڑی دیر مین بیتابانہ واپس آئی دیکھا شاہزادہ محو خواب ہو منھ سے دوشالہ کو
ہٹا کر روے زیبا دیکھ لیا دل کو تسکین ہو گئی تھوڑے عرصے کے بعد بدیع الملک نوجوان بیدار ہوے
آنکھ کھولی انگڑائی لیکر اُٹھے ساحرہ نے پوچھا کیون شہریار مزاج کیسا ہو شاہزادے نے جواب دیا کہ چار
روز وہ تکلیف اُٹھائی ہو جسکے بیان کرنے سے تکلیف ہوتی ہو مگر اب تو فضل خدا سے طبیعت کچھ اصلاح پر آتی جاتی
ہو ساحرہ نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے یہان کسی قسم کی تکلیف آپ کو نہین ہوگی اگر مزاج مبارک مین قصد
تو براے سیر تشریف لیچلیے شاہزادے نے جواب دیا کہ ابھی مسافت ماندگی سفر کی زائل نہین ہوئی ہو
طبیعت جانے کو نہین چاہتی ہو جب طبیعت درست ہوئی تو ضرور چلینگے ساحرہ خوش ہو رہی شاہزادہ چلکر
مسہری پر لیٹ رہا اسیطرح کئی روز تک بدیع الملک نوجوان ساحرہ کے مکان سے باہر نہین نکلے ساتوین
روز جب خستگی سفر زائل ہوئی تو بدیع الملک نے کہا اب میری طبیعت بفضل خدا بہت درست ہو لیکن اپنے
ہمراہیون کا خیال جب آتا ہو دل پر عجب صدمہ گذرتا ہو اگر یہان ممکن ہو تو براے شکار جاؤن ساحرہ نے
عرض کی آپ تشریف لیچلین یہان ایک صحرا بہت پر فضا ہو شکار بھی بہت ملتا ہو یہ کہکر ساحرہ اُٹھی اپنی
بارگاہ سے باہر آئی ملازمون کو طلب کرکے کہا کہ ایک مرکب اور سلاح بہت جلد حاضر کرو ملازمون نے
اسیوقت جملہ اسباب مطلوبہ بہم پہونچایا ساحرہ نے بدیع الملک نوجوان کے پیش کش کیا شاہزادے
نے خوشی خوشی سب سلاح ذات پر آراستہ کیے مرکب پر سوار ہوے براے شکار جانب صحرا ہمراہ
اُس ساحرہ کے روانہ ہوے جب صحرا مین پہونچے مصروف سیر و شکار ہوے ساحرہ از بسکہ عاشق جمال
تھی وہان بدیع الملک کو تنہا جو پایا ہاتھ باندھکر سامنے آئی عرض کی اے شہریار یہ کنیز کچھ عرض حال
کیا چاہتی ہو اگر قبول افتد زہے عز و شرف بدیع الملک نے فرمایا کہ جو مزاج مین آئے تم مختار ہو کہئے تو
ضرور قبول کرونگا تم نے میرے ساتھ احسان کیے ہین ہمارے ملت مین احسان فراموشی روا نہین ہو جو
کہوگی اُسکو بسر و چشم قبول کرینگے ساحرہ نے عرض کی کہ یہ کنیز عاشق جمال باکمال ہو امیدوار وصال
ہو اگر منظور ہو تو میری زندگی ہو جاے مراد دل بر آئے بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہمارے ملت
مین اس طور سے یہ امر جائز نہین ہو اور اسکے منظور کے واسطے بہت سے سبب ہین جب وہ امور تمکو منظور
ہونگے تو دیکھا جائیگا ساحرہ نے عرض کی بیان فرمائیے دیر نہ لگائیے کنیز بدل و جان منظور کریگی
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ شرط اول تو یہ ہو کہ سامری پرستی ترک کرے اور دوسری بات یہ کہ
سحر سے توبہ کرکے خدا پرستی اختیار کرے تب ہم لوگ قبول کرتے ہین ساحرہ نے عرض کی مین سحر سے
توبہ کیونکر کر سکتی ہون اسی کی وجہ سے یہ جاہ و حشم مجھکو میسر ہوا اور مذہب سامری پرستی کو ترک کرکے دوسرا
مذہب اختیار کرنا یہ امر بالکل خلاف ہو جسمین یہ شرطین پوری نہین ہو سکتی ہین اُنکے علاوہ اور جو کچھ فرمائیے
بسر و چشم بجا لاؤن ہان یہ اقرار کرتی ہون کہ کبھی آپ کے مذہب کی نسبت کوئی حرف ناشنوا زبان پر
نہ لاؤنگی بدیع الملک نے جھلاکے جواب دیا کہ آئندہ ایسے کلمات زبان پر نہ لانا چونکہ تونے ہمارے
ساتھ احسانات کیے ہین اسوجہ سے ہم خاموش ہو رہے اگر دوسرے کی زبان سے یہ کلمات سنتے تو ابھی
قتل کر ڈالتے ساحرہ یہ باتین سنکر دنگ ہو گئی کہا اے شہریار آپ جانتے ہین کہ ہم لوگ ساحر ہین جیسے جو کوئی
جرات کرنا بیکار ہو بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہم ساحر کش ہین یہ کہکر قبضے پر ہاتھ رکھا ساحرہ نے چاہا

کہ مین سحر کرون مگر فرط محبت سے دل نے قبول نہ کیا اپنے کو بچا کر ہٹ گئی کہا اے شہریار غصہ نہ فرمایئے جو مین کہتی ہون
اسکو قبول کیجیے مجھے کنیزان کنیز سے تصور فرمایئے اگر ہمارے کہنے کو خیال مین نہ لایئے گا بہت پچھتایئے گا یہی صحرا
آپ کے واسطے زندان بنجائیگا عمر بھر پھریے گا مگر راہ نہ پایئے گا اسی مقام پر ہر طرف سے پھر کر رہیے گا بدیع الملک
نے چاہا مین جھپٹ کے ایک ہاتھ تلوار کا مارون ساحرہ سحر کر کے بلند ہو گئی پھر بدیع الملک کو بہت سمجھایا
جب بھی اسکے خیال مین نہ آیا تو ساحرہ مجبور ہو کے یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ اے شہریار اب آپ اس صحرا سے اگر
کہین جانے کا قصد فرمایئے گا راستہ نہین ملیگا مین البتہ دو وقت حاضر ہوا کرونگی بدیع الملک نے خیال بھی
نہ کیا ساحرہ چلی گئی اُسکے جانے کے بعد بدیع الملک کو خیال آیا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے خدا نے اُس کافرہ
کے پاس سے بھی نجات عطا فرمائی کسی طرف چلین یہ سوچکر ایک جانب روانہ ہوئے قریب شام تھک کر ایک
درخت کے نیچے بیٹھے جب رات زیادہ آئی اور غلبۂ خواب نے پریشان کیا تو بدیع الملک زین پوش بچھا کر اُسی
درخت کے نیچے سو گئے جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے تئین اُسی صحرا مین پایا جہان اُس سے گفتگو ہوئی تھی اب تو
بدیع الملک کو کلام اُس ساحرہ کا یاد آیا سمجھے اسنے سحر کر کے راستہ روکا ہے پھر گھوڑے پر سوار ہوئے
اور دوسری جانب روانہ ہوئے قریب شام پھر تھک کر ایک مقام پر بیٹھے نیند آ گئی جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے
تئین اُسی صحرا مین پایا دیکھا وہ ساحرہ بھی پردے ہوا اپنا تخت قائم کیے ہوئے کہہ رہی ہے کہ اے شہریار آپنے
ملاحظہ فرمایا اب بھی اقرار وصل کیجیے نہین تو عمر بھر اسی صحرا مین پھرتے رہیے گا بدیع نے جواب بھی نہ دیا ساحرہ
مجبور ہو کے چلی گئی بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہو کر تیسری جانب روانہ ہوئے قریب شام ایک دریا
ملا خیال کیا آج شام کو لب ساحل سیر کرین جاگ کر سحر کرین صبح کو پہلے سے روانہ ہو جائینگے یہ سوچ کے
دریا کے کنارے زین پوش بچھا کے بیٹھے ہوا سرد چلنے لگی بدیع الملک کی آنکھ بند ہو گئی تھکے ہوئے
تھے بیخبر سو گئے صبح کو جب آنکھ کھلی اپنے تئین اسی صحرا مین پایا بہت پریشان ہوئے دیکھا وہی ساحرہ
بالائے ہوا کہہ رہی ہے کہ اے شہنشاہ اب بھی غصے سے درگذریے وصل قبول کیجیے بدیع الملک نے پھر کچھ
جواب نہ دیا ساحرہ یہ کہکر غائب ہوئی کہ اگر کل بھی آپ نے قبول نہ کیا تو مین اس سے بھی زیادہ سختی سے
کام لونگی بدیع الملک نے اتنا تو کہا کہ ہمارا خدا سب سختیون کو آسان کر دیگا ساحرہ تو غائب ہو گئی
بدیع الملک نے درگاہ کبریا مین دعا کی کہ اے رب بے نیاز جب تو نے ایسی بلاے عظیم سے نجات عطا
فرمائی ہے تو یہ کیا بڑی بات ہے اس مشکل کو بھی آسان کر یہ دعا کر کے گھوڑے پر سوار ہوئے چوتھی سمت روانہ
ہوئے تھوڑی مسافت طے کی تھی کہ ایک پہاڑ نظر آیا بدیع الملک جب زیر کوہ پہنچے خیال آیا کہ اس پہاڑ
پر چل کے دیکھین کیا ہے یہ خیال کر کے گھوڑے سے اُترے پہاڑ پر چڑھے دیکھا کوہ عجیب طریقے سے واقع
ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کسی نے تراش کے نہرین بنائی ہین چمن بندی کی ہے بدیع الملک سیر قدرت الٰہی دیکھتے
ہوئے جاتے تھے کہ ایک جانب کچھ دھوان نظر آیا اسطرف متوجہ ہوئے معلوم ہوا کہ کچھ آدمی بھی اسطرف
ہین بدیع الملک اُدھر روانہ ہوئے جون جون اُس دھوئین کے قریب پہنچتے تھے عود و عنبر کی خوشبو سے
دماغ معطر ہوتا جاتا تھا بدیع الملک حیران کہ یہ کیا سانحہ ہے پہاڑ پر عود و عنبر کا کیا کام ہے کہین کوئی ولی
بات تو نہین ہے مگر بجرأت تمام اُس دھوئین کے قریب پہنچے دیکھا ایک گوشۂ کوہ سے دھوان نکل رہا تھا
بدیع الملک اُس گوشے مین آئے جیسے ہی قدم رکھا دیکھا ایک مرد بزرگ پاک صورت نیک سیرت گلیم

بند کیے ایک ہرن کی کھال پر بیٹھا ہے سامنے ایک مجمر فولادی رکھی ہے اُسمین عود و عنبر سُلگ رہا ہے بدیع الملک
نے باآواز بلند سلام کیا فقیر نے آنکھ کھولی گردن اُٹھائی جواب سلام دیا اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا
بدیع الملک اُس فقیر کے قریب جا کے بیٹھ گئے فقیر دیر تک آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا جب عرصہ گذرا تو فقیر
نے آنکھیں کھولیں بدیع الملک سے پوچھا کہ بابا کہاں سے آتا ہے اور کس طرف جانے کا ارادہ ہے بدیع الملک
نے اپنی کیفیت بیان کی فقیر نے سنکر اسکے جواب دیا کہ اتنی سی بات سے آپ پریشان ہیں راستہ آپ پر کوئی نہیں
بند کر سکتا ہے یہ کہکے اپنے بازو سے ایک مہرہ کھولا بدیع الملک کو دیکر کہا اس مہرے کو احتیاط سے رکھیے گا
جب تک یہ تمھارے پاس رہیگا سحر تاثیر نہیں کریگا جب اُس ساحرہ کا سامنا ہو اس مہرے کو کھینچ مارنا
قدرت معبود کا تماشا دیکھنا بدیع الملک نے کہا مہرہ تو ضائع نہیں جائیگا فقیر نے کہا نہیں مہرہ تمھارے
پاس پھر واپس آئیگا جب تک تم خود کسی کو اپنے ہاتھ سے نہ دوگے تب تک کوئی اُسپر قابض نہیں ہو سکتا ہے
بدیع الملک مہرہ پا کر نہایت خوش ہوئے فقیر نے کہا اب آپ دیر نہ لگائیے تشریف لیجائیے شاہزادہ فقیر
سے رخصت ہوا پہاڑ سے اُترکے گھوڑے پر سوار ہو کر ایک جانب روانہ ہوا حسب معمول دن بھر رہ نوردی
کی شام کو ایک مقام پر تھک کر بیٹھے نیند آگئی نصف شب گذری تھی کہ رونے کی آواز بدیع الملک
کے کان میں پڑی گھبرا کے آنکھ کھولی دیکھا وہی ساحرہ بر روئے ہوا اپنا تخت لیے ہوئے گریہ و زاری کرتی
ہے اور یہ کہتی ہے کہ افسوس مجھے اس امر کا خیال نہ رہا بڑی غفلت کی اپنی جان مفت دی شاہزادہ جو بیدار
ہوا اور ساحرہ کی نگاہ پڑی کہا اے شہنشاہ اب بھی آپ سے منت کرتی ہوں میرے کہنے کو قبول کیجیے
نہیں تو ایک سحر میں قیامت برپا کر دونگی آپ جو فقیر کی مدد پر نازان ہیں اُس سے کچھ نہ ہوگا بدیع الملک
نے وہی مہرہ کھینچ مارا ایک آواز آہ کی شاہزادے نے سنی ساحرہ زمین پر گری لاش اُسکی جلنے لگی آواز
آئی کشتی مرا نام من سیران جادو بود بدیع الملک نے شکر خدا کیا اُتنی رات اُسی صحرا میں جاگ کر بسر کی
خیال یہ تھا کہ شاید کوئی اسکے ملازمین سے یہ خبر سنکر آئے پھر شاہزادے کو مہرے کا خیال آیا اُسکو
بازو پر بندھا پایا بہت خوش ہوئے جب صبح ہوئی نماز سحر سے فراغت کی گھوڑے پر سوار ہو کے ایک
جانب روانہ ہوئے دن بھر رہ نوردی میں مصروف رہے قریب شام ایک دروازہ عالیشان نظر آیا کچھ آدمی
بھی نظر آئے بدیع الملک نے اُن لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ دروازہ کیسا ہے اور آپ لوگ یہان کسطرح
تشریف رکھتے ہیں ان سب نے شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھکر عرض کی کہ یہ در شہر پناہ ہے اور ہم لوگ
اسی شہر کے باشندے ہیں بدیع الملک نے پوچھا کہ نام اس شہر کا کیا ہے اور بادشاہ کون ہے یہان کے قواعد
کیسے ہیں ان لوگوں نے جواب دیا کہ زرین سواد اس شہر کا نام ہے اور قہرمان زرین پوش یہان کا حاکم
ہے قواعد اور شہروں سے یہان کے اچھے ہیں بادشاہ عادل ہے رعیت خوش حال باشندگان شہر سب وضیع
و شریف ہیں بدیع الملک سب کیفیت دریافت کرکے داخل شہر ہوئے جیسا سُنا تھا اُس سے زیادہ شہر
کو پر تکلف پایا دوکانیں بہت آراستہ دیکھیں بدیع الملک ایک طرف روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کی ہوگی
کہ دیکھا ایک مرد ضعیف درباری پوشاک پہنے ہوئے ایک ہوادار پر سوار گرد ملازموں کی قطار شہر کی
بازاروں کو دیکھتا ہوا چلا آتا ہے جیسے ہی بدیع الملک کے قریب سواری آئی اُس مرد بزرگ نے شان و
شوکت شاہزادے کی دیکھکر برائے سلام ہاتھ اُٹھایا بدیع الملک نے جواب سلام دیا پوچھا آپ یہان

کس عہدے پر مامور ہین اُس مرد بزرگ نے عرض کی مین یہان حضور بادشاہ مین عہدۂ وزارت سے کامیاب
ہون اگر آپ کا ارادہ ملاقات شاہ کا ہو میرے ہمراہ تکلیف فرمائیے مین آپ کو بادشاہ تک پہونچا دونگا
جب سلطان آپ کو دیکھین گے بڑی قدر و منزلت کرینگے اگر آپ کسی امید کو ظاہر کرینگے یقین ہی کہ در گذر نکرینگے
آپ کے سوال کو رد نکرینگے بدیع الملک نے جواب دیا کہ امید ہماری سوائے خدا کے اور کسی سے نہین
ہی مگر ملاقات انکی ضرور لازم ہی وزیر نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے مین اسوقت دربار
مین جاتا ہون بدیع الملک اسی حالت سے ہمراہ وزیر دربار قہرمان زرین پوش کیطرف روانہ ہوے
شہر کی سیر کرتے جاتے ہین ہر ایک چیز کو نہایت پر تکلف پاتے ہین اس کیفیت کو دیکھ رہے تھے کہ کہارون نے
ہوادار زمین پر رکھا وزیر اترا بدیع الملک بھی گھوڑے سے اُترے وزیر کے ہمراہ چلے وزیر نے اپنی وزارت
کی کچہری مین لاکر بدیع الملک کو بٹھایا عرض کی حضور یہان تشریف رکھین غلام حضور سلطان مین
جاتا ہی آپ کا ذکر کرکے ابھی تکلیف دیتا ہون بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہی وزیر دربار مین
آیا بادشاہ کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا عرض کی حضور آج ایک جوان صاحب شوکت و شان ہمن
شہر مین نظر آیا قرینے سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ کسی ملک کا بادشاہ ہی بڑا صاحب عزت و جاہ ہی مین نے
بہت چاہا کہ حال دریافت کرون مگر رعب مانع رہا کچھ نہ کہہ سکا ایما اُسکا دریافت کیا معلوم ہوا حضور کی
ملاقات چاہتا ہی آپ یہان بلا لیجے سبب دریافت فرمائیے یقین ہی حضور بھی اُس جوان کی شان و شوکت
دیکھکر بہت خوش ہونگے ایسے جوان آج تک نگاہ سے نہین گذرے باتون سے جرأت و ہمت ٹپکتی ہی
غرض وزیر نے ایسی تعریف کی کہ بادشاہ کو بھی آرزوے دید پیدا ہوئی کہا ای وزیر وہ جوان صاحب
شوکت و شان کہان ہی مجھکو تمھارے بیان سے دیکھنے کا اشتیاق ہوا ہی وزیر نے عرض کی حضور میری
کچہری مین تشریف فرما ہی اگر حکم شہنشاہ ہو تو ابھی حاضر کرون بادشاہ نے کہا جلد لاؤ بلکہ اپنے ہمراہ
اور ارکین دولت کو بھی لیتے جاؤ وزیر نے چند عائدین کو اپنے ہمراہ لیا اور طرف اپنی کچہری کے چلا یہان
بدیع الملک نوجوان منتظر آمد وزیر کے بیٹھے تھے جب اور عائدین کو آتے ہوے دیکھا اپنی جگہ سے
اٹھے سب نے شوکت بدیع الملک دیکھکر سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیا لوگون نے
عرض کی آپ کو ہمارے بادشاہ طلب فرماتے ہین اگر تکلیف نہو تشریف لے چلیے بدیع الملک نے
فرمایا مین بسر و چشم چلونگا بادشاہ سے ملاقات کرونگا یہ کہکر ان اہل دربار کے ہمراہ دربار قہرمان مین تشریف
لائے قہرمان کی نگاہ جو شان و شوکت بدیع الملک پر پڑی تخت سے اُٹھکر کھڑا ہوا برائے استقبال
چند قدم آگے بڑھا باعزاز تمام بدیع الملک کو لے گیا قریب تخت جاکر کہا حضور تخت پر تشریف رکھین
بدیع الملک نے کہا ہم لوگون کا یہ قاعدہ نہین ہی کہ تخت پر بیٹھین ہمارے واسطے تخت کی ضرورت نہین ہی
قہرمان بہت کہتا رہا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے خود بھی زیر تخت بیٹھا اور بدیع الملک
کے واسطے ایک دنگل زرین اسیوقت منگایا تخت کے پاس بچھوایا بدیع الملک دنگل پر رونق افروز
ہوے قہرمان نے ساقی بچون کو اشارہ کیا ساقی بچون نے جام شراب لبریز کیے محفل مین دور شراب
چلنے لگا بادشاہ بدیع الملک کی طرف متوجہ ہوا کہا ای شہنشاہ آپ کی تشریف آوری کا باعث
قدم رنجہ فرمانے کا سبب کیا ہوا کہان سے تشریف لائے یہان کیونکر آئے بدیع الملک نے جواب دیا

کہ ای قہرمان زرین پوش اس حکایت کو نہ پوچھو یہ قصہ بہت طول وطویل ہی کہانتک بیان کرونگا
بادشاہ نے یہ جملہ جو بدیع الملک کی زبانی سُنا اور زیادہ اشتیاق ہوا کہا اب تو ضرور تکلیف دہ
ہونگا خطا معاف فرمایئے مختصر سی کچھ بیان کیجیے بدیع الملک نے ابتدا سے کیفیت بیان کرنا شروع
کی اس فصاحت سے شاہزادے نے گفتگو شروع کی کہ قہرمان ہمہ تن گوش ہوگیا اور محو خوبی گفتار ہوا
شاہزادے نے جب سب کیفیت اپنی بیان کردی قہرمان زرین پوش نے عرض کی واقعی حضور نے بڑی
مسافت اُٹھائی اور بڑے بڑے مصائب حضور پر گذرے مگر اب چندے یہان استراحت فرمایئے
غلام آپ کے لشکر کی تلاش کرنے کو چند آدمی روانہ کرتا ہو جب اُنکا پتہ مل جائے گا آپ اپنے لشکر مین
تشریف لیجایئے گا بدیع الملک نے منظور کیا قہرمان نے شاہزادے کو ایک مکان نہایت نفیس
آراستہ کرادیا بدیع الملک اُس مکان مین تشریف لے گئے تھوڑے زمانے تک براحت وآرام
وہان بسر کی جب زمانہ قریب ایک ماہ کے گذرا طبیعت بدیع الملک کی گھبرائی اپنے ہمراہیون کی یاد
آئی اسی خیال مین خاموش بیٹھے تھے کہ قہرمان نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے فرمایا اسوقت کیونکر
آنے اتفاق ہوا قہرمان نے عرض کی اسوقت برائے قدمبوسی حضور حاضر ہوا تھا کیون بنصیب دشمنان
مزاج مبارک کیسا ہو خاموش ہونے کا کیا باعث ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ مین تنہا تھا اسوجہ سے
خاموش بیٹھا تھا قہرمان نے عرض کی یہ تو بجا ارشاد ہوتا ہو لیکن کیفیت روے مبارک سے یہ بات
ظاہر ہوتی ہو کہ اسوقت کسی قسم کی فکر عظیم لاحق ہو جب قہرمان نے بہت اصرار کیا تو بدیع الملک نے
فرمایا کہ ای قہرمان مجھے اسوقت اپنے ہمراہیون کا خیال آیا کہ نہین معلوم اُن بیچارون پر کیا گذری ہوگی
اور صاحبقران زمان کا مزاج کیسا ہوگا اور تمام سرداران لشکر اسلام کس حال مین مبتلا ہونگے اسی
فکر مین اسوقت سر بزانو تھا قہرمان نے عرض کی غلام نے چند ہرکارے چارون طرف روانہ کیے ہین
وہ بہت جلد خبر لیکر آئینگے حضور کیون گھبراتے ہین بدیع الملک نے کہا میرے قلب کی واقعی عجب حالت
ہو قہرمان نے عرض کی حضور برائے شکار تشریف لے جائین وہان دل بہلائین جب تک خبر بھی
آپ کے لشکر کی آجائیگی بدیع الملک کو بھی یہ بات پسند آئی فرمایا ای قہرمان مین بھی یہی خیال
کر رہا تھا اچھا سامان شکار درست ہو مین ضرور جاؤنگا قہرمان نے اُسیوقت اپنے ملازمون کو بلا کر
حکم دیا کہ اسباب شکار درست کرو ہمارے شہنشاہ برائے شکار تشریف لیجائینگے ملازم یہ حکم پاکر
اسی وقت روانہ ہوے اسباب شکار بتعجیل تمام درست کیا تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہو کر عرض کی
کہ سب سامان درست ہو جس وقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لے چلیے قہرمان نے بدیع الملک
سے عرض کی کہ اب حضور کا کیا قصد ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ بہتر ہوگا آپ دیر نکرین قہرمان
نے کہا مین بھی ہمراہ رکاب ہون بدیع الملک نے کہا اگر تمھارے امور سلطنت مین کسی طرح کا حرج
نہو تو میرے ہمراہ چلو ورنہ کوئی ضرورت نہین ہو قہرمان نے عرض کی امور سلطنت مجھکو حضور سے
زیادہ عزیز نہین ہین مین ضرور چلونگا بدیع الملک نے منع کیا بڑی تکرار سے قہرمان نے کہا بدیع الملک
بہت سے لوگون کو ہمراہ لیکر برائے شکار روانہ ہوے جو لوگ واقف کار تھے اور مقامات شکار سے
بخوبی جانتے تھے وہ شاہزادے کو ایک صحرا مین لے گئے وہان دن بھر شکار کھیلا بہت سے

آٹھ جوان صحرائی کو زندہ اسیر کیا جب بالکل شام ہوگئی تو بدیع الملک نے کہا اب اسی صحرا مین آج شب
بسر ہوگی کل شکار کھیلتے ہوے یہان سے چلینگے ملازمون نے عرض کی یہان کیون رہیے تھوڑی دور پر ایک
باغ ہے وہ باغ بھی بادشاہی ہے وہان سب اسباب موجود ہے تشریف لے چلیے شب کو وہین آرام فرمائیے یہان
سو طرح کی تکلیف ہے بدیع الملک نے کہا بہت مناسب ہے لوگ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر طرف اُس
باغ کے روانہ ہوے جب قریب باغ پہونچے شاہزادے نے دیکھا کہ دور روشنی معلوم ہوتی ہے ملازمون
سے دریافت کیا کہ یہی باغ ہے سب نے عرض کی ہان حضور باغ یہی ہے بدیع الملک نے کہا یہان اس قدر
روشنی ہونے لگی کا کیا سبب ہے کیا کوئی اس باغ مین رہتا ہے ملازمون نے عرض کی یہ باغ ملکہ زہرہ جبین
دختر قہرمان زرین پوش کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شاہزادی صاحب خود باغ مین تشریف رکھتی ہین اسی
سبب اس قدر روشنی یہان ہو رہی ہے بدیع الملک نے کہا پھر وہان جانا مناسب نہین ہے لوگون نے
عرض کی حضور کے واسطے ممانعت نہین ہے جہان مزاج مین آئے تشریف لے چلین بدیع الملک نے
جواب دیا کہ یہ تو صحیح ہے لیکن باغ مین شاہزادی خود موجود ہین میرے جانے سے اُنکو کمال تکلیف ہوگی
سب نے کہا اب تو حضور یہان تشریف لا چکے کچھ خیال نہ فرمائیے بدیع الملک نے کہا اچھا اگر یہی قصد ہے
تو پیشتر ایک آدمی جاکر ہماری اطلاع وہان کر دے جیسا ہوگا دیکھا جائیگا یہ سُنکر ایک ملازم اُسی وقت
باغ کی جانب روانہ ہوا باغ مین پہونچکر دربان سے کہا کہ اطلاع کر دو کہ مہمان شاہ یعنے بدیع الملک
ذیجاہ برائے شکار یہان تشریف لائے تھے رات ہو جانے کے باعث سے شب یہین رہنے کا قصد کیا
ہے دربان نے محلدار کو طلب کیا یہ کیفیت محلدار سے بیان کی محلدار نے جاکر اُسیوقت تمام کیفیت ملکہ
زہرہ جبین سے عرض کی ملکہ نے کہا شوق سے تشریف لائین باغ اُنکا ہے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے
سبب ہمارے والد نامدار کے مہمان ہین تو ہمکو بھی اُنکی خاطر فرض ہے محلدار یہ حکم لیکر باہر آئی اور فرستادہ
بدیع الملک سے کہا کہ تم ملکہ عالم کی جانب سے کہدو کہ آپ شوق سے تشریف لائیے پوچھنے کی کیا
ضرورت ہے ملازم نے آکر یہی کیفیت بدیع الملک سے بیان کی بدیع الملک سوے باغ روانہ
ہوے یہان ملکہ زہرہ جبین نے جو خبر آمد بدیع الملک سنی جس کمرے مین آپ بیٹھی تھین اُسے خالی
کر دیا اپنی خواصون سے کہا کہ دوسری بارہ دری مین جاکے جلد فرش کرو ہم وہان بیٹھین گے یہان
شاہزادہ بدیع الملک تشریف لائینگے اب سر دست دوسری بارہ دری اسباب تکلف سے آراستہ
نہین ہو سکتی ہے بہتر یہی ہے کہ ہم کسی دوسری جگہ چلے جائین اور شاہزادے کو یہان بٹھائین خواصون
نے جلدی جلدی دوسری بارہ دری مین فرش کیا ملکہ زہرہ جبین وہان تشریف لے گئین مسند پر جاکے
بیٹھی تھین کہ ایک خواص نے آکر عرض کی کہ حضور شاہزادہ در باغ پر آگیا ملکہ نے کہا ہماری طرف
سے بعد سلام شاہزادے سے کہنا کہ مجبور ہون کہ برائے استقبال خود حاضر نہین ہو سکتی ہون نہ کسی کو
روانہ کر سکتی ہون میری اس گستاخی کو معاف فرمائیے گا بدیع الملک سے اُس خواص نے آکر
جو کچھ ملکہ نے کہا تھا سب عرض کیا بدیع الملک نے کہا ہماری طرف سے ملکہ سے کہدینا کہ مین خود
محجوب ہون کہ اسوقت آکر تمکو تکلیف دی نہین معلوم آپ اسوقت کس شغل مین مشغول تھین میرے
آنے سے تمھاری صحبت برہم ہوئی خواص نے جا کر ملکہ سے یہ باتین کہین ملکہ نے مسکرا کے کہا کہ مین کس

شغل مین مشغول تھی اچھا جلد کہا جا کر میری طرف سے کہہ دو کہ مین تو کسی شغل مین مشغول نہ تھی اور آپ کی تشریف آوری سے راحت حاصل ہوئی لیکن آپ البتہ اسوقت نہین معلوم کہانسے پریشان وخستہ کس خیال مین رہ روی کرتے ہوے ہماری قسمت سے یہان تک نکلے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس مقام پرُخار کو رشک گلزار بنایا ہمین محجوب ہونا ضرور ہے کہ آپ کی خاطرداری بالکل نہین ہوسکی خواص نے آکر پھر یہ گفتگو بدیع الملک سے بیان کی بدیع الملک اپنی بات کا جواب باصواب سنکر چونک گئے دل مین خیال کیا کہ شاہزادی ظریف طبع معلوم ہوتی ہے اسی طور کے دو چار جملے پھر خواص سے کہدیے خواص نے پھر شاہزادی سے جا کر بیان کیے شاہزادی نے پھر اُسکا جواب اُسی کی زبانی بدیع الملک کو کہلا بھیجا مگر ملکہ زہرہ جبین کے بھی دل مین شاہزادے کی ظرافت اور تیز طبع ہونے کا خیال اس طور سے جما کہ آرزوے دیدار پیدا ہوئی اور یہی کیفیت بدیع الملک کی بھی ہوئی اسی خیال مین بدیع الملک اُس بارہ دری مین آکر بیٹھے بارہ دری کو دیکھکر بہت خوش ہوے آرائش بہت اچھی دیکھی چارون طرف نظر کرنے لگے ایک جانب دیوار پر جو نظر کی ایک تصویر دیکھی تاب نہ رہی اُٹھکے قریب اُس تصویر کے آئے روشنی تو بارہ دری مین بہت اچھی طرح ہو رہی تھی قریب آکر جو نگاہ کی تاب ضبط نہ رہی قریب تھا کہ غش کھا کے گر پڑین مگر ضبط سے کام لیا دل کو تھام لیا دیکھا لکھا ہے کہ یہ تصویر ملکہ زہرہ جبین دختر قہرمان زرین پوش کی ہے بدیع الملک نے اُس تصویر کو اُتار کر اپنی جگہ پر لا کے سامنے رکھا محو دید ہوگئے اور ملازمین قہرمان جو ہمراہ تھے اُنھون نے جانا کہ نہین معلوم کس کی تصویر ہے شاہزادہ اسکی تکنگی پر غور کر رہا ہے اور یہان بدیع الملک کے قلب کی عجب کیفیت ہے تھوڑی دیر کے بعد سب نے عرض کی حضور اس مرقع مین کیا بنا ہے جو آپ بڑی دیر سے اسکو ملاحظہ فرما رہے ہین بدیع الملک نے فرمایا کہ اسمین کسی اچھے مصور نے ایک تصویر بنائی ہے اپنے ہاتھ کی قوت دکھائی ہے مین اُسکے کمال کو دیکھ رہا ہون یہ کہکے بات کو ٹال دیا آپ پھر محو دید ہوگئے یہان بدیع الملک تو اس شغل مین تھے وہان ملکہ زہرہ جبین اشتیاق دیدار مین جو زیادہ بیقرار ہوئین خواصون سے کہا کہ مین نے سُنا ہے شاہزادہ بہت حسین ہے والد نامدار ایک روز فرماتے تھے کہ آجتک ایسے حسین نگاہ سے نہین گذرے ذرا مین بھی کسی صورت سے دیکھ سکتی ہون خواصون نے عرض کی ملکہ عالم یہ کیا بڑی بات ہے شاہزادہ بارہ دری مین ہے آپ اوپر کے کمرے مین تشریف لے چلیے چلمنین تو پڑی ہین دیکھ لیجیے ملکہ نے کہا ایسا نہو کوئی خرابی پیدا ہو خواصون نے عرض کی کسی کو کیا خبر ہوگی تو نہین ہوگا ملکہ کا دل تو چاہتا ہی تھا اُنھین خواصون نے کنول آگے آگے روشن کیے ملکہ کمرے پر تشریف لائین چلمن کے پاس آنکے جھینپ نگاہ جو کی دیکھا کہ شاہزادہ ایک تصویر کی طرف محو ہے غور سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ تصویر میری ہی ہے شاہزادہ اُسکو بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہے خواصون سے کہا کہ شاہزادہ تو اُس طرف مخاطب ہے صورت نہین دکھائی دیتی پہنے ہوئے ہاتھ مین انگوٹھی تھی اُسے اُتار کر بدیع الملک کی جانب پھینک دی وہ انگوٹھی پیچھے بدیع الملک کے پڑی شاہزادے نے پلٹ کے دیکھا ملکہ کی نگاہ جو جمال پر بدیع الملک کے پڑی بیہوش ہوگئین خواصون نے جلدی سے سر زانو پر لیا گلاب کیوڑا بیدمشک چھڑکا پنکھا جھلا تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا مگر عجب کیفیت سینہ مین قلب مضطر

آنکھیں تر رنگ رو متغیر لب پر آہ خواصون نے پوچھا واری مزاج کیسا ہو ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا خواصین
سمجھے کہ خاموش ہو رہین مگر بدیع الملک نے جو پلٹ کے دیکھا کسی کو اپنی پشت پر نہ پایا پیچھے جو نگاہ
کی ایک انگشتری پڑی دیکھی اُسکو اُٹھا کر نگینے پر نگاہ کی اُسپر نام ملکہ زہرہ جبین تحریر تھا شاہزادہ
خاموش ہو رہا انگوٹھی کو چھپا لیا لوگون نے پوچھا بھی کہ اے شہنشاہ خیر ہے آپ یہ کیا چیز ملاحظہ فرما رہے ہین
بدیع الملک نے بات کو بنا کر کہا کہ میرے ہاتھ سے انگوٹھی نکل گئی تھی اُسکو دیکھتا تھا سب خاموش
ہو رہے مگر اب بدیع الملک کی اور حالت ہو گئی زانو بدلنے لگے اوپر کمرے سے بھی کچھ عورتون
کی آواز معلوم ہوئی سمجھے کہ جناب عشق نے اپنا اثر دکھایا لیلی کو مجنون بنایا اسی سوچ مین بیٹھے
تھے وہان ملکہ نے ایک خواص سے کہا کہ جا کر شاہزادے سے دریافت کرو کہ آپ کہان آرام
فرمائیے گا خواص نے بدیع الملک کو آکر سلام کیا اور عرض کی کہ ہماری ملکہ عالم فرماتی ہین کہ آپ
آرام کہان فرمائینگے شاہزادے نے جواب دیا کہ اپنی شاہزادی صاحبہ سے کہہ دینا کہ ہم آپ کی مرضی پر
موقوف ہے جس جگہ کو آپ پسند فرمائیے مجھے انکار نہین ہے خواص پلٹی ملکہ سے آکر عرض کی حضور آپ نے
جو دریافت فرمایا کہ شاہزادہ عالم کہان آرام فرمائینگے لہذا وہ فرماتے ہین کہ جس جگہ کو آپ پسند فرمائیے
ملکہ سننے کو سمجھ کر ہنسی جواب دیا کہ جا کر کہہ دو میرے نزدیک تو مناسب ہے کہ باغ مین آرام فرمائیے وہان
بھی سب اشیائے راحت موجود ہے بنگلہ نہایت عمدہ ہے وہین تشریف لے چلئے خواص نے آکر شاہزادے
سے جو جو ملکہ نے کہا تھا سب بیان کیا بدیع الملک بھی کچھ سوچکر خاموش رہے تھوڑی دیر کے بعد
وہان سے اُٹھے ملازمون سے کہا کہ تم سب لوگ شب کو یہین سو رہو ہم بنگلے مین جا کر سوئینگے ملازمون نے
عرض کی حضور کو تنہا ہم کیونکر چھوڑ سکتے ہین بدیع الملک نے جواب دیا کہ اسکا کچھ خیال نہ کرو ہم
خود بخوشی اجازت دیتے ہین تم لوگ بھی دن بھر کے خستہ ہو شب بھر آرام سے سو میری تنہائی کا خیال
نہ کرو یہان ملازمان ملکہ میری خدمت کو کافی ہین ملازمین زیادہ اصرار نہ کر سکے بدیع الملک کو سب
بنگلے تک پہونچانے گئے جب بنگلے کے دروازے پر پہونچے بدیع الملک نے سب سے کہا کہ اب تم
لوگ جاؤ سب وہان سے سلام کرکے واپس ہوئے بدیع الملک بنگلے کے اندر آئے دیکھا بنگلے کے
اندر شان خدا نظر آتی ہے چہار جانب شیشے کے دروازے گرد بنگلے کے ایک نہر بہت وسیع جاری تھی
بنگلے کے اندر سے اُس نہر کی کیفیت بھلی معلوم ہوئی شاہزادہ ایک دروازے کے قریب کرسی مرصع
پر بیٹھ کے نہر کی سیر کرنے لگا خواصون نے یہ خبر ملکہ زہرہ جبین کو پہونچائی کہ حضور شاہزادہ بنگلے مین
داخل ہو گیا نہر کی سیر مین مشغول ہے ملکہ نے کہا اب تم سب لوگ بھی اپنے اپنے مقام پر جا کے سو رہو
خواصین ملکہ کی طرز گفتگو سے تاڑ گئین کہ ضرور کچھ بھید ہے مصلحت وقت سمجھ کر سب اپنے اپنے
ٹھکانے پر گئین ملکہ نے اپنی وزیرزادی گلعذار نازک تن کو بلایا سب حال اپنا کہہ دیا آخر مین یہ
بھی جملہ کہا کہ اگر ملاقات شاہزادے سے اسوقت نہ ہوگی تو میری زندگی محال ہے وزیرزادی نے
جو ملکہ کو اس درجہ بیتاب پایا کہا واری آپ نے غضب کیا بیٹھے بٹھائے بڑا سودا مول لیا اگر شہنشاہ
کو خبر ہو جائیگی وہ میری کیا حالت کرینگے اور آپ سے کس طرح پیش آئینگے اور اس بیچارے مسافر کا
کیا حال ہوگا آپ نے بہت ہی بُرا کیا اب بھی اس خیال سے درگذریے ملکہ نے کہا اے گلعذار زیادہ تم

نہ جا مین کسی کا کہنا قبول کرونگی اگر تجھے میری جان عزیز ہو تو اسیوقت اسکی تدبیر کر نہین تو مین اپنی جان
دیدونگی گلعذار نے دیکھا کہ ملکہ کا مزاج درست نہ ہوگا اگر زیادہ کد کریگی تو مفت مین یہ اپنی جان
دیدیگی مناسب یہی ہو کہ اسکو شاہزادے کے پاس پہونچاؤن یہ خیال کرکے کہا کہ پھر کیا مشکل ہو شاہزادہ
بنگلے مین موجود ہو وہان تشریف لے چلیے ملکہ نے کہا مین تو ہرگز پہلے نہ جاؤنگی اگر انھین غرض ہو تو خود
میرے پاس یہین آوین وزیرزادی نے کہا یہ آپنے بہت ہی خوب فرمایا کہ اگر انکو غرض ہو تو یہین
آوین انھون نے آپکے پاس پیام بھیجا ہو ملکہ نے کہا تجھے ان جھگڑون سے کیا کام ہو جا کر ان سے
کہو کہ اگر تم ہمارا احسان مانو تو ہم تمھین اپنی ملکہ کے پاس لے چلین گلعذار نے کہا یہ فقرا اس سے بھی
گرا ہوا ہو جب تو ملکہ بہت ہی خفیف ہوئی آخر مجبور ہوکے رونے لگی کہا او گلعذار میری تو جان پر بنی ہو
اور تجکو دل لگی سوجھتی ہو گلعذار نے جواب دیا کہ ملکہ عالم مین ابھی جاتی ہون آپ نہین معلوم کیا سمجھتی
ہین مجھے کیا کسی بات مین انکار ہو یہ کہکر ملکہ کے پاس سے اٹھی ملکہ نے کہا گلعذار دیکھو خبردار کوئی
ایسی بات نہ آنے پائے جس سے یہ بات ثابت ہو کہ مین نے بلایا ہو گلعذار نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے
مین بہت ہی خوبصورتی سے انکو یہان لاؤنگی یہ کہکر شاہزادی کے پاس چلی بنگلے کے قریب آکے
دیکھا کہ ایک دروازہ بنگلے کا کھلا ہو شاہزادہ سرنگون بیٹھا ہو لب پر آہ ہو حالت تباہ ہو نام ملکہ کا زبان
پر ہو گلعذار نے اپنے دل مین کہا کہ انکی تو حالت ملکہ سے بھی زیادہ ابتر ہو قریب نہ آئے کہا کہ دروازے
کے قریب کون بیٹھا ہو بدیع الملک آواز سنکر چہار جانب دیکھنے لگے دیکھا سامنے مین ایک نازنین
مہر تمکین پانچھے ہاتھ مین اٹھائے ہوئے ایک روش پر کھڑی ہو شاہزادے نے جواب دیا کہ اپنے
پوچھنے کا منشا سبب بتاؤ گلعذار یہ جست فقرا سنکر پھڑک گئی دل مین سوچی ایسے حاضر جواب کو اپنے
دام مکر مین گرفتار کرنا بہت دشوار ہوگا مگر پھر کچھ دل مین سوچ کے جواب دیا مین اس سے پوچھتی ہون
کہ یہ وقت ہر ایک شخص کے راحت و آرام کا ہوتا ہو آپکو تنہا اس کیفیت سے دیکھکر عرض کی معاف
فرمائیے گا مین نے پہچانا نہین تھا بدیع الملک نے جواب دیا مین تو اپنی راحت کو ترک کرکے خیر
اس مقام پر تنہائی مین بیٹھا ہون بہت سے لوگ ایسے ہین جو اسوقت اپنی راحت کو ترک کرکے مارے
مارے پھرتے ہین گلعذار نے خیال کیا کہ شاہزادے سے اگر زیادہ باتین کرونگی تو سواے خفت کے
اور کچھ حاصل نہ ہوگا بہتر یہ ہو کہ خلاصہ طور سے بیان کرون پھر سوچی کہ خلاصہ کہ دینے مین یہ شخص
حاضر جواب ہو ایسا نہ ہو ملکہ سے باتون باتون مین اس قسم کے جملے بیان کروے تو ملکہ کو خفت ہو اور
مجھ سے آزردہ ہو جائین یہ سوچ کر بنگلے کے اندر آئی کہا اگر آپ کا دم گھبراتا ہو تو میرے ہمراہ تشریف
لے چلیے مین آپکو ملکہ کے جلسہ مین لیچلون گو ملکہ عالم کے یہ امر خلاف تو ہوگا مگر آپ مہمان ہین آپکی
خاطر سب پر واجب ہو جو کچھ انکی آزردگی ہوگی مین سمجھ لونگی آپکی طبیعت بہل جائیگی اور ملکہ عالم
آپ سے کچھ نہ کہینگی بلکہ خاطر زیادہ کرینگی کیونکہ مہمان کا خیال ازحد ہوتا ہو بدیع الملک اس بات
کے منشا کو سمجھے اور ہنسکر جواب دیا کہ آپنے بہت بجا فرمایا صرف آپکے آنے سے اور ایسے گرما گرم فقرے
سنانے سے میری طبیعت بہل گئی آپ بھی بہت بڑی مہمان نواز ہین اور آپکی ملکہ عالم کی تعریف مین تو
زبان لال ہو مین بھلا اس لائق ہون کہ ملکہ کی صحبت مین جاؤن آپ میرے عوض کسی اور کو احمق بنائیے

ملکۂ عالم کی مہمان نوازی ظاہر ہو گلعذار نے کہا کیون اُنھون نے کیا کیا جو آپ کے خلاف ہوا بدیع الملک
نے کہا خوب مین اگر ملکہ کی تعریف کرون تو آپ اُسکو مذمت تصور کیجیے گلعذار نے کہا آپ ظرافت طبیعت
کو ظاہر کرتے ہین مین بھلا ان باتون کو کیا جانون میری دانست مین تو ملکہ عالم نے کوئی دقیقہ مہمان نوازی
کا اُٹھا نہین رکھا بدیع الملک نے کہا مین کب انکار کرتا ہون یہی کیا کم مہمان نوازی فرمائی کہ ایسا مقام
راحت بخش جہان انسان تو کیا حیوان کا بھی نام نہین میرے واسطے تجویز فرمایا اور یہ کہکے مجھے اپنے باغ
مین بُلایا اور خود یہ کہلا بھیجا کہ مین آنے سے مجبور ہون براے استقبال کیونکر آؤن گلعذار نے ہنس کر
جواب دیا کہ پھر اس مین کیا چارہ ہے وہ کیونکر آپ کے لینے کو آسکتی تھین مگر اسوقت انکو خود خیال آیا مجھے
فرمایا کہ جاکر خبر تو لاؤ بدیع الملک نے کہا آپ میری طرف سے کہ دیجیے گا کہ جو مقام آپ نے میرے واسطے
پسند فرمایا تھا شاید وہان جانا مجھکو ممکن نہین ہوا اور بھول کر کسی اور جگہ آپ کے ملازمین نے مجھکو پہونچا دیا
تھا اس مقام تنہائی مین بمشکل تمام رہا لیکن اب وحشت دل زیادہ ہوگئی یہان ٹھہرنا بہت مشکل ہے
گلعذار نے کہا مین ابھی جاکر آپ کے ارشاد کو ملکہ سے بیان کرتی ہون اور جو کچھ جواب وہان سے ملیگا آپ
سے آکر عرض کرونگی یہ کہکر گلعذار ملکہ کے پاس آئی کہا ملکۂ عالم شاہزادہ بلا کا حاضر جواب ہے اُس سے
بات کرنا ممکن نہین بعد اسکے جو جو باتین بدیع الملک نے کہی تھین سب ملکہ سے بیان کین ملکہ نے کہا
ایکبار جاکر کہو کہ آپ کو ملکہ نے بلایا ہے تشریف لے چلیے گلعذار پھر بدیع الملک کے پاس جاکر کہا دیکھیے
آپ نے مہمان نوازی ہماری ملکہ کی ملاحظہ کی مین نے جو جاکر آپ کی تنہائی کی شکایت کی بہت فرمایا کہ
ہماری طرف سے جاکر کہو کہ اگر آپ کا دم وہان گھبراتا ہے تو ہمارے پاس تشریف لائیے یہان تھوڑی دیر
دل بہلائیے بدیع الملک نے کہا واقعی آپ کی ملکہ پر مہمان نوازی ختم ہے مگر ماشاء اللہ مزاج مین
امارت بھی حد سے زیادہ ہے کیون نہ ہو شاہزادی ہین اگر بجاے کہلانے کے خود تشریف لاتین تو خلاف
شان ضرور تھا مگر مہمان نوازی سے نہ دور تھا گلعذار نے کہا پھر اب کیا مرضی ہے بدیع الملک نے
کہا جہان آپ نے میری سب باتین ابھی ملکہ سے بیان کی ہین وہان یہ چند جملے بھی کہ دیجیے کہ بسر و چشم
آپ کے ہمراہ چلونگا اور آپ کی ملکہ کی مہمان نوازی کی بہت کچھ تعریف کرونگا گلعذار پھر ملکہ کے پاس
واپس آئی اور کل تقریر بدیع الملک کی کہ سنائی ملکہ نے کہا انکو یہان آنا منظور نہین ہے خیر ہمین چلتے ہین واقعی
مہمان نوازی کے خلاف بھی ہے یہ کہکے وزیرزادی کا ہاتھ ہاتھ مین لیکر اُٹھی طرف بنگلے کے چلی بدیع الملک
بنگلے مین بیٹھے ہوے تھے ملکہ کو دیکھکر اپنے مقام سے بنگلے کے نیچے اُترے نہر مین راستہ آمد و رفت کا
بنا ہوا تھا اُسکو طے کرکے قریب ملکہ کے پہونچے ملکہ نے بدیع الملک کو دیکھکر شرم سے آنچل دوپٹے کا منھ
پر ڈال لیا وزیرزادی نے کہا شاہزادۂ عالم یہ بات آپ کو لازم نہ تھی کہ اس طور سے سامنے آجاتے مین وہان
اگر جب پردہ کر دیتی تو ملکۂ عالم خود وہین تشریف لاتین ایسی باتین نہ چاہتین آپکو سامنے آجانا مناسب
نہ تھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ رسم استقبال چونکہ ملکۂ عالم سے رہگیا تھا اس لیے مین اسکو بجا لایا
خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ ملکہ کے خلاف ہو ملکہ یہ سنکر بیتاب ہوگئی لیکن نہ رہا گیا بول اُٹھی کہ صاحب آپ نے
خوب کیا آپ کو کوئی مانع نہین ہے بدیع الملک نے کہا یہ سب آپ کی مہمان نوازی ہے اسی طرح کی چھیڑ چھاڑ
کرتے ہوے سب آدمی بنگلے مین گئے ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ اری دوگلا بیان بھی اپنے ہمراہ لیتی آنا کی

اب کیا خاطر شاہزادے کی کیجائے گلعذار نے کہا میں ابھی حاضر کرتی ہوں یہ کہکر اُٹھی اور گلابیان
کو چلی گئی یہاں بدیع الملک نے جو ملکہ کو خلوت میں پایا اظہار عشق کرنا شروع کیا ملکہ بھی دلدادہ تھی
لیکن شرم و حیا کے سبب انداز معشوقانہ ظاہر کیے گئی تیوری چڑھانے لگی کبھی مسکرا دی یا کبھی جواب دیا کبھی
خاموشی اختیار کی بدیع الملک ان دلفریب کی اداؤں پر اور زیادہ بیتاب ہوے ملکہ بھی حسن تقریر
بدیع الملک سے اپنے دل میں بے چین ہوئی جاتی تھی یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ وزیرزادی شراب کی
گلابیاں اور جام زمرد میں لیکر حاضر ہوئی ملکہ نے وزیرزادی کو آتے دیکھکر بدیع الملک سے کہا کہ اپنی زبان
روکیے گلعذار آتی ہے اگر وہ یہ باتیں سن پائیگی مجھے اور آپ کو چٹکیوں میں اڑائیگی بدیع الملک بھی حسب مصلحت
چپ ہوکر خاموش ہو رہے گلعذار نے صراحیاں اور جام لاکر ایک میز پر رکھدیا ملکہ نے کہا جان تم نے اس قدر
تکلیف کی وہاں اتنی زحمت اور کرو کہ ساقی بنو گلعذار نے ہنس کے جام اور صراحی کو اٹھاکر شراب انڈیلی کے
پہلے بدیع الملک سے پیش کش کی بدیع الملک نے جام گلعذار کے ہاتھ سے لیکر ملکہ کیطرف بڑھایا
ملکہ نے کہا پیشتر آپ شوق فرمایئے بدیع الملک نے کہا یہ کیونکر ہوگا پیشتر آپ سے دورہ شروع ہو
آخر میں بھی پیونگا ملکہ نے بہت کچھ انکار کیا آخر بدیع الملک نے اپنے ہاتھ سے ملکہ کو جام پلایا پھر
گلعذار نے دوسرا جام بھر کے چاہا بدیع الملک کی طرف بڑھائے ملکہ نے جلدی سے گلعذار کے ہاتھ سے
لیکر بدیع الملک کو اپنے ہاتھ سے پلایا اسیطرح تھوڑی دیر شغل مے نوشی رہا جب رات بہت کم باقی رہی اور
بدیع الملک کو یقین ہوا کہ اب صبح بہت قریب ہے دل دھڑکنے لگا خیال فراق کی صورت ملکہ نہیں بھولتی
ملکہ نے جو چہرہ شاہزادے کا اداس پایا کہا اے شہنشاہ خیر تو ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ اب ایک دم
بھر میں یہ صحبت برہم ہو جائیگی ہم بھی چلے جائینگے تم بھی یہاں نہ ٹھہر سکوگی یہ بات جو بدیع الملک نے
کہی ملکہ کی بھی عجیب کیفیت ہوگئی سمجھیں کہ یہ نہ ٹھہرینگے چلے جائینگے بیتاب ہوکے کہا کیوں اے شہنشاہ
ایسی بیمروتی آپ کو تو شایان نہیں ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک گرفتار دام محبت کو تڑپتا چھوڑ کے
آپ چلے جایئے بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ بات کیا میں اپنی خوشی سے کہتا ہوں مجبور ہوں کچھ بن نہیں
پڑتا اگر نہ جاؤنگا اور اسی باغ میں رہجاؤنگا تو خبر اسکی قہرمان کو ضرور پہونچے گی اور تم بھی اس باغ میں
موجود ہو نہیں معلوم وہ کیا خیال کرے اور قہرمان میرا محسن ہے مجھے بھی اسکا لحاظ ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا تو
میں خود کاہیکو جاتا ملکہ نے کہا اے شہنشاہ یہ تو بتایئے کہ اب صورت ملاقات کیونکر ہوگی بدیع الملک
نے کہا خدا مالک ہے کوئی صورت نکل ہی آئیگی میرا ارادہ یہ ہے کہ کل پھر برائے شکار ادھر آؤنگا اور باغ میں
رہجاؤنگا یہیں تم سے ملاقات ہو جائیگی ملکہ بھی خاموش ہو رہی اتنے میں صبح ہوگئی بدیع الملک نے
ملکہ سے کہا کہ اب تم سدھارو اپنی بارہ دری میں ایسا نہو یہ راز کسی پر افشا ہو جائے ملکہ زہرہ جبین بناچاری
روتی ہوئی شاہزادے سے رخصت ہوئیں بدیع الملک کے بھی قلب کی عجب کیفیت ہوئی ملکہ کے
جاتے ہی ہوش و حواس درست نہ رہے زبان پر کلمات درد آمیز جاری ہوے مائل گریہ و زاری ہوے
دل کی تڑپ بڑھ گئی بیتاب ہوکر بنگلے کے باہر نکلے دروازے پر سب ملازم بھی جمع ہوگئے سب نے
شاہزادے کو دیکھکر سلام کیا اداس پاکر مزاج پوچھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ شب کو نیند نہیں آئی ہو جسم
سے طبیعت نادرست ہے ملازم خاموش ہو رہے بدیع الملک نے حوائج ضروری سے فراغت حاصل کی

ملازمون سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے جلد چلو قہرمان زرین پوش چاہے منتظر ہونگے ملازمون
نے جلدی جلدی چلنے کی تیاری کی تھوڑی دیر مین شاہزادہ وہان سے روانہ ہوا مگر کیفیت ملکہ زہرہ جبین
بعد جانے بدیع الملک کے دگرگون ہوگئی بستر غم پر مضطربانہ آہ وزاری کرنے لگین ٹھنڈی سانسین بھرنے
لگین آنکھون سے آنسو جاری ہوے غم والم دل پر طاری ہوے خواصون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب پاس
آئین پوچھا کیون واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا گلعذار نے کہا کچھ طبیعت سست ہے تم لوگ
اپنے اپنے کام مین مصروف ہو کنیزین تو پیشتر ہی سے اس بات کے سر ہو چکی تھین اپنے اپنے مقام پر جاکر
آپس مین باتین کرنے لگین کہ ہو ملکہ عالم کی کیفیت اچھی نہین ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے اگر شہنشاہ کو خبر ہو جائیگی تو خدا جانے
وہ کیا کرینگے ایک نے کہا ہوا سوا اسکے کہ شاہزادی کو تو چشم نمائی کر دینگے مگر مفت مین اُس بیچارے مسافر کی
خرابی ہوگی نہین معلوم کسکے واسطے کیا سزا تجویز کیجاے دوسری نے جواب دیا کہ ہوا اتنی تو خاطر کرتے ہین اور
انھین کے واسطے سزا تجویز کرینگے سب نے کہا کیون کیا ہوا خاطر کرتے ہین تو اس واسطے کرتے ہین کہ ہمارے
ناموس مین دھبا لگانے مہمان تھے شرط مہمان نوازی پوری کر رہے ہین ایسی ایسی باتین خواصین تو آپس
مین کر رہی ہین مگر ملکہ کی کیفیت بیقراری لحظہ بلحظہ ترقی پذیر ہوتی جاتی لاکھ لاکھ گلعذار سمجھاتی ہے مگر
ملکہ کو کسی پہلو چین نہین آتا ملکہ اسی کیفیت مین تھین کہ دربار برخاست ہوا گلعذار نے جب خواصون سے
کہا کہ جاکر دریافت تو کرو یہ غل کیسا ہے خواصون نے جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے سواری
بھیجی ہے ملکہ کو بلایا ہے خواصون نے آکر ملکہ سے عرض کی حضور کو سلطان عالم نے بلایا ہے سواری در دولت
پر حاضر ہے ملکہ نے وزیرزادی کی طرف دیکھکر کہا کہ ای گلعذار اب مین کیا کرون مجھ سے وہان کیونکر
بات ہو سکے گی یہان تو تنہائی ہے اور پاس تجھسا غمگسار موجود ہے اگر مین وہان جاؤنگی زندہ نہ ہونگی
گلعذار نے عرض کی حضور تشریف لے جائین اس امر مین کچھ عذر نہ کرین اگر نہ تشریف لیجائیے گا تو
واقعی خرابی ہے سلطان عالم ضرور اس بات کی پرسش کرینگے کہ ہمنے طلب کیا اور مشتاق نے نہ آنے کی
کیا وجہ اسوقت کیا جواب دیجیے گا ملکہ نے کہا پھر مجھ سے تو اب صبر مشکل ہے گلعذار نے عرض کی آپ
اسوقت تشریف لے چلیے ہم تھوڑی ہی دیر مین پھر آپ کو باغ مین لے آئینگے ملکہ زہرہ جبین گلعذار
کے کہنے سننے سے سوار ہوئین تھوڑی دیر مین اپنے باپ کی ڈیوڑھی پر پہونچین محلدارون نے سواری کو دیکھکر
اندر اطلاع کی محل کی عورتون نے آمد خبر ملکہ سنکر ڈیوڑھی پر ہجوم کیا کہاریون نے محافہ ملکہ کا دوسری
ڈیوڑھی پر لگایا ملکہ مع گلعذار کے اترین لیکن غم سے کلیجہ خون سرنگون اشک حسرت آنکھون سے
جاری قلب پر ہجوم بیقراری گلعذار لاکھ لاکھ سمجھاتی ہے مگر ملکہ سے ضبط نہین ہو سکتا ہے اسی حال
پر ملال سے ملکہ اپنی مادر مہربان تک پہونچین جھک کے سلام کیا مان نے ملکہ کو گلے سے لگایا مزاج پوچھا
کیفیت دیکھکر کہا کیون بی بی یہ کیا حالت ہے ملکہ تو جواب نہ دے سکین مگر گلعذار نے عرض کی حضور
نصیب دشمنان کچھ طبیعت ناساز ہے باغ مین جب تک تشریف فرما تھین کسی قدر طبیعت کو سکون تھا
راہ مین اور زیادہ طبیعت بیچین ہوگئی ملکہ کی مان یہ کیفیت گلعذار سے سنکر گھبرائین کہا ارے طبیعت
کیون بیچین تھی گلعذار نے عرض کی حضور خود بخود ملکہ عالم کا دم گھبراتا ہے نہین معلوم کیا بات ہے اسوقت
قہرمان زرین پوش کو ملکہ کی مان نے اطلاع کرائی کہ حسب الطلب آپ کے صاحبزادی باغ سے

تشریف لائی ہیں مگر دشمنوں کی طبیعت کچھ ناساز ہے آپ جلد تشریف لائیے اور حال قہرمان کا عرض
کیا جاتا ہے کہ اپنے دربار میں بیٹھا ہوا ارکین دولت حاضر ہیں ذکر شاہزادہ بدیع الملک کا ہو رہا
کہ ہرکاروں نے آکے عرض کی کہ خدا حضور کی دولت و اقبال کو روز افزوں کرے اور یہ جاہ و حشم تا
بقائے جہان قائم رہے شاہزادہ بدیع الملک شکار سے تشریف لائے ہیں ابھی دولت سرا کیطرف
تشریف لے گئے ہیں قہرمان نے لوگوں سے کہا کہ بدیع الملک شکار سے تو تشریف لائے مگر مجھے
ابھی تک سرفراز نہیں کیا اسکا کیا باعث ہے کیا مجھ سے کچھ آزردہ ہیں لوگوں نے عرض کی نہیں مسافت
سفر اٹھائے ہوئے ہیں برائے آرام اپنی دولتسرا میں تشریف لے گئے ہیں جب خستگی سفر زائل ہو جائیگی
ضرور تشریف لائینگے قہرمان نے کہا اب میرا جانا بہت ضرور ہے یہ کہکر چند ارکین دولت کو ہمراہ لیا
اور جہان بدیع الملک فروکش تھے وہان آکر موجود ہوا مگر بدیع الملک جو سواری سے اترے
اور مکان میں داخل ہوئے خادم خدمتگار دوڑے سب نے ہاتھوں ہاتھ شاہزادے کو سواری سے
اتارا مسند پر لاکے بٹھایا بدیع الملک بھی از حد بیتاب تھے آخر کار ضبط نہ ہو سکا ملازمین سے
کہا کہ تم سب لوگ باہر جاکر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جب تک ہم نہ بلائیں ہرگز یہان نہ آنا اور
جو کوئی بلا اجازت ہمارے یہان آئیگا وہ سزا پائیگا خادموں نے عرض کی ہماری کیا مجال ہے جو بدون
اجازت حاضر خدمت ہو سکیں یہ کہکر سب ملازم باہر آئے بدیع الملک بھی بستر غم پر مصروف آہ و زاری
ہوئے دروازے کمرے کے بند کر لیے تصویر خیالی ملکہ زہرہ جبین کی پیش نگاہ کرکے شکایت رنج فرقت
کرنے لگے لیکن قہرمان زرین پوش جو بہرے ملاقات بدیع الملک اپنے دربار کو برخاست کرکے چلا
تھوڑی دیر میں آکر موجود ہوا ملازموں سے دریافت کیا کہ اسوقت شہنشاہ کہان تشریف رکھتے ہیں لوگوں
نے عرض کی ابھی ہم سب لوگوں کو ہٹا دیا آپ تنہا کمرے میں ہیں قہرمان نے کہا ہماری اطلاع کرو ملازموں
نے عرض کی ہمیں حکم یہ ہے کہ جب تک ہم نہ بلائیں یہان کوئی آنے کا قصد نہ کرے اور جو بے اجازت
ہماری آئیگا وہ سزائے سخت پائیگا قہرمان چونکہ بدیع الملک سے زیادہ بے تکلف تھا سب سے
کہا اطلاع کی کچھ حاجت نہیں ہے میں جاتا ہوں یہ کہکر اس کمرے میں آیا جہان بدیع الملک مصروف
گریہ و زاری تھے دروازے ہی سے اسنے آہ و زاری کی آواز سنی جلدی سے کمرے کے اندر آیا
دیکھا بدیع الملک پلنگ پر لیٹے ہوئے کروٹیں بدل رہے ہیں لب پر آہ ہے حالت تباہ ہے رنگ
متغیر ہے قلب مضطر ہے قہرمان گھبرا گیا قریب آکر باواز بلند سلام کیا بدیع الملک نے جو قہرمان کو
اپنے نزدیک پایا طبیعت کو سنبھالا گھبرا کے اٹھ بیٹھے بگڑی ہوئی بات کو بنایا قہرمان سے فرمایا کہ ابھی
میں نے ایک خواب ایسا پریشان دیکھا جسکی وجہ سے مجھ پر یہ حالت طاری ہوئی اگر آپ اور تھوڑی
دیر نہ آتے تو یقین تھا کہ میری بیتابی بڑھ جاتی آپ کے آنے سے آنکھ کھل گئی قہرمان زرین پوش نے
شاہزادے کی خاطر سے بجا و درست کہہ دیا مگر صورت دیکھکر سمجھا کہ ضرور بدیع الملک پر کوئی مصیبت
پڑی چہرے سے کیفیت معلوم ہوتی ہے تھوڑی دیر بدیع الملک سے سیر و شکار کی باتیں رہیں قہرمان
نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اسوقت اس راز کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے پھر کسی وقت بطور
مستحسن دریافت کرونگا یہ خیال کرکے بدیع الملک سے عرض کی اب آپ آرام فرمائیے میں رخصت

ہوتا ہوں جب بدیع الملک تو یہ چاہتے تھے قہرمان سے کہا کہ بہتر ہو آپ تشریف لیجائیے میں بھی آہستہ ہوں
تھوڑی دیر اپنے خیمہ میں راحت روشنکا قہرمان وہاں سے واپس آیا جو ملازم کہ بدیع الملک کے ہمراہ گئے تھے
اُنکو بلایا سب سے کہا سچ سچ بیان کرو کہ شاہزادے پر راہ میں کیا کیا واقعے گذرے ملازموں نے عرض کی حضور
صحرا میں جاکر شکار کیا بہت سے آہوان صحرائی کو زندہ گرفتار کیا وہ موجود ہیں قہرمان نے کہا ہم اس کو
نہیں پوچھتے ہیں بلکہ یہ پوچھتے ہیں کہ راہ میں کسی سے ملاقات تو نہیں ہوئی لوگوں نے کہا حضور کسی سے ملاقات
نہیں ہوئی دن بھر وہاں شکار کھیلا جب قریب شام وہاں سے چلے تو قریب ملکہ عالم کے باغ کے پہونچ کے
شام ہوگئی شاہزادے نے فرمایا کہ آج کی شب یہیں مقام کرو صبح کو چلینگے بارگاہ استادہ ہونے کو حکم دیا
ہم لوگوں نے عرض کی کہ حضور بارگاہ استادہ ہونے کی کیا ضرورت ہے یہاں سے قریب جو یہ باغ دکھائی
دیتا ہے یہ بھی باغ شاہی ہے یہاں تشریف لے چلیے شب بھر یہیں رہیے گا صبح کو اختیار ہے شاہزادے نے
بھی اس صلاح کو منظور کیا اور باغ تک سب آئے در باغ پر پہونچ کے معلوم ہوا کہ ملکہ عالم خود باغ میں
تشریف رکھتی ہیں شاہزادے نے کہلا بھیجا کہ ملکہ عالم سے ہماری طرف سے کہنا کہ اگر ایک شب کے واسطے
کوئی مقام ہم لوگوں کو مل سکے تو شب بھر یہیں رہیں صبح کو چلے جائینگے ملکہ نے یہ سنکر بجہے اعزاز و اکرام
سے شاہزادے کو اندر بلایا اپنی بارہ دری خاص خالی کردی شاہزادہ وہاں جاکر بیٹھا دعوت قبول کی
شب کو برائے آرام وہ بنگلہ نہر میں جو بنا ہے وہاں شاہزادہ تشریف لے گیا صبح کو ملکہ سے رخصت ہوکر
ہم سب لوگوں کو ہمراہ لیکر یہاں تشریف لے آئے اسکے سوا اور کوئی سانحہ راہ میں نہیں گذرا قہرمان
نے کہا جب سے شاہزادہ شکار سے واپس آیا ہے طبیعت کی کیفیت دگرگون ہے یہ سنکر سب نے عرض کی
حضور کیفیت طبیعت تو ملکہ عالم کی باغ سے ایسی ہی ہے جب بارہ دری میں جاکے بیٹھے ایک مرقع وہاں نصب
تھا اُسکو جب سے دیکھا تب سے شاہزادے کی کیفیت ابتر ہے ملکہ اُس تصویر کو بڑی دیر تک اپنے سامنے رکھے
محویت کے عالم میں رہے ہم لوگوں نے عرض کی حضور خاموش کیوں ہیں ہم سے فرمایا کہ اس مصور کے کمال
کو دیکھتا ہوں کہ اُسنے اس تصویر کے بنانے میں اپنا کمال ظاہر کیا ہے اسکے بعد جب آرام کرنے کو بنگلے میں
تشریف لے گئے تو ہم لوگوں کو حکم دیا کہ تم سب یہیں سو رہو میں تنہا بنگلے میں جاکے سوؤنگا ہم سب نے
دو ایک بار کہا جب قبول نہ کیا تو مجبور ہوگئے شاہزادہ بنگلے میں تشریف لے گیا اور شب بھر تنہا اُس
بنگلے میں رہا اب تو قہرمان کے خیالات منتشر ہونے لگے اسی خیال میں تھا ہی کہ ایک چوبدار نے آکر
بعد دعائے دولت کے عرض کی کہ قبلہ عالم کو محل میں بلایا ہے قہرمان اسی فکر میں سرنگون محل میں آیا
جہاں ملکہ زہرہ جبین اور گلعذار اور مادر ملکہ زہرہ جبین تھیں وہاں آکر بیٹھا جیجی کی جو حالت دیکھی
پوچھا کیوں بی بی مزاج کیسا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ جب سے میں باغ سے آئی ہوں خود بخود طبیعت کی عجیب
کیفیت ہے قہرمان زریں پوش چونکہ مرد عاقل تھا دل میں اپنے سمجھ گیا کہ ضرور باغ میں کچھ گل کھلا شاہزادے
کی ادھر یہ حالت ہے وہاں بدیع الملک کی وہ کیفیت ہے مگر سوچ کے خاموش ہو رہا دل میں خیال کیا
کہ اگر اس بات کو ابھی ملکہ سے ظاہر کرتا ہوں تو سراسر خلاف ہے مگر بدیع الملک کی توجہ کو خیال کرکے
بہت خوش ہوا کہ اگر یہ منظور کیجئے تو اس سے بہتر دوسرا شخص براے ملکہ کہیں نہ ملے گا یہ سوچ کر اپنی
زوجہ کو تنہائی میں بلایا کہا میں ایک امر تم سے بیان کرتا ہوں مگر اسکو اپنے تک رکھنا کسی اور سے اسکا

تذکرہ تکرنا یہ جوان صاحب شوکت وشان جو میرے یہان مہمان ہی بہت بڑا عالی ہمت ہی اور شجاعت مین
فرد ہی مین نے اسکی شجاعت وہمت دیکھکر یہ نیت کی ہی کہ ملکہ زہرہ جبین کا عقد اُسکے ساتھ کرون ایسا
صاحب شوکت کہین نملے گا اور ملکہ کی بیقراری کی بھی یہی وجہ ہی اُسکی کیفیت بھی بہت ابتر ہی مجھ سے
بدیع الملک شکار کو لیکر گئے جب زہرہ جبین کے باغ کے نزدیک پہونچے شام ہو گئی میرے
ملازمون نے راے دی کہ شب کو یہین استراحت فرمائیے صبح کو پھر چلیے گا بدیع الملک شب بھر وہان
رہے کسی طور سے ملکہ کا سامنا ہو گیا وہ بھی جوان حسین ہی اور ملکہ بھی حسن وجمال مین یکتا ہی دونون کے
سامنا ہو جانے سے یہ حالت پیدا ہوئی ہی بہتر ہوگا کہ عقد ہو جائے مگر تم ملکہ سے اس بات کو یون دریافت
کرو کہ تمھارا عقد شاہزادہ بدیع الملک کے ساتھ قرار پایا ہی تمھاری کیا خوشی ہی مادر ملکہ زہرہ جبین نے
قبول کیا اور قہرمان زرین پوش سے رخصت ہو کر اپنے مقام پر آئین گلعذار کو اپنے پاس بلایا کہا جو کہ تم
ملکہ کی ہمراز ہو تم سے ایک بات کہتی ہون اسکو ملکہ سے دریافت کرو گلعذار نے عرض کی جو آپ ارشاد
فرمائین زہرہ جبین کی مان نے کہا کہ کوئی شاہزادہ بدیع الملک سا عالی حسب ونسب بہت کم ہی ہماری
تقدیرون سے یہ جوان یہان آگیا لہذا سلطان عالم نے براے عقد اُسکو تجویز کیا ہی ملکہ کی بھی راے لینا
ضرور ہی تم اُسکی ہمراز ہو اس بات کو اُس سے دریافت کرو گلعذار نے کہا مجھے عرض کرنے مین کوئی عذر نہین
ہی مگر جو آپ حضرات کی راے اُسکے حق مین ہوگی وہ بہتر ہوگی یہ کہکر دل مین یہ خیال کرتی ہوئی اُٹھی کہ معلوم
ہوتا ہی یہ بات سلطان عالم کو ظاہر ہو گئی اور شاہزادے کی بھی حالت اُنھون نے دیکھی اور یہ انتظام فرمایا
یہ خیال کرتی ہوئی ملکہ کے پاس آئی کہا مین ایک خوش خبری لیکر آئی ہون ملکہ نے جواب دیا کہ خوش خبری
سواے ملاقات شاہزادہ ہمارے واسطے نہین ہی گلعذار نے عرض کی ملاقات تو کنار تمام عمر کے لیے
بعیش وآرام ہمراہی ہوئی ملکہ نے کہا جلدی بیان کرو گلعذار نے تمام حقیقت بیان کی ملکہ ششدر سُن
ہو گئی دانت کے نیچے اُنگلی دبائی مگر چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہو گیا وزیرزادی سے کہا گلعذار غضب
ہی معلوم ہوتا ہی کہ شاہزادے کی بیقراری والد نامدار نے ملاحظہ فرمائی اور مجھے بھی اس حال پر ملال
مین دیکھا کسی طور سے اس امر کو تحقیق بھی کیا اُنکو سب حال معلوم ہو گیا گلعذار نے ملکہ کے دل سے اس
بات کو دور کیا لیکن ملکہ کو خیال ضرور رہا اور شرم سے آنکھین چار نہو سکین گلعذار سے کہا کہ جو تمھارے
مزاج مین آئے مناسب سمجھکر میری طرف سے امان جان سے بیان کر دو مجھ سے تو اسوقت بات
نہین کی جاتی معلوم نہین کس نے یہ خبر مفصل والد نامدار کو دی گلعذار ملکہ کے پاس سے اُٹھکر
آئی دیکھا خود سلطان عالم بھی اپنی زوجہ کے پاس بیٹھے ہین گلعذار نے آکر عرض کی کہ حسب الارشاد
مین نے ملکہ سے عرض کیا تھا اُنھون نے آپ کی خدمت مین عرض کی ہی کہ ان امور مین مجھے دخل نہین ہی
جو آپ کے نزدیک مناسب ہو مین حاضر ہون قہرمان وہان سے اُٹھکر باہر آیا بدیع الملک کے
کمرے مین جا کر حسن کے ساتھ اس امر کو ظاہر کیا بدیع الملک نے بھی منظور کیا عقد کا سامان
ہونے لگا دو تین روز کے بعد قہرمان زرین پوش نے نجومیون کو طلب کیا تاریخ کی نسبت تحقیق کیا
نجومیون نے مناسب سمجھکر ایک تاریخ مقرر کی شاہزادہ بھی دربار مین رونق افروز ہی کہ ایک چوبدار
روتا ہوا سامنے سے آیا قہرمان نے کہا خیر تو ہی چوبدار نے عرض کی حضور کس منھ سے عرض کرون کیا

معرکہ ہو قہرمان گھبرا گیا کہا ارے جلدی بیان کر چوبدار نے عرض کی حضور شاہزادی کو کوئی اُٹھا لے گیا
قہرمان یہ خبر وحشت اثر سُنکر گھبرا گیا کہا ارے کون اُٹھا لے گیا چوبدار نے عرض کی یہ نہیں معلوم آپ محل
مین تشریف لے چلیے قہرمان گھبرایا ہوا اُٹھا محل مین آیا بدیع الملک بھی یہ خبر سُنکر بہت پریشان ہوئے
قہرمان جو محل مین آیا کہرام برپا دیکھا سیدھا اپنی زوجہ کے پاس گیا پوچھا ارے یہ کیا معرکہ گذرا وہ بیان
کرنے لگی کہ شاہزادی مع گلعذار اور چند خواصون کے برائے سیر کوٹھے پر گئین تھوڑی دیر سیر کی
جب وہان سے واپس آنے لگین خود بخود زمین سے بلند ہوئین گلعذار نے یہ معرکہ جو دیکھا چاہا شاہزادی
کو دوڑ کر پکڑ لے مگر شاہزادی بلند ہو گئی گلعذار نے غل مچایا جب تک سب پہونچین شاہزادی نگاہون
سے غائب ہو گئی قہرمان کو بڑا صدمہ ہوا اسی فکر مین باہر آیا نجومی تو اُسوقت دربار مین موجود تھے ہی سب
سے اس کیفیت کو بیان کیا نجومیون کو حکم دیا کہ دریافت کرو یہ کیا بات ہے سب نے اپنی اپنی عقل کو زور دیا
تھوڑی دیر کے بعد متفق اللفظ یہ بات کہی کہ جانب شمال ملکہ کو ایک ساحر لے گیا قاعدے سے یہ بھی
معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ بعیشت وسلامتی بہت جلد ملین گی اگر کوئی شخص شجاع ایسا دلاور ہی کوشش کرے اور
جانب شمال جائے اُس ساحر کا پتا لگائے تو شہزادی ہاتھ آئے بدیع الملک نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر قہرمان سے کہا
کہ آپ خاطر جمع رکھیے مین جاؤنگا اگر فضل خدا شامل حال ہے تو ضرور ملکہ کو لاؤنگا قہرمان نے کہا اے
شہنشاہ مجھے آپ کا جانا گوارا نہیں آپ تشریف نہ لیجائیے مین کسی اور کو روانہ کرتا ہون بدیع الملک
نے کہا اگر اسمین آپ کچھ عذر کرینگے تو مجھے بہت ملال ہوگا مجھے جانے دیجیے اگر حیات مستعار باقی ہے تو انشاء اللہ
بہت جلد آپ سے ملونگا قہرمان نے جب دیکھا کہ بدیع الملک اب کسی طرح نہ مانینگے مجبور ہو کے کہا
اچھا اسقدر تو تامل فرمائیے کہ مین اپنے لشکر کو درستی کا حکم دون اور ہمراہ چلنے کی تیاری کرون بدیع الملک
نے فرمایا کہ آپ کو چلنے کی کیا ضرورت ہے اور فوج کشی کی کیا حاجت ہے مین تنہا جاؤنگا ملکہ کو لاؤنگا قہرمان
نے کہا اے شہریار اب اسمین جو عذر کیجیے گا تو مجھے ملال ہوگا بدیع الملک مصلحت جانکر خاموش ہو رہے
قہرمان نے اُسیوقت حکم دیا کہ ہماری کل فوج تیار ہو ہم برائے تلاش ملکہ جائینگے یہ حکم پا کر تمام فوج نے
سامان کوچ درست کیا دوسرے دن قہرمان زرین پوش نے بدیع الملک سے کہا کہ اب بھی آپ
میری عرض کو قبول کیجیے تاج و تخت یہیں کا انتظام فرمائیے تلاش ملکہ مین نہ جائیے مین جاتا ہون اگر
خدا نے چاہا تو ملکہ کو لاتا ہون بدیع الملک نے کہا آپ یہ نہ فرمائیے کا مجھے ملال ہوتا ہے مین ہرگز قبول
نہ کرونگا قہرمان خاموش ہو رہا صرف اتنا کہا کہ آپ کو اختیار ہے بدیع الملک نے کہا اب دیر نہ کیجیے
جلد چلیے فوج اُسیوقت تیار ہوئی سواری بادشاہ کی آئی بدیع الملک ایک اسپ صبا رفتار پر سوار
ہوکے سلاح جنگی تن پر آراستہ کرکے بسم اللہ کہکے جانب شمال روانہ ہوئے قہرمان بھی ہمراہ فوج
دریا موج ساتھ روا روی کرتے ہوئے چلے کہ ذکر انکا آیندہ کیا جائے گا۔

اب کیفیت ملکہ زہرہ جبین کی بیان کی جاتی ہے

کہ انکو جو کوٹھے پر گلعذار و وزیرزادی اپنے ہمراہ لے گئی تھی اور شاہزادی چارون طرف مصروف سیر
و تماشا تھی قضائے کار مغرور ہفت جوشن بادشاہ ملک ہفت جوشن ادھر سے ہوا اُڑا ہوا جاتا تھا
نگاہ جو جمال ملکہ زہرہ جبین پر پڑی شیدائے جمال جہان آرا ہو گیا تاب نہ رہی سب کی نگاہ کو سحر سے بند کیا

آپ شاہزادی کو اٹھا لے گیا شاہزادی اس صدمہ سے بیہوش ہوگئی اُسنے اپنے تخت پر ڈال لیا جب وہ
مکان پر آیا شاہزادی کو تخت سے اتارا گلاب کیوڑا بید مشک طلب کیا خادموں نے فوراً حاضر کیا مغرور
نے شاہزادی پر چھڑکا ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا آنکھ جو کھولی اپنے کو ایک مکان پر تکلف میں پایا مگر گردن جو
اٹھائی دیکھا سامنے ایک شخص سیہ فام بد انجام لباس شہنشاہی پہنے ہاتھ باندھے بیٹھا ہو ملکہ نے ڈر سے
آنکھیں بند کرلیں مغرور نے کہا ملکہ عالم میں غلام ہوں مجھے اپنا بندہ بے دام تصور فرمائیے یہ کمترین
اس سرزمین کا بادشاہ ہو سات ملک میرے قبضے میں ہیں ان علاوہ اسکے بہت سے بادشاہان ذیجاہ خراج
دیتے ہیں میرا نام ہفت اقلیم میں مشہور ہو سب بادشاہ میرے نام سے کانپتے ہیں یہ سب سلطنت آپ کو
مبارک ہو میں ہر وقت تابعداری میں حاضر ہونگا جو آپ کے مزاج میں آئیگا وہ کیجئے گا مجھے اپنا
بندہ بیدام جانئے گا شاہزادی خاموش بیٹھی رہی دل میں خیال کرتی تھی کہ میں یہ خواب دیکھتی ہوں یا
بیدار ہوں کس حال میں مبتلا ہوں اور یہ شخص سیہ فام کون ہو اس خیال میں بیٹھی ہو دل میں بدیع الملک
نوجوان کی یاد باعث گریہ و زاری عجب حالت طاری تھی خیال کرتی تھی افسوس وصل حبیب سے محروم
رہی گرفتار دام مصیبت ہوئی اور مغرور ہفت جوشن یہ باتیں کر رہا تھا جب اسنے ملکہ کو بالکل خاموش
پایا اور بہت بیتاب ہو تو ہاتھ بڑھایا ملکہ نے اپنے تئیں دوپٹے سے بہت اچھی طرح پوشیدہ کر لیا تھا
جب دیکھا کہ یہ ہاتھ بڑھاتا ہو دبی زبان سے کہا اے شخص تو کون ہو مجھے یہاں کیوں لایا ہو تیرا مطلب
کیا ہو مغرور نے ہاتھ باندھکر کہا میں تابعدار ہوں غلام جان نثار ہوں مجھے غلامی میں قبول فرمائیے
میری آرزوے دلی بر لائیے یہ تاج و تخت آپ کو مبارک رہے میں آپ کی خدمتگذاری سے تا بقاے حیات
منہ نہ موڑونگا ملکہ نے کہا حواس میں آ بہت باتیں نہ بنا آئینہ لیکر اپنی صورت دیکھ اگر مجھکو ہاتھ لگائیگا
اپنی جان دیدونگی مغرور نے کہا ملکہ عالم ایسی باتیں آپ کو زیبا نہیں ہیں مجھ میں آپ نے کیا خرابی دیکھی
کیا ہو جو ایسی باتیں فرماتی ہیں بہتر اسی میں ہو کہ اب مجھے قبول فرمائیے یہ تاج و تخت لیجیے ملکہ نے جواب دیا
کہ اب بہت باتیں نہ بنا مجھے تاج و تخت کی کیا پروا ہو خدا نے سب کچھ دیا ہو تجھکو خوف خدا نہ آیا مجھے
تمام عزیز و اقارب سے چھڑایا مغرور نے کہا ملکہ اب بھی میں منت کرتا ہوں کہ مجھے قبول فرمائیے ملکہ نے
کچھ جواب نہ دیا جب مغرور بہت کچھ کہہ چکا اور دیکھا کہ ملکہ کسی طور سے راضی نہیں ہوتیں مجبور ہوکے
ایک ساحر کو بلایا کہا ملکہ کو لیجا کر بحفاظت رکھو اور چند کنیزیں انکی خدمت کے واسطے مقرر کر دے
وہ ساحر ملکہ کو اپنے ساتھ لے گیا ایک مکان معقول میں لیجا کر رکھا کنیزیں براے خدمت حاضر ہوئیں
مگر سب کنیزیں بھی ملکہ سے ہر وقت یہی کہتی تھیں کہ ملکہ عالم مغرور ہفت جوشن بادشاہ جاہ و جلیل ہو
اُسکو کیوں نہیں قبول فرماتی ہیں ملکہ کسی کو جواب نہیں دیتی تھیں ہر وقت یاد میں شاہزادہ بدیع الملک
کے رویا کرتی تھیں مغرور دن بھر میں دو بار آتا تھا ملکہ سے منت و سماجت کرتا تھا کہ ملکہ عالم مجھکو اپنی
غلامی میں قبول فرمائیے ملکہ کچھ جواب نہ دیتی تھیں جب اُسی صورت پر بہت زمانہ گذرا تو ایک روز
مغرور ہفت جوشن نے آکر ملکہ سے کہا کہ ملکہ اگر آج آپ نے قبول نہ کیا تو میں ایک سحر ایسا کرونگا کہ
آپ از خود مجھ سے راضی ہو جائینگی ملکہ نے جو یہ کلمہ سنا ہوش اڑ گئے دل میں خیال کیا کہ یہ ساحر ہو
کیا عجب کہ مغرور ایسا سحر کرے اگر ایسا ہوا تو بڑا غضب ہوگا یہ سوچکر ملکہ نے جواب دیا کہ اے مغرور

تو بچاے تو بھی تلافی ممکن نہین مگر ہم درگذر کرتے ہین اب بہتر تمھارے واسطے اسی مین ہے کہ شاہزادی کو
یہان بھیجدو اور خود حاضر ہو کر عفو تقصیر کرا لو اگر ذرا بھی اسکے خلاف کروگے تو بہت پچھتاؤگے آیندہ تمکو
اختیار ہے اطلاعاً تمکو یہ تحریر کیا جاتا ہے قہرمان نے میرمنشی کو طلب کیا اور اس مضمون کا نامہ تحریر کرا کے
ایک جوان کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ مغرور ہفت جوشن کو دینا اور جواب معقول لینا خبردار کوئی گستاخی
نہ کرسکے اگر کچھ کلمات ناشایستہ زبان سے نکالے تو جواب باصواب دینا رہ نہ جانا جیسا ہوگا سمجھا
جائیگا وہ جوان بڑے جاہ و تجمل سے اسپ صبا رفتار پہ بیٹھ کے روانہ ہوا جب درِ قلعہ پر پہونچا دربانون
نے روکا جوان نے کہا مین نامہ لایا ہون سلطان قہرمان زرین پوش کا میری اطلاع کردو دربان نے
اسیوقت اطلاع کرائی مغرور اسوقت باہر بیٹھا تھا اور لوگ بھی جمع تھے چوبدار نے جو اس سے آکر یہ
بات بیان کی اس نے کہا اس نامہ دار کو اندر بلالو ہم دیکھین نامہ دار کیسا ہے اور کس واسطے نامہ لایا ہے
نامہ دار کو لوگ اندر لے گئے مغرور نے کہا کہان سے نامہ لائے ہو نامہ دار نے کہا سلطان قہرمان
زرین پوش کا نامہ لایا ہون مغرور نے نامہ کو لیکر مضمون پڑھا اور اُسکے جواب مین اُسیوقت اپنے ہاتھ
سے لکھا کہ جو کچھ میرے واسطے خرابی تمھارے لیے ہو سکے دریغ نکرو مین موجود ہون اور اگر اپنی خیریت
درکار ہو تو یہان آؤ اپنی بیٹی کو سمجھا کر راضی کرکے میرے ساتھ عقد کردو یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا
کہا ہماری طرف سے زبانی بھی کہدینا کہ کشت و خون کرانے سے تمھین کیا حاصل ہوگا تمھیں مقابلے کی
تاب نہ لاؤگے بہتر یہ ہے کہ میرے تمھارے باہم اتحاد رہے جو کچھ مین نے لکھا ہے اسکو قبول کرو اور یہان
چلے آؤ نامہ دار نے کہا آپ نے زیادہ تقریر کو کیون طول دیا مجھے شہنشاہ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ اگر
اپنی عفو تقصیر کرانے پر راضی نہ ہون تو جواب جنگ لکھوا لانا ہم اُنسے کسی طرح بند نہین ہین مغرور
چونکہ اسم باسمی ہے اسنے جھلا کے منشی سے کہا کہ لکھدے ہمکو جنگ منظور ہے دیکھون میان قہرمان
میرا کیا بنا لیتے ہین یہ لکھکر جواب نامہ تو نامہ دار کو دیا اور ملازمون کو بلا کر کہا کہ طبل جنگ بجنے کا حکم
دیا جائے یہان تو طبل جنگی بجا اور نامہ دار جواب نامہ لیکر پاس قہرمان زرین پوش کے آیا خط کا جواب
دکھایا بدیع الملک نے کہا بہت بہتر ہوا ہم اس مغرور کا سر نیچا کرینگے نامہ دار نے کہا حضور اس نے
طبل جنگی بھی بجوا دیا ہے بدیع الملک نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی
نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون جانب تیاریان ہونے لگین قہرمان نے بدیع الملک کو بلا کر کہا کہ
مغرور تو سحر سے لڑیگا اور ہمارے لشکر مین کوئی سحر سے آگاہ نہین ہے بدیع الملک نے کہا آپ خدا
پر نگاہ رکھیے کچھ گزند نہین پہونچیگا مین اُس سے مقابلہ کرونگا قہرمان نے کہا مجھے یہ بات کب گوارا
ہوگی کہ آپ مقابلے مین ساحرون کے جائین بدیع الملک نے کہا آجتک مین نے کبھی بفضل خدا ساحرون
کے مقابلے مین خوف نہین کیا علاوہ اسکے کچھ عطیۂ بزرگان میرے پاس موجود ہے سحر کی کیا حقیقت
ہے جو مجھپر تاثیر کرسکے جب مین دریا سے نکلا تھا اور ایک ساحرہ نے مجھے لیجا کر اپنے مکان مین رکھا تو
مجھسے طالب وصل ہوئی مین نے اُس سے انکار کیا اُس نے ایک صحرا مین مجھے قید کیا اور سحر اس
طور سے کیا کہ راستہ بند کردیا قدرت خدا سے ایک سمین میرا پیدا ہوا ایک پہاڑ پر ایک روز جانے کا
اتفاق ہوا وہان ایک پیر مرد سے ایک مہرہ دستیاب ہوا تاثیر اُس مہرے کی یہ ہے کہ جسکے بازو پر ہوگا

اسپر سحر تاثیر نہین کریگا قہرمان نے جو یہ کیفیت سُنی کچھ خاطر جمع ہوئی لیکن بدیع الملک سے کہا کہ
آپ سمجھا ہین اُسکی فوج بیشمار ہو اگر آپ پر سحر نے تاثیر بھی نہ کی تو آپ کیا کیجیے گا بدیع الملک نے کہا کل
تماشا دیکھنا قہرمان زرین پوش خاموش ہورہا بدیع الملک رخصت ہوکر اپنی بارگاہ مین آئے شب بھر
عبادت ذوالجلال مین مصروف رہے جب عابد شب زندہ دار نے اپنا سر سجدہ مین جھکایا اور زاہد زرین پوش
فلک یعنی آفتاب عالمتاب نے برائے ادائے فریضہ سحر اپنا قدم طرف سجادۂ فلک کے بڑھایا اور
وقت نماز صبح آیا بدیع الملک نے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کرکے دست تمنا طرف آسمان
کے بلند کیے اور درگاہ بے نیاز مین بصد الحاح وزاری برجوع قلب عرض کی اے رب بے نیاز اے
کریم کارساز تو واحد و یکتا ہو قادر و توانا ہو دشمن قوی پر تو ہی فتح دینے والا ہو بہت ہی بلک بلک کے
دعا کی جب دعا سے فراغت پائی تو خادمون نے سجادہ اُٹھایا بدیع الملک برآمد ہوے یہان سب
سرداران لشکر منتظر تھے بدیع الملک کو جو قہرمان زرین پوش نے دیکھا شان وشوکت دیکھکر
دنگ ہوگیا گو شاہزادے کو بارہا ہتیار سجے ہوے قہرمان نے دیکھا تھا مگر بعزم جنگ کبھی دیکھنے کا
اتفاق نہ ہوا تھا بدیع الملک اپنے مرکب پر سوار ہوے فوج ہمراہ ہوئی قہرمان سے فرمایا کہ آپ صرف تماشا
دیکھیے گا لڑائی مین دخل نہ دیجیے گا قہرمان نے کہا اے شہنشاہ مجھ سے یہ نہو سکے گا بدیع الملک نے جواب دیا
کہ اگر آپ لوگ دخل دیجیے گا تو لڑائی خراب ہوجائیگی کیونکہ وہ ساحر ہو قہرمان نے کہا میدان مین چلکر دیکھا
جائیگا یہ باتین کرتے ہوے میدان کارزار مین آئے بدیع الملک نے قاعدے سے صف بندی کرائی
انتظام تو ان سے بہتر کون کرسکتا ہو بہت خوش انتظامی سے لشکر کو میدان کارزار مین لاکر جمایا دیکھا کہ
سامنے سے لشکر مغرور بہت جوش آتا ہو لیکن ساحران غدار بازیچہ قرقرے پر سوار آگے آگے مغرور
ایک اژدر آتش فشان کو اڑاتا ہوا اس طرح سے آکر میدان مین اس نے بھی صف بندی کی جب جانبین
کے لشکر مین صف بندی ہوچکی تو نقیبون نے نقابت کی ترکیب کردی کہکر ہٹے مغرور نے اپنا اژدہا میدان
مین بڑھایا کہا مین قہرمان زرین پوش سے کچھ کہنا چاہتا ہون قہرمان سامنے گیا مغرور نے کہا مین
جانتا ہون کہ آپ بادشاہ ہین صاحب عزت وجاہ ہین بہتر ہو کہ مجھ سے اور آپ سے نفاق نہونے پائے
بلکہ باہمی اتحاد سے ہم آپ ہمیشہ بسر کرین آپ امر مذکورہ کو منظور فرمائیے میرے یہان تشریف لائیے
گو یہ امر آپ نے خود نہین کیا ہو مین جانتا ہون کہ جس شخص نے آپ کو ترغیب دی ہو مین اُسسے ڈرتا نہین
ہون بہت سے اس طور کے جوان یہان آئے مگر آجتک میرے ہاتھ سے کسی نے امان نہین پائی
قہرمان نے کہا اے مغرور خبردار اب زیادہ بیہودہ گوئی نکرنا ورنہ حسرت کلام تیرے دل کی کدورت
منزل مین رہجائیگی اور مجھے کسی نے ترغیب نہین دی ہو مگر تیری حرکت ناشایستہ نے مغرور یہ سنکر
بلبلاکہا تمھین اختیار ہو مجھے جو کچھ کہنا تھا کہچکا ایک سحر مین سب کا خاتمہ کردونگا یہ کہتا ہوا اپنے لشکر
کے قریب جاکر کھڑا ہوا اور پکار کے آواز دی کہ مین بہت مشتاق ہون اُن صاحب کے جوہر جرأت
دیکھنے کا جو بڑے دم و دعوے سے یہان آئے ہین بدیع الملک نے یہ سنکر اپنا مرکب بڑھایا قہرمان نے
کہا شہریار ہم لوگ جان نثار کس لیے ہین بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہم لوگون کا قاعدہ یہ ہو کہ جب کوئی نام
لیکر پکارے تو وہی شخص جائے جسکا نام لیکر پکارا ہو قہرمان مجبور ہوگیا بدیع الملک میدان مین آئے

کہا اے مغرور مین موجود ہون جو تیرے دل مین حوصلہ ہو اُسے اٹھا نہ رکھ مغرور نے جواب دیا کہ پہلے آپ
وار کیجیے کہ حسرت دل مین باقی نہ رہ جائے بدیع الملک نے جواب دیا کہ ہمارا یہ دستور نہین کہ پیشدستی کرین
جب تیرے وار سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی وار کرینگے یہ سنکر مغرور نے ایک کارد سحر جھولی سے نکالی اور بدیع الملک
کیجانب کچھ اسم سحر پڑھکر پھینکدی بدیع الملک کے بازو پر مہرہ دافع سحر کا بندھا ہوا تھا چھری الٹکر
گری بدیع الملک پر نہ پڑی مغرور متحیر ہوا بدیع الملک نے کہا اے جوان کیا تو سمجھا جیسا سمجھتا ہے
بدیع الملک نے فرمایا ہم سحر اور ساحر دونوں کو بُرا جانتے ہین ہمارا خدا ہر وقت حامی و مددگار ہے مغرور
نے کہا اچھا اب تم بھی وار کرو بدیع الملک نے تلوار میان سے لی مغرور نے ہاتھ جھولی مین ڈالا کچھ دانے
ماش کے نکالے چاہا بدیع الملک کیجانب پھینکون مگر بدیع الملک نے اتنی مہلت نہ دی تلوار کا وار
کیا مغرور نے دانے پھینک کر سپر سحر کو اٹھایا بدیع الملک کی تلوار جو بڑی بازو بند کی برکت سے سپر سحر کو کاٹی
اور تلوار اسکے سر پر پڑی قریب تھا کہ تلوار کا ٹکڑ جگر گاہ تک اتر آئے مغرور جلدی سے ہوکر غرق زمین ہو گیا
قہرمان زرین پوش یہ حال دیکھکر پھڑک گیا سب کی زبان سے شور تحسین بلند ہوا لشکر مغرور نے جو یہ کیفیت
دیکھی سب بدیع الملک پر سحر کرتے ہوے آ پڑے بدیع الملک تلوار پکڑ کے غول مین در آئے شیرانہ دکھا
کہنے لگے قہرمان نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ شاہزادے پر تمام فوج نے نرغہ کیا ہے یہ بھی تمام فوج لیکر ٹوٹ پڑا مگر
یہ سب غیر ساحر تھے ساحرون نے سحر کرکے ان سب کو بیکار کر دیا بدیع الملک نے یہ حال دیکھکر قہرمان کو منع
کیا کہ آپ کیون تکلیف فرماتے ہین صرف آپ تماشا دیکھیے قہرمان نے کہا شہریار آپ اتنی فوج سے تنہا کیونکر
دو چار ہونگے بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہے قہرمان پھر اپنے مقام پر آکے کھڑا ہوا شاہزادہ پھر فوج کو قتل
کرنے لگا ساحر لاکھ لاکھ سحر کرتے ہین مگر بدیع الملک پر تاثیر نہین ہوتی بدیع الملک بے دریغ سب کو قتل
کر رہے ہین جب تھوڑی دیر بازار کارزار گرم رہا اور بہت سے ساحر قتل ہوے تو سب نے امان طلب کی بدیع الملک
نے ہاتھ روک لیا سب ساحر وہان سے ہاتھ باندھکر حاضر ہوے بدیع الملک نے مشرف باسلام کیا
ساحرون نے بدیع الملک سے عرض کی اب حضور قلعہ کیطرف تشریف لے چلین بدیع الملک قہرمان
زرین پوش کو لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوے کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت مغرور ہفت جوشن کی تحریر کیجاتی ہے

یہ جو گری جنگ مین رو برو سے بدیع الملک سے غرق زمین ہوکر فرار ہوا تو اسنے قلعہ مین آکر دم لیا سوچا
کہ اب بدیع الملک سب کو زیر کرکے قلعہ مین داخل ہوگا اور مجھکو بھی قتل کریگا ملکہ کو بھی لیجائیگا یہ خیال کرکے
ملکہ کے پاس آیا اور ملکہ کو سحر کرکے بیہوش کیا جلدی سے ایک تخت سحر تیار کرکے ملکہ کو تخت پر ڈالا اپنے وزیر
نخوت کشند ذہین کو بلایا کہا مین اسوقت بہت متردد ہون [illegible] کرون اور کہان بھاگ جاؤن یہ وقعات
درپیش ہین اب مین ملکہ کو لیکر کہان جاؤن وزیر نے کہا بہتر یہ ہے کہ آپ طرف طلسم ہندسہ کے تشریف
لے جائیے مین جب یہان شاہزادے کو مع قہرمان وغیرہ کے گرفتار کرونگا آپ کو اطلاع دونگا آپ
تشریف لے آئیے گا مغرور نے کہا اے نخوت بھلا شاہزادے کی گرفتار کرنے کی کیا تدبیر ہوگی نخوت نے عرض
کی حضور خاطر جمع رکھین مین کسی حکمت عملی سے گرفتار کر لونگا ملکہ کو بھی لیجانا بہتر ہے مغرور نے کہا اچھے
تو تمہاری تجھے معلوم ہو جائے کہ تم کس طور سے بدیع الملک کو گرفتار کروگے نخوت نے کہا مین

شاہزادے کا دوست بنکر اُسکو بھی گرفتار کرینگا مغرور نے کہا بہت مناسب بات ہے مین بھائی صاحب کے پاس جاتا ہون یہ کہکر مغرور تو اُسیوقت طلسم ہندسہ کیجانب روانہ ہوا کہ یہانکا مالک اسکا بھائی تھا شاہزادی کو بھی یہین چھوڑا نخوت کند ذہن نے ملکہ کو ہوشیار کرکے کمرے مین بٹھا دیا اتنے عرصے مین غُل ہوا لوگ قلعہ سے نکلکر دیکھنے لگے سب نے دیکھا کہ آگے آگے ایک جوان رعنا جرأت و شوکت مین یکتا برابر اُسکے ایک تاجدار پیچھے فوج بیشمار سب قلعہ کی سیر کرتے ہوے چلے آتے ہین لوگون نے جاکر نخوت کو اطلاع دی کہ حضور شاہزادہ اور قہرمان زرین پوش قلعہ مین آگئے نخوت کند ذہن نے کہا کہ پھر اب کیا انتظام ہو سکتا ہے جب ہمارا بادشاہ فرار ہو گیا تو ہم کیا کر سکتے ہین سب خاموش ہو رہے بدیع الملک اور قہرمان زرین پوش تختگاہ مین داخل ہوے بدیع الملک نے قہرمان سے فرمایا کہ آپ تخت پر تشریف رکھیے قہرمان نے کہا مجھسے یہ نہوگا کہ آپکے ہوتے مین تخت پر بیٹھون بلکہ ہمین پر منحصر نہین ہے خاص اپنے شہر مین چلکر آپ ہی کو تخت پر بٹھاؤنگا تخت آپ ہی کے لیے خدا نے بنایا ہے بدیع الملک نے کہا ہم لوگون کا یہ قاعدہ ہے کہ تاج و تخت کی جانب توجہ نہین کرتے ہین ہمین اسکی ضرورت نہین جب قہرمان بہت مجبور ہوا تو تخت پر بٹھا شاہزادہ بدیع الملک دوگل زرین پر رونق افروز ہوے قہرمان نے شہزادے کی جرأت و جلالت کی بہت تعریف کی نخوت کند ذہن وزیر مغرور ہفت جوش کا رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ کون صاحب ہین وہ ساحر جو مسلمان ہوے تھے اُنھون نے عرض کی کہ یہ نخوت کند ذہن وزیر ہین ہفت جوش کے بدیع الملک نے اپنے ہاتھ سے نخوت کے ہاتھ کھولے کہا اے نخوت اب بہتر یہی ہے کہ اقرار وحدانیت پروردگار کرو اور کلمہ پڑھو نخوت نے کہا غلام کی ایک مدت سے تمنا تھی شکر ہے اُس خدا کا کہ آج یہ امید بر آئی یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک سے کہا کہ اب مجھے کلمہ تعلیم کیجیے بدیع الملک نے کلمہ بتایا نخوت کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اُسیوقت شاہزادے بدیع الملک کو نذر دی بعدہ عرض کی حضور ملکہ عالم آپ کی یاد مین بہت بیقرار ہین اُنکے پاس تشریف لیچلیے شاہزادہ بدیع الملک نے قہرمان کیطرف دیکھا قہرمان نے کہا آپ تشریف لیجائیے بدیع الملک نے کہا ابھی مجھے جانا مناسب نہین آپ جاکر تسکین دیجیے قہرمان اُٹھا ملکہ کے پاس آیا بہت کچھ تسلی دی کہا خدا نے پھر تم سے زندہ ملایا ہم تو سمجھ چکے تھے کہ اب تمھارا ملنا بہت دشوار ہے مگر بدیع الملک نے جو کام کیا اصل تو یون ہے کہ آدمی سے نہین ہو سکتا ہے شاہزادی خاموش بیٹھی سب سُنا کی قہرمان زرین پوش تھوڑی دیر کے بعد شاہزادی سے یہ کہکے اُٹھا کہ اب ہم تو شاہزادہ بدیع الملک کے پاس جاتے ہین تم یہان باطمینان خاطر رہو جب سب انتظام یہانکا درست ہو جائیگا اور خزانہ وغیرہ روانہ کر لینگے یہان کسی کو حاکم کرینگے تب ہم لوگ چلینگے تمھارے بھیجدینے کے لیے مین شاہزادے سے دریافت کرونگا جیسا وہ فرمائینگے وہ کیا جائیگا ملکہ زہرہ جبین نے کہا مین بھی آپ ہی کے ہمراہ یہان سے چلونگی قہرمان نے کہا اب جیسی مرضی بدیع الملک نوجوان کی ہوگی وہ کیا جائیگا تمھاری بابت اب اُنھین کو اختیار ہے یہ کہکر قہرمان زرین پوش پھرتا ہوا آیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا آپ ملکہ کو تسلی دے آئے قہرمان نے کہا مین تسلی تو دے آیا لیکن اب آپ اُنکے چلنے کی بابت کیا ارشاد فرماتے ہین اُنکو آج روانہ کر دین کیونکہ ہمین تو ابھی یہان کا انتظام کرنے مین کچھ عرصہ ہوگا اُسوقت تک ملکہ یہان بیکار کیون رہین بدیع الملک

نے کہا آپ کو اختیار ہے قہرمان زرین پوش نے کہا کہ میرے نزدیک تو انکا چلا ہی جانا بہت مناسب ہے بدیع الملک
نے کہا بہت بہتر ہے آج ہی روانہ کر دیجیے قہرمان نے اُسیوقت اپنے لشکر میں سے چند سردار جہاندیدہ کو کہا کہ تم
سب ملکہ کو لیجاؤ مگر راہ میں بہت بڑی حفاظت کرنا اُنھوں نے کہا ہماری جان تک نثار ہے بھلا ہم لوگ حفاظت
میں کوتاہی کرینگے قہرمان نے سب کو جمع کرکے محافہ طلب کیا فوراً محافہ آیا قہرمان محافہ لیکر جہاں ملکہ
تعین آیا ملکہ سے کہا بی بی ہمنے شاہزادے سے اِس بات کا اظہار کیا اُنکی بھی راے ہے کہ تمہارا جانا
مناسب ہے ملکہ نے عرض کی مجھے کیا عذر ہے قہرمان نے کہا بسم اللہ سواری موجود ہے ملکہ کے دل میں
اتنا تو خیال ضرور تھا کہ اگر کسی طرح ممکن ہوتا تو ایک نظر شاہزادے کو دیکھ لیتی اور یہی کیفیت بدیع الملک
کی بھی تھی لیکن دونوں بپاس قہرمان زرین پوش کچھ اپنا حال ظاہر نہیں کر سکتے تھے ملکہ یہ تمنا لیے ہوے
محافے میں سوار ہوئی وزیر یعنے نخوت کند ذہن کو جو اس امر کی خبر ہوئی کہ ملکہ کو قہرمان اور بدیع الملک
نے سوار کر دیا ہے اُسیوقت اپنے مکان سے چلا یہاں محافہ کہار لیکر مع اُس فوج کے جو قہرمان نے ہمراہ کر دی
تھی روانہ ہو گئے قہرمان بدیع الملک کے پاس آیا کل کیفیت بیان کر دی شاہزادے نے کہا آپ نے
بہت بہتر کیا یہ گفتگو تھی کہ نخوت کند ذہن بھی آیا شاہزادے کیطرف دیکھکے ہاتھ باندھے عرض کی کہ سنا
ہے کہ حضور ملکہ عالم کو روانہ کرتے ہیں بدیع الملک نے جواب دیا کہ انھیں سوار ہوے عرصہ ہوا نخوت دل
میں تو بہت متردد ہوا مگر بدیع الملک سے یہ بات ظاہر کی کہ اگر اب حضور کی مرضی ہو تو ملکہ عالم کو روک
لیجیے کیونکہ غلام نے آج کچھ سامان دعوت کیا ہے اور آپ کی کنیزوں نے بھی بڑے ملکہ عالم ہی کا انتظام کیا ہے
اگر ملکہ سرفراز فرمائینگی تو ہماری عزت بڑھ جائیگی ایسا ہی ہے تو کل انھیں روانہ کر دیجیے گا قہرمان نے
بدیع الملک کیطرف اشارہ کیا شاید یہ تھا کہ جو امر ہو گیا اب اُسکو معطل کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے
بدیع الملک نے کہا میں اسمیں دخل نہیں دے سکتا ہوں قہرمان کیجانب اشارہ کرکے کہا کہ آپ مالک
ہیں انسے کہیے نخوت نے قہرمان سے کہا قہرمان نے جواب دیا کہ اب ملکہ کو واپس بلانا زحمت سے
خالی نہیں ہے ہم لوگ تو موجود ہیں اُنکی کیا ضرورت ہے نخوت نے بہت اصرار کیا مگر قہرمان نے قبول نہ کیا
آخر کو مجبور ہو کے خاموش ہو رہا مگر اسے بڑا تردد ہوا کہ اب میں معزور کو کیا جواب دونگا بڑا غضب
ہوا اب جو معزور ہفت جوشن مجھسے فرمائینگے کہ تمنے ملکہ کو خود یہاں رکھنے کی صلاح دی تھی اور انکا کچھ
انتظام نہ کیا تو میں کیا جواب دونگا یہ سوچتا ہوا اپنے مکان پر واپس آیا جب وہ دن تمام ہوا اور شام
ہوئی تو نخوت پھر حاضر ہوا قہرمان اور بدیع الملک سے عرض کی حضور اگر سرفراز فرمائینگے تو غلام
کی عزت بڑھ جائیگی امیدوار ہوں کہ تشریف لیچلیے جو کچھ ماحضر میسر ہے اُسکو قبول کیجیے مصرع شاہان
چہ عجب گر بنوازند گدا را ؛ بدیع الملک اور قہرمان نے کہا ہم ضرور چلینگے اور تمھاری دعوت قبول کرینگے
نخوت نے کہا زہے نصیب اور زہے طالع میرے کہ آپ ایسا بادشاہ اور شاہزادے سا دیکاہ مجھکو
سرفراز فرمائے میری عزت بڑھ جائے بدیع الملک قہرمان کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھے کہا بسم اللہ تشریف لیچلیے
عرصہ نہ کیجیے قہرمان زرین پوش اور بدیع الملک نوجوان دونوں خراماں خراماں مع اپنے چند سرداران
نامی کے نخوت کے مکان کیطرف چلے نخوت ان دونوں سے رخصت ہو کر پیشتر براے انتظام اپنے مکان
میں آیا اور یہاں آکر ساقیوں سے کہا کہ شراب میں اسقدر بیہوشی ملا دو کہ جسکا ایک جام فوراً بیہوش کریگی

کافی ہو مین بدیع الملک اور قہرمان کو بھی گرفتار کیے لیتا ہون ساقیون نے ایسا ہی کیا کہ شراب مین
بہت اچھی طرح بیہوشی ملادی محفل مین کشتیان لا کر چنین اتنے عرصہ مین بدیع الملک نوجوان اور قہرمان
بھی آکر پہونچے نخوت نے بڑے اعزاز و اکرام سے دونون کو لیجا کر مسند پر بٹھایا بہت کچھ الفاظ خوشامد
زبان پر لایا پھر ساقی کو حکم دیا کہ جام شراب کا دور شروع ہو اور فوج جو کچھ کہ قہرمان کے ہمراہ برلے
جنگ آئی تھی سب کو اسنے شراب بھجوا دی یہان ساقی نے جام شراب بھر کر پہلے بدیع الملک کو دیا
بدیع الملک نے ساقی سے اشارہ کیا کہ پہلے قہرمان کو پلاؤ قہرمان نے کہا پیشتر آپ نوش فرمائین
بدیع الملک نے وہ جام ساقی سے لیکر پیا ساقی نے دوسرا جام بھر کر قہرمان زرین پوش کو دیا قہرمان
بھی بے اندیشہ انجام پی گیا شراب کے پیتے ہی بدیع الملک کا سر چکرایا فوراً دل مین خیال آیا کہ اس
نخوت کند ذہن نے دغا کی معلوم ہوتا ہے شراب مین بیہوشی ملادی یہ خیال جو آیا تو بدیع الملک نے
قہرمان سے فرمایا کہ غضب ہوا قہرمان نے کہا خیریت ہے شاہزادے نے جواب دیا کہ نخوت نے بڑا دھوکا دیا
شراب مین ضرور کچھ خرابی ہے قہرمان نے کہا سر تو میرا بھی چکراتا ہے یہ باتین تھین کہ نخوت سامنے آیا بدیع الملک
نے کہا کیون نخوت کند ذہن یہ شراب کیسی تھی نخوت نے کہا آپکو کیسی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک نے کہا میرا
تو سر چکراتا ہے نخوت نے کہا مجھے نہین معلوم یہ شراب کیسی تھی اُسمین کچھ ملا ہوگا بدیع الملک نے یہ سنکر
قبضے پر ہاتھ ڈالا چاہا کہ فوراً لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوے قہرمان نے جو یہ کیفیت دیکھی شاہزادے
کے اُٹھانے کو اُٹھا یہ بھی لڑکھڑا کر گرا اسیطرح اور سب سردار جو ہمراہ تھے باری باری اُٹھے سب گر کر بیہوش
ہوے نخوت نے اپنے ملازمون سے کہا کہ سب کی مشکین باندھ لو ملازمون نے سب کی مشکین باندھ لین نخوت
نے اُسیوقت سب کو مسلسل و مطوق کیا اور اُسیوقت ایک ساحر کو بلایا اور ایک نامہ لکھکر مغرور بخت جون
کو بھیجا اُسمین یہ لکھا تھا کہ اب آپ اس طلسم کے دیکھنے کو تشریف لائیے مین نے قہرمان اور بدیع الملک کو
قید کر لیا ہے مگر ایک خطا بھی غلام سے سرزد ہوئی ہے جسکی معافی کی امید ہے ساحر تو یہ نامہ لیکر مغرور کیطرف
روانہ ہوا نخوت نے ان سب کو زندانخانے مین بھیجا شاہزادے کی آنکھ جو کھلی اپنے تئین مقید پایا قہرمان سے
کہا کہ بڑا غضب ہوا اسنے فریب کیا تھے اُسیوقت آپ سے کہا تھا کہ اسنے شراب مین کچھ کر ضرور کیا ہے مگر شکر ہے کہ
ملکہ کو روانہ کر دیا تھا اگر ملکہ یہان ہوتین تو البتہ کچھ فکر زیادہ ہوتی ابتو ہم ہر طرح سمجھ لینگے پروردگار عالم اس
مشکل سے بھی نجات عطا فرمائیگا قہرمان نے کہا اب بچنا بہت مشکل ہے نخوت مغرور کو اطلاع کریگا وہ آکر
ضرور ہمکو حکم قتل دیگا بدیع الملک نے کہا اسکا کچھ خوف نہین ہے آخر کو ایک روز مرنا ضرور ہے قہرمان یہ سنکر
خاموش ہو رہا لیکن وہ ساحر جو نامہ لیکر مغرور کے پاس گیا تھا راہ کو طی کر کے طلسم [illegible] کی سرحد پر پہونچا
وہان ساحرون نے روکا اُسنے نامہ دکھایا سب نے کہا ہم نامہ وہان پہونچائے دیتے ہین تم یہین ٹھہرو جواب
ابھی لا دینگے یہ ساحر تو یہین ٹھہرا اور نامہ بھیجا مغرور اسوقت اپنے بھائی کے پاس بیٹھا تھا ساحر نے اسکو
لاکر نامہ دیا مغرور نے نامے کو کھولکر دیکھا تو مضمون مندرجہ ذیل سے آگاہی ہوئی بہت خوش ہوا اپنے
بھائی سے کہا کہ مین اب رخصت ہوتا ہون دشمن کو وزیر نے گرفتار کر لیا ہے اب مین جا کر اُسکو قتل کرونگا بھائی
سے رخصت ہو کر اُسیوقت روانہ ہوا تھوڑی دیر مین راہ طی کر کے قلعہ پر پہونچا فوراً وزیر کو طلب کیا بہت کچھ خلعت و
انعام دیا وزیر نے کہا حضور یہ سب تو مین نے حضور سے پایا لیکن امیدوار ہون کہ ایک امر اور منظور فرمایا جاوے

مغرور نے کہا نخوت جو کچھ کہو مین منظور کرون تمنے ایسا کار نمایان کیا ہو جسکے صلے مین تمکو جو کچھ دون تھوڑا ہو وزیر
نے جب اپنے حال پر مغرور کو بہت مہربان فرمایا تو ہاتھ باندھکر عرض کی کہ غلام سے ایک خطا ہوگئی ہو پیشتر وعدہ
فرمایئے کہ مین معاف کردونگا تو عرض کرون مغرور نے کہا اے نخوت مین ضرور معاف کردونگا تم بیان تو کرو وزیر
نے کہا حضور ملکہ کو قہرمان نے پیشتر روانہ کردیا جیسے ہی قلعہ مین داخل ہوا سب سے پیشتر یہی کام کیا کہ ملکہ کو
سوار کردیا جب مجھے اسکی اطلاع ہوئی تو مین نے بہت کچھ بکر پھیلایا مگر قہرمان نے ملکہ کو نہ روکا مین مجبور ہو گیا
زیادہ اصرار بھی نہ کرسکا قہرمان نے بدیع الملک کو البتہ گرفتار کرلیا مغرور یہ سنکر سن ہو گیا اور کہا اے نخوت مین اگر
وعدہ نہ کرلیتا تو ہرگز تیری خطا معاف نہ کرتا بلکہ حکم قتل دیتا مگر مجبور ہون کہ وعدہ کرچکا نخوت نے کہا حضور
مالک ہین مغرور نے کہا اچھا اب قہرمان اور بدیع الملک کو جلدی حاضر کر نخوت اسیوقت اٹھا زندانخانہ مین
آیا داروغہ کو بلایا کہا شہنشاہ قیدیون کو طلب فرماتے ہین جلد لیچلو داروغہ اُسیوقت سب قیدیونکو لیکر نخوت
کے ہمراہ ہوا مغرور ہفت جوشن کے سامنے نخوت قہرمان اور بدیع الملک کو لیکر آیا مغرور نے بدیع الملک
اور قہرمان کو دیکھکر کہا کہ کیون بدیع الملک اب وہ ہمت وجرأت تمھاری کیا ہوئی بدیع الملک نے جواب دیا
کہ موجود ہو اب بھی ارادہ رکھتا ہون کہ تجکو مع تخت زمین پر پٹک کے پیوند خاک بنادون مغرور نے کہا ایسے
کلمات بیہودہ مت زبان سے نکال ورنہ ابھی حکم دونگا تو تیرا سر کاٹ لیا جائیگا بدیع الملک کو یہ کلمہ سنکر تاب
نرہی زور کرکے قید توڑ ڈالی اور قید کو توڑکے مغرور کو مع تخت اٹھالیا چاہا زمین پر مارون کہ استخوان اسکے
ٹوٹ جائین مگر مغرور ساحر تھا پرواز پیدا کرکے بلند ہو گیا بدیع الملک نے وہی تخت سامنے نخوت
کے اٹھا اُسپر پھینکدیا کہ استخوان اسکے چور چور ہو گئے اب شاہزادے نے قصد کیا کہ قہرمان کی قید بھی
جدا کرے ہنوز قریب نہ پہونچا تھا کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا اور قہرمان کو اٹھا لیچلا بدیع الملک نے
بہت کوشش کی مگر تھوڑی دور جاکے وہ پنجہ غائب ہو گیا بدیع الملک کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا
کہ ایک دوست اسطرح ہاتھ سے نکل گیا دیکھیے اب اُس سے ملاقات ہوتی بھی ہو یا نہین پھر یہ خیال ہوا کہ جبتک اس
امر کا پتہ نہ معلوم ہو تب تک دوسرا کام کرنا خلاف ہو یہ بھی ہمارا دوست صادق تھا ضرور اسکا پتا لگانا چاہیے
یہ خیال کرکے بدیع الملک آگے بڑھے چونکہ سب ساحرون نے اطاعت قبول کرلی تھی یعنے بہت سے تو پیشتر ہی
بصدق دل مسلمان ہوئے تھے بہت سے اب مطیع اسلام ہوئے ہین اور بدیع الملک کی سب نے اطاعت
قبول کی تو چنانچہ بدیع الملک نے ان لوگون سے کہا کہ مجکو ایک امر کی بہت بڑی فکر ہو سب نے عرض کی
کہ ہمسے ارشاد فرمایئے بدیع الملک نے کہا نہین معلوم قہرمان کو کون لیگیا ساحرون نے عرض کی ہم اسکا پتا
لگادینگے آپ تشویش نہ فرمایئے بدیع الملک نے کہا جہانتک ممکن ہو جلد اسکی سراغرسانی کرو سب نے کہا
ہم ابھی چلتے ہین یہان ایک مقام ہو وہان ایک آئینہ رکھا ہو اُسکو مراۃ سامری کہتے ہین جب کبھی مغرور کو
کوئی بات تحقیق کرنا منظور ہوتی تھی اُسی آئینے کے ذریعے سے دریافت کرلیتا تھا بدیع الملک نے کہا مین ابھی
اُس آئینہ کو دیکھونگا ساحرون نے شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا اور اُس آئینے کے پاس گئے بدیع الملک
نے دیکھا کہ ایک آئینہ قد آدم رکھا ہو ساحرون نے اُس آئینے کے قریب جاکر پوچھا کہ اے مراۃ سامری قہرمان کی
کیفیت کا اظہار کر جو لیگیا ہو اُسکی صورت دکھادے اور جہان لیگیا ہو وہان کی شکل بھی دکھا بدیع الملک نے
دیکھا کہ آئینے مین مغرور ہفت جوشن کی صورت دکھائی دی بعد اسکے ایک زندانخانہ معلوم ہوا سب نے

بدیع الملک سے عرض کی کہ حضور مغرور ہفت جوشن قہرمان کو لیگیا ہے طلسم ہندسہ مین جا کر قید کیا
ہے نہین معلوم اس بات مین اُسنے کیا منشا سوچا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ سوے بغض و عداوت کے
اور کوئی منشا نہین ہے خیر اسکی تدبیر کیجائیگی یہ کہکر تشریف کے پاس سے چلے آئے ساحرون نے بارہ دری مغرور
ہفت جوشن کی کھولی بدیع الملک نے بارہ دری مین جلوس فرمایا سب ساحر حاضر ہوے بدیع الملک نے
سب سے کہا کہ اب مین طلسم ہندسہ مین جاؤنگا اور قہرمان کو قید سے چھڑاؤنگا ساحرون نے کہا ہم سب
بھی ہمراہ رکاب ہین بدیع الملک نے کہا آپ لوگون کے تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہے ساحرون نے
عرض کی حضور طلسم ہندسہ ایسی جگہ ہے جہان جانا بہت دشوار ہے اور مقام لوح طلسم سے بہت دور کسی
صحرا مین جبتک لوح ہاتھ نہ آئیگی فتاحی طلسم ممکن نہین اگر لوح کا پتا ملجائیگا راستہ نہ ملیگا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا لوح کیواسطے کہان جانا چاہیے ساحرون نے کہا اسکی کوشش بھی ہم کرینگے آپ خاطر
جمع رکھیے ابھی تو آپکو یہان کے انتظام مین بہت دن گذرینگے بدیع الملک نے جواب دیا کہ یہان کے
انتظام کیواسطے ہم کسی منتظم آدمی کو مقرر کردینگے اور ہم براے رہائی قہرمان روانہ ہونگے ساحرون نے
عرض کی حضور کیون اسقدر تعجیل فرماتے ہین کیفیت تو قہرمان کی اب معلوم ہی ہو گئی ہے تدبیر رہائی بھی خدا
کرہی دیگا بدیع الملک نے کہا سراغ لوح بھی لگانا ضرور ہے سب نے جواب دیا کہ ہم بسر و چشم لوح کی کوشش
کرینگے بدیع الملک خاموش ہو رہے اُس شب تو قہرمان کا خیال بدیع الملک کو ایسا رہا کہ کوئی سامان
عیش نہونے پایا دوسرے روز علی الصباح جب شاہزادہ بیدار ہوا سب ملازم حاضر ہوے سب نے
شاہزادے کو سلام کیا بدیع الملک اُٹھے حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرکے دیوانخانے مین تشریف
لائے حامدین دولت حاضر خدمت ہوے بدیع الملک نے سب کی طرز طبیعت دیکھکر ایک مرد عاقل تجربہ کار
کو اخذ کیا اور کہا میرے آنے تک اس جوار کا انتظام جیسے آپ کیجیے جبتک مین قہرمان زرین پوش کو رہا کر
لاؤن تب تک آپ یہان انتظام کرین جب قہرمان یہان آئینگے تب استقلال کی بھی صورت ہو جائیگی نام
اُس مرد عاقل و خردمند کا خورشید خوش تدبیر تھا بدیع الملک نے خورشید کو جب منتظم شہر قرار دیا تو خورشید
سے کہا اب یہ انتظام پہلے ہونا ضرور ہے کہ میرا ارادہ کوچ کرنیکا ہے پیشتر کچھ لوگ ایسے واقف کار یہان سے بھیجے
جائین جو لوح طلسم ہندسہ کا پتا لگائین جب لوح کا پتا معلوم ہو جائیگا تب مین یہان سے روانہ ہو جاؤنگا
خورشید نے کہا مین ابھی لوگونکو روانہ کرتا ہون اور اسباب سفر بھی مع فوج کے درست کرتا ہون آپ باطمینان
خاطر مشغول عیش رہیے یہ کہکر خورشید نے بہت سے ساحرون کو طلب کرکے حکم دیا کہ لوح طلسم ہندسہ کا
پتا لگاؤ جہان لوح ملے اُسکا حال بتاؤ ساحر تو یہ حکم پاکر روانہ ہوگئے یہان خورشید نے فوج جمع کرنا شروع
کی اور اسباب سفر درست کیا تھوڑے دنون مین بہت سی فوج جمع ہوئی اور اسباب سفر درست ہوگیا
خورشید نے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی حضور فوج تو جرار تیار ہے مگر ابھی وہ لوگ
واپس نہین آئے ہین جو سراغ رسانی لوح کو گئے ہین بدیع الملک نے کہا بس مین اُنہین کا منتظر ہون جب وہ
واپس آئینگے اور مجھے لوح کا پتا بتائینگے مین اسیوقت یہان سے کوچ کرونگا مگر خورشید کے حسن انتظام کو
دیکھکر بدیع الملک بہت خوش ہوے اور بہت تعریف کی دو تین روز کے بعد وہ ساحر جو براے
سراغ رسانی لوح گئے تھے واپس آئے سب نے آکر خورشید سے کہا کہ ہمنے بہت کچھ صحرا نوردی کی مگر

لوح کا پتہ نہین ملا بلکہ یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ لوح کس صحرا مین ہی اور کس کے قبضے مین ہی خورشید نے افسوس کیا
اور سب سے کہا کہ تم نے تلاش کرنے مین کوتاہی کی سب نے بقسم اس بات کو ظاہر کیا کہ ہمنے ذرا بھی تلاش لوح
مین کمی نہین کی خورشید نے یہ خبر بدیع الملک کو دی کہ لوح کی بہت تلاش کی مگر مقام لوح نہین معلوم ہوتا
بدیع الملک نے کہا اب ہم خود جائینگے اور لوح کا پتا لگائینگے خورشید نے عرض کی حضور یون بے سر و سامان
جانا خلاف ہی بدیع الملک نے کہا ہم لوح کی تدبیر کر لینگے تم اتنا بندوبست کرو کہ فوج درست ہو جائے
ہم چل جائینگے خورشید نے عرض کی کل آپ کو فوج تیار ملیگی بدیع الزمان پھر اپنی بارہ دری مین آئے اُس
شب کو بدیع الملک نے عبادت الٰہی مین بسر کیا جب صبح ہوئی تو بدیع الملک بعد ادائے فریضۂ سحر
بارہ دری کے باہر تشریف لائے فوج کو طلب کیا خورشید نے فوج در دولت پر حاضر کی بدیع الملک نے
دیکھا کہ فوج بیشمار ہی ہر ایک جوان صاحب شان جرار ہی بہت خوش ہوئے شکر خدائے عز و جل بجا لائے
خاصہ کی سواری کا گھوڑا سائیس نے حاضر کیا نام خدا لیکر پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے فوج کو پشت پر لیا
خورشید سے رخصت ہو کر چلے نہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قہرمان زرین پوش اور مغرور ہفت جوشن کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب مغرور بخوف جان پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوا تو اسکو خیال آیا کہ قہرمان کو بھی لے چلون اور اسیر سختی
کرون شاید بہ تکلیف مین قبول کرے اور ملکہ کا عقد میرے ساتھ کر دے یہ سوچ کے قہرمان کو گرہ مین بچھہ دیا اور
لے اُڑا جب اسنے لا کر طلسم مہندسہ مین قہرمان کو اُتارا اور اسکو ہوشیار کیا تو قہرمان نے اپنے کو کوئی جگہ
پایا آنکھ اُٹھا کے دیکھا سامنے مغرور کھڑا ہی قہرمان نے کہا او مغرور تو نے مجھے شاہزادے سے چھڑایا مجھے
کیا فائدہ ہوا مغرور نے کہا ای قہرمان اب بھی مین تیرے خون سے درگذر و نگا اگر میری بات قبول کرے
ملکہ کو میرے حوالے کر اگر اسکے خلاف کریگا تو ابھی تجھے قتل کر ڈالونگا یہان شاہزادہ کہان ہی جو تیری مدد کریگا
اور اس مصیبت سے چھڑائیگا قہرمان نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکال اگر تجھے میرا قتل کرنا منظور ہی
تو شوق سے قتل کر اول تو تو میرے قتل پر قادر نہین ہی جبتک انسان کی موت نہین آتی ہی اُسکو کوئی نہین
مار سکتا ہی تو کیا چیز ہی جو بے موت مجھے مار ڈالے مغرور نے کہا تیرا عقیدہ تو اب خدا پرستون کا سا ہو گیا ہی
اس پیرانہ سالی مین تجھے یہ ننگ کیونکر گوارا ہوا کہ اپنے آبا و اجداد کے مذہب کو ترک کر کے نیا طریقہ اختیار کیا
قہرمان نے جواب دیا کہ تجھے ہمارے افعال سے کیا کام ہی دوسرون کے امور مین کیون دخل دیتا ہی مغرور نے کہا مجھے
دخل دینے کی کیا ضرورت ہی تمھین اپنے فعل کا اختیار ہی جو مین نے تم سے کہا ہی اُسکا بندوبست البتہ تمکو کرنا
ہوگا قہرمان نے جواب دیا کہ ایسا ہرگز نہین ہوگا مغرور نے کہا اسکا جواب پھر دینا یہ کہکر لوگون کو بلایا اور قہرمان کو
اُنکے سپرد کیا آٹھ دن تک قید رکھا مگر اسقدر تکلیفین دین کہ قہرمان بہت پریشان ہوا اور زیست سے بیزار
ہو گیا آٹھوین روز پھر اسکو مغرور نے بلایا اور کہا ای قہرمان اب کیا کہتے ہو قہرمان نے کہا جو قول اول روز
تھا وہی اب بھی ہی مغرور نے جھلا کر حکم دیا کہ اسکو ابھی قتل کرو یہ حکم پا کر جلاد آیا قہرمان کو لوگون نے کشان
کشان ایک میدان تک پہونچایا جلاد نے ریگ کا چبوترہ بنا کر شمشیر لگانا شروع کیا منتظر احکام ہوا
کہ مغرور خود آکر کھڑا ہوا اور کہا ای قہرمان اب بھی تیرے خون سے درگذرون بشرطیکہ تو میرا کہنا قبول
کرے قہرمان نے کچھ جواب نہ دیا مغرور نے مکرر سوال کیا قہرمان پھر خاموش رہا جب تیسری بار مغرور نے

کہا تو قہرمان نے جواب دیا کہ میرا قول تو وہی ہے جو کچھ میں تجھ سے ایک بار کہہ چکا ہوں اب جو تیرے جی میں آئے
میرے حق میں کوتاہی نکر قہرمان نے جو ایسا جواب دیا مغرور نے جلاد سے کہا کہ سر اس نابکار کا تن سے
جدا کر جلاد نے کہا اے شہنشاہ قتل کرنا میرا کام ہے جلانا میرا کام نہیں ہے مجھے حکم فرمائیے گا مغرور نے
کہا ارے میں سو حکموں کا ایک حکم دے چکا ہوں اپنا کام کر جلاد نے پھر توقف کیا مغرور نے کہا تو کیوں
تامل کرتا ہے جلاد نے کہا حضور ایک بار اور فرما دیں مغرور نے کہا کہ ہم ایک بار تجھے کہہ چکے کہ میں سو حکم کا
ایک حکم دیدیا ہے تو اپنا کام کر جلاد نے جو حکم ثالث پایا گردن پر کوسے کا خط لگایا پینترا بدل کر تلوار گردن
قہرمان پر لگائی کہ سر اس بیگناہ کا تن سے جدا ہو گیا مغرور نے کہا کہ لاشہ اسکا پھینکدو جلاد نے لاشہ
قہرمان زمین پوش کا پھینکدیا مغرور نے پھر قصد کیا کہ اب اگر میں قہرمان کے ملک میں جاؤنگا تو وہاں ملک کو
خالی پاؤنگا بدیع الملک تو یہاں ہے قہرمان قتل ہو چکا تھوڑی سی فوج ہمراہ لیکر جاؤں جو آجکل وہاں حاکم ہے اسکو گرفتار
کراؤں اور شاہزادہ بھی تنہا ہوگا یہ خیال کرکے تھوڑی فوج ہمراہ لیکر سفر کیا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ فوج قاہرہ ہمراہ لیکر برائے تلاش لوح طلسم ہند سے روانہ ہوئے روا روی کرتے ہوئے ایک روز برابر
چلے گئے جب شام ہوئی تو شاہزادے نے کہا کہ آج دن بھر کی مسافت بہت ہوئی بہتر یہ ہے کہ اس شب بھر
اسی صحرا میں ٹھہریں صبح کو جو صلاح مناسب ہوگی کیجائیگی تمام فوج ٹھہر گئی بارگاہیں خیمے استادہ ہونے لگے
جب بدیع الملک کی بارگاہ استادہ ہو چکی شاہزادہ اندر داخل ہوا سب فوج بھی اپنے اپنے خیموں میں
جاکر استراحت پذیر ہوئے بدیع الملک نے پھر چند ساحروں کو بلایا اور کہا کہ تم لوح کا مقام دریافت کرنے کو
روانہ ہو شاید کہیں پتا لگے ساحر روانہ ہوئے بدیع الملک مع سرداران نامی اپنی بارگاہ میں رونق افروز
ہوئے تھوڑی دیر کے بعد صحبت برخاست ہوئی سب نے جاکر آرام کیا صبح کو جب بدیع الملک نوجوان فریضہ
سحری سے فراغت حاصل کر چکے سرداروں نے آکر عرض کی کہ اب آپکی کیا رائے ہے تشریف لیچلیے گا یا ابھی یہیں قیام
فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا کہ میں نے چند آدمی برائے کار روانہ کیے ہیں جبتک وہ نہ آلینگے تب تک یہاں
سے جانا مناسب نہیں ہے سب خاموش ہو رہے اور ذکر ہونے لگا بدیع الملک نے بارگاہ کے پردے اٹھوا کے
وقت صبح کے صحرا کی کیفیت دیکھ رہے ہیں کہ ایک جانب سے غبار بلند ہوا سب اس طرف متوجہ ہوئے جب
دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ مغرور ہفت جوش تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے بدیع الملک
نے کہا یقین ہے قہرمان کی قید بھی اسکے ساتھ ہو یہ کہہ رہے تھے کہ لشکر قریب آیا اور مغرور نے بھی لشکر
بدیع الملک کو دیکھا مگر یہ خیال ہوا کہ یہ لشکر کس کا ہے ایک آدمی سے کہا کہ خبر تو لا یہ کون شخص ہے جسکا لشکر
اس کر و فر سے صحرا میں اترا ہے ہرکارے لشکر بدیع الملک میں آئے لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ
لشکر بدیع الملک کا ہے ہرکاروں نے جاکر یہ خبر مغرور ہفت جوش کو پہونچائی کہ یہ لشکر بدیع الملک کا ہے
برائے فتح طلسم ہند سے جاتے ہیں یہ سنکر بہت گھبرایا دل میں خیال کیا کہ جوان جرأت و ہمت میں یکتا ہے کیا
کیا ارادہ کیا ہے یہ سوچکر اسیوقت ایک خط اپنے بھائی کو جو بادشاہ طلسم تھا تحریر کیا کہ آپ کے مقابلے کو ایک شخص
آتا ہے میں نے اسکو راہ میں روکا ہے لیکن لشکر میرے ساتھ بہت کم ہے جلد میری مدد کے لیے فوج روانہ کیجیے تو
میں اسکو قتل کروں یا گرفتار کرکے آپکی خدمت میں پہونچاؤں یہ نامہ جب طلسم میں پہنچا اور ساحران طلسم کی

نگاہوں سے گذرا اُسنے کہا بھلا یہ تو کس کی مجال ہو جو مجھ سے مقابلے کے لیے آئے اور یہان آنے پائے خیر اگر کسی
نے اس خیال محال کو اپنے نزدیک بہتر سمجھا ہو تو مبتلاے بلا ہوگا مین ایک ساحر کو اپنے پہلے سے روانہ کرونگا
وہ تمام لشکر کو گرفتار کر کے لے آئیگا یہ کہکر جواب نامہ مین لکھا کہ اے معزور صفت جوشن بڑے تعجب کی بات ہو
کہ تم اتنے بڑے ساحر زبردست ہو کر مجھ سے مدد طلب کرتے ہو کیا تم اُسکے گرفتار کرنیکو کافی نہین ہو تم جنگ
آغاز کرو مین ایک ساحر کو روانہ کرتا ہون وہ سب کو گرفتار کر کے لے آئیگا یہ نامہ لکھکر معزور کے پاس بھیجا
معزور نے جو مضمون اسکا پڑھا کہا افسوس ہو بادشاہ صاحب سے مین نے یہ امر نظاہر کیا کہ سحر اسپر تاثیر نہین
کرتا ہو لشکر کی ضرورت ہو لوگون نے کہا اب دوسرا نامہ لکھکر روانہ کیجیے معزور نے اُسیوقت دوسرا نامہ روانہ
کیا اس نامے کو دیکھکر بادشاہ طلسم نے سکوت کیا اور فوج جرار تیار کرنیکا حکم دیا اور یہان معزور کو لکھ بھیجا
کہ اب ہمکو کیفیت خلاصہ معلوم ہوئی تمھاری مدد کے لیے فوج بیحساب روانہ کرتے ہین تم جنگ آغاز کرو معزور
نے اُسیوقت طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہرکارے جو لشکر شاہزادہ بدیع الملک کے حاضر تھے خبرین لیکر روانہ ہوے
بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے بعد مین عرض کی حضور معزور صفت جوشن نے
طبل جنگی بجوایا ہو اُسکا ارادہ ہو کہ کل صبح کو میدان مین آکر معرکہ آراے نبرد ہو بدیع الملک نے کہا جاے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکر دونین شب بھر
تیاریان رہین معزور نے اپنے ہوا خواہون سے کہا کہ اگر سحر اس جوان پر تاثیر نہین کرتا ہو مگر اسکی فوج کے
برباد کرنے کے لیے تو کچھ سحر تیار کرون کیونکہ شاہزادہ بدیع الملک کے لشکر مین ساحر بھی بہت جمع ہین مگر
مابدولت کے سحر کو روک نہین سکتے سب نے کہا حضور ضرور سحر تیار فرمادین ہوم خانے مین تشریف لیجائین
معزور ہوم خانے مین داخل ہوا سب اسباب سحر مہیا کیا بفراغت تمام وہان بیٹھکر سحر تیار کرنے لگا یہان
بدیع الملک نے بعد برخاست دربار اپنی خوابگاہ مین تشریف لاکر آرام فرمایا جب آفتاب عالمتاب نے اپنے نور
سے ظلمت سارے عالم کو منور کیا یعنے صبح ہوئی تو بدیع الملک نوجوان فریضۂ سحری ادا کر کے باہر تشریف لائے
یہان لشکر منتظر تھا شاہزادے کو دیکھکر سب نے سلام کیا سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے طرف معرکہ کارزار کے چلے میدان مین پہونچے صفوف لشکر درست ہوئین سب
باقاعدہ میدان مین کھڑے ہوے کہ دیکھا معزور صفت جوشن ایک اژدر آتشین پر سوار عقب مین ساحرون کی
قطار انکے بعد لشکر غیر ساحران سب کے سب یا سامری یا جمشید کہتے ہوے چلے آتے ہین اسطور سے معزور نے
بھی آکر مقابلے مین بدیع الملک کے اپنا لشکر صف آرا کیا نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کرچکا لکھکر بیٹھے معزور
نے اپنے لشکر کیطرف دیکھا اور ایک جوان سے اشارہ کیا کہ میدان مین جاکر مبارز طلبی کیجے اُس جوان نے اپنے
گھوڑے کو صف سے نکالا میدان مین آکر کج شوری دکھانے کے بعد آواز دی اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے سامنے آئے ادھر سے بھی ایک جوان بدیع الملک سے اجازت میدان لیکر
مقابلے کو آیا پہلے تو آپس مین بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی جب نیزہ بازی سے مطلب دلی حاصل نہوا تو دونون
نے تیغین میان سے لین معزور نے سحر کیا کہ گھوڑا سردار لشکر اسلام کا بدلگامی کرنے لگا اسنے بہت چاہا کہ مین
گھوڑے کو روکون مگر گھوڑا نہ تھم سکا آخرکار یہ سردار زمین پر گرا اسکے گرتے ہی حریف نے وار تلوار کا کیا کہ سر اس
بہادر کا کٹ کے دور گرا بدیع الملک سے دوسرا جوان باجازت لیکر میدان مین آیا اسکا بھی یہی حال ہوا اسیطرح

چالیس جوان متواتر میدان مین آئے سب پر یہی واقعہ گذرا بدیع الملک بہت پریشان ہوے اور چاہا کہ مرکب
بڑھادین لوگ قدمون پر سر رکھنے لگے کہ جبتک غلامان جانباز زندہ ہین آپکے تشریف لیجانیکی کیا ضرورت
ہے بدیع الملک نے کہا مجھے رنگ اچھا نہین معلوم ہوتا ہے جو جائیگا اسی آفت مین مبتلا ہوگا ساحرون نے عرض
کی ابکی بار کسی جوان کو میدان مین روانہ فرمایئے اگر سحر ہو تو ہم روک لینگے بدیع الملک نے سکوت کیا ایک جوان
نے اجازت طلب کی میدان مین آیا پہلے نیزہ بازی رہی جب تیغ زنی پر نوبت آئی اسکا گھوڑا بھی بدلگامی کرنے لگا
ساحر جو لشکر مین موجود تھے انھون نے کچھ ماش کے دانے پھینکے گھوڑا درست ہوا بدلگامی موقوف کی ساحرون
نے اُس سوار کے گھوڑے کیطرف کچھ سحر پڑھ کے پھونکا کہ وہ بدلگامی کرنے لگا مغرور نے بھی اُس گھوڑے کو
درست کیا اتنے آپس مین چوٹین چلنے لگین یہانتک نوبت پہونچی کہ خلاصہ طور سے مغرور ہفت جوشن گولہ ہاتھ
مین لیکر میدان مین آیا اور پکارکے آواز دی کہ جسکو ساحری مین دعوے ہو میرے مقابلے مین آئے لشکر بدیع الملک
سے بھی ایک ساحر نیرنگ جادو برائے مقابلہ مغرور نکلا مغرور نے گولہ اسکی طرف پھینکا اسنے اشارہ کیا گولا
پھر مغرور کیجانب پلٹا مغرور نے سحر کیا کہ گولا زمین پر گر کے پھٹ گیا نیرنگ نے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک گلدستہ
نکالا مغرور کیطرف پھینکا گلدستہ جو کھلا ہر ایک پھول برق بنکر مغرور پر گرا مغرور نے سحر کر کے دفع کیا مگر
بہت جگہ سے سر اسکا شگافتہ ہوگیا مغرور نے رومال نکالکر سر مین باندھا اور للکار کر آواز دی او نیرنگ نمک حرام
تونے برسون مابدولت کا نمک کھایا اسوقت تجھے ذرا خیال نہ آیا اگر مابدولت سحر مین طاق نہوتے تو اسوقت
تونے جان لی تھی مگر اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے یہ کہکر ایک کارد سحر جھولی سے نکالی نیرنگ کیجانب
پھینک ماری نیرنگ نے روکا مگر تھوڑا سا سر زخمی ہوا نیرنگ نے بھی رومال سر سے باندھا اور آواز دی
کہ او مغرور یہ تیرا جد کا سحر تھا بیکار ہوا اب کیا کریگا دیکھ سحر اسکو کہتے ہین یہ کہکر جھولی سے ایک ریسمان نکالی کچھ
اسم سحر پڑھ کے دم کیا ریسمان سے مغرور نے بہت کچھ چاہا کہ بچون مگر بناہ نہ ملی ریسمان گلے مین آکر پڑی از سرتا پا اُس
ریسمان مین مغرور لپٹ گیا اُسکی فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ گھوڑے تیغ تا تیغ لیکر آپڑے سب نے ملکر سحر کیا کہ
ریسمان مغرور کے جسم سے جدا ہونے لگی نیرنگ جادو نے پھر کچھ پڑھکر اُس جانب پھونکا سحر کو اپنے زور دیا
ریسمان اپنی قدیمی حالت پر آگئی نیرنگ نے آگے بڑھکے تلوار میان سے نکالی قریب جاکر چاہتا ہے کہ مین سر کاٹ لون
لشکر مغرور نے آپس مین صلاح کی کہ یہ وقت جانبازی کا ہے جسطرح ہوسکے اسوقت آقا کی جان بچاؤ سب ملکر اُس پر
ٹوٹ پڑو ساحر ایک جانب سے سحر کرین اور غیر ساحر ایک طرف حملہ آور ہون ساری فوج نے یہ صلاح کر کے نیرنگ
جادو پر حملہ کیا بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے گھوڑے کو بڑھایا اُنکے بڑھتے ہی تمام فوج بڑھی لشکر مغرور
پر جا پڑی مگر لوگ نیرنگ کے قریب پہونچ چکے تھے ساحر اور غیر ساحر ملکر جو ایکبار حملہ آور ہوے نیرنگ تاب مقابلہ
نہ لا سکا جانتک طاقت یکار رہی لڑا جب قوت نے جواب دیا ہاتھ بیکار ہوے سب نے ملکر اسکو قتل کر ڈالا اسکے
قتل ہوتے ہی مغرور نے رہائی پائی یہانسے فوج شاہزادہ بدیع الملک جا پہونچی جنگ مغلوبہ ہونے لگی
بدیع الملک قریب مغرور کے پہونچے تھے کہ صحرا کیطرف سے گرد اُڑی سب اُسطرف مخاطب ہوے دیکھا کہ
ایک لشکر گران ساحران غدار کا مانند دریا کی موج مارتا ہوا چلا آتا ہے بدیع الملک نے کہا خدا خیر کرے معلوم
ہوتا ہے یہ سب ساحر اسی کی مدد کو آتے ہین کہ وہ فوج قریب آگئی سردار فوج نے خیال کیا کہ لشکر مغرور کیطرف ہے
مغرور کو دیکھا پریشان ہے ہراسان صفون مین چھپتا پھرتا ہے ایک جوان صاحب شوکت و شان اُسکی فکر قتل مین

ہر ایک صف کو جہان جاکر وہ پوشیدہ ہوتا ہے درہم وبرہم کر دیتا ہے سردار نے جو یہ کیفیت دیکھی نعرہ کیا کہ
خبردار او جوان کیا لڑتا ہے بدیع الملک نے پلٹ کے دیکھا ایک سردار گھوڑے پر سوار عقب میں فوج بیشمار
لیے چلا آتا ہے بدیع الملک تلوار علم کر کے اسی پر جا چڑھے اُسنے اپنی تمام فوج کو اشارہ کیا کہ خبردار جنگ مین
دریغ نہ کرنا اور مغرور کو سلام کر کے کہا حضور خاطر جمع رکھیے کہ مین آگیا آپکے چچا صاحب نے فرمایا ہے کہ کسی
طور سے پریشان نہو مین اور فوج بھی روانہ کرونگا مغرور خوش ہو گیا لیکن اتنا کہا کہ اے سرہنگ جادو بہتر
یہ ہے کہ سحر کی لڑائی موقوف کرو کیونکہ سحر کی لڑائی مین کچھ حاصل نہین ہوتا ہے تیغ وسپر کی لڑائی رہے سرہنگ نے
کہا جسطرح آپ فرمائین مغرور نے جواب دیا کہ اپنی فوج کو بھی منع کر دو پھر تو سرہنگ نے تمام فوج کو تاکید کردی کہ
کوئی سحر نہ کرے سب لشکر تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے بڑی شان سے جنگ مغلوبہ ہونے لگی بدیع الملک صفونکو
درہم وبرہم کر کے سرہنگ کے قریب پہونچے اُسنے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے اسکے ہاتھ سے گرز چھین کے
اس زور سے جھٹکا دیا کہ گھوڑے سے منہ کے بھل زمین پر گرا بدیع الملک نے تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کیے
اسکے مرتے ہی تمام فوج کے حواس جاتے رہے بدیع الملک جنکو انکو درہم وبرہم کرنے لگے شام تک بدیع الملک
نے اور انکی فوج نے دریاے خون میدان رزمگاہ مین بہا دیا لاشونکا انبار لگا دیا مغرور نے یہ کیفیت دیکھکر
طبل امان بجوانے کا حکم دیا طبل امان پر چوب پڑی دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس گئے بدیع الملک فتح وفیروزی
اپنی بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوے سب نے کمرین کھولین سرداران نامی بارگاہ بدیع الملک مین حاضر ہوے
صحبت عیش آراستہ ہوئی جام شراب گردش مین آیا لیکن مغرور جو طبل امان بجوا کے پلٹا جب اپنی بارگاہ
مین آیا سرداران نامی کو بلایا اور کہا میرے نزدیک کل جنگ کرنا مناسب نہین ہے چار روز کی مہلت طلب
کرتا ہون اگر بدیع الملک نے چار دن کی مہلت دی تو کچھ انتظام کرونگا اور لشکر جمع کرونگا چچا صاحب کو اطلاع
کیجائیگی وہان سے فوراً فوج گران آئیگی پھر بدیع الملک سے لڑونگا سب نے کہا آپکی راے بہت بہتر ہے ایک
نامہ تحریر کرا دیجیے بدیع الملک کے پاس بھیجیے یقین تو ہے کہ مہلت دیجائے مغرور نے اُسیوقت ایکنامہ تحریر
کرایا ایک سوار کو دیا کہ جاکر بدیع الملک کو یہ نامہ دینا اور زبانی بھی کہنا کہ کچھ انتظام ضروری کرنا ہے
اسوجہ سے چار دن کی مہلت کی ضرورت ہے نامہ دار روانہ ہوا جب در بارگاہ بدیع الملک پر پہونچا
دربانون نے روکا اسنے کہا کہ مین نامہ مغرور ہفت جوشن کا لایا ہون دربان نے کہا تمھاری اطلاع
کرتے ہین جیسا کچھ حکم ہوگا ویسا کرینگے دربان نے اطلاع کرائی بدیع الملک سے آکر چوبدار نے عرض کی
حضور کی عمر و دولت مین ترقی رہے نامہ دار مغرور ہفت جوشن کا آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو
چوبدار اسکو اپنے ہمراہ لیگیا جب نامہ دار بارگاہ کے اندر آیا رعب وداب بدیع الملک کا دیکھکر کانپنے لگا
جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے بیٹھنے کا اشارہ کیا نامہ دار بیٹھا بدیع الملک نے کہا کس غرض سے آنا
اتفاق ہوا ہے نامہ دار نے نامہ پیش کیا بدیع الملک نے نامے کو کھولکر دیکھا اُسیوقت جواب لکھدیا کہ ہمنے
مہلت دی تم شوق سے اپنے انتظامات کر لو لوگون نے عرض کی حضور نے اس نامے مین کیا پڑھا بدیع الملک
نے کہا کہ مغرور ہفت جوشن نے چار دن کی مہلت طلب کی ہے مین نے لکھدیا مہلت دی سردار بھی خاموش
ہو رہے نامہ دار جواب نامہ لیکر رخصت ہوا مغرور کو جواب نامہ لاکر دیا مغرور بہت خوش ہوا یہان
بدیع الملک نوجوان شب بھر تو عیش وعشرت مین مشغول رہے جب صبح ہوئی تو سرداران نامی سے کہا کہ

جنگ تو ابھی چار دن تک موقوف رہے بہتر ہوگا براے شکار چلیں سردار بھی راضی ہوے بدیع الملک ایک
جانب براے شکار روانہ ہوے تھوڑا راستہ طی کیا تھا کہ وہ ساحر جنکو براے تلاش مقام لوح طلسم چند سے
روانہ کیا تھا ملے بدیع الملک کو دیکھکر سب نے سلام کیا عرض کی حضور کے دولت و اقبال مین ترقی ہو غلامون
نے پتا لگایا مقام لوح معلوم ہوا مگر بہت دشوار ہے کہ وہان تک پہونچ سکین بدیع الملک نے کہا اگر فضل خدا
شامل حال ہے تو سب آسان ہو جائیگا کوئی تردد کا محل نہین ہے بیان کرو ساحرون نے عرض کی یہان سے
تین منزل پر ایک صحرا ہے کہ اسکو صحراے کوہساران کہتے ہین وہان لوح ہے اور بھی جو کچھ حالات وہانکے دریافت
کیے تھے سب بدیع الملک کے روبرو بیان کیے بدیع الملک نے فرمایا کہ بعد فراغت جنگ انشاء اللہ تعالی
وہان جائینگے اور لوح لائینگے ساحرون سے یہ کہکر رخصت ہوے کہا تم سب لشکر مین جاؤ ہم [illegible] تیسرے
روز آئینگے ساحر تو لشکر کیجانب روانہ ہوے بدیع الملک صحرا مین جاکر مصروف شکار رہے چونکہ صحرا
بھی بہت پر بہار تھا بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہ مین استادہ کیجائین شب کو بھی یہین قیام کرینگے وہان
بارگاہ استادہ ہوئی بدیع الملک اور چند سردار ایک جانب شکار کھیلنے نکل گئے دیکھا چند آہوان صحرائی
ایک مقام پر چرا کرتے ہین بدیع الملک نے کہا انکو شکار کرنا ضرور ہے جتنے سردار ہمراہ تھے سب نے ایک
ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا اڑا دیا بدیع الملک بھی ایک آہو کے پیچھے چلے ہرن بھی چوکڑیان بھرتا ہوا چلا تھوڑی
دور جاکے ہرن تو ایک جانب نکل گیا بدیع الملک نے بہت تلاش کیا مگر کہین نشان بھی نہ پایا ناچار ہوکے
واپس ہوے تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا بدیع الملک نے اُسپر دیکھا اور تیر لگایا آہو
چونکہ زخم کھا چکا تھا دوسرا زخم جو پڑا زمین پر گرکے تڑپنے لگا بدیع الملک نے بہ تعجیل اسکو قربانی کیا چاہتے
تھے کہ صاف کرکے اُسکے کباب درست کرین کہ کان مین صداے نعل سم مرکب آئی بدیع الملک دیکھنے
لگے دیکھا ایک جانب سے غبار بلند ہے اور غبار مین ایک سوار نظر آتا ہے بدیع الملک سمجھے ہمارے ہمراہیون
مین سے کوئی آتا ہے ٹھہر گئے جب وہ غبار برطرف ہوا تو دیکھا کہ ایک تاجدار پوشاک سبز پہنے تاج شہریاری
سر پر رکھے گھوڑے کو اڑاے ہوے چلا آتا ہے بدیع الملک نے خیال کیا کہ یہ کون شخص ہے اور کہان جاتا ہے
مگر جاہ و حشم اُس جوان کا دیکھکر یہ بھی دل مین خیال آیا کہ یقین ہے یہ جوان صاحب ہمت و جرات بھی ہوگا
اگر بن پڑے تو کسی طور سے اسکا امتحان جرات کرین یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ سوار قریب آیا بدیع الملک کو
دیکھکر کہا کیون اے جوان تو نے ہمارے شکار کو اپنے قبضے مین کیون کیا بدیع الملک نے جواب دیا کہ اس
آہو پر کیا تمھارا نام لکھا تھا یا یہ خاص تمھارے واسطے خلق ہوا تھا اُس جوان نے کہا کہ مین نے اُسپر تیر
لگایا تھا میری نشانی ابتک موجود ہے بدیع الملک نے کہا ہمنے خوب کیا اسکو شکار کیا اب تمکو آتی جرات
ہے ہمسے لے لو اُس جوان نے کہا زیادہ گفتگو سے کیا فائدہ آپ یہ آہو مجھے دیجیے اپنی راہ لیجیے زیادہ
تکرار کرنا مناسب نہین آپ مجھے نہین جانتے ہین مجکو آپکی جوانی او جرات پر رحم آتا ہے اگر دوسرا ایسا کلمہ منہ سے
کہتا تو مین اُسکو سزاے معقول دیتا بدیع الملک نے کہا آپ ہی مہربانی فرمائیے یہانسے چلے جائیے آہو کا ملنا
بہت دشوار ہے ہماری جان کے ساتھ ہے اور اگر کچھ امتحان جرات منظور ہو بسم اللہ ہم اُسمین بھی بند نہین
ہین اُس جوان نے کہا آپنے مجبور کر دیا اب بھی مین درگذر کرتا ہون آہو مجھے دیدو بدیع الملک نے کہا
کہ آہو تو نہین پاؤگے وہ جوان یہ کہکر آہو کیطرف بڑھا کہ کیا مجال کسی کی جو آہو کو یہان سے لیجاے بدیع الملک

بھی بڑھے اُس جوان نے تلوار میان سے کھینچ لی بدیع الملک نے بھی تیغ کھینچی آپسمین تلوار چلنے لگی ایک
مقام پر بدیع الملک نے وار بچائے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اُس جوان نے دوسرا ہاتھ کمر بدیع الملک پر ڈالا
بدیع الملک نے تلوار چھین لی جوان لپٹ گیا دونون گتھے ہوے گھوڑون سے زمین پر آئے بڑی دیر تک آپسمین
زور رہا آخر کو بدیع الملک ریل کرکے دو تین قدم پر لائے پٹ مارا اُسنے چاہا لنگر قایم کرون بدیع الملک
کب لنگر قایم ہونے دیتے ہین ایک ہی زور مین سر سے بلند کیا اُس جوان نے کہا اے شہنشاہ امان کا طلبگار ہون
بدیع الملک نے کہا امان بے ایمان ممکن نہین جوان نے خوشنود اطاعت ہر طرح قبول کی بدیع الملک نے
زمین پر آہستگی رکھدیا کلمہ تعلیم فرمایا وہ جوان بصدق دل مطیع اسلام ہوا بدیع الملک سے عرض کی حضور
اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے اور غلام کی خطا عفو کیجیے بدیع الملک نے فرمایا جوانمردان عالم کا یہی
شغل ہے تمھاری خطا کیا ہے بلکہ ہم بہت خوش ہین اور تمھاری ہمت وجرات مین شک نہین ہے واقعی صاحب ہمت
وجرات ہو جوان نے عرض کی مین بہت مشتاق ہون اپنا نام نامی مجھے بتائیے شاہزادہ بدیع الملک نے اپنا
نام بتایا اور بہت سے پتے دیے بعد اسکے پوچھا کہ تم اپنے نام ونشان سے آگاہ کرو جوان نے عرض کی خادم
کا نام سہراب سبزپوش ہے بدیع الملک نے کہا اس صحرا مین کیونکر آنکلا اتفاق ہوا سہراب نے عرض کی
یہان ایک فقیر سالک دنیا کو ترک کیے برسون سے رہتا ہے جناب والد ماجد کا اگرچہ آفتاب ریاست
فلک چہارم پر تابان ہے لیکن بے اولاد گھر بے چراغ تھا بہت کچھ تمنا تھی مگر اولاد کی شکل نظر نہ آتی تھی اسی غم مین
آوارہ دشت وجبل ہوے اتفاق سے اس صحرا مین پہونچے درویش کامل سے ملاقات ہوئی انھون نے اپنی
حاجت عرض کی درویش نے دعا دی بقدرت الٰہی مین پیدا ہوا والد ماجد پھر مجھکو اپنے ہمراہ لیکر انھین درویش
کی خدمت مین حاضر ہوے درویش نے اپنی چادر مجھپر ڈالدی اور والد ماجد سے فرمایا کہ اسکی پوشاک ہمیشہ
سبز رنگ رکھنا اور نام بھی انھین نے رکھا بدیع الملک نے فرمایا کہ نام اُن درویش کا تمکو معلوم ہے سہراب نے
کہا درویش سبزپوش انکا لقب ہے اسیوجہ سے انھون نے میرا نام سہراب سبزپوش رکھا اور پوشاک کی
نسبت فہمائش کی بدیع الملک نے کہا ہم بھی کسیطرح اُنسے مل سکتے ہین سہراب نے عرض کی کیا مشکل جب
مزاج مبارک مین آوے میرے ہمراہ تشریف لیچلیے اُنسے ملاقات کیجیے بدیع الملک نے کہا یہانسے کتنے
فاصلے پر ہین سہراب نے عرض کی اسی صحرا مین بہت نزدیک ہین بدیع الملک نے کہا ابھی چلینگے سہراب نے
کہا تشریف لیچلیے بدیع الملک اُسیوقت سہراب کے ساتھ درویش کی ملاقات کو حاضر ہوے تھوڑی دور
جاکے دیکھا کہ ایک مقام پر درخت اسقدر گنجان ہین کہ معلوم ہوتا ہے کسی نے فرض کرکے اسطور سے درخت
لگائے ہین جو چیزین کہ اسطرف کی ہین وہ نظر نہین آتین بدیع الملک نے فرمایا کیون سہراب یہ درخت کیسے ہین
سہراب نے عرض کی یہی مقام ہے درویش صاحب اسی جگہ فروکش ہین اسکی کیفیت وہان چلکر ملاحظہ فرمائیے گا
کہ درختون مین کیا کیا تکلف ہے بدیع الملک کا اشتیاق اور زیادہ بڑھا سہراب نے عرض کی اگر خلاف مرضی مبارک
ہو اور میری خطا بھی معاف فرمائی جاوے تو کچھ گستاخانہ کلمہ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا کہو میرے
خلاف ہوگا سہراب نے ڈرتے ڈرتے عرض کی کہ ذرا یہان توقف فرمائیے مین شاہ صاحب سے اطلاع
کرون شہزادہ بدیع الملک نے کہا بہت اچھی بات ہے سہراب اندر گیا بدیع الملک وہین ٹھہرے رہے
سہراب نے آکر درویش سبزپوش سے کہا کہ حضور کی ملاقات کے مشتاق ایک شہنشاہ عالیجاہ ہمارے

آفتاب دین پناہ تشریف لائے ہیں اگر اجازت ہو تو یہاں لاؤں حضور کو بھی انکی ملاقات سے لطف حاصل ہوگا فقیر نے کہا میں تارک الدنیا مجھے شہنشاہ کی ملاقات سے کیا حظ ملیگا سہراب نے عرض کی آپ بہت خوش ہونگے وہ بھی مرد خدا شناس ہیں نیک اساس ہیں درویش نے کہا بلالو سہراب باہر آیا کہا اب حضور تشریف لے چلیں بدیع الملک نے قدم آگے بڑھایا عجب سمان نظر آیا دیکھا درخت اسطور سے جمے ہیں کہ عجائبات کی صورت نظر آتی ہے قدرت خدا کا ظہور ہے ہر ایک درخت اس قاعدے سے ہے کہ جیسا ہونا چاہئے تھا بدیع الملک نے سہراب سے پوچھا کہ یہ درخت کسنے لگائے ہیں سہراب نے عرض کی اسکے حال سے غلام آگاہ نہیں ہے بدیع الملک نے کہا کیا درختوں کی عمارت بنائی ہے بڑی صنعت دکھائی ہے سہراب سے باتیں کرتے کرتے بدیع الملک قصر تک پہونچے دیکھا ایک مرد پیر نہایت ضعیف سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک سجادہ پر بیٹھا ہے آگے ایک کتاب رکھی ہے کچھ پڑھ رہا ہے درویش سبز پوش نے جو بدیع الملک کی شوکت و جلالت دیکھی محو جمال ہوگیا خود ہی سلام میں سبقت کی بدیع الملک کو اپنی جگہ پر بٹھایا آپ الگ ہٹ کے بیٹھا سہراب بھی یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا دل میں کہتا تھا کہ فقیر نے بڑی منزلت کی میرے والد نامدار جب تشریف لاتے تھے اتنی منزلت نہیں ہوتی تھی یہ خیال کر رہا تھا کہ فقیر نے بدیع الملک سے کہا کہ اے شہنشاہ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے بدیع الملک نے اپنا نام بتایا خاندان کا پتا دیا فقیر نے ہاتھ چومے کہا آپ حضرات کی تعریف و توصیف فقیر ایک مدت سے سنتا تھا شکر ہے خدا کا کہ آج قدمبوسی حاصل ہوئی آرزوے دلی بر آئی یہ تو فرمائیے کہ آپکا اِدھر آنا اتفاق کیونکر ہوا بدیع الملک نے تمام و کمال قصہ بیان کیا فقیر نے بہت افسوس کیا اور آخر میں بدیع الملک نے یہ بھی کہا کہ اب میرا ارادہ یہ ہے کہ طلسم ہندسہ کو فتح کروں پھر جسطرح ممکن ہو صاحبقران ان سے ملوں فقیر نے طلسم ہندسہ کا نام سنکر کہا اے شہنشاہ آپنے بڑے مرحلہ عظیم کے فتح کرنیکی کوشش کی خیر خدا مالک ہے آپ فتحیاب ہونگے لیکن اُس طلسم کی صحراے گرگساران میں ایک گرگ بزرگ کے شکم میں عجب کوئی اُس گرگ کو ملے اور لوح قبضے میں آئے تب فتح طلسم میں مصروف ہو اور وہ گرگ اصلی نہیں ہیں سب سحر کے بنے ہیں اُنسے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے مگر اے شہنشاہ آپ کچھ تردد نہ فرمائیے خدا اس مشکل کو آسان کریگا یہ کہکر ایک تختی اپنے بستر کے نیچے سے نکالی اور کہا درویش کے پاس اور کچھ نہیں ہے جو آپکی نذر کرے اس تختی کو قبول فرمائیے جب صحراے گرگساران میں پہونچیے گا اور سب منازل طے کرکے بھیڑیوں سے مقابلہ پڑے اس تختی کو اپنے گلے میں رکھیے گا جو کچھ کام کیجیے گا اس تختی کو ملاحظہ فرمائیے گا جیسا کچھ اسمیں مرقوم ہو اسپر عمل فرمائیے گا فتح دینے والا خدا ہے شہزادہ بدیع الملک بہت خوش ہوئے فقیر سے اس تختی کو لیکر اپنے گلے میں پہنا رخصت ہوکر مع سہراب اُس سبزہ زار کے باہر آئے گھوڑے موجود تھے سوار ہوکر چلے سہراب نے عرض کی اب اتنی تکلیف اور فرمائیے اس غلام کی آبرو بڑھائیے یہاں سے دو کوس پر میرا لشکر قیام پذیر ہے میں وہاں سے اپنے لشکر کو ہمراہ لیلوں اور حضور میرے غریب خانے پر تشریف لے چلیں دعوت قبول کریں بدیع الملک نے فرمایا کہ اے سہراب مجھے کسیطرح انکار نہیں ہے مگر کیا کروں کہ مجبور ہوں میرا لشکر بھی یہاں سے دو کوس کے فاصلے پر اُترا ہے میں شکار اس صحرا میں آیا تھا ایک آہو کے تعاقب میں اسطرف چلا آیا یہاں بھی کچھ لوگ میرے ہمراہ ہیں اور مغرور جفت جوش سے جنگ پڑی ہے اُسنے چار دن کی مہلت طلب کی تھی اسکو مہلت دیکر یہاں آیا تھا اگر جنگ واقع نہوتی تو میں ضرور تمہارے ہمراہ چلتا ہاں وعدہ کرتا ہوں کہ بعد ختم جنگ میں تمہارے یہاں ضرور

آؤ تمام اپنے لشکر میں جاؤ میں بھی اپنی بارگاہ کیطرف جاتا ہوں سہراب نے عرض کی اے شہنشاہ یہ تو ممکن ہی
نہیں کہ میں اب قدم مبارک سے جدا ہوں میرے نزدیک تو بہتر یہ ہے کہ حضور اسوقت میرے لشکر میں تشریف لے چلیں
دن اب باقی نہیں ہے شب کو اب وہاں استراحت فرمائیں صبح کو غلام مع لشکر آپکے ہمراہ رکاب حضور کی بارگاہ
کیطرف چلونگا اور وہاں سے آپکے لشکر میں بھیج کے حضور کی خدمتگاری میں مصروف رہونگا بدیع الملک نے کہا
اے سہراب میں مجبور ہوں اگر میرے سردار مجکو نہ پاوینگے تو بہت گھبراوینگے سہراب نے عرض کی میں اپنے لشکر میں
پہونچکر چند آدمیونکو آپکے لشکر میں بھیجکر خبر کرا دونگا بدیع الملک نے کہا تمہیں ہر طرح میرا لیجانا منظور ہے اچھا میں
چلتا ہوں سہراب خوش ہو گیا اور بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیے ہوے اپنے لشکر میں آیا لوگوں نے دیکھا آج
آقا کے ہمراہ کوئی اور جوان صاحب شوکت وشان آتا ہے لوگوں نے کہا یہ جوان کون ہے سرداروں نے کہا معلوم
ہوتا ہے آقا نے اس جوان کو زیر کیا ہے اور اسنے اطاعت قبول کی ہے جب سہراب لشکر میں آیا سب نے سلام کیا
سہراب نے کہا آقاے نامدار کی قدمبوسی کرو یہ تو سب کے ہوش اڑ گئے جو لوگ زیادہ گستاخ تھے انھوں نے سہراب
سے پوچھا کہ آپکی کچھ تعریف فرمائیے اپنے آقا کہنے کا سبب بتائیے سہراب نے کہا میں نے انکی اطاعت قبول کی
اور تمام قصہ بیان کیا آخر میں یہ بھی کہا کہ جسکو اطاعت اسلام قبول کرنا ہو میرے پاس رہے ورنہ چلا جائے سب نے
بسر وچشم اطاعت قبول کی اور بصدق دل مطیع اسلام ہوے سہراب بدیع الملک کو اپنی بارگاہ میں لایا مسند پر
بٹھایا خاطر میں مصروف ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا کہ اب میرے لشکر میں اطلاع کرا دو سب سردار گھبراتے
ہونگے سہراب نے اسیوقت چند سرداروں کو روانہ کیا بدیع الملک نے اچھی طرح سے سب کو بتا دیا اور اپنی انگشتری کا
چھلا نشان کے دیا کہ اسکو بطور نشانی سب کو دکھا دینا اور کہدینا کہ انشاء اللہ کل ضرور آئینگے سردار روانہ ہوے رات
کو بارگاہ بدیع الملک کے قریب جو پہونچے دیکھا سب سردار گھوڑوں پر سوار برائے تلاش بدیع الملک جانیکو
ہیں ان لوگوں نے جاکر سب کو تشفی دی اور دکھایا کہا آقاے نامدار ہمارے لشکر میں ہیں انشاء اللہ صبح کو ضرور
آئینگے شاہزادہ بدیع الملک کے سرداروں نے کہا آپ لوگ اسوقت کہاں تشریف لیجاتے ہیں رات کا وقت ہے صبح کو تو
آقاے نامدار یہاں تشریف لاوینگے چلے آپ جاینگے کیا ضرورت ہے شب کو یہیں تشریف رکھیے دعوت قبول فرمائیے
آپ ہمارے مہمان ہیں اور ناظر مہمان ہمارے مذہب میں فرض ہے آپکو اسوقت ہرگز جانے نہیں دینگے سرداروں نے
کہا ہمیں رہنے میں کوئی انکار نہیں ہے مگر خیال یہ ہے کہ آقا کے خلاف ہو گا ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم آقا سے کہدینگے
آپ اسکا خیال نہ فرمائیے مجبوراً ان لوگوں کو شب کو یہیں رہنا پڑا بدیع الملک کے سرداروں نے بڑی خاطر سے
ان لوگوں کو مہمان رکھا یہاں سہراب نے بدیع الملک کی بہت خاطر کی شب بھر عیش وعشرت میں بسر کی صبح کو
بدیع الملک نے کہا کہ اب چلنے کی تیاری کرو سہراب نے عرض کی شہنشاہ میں نے شب کو چند سردار آپکی بارگاہ
کیجانب روانہ کیے تھے ہنوز واپس نہیں آئے ہیں بدیع الملک نے کہا وہ سب رات کو وہیں رہ گئے ہونگے
سہراب نے عرض کی ایسا ممکن ہے نہیں بدیع الملک نے کہا وہاں چند سردار موجود تھے انھوں نے اصرار کیا
ہو گا آنے نہ دیا ہوگا مجبور ہوے وہیں رہ گئے ہونگے انکی کچھ خطا نہیں ہے سہراب خاموش ہو رہا چلنے کا
سامان ہونے لگا تھوڑی دیر میں بارگاہیں بھی لدگئیں اور جملہ اسباب بھی روانہ کیا گیا اس سب کے بعد
سہراب سبز پوش اور بدیع الملک نوجوان لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے بدیع الملک نے راہ میں سہراب سے
کہا کہ میں بعد فراغت جنگ انشاء اللہ صحراے گرگساران میں جاؤنگا وہاں سے ہی طلسم لاؤنگا تم اتنا انتظام

کرتا کہ قلعہ ہفت جوشن پر میری فوج کو لیجاتا اور وہانکا انتظام بطرز احسن کرتا گو مین وہان ایک شخص آزمودہ کار
کو چھوڑ آیا ہون مگر وہ انتظام حکومت سے واقف نہین ہے سہراب نے عرض کی غلام آپکے ہمراہ رکاب چلیگا
بدیع الملک نے کہا ضرور ایسے امور مین تنہائی کی ہوتی ہی نہین مین خود تمھین ہمراہ لیچلتا راہ بھر یہی باتین
کرتے ہوئے چلے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آکر داخل ہوئے سب نے دیکھا لشکر
گران ہمراہ ایک جوان تاجدار سبز پوش مسلح و مکمل ساتھ سردار دیکھکر بہت خوش ہوئے بدیع الملک نے
سہراب کو اپنی بارگاہ مین اُتارا کہا آجکی شب یہان مقام کرو کل اپنے لشکر کیجانب روانہ ہونگے اُس شب کی صبح مین سحر
کی تجلی کو بدیع الملک مع سہراب اور لشکر سہراب اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

مگر اب کیفیت مغرور کی بیان کی جاتی ہے

کہ اسنے جو چار دن کی مہلت پائی اپنے ہواخواہون سے صلاح کی کہ میرے نزدیک یہان ٹھہرنا مناسب
وقت نہین ہے کیونکہ بدیع الملک سے جب مقابلہ پڑیگا جبھی فتح نصیب ہوگی اور اسکا قصد یہ ہے کہ طلسم ہند سر
کیطرف جائے اور جنگ آغاز کرے اُسکو وہین جانے دو بعد اسکے صاحب سمجھ لینگے اور سوائے اُسکے کسی سے کار زار نہ
ہوگا سب نے کہا حضور کی رائے بہت مناسب ہے مغرور نے کہا پھر آج شب کو اسکا انتظام کرنا چاہیے رفتہ رفتہ
سب کو روانہ کرو ایسے مین بدیع الملک وہان نہین ہے جب وہ آجائیگا تو جانا بہت مشکل ہوگا سواروں نے
اُسیوقت سے اسباب سفر درست کرنا شروع کیا سر شام بارگاہین بھی اُکھڑکر بار ہو گئین اور سب اسباب بھی
روانہ کر دیا کچھ تھوڑے سے خیمے باقی رہے مغرور نے کہا کہ یہی حکم دیدو کہ گھوڑے تیار رہین سائیسون نے
یہ خبر پاکر گھوڑونکو تیار کیا سب جوانان لشکر بھی درست بیٹھے جب زلف لیلائے شب کمر سے گذری تو مغرور نے
ایک تخت سحر بنایا سب سے کہا کہ اب طلسم میں ملاقات ہوگی یہ کہکر تخت پر بیٹھکر سحر کیا تخت اُڑا یہان سب فوج
بھی روانہ ہوئی جلدی مین خیمے جو باقی تھے اُنکو بھی چھوڑ دیا صبح جو ہوئی سرداران بدیع الملک نے دیکھا کہ
لشکر مغرور مین نہ تو کوئی آدمی نظر آتا ہے نہ بارگاہ ہونکا پتا ہے چند خیمے دکھائی دیتے ہین یہ لوگ قریب گئے
دیکھا وہان ایک آدمی بھی نہین ہے سب نے کہا مغرور شب کو فرار ہو گیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ صحرا سے گرد عظیم
بلند ہوئی سب اُس طرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان گھوڑے
پر سوار پشت پر فوج بیشمار برابر بدیع الملک کے ایک تاجدار سبز پوش اس جاہ و حشم سے تشریف لاتے ہین
سب حیران ہوئے کہ اسقدر لشکر آقا کے امداد کو کہانسے دستیاب ہوا اور یہ جوان سبز پوش کون ہے اسی
حیرت مین تھے کہ بدیع الملک لشکر مین داخل ہوئے لوگون نے سلام کیا بدیع الملک سہراب کا ہاتھ
پکڑے ہوئے بارگاہ مین داخل ہوئے بڑے اعزاز و اکرام سے تمام لشکر سہراب کو اُتارا اور اُسیوقت حکم دیا
کہ محفل عیش و نشاط کا سامان ہو ملازمون نے بارگاہ مین آراستہ کرنا شروع کین جبتک بدیع الملک اور
سہراب سبز پوش حمام مین گئے غسل کرکے لباس تبدیل کیا حمام سے برآمد ہوئے یہان ملازمون نے بارگاہ
کو آراستہ کر دیا تھا بدیع الملک مع سہراب سبز پوش بارگاہ مین آئے سہراب کو بڑے اعزاز و افتخار
سے بٹھایا اور جملہ سردار بھی حاضر ہوئے ساقیان مہ جبین ساقی کو حکم ہوا کہ جام شراب تقسیم کرین ارباب نشاط
طلب ہوئے محفل عیش و نشاط گرم ہوئی بدیع الملک نے اُسی عالم مین اپنے سرداروں سے پوچھا کہ اب
مغرور ہفت جوشن کی کیا کیفیت ہے اور کس انتظام مین ہے سب نے عرض کی کہ وہ بخوف جان یہان سے

فرار ہو گیا بلکہ چند خیمے ابتک باقی ہین تعجیل کے سبب نہ لیجا سکا بدیع الملک نے فرمایا کہ خیر میرے ہاتھ سے بچکر
کہان جائیگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ غدار بھی طلسم مین جاکر پوشیدہ ہوا لوگون نے عرض کی حضور یہ بھی معلوم نہین ہوا کہ
کب یہان سے بھاگ گیا بدیع الملک نے کہا جانے دو مین انشاء اللہ طلسم مین جاکر اُسکو زیر کرونگا تھوڑی دیر تک
محفل گرم رہی جب رات بہت گئی تو بدیع الملک نے صحبت کو برخاست کیا سہراب کیواسطے ایک بارگاہ الگ
استادہ کرائی تھی سہراب تو رخصت ہو کر اپنی بارگاہ مین آیا بدیع الملک اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے فرش خواب
پر جاکے آرام کیا رات چونکہ بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک بیدار ہوئے سہراب بھی
سوکر اُٹھا سب بعد ادائے سلام بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے دربار جمع ہوا بدیع الملک نے کہا اب مین جانب صحرائے
گرگساران جاؤنگا لوح طلسم ہندسہ کا پتا لگاؤنگا آپ سب لوگونکو مناسب یہ ہے کہ قلعہ ہفت جوشن پر جاکے قیام
کیجیے مین انشاء اللہ بہت جلد واپس آؤنگا سردارون نے عرض کی ہم لوگ آپکو تنہا نہ جانے دینگے ہم بھی ساتھ چلینگے
بدیع الملک نے فرمایا کہ قید یہ ہے کہ جسکو لوح لینا ہو یا ایسے امر مین دخل دینا ہو وہ تنہا جائے کوئی ہمراہ نہو مین
لوح کو دیکھونگا جو کچھ اسمین لکھا ہوگا اُسکے موجب کرونگا سردارون نے پوچھا شہنشاہ لوح کیسی بدیع الملک نے
کل قصہ فقیر کے پاس جانیکا و تختی پانیکا بیان کیا سردار بہت خوش ہوئے بدیع الملک نے اُس روز و شب کو بھی
بعیش و عشرت بسر کیا صبح کو تختی جو فقیر نے دی تھی اُسکو دیکھا نوشتہ پایا کہ پہلے تو صحرائے گرگساران مین پہونچکر
شرط تنہائی کی ضرور ہے اور بعد اسکے پتا اُس صحرا کا لکھا تھا بدیع الملک نے سب سے کہا کہ اسمین تنہائی کی شرط
ہے آپ لوگ قلعہ ہفت جوشن پر تشریف لیجائین بفضل ایزدی بہت جلد واپس آؤنگا سردار مغموم ہوئے بدیع الملک
سے رخصت ہو کر جسطرف کا پتہ تختی مین دیکھا ادھر روانہ ہوئے اور سہراب کو تمام لشکر کا منتظم قرار دیا اور یہ بھی کہدیا
کہ جب قلعہ پر پہونچنا تو وہانکا بھی انتظام دیکھنا جو جو امر خلاف ہون اُنکو اصلاح دینا سہراب جب بدیع الملک سے
رخصت ہونے لگا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے فرمایا کیون اسقدر تردد کرتے ہو مین بہت جلد تمسے
ملونگا بدیع الملک تو ادھر روانہ ہوئے اور تمام سپاہ قلعہ مین آکر خورشید سے ملی خورشید خوش تھی سہراب نے
پوچھا کہ تم سب نے شاہزادے کو کہان چھوڑا اور یہ جوان سبز پوش کون ہے سب نے کہا کہ شاہزادہ لوح لینے کو بطرف
صحرائے گرگساران مین گیا ہے اور ہم لوگونکو یہ حکم دیا تھا کہ تم سب قلعے پر جاکے ٹھہرنا ہمارے منتظر رہنا اور جو کچھ خورشید
کہنا تھا خورشید سے کہدیا خورشید نے سہراب سبز پوش کو بڑے اعزاز و اکرام سے اپنے برابر بٹھایا کہا آپکو اختیار
ہے جسطرح مزاج مین آئے یہانکا انتظام کیجیے سہراب نے جوابدیا کہ مین انتظام آپسے بہتر نہین کرسکتا یہ بھی آقا
کی قدردانی تھی جو اُنھون نے ایسا فرمادیا آپکو مبارک رہے ہان جو خدمت میرے لائق ہوگی انشاء اللہ اُسمین دریغ
نہ کرونگا خورشید بھی سہراب سبز پوش سے بہت خوش ہوئی اب فوج براحت و آرام قلعہ مین قیام پذیر ہوگئی

مگر اب کیفیت بدیع الملک کی گذارش کی جاتی ہے

کہ یہ جو اپنے لشکر سے رخصت ہو کر حسب ہدایت لوح طرف صحرائے گرگساران کے روانہ ہوئے تھوڑی دور چلکے
ایک دیوار سنگین نظر آئی شاہزادہ حیران ہوا کہ اب کدھر جاؤن لوح کو دیکھا نوشتہ پایا کہ لوح کو دیوار سے مس
کرو وہ بحکم قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک نے دیوار کے قریب پہونچکے لوح کو مس کیا ایک آواز مہیب
آئی دیوار اُڑ گئی راستہ صاف ہوا بدیع الملک آگے بڑھے تھے کہ ایک مرد ہفت سر ظاہر ہوا اُسنے آواز دی
کہ اے جوان تو نے اس دیوار کو کیون گرایا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسی تختی کا عکس اُسپر ڈالو

جل جائیگا بدیع الملک نے عکس لوح کا اُسپر ڈالا وہ مرد ہفت سر جلکر خاک ہوا قصہ پاک ہوا بدیع آگے بڑھے
دن تھوڑا باقی تھا ایک صحرا مین پہونچے شام ہوگئی شاہزادہ بدیع الملک ایک درخت کے نیچے اُتر بیٹھے گھوڑا
درخت سے باندھ دیا نیند آئی زین پوش بچھاکر سورہے جب صبح ہوئی اور آنکھ کھلی اپنے کو ایک تختے پر دریا کے
بہتے پایا بدیع الملک کو سخت تعجب ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ خوف کا مقام نہین ہے تختے پر بیٹھے رہو اسم حاشیہ
ورد زبان کرو بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح ورد زبان کیا تختہ تھوڑے عرصہ مین بہکر دریا کے کنارے پہونچا
بدیع الملک تختے سے اُترے خشکی مین آئے شکر خدا بجالائے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ جانب شمال جاؤ بدیع الملک
پیادہ پا جانب شمال روانہ ہوے شام تک رہروی کی آخر تھک کر ایک مقام پر ٹھہر گئے رات کا وقت ہوا کا سناٹا
دن بھر کی مسافت طے کیے ہوے کہ ہوا سرد چلی بدیع الملک کی آنکھ بند ہوگئی جب صبح کو آنکھ کھلی اپنے کو
ایک کوہ پر پایا سخت حیران ہوے کہ مین تو جنگل مین سویا تھا کوہ پر کیونکر پہونچا لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ نام خدا لیکر اس
کوہ سے پھاند پڑو بدیع الملک قلۂ کوہ پر آئے نام خدا لیکر پھاند پڑے آنکھین بند ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد پاؤن
آشنائے زمین ہوے شاہزادے نے آنکھ کھولی اپنے کو ایک صحرا مین پایا لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے گرگسارن
یہی ہے وہ سامنے جو صندل کا درخت معلوم ہوتا ہے اُسکے قریب جاؤ اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھو درخت کو جڑ سے اکھاڑو
گرگ ظاہر ہونگے اس لوح کو سب کے سامنے پھینکدینا عجب تماشا دیکھنا بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو ورد زبان
کیا درخت کے قریب آئے جب سات بار اسم پڑھ چکے نام خدا لیکر درخت کو اکھاڑ کر پھینکدیا درخت کے اکھڑتے ہی ایک
دہن نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ نقب سے ایک گرگ نے سر نکالا اور بدیع الملک کی جانب چلا
بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہی اسم پڑھے جاؤ کوئی تمھارے پاس نہ آئیگا جب سب گرگ جمع ہوجائینگے
تو آخر مین ایک گرگ بزرگ آئیگا اُسکے بعد پھر کوئی نہین ہے جب وہ بھی آچکے تب اس لوح کو زمین پر پھینکدینا بدیع الملک
اسی اسم کو پڑھتے رہے جب سب گرگ نکل چکے تو آخر مین وہی گرگ بزرگ نقب سے نکلا تو بدیع الملک نے لوح کو
زمین پر پھینکدیا سب گرگ لوح کیطرف جھپٹے ہر ایک نے چاہا ہم اُٹھالین مگر آپسمین اسقدر مجمع ہوا کہ کوئی لوح تک
نہ جاسکا تنگ آکے لڑنے لگے یہانتک لڑے کہ تھوڑی دیر مین سب لڑ بھڑکر مرگئے فقط وہ ایک گرگ بزرگ باقی
رہا جب سب مرگئے تو اُسنے قصد کیا کہ مین بھاگون بدیع الملک نے جلدی سے لوح کو اُٹھاکے دیکھا لکھا تھا
کہ بھاگنے نہ پائے جلد اسکو مارو بدیع الملک نے کمان کاندھے سے اُتاری ترکش سے تیر نکالا تیر کمان مین
پیوست کرکے طرف اُس گرگ کے سر کیا گرگ نے چاہا جست کرون کہ ناوک اُسکی پشت پر پڑا پار نکل گیا گرگ زمین
پر گرکے تڑپنے لگا بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ شکم اسکا چاک کرو لوح نکال لو بدیع الملک نے
جھپٹ کے خنجر سے شکم اُس گرگ کا چاک کیا دیکھا ایک تختی الماس کی اُسپر حروف یاقوت سے لکھے ہین گرگ کے دل مین
رکھی ہوئی ہے بدیع الملک نے وہ تختی اُسکے دل سے نکالی اور اپنے گلے مین ڈالی شکر خدا کیا پھر لوح کو دیکھا چاہا
مگر وہ تختی جو شاہ صاحب نے دی تھی گلے مین نہ پائی بدیع الملک سخت حیران ہوے جو خاص لوح طلسم بند
تھی اُسکو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور لوح طلسمی ملے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ جانب
مغرب روانہ ہو تا منزل مقصود پر پہونچے بدیع الملک جانب مغرب روانہ ہوے ایک صحرا مین پہونچے دن
تھوڑا باقی تھا چونکہ کئی پہلے کے حادثات دیکھ چکے تھے کہ صحرا مین سوکر دریا مین گئے خوف کیا کہ مبادا اب ایسا ہو کہ
لوح میرے پاس ہے کوئی دشمن گلے سے لوح اُتار لیجائے یا کوئی اور مشکل پیش آئے تو اب وہ تختی جو شاہ صاحب نے

عطا فرمائی تھی موجود نہیں ہے پھر خیال آیا کہ لوح کو تو دیکھ لیں یہ سوچکر لوح کو دیکھا تو نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ کو اکیس
بار پڑھو ایک طائر آئیگا اُسکی پشت پر سوار ہونا وہ تمھیں تمھارے لشکر کے قریب پہونچا دیگا مگر آنکھیں اپنی بند کر لینا
شاہزادہ بدیع الملک نے اُس اسم کو اکیس بار پڑھا دیکھا ایک طائر سفید رنگ پیدا ہو بدیع الملک کے قریب
آیا چاہا شاہزادے کو منقار میں دبا کے لے اُڑے ون بدیع الملک نے اُسکے بازو پکڑ لئے طائر بیٹھ گیا بدیع الملک پشت
پر اُس طائر کے سوار ہوئے آنکھیں بند کر لیں طائر اُڑا تھوڑے عرصہ میں پاؤں شاہزادے کے زمین سے آشنا
ہوئے اور آواز بھی آئی کہ اے طلسم کشا آنکھیں کھولیے بدیع الملک نے آنکھیں کھول دیں دیکھا سامنے قلعہ
ہفت جوشن دکھائی دیتا ہے بدیع الملک نے شکر خدا کیا قلعہ کیطرف روانہ ہوئے لوگ جو قلعے پر آتے جاتے تھے
اُنھوں نے جو شاہزادے کو دیکھا سب حاضر خدمت ہوئے بعض نے آکر سہراب اور خورشید کو اطلاع دی کہ
آقائے نامدار پیادہ پا تشریف لاتے ہیں جلد مرکب لیجاؤ سہراب نے جو یہ خبر سنی بہت خوش ہو گیا جلدی سے
مرکب تیار کرایا خود لیکر خدمت میں بدیع الملک کے حاضر ہوا اور جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے گلے سے
لگایا سہراب نے پوچھا کیوں آقائے نامدار مراد حاصل ہوئی بدیع الملک نے لوح دکھائی سہراب بہت خوش
ہوا شکر کا سجدہ کیا خورشید بھی فرط مسرت سے بدیع الملک کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا اسیطور سے سب شاہزادے کو
قلعے میں لائے صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی بدیع الملک نے کہا کہ اب دیر کرنا خلاف مصلحت ہے میں تو کل
جانب طلسم روانہ ہونگا آپ لوگ لشکر لیکر آئیے گا سہراب نے کہا کیا ہمراہ آپکے اب بھی جانا خلاف ہے
بدیع الملک نے کہا بھائی یہ معاملات طلسم ہیں انمیں تنہائی کی شرط ہوتی ہے سہراب نے پھر عرض کی کہ ابھی آپ
اسقدر مسافت سفر اُٹھائے ہوئے آتے ہیں دو ایک روز تو یہاں استراحت فرمائیے ابھی تھکے ہے بدیع الملک نے
کہا جب خدا نے لوح دلوا دی ہے تو اب تامل بہتر نہیں ہے آج سے کل تک یہاں ہوں پھر تو سہراب خاموش ہو گیا
مگر صبح کو حکم دیا کہ سب سپاہ درست ہو اُسدن بھی بدیع الملک مصروف عیش رہے جب دن تمام ہوا تو بدیع الملک
نے خدمتگار سے کہا کہ سجادہ بچھاؤ خدمتگار نے سجادہ بچھایا بدیع الملک جاکر مشغول عبادت ہوئے شب بھر
عبادت خدا میں بسر کی صبح ہوتے ہی فریضہ سحر سے فراغت حاصل کر کے دست دعا طرف آسمان کے بلند کیے اور
بالحاح و زاری درگاہ جناب باری میں عرض کی کہ اے فتاح حقیقی و اے رب تحقیقی اپنے اس عبد ذلیل کی دعا کو
قبول کر اور تمنائے دل کو پورا کر عرصہ تک بدیع الملک بہ رجوع قلب دعا مانگا کیے جب دعا سے بھی فراغت پائی
باہر تشریف لائے اسپ صبا رفتار طلب کیا اسپ سے مگر گھوڑے پر سوار ہوئے نام خدا لیکر جانب طلسم ہندسہ
روانہ ہوئے لوح کے ذریعے سے پتا تو پہلے معلوم ہو گیا تھا اور ملک سہراب وغیرہ کو بھی تعلیم کر دیا تھا کہ لشکر کو ادھر
سے لیکر آنا شاہزادہ بدیع الملک تو جانب طلسم روانہ ہوئے ہیں کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب حال مغرور ہفت جوشن اور بادشاہ طلسم ہندسہ یعنی قباد آزدر سیر کا ملاحظہ فرمائیے

کہ مغرور جو بخوف بدیع الملک فرار ہو کر طلسم ہندسہ میں پہونچا تو اپنے بھائی یعنے قباد آزدر سیر کے پاس
گیا اسنے پوچھا کیوں مغرور کیا واقعہ گذرا جو تم چلے آئے مغرور نے کہا بھائی صاحب بدیع الملک سے مقابلہ
کرنا آدمی کا کام نہیں ہے اب اسکا ارادہ یہ ہے کہ آپکے طلسم کیطرف آئے اور لوح کی فکر کرتا تھا ہوا لازم ہے کہ اب
بندوبست لوح کا کیجیے کیونکہ جبتک میں اُسکے مقابلے میں ٹھہرا ہوا تھا تب تک وہ بھی رکا ہوا تھا اب میں ادھر
آیا ہوں وہ ضرور لوح کی تلاش میں جائیگا اور جیسے ممکن ہوگا لوح کی تدبیر کریگا قباد نے کہا کہ لوح کا پانا کچھ

انسان کا کام نہین ہو اگر وہان جائیگا مارا جائیگا لوح نہ پائیگا مغرور نے کہا آپکا فرمانا تو بہت بجا ہو مگر اِسکا بندوبست
ضرور فرمایئے مین جو کچھ آپ سے بیان کرتا ہون اُسکو یقین سمجھیے کہ بدیع الملک ضرور لوح تک جائیگا اور سو
ترکیبین کرکے لوح لائیگا اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو قباد نے کہا جسوقت مقام لوح تک کوئی پہونچیگا دیکھا جائیگا اور
کسکی مجال ہو کہ لوح تک جاسکے مغرور نے کہا آپکو اختیار ہو قباد نے کہا جب مقام لوح تک کوئی پہونچیگا مجھے
اُسیوقت خبر ملجائیگی مین بندوبست کرلونگا مغرور خاموش ہو رہا قباد دوسرے روز اپنے دربار مین آیا مغرور
کو بھی ہمراہ لایا سب اہل دربار جمع ہین کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی کہ حضور کاہن طلسم تشریف لاتے ہین قباد
نے کہا آنے دو مغرور نے کہا کیون بھائی صاحب کاہن صاحب کے آنے کی کیا ضرورت ہو کہین بدیع الملک
لوح تک تو نہین پہونچگئے قباد نے کہا تمھارے ایسے ہی خیالات رہتے ہین یہ ذکر تھا کہ کاہن طلسم نے آکر قباد کو
سلام کیا قباد نے بیٹھنے کی اجازت دی کاہن طلسم بیٹھا قباد نے پوچھا کیون کاہن صاحب آج آنیکا کیونکر
اتفاق ہوا کاہن نے کہا حضور ذالحجہ ختم سال کا جو کیا تو سحر طلسم تمام معلوم ہوئی اور یہ ظاہر ہوا کہ یہ سال اس
طلسم کا سال آخری ہو جب مین نے یہ کیفیت دیکھی تو لوح کیجانب نگاہ کی تا معلوم ہو کہ لوح اپنے
مقام پر نہین ہو قباد کا رنگ زرد ہوگیا مغرور نے کہا بھائی صاحب مین نے آپ سے جو کچھ عرض کیا تھا اُسکا
امتحان آپنے کیا قباد نے کہا تمھین نے تو بلا لگائی ہو یہ کہکر ایک ملازم کو بلایا کہا اُس سے کتاب سامری تو جلد لا
مین اُس لوح کی کیفیت تو دیکھون ملازم جاکر کتاب سامری لایا قباد نے کتاب مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ واقعی
اگر گسار جادو قتل ہوا اور لوح بدیع الملک کو ملگئی بدیع الملک دو ہی ایک روز مین داخل حد طلسم ہو نیوالا
ہو اگر ممکن ہو تو جلد کوئی بندوبست کیا جاوے ورنہ پھر کچھ بن نہ پڑیگا قباد نے جو یہ کیفیت دیکھی رنگ اُڑگیا مغرور
سے مخاطب ہوکے کہا کہ تمنے میرے پیچھے ابھی بلا لگائی بڑا غضب ہوا لوح بدیع الملک کو ملگئی اگر کچھ بندوبست
نہ کیا جائیگا تو وہ دو ایک روز مین سرحد طلسم مین آجائیگا مغرور نے کہا بھائی صاحب مین نے کیون بلا لگائی اُسکا
ارادہ پیشتر سے یہی تھا کہ اس طلسم کو فتح کرے قباد نے کہا فتح تو کیا کرسکے گا اپنی جان کے پیچھے پڑا ہو اب مین ایک ساحر
روانہ کرتا ہون وہ جاکر لوح بھی لے آئیگا اور اُسکو بھی گرفتار کریگا مغرور نے کہا بھائی صاحب اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو
آپ ساحر کو ناحق روانہ کرتے ہین قباد نے کہا سبب بھی تو معلوم ہو کہ سحر کیون نہین تاثیر کرتا مغرور نے کہا اسکی وجہ مجکو
نہین معلوم کہ اُسپر سحر کیون نہین اثر کرتا ہو قباد نے کہا خیر سب کیفیت معلوم ہوجائیگی یہ کہکر ایک ساحر کو بلایا اور کہا
اے صمصام جادو تم جاؤ طلسم کشا لوح پاگیا ہو اب وہ قریب طلسم آتا ہو جسطرح بن پڑے اُس سے لوح بھی لیلاؤ اور اُسکو
بھی گرفتار کرکے لاؤ صمصام جادو نے کہا غلام جائیگا بسر وچشم ارشاد بجا لائیگا قباد نے کہا ایک امر کا خیال رہے
اُسکے پاس کوئی چیز ایسی ہو کہ اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا اسکو بھی تحقیق کرنا اور جو شے اُسکے پاس ہو اُسکو بھی اپنے قبضے
مین کرنا جب اُسپر سحر تاثیر کریگا اگر اسکا انتظام نہ کروگے تو اُسکا ہاتھ لگنا بہت مشکل ہو صمصام جادو نے کہا حضور
کے اقبال سے مین لوح اور طلسم کشا کو حاضر خدمت کرونگا قباد نے کہا اگر اس کام کو تم انجام دوگے تو بہت کچھ خلعت
و انعام پاؤگے صمصام رخصت ہوکر قباد سے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ جو اپنے لشکر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تو سہراب اور خورشید بھی بدیع الملک کے جانیکے بعد
مع لشکر گران طرف طلسم ہندسنہ کے چلے کہ ان لوگونکا ذکر بھی وقت پر ضرور ہوگا مگر بدیع الملک جو چلے

ایک دریا کے قریب پہونچے شام ہوئی بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لوح میں نوشتہ پایا کہ یہاں ٹھہرنا مناسب
نہیں ہی اسم حاشیہ کو پڑھو ایک نہنگ ظاہر ہوگا تمھارے نزدیک آکر منھ کھولیگا نام خدا لیکر اُسکے منھ
میں کود پڑنا بدیع الملک دریا کے قریب آئے اُس نہنگ نے منھ کھولا شاہزادہ بسم اللہ کہکے نہنگ کے منھ
میں کود پڑا آنکھیں بند ہوگئیں تھوڑی دیر کے بعد پاؤں آشنا زمین ہوے شاہزادہ کی آنکھ کھلی دیکھا
ایک صحراے لق ودق کوسوں میدان ہی بدیع الملک بہت گھبرائے پھر لوح کو دیکھا نوشتہ پایا آج کی
شب اسی صحرا میں قیام کرو یہ مقام اگرچہ ویران ہی مگر بیخوف ہی شاہزادہ بدیع الملک جہاں کھڑے تھے
وہیں بیٹھ گئے دن بھر کی رہروی سے بہت خستہ تھے صحرا میں ہواے سرد چلی بدیع الملک کی آنکھ بند
ہوگئی جب بوقت سحر آنکھ کھلی شاہزادہ اُٹھا فریضۂ سحر سے فراغت حاصل کرکے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا
کہ جانب شمال روانہ ہو مگر بدون حکم لوح کے کوئی بات نکرنا بدیع الملک جانب شمال روانہ ہوے تھوڑی
دور چلنے کے بعد ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا کہ بہت سے دربان اُس پھاٹک پر
بیٹھے ہوے ہیں دربانوں نے بدیع الملک کو جو دیکھا سب نے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام
دیکر پوچھا کہ یہ مکان کس کا ہی دربانوں نے کہا یہ باغ ملکہ سیمتن دختر حکیم روشنضمیر کا ہی بدیع الملک نے کہا اس
باغ کے اندر جانیکی ممانعت ہی نگہبانوں نے کہا اگر آپکا جی چاہے تشریف لیجائیے سیر کر آئیے بدیع الملک نے کہا
تمپر تو کوئی خرابی نہ آئیگی نگہبانوں نے کہا اس باغ میں ساحر اور بت پرست لوگونکو جانیکا حکم نہیں اہل اسلام
کے لیے ممانعت نہیں ہی بدیع الملک بہت خوش ہوے باغ کے اندر تشریف لیگئے دیکھا باغ بہت پربہار ہی
ہر طرف لالہ زار ہی بدیع الملک سیر کرتے ہوے بارہ دری کے قریب آئے دیکھا ایک بارہ دری رشک پری
بہت عالیشان بنی ہی نیچے بارہ دری کے نہر بہت نفیس سنگ سفید کی بنی ہی بدیع الملک نہر کو دیکھنے میں مشغول
ہوے پانی میں ایک عکس نظر آیا شہزادہ بدیع الملک نے جو غور کیا تو دیکھا ایک نازنین زہرہ جبین کوٹھے پر
کھڑی ہوئی ہی شاہزادہ بدیع الملک صورت زیبا اور طلعت جہان آرا دیکھکر مائل ہوگئے تیغ ابروے گھائل
ہوگئے گردن اوپر اُٹھائی دیکھا واقعی ایک نازنین کوٹھے پر کھڑی ہی جیسے ہی ملکہ سیمتن ہی رشک نسرین و یاسمن
ہی شاہزادے نے جو گردن اُٹھائی اور ملکہ سے چار آنکھیں ہوئیں اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ یہاں آؤ
بدیع الملک مائل تو ہو ہی چکے تھے راستہ تلاش کرکے کوٹھے پر پہونچے نازنین نے کہا آپ تو بڑے
بیباک ہیں چست و چالاک ہیں ایک تو بے اجازت باغ میں آگئے دوسری بلا تکلف تو حد کی ہوئی کہ کوٹھے پر
چلے آئے بدیع الملک نے کہا واقعی آپ بجا فرماتی ہیں میں خطاوار ہوں اب جو مزاج میں آئے سزا دیجیے ملکہ
نے کہا اچھا تو آپ میرے مہمان ہیں آپکی خاطر مجھپر واجب و لازم ہی بدیع الملک نے کہا آپکی بندہ نوازی ہی ملکہ نے
کہا پھر اچھا تو آپ تشریف لائے ہیں نیچے تشریف لیچلیے آرام سے بیٹھیے بدیع الملک نے کہا جہاں حکم ہو میں
چلنے کو موجود ہوں ملکہ نے ہاتھ میں ہاتھ لیا کوٹھے سے نیچے اُتری بدیع الملک کو لیکر ایک کمرے میں
آئی بدیع الملک نے دیکھا کمرا نہایت آراستہ ہی شیشہ آلات بہت قاعدے سے آویزاں ہی ایک مسند
چوزری بچھی ہی ملکہ نے کہا تشریف رکھیے بدیع الملک مسند پر بیٹھے ملکہ بھی برابر بیٹھی کنیزونکو طلب کیا جب کنیزیں
آئیں ملکہ نے شراب طلب کی کنیزوں نے شراب حاضر کی ملکہ نے خود اپنے ہاتھ سے جام میں شراب بھری
بدیع الملک سے کہا کہ نوش فرمائیے بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا تھا کہ دل دھڑکنے لگا

بدیع الملک چونکہ تجربہ کار تھے جلدی سے لوح پر نگاہ کی نوشتہ پایا کہ ایسا غضب نکرنا کہ جام پی جانا اگر جام
پی جاؤ گے ابھی بیہوش ہو گے بدیع الملک کو جو عرصہ ہوا نازنین نے کہا اب جام ملاحظہ فرمائیے بدیع الملک نے
نازنین سے کہا کہ میں جام پیتا ہوں یہ کہکر پھر لوح دیکھنے لگے اُسمیں لکھا تھا کہ یہ نازنین نہیں ہے صمصام جادو کا
یہ سب کارخانہ سحر کا بنا ہے اسم حاشیہ لوح ایکبار اس جام پر پڑھکے پھونکدو اور یہی جام اسپر پھینک مارو بدیع الملک
نے اسم پڑھا جام پر پھونک کے اُس نازنین کیطرف جام پھینکدیا شراب جو اُس نازنین کے جسم پر پڑی آگ لگ گئی
تھوڑی دیر میں جلکر خاک ہوا ایک آواز مہیب آئی کہ کشتی مرا نام من صمصام جادو بود اس آواز کے آتے ہی وہ سب
مکان منہدم ہو گیا بدیع الملک نے دیکھا کچھ باغ نہیں ہے ایک صحرا سنسان پڑا ہے بدیع الملک لاحول ولا قوۃ
کہکر باہر آئے لوح کو دیکھا اُسمیں نوشتہ پایا کہ اب یہ صحرا پُرخوف ہے اسی سمت چلے جاؤ کل سرحد طلسم میں داخلہ ہو گا
بدیع الملک اُسی جانب کو روانہ ہوئے مگر صمصام کے مرنے کی خبر قباد کو پہونچی وہ ساحر جو بشکل دربان دروازے
پر تھے جو اسکے مرنے کی آواز سنکر پرپرواز ہو کے قباد کے پاس پہونچے اور اُس سے بیان کیا کہ صمصام
جادو کو طلسم کشا نے قتل کیا قباد کا رنگ زرد ہو گیا مغرور سے کہا تمھاری وجہ سے دیکھوں اب کیا ہوتا ہے
تم ہمارے طلسم میں اگر گوشہ گیر ہوتے نہ یہ آفت یہاں آتی مغرور نے کہا بھائی صاحب آپ زبردستی مجھکو الزام
دیتے ہیں بدیع الملک کا پیشتر سے ارادہ تھا کہ وہ اس طلسم کیطرف آئے قباد نے کہا اور تمھارے آنے سے مصمم
ارادہ ہو گیا مغرور خاموش ہو رہا قباد نے کہا اب سردست کوئی تدبیر ایسی سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ طلسم کشا
گرفتار ہو جائے میں اس امر کا وعدہ کرتا ہوں کہ جو طلسم کشا کو گرفتار کرکے لائیگا اُسکو ایک شہر کا حاکم کر دونگا اور
علاوہ اسکے بہت کچھ انعام دونگا یہ سنکر ایک ساحر ارژنگ جادو اپنے مقام سے اُٹھا قباد از در سر کے
سامنے آکے کہنے لگا کہ میں جاؤنگا طلسم کشا کو ضرور گرفتار کرکے لاؤنگا قباد نے کہا واقعی تمھاری ذات سے امید
تو قوی ہے مگر اتنا خیال رکھنا کہ طلسم کشا کے پاس علاوہ لوح کے کوئی چیز ایسی ہے جسکی وجہ سے اُسپر سحر تاثیر نہیں
کرتا ہے ارژنگ نے کہا میں سب اُس سے لیلونگا لیکن ایک امر کا امیدوار ہوں کہ تھوڑا سا لشکر میرے ہمراہ
کر دیا جائے قباد نے حکم دیا فوراً تھوڑے سے جوان ارژنگ کے ہمراہ ہوئے ارژنگ چلا کہ بدیع الملک
نوجوان جو صمصام جادو کو قتل کرکے حسب ہدایت لوح چلا تو دوسرے روز ایک خندق ملی بدیع الملک
نے دیکھا کہ خندق میں آگ روشن ہے شعلے سر بفلک کشیدہ ہیں بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہ
آتش سحر ہے برکت لوح کچھ تاثیر نہیں کریگی یہی طلسم کی سرحد ہے بسم اللہ کہکے چلے جاؤ بدیع الملک نام خدا لیکر اس
آگ پر سے سیدھے چلے گئے دو تین قدم چلے آگ ختم ہو گئی بدیع الملک اور آگے بڑھے اب تو طلسم کی عمارتیں نظر
آنے لگیں بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جس جگہ حکم ہو وہیں سے کوہ زنجبیل جادو کے مقام پر جاؤ
اور اُسکو قتل کرو تاکہ وہ مرحلہ طے ہو راستہ کھلے بدیع الملک کو علاوہ اسکے اور بھی امور لوح کے دیکھنے سے معلوم
ہوئے اور پتا بھی معلوم ہوا بدیع الملک اُس طرف روانہ ہوئے اب جو لوگ راہ میں ملتے ہیں بدیع الملک کو
بنگاہ حیرت دیکھتے ہیں بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ کون صاحب ہیں کہاں سے تشریف لائے ہیں یہاں تک کیونکر
آئے خندق کی آگ نے کچھ گزند آپکو نہ پہونچائی بدیع الملک مناسب سمجھکر جواب دیتے ہیں لوگ تعجب کرتے
ہیں اور جنکو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ طلسم کشا ہیں وہ خوف کے مارے بدیع الملک کے سامنے سے بھاگ جاتے
ہیں بدیع الملک بخوف آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں کہ سامنے سے گرد اڑی بدیع الملک اُس گرد کیطرف

دیکھنے لگے جب دامن گرد شگاف ہوا تو دیکھا کہ چند سوار گھوڑوں کو ڈپٹے ہوئے چلے آتے ہیں آگے آگے اُن سب
کے ایک جوان نہایت حسین تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ زیب جسم کیے بڑے جاہ و حشم سے آتا ہی
بدیع الملک بغور اُس جوان کو دیکھنے لگے جب بالکل قریب آیا تو اُس جوان نے بدیع الملک کو سلام کیا
بدیع الملک نے جواب سلام دیکر پوچھا ای جوان تو کون ہے اپنے نام سے آگاہ کر اُس جوان نے عرض کی مین اسی
طلسم مین رہتا ہون مگر کوئی تعلق قباد سے نہین رکھتا ہون مغرور نے آپکی بہت کچھ صفت بیان کی مجھے
شوق دید پیدا ہوا اب امیدوار ہون کہ امتحان جرأت ہو جائے بدیع الملک نے کہا بسم اللہ ہمین کیا انکار
ہے جوان نے نیزہ سنبھالا بدیع الملک کو بھی ایک نیزہ دیا شہزادہ بدیع الملک نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے تو
ہمیں وار کر ہمین نیزے کی کوئی ضرورت نہین ہے اگر ہمارے مقدر مین فتح ہے تو ہر طرح فتح ہوگی جوان نے بہت کچھ
اصرار کیا مگر بدیع الملک نے نیزہ نہ لیا آخر کو اُسنے تلوار لگائی بدیع الملک نے بھی تیغ آبدار نیام سے لی تلوار
چلنے لگی بدیع الملک نے ایک مقام پر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی جوان کو غصہ آیا شاہزادہ بدیع الملک
کے کمربند مین ہاتھ ڈالدیا آپسمین زور ہونے لگا بدیع الملک اُس جوان کو لیے دوڑے دس قدم پر لاکے پٹکا مارا
سر سے بلند کیا اُس جوان نے امان طلب کی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا امان بشرط ایمان وہ جوان ظاہر مین
کلمہ پڑھ کے بظاہر مسلمان ہوا شاہزادہ بدیع الملک سے کہا کہ میری تمنا بھی یہی تھی کہ آپکی خدمت اختیار کرون
بدیع الملک اسکے شریک ہونے سے بہت خوش ہوے اس جوان نے بارگاہ استادہ کرائی شاہزادہ بدیع الملک
کو لیکر بارگاہ مین آیا شاہزادہ داری مین مصروف ہوا دن تو بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی جوان نے
بزم عیش و عشرت منعقد کی بدیع الملک نے تھوڑی دیر مین بزم عیش طرب مین بسر کی جب رات زیادہ گئی تو
فرمایا کہ ہمنے مسافت بہت بڑی طے کی ہے بہتر ہوگا کہ اب جلسہ کو برخاست کرو جوان نے جلسہ کو برخاست کیا
بدیع الملک خوابگاہ مین تشریف لائے چونکہ دن بھر کے مسافت کشیدہ تھے لیٹتے ہی سو گئے یہ مکار غدار تو
اسی فکر مین تھا شاہزادے کو جو غافل پایا بارگاہ مین آیا بیہوشی رومال مین رکھکر بدیع الملک کے دماغ کے
پاس رکھی شاہزادے نے سانس جو کھینچی چھینک مار کے بیہوش ہوے اُسنے اُسیوقت لوح گلے سے بدیع الملک
کے اُتاری اور قید آہن طلب کی ملازمون نے طوق بیڑیان حاضر کین اسنے بدیع الملک کو سلسل و مطوق
کرکے ہوشیار کیا جب شاہزادے کی آنکھ کھلی اپنے کو گرفتار دام مصیبت پایا بدیع الملک نے کہا او مکار اس سے
کیا ہوتا ہے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو ہم پھر رہا ہو جائینگے اُس مکار نے کہا او طلسم کشا میرے قید سے رہا ہونا
دشوار ہے میں ارژنگ جادو ہون جب بدیع الملک نے خیال کیا تو صورت اُس جوان کی نہین ہے بلکہ اور ایک
ساحر سیہ فام بد انجام بیٹھا ہے بدیع الملک خاموش ہو رہے ارژنگ نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب
زیادہ توقف کرنا یہان اچھا نہین ہے طلسم کشا کو خدمت بادشاہ مین بھیجوا اور پھر قتل کرڈالو سب ہمراہی اسکے
قید بدیع الملک لیکر روانہ ہوے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

مگر اب چند کلمے کیفیت لشکر بدیع الملک کے ملاحظہ فرمایئے

کہ بعد بدیع الملک کے جانے خورشید حوش تدبیر اور سہراب سبز پوش جو لشکر گران ہمراہ لیکر
چلے بدیع الملک حسب ہدایت ان لوگوں کو بھی بتا بتا گئے تھے اور آپ دوسری راہ سے گئے تھے لشکر
اُسی پتہ پر شب و روز کوچ و مقام کرتا ہوا چلا جاتا تھا روز خورشید نے کہا نہین معلوم آقاے نامدار کا مزاج

کیسا ہی کچھ کیفیت نہین معلوم ہوتی ہی سہراب نے کہا خدا مالک ہی حال معلوم ہوجائیگا یہ تو یقین ہی کہ آقاے نامدار
اقبال مند ہین جہان جائینگے کوئی ضرورت موقوف نہین رہیگی علاوہ اسکے صاحب جرأت ہین اُنسے کون
مقابلہ کرسکتا ہی اور بڑی بات یہ ہی کہ لوح اُنکے پاس موجود ہی خورشید نے جواب دیا کہ ای سہراب تم ابھی طلسم کے
نشیب و فراز سے آگاہ نہین ہو لوح ملجانے سے ہماری امید قوی تو ہی کہ طلسم فتح ہوجائیگا مگر ساتھ ہی اسکے
یہ خیال بھی ہی کہ ساحران غدار بلا کے مکار ہوتے ہین مبادا آقاے نامدار کو بیخبر گرفتار کرین اور خدانخواستہ
لوح لے لین سہراب نے کہا لوح سب کے مکر کی بھی خبر دیتی ہی اور جملہ حالات اُسکے ذریعے سے معلوم ہوجاتے
ہین اور اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہوگا تو آقاے نامدار پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی جو کوئی لوح بھی لیلیگا تو وہ نہنگ بحر
شجاعت بزور شمشیر پھر لوح حاصل کرلینگے خورشید نے کہا یہ سب صحیح ہی لیکن معاملات طلسم بُرے ہوتے ہین
تم اُنسے آگاہ نہین ہو ہمنے تمام عمر اپنی انھین کیفیتون کے دیکھنے مین بسر کی ہی اسکے سب نشیب و فراز ہم خوب
جانتے ہین اور یہ بھی ضرور ہی تمھارا کہنا بھی بجا و درست ہی کہ آقاے نامدار اقبال مند بھی ہین اور تجربہ کار بھی
ہین اُنپر بھی بہت سے واقعات گذر چکے ہین مگر پھر مکر بری چیز ہی ہر وقت آقاے نامدار کے حق مین دعاے خیر
کرنا چاہیے پروردگار عالم اُنکو دست ساحران غدار سے بچائے اور بخیر و خوبی ہمسے ملائے یہ باتین ہو رہی تھین
کہ صحرا سے گرد اُٹھی سہراب نے کہا معلوم ہوتا ہی آقاے نامدار آتے ہین خورشید نے کہا اُنکے ہمراہ لشکر
کہان تھا سہراب نے جواب دیا کہ اُنھین لشکر کی کمی نہین ہی کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سبنے دیکھا کہ خوشصورت
سوار آتے ہین آگے آگے ایک ساحر ایک شیر ببر پر سوار ہی خورشید ٹھیر کر یہ تماشا دیکھنے لگا جب وہ سوار قریب
آئے تو سبنے دیکھا کہ ایک قفس آہنی مین شاہزادہ بدیع الملک مسلسل و مطوق بند ہین خورشید اور سہراب
اس معرکے کو دیکھکر بیتاب ہوگئے تاب نرہی سہراب تلوار کھینچکر لشکر ساحران پر جا پڑا ارژنگ نے جو یہ
کیفیت دیکھی سحر کردیا سہراب کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے خورشید گرز لیکر بڑھا اور جو ساحر لشکر مین تھے وہ
بھی آمادہ کارزار ہوے آپس مین سحر چلنے لگا ساحرون نے سہراب پر سے سحر اُتارا خورشید نے ارژنگ
کیجانب گولہ پھینکا ارژنگ نے گولے کو روک کر جھولی سے کچھ دانے ماش کے نکالے خورشید کو کھینچ مارے
بہت سی برقین کڑک کڑک کر خورشید پر گرین خورشید نے سب روکین اسیطرح سے بڑی دیر تک آپس مین سحر
چلتا رہا ایک مقام پر خورشید نے ایک کارد جھولی سے نکالی کچھ اسم سحر پڑھکے ارژنگ پر ماری چھری سینے
پر سے پشت کو توڑکے پار گذر گئی تاریکی چھاگئی سنگ باری ہونے لگی بعد عرصے کے آواز آئی کشتی مرا نام من
ارژنگ جادو بود اسکے مرنے کی صدا سنکے ہمراہی اسکے گھبراگئے سب نے کہا اب جنگ بیکار ہی جب آقا ہمارا
مارے گئے تو ہمین فتح کی کیا امید ہوگی یہ کہکر سب ہمراہیان ارژنگ خورشید کے پاس ہاتھ باندھکر حاضر
ہوے خورشید نے قفس شاہزادے کا طلب کیا ساحرون نے فوراً قفس حاضر کیا خورشید نے قفس سے
بدیع الملک کو نکالا ساحرون سے پوچھا کہ لوح شاہزادے کی کہین گئی کیا ہوئی سبنے کہا لوح ارژنگ
نے لی تھی پھر ہمین نہین معلوم کیا ہوئی خورشید کو تردد ہوا قریب ارژنگ کی لاش کے آیا اسکی جھولی مین
دیکھا لوح نہ ملی اور خود بھی خیال کیا کہ اگر لوح اسکے پاس ہوتی تو سحر اسپر کیون تاثیر کرتا بدیع الملک سے کہا
کہ آقا لوح کا پتا نہین لگتا ہی اسی تردد مین تھے کہ ساحرون نے عرض کی کہ لوح ایک ساحر کو دیکر روانہ کردیا تھا آپ
صرف قید لیکر جاتا تھا لوح قباد افراسیاب کے پاس پہنچ گئی ہوگی خورشید نے بہت افسوس کیا بدیع الملک نے

کہا خدا مالک ہے پھر کوئی صورت عمل ہی ائیگی سہراب نے کہا آقائے نامدار پھر درویش سبزپوش کے پاس
تشریف لیچلیے وہ کوئی تدبیر بتادینگے لوح ملجائیگی بدیع الملک نے کہا پروردگار سے بہتر کوئی نہین ہے جب اسکی
مرضی ہوگی لوح خود ملجائیگی اسی گفتگو مین شام ہوگئی اُسی مقام پر بارگاہ استادہ ہوئی شب کو اُسی صحرا مین قیام
کیا صبح کو ایک جانب روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

مگر اب کیفیت لوح کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب ارژنگ جادو نے بدیع الملک نوجوان کو بکر گرفتار کر لیا تو لوح عالم بیہوشی مین شاہزادے کے
گلے سے اُتار لی تھی اور اپنے مقام پر لاکے یہ سوچا کہ لوح کو اپنے پاس رکھنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ یہ
شخص کسیطور سے رہا ہو اور بزور شمشیر مجھ سے لوح لیلے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہے یہ لوح ضرور دے لیگا جب لیکے
مقام تخت سے لوح لے آیا تو میرے پاس سے لیجانا کتنی بڑی بات ہے یہ سوچ کے اسنے بھائی خرچنگ
جادو کو بلایا اور سب سے پوشیدہ کرکے لوح اُسکو دی اور کہا بھائی صاحب اسکو اپنے پاس رکھیے کہ جب
مین قید بدیع الملک کی لیکر قباد کی خدمت مین جاؤنگا تو بدیع الملک کو قباد کے سپرد کرکے آپکے
پاس آؤنگا اسوقت آپ سے لوح لیلونگا ابھی مین اپنے پاس رکھنا مناسب نہین جانتا ہون اور قباد
نے مجھ سے وعدہ بھی کیا ہے کہ مین ایک شہر کی حکومت دونگا جب مین بدیع الملک کو اُسکے سپرد کر دونگا اور
حکومت لیلونگا تب لوح دونگا ایک ہی مرتبہ دونو نکا دینا اچھا نہین ہے خرچنگ نے کہا بہت مناسب ہے
آپ لوح مجکو عنایت فرمایے مین اپنے پاس رکھونگا اسنے لوح اُسکو دیدی اور اپنے ہمراہیونسے یہ بات
کہی کہ مین نے لوح قباد افسر کی خدمت مین روانہ کر دی ہے یقین ہے کہ انکو مل بھی گئی ہو سب نے جانا
سچ کہتا ہے مگر خرچنگ جو لوح لیکر آیا سوچا کہ اس لوح کے ذریعے سے بھائی صاحب حکومت پائینگے مجھے
کیا نفع ہوگا بہتر یہ ہے کہ لوح بھائی صاحب کو نہ دون اور قید بھی بدیع الملک کی اُنسے لیلون پھر سوچا کہ
قید کا بے لڑے بھڑے ملنا ممکن نہین ہے کچھ سامان لشکرکشی درست کرون کیونکہ اُنکے ساتھ بھی کچھ لوگ ہین
اور وہ خود بھی ساحر زبردست ہین یہ خیال کرکے اسنے چند آدمی مہیا کیے اور چھوٹا سا لشکر درست کرکے برائے
مقابلہ ارژنگ جادو چلا دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا صحرا کو نہایت پر فضا پایا سب سے کہا کہ آج کی
شب یہین مقام کرو صبح کو چلینگے لوگون نے اسکے کہنے کے موجب خیمے استادہ کر دیے خرچنگ اسی صحرا مین
اُترا اور اپنی بارگاہ مین جاکے بیٹھا کچھ دن باقی تھا اسنے صحرا کی سیر دیکھنے کو پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے
مصاحبون کو اپنے پاس بلاکے بٹھایا صحرا کی سیر دیکھنے لگا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی خرچنگ جادو
نے کہا معلوم ہوتا ہے بھائی صاحب آتے ہین اگر وہ ہونگے تو مین اسیوقت اُنسے کہونگا کہ آپ طلسم کشا کی قید مجھے
سپرد کیجیے مین لیجاؤنگا ایسا نہو کہ کوئی مددگار اُسکا آئے اور آپ سے چھین لیجائے تو محنت رائگان ہو اگر وہ مجھے
دیدینگے تو خیر ورنہ بزور شمشیر و سحر اُنسے لیلونگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا
کہ لشکر عظیم بڑی شان و شوکت سے آتا ہے اسوقت خرچنگ نے بھی کہا کہ یہ لشکر تو بھائی صاحب کا نہین ہے اُنکے
پاس اتنی فوج کہان تھی یہ باتین ہو رہی تھین کہ لشکر قریب آگیا سب نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک
نوجوان بصد عظم و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوے آتے ہین جو نہ جانتے تھے اُنھون نے خرچنگ سے پوچھا
کہ یہ جوان صاحب شوکت و شان کون ہے خرچنگ نے کہا یہی طلسم کشا ہے نہین معلوم اسنے کیونکر رہائی پائی

اور اتنا لشکر کسطرح فراہم ہوا اب مین اس جوان کو جانے نہ دونگا فوراً گرفتار کرونگا سرداران لشکر نے کہا بھلا
اس جوان کا گرفتار ہونا محال ہو خرچنگ نے کہا کیون اسکا گرفتار ہو جانا کیا بڑی بات ہو سب نے کہا اُسکے
لشکر کے ساتھ ساحر اور غیر ساحر بھی کسیقدر ہین اور آپکے ہمراہ بہت کم لشکر ہو خرچنگ نے جواب دیا کہ جب تو
مین سحر کرونگا سب بیکار ہو جاوینگے اور تم سب اسی جوان پر ٹوٹ پڑنا سحر نہ کرنا تیر و نیزہ سے زخمی کرکے
گرفتار کر لینا اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو سب نے اُسکے کہنے کو بخیر قبول کر لیا مگر بدیع الملک نوجوان نے
جو دیکھا ایک لشکر چھوٹا سا صحرا مین اُترا ہو ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ یہ لشکر کسکا ہو ہرکارے گئے اور
خبر لائے کہ حضور یہ لشکر خرچنگ جادو برادر ارژنگ کا ہو اور قصد اُسکا یہ ہو کہ حضور سے معرکہ آرا
ہو بدیع الملک نے بھی حکم دیا کہ ہمارا لشکر بھی اسی صحرا مین اُترے سب لشکر فوراً بارگاہ مین استادہ ہوئی مین
غازیان لشکر بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے خرچنگ نے آپس مین یہ صلاح کی کہ پیشتر اس جوان کو بذریعہ
ایک نامے کے اطلاع دینا چاہیے کہ اگر تمھین اپنی جان بچانی منظور ہو تو ہمارے ساتھ خدمت مین [illegible]
کی چلو خطا تمھاری معاف کرا دی جائیگی اور اگر اس حکم کی تعمیل نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے سب نے صلاح
دی کہ بہت مناسب ہو خرچنگ نے اُسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھا اور آخر مین نامے کے یہ بھی لکھ دیا
کہ اگر مجھسے لڑنے کا ارادہ کروگے اور اپنے لشکر کے بھروسے پر ہمارے حکم کی تعمیل نہ کروگے تو بہت مصیبت
اُٹھاؤگے تمھارے لشکر کا اگر دہ چند بھی لشکر ہو تو مجھے کچھ خوف نہین ہو آخر مین مجھسے کوئی عہدہ برا نہوگا
کیونکہ میرے پاس لوح اس طلسم کی ہو اسیواسطے تمھاری گرفتاری کو آیا ہون مجھے عمر و قباد و اندر سب کا
پہونچا ہو جب یہ نامہ ختم ہوا ایک ساحر کو دیا کہ جاکر بدیع الملک کو دے ساحر آیا در بارگاہ پر دربانون نے
روکا چوبدار نے بدیع الملک سے آکر اطلاع کی بدیع الملک نے کہا اندر بلا لو چوبدار اُس ساحر کو
اپنے ہمراہ لیگیا ساحر شان و عظمت بدیع الملک کی دیکھکر کانپنے لگا نامہ نذر کیا بدیع الملک نے
نامے کو پڑھا بہت غصہ آیا فوراً اُس نامے کو چاک کر ڈالا اور جھلا کے جواب یہ دیا کہ اس بے ایمان سے کہدینا کہ ہم
خود تیری تلاش مین اسطرف آگئے ہین اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو اطاعت اسلام قبول کر اور [illegible] لیکر جلد
حاضر ہو ورنہ کل تیرا نشان تک نہ معلوم ہوگا ساحر خوف کے مارے کچھ کہہ نہ سکا چپکا سلام کرکے بارگاہ سے
باہر آیا خورشید اور مہراب نے پوچھا کیون اے آقائے نامدار کیا معاملہ تھا بدیع الملک نے کہا
کہ خرچنگ جادو ارژنگ جادو کا بھائی کچھ لشکر لیکر میرے گرفتار کرنیکو آیا ہو اور یہ بات بھی ظاہر
کرتا ہو کہ میرے پاس لوح طلسمی موجود ہو اُسنے نامہ لکھا تھا کہ میرے پاس چلے آؤ مین قباد کے پاس لیچلون
اور تمھاری خطا معاف کرا دون مجھے غصہ آیا نامے کو چاک کر ڈالا مہراب نے عرض کی اگر حکم ہو تو اسیوقت
اُسکی بارگاہ مین جاکر اس گستاخی کی سزا دون بدیع الملک نے کہا کیا ضرورت ہو وہ تو خود میدان جنگ
مین آئیگا یہان تو یہ گفتگو تھی مگر نامہ دار جو بدیع الملک کے یہان سے واپس گیا اُسنے جاکر خرچنگ جادو سے
کہا کہ وہان تو رنگ ہی اور ہو ہم سمجھتے تھے کہ نامے کو دیکھکر طلسم کشا خائف ہوگا ضرور کوئی معاملہ کی بات کریگا
مگر حضور مین نے جو نامہ دیا طلسم کشا کو غصہ آگیا نامے کو چاک کرکے ایسے کلمات ناشائستہ آپکی شان مین کہے
کہ مین [illegible] رہ گیا خرچنگ نے کہا کہ تو نے کچھ جواب نہ دیا نامہ دار نے کہا مین اگر جواب دیتا تو طلسم کشا کے
ملازم مجھے [illegible] دیکھ رہے تھے قتل کر ڈالتے خرچنگ نے کہا آخر طلسم کشا نے کیا کلمات کہے تھے نامہ دار نے

کہا مین اُن کلمات کو اپنی زبان سے نہین کہ سکتا ہون خرچنگ نے کہا مین نے تیری گستاخی معاف کی بیانکر
نامہ دار نے کہا حضور طلسم کشا نے کہا ہے کہ ہم خود تیری تلاش مین یہان آئے ہین اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو
تو مع لوح بھیجے آکر عفو تقصیر کا خواہان ہو اور اطاعت اسلام قبول کر ورنہ کل تیرا نشان مانند حرف غلط کے
صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا خرچنگ کو غصہ آیا کہا اچھا کل طلسم کشا کو حال کھل جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل جنگی
بجے خرچنگ کے لشکر مین طبل پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے بام جاسوسی حاضر تھے خبر لیکر اپنے
لشکر کیطرف روانہ ہوے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوکر دعاے دولت دی اور عرض کی کہ حضور
خرچنگ نے طبل جنگی بجایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ کل میدان مین نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو بدیع الملک نے کہا
کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون
مین تیاریان ہونے لگین شب بھر اسی سامان مین غازیون نے بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے
فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے سواری طلب کی لشکر مسلح و مکمل ہوا سواری در دولت پر حاضر ہوئی بدیع الملک
نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے دیکھا ایک جانب
سے خرچنگ جادو بھی تھوڑا سا لشکر ہمراہ لیے ہوے میدان مین آیا پرا جمایا بدیع الملک کے لشکر مین بھی
صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے خرچنگ نے اپنا اژدر آتشین میدان مین
بڑھاکر آواز دی کہ ای فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے لشکر بدیع الملک
سے ایک ساحر موسوم بہ گلپوش جادو میدان مین آیا خرچنگ نے کہا ای گلپوش تیری قضا تجھے میدان
مین لائی ہے اگر اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے تو میری رفاقت قبول کر تیرا اعزاز مرتبہ کرونگا گلپوش نے کہا او بیہودہ
کیا بکتا ہے یہ میدان جنگ ہے یہان ایسی باتین بیکار ہین لا جو کچھ حربہ رکھتا ہے خرچنگ نے ایک گولا سحر کا
گلپوش کیجانب پھینکا گلپوش نے چاہا اُس گولے کو دفع کرے وہ گولا آپ زمین پر گر پڑا گلپوش نے کہا
ای خرچنگ مین تو تیرے سحر کی بڑی تعریف سنتا تھا مگر ایسا سُست سحر کرتا ہے خرچنگ نے جواب دیا کہ اب
مین تیرے سحر کا مشتاق ہون گلپوش نے بھی ایک گولا خرچنگ کیجانب پھینکا خرچنگ کے پاس لوح
موجود تھی اسنے لوح کو ہلکا دیا گولا زمین پر گر پڑا گلپوش نے اسیطرح سے دس گولے خرچنگ کیجانب
پھینکے مگر بوجہ لوح کے کوئی گولا کارگر نہوا خرچنگ تلوار کھینچ کے گلپوش کیطرف چلا گلپوش نے سحر کیا
مگر بوجہ لوح کے کچھ بھی نہوا خرچنگ نے قریب پہونچ کے وار تلوار کا کیا کہ سر گلپوش کا کٹ کر زمین پر گرا
خرچنگ نے پھر پکار کے آواز دی اور ایک ساحر لشکر اسلام سے مقابلے کو گیا خرچنگ نے اُسکو
بھی قتل کیا اسیطرح متواتر دس ساحر لشکر اسلام سے گئے اور خرچنگ کے ہاتھ سے مارے گئے اب تو
سب کو خیال ہوا اور سب نے سکوت کیا خرچنگ نے پکار کے کہا کہ کیا تم مین کوئی اس قابل نہین ہے جو
میرے مقابلے مین آئے یہ سُنکر خورشید نے رکاب شاہزادہ بدیع الملک کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ
ای آقاے نامدار اجازت میدان عطا ہو بدیع الملک نے مجبوراً خورشید کو اجازت میدان دی خورشید
خرچنگ کے مقابلے مین آیا بڑی دیر تک رد و بدل رہی آخر خرچنگ نے اُسی طور سے خورشید کو بھی
قتل کیا کہ جیسے اور سب ساحر قتل ہوے تھے بدیع الملک نے جو یہ معرکہ دیکھا بہت صدمہ ہوا اپنا
گھوڑا بڑھایا سب نے آکر گھیر لیا بدیع الملک نے کہا اب میرے جانے یہ قتل ہونگا آپ سب صاحب

یہین توقف کرین سب کو چھوڑ کے بدیع الملک میدان مین آئے خرجنگ سے کہا او مکار اب تیرا
مکر مجبیر کھلا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا خرجنگ نے وار شمشیر کا کیا بدیع الملک نے اُس وار کو
خالی دیکر چاہا کہ اُسپر ہاتھ مارین کہ یہ ملعون دو ٹکڑے ہو مگر تمام فوج خرجنگ کی یہ معرکہ دیکھکر بدیع الملک
پہ ٹوٹ پڑی بدیع الملک بھی شیرانہ وغا کرنے لگے خرجنگ مہلت پاکر پیچھے ہٹ گیا ادھر لشکر بدیع الملک
نے جو یہ حال دیکھا یہ سب لوگ بھی تلوارین لیکر گرے جنگ مغلوبہ ہونے لگی سحر بھی چل رہا ہو تلوارین
بھی برس رہی ہین بدیع الملک صفون کو درہم وبرہم کرکے خرجنگ کے قریب پہونچے اسنے پھر تلوار
کا وار کیا بدیع الملک نے پھر خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے تلوار چھین کر
جھٹکا دیا کہ منھ کے بھل اژدر سے زمین پر آیا اژدر نے چاہا کہ شاہزادہ بدیع الملک کو گزند پہونچا
مگر بدیع الملک نے اس زور سے اژدر کے سر پر تھاپ ماری کہ اژدر مرگیا بدیع الملک نے
خرجنگ سے کہا کہ اب شناخت پروردگار مین کیا کہتا ہو خرجنگ نے جواب نہ دیا بدیع الملک
گھوڑے سے کودے اور اُسکو چیر کر پھینک دیا جھولی اُسکی اٹھالی لوح نکالی بسم اللہ کہکر اپنے
گلے مین پہنی مگر اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ کے بعد آواز آئی
کشتی مرا نام من خرجنگ جادو بود ملازمان خرجنگ بھی سب قتل ہو چکے تھے کچھ لوگ باقی تھے
انھون نے جو صدا سُنی کانپ گئے سب نے چلانا شروع کیا بدیع الملک نے اپنے لشکر والون کو
روکا ملازمان خرجنگ ہاتھ باندھکر خدمت مین بدیع الملک کی حاضر ہوے شاہزادے نے
سب کو مشرف باسلام کیا سب نے بدل وجان اطاعت بدیع الملک قبول کی بدیع الملک
کو لوح ملنے کی نہایت خوشی ہوئی مگر خورشید کے مرنے کا رنج بھی بہت ہوا سہراب سے فرمایا کہ
جلسہ کی تیاری کرو آج شب کو یہین رہینگے کل لوح جہان کی ہدایت کریگی وہان جائینگے
سہراب نے حسب الحکم محفل عیش وعشرت کی تیاری کی بارگاہ سجی گئی بدیع الملک بارگاہ
مین داخل ہوے تھوڑی دیر تک عیش وعشرت مین مصروف رہے جب رات زیادہ گئی تو خوابگاہ
مین جاکر آرام فرمایا صبح کو بعد فراغت فریضۂ سحر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اپنے کو جس طرح
بن پڑے زنجبیل جادو کے مقام پر پہونچا جب تک وہ قتل نہو گا راستہ نہ کھلیگا در بند اول وہی
ہے بدیع الملک باہر آئے گھوڑا طلب کیا لشکر کو اُسی مقام پر چھوڑا سب سے رخصت ہو کر طرف
زنجبیل جادو کے روانہ ہوے دو چار کوس کے بعد ایک صحرائے لق ودق نظر آیا راستہ اُسکا
چارون طرف تھا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا داہنے ہاتھ کی جانب جاؤ تھوڑی
دور کے بعد ایک چاہ عمیق ملے گا بخوف اُس چاہ مین کود پڑنا پھر جو معاملہ درپیش ہو صحیح دیکھنا
بدون حکم لوح کوئی کام نہ کرنا بدیع الملک داہنے ہاتھ کے جانب روانہ ہوے دو کوس کے بعد
ایک چاہ عمیق نظر آیا بدیع الملک نام خدا لیکر اُس کنوئین مین کود پڑے گرتے ہی بیہوش
ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد پاؤن آشنا بزمین ہوے شاہزادے نے آنکھ کھولی دیکھا ایک قلعہ آہنی
نظر آتا ہے گرد قلعہ کے خندق بہت عمیق کھدی ہوئی ہے خندق مین خون بھرا ہے بہت سے لاشے پڑے
ہین ایک منارہ پتھر کا بنا ہوا ہے اُسپر ایک زنگی کھڑا ہے اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ ہے جو کوئی جانور

اور اگر قلعے کے پھاٹک تک جانے کا ارادہ کرتا ہی زنگی دہین سے تلوار کا اشارہ کر دیتا ہی یہان جانور ذبح ہوجاتا
ہی لاش اُسکی خندق مین گر پڑتی ہی شاہزادہ بدیع الملک اس سحر کے کو دیکھکر بہت حیران ہوے
لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ یہ سب کارخانہ سحر ہی اصلی کیفیت نہین ہی صرف خوف کے واسطے یہ سامان
یہان کیا گیا ہی اس سے خوف نہ کرو اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھ کے اس خندق مین کود پڑو یہ خون اصلی
نہین ہی شہزادہ بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھا قریب خندق آکر کود پڑے دریاے خون
مین ایک تلاطم برپا ہوا زنگی نے بہت کچھ تلوار سے اشارے کیے جب مجبور رہا خود مینار پر سے کود پڑا
بدیع الملک جو خندق مین کودے بعد تلاطم کے وہ دریاے خون خشک ہوگیا بدیع الملک نے
اپنے کو قریب منارے کے پایا دیکھا ایک زنگی تلوار برہنہ لیے ہوے وار کرنا چاہتا ہی بدیع الملک
نے لوح پر نگاہ کی لکھا تھا کہ اسکو تلوار سے قتل کرو مگر اسم جو تحریر ہی ایک بار اُسکو پڑھ لو بدیع الملک
نے اس اسم کو ایک بار پڑھا زنگی نے خود سر آگے کر دیا تلوار کے پڑتے ہی سر اُڑ گیا تاریکی چھاگئی آوازین
مہیب آنے لگین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من سیہ فام جادو بود اسکے مرتے ہی
منارہ گرا کچھ دیوارین بھی منہدم ہوئین بدیع الملک نے دیکھا کچھ سوار زنگی تلوارین کھینچے ہوے
چلے آتے ہین بدیع الملک بھی تلوار سنبھال کے درست ہوے زنگی قریب آکے سب نے ملکر شاہزادہ
بدیع الملک پر حملہ کیا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ خبردار اُن پر تلوار کا
وار نہ کرنا اگر ایک قطرۂ خون انکا زمین پر گرے گا تو ایک سوار اُنھین کی شکل کا پیدا ہوگا اسیطرح
سے جس قدر قطرے زمین پر گرینگے اُتنے ہی زنگی پیدا ہو نگے اُنکے قتل کی یہ تدبیر ہی کہ لوح کو بیچ
مین ڈال دو یہ سب آپس مین لوح کے قبضہ کرنے پر لڑین گے آخر کو ایک باقی رہ جائیگا جب وہ لوح
اٹھاکے چلے تو اُس سے کشتی لڑکر لوح چھین لینا شاہزادۂ بدیع الملک نے لوح گلے سے اتار کے
زمین پر ڈال دی زنگی اُٹھانے کو بڑھے ایک نے چاہا لوح مین اُٹھا لون دوسرے نے چاہا مین
قبضہ کرون اس طمع کی وجہ سے آپس مین تلوار چلنے لگی یہانتک کہ سب زنگی آپس مین لڑکر مرے
ایک باقی رہا اُسنے لوح اُٹھائی بدیع الملک نے اُس زنگی کو زمین پر دے مارا بقوت لوح
اُس سے لے لی جب لوح شاہزادے کے قبضے مین آئی زنگی خود تڑپ کے مرگیا بدیع الملک
نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اب مقام زنجبیل جادو پر جاؤ وہان مقابلہ پڑے گا زنجبیل لشکر
کو لیکر آئیگا سحر بھی کرے گا مگر نہیں چھپایا گیا جو معاملہ درپیش ہووے سواے لوح کوئی کام نہ کرنا
بہت سخت مقام ہی بدیع الملک حسب ہدایت لوح ایک جانب روانہ ہوے تھوڑی راہ
طے کرکے پھاٹک قلعہ کا نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پھاٹک نہایت عالی شان بنا
ہوا ہی بہت سے ساحر اُس پھاٹک پر بیٹھے نگہبانی کر رہے ہین بدیع الملک نے چاہا مین
پھاٹک کے اندر جاؤن اپنے کو زنجبیل تک پہونچاؤن دربانون نے جو دیکھا منع کیا کہا اے جوان
تو کون ہی جو بے اذن یہانتک چلا آیا تجھے سیہ فام جادو نے بھی نہ منع کیا بدیع الملک
نے کہا مجھے سیہ فام جادو کیا روک سکتا تھا اور تمھاری کیا مجال ہی جو مجھے مانع ہو مین جاتا ہون
نگہبانون نے جو یہ کیفیت بدیع الملک کی دیکھی آلات حرب لیکر کھڑے ہوگئے بدیع الملک

نے بھی تلوار میان سے لی وہ لوگ ساحر تھے چاہا سحر کرین بدیع الملک جا پڑے وہ لوگ بھی ماش سحر کے
دانے پڑھ پڑھ کے شاہزادے کی جانب پھینکنے لگے مگر بدیع الملک چونکہ صاحب لوح تھے
اُن پر سحر نے تاثیر نہ کی سب سحر اُنکے بیکار ہوے جب ساحر ناچار ہوے تو تلوارین لیکر بدیع الملک
پر چلے بدیع الملک نے بھی بیدرنگ سب کو قتل کرنا شروع کیا جب بہت سے نگہبان قتل ہوے
تو ساحر وہان سے بھاگ کر زنجبیل جادو کے پاس آئے زنجبیل جادو اُس وقت اپنے دربار مین بیٹھا
یہ ذکر کر رہا تھا کہ مین نے سُنا ہے کہ کوئی شخص بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہے اور بڑی عرق ریزی و جانفشانی
سے لوح بھی اُسنے حاصل کی ہے مگر نہین معلوم ابھی وہ کہان ہے یہان تک تو مجال نہین جو آسکے اگر لوح
اُسکے پاس ہے تو کیا ہو سکتا ہے یہ وہ دربند ہے کہ اگر سامری و جمشید بھی آنے کا قصد کرتے تو بغیر
میری اجازت کے یہان قدم نہ دھر سکتے زنجبیل جادو تو یہ ذکر کر رہا تھا کہ لوگون نے آکر سلام
کیا زنجبیل نے کہا اسوقت تم لوگ مضطرب کیون ہو سب نے کہا حضور بڑا غضب ہوا زنجبیل
نے کہا ارے کیا ہوا سب نے کہا حضور ایک جوان بے اجازت نہین معلوم کس طرح سے قلعے
کے پھاٹک تک آگیا تعجب یہ ہے کہ اُسکو سیہ فام جادو نے بھی منع نہ کیا جب ہم لوگون نے اُس
جوان کو روکا تو اُسنے تلوار میان سے لی اور بہت سے ساحر قتل کر ڈالے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا
ہے یہ عجیب بات ہے یہ سُنکر زنجبیل جادو کا رنگ زرد ہو گیا کہا طلسم کشا یہان تک آگیا اور اُسنے
سیہ فام جادو کو قتل کیا سب نے کہا اب کیا تدبیر کی جائے زنجبیل جادو نے کہا اب بے مارے
جائے کچھ نہ ہوگا یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اور ملازمون کو بلا کر حکم دیا کہ ہماری فوج سے جاکر
اطلاع کرو کہ جلد مسلح و مکمل ہو کر حاضر ہو ہم برائے گرفتاری طلسم کشا جائینگے ملازمون نے
اُسی وقت فوج کو اطلاع کی فوج تیار ہوئی زنجبیل ایک تخت سحر پر بیٹھکے قلعے کے باہر آیا
دیکھا بدیع الملک ساحرون کو بیدریغ قتل کر رہے ہین زنجبیل نے دور ہی سے نعرہ کیا
او طلسم کشا ہوشیار ہو مَین زنجبیل جادو مالک دربند طلسم ہندسہ تو نے غضب کیا ہماری
بے اجازت یہان چلا آیا اور سیہ فام جادو کو قتل کیا دیکھ تو تجھے اس خطا کی کیسی سزا دیتا ہون
اور یون سیہ فام کا بدلا لیتا ہون میرے ہاتھ سے کہان جائیگا بدیع الملک نے کہا او
مکار تیری کیا طاقت ہے جو ہم سے بدلا لے سکے ہم خود تجھے سیہ فام جادو کے پاس بھیجتے ہین
زنجبیل تو نعرہ کر کے بدیع الملک کے قریب آیا تھا شاہزادے بدیع الملک نے لوح کو
دیکھا لکھا تھا پیشتر اُسکی فوج سے مقابلہ کرو جب فوج کو شکست دوگے تب مراد حاصل ہوگی
اسکی موت یون نہین ہے بدیع الملک تلوار پکڑکے اُس کی فوج پہ جا پڑے ساحرون نے سحر
کرنا شروع کیا مگر بدیع الملک پہ سحر کیونکر تاثیر کرتا یہ البتہ بیدریغ قتل کرنے لگے جب زنجبیل
نے یہ معرکہ دیکھا اپنی فوج سے کہا کہ ارے اس جوان پر سحر تاثیر نہین کریگا تلوار و نیزہ و تیر سے لڑو
جہانتک ممکن ہو اسکو زندہ گرفتار کرلو اسکی فوج نے بھی تلوار میان سے لین مگر ساحر نیزہ بازی
اور شمشیر بازی کیا جانین بیدریغ قتل ہونے لگے جب زنجبیل جادو نے دیکھا کہ اب فوج اسی طرح
سے قتل ہو جائیگی اور طلسم کشا قلعے مین داخل ہو جائیگا نہین معلوم وہان کیا بات پیش آئے قلعے

مین طلسم کشا کا جانا مناسب نہین ہی یہ سوچکر اسنے ایک ملازم کو بلایا اور کہا دوڑے جلد جاکر ہمارے
قلعہ مین حکم دے کہ لشکر غیر ساحران اور لشکر ساحران جسقدر اسوقت موجود ہی مسلح و مکمل ہو کر
یہان آئین اتنے آدمیون سے یہ جوان نہین رکے گا اُس ملازم نے قلعے کے اندر تکے رسالہ دارون
کو خبر دی رسالہ دارون نے اُسیوقت سب لشکر درست کیا اور جتنی فوج قلعے مین تھی اُسکو لیکر باہر
آئے زنجبیل جادو نے کہا ارے پھاٹک قلعے کا جلد بند کرو سب نے پھاٹک قلعے کا بند کر لیا فوج
باہر آئی بدیع الملک نے جو کثرت فوج کو دیکھا خدا کو یاد کیا گلے سے لوح اُتار کے دیکھنے لگے
نوشتہ پایا کہ بہت بچ کے جنگ کرنا لشکر بہت ہی مگر پریشان خاطر ہونا خدا تمھاری فتح کرے گا
بدیع الملک کے حواس بجا ہوے نام خدا لیکر پھر مصروف کارزار ہوے زنجبیل جادو نے
اپنی تمام فوج کو حکم دیا کہ ساحر و غیر ساحر چارون طرف سے اس جوان کو گھیر لین اور جنگ کمند انداز
بھی اسکی جستجو مین لگے یہ سنکر زنجبیل جادو کی تمام فوج نے بدیع الملک کو گھیر لیا کمند انداز
بھی کمند لیے ہوے اسکے عقب مین بدیع الملک کے پہونچ گئے اس گھات مین ہوے کہ کہین
شاہزادہ کو غافل پائین تو اپنا کام کرین بدیع الملک تنہا شہ یلگانہ وغا کرنے لگے مگر کہان
ایک جوان مسافت کشیدہ اور کہان اسقدر فوج دریا موج کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی شاہزادہ
تنہا کا زخمدار ہو گیا اور قوت کارزار باقی نہ رہی قبضہ شمشیر ہاتھ مین جم گیا زرہ مانند آتش تیز کے
تمتمانے لگے بازون [illegible] اسے لگے چکر آنے لگے ہاتھ کا اٹھنا دشوار ہوا شاہزادہ بہت لاچار ہوا کافرون
نے چاہا کہ حالت پائی جائے شاہزادے کو گرفتار کر لین بدیع الملک زمین پر بیٹھ گئے گھٹنون کے
بل [illegible] ہو کر تلوار چلانے لگے اُس عالم مین بھی جو قریب آیا اُسکو قتل کیا اس خوف سے کوئی قریب نہین
آتا تھا زنجبیل پکار پکار کے آواز دیتا تھا کہ ارے طلسم کشا کو جلدی گرفتار کر لو ایسا نہو کوئی اُس کا
مددگار آجائے اور لڑ بھڑ کر اُس کو یہان سے لیجائے تو پھر [illegible] دشوار ہو گا لشکر والے کہتے تھے
آپ بھی تو اُسکے پاس جانے کی کسی کو ہمت نہین ہوتی ہی کیونکر اسکے پاس جائین اور گرفتار کرین جو اُسکے
پاس جاتا ہی وہ قتل ہو جاتا ہی زنجبیل کہتا تھا کہ زندہ کر کے گرفتار کر لو ارے تم تو اتنے ہو اور طلسم کشا
تو تنہا ہی مگر افسوس ہی کہ ہمت ہارے دیتے ہو اگر ایک کی جرأت نہین ہوتی ہی تو سب ملکر گرفتار کر لو
اہالیان لشکر نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ اس جوان کو زخمی اور تنہا نہ تصور فرمائیے اسوقت بھی کسی
کی مجال نہین کہ اس جوان کے قریب جا سکے زنجبیل نے کہا اگر تم سب نے اسوقت طلسم کشا سے
خوف کیا اور یہین نکل گیا تو مین ایک کو بھی تم مین سے زندہ نہ چھوڑونگا سرداران فوج مجبور و ناچار
بدیع الملک کے قریب آئے بدیع الملک نے جو سب کو آتے ہوے دیکھا دست دعا طرف
آسمان کے بلند کیے اور درگاہ قاضی الحاجات مین عرض کی کہ اے کس بیکسان اے چارہ ساز غریبان
سوا تیری ذات کے اسوقت مین کون معین و مددگار ہی اے رب حقیقی و اے مالک تحقیقی اپنے بندۂ ذلیل
کو اس آفت سے بچائے اور شر دشمنان سے محفوظ رکھ بلکہ جو بدیع الملک نے دعا کی قبول
درگاہ حق تعالے ہوئی ایک پنجہ آسمان سے گرا اور بدیع الملک کو اٹھا لے گیا زنجبیل نے
اس مجمع مین اس واقعہ کو نہین دیکھا جب سردارون نے کہا کہ اے شہنشاہ کیا آپ نے طلسم کشا کو

گرفتار کر لیا زنجبیل نے کہا اگر مین گرفتار کر لیتا تو تمسے کیون تاکید کرتا کہ طلسم کشا کو جلد گرفتار کر لو یہ سنکر
سب گھبرا گئے کہا ای شہنشاہ طلسم کشا کا پتا نہین معلوم ہوتا ابھی ابھی آسمان سے ایک پنجہ گرا اور
طلسم کشا کو اٹھا لے گیا ہم سمجھے کہ آپنے سحر کے زور سے طلسم کشا کو گرفتار کر لیا زنجبیل یہ کیفیت سنکر
زرد ہو گیا اپنی فوج والون سے کہا کہ مجھے جس امر کا خیال تھا آخر وہی پیش آیا نہین معلوم کون مددگار
طلسم کشا کا اسوقت مین آگیا جو ہم لوگون سے بچا کر طلسم کشا کو نکال لے گیا افسوس صد ہزار افسوس
تم لوگون کی غفلت سے یہ بات ہوئی اب طلسم کشا جب صحت پائیگا تو اپنے مددگار کو بھی ہمراہ لیکر
یہان آئیگا قیامت برپا کر دیگا کسی کے بنائے کچھ نہ بنیگا مجھے بدنامی حاصل ہوگی قباد ازدر سر
مجھے اپنا قوت بازو جانتا ہے بہت مانتا ہے اسی وجہ سے اس دربند کی حکومت میرے حوالے کی ہے
جب طلسم کشا یہان سے گذر جائیگا تو اور دربندون کا فتح کر لینا اُسکے نزدیک کچھ بڑی بات نہی
ایک ہی دو روز کے عرصے مین سب دربندون کو تباہ کر کے خاص طلسم مین داخل ہو جائیگا
قباد ازدر سر سے لڑائی ہوگی نہین معلوم کیا گذرے مگر قباد یہ ضرور کہیگا کہ زنجبیل جادو
نے کچھ توجہ نہ کی طلسم کشا کو گرفتار نہ کر لیا یہان تک کیون آنے دیا اگر مین ابھی اُسکے پاس جاتا
ہون تو وہ ضرور کہیگا کہ ہمنے تمھین اس دربند کا حاکم کیا ہے تمسے کچھ انتظام نہین ہو سکتا ہے گو وہ
مدد تو ضرور دیگا مگر مجھے خجالت ہوگی آج تک دربار قباد مین میرا رتبہ سب سے زیادہ ہے
ہر ایک ساحر مجھے سحر مین کامل جانتا ہے کسی کو آج تک یہ جرأت نہوئی جو میری ہمسری کا دعوے
کرتا یا امتحان سحر کی درخواست کرتا زنجبیل ایسی باتین کرتا ہوا اور اپنے لشکر کو کلمات سخت و سست کہتا
ہوا مغموم قلعے مین داخل ہوا امرا و وزرا اسکے آنے کی خبر سنکر آئے سب نے پوچھا کہ طلسم کشا
سے کیونکر مقابلہ ہوا کیا واقعہ پیش آیا زنجبیل جادو نے کہا کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا تھا
مگر میرے لشکر کے لوگون نے بخوف جان ایسی غفلت کی کہ طلسم کشا کا کوئی مددگار آپہونچا اور
اُسکو اٹھا لے گیا نہین معلوم وہ کون تھا اور طلسم کشا کو کہان لے گیا لیکن ابکی بار اگر طلسم کشا
زندہ رہا اور صحت پا گیا تو اپنے مددگار کو بھی ہمراہ لائیگا پھر مقابلہ کریگا اور قلعے مین در آئیگا ایسے
شجاع و صف شکن جری و شیر افگن نگاہ سے نہین گذرے تمسے ہوا خواہون نے جواب دیا
کہ اگر آپ کو کچھ خوف ہے تو قباد ازدر سر کے پاس تشریف لیجائیے اُنسے مدد لیجئے طلسم کشا
اسیر ہو جائیگا مطلب دلی بر آئیگا زنجبیل جادو نے جواب دیا کہ مجھے جاتے ہوئے شرم آتی ہے
یہی ذکر ہر راہ مین کرتا تھا کہ آج تک میرے سحر کا شہرہ رہا اور کبھی کسی نے مجھسے ہمسری کا
دعوے نہین کیا اور قباد مجھے سحر مین طاق جانتا ہے اگر مین اُس سے مدد طلب کرونگا نگاہ سے
سب کی گر جاؤنگا اور کیا عجب ہے کہ قباد یہ بھی کہے کہ جب تم اس دربند کے حاکم ہو تو وہان کی
بھلائی برائی سب تمکو سمجھنا چاہیے کیا تم اس امر کا انتظام نہین کر سکتے ہو جو مجھسے مدد چاہتے
ہو مین کیا جواب دونگا وزرا نے کہا یہ آپکا خیال خام ہے قباد آپ کو بہت عزیز رکھتے ہین جسوقت
سنینگے کہ یہ مشکل درپیش ہے فوراً بندوبست فرمائینگے یا خود ہی یہان تشریف لائینگے اُن کے
تشریف لانے سے طلسم کشا ضرور گرفتار ہوگا زنجبیل نے جواب دیا کہ تمھیے یہ واقعہ بیان کرتے ہو

شرم آئیگی آج تک مین قباد کے روبرو سب ساحرون کی مذمت کیا کیا اور اپنے کو ہمیشہ سب پر
ترجیح دی اگر آج جاکر اُس سے مدد طلب کرونگا سب اہل دربار جنکو مین اپنے سے کمتر سمجھا کیا
وہ کیا کہین گے سب نے کہا اسوقت پران باتون کا لحاظ نہین کرنا چاہیے آپ ضرور تشریف لیجائیے
زنجبیل جب سب لوگون کے کہنے سے مجبور ہوا تو اسنے اپنا تخت سحر طلب کیا ملازمون نے فوراً
تخت حاضر کیا زنجبیل جادو تخت پر بیٹھا دو تین ساحر جلیل کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب قباد اُڑ کر
روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہ جو اثنائے جنگ مین انتہائے درجہ زخمدار ہوئے اور انکو ایک بچہ اُٹھا لیگیا شاہزادہ فرط زخمداری
اور تکان سے بیہوش ہوگیا ہوش جو آیا تو اپنے کو ایک مکان معقول مین پایا گھبراکر چارون طرف
دیکھنے لگے دیکھا گروہ نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین شیشہ ہائے گلاب ہاتھون مین لیے بیٹھی
ہین اور ایک نازنین سردار حسینان جہان یکتائے زمان لباس مرصع کار زیب جسم کیے ہوئے ایک
لخلخہ ہاتھ مین لیے ہوئے سنگھا رہی ہے بدیع الملک کی نگاہ جو جمال جہان آرا پر پڑی بخود ہوگئے
مگر نازنین نے جو شاہزادے کو ہوش مین پایا لخلخہ ہاتھ سے رکھدیا بدیع الملک سے کہا اب
مزاج کیسا ہے بدیع الملک نے جو اپنے حال پر سبکو مہربان پایا آنکھین کھولین اُٹھ کے بیٹھے
نازنین کو جواب دیا کہ خدا کے فضل سے اور آپ کی عنایت سے اچھا ہون آپ کا شکریہ کیونکر
ادا کرون جو کچھ احسان آپ نے کیا ہے اسکا شکریہ ادا نہین ہو سکتا نازنین نے گردن جھکا کے
کہا آپ کیا فرماتے ہین احسان کیسا دنیا مین ایسا ہی ہوتا ہے مگر آپ اسکا سبب بیان کیجیے کہ اسقدر
فوج نے آپ کو کیون گھیرا تھا اور آپ یہان کیونکر تشریف لائے تھے اور کہان جانے کا عزم تھا
بدیع الملک نے تمام قصہ اپنا بیان کیا نازنین نے جو تمام کیفیت سُنی رنگ زرد ہوگیا بدیع الملک
نے انتشار کا سبب پوچھا نازنین نے کہا اس امر کو نہ دریافت فرمائیے میری تقدیر برائی پر تھی بڑا غضب
ہوا شاہزادے نے جب بہت اصرار کیا تو نازنین نے عرض کی کہ زنجبیل جادو میرے والد نامدار ہین
آپ بارادۂ فاتحی طلسم یہان تشریف لائے ہین اور والد ماجد سے مقابلہ بھی پڑا ہے آپ کو اس
مشکل مین دیکھکر مجھے ترس آگیا اب اگر والد نامدار کو خبر ہوگی تو وہ میری کیا حالت کرینگے اور آپ کو بھی
گرفتار کرکے لیجائینگے نہین معلوم آپ سے کس طرح پیش آئین مجھے اسکی فکر ہے بدیع الملک نے کہا
ملکہ تم خاطر جمع رکھو ہمارا خدا ہمکو آفت دشمنان سے امان دیگا کسی کی یہ طاقت نہین ہے کہ ہمکو گرفتار
کرسکے اور تم اپنے واسطے جو کہتی ہو تو جبتک مین زندہ ہون کوئی تمھاری جانب آنکھ نہین اُٹھا سکتا
ہے اور اگر زنجبیل جادو یہان آئیگا تو میرا کیا بنائیگا ایک بار مقابلہ کرکے میرا کیا نقصان ہوا اور اگر
پھر مقابلہ ہوگا تو کیا بگڑ جائیگا ملکہ نے کہا آپ یہ تو بہت بجا فرماتے ہین کہ آپ سے مقابلے کی کس کو تاب
ہے مگر والد ماجد کے پاس لشکر بیشمار ہے آپ تنہا ہین اتنے لشکر سے کیونکر مقابلہ کیجیے گا شہزادۂ بدیع الملک
نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا نازنین نے کہا مجھے یہ تعجب ہے کہ آپ نے اتنے بڑے امر عظیم
کا تو قصد کیا اور لشکر ہمراہ نہ لیا بدیع الملک نے کہا کہ لشکر تو بفضلہ میرے ہمراہ بے شمار تھا مگر حکم

لوح سے مجبور ہو گیا لوح کی ہدایت تھی کہ تنہا جاؤ اور اپنے کو زنجبیل جادو تک پہونچاؤ اسکو قتل کرو تو طلسم کا راستہ کھلے میں اسوجہ سے تنہا اسطرف آیا لشکر کو ایک صحرا میں چھوڑ دیا نازنین نے عرض کی پھر اب لشکر آپکا کیونکر یہاں تک آئے اور انکو کون خبر پہونچائے بدیع الملک سے کہا لشکر کو اگر کیفیت معلوم ہو تو ابھی اپنے مقام سے روانہ ہو جائے نازنین نے کہا اگر آپ کا لشکر چلے تو یہاں کتنے عرصے میں آجائے بدیع الملک نے فرمایا میں خلاصہ نہیں کہہ سکتا ہوں کیونکہ میں تو عجائب و غرائب راہوں سے آیا ہوں نازنین نے کہا آپ اپنے لشکر کا پتا اچھی طرح بتا دیجیے جہانتک ممکن ہوگا میں اس بارے میں کوشش کرونگی آپ کے لشکر کو اس امر کی اطلاع ہو جائیگی بدیع الملک نے فرمایا کہ ملکہ اسمیں جلد کوشش کرو اگر تمکو منظور ہے کہ یہ آفت ٹل جائے تو میرے لشکر کو اطلاع کرو اور مجھے اپنی جان کا خیال نہیں ہے کیونکہ جو چاہتا ہے پروردگار کرتا ہے وہی ہر وقت میرا نگہبان ہے اور مجھے دشمن پر فتحیاب کریگا مگر تمھاری بدنامی کے خیال سے یہ بات چاہتا ہوں اگر فوج میری یہاں آجائیگی تو میں اپنے لشکر میں چلا جاؤنگا تمھاری کیفیت کسی کو معلوم بھی نہوگی ملکہ نے کہا میں اس امر کا بہت جلد انتظام کرونگی تھوڑی دیر تک یہی گفتگو رہی بعد میں بدیع الملک نے اور ذکر شروع کیا ملکہ سے پوچھا کہ ای ملکہ اپنا نام نامی تو بتاؤ ملکہ نے کہا مجھے زرین روشن تن کہتے ہیں شاہزادہ بدیع الملک نے اور حالات زنجبیل جادو کے ملکہ زرین روشن تن سے دریافت کیے ملکہ نے سب کیفیتیں بیان کیں اسی گفتگو میں شام ہو گئی ملکہ نے شاہزادے کیواسطے صحبت عیش و نشاط آراستہ کی بدیع الملک محفل میں آکر رونق افروز ہوئے جام شراب گردش میں آیا شاہزادے کے سامنے ناچ ہونے لگا ملکہ نے اپنے ہاتھ سے جام بھر کے شاہزادہ بدیع الملک کے ہاتھ میں دیا شاہزادے نے بھی جام شراب مملو کرکے ملکہ کو دیا تھوڑی دیر تک یہ شغل رہا جب رات بہت گئی تو ملکہ نے بدیع الملک سے کہا اب اگر مزاج میں آئے تو آرام فرمائیے زیادہ تکلیف نہ اٹھائیے بدیع الملک نے کہا بلکہ میں تمھارے سبب سے محفل میں بیٹھا تھا ورنہ مجھے اسوقت بہت سے خیالات گھیرے ہوئے ہیں ملکہ نے جلسہ کو برخاست کیا شاہزادے کو خوابگاہ میں لائیں بدیع الملک مسہری پر لیٹے تھوڑی دیر کے بعد آرام کیا جب شب گذر کر سحر ہوئی ملکہ زرین روشن تن نے بدیع الملک سے عرض کی کہ اب آپ یہاں تشریف رکھیے میں آپکے لشکر کی تلاش میں جاتی ہوں اگر ممکن ہوا تو انکو آپکی کیفیت سے آگاہ کرونگی اور یہاں کا پتا بخوبی تمام انکو دونگی بدیع الملک نے کہا جاؤ خدا حافظ و مددگار ہے زرین بدیع الملک سے رخصت ہو کر ایک جانب روانہ ہوئی بدیع الملک نے پتا بخوبی دیدیا تھا زرین نشانات دیکھتی ہوئی اسیطرف روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی تحریر کیجاتی ہے

کہ بعد جانے بدیع الملک کے سہراب سبز پوش نے سب سرداروں کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ شاہزادہ تو برائے مقابلہ زنجبیل جادو تشریف لیگیا ہے ہمیں معلوم وہاں کیا واردات گذرے آؤ تنہا ہیں ہم سمجھو کسیطور سے ہلوگ بھی اپنے تئیں زنجبیل جادو کے مقام تک پہونچائیں سردار بھی اس بات پر راضی ہوئے سہراب نے کہا کہ آج کی شب تو یہیں قیام کرو کل صبح کو یہاں سے پتا پوچھتے ہوئے زنجبیل جادو

کے مقام تک چلین گے اگر راہ مین آقا سے ملاقات ہوگئی تو بہتر ہو ورنہ وہان پہونچنے کے بعد مفصل کہین گے سرداروں نے قبول کیا سہراب نے وہ شب تو اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو ساحر جو لشکر مین تھے اُنسے پوچھا تمھین مکان زنجبیل جادو کا معلوم ہو ساحرون نے کہا کہ چہین مکان تو نہین معلوم ہو لیکن یہ جانتے ہین کہ صحرائے نرگستان کے بعد زنجبیل جادو کا مقام ہو سہراب نے کہا کہ وہ صحرا کسطرف ہو ساحرون نے سمت بتلائی سہراب سبز پوش سب لشکر کو لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زنجبیل جادو کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو وزرا و امرا کی صلاح سے چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر قباد اژدر سر کے پاس آیا اسوقت قباد اپنے دربار مین بیٹھا تھا مغرور ہفت جوشن بھی بھائی کے برابر موجود تھا کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی کہ حضور زنجبیل جادو مالک دربند اول یہان آیا ہو باریابی خدمت کا امیدوار ہو قباد نے کہا بلاؤ چوبدار باہر آیا زنجبیل جادو سے کہا کہ آپ تشریف لیچلیے شہنشاہ کا حکم ہو زنجبیل چوبدار کے ہمراہ اندر آیا قباد کو سلام کیا دعاے دولت دیگر جو قدیمی اسکا مقام تھا وہان بیٹھا قباد نے کہا زنجبیل جادو آج کیونکر آنے کا اتفاق ہوا زنجبیل نے کہا کہ مدت سے شرف خدمتگذاری سے بھی مشرف نہین ہوا تھا اور ایک امر ضروری بھی عرض کرنا تھا قباد نے گھبرا کے پوچھا کہ کوئی امر طلسم کشا کے نسبت تو نہین ہو زنجبیل نے عرض کی حضور اُسی کی بابت کچھ عرض کرنا ہو قباد نے کہا ارے جلدی بیان کر زنجبیل نے کہا حضور نہین معلوم طلسم کشا کس طرح سے میرے دربند تک پہونچا اور لوح کیونکر ہاتھ آئی اور میرے قلعے کی سرحد مین کسطرح چلا آیا جب مین نے یہ خبر پائی کہ طلسم کشا سرحد قلعے مین آگیا تو اُس سے مقابلہ کیا اُس یکہ و تنہا نے لشکر کو بھگا دیا میرا حوصلہ پست کر دیا اگر اُسیوقت براے مدد اور فوج نہ طلب کرتا تو بڑا غضب ہو جاتا طلسم کشا زبردستی قلعے مین چلا آتا قلعے کو تباہ و برباد کرتا اگر مین نہوتا تو اُس سے کون مقابلہ کر سکتا تھا مین نے اُسیوقت براے مدد اور فوج بلائی اُس جوان کو چار وطرف سے گھیر لیا مگر اُسنے کچھ خیال نہ کیا بخوف تلوار پکڑ کے مانند شیر غضبناک لشکر پر حملہ آور ہوا اسقدر جوان قتل کیے کہ میدان مین سواے خون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا مگر پھر ایک ایک ہی میری تمام فوج نے اُسکو گھیر کر مجروح کیا جب اُس جری مین کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی تو گھٹنون کے بل بیٹھ کے تلوار ہلانے لگا اُس عالم مین بھی جو اُسکے قریب گیا اسکو قتل کیا یہ کیفیت جو میرے لشکر نے دیکھی سب ایک طرف اُس سے دور جا کے کھڑے ہوے گو مین نے سب کے دلون کو بڑھایا بہت کچھ لالچ دیا مگر بخوف جان کوئی اُس جوان کے پاس نہ گیا مین نے چاہا کہ خود بڑھ کے اُسکو گرفتار کر لون اتنے عرصے مین طلسم کشا غائب ہو گیا نہین معلوم کون لیگیا کیا ہوا مجھے بہت قلق ہو اور اگر ابکی بار طلسم کشا آئیگا اور اپنے مددگار کو بھی اپنے ہمراہ لائے گا تو قیامت برپا کر دیگا مجھ مین تو اتنی قدرت نہین ہو جو اُسکو روک سکونگا اگر آپ کچھ مدد فرمائیے تو البتہ طلسم کشا گرفتار ہو جائے ورنہ وہ ابکی بار قلعے کو تباہ کر دیگا قباد نے جھلا کر کہا او زنجبیل جادو تم اتنی مدت سے تنخواہ پاتے ہو اپنے دربند پر حکومت کرتے ہو اب تمام عمر کے بعد جو ایک بات پیش آئی ہی تو اسقدر گھبرا گئے گھبرتے ہو اور مجھ سے مدد طلب کرتے ہو مین تمکو کیون مدد دون تم خود جا کر اسکا انتقام کرو یا نوکری سے ہاتھ دھو

اسکی سزا انکو دیجائے اور وہان کوئی کارآزمودہ شخص روانہ کیا جائے زنجبیل نے کہا آپ مالک و مختار
ہین جو مزاج مبارک مین آئے سزا دیجیے حاضر ہون مگر وہان کا انتظام بہر طور حضور کو کرنا پڑے گا
اس سے بہتر یہ ہے کہ میری خطا کو معاف فرمائیے اور جو انتظام تجویز فرمانا ہو جلد کیجیے مین خدمت والا
مین زیادہ نہین ٹھہر سکتا ہون طلسم کشا ایک ہی دو دن مین وہان آجائیگا پھر کچھ انتظام نہ بن پڑے گا
قباد نے کہا میری سمجھ مین تو کچھ نہین آتا ہے مین کیا انتظام کرون مین نے آج تک کسی سے طلسم کشا کی
نسبت کوئی کلمہ خلاف جرأت نہین سُنا ہر شخص یہی کہتا ہو کہ ایسا بہادر نگاہ سے نہین گذرا اور لوح
مل جانے سے تو قوت طلسم کشائی زیادہ ہوگئی ہوگی سحر اسپر یون بھی تاثیر نہین کرتا ہو زنجبیل نے کہا کہ
کچھ انتظام تو ضرور ہی کرنا چاہیے قباد نے مغرور ہفت جوشن کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای مغرور
تحقین نے یہ بلا میرے پیچھے لگائی ہی اگر مناسب جانو تو فوج بیشمار لیکر طلسم کشا کے مقابلے کو جاؤ
مغرور نے جواب دیا کہ اگر فوج گران میرے ہمراہ ہوگی تو مین ضرور طلسم کشا کو اسیر کرلاؤن گا
قباد نے زنجبیل سے کہا کہ تم اپنے قلعے پر جاؤ ہم مغرور ہفت جوشن کو مع فوج گران تمھاری مدد کو
روانہ کرینگے اگر طلسم کشا پیشتر انکے آنے کے آجائے تو اس سے مہلت طلب کر لینا جب یہ وہان پہنچ
جائینگے تو جنگ آغاز کرنا زنجبیل خوش ہوکر وہان سے رخصت ہوا دوسرے روز قباد نے مغرور
ہفت جوشن کے ہمراہ بہت سی فوج کی اور طرف دربند زنجبیل کے روانہ کیا انکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ زرین روشن تن کی تحریر کی جاتی ہی

کہ یہ جو بدیع الملک سے رخصت ہوکر برائے تلاش لشکر چلی ہین تو شاہزادے نے بہت اچھی طرح
سمجھا دیے تھے راہ کے نشانات دیکھتی ہوئی جاتی تھین کہ ہم اُسے گرد اڑتی ملکہ زرین نے تخت زمین
پر اتارا اس گرد کی جانب مخاطب ہوئین جب دامن گرد چاک ہوا تو دیکھا ایک فوج دریا موج
گھوڑون کو گرمائے ہوئے رواروی کرتی ہوئی چلی آتی ہی ملکہ نے سہراب کی شکل و شمائل بھی بدیع الملک
سے تحقیق کرلی تھی کچھ شباہت جو دور سے معلوم ہوئی ملکہ ٹھہر گئین جب فوج قریب آئی تو ملکہ نے دیکھا
کہ ایک جوان اُسی صورت کا جو بدیع الملک نے سہراب کی شکل بتائی تھی سب کے آگے گھوڑا بڑھائے
آتا ہی ملکہ نے اپنی صورت سحر سے تبدیل کی ایک ہرکارے کی صورت بنا کر قریب اُس سوار کے آئین سوار
کو سلام کیا کہا آپ ذرا گھوڑا ٹھہرا لیجیے مجھے کچھ عرض کرنا ہی اُس سوار نے گھوڑا روکا ملکہ نے کہا آپ اپنا
نام نامی بتلائیے اُس سوار نے کہا میرا نام سہراب سبز پوش ہی ملکہ نے کہا کہ شہزادہ بدیع الملک
نے آپکو پیام دیا ہی کہ میر قلعہ زنجبیل جادو پر قیام ہے آپ مع فوج یہین آجائیے یہان سے
جسطرف منظور ہوگا مین جاؤنگا لڑائی بھی زنجبیل جادو سے ہوئے دانی زادہ اور تمہاری طرف سے
بھی کہا کہ جلد جائیے گا تو شریک جنگ ہوجیے گا اور اگر عرصہ لگا تو شاہزادہ خود فوج گران سے
مقابلہ مین جائیگا سہراب نے جو یہ کیفیت سُنی کہا ای شخص تیرے پاس کوئی نامہ بھی ہی اُسنے جواب دیا
کہ میرے پاس نامہ تو نہین ہی مگر شاہزادے کی کچھ نشانیان البتہ موجود ہین یہ کہکر انگشتری بدیع الملک
کی جو زرین نے شاہزادے سے بطور نشانی بروقت رخصت لے لی تھی سہراب کو دکھائی سہراب نے
انگوٹھی کو پہچان کے کہا کہ ای شخص یہان سے قلعہ زنجبیل جادو کتنی دور ہی ملکہ نے جواب دیا کہ یہان سے

دو روز کی راہ ہے اور سب پتے اسنے خلاصہ طور سے دیے سہراب نے کہا وہ شخص ہمارے ساتھ ہی چلے ملکہ
نے جواب دیا کہ مجھکو حکم زیادہ ٹھہرنے کا شاہزادے نے نہیں دیا ہے یہ کہکر ملکہ سب کے سامنے سے سحر کر کے
غائب ہو گئیں سہراب دنگ ہو گیا اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ یہ عجب معرکہ نظر آیا ابھی جس شخص نے
مجھے آقا کا پیام دیا تھا یہیں کھڑے کھڑے غائب ہو گیا نہیں معلوم کہاں گیا لوگوں نے کہا کہ
کوئی ساحر ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ آقاے نامدار نے اور جمع کیے ہیں یہ ذکر کرتے ہوئے
قریب ایک دریا کے پہونچے اسوقت کشتیاں ممکن نہوئیں سہراب مجبور ہو کے وہیں قیام پذیر ہوا
شب کو اسی جا بسر کی صبح ہوتے ہی کشتیاں طلب کیں سوار ہو کے دریا کے پار گیا اسی طور سے
دو روز تک سہراب رواروی کر کے قلعے پر زنجبیل جادو کے پہونچا ملکہ زرین روشن تن نے
اس امر کی خبر کے واسطے آدمی مقرر کر دیے تھے کہ جب کوئی لشکر آتے ہوئے دیکھنا ہمسے اطلاع کرنا
انھوں نے جو اس لشکر کو دیکھا ملکہ سے آکر اطلاع کی ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی کہ حضور کا
لشکر آ گیا میں جا کر دیکھ آؤں بدیع الملک نے یہ خبر فرحت اثر جو سنی خوش ہو گئے ملکہ زرین
دیکھنے کو روانہ ہوئیں آکر جو دیکھا تو سہراب کو پہچانا فوراً خوشی خوشی واپس گئیں بدیع الملک
سے کہا کہ لشکر تو آپکا آ گیا ہے مگر اب کیا حکم ہے بدیع الملک نے کہا کہ آنے دو میں آج شب کو سب سے
ملونگا اگر تمھاری بدنامی کا خیال نہوتا تو اسیوقت جاتا ملکہ نے کہا یہ تو آپ نے فرمایا کہ میں شب کو
سب سے ملونگا مگر لشکر کس مقام پر ٹھہرے بدیع الملک نے کہا کہ لشکر میں جا کر یہ اطلاع کر دو کہ
خندق کے اس پار آ کے بارگاہیں استادہ کرے قلعے کے سامنے جو میدان ہے وہاں سب ٹھہریں میں شب کو
سب سے ملونگا اور اگر کوئی مانع ہو تو صاف صاف کہدیں کہ ہم طلسم کشا کیطرف سے آئے ہیں طلسم کشا
بھی آتا ہے یہاں اترینگے کیونکہ تمسے جنگ آغاز ہے ہم لوگوں کو روکنا مناسب نہیں ہے ملکہ نے کہا میں ابھی
جا کر اطلاع دیتی ہوں یہ کہکر ملکہ اپنی صورت سحر سے تبدیل کر کے سہراب کے پاس آئیں اور جو کچھ
شاہزادے نے کہا تھا وہ سب سہراب سے کہدیا سہراب بہت خوش ہوا اور تمام لشکر کو لیکر خندق
کے کنارے پر سے میدان قلعے میں آیا یہاں فوج زنجبیل نے جو لشکر کو خندق پھاندتے دیکھا سب مسلح و مکمل
ہو کر پہونچے سہراب تو خندق کو پھاند چکا تھا اور تمام فوج آ رہی تھی کہ لشکر زنجبیل سے لوگ جا پہونچے
سب نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو کہاں سے آئے ہو اور یہاں کیوں بے اذن آتے ہو ان لوگوں نے جواب دیا
کہ ہم سب طلسم کشا کے ملازم ہیں اور طلسم کشا بھی تشریف لاتے ہیں ایک ضروری کام سے ایک جگہ
مقیم ہیں یقین ہے کہ آج ہی کل میں وہ بھی تشریف لائیں ہم لوگوں کو پیشتر روانہ کیا ہے زنجبیل کی فوج نے
کہا کہ ہمارے مالک یہاں نہیں ہیں اور نہ ہمکو اس بابت کچھ حکم ملا ہے کہ اگر تم لوگ یہاں آؤ تو تمھیں آنے
دیں یا روکیں اور ابتو تم خود بیان کرتے ہو کہ جنگ آغاز ہے لہذا ہم تمھیں ہرگز نہیں آنے دینگے سہراب
نے جواب دیا کہ اگر تم ہمیں نہ آنے دو گے تو ہم زبردستی یہاں آئینگے فوج زنجبیل نے کہا کہ تم لوگوں کی
کیا تاب و طاقت ہے جو بے ہماری اجازت کے یہاں قدم رکھ سکو بس خیریت اسی میں ہے کہ واپس جاؤ
اپنی جان بچاؤ سہراب نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا تمام لشکر اسلام نے تلواریں کھینچ لیں یہ حال دیکھ کر
فوج زنجبیل کے لوگوں نے بھی تلواریں کھینچ لیں سہراب لشکر پر جا پڑا اسکی فوج کے بھی سب لوگ حملہ آور

ہوے آپس مین تلوار چلنے لگی لشکر اسلام کے بعض لوگون نے فوج زنجبیل کو جو مصروف کارزار دیکھا جلدی
سے ایک مقام مناسب پر بارگاہین استادہ کین مگر ملکہ زرین پر اسے جو لشکر یہان موجود تھین اُنھون نے
جو یہ کیفیت دیکھی فوراً جا کر بدیع الملک کو اطلاع دی بدیع الملک نے کہا ملکہ اب مجھسے یہان نہین
ٹھہرا جائیگا مین ضرور جاؤنگا اپنی فوج کی مدد کرونگا ملکہ نے کہا او شہنشاہ اگر آپ اسوقت یہان سے
تشریف لیجائیے گا تو یہ راز فاش ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا کہ پھر کوئی تدبیر ایسی کرو کہ مین اپنے لشکر
تک پہونچ جاؤن اور یہ راز بھی فاش ہو ملکہ نے کہا میرے ذہن مین کوئی تدبیر ایسی نہین آئی ہے بدیع الملک
نے کہا ملکہ میرا ٹھہرنا کسیطرح نہین ہو سکتا ہے ملکہ نے کہا آپکی فوج بہت ہے یقین ہے کہ غالب آئیگی اور بہادر دن کے
وقت یہ بارگاہین استادہ کی ہین آپ شب کو پوشیدہ ہو کر چلے جائیےگا بدیع الملک نے جواب دیا کہ ملکہ
یہ ممکن نہین ہے کہ مین اپنے لشکر کے لڑائی کی خبر سنون اور یہان بات سے بیٹھا رہون ملکہ جب بہت مجبور ہوئی تو کہا اے
شہریار اگر آپکو جانا ہی منظور ہے تو مین مجبور ہون آپ پشت باغ پر جائیے دیوار سے نیچے اُتریے مین مرکب بادو بست
کرتی ہون بدیع الملک کو بہت مناسب لگا ملکہ نے سلاح حاضر کیے بدیع الملک نے سلاح زیب جسم کیے پشت باغ پر گئے
دیوار پھاند کے نیچے اُترے ملکہ نے کسیطرح سے مرکب وہان تک پہونچا دیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے
جانب لشکر روانہ ہوے قریب پہونچ کے دیکھا کہ سہراب لشکر کو ہمراہ لیے ہوے مصروف پیکار ہے فوج زنجبیل
بھی جان دیے ہوے لڑ رہی ہے شاہزادہ بدیع الملک وہین سے نعرہ کرکے جا پڑے سہراب نے جو شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا قریب تھا کہ فرط مسرت سے شادی مرگ ہو جائے دوڑ کر رکاب سعادت انتساب کو
بوسہ دیا بدیع الملک نے سہراب کا مزاج پوچھا ادھر لشکر زنجبیل نے بھی دیکھا کہ طلسم کشا تندرست و توانا
گھوڑے پر سوار بارادۂ جنگ آیا ہے لشکر بدیع الملک مین سب جوان خوش ہوے فوج زنجبیل نے آپس مین
صلاح کی کہ اب مقابلہ کرنا درست نہین ہے اس روز تنہا جب طلسم کشا سے معرکہ پڑا تو یہ جوان ہم لوگون سے
کیسا لڑا آج تو اُسکے ہمراہ فوج ہے اگر آج اس سے مقابلہ کرینگے تو زندہ کیونکر رہینگے سب نے اس راے سے
اتفاق کرکے بدیع الملک کے پاس ایک سردار کو بھیجا کہ تم جا کر طلسم کشا سے کہو کہ ابھی ہمارے شہنشاہ
یہان نہین ہین جبتک وہ تشریف نہ لائین آپ جنگ کو ملتوی رکھیے شاہزادہ بدیع الملک نے یہ سنکر
فرمایا کہ ہمتو خود نہین چاہتے ہین کہ بے اُنکے جنگ ہو کیونکہ ہمین تم لوگون سے کیا مطلب ہے ہمین قلعے کے
اندر جانے دو جب زنجبیل آئیگا ہمارا اسکا فیصلہ ہو جائیگا فوج زنجبیل نے عرض کی اگر ہم بے جانتے انکے آپ قلعے مین جائینگے تو ہمارے آقا
ہمسے بہت ناخوش ہونگے آپ اسی میدان مین تشریف رکھیے بدیع الملک نے کہا یہ تو ممکن نہین ہم
صرف اب ان قلعے مین رہینگے اور اسباب قلعے کی ہمین کوئی ضرورت نہین ہے سب فوج زنجبیل شاہزادہ
بدیع الملک کے سامنے ہاتھ باندھے تو شاہزادے نے قبول کیا اور اپنے لشکر کو وہین اُتارا اپنی
بارگاہ مین داخل ہوے سہراب اور چند سردار خدمت مین حاضر ہوے بدیع الملک نے
سہراب سے پوچھا کہ تمھین اطلاع کیونکر ہوئی سہراب نے عرض کی کہ ایک ہرکارے نے
مجھسے کہا تھا بدیع الملک مسکرا کے خاموش ہو رہے سہراب نے مسکرانے کا سبب پوچھا
بدیع الملک نے بات کو ٹال دیا پھر سہراب نے عرض کی کہ آپ یہان کہان فروکش تھے
بدیع الملک نے کہا کہ مین ایک محسن کے مکان مین تھا اُسنے میرے ساتھ بڑے بڑے احسان

سکے سہراب نے کہا آقاے نامدار مجکو بھی گفتے ملائیے بدیع الملک نے فرمایا کہ تم پر حال کھل
جائیگا پھر سہراب بھی کچھ سمجھ کے چپ ہو رہا بدیع الملک نے کہا نہین معلوم زنجبیل جادو کہان
گیا ہی انھین باتون مین شام ہو گئی بدیع الملک نے حکم دیا کہ آج بہت دنون کے بعد اپنے
ہم صحبتون سے یکجائی ہوئی ہی بہتر ہو کہ کچھ دیر شغل مینوشی ہو سہراب نے اسی وقت ساقیان
سیمین عذار کو طلب کیا محفل مین دور شراب چلنے لگا بدیع الملک کو اس کیفیت کے دیکھنے سے
ملکہ زرین روشن تن کی یاد آئی دل بیقرار ہو گیا یہی ارادہ ہوا کہ ابھی اٹھکر ملکہ کے باغ مین
جائین دل بہلائین کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی حضور کچھ کشتیان شراب کی اور کچھ خوان
آدمی لیکر آئے ہین بدیع الملک نے کہا انکے ہمراہ کوئی اور بھی ہی چوبدار نے عرض کی کہ ایک
چوبدار ایک نامہ بھی لیے ہوے ہی بدیع الملک نے کہا نامہ دار کو اندر بلا لو اور کشتیان و خوان
بھی لیلو چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اندر لایا چوبدار نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک
نے چوبدار کو پہچانا چوبدار نے نامہ نذر دیا شاہزادے نے لفافے کو کھولا نامہ پڑھا طرف سے ملکہ
زرین روشن تن کے تحریر تھا کہ آج کی رات کا بسر ہونا دشوار ہی آپ کے نہ ہونے سے زندگی
سے دل بیزار ہی صحبت گذشتہ یاد آتی ہی مگر کیا کرین مجبور رہین آپ سے دور ہین دعوت قبول فرمائیے
اور اگر ممکن ہو تو جب نصف شب گذر جائے تو یہین تشریف لائیے دم بھر باتین رہینگی طبیعت
بہل جائیگی شاہزادہ نامے کو دیکھکر خوش ہو گیا جی مین آیا کہ ابھی ہو آؤن مگر پھر خیال کیا کہ
سب کے سامنے جانا مناسب نہین ہی جب نصف شب گذر جائیگی تو سب سے پوشیدہ ہو کر
یہان سے چلا جاؤنگا دم بھر وہان ٹھہرونگا پھر چلا آؤنگا یہ سوچکر جواب نامے کی پشت پر لکھدیا کہ اے تاجدار
دیار محبوبان واے شہنشاہ ملک مہرویان تمہارا نامہ وصول ہو کر تسلی بخش قلب مضطر ہوا یہ احسان بھی
ہم پر ہوا کہ تمنے اپنی خیریت مزاج سے آگاہ کیا دل گم گشتہ کو رو براہ کیا ہین انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آؤنگا
مگر دم بھر ٹھہر کر چلا جاؤنگا اگر خیال بدنامی نہ ہوتا تو ابھی آتا یہ لکھکر اپنی مہر کی اور لفافے مین بند کرکے اس
چوبدار کو دیا چوبدار رخصت ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے بیتاب ہو کر جلسہ بہت جلد برخاست کیا
سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے بدیع الملک بھی اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے چاہتے ہین کہ
لباس شبروی زیب جسم کرکے جانب باغ ملکہ روانہ ہون کہ ایک برق چمکی بدیع الملک کی آنکھین
جھپک گئین شہزادے نے آنکھین کھول کے جو دیکھا تو ملکہ زرین روشن تن کو اپنے پاس پایا
خوش ہو کر پوچھا ملکہ تم کیونکر آئین مین تو خود تمھارے یہان آتا تھا زرین نے جواب دیا کہ مجھے آپکی
تکلیف گوارا نہوئی خود چلی آئی آپ وہان تشریف لاتے اگر راہ مین کوئی دیکھ لیتا تو مشکل ہوتی شہزادہ
بدیع الملک ملکہ کو لیکر پھر بارگاہ مین آئے یہان بعض لوگ بارگاہ کی حفاظت کر رہے تھے شہزادہ
بدیع الملک کو جو سب نے آتے ہوے دیکھا کہا اے شہنشاہ اسوقت مزاج کیسا ہی جو نیند نہین
آئی بدیع الملک نے کہا وہان طبیعت بہت گھبراتی ہی تھوڑی دیر بارگاہ مین بیٹھینگے ان
لوگون نے چاہا سب کو بیدار کرین مگر بدیع الملک نے منع کیا سب نے دیکھا کہ ایک نازنین
بھی آقا کے ہمراہ ہی مصلحت جانکر خاموش ہو رہے بدیع الملک مع ملکہ کے بارگاہ مین آکر

بیٹھے چند ملازمون کو جو ہمراہ تھے طلب کر لیا پھر جام شراب گردش مین آیا تھوڑی دیر صحبت رہی
جب رات بہت کم باقی رہی تو ملکہ نے کہا اب مین رخصت کی امیدوار ہون شاہزادے نے کہا مین
کیونکر کہون دل تو نہین چاہتا کہ تم ایک دم کو بھی جدا ہو مگر مجبوری ہی رخصت حافظ خدا ملکہ زرین
بدیع الملک سے رخصت ہو کر اپنے باغ کے جانب روانہ ہوئین شاہزادے کی بیقراری دونی
ہو گئی رات تو تھوڑی باقی تھی بدیع الملک نے جاگ کے کاٹی جب صبح ہوئی تو سب
ملازمین شاہزادے کے سلام کو آئے چہرہ متغیر پایا سہراب نے عرض کی کیون آقائے نامدار
مزاج کیسا ہی شاہزادے بدیع الملک نے کہا کہ شب کو نیند نہین آئی اسی سبب سے طبیعت
بےچین ہی سہراب کو کل کیفیت تو زبانی ملازمون کے معلوم ہو چکی تھی خاموش ہو رہا شاہزادہ
بدیع الملک بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوے لڑائی کے ذکر ہونے لگے انکو تو اس کیفیت مین چھوڑئیے

مگر اب مختصر حال زنجبیل جادو کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ یہ جو قباد سے رخصت ہو کر چلا تو اپنے قلعے پر پہونچا یہان عجب سامان نظر آیا ایک لشکر کو مقیم پایا
پیشتر تو اسکو یہ گمان ہوا کہ شاید قباد نے میرے پہونچنے سے قبل فوج بھیجدی پھر خیال کیا کہ اگر وہان
سے فوج آتی تو قلعے کے اندر جاتی نہین معلوم یہ لشکر کس کا ہی اس خیال مین گھبرایا ہوا اپنے قلعے مین
داخل ہوا اُسی وقت ملازمون کو بلا کے دریافت کیا کہ یہ لشکر کس کا اترا ہی سب نے عرض کی کہ حضور
یہ لشکر طلسم کشا کا ہی برائے مقابلہ آیا ہی اگر ہم لوگ جانبازی نہ کرتے تو قلعہ طلسم کشا نے لیا تھا
زنجبیل جادو نے کہا کہ کیا تم لوگون نے طلسم کشا کو بزور شمشیر قلعہ مین نہین آنے دیا ملازمون نے
عرض کی پہلے تو صرف فوج طلسم کشا کی آئی ہم نے منع کیا کہ ہم تعین خندق کے اس پار نہ آنے دینگے
اُن لوگون نے قبول نہ کیا آمادہ فساد ہوے ہم لوگون نے بھی جنگ شروع کی تھوڑی دیر نہ گذری تھی
کہ طلسم کشا بھی آ پہونچا جب طلسم کشا آیا تو فوج بھی دلیر ہو کے ہم سے لڑنے لگی چونکہ آپ یہان
تشریف نہ رکھتے تھے ہم لوگون نے جنگ مناسب نہ جانی اور یہ خیال کیا کہ طلسم کشا جری و بہادر ہی
جب تنہا اُس روز ہم لوگون سے لڑا اور سب کے حوصلے پست کر دیے تو آج تو فوج اسکے ساتھ بیشمار
ہی اگر ہم لوگ اس سے لڑینگے تو یہ ضرور قلعہ لے لیگا یہ سوچ کے ہم نے طلسم کشا سے مہلت طلب
کی کہ جب تک ہمارے آقائے نامدار تشریف نہ لائین آپ جنگ ملتوی رکھیے طلسم کشا نے کہا
کہ ہمین قلعے کے اندر جانے دو ہم نے اس کی نسبت بھی طلسم کشا سے عذر کر لیا وہ آپ کے
منتظر اس جگہ اُترے ہین زنجبیل جادو نے کہا اگر طلسم کشا اس قدر فوج لیکر آیا ہی تو اب میرا
کیا بنائے گا میرے واسطے قباد اژدر سر اپنے بھائی مغرور ہفت جوشن کو مع لشکر گران
بھیجین گے یقین ہی کہ آج سے کل تک لشکر میرے یہان بھی آجائے ملازمون نے کہا کہ آپ
سے وعدہ مستحکم ہو گیا ہی زنجبیل جادو نے کہا مجھ سے وعدہ مستحکم کیا ہی بلکہ میری راے تو یہی
کہ طبل جنگی بجا دو اور صبح کو طلسم کشا سے مقابلہ کرو ملازمون نے کہا کہ تم اس امر کو مناسب
وقت نہین جانتے ہین کیونکہ اگر فوج کے آنے مین عرصہ ہوا تو طلسم کشا قیامت برپا کر دیگا زنجبیل

سے کہا تم لوگوں کو اختیار ہے اور ایک روز خاموش ہو رہو خیال یہ ہے کہ طلسم کشا جب میرے آنے کی
خبر پائے گا تو ضرور کچھ سامان کریگا کیا عجب ہے کہ طبل جنگی بجوائے میرے مقابلے میں آئے اپنے دل
میں یہ تصور کرے کہ زنجبیل جادو مجھ سے خائف ہو گیا ملازموں نے کہا حضور کے آنے کی خبر
اسکو کیونکر ہوگی زنجبیل جادو نے کہا میرے آنے کی خبر جب تمام شہروں میں مشہور ہے تو کیا طلسم کشا
کو نہ معلوم ہوگی ملازموں نے کہا پھر جو کچھ ہو ابھی تو طبل جنگی بجوانے کا وقت نہیں ہے زنجبیل جادو
خاموش ہو رہا محل میں آیا اپنی زوجہ سے سفر کی کل کیفیت بیان کر کے پوچھا کہ زرین روشن تن
کہاں ہے اسکی زوجہ نے جواب دیا کہ اپنے باغ میں ہے تب زنجبیل نے کہا میں نے بہت دنوں
سے نہیں دیکھا ہے اس وقت کسی کو بھیجو کہ وہ جا کر بلا لائے اسکی زوجہ نے ایک خواص سے
کہا اسنے پہرے پر آ کے خبر کی جلدی سے محافہ زرین تیار ہو کے ملکہ زرین روشن تن کے
باغ میں آیا جو لوگ محافے کے ہمراہ گئے تھے انھوں نے اندر خبر کرائی محلدار نے آکر ملکہ زرین
سے کہا کہ حضور آپکو آپکے والد نامدار نے طلب فرمایا ہے کہیں سفر سے تشریف لائے ہیں
ملکہ مغموم و مضمحل اس وقت بیٹھی شاہزادے کی یاد میں بیقرار تھیں یہ خبر جو سنی اور زیادہ بیتابی
بڑھ گئی مجبور اٹھکر در باغ تک آئیں محافے میں سوار ہو میں بہت سی کنیزوں کو ہمراہ لیکر
زنجبیل جادو کے پاس آئیں زنجبیل جادو کو سلام کیا اسنے بیٹی کو گلے سے لگایا مزاج پوچھا
چہرہ چونکہ ملکہ کا اداس تھا زنجبیل نے کہا کیوں بی بی آج چہرہ کیوں اترا ہوا ہے ملکہ زرین روشن تن
نے کہا کہ طبیعت میری نادرست ہے اکثر لوگوں سے سنا ہے کہ کوئی شخص بارادہ طلسم کشائی یہاں آیا ہے
اُس سے اور آپ سے جنگ شروع ہے آپ بھی اُسی کے سبب سے بہت متردد ہیں زنجبیل جادو
نے کہا بی بی تم اسکی فکر نہ کرو ہم سمجھ لینگے دیکھو اب ہماری مدد کو قباد اخود ربسر لشکر
روانہ کرینگے طلسم کشا بھی فوج گران لیکر آیا ہے واقعی محل تردد ہے طلسم کشا بڑا جری ہے تنہا
میرے تمام لشکر سے ایسا لڑا کہ فوج کے حوصلے پست کر دیے مگر چونکہ تنہا ہی ہے نہایت زخمی ہوا ہاتھ
ٹیک کر بیٹھ گیا تلوار ہلانے لگا اُسوقت بھی کسی کو اتنی جرأت نہ ہوئی جو طلسم کشا کو گرفتار
کر لیتا اقبال مند ایسا بڑا ہے کہ اسی عالم میں کوئی مددگار اُس کا آیا اور اُس جو مجھ سے اٹھا لے گیا
نہیں معلوم وہ شخص کون تھا اب جو طلسم کشا آیا اس جمعیت سے آیا کہ لشکر بیشمار ہمراہ ہے دیکھیے
اب کیا ہوتا ہے مگر تمھیں ان معاملات سے کیا نسبت ہم سمجھ لینگے تم اس کا صدمہ نہ کرو اپنے
باغ میں بعیش و خوشی آرام کرو ملکہ نے کہا بھلا میرے دل کو کیونکر تاب آ سکے مجھے تو ہر وقت
یہی خیال رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی خرابی آپ کے دشمنوں کے واسطے ہو تو ہم سب کی زندگی بیکار
ہے زنجبیل جادو نے کہا بی بی اسکا خیال نہ کرو مجھے کوئی ہلاک نہیں کر سکتا ہے میرے ہلاک
کے واسطے اسباب مہیا کرنا ہوگا وہ ایک طلسم کشا نہیں ہزار طلسم کشا اگر یہاں آئینگے تو اُس
چیز کو کہاں پائینگے جو میرے قتل کا سبب ہے ملکہ نے جو یہ بات سنی کان کھڑے ہوئے دل میں خیال
کیا کہ اُس سبب کا بھی اسوقت دریافت کرنا ضرور ہے شاید کوئی محل ایسا ہو کہ بدیع الملک
کو ضرورت ہو تو پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ سوچ کے ملکہ نے زنجبیل جادو سے پوچھا کہ

والا نامدار وہ سبب کیا ہے زنجبیل نے کہا یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہے وہان ایک چشمۂ آب مصفا
ہے اس چشمے کے اندر ایک ماہی ہے اُس ماہی کے شکم مین ایک خنجر ہے جب کوئی اُس صحرا مین
جائے اول تو صحرا مین جانا دشوار ہے درمیان مین بہت سے عجائبات ہین اگر ان عجائبات کو فتح
کرکے اُس صحرا مین پہونچ بھی جائے تو اُس ماہی کا ہاتھ آنا ممکن نہین اُسکے بلانے کے لیے بھی
ایک سامان درکار ہے جبتک وہ سامان مہیا کرے ماہی ہاتھ نہ آئے جب وہ ماہی ہاتھ آئے تو اُسکو لیکر کوہ الوان
پر جائے وہان ایک ساحر الوان جادو ہے اُسکو قتل کرے اور اُسکے خون سے کارد کو تر کرکے
ماہی کا شکم چاک کرے تب اُسکے شکم سے خنجر نکلے جب وہ خنجر میری گردن پر پھیرا جائے تو مین
ہلاک ہون اور بے میرے ہلاک ہوئے یہ راستہ صاف نہو گا قلعہ اسی طرح قائم رہیگا راہ بند رہیگی
طلسم کشا بھکا بھکا پھریگا اور ان اسباب کا مہیا ہونا ممکن نہین راہون مین عجائبات اس طرح کے ہین
جنسے گذرنا دشوار ہے خود بادشاہ طلسم ان راہون مین جاتے ہوئے گھبراتے ہین طلسم کشا کو
کیا چیز ہے جو ان راہون کو طے کر جائے ملکہ نے کہا اب میری تسکین دل ہوئی خوشی حاصل ہوئی
اجازت مرحمت فرمائیے میرے تردد کی وجہ سے تمام کنیزین انیسین جلیسین محزون و غمگین
ہین ان سب کو بھی جاکر تشفی دون زنجبیل نے ملکہ کو رخصت کیا ملکہ تو اپنے باغ مین آئی زنجبیل
بھی باہر آکر اپنے دربار مین بیٹھا مصاحبون نے عرض کی حضور ابھی تک فتح نہین آئی کیا سبب ہے
زنجبیل نے کہا کہ عرصہ ہوا محل تردد نہین ہے یقین ہے کہ لشکر راہ مین ہو گا یہ ذکر تھا کہ ایک چوبدار نے
آکر زنجبیل سے کہا کہ مغرور ہفت جوشن لشکر گران ہمراہ لئے ہوئے آتے ہین یہ سنکے زنجبیل نے
اپنے رفقا سے کہا کہ جلد تیار رہو مین خود استقبال کے واسطے جاؤنگا برادر شاہ ہین خود بھی صاحب
سلطنت تھے سب لوگون نے جلدی جلدی سامان روانگی درست کیا زنجبیل بھی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر
برائے استقبال روانہ ہوا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین فروکش تھے انھون نے جو دیکھا
زنجبیل جادو اپنے تمام لشکر کو ہمراہ لئے ہوئے قلعے کے اندر سے نکلا ہرکارون کو
روانہ کیا کہ خبر لاؤ یہ کس ارادے سے باہر آیا ہے ہرکارے زنجبیل کے لشکر مین آئے
احوال دریافت کیا معلوم ہوا کہ برائے استقبال مغرور ہفت جوشن یہ سب لوگ جاتے
ہین ہرکارون نے یہی کیفیت بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا
کہ مغرور دو بار تو فرار ہو چکا اب پھر آیا ہے اب کی بار اسکی قضا لائی ہے یہ فرماتے ہوئے
باہر بارگاہ کے تشریف لائے تماشا دیکھنے لگے دیکھا ایک جانب سے گرد اڑی مغرور
کے لشکر کی آمد معلوم ہوئی لشکر زنجبیل بھی اس گرد کے قریب پہونچ گیا جب دامن گرد
شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ آگے آگے مغرور ایک تخت سحر پر سوار
تاج سر پر رکھے ہوئے عقب مین اُسکے لشکر بیشمار بڑے بڑے پہلوان گینڈون پر سوار
ایک جانب ساحران غدار بڑے بڑے ترسول ہاتھ مین لیے ہوئے سامری جمشید کو پکارتے
ہوئے چلے آتے ہین بدیع الملک نے سہراب سے کہا کہ مجمع لشکر کو دیکھا سہراب
نے عرض کی کہ واقعی کثرت لشکر کو دیکھکر مجھے تردد ہے شاہزادہ بدیع الملک نے

فرمایا اے سہراب کچھ تردد کی بات نہیں ہے خدا حامی ہے میں تجھسے یہ کہتا ہوں کہ
مغرور اپنی اس جمعیت پر بہت نازاں ہے اور اس دعوی سے آیا ہے کہ میں مغرور شکست دونگا مگر اس
بیچارے کی قضا لائی ہے میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا دو مرتبہ اسنے میرے سامنے سے فرار کیا اور
زنجبیل بھی اب بہت خوش ہے اسکو بھی یہی خیالات خراب کئے ہوئے ہیں مگر جب معرکہ پڑیگا
فتح و شکست کا حال کھل جائے گا یہ ذکر تھا کہ لشکر مغرور قریب آگیا بدیع الملک اور آگے بڑھ گئے
زنجبیل نے گھوڑے سے اترکے مغرور ہفت جوشن کو سلام کیا بدیع الملک یہ سب تماشا
دیکھا کیے جب زنجبیل اپنے ہمراہ لیکر مغرور ہفت جوشن کو چلا تو بدیع الملک پر جو نگاہ مغرور
کی پڑی رعب و داب اسقدر غالب ہوا کہ مغرور کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا برائے سلام ہاتھ
اٹھا دیا بدیع الملک نے مسکرا کے جواب سلام دیا مغرور نے سر جھکا لیا زنجبیل اس معرکے کو
دیکھکر حیران ہوگیا مغرور سے کہا آپ نے طلسم کشا کو سلام کیوں کیا مغرور نے
بات کو بنا کر کہا کہ میرا یہ دستور نہیں ہے کہ کسی کو بنگاہ حقارت دیکھوں چونکہ طلسم کشا ایک
مرد شجاع ہے اسوقت اسکا سامنا ہوا میں نے اپنے اخلاق کو ظاہر کیا زنجبیل خاموش ہو رہا
اور بڑے اعزاز و اکرام سے مغرور ہفت جوشن کو قلعے میں لاکر اتارا لشکر کیواسطے بھی
مقام مناسب تجویز کر دیا مغرور کی خاطر میں مشغول ہوا جلسہ آراستہ کیا مغرور نے کہا
طبل جنگی بجنے کا حکم دو زنجبیل نے اسی وقت طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہرکارے لشکر شاہزادہ
بدیع الملک کے یہ خبریں لیکر روانہ ہوئے خدمت میں بدیع الملک کے حاضر ہوکر دعائے دولت
دینے کے بعد عرض کی کہ حضور زنجبیل جادو نے جلسہ آراستہ کیا ہے مغرور کی خاطر
کر رہا ہے اسوقت مغرور نے کہا کہ طبل جنگی کا حکم دو زنجبیل جادو نے طبل جنگی بجوا دیا ہے ارادہ اسکا
یہ ہے کہ کل یہاں کارزار میں لشکر معرکہ آرا ہے خبر ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی
بلافصل ایزدی طبل جنگی بجے یہاں بھی قاعدہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکر وہیں تیار رہان ہوئے لیکن
جب سلطان زرین پوش فلک یعنے آفتاب عالمتاب نے ظلمت کدۂ عالم کو منور کیا تو شہزادہ
بدیع الملک نوجوان فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے باہر تشریف لائے یہاں لشکر منتظر تھا
شاہزادے کو دیکھکر سب نے سلام کیا بدیع الملک نے مرکب طلب کیا ملازموں نے گھوڑا
حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوکر طرف میدان کارزار کے روانہ
ہوئے ایک طرف سے زنجبیل جادو اپنے لشکر کو لیکر میدان میں آیا ادھر مغرور ہفت جوشن
بھی فوج بے شمار لئے ہوئے قلعے سے نکلا اسنے بھی اپنی فوج کو آراستہ کیا نقیبوں نے نقابت کی
نوبت کرو کا کھکر بجے مغرور نے ایک جوان کو اپنے لشکر سے میدان میں بھیجا اس جوان نے میدان
کے پہلے سلح شوری دکھائی پھر نعرہ کیا کہ اے فرقہ خدا پرستان تم میں سے جسکو تمنائے مرگ کی ہو
میرے مقابلہ میں آئے لشکر بدیع الملک سے بھی ایک جوان بہرام لشکر شکن نام سے
بدیع الملک سے اجازت لیکر میدان میں آیا پہلے خوب نیزہ بازی ہوئی بہرام نے
اس جوان کا نیزہ نکال دیا اسنے تلوار میان سے کھینچی دونوں میں تلوار چلنے لگی بہرام نے ایک مقام پر

اسکی گردن پہ وار کیا کہ سر اس جیا کا کٹ کر زمین پر گرا لشکر اسلام سے صدائے تحسین بلند ہوئی
ایک اور جوان لشکر مغرور سے آیا بہرام نے اسکو بھی اسیطرح قتل کیا پھر متواتر سات جوان لشکر مغرور
کے بہرام نے قتل کیے آخر کو مغرور نے ایک جوان کو میدان میں بھیجا اور کہا کہ تو جاکے اس سے
مقابلہ کر میں سحر کرکے اسکی قوت گھٹاؤنگا تیرا زور بڑھاؤنگا وہ جوان میدان میں آیا پہلے نیزہ بازی
کی بہرام کے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا بدیع الملک یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگئے بہرام نے
بھی فرط غیرت سے آنکھیں نیچی کرلیں اس جوان نے کہا اے پہلوان اگر نیزہ تیرے ہاتھ سے
نکل گیا ہو تو تلوار میان سے نکال بہرام نے تلوار نکالی اس جوان نے بھی تلوار کھینچکر بہرام پہ
وار کیا کہ سر بہرام کا کٹکر زمین پہ گرا بدیع الملک کو اسکے مارے جانے کا نہایت صدمہ
ہوا سہراب سے کہا نہیں معلوم کیا بات ہوئی جو یہ جوان مارا گیا تمنے دیکھا کس جرأت وہمت
سے لڑا متواتر سات جوان قتل کرگئے خود ایک زخم بھی نہ کھایا اور اس بیکسی و بے بسی سے
مارا گیا سہراب نے عرض کی کہ اے آقائے نامدار ظاہر میں تو کوئی بات نہیں معلوم ہوتی ان
باطن کا حال نہیں معلوم بدیع الملک نے کہا ابھی معلوم ہوجائیگا کسی اور جوان کو جانے دو یہ
باتیں کررہے تھے کہ قاتل بہرام نے پکارکے آواز دی کہ کیا اب تم میں کوئی ایسا باقی نہیں ہے
جو میرے مقابلے میں آسکے یہ سنکر ایک جوان شہزادہ بدیع الملک کے قریب آیا رکاب
سعادت انتساب کو بوسہ دیکر عرض کی کہ اے شہریار رخصت میدان عطا ہو بدیع الملک نے
اجازت دی وہ جوان میدان میں آیا لشکر مغرور سے جو جوان آیا تھا اُسنے کہا اے جوان تو مفت
میرے ہاتھ سے مارا جائیگا بہتر ہوگا رفاقت ہمارے آقائے نامدار کی اختیار کر اسنے جھلا کر
جواب دیا کہ او بیہودہ کیا بکتا ہے تو کیا چیز ہے اور تیرا مالک کیا ہے یہ میدان رزم ہے اگر تجھے
صلح کرنا منظور ہے تو ہمارے آقا کی خدمت میں چل اپنی عرض کر وہ صاحب مروت میں تیری
خطا معاف کردینگے یہ سنکر اسنے وار نیزے کا کیا اس جوان نے اسکے وار کو خالی دیکر
چاہا کہ تیر مارون کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا گھوڑے نے سکندری کھائی اسنے چاہا
سنبھلوں مگر سنبھلا نہ گیا پشت مرکب سے زمین پر گرا اُسنے وار تلوار کا کیا کہ سر اُس جفا کا
بھی جدا ہوگیا بدیع الملک نے سہراب سے کہا کہ ابکی بار کسی ساحر کو میدان میں بھیجو یہ لوگ ضرور
سحر کرتے ہیں سہراب نے کہا مجھے بھی کچھ شبہ ہوتا ہے پھر اس جوان نے آواز دی کہ اب کوئی
میرے مقابلے کو نہیں آتا ہے بدیع الملک نے سہراب کی جانب اشارہ کیا
سہراب نے ایک ساحر کو بلاکر اس جوان کے مقابلے میں بھیجا مگر سلاح جنگ سب جسم پر آراستہ
کیے اس ساحر نے آکر اس جوان سے مقابلہ کیا پہلے تو نیزہ بازی ہوئی بارے ساحر کو سمجھا دیا
تھا کہ اسماے رد سحر پڑھتے رہنا اس ساحر نے اسماے رد سحر ورد زبان کئے اور نیزے
ہی سے اس جوان مکار کو مارا مغرور نے بہت کچھ سحر کیا مگر یہ اسماے رد سحر پڑھ رہا تھا سحر نے
تاثیر نہ کی بہت متعجب ہوا اسنے دوسرے جوان کو میدان میں بھیجا اس نے اسکو بھی
بھی قتل کیا اسی طور سے دس جوان لشکر مغرور کے مارے گئے تب تو مغرور

نے سحر کرنا موقوف کیا اور خود دلتنگ ہے بڑھ کے کہا اے زنجبیل جادو لڑائی کا لطف یون نہین
ہے کہ تین تین روپیہ کے ملازمون کو بھیجکر قتل کرائیں بہتر یہ ہی کہ تم میدان مین جاکر یا تو سہراب سبز پوش
کو اپنے مقابلے مین بلاؤ کہ یہ طلسم کشا کا بہت بڑا دوست ہی اور طلسم کشا کو اسکی جرأت پر
ناز ہے یا تو خود طلسم کشا کو بلاؤ زنجبیل نے کہا آپ دیکھتے ہین کہ طلسم کشا صاحب لوح ہے
اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے اگر اس سے مقابلہ بہ تیغ و نیزہ کیا جائے تو فنون سپہگری مین ہمارے
یہان کوئی اسکا ہمسر نہین ہی اگر آپکے یہان کوئی پہلوان نامی ہو تو اس کو بھیجیے کہ وہ طلسم کشا
سے جاکر مقابلہ کرے مغرور نے کہا میرے ہمراہ پہلوان جیدار تو بہت ہین اور سب نامی و گرامی
ہین مگر مین انکا بھیجنا مناسب نہین جانتا ہون زنجبیل نے کہا کیون مغرور نے جواب دیا کہ وہ
اپنی جرأت و ہمت پر اسقدر نازان ہین کہ انکو طلسم کشا سے مقابلہ کرنا ننگ ہے اور انسے
کہتے ہوئے مجکو شرم آتی ہے زنجبیل نے کہا ایسے وقت مین کوئی بات ننگ کی نہین ہی اور اگر
آپ انسے نہ کہوگے تو یون ہین ایک ایک جوان میدان مین جائیگا اور قتل ہوگا مغرور نے کہا
تم انسے کہو زنجبیل نے کہا مجھے انکے نام سے آگاہی نہین ہی انکے نام مجھے بتا دو اور صورت
دکھا دو مین خود انسے جاکر کہون مغرور نے کہا تم نہین جانتے ہو سفاک مردم در اور بیباک خودسر
یہ دونون پہلوان بجلی صاحب کے یہان ایک مدت سے رہتے ہین اور ہمیشہ انکے صرف کیلیے
ایک ہزار روپیہ ماہواری ملتا ہی اور جملہ خاطرین انکی بجلی صاحب کرتے ہین یہ اسے میرے ساتھ
آئے ہین انکا ہمبرد کون ہی جس سے مقابلہ کرین زنجبیل نے کہا بھلا مین انسے جاکر کہون منظور
کرینگے مغرور نے کہا ایسا نہو کہ مزاج برہم ہو جائین اور دونون آدمی مجھے شکایت بجلی صاحب
کرین کہ ہمین ایسا حقیر سمجھا کہ ایک مرد ناتوان کے مقابلے کیو اسطے تجویز کیا زنجبیل نے کہا
مین بڑی خوبصورتی سے کہونگا کہ انکو ناگوار نہوگا مغرور نے کہا مین بھی تمہارے ہمراہ چلتا ہون
یہ صلاح کرکے دونون مکار سفاک اور بیباک کے پاس آئے زنجبیل نے پہلے سفاک
اور بیباک کی تعریفین کرنا شروع کین مغرور نے بھی ہان مین ہان ملانا شروع کی جب بہت کچھ
تعریفین انکی سب کرچکے تو زنجبیل جادو نے کہا اب مین ایک بات عرض کرون اگر آپ
حضرات کے خلاف مرضی نہو سفاک نے کہا میان کچھ بھلا آپکی بات ہمارے خلاف مرضی
ہوگی زنجبیل نے کہا کہ یہ جوان جو بارادہ طلسم کشائی یہان آیا ہی اسنے لوح کسی طرح پائی ہے
اور اسکے سبب سے یہ ساحرون کی اور اس طلسم کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہی اور یہ تین روپیہ
کے ملازم اس سے مقابلہ بھی نہین کر سکتے ہین اور ساحر اگر سحر کرے تو اسپر تاثیر نہین کرتا ہے
لہذا ابجان کیونکر بچے اگر آپ کچھ مدد فرمایے اور اس جوان کو اس خطا کی سزا دیجیے
تو بہت مناسب ہو سفاک نے کہا اے زنجبیل جادو آپ بخوبی واقف ہین کہ یہ جوان
ناتوان میرا ہمبرد نہین ہی اور اس سے مقابلہ کرنا میرے واسطے باعث ننگ ہے اگر آپکی
یہی خوشی ہی تو مین آپکے ہمراہ چلتا ہون اور اس سے کہدونگا کہ بہتر اسی مین ہے کہ لوح ہمین
دیدو اور تم جہان سے آئے ہو وہان واپس جاؤ یقین ہی وہ میری صورت دیکھکر لوح دیدیگا

اور اگر نہ دیگا تو مین اُسکے گلے سے اُتار دونگا زنجبیل نے کہا ہمین بھی یہی منظور ہے کہ آپ
کی بات مین بھی فرق نہ آئے اور ہمین لوح بھی مل جائے سفاک مردم در زنجبیل کے ساتھ
ہوا مباک نے کہا مین بھی چلتا ہون سفاک نے کہا بھائی صاحب آپ کیا کیجیے گا ایسے بہت
سے تماشے دیکھے ہین مباک وہین ٹھہر گیا سفاک زنجبیل جادو اور مغرور کے
ہمراہ میدان مین آیا اور پکار کے کہا کہ طلسم کشا کون شخص ہے بدیع الملک نے گھوڑا
بڑھا کر کہا کہ تم ہم ہی بارادہ طلسم کشائی یہان آئے ہین سفاک نے کہا مجھے کچھ کہنا ہے بدیع الملک
نے کہا پھر یہان آکے بیان کرو سفاک گینڈے کو بڑھا کے بدیع الملک کے مرکب کے قریب آیا اور
کہا مجھے آپ کی صورت وجوانی پر رحم آتا ہی اس وجہ سے کہتا ہون کہ لوح طلسم آپ زنجبیل جادو
کو دیدیجئے اور یہان سے واپس جائیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا اب ایسا بیہودہ
کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر کچھ دعوے جرأت ہو اور ہمارے مقابلہ آنے ہو تو یہی گو یہی میدان
ہے بچکر لو سفاک نے ہنس کر جواب دیا کہ مین آپ سے مقابلہ کر کے اپنے تئین بدنام
کراؤن آج بڑے بڑے بادشاہان ذیجاہ میرے نام سے تھراتے ہین اور بڑے بڑے
پہلوان میری تیغ آبدار سے خوف کھاتے ہین آپ بھلا مجھے کیا مقابلہ کیجیے گا شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا اسقدر زیادہ گوئی بیکار ہے اگر کچھ دعوے جرأت ہی تو تیغ میان سے
سفاک نے کہا یہ خیال خام ہے مین تجھسے مقابلہ کرون یہ کہکر لوح کی طرف ہاتھ بڑھایا
شاہزادہ بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے ایک طمانچہ مارا اگر سفاک خالی نہ دے تو مر
جائے مگر خالی دیکر بچ گیا ہاتھ جو شاہزادہ بدیع الملک نے اسکا بقوت پکڑا تھا
اسکو معلوم ہوا کہ ہاتھ ٹوٹ گیا بہت زور کیا کہ اپنے ہاتھ کو چھڑاؤن مگر شیر کے پنجے سے
کیا چھوٹ سکتا تھا مجبور ہو کے پھر اسنے گریبان کی طرف ہاتھ بڑھایا شاہزادہ بدیع الملک
نے بھی گردن مین ہاتھ ڈال دیا دونون پہلوانون مین زور ہونے لگا دونون لشکر آگے بڑھ آئے
مباک نے جو یہ کیفیت سنی کہ بھائی صاحب اور طلسم کشا سے خوب لڑائی ہو رہی ہی یہ بھی
میدان مین آکے تماشا دیکھنے لگا مگر اپنے ساتھ والون سے کہتا جاتا ہے کہ طلسم کشا بھی بڑا
پرقوت معلوم ہوتا ہے ورنہ آجتک بھائی صاحب سے کوئی فن کشتی مین مقابل نہوا اور یہ
جوان لڑ رہا ہی یہان تو یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک سفاک کو لے دوڑے دس قدم پر لاکے
ٹکا مارا ایک گھٹنا سفاک کا زمین مین ہو اچاہا لنگر قائم کرون مگر بدیع الملک کب لنگر قائم ہونے
دیتے ہین پہلے زور مین تا بزانو دوسرے زور مین تا سینہ تیسرے زور مین سر سے اُس
خود سر کو بلند کیا سفاک نے کہا اے شہریار الامان بدیع الملک نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان
سفاک نے کہا مجھے اطاعت قبول ہے بدیع الملک نے آہستہ سے زمین پر رکھدیا
سفاک کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کو بہت خوشی حاصل ہوئی سفاک
کی بڑی عزت کی سہراب آکر سفاک سے بغلگیر ہوا اور باعزاز تمام سفاک
کو لشکر مین لائے مگر مباک نے جو یہ کیفیت دیکھی زنجبیل سے کہا بھائی صاحب نے بڑی حرکت

تماشا دیکھتی تھی اگر زیر ہوئے تھے تو حیرت کا سبب تو انکا نہ اختیار کرتے اگر وہ قتل بھی کر ڈالتے تو نام
پردۂ دنیا پہ رہجاتا مگر اب طلسم کشا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر مبارک بھی میدان
مین آیا اور للکار کر آواز دی کہ او طلسم کشا آگے آ تجھے بھی دعوے جرات ہو تو میرے مقابلے مین آ
بدیع الملک نے گھوڑے کو میدان مین نکالا سفاک نے عرض کی مین آپکا غلام تازہ دم ہون مجھے
اجازت ہو کہ اس درندہ صفت کو جا کر اس خطا کی سزا دون بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے
یہان کا یہ دستور نہین ہے جسکا نام لیکر پکارتا ہو وہی اسکے مقابلے مین جاتا ہے تم ابھی اس امر سے
بخوبی شناسا نہین ہو انشاء اللہ یہ کیفیت بھی تمپر خلاصہ ہو جائیگی سفاک نے عرض کی کہ
آپ ابھی معرکہ عرق ریزی فرما چکے ہین ابھی آپ کا تشریف لیجانا مناسب نہین ہے
بدیع الملک نے فرمایا کہ خدا قادر و توانا ہے مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تراست
تم اس امر مین دخل نہ دو مجھے میدان مین جانے دو سہراب نے بھی کہا کہ اے سفاک
آقا سے تکرار اب نہ کرو بیکار اصرار کرتے ہو جانے دو خدا حامی ہے کسکی مجال ہے جو آقائے
نامدار سے مقابلہ کر سکے سفاک خاموش ہو رہا بدیع الملک میدان مین آئے مبارک نے
نیزہ کا وار کیا بدیع الملک نے وار کو رد کر کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ ہاتھ سے مبارک کے
نکل گیا بہت خفیف ہوا تلوار کو نیام سے نکالا بدیع الملک نے شمشیر آبدار کھینچی آپس مین
تلوار چلنے لگی ایک مقام پر بدیع الملک نے بازو بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا مبارک نے
کمر مین ہاتھ ڈالا دونون پہلوان کشتے ہوئے اپنے اپنے مرکبون سے زمین پر آئے آپس مین
زور ہونے لگا بدیع الملک تھوڑی دیر کے بعد اسکو بھی بے زور سے دس قدم پر لا کے
پٹکا مارا ایک ہی زور مین اسے زمین سے اٹھا لیا مبارک نے چاہا بھی کہ مین کسی طرح سے تڑپ کے
نکل جاؤن مگر بدیع الملک کے قبضے سے نکل جانا ممکن نہ تھا شاہزادے نے زمین پر
دے مارا خنجر کھینچ چھاتی پر سوار ہوئے فرمایا اب شناخت مین پروردگار عالم کے کیا کہتا ہے
مبارک چونکہ سیہ کتاب تھا مسلمان ہونے سے انکار کیا بدیع الملک نے خنجر اسکی
گردن پر پھیر دیا سر اسکا تن سے جدا ہو گیا لاشہ زمین مین تڑپنے لگا بدیع الملک وہان سے
اٹھکر پھر مرکب پر سوار ہوئے مغرور اور زنجبیل نے جو یہ کیفیت دیکھی آپس مین صلاح کی کہ
اسوقت طلسم کشا سے لڑنا مناسب وقت نہین ہے بہتر ہوگا کہ طبل بازگشت بجا کے
پلٹ چلین اسوقت ہملوگ بھی خستہ ہین اور تمام فوج بھی بہت پریشان ہے کل جیسا کچھ
ہوگا مناسب سمجھ کے پھر جنگ آغاز کرینگے زنجبیل نے بھی اس رائے کو بہتر جانا اور طبل
بازگشت اپنے لشکر مین بجوا دیا بدیع الملک میدان سے اپنے لشکر کو واپس آئے اور
لشکر کو لیکر طرف اپنی بارگاہ کے روانہ ہوئے ادھر زنجبیل جادو اور مغرور ہفت پیکر بھی اپنے
قلعے مین آئے مگر بیتردد متفکر آپس مین کہتے ہوئے کہ ان جوانون کو طلسم کشا نے زیر کیا کہ جنکا عدیل و نظیر
ممکن نہ تھا طلسم کشا آدمی نہین ہے جن ہے یہ طاقت بشری نہین ہے کہ ایسے پہلوانون کو زیر کرے
اب کسکی طاقت ہے جو طلسم کشا سے مقابلہ کریگا تمام طلسم مین یہ دو پہلوان یکتا مانے جاتے تھے

انھین کے خوف سے کسی نے آجتک سر نہین اُٹھایا آنکی یہ کیفیت ہوئی کہ میدان مین
جاتے ہی زیر ہو گئے بہتر یہ ہوگا کہ یہان سے جاکر ایک انجمن مشاورت مقرر کرو اور جو بات
مناسب ہو وہ کرو زنجبیل اور مغرور یہ تجویز کرتے ہوئے قلعے مین داخل ہوئے اور
اُسی وقت ملازمون کو بلا کر زنجبیل نے کہا کہ ہمارا قصد یہ ہے کہ ایک انجمن مشاورت مقرر
کرین لہذا ہمارے وزرا کو اطلاع دو کہ سب آکر حاضر ہون ملازم اُسی وقت روانہ ہوئے
وزیرون اور مشیرون کے مکانون پر جاکے اطلاع دی کہ آپ کی طلبی ہے جلد تشریف لے چلیے
یہ خبر سنکر تمام وزرا و امرا مکان زنجبیل جادو مین آئے زنجبیل نے سب سے کہا کہ ایک
مقدمہ بہت سخت درپیش ہے کہ طلسم کشا کا روکنا کسی طرح ممکن نہین ہے وہ پہلوان جو تمام طلسم بلکہ
عالم مین یکتا مانے جاتے تھے طلسم کشا نے تلوار کھا کے ایک اُن سے مطیع طلسم کشا ہوا دوسرے نے
اپنی جان دی اطاعت طلسم کشا قبول نہ کی سحر بھی اسپر تاثیر نہین کرتا ہے کہ صاحب لوح ہے اقبال مندی
مین بھی شک نہین ہے وزرا نے صلاح دی کہ بہتر یہ ہے آپ ایک عرضی بخدمت قباد
اژدر سر روانہ فرمایئے اور اُنکو اس حال سے آگاہ کیجیے جبتک وہ کوئی انتظام معقول نہ کرینگے
تب تک طلسم کشا کا گرفتار ہونا ممکن نہین ہے زنجبیل جادو نے کہا مین ابھی تو قباد سے
مدد لے چکا ہون انھون نے اپنے بھائی صاحب کو میری مدد کے واسطے بھیجا اگر ابھی بار بار مدد
طلب کرونگا تو مجھے نہین معلوم کیا سزا دینگے سب نے کہا کہ آپ اپنے نام سے عرضی نہ روانہ کریں
بلکہ مغرور ہفت جوشن اپنی طرف سے اُنکو اطلاع دین کہ مین یہان آیا اور طلسم کشا سے مقابلہ کیا
کئی دن تک خوب لڑا مگر طلسم کشا کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے اُسپر فتح پانا دشوار ہے جبتک آپ
کوئی انتظام نہ فرمایئے گا تب تک کوئی صورت معقول ظہور پذیر نہ ہوگی زنجبیل جادو نے کہا کہ
ہان یہ بات بہت درست ہے مغرور نے بھی پسند کیا اور اس مضمون کی عرضی تحریر کرا کے ایک
ساحر کو دی اور تاکید کر دی کہ جلد اس عرضی کو بھائی صاحب تک پہونچا دو اور جواب لیکر بسرعت
جلد آؤ وہ ساحر عرضی مغرور کی لیکر روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو لشکر فیروزی میدان سے پھرے تو سفاک مردم دزد کو ہمراہ لیکر بارگاہ مین تشریف لاے
بزم عیش و نشاط بپا کی عین گرمی صحبت مین ایک چوبدار نے آکے دعاے دولت دیکر عرض کی حضور
در دولت پر ایک نامہ دار حاضر ہے باریابی کا امیدوار ہے بدیع الملک نے کہا اندر بلاؤ چوبدار
باہر آیا نامہ دار کو اندر لے گیا نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے دیکھا
کہ ملکہ زرین روشن تن کی طرف سے مرقوم ہے کہ مجھے آپ سے کچھ ضروری باتین عرض کرنا
ہین اگر تکلیف نہو تو آپ تشریف لایئے ورنہ مین خود حاضر ہون بدیع الملک نے پشت پر
نامے کے لکھدیا کہ اگر میرے آنے مین کچھ خرابی ہو تو مین آؤن ورنہ تم خود تکلیف کرو جو مناسب
جانو مجھے ابھی اطلاع دو یہ جواب لکھکر [illegible] نامہ دار کو دیا نامہ دار رخصت ہو کر چلا گیا یہان ملکہ
زرین روشن تن اپنے باغ مین محل رہتی تھین نامہ دار کا انتظار ہے قلب بیقرار ہے کہ نامہ دار نے

آکر نامہ دیا ملکہ نے اُسکے جواب کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی دوسرا نامہ اُسی وقت تحریر کیا
خلاصہ مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین خود آتی ہون آپ تکلیف نہ فرمایئے یہ لکھکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار
پھر بدیع الملک کے پاس آیا بدیع الملک نے نامہ کو دیکھکر حکم دیا کہ دوسری بارگاہ طلائی آراستہ
کی جائے ہمارا ایک دوست محسن ہماری ملاقات کو آئیگا ملازمون نے فوراً بارگاہ کو جا کے آراستہ
کیا سب اسباب آرائش درست کردیا بدیع الملک نے نامہ دار سے کہا کہ ملکہ سے جا کر
ہماری طرف سے کہنا کہ یہان سب سامان درست ہو جسوقت مزاج مین آئے آؤ بارگاہ بھی نامہ دار کو
بتادی کہ ملکہ کے ہمراہ جب آنا تو اسی بارگاہ مین ہم سے ملاقات ہوگی ہم یہان منتظر ہین یہ کہکر شاہزادہ
بارگاہ مین جا کر ملکہ کا انتظار کرنے لگا نامہ دار نے آکر ملکہ کو خبر دی ملکہ نے اُسیوقت تخت سحر
منگایا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا بدیع الملک کی بارگاہ مین آکر داخل ہوئین شاہزادے نے
ملکہ کو اپنے پاس بٹھایا جام شراب اپنے ہاتھ سے بھر کر پلایا ملکہ نے نامہ دار کو رخصت کیا
بدیع الملک سے کہا کہ اب کیفیت لڑائی کی بیان فرمایئے بدیع الملک نے سب کیفیت جنگ کی
ملکہ نے کہا والد ماجد جب تشریف لانے تھے تو مجھے طلب فرمایا تھا مین نے جا کر اُن سے
افسوس ظاہر کیا اُنھون نے میری تشفی کے لیے ایک راز جو آجتک کسی پر ظاہر نہ تھا بیان فرمایا
بدیع الملک نے کہا وہ کیا ہے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر آپ تمام عمر لڑے جایئے گا تب بھی یہ قلعہ فتح
نہوگا کیونکہ قلعہ اصلی نہین ہے بلکہ والد ماجد کے سحر کی قوت سے بنا ہو جبتک وہ زندہ ہین
تب تک قلعہ بھی قائم ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ پھر انکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہے کل کی
میدان داری مین سب کو تباہ و برباد کردونگا ملکہ نے کہا کہ والد ماجد یون قتل نہین ہو سکتے انکے
قتل کو اسباب درکار ہے بدیع الملک نے کہا اسباب کیا درکار ہین وہ یون قتل کیون نہین ہو سکتے
ملکہ نے جواب دیا کہ یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہے اس صحرا مین ایک چشمۂ آب ہے چشمہ مین
ایک ماہی رہتی ہے اُس ماہی کے شکم مین ایک خنجر ہے جب کوئی اُس صحرا مین عجائبات
راہ کو طے کرکے جائے اور اس ماہی کے دستیاب ہونے کا اسباب بہم پہونچا اور ماہی
کو اپنے قبضے مین کرے کوہ الوان پر جا کے الوان جادو کو قتل کرے اُسکے خون مین خنجر
بھر سے اُس خنجر سے اس ماہی کا شکم چاک کرے تب وہ خنجر لے کہ جسکے وجہ سے والد ماجد
ذبح ہون بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ کتنی بڑی بات ہے کل مین زنجیل جادو کو زندہ گرفتار کرکے
لیجاؤنگا یہ سب سامان بہم پہونچاؤنگا خدا حامی ہے مین سب کام انجام دونگا ملکہ نے کہا بس
اس امر کی اطلاع دینے حاضر ہوئی تھی اب رخصت ہوتی ہون آجکل والد ماجد مجھے بہت
طلب کیا کرتے ہین اگر اُنھون نے بلایا ہو اور مین باغ مین نہ ملون تو یہ امر باعث بدنامی
ہے بدیع الملک نے ملکہ کو رخصت کیا اور آپ پھر اُسی بارگاہ مین تشریف لائے جہان پہلے
تھے تھوڑی دیر تک یہان بھی صحبت رہی جب رات کم رہ گئی تو بدیع الملک اور جملہ سرداران
اپنے اپنے خیمون مین آئے استراحت پذیر ہوئے مگر نامہ دار زنجیل جادو جو طرف سے
منصور ہفت جوش کے نامہ لیکر قباد کے پاس گیا ایک دن کے بعد دربار قباد مین

پہونچا قباد اسوقت یہی ذکر کر رہا تھا کہ نہین معلوم بھائی نے وہان کا کیا انتظام کیا طلسم کشا
گرفتار ہوا یا نہین گرفتار ہوا اب بچنا تو طلسم کشا کا محال ہے اگر سحر کے ذریعے سے نہ گرفتار
ہوگا تو مین نے وہ پہلوان جو بقاے سلطنت مین روانہ کیے ہین وہ اسکو اور اسکی تمام فوج کو
گرفتار کر لاوینگے سب کہہ رہے تھے کہ اگر طلسم کشا گرفتار ہو جاتا تو ابھی حاضر ہوتا یہ ذکر تھا کہ
نامہ دار نے آکے سلام کیا قباد نے کہا شاید طلسم کشا گرفتار ہو گیا فتح نامہ میرے بھائی
نے بھیجا تحریر کیا ہے یہ کہکر لفافے کو چاک کیا نامے کو جو پڑھا منہ پیٹ لیا لوگون نے کہا خیر تو ہے
قباد نے گھبرا کے کہا کہ غضب ہو گیا طلسم کشا نے سفاک کو تو اپنا مطیع بنایا اور مہیاک کو
عدم آباد کا راستہ دکھایا ارے یہ پہلوان جنکا عدیل و نظیر تمام دنیا مین ممکن نہ تھا طلسم کشا
نے انھین یون زیر کیا اب کسکی طاقت ہے جو اس سے مقابلہ کرے اور مین کسے بھیجون جو
مغرور ہفت جوشن کی مدد کرے سب نے کہا حضور سفاک کو مطیع کر لیا قباد نے
کہا مجھے بھی تعجب ہے کہ طلسم کشا نے کیا سحر کیا کہ ایسے پہلوان زیر ہوے یہ کہکر نامہ دار
کو جواب نامہ اسی وقت لکھ دیا اور کہا کہ ہم دو ایک روز مین براے مدد ایک اور پہلوان کو روانہ کرینگے
کہ وہ طلسم کشا کو ضرور زیر کریگا تم خاطر جمع رکھنا جبتک ہم اس پہلوان کو روانہ کرین تب تک
تم جنگ آغاز نہ کرنا ہم نامہ اسکے پاس بھیجتے ہین یقین ہے کہ وہ نامے کے دیکھتے ہی چلا آئے
نامہ دار تو یہ جواب لیکر روانہ ہوا قباد نے اسیوقت ایک نامہ تیران خیر قوت کو لکھا
یہ بہت بڑا پہلوان نامی تھا اور ہمیشہ اسنے ایک صحرا مین بسر کی جس جانور کو زبردست دیکھا شکار کیا
اور گوشت اسکا کھا گیا بادشاہ جب قباد اژدر سر نے کسی لڑائی پر بھیجا تو اسنے تنہا تمام فوج کو
شکست دی قباد اسکو بہت عزیز رکھتا تھا اور اسپر دعوی تھا کہ کوئی پہلوان دنیا مین اسکا
ہم نبرد نہین ہے جب اسکو نامہ قباد کا پہونچا تو اپنے صحرا سے جھومتا ہوا مانند فیل مست کے
جانب قباد روانہ ہوا قباد کے پاس دو روز کے بعد پہونچا قباد اسوقت دربار مین
بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا کہ چوبدارون نے آکر کہا حضور تیران در دولت پر حاضر
ہے قباد نے کہا بلا لو چوبدار اسکو اپنے ہمراہ لیگیا قباد نے تیران کو دنگل زرین پر بٹھایا
کہا اے پہلوان دوران مین نے تمھین اسواسطے تکلیف دی ہے کہ ایک شخص بارادہ طلسم کشائی
یہان آیا ہے اسنے بہت میرے ملازمون کو ہلاک کیا ہے ابھی دو روز کا زمانہ ہوا میرے
بھائی مغرور ہفت جوشن نے مجھے خط لکھا کہ طلسم کشا نے سفاک سے پہلوان کو تو اپنا
مطیع کیا اور اسکے بھائی مہیاک کو سر میدان ذبح کیا کوئی طلسم کشا سے مقابلہ نہین کر سکتا ہے
مین نے خیال کیا کہ طلسم کشا سوا تمھارے اور کسی سے زیر نہوگا تیران نے جواب دیا
کہ سفاک اور مہیاک تو ایسے پہلوان نہ تھے کہ جنکے مارے جانے سے آپ کو
تعجب ہے وہ بھی مثل اور لوگون کے تھے قباد نے کہا تمھارے مقابلے مین تو وہ بھی
مانند مور کے تھے مگر اور لوگ انکو بہت کچھ جانتے تھے تیران نے کہا مین جا کر طلسم کشا کو
گرفتار کر لاؤنگا اور اگر حکم ہو تو چیر کر پھینک دون قباد نے کہا جو تم مناسب سمجھنا وہ کرنا

تمھین اختیار ہے اور جسقدر جی مین آئے لشکر اپنے ہمراہ لو تیران نے کہا مین لشکر کو ہمراہ لیکر
کیا کرونگا قباد نے کہا تنہا جانا خلاف ہے تیران نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو پانچسو جوان میرے
ہمراہ کر دیجیے اگرچہ کوئی ضرورت نہین ہے مگر برائے زینت اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون
قباد نے حکم دیا کہ اسیوقت پانچسو جوان جو بہت نامی و نامدار ہون انکو مسلح و مکمل کرایا جائے فقیر
بیگلار نے آکر خبر دی کہ سب جوان تیار ہین قباد نے تیران سے کہا اب عرصہ نکرو جاؤ تیران
قباد سے رخصت ہوا باہر آکر پانچسو جوانون کو ہمراہ لیا طرف زنجبیل جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر
اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک اور مغرور اور زنجبیل جادو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب میدان سے مغرور طبل بازگشت بجوا کر واپس آیا تو اسنے اسیوقت نامہ حسب صلاح بعض وزرا
قباد کو تحریر کیا اور زنجبیل سے کہا میرے نزدیک بہتر یہ بات ہے کہ اسی وقت طلسم کشا
کو بھی ایک نامہ لکھو کہ ہمین تین روز کی مہلت دو نہین معلوم بھائی صاحب کیا جواب تحریر کرین زنجبیل
نے کہا اگر طلسم کشا نے مہلت نہ دی مغرور ہفت جوشن نے جواب دیا کہ طلسم کشا کی عادت ہے
کہ جو کوئی مہلت طلب کرتا ہے فوراً مہلت دیدیتے ہین زنجبیل جادو نے کہا آپکو اختیار ہے
مغرور نے اسیوقت ایک نامہ بدیع الملک کو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ہمکو کچھ انتظام
ضروری کرنا ہے لہذا تین روز کی مہلت درکار ہے یہ نامہ ایک نامہ دار کو دیکر طرف لشکر شاہزادہ
بدیع الملک کے روانہ کیا بدیع الملک یہان محفل عیش و نشاط مین رونق افروز تھے چوبدار
نے آکر دعائے دولت دی اور عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار مغرور جادو کا آیا ہے امیدوار
باریابی ہے بدیع الملک نے کہا بلا لو چوبدار نامہ دار کو بلا لے گیا نامہ دار نے بدیع الملک کو
سلام کیا نامہ نذر دیا بدیع الملک نے نامہ کے مضمون کو پڑھ کے فوراً تین دن کی مہلت دی اور
اسکی پشت پر جواب لکھدیا کہ شوق سے جو چاہو انتظام کرو ہمنے تین دن کی مہلت دی نامہ دار
جواب لیکر روانہ ہوا مغرور کو لا کر دیا مغرور نے خود پڑھ کے زنجبیل سے کہا کہ مینے تمسے کہا تھا
کہ طلسم کشا مرد شجاع ہے جو کوئی مہلت اُس سے مانگتا ہے انکار نہین کرتا زنجبیل خوش ہوگیا یہ ذکر تھا
کہ وہ ساحر بھی آیا جو نامہ مغرور کا قباد اژدر سر کے پاس لے گیا تھا اسنے بھی جواب مغرور
کے ہاتھ مین دیا مغرور نے اسکو کھولا اور جواب کو پڑھا تو لکھا تھا ابھی دو تین دن جنگ ملتوی
رکھو ہم ایک پہلوان کو روانہ کرتے ہین وہ آکر طلسم کشا کو اسیر کریگا زنجبیل سے مغرور نے کہا
وہی بات بھائی صاحب نے بھی تحریر فرمائی ہے جو مین نے تمسے کہی تھی اور جسکا بندوبست پیشتر سے
کر لیا تھا زنجبیل نے کہا واقعی آپ نے بہت ہوشیاری کی یہان تو یہ ذکر تھا مگر شاہزادہ بدیع الملک
نے سہراب سبزپوش سے کہا کہ تین دن تک جنگ تو ملتوی رہیگی مین اور ایک ضروری کام
سے جاؤنگا اگر تمھین یہان رہنا منظور ہو تو یہین رہو ورنہ میرے ہمراہ چلو سہراب نے عرض کی
مین ہمرکاب چلونگا یہان سفاک مردم در موجود ہین انکا یہان رہنا مجھے بہتر ہے
بدیع الملک کو بھی یہ بات پسند آئی سہراب کو ہمراہ لیا اور برائے تلاش سامان قتل

زنجبیل جادو کے روانہ ہونے کا ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا
اب چند قلعے تیران شیر قوت کے ملاحظہ فرمائیے

الغرض جب پانچسو جوان اپنے ہمراہ لیکر برائے مقابلہ بدیع الملک روانہ ہوا تو دو روز کے بعد
زنجبیل جادو کے قلعے پر پہونچا جو جاسوسون نے مغرور ہفت جوش اور زنجبیل جادو
کو اطلاع دی کہ تیران شیر قوت کو آپکے بھائی صاحب نے برائے مدد روانہ کیا ہے عنقریب
قلعے مین داخل ہوا چاہتا ہے مغرور نے زنجبیل جادو سے کہا کہ تم برائے استقبال جاؤ اور
بڑے اعزاز و اکرام سے اسکو قلعے مین لاؤ یہ شخص واقعی بڑا آبرودار ہے اسکا ہمسر پیدا نہین ہوا
بھائی صاحب اسے اپنا قوت بازو جانتے ہین سلطنت اسی کی وجہ سے بیخوف ہے جو کوئی آفت
آتی ہے یہی اسکو دفع کرتا ہے بارہا اسنے تنہا فوجون کو شکست دی ہے طلسم کشا کی کیا حقیقت
ہے جو اس سے مقابلہ کر سکے اکثر دیوون سے اسنے مقابلہ کیا ہے اور زیر کرکے اپنا مطیع بنایا
ہے زنجبیل چند سردارون کو ہمراہ لیکر تیران کے استقبال کو آیا دیکھا ایک دیو خصال پانچسو
سوارون کے آگے پیادہ دوڑتا ہوا چلا آتا ہے سوارون میں دم باقی نہین ہے گھوڑون نے
زبانین نکالدی ہین اسپ رہے ہین مگر تیران ہنستا ہوا چلا آتا ہے زنجبیل اسکی صورت دیکھکر
سہم گیا جب تیران قریب پہونچا زنجبیل نے اسکو سلام کیا تیران نے سلام کا جواب دیا
کہا آپنے کیون تکلیف کی اپنے ملازم کو بھیجدیا ہوتا زنجبیل نے جواب دیا کہ تکلیف آپ نے
البتہ فرمائی کہ اتنی دور سے پیادہ پا تشریف لائے راہ مین بہت کچھ مصائب اٹھائے تیران
ہنسا اور کہا اے زنجبیل سوارون کی وجہ سے عرصہ ہو گیا کہ مین جلدی نہ پہونچ سکا یہ لوگ
میرے ہمراہ نہ آسکے ساتھ چلنے کی تاب نہ لا سکے نہین تو مین ایک ہی روز مین یہان پہونچ جاتا
اسقدر تو میری روز کی دوڑ ہوتی ہے تم پیادہ آنیکا خیال نہ کرو زنجبیل یہ باتین سنکر دنگ ہو گیا
تیران کو قلعے مین لیچلا جیسے ہی اسنے پاؤن تختۂ خندق پر رکھا تختہ ٹوٹ گیا تیران جست کرکے
خندق کے پار پہونچا زنجبیل اور زیادہ حیران ہوا کہ آدمی ہے یا دیو ہے واقعی یہ طلسم کشا کو
ضرور گرفتار کر لیجائیگا اب کسی طرح کا ڈر طلسم کشا کا نہیگا خوشی خوشی مغرور کے پاس لایا
مغرور بھی دروازے تک اسکے لینے کو آیا بڑی خاطر سے تیران کو بارہ دری کے اندر لے گیا
ایک دنگل اندر اسیوقت طلب کیا تیران اس دنگل پر بیٹھا مغرور نے مزاج پرسی کے بعد
تمام کیفیت جنگ کی اس سے بیان کی اسنے کہا کہ کسکی طاقت ہے جو مجھے مقابلہ کرے آپ
خوب جانتے ہین کہ مین نے لشکرون کو تنہا شکست دی ہے کبھی کسی کی مدد نہین چاہی اور نہ کبھی کسی
پہلوان نے مجھے مقابلہ کرنے کا دعوی کیا طلسم کشا کیا چیز ہے اور اسکی فوج کیا ہے آپ طبل جنگی بجوا
دین جاکر اسکی تمام فوج کو گرفتار کر لاؤنگا اور طلسم کشا کو بھی قید کر لونگا مغرور نے کہا یہ امید مجھے قوی
ہے اب منصوبے سب بگڑے ہوئے کام بن جائینگے تیران نے کہا اب دیر نہ کیجیے طبل جنگی
بجوا دیجیے زنجبیل نے کہا ابھی آپ اتنی مسافت اٹھائے ہوئے آئے ہین ایک روز آرام فرمایئے
سمجھئے ہمنے تین دن کی مہلت طلسم کشا سے طلب کی تھی ابھی ایک روز باقی ہے وہ دن گذر جانے

تو ہم طبل جنگی بجوا دین اور یہ بھی خبر سنی ہے کہ طلسم کشا کہین بہ اسے سیر گیا ہے وہ بھی آجائے قیران
نے کہا اگر طلسم کشا میری آنیکی خبر سنکر بھاگ گیا ہو تو کیا ہوگا زنجبیل نے کہا آپکے لشکر کو تباہ
کرینگے قیران نے کہا مین یہی کہتا ہون کہ اگر طلسم کشا کل نہ آئے تو تم حلقوق سے طبل جنگی بجوا دینا
مین آپکے لشکر کو تباہ کر دونگا کوئی ضرورت نہین ہے کہ طلسم کشا کا انتظار کرون زنجبیل نے منظور
کیا قیران اسی طرح کی باتین کرتا رہا یہان تو یہ گفتگو درپیش ہے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

مگر اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو برائے تلاش سامان قتل زنجبیل جادو روانہ ہوئے ملکہ زرین روشن تن نے پتہ تو بتا دیا
تھا اُسی جانب جاتے تھے کہ راہ مین ایک دریائے قہار ملا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
اُسمین لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھکے دریا مین قدم بڑھاؤ پایاب چلے جاؤ شاہزادہ بدیع الملک
نے اسم حاشیہ لوح پڑھا دریا منجمد ہوگیا بدیع الملک زمین کی طرح دریا مین بھی راہ نورد ہوئے
سہراب وغیرہ نے ارادہ کیا کہ ہم بھی جائین انکو وہ بات حاصل نہوئی بدیع الملک
نے کہا تم سب لوگ یہین توقف کرو جب کوئی کشتی آئیگی اُسپر سوار ہوکے پار اُتر آنا اور اگر
شام تک کوئی کشتی نہ آئے تو لشکر کو واپس جانا میرے تنہا جانے مین بہتری ہے سہراب
مجبور ہوکے ٹھہر گیا بدیع الملک روانہ ہوئے جہانتک سہراب کی نگاہ نے کام کیا بدیع الملک
کو دیکھتا رہا جب بدیع الملک بہت دور نکل گئے سہراب آبدیدہ ہوگیا کنارے پر
بیٹھ کے کشتی کا انتظار کرنے لگا مگر بدیع الملک جو روانہ ہوئے تو دریا طے کرکے
پار پہونچے رات ہوگئی تھی شاہزادے نے چاہا شب بھر اسی جا بسر کرون پھر خیال آیا کہ بے لوح
کی ہدایت کوئی کام نہ کرنا چاہیے یہ سوچ کے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اگر خدا
اپنا فضل شامل حال کرے اور دریا سے گذر ہو جائے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ مکان بے روش
نو فنون مین جائے کہ وہ کوہ سہمان پر واقع ہے بدیع الملک حسب ہدایت لوح مکان نو فنون
کو تلاش کرتے ہوئے روانہ ہوئے تھوڑی دور جاکے ایک پہاڑ نظر آیا جو جو نشانات لوح مین
تحریر تھے وہ سب اُس پہاڑ مین پائے گئے بدیع الملک نام خدا لیکر اُس پہاڑ پر آئے
دیکھا ایک مکان چشمہ کا ترشا ہوا بنا ہے اُسمین ایک درویش پاکیزہ صورت بیٹھا ہے
بدیع الملک اُس درویش کے قریب آئے جھک کے سلام کیا درویش نے جواب سلام
دیکر کہا کہ تشریف لائیے بدیع الملک اُس درویش کے پاس بیٹھ گئے درویش نے پوچھا
کہ آپکے تشریف لانیکا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث کیا ہے بدیع الملک
نے اپنی بتمام حقیقت بیان کی درویش نے کہا آپ شب بھر یہان آرام فرمائیے
صبح کو مین آپ سے کچھ عرض کرونگا بدیع الملک چونکہ خستہ بھی تھے اُسی بستر پر شب کو آرام
فرمایا فقیر شب بھر بیدار رہا جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے اُٹھکر فریضۂ سحری
ادا کیا فقیر سے پوچھا کہ اب جو کچھ آپکو فرمانا ہو ارشاد فرمائیے درویش نے کہا آپ چشمے
پر جب پہونچ جائیگا تو فقیر بھی وہین حاضر ہوگا اُس ماہی کو چشمے سے بلائے آپ جسکے حوالے

کریگا لیکن آپ بہت سخت ہمت سے جاتے ہین کوئی کام بدون ہدایت لوح نہ کیجیے گا ابھی طرح وہان
پہونچ جائیے گا مین آپکو وہین ملونگا بدیع الملک فقیر سے رخصت ہوکر چلے تھوڑی دور پر جاکے ایک
باغ پر بہار نظر آیا بدیع الملک اُس باغ کی سیر کرنے لگے دیکھا بیچ مین اُس باغ کے ایک نہر آب صاف ہے
بدیع الملک اُس نہر کے قریب آئے دیکھا ایک ماہی پانی کے اوپر آئی بدیع الملک نے دیکھا
کہ بہت بڑی مچھلی ہے بدیع الملک اُسکو بغور دیکھنے لگے ایک آواز آئی کہ او طلسم کشا کیا دیکھتا ہے
کودپڑ یہ وہی مچھلی ہے جسکی تلاش مین تو چلا ہے بدیع الملک نے پلٹ کے جو دیکھا تو درویش ذوفنون
کھڑا ہوا کہہ رہا ہے شہزادہ بدیع الملک فوراً اُس نہر مین کود پڑے پانی مین کودتے ہی شاہزادہ بیہوش ہوگیا
تھوڑی دیر کے بعد پاکون آشنا بز مین ہوئے بدیع الملک نے دیکھا کہ مین ایک مکان تاریک مین بند
ہون بہت گھبرائے اب خیال آیا بہت بڑا دھوکا کھایا لوح کو نہ دیکھ لیا یہ خیال آتے ہی لوح پر ہاتھ ڈالا دیکھا
لوح گلے مین نہین ہے بدیع الملک بہت غمگین ہوئے خدا کو یاد کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز جیب آئی
بدیع الملک دیکھنے لگے دیکھا ایک عورت کریہ منظر ایک مشعل ہاتھ مین لئے ہوئے سامنے سے آتی ہے
بدیع الملک کے قریب آکے کہا کیون اے طلسم کشا اب کیا کرسکتا ہے بدیع الملک نے جھلاکے جواب دیا
کہ او مکارہ ہمارا خدا حامی ہے تو کیا چیز ہے جو ایسی یاوہ گوئی کرتی ہے اُس ساحرہ نے کہا منم دشت بان جادو
اے طلسم کشا لوح میرے پاس موجود ہے یہ کہکر لوح بدیع الملک کو دکھائی بدیع الملک نے چاہا آگے
بڑھون مگر دیکھا ہاتھ پاؤن بندھے ہوئے ہین بدیع الملک اپنے مقام سے حرکت نہ کرسکے اُس ساحرہ نے
کہا کہ اے طلسم کشا اگر ایک بات منظور کرو تو لوح بھی تمکو دون اور تمھاری مدد بھی کردون بدیع الملک نے
کہا کس بات کو کہتی ہے ساحرہ نے کہا اے طلسم کشا اگر میرا وصل قبول کرو تو مین یہ لوح تمکو دیتی ہون
شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ایسی بات زبان پر نہ لانا ساحرہ نے بہت کچھ قول کیے مگر بدیع الملک نے
جوابات سخت دیے جب ساحرہ کو یقین کامل ہوا کہ اب طلسم کشا مجھے قبول نہ کریگا تو مجبور ہوکے یہ کہتی ہوئی
چلی کہ اے طلسم کشا مین نے ایک دن کی مہلت دی اس بات کو سمجھ کے جواب دینا اگر اب کی بار تو نے انکار کیا
تو مین تجھکو اسی طور سے قباد اژدر سر بادشاہ طلسم ہندسہ کے پاس بھیجدونگی بدیع الملک نے فرمایا اگر تو
لاکھ بار بھی ہمسے دریافت کریگی تو ہم یہی جواب دینگے جو اسوقت کہہ رہے ہین ساحرہ نے کہا ابھی تمھارے
حواس درست نہین ہین اس وجہ سے مین اس گفتگو کو درست نہین رکھتی ہون یہ کہکر وہ ساحرہ بدیع الملک
کو چھوڑ کر واپس ہوگئی مگر درویش ذوفنون جو اپنے مقام سے چلا تو چشمہ اصلی پر پہونچا بدیع الملک
کو وہان نہ پایا بہت گھبرایا سمجھا کہ خانہ زاد گرفتار مصیبت ہوا یہ سوچکر بدیع الملک کی تلاش مین چلا اور
جو جنات راہ مین ملے اُن سے سب حاکمون کو بلاکے دریافت کیا مگر کسی کے یہان بدیع الملک کو
نہ پایا درویش بہت گھبرایا جب دشت بان کے مکان پر آیا اور دشت بان کو طلب کیا تو یہ مکارہ آئی
درویش نے پوچھا کہ تو نے بدیع الملک کو دیکھا ہے دشت بان جادو نے کہا کہ وہ جوان میری سرحد سے
گذر گیا یہ نہین معلوم کہان گیا درویش نے بزور علم تحقیق کیا تو کل کیفیت آئینہ ہوئی درویش نے کہا او مکارہ تو نے
شاہزادے کو پوشیدہ کیا ہے اور مجھسے حیلہ کرتی ہے یہ کہکر درویش نے ایک مہرہ اپنی جھولی سے نکالنا چاہا اُس
ساحرہ کے جانب کھینچ مارے ساحرہ ہاتھ باندھکر درویش کے قدمون پر گر پڑی کہا مین ابھی شاہزادے کو حاضر

کرتی ہوں آپ توقف فرمائیے درویش نے وہیں توقف کیا دشت بان جادو شہزادے کو جا کر قید خانے سے
لائی بدیع الملک نے دیکھا کہ درویش ذوفنون کھڑا ہے بدیع الملک نے سلام کیا درویش نے کہا بابا فقیر کی بات
پر عمل نہ کیا آخر زک اٹھائی بدیع الملک نے گردن جھکا لی درویش نے کہا لوح کہاں ہے بدیع الملک نے کہا
کہ اسی مکارہ کے پاس ہے درویش نے لوح بھی اُس ساحرہ سے لی بدیع الملک سے کہا کہ اسکا زندہ رہنا
اچھا نہیں ہے اسے قتل کر ڈالو بدیع الملک نے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اس مکارہ کا کٹ کر زمین پر گرا درویش نے
بدیع الملک سے کہا کہ اب مجھے تمہاری ذات سے خوف ہے کہ تم لوح کو نہیں دیکھتے ہو اب تمہارا یہاں سے جانا بہتر ہے
بہتر یہ ہے کہ تم آنکھیں اپنی بند کرو بدیع الملک نے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر کے بعد فقیر نے کہا کہ آنکھیں کھول دو
بدیع الملک نے آنکھیں کھولیں دیکھا کہ ایک صحرائے لق و دق ہے بیچ میں صحرا کے ایک نہر آب جاری ہے
درویش نے کہا بابا وہ چشمہ یہی ہے اور اسی میں ماہی رہتی ہے نکالا ایک مہرہ بدیع الملک کو دیا اور کہا کہ
اس مہرے کو پانی میں ڈالو ماہی خود تمہارے پاس آ جائیگی بدیع الملک نے اُس مہرے کو پانی میں ڈالا مچھلی نے
منہ نکالا بدیع الملک نے مہرے کو اٹھا لیا مچھلی جست کر کے بدیع الملک کے پاس آ گئی بدیع الملک نے
قبضے میں کیا درویش نے کہا مہرہ مجھے دے اور کوہ الوان کا راستہ ہے اب فقیر رخصت ہوتا ہے جو میرے کرنیکا کام
تھا وہ کیا خدا حافظ و ناصر ہے فقیر سے کچھ علاقہ نہیں ہاں اتنی بات البتہ کہتا ہوں کہ بے ہدایت لوح کام نہ کرنا نہیں تو اس سے
بڑھ کے مصیبت اٹھاؤ گے بدیع الملک نے کہا انشاءاللہ بے ہدایت لوح کوئی کام نہ کرونگا آپ نے بڑی عنایت فرمائی
میں بہت مشکور ہوں فقیر تو رخصت ہو کر چلا گیا اور بدیع الملک جانب کوہ الوان روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ مختصر کیفیت سہراب سبز پوش کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جب آفتاب غروب ہو گیا اور راستے کشتی نہ پائی تو اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ آگے سنا ہے دریا ہے سفر کیا جا کر اگر
شام تک کشتی ملے تو پار چلے آنا ورنہ واپس جانا اب چلنا مناسب ہے سب نے اسکی رائے سے اتفاق کیا
سہراب وہاں سے بطرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا انکا اسی وقت بیان کیا جائیگا

پہلے کیفیت مغرور ہفت جوشن و زنجبیل جادو اور نیران شیر دست کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب تین روز گذر گئے تو زنجبیل سے نیران نے کہا کہ جو ایام مہلت گذر گئے طبل جنگی بجوا دیجئے میں کیا دیر ہے
زنجبیل نے کہا بہتر ہے جو آپکی خوشی ہو وہ کیا جائے یہ کہکر اسنے حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں طبل جنگی بجے اسی وقت
طبل جنگ پہ چوب پڑی ہر کارے جو لشکر اسلام کے یہاں موجود تھے خبر لیکر روانہ ہوئے سفاک سے کل کیفیت
بیان کی کہ ایک پہلوان نیران نامے جو قاف کی طرف سے آیا ہے زنجبیل نے اسکے نام پر طبل جنگی بجوایا ہے سفاک
نیران کا نام سنکر گھبرایا مگر اسنے کہا کہ ہمارے یہاں بھی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ بزرگی پر چوب پڑی دونوں لشکر میں
تیاریاں ہونے لگیں سفاک نے شب کو سب سے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آقائے نامدار نے
ابھی تک ادھر کا قصد نہیں کیا شاید ہم کو فراموش ہو گیا بعض لوگوں نے کہا نہیں معلوم مزاج کیسا ہے جو ابھی تک
تشریف نہیں لائے بعض کا قول تھا کہ نہیں معلوم آقائے نامدار سے اور کسی سے مقابلہ پڑ گیا یا کسی نے اپنے یہاں مہمان کر لیا
جو ابھی تک تشریف نہیں لائے اسی ذکر میں صبح ہو گئی اور لشکر اسلام تیار ہوا سفاک کو سب نے سردار بنایا بڑے
جاہ و حشم سے میدان میں آئے ادھر قلعے سے مغرور اور زنجبیل سب کے آگے نیران جلادہ گرز گاو سر ہاتھ میں لئے ہوئے
مانند فیل مست کے جھومتا ہوا نکلا سفاک نیران کو دیکھ کر گھبرایا دست دعا درگاہ قاضی الحاجات میں بلند کرکے عرض کی کہ اے

کب بدیع الملک کی کیفیت یہ سنی نیران کو ٹوکا کہ او پہلوان ٹھہر جا کہ میرے تیرے مقابلہ ہوگا نیران نے
ہنسکر کہا پھر مجھے کون مانع ہے شوق سے میرے مقابلے میں آ سہراب نیران کے مقابلے میں آیا نیران نے
گرز کا وار کیا سہراب نے اُس وار کو رد کیا سب نے سہراب کی اس جرات پر صدائے آفرین بلند کی
اسیطرح دیر تک رد و بدل ہی ایک مقام پر نیران نے گرز سہراب کے سر پر مارا سہراب نے چاہا خالی دون
مگر گھوڑے نے سکندری کھائی وار کو نہ روک سکا گرز سر پر پڑا کاسہ سر شکستہ ہوا سہراب گھوڑے سے زمین پر
گرا نیران نے فوراً دوسرا وار کیا کہ سہراب کے استخوان سر چور چور ہو گئے لشکر اسلام سے صدائے ماتم بلند ہوئی سہراب
راہی ملک عدم ہوا شام تو ہو ہی گئی تھی لشکر اسلام نے طبل بازگشت پر چوب لگائی دونوں لشکر اپنے آرامگاہ کیطرف ہٹے
لشکر اسلام جو بارگاہ میں آیا سب نے صلاح کی کہ آج مہلت ملے تو تین دن کی مہلت طلب کرنا مناسب ہے سب نے اس
رائے کو پسند کیا ایک نامہ زنجبیل کے نام لکھا کہ ہمارے آقائے نامدار یہاں نہیں ہیں لہذا ہم چاہتے ہیں کہ جبتک
آقائے نامدار نہ تشریف لائیں تب تک جنگ موقوف رہے یہ نامہ لکھکر ایک سوار کو دیا کہ زنجبیل کو جاکر دینا اور
اسکا جواب شافی لینا وہ سوار نامہ لیکر زنجبیل کیطرف آیا نگہبانوں نے روکا استفسار کیا سب نے جاکر زنجبیل کو
اطلاع کی کہ ایک نامہ دار لشکر اسلام سے آیا ہے زنجبیل نے اندر بلایا نامہ دار نے نامہ دیا زنجبیل نے نامہ کو پڑھ کے
نیران کو دیا نیران نے کہا میں ہرگز مہلت نہیں دونگا ہاں دو صورتیں جان بچنے کی ہیں کہ یا تو ہماری اطاعت
کریں یا طلسم کشا کی رفاقت سے ہاتھ اُٹھائیں یہی جواب نامے کی پشت پر تحریر کر دیا اور نامہ دار کو رخصت کیا
نامہ دار پھر اپنے لشکر میں واپس آیا سب کو نامہ دکھایا سردار جواب نامہ دیکھکر بہت غمگین ہوئے سب نے اپنی اپنی
حاجت پروردگار عالم سے رجوع کی اور مشغول عبادت ہوئے انکو تو اس حال میں چھوڑیئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب دوسطر داستان بدیع الملک سے ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو تلاش میں کوہ الوان کے روانہ ہوئے دو روز کے بعد دیکھا کہ ایک کوہ ہفت رنگ معلوم ہوتا ہے مگر پہاڑ کی
عجب کیفیت ہے گھڑی گھڑی رنگ تبدیل ہوتا ہے بدیع الملک عقل سے سمجھے کہ یہی کوہ الوان ہے لوح کو ملاحظہ
فرمایا اسمیں تحریر تھا کہ کوہ الوان یہی ہے اسی پہاڑ کے بیچ میں الوان جادو بیٹھا ہے لوح کو پہاڑ سے مس کر دو
قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک نے لوح کو پہاڑ سے مس کر دیا ایک آواز مہیب آئی پہاڑ شق ہو گیا بدیع الملک
نے دیکھا کہ ایک ساحر بہت ضعیف اُس پہاڑ کے اندر سے برآمد ہوا گرجوشان و خروشان بدیع الملک کو دیکھکر
اُس نے ایک گولا مارا بدیع الملک نے لوح چمکائی گولا زمین پر گرا ساحر نے اور سحر کیا بدیع الملک نے بڑھ کے
تلوار کا وار کیا ساحر نے بہت کچھ سحر سے بچنا چاہا مگر سحر کیا اثر کرتا تلوار سے سر اُسکا جدا ہوا خون بہنے لگا بدیع الملک
نے کمر سے خنجر نکالا خون میں خنجر کو آلودہ کیا ماہی کو نکالا وہی خنجر شکم ماہی کے بھبھر دیا کہ مچھلی کا پیٹ چاک ہوا آواز مہیب
آئی اندھیرا ہو گیا بدیع الملک نے دیکھا کہ مچھلی کے پیٹ میں ایک خنجر آبدار رکھا ہے خوش ہو کر بدیع الملک نے
اُس خنجر کو نکالا اپنی کمر میں لگایا لوح کو ملاحظہ کیا اسمیں لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور الوان جادو قتل ہو اور
خنجر بھی ہاتھ آئے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئیں دریائے ہفت رنگ تک پہونچائے اور وہاں جاکر سلیمان
قفل مخروج جم ہو پہنچا کے بدیع الملک نے پتہ دریائے ہفت رنگ کا لوح میں دیکھا وہاں سے طرف دریائے ہفت رنگ
کے روانہ ہوئے یہ دریا کوہ الوان سے بہت نزدیک تھا بدیع الملک ایک روز کے بعد دریا کے کنارے پر پہونچے
دیکھا ایک دریائے خونخوار موجزن ہے ہر سات رنگ کا پانی ایک دریا میں بہہ رہا ہے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا

لکھا تھا کہ اس اسم حاشیہ کو ایکبار پڑھو ایک کشتی ظاہر ہوگی اُس کشتی پر بیٹھ جانا پھر جو واقعہ گذرے لوح کو دیکھنا بدیع الملک
نے اسم کو ایکبار پڑھا دیکھا ایک کشتی نہایت نفیس طلائی دریا مین ظاہر ہوئی بدیع الملک کے قریب آئی شاہزادہ
بدیع الملک بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اُس کشتی پر سوار ہوئے کشتی روانہ ہوئی جب وسط دریا مین پہونچی کشتی غرق
ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد پانون بدیع الملک کے آشنا زمین سے ہوئے آنکھ کھولی دیکھا ایک قصر معقول بنا
ہوا ہے بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ سامنے جو مکان پتھر کا معلوم ہوتا ہے اُسکے دروازے سے لوح کو
مس کرو دروازہ کھل جائیگا اندر جانا کیفیت عجائب و غرائب دیکھنا بدیع الملک اُس مکان کے قریب آئے
لوح کو قفل سے مس کیا قفل کھل گیا بدیع الملک دروازہ کھول کے اندر آئے دیکھا مکان بہت تکلف سے
آراستہ ہے ہر طرف شیشہ آلات قرینے سے آویزان مگر نہ کوئی سکاندار نہ کوئی نگہبان بدیع الملک کیفیت اُس
مکان کی دیکھتے ہوئے جاتے تھے جیسے ہی وسط مکان مین پہونچے ایک تصویر پتھر کی نظر آئی بدیع الملک اُس تصویر کو
دیکھنے لگے دلمین کہتے تھے کہ یہ تصویر کسنے بنائی ہے اپنی صناعی دکھائی ہے چہرہ خوب ہے دلکو مرغوب ہے حسن
کیسا بنایا ہے اصل تو یہ ہے نقل کو اصل کر دکھایا ہے ایسا حسن نگاہ سے نہین گذرا نہین معلوم یہ کسکی شبیہ ہے یا صرف بنانیوالے
نے اپنی صناعی دکھائی ہے اگر شبیہ ہے تو جسکی تصویر ہے وہ کون عابد کش زاہد فریب ہے بدیع الملک تو اس
خیال مین تھے مگر لوح کا عکس جو تصویر پر پڑا تو حیرت اسکی رفع ہوئی بدیع الملک نے دیکھا کہ دیکھتے دیکھتے
تصویر کی کیفیت بدل گئی اور اصلی حالت پیدا ہوگئی بدیع الملک نے یہ کیفیت دیکھکر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا پایا
کہ لوح کو اس تصویر کے جسم سے مس کرو بدیع الملک نے لوح اُس تصویر کے جسم سے مس کردی سب کیفیت
تو بدل ہی چکی تھی نازنین نے آنکھیں کھولدین گویا تن بیجان مین جان آگئی بدیع الملک کو دیکھکر منھ چھپا لیا شاہزادہ
نے جو یہ حالت دیکھی بیحال ہوگئے مگر صبر کرکے دیر پھر کے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اس نازنین کے
پاس ایک انگشتری ہے جبتک وہ ہاتھ نہ آئیگی مقرور قتل نہوگا مگر اس نازنین کے دام مکر مین نہ پھنسنا اور انگوٹھی
جسطرح بن پڑے اس سے لینا جب انگوٹھی تمھارے قبضے مین آجائیگی تو کیفیت عجب ظاہر ہوگی بدیع الملک
یہ حال دیکھکر خوش ہوئے نازنین نے شعلی آواز سے کہا کہ آپ کون صاحب ہین یہان کیونکر تشریف لائے
شاہزادہ بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین غریب گم کردہ راہ بھولکر اسطرف نکل آیا تقدیر نے تم تک پہونچایا
نازنین نے ایک تصویر اپنے پاس سے نکالی بدیع الملک کی صورت سے ملائی تصویر بالکل مشابہ ہوئی نازنین
نے ہنسکر کہا آپ یہان بارادہ طلسم کشائی تشریف لائے ہین اے شہریار گو مین اسی واسطے یہان مقرر ہون کہ
جو کوئی بارادہ طلسم کشائی آتا ہے اُسکو قتل کرتی ہون مگر اب میری کیا مجال ہے جو آپسے دشمنی کرسکون آپنے لوح حاصل کی
خود بھی صاحب تبرکات بزرگان ہین آپسے کون آنکھ ملا سکتا ہے آپ ضرور اس طلسم کو فتح کیجئے گا یہان کی حکومت
لیجیے گا آپ جسواسطے یہان تشریف لائے ہین وہ بھی حاضر کرتی ہون لیکن اے شہریار اس کنیز کو شر دشمنان سے
بچائیے گا جب مین انگشتری آپکو دونگی تو مقرور میرا دشمن ہوجائیگا اُسکے ہاتھ سے میری جان نہ بچیگی سوا اسکے
کہ آپ میری مدد کیجیے کیونکہ اصلی طلسم کشا آپ ہی ہین یون تو بہتسے لوگ یہان آئے مگر آپکی شبیہ بانیان طلسم
بنا رکھی تھی کہ جب اس شکل و شمائل کا آدمی آئے تو اُس سے خوف کرنا وہ ضرور طلسم کو فتح کریگا بس اے شہریار
آپ تو ضرور اس طلسم کو فتح کریں گے لیکن مقرور یہ خبر سنکر مجھے زندہ نچھوڑیگا نازنین نے ایسی باتین کین کہ بدیع الملک
اسکے دام تقریر مین گرفتار ہوئے اور یقین کامل ہوا کہ یہ نازنین سچ کہتی ہے خیال آیا نازنین سے کہا کہ کسی کی اتنی مجال

نہیں جو تمھاری جانب نگاہ سخت اٹھا سکے تم انگوٹھی دے دو میرے ہمراہ چلو میرے لشکر میں بآرام رہنا کچھ خوف کی بات
نہیں نازنین نے دیکھا کہ طلسم کشا کمر میں گرفتار ہو گیا ہے فوراً ہاتھ پکڑ کے شہ نشین پر لائی ایک مسند زرتار بچھی تھی شاہزادہ
بدیع الملک کو اس مسند پر بٹھایا وہاں بہت سی تصویریں پتھر کی جام و صراحی لیے ہوئے کھڑی تھیں نازنین نے
ایک شیشہ اٹھایا اس میں سے کچھ شراب سب تصویروں پر چھڑکی کہ سب جاگ اٹھیں نازنین نے کہا اپنے اپنے
کام میں مصروف ہو شہنشاہ آئے ہیں انکی خاطر کرو ان سب نے جام شراب سے مملو کیے نازنین کے سامنے لائیں
نازنین نے ایک جام اٹھا کے بدیع الملک کو پیش کیا شاہزادے نے چاہا جام پی جائے مگر لوح کا خیال آیا اسکو نکال کے لوح کو
دیکھا اس میں لکھا تھا کہ اگر اس شراب کو پیوگے تو اسی جگہ پانی ہو کر بہ جاؤ گے خبردار نہ پینا پیشتر اسکے ہاتھ سے انگوٹھی جو
ہفت رنگ بنی ہے وہ اتار لو پھر اور باتیں کرو بدیع الملک ۔ یہ مضمون دیکھ کر نازنین سے کہا کہ میں نے آپ کے
اخلاق کو دیکھا اور دعوت آپکی قبول کی مگر جام اس وقت تک نہ پیونگا جبتک انگشتری آپ مجھے نہ دینگی نازنین نے کہا
اے شہنشاہ انگشتری کیا چیز ہے میں تو جان تک حاضر کر چکی آپ حضور ہی کے قدم اقدس پر جان تصدق کر دوں گی انگشتری اتار
دونگی تو جا سے معزور میرا دشمن ہو جائیگا اگر آپ مدد پر ہیں تو میرا کیا بگڑیگا بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ لیا انگوٹھی پر دوسرا ہاتھ
ڈالا نازنین نے کہا اے شہنشاہ یہ انگشتری نقلی ہے اصلی انگشتری [illegible] میں آپکی خدمت میں ابھی حاضر کرتی ہوں آپ میرا
ہاتھ چھوڑ دیجیے بدیع الملک نے پھر لوح کی طرف نگاہ کی لکھا تھا کہ اگر اس وقت اسکا ہاتھ چھوڑ دو گے تو پھر وہ تیرے ہاتھ
نہ آئیگی اور ابھی بے بس ہے مناسب وقت یہی ہے کہ انگوٹھی اسکے ہاتھ سے اتار لو اگر نہ اتر سکے تو اسکا ہاتھ کاٹ کر اپنے
قبضے میں کر لو رحم کو اس مقام پر کام نہ دو یہ صورت اسکی اصلی نہیں ہے جب انگشتری تمھارے قبضے میں آ جائیگی تو اسکی
اصلی صورت ظاہر ہو جائیگی بدیع الملک نے یہ مضمون دیکھ کر اس نازنین کا کہنا قبول نہ کیا اور انگشتری کو اتارنا
شروع کیا مگر انگوٹھی نازنین کے ہاتھ سے نہ اتری بدیع الملک نے کمر سے خنجر نکالا نازنین کا ہاتھ کاٹنا چاہا جسقدر وہاں
کنیزیں اسکی ہمراہ تھیں وہ غل مچایا کہیں خود نازنین بھی بہت چیخی چلائی مگر بدیع الملک نے نہ مانا ہاتھ کاٹ لیا جیسے
نازنین کا ہاتھ کٹا اور انگشتری اسکے قبضے سے جدا ہوئی اس نے ایک چیخ ماری اور صورت بدل گئی بدیع الملک نے
دیکھا ایک عورت ضعیفہ سیاہ فام بدشکل میلی ساری باندھے ایک کھوپڑی گدھے کی کاندھے پر ڈالے بیٹھی ہوئی
زمین پر پڑی ہاں رگڑ رہی ہے بدیع الملک کے دیکھتے ہی اسکے تمام جسم میں آگ لگ گئی تھوڑی دیر میں
جلکر خاک ہوئی اسکے مرنے سے تمام مکان منہدم ہو گیا باغ بھی جل گیا بدیع الملک نے دیکھا کہ صحرا نمایاں ہوا
وہ سب تکلف جاتا رہا شاہزادے نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اس میں لکھا تھا کہ اب جسطرح ہو سکے جلد اپنے تئیں
لشکر میں پہونچاؤ کہ یہ وقت بہت تنگ ہے تمھارا لشکر برباد ہو رہا ہے بدیع الملک اس مژدے کو دیکھ کر گھبرا گئے
لوح کی اور آگے عبارت پڑھی لکھا تھا کہ اسم جاخیہ لوح سات بار پڑھو ایک مرکب ہیبتہ پیدا ہو گا اسکی پیٹھ پر بیٹھ لینا
وہ تمکو باسانی نہایت جلد تمھارے لشکر میں پہونچا دیگا بدیع الملک نے اسم جاخیہ لوح کو پڑھا ایک مرکب پر
پیدا ہوا بدیع الملک کے قریب آیا شاہزادہ اس پر سوار ہوا مرکب لے اڑا کہ ذکر اسکا بھی بوقت ہیہ کیا جائیگا

اب کیفیت سپاہ بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب سپاہ بدیع الملک کو مہلت نہ ملی تو دوسرے روز صبح کو یہ لوگ پھر سپاہ کین آ کے اپنے لشکر کے
بجائے ادھر سے معزور اور زرنجیل اور نیران لشکر کو ہمراہ لیکر قلعے سے باہر آیا اپنے لشکر کو درست کیا نیران
نے پکار کے کہا اے ہمراہیان طلسم کشا اب بھی میں تمھارے خونوں سے درگذر کروں اور واپس جاؤں مگر میری اتنی بات

قبول کرو کہ رفاقت طلسم کشا کی ترک کر دیکھین اور جا کے نوکری کر لو یا میرے ہمراہ چلو مین تمھین حضور مین
قباد اژدر بہر کے لیچلون اور سبکو عہدہ ہاے جلیل دلادون لشکر اسلام کے سردارون نے کہا کہ ہمین عہدہ ہاے جلیل
کی ضرورت نہین ہی کسی عالم مین ہم رفاقت اپنے آقا سے نامدار کی ترک نکرینگے اگر ہماری جان جائیگی
تو ہمارا نام تو باقی رہیگا تیران نے کہا ایسی رفاقت کس کام کی کہ جسکی وجہ سے جان جاتی رہی اور جسکے لئے
جان دوگے وہ تمھاری لاش تک نہ اٹھائیگا سردارون نے کہا کہ ہمین یہ سب باتین منظور ہین مگر ترک رفاقت
نکرینگے تیران نے کہا ہم تم سبکو قتل کر ڈالینگے سردارون نے کہا تیری کیا مجال ہی تو ہمارے قتل پر قادر نہین
تیران نے کہا ارے تم لوگ کیسے کم عقل ہو جسکی رفاقت کی سبب سے تم اپنی جان دیتے ہو وہ خود تیرے
آنیکی خبر سنکر کہین پوشیدہ ہو گیا ہی سردارون نے کہا او بیہودہ کیون اسقدر یاوہ گوئی کرتا ہے اگر خدا نے چاہا تو تیری سرکوبی
کو وہ بھی تشریف لاتے ہونگے ہمین معلوم کیا بات ہی جو اجتک تشریف نہین لائے ہین تیران نے کہا اب مجھے
جسقدر حجت تمام کرنی تھی تمام کر چکا تم لوگ نہین مانتے ہو مین مجبور ہون یہ کہکے گرز ہاتہ مین لیا اور ہوا لشکر اسلام پر آپڑا
پہلوانونکو قتل کرنا شروع کیا تھوڑی ہی دیر مین اسنے تمام فوج مین تہلکہ ڈال دیا سبکو زندگی سے یاس ہوئی لشکر اسلام
نے ہاتھ طرف آسمان کے بلند کئے اور درگاہ مجیب الدعوات مین بعد الحاح و زاری عرض کی کہ اے رب بے نیاز
تو اسوقت ہماری مدد فرما دشمن قوی سے جان بچا تڑپ کر سب نے دعا کی تھی وہ درگاہ مین باریاب ہوئی سب نے دیکھا
کہ ایک جانب سے ایک ابر آتا ہی مغرور اسطرف مخاطب ہوا زنجبیل بھی دیکھنے لگا تیران بھی ٹھہرا مغرور نے
زنجبیل سے کہا کہ یہ کون آتا ہی اور اسطرف سے آنا کیسا زنجبیل نے کہا مجھے بھی تعجب ہی کہ اسطرف ابر کا
اٹھنا کیسا یہ باتین ہی رہی تھین کہ وہ ابر قریب فوج آکر شق ہوا سبہنے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان ایک مرکب بادپا پر
سوار بصد جاہ و وقار نمایان ہوئے زنجبیل نے مغرور کی جانب دیکھکر کہا بڑا غضب ہو گیا معلوم ہوتا ہی طلسم کشا
سلطان قتل لینے گیا تھا اور وہان سے آیا ہے ٹھہرنا کو مناسب نہین ہی مغرور نے کہا مجھے بھی ایسا ہی کچھ خیال
ہے مین بھی یہان نہ ٹھہرونگا یہ باتین کرکے دونون مکارون نے تیران سے یہ حقیقت بیان کی تیران نے کہا
یہی طلسم کشا ہے مغرور نے کہا ہان یہی شخص ہے تیران نے کہا تم لوگ ناحق خوف کرتے ہو ابھی مین اسکو گرفتار
کئے لیتا ہون جب اتنے بڑے بڑے جوان مین نے گرفتار کیے اور قتل کیے تو یہ کیا چیز ہے تم خوف نہ کرو مغرور
کو اسپر بھروسا تھا زنجبیل سے کہا تیران سچ کہتا ہی بھلا طلسم کشا اس سے کیا مقابلہ کرسکیگا یہ ایک وار مین
قصہ تمام کردیگا زنجبیل کی بھی سمجھ مین آیا کہ واقعی جب اتنے اتنے بڑے بڑے پہلوان قتل کیے تو طلسم کشا
کی کیا حقیقت ہی یہ سوچکر دونون نے جانا مناسب نہ جانا مگر وہ مرکب پرند بدیع الملک کو لشکر مین اتار کر آگیا
لشکر اسلام نے شاہزادے کو دیکھا فرط مسرت سے شادی مرگ کے قریب ہوئے بدیع الملک کا مرکب صبا رفتار
جلد حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر بیٹھا سردارون سے پوچھا کہ سفاک اور سہراب کہان ہین کیا سہراب ابھی تک
واپس نہین آیا اور لشکر سب کیا ہوا سردارون نے کل کیفیت بیان کی سہراب اور سفاک کے مارے جانیکی
خبر سنکر شاہزادے کو نہایت ملال ہوا آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے مگر صبر کرکے صفونکو درست کرایا اپنا گھوڑا آگے
بڑھایا تیران نے جو یہ صولت و حشمت شاہزادہ بدیع الملک کی دیکھی تو بحال ہو گیا لیکن خیال کیا کہ ایسے جوان
حسین کو جان سے مارنا مناسب نہین ہے بہتر اسکو فریب و فراز سے بچا کر جب : اے تو زندہ گرفتار کرکے بادشاہ طلسم کے
پاس لیچلو وہان اسکی خطا معاف کرادینا پھر کوئی عہدہ جلیل اسکو دلادینا ایسے شجاع کہان ملتے ہین یہ وہ کام کیا کہ

طلسم مین تہلکہ ڈال دیا اور پھر تنہا ہی کیسے کیسے پہلوانونکو زیر کیا کس کس ساحر کو قتل کیا اکیلا آیا تھا ایہان، اگر
اسقدر فوج فراہم کی اصل تو یہ ہی کہ اسی کا کام تھا یہ سوچکر گرز ہلاتا ہوا فوج کے باہر آیا میدان مین آکے کہا اے
طلسم کشا مین افسوس کرتا ہون کہ تم ایسے شجاع اور بہادر ہو کے ایسی نادانی کرتے ہو کہ تھوڑے سے نفر لیکر فاتحی م
کو آئے ہو بھلا طلسم تمسے فتح ہوگا اب اتنے ہی نام کو غنیمت جانو تمنے وہ کام کیا جو دوسرے سے نہو سکتا تھا
طلسم مین آئے اسقدر فوج تمہین سے پیدا کی اور حاصل کر لی بڑے بڑے پہلوانونکو زیر بھی کیا ساحرون کے
حوصلے پست کر دیے واقعی شجاعت اسی کا نام ہے اب میرے ہمراہ چلو مین تمھارے اور بادشاہ طلسم کے
صفائی کرا دون سفارش کر کے عہدۂ جلیل دلادون تمھاری بہتری چاہتا ہون مجھے تمھاری اس شجاعت پر رحم
آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا کہ جس خدا نے ہمین اس طلسم مین عزت عطا فرمائی وہ ہماری ذلت کو روا نہ رکھے گا
اور ہم ضرور اس طلسم کو فتح کرینگے بہتر یہ ہی کہ تم اس معاملہ مین دخل نہ دو نیران نے کہا مین جو کہتا ہون وہ تمھارے
مفید ہی مجھسے لڑنا اور فتح پانا ممکن نہین یون اگر میرے ہمراہ چلوگے تو عزت ہوگی ورنہ تمہین گرفتار کر کے لیجاؤنگا
یہ جسقدر رتبے یہان آکے عزت پیدا کی ہی سب مٹ جائیگی بدیع الملک نے فرمایا اب زیادہ گفتگو کی کوئی
ضرورت نہین ہی یہ میدان جنگ ہی مقام وعظ و پند نہین ہی یہان زبان شمشیر سے سوال و جواب ہوتے ہین
اگر تمہین جنگ منظور ہی تو زیادہ قیل و قال کی حاجت نہین نیران نے کہا اے طلسم کشا مجھے رحم آتا ہی کہ تمھاری عزت
جسکو تمنے اس شجاعت سے پیدا کیا ہی دم مین مٹ جائیگی بدیع الملک نے فرمایا اور یاوہ گو تو ہماری عزت بڑھ جانے
اور گھٹانے پر قادر نہین ہی جس خدا نے ہمکو عزت دی ہی وہی نگہبان ہی بس ایکبار تجھسے کہدیا کہ یہ میدان جنگ ہی یہان
پند و نصیحت کا کام نہین جو تجھے ہمارے حق مین کرنا منظور ہو اسے اٹھا نہ رکھ ابھی حال کھل جائیگا یہ سنکر نیران
کو غصہ آیا گرز ہلاتا ہوا بڑھا بدیع الملک نے بھی مرکب میدان مین نکالا نیران نے کہا اے جوان جسقدر وار
تجھے کرنا منظور ہون کر لے کہ حوصلہ باقی نہ رہجائے بدیع الملک نے کہا ہمارا شیوہ نہین ہی جب تیری ضرب سے
خدا بچا لیگا ہم بھی وار کرینگے نیران نے کہا اے طلسم کشا اب یہان باتون کا کام نہین اس آن بان کو ابھی
رہنے دو وار کرو بدیع الملک نے کہا تجھے اس بات مین کیا دخل ہی تو وار کر نیران نے جھلا کر وہی گرز
بدیع الملک کے سر پر لگایا شاہزادے نے وار کو خالی دیکر گرز پر ہاتھ ڈال کے جھٹکا دیا کہ نیران کے ہاتھ سے
گرز نکل گیا بدیع الملک نے زمین پر پھینکدیا اور مسکرا کے کہا اسی قوت پر دعوی جرأت تھا لا جو کچھ حربہ رکھتا ہو نیران
یہ قوت بدیع الملک کی دیکھکر دنگ ہو گیا اور زنجیل اور مغرور کا عجب حال ہوا نیران نے خفیف ہو کر تلوار کھینچی
بدیع الملک نے بھی شمشیر آبدار نیام انتقام سے نکالی نیران نے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر رد کیا اسیطرح بڑی دیر تک
آپسمین رد و بدل ہی نیران عاجز ہوا تو اسنے خود کہا کہ مین چاہتا ہون کہ میرے آپکے زور ہو جو غالب آئے مغلوب
اسکی اطاعت کرے بدیع الملک نے فرمایا کہ تمہین اختیار ہی ہم ہر حال مین موجود ہین یہ کہکر گھوڑے سے اتر کر
نیران آگے بڑھا ہاتھ بڑھا کے بدیع الملک کے گریبان مین ڈالا بدیع الملک نے بھی ہاتھ کمربند مین نیران کے
ڈالدیا آپسمین زور ہونے لگے بہت دیر تک رد و بدل ہی جب شام ہوئی تو نیران بدیع الملک کو روک کر کھڑا ہوا
کہا اے طلسم کشا آپ مجھسے بہت خوب لڑے دوسرے کسی پہلوان کی اتنی مجال نہ تھی کہ مجھسے یون مقابلہ کر سکتا
یہ بات آپ ہی کیواسطے تھی مگر اب رات ہو گئی ہی کل پھر ہمارے آپکے مقابلہ ہوگا بدیع الملک نے فرمایا کہ اے نیران
ہمارا یہ قاعدہ نہین ہی کہ میدان سے ہٹ جائین اب یہ تو زیر کرکے اٹھینگے یا زیر ہو کے نیران نے کہا اسوقت ہماری آپکی جانبازی

کون دیکھیگا بدیع الملک نے فرمایا کہ رات کا دن کر دینا کتنی بڑی بات ہے یہ کہکر اپنے لشکر کی جانب اشارہ
کیا کہ سامان روشنی کا درست کرو نیران نے بھی روشنی کرائی میدان میں اسقدر روشنی ہوئی کہ اگر سوزن باریک
کہیں گرتی تو صاف نظر آتی مغرور اور زنجبیل یہ کیفیت دیکھ رہے ہیں بدیع الملک اور نیران پھر زور
کرنے لگے وہ شب بھی گذر گئی دوسرا دن ہوا نیران کے حواس جاتے رہے بدیع الملک ریاضتیں کر چکے
نیران کا زور گھٹنے لگا دم بھر گیا مغرور نے زنجبیل سے کہا کہ اب آثار اچھے نہیں ہیں نیران کی کمزوری قریب ہے کہ
طلسم کشا سے امان طلب کرے زنجبیل نے کہا امان تو نہیں طلب کریگا کیا تعجب ہے کہ مہلت مانگے اور
اپنے لشکر میں واپس آئے یہ ذکر تھا کہ ایک نعرہ بدیع الملک نیران کو لے دوڑے اکیس قدم پیچھا کے پٹک مارا
نیران کا پاؤں گھٹنا زمین سے آشنا ہوا چاہا کہ زمین پر لنگر قائم کروں مگر حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے
دیتا ہے بدیع الملک نے پہلے زور میں تا بکمر دوسرے زور میں تا بہ سینہ تیسرے زور میں سر سے اس قدر
کو بلند کیا چرخ دیکر چاہتے ہیں کہ زمین پر ماریں نیران نے کہا اے شہریار الامان بدیع الملک نے فرمایا کہ امان
بشرط ایمان نیران نے عرض کی بے کچھ عذر نہیں ہے بدیع الملک نے آہستہ سے زمین پر رکھ دیا نیران
کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کے قدموں کو بوسہ دیا شاہزادے نے گلے سے لگایا یہ قوت
دیکھکر دونوں لشکر دنگ ہو گئے صدائے احسنت و آفرین کی آنے لگی مغرور و زنجبیل کے چہروں سے رنگ اڑ گیا
تمام فوج کو حکم دیا کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو بدیع الملک پر چار جانب سے فوجیں ٹوٹ پڑیں بدیع الملک بھی
فیرانہ وغا کرنے لگے ایک جانب نیران تمام صفوں کو درہم و برہم کرنے لگا کہ شہزادہ بدیع الملک اسی
ہنگامہ میں مغرور کے قریب پہونچے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ وہی انگشتری اسپر کھینچ مارو جلکر خاک ہو جائیگا
بدیع الملک نے کمر سے انگوٹھی نکال کے مغرور پر کیوں کھینچ ماری اسکی پیشانی پر پڑی جلنے لگا زنجبیل نے
جو اسکی یہ کیفیت دیکھی اسکے قریب آیا بدیع الملک اسکے قریب پہونچے زنجبیل نے چاہا میں سحر کر کے بچ جاؤں
مگر موت دامنگیر تھی بدیع الملک نے اسکے گریبان میں ہاتھ ڈال کر جھٹکا دیا منہ کے بل زمین پر گرا بدیع الملک
نے وہی خنجر جو اسکے لئے لائے تھے کمر سے نکالا اسکے گلے پہ پھیر دیا زنجبیل کا کٹنا تھا کہ ایک قیامت برپا ہو گئی
تمام میدان میں تاریکی چھا گئی برف باری سنگ باری ہونے لگی آوازیں مہیب آنے لگیں مکان گرنے لگے اسکی
لاش جلنے لگی ایک آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زنجبیل جادو مالک دربند طلسم ہند سے بود اسکے مرنیکے بعد اور
جسقدر مکانات باقی تھے وہ بھی گر گئے تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا نہ وہ قلعہ ہے نہ وہ مکانات ہیں
دو مکان بہت وسیع بنے ہیں شاہزادے نے سب سے کہا یہ سحر کے نہیں بنے تھے ورنہ یہ بھی گر جاتے لشکر جو کچھ
زنجبیل اور مغرور کا باقی تھا کچھ تو فرار ہو گیا اور کچھ شاہزادے کے پاس آئے عفو تقصیر چاہا بدیع الملک
نے سبکو مسلمان کیا پھر وہاں سے ملکہ زرین کے باغ میں تشریف لائے ملکہ نے شاہزادے کو مبارکباد فتح دی ساحروں کا خزانہ
زنجبیل کا تا یا بدیع الملک نے قبضہ کیا ملکہ نے اپنے باغ میں بدیع الملک کو رکھا تمام فوج اور مقاموں پر
رہی تین روز تک شب و روز جلسہ عیش منعقد رہا تیسرے روز بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ اپنے
لشکر کو ہمراہ لیکر جانب دربند ظلمات جادو کے جاؤ وہاں ظلمات جادو سے مقابلہ کرو جبتک وہ قتل نہوگا راستہ
آگے نہ ملیگا بدیع الملک نے ملکہ زرین سے کہا کہ ملکہ اب ہمکو اجازت دو اگر حیات مستعار باقی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ
بہت جلد تم سے ملینگے ملکہ نے کہا اے شہریار میں بے آپکے یہاں کیونکر رہونگی مجھے بھی ہمراہ لیتے چلئے بدیع الملک نے

فرمایا میں مجبور ہوں تمکو کیونکر ہمراہ لیجاؤں ہاں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ بہت جلد آؤنگا میں تمھاری حفاظت اور خدمت کیواسطے آدمی یہاں چھوڑے جاتا ہوں تم یہاں بحفاظت رہوگی ملکہ مجبور ہوگئیں بدیع الملک نوجوان رخصت ہو فوج گران ہمراہ لیکر طرف دربند ظلمات کے روانہ ہوئے لوح کی وجہ سے چونکہ بخوبی تمام معلوم ہوگیا تھا رہروی کرتے ہوئے ایک صحرا میں پہونچے شام ہوگئی تھی بدیع الملک نے فرمایا کہ آج شبکو اسی صحرا میں مقام کرو صبح کو یہاں سے چلینگے حسب الحکم فوراً بارگاہیں استادہ ہوگئیں شہزادہ بدیع الملک اپنی بارگاہ فلک جاہ میں داخل ہوئے نیران کیواسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی اسکو مرتبہ اعلی دیا سب سپاہ کا افسر کیا نیران بھی خوش ہے کہ مالک قدردان ملا قباد کیا قدر کرتا تھا آجتک جرأت کی داد نہ دی بدیع الملک نے اُس صحرا میں وہ شب بعیش بسر کی صبح کو لشکر کوچ کیا اسیطور سے منزل بمنزل مقام کرتے ہوئے جانب دربند ظلمات جاتے ہیں کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت قباد کی بیان کی جاتی ہے

اسنے جو نیران کو براے مقابلہ بدیع الملک بھیجا تھا اسدن سے بہت خوش تھا اور شب و روز یہی ذکر کیا کرتا تھا کہ نیران طلسم کشا کی مشکیں باندھکر لاتا ہوگا کیا مجال ہے طلسم کشا کی جو اس سے مقابلہ کر سکے سب حاضرین دربار بجا و درست کہتے تھے ایک روز یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ جو لوگ بدیع الملک کے خوف سے بھاگ گئے تھے روتے پیٹتے ہوئے پہونچے قباد نے غل سنا ہرکاروں سے کہا اسے دریافت تو کرو یہ شور کیسا ہے ہرکارے باہر گئے وہاں یہ سامان دیکھا گھبرائے ہوئے اندر آئے کہا حضور چند لوگ زنجبیل کے قلعے سے آئے ہیں امیدوار اندر آنے کے ہیں قباد نے گھبرا کے کہا جلد بلا لو چوبدار باہر آیا سب لوگوں کو اپنے ہمراہ لگیا ساحروں نے قباد کو دیکھکر سلام کیا قباد نے کہا ایسے کیا مصیبت پڑی جو تم سب اس کیفیت سے آئے ہو ساحروں نے کہا حضور غضب ہوا آپکے بہا لصاحب قتل ہوے اور زنجبیل بھی قتل ہوئے قباد نے گھبرا کے کہا ارے مغرور کو کسنے مارا ساحروں نے عرض کی حضور طلسم کشا نے نہیں معلوم کیا سحر کردیا کہ انکے تمام جسم میں آگ لگ گئی اور زنجبیل کو ذبح کر ڈالا قباد نے کہا ارے نیران نے مدد کی ساحروں نے کہا حضور وہ طلسم کشا سے شریک ہوگئے قباد نے کہا ارے کیونکر شریک ہوگئے سب نے کہا حضور پہلے تو تین دن تک طلسم کشا نہیں آیا نیران نے جتنے پہلوان نامی طلسم کشا کے لشکر کے تھے اُن سبکو قتل کیا جب تیسرے دن طلسم کشا ایک پرندہ پر سوار ہوکر آیا آتے نیران سے مقابلہ نیران نے بہت کچھ سمجھایا کہ میرے ہمراہ چلو تمھاری خطا معاف کرا دونگا لڑائی کرکے کوئی عہدہ جلیل دلا دونگا جب طلسم کشا نے نہ مانا تو مجبور ہوکے نیران نے مقابلہ کیا حضور ایک دن ایک رات اور پھر دوسرے دن دوپہر تک طلسم کشا اور نیران سے کشتی رہی آخر طلسم کشا نے نیران کو زمین سے اٹھا لیا چیخ دینا شروع کیا نیران نے امان طلب کی طلسم کشا نے امان دی نیران مسلمان ہوگیا طلسم کشا کیطرف سے لڑنے آیا سبکو ہلاک کر ڈالا آخر کو طلسم کشا نے آپکے بہا لصاحب کے قریب آکے نہیں معلوم کیا کیا کہ وہ جل گئے انکی کیفیت دیکھکر زنجبیل بڑھے طلسم کشا نے انکو بھی زمین پر گرا کے ذبح کر ڈالا تمام فوج طلسم کشا کی مطیع ہوگئی قلعہ منہدم ہوگیا خزانے پر طلسم کشا نے قبضہ کیا قباد یہ سنکر بہت رنجیدہ ہوا اور نیران کی کیفیت باعث حیرت ہوئی سب سے کہا اب طلسم کشا کہاں گیا ساحروں نے کہا ہمارے سامنے تو کہیں نہیں گیا تھا وہی جو مکان زنجبیل کے رہنے کا تھا وہیں مقیم تھا اب نہیں معلوم کہاں جائے قباد نے کہا اب میں خود نکلتا ہوں طلسم کشا دربند ظلمات پر آئیگا تو ظلمات جادو سے مقابلہ کریگا لوح اُسکو خبر دیگی جب ایسے ساحر اس سے نہ ڈرے تو ظلمات کیا چیز ہے جو اسکو گرفتار کریگا بے میرے نکلے کچھ نہیں بن پڑیگا ابھی تک تو میں نے سمجھا

کیا کہ طلسم کشا کیواسطے یہ لوگ کافی ہونگے مگر اب بے میری کوشش کئے ہوئے کچھ نہ ہوگا طلسم کشا دربند ونکو تباہ
کر دیگا یہ کہکر اسنے منشی کو بلایا اور ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ اے ظلمات اپنے دربند سے بہت ہوشیار رہنا اب
طلسم کشا قریب آ پہونچا ہے ایسا ہو تمہیں غافل پا کے اپنا کام کرے لازم تمکو یہ ہے جسوقت طلسم کشا تمہارے دربند
پر آجاوے تو تم ہمکو فوراً اطلاع دینا ہم تمہارے واسطے مدد روانہ کرینگے جب منشی اس نامے کو تحریر کر چکا تو قباد نے
ایک ساحر کو بلا کے یہ نامہ دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ ہماری طرف سے ظلمات کو تاکید کر دینا کہ بہت ہوشیار رہے
طلسم کشا آفت برپا کر دیگا وہ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا ظلمات کے پاس پہونچا نامہ دیا ظلمات نے نامے کو پڑھا
اس ساحر سے کہا کہ میں جواب بھی ابھی دیتا ہوں اور زبانی بھی جو کچھ کہوں وہ جا کر عرض کر دینا ساحر نے کہا جو کچھ آپ
فرمایئے میں عرض کر دوں ظلمات نے کہا میری طرف سے آداب و تسلیمات بجا لانا اور عرض کرنا مجھے آپ غافل
سمجھے ہیں ایک نہیں ہزار طلسم کشا اگر میرے دربند پر آئینگے تو کیا بنا لینگے آپ جانتے ہیں کہ میں نے برسوں ساحر کی
صحبت اٹھائی ہے کتنے دنوں تک حبس دم کر کے ریاضت کی تھا جوان ہو گیا سحر میں میرا مثل پیدا نہیں ہوا اور آپ
ہرگز مدد نہ بھیجنے کا قصد فرمایئے گا میں تنہا ہزار ساحروں کو کافی ہوں اگر طلسم کشا صاحب لوح ہے تو مجھے کچھ خوف نہیں ہے
لوح بھی لونگا اور طلسم کشا کو بھی گرفتار کر دونگا اگر آپ مدد روانہ فرمائینگے تو مجھے صدمہ ہوگا اگر میں طلسم کشا کو نہ گرفتار
کر سکوں اور لوح نہ لے سکوں تو آپ جو سزا تجویز فرمائینگے میں حاضر ہو جاؤنگا بلکہ میں نے اسکے عوض میں پایا ہوں معاف
کیا اور اس دربند کی حفاظت تو مجھے ضروری ہے واجب و لازم ہے کیونکہ یہ حکومت ذاتی میری ہے کہ میں مثل اور لوگوں کے
ملازم نہیں ہوں میں خود یہاں کا حاکم ہوں میرے اس علاقہ پر کسی کا قبضہ نہیں ہے آپ نے مجھے اس سے مطلع کر دیا میں
بہت خوش ہوا جب ساحر سے یہ کہہ چکا تو اسی مضمون کا نامہ بھی لکھکر ساحر کو رخصت کیا ساحر نامے کا جواب لیکر قباد کے
پاس آیا اسکو دکھایا قباد نے کہا ظلمات بڑا گستاخ ہے ایسے کلمات اسنے تحریر کیے اسکو بدولت کے قہر و غضب سے
خوف نہ آیا میری وجہ سے آجتک وہاں پڑا ہے جناب ولی نامدار نے بارہا چاہا کہ اسکو وہاں سے نکالدیں اور وہاں کی
حفاظت کسی اور کے حوالے کریں میں نے ہمیشہ انکو سمجھایا کہ آپکا کیا نقصان ہے ظلمات وہاں کا قدیم باشندہ ہے اور میں
کچھ دینا بھی نہیں پڑتا ہے اسکو رہنے دیجئے اور آج نامے میں یہ لکھتا ہے کہ میں یہاں کا حاکم قدیم ہوں اور کسی کو اس
علاقے پر دعویٰ نہیں ہو سکتا ہے یہ دلیں کیا سمجھتا ہے یہ کہکر ایک چوبدار کو بلایا اور ایک نامہ بجباز جادو کو تحریر کیا مضمون
اس نامے کا یہ تھا کہ اے بجباز جادو تم اس نامے کے دیکھتے ہی ہمارے پاس چلے آؤ کہ ہمکو تم سے ایک ضروری کام
ہے اگر دیر لگاؤ گے تو بڑا کام حرج ہو جائیگا یہ نامہ بھی ایک ساحر کو دیکر بجباز کے پاس روانہ کیا بجباز بڑا ساحر زبردست
تھا اور اسکے پاس بہت سے عجائبات ایسے تھے جو سحر سے نہیں بنے ہیں بلکہ حکمائے اشراقین نے بزور حکمت وہ
چیزیں تیار کی ہیں اس سبب سے ہمیشہ ساحران نامی اس سے خوف کھاتے رہے کہ یہ سحر نہیں کرتا تھا بلکہ انھیں
اشیاء سے کام لیتا تھا اور انکا دفعیہ سحر سے ہو نہیں سکتا تھا اسیوجہ سے سب ساحر اس سے خوف کرتے تھے
اور قباد بھی اسکو بہت مانتا تھا جب اسکو نامہ قباد کا پہونچا اسنے فوراً چلنے کا سامان کیا ساحر کو تو جواب لکھدیا
کہ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں اور رخصت کیا نامہ دار کے روانہ ہوتے ہی آپ بھی تھوڑی دیر کے بعد روانہ ہوا قباد
کے پاس آ کے پہونچا جھک کے سلام کیا قباد نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا پہلے تو مزاج پوچھا پھر تمام قصہ طلسم کشا کا بیان
کیا اسکے بعد یہ کہا کہ اسوقت میں نے ظلمات کو نامہ لکھا تھا اسنے ایسا جواب خلاف تہذیب تحریر کیا ہے میرے بہت
خلاف ہوا تمکو اسواسطے تکلیف دی ہے کہ جاؤ اور ظلمات کو اس گستاخی کی سزا دو بلکہ قید کر کے میرے پاس روانہ کرو

مین اس گستاخی کی سزا مین کہ آکر قتل کرونگا کہ سبکو عبرت ہو اور آئندہ کوئی ایسی خطا نہ کرے لازم ہے اسی دربند پر مقیم رہو جب
طلسم کشا آوے تو اسکو گرفتار کرو کجباز نے کہا آپ ابتک خاموش رہے ایک دربند کو ہموار پا پیشتر مجکو اطلاع نہ کی
ورنہ ابتک طلسم کشا گرفتار ہو جاتا آپ نے بڑی غفلت کی قباد نے کہا اے کجباز مین تمکو تکلیف نہین دینا چاہتا
تھا اگر ظلمات ایسی گستاخی نہ کرتا تو مین اب بھی تمکو تکلیف نہ دیتا بواسطے مقابلہ طلسم کشا خود جاتا کجباز نے
کہا اگر مجھے اطلاع ہوتی تو کیا ہرج ہوتا جب ہم لوگ موجود ہین تو آپکو تشریف لیجانیکی کیا ضرورت ہے قباد نے کہا
مین تمکو اپنا قوت بازو جانتا ہون اور تم سے بڑی بڑی امیدین ہین مگر جسطرح بن پڑے طلسم کشا کو ضرور گرفتار
کر لینا کیونکہ مین نے سنا ہے وہ بلا کا آدمی ہے کبھی کسی کے مکر مین گرفتار نہین ہوتا ہے اور لوح بھی اسکو مل گئی ہے کجباز
نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین ایک دن مین طلسم کشا کو گرفتار کر کے حاضر خدمت کرونگا قباد نے کہا بہتر
جسقدر فوج چاہو ہمراہ اپنے لیتے جاؤ کجباز نے کہا جسقدر حضور کے مزاج مین آوے لشکر میرے ہمراہ کیا جاوے
قباد نے چار لاکھ ساحر و غیر ساحر کجباز کے ہمراہ کیے اور اسکو رخصت کیا کجباز رخصت ہو کر جانب ظلمات روانہ ہوا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو منزلین عجائب و غرائب کی طے کر چلے تو دربند ظلمات سے قریب ہوئے ظلمات جادو کو پہلے ہی خبر ہو چکی
تھی بدیع الملک کے آنیکا منتظر تھا ہر گھڑی ہرکارہ خبر پر تقید رہتی تھی کہ جب کسی لشکر کو آتے ہوئے دیکھو ہمین اطلاع دو
ہرکارون نے جو بدیع الملک کے لشکر کو آتے ہوئے دیکھا اطلاع دی کہ حضور لشکر خدا پرستون کا آتا ہے ظلمات
نے اسیوقت حکم دیا کہ ہماری فوج بھی تیار ہو طلسم کشا کے گرفتار کرنیکو جاوینگے اسکی تمام فوج مسلح و مکمل ہو گئی ظلمات
نے کہا آج شب بھر توقف کرو کل صبح کو چلکر طلسم کشا کو گرفتار کر لاوینگے یہ مجال نہین جو طلسم کشا دربند کے اندر
چلا آئے کیونکہ بیچ مین ایک تاریکی حائل ہے اس تاریکی سے گذرنا ممکن نہین ہے جبتک طلسم کشا اسکو دفع کریگا مگر
کریگا تب تک ہم لوگ چلکر اسکو گرفتار کر لینگے فوج تو یہ حکم پا کر اپنے ٹھکانے پر گئی اور ظلمات بھی اپنے دربار مین آکر
بیٹھا مگر بدیع الملک جو آگے بڑھے دیکھا آگے تاریکی چھائی ہوئی ہے کچھ نظر نہین آتا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کہ لوح کو ہاتھ مین لو اور اسم حاشیہ ورد زبان کر و لوح چمکاتے ہوئے چلے جاؤ تاریکی دفع ہو جائیگی ظلمات کے
مقام پر جا پہونچو گے پھر لوح کو دیکھنا جو جو ہدایت ہو اسپر عمل کرنا بدیع الملک نے لوح گلے سے اتاری اسم حاشیہ کو
ورد زبان کیا لوح چمکاتے ہوئے چلے تاریکی دفع ہونے لگی جب سب راہ تاریک طے ہو گئی تو بدیع الملک نے دیکھا
ایک پھاٹک عالیشان نظر آتا ہے مگر دروازہ کھلا ہے بدیع الملک اس پھاٹک کے اندر آئے جیسے ہی بدیع الملک
پھاٹک مین داخل ہوئے اور ملازمان ظلمات نے دیکھا کہ ایک جوان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے پھاٹک کے اندر
چلا آتا ہے سب بخوف جان گریزان ہوئے اسقدر گھبرائے کہ کسی نے ظلمات کو اس بات کی خبر بھی نہ کی بدیع الملک
اسیطرح سے چلے گئے تھوڑی دور کے بعد اور ایک پھاٹک ملا بدیع الملک اس پھاٹک مین بھی داخل ہوئے
اسیطرح دو پھاٹک اور طے کیے جب پانچوین پھاٹک پر پہونچے تو بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پردا پڑا ہے بدیع الملک
نے پردہ اٹھایا دیکھا ایک ساحر سونے کا تاج سر پر رکھے تخت پر بیٹھا ہے اور بہت سے ساحر جمع ہین بدیع الملک
نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسکا سر کاٹو یہی ظلمات جادو ہے بدیع الملک آگے بڑھے اتنے مین جو بدیع الملک
کو دیکھا سحر کیا چاہا سحر کیا تاثیر کرتا اور اسکے مصاحب آگے بڑھے مگر بدیع الملک کے خوف سے کوئی قریب نہ آیا
شاہزادہ ظلمات جادو کے پاس پہونچ گیا تلوار تو ہاتھ مین تھی ہی بڑھ کر ابتدائے اختتام صحبت اس کافر سے کہا کہ گستاخ مین

پروردگار واحد و یکتا کے کیا کہتا ہی ظلمات نے کہا او طلسم کشا کیا بیہودہ بکتا ہی مین پہلو نشین سامری ہون سوا
اُسکے اور کسی کو خدا نہین جانتا بدیع الملک نے سر اُسکا کاٹ لیا جتنے مصاحب وہان موجود تھے سب نے غوغا
کیا اور بدیع الملک پر حملہ آور ہوئے شاہزادے نے سبکو زیر تیغ کیا ظلمات کے مرنے سے تاریکی ہوئی آواز آئی
کشتی ہر ام ام من ظلمات جادو بود اس آواز کے سنتے سے اور جو ملازم اُسکے تھے وہان اگر موجود ہوئے
بدیع الملک کے ہاتھ سے مارے گئے لشکر ظلمات نے جو یہ خبر سنی سب کی ہمت پست ہوگئی کچھ تو بخوف جان
اُسیوقت فرار ہوئے کچھ آمادۂ کارزار ہوئے بدیع الملک ظلمات کو قتل کرکے باہر تشریف لائے فوج ظلمات
سے مقابلہ ہوا بدیع الملک کے ساتھ بھی لشکر تھا آخر لشکر ظلمات کی شکست ہوئی بہت سے ساحر مارے گئے
بہت سے مشرف باسلام ہوئے بہت سے بھاگ گئے بدیع الملک نے دیکھا کہ بہت سی عمارتین جو ظلمات
کے سحر سے بنی ہوئی تھین منہدم ہوگئین ہر طرح فتح ہوا بدیع الملک کو وہان کے باشندون نے خزانے وغیرہ
بتائے شاہزادے نے سب مال و اسباب قبضے مین کیا مکان ظلمات کا بہت نفیس بنا تھا وہان جا کر
مع فوج بدیع الملک سکونت پذیر ہوئے جشن کا سامان ہوا سب لوگون نے آکر شاہزادے کو نذرین
دین بدیع الملک نے سب کو خلعت و انعام تقسیم کیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو شاہزادے نے لوح ملاحظہ
فرمائی اُسمین تحریر تھا کہ ابھی یہین رہو ایک ساحر عجباز جادو آتا ہی اُسکو قتل کرکے جانے کا قصد کرنا بدیع الملک
مجبور ہوگئے سب لوگون سے کہا کہ ابھی چلنا مناسب نہین ہی کوئی شخص عجباز جادو ہی وہ بڑے مقابلہ آتا ہی
جو جو لوگ واقف کار تھے اُنھون نے عرض کی حضور عجباز ساحر کیا ہی تمام طلسم اُس سے ڈرتا ہی اول تو کسیکا
سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا اور جب وہ سحر کرتا ہی تو لاکھ کوئی اپنے تئین بچائے مگر بچنا دشوار ہوتا ہی نہین معلوم اُسے
یہ کمال کیونکر حاصل ہوا ہی عجائب و غرائب سحر کرتا ہی اُس سے مقابلہ کرنا بہتر نہین ہی وہ لوح کی بھی حقیقت نہین جانتا
ہی بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہی وہ کیا بنالیگا جب مقابلے مین آئیگا سب حال کھل جائیگا یہ ذکر تھا کہ ہرکارون
نے آکر عرض کی کہ حضور عجباز جادو جو اس طلسم مین ساحر کیا ہی فوج گران ہمراہ لیکر آیا ہی اُسکو بھی قتل ظلمات
کی خبر ہوگئی ہی بارگاہین اُسنے استادہ کرالی ہین سب لشکر یہین اُترا ہی یقین ہی کہ طبل جنگی بجنے کا حکم بھی دے
بدیع الملک نے کہا کچھ خوف نہین ہی خدا مالک ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک طائر بدیع الملک کے
قریب آیا اور ایک نامہ بدیع الملک کے آگے ڈالکر چلا گیا بدیع الملک نے نامے کو دیکھا تو لکھا تھا کہ اے
طلسم کشا ہم تُسے بہت خوش ہوئے کہ تُمنے ظلمات جادو کو قتل کیا اُسے گستاخی کی تھی قباد کا بھی یہی حکم
تھا مگر اب اپنے ارادے سے باز آؤ ہمارے ساتھ خدمت مین بادشاہ کے چلو تمھاری جرأت و شوکت
دیکھکر بادشاہ کوئی عہدہ جلیل تمکو دینگے اور اگر وہ کچھ انکار کرینگے تو ہم تمھاری خطا معاف کرا دینگے اگر اسکو
منظور نہ کروگے تو بہت پچھتاؤگے مین تمھین دم بھر مین گرفتار کر لونگا بدیع الملک اس نامے کو پڑھکے چین بہ جبین
ہوئے اور نامے کو چاک کرکے پھینک دیا لوگون نے پوچھا کیون حضور اسمین کیا تحریر تھا بدیع الملک نے
تمام کیفیت بیان کی سب سردارون نے عرض کی کہ حضور اس سے بہت سمجھ کے مقابلہ کیجیےگا یہ بلا کا ساحر
ہے اسکا سحر ہر ایک شخص پر تاثیر نہین کرتا ہی آپ اسکی کیفیت سے ابھی واقف نہین ہین بدیع الملک نے فرمایا
کہ فضل خدا اگر شامل حال ہی تو اس مکار کی کیا مجال جو مجھے آنکھ ملا سکے یہ کہکر اپنی جگہ سے اُٹھے باہر بارہ دری کے
تشریف لائے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین سب لوگ درست رہین اگر وہ طبل جنگی بجوائیگا تو اس سے مقابلہ کرینگے یہان

تو فوج تیاریاں کرنے لگی بدیع الملک ہمراہ سپہ لشکر کجباز اس میدان مین تشریف لائے جہان اسکا لشکر اترا ہوا
تھا بدیع الملک تو میدان مین کھڑے تماشا اُسکے لشکر کا دیکھ رہے تھے مگر ہرکارے جو اُنکے لشکر کے خبر طبل جنگی بجنے
کی لیکر روانہ ہوئے انھون نے دیکھا کہ آقا یہین موجود ہین سب نے آکر قدم مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ حضور
کجباز سے ایک ہمارے نے کل کیفیت آپکے دربار کی بیان کی اُسنے کہا کیا مضائقہ ہے مین کل سمجھ لونگا یہ کہکر طبل جنگی کا حکم دیا ہے
بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان لشکر مین خبر ہوئی نقارہ رزمی پر
چوب پڑی سرداران لشکر اسلام سامان جنگ مین مصروف ہوئے شب بھر سب نے تیاری جنگ مین بسر کی جب صبح
ہوئی تو بدیع الملک باہر تشریف لائے لشکر لیکر طرف میدان کے روانہ ہوئے اسطرف سے کجباز ایک تخت سحر پر سوار
پیچھے چار لاکھ ساحران غدار میدان مین آکے برابر جاکے کھڑا ہوا بدیع الملک نے بھی اپنے لشکر کو آراستہ کیا نقیبون نے
نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر بیٹھے کجباز نے اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کو آواز دی کہ اے طلسم کشا اگر تجھے
دعوی طلسم کشائی ہے تو میرے سامنے آ بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ یہ مکار سحر خوب جانتا ہے بلکہ شعبدات
اسکے پاس بہت ہین لازم ہے کہ اسکے کر سے بچا رہے تیغ و تیر سے زخمی نہوگا روئین تن ہے بدیع الملک تم غدار کی طرف گئے
بڑھے کجباز نے کہا اے طلسم کشا اگر تجھے اپنی قوت پر ناز ہے تو مجھے قوت آزمائی کرا اور جس فن مین تجھے دعوی ہو اُسمین
مجھے مقابلہ کر بدیع الملک نے فرمایا جو تیرا جی چاہے مین ہر حال مین موجود ہون کجباز نے کہا اے طلسم کشا یہ
نہ جاننا کہ میرے پاس لوح ہے اور سحر مجھپر تاثیر نہ کریگا ابھی ایک سحر کردون تو تجھے گرفتار کرلون مگر مین خلاف سمجھتا ہون
کہ غیر ساحر سے سحر کرکے مقابلہ کرون بدیع الملک نے فرمایا کہ شوق سے سحر کر کجباز نے کہا اے طلسم کشا ایک
سحر مین سبکو نابینا کردونگا بدیع الملک نے کہا تیری کیا مجال ہے جو کسی کی طرف نگاہ بھی ڈال سکے کجباز نے
جھولی مین ہاتھ ڈالدیا ایک حباب نکالا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہ حباب سحر نہین ہے مگر جب یہ
حباب ٹوٹیگا اور دھوان اسمین سے برآمد ہوگا سب نابینا ہوجائینگے اسکے پاس ایسے شعبدات بہت سے ہین
اگر اُسے نہ بچے گے تو یہ منور گرفتار کرکے لیجائیگا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا قریب اسکے تخت کے آئے وہ چاہتا تھا
کہ حباب مارے بدیع الملک نے اُسکے ہاتھ سے حباب چھین لیا کجباز نے چاہا ہاتھ چھڑاؤن بدیع الملک
نے جھٹکا دیا کہ تخت کے نیچے آرہا لوگ جو کیفیت دیکھی بدیع الملک کو چارون طرف سے گھیر لیا بدیع الملک کی بھی
فوج لوٹ پڑی تلوار چلنے لگی مگر شاہزادے نے کجباز کو جو تخت سے کھینچا خود بھی گھوڑے سے اُترے اور اسکے
ایک پاؤنکو پاؤن کے نیچے رکھا دوسرے پاؤنکو ہاتھ مین لیکر زور کیا اور چیر کر پھینک دیا سب لوگ یہ قوت
بدیع الملک کی دیکھکر دنگ ہوگئے کجباز کے مرنے سے اُسکی فوج بدحواس ہوگئی شاہزادے کی جرأت
و قوت کا حال سب پر ظاہر ہوگیا آپسمین صلاح کی کہ اب لڑنا مناسب نہین ہے بہتر اسی مین ہے کہ شاہزادے کی
اطاعت قبول کرو ورنہ جان نہ بچیگی اگر ہم لوگ بھاگین گے تو طلسم کشا کی فوج ہمارے تعاقب مین آئیگی مفت جان
جائیگی سب نے اطاعت قبول کی بدیع الملک اُس روز بھی بفتح و فیروزی میدان کارزار سے پلٹے ظلمات جادو
کے قلعے مین آئے شب بھر تو عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نے لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا
کا فضل شامل حال رہے اور در بند ظلمات فتح ہو تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ خاص قلعہ طلسم کیطرف جائے اور قلعے پر
قبضہ کرے بدیع الملک نے سرداران لشکر سے کہا کہ سامان کوچ کرو مین قلعہ طلسمی پر جاؤنگا فوج حسب الحکم
درست ہوئی پیش خیمہ روانہ ہوگیا دوسرے روز بدیع الملک مع لشکر گران وہانسے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قباد اذر در سر بادشاہ طلسم کی بیان کی جاتی ہے

کہ اسنے جو کجباز کے مرنے کی خبر پائی اور یہ بھی سنا کہ ظلمات مارا گیا در بند فتح ہوا اب طلسم کشا خاص قلعہ طلسمی
کے جانب روانہ ہوا ہے قباد نے کہا ہماری سب فوج تیار رہے ہم خود طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے دو تین ساحرون کو قتل
کرکے طلسم کشا کو ناز ہو گیا ہے جبتک مین نہ جاؤنگا طلسم کشا اسیر نہ ہوگا یہ حکم دیکر قباد نے چند نامے تحریر کرائے
اور جابجا ساحرون کو روانہ کیا مضمون ان سب کا یہ تھا کہ ایک شخص بارادہ طلسم کشائی یہان آیا ہے اور چند
ساحرون کو اسنے قتل بھی کیا بلکہ دو در بند جو طلسم کی جان تھی وہ بھی توڑ دیے بڑے بڑے ساحر نامی جیسے کجباز کو مارا
اور بہت سے پہلوان جنکا عدیل و نظیر اب ممکن نہین انکو بھی اسنے زیر کیا اب خاص قلعہ طلسمی کیطرف گیا ہے لہذا
میرا قصد یہ ہے کہ مین خود اس سے مقابلہ کرون جبتک وہ قتل نہوگا مجھے چین نہ لیگا اور بے میرے جائے اسکا قتل
ہونا ممکن نہین اسیوجہ سے تم سبکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس نامے کے دیکھتے ہی جلد اپنے تئین مجھ تک پہونچاؤ میرا قصد
یہ ہے کہ بعد تین روز کے قلعہ طلسمی مین جاؤنگا اس عرصہ مین تم سبکو یہان جمع ہو جانا چاہیے اس مضمون کے نامے
لکھواکر ساحرونکو اور جہان جہان بڑے بڑے جادوگر رہتے تھے انکو روانہ کردیے آپ درستی لشکر وغیرہ مین
مصروف ہوا دو ہی روز گذرے تھے کہ جگہ جگہ سے ساحرون کی آمد شروع ہوگئی تیسرے روز تین ہزار ساحران نامی
جنھین اپنے سحر پر ناز تھا اور سب لوگ انکو سحر و ساحری مین کامل جانتے تھے قباد کے یہان آکر جمع ہوے اسی دن
سب نے کوچ کیا علاوہ ان تین ہزار ساحرون کے بہت سا لشکر ہمراہ لیا دو روز کے بعد قلعہ مین پہونچا جسقدر قلعہ مین
کارخانہ سحر تھا اسکو اور رو رو دیا بہت کچھ انتظامات جدید کیا بہت سے لوگ اس کام پر مقرر کیے کہ وہ آمد
طلسم کشا کی خبر دین اور آپ قلعے مین آیا اور سحر جدید ہر ایک مقام پر کرنے لگا کہین کچھ طائر سحر کے بناکے چھوڑ دیے
کہ جب طلسم کشا آئے تو یہ اسکی فوج کو تباہ کردین کہین بچہ ابر سحر بناکر قائم کردیا کہ جسوقت اسکو اشارہ کرون اسقدر
باران سحر برسے کہ طلسم کشا مع فوج غرق آب ہو جائے کہین کچھ آتش سحر ایسی بنائی کہ جب داخل قلعے مین طلسم کشا
کا ہو تو یہ آگ اسکو جلادے اسی طرح سے بہت سے انتظام جدید کیے جب اسکو تین روز قلعے مین گذرے تو اپنے
مصاحبون سے کہا کہ ابھی تک طلسم کشا یہان نہین آیا شاید راہ مین کسینے اسکو روکا یا کسی عجائب و غرائب مین گرفتار
ہو گیا مصاحب اسکے کہ رہے تھے کہ کیا عجب ہے جو ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا حضور طلسم کشا
آپہونچا اسقدر لشکر ہمراہ ہے جسکا شمار مشکل ہے قباد نے کہا ارے کہان ہے ہرکارون نے کہا ابھی یہان سے چار کوس
ہے یقین ہے کہ قریب شام سب لشکر اور طلسم کشا یہانتک آجائے قباد نے کہا تمنے بچشم خود دیکھا یا خبر سنی ہے ہرکارون نے
کہا ہمنے بچشم خود دیکھا قباد نے پوچھا طلسم کشا کیسا ہے بڑا جوان قوی ہیکل ہے ہرکارون نے کہا اور بھی بڑے
رعب و داب کا جوان ہے ایسے حسین ایسے صاحب شوکت نگاہ سے نہین گذرے نیران لشکر کا انتظام کرتا ہوا
ہمراہ ہے طلسم کشا سب کے آگے آگے ایک مرکب کوہ کفل پر سوار ہے بڑے جاہ و تجمل سے آتا ہے قباد نے
کہا ہم بھی آمد طلسم کشا کا تماشا دیکھین گے سب نے کہا حضور کے قلعے سے دور تک کی کیفیت معلوم ہوتی ہے
تشریف لیچلیے قباد اسیوقت قلعے پر آیا اور دوربین طلب کی ہرکارون سے سمت دریافت کرکے اس جانب جو دیکھا
تو لشکر کی شان و شوکت اور شہزادے کی حالت دیکھکر دنگ ہو گیا مصاحبون کو دوربین دی کہا دیکھو طلسم کشا
بہت قریب آگیا ہے سب کیفیت صاف معلوم ہوتی ہے اب کوس بھر فاصلہ باقی ہے دیکھو کسقدر لشکر ہمراہ ہے
اور طلسم کشا کیا اچھا جوان ہے مصاحبون نے بھی دیکھا سب نے کہا حضور طلسم کشا کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے

قباد نے کہا اسکا کچھ خوف نہین ہی لشکر کچھ نہین بنا سکتا ہی جب طلسم کشا میرے مقابلے مین آئیگا حال کھل جائیگا ابھی اُسکو گرفتار کرونگا چین بھی نہ لینے دونگا یہ کہکر قلعے کے نیچے آیا اپنی فوج کے سردارون سے کہا کہ طلسم کشا تھوڑی دیر مین یہان تک پہونچ جائیگا اور قلعے کے سامنے جو میدان ہی غالباً وہین ٹھہرے آج تو شب بھر استراحت کریگا جو کچھ اسکا ارادہ ہوگا کل وقوع پذیر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آج شب کو اسکا خاتمہ کردین یعنے لشکر طلسم کشا پر شبخون مارین تم لوگ شبخون کی تیاری کرو سرداران لشکر قباد تو شبخون کی تیاری مین مصروف ہوئے بدیع الملک نوجوان تھوڑی دیر مین قلعے کے مقابل آ پہونچے شاہزادے نے قلعے کو دیکھا کہ نہایت عمدہ بنا ہی ہر طرف سنہری پتلیان ہاتھوں مین قرنا جن کے لئے کھڑی ہین جیسے ہی طلسم کشا قلعے کے سامنے پہونچے پتلیون نے قرنا پھونکنا شروع کیا اور عجائب وغرائب آوازین آنے لگین بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تو نوشتہ پایا کہ یہان سے دو کوس پر ایک صحرا ہی وہان جاؤ ایک درخت صندل کا ہی اُسکو بقوت اُکھاڑو جب دہانہ نقب ظاہر ہو اُسمین پھاند پڑو اور فوج بھی تمھاری تمھارے بعد باری باری اُس نقب مین جائے جب راہ نقب طی کروگے تو قلعے کے اندر پہونچوگے اسوقت قباد سے مقابلہ کرنا یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی بدیع الملک نے پہلے تو نیران سے کہا تھا کہ ہم یہین ٹھہرینگے مگر جب لوح مین دیکھا اور یہ نوشتہ پایا تو نیران سے فرمایا کہ ہم یہان نہ ٹھہرینگے یہان سے دو کوس تک اور جائینگے نیران نے چاہا تھا کہ لشکر کو یہین اُتارین مگر جب بدیع الملک نے یہ فرمایا تو نیران نے لشکر سے کہا کہ آقائے نامدار یہان نہین ٹھہرینگے یہ کہکر آگے بڑھا بدیع الملک نے بھی گھوڑا بڑھایا ہرکارون نے قباد سے آکر کہا کہ حضور طلسم کشا تو سیدھا چلا گیا ہمکو یہ گمان تھا کہ قلعے کے سامنے جو میدان ہی یہین ٹھہرے گا مگر اُسکا قصد کسی اور طرف کا ہی قباد نے کہا ارے کس طرف گیا ہی ہرکارون نے سمت کا پتہ بتلایا قباد نے کہا نہین معلوم کیا کرنے گیا ہی آپ ہی آئیگا قباد تو اس خیال مین رہا مگر بدیع الملک اُس صحرا مین پہونچے دیکھا ایک درخت صندل کا معلوم ہوتا ہی بدیع الملک درخت کے قریب آئے درخت کو بقوت تمام زمین سے اُکھاڑا ایک دہانہ نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نے نیران سے کہا کہ مین اس نقب مین جاتا ہون تم لوگ بھی باری باری میرے عقب مین آؤ نیران نے عرض کی کہ آپ تشریف لیجائے مین سبکو لیکر آپکے تعقب مین آتا ہون بدیع الملک نام خدا لیکر نقب مین کودے انکے بعد نیران نے ایک ایک آدمی کو نقب مین بھیجا جب سب سپاہ جاچکی تو نیران بھی کود پڑا جب راہ نقب طے ہوئی تو شہزادہ بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک دروازہ معلوم ہوتا ہی شاہزادہ اُسکے قریب آیا سر باہر نکالا دیکھا ایک میدان نہایت وسیع ہی سامنے قلعہ بنا ہی گرد اس میدان کے ایک چار دیواری پتھر کی بنی ہی بدیع الملک نے قلعے کیطرف جو نگاہ کی تو فوج قباد کو دیکھا کہ سب مسلح و مکمل ہو رہی ہی مکانات قلعے مین نہایت نفیس بنے ہین بدیع الملک نے وہین توقف کیا جب سب سپاہ اُنکی آ گئی تو شاہزادہ آگے بڑھا لشکر قباد نے جو دیکھا کہ ایک سپاہ بیشمار آتی ہی سب گھبرا گئے کہ یہ لوگ کس طرف سے آ گئے رسالدار نکل کر دوڑے بدیع الملک کے قریب آئے پوچھا آپ کون ہین کدھر سے تشریف لائے ہین یہان آپکا کیا کام ہی بدیع الملک نے فرمایا مین یہان بعزم جنگ آیا ہون قباد کہان ہی اُس سے کچھ باتین ضروری کرنا ہین یہ کیفیت دیکھکر لوگون نے قباد کو خبر دی کہ حضور بڑا غضب ہوا طلسم کشا تو قلعے مین آ گیا قباد نے کہا ارے طلسم کشا کدھر

کدھر سے آیا کیا دروازے پر کوئی نگہبان نہ تھا اور تختۂ خندق کیا اٹھا ہوا نہ تھا جو طلسم کشا یہاں مع فوج چلا آیا سب نے کہا
حضور تختۂ خندق بھی اٹھا دیا گیا تھا اور درِ قلعے پر بھی کئی ہزار جوان مقرر ہیں جو اسوقت تک وہاں موجود ہیں مگر
معلوم نہیں طلسم کشا کدھر سے آیا قباد گھبرا گیا اور حکم دیا کہ ہماری فوج جلد تیار رہو ہم اسیوقت طلسم کشا
سے مقابلہ کرینگے بڑا غضب کیا فوج تو تیار تھی ہی قباد کا کہنا تھا کہ سب رسالداروں کو اطلاع ہوئی سب نے گھوڑے
طلب کئے گھوڑے بھی تیار سے کیونکہ وہ سب شبخون مارنیکی فکر میں تھے جلدی جلدی سب گھوڑوں پر سوار ہوئے
قباد ایک تخت پر سوار ہوا فوج کو لیکر بدیع الملک کے مقابلہ میں آیا جیسے ہی قباد نے بدیع الملک کو
دیکھا کہا اے جوان تجھنے یہ کیا حرکت کی کہ میری بے اجازت قلعے میں چلا آیا بدیع الملک سے تیران
شیر قوت نے کہا کہ اے شہریار قباد اژدر سر یہی ہے اسیکے قبضے میں طلسم ہے بدیع الملک نے کہا او قباد
تو کیا ہے اور تیری اجازت کی ہمیں کیا ضرورت ہے اب جو تجھے ہمارے حق میں برائی ہو سکے دریغ نہ کر
قباد نے کہا تو اپنی جرأت پر جو نازاں ہے تو یہاں جرأت سے کچھ کام نہ نکلے گا مفت ذلت اٹھائیگا
بدیع الملک نے دیکھا کہ قباد بہت کلمات سخت کہہ رہا ہے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھکر کہا او مکار بہتر اسی میں
ہے کہ میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ ایک ضرب میں تیرا فیصلہ ہوگا سب ارمان دل میں رہجائے گا
تیران شیر قوت بھی سینہ سپر کرکے آگے بڑھا قباد اژدر سر سے کہا کہ اگر اب تو نے کوئی کلام لاطائل
زبان سے نکالا تو اپنے تن پر سر نہ پائیگا قباد نے کہا او نمک حرام اب یہ باتیں بناتا ہے یاد کر کہ مجھے
کیا وعدہ کرکے گیا تھا تیران نے کہا میں نے قدردان مالک پایا علاوہ اسکے جو میرا عہد تھا
وہ پورا ہوا میں نے یہ عہد کیا تھا کہ جو مجکو زیر کریگا میں اسکی اطاعت کرونگا اور آقائے نامدار سے
سر میدان زیر ہوا میں نے بدل و جان انکی اطاعت قبول کی تیری ملازمت میں آجتک داد جرأت
نہیں ملی کہ تو میں نے کیسے کیسے کارنمایاں کئے مگر تو نے کبھی مجھے داد شجاعت نہیں دی اور اب
مجھے آقائے قدردان اور مالک مہربان ملا ہے قباد اژدر سر نے جھلا کے ایک گولا تیران شیر قوت
کے مارا بدیع الملک نے لوح کا عکس ڈالا وہ گولا زمین پر گرا قباد اژدر سر نے کہا اے
طلسم کشا تو لوح طلسمی پر ناز کرتا ہے ارے لوح کیا چیز ہے لوح سے ہم ہیں جب ہم موجود ہیں تو لوح کیا بنا سکتی
ہے یہ کہکر دستک دی کہ آسمان سے آگ برسنے لگی بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ
خوف نہ کرو ایسے بہت سے شعبدے دکھائیگا مگر تیرا کوئی کارگر نہ ہوگا ہاں فوج کی حفاظت ضرور ہے
اگر عکس لوح کا فوج پر نہ پڑیگا تو یہ آگ جسپر گریگی اسکو جلا کر خاک کردیگی بدیع الملک یہ دیکھکر
لوح لیکر بڑھے اپنی فوج پر عکس ڈالنا شروع کیا جسپر عکس پڑا وہ تو بچا اور جسپر عکس لوح نہ پڑا وہ جل گیا جب
قباد اژدر سر نے دیکھا کہ طلسم کشا اب بھی بحواس ہے اسنے پھر دستک دی بدیع الملک نے دیکھا
کہ ایک دریائے قہار موج مارتا ہوا چلا آتا ہے بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ کچھ خوف
نہ کرو سب کے آگے بڑھ کے کھڑے ہو جب دریا قریب پہونچے لوح کا عکس دریا پر ڈالنا پانی خشک
ہوجائیگا بدیع الملک سب سے آگے بڑھ کے کھڑے ہوئے جب دریا قریب آیا شہزادے
نے لوح کا عکس ڈالا پانی خشک ہوگیا قباد نے پھر ایک دستک دی آسمان سے خنجر اور تلواریں برسنے لگیں
دو چار آدمی بدیع الملک کے جان بحق تسلیم ہوئے بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا

کہ لوح کا عکس قباد کے چہرے کی طرف ڈالو یہ بار زخم شمشیر و خنجر موقوف ہو جائیگی بدیع الملک نے عکس لوح
قباد کے چہرے کیطرف ڈالا یہ سحر ہوا بار زخم شمشیر و خنجر موقوف ہوئی قباد نے پھر ایک دستک دی قلعے کے
ایک جانب سے سنہری بجلی تیر و کمان ہاتھوں میں لئے ہوئی پیدا ہوئی بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ
کیا لکھا تھا کہ جب تمہارے لشکر کے قریب پہونچے لوح کو ایک جام آب میں ڈالنا اور وہی پانی ان سب پر
چھڑک دینا بدیع الملک نے نیران سے کہا کہ جلدی ایک جام پانی کا لاؤ نیران نے اور ملازموں نے
کہا سب نے جام آب حاضر کیا بدیع الملک نے اس جام میں لوح کو دھویا اتنے عرصے میں
وہ بجلی بھی قریب لشکر آگئی بدیع الملک نے پانی چھڑکنا شروع کیا جس پر ایک قطرہ آب پڑا وہ جلکر
خاک ہو گیا اسیطرح سے سب بجلیاں جلکر خاک ہو گئیں اب قباد کی امید قطع ہوئی اور یقین ہو گیا کہ
طلسم کشا بہت ہوشیار ہے بے لوح دیکھے کوئی کام نہیں کرتا ہے یہ سوچکر اپنی فوج سے اشارہ کیا
کہ طلسم کشا کو مع لوح گرفتار کرو جو اسوقت طلسم کشا کو قید کرکے میرے سپرد کرے اسکو ایک ملک کی
سلطنت دونگا سلطنت کے لالچ میں ساری فوج بدیع الملک پر ٹوٹ پڑی بدیع الملک کی فوج بھی
یہ کیفیت دیکھکر آپڑی اور خود شاہزادہ بھی شیرانہ جنگ و غا کرنے لگا تلوار چلنے لگی دریا سے خون رواں
ہوا سر مثل حباب بہنے لگے بدیع الملک اسی عالم میں صفونکو درہم و برہم کرکے قباد کے قریب پہونچے
چاہتے تھے کہ ہاتھ تلوار کا ماروں قباد نے اپنے تئیں تخت سے گرا دیا زمین پر گرکے سحر کیا غرق زمین ہوکر
نکل گیا بدیع الملک تلاش کرنے لگے لشکر قباد نے یہ جانا کہ طلسم کشا نے قباد کو مارا جان سب نے ہمت
ہار دی جادو بھاگنا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار روکی لشکر بدیع الملک بھی ٹھہرا
ساحر جسقدر نامی نامی تھے رومال سے ہاتھ باندھکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے
شاہزادے نے سب کو مشرف باسلام کیا قلعے میں تشریف لائے غازیوں نے کمریں کھولیں
سب لوگ انتہا کے خستہ تھے بدیع الملک نے حکم دیا کہ ابھی سب لوگ آرام کریں اب جو کچھ
انتظام کرنا ہوگا کل سمجھا جائیگا سب لوگ اپنے اپنے بستر درست کرکے محو خواب ہوئے مگر
قباد اندر سے جو بھاگا تو اپنی خیمہ گاہ میں آکر جادو وزرا کو جمع کیا سب کیفیت جو گذری تھی بیان کی
وزرا سے اسکے بابت رائے لی سب نے کہا اب قلعہ طلسم کشا سے قبضے میں آنا بہت مشکل ہے
مناسب یہی ہے کہ آپ یہیں تشریف رکھیے دیکھیں لشکر میں سے کون کون زندہ بچکر آتا ہے جو لوگ
آئینگے وہ اور کیفیت بھی وہاں کی بیان کرینگے اب مناسب سمجھے وہ انتظام کیجیے گا قباد نے کہا میرے
نزدیک یہ رائے مناسب ہے کہ مجھے اور جبار آتش اندام جادو جو بادشاہ طلسم جبار ہے انتہا کا رسم ہے
اور اکثر میں نے انکی مدد بھی کی ہے انکو ایک نامہ تحریر کروں اور اسمیں یہ مضامین لکھوں کہ میں نے بارہا
آپکی شراکت کی اور اپنی جان عزیز نثار کی اور بڑی بڑی مشکلوں سے آپکو بچایا اسوقت مجھپر ایک بلائے
ناگہانی نازل ہے اگر آپ میری مدد کیجیے گا تو بعید از بندہ نوازی نہوگا وزرا نے کہا بہت مناسب ہے جب
دو شاہان طلسم ایک امر میں کوشش کرینگے تو ضرور ہے کہ یہ مرحلہ سر ہو جائے آپ ضرور یہ نامہ روانہ
فرمائیے اور آپ سے مدد طلب کیجیے قباد نے کہا اسمیں ایک بات اور بھی ہے وہ طلسم بھی اسی طلسم سے
ملحق ہے اگر اسپر کوئی زوال پہونچا تو اسکے واسطے بھی ہے اگر کوئی وہاں کی لوح حاصل کرے تو اسکے احکام بیان کی

دیکھتے ہین اور یہان کی لوح کے احکام وہان کام دے سکتے ہین اس راز کو مین نے آجتک زبان سے نہین نکالا سب نے کہا حضور اسکا کیا سبب ہی قباد نے کہا کہ یہ دونون طلسم ایک ہی شخص کے بنائے ہوئے ہین اور پیشتر یہ طلسم دو حصون مین منقسم نہ تھا طلسم ہندسہ اور طلسم جبار ایک ہی تھا جب سے جبار آتش اندام کی عملداری وہان ہوئی اور انکے بزرگونکو وہان کی حکومت ملی تو اس طلسم کے دو حصے ہو گئے ایک حصے پر ہمارے بزرگ قائم رہے اور دوسرے حصے پر انکے بزرگ قابض رہے پیشتر اس طلسم کا نام بھی کچھ نہ تھا جب جبار آتش اندام کی حکومت ہوئی تو انھون نے اسکو طلسم جبار کے نام سے مشہور کیا اور اصل یہی ہی کہ یہ اور وہ طلسم دونون ایک ہی ہین اگر اُس طلسم پر زوال آ گیا تو یہ طلسم کمزور ہو جائے اور اگر اس طلسم مین کوئی خرابی واقع ہو تو وہ ناقص ہو جائے وزرا نے کہا جب یہ بات ہی تو آپ ضرور نامہ تحریر فرمایئے بلکہ یہ حال خلاصہ لکھ دیجئے کہ تم جانتے ہو کہ یہ طلسم اور وہ طلسم ایک ہی اگر یہان کوئی بات پیدا ہوگی تو اسکا اثر وہان بھی ضرور ہوگا اس سے لازم ہی کہ جس طرح ہو سکے ہماری مدد کرو اس بلا کو دور کرو تاکہ طلسم مین خرابی نہ پڑے اور یہ سلطنت یونہی قائم رہے قباد نے اسوقت منشی کو بلایا اور نامہ مطابق مضمون مذکور کے تحریر کرایا اور ایک ساحر کو بلا کر نامہ دیا کہ اسکو جبار کو دینا اور جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب مختصر کیفیت طلسم جبار اور جبار آتش اندام جادو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہ طلسم ملحق ہی طلسم ہندسہ سے اور یہان کا بادشاہ جبار آتش اندام جادو ہی یہ سکندر سحر مین یکتا ہی اور اس طلسم مین چار حکیم ہین جو شب و روز اس طلسم کے محافظ و نگہبان رہتے ہین اور عجائب و غرائب بھی بنایا کرتے ہین انھین چار شخصون پر دارومدار طلسم ہی اور یہی لوگ رکن اعظم ہین اس طلسم کی جبار صرف بادشاہی کرتا ہی جو کچھ امور متعلق طلسم ہوتے ہین وہ انھین لوگونکی رائے سے ہوتے ہین ہر روز شب کو ایک مجلس مباورت منعقد ہوتی ہی اور یہ حکما ترقی طلسم کی صلاحین اور عجائبات بڑھانے کی تدبیرین کرتے ہین جو بات سب کے پسند ہوتی ہے وہ کیجاتی ہی اس طلسم کو ان لوگون نے ایسی ترقی دی ہی اور ایسے ایسے عجائبات بنائے ہین کہ جنکا ذکر وقت پر ہوگا اور ناظرین انشاء اللہ تعالی بہت محظوظ ہونگے جبار کے واسطے ایک مکان معلق ان لوگون نے بنایا ہی جبار شب و روز وہان مصروف عیش رہتا ہی گرد طلسم کے برف اسقدر ہی کہ دور سے دیکھنے والے کو بلور کی دیوار معلوم ہوتی ہی اُسی برف کا قلعہ بھی بنا ہے جو کوئی نامہ دار یا اور کوئی کسی ضرورت سے آتا ہی دیوار کے قریب آکر ٹھیرتا ہی چارون طرف چار برج برف کے بنے ہین اور برف کی پتلیان قرنا ہاتھون مین لئے کھڑی ہین جب کوئی وہان آکر ٹھہرتا ہے پتلیان قرنا پھونکتی ہین اندر سے ایک طائر آتا ہی وہ آنے والے کی صورت دیکھکر واپس جاتا ہی اور اندر طلسم کے اطلاع کرتا ہے اُسکی بابت جو حکم ہوتا ہی وہ طائر آکر اُس سے بیان کر دیتا ہی اور اگر طلبی ہوتی ہے تو اپنی منقار مین دبا کر لیجاتا ہی یہ انتظام یہان کا ہی گر قباد اژدر نے جو نامہ دار کو روانہ کیا تھا تو یہ باتین بروقت روانگی تعلیم نہین کی تھین یہ جو نامہ لیکر وہان پہونچا قصد کیا کہ پرپرواز سحر سے پیدا کر کے اُس دیوار کو پھاند جاؤن کچھ دور جا کر اسنے پر پرواز پیدا کئے چاہتا ہے کہ دیوار کے پار پہونچے ان برجون سے زمین پر گر پڑا ساحر مر گیا پتلیون نے قرنا پھونکی طائر طلسمی آیا اسکا سر اُٹھا کر لیگیا وہان کے حاکم نے

وہ سر حکیموں کے پاس بھیجدیا حکیموں نے اُس سر کو چنار آتش اندام کے پاس روانہ کیا اور یہ بھی کہلا بھیجا
کہ آپ آئینہ سامری میں ملاحظہ فرمالیجیے یہ سر کسکا ہے اور یہاں کیوں آیا تھا چنار کے پاس جو سر پہونچا اور حال سرنامہ دار
نے پیغام حکیموں کا بیان کیا چنار اُس سر کو لیے ہوے مرآۃ سامری کے قریب آیا سوال کیا کہ
اے مرآۃ سامری یہ سر کسکا ہے اور یہ شخص یہاں کیوں آیا تھا آئینے میں سے آواز آئی کہ یہ نامہ دار تھا
قباد کا ایک ضروری کام کو اسلیے یہاں آیا تھا یہاں کے دستور سے واقف نہ تھا اسنے اندر آنیکا
قصد کیا سر کٹ کے گر پڑا نامہ اسکی جھولی میں موجود ہے لاش باہر پڑی ہے نامہ منگا کر دیکھ لو چنار
وہان سے واپس آیا فوراً حکم دیا کہ اُسکی جھولی میں ایک نامہ ہے اور لاشہ اُسکا باہر پڑا ہے جلد اُس نامے کو
منگایا اور کہا میں بھائی صاحب سے بہت متعجب ہونگا وہ مجھے ضرور یہ سمجھیں گے کہ تمنے میرے نامہ دار
کو کیوں مار ڈالا تو میں اُنکو کیا جواب دونگا مگر نامہ تو جلد لاؤ میں دیکھوں کہ اُسمیں کیا لکھا ہے یہ سنکر ایک ملازم
گیا اور نامہ اُسکی جھولی سے نکالکر چنار کو لاکر دیا چنار نے نامہ کو کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا
تو اسنے اس نامے کو حکما کے پاس روانہ کیا کہ اس امر میں جو رائے مناسب ہو وہ کی جائے حکیموں نے
اس نامے کو لیکر اپنے پاس رکھا جب شب کو انجمن مشاورت منعقد ہوئی تو اس نامے کو نکالکر پڑھا مضمون
سے آگاہی ہوئی سب نے بالاتفاق یہ بات کہی کہ قباد یہیں آکر رہیں اُنکو گزند نہ پہونچے گی طلسم کشا
قلعے میں آنکا کیا بنا لیگا یہاں آ نہیں سکتا آخر مجبور ہو کے چلا جائیگا اور اگر کچھ سر اٹھائے گا تو اُسکو
سزا دیجائیگی جب یہ بات قرار پائی تو دوسری صبح کو حکیموں نے چنار کو اطلاع دی کہ آپ اس نامے کا جواب
یہ تحریر کیجیے کہ اگر تمہیں طلسم کشا سے بہت خوف ہے تو میرے یہاں چلے آؤ میں تمہیں مدد دونگا اول تو
جب یہاں ہوگے تو طلسم کشا تمہارا کیا بنا سکیگا اور اگر اُسنے کچھ طلسم کی بربادی کا قصد تمہارے آنیکے
بعد کیا بھی تو تم یہیں رہوگے اور طلسم کشا گرفتار ہو کر آجائیگا میرے طلسم میں بعزم جنگ طلسم کشا
آ نہیں سکتا چنار نے یہ بات سنکر پسند کی اور منشی کو بلا کے ایک نامہ اسی مضمون کا لکھوا کر ایک ساحر
کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ ابھی قباد کو پہونچاؤ اور جواب اسی وقت لیکر آؤ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا
تھوڑی دیر کے بعد قباد کے پاس پہونچا قباد نے نامے کو پڑھا اسنے وزرا سے صلاح چاہی سب نے
کہا ہم لوگ یہاں کا انتظام کرتے ہیں آپ تشریف لیجائیے مگر جاتے ہی اس بات پہ زور دیجیے گا
کہ طلسم کشا کو گرفتار کرا کے یہاں بلائیے قباد نے کہا میں ضرور ایسا ہی کرونگا تم سب لوگ یہاں سے
خبردار رہنا میں اسیوقت جاتا ہوں وزیروں نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے بہت اچھی طرح سے یہاں کا انتظام
ہوتا رہیگا مگر آپ طلسم کشا کی گرفتاری کے باب میں جہانتک ہو سکے کوشش کیجیے گا قباد سب کو
سمجھا کر اُسیوقت روانہ ہوا بہ تعجیل تمام راہ کو طے کر کے چنار میں پہونچا ساحر جو چنار کا نامہ لیکر گیا تھا
اُسنے کہا کہ آپ یہاں توقف فرمائیے میں آپ کے لیجانے کا انتظام کروں قباد وہیں ٹھہرا ساحر
اندر گیا جاتے ہی اسنے چنار کو اطلاع کی کہ قباد آئے ہیں چنار تخت سے اٹھا اور مصاحب بھی اسکے ہمراہ
ہوئے خود طلسم کے باہر آیا قباد کو باعزاز تمام استقبال کر کے اندر لیگیا قباد نے جو عجائبات اور انتظام
طلسم کو دیکھا اپنے طلسم سے بہت زیادہ پایا چنار سے کہا بھائی صاحب آپ نے تو اپنے طلسم کو اسقدر
محدود کیا ہے کہ ہوا تک بے اجازت آپ کے نہیں آ سکتی ہے بھلا انسان کی تو کیا مجال ہے کہ جو طلسم کے اندر چلا

آگے چنار نے جواب دیا کہ اس طلسم میں ایک تکلف اور ہے کہ اسکی عمر کبھی ختم نہین ہوگی یہ ہمیشہ
یون ہی رہیگا اور اسکے عجائبات اور افزون ہوتے جائینگے قباد بجا درست کہتا اسکے ساتھ
آیا چنار اپنے مکان معلق کے قریب پہونچا اسنے اشارہ کیا چار عقاب زرین بال ایک تخت لیکر
آئے چنار قباد کو لیکر تخت پر بیٹھا عقاب تخت کو لیکر اڑے مکان میں لاکر اتارا قباد کیفیت دیکھکر
دنگ ہوگیا اپنے دل مین کہا کہ ہمارے طلسم میں یہ عجائبات نہوئے اگر ایسا ہی وہان بھی ہوتا تو طلسم کشا
کی کیا حقیقت تھی جو ہمکو عاجز کرتا اسی خیال مین بیٹھا تھا کہ چنار نے کہا بھائی صاحب اب آپ کیون کر
شہر وہین جو حکم کیجیے وہ ابھی ہو قباد نے کہا تردد مجھے اس بات کا ہے کہ جبتک مین طلسم مین موجود تھا
تب تک تو بخوف میرے طلسم کشا بربادی مین کسیقدر کمی کرتا تھا اب میرا نہونا باعث خرابی ہے اگر
آپ اتنی مہربانی فرمائیے کہ طلسم کشا کو قید کرا لیجیے تو مین باطمینان خاطر اپنے طلسم مین چلا جاؤن
جو جو در بند ٹوٹ گئے ہین انکو درست کرون چنار نے کہا بھائی صاحب آپ اسقدر کیون گھبراتے ہین
جسوقت فرمایئے گا مین طلسم کشا کو قید کر لونگا مع قلعہ یہان آجائے مع فوج گرفتار ہوئے
آئے آپ سے عفو تقصیر کرائے کو دست بستہ یہین حاضر ہو قباد نے کہا یہ تو آپ سب بجا فرماتے
ہین مگر اسکے پاس لوح موجود ہے اور وہ لوح اس طلسم مین بھی کام دیسکتی ہے وہ ایسے سحر مین مبتلا ہو نہین سکتا
اور کیا عجب ہے جو وہ ادھر آئے کیونکہ لوح کو دیکھے گا تو اسکو میری کیفیت معلوم ہوگی ضرور اسطرف
آئیگا چنار نے کہا بھائی صاحب آپ کس خیال مین ہین کسکی مجال ہے جو یہان آسکے اگر بہادر فلک
آئے گا بھی تو سرحد طلسم سے کیونکر اسطرف آسکتا ہے قباد نے کہا میرا قلعہ آپ نے بارہا ملاحظہ فرمایا
ہے کسقدر راہین اسکی مسدود ہین جو ایک راستہ سب سے آنیکا ہے وہان پہرہ ہر وقت رہتا ہے
جب مین بلا سے مقابلہ اس قلعے مین آیا تو مین نے کئی ہزار آدمی اس دروازے پہ مقرر کیے مگر نہین معلوم
طلسم کشا کسطرف سے آیا ناگاہ غل ہوا کہ ایک لشکر عظیم اس قلعے مین آگیا مین گھبرا کے باہر آیا
دیکھا طلسم کشا اپنے لشکر کو لیے کھڑا ہے جسطرح تو وہ میرے قلعے مین آگیا تھا یونہی یہان بھی
چلا آئے گا چنار نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین نے ایسا بندوبست نہین کیا ہے جو کوئی یہان آسکے
قباد نے کہا اگر وہ یہان نہ بھی آئیگا تو تمام طلسم کی عمارتین اور عجائبات کو برباد کریگا جسقدر میرے
رفیق دوست وہان ہین سب کو قتل کریگا طلسم پر اپنا قبضہ کریگا چنار نے کہا مین فوج جرار
روانہ کرتا ہون وہ سب لڑ بھڑ کر طلسم کشا سے قلعہ خالی کرا لینگے اور گرفتار کرکے یہان لے آئینگے
قباد نے کہا لشکر کثیر بھیجیے گا اسکے ہمراہ فوج بہت ہے اور سحر و ساحری کے ذریعے سے وہ ہاتھ
نہ آئیگا اگر بھڑ بھیڑ ہوگا تو بزور شمشیر زیر ہوگا چنار نے کہا آپ اس معاملے مین دخل نہ دیجیے مین
طلسم کشا کو آپ کے حوالے کرونگا قباد نے کہا مجھے اسکی ضرورت ہے چنار نے اسی وقت
چاروں حکیمون کو ایک رقعہ لکھا کہ یہان سے فوج جانب طلسم ہند سے روانہ کیجائے کہ وہ طلسم کشا
کو گرفتار کرکے جلد حاضر کرے حکما نے اس رقعہ کو دیکھکر سات لاکھ کا لشکر جانب طلسم ہند سے
روانہ کیا اور سب سے یہ کہدیا کہ جب طلسم کشا کو گرفتار کرکے لاؤگے تو اسکے صلے مین خلعت و انعام
بحساب پاؤگے فوج تو اسطرف روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

گرید جو قلعے میں داخل ہوئے تو اُس روز بوجہ خستگی کے کوئی انتظام نہ کیا بلکہ بعد فراغت آب و طعام سب محو خواب ہوئے جب صبح ہوئی اور شاہزادہ بدیع الملک بیدار ہوئے تو بعد فراغت فریضۂ سحری شاہزادے نے لوح ملاحظہ فرمائی تو نوشتہ پایا کہ جب تک قباد قتل نہ ہوگا طلسم شکست نہ ہوگا سحر باقی رہیگا لازم ہے کہ قباد کو قتل کرو یہاں نہ ٹھہرو جانب طلسم جبار جاؤ کہ وہ بھی وہیں جا کر پوشیدہ ہوا ہے اگر جبار آمادہ کارزار ہو تو اُس سے بھی مقابلہ کرنا ہوگا وہاں بھی کام نکلیگا بدیع الملک حسب ہدایت لوح آمادہ سفر ہوئے نیران کو بلایا حال کہہ سنایا کہا اے نیران تم تھوڑی فوج لو یہاں رہو قلعے کا انتظام تمھارے حوالے ہے میں طلسم جبار کی جانب جاتا ہوں اگر فضل خدا شامل ہے تو وہاں سے بفتح و فیروزی بہت جلد لوٹونگا اور تم سے آکر ملونگا نیران نے کہا اے شہریار میں ہمراہ رکاب جاؤنگا یہاں کسی اور کو چھوڑ جائیے بدیع الملک نے فرمایا زیادہ اصرار نہ کرو تمھارا یہیں رہنا مناسب ہے جب نیران نے دیکھا کہ آقائے نامدار کی مرضی نہیں ہے اور مجھے اپنے ہمراہ نہ لیجائینگے تو مجبور ہوکے قلعے میں رہنا قبول کیا بدیع الملک نے تھوڑا سا لشکر نیران کے پاس چھوڑا اور باقی لشکر ہمراہ لیکر اُسی روز وہاں سے کوچ کیا اور جانب طلسم جبار روانہ ہوئے ناظرین کو خیال رہے کہ جبار بھی فوج روانہ کرچکا ہے کہ وہ لادیو ہوگا وقت پر بیان ہوگا

دوسری داستان شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا نکلنا دریائے زخار سے اور پہنچنا قلعے پر اور باقی حالات متعلقہ

ناظرین بدوالہ مقام کو یاد ہوگا کہ کمترین نے پیشتر ذکر کیا ہے کہ جب کشتیاں تباہ ہوئیں تو شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی بھی کشتی تباہ ہوگئی تھی کشتی تو ہوا کے تھپیڑوں سے ٹوٹ گئی اور جسقدر ہمراہی سکندر کے تھے سب غرق بحر فنا ہوئے مگر شاہزادہ ایک تختے پر بہتا ہوا دوسرے روز کنارے پر پہونچا غش سے آنکھ کھلی تختے سے اُتر کر خشکی میں آیا مگر کبیدہ خاطر امیر کا خیال اپنے رفیقوں کے ڈوب جانیکا ملال غمگین و محزون شکر خدا کرتا ہوا آگے بڑھا چونکہ دو دن سے کھانا بھی نہ پہونچا تھا شدت گرسنگی سے ضعف کی شدت تھی عجیب حالت تھی ہر گام پر گر پڑتا پھر اٹھتا چلتا اسیطرح تھوڑی راہ طے کی تھی کہ ایک صحرا نظر آیا شاہزادے نے دیکھا کہ کچھ درخت ثمردار اُس صحرا میں ہیں قریب اُن درختوں کے آکر چند پھل کھائے سامنے ایک چشمۂ آب نظر آیا شاہزادے نے اُس چشمے سے پانی پیا ایک تختہ سنگ مرمر چشمے کے قریب رکھا تھا شاہزادہ اُس تختہ پر جا کے بیٹھا اتنے دنوں کا مسافت کشیدہ تھا لیٹتے ہی سو گیا مگر یہ مقام ایک ساحرہ کا تھا جب قریب شام پہنچ مقام پر آئی دیکھا ایک جوان قریب چشمۂ آب سو رہا ہے ساحرہ نے نعرہ کیا سکندر کی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ ایک ساحرہ سیاہ فام مستعد انجام غل مچا رہی ہے شاہزادہ اُٹھا ساحرہ نے پوچھا اے شخص تو کون ہے سکندر نے اپنا نام بتایا اور یہ بھی فرمایا کہ میں حمزہ کا نور نظر پارہ جگر ہوں دریا میں کشتی تباہ ہوئی اسطرف ایک تختے پر بہتا ہوا نکل آیا ہوں معلوم نہیں ہمراہیوں پر کیا گذری ساحرہ نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا صاحبقران نے بہت سے ساحروں کو قتل کیا ہے اُن سب کے عوض میں تجھے قتل کرونگی سکندر نے چاہا کہ بڑھ کر اسکو طمانچہ ماریں کہ سر اُڑ جائے ساحرہ نے سحر کیا سکندر کے پاؤں زمین نے پکڑ لیے ساحرہ نے چاہا کہ میں بڑھ کے سکندر کو قتل کروں شاہزادے نے ہاتھ اٹھا کر درگاہ کبریا میں بالحاح و زاری عرض کی کہ اے رب بے نیاز وقت مدد ہے ترے طلب کے جو دعا کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی ایک پتھر آسمان سے گرا کر ساحرہ کا سر پارہ پارہ ہوگیا زمین پر گر کے [illegible] [illegible]

سکندر حیران ہوئے کہ اسکو کسنے مارا چاروں طرف دیکھنے لگے ایک جانب نگاہ جو کی دیکھا ایک دیو تیر کمان لئے کھڑا ہے
سکندر نے اس دیو سے پوچھا اے نیک خصال اس ساحرہ کو تو ہی نے مارا ہے دیو نے عرض کی میں ہی نے
اسکو قتل کیا ہے سکندر نے بہت بہت آفرین و مرحبا کہا دیو سے نام پوچھا دیو نے عرض کی کہ نام میرا سداب ہے میں بیچارہ
میں ایک وجہ سے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں سکندر نے کہا بیان کر دیو نے عرض کی کہ میں پردہ کاف میں
قلعہ زبرجد حصار میں رہتا ہوں مجھسے اور دیو اولال سے اس قلعے کی بابت جنگ آغاز ہوئی آخر کار اس سے شکست پائی
تین بار مقابلہ کیا یہی سانحہ پیش آیا مجبور ہو کر پیروں سے دریافت کیا انھوں نے کہا دیو اولال کی موت آدمزاد
کے ہاتھ سے ہے میں تلاش میں آدمزاد کے نکلا تھا کہ کسی کو حریف وصف سکندر پاؤنگا اپنے ہمراہ لیجاؤنگا فوج وہاں
بیشمار ہے انکے ہمراہ کرونگا اور دیو اولال سے مقابلہ کراؤنگا اسنے قلعے پر قبضہ کر لیا ہے سکندر نے فرمایا میں بسر و چشم
موجود ہوں جبتک دیو اولال کو قتل نہ کرونگا تب تک چین نہ لونگا دیو سداب یہ تقریر سکندر کی سنکر
بہت خوش ہوا نام و نشان پوچھا سکندر نے بتایا امیر کا نام سنکر دیو خوش ہوا کہا آپ ضرور اس بدخصال کو
قتل کرینگے یہ کہکر عرض کی کہ اب تشریف لے چلیے شب کو صحرا میں کہاں رہیے گا میرے یہاں تشریف لے چلیے آرام
فرمائیے یہ کہکر سداب بیٹھا سکندر اسکی پشت پر سوار ہوئے دیو سداب ہوا پر اڑا تھوڑی دیر میں راہ طے
کرکے قلعہ زبرجد حصار پر پہونچا اپنے مکان میں شاہزادے کو لایا بخاطر تمام پیش آیا سکندر نے آرام کیا دیو شب بھر
نگہبانی میں مصروف رہا جب صبح ہوئی شہزادے کی آنکھ کھلی سداب نے عرض کی شہریار عالم میں تشریف لے چلیے سکندر حمام میں
گئے سداب نے پوشاک اور سلاح حاضر کیے سکندر نے بعد غسل پوشاک تبدیل کی سلاح ذات پر آراستہ کیے
سکندر گھوڑے پر سوار ہوئے پھر سداب کے مکان میں آئے دیو نے عرض کی شہریار دو ایک روز آپ تشریف
رکھیں پھر میں آپکو برائے مقابلہ لیچلونگا سکندر نے کہا مجھے ضرورت ٹھہرنے کی نہیں اگر تم شوق سے مجکو لیچلو تو ہو
جب سکندر کو آمادہ پایا اپنے ہمراہ لیکر ایک صحرا میں آیا سکندر نے دیکھا لشکر دیوان بیشمار وہاں مقیم ہے سب نے
جاہ و جلالت سکندر کی دیکھکر سلام کیا شاہزادے نے سب کا سلام لیا دیوون نے سداب سے پوچھا کہ
یہ کون صاحب ہیں سداب نے کل کیفیت بیان کی سب دیو خوش ہوئے سداب نے ایک بارگاہ سکندر
کے لئے استادہ کرائی شب بھر شاہزادہ اسی صحرا میں رہا صبح کو سداب نے کہا اب قلعے پر تشریف لیچلیے تاکہ
اولال سے مقابلہ ہو سکندر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر دیوان ہمراہ ہوا اطراف قلعہ زبرجد حصار کے روانہ ہو
راہ طے کرکے قلعے کے سامنے پہونچے شاہزادے نے دیکھا قلعے پر دیوان شریر جمع ہو کر بیٹھے ہیں انھوں نے
جو سداب کو آتے ہوئے دیکھا وہاں سے چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد سداب نے آکر سکندر
سے عرض کی کہ حضور بارگاہ یہیں استادہ ہوگی اسی میدان میں مقابلہ ہوگا سکندر نے کہا تمہیں اختیار ہے جو
مناسب جانو وہ کرو سداب نے بارگاہ استادہ کرائی سکندر مع لشکر دیو [illegible] بیٹھا تب دن بہت
کم باقی تھا تھوڑی دیر میں شام ہوگئی سداب نے آکر سکندر سے عرض کی کہ معلوم ہوا اولال نے
طبل جنگی بجوایا ہے صبح کو مقابلے میں آئیگا لشکر بیشمار ساتھ لائیگا سکندر نے فرمایا کہ ہمارے ہاں بھی [illegible] الغرض ادھر بھی
طبل جنگی بجنے لگا یہاں بھی نقارۂ جنگی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں جب آفتاب عالمتاب
نے اپنے نور سے ظلمت کدہ عالم کو منور کیا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی شاہزادہ سکندر نے بعد ادائے
فریضۂ سحر سلاح طلب کیے خادموں نے سلاح جنگ حاضر کیے سکندر ہتھیار ذات پر آراستہ کرکے باہر تشریف

لائے جہان اسپ باد رفتار در بارگاہ پر موجود تھا سکندر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے طرف
میدان کارزار کے روانہ ہوئے اُس طرف سے ادلال بدخصال لشکر دیوان ہمراہ لیے ہوئے میدان میں
آیا دونوں لشکروں میں صف بندی ہوئی ادلال بدخصال آگے بڑھا پکار کے آواز دی ای سداب بے
آج تو نے کیا تماشا بنایا ہی کسکو ساتھ لیکر آیا ہی ارے یہ آدمزاد مجھ سے مقابلہ کر سکیگا اسکے بھروسے پر لڑنے
آیا ہی جب بڑے بڑے دیوان نامی تیرے لشکر کے میرے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے تو یہ آدمزاد کس شمار میں
ہے جو مجھ سے مقابلہ کریگا سداب نے کہا ارے ادلال تو نہیں جانتا کہ یہ جوان کون ہی ارے یہ اُس شیر کا
فرزند ہی جسنے پردہ قاف میں اپنی جرأت کے سکے بٹھا دیے اب یہ تیری سرکوبی کو تشریف لائے ہیں اگر
اپنی جان عزیز ہی تو ہاتھ باندھکر خدمت با سعادت میں حاضر ہو خطا اپنی معاف کر ورنہ ایکدم میں یہ تمام لشکر
یہان سے گریزان ہوگا ادلال نے کہا اے سداب میں تجھسے نہیں کہتا بلکہ اس آدمزاد سے کہتا ہوں
کہ ملت اپنی جان سے بیزار ہوا ادہر سنکر سکندر نے جواب دیا کہ او بدخصال یہ میدان جنگ ہی اگر تجھے کچھ
دعوی جرأت ہی تو سامنے آ یاوہ گوئی سے کیا مطلب نکلتا ہی ادلال نے کہا میں تو اسی عزم سے آیا ہوں
اور تیرے سامنے کھڑا ہوں اگر تجھے تمنا مرگ کی ہو تو میرے مقابلہ میں آ سکندر نے یہ سنکر گھوڑا بڑھایا
دیو کے مقابلے میں آئے ادلال نے کہا اے جوان جو وار تجھکو کرنا منظور ہو کرلے یہ حسرت نہ رہجائے
سکندر نے فرمایا کہ ہمارا یہ دستور نہیں ہی کہ پیشدستی کریں جب تیری ضرب سے خدا ہمکو بچا لیگا ہم بھی اپنا وار
کرلینگے لاچار حربہ رکھتا ہوا ادلال نے دار شمشاد کا وار کیا سکندر نے اُس وار کو رد کردیا ادلال نے دوسرا
وار کیا سکندر نے اس وار کو بھی رد کیا اسیطور سے ادلال نے سات وار شاہزادے پر کیے اور سکندر نے
سب کو رد کیا جب ادلال عاجز ہوا تو اسنے کہا اب میں مشتاق ہوں تو وار کر سکندر نے کہا ابھی اور جو حسرت
ہو تو وار کرلے ادلال نے کہا اب تو وار کر سکندر نے خبردار خبردار کہکر شمشیر آبدار کا وار کیا ادلال نے چاہا
سپر پر اس وار کو رد کرے مگر کہاں رک سکتا ہی سپر اسکے سر تک پہونچی مگر تیغہ جو گرا تو سپر کو کاٹ کر خود کو کاٹتا
سر میں در آیا ادلال نے چاہا دستانہ ماروں کہ تیغہ نکل جائے اتنی فرصت نہ ملی تلوار تا جگرگاہ اتر آئی
ادلال زمین پر گرا لشکر سداب سے صدائے احسنت و آفرین بلند ہوئی فوج ادلال نے جو یہ کیفیت
دیکھی بخوف جان گریزان ہوئی سداب کے ہمراہیوں نے تعاقب کیا بہت دور تک اُن فراریوں کے
پیچھے گئے بہت سے دیو لشکر ادلال کے قتل ہوئے آخر کو سپاہ سداب واپس آئی نوبت نقارے
بجاتے ہوئے بہ لطف قلعے میں داخل ہوئے سداب نے سکندر کے قدموں کو بوسہ دیا سکندر نے
کہا اے سداب اب ہمیں رخصت کرو کہ فراق حمزہ ثانی بہت شاق ہی دل انکے دیدار کا مشتاق ہی سداب نے
کہا اے شہریار غلام کی خوشی یہ ہی کہ ابھی چند روز یہان تشریف رکھیے کیا جلدی ہی میں یہ تو دریافت کراؤں
کہ امیر کہاں ہیں جب کیفیت معلوم ہو جائیگی میں آپکو خود ان تک پہونچا دونگا ابھی یہیں تشریف رکھیے
دعوت قبول فرمائیے غلام کی عزت بڑھائیے سکندر رخ لقا مجبور ہوئے فرمایا تمہاری خوشی جیسا کہو
سداب نے جلسہ تہنیت برپا کیا سکندر رخ لقا کو دیکھنے کو دور دور سے بہت سے دیوان
قوی ہیکل آئے جنے شوکت و صولت سکندر رخ لقا کی دیکھی بدل و جان اطاعت قبول کی اسیطور سے
تین روز تک جلسہ رہا لیکن ہمراہیان ادلال جو بعد قتل ادلال بخوف جان فرار ہوئے تو دو روز تک برابر

بھاگتے ہوئے چلے گئے تیسرے روز دیو کرنال کہ برادرزادہ دیو اودلال تھا اُسکے قلعہ پر پہونچے کرنال نے
جو گریہ وزاری کی آواز سُنی اپنے قلعہ سے باہر آیا دیکھا اودلال کی فوج گھبرائی ہوئی چلی آتی ہی آگے بڑھ کے
دریافت کیا کہ تم لوگ کہاں سے آتے ہو چچا صاحب کہاں ہیں فوج کے افسروں نے جواب دیا کہ آپکے
چچا صاحب قلعۂ زبرجد حصار پر ہاتھ سے ایک آدمزاد کے مارے گئے اگر ہم لوگ وہاں سے نہ بھاگتے
تو ہماری جان بھی مفت جاتی کرنال یہ خبر سُنکر بہت غمگین و ملول ہوا فوج کو اپنے ہمراہ قلعہ پر لایا سب سے
کہا کہ تم لوگ یہاں بآرام بسر کرو میں چلنے کی تیاری کرتا ہوں اُس آدمزاد سے عوض خون چچا ضرور لونگا
فوج قلعہ میں آئی سب نے راحت پائی تین دن تک کرنال سامان سفر میں معروف رہا چوتھے دن
لشکر گران ہمراہ لیکر طرف قلعہ زبرجد حصار کے کوچ کیا دو روز میں مسافت راہ طے کر کے قلعہ کے
نزدیک پہونچا میدان میں لشکر اپنا اُتارا ایک نامہ دیو سداب کو اس مضمون کا لکھا کہ اے سداب
اگر اپنی خیریت درکار ہی تو اُس آدمزاد کو جسنے ہمارے چچا صاحب کو قتل کیا ہی گرفتار کر کے ہمارے
پاس بھیجدو اور قلعہ کو خالی کر دو اگر اس بات کو قبول نہ کروگے تو بہت پچھتاؤ گے یہ نامہ ایک
دیو کو دیا اور کہدیا کہ سداب سے خوف نہ کرنا جیسا موقع ہو مناسب سمجھ کے جواب دینا دیو نامہ لیکر روانہ
ہوا قلعہ کے دروازے پر آیا یہاں جشن ہو رہا تھا ہر ایک مشغول عیش و مصروف راحت تھا دربان نے
روکا دیو نے کہا میں نامہ لایا ہوں کرنال کا پاس سداب کے جاؤنگا دربان نے اطلاع کرائی سداب
اُسوقت شاہزادہ سکندر رفیع القدر کے پاس بیٹھا تھا اور شراب چل رہی تھی کہ ایک دیو نے آکر عرض کیا
نامہ دار کرنال کا آیا ہی ایک نامہ لایا ہی سداب نے شاہزادہ سکندر سے کہا کیا حکم ہوتا ہی ایک
نامہ دار آیا ہی شاہزادے نے کہا بلا لو دیو وہاں سے باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیگیا نامہ دار نے
سداب کے ہاتھ میں نامہ دیا سداب نے نامہ کو پڑھکر چاک کیا سکندر نے پوچھا اے سداب
خیریت تو ہے تمنے نامہ کیوں چاک کیا سداب نے سب کیفیت بیان کی سکندر کو بھی غصہ آیا فرمایا
کہ لکھدو جو تیرے دل میں آئے شوق سے کہ ہم موجود ہیں اگر خدا نے چاہا تو تجکو بھی اودلال کے پاس
بھیجتے ہیں مگر نامہ دار کرنال یہ حال دیکھکر چین بر جبین ہوا کہا اے سداب کیا وہ زمانہ تو بھول گیا
کہ تجھسے لڑ بھڑ کر ہم لوگوں نے قلعہ چھین لیا تھا اور تیری فوج کو دور تک بھگا دیا تھا اب ایک آدمزاد کے
اسقدر دعوے ہیں اگر اپنی جان عزیز ہی تو چل کر اپنی عفو تقصیر کرا اور مضمون نامہ پر عمل کر سکندر نے
اُٹھکر ایک طمانچہ نامہ دار کے ایسا مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا سداب نے ایک دیو سے کہا کہ اسکی لاش ابھی
جاکر لشکر کرنال میں پھینک آؤ تاکہ اُس بدخصال کو بھی معلوم ہو جائے دیو نے لاش نامہ دار کی اُٹھائی لشکر
کرنال میں لاکر پھینکدی اور دیو جو اُسطرف آئے اُنھوں نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہی کرنال کو خبر کی
کرنال خود دیکھنے آیا لاش کو پہچان کر بہت پیچ و تاب کھایا اُسی وقت اپنی فوج میں طبل جنگ
بجنے کی فرمائش کی دیووں نے اُسی وقت طبل جنگی پر چوب لگائی لشکر سداب میں جو آواز پہونچی ان
لوگوں نے شاہزادہ سکندر کو خبر پہونچائی کہ حضور کرنال نے اپنی فوج میں طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی
کہ صبح کو میدان جنگ میں نکلکر معرکہ آرا ہو شاہزادے نے فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی بتفضل ایزدی
و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں

ہونے لگیں شب تو اسی سامان میں گذری صبح ہوئی تو شاہزادہ سکندر فرخ لقا مع لشکر میدان کارزار
میں تشریف لائے اُدھر سے کرنال بد خصال بھی لشکر دیوان ہمراہ لیکر آمادہ ہوا دونوں لشکروں میں صف بندی
ہوئی نقیبوں نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہا بیٹے کرنال نے صف سے نکلکر نعرہ کیا کہ اے آدم زاد اگر
تجھ کو تمنا مرگ کی ہو تو میرے مقابلہ میں آ شاہزادہ سکندر نے اپنا گھوڑا بڑھایا کرنال کے مقابلے میں آئے
کرنال نے وار شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا دار شمشاد بچہ مردوں کے چھین لی
اُسنے چاہا شاہزادے پر ایک پتھر اُٹھا کر کھینچ مارے سکندر نے تلوار اُسکے سر پر لگائی اُسنے سپر کو
سر کی پناہ کیا سپر کو کاٹ کر تیغہ تھوڑا سا سر میں در آیا کرنال زمین پر بیٹھ گیا تیغہ نکل گیا سکندر
چاہتے تھے کہ دوسرا وار کریں مگر کرنال سامنے سے شاہزادہ کے فرار ہوا اپنے لشکر کو بھی اشارہ
کیا کہ یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے سب فرار ہوئے سہراب کی فوج نے چاہا تعاقب کریں شاہزادے نے
منع کیا کرنال بھاگ کر نکل گیا سکندر بفتح و فیروزی قلعہ میں آئے سہراب نے جشن فتح کیا چودہ روزہ
بڑی تیاری کی مگر کرنال جو بھاگا تو اپنے قلعہ پر پہنچا اُسکی ماں نے جو یہ کیفیت دیکھی پوچھا ای نور نظر
کیا حال ہے اُسنے زخم سر دکھایا اور کل حال کہہ سنایا اُس مکارہ نے جواب دیا کہ میں آج سکندر کو
اسیر کر لاؤنگی اس سے عوض لونگی کرنال نے پوچھا کہ وہ کیا تدبیر ہے اُسنے جواب دیا کہ شب کو زنبیل چھپا
میں جاؤنگی سکندر کو خوابگاہ سے اُٹھا لاؤنگی کرنال بہت خوش ہوا وہ مکارہ اسی حجرہ سے
اُسی وقت روانہ ہوئی قریب شام قلعہ زرجد حصار کے قریب پہنچی ایک درخت کے نیچے
پوشیدہ ہو کر ٹھہری جب نصف رات گذری تو اُسنے اپنے تئین قلعہ میں پہونچایا سکندر کی
خوابگاہ میں آکر شاہزادے کو سوتا پایا اُٹھا کر اپنی پیٹھ پر لاد پرواز کرتی ہوئی اپنے مکان کی طرف چلی
شاہزادے کو جو مکان پہونچی آنکھ کھل گئی اپنے کو برہوت ہوا پایا سخت گھبرایا نعرہ کیا کہ او مکارہ تو
کون ہے اُسنے جواب دیا کہ میں مادر کرنال ہوں تو نے میرے نور نظر کو زخمی کیا میں تجھے زندہ
نہ چھوڑونگی سکندر نے اُسکی گردن پر ایک گھونسا اس زور سے مارا کہ استخوان پشت اور
رگہائے گلو ٹوٹ کر اُسکی گردن کج ہو گئی شاہزادے نے ایک گھونسا اور مارا کہ سر اُسکا پاش پاش ہوا
زمین پر گر پڑی شاہزادہ اُسکی پشت سے اُترا شکر خدا کیا رات کا وقت تھا خیال جو کیا تو اپنے کو
صحرا میں پایا چاہا ایک سمت کو روانہ ہوں مگر راہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ایک درخت کے
نیچے قیام کیا شب بھر اُسی درخت کے نیچے بسر کی صبح کو ایک سمت راہ لی تھوڑی دور جا کے ایک
باغ نظر آیا شاہزادہ بے تکلف اُس باغ میں آیا سیر باغ میں مشغول ہوا کہ ایک جانب سے آواز
دردناک ایسی آئی کہ کلیجہ پاش پاش ہو گیا سکندر اُس باغ کی طرف چلے تھوڑی دور جا کے ایک
حجرہ نظر آیا سکندر نے جو خیال کیا تو آواز اُسی حجرے سے آئی ہے مگر در حجرہ پر قفل بہت بڑا پڑا ہے
سکندر نے اُس قفل کو بقوت تمام توڑا دروازہ حجرے کا کھول کر اندر آئے دیکھا کہ فریشیہ اور سلیمان
ثانی اُس حجرے میں قید ہیں سکندر کو دیکھکر یہ لوگ بہت خوش ہوئے شاہزادے نے دریافت کیا
کہ یہاں کس نے لاکر تمہیں قید کیا سلیمان ثانی نے کہا کہ دیو خرچال نے یہاں لاکر گرفتار کیا ہے سکندر
نے بند قید کو دونوں کے جسم سے جدا کیا حجرے سے برآمد ہوئے تھے کہ ایک دیو بلند قامت

سکندر کے سامنے آیا گرز کا وار سکندر پر کیا شاہزادے نے پھرتی سے گرز چھین لیا اور وہی گرز اسکے سر پہ مارا کہ اسکا پارہ پارہ ہوا اور وہ گر کر زمین پر گرا تڑپ کر جان دی سلیمان نے سکندر کی بہت تعریف کی باغ سے نکلے طرف گلستان ارم کے روانہ ہوئے راہ میں ایسے سامان مہیا ہوئے کہ بہت جلد منزل مقصود پر پہونچے قریشیہ اور سلیمان نے سکندر کے واسطے جلسہ عیش و نشاط آراستہ کیا دو روز تک شاہزادہ سکندر وہاں مہمان رہا تیسرے روز رخصت چاہی سلیمان کل کیفیت سن چکے تھے سکندر سے کہا کہ مجھے بہت دنوں سے اشتیاق دیدار صاحبقران ہے میں بھی تمہارے ہمراہ چلونگا سکندر نے قبول کیا اور انکو اپنے ہمراہ لیا وطن پہونچے ملاقات صاحبقران روانہ ہوئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

دوسرا داستان جلالت عنوان شہزادہ ایرج تاجدار کا برآمد ہونا دریا سے اور پہونچنا سرحد لمعانیہ میں اور ملاقات ہونا لمعان تاجدار سے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا مخمس عوض ساقی نامہ

مجبور ہوئے گا تو کہہ دون جی کی | مانو نہ برا تو کہہ دون جی کی
مجبور نہ ڈرا تو کہہ دون جی کی | گر ہو نہ خفا تو کہہ دون جی کی
اس دم تمہین یاد ہے کسی کی

دل الفت تن ہی خون بہنا | ڈر ہے جو جرأت تو گا رہنا
مردون کے لئے یہی ہے گہنا | بچو گون کا کبھی نہ بار پہنا
بدھی جو پچھی تری چھری کی

تھا ایک تو اور یہ سیر شمشیر | بے تیغ کے ہر حجر ہے زیر تیغ
البخی سے بھی تیز تر ہے تیغ | گھیرے کاٹ کر شمشیر
پروانے سے شب جلی لگی کی

کعبہ میں گذر طریق دیندار | بتخانہ میں جا شامل کفار
گر شیخ نہ ہو یہ ان سے بیزار | تسبیح میں چاہیے ہے زنار
خاطر نہ شکستہ کر کسی کی

سوتے ہے جہان تمام او قوال | بیخواب وہ کون تھا بد اقبال
پوشیدہ نہیں ہے سب کا احوال | بس شب کا چھپائیے احوال
گذری ہے خبر گھڑی گھڑی کی

محفل میں جو دیکھنے چلو فرش | آنکھیں تھیں کہ ہو گیا فرش
اندری مٹھائی جس کیا فرش | بیٹھا جو وہ تھیں بچھا فرش
چادر ہوا گرد جب ندی کی

یا الفت زلف میں ہے احوال | ہر تار نفس ہے جی کا جنجال
اک دم بھی نہیں ہے فارغ البال | صیاد کبھی تو ذبح کر ڈال
مر جا پکی بار جو کیا چھری کی

دندان ہے وہ اک خوش ادا لیا | آب آب ہوئی حب سے ہیرا
انار کی چمک نہیں جو خاکا | آئینہ برق میں ہے زیبا
تصویر کھنچی تری ہنسی کی

مرغان چمن کی وضع ادی غرض | ہر گل میں نئی وضع ادی غرض
شاداب چمن کی وضع ادا غرض | ترتیب چمن کی وضع ادی غرض
ہے دیوان میں گشتی کی

بہرہ و آشنایان بدریہ علوم ہنر تلاش گوہر مضامین بکلام ز خار سخن میں یون عجائب بیان فرماتے ہیں شعبدہ و اقعان رموز حیرت خیز و ہمی نگار ندو استان ستیزہ ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحترام کو یاد ہوگا کہ جب کشتیان ہمراہیان صاحبقران ثانی کی دریا میں تباہ ہوئی تھیں تو منجملہ سب کشتیوں کے کشتی ملک ایرج کی بھی تباہ ہو گئی تھی اور ملکہ باد تند سے شکستہ ہو کر غرق دریا ہوئی تھی لیکن بقدرت خداوند بیچون

ملک ایرج نامور ایک تختے پر بیٹھے ہوئے عجیب رو رہا دل پر سوز بے حواس کنارے پر پہونچے جیسے ہی قریب
ساحل پہونچے ہوئے تھا پھر بہا دے گر ایرج نامور تختے سے کود کر کنارے پر آئے شدت گرسنگی سے
عجیب حالت تھی ضعف سے قدم نہ اٹھتا تھا آگے نہ بڑھ سکے ایک شجر سایہ دار کے نیچے جا کر بیٹھے قضائے کار
لمعان تاجدار بادشاہ شہر لمعانیہ اسی صحرا میں برائے شکار آیا تھا بارگاہ ملازموں نے ایک جا نصب کی تھی
اسوقت ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا آہو اسی جانب کو بھاگا جسطرف ایرج عالی وقار بیٹھے تھے لمعان
بھی آہو کے تعاقب میں آ نکلا اتفاق کر اسکی نگاہ ایرج پر پڑی گھوڑا روک لیا بنگاہ غور ایرج کو دیکھا شان و
شوکت ایرج کی دیکھکر گھوڑے سے اتر شاہزادے کے قریب آیا ایرج سے پوچھا اے مصیبت کشیدہ
تو کون ہے اور اس صحرا میں کیونکر آنے کا اتفاق ہوا ایرج نے جواب دیا کہ میں غریب آفت زدہ دریا میں بہکر اسطرف
چلا آیا ہوں لمعان نے جو یہ قصہ پر درد دلپذیر ایرج نوجوان کی سنی اسکو یقین ہو گیا کہ کوئی عالی خاندان
مصیبت میں مبتلا ہوا ہے یہ سمجھکر لمعان تاجدار نے ایرج نوجوان سے کہا آپ یہاں کیوں تشریف رکھتے ہیں
میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ایرج نوجوان اٹھے لمعان تاجدار بھی پیادہ پا ہمراہ باتیں کرتا ہوا اپنی بارگاہ تک
آیا لوگوں نے دیکھا کہ لمعان تاجدار ایک جوان صاحب شوکت و شان کو اپنے ہمراہ لاتا ہے
سب نے بڑھ کے گھوڑا لمعان کے ہاتھ سے لیا لمعان بارگاہ میں داخل ہوا ایرج نوجوان کو
حمام میں بھیجا پوشاک تبدیل کرائی ایرج جب پوشاک تبدیل کر چکے تو بارگاہ میں لمعان تاجدار کی آئے
لمعان نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا آپ اپنی سرگذشت بیان فرمائیے ایرج نے جو کیفیت تھی وہ
بیان کر دی حسب و نسب سنکر لمعان نے بہت افسوس کیا کہ نام صاحبقران کا سنکر از بسکہ کافر تھا کسیقدر
خیال ہوا ایرج سے کہا کہ آپ میرے یہاں تشریف لے چلیے میں یہاں برائے شکار آیا تھا اب نہ ٹھہروں گا ایرج
نے کہا جو آپ کی خوشی لمعان نے اسی روز وہاں سے کوچ کیا شہر لمعانیہ میں آیا ایرج کا بڑا رتبہ کیا
لیکن خیال یہ تھا کہ انھیں لوگوں نے جلوگوں کی بڑی بڑی سلطنتیں تباہ کر دیں اور بڑے بڑے بت پرستوں
کو قتل کیا جسوقت یہ خیال لمعان کو آتا تھا ایرج کی جانب سے طبیعت ہٹ جاتی تھی اور جسوقت شجاعت
و ہمت کا خیال ہوتا تھا اسوقت طبیعت رغبت کرتی تھی چندے یونہیں گذرے ایک روز لمعان اپنے
دل میں سوچا کہ میں نے ایرج کی خاطر کی ہے اور ایرج کو مجھسے محبت بھی ہو گئی ہے کیا عجب ہے کہ سمجھنے
سمجھانے سے تبدیل مذہب کرے اگر یہ اپنا مذہب تبدیل کر دے تو میں سلطنت اسکو دیدوں اور آپ
وزارت کروں کیونکہ ایسا عقیل و فہیم جری بہادر جب سلطنت کریگا تو کسی طرح کا اندیشہ نہ رہیگا اور سلطنت میں
بھی ترقی ہوگی یقین تو ہے کہ سلطنت کے لالچ میں مذہب تبدیل کر دے یہ خیال کر کے اسیوقت ایرج
کے پاس آیا پہلے تو بہت کچھ مدح و ثنا ہمت و جرأت ایرج کی بیان کی بعد میں کہا اے شہریار آپ جانتے
ہیں کہ مجھے راحت دنیا ہر طرح سے ممکن ہے اور کوئی امید ملتی نہیں ہے کسی شئے کی پروا نہیں مگر جسوقت مجھے ایک
خیال آتا ہے دل مرجھا جاتا ہے ایرج نے کہا اے لمعان بیان کرو شاید وہ امر مجھسے انجام پائے اور تمھاری مراد
بر آئے تو ہم کوشش کریں لمعان نے عرض کی اے شہریار افسوس اسکا ہے کہ میرے بعد کوئی وارث سلطنت
نہیں ہے اگر کوئی اسکا وارث ہوتا تو بعد میرے قبضہ غیر میں نہ جاتی دنیا ایرج نے جواب دیا کہ اے لمعان یہ امر تو
خدا کے اختیار میں ہے اسمیں کسی کا اختیار نہیں ہے لمعان نے عرض کی اے شہریار مجھے اسکا صدمہ بھی نہ ہوتا اگر

ایک امر ہو جاتا اور وہ آپ سے دور ہے اگر قبول فرمایئے تو یہ بیچ دان مرید اطرف ہو جائے ایرج نے
کہا اے لمعان وہ امر مجھ سے ہو سکتا ہے اور دریغ نہ کرونگا میرے ہاتھ سے تمہارا کام ہو اور میں
پہلوتہی کروں یہ ممکن نہیں ہم تو تمہارا احسان فراموش نہیں ہیں لمعان نے کہا اے شہریار یہ کیا آپ فرماتے ہیں
میری کیا حقیقت جو آپ کے ساتھ احسان کرسکوں یہ بھی میری خوش قسمتی تھی کہ آپ اس طرف اتفاق سے
تشریف لائے بلکہ میں محجوب ہوں کہ مجھ سے آپ کی خدمتگزاری ابھی تک کچھ نہیں ہو سکی ہے ایرج نے
کہا آپ اپنے مطلب کو فرمایئے میں جبتک آپ کے کام کو نہ کرونگا تب تک کسی راحت کی جانب متوجہ
نہ ہونگا مگر اے لمعان ایسا امر کہ میرے امکان میں ہو لمعان نے کہا اے شہریار آپ کے امکان میں ہے
ایرج نے فرمایا کہ اگر میرے امکان میں ہوگا تو ہرگز دریغ نہ کرونگا لمعان نے عرض کی یہ سلطنت آپ کو
مبارک ہو مگر ایک شرط ہے ایرج نے فرمایا اے لمعان اگر یہ سلطنت کی ہوس ہوتی تو قبول کرتے اگر اسکے متمنی
ہوتے تو آج تک نہیں معلوم کتنے ملکوں پر قبضہ ہوتا لیکن شرط بیان کرو اور سلطنت کی نسبت یہ امید کرو
کہ میں اسکو منظور کرونگا ہاں شرط اگر میرے امکان میں ہوگی تو پوری کرونگا لمعان نے عرض کی اے شہریار
اب شرط کو نہ دریافت فرمایئے مجھے قطع امید ہوگئی ایرج نے فرمایا بیان تو کرو قطع امید کیوں ہوگئی کیا
اسی امر پر منحصر تھا کہ اگر میں تمہاری سلطنت لیتا تو فرماتا ہے یہ جو کرتا ہوں تو خود انکار کرتا ہوں لمعان نے
کہا اسی وجہ سے تو قطع امید ہوگئی اگر آپ سلطنت کو قبول کرتے تو شرط بھی پوری ہوتی ایرج نے فرمایا
کہ بیان تو کرو میں سنوں تو کہ شرط کیا ہے لمعان نے کہا کہ پہلے قسم کھایئے کہ میں آزردہ نہ ہونگا اور اگر خلاف
بھی میرے ہوگا تو خطا کو معاف کرونگا ایرج نے قسم کھائی لمعان نے عرض کی کہ اے شہریار مجھے آپ
سے محبت قلبی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ قدم مبارک سے جدا ہوں مگر جب خیال مذہب آتا ہے تو طبیعت کی
عجب کیفیت ہوتی ہے اگر آپ اپنے مذہب کو ترک کر کے میرے طریقے کو اختیار کریں تو موجب میری خوشی
ہو ایرج نے جو یہ کلمہ لمعان سے سنا چہرہ سرخ ہو گیا مگر بمجبوری کہ قسم کھا چکے تھے صرف اتنا کہا کہ اے
لمعان اب اس باب میں کچھ نہ کہنا میں مجبور ہوں کہ قسم کھائی ہے ورنہ اسکا جواب دیتا مگر اتنا ضرور کہونگا
کہ اگر تمکو مذہب کا بھی ایک گونہ منظور ہے تو بت پرستی کو ترک کرو اور خدا پرستی اختیار کرو کیونکہ بت کوئی چیز نہیں
ہیں خود اپنے ہاتھ سے انکو بناتے ہو اور آپ ہی انکی پرستش کرتے ہو اور سامری پرستی کو ترک کرو کیونکہ خدا نے
سب کو بنایا ہے کیا کہتے شبیہ سامری کو بنایا اور انکی پرستش کی اور … سامری پرستی جادو کا کام ہے
تم ساحر نہیں ہو تمہیں لازم ہے کہ اس بت کو ترک کرو اور خدا کو واحد و یکتا جانو لمعان نے کہا اے ایرج
نامدار سامری پرستی خاص ساحروں کے واسطے نہیں ہے بلکہ جو انھیں خداوندی ملنے انکی شبیہ کو سجدہ
کرے ایرج نے فرمایا کہ انکو کس نے بنایا تھا لمعان نے کہا انھیں کون بناتا تو انھوں نے سب کو بنایا
ہے ایرج نے فرمایا جب انھوں نے سب کو بنایا تھا تو خود کیوں فنا ہوئے لمعان نے کہا وہ فنا نہیں ہوئے
ہیں بلکہ انھوں نے چولا تبدیل کر دیا ہے پیشتر زمین پر ہم سب کے سامنے رہتے تھے اب اپنے آسمان پر
ہم لوگوں کی نظروں سے غائب رہتے ہیں ایرج نے فرمایا کہ یہ سب خلاف ہے ہوئے دو سو خدا اور
ہر ایک کا یہی قول کہ دنیا کو مجھے بنایا ہے اب کسکے کلام کو سچ جانیں اور کسکو دروغ کو تصور کریں ایک کے
بعد دوسرا جو آیا اسنے اسکی ہجو کی یہ کیسی خداوندی ہے لمعان نے کہا اے ایرج نامدار

سب نے ملکر دنیا کو بنایا پہلے ایک بلا سیر دنیا میں آیا شراکت اسکی نہیں تھی اسنے کہا کہ ہمنے دنیا کو بنایا ہی
سب یہاں کی سیر سے دل سیر ہوگیا تو پھر اپنے خاص مقام پر چلا گیا دوسرا آیا اسنے تعمیر دنیا میں شراکت کی
تھی لہذا یہ بات ظاہر ہی کہ جس نے دنیا کو بنایا ہی تو ہر ایک کا کلام صحیح ہی اور سب نے ملکر دنیا کو بنایا ہی اویچ جو
آپ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کی مذمت کرتا رہا تو اے شہریار ہم پیشہ سے ضرور عداوت ہوتی ہے
اور چاہے کے سامنے اپنے تئیں اپنے ہم پیشہ سے اچھا بیان کرتے ہیں یہ جملہ سنکر ایچ نامدار بے اختیار
ہنس پڑے فرمایا کون اے لمعان خدائی بھی پیشہ ہی لمعان نے کہ پیشہ کیا ہے یہ سب لوگ ہمہ فن ہیں ایچ
اسکی باتوں پر بہت ہنسے لمعان کو نہایت ناگوار ہوا کہ میرے مذہب کو بنظر تضحیک دیکھا مگر خوف کے مارے
کوئی کلمہ لاطائل طریقۂ اسلام کی نسبت منہ سے نہ نکال سکا لیکن ایچ کے دل میں بھی خیال آگیا
کہ اب یہاں رہنا مناسب نہیں ہم سمجھتے تھے کہ چند روز میں لمعان مسلمان ہو جائے گا لیکن زنگ کفر
اسکے سینے سے زائل نہوا ایسے کے پاس رہنا مناسب نہیں یا تو اسے مسلمان کریں یا ان کلمات سخت
کی سزا دیں یہ سوچکر ایچ نے فرمایا اے لمعان اب تمھیں طریقۂ اسلام قبول کرنے میں کیا انکار ہی لمعان
نے جواب دیا کہ جب تک میرے جسم میں جان باقی ہی اپنے آبا و اجداد کے مذہب کو ترک نہ کرونگا ایچ
نے یہ سنکر فرمایا کہ ہماری اس رسم میں فرق آئیگا ہمنے اسقدر تمکو سمجھایا ہمارے سوالات کے جواب تمنے
کیسے مہمل دیے جنکو عقل قبول نہیں کرتی اور استحکام طریقۂ اسلام ہمنے تمکو ثابت کر دیا مگر ابھی تک
تمھیں حق و باطل میں فرق نہیں معلوم ہوا لمعان نے جواب دیا کہ اگر آپ کو ہمارا مذہب قبول
کرنا ہو اور ہمسے یہ رسم رکھنا ہو تو اپنے مذہب کو ترک کیجیے ورنہ مجھسے یہ امید نہ رکھیے کہ میں اپنے مذہب
قدیم کو ترک کروں ایچ کو غصہ آیا فرمایا کہ او سیہ قلب اگر تو نہ قبول کریگا تو ہمارا کیا نقصان ہوگا آپ
پچتائیگا لمعان نے چاہا کہ ایچ کو جواب دوں مگر سمجھا کہ ایچ مرد شجیع ہی سخت کلامی کی برداشت
نہ کریگا ایسا نہ ہو کہ بگڑ جائے اور مجھے قتل کرے تو یہاں کوئی بچانے والا بھی نہیں ہی یہ سوچ کر بفطرت
ایچ نامدار سے عرض کی کہ میں اسکا جواب پھر دونگا یا تو آپ کا مذہب اختیار کر لونگا یا کچھ سوالات
آپ سے دربارۂ مذہب کرونگا اگر آپ انکا جواب دیجیے اور عقل گوارا کریگی تو میں ضرور آپ کا مذہب
اختیار کرونگا اسوقت مجکو معاف کیجیے ایچ نے کہا تمھیں اختیار ہے لمعان تاجدار ایچ نامدار
سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آیا اور اپنے وزرا کو طلب کیا یہ واقعہ سب سے بیان کر دیا آخر میں یہ بھی
کہا کہ ایچ کو قید کر لینا مناسب ہی ایسا نہو کہ اسوقت کی باتوں کا عوض لے لیکن بیکر قید کرنا لازم ہی یوں تو اسکا
قید بھی ہونا دشوار ہی دھوکا دے کر اسیر کرنا چاہیے وزرا نے کہا یہ کیا مشکل ہے برائے شکار تشریف
لے چلیے ایچ کو بھی ہمراہ لیجیے وہاں گرفتار کر لینگے شہر میں بھی کسی کو نہ معلوم ہوگا کہ کس خطا پر گرفتار کیا
لمعان تاجدار نے اس رائے کو بہت پسند کیا اس روز تو خاموش ہو رہا دوسرے روز خود ہی ایچ
کے پاس آیا عرض کی اے شہریار میں برائے شکار جاتا ہوں اگر مزاج مبارک میں آئے تشریف
لے چلیے دل بہل جائیگا ایچ اس بات کے مطلب کو کچھ نہ سمجھے اقرار چلنے کا کر لیا لمعان تاجدار
دوسرے روز سے مع چند رفقا و ایچ نامدار جانب صحرا روانہ ہوا اور یہ حکم دیا کہ ہمارے جانے کے بعد
تھوڑی سی فوج بھی آئے اسکے جانے کے بعد شہر لمعانیہ سے تھوڑا سا لشکر روانہ ہوا اگر

لمعان اور ایرج نامدار جو صحرا میں آئے تو سیر و شکار میں معروف ہوئے آہوان صحرائی کا خوب شکار کیا جب
آفتاب غروب ہوا تو لمعان اپنی بارگاہ میں آیا لشکر بھی آگیا تھا ایرج نامدار لشکر کو دیکھکر بیکسی سے لمعان
کے ساتھ اسکی بارگاہ میں آئے لمعان نے تھوڑی دیر کے بعد کہا اے ایرج نامدار اب کیا رائے ہے
تمھاری میرے مذہب و ملت کو قبول کرتے ہو یا نہیں ایرج نے جواب دیا کہ او مکار کیا بیہودہ
بکتا ہے ہم تیرے مذہب باطل کو قبول کریں اور ملت اشرف المذاہب کو ترک کریں لمعان نے
کہا او جوان بیہودہ گوئی نہ کر میں ابھی تجھے قتل کر دونگا ایرج نے کہا تیری کیا مجال ہے جو مجھے قتل کر سکے
تو ہرگز میرے قتل پر قادر نہیں ہے لمعان نے اشارہ کیا چند مصاحب ایرج کی طرف چلے ایرج نامدار
نے تلوار کھینچی لمعان نے لوگوں سے کہا کہ لشکر میں اطلاع کر دو فوراً وہان اطلاع ہوئی لشکر والے تو کمل
مسلح اسی واسطے بیٹھے تھے جیسے ہی یہ خبر پہونچی سب آگئے ایرج بارگاہ سے باہر نکلے فوج نے لمعان
کی گھیر لیا ایرج شیرانہ وغا کرنے لگے لشکر تو بہت کم تھا تھوڑی دیر میں ایرج نے سبکو تباہ کر دیا آخر
لشکری تاب مقابلہ نہ لائے گریزان ہوئے ایرج لمعان تک پہونچے اسنے چاہا میں تلوار کا وار
کرون ایرج نے تلوار اسکی چھین کر زمین پر پھینک دی اور خنجر لیکر اسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھے فرمایا کہ اب
شناخت میں خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا ہے لمعان از بسکہ سیہ قلب تھا اسنے مسلمان ہونے سے انکار
کیا ایرج نے خنجر اسکے گلے پر پھیر دیا فوج نے جو دور سے یہ کیفیت دیکھی کہ لمعان ایرج کے ہاتھ سے
قتل ہوا سب کے حوصلے پست ہوگئے آپسمین صلاح کی کہ اب اس جوان سے کون مقابلہ کریگا
جب اسنے ہمارے بادشاہ کو اس جرأت سے قتل کیا تو اب فوج کسکی طرف سے مقابلہ کریگی بہتر یہی
اسکی اطاعت قبول کر و یہ رائے متفق کر کے ایرج کے پاس دست بستہ فوج کے سردار حاضر ہوئے
اپنی خطا معاف کرائی ایرج نامدار پھر شہر لمعانیہ میں تشریف لائے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ وارث
تاج و تخت کون ہے سب نے عرض کی سوائے حضور کے اور کسکی مجال ہے جو اسکا دعوائے کرے ایرج
نے فرمایا کہ ہمکو تو اس امر سے آج تک انکار ہے مگر جو وارث شرعی ہو اسکو تخت پر بٹھا دیں سب نے
کہا کہ لمعان تاجدار کا ایک بھائی ہے جو مدت سے قید ہے لمعان نے اسکو قید کیا تھا وہ البتہ وارث
سلطنت ہو سکتا ہے ایرج نے فرمایا کہ اسکو رہا کر کے لاؤ لوگ گئے اور لمعان تاجدار کے بھائی کو رہا
کر کے لائے اسنے ایرج کو سلام کیا ایرج نے بیٹھنے کا حکم دیا پوچھا کہ اے برادر لمعان تمھارا کیا نام ہے
اور کیا خطا تجھسے سرزد ہوئی کہ تمھارے بھائی نے تمکو قید کیا تھا اسنے عرض کی اے شہریار مجھکو
ریحان تاجدار کہتے ہیں میری بھی سلطنت شہر ریحانیہ میں تھی مگر برگشتگی طالع سے گرفتار مصیبت
ہوا بھائی صاحب نے از راہ خصومت مجھے اسیر کیا تھا آپ سا رحم دل یہان تشریف لایا تو میں رہا ہوا
ایرج نے پوچھا کہ تمکو لمعان نے کیوں اسیر کر لیا تھا ریحان نے عرض کی اے شہریار اس امر کو تحقیق
نہ فرمائیے ایرج نے بہت اصرار کیا ریحان نے مجبور ہو کر عرض کی اے شہریار میں جب ملک ریحانیہ
میں سلطنت کرتا تھا تو ایک روز برائے شکار صحرا میں گیا ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا آہو نکلگیا میں
راہ بھولا بھٹک کر ایک جانب نکل گیا ایک دروازۂ باغ نظر آیا میں باغ کے اندر گیا باغ نہایت پرفضا و بہار
پایا چاروں طرف سیر کرنے لگا یکایک برق چمکی کہ میری آنکھیں جھپک گئیں

اپنے کو اُس باغ میں نہ پایا گھبرا کے چارون طرف نگاہ کی دیکھا ایک مکان نہایت معقول بنا ہے
مگر خالی ہے سب اسباب عیش موجود ہے میں حیران ہوا کہ یہ مکان کسکا ہو اور یہان کون رہتا ہے
اسی حیرت میں تھا کہ ایک دروازے کا پردہ اٹھا میں نے دیکھا ایک نازنین مہ جبین لباس پر تکلف پہنے
ہوئے اُس دروازے سے برآمد ہوئی عقب اُس نازنین کے بہت سی کنیزین زرین پوش کا جھرمٹ ہے
اس جاہ و حشمت سے اُس نازنین نے آکر مجھسے کہا کہ آپ یہان کیون آئے میں نے سب کیفیت بیان کی
وہ نازنین مسکرائی اپنے ساتھ لیجا قریب مسند کے اپنے پاس بٹھایا جام شراب گردش میں آیا میں چند روز
اُس نازنین کے باغ میں رہا آخر سلطنت کا خیال آیا اُس سے اس راز کو بیان کیا نازنین نے مجھے جواب دیا
کہ میں بھی ہمراہ چلونگی گو میں نے بہت سمجھایا مگر اُسکے خیال میں مطلق نہ آیا دوسرے روز چلنے کی تیاری کی
وہاں سے روانہ ہوئی میں اپنے شہر میں آیا ہر ایک کو مسرور و مضطرب پایا سب مجھکو دیکھکر شاد ہوئے فیغم والم
سے آزاد ہوئے یہ خبر جو مشہور ہوئی تھی تو بھائی صاحب میرے ملک میں بارادے انتظام تشریف لیگئے تھے
جب میں آیا تو مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے مگر جب اُس نازنین کا میرے ہمراہ تھا مجھسے دریافت
فرمایا کہ یہ ماجرا کسکا ہے میں نے حقیقت جو تھی بیان کی بھائی صاحب سے کچھ پوشیدہ نہ کیا جب محفل میں
تشریف لیگئے تو اُس نازنین کو دیکھکر فریفتہ ہوئے چند روز تو بہت دنون تک اپنے عشق کو پوشیدہ کیا جب
صبر نہو سکا تو زبانی کنیزون کے درپردہ اظہار عشق اُس نازنین پر کیا چونکہ وہ صاحب عفت تھی اسنے انکار
کیا جب بھائی صاحب کو کچھ بن نہ پڑا تو مجھسے کہا کہ ایک بات میری قبول کرو تو میں کہون میں نے کہا
آپ کی بات اور میں نہ قبول کرون جب مجھسے بہت کچھ قسمین لے چکے تو فرمایا کہ اُس نازنین کو تم مجھے دو
اے شہریار میں نے انکار کیا بھائی صاحب اسوقت تو خوش ہو رہے میرے یہان سے چلے گئے
دوسرے روز مجھے اپنے یہان طلب کیا میں عادت سے آگاہ تھا اپنے ہمراہ چند لوگونکو لیگیا تھا بھائی صاحب
نے اپنی محبت ختم کی مجھے شراب میں بیہوشی پلا کے گرفتار کر لیا جب مجھے ہوش آیا تو اپنے کو اس کثیف
میں پایا بھائی صاحب نے میرے واسطے کوئی سختی اٹھا نہیں رکھی اور ایک بار قید خانہ میں جانے سے تھے
مجھسے کہلا بھیجے تھے کہ اب بھی قبول کرو اور اُس نازنین کو میرے حوالے کرو میں ہمیشہ انکار کرتا رہا بعد چندے
میں نے لوگون سے دریافت کیا کہ اُس نازنین کی کیا کیفیت ہے تو یہ سننے میں آیا کہ ملعان تاجدار
وہان گئے اور میرے شہر کو تباہ و خراب کیا کہ اُس نازنین کے پاس پہونچے وہ نازنین علم موسیقی و ساحری
میں بہت ہوشیار تھی سحر کرکے غرق زمین ہو گئی اُس دن سے اُسکا پتہ نہین ہے میں اکثر لوگون سے دریافت
کرتا رہتا ہون لیکن جب کسی سے پوچھا اُسنے یہی جواب دیا کہ ابھی تک اُسکا پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے اے شہریار
اب اگر مجھکو اجازت ہو تو میں اُسکی تلاش میں جاؤن کیونکہ بے اُسکے میری زندگی دشوار ہے ایرج نامدار
نے فرمایا کہ اے ریحان تم خاطر جمع رکھو تمہارے واسطے میں تجسس کرونگا اور یہ سلطنت تمکو مبارک
ہو اگر تمہارے مزاج میں آئے تو میرے ہمراہ چلو مجھے وہان کے مقامات سے آگاہ کرو میں تمہارے
واسطے کوشش کرون اُس نازنین کو پیدا کرون ریحان نے عرض کی اے شہریار سلطنت آپ کو
مبارک میں اتنی تکلیف دینا آپ کو نہیں چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا کہ مجھے سلطنت سے انکار
ہے تم اسکے وارث ہو سلطنت کرو ریحان نے جب دیکھا کہ ایرج نہ مانینگے اور مجھے ضرور

قبول کرتا ہونگی عرض کی اے شہریار مین پیشتر رخصت چاہتا ہون کہ اس آرام جان و تسکین قلب بیقرار کو تلاش
کر لاؤن ایرج نے فرمایا ہم تمھارے ہمراہ چلینگے ریحان نے بہت اصرار کیا مگر ایرج نے قبول نہ کیا ریحان
کو اسی وقت حمام مین بھیجا ریحان بعد فراغت غسل پوشاک تبدیل کر کے ایرج نامدار کے پاس آیا ایرج نامدار
نے تخت پر بٹھایا جلسۂ عیش و نشاط گرم ہوا دو روز تک یہی جلسہ رہا تیسرے روز ایرج نے
ریحان سے کہا کہ اب لشکر درست کرو چلنے کے سامان جلد ہون ریحان کو تو خود اس امر کا خیال تھا
اسیوقت حکم دیا کہ ہمکو سفر کرنا ہے لہذا ہماری تمام فوج تیار ہو اور اسباب سفر درست ہو ہم بہت جلد
کوچ کرینگے حکم کے سنتے ہی رسالون مین سامان سفر درست ہونے لگے دو [illegible] روز رسالہ دارون
نے آکر عرض کی حضور ہم لوگ تیار ہین جسوقت مزاج مبارک مین آئے سفر کیجیے ریحان ایرج نامدار کے
پاس آیا عرض کی حضور لشکر تیار ہے اور سب سامان سفر بھی ایرج نے فرمایا پھر دیر کیا ہے حکم دے دو کہ
آج بارگاہ کا لد جائے پیش خیمہ روانہ ہو ریحان نے وہان سے آکر حکم دیا بارگاہ کا اسی روز لد گیا
دوسرے روز ایرج نامدار اور ریحان تاجدار لشکر گران ہمراہ لے کر [illegible] ریحان روانہ
ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کچھ کیفیت اُس نازنین کی عرض کی جاتی ہے

جسکی تلاش مین یہ لوگ روانہ ہوئے ہین وہ نازنین دختر بلند اختر سمنگان جادو کی تھی اور نام اسکا
ملکہ سحاب نازک چشم تھا ریحان تاجدار پر فریفتہ ہو کر اُسکو صحراے [illegible] دیا تھا جب
ریحان نے اپنے ملک مین آنیکا قصد کیا تو یہ بھی اُسکے ہمراہ جوش محبت مین چلی آئی تھی جب لمعان نے
ریحان کو گرفتار کر لیا اور فوج عظیم لے کر اُسکے ملک پر چڑھ آیا تمام شہر کو تباہ و برباد کر دیا جسوقت
اُس نازنین کے قریب آیا اسکو کچھ نہ کہا بلکہ سحر کر کے غرق زمین ہوئی اپنے باغ مین آ کر نکلی یہان سمنگان جادو
اسکا منتظر تھا جس دن سے یہ ریحان کے ساتھ چلی گئی تھی سمنگان کو اسکے آنے کی خبر نہ تھی کیونکہ یہ ملازم تھا
طلسم [illegible] کا ہے ماہ بماہ اپنے مکان مین آتا تھا دو روز رہ کر چلا جاتا تھا بعد جانے
ملکہ سحاب کے یہ جو آیا اور ملکہ کو نہ پایا تو بہت تعجب ہوا اپنی زوجہ ملکہ گل اندام جادو سے کہا آپکی
صاحبزادی نے اچھے قاعدے اختیار کیے ہین جو آج اُسکے باغ مین گیا انھین نہ پایا کنیزون سے
کیفیت معلوم ہوئی کہ کبھی کبھی باغ مین آتی ہین مین نے دریافت کیا کنیزون نے کہا کہ یہ راز ہمکو بھی
نہین معلوم ہے جب کبھی اسکو دریافت کرنا چاہا ملکہ برہم ہو گئین گل اندام نے یہ خبر وحشت اثر
سنکر کہا کہ جبھی میرے سلام کو بھی دو دو تین تین دن نہین آتی ہین سمنگان نے کہا کہ مین ابھی انکو
تلاش کرتا ہون جہان ہونگی لاؤنگا گل اندام نے کہا بھلا یہ کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ ملکہ کہان ہین
سمنگان نے جواب دیا کہ مین کتاب سامری سے یہ کیفیت دریافت کیے لیتا ہون سب
حال آئینہ ہو جائے گا یہان تو یہ ذکر تھا اور ملکہ سحاب جو لمعان کو دیکھکر غرق زمین ہوئین تھی
اپنے باغ مین آکے پہونچین کنیزون نے دست بستہ عرض کی واری ابھی آپکے والد نامدار
تشریف لائے تھے بہت خفا ہوتے تھے جلد تشریف لے چلیے ایسا نہو کہ آزردہ ہو جائین
ملکہ یہ باتین سنکے سُن ہو گئی اسی وقت کنیزون کو ہمراہ لیا اور سمنگان کی جانب روانہ ہوئی

یہان ہمنگان جادو کتاب سامری کھول چکا تھا کہ ملکہ نے آکر سلام کیا ہمنگان نے بنگاہ قہر و غضب
ملکہ کی جانب دیکھا کہا اب تو تم نے اچھے قاعدے اختیار کیے ہیں کہ باغ سے دو دو روز غائب رہتی ہو
میں جو یہان نہیں رہتا ہوں تمھارا باعث آزادی ہے سچ بیان کرو کہ تم کہان تھیں ملکہ نے بات کو بنانا چاہا
ہمنگان نے کہا اے سحاب اگر خلاف کہوگی تو بہت پچھتاوگی میرے پاس کتاب سامری موجود ہے
ابھی تمام کیفیت تمھاری معلوم ہو جائیگی ملکہ نے پھر بھی پوشیدہ کیا ہمنگان نے کتاب کو کھولا دیکھا تو
کیفیت جو کچھ ملکہ کی تھی وہ صاف معلوم ہوئی ہمنگان کو غصہ آیا بقہر و غضب کہا او ننگ خاندان تو نے
میری عزت شادی اپنی آبرو خاک میں ملا دی اری تجھے ہمارا خوف نہ آیا یہ کہکر اپنے زوجہ سے کہا کہ
میں تمکو بھی اسی ننگ خاندان کی وجہ سے یہان رکھتا تھا اب تمھارے یہان رہنے کی ضرورت نہیں ہے تم
میرے ہمراہ چلو طلسم تختشب میں رہو وہین چلکر اس گیسو بریدہ کو سزا دونگا اس آوارگی کا مزا چکھادونگا
گل اندام نے بھی ساتھ چلنے اور طلسم میں رہنا قبول کیا ہمنگان نے ملکہ گل اندام اور ملکہ سحاب کو
اسی وقت روانہ کر دیا آپ انتظام کے واسطے ٹھہر گیا دو تین روز کے بعد ایک منتظم کو تجویز کرکے وہان
چھوڑا اور آپ بھی طلسم تختشب میں آیا ملکہ سحاب جادو کی فراق ریحان میں عجیب کیفیت پائی جھنجھلا کر سحاب
کو قید کیا کیونکہ اس سے خوف تھا کہ کسی وقت موقع پا کر چل نہ جائے سحاب کی تو یہ کیفیت گذری اسکو
اس حال میں چھوڑیے

اب دو کلمہ داستان جلالت عنوان ایرج نوجوان اور ریحان تاجدار کے ملاحظہ فرمایئے

کریم تلاش میں ملکہ سحاب کی روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک صحرا میں پہونچے ایرج نوجوان کو
وہ مقام بہت پسند آیا ریحان تاجدار سے فرمایا کہ آج شب کو یہیں مقام کرو صبح کو پھر چلینگے ریحان
نے منظور کیا بارگاہ استادہ ہوئی ایرج نامدار بارگاہ میں داخل ہوئے ریحان بھی حاضر خدمت ہوا
ایرج نے پوچھا کہ اب منزل مقصود کتنی دور ہے ریحان نے عرض کیا حضور اب بہت قریب ہے شاید
دو تین دن کی راہ ہو ایرج نے فرمایا کہ انشاءاللہ وہین چلکر قیام کرینگے ریحان نے کہا جو مرضی حضور کی
تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں جب رات زیادہ آئی ایرج اپنی خوابگاہ میں تشریف لائے آرام فرمایا
صبح کو اٹھکر بعد فراغ نماز شاہزادہ ایرج نامدار گھوڑے پہ سوار ہوئے صحرا کی سیر کو تشریف لے گئے
ریحان تاجدار بھی شاہزادے کے ہمراہ ہوا اور دو تین سردار سپاہ کے ساتھ ہوئے ایک جانب چلے
ایرج نے دیکھا کہ ایک آہو تیز قدم سامنے سے چوکڑی بھر کر نکلا ایرج نے اسکی تعاقب میں گھوڑا
دوڑایا ریحان نے عرض کی اے شہریار یہ صحرا ملک ساحران کی سرحد میں ہے نہیں معلوم اسمیں
کیا عجائب و غرائب ہیں اکثر بڑے بڑے لشکروں نے اس صحرا میں دھوکا کھایا ہے راہ بھول کر اسی صحرا
میں جان دی ہے آپ اس آہو کا تعاقب نہ فرمایئے ایرج نے فرمایا کہ اے ریحان اب تو میں کہہ چکا بغیر
اسکے شکار کیے ہوئے نہ مانونگا ریحان نے کہا اے شہریار یہ ہرن اصلی نہیں ہے بلکہ بہکانے کے لیے کوئی
غول صحرائی بصورت ہرن آیا ہے آپ میری عرض کو قبول کیجیے لاحول کہکر پلٹ چلیے ایرج نے نہ مانا
گھوڑا بڑھایا ریحان بھی مجبور ہو گیا ایرج کے ہمراہ ہوا اب سردار بھی چلے ہرن دیر تک جہان
ٹھہرا تھا ٹھہرا رہا جب ایرج کا گھوڑا قریب پہونچا ہرن چوکڑیان بھرتا ہوا آگے بڑھا ریحان نے

عرض کی اے شہریار یہ حرکت آپ نے ملاحظہ فرمائی اگر یہ ہرن اصلی ہوتا تو اتنی دیر تک آپ کے آنے کا منتظر
کیوں رہتا جیسے ہی صورت دیکھی تھی بھاگ جاتا اب بھی واپس چلیے میری عرض کو قبول فرمائیے ایرج
نے فرمایا اے ریحان اب اس مقدمے میں مجھے کچھ نہ کہنا ریحان مجبور ہو کے خاموش ہو رہا ایرج
آگے بڑھے ریحان بھی ہمراہ دوڑا دور جاکے ایک آہو اور نظر آیا ایرج نے فرمایا اے ریحان یہ آہو بھی
نہ جانے پائے ریحان نے مجبور ہو کے اسکے تعقب میں گھوڑا ڈالا آہو چوکڑیاں بھرتا ہوا اچھلتا
ہوا بھاگا ایرج نے چاہا کہ ساتھ رہیں مگر ایرج کو نہ پایا تھک کے سب پیچھے رہ گئے ایک جانب ایرج نامدار
ایک طرف ریحان تاجدار آوارۂ دشت ادبار ہو کے نکلگئے جسقدر ہمراہی تھک کر رہ گئے تھے وہ
مجبور ہو کر واپس آئے لشکر میں داخل ہوئے الماس لشکر سے سب کیفیت دونوں کی بیان کی لشکر میں
سرداروں نے چاہا کہ برائے تلاش چلیں مگر سب نے کہا کہ اب جانا بیکار ہے نہیں معلوم کس جانب گئے
ہیں تھوڑی دیر میں واپس آجائینگے سرداروں نے بھی خیال کیا کہ یہ لوگ واقعی سچ کہتے ہیں یہ سوچکر سب نے
جانا مناسب نہ جانا مگر ایرج نامدار جو تعاقب میں آہو کی گئے تھوڑی دور جاکے آہو نظروں سے غائب
ہو گیا ایرج نامدار نے گھوڑے سے اتر کے ایک چشمہ قریب جاکے وضو کیا دن بہت کم باقی تھا نماز
سے فراغت حاصل کی اسقدر مسافت طے کی تھی نہ بہت خستہ ہوئے تھے زین پوش بچھا کر لیٹے ہوا سرد
جو چلی آنکھ لگ گئی وہ صحرا سرحد میں طلسم تخشب کی تھا ساحر ہر وقت اسطرف سے آتے جاتے
رہتے تھے قضاے کار اسوقت تخشب ثانی بادشاہ طلسم اپنے حوالی کی سیر کرتا ہوا اسطرف گذرا
دیکھا ایک جوان رعنا سلاح جنگی سے آراستہ قریب ایک چشمے کے سو رہا ہے تخشب ثانی زمین پر آیا قریب
آکر دیکھا اپنے تخت پر بیہوش کر کے ڈال لیا تخت اڑاتا ہوا طلسم میں آیا سب سے کہا آج وہ کام میں نے
کیا ہے کہ جو کسی سے نہ ہو سکتا وزرا امرا نے پوچھا ہمیں بھی ارشاد کیجیے تخشب ثانی نے کہا جب یہ طلسم
بنایا گیا تھا تو بانیان طلسم نے ایک تصویر بھی بنائی تھی اور یہ کہدیا تھا کہ اس شکل و شمائل کا جب کوئی آدمی
اس طلسم میں آئیگا تو یہ طلسم باقی نہ رہیگا میں نے اس تصویر کو اپنے گلے میں ڈال لیا تھا آج جب میں اپنے
طلسم کی سیر کرتا ہوا جاتا تھا اس جوان پر میری نظر پڑی بالکل اس تصویر سے مشابہ پایا یہاں اٹھا لایا اب
ایک امر اس سے تحقیق کرنا باقی ہے اسکو بھی دریافت کروں سب نے کہا وہ امر کیا ہے تخشب ثانی نے کہا
کہ یہ بھی کتاب طلسم میں لکھا ہوا تھا کہ طلسم کشا کا طریقہ خدا پرستی کا ہوگا اور اپنے ملت میں شریف قوم و عالی نسب
ہوگا یہ کہا قید آہن طلب کی ایرج نامدار کو طوق زنجیر پنہا کر ہوشیار کیا شاہزادے ایرج کی آنکھ جو کھلی اپنے کو
مسلسل و مطوق پایا حیران ہوئے دیکھا سامنے ایک مرد قوی ہیکل تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہے گرد اسکے
بہت سے درباری جمع ہیں ایرج نے چاہا زور کر کے قید کو توڑوں ساحروں نے سحر کیا کہ ہاتھ پاؤں ایرج
کے بیکار ہوگئے شاہزادہ ہونٹ چبا کر رہ گیا تخشب ثانی نے کہا اے جوان میں چند باتیں تجھے تحقیق
کرتا ہوں اگر سچ سچ بتائیگا امان پائیگا ورنہ ابھی حکم قتل دونگا اپنی جان سے جائیگا ایرج نے فرمایا کہ تو ہمارے
قتل پر قادر نہیں ہے تخشب ثانی نے کہا اے جوان بد زبانی سے کیا حاصل ہے جو کچھ سوال کروں اسکا
جواب مجھے دے ایرج نے فرمایا کہ مجھکو جو پوچھنا ہو دریافت کر تخشب ثانی نے کہا اول تو یہ بیان کرو
کہ تمہارا طریقہ بت پرستی ہے یا خدا پرستی ایرج نے فرمایا کہ ہم تو بت پر لعنت کرتے ہیں خدا کو واحد

دیکھا جاتے تھے میں شخشب نے کہا اے جوان تو بڑا زبان دراز ہے ہمارے سامنے خداوندون کو برا کہتا ہے
ہم تجھے اسکی سزا دینگے مگر یہ بات اور تجھ سے دریافت کرتا ہی کہ تو کس خاندان سے ہے ایرج نامدار نے
اپنے خاندان کو ظاہر کیا شخشب ثانی نے مصاحبون سے کہا کہ میرا خیال کسی طرح غلط نہ تھا یہ بڑی خیر ہو گئی
اگر میں اسوقت [illegible] ہو جاتا اب اس جوان کو قید کرو کوئی تدبیر معقول تجویز کرکے اسکو
قتل کرینگے کیونکہ [illegible] تک اس شخص کو قتل نہیں کر سکتے ہیں مگر کوئی راہ نکالینگے
اسی وقت لوگ [illegible] ایرج نامدار کو طرف قیدخانہ کے لے چلے شہر میں بلوہ ہو گیا کہ ایک شخص کو
شخشب گرفتار کرکے [illegible] قیدخانہ میں جاتا ہے اگر وہ اسکو نہ گرفتار کرتے تو وہ طلسم پر حملہ کرتا
ہر ایک مشتاق ہوکر دیکھنے آتا [illegible] شدہ شدہ یہ خبر ملکہ نسرین سروقد دختر شخشب ثانی کو پہونچی ملکہ نے
کہا ہم کیونکر اس شخص کو دیکھ سکتے ہیں کنیزون نے عرض کی واری آپ ہی کے کمرے کے نیچے سے سب
اسکو لیجائینگے ملکہ نے کہا وہان انتظام کرو ہم بھی دیکھنے کو جائینگے کنیزون نے کمرے کے
دروازہ پر چلمنین آویزان کین کرسیان بچھا دین سب اسباب راحت مہیا کیا ملکہ وہان آکر چلمنو مین
بیٹھکر تماشا دیکھنے لگین کہ ایک جانب سے بلوہ ہوا ملکہ نے اسطرف نگاہ کی دیکھا ایک جوان آفتاب تمثال
صاحب جاہ وجلال زنجیرون میں جکڑا ہوا چلا آتا ہے نگاہ پڑتے ہی ملکہ کی عجیب حالت ہو گئی اتنے
عرصہ میں سب لوگ زیر برآمدہ ملکہ آ پہونچے ملکہ نے چلمن کو ذرا سا ہٹا کر نگاہ کی ایرج نامدار کی بھی نگاہ
اٹھ گئی چونکہ حسن ملکہ بھی عابد کش وزاہد فریب تھا ایرج نامدار بھی عاشق جمال ہو گئے یہان ملکہ نے
جو جمال باکمال ایرج نامدار کو اچھی طرح دیکھا تاب نظارہ نہ لا سکی بیہوش ہو گئی کنیزون نے جو
یہ حال ملکہ کا دیکھا سب گھبرا گئین جلدی جلدی گلاب وکیوڑا عطر عنبر چھڑکا ملکہ کو سنگھایا بعد عرصہ از
کے ملکہ کو ہوش آیا سب نے پوچھا کیون واری مزاج کیسا ہی ملکہ نے آہ سرد بھر کر کہا میں نے آجتک
اس حال سے کسی آدمی کو نہیں دیکھا تھا میرا قلب قابو میں نہیں رہا ایسی باتین کرکے ملکہ نے کنیزونکو
توٹال دیا گر وہان سے با دل پریشان اٹھکر اپنے مقام پر آئین سبکو اپنے پاس سے اٹھا دیا
تکیہ کرکے مسہری پر لیٹین تصویر خیالی ایرج نامدار کی پیش نگاہ کی دل سے باتین ہونے لگین قلب
سوا بیقرار ہوا صبر رخصت ہو گیا گراہ گراہ با نالہ وآہ یہ اشعار درد انگیز مصیبت خیز ورد زبان کے نظم

مہکے میں تیرے پیار سے ہم اور زیادہ
قسمت میں پڑے دکھ کے درم اور زیادہ
پھیرا ہے جو کی تیغ ستم اور زیادہ
جو خلق پڑھی ہو کے قلم اور زیادہ
دنیا میں وہ دم باز ہو دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینے میں دم اور زیادہ
لذت سے محبت کے ہی ہر زخم جگر کو
نا سفے نہیں کوئی قلم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت
تو کلفت میں کرے ہے ستم اور زیادہ
ساقی اپنے ہی اب لطف و الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوے ہم اور زیادہ
گر شیر جنون بیچے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھوٹے ہیں ہم اور زیادہ
پھر کی زخم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق تنک درد والم اور زیادہ
کیا ہوئیگا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو پست فلک میں ابھی غم اور زیادہ
دین کیونکہ نہ وہ رنج والم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ و واکر اور زیادہ
سرکٹ کے سرافراز میں ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرا نا جو دل آیا تو ہوے ہم آغوش
اٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو سیہ ورق چرخ کو ایدل
میں لوگا ترے سر کی قسم اور زیادہ
ہو جسکو بس از مرگ بھی یاد دہن تنگ

تنگ ہے مجھکو کنج عدم اور زیادہ
اس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہے منظور
یاروں کا گیا اپنے بھرم اور زیادہ
دکھلائے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی
بھڑکے ہے جو یوں آتش غم اور زیادہ
صید دل عاشق میں ہے ہر صرف نگہ
ہاں مجھکو ہے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے گئے
کیا ہوگا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ
لیتوں میں نے کہا تجھ سا خدائی میں نہیں اور
گریے سے ہے آنکھوں پہ ورم اور زیادہ
جو کنج قناعت میں ہے تقدیر پہ شاکر

اس زلف کے مارے کی اگر فکر کو چاہے
ہو زہر نہ کھاتا ہے ستم اور زیادہ
ہو سوز محبت سے مری خاک میں گل
ہو آہ ہو رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہو نکہت ریحان کا دماغ اب کسے مجھ میں
ہو خوف میں اب صید حرم اور زیادہ
کیا قہر ہو جتنا کہ وہ چاہت سے رکے
کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ
کتنا ہے مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور ہوا اب وہ ستم اور زیادہ
بستر پہ پڑا ہے سر اپنے کوئی کب تک
ہو ذوق بڑا ہے سے کہ اور زیادہ

پیدا دم افعی میں ہے سم اور زیادہ
وہ دل کو چرا کر جو گئے آنکھ چرائے
کیونکر نہ اٹھاوے وہ قدم اور زیادہ
ہے روشن انقلاب مری گریہ میں اے چشم
آتا ہے مرا ناک میں دم اور زیادہ
اے خنجر خونخوار نہ بڑھ شرم میں کی کر
آشنا ہی سے چاہیں ہیں ہم اور زیادہ
سرعت ہی بری بسمل میں جوں ہیچ دم پر
اس تیغ سے دو دم میں نہیں دم اور زیادہ
اس عاشق بیچارہ کا ہے کج پر احوال
لیں بالوں نے پھیلا شب غم اور زیادہ

یہاں ملکہ کی تو یہ کیفیت تھی کہ کسی پہلو قرار نہ تھا اور زندان خانہ میں ایرج نامدار کی یہ کیفیت تھی کہ مہر گلون کا ہجوم دل میں درد لب پر آہ سرد ملکہ کا خیال ہی خیال کیونکر اس گل گلزار جوانی تک رسائی ہو دل جائے دل بر لگے کبھی یہ خیال کہ یہ دن کب نصیب ہوگا کہ اس صنم تک جائینگے دل کے ارمان بر آئینگے نہیں معلوم وہ سفاک کون ہے کیسی گلستان کا ہے پیدا خودیدہ ہے ہم تو اسکی یاد میں تڑپ رہے ہیں اسکو ہمارا خیال بھی نہوگا کبھی دل میں کہتے ہیں کہ کیا تعجب ہے جو ہماری یاد ہوتی ہو کیونکہ اس صورت سے کبھی کسی کو نہ دیکھا ہوگا تو رہ رہ کے یہ خیال آتا ہوگا اپنی جلیسوں سے کچھ ذکر بھی ہمارا ضرور ہی ہوتا ہوگا مگر اس حالت کی خبر نہوگی اسطرح کی باتیں دل سے کر رہے تھے آہ سرد بھر رہے تھے مگر ملکہ کی جو حالت ابتر ہوئی اور کمرے سے باہر نہ نکلی تو کنیزوں نے کہا آج ابھی تک ملکہ عالم برآمد نہیں ہوئیں اور ہم سب کو یہ حکم ہے کہ کوئی ہمارے بدون اجازت اندر نہ آئے اب کسکی مجال ہے جو اندر جائے ہاں گلعذار ہوتیں تو وہ ضرور ملکہ کے پاس جاتیں وہ وزیر زادی ہیں ملکہ کی رازدار ہیں کنیزوں نے کہا پھر انکو اس امر کی اطلاع کرنا چاہیے یہ صلاح کر کے سب ملکہ گلعذار کے مکان پر آئیں کہا داری جسوقت سے آپ یہاں تشریف لائی ہیں ملکہ کمرے میں داخل ہوئی ہیں ہم سب لوگوں کو منع فرمایا ہے حکم یہ ہے کہ جب تک ہم نہ بلائیں کوئی ہمارے پاس نہ آئے ہم لوگ مجبور ہیں اور ملکہ عالم ابھی تک باہر تشریف نہیں لائی ہیں آپ تشریف لے چلیے ملاحظہ فرمایئے کہ مزاج کیسا ہے دشمنوں کو کس بات کی فکر ہے گلعذار یہ خبر سنکر گھبرائی کہا ارے میں تو ملکہ کو تم سب کے ساتھ چھوڑ کر ایک کار ضروری سے یہاں آئی تھی تم لوگوں کی ذات سے کوئی صدمہ تو انہیں نہیں پہونچا کنیزوں نے کہا بھلا ہماری یہ مجال ہے کہ گستاخی کر سکیں گلعذار نے کہا نہیں ملکہ عالم بہت ہی نازک مزاج ہیں ذرا سی بات ناگوار خاطر ہو جاتی ہے اور عادت یہ ہے کہ اسکو زبان سے نہیں نکالتی ہیں بلکہ دل ہی دل میں اسکا خیال کیا کرتی ہیں کنیزوں نے کہا اب آپ تشریف لے چلیے تو یہ امر خاص ہو جائے اگر ہم لوگوں سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہو تو ہمکو سزا دیجیے گا مگر ملکہ عالم کا رنج و ملال تو جاتا رہے گلعذار

اُسی وقت کنیزون کے ہمراہ ہوئی کنیزین تو کمرے تک پہونچا کے پلٹ گئین گلعذار دروازہ کھول کے
اندر گئی ملکہ نے دیکھا کہ گلعذار آتی ہے جلدی سے آنسو پونچھ کر اُٹھ بیٹھی گلعذار نے کہا واری مزاج کیسا
ہے چہرہ کیون اُترا ہوا ہے ملکہ نے بات کو ٹالا کہا مین ابھی سو رہی تھی اسوجہ سے میری طبیعت سست
ہو گئی ہی گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم کنیز آپ کے ساتھ کھیل کر اتنی بڑی ہوئی ہی آپ کے مزاج کی کیفیت سے
بخوبی ماہر ہی آج تک یہ کیفیت چہرے کی نہین دیکھی اور یہ بھی جانتی ہون کہ آپ کوئی راز مجھ سے پوشیدہ
نہین کرتی ہین جو کیفیت خلاصہ ہو بیان فرمایئے ملکہ نے بہت ٹالا مگر گلعذار چونکہ بہت گستاخ تھی اسنے
ملکہ سے بہت بیجا اصرار کیا جب ملکہ مجبور ہوئی تو خیال کیا یہ میری ہمراز ہے اس سے بیان کر دینے مین
کوئی حرج نہین ہے شاید کوئی تدبیر نکلے یہ سوچکر ملکہ نے کل کیفیت بیان کر دی گلعذار یہ بات سنکر خوش
ہوئی ملکہ نے کہا کیون گلعذار تمھاری خوشی کا کیا باعث ہے گلعذار نے عرض کی واری مین اس
خوش ہوئی کہ آج تک ایسے ایسے شاہ و شہریار جنکا عدیل و نظیر ممکن نہین اُنھون نے آپ کی خواستگاری
کی اپنے ملک و مال کو چھوڑ کے آپکے در پر آئے لیکن آپنے اُنکو قبول نہ کیا اور ایک شخص
بیرونی کو ایسا پسند فرمایا کہ جسکا فراق شاق ہی ملکہ نے جواب دیا اے گلعذار مین اسواسطے تجھے
نہین بیان کیا ہو کہ تم مجھے نصیحت کرو بلکہ اپنا ہمدرد جانکر تجھے ایک بات کہی ہے گلعذار
نے دیکھا کہ ملکہ کا دل بس قابو مین نہین ہی میرے کہنے کو قبول نہ کریگی اگر زیادہ کہونگی تو آزردہ ہو جائیگی
یہ سوچکر عرض کی اے ملکہ عالم مین نے جو کچھ عرض کیا وہ آپ کے خلاف ہوا میرے عرض کا منشا نہین
تھا کہ آپ اپنے اس خیال کو ترک کرین بلکہ ایک واجبی بات عرض کی تھی اب اسکا خیال رہیگا کبھی
زبان سے ایسے کلمات نہ نکلینگے ملکہ نسرین نے جواب دیا کہ اچھا اب تم کسی بات مین دخل نہ دینا گلعذار نے دیکھا
کہ ملکہ کا مزاج بالکل برہم ہو گیا مسکرا کے جواب دیا کہ مین نے ایک بات دل لگی سے کہی آپ کے خلاف
ہوئی بھلا میری مجال تھی کہ آپ کو نصیحت کرتی اور ایسی بہت سی باتین کرکے ملکہ کو راضی کیا جب غصہ
برطرف ہوا تو ملکہ نے کہا اے گلعذار اب کیا تدبیر کیجائے کہ جو اُس محبوب لاثانی سے ملاقات ہو گلعذار
نے عرض کی کہ واری یہ تو بہت مشکل ہی کیونکہ آپ کے والد ماجد نے اُسکو قید کیا ہے اور در زندانخانہ
پہ بڑے بڑے ساحرون کا پہرہ ہے ملکہ نسرین نے جواب دیا کہ ساحر کیا کر سکتے ہین اگر ایک سحر کر دون
سب بیکار ہو جائین کسیکو ہوش نہ رہے مگر والد نامدار کا خوف ہی کہ اگر اُنکو اطلاع ہو جائیگی تو البتہ آپسے
مین سحر مین مقابلہ نہ کر سکونگی ورنہ اور جسکا جی چاہے مجھسے سحر مین مقابلہ کر لے گلعذار نے کہا ملکہ عالم
پھر یہ تو آپ ہی کی کوشش سے ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ اگر مین بیکایک اُس جوان تک جاؤنگی
تو بیجا نہین ہی بیٹھے تم کسی طور سے جاکر شاہزادے سے میری ملاقات کا اشتیاق دلاؤ گلعذار نے جواب دیا
کہ میری رسائی وہانتک کیونکر ہو سکتی ہی ملکہ نے کہا مین تمھارے ساتھ چلتی ہون سب دربانون کو سحر کرکے بیہوش
کر دونگی تم زندان خانہ کے اندر جانا اُسکو لے آنا کسی مقام محفوظ مین لیجا کر رکھنا چاہیے اسکو میری ملاقات کا
مشتاق کرنا جب اسکا اشتیاق حد سے سوا بڑھ جائے تو میرے باغ مین لے آنا [illegible] گلعذار نے
عرض کی ملکہ عالم بھلا یہ ہو سکتا ہی کہ مین اُسکو لا کر کسی مکان مین پوشیدہ کرون اور [illegible] جائے ملکہ نے کہا
[illegible] واسطے الگ رکھنا پھر تو ہم اپنے باغ مین پوشیدہ کرینگے کسیکو بھی خبر نہ ہوگی گلعذار نے

کہا جو آپ کی خوشی مجھے کیا عذر ہے آپ تشریف لے چلیے سحر سے سب کو بیہوش کیجیے اگر ہمراہ تشریف ہو گا تو
شاہزادے کو ضرور دے آؤ نگی ملکہ نسرین گلعذار کے ہمراہ ہوئی شب کا وقت ہے ملکہ نسرین کی کنیزوں
نے جو جاتے دیکھا عرض کی اگر حکم ہو تو شمعیں روشن کر لیں ملکہ نے منع کیا کنیزیں خاموش ہو گئیں ملکہ گلعذار
کے ہمراہ زندانخانہ کے دروازے تک پہونچیں ملکہ نے دیکھا کہ بہت سے ساحر دروازے پر بیٹھے ہیں
ملکہ نے سحر شروع کیا ہوا سے سرد چلنے لگی ساحر جو نگہبانی کر رہے تھے انکو نیند کا غلبہ ہوا ملکہ نے سحر کو اور
زور دیا سب کی آنکھیں بند ہو گئیں غفلت اسقدر بڑھی کہ ایک کو ہوش باقی نہ رہا ملکہ نسرین نے گلعذار سے
کہا کہ اب دیر کرنا مناسب نہیں ہے قفل زندانخانہ کو کھول جلد اندر جا کہ اس یوسف ثانی کو قید سے رہائی دو
گلعذار دروازے کے قریب آئی سحر کیا قفل کھلا ملکہ تو روانہ ہوئیں گلعذار اندر آئی دیکھا ایرج نوجوان
مانند ماہی بے آب تڑپ رہے ہیں گلعذار کو جو انہے دیکھا سنبھل کر بیٹھے گلعذار نے قریب آکر سلام
کیا ایرج نے جواب سلام دے کر پوچھا تم کون ہو یہاں کیونکر آنے کا اتفاق ہوا گلعذار نے جواب
دیا میں اس زندانخانہ کے داروغہ کی بیٹی ہوں یہاں آئی تھی آپ کے کرب نے دل کو بیچین کر دیا
آپ اپنے نام و نشان سے آگاہ فرمائیے اور بیچینی کی وجہ بتائیے کیونکہ یہاں بہت سے قیدی ہیں مگر
کسی کو اسقدر تکلیف نہیں ہے جو مثل آپ کے گریہ و زاری کرے اور آپ ہی کی طرح سے سب منسلک و
سلوق ہیں ایرج نے فرمایا کہ میرے کرب کی کیفیت نہ پوچھو میں تکلیف قید سے نہیں بیچین ہوں ملکہ اور ہی
وجہ ہے گلعذار نے کہا کہ میں آپ کی دوست ہوں اور ابھی اس زندانخانہ سے آپ کو
لیے چلتی ہوں مگر اپنے کرب کا سبب بیان کر دیجیے ایرج نے فرمایا کہ قصہ بہت طویل ہے اگر اسکو بیان
کروں گا تو صبح ہو جائیگی اور قصہ ختم نہو گا انشاء اللہ تعالیٰ باطمینان تمسے بیان کروں گا گلعذار نے بھی
قبول کیا اور سحر کر کے بسبب ایرج نوجوان کے جو سے دور کی شاہزادہ نام خدا اٹھ کھڑا ہوا گلعذار
نے اپنے ہمراہ لیا زندان خانہ کے باہر لائی یہاں ملکہ کو نہ پایا اپنے باغ کی طرف ایرج نوجوان کو لے چلی
تھوڑی دور راستہ طے کیا ہو گا کہ کوتوال گشت کرتا ہوا اسطرف آ نکلا ایرج اور گلعذار کو جاتے
دیکھکر آواز دی کون جاتا ہے گلعذار نے ایرج سے کہا کہ بڑا غضب ہوا اب کوتوال آ کر گرفتار کریگا اور
بادشاہ کے سامنے لیجائیگا آپ کے واسطے بھی خرابی ہے اور میرے واسطے بھی تباہی ہے ایرج نے فرمایا کہ مضائقہ کی
بات نہیں ہے خدا مالک ہے دو کوتوال کیا چیز ہے جو گرفتار کر لیجائے گا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ کوتوال قریب آیا ایرج کا ہاتھ
پکڑا ایرج نامدار نے ہاتھ چھڑا کر ایک طمانچہ مارا کہ سر کوتوال کا اڑ گیا گلعذار یہ کیفیت دیکھکر خائف
ہوئی سحر کرنے کو تیار ہوئی کوتوال جو گرا ایرج نے اسی کا گھوڑا لیا تلوار پر بھی قبضہ کیا جسقدر لوگ
اسکے ہمراہ تھے سب تلواریں کھینچکر ایرج پر جا پڑے ایرج نے بھی بیدریغ قتل کرنا شروع کیا لیکن
گلعذار سوچی اگر شاہزادہ استے آدمیوں سے لڑیگا تو کاہے کو زندہ بچے گا یہ سوچکر سحر کرنا
شروع کیا سب کو بیہوش کیا مگر انکی غل سے بہت سے لوگ جمع ہو گئے تھے اور اور آتے جاتے
تھے آنے والوں نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ جو یہاں جاتا ہے وہ بیہوش ہو کر پڑ رہتا ہے لوگ سمجھے کہ کوئی شخص
جو اسکا ہے مقرر ساحر ہے یہ تصور کر کے ساحروں کو خبر کی وہ جو لیان کاندھوں پر ڈال کے چلے گلعذار
چونکہ سحر کم جانتی تھی ساحروں کو جو آتے ہوئے دیکھا دل میں خوف پیدا ہوا خیال آیا کہ ملکہ کو جا کر

اطلاع کردوں جب تک وہ سزا ہو گی یہ معرکہ سر ہو گا یہ سوچ کر طرف باغ ملکہ نسرین کے چلی یہاں ساحر ایرج
نامدار کے قریب آ گئے شاہزادے نے چاہا انکو بھی قتل کروں ساحروں کو تو خیال تھا کہ یہ جوان بھی ساحر
ہے سب نے کہا او جوان تو اتنے سے غیر ساحروں کو اپنے سحر میں مبتلا کر کے بہت نازاں ہے اب ہم
لوگوں کے ہاتھ سے کہاں جائیگا ایرج نے فرمایا کہ ہم ساحر پر لعنت کرتے ہیں اور سحر کو برا جانتے ہیں
ساحروں نے جیسا ایرج نامدار پر سحر کیا کہ ہاتھ پاؤں شاہزادے کے بیکار ہو گئے قریب تھا کہ
زمین پر گریں کہ ایک برق گری اور سر بہت سے ساحروں کے اڑ گئے ایرج نامدار کے ہاتھ پاؤں
بحال میں ہوئے سنبھل کر گھوڑے پر بیٹھے تلوار کو قبضے میں کیا ساحروں پر جا پڑے مگر پہلے دس بیس
ساحروں کے سر اڑ گئے باقی جو رہ گئے تھے انہوں نے اور ساحران غدار کو اطلاع کرائی مدد منگائی
تھوڑی دیر میں اور ساحران بد اندیش مجتمع ہو گئے لیکن ایرج نامدار دیکھتے ہیں کہ آسمان سے برق
گرتی ہے دس بیس ساحروں کے سر اڑ جاتے ہیں آخر کار ساحران غدار جب لڑنے سے عاجز
ہوئے تو اس ارادے سے چلے کہ چلکر پاس دربار دولت شاہی کے اس امر کی خبر کریں وہاں سے
برائے مدد لوگوں کو لائیں ملکہ نے جو کیفیت دیکھی کہ یہ لوگ اور ساحر انکو لینے جاتے ہیں پڑھ کر آئینہ
ہی سحر کیا کہ بہت سے ساحر مر کر گرے رات بہت کم باقی رہ گئی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی ملکہ اور
گلعذار طرف اپنے باغ کے روانہ ہوئیں راہ میں ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ ارے کسیطرح شاہزادے
کو لے آ گلعذار پلٹی مگر ایرج نامدار نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ سب لوگ بھاگ گئے مناسب وقت سمجھکر
ایک جانب روانہ ہوئے گلعذار جو آئی شاہزادے کا پتہ بھی نہ پایا بہت تلاش کیا جب ایرج
نامدار نہ ملے تو مجبور ہو کر پلٹ گئی ملکہ نسرین سے آکر کل کیفیت بیان کی ملکہ کو سنکر کمال صدمہ ہوا
کہا اے گلعذار بڑا غضب ہوا معلوم ہوتا ہے تو نے جانے میں عرصہ کر دیا اور لوگ آ کر شہزادے کو
گرفتار کر لے گئے گلعذار نے عرض کی واری میں نے اپنے تئیں بہت جلد وہاں پہونچایا بلکہ دور تک شاہزادے کو
دیکھ آئی اگر قید کر کے لوگ لیجاتے تو ضرور معلوم ہو جاتا جب میں گئی ہوں اسوقت تک وہاں کوئی بھی نہیں
آیا تھا ملکہ اور گلعذار میں تو یہ باتیں ہیں مگر حال ایرج نوجوان کا یہ ہوا کہ یہ جو ایک جانب نکل گئے
انکے بعد پھر بہت سے ساحر وہاں آئے کہ ایرج کو نہ پایا مجبور ہو کر واپس گئے اور ایرج نامدار جو
روانہ ہوئے تو شام تک برابر چلے گئے لیکن دل میں اپنے خیال کرتے جاتے ہیں کہ یہ کون تھا
جسنے اسیری سے رہائی بخشی اور لڑائی میں مدد کی کہیں وہی محبوب لاثانی و یار جانی دو آئی کا تو نشاں
تو نہیں تھا کبھی خیال کرتے ہیں کہ وہ کسی کو کاہے کو بھیجنے لگی اسے ہمارے حال کی کیا خبر دل سے
ایسی باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ سامنے ایک مکان نظر آیا ایرج اس مکان کے قریب آئے
خیال ہوا کہ دن بھر دشت نوردی کی ہے اگر مالک مکان کی مرضی ہوگی تو شب بھر یہاں قیام کرینگے
صبح کو پھر روانہ ہو جائینگے یہ سوچ کے اس مکان کے دروازے کے قریب آئے دیکھا دروازے پر
ایک مرد قوی ہیکل ایک دنگل بچھائے بیٹھا ہے گرد اسکے اور بہت سے جوان آدمی کھڑے ہیں سب کے
بدن میں مٹی بھری ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی زور کر کے فراغت پائی ہے ایرج خوش ہوئے
اس جوان کے قریب آئے جوان نے جو ایرج نوجوان کی صورت دیکھی تو خیال ہوا کہ یاد دنگل سے

اٹھ کھڑا ہوا سلام کر کے کہا تشریف لائیے ایرج گھوڑے سے اترے اس جوان نے اسی وقت ایک
کرسی طلب کی لوگوں نے کرسی لا کر بچھائی ایرج نامدار کرسی پر بیٹھے جوان نے پوچھا آپ کے آنیکا
اتفاق کیونکر ہوا ایرج نے کل کیفیت اپنی بیان کی اس جوان نے حال ایرج نامدار کا سنکر کہا اے
جوان یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے مجھے تیری صورت پر رحم آتا ہے اسوجہ سے کہتا ہوں اگر کوئی دوسرا
ہوتا تو میں گرفتار کرکے نخشب ثانی کے پاس روانہ کر دیتا میں برسوں سے اس سرکار کا نمکخوار
ہوں جب کوئی امر عظیم واقع ہوتا ہے تو میری طلب ہوتی ہے ایک دیو اس طلسم میں بارادہ فتحیابی آیا
کوئی اسکے مقابلے کی تاب نہ لا سکا مگر میں نے اسکو زیر کیا مگر آپکی جوانی پر رحم آتا ہے یہاں نہ ٹھہریے
کہیں دور نکل جائیے اگر مجھ سے پرسش ہوگی تو ہم کہدینگے کہ ہماری طرف سے اس صورت کا کوئی شخص
نہیں گیا ایرج نے فرمایا کہ واقعی جو کچھ تم نے کہا وہ سب سچ ہے اور جو کچھ دعوی جرأت کرو بجا ہے لیکن ہر
کوئی کسی سے گرفتار کر لینے اور قتل کر ڈالنے پر قادر نہیں ہے پروردگار عالم نے ایک سے ایک
کو بہتر بنایا ہے تمہارا یہ دعوے بیجا ہے کہ میں ضرور گرفتار کرکے بھیجدیتا اس پہلوان نے جو ایرج کی یہ تقریر
سنی جھلا کر جواب دیا کہ اے جوان اس طلسم بھر میں سب میرے نام سے کانپتے ہیں علاوہ اسکے
شہر در شہر میرا نام مشہور ہے آجتک کسی نے میرے سامنے دعوے جرأت نہیں کیا ایرج نامدار
نے فرمایا کہ میں تمہارے نام سننے کا مشتاق ہوں پہلوان نے کہا میرا نام نزدیک و دور مشہور ہے فیروز کوہ پیکر
مجھکو کہتے ہیں نخشب ثانی نے میری قوت و جرأت دیکھکر تمام پہلوانان طلسم کا افسر کیا ہے سب سے مقابل
ہوا میں نے طلسم بھر کے پہلوانونکو زیر کیا اے جوان میں پھر کہتا ہوں کہ کسی کی مجال نہیں جو مجھ سے مقابلہ کر سکے
ایرج نے پھر فرمایا کہ اے فیروز کوہ پیکر تکبر خداوند کو پسند نہیں بڑے افسوس کی بات کہ بایں جرأت
ایسی باتیں کرتے ہو جسکو شجاعان عالم عیب جانتے ہیں دو تین بار جو ایرج نے ایسے کلمات کہے فیروز کے
بہت خلاف ہوئے جھلا کر کہا اے جوان کیا تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ اگر تیری مرضی
یہی ہے تو ہم بند نہیں ہیں فیروز نے کہا میں تو تجھسے مقابلہ نہ کرونگا مگر ان میرے شاگردوں سے سمجھ لیجئے
اور اگر ان سب کو تو زیر کر لیگا تو سب کے بعد میں مقابلہ کرونگا ایرج نامدار نے قبول کیا فیروز اسی وقت
اٹھکر اکھاڑے میں آیا اپنے ایک حقیر شاگرد کیجانب اشارہ کیا وہ اکھاڑے میں آیا ایرج نامدار بھی
اکھاڑے میں آئے باہم زور ہونے لگا تھوڑی دیر بھی نہ ہوئی کہ ایرج نے اسکو زیر کیا فیروز قوت ایرج
ایرج دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اب کل دوسرے شاگرد سے مقابلہ کیجئے گا ایرج نے فرمایا آج کی بات کو کل پر
اٹھا رکھنا عقلمندی کے خلاف ہے فیروز نے کہا مجھے آپ کی تکلیف کا خیال ہے ایرج نے فرمایا تکلیف اور راحت دنیا
دونو دوست جرأت کوئی چیز نہیں فیروز نے دوسرے شاگرد کو بھیجا ایرج نے اسکو بھی اسیطرح زیر کیا کہ پھر
ہوا فیروز نے تیسرے شاگرد کو بھیجا ایرج نے اسکو بھی زیر کیا اسی طرح بیس شاگردونکو فیروز نے باری باری
بھیجا مگر ایرج نے انکو بہت جلد زیر کیا جب اسکے بیسوں شاگرد اس صورت سے زیر ہوئے تو فیروز کا رنگ
متغیر ہو گیا ایرج کی جرأت و قوت پر عاشق ہو گیا کہا اے شہریار میں آپکو ایسا نہ جانتا تھا شاید پرکردہ آپکے
جیسے بڑے پہلوانونکو زیر کر چکے ہیں بھلا میں کیا ذکر ہے ایک شب میں زیر ہوتے ہیں ایک بیمار کا اگر
کسی بڑے پہلوان سے مقابلہ ہوتا اور برابر کشتی رہتی تو دو روز میں بھی ایک زیر نہوتا مگر آپ آرام فرمائیے

بہت دور سے تشریف لائے ہین مین بہت شرمندہ ہون کہ آپ کو اسقدر تکلیف دی دو تین روز استراحت
کر لیجیے پھر مجھسے مقابلہ کیجیے گا ایرج نامدار نے فرمایا اے فیروز ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا اور یہ معاملہ
رہجائیگا بہتر یہی ہی جو کچھ ہونا ہو اسی وقت ہوجائے فیروز نے عرض کی آپ مین پہلوانون سے زور
کر چکے ہین اب زیادہ تکلیف اٹھانا مناسب نہین ہی ایرج نے کہا میری خوشی اسی مین ہی کہ جو کچھ ہونا ہو
اسی وقت ہوجائے فیروز نے عرض کی اے شہریار اب مین مجبور ہون جیسی آپ کی خوشی یہ کہکر اکھاڑے
مین آیا ایرج نامدار سے ہاتھ ملایا سب شاگرد جنکو ایرج نامدار زیر کر چکے تھے متفق اللفظ آپس مین
کہنے لگے کہ استاد اس جوان کا کیا پا سکین گے قوت کی انتہا نہین رگ رگ مین خون کے عوض قوت
بھری ہی یہان تو یہ ذکر تھا اور ایرج نامدار سے فیروز ہاتھ ملا کر زور کرنے لگا ایرج نامدار نے پہلے کوئی
زیادتی نہین کی فیروز زور کرتا رہا جب تھوڑی دیر گذر گئی ایرج نے بھی زور کرنا شروع کیا کبھی ایرج
لے دوڑے کبھی فیروز ہٹا لیگیا انکین زورون مین تیغ ہو گئی غرض دونون پہلوان زور کیے گئے جب دن
بھی ڈھل گیا تو فیروز ایرج کو روک کر کھڑا ہو گیا عرض کی اے شہریار ہم آپ شب سے زور کر رہے ہین
اور آپ اتنی مسافت طے کر کے آئے تھے ضرور ہے کہ خاصہ بھی کل سے تناول نہ فرمایا ہو اب مجھے
اشتہائے غذا ہی بہتر ہوگا کہ کچھ آپ بھی نوش فرما لیجیے اور مین بھی کچھ کھالون کہ تازہ دم ہو جائین ایرج نامدار
نے فرمایا کہ ہمارا یہ قاعدہ نہین ہی کہ مقابلے کو موقوف رکھین اور کسی دوسرے کام مین مصروف ہو جائین
اگر تمہین خواہش غذا ہی تو مین اجازت دیتا ہون تم کچھ کھالو تاکہ تازہ دم ہو جاؤ فیروز نے عرض کی بھلا کیونکر
ہو سکتا ہی ایرج نے فرمایا کہ تو ابھی ملتوی رکھو فیروز نے کہا آپ کو اختیار ہی ایرج نوجوان پھر مشغول ہوئے
فیروز کا دم گھٹنے لگا ایرج نامدار زیادتیان کرنے لگے فیروز گھبرایا ایرج نامدار نے کمربند مین ہاتھ ڈال دیا
بے زور ہے ایک قدم پر لا کے ہکارا فیروز نے چاہا سنبھلون مگر حریف زبردست ہی کب سنبھلنے
دیتا ہی ایرج نامدار نے زور کیا پہلے ہی زور مین تا سینہ اٹھالیا دوسرے زور مین سر سے بلند کیا
آہستگی زمین پر رکھا چھاتی پر سوار ہوئے فیروز نے کہا اے شہریار مین اطاعت قبول کرتا ہون ایرج
نامدار نے کلمہ تعلیم فرمایا فیروز بصدق دل مسلمان ہوا ایرج نامدار کی بہت منت کی کہ اے شہریار
میری خطا کو معاف فرمائیے گا مجھسے بڑی گستاخی ہوئی آپ سے مقابلہ کیا ایرج نے فرمایا کہ یہ خطا
نہین ہی بہادرون کے یہی شیوے ہین اگر تم سے ایسی باتین ظہور پذیر نہ ہوتین تو ہم خوش نہوتے فیروز
ایرج نوجوان کو اپنے مکان مین لایا بڑی خاطر سے پیش آیا ایرج نوجوان سے دست بستہ عرض کی
کہ یہان آپ کے لائق جشن کا سامان ممکن نہین ہی صحرا کا معاملہ ہی غلام بہت شرمندہ ہی ایرج نے فرمایا
کہ شرمندگی بیکار ہی اور اس سامان کی ضرورت کیا ہی فیروز نے کہا میری عزت بڑھ جائیگی آپ دعوت
قبول فرمائیے ایرج نوجوان نے جواب دیا کہ مجھے دعوت سے انکار نہین ہی مگر تکلفات ظاہری کو
البتہ منع کرتا ہون فیروز نے دعوت کا سامان مہیا کیا شاہزادے نے دعوت قبول کی چار روز جب
فیروز کے یہان گذر گئے تو ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اے فیروز میرے ہمراہی جسقدر تھے وہ سب
صحرا مین مجھے تلاش کر کے تباہ و برباد ہوئے ہونگے مجکو انکی خبر لینا ضرور ہی نہین معلوم ریحان تاجدار پر
کیا گذری مین اسکے ہمراہ اسکی خواہش پوری کرنے کی فکر مین چلا تھا اور آوارہ دشت ادبار ہو گیا

نہین معلوم کہ انپر کیا گذری مجھے آپ کی تلاش مین جانا ضرور ہے فیروز نے کہا ابھی دو ایک روز یہان تامل
فرمایئے غلام بھی ہمراہ رکاب سعادت انتساب چلیگا حضور اس صحرا کے راستون سے ناواقف ہین
ایسا نہو کسی اور طرف نکلجائین اور تنہا آپ کا تشریف لیجانا ممکن نہین ایرج نامدار نے بہت کچھ سمجھایا مگر
فیروز نے نمانا ایرج مجبور ہوئے دو روز وہان اور قیام کیا تیسرے دن فیروز کو ہمراہ لیکر برائے
تلاش ریحان تاجدار اسی صحرا کی جانب روانہ ہوئے جہان ایرج نامدار نے ہرن کے پیچھے گھوڑا
دوڑایا تھا انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت نخشب ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

اسکو جو خبر ہوئی کہ طلسم کشا کو کوئی قید خانہ سے لیگیا بہت متردد ہوا سب سے کہا کہ اب طلسم کشا قیامت
برپا کریگا اسکا ہاتھ آنا بہت مشکل ہے مین اسکی تلاش مین جاتا ہون یہ کہکر تخت پر سوار ہوا سحر کرکے ہوا کیطرف
چلا اور جس صحرا مین ایرج نامدار کو پایا تھا وہان آیا سب جنگل ڈھونڈھا مگر ایرج نامدار کا پتہ نملا مجبور ہوکے آگے
ایک اور صحرا ملا وہان تلاش کر رہا تھا کہ دیکھا ایک سوار گھوڑا دوڑائے ہوئے آتا ہے انداز سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ کسی کا متلاشی ہے نخشب اس سوار کے قریب گیا پوچھا اے سوار تو کہان سے آتا ہے کیا نام ہے
اس صحرا مین کیون آیا ہے سوار نے کہا کہ میرا نام ریحان تاجدار ہے ایرج نامدار کے ہمراہ تھا انھون نے
ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا نہین معلوم راہ بھول کر کس طرف نکل گئے نخشب نے جو ایرج کا نام سنا
سمجھا کہ یہ سوار بھی ہمراہیان طلسم کشا سے ہے اسکو جانے دینا مناسب نہین پھر خیال آیا کہ جب ایک جوان
یہ ہے تو لشکر بھی ضرور طلسم کشا کے ہمراہ ہوگا یہ سوچ کے ریحان سے پوچھا کہ ایرج کے ہمراہ اور لشکر بھی تھا
یا نہین ساتھ ہی ریحان نے جواب دیا کہ لشکر بہت سا ساتھ ہے سب لوگ تلاش کر رہے ہین نخشب نے
مکر کیا ریحان سے کہا کہ سب لشکر جمع کرو گھبرانے کی بات نہین ہے ایرج نامدار میرے یہان مہمان ہین تم لوگون کی
تلاش کے لیے مجھے روانہ کیا تھا تم لشکر کو لیکر میرے ہمراہ چلو ریحان یہ خبر سنکر خوش ہوگیا نخشب سے کہا
کہ یا تو آپ میرے ہمراہ آیئے یا یہین ٹھہر جایئے مین لشکر کو لے آؤن نخشب ریحان کے ہمراہ ہوا
ریحان نے لشکرگاہ مین سب سے کہا کہ تردد نکرو آقائے نامدار بخیر و عافیت طلسم نخشب مین موجود
ہین ہم سبکو طلب کیا ہے سب خوشی خوشی بعجلت تمام گھوڑونکو کسوا کر سوار ہوئے نخشب نے سبکو ہمراہ
لیا اپنے طلسم کیطرف روانہ ہوا جب مسافت راہ طے کرکے نخشب قلعہ کے قریب پہونچا اور پل تختہ کو
طے کرکے قلعہ مین داخل ہوا تو لوگون نے پوچھا یہ لشکر کسکا ہے نخشب نے کہا یہ لشکر طلسم کشا کا ہے مین مکر سے
ان لوگون کو یہان لے آیا ہون اب سب کو قید کرونگا طلسم کشا بے لشکر کیا کریگا آخر مجبور ہوکے واپس
جائیگا یا مجھسے ملجائیگا سب لوگ بہت خوش ہوئے نخشب سب کو قلعہ مین لایا ایک دروازہ
کھولا کہا اے ریحان تاجدار تم چلو یہ میدان جو سامنے معلوم ہوتا ہے اور عمارت بھی نظر آتی ہے یہان آج
لشکر کو اتارو مین تمھاری اطلاع کردون ریحان تاجدار اس پھاٹک کے اندر آیا میدان بہت وسیع
پایا سامنے مکانات نفیس نظر آئے ریحان تاجدار گھوڑے سے اترا سب لشکری لوگ بھی گھوڑون سے
اترے نخشب نے اپنے ملازمین سے کہا کہ جسوقت یہ لوگ گھوڑے سے اتر چکین تو گھوڑون کو
اسکے اصطبل مین لیجانا اور جب غافل ہوجائین تو ایک ایک گھوڑے کو نقب کی راہ سے نکال لیجانا

مین اس تدبیر مین جاتا ہون کہ اُسکے آلاتِ حرب اپنے قبضہ مین کرون جب اُسکے پاس ہتیار نرہینگے تو
لڑنے سے معذور ہو جائینگے ملازمان تخشب اُس میدان مین آئے جہان ریحان کی فوج گھوڑون سے
اُتر رہی تھی ان لوگون نے کہا ہمین ایرج تاجدار نے بھیجا ہو کہ انتظام لشکر کرین اور آپ لوگونکو راحت
دین ریحان نے کہا آقائے تاجدار نے ہمکو یاد تو نہین فرمایا ہو اُن لوگون نے جواب دیا کہ ابھی وقت
نہین ہو وقت دربار شب کو آپ لوگونکی طلبی ہوگی یہ کہکر گھوڑون کی طرف متوجہ ہوئے ریحان سے
کہا کہ گھوڑے اصطبل مین جائینگے ایرج تاجدار کا حکم ہو کہ سب گھوڑونکو داخل اصطبل کرین ریحان نے
کہا آپ کیون تکلیف کرین صرف اصطبل بتا دیجیے سائیس ہمارے ہمراہ ہین یہ سب لوگ جاکر باندھ
دینگے اُن سب نے سائیسون کو ہمراہ لیا اور جو مقام تخشب ثانی نے بتایا تھا وہان لاکر گھوڑونکو بندھوادیا
آپ فکر مین ٹہلنے لگے کہ سب غافل ہو جائین تو ہم اپنا کام کرین لیکن تخشب ثانی ریحان کے پاس آیا
کہا آپ لوگونکو ایرج تاجدار نے طلب فرمایا ہو جلد تشریف لے چلیے قلعہ مین رونق افروز ہین ریحان
نے چاہا ہتیار لگائے تخشب ثانی نے کہا اسکی کیا ضرورت ہو دیر ہوگی آپ آقائے تاجدار کے مزاج کو
جانتے ہین ذراسی بات پہ آزردہ ہو جاتے ہین ریحان نے ہتیار نہ لگائے فوج کو خبر کی آقائے تاجدار
طلب فرماتے ہین چلو جس حال سے بیٹھا ہو جلد چلے اہل لشکر فوج کمرین کھولے ہوئے فراغت سے
لیٹے اپنے بسترون پہ لیٹے تھے یہ خبر سنکر اٹھ کھڑے ہوئے ریحان سب کو جمع کرکے تخشب ثانی
کے ہمراہ ہوا تخشب نے اُن لوگون سے جو گھوڑون کے واسطے مقرر کیے تھے اشارہ کیا کہ یہی
موقع ہو ان لوگون کے سلاح بھی لے لو اور گھوڑے بھی قبضے مین کرو وہ لوگ سائیسون کے پاس
گئے کہا جاکر دانہ لے آؤ ہم گھوڑون کی پاسبانی کرتے ہین سائیس بھی ایک آدمی کے ہمراہ روانہ
ہوئے دور نکل گئے تو ملازمین تخشب نے گھوڑونکو نقب کی راہ ہکانا شروع کیا سب گھوڑے
ہکا دیے دوسرے دستہ پر لوگ موجود تھے اُنھون نے ہتیارون پر قبضہ کیا کہ تخشب جو اپنے ساتھ
تمام فوج کو لیے کر چلا تھوڑی دور رہ گئے ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا تخشب ثانی نے ریحان تاجدار
سے کہا کہ تم پہلے چلو بعد مین سب فوج تمہارے عقب مین جائے مین بھی آتا ہون ریحان مع فوج اُس
پھاٹک مین داخل ہوا تخشب ثانی نے حکم دیا کہ پھاٹک کو بند کرو لوگون نے پھاٹک بند کر لیا ریحان
جو اندر آیا تھوڑی دور آگے بڑھکر ایک مکان تنگ و تاریک پایا نہ ایرج کو دیکھا نہ دربار کا پتہ ملا
سخت گھبرایا وہان سے پلٹا دروازے پہ ہو چکے پھاٹک کو بند پایا آواز دی کہ یہان کوئی ہو دروازہ
کھول دو وہان کوئی نہین ملا تخشب دروازے پہ کھڑا تھا اسنے جواب دیا کہ اب وہین رہو تا قید
حیات اس قید سے رہائی ممکن نہوگی تم سب طلسم کشا کے ہمراہی ہو طلسم کشا بھی یہان قید ہے ریحان
نے کہا طلسم کشا سے ہم آگاہ بھی نہین تخشب نے جواب دیا کہ ایرج کون ہین ریحان نے ایرج کی تعریف
بیان کی تخشب نے کہا وہ یہان کس ارادہ سے آئے تھے ریحان نے کیفیت ملک سحاب
تا ایک بیمر کی بیان کی اور بعد مین یہ کہا کہ ہم لوگ اُسی کی تلاش مین نکلے تھے تخشب نے کہا اب تم دو وجہ
سے مجرم ہو اول تو یہ تمنے ستمگان جادو کو جو ہمارا رفیق قدیم ہے اور سحاب اُسکی دختر بلند اختر ہے
اُسکو آزار پہنچایا سحاب کو یہان سے لے گئے اور بعد سے یہ کہ تمنے ارادہ طلسم تباہی کیا

کیونکہ جب تک طلسم کی فتح نہ ہو تو سحاب کیونکر ہاتھ آئے اسکے باپ نے یہین سحاب کو قید کیا ہے اور
وہ سمنگان جادو کی دختر ہے یہ خبر سنکر ریحان کو گونہ خوشی بھی ہوئی مگر مصیبت اسیری اور فراق ملکہ سحاب
اور خیمہ ایرج نامدار سنکر صدمہ بھی عظیم ہوا مگر خدا کو یاد کیا دل مین کہا کہ اگر فضل خدا شامل حال ہے
تو اسکی کیا مجال ہے جو ہمین بنگاہ گرم دیکھ سکے یہ خیال کر کے جواب دیا کہ تجھے اختیار ہے جو چاہے ہمارے
حق مین تجویز کیا ہوا سے موقوف نرکھ ہمارا خدا مالک ہے تو ہمارے تکلیف دینے پر قادر نہین ہے تختشب
نے جواب دیا کہ بد زبانی نہ کرو نہین جانتے ہو مین کون ہون مین تختشب ثانی بادشاہ طلسم تختشب ریحان
نے کہا جو تیرا ارادہ ہو اُس سے باز نہ آ تختشب تو وہان سے چلا آیا یہ لوگ تین دن تک اسی مکان
تاریک مین بے آب و دانہ بند رہے بہت سے آدمی شدت گرسنگی اور از بس تشنگی سے ضائع ہو گئے
چوتھے روز تختشب نے حکم دیا کہ ان لوگون مین کسی طرح کی قوت باقی نہین ہے سب کو طوق و زنجیر
پہنا کر خاص زندان خانہ مین داخل کرو بہت سے لوگ اس دروازے کو کھول کے اندر گئے
ان سب کو زمین پر بیتاب پایا زنجیرین ہتکڑیان بیڑیان سبکو پہنائین گو یہ لوگ بھی آمادہ ہوئے مگر کیا
کر سکتے تھے ایک تو تین دن کے بھوکے پیاسے دوسرے آلات حرب پاس نہین مجبور ہو گئے
ملازمان تختشب نے سبکو قید بجادو اسیر کر کے کشان کشان طرف زندان خانہ طلسم کے لیگئے تختشب
سبکو اسیر کر کے بہت خوش ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ اب خاص طلسم کشا کی تلاش مین مجھکو جانا ہے
نہین معلوم اُسکو کون لے گیا اور کہان رکھا وزرا نے پوچھا آخر طلسم کشا نے بے سبب اس طلسم پر
کیون حملہ کیا تختشب نے کہا سمنگان جادو کی دختر پر ریحان تاجدار عاشق ہوا سمنگان جادو تو
یہان تھا ریحان سحاب نازک جسم کو اسکے باغ سے اپنے مکان پر لے گیا وہان نہین معلوم کیا فساد برپا
ہوا کہ سحاب پھر اپنے باغ مین آئی سمنگان کسی طور سے ماہر ہو گیا اسکو یہان لا کر قید کیا اسی وجہ سے
یہ لوگ اس طرف آئے ایرج کو اپنے ہمراہ لائے وزرا نے عرض کی ابھی سمنگان جادو کو اس واقعہ
کی خبر نہین ہے تختشب نے کہا مجھی کو یہ بات نہین معلوم دی اب سمنگان جادو کو بلاتا ہون اُس سے
بھی بیان کرونگا بلکہ اسی کو برائے تلاش ایرج نوجوان روانہ کرونگا یہ کہکر ایک ساحر کو حکم دیا کہ سمنگان
کے پاس جا اور اسکو ابھی بلا لا وہ ساحر گیا سمنگان جادو کو بلا کر لایا تختشب نے کل قصہ کہہ سنایا
سمنگان جادو کو بھی غصہ آیا کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین ابھی جاتا ہون ایرج کو تلاش کرونگا جہان پاؤنگا
لے آؤنگا تختشب نے تصویر ایرج نامدار کی سمنگان کو دی اور کہا اس سے مطابق کر لینا سمنگان
اسیوقت رخصت ہو کر روانہ ہوا تلاش مین ایرج نامدار کی چلا کہ ذکر اسکا کیا جائیگا مگر ایرج نوجوان جو فیروز
کے ساتھ تلاش لشکر مین روانہ ہوئے تیسرے روز ایک بستی مین پہونچے فیروز کو ایرج نے صحرا کا نشان
بتایا تھا فیروز نے وعدہ کیا تھا کہ مین آپ کو اسی صحرا مین پہونچا دونگا کیونکہ ایرج نامدار صحرا سے ناواقف
تھے جو کچھ اس صحرا کے نشان یاد تھے وہی فیروز سے بیان کیے تھے فیروز یہان کا باشندہ قدیم ہے
فوراً سمجھ گیا نزدیک کی راہون سے ایرج نوجوان کو لے چلا جب بستی مین پہونچے ایرج نامدار نے
فرمایا اے فیروز یہ کون بستی ہے یہان کا مالک کون ہے فیروز نے سب حال ایرج سے بیان کیا ایرج نے
کہا آج کی شب یہین بسر کرو صبح چلینگے فیروز نے بستی سے نکلا ایک مید۔ ان مین بارگاہ استاد

لڑائی دن تھوڑا باقی تھا ایرج نوجوان بارگاہ کے آگے کھڑے تھے بستی کے آنے جانے والوں کا تماشا
دیکھ رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد اڑی ایرج نے فیروز سے پوچھا کہ یہاں فوج بھی ہے فیروز
نے کہا کچھ آدمی ملازم میں نے بھیج تو نہیں ہیں ایرج نے فرمایا کہ آمد فوج کے آثار پائے جاتے ہیں فیروز
نے عرض کی کوئی اور آتا ہوگا یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگفتہ ہوا ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک جوان ایک
مرکب مشکین پہ سوار عقب میں لشکر بیشمار گھوڑے کو اڑاتے ہوئے چلا آتا ہے فیروز کی طرف مخاطب ہوکے
پوچھا یہ جوان کون ہے فیروز نے عرض کی یہ بھی ملازم تخشب ثانی ہے مہتاب سیہ پوش اسکا نام ہے فنون
سپہ گری خوب جانتا ہے تخشب اسکو بہت عزیز رکھتا ہے یہ باتیں تھیں کہ وہ جوان قریب آگیا
فیروز بڑھا مہتاب نے گھوڑا روکا فیروز کو سلام کیا مزاج پوچھا فیروز نے کہا اے مہتاب کہاں
جاتے ہو کس ارادے سے اسطرف آئے ہو مہتاب نے کہا مجھے تخشب ثانی کا حکم پہونچا تھا کہ
ایک جوان یہاں بارادۂ طلسم کشائی آیا ہے جاکر اسکو پابگرفتار کرکے لے آؤ لشکر تو اسکا گرفتار ہوگیا
ہے ایک تاجدار بھی اسکے لشکر کے ہمراہ تھا وہ بھی اسیر ہوا ہے فیروز نے کہا تم اس جوان کو پہچانتے ہو مہتاب
نے کہا میں نے دیکھا تو نہیں ہے مگر مجھے تخشب نے پتا اس طور سے دیا ہے کہ دیکھوں تو پہچان لوں فیروز
نے کہا اس جوان کا نام بھی بتایا ہے مہتاب نے کہا کہ شاید ایرج نام ہے فیروز پہلے ہی سمجھ گیا تھا مگر نام لینے سے
یقین کامل ہوگیا عندیہ دریافت کرنیکے واسطے پوچھا کہ آخر اس جوان نے ایسا ارادہ کیوں کیا ہے مہتاب نے
کل قصہ دختر سمنگان جادو کا بیان کیا فیروز سے وہ قصہ ایرج نوجوان کہہ چکے تھے مگر اسے نہیں معلوم تھا
کہ یہ واقعہ کسکا ہے اب مہتاب سے کل کیفیت معلوم ہوئی جب سب حال دریافت کرچکا تو اسنے مہتاب
سے کہا کہ میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اس جوان تک پہونچا دوں مہتاب سیہ پوش فیروز کے ساتھ چلا
جہاں ایرج نامدار کھڑے تھے فیروز نے دم میں مہتاب کو لاکر کہا اے مہتاب سیہ پوش سلام کرو ایرج
نوجوان انھیں کا نام نامی اسم گرامی ہے یہ اس ارادے سے نہیں آئے تھے کہ طلسم کو شکست کریں اور
نہ انکو اس واقعہ سے آگاہی تھی کہ سحاب نازک چشم سمنگان جادو کی بیٹی ہے اور سمنگان جادو اس طلسم میں
ملازم ہے یہ اس نازنین کی تلاش میں ریحان تاجدار کے ہمراہ جاتے تھے راہ میں ایک آہو کے پیچھے گھوڑا
ڈالا پاستوا موش کیا ایک جانب نکلے تھک کر ایک خیمہ کے قریب سو رہے تھے کہ تخشب ثانی انکو
اٹھا لے گیا ایرج نامدار نے یہ تقریر جو سنی کہا اے فیروزہ کیا بات ہے ہمسے بیان کرو ایرج سے فیروز نے
کل قصہ بیان کیا ایرج نامدار خوش ہوگئے چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا فرمایا شکر ہے خدا کا کہ گمشدگان
مراد کی از بار کا پتہ ملا اور خاص جسکی تلاش میں نکلے تھے اسکی بھی کیفیت بخوبی معلوم ہوئی اب فضل الہی سے
سب کام بن جائینگے اب تک میرے دل میں فتح طلسم کا خیال بھی نہ تھا مگر اب اس کیفیت کے
معلوم ہونے سے ضرور ارادہ ہوا مہتاب سیہ پوش ایرج نوجوان کی سج دھج و شوکت دیکھکر دنگ ہوگیا
فیروز سے کہا تمھے ان سے کیونکر ملاقات ہوئی فیروز نے اپنی کیفیت مہتاب سے بیان کی
مہتاب نے کہا تمنے تو انکی اطاعت اختیار کی ہے تم ضرور انکی طرفداری کروگے مگر میں تمہیں اور
انھیں دونوں کو حضور تخشب میں لیجاؤنگا مجھے حکم ملا ہے کہ جوان ایرج کو پابگرفتار کرکے لے آؤ
تمنے اسکی اطاعت قبول کی تمھیں بھی سزائے سخت دیجائیگی فیروز نے کہا او بیہودہ گو

تیری کیا مجال جو آفتاب نامدار کو آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے مہتاب نے جواب دیا کہ میں تو گرفتار کر کے
سب کو لیجاؤنگا یہ جو چند کس تیرے ہمراہ ہیں ان پر تجھے بڑا ناز ہے میں ان سب کو باندھ کر لیجاؤنگا فیروز نے
کہا کیا مجال مہتاب ایرج نامدار کی طرف بڑھا فیروز نے چاہا بڑھ کے روکے ایرج نے فیروز کو منع
کیا مہتاب ایرج نامدار کے قریب آیا چاہا ہاتھ بڑھاؤں ایرج نے کہا او مہتاب بچتا ہے اگر اسنے
پھر جماعت نہ کی ہاتھ کمربند پر ڈال دیا ایرج نامدار نے گریبان پر ہاتھ ڈال کے چاہا کہ طمانچہ ماریں مہتاب
نے خالی دی طمانچہ خالی گیا آپس میں زور ہونے لگا ایرج نامدار چاہتے تو اسکی مرضی کے مطابق لڑے
جب بہت دیر ہوگئی اور مہتاب کا دم بھر گیا تو اسنے کہا اے ایرج میں ایک زور آخری کرتا ہوں
ایرج نے فرمایا تمھیں اختیار ہے مہتاب ایرج نامدار کی چھاتی میں سر اڑا کے لے دوڑا ادھر قدم پر
لا کے جھٹکا مارا ایرج نامدار نے لنگر قائم کیا مہتاب نے لاکھ چاہا کہ ایرج کو زمین سے اٹھالوں مگر ایرج
نامدار کو جنبش بھی نہ ہوئی مجبور ہو کے مہتاب نے کہا کہ اب میں آپکے زور کا مشتاق ہوں ایرج
نامدار مہتاب کو لپٹ رہے ایک قدم پر لا کے گھمایا پانی گھٹتا مہتاب کا آشنا ہو میں ہو اچھا
لنگر قائم کروں مگر ایرج کب لنگر قائم ہونے دیتے ہیں پہلے زور میں تا بہ کمر دوسرے زور میں تا بسینہ
تیسرے زور میں سر سے بلند کیا چاہا زمین پر پٹکیں کہ استخوان ریزہ ریزہ ہو جائیں مہتاب نے
امان طلب کی عرض کی اے شہریار میں آپ کی اطاعت قبول کرتا ہوں ایرج نے آہستگی زمین پر
رکھدیا مہتاب کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا ایرج سے عفو تقصیر چاہی ایرج نوجوان نے گلے سے لگایا
بڑے اعزاز و اکرام سے اپنی بارگاہ میں لائے خلعت عنایت فرمایا مہتاب کا لشکر بھی وہیں اترا مہتاب
سبز پوش نے ایرج نوجوان سے عرض کی کہ آپ اپنا ارادہ مجھ سے ظاہر کیجئے کہ آپ اس طلسم کی فتاحی کا
کیا بند و بست فرماتے ہیں ایرج نامدار نے فرمایا کہ اے مہتاب ابھی تک میرا قصد تھا کہ کیفیت
مجکو معلوم تھی اسوقت تمھارے آنے سے یہ قصہ معلوم ہوا اب میرا ارادہ ہے کہ اپنے لشکر کو رہا کروں اور
سحاب نازک چشم جسکے تجسس میں میں جاتا تھا وہ یہیں موجود ہے جسطرح بن پڑے اسکو یہاں سے رہا
کر کے ریحان کے سپرد کروں مہتاب نے عرض کی بے فتاحی طلسم اسکا رہا ہونا ممکن نہیں ہے اور اسکا
باپ آپ کی تلاش میں اسی طرف آتا ہے بڑا ساحر ہے اور اس طلسم کے ایک دربند کا حاکم ہے دربند
سمنگان بہت سخت مقام ہے اگر آپ سے مقابلہ پڑے گا تو بہت مشکل ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا کہ
خدا مالک ہے اگر وہ ساحر ہے تو ہم بھی ساحرکش ہیں مہتاب نے عرض کی اے شہریار آپکے پاس
کوئی شے دافع سحر موجود ہے ایرج نے فرمایا کہ میرے پاس سوائے حفظ الٰہی کے اور کوئی چیز ایسی نہیں
ہے جسکی وجہ سے سحر مجھپر تاثیر نہ کرے مہتاب نے عرض کی اے شہریار ابھی تو آپ کو بڑے بڑے مرحلے
فتح کرنے پڑینگے اگر کوئی چیز دافع سحر آپ کے پاس نہوگی تو کیونکر بن پڑیگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہمارا خدا
حامی ہے مہتاب نے کہا آقا فکر بھی کرنا ضرور ہے ایرج نے فرمایا کہ کیا فکر کروں مہتاب نے عرض کی
کہ یہاں سے بارہ دن کی راہ پر ایک مکان بلورین بنا ہے سنتا ہوں کہ اس مکان میں ایک نیمچہ رکھا ہے
جسکے پاس وہ نیمچہ ہو اسپر سحر تاثیر نہیں کریگا مگر ایک زنگی نہایت قوی ہیکل اس مکان کے دروازے پر
رہتا ہے جو کوئی اسطرف جاتا ہے زنگی اسکو کھا لیتا ہے ایرج نامدار نے کہا وہ نیمچہ کسکا ہے مہتاب نے

عرض کی مال طلسمی مین سے ہو تختب ثانی کا ہو اور اسی کی طرف سے وہ زنگی وہان رہتا ہو کسیطرح
اُس بیچہ پر قبضہ کیجیے ایرج نامدار نے فیروز سے کہا فیروز نے عرض کی آقائے نامدار بیچہ ملنا دشوار ہو
وہان یاجوج آدم خوار نگہبان ہو اُسکی وجہ سے کوئی وہان نہین جاسکتا ہو اگر کوئی آدمی وہان چلا بھی گیا
تو اُسنے اُسکو کھا لیا تختب ثانی اُسکے واسطے سو من غلہ روز بھیجتا ہو مگر اُسکا پیٹ نہین بھرتا پہاڑ کے
پتھر چبایا کرتا ہو بڑے بڑے عالیشان درخت جڑ سے اکھاڑ کر کھا جاتا ہو وہان تک پہونچنا دشوار ہے
ایرج نامدار نے فرمایا کہ کل ہم ضرور اُسطرف کا سفر کرینگے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو یاجوج کو مارینگے
بیچہ قبضے مین کرینگے فیروز نے ایرج نامدار کو بہت سمجھایا مگر شاہزادے نے کچھ خیال نہ کیا وہ رات تو
انھین اذکار مین بسر کی لشکر مین حکم سامان سفر دے دیا تھا سب لوگ تیاریان کر چکے تھے صبح ہوتے ہی
ایرج نوجوان نے یاجوج آدم خوار کی جانب سفر کیا مہتاب راستے سے واقف تھا بارہ روز کے
بعد راہ طے کر کے ایرج نامدار ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک چار دیواری بلور کی معلوم ہوتی ہے
مہتاب نے عرض کی یہی مقام ہو یاجوج آدمخوار کا ایرج نے کہا مین دیکھون تو کہ یاجوج کی صورت کیسی
ہو مہتاب نے عرض کی جب آگے تشریف لے چلیے گا آپ معلوم ہو جائیگا یہ باتین کرتے ہوئے
چلے آتے تھے کہ ایرج نامدار نے دیکھا ایک زنگی سیفام مگر اسقدر بلند کہ وہان کے اونچے اونچے
درختون سے سر نکلا ہوا اور اسی قدر فربہی کسی طور سے انسان کا گمان نہین ہوتا ہو دیو سے بھی
زیادہ قوی ہیکل ایک تیغہ کئی گز کا چوڑا اور لمبا ہاتھ مین لیے بیٹھا ہو ایرج نے جو اُس زنگی کو دیکھا
متحیر ہو گئے فیروز نے عرض کی آقائے نامدار اسی کا نام یاجوج آدمخوار ہو ایرج نے فرمایا کہ کیا بنا سکتا
ہے یہان تو ایرج فیروز اور مہتاب سے باتین کرتے ہوئے جاتے تھے مگر یاجوج کے کانون
جو آدمیون کے چلنے کی آواز گئی اُسنے آنکھین کھولین گھبرا کے دیکھا تو ایک لشکر گران نظر آیا یاجوج
خوش ہو گیا دل مین خیال کیا کہ آج پیٹ خوب بھریگا بلکہ کچھ کل کے ناشتے کے لیے بھی بچ رہے گا
یہ سوچ کے تیغہ زمین پر رکھا جھومتا ہوا اپنے مقام سے اٹھا ایرج نامدار نے دیکھا تو اسقدر بلند تھا
کہ درخت جو اُس صحرا مین بہت عالیشان تھے وہ اُسکی کمر تک تھے ایرج نوجوان نے خدا کو یاد کیا اور یہ
دعا کی اے رب بے نیاز و اے کریم کارساز وقت مدد ہو ایرج نامدار ابھی دعا ہی کر رہے تھے کہ یاجوج
آدمخوار قریب آگیا ایک چیخ ماری کہ تمام صحرا ہل گیا فیروز کی تو عجب حالت ہو گئی مہتاب بھی ڈر گیا مگر
ایرج نوجوان نے للکارا کہ او حرص باد یہ ضلالت کہان آتا ہو زنگی نے کچھ خیال بھی نہ کیا ایرج پر ہاتھ
ڈال دیا شاہزادے نے تلوار نیام سے نکالکر وار کیا تیغہ لنگردار دست زبردست ایرج نوجوان کی
تلوار جو ہاتھ پر پڑی پہنچہ کٹکر زمین پر گر پڑا زنگی چلانے لگا فیروز اور مہتاب اور تمام لشکر ایرج نوجوان کی یہ
جرأت دیکھکر دنگ ہو گئے مہتاب نے تو بڑھ کے ایرج کے ہاتھ کو بوسہ دیا عرض کی آقائے نامدار
اس ضرب کی تعریف کیا ہو سکے آپ ہی کا کام تھا مگر زنگی نے دوسرا ہاتھ بڑھایا ایرج نے اُس ہاتھ کو
بھی قلم کیا اب تو زنگی گھبرایا منہ کھول کے سر جھکایا قصد کیا کہ ایرج کو نگلجائے کہ شاہزادے نے بقوت تمام
تلوار گردن یاجوج پر لگائی تلوار نے بہت کام کیا مگر گردن جدا نہوئی یاجوج نے چیخ مارکر سر اٹھا لیا
اور چاہا کہ اپنے تئین ایرج پر گرا دے کہ ایرج دب جائین یہ سمجھ گئے تھے کہ ایرج نے پھر گردن پر

تلوار لگائی ہاتھ پورا پڑا بقیہ گردن کٹ گئی سر زمین پر گرا خون کا دریا بہنے لگا فیروز اور مہتاب سیہ پوش
اور تمام پالیان لشکر یہ جرأت دیکھ کر دنگ ہو گئے آپس میں کہتے تھے کہ آقائے نامدار لشکر میں یا فوق تجسم
یہ کام انسان کا نہیں تھا مہتاب اور فیروز ایرج نامدار کے ہاتھوں کے بوسے لیتے تھے ایرج نے فرمایا
اے مہتاب اب کیا کرنا چاہیے مہتاب نے عرض کی اس مکان میں تشریف لے چلیے نیمچہ کو
قبضے میں کیجیے پھر باغ لوح تشریف لے چلیے خدا چاہے تو لوح بھی جلد دستیاب ہو اب سحر کا
تو خوف گیا لوح کی تدبیر کیجیے گا ایرج نامدار مہتاب سیہ پوش کے ہمراہ اس مکان بلورین میں آئے
مکان کو بہت نفیس پایا نیمچے کو چاروں طرف تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ تھا مہتاب بہت خجل ہوا کہ
آقائے نامدار لیٹے کہ پڑا درو غگو ہو یہ خیال کر رہا تھا کہ ایک زینہ تہ خانہ کا نظر آیا مہتاب نے فیروز
سے کہا کہ تم اس تہ خانہ میں آقائے نامدار کو لیجاؤ میں یہاں تلاش کرتا ہوں فیروز نے ایرج سے
عرض کی کہ آقائے نامدار اس تہ خانہ میں تشریف لیچلیے شاید وہاں نیمچہ رکھا ہو ایرج نامدار اس
زینہ کی طرف متوجہ ہوئے فیروز پیچھے پیچھے چلا جب سب زینہ ختم ہوا تو ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک
دور دالان کا کر سیو لگا ہوا ہے بیچ میں ایک تخت بچھا ہو تخت پر ایک تاج رکھا ہے تخت کے پاس
ایک دنگل زرین آراستہ ہے اسپ سازِ جنگ گرنادر زمانہ ایک کشتی میں رکھے ہیں اور ایک لفافہ سب کے
اوپر رکھا ہوا ہے ایرج نامدار اس دنگل کے قریب آئے لفافے کو اٹھایا کھول کر اس نامے کو پڑھا
لکھا تھا کہ اس مال پر وہ قبضہ کرے جو یاجوج آدم خوار کو قتل کرے ایرج نامدار اس پرچے کو دیکھ
رہے تھے کہ مہتاب بھی آیا فیروز سے پوچھا کہ آقائے نامدار کیا پڑھ رہے ہیں فیروز نے کہا اسی
دنگل پر یہ پرچہ رکھا تھا اسی کو پڑھتے ہیں مہتاب نے کہا اے فیروز پہچانتے ہو کون نیمچہ ہے فیروز
نے کہا میں نہیں واقف ہوں مہتاب نے کہا جو نیمچہ تخت پر رکھا ہے اسی کے لئے اسقدر کوشش
کی گئی ہے یہ کہکر آگے بڑھا ایرج سے عرض کی آقائے نامدار پیشتر نیمچہ کو قبضے میں کیجیے خط پڑھ چکے تھے
اور زادہ نیمچہ اٹھایا نیام سے نکال کے دیکھا خوش ہو گئے کہنے لگا وہ پرچہ جو دنگل پر سے اٹھایا
تھا مہتاب کو دیا کہا اسکے مضمون کو پڑھو مہتاب اسکا مضمون پڑھ کے خوش ہوا عرض کی مبارک ہو
آپکے سوا کون اسکا ذی حق ہے فیروز نے عرض کی آقائے نامدار اسمیں کیا لکھا ہے ایرج نے وہ پرچہ مہتاب
کے ہاتھ سے لیکر فیروز کو دیا فیروز اسکی عبارت پڑھ کے بہت خوش ہوا ایرج نامدار نے وہیں سب
سلاح اور لباس اپنے جسم پر آراستہ کیا جو کچھ مال و سلاح وہاں تھا وہ سب قبضے میں کیا پرچے میں یہ بھی
لکھا تھا کہ اس اسباب کو لے اور اسکے لئے ایک اسپ کوہ لعل کوہ بلور پر موجود ہے لازم ہے کہ اسکو بھی
اپنے قبضہ میں کرے ایرج نوجوان نے مہتاب جادو سے فرمایا کہ گھوڑا تم جا کر لے آؤ اس مکان
میں دو چار روز رہینگے اب تو کل حالات معلوم ہو گئے مہتاب رخصت ہوا دوسرے روز کوہ بلور
پر جا کے پہونچا دیکھا ایک حجرہ بنا ہے اسمیں ایک پیر مرد بیٹھے ہیں سامنے ایک کوہ لعل ساز مرصع کار
سے آراستہ تیار کھڑا ہے مہتاب کو جو پیر مرد نے دیکھا کہا اے جوان یہاں کیونکر آیا مہتاب نے
تمام قصہ سنایا پرچہ دکھایا پیر مرد نے کہا گھوڑا سامنے بندھا ہے لیجاؤ مگر میں اس جوان کا بہت مشتاق
ہوں جنے ایسے عجیب الخلقت کو قتل کیا مہتاب نے کہا تشریف لے چلیے پیر مرد نے جواب دیا

کہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ میں اس پہاڑ سے نہیں اُترا اگر وہ اتنی عنایت فرمائیں کہ میرے پاس
تشریف لائیں تو خالی از فقیر نوازی نہوگا مہتاب نے کہا میں آپکا پیام کہدونگا یہ کہکر پیر مرد سے رخصت
ہوا گھوڑا لیا جانب قصر بلور روانہ ہوا یہاں ایرج نامدار نے جلسہ ضیافت قرار دیا اُسی مکان بلور میں
صحبت آراستہ ہوئی دور شراب ہونے لگا دوسرے روز مہتاب سیہ پوش نے آکر سلام کیا
ایرج نے فرمایا کہ مرکب لائے مہتاب نے عرض کی حضور در دولت پہ حاضر ہے ایرج نامدار نے فرمایا
کہ ہم اُس گھوڑے کو دیکھیں گے یہ کہکر اُٹھے مہتاب کے ہمراہ باہر آئے فیروز بھی ساتھ ہوا
اور سب سردار چلے ایرج نے باہر آکر گھوڑے کو جو دیکھا طبیعت خوش ہوگئی جو جو صفات گھوڑے
میں ہونے چاہئیے سب اُسمیں موجود تھے حکم دیا کہ اصطبل خاص میں اس مرکب کو داخل کرو سائیس
فوراً حاضر ہوئے گھوڑے کو اصطبل میں لے گئے ایرج نوجوان مہتاب کو لیکر اندر آئے دو روز تک
وہاں جلسہ رہا تیسرے روز ایرج نامدار نے فرمایا کہ اب چلنے کی تیاری کیجائے مہتاب نے عرض کی
آقائے نامدار جب میں مرکب لینے کو گیا تھا تو ایک پیر مرد سے ملاقات ہوئی اُنھوں نے مجھسے پوچھا کہ
تو کون ہے کہاں سے آیا ہے میں نے کل حقیقت بیان کی پرچہ دکھایا اُنھوں نے گھوڑا دیا اور کہا کہ مجھے
اُس جوان کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے جسنے ایسے قوی ہیکل عجیب الخلقت کو قتل کیا میں نے
اُنسے کہا کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اُنھوں نے یہ عذر پیش کیا کہ میں سو برس سے اس
کوہ پہ بیٹھا ہوں میں نہیں جا سکتا ہوں اگر وہ خود یہاں تشریف لائیں تو خالی از بندہ نوازی نہوگا ایرج
نامدار نے فرمایا کہ اچھا ہم وہاں چلینگے اُسی روز کوچ کیا مہتاب کے ہمراہ کوہ بلور پہ آئے مہتاب کو پیشتر
روانہ کیا کہ جاکر ہمارے آنے کی خبر کرو مہتاب آیا دیکھا پیر مرد اپنے بوریے پہ بیٹھے ہیں مہتاب نے
سلام کیا پیر مرد نے دعا دی مہتاب نے کہا ہمارے آقائے نامدار جنھوں نے یاجوج آدم خوار کو
قتل کیا ہے تشریف لاتے ہیں میں نے آپ کا پیام اُنکو دیا تھا پیر مرد نے بہت دعائیں دیں کہا بابا
میری طرف سے تو ہی استقبال کو جا اور اُس جوان کو باعزاز و اکرام میرے پاس لا اور تو کہہ فقیر کے
پاس کچھ نہیں جو سامان کرے جہاں اُنھوں نے اتنی فقیر نوازی فرمائی ہے یہ بھی عنایت کرینگے کہ میرے
بوریے پر تشریف رکھینگے مہتاب کوہ سے اُترا ایرج نوجوان سے عرض کی حضور مجھے پیر مرد
نے آپ کے استقبال کو بھیجا ہے بہت کچھ عذر فرمایا ہے آپ کی ملاقات کے بہت مشتاق ہیں تشریف
لے چلیے ایرج اسپ صبا رفتار سے اُترے سب لوگ اُنکے ہمراہ ہوئے ایرج نے سبکو منع کیا صرف
مہتاب اور فیروز کو ہمراہ لیکر پہاڑ پہ آئے دیکھا ایک پیر مرد ریش سفید ایک کھجور کے بوریے پہ بیٹھے ہیں
ایرج کو دیکھکر پیر مرد نے دعا دی ایرج نامدار قریب گئے پیر مرد نے کہا بابا فقیروں کا قالین بوریا ہے
اتنی فقیر نوازی کرو کہ بلا تکلف بیٹھ جاؤ ایرج نامدار بوریے پہ بیٹھے پیر مرد نے شان و شوکت ایرج
نامدار کی دیکھی دل میں محبت پیدا ہوگئی کہا بابا اسطرف آنے کا کیونکر اتفاق ہوا ایرج نامدار نے سب
کیفیت بیان کی آخر میں یہ بھی کہا کہ اب تلاش لوح میں جاتا ہوں اگر فضل الہی شریک حال ہے تو لوح
بھی حاصل کرونگا فقیر بہت ہنسا کہا بابا تو جس امر کو جائیگا وہ ہو جائیگا تیرا اقبال ترقی پہ ہے جب تو نے
ایسے دیو عجیب الخلقت کو بجرأت قتل کیا تو اور سب امور تیرے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں

ایرج نامدار نے فرمایا کہ پتہ لوح کا معلوم ہونا چاہیئے پھر تو بعنایت ایزدی جسطرح ممکن ہوگا وہان جاؤنگا
لوح لاؤنگا پیرمرد نے کہا کہ بابا مین لوح کا پتہ بتاتا ہون کیونکہ مجھے یقین ہوکہ یہ طلسم تیرے ہاتھ سے فتح ہوجائیگا
آغاز طلسم ہی عجائب تیرے پاس ایسی چیز ہے کہ تجھپر سحر تاثیر نہین کریگا تو اب تجھے کس بات کا
خوف ہو ایرج نامدار نے کہا کہ پتہ لوح کا بتایئے پیرمرد نے کہا کہ یہان سے دو مہینے کی راہ جب طے کرے تو
مقام سیماب جادو سے ملے جب سیماب جادو کو قتل کرے تو لوح حاصل ہو مگر راہ کے عجائبات سے
بچے اور مراحل جات کو توڑتا ہوا جاوے ایرج نے پتہ اچھی طرح سے دریافت کیا پیرمرد نے سب
کیفیت آئینہ کردی ایرج نامدار نے رخصت طلب کی پیرمرد نے کہا اے شہریار مین بہت محجوب
ہون کہ آپ نے مجھے سرفراز فرمایا مگر مین آپ کی خاطر کچھ نہ کرسکا یہ کہکر ایک انگشتری نکالی اور ایرج
نامدار کو دی کہا اے شہریار جب کوئی امر دقیق درپیش ہو تو اس انگشتری کو ملاحظہ فرمایئے کہ جو کچھ
تحریر ہو اسپر عمل کیجیے گا کوئی مشکل ایسی نہ ہوگی جو آسان نہو جاوے جب لوح لیجائے تو اسکو دریا
مین یا کسی چاہ عمیق مین ڈال دیجیے گا ایرج نامدار نے اس انگشتری کو لیا خوشی خوشی پیرمرد سے
رخصت ہوئے پہاڑ سے نیچے اترے وہی گھوڑا جو مہتاب سیہ پوش لایا تھا طلب کیا
سائیس نے حاضر کیا ایرج نامدار بصد عزت و وقار اسپ باد رفتار پر سوار ہوئے طرف قلعہ
سیمابیہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سمنگان جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو ایرج نامدار کو ڈھونڈھتا ہوا چلا تو بہت سے صحرا اور اکثر پہاڑ چھان ڈالے مگر ایرج نامدار کا
پتہ نہ معلوم ہوا چند روز تھک کر ایک صحرا مین مع لشکر کے اترا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب
دو روز یہان قیام کرینگے دم لینگے پھر چلینگے ہمراہیون نے قبول کیا اسکے واسطے ایک بارگاہ استادہ
ہوئی سمنگان جادو بارگاہ مین داخل ہوا تھوڑی دیر محفل رقص و سرود منعقد رہی رات بہت گئی
تو واسطے چلنے کو برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین جاکر سو رہے جب صبح ہوئی تو
سمنگان ہوا کھانے کو چند مصاحب ہمراہ لے کر صحرا کی طرف چلا گیا صحرا مین ٹہل رہا تھا کہ یکایک
سے گرد اڑی سمنگان اس گرد کی طرف دیکھنے لگا اپنے ہمراہیون سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا
ہے یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد منکشف ہو سمنگان نے دیکھا ایک لشکر بے حساب مانند دریا کے موجین مارتا چلا آتا
ہے آگے آگے ایک اسپ باد رفتار ساز مرصع کار سے آراستہ اسپر ایک جوان سلاح جنگ تن پر آراستہ
کئے ہوئے جاہ و تجمل سے آتا ہے سمنگان دیکھنے لگا جب لشکر قریب آیا اور گھوڑے پر نگاہ سمنگان
کی پڑی تو اسنے گھبرا کے سوار کو دیکھا سوار کے دیکھتے ہی گلے سے تصویر نکالی صورت سے مقابلہ
کیا بالکل مشابہ پایا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اسی جوان کی تلاش مین نکلے تھے چار روز اسقدر پریشان
ہوئے آج طالع اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اسکو گرفتار کرکے لیجاؤنگا فوج کو تباہ کردونگا جو کچھ
مال و متاع اسکے ہمراہ ہو وہ سب میرے قبضہ مین آئیگا اب تو بہت بڑا انعام ملیگا سب نے کہا کیا یہ شخص
اسقدر گنہگار ہے تھا سمنگان نے جواب دیا کہ اب اسنے یاجوج آدمخوار کو قتل کیا ہے
یہ گھوڑا اسکے وطن ہے اور یہ سلاح بھی وہین سے ملے ہین یہ کہتے کہتے سمنگان نے نعرہ مارا

کہا بڑا غضب ہوا اسکو دو تحفہ جات بھی ہاتھ آئے ایک تو اسکے پاس نیچہ دافع سحر ہی جسکی حفاظت
کے لیئے یاجوج آدمخوار مقرر تھا اسنے اسکو قتل کیا ہو گا دوسرے انگشتری سلیمانی اسکے ہاتھ مین
ہی معلوم ہوتا ہی درویش کو وہ شین نے اسکی بہت خاطر کی ہی یہ انگوٹھی دی ہی اب یہ تلاش لوح مین
جاتا ہی یہ راستہ سیماب جادو کے قلعہ کا ہی نہین معلوم کون وفادار اسکے ہمراہ ہی لوگون نے کہا آپنے
ملاحظہ نہین فرمایا فیروز پہلوان اسکے ہمراہ ہی اور مہتاب سیہ پوش بھی ساتھ ہی اب تو سمنگان نے
غور سے دیکھا لوگون سے پوچھا کہ یہ دونون جوان اس سے کیونکر ملے سب نے کہا کچھ عقل نہین
کام کرتی ہی سمنگان نے کہا کہ لشکر تو اسکا زندان خانۂ طلسمی مین قید ہی اسے اسقدر لشکر کہان سے ملگیا
سب نے کہا ہم اسکو بھی نہین کہہ سکتے جب یہان آئیگا اور آپ سے مقابلہ ہو گا تو سب حال
کھل جائیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایرج نامدار بالکل قریب آ گئے لشکر کو دیکھکر ایرج نامدار
نے مہتاب سے کہا یہ کسکا لشکر ہی اور وہ سامنے کون لوگ کھڑے ہوئے ہمارے لشکر کی طرف
دیکھ رہے ہین مہتاب نے دیکھکر عرض کی آقائے نامدار سمنگان جادو اسی کا نام ہی آپ ہی کی
تلاش مین آیا ہے یقین ہی ضرور مقابلہ کرے اسکے ہاتھ مین جو کاغذ نظر آتا ہی یہ آپ کی تصویر ہی ایرج
نوجوان نے فرمایا کہ میری تصویر اس تک کیونکر پہونچی مہتاب نے عرض کی یہ تصویر اسکو مختشب ثانی
نے دی ہی ایرج نے فرمایا کہ مختشب ثانی میری تصویر کہان سے لایا مہتاب نے کہا آپ کی تصویر
آج روز سے اس طلسم مین ہی کہ جس دن سے یہ طلسم بنا ہی بانی طلسم نے تصویر بنا دی تھی اور کتاب طلسم
مین لکھدیا تھا کہ اس شکل کا آدمی جب طلسم مین آئے تو یقین کرنا کہ اب عمر طلسم تمام ہوئی جب
اسکا قدم طلسم مین آئیگا تو پھر طلسم نہین رہیگا اسی وجہ سے مختشب ثانی آپ کو چشمہ سے گرفتار کرلے گیا
تھا یہ تصویر ہر وقت اسکے گلے مین رہتی تھی جب سمنگان جادو کو رخصت کیا تھا تو یہ تصویر بھی
دیدی تھی کہ اس سے مقابل کر لینا اگر یہی صورت ہو تو گرفتار کرنا ایرج نے فرمایا کہ پھر تمہاری
کیا رائے ہی مہتاب نے عرض کی مین مناسب جانتا ہون کہ آپ لشکر یہین اتارین جو کچھ اسکے
دل مین ہی ظاہر ہو جائیگا ایرج کو بھی یہ بات پسند آئی فیروز سے کہا ہم اسی صحرا مین اترینگے فیروز نے
لشکر کو روکا بارگاہین وہین استادہ ہوئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سمنگان جادو
یہ سب معرکہ دیکھکر اپنے خیمے کی جانب آیا ایک ساحر کو بلایا کہا ہماری طرف سے یہ جوان جسکا لشکر
اس صحرا مین اترتا ہی اسکو اطلاع دو کہ اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہی تو مع لشکر ہمارے پاس چلے
آؤ ہم تمہین سلطان طلسم کے پاس لے چلین ورنہ آؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے ہم زبردستی تمکو گرفتار
کرکے لیجائینگے تم کسی طرح ہم سے لڑ کر سر بر نہوگے وہ ساحر سمنگان جادو کا پیام لیکر چلا یہان ایرج
نامدار اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما تھے اور سب پہلوان نامی حاضر تھے دو چوبدار کا چرچا ہو رہا تھا کہ
ہرکارے نے آکر سامنے دولت دی اور عرض کی ایک ساحر آیا ہی کچھ پیام سمنگان جادو کا لایا
ہی امیدوار باریابی ہی ایرج نے فرمایا بلاؤ چوبدار باہر آیا ساحر کو اندر لے گیا ساحر نے شوکت ایرج
نامدار کو دیکھکر سلام کیا ایرج نے بیٹھنے کا اشارہ کیا ساحر بیٹھا ایرج نے حال دریافت کیا ساحر
نے ڈرتے ڈرتے اسقدر کہا کہ ہمارے مالک سمنگان جادو نے کہا کہ آپ ہمارے پاس

تشریف لائیے لڑنے کا ارادہ نہ کیجیے ہم آپ کو بادشاہ طلسم کے پاس لیچلیں اور لڑنے میں کچھ حاصل نہوگا
آپکو ہر طرح بادشاہ طلسم بخشواتا ہوگا مین وعدہ کرتا ہون کہ آپکی نسبت کوئی برائی کی بات نہوگی
جو کچھ ہمین سزا دینا ہوگی ریحان کو دینگے کہ اسکی وجہ سے آپ نے اسطرف آنے کا قصد کیا ہوا ایرج
نامدار نے کہا تم ایلچی ہو اسوجہ سے تمھاری خطا معاف کی گئی مگر سمنگان سے کہدینا کہ تو ہے کیا بیچارہ
تیری کیا حقیقت ہے اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو ریحان تاجدار کو بادشاہ قبول کر ورنہ سارے طلسم مین
تہلکہ ڈالدونگا یہ نہ سمجھنا کہ میرے ہمراہ لشکر کم ہے اور سحر نہین جانتا ہون مین سحر اور ساحری پر لعنت کرتا
ہون اور اپنی ساحری پر اگر تجھے دعوے ہے تو باطل ہے کیا تو نے ہم لوگون کے اذکار کتب تواریخ مین نہین
دیکھے ہین کیسے کیسے ساحران غدار جو اپنے تئین استاد سامری و جمشید جانتے تھے لوگ انکو
بخداوندی مانتے تھے ہمین لوگون کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے جب وہ لوگ تاب مقابلہ نہ لا سکے
تو تو کیا چیز ہے جو مین تجھکو گرفتار کرکے لیجاؤنگا ساحر نے عرض کی مین بعینہ لفظاً لفظاً عرض کردونگا یہ کہکر
ساحر رخصت ہوا سمنگان جادو سے آکر کہا حضور اس جوان کو تو بڑے دعوے ہین اگر مین زیادہ
کچھ کہتا تو یقین ہے زندہ واپس آنا نصیب نہوتا سمنگان نے کہا ارے اسنے کچھ جواب بھی دیا ساحر
نے کہا جو جوابات اسنے دیے ہین مین انکو کیونکر عرض کرون سمنگان نے کہا ہم اجازت دیتے ہین
تم بیان کرو ساحر نے کہا کہ جب مین نے آپکا پیام دیا اس جوان کا چہرہ غضب سے سرخ ہوگیا
اور جواب دیا کہ سمنگان جادو کی کیا مجال ہے جو مجھے تخشب کے پاس لیجائے کیا نہین جانتا کہ ہمنے بڑے
بڑے ساحرونکو جو دعوے خدائی کرتے تھے کیسی جرأت سے قتل کیا سمنگان جادو نے کہا یہ سب
دعوے باطل ہین جب میرے مقابلے مین آئیگا سب بھول جائیگا یہ کہکر سردارون کو بلایا کہا طبل جنگ
پر چوب لگاؤ کل میدان مین جاکر ساری جرأت بھلا دونگا مین نے چاہا تھا کہ اس جوان کی خطا معاف
کردونگا اور ریحان جو گنہگار ہے اسکو سزا دونگا مگر اسقدر مغرور ہے کہ اپنے برابر کسی کو نہین سمجھتا ہے
سمنگان جادو کے لشکر مین اسوقت طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر ایرج کے بہر جاسوسی موجود تھے
خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ ایرج نوجوان مین آئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے عرض کی
حضور سمنگان جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے قصد اسکا ہے کہ کل میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آراے
نبرد ہو ایرج نے فرمایا کچھ اندیشہ نہین ہے ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین جنگ کی تیاریان ہونے لگین جب لشکر ثوابت
و سیارگان میدان چرخ زبرجدی سے گریزان ہوا اور شہسوار زرین پوش فلک سبزہ خطوط شعاعی لیکر
توسن نیلی فام فلک پر جلوہ گر ہوا یعنے خانۂ شب سے سحر برآمد ہوئی تو ایرج نامدار خواب راحت سے
بیدار ہوئے فریضہ سحر کو ادا کیا ملازمون نے سلاح پیش کیے ایرج نامدار نے سلاح ذات پر آراستہ
کیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سب لشکر در دولت پر حاضر تھا سائیس وہی اسپ جو کوہ بلور
پر ملا تھا لیکر حاضر ہوا ایرج نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے طرف میدان جنگ کے
چلے ادھر سے سمنگان جادو ایک تخت سحر پر سوار عقب مین چند لاکھ ساحران غدار لیے ہوئے
میدان مین آیا پرا جمایا ایرج نامدار کے لشکر مین بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی

کو کیت کردگا کمک ہے سمنگان جادو نے ایک ساحر کو میدان مین بھیجا اُس ساحر نے آکر مبارز طلب کیا
ایرج نامدار کے لشکر سے ایک سردار غضنفر شیر دل نام شاگردان فیروز سے نکلکر مقابلے مین آیا گاودر
چلی پھر تو بڑے زور شور سے نیزہ بازی ہونے لگی ایک مقام پر غضنفر نے نیزہ گانٹھ کر چاہا کہ پچھاڑ دون
نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا مگر وہ ساحر تھا دھوکا دینے کو سلاح بچ کر آیا تھا اُسنے سحر کیا کہ
غضنفر گھوڑے سے زمین پر گرا اُسکے گرتے ہی ساحر نے تلوار کھینچکر اُسپر وار کیا کہ سر اُڑ گیا ایرج
نامدار کو بھی تعجب ہوا کہ آپ ہی نیزے کو گانٹھا اور آپ ہی گھوڑے سے گر پڑا مگر اُس ساحر نے پھر
نعرہ کیا لشکر ایرج سے اور ایک سردار اُسکے مقابلے مین گیا ساحر نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طرح
سات جوان لشکر ایرج کے قتل ہوئے ساحر نے پھر نعرہ کیا کہ کیا اب تم مین کوئی بچہ ہی باقی نہین
ہے یہ سنکر ایرج نامدار نے چاہا کہ اپنا گھوڑا بڑھاوے مہتاب آکر قدمون سے لپٹ گیا عرض کی اے
شہریار غلامان جانباز کس واسطے ہین ایک جانب فیروز آکر قدمون سے لپٹ گیا ایرج نامدار نے بہت
کچھ کہا مگر دونون نے یہی جواب دیا کہ جب تک ہم زندہ ہین آپ کو میدان مین نجانے دینگے
ایرج مجبور ہوئے فیروز نے کہا کہ مجھے اجازت میدان مرحمت فرمائیے مہتاب نے عرض کی اس
امر کا غلام امیدوار ہے ایرج نے کہا اب مین مجبور ہون آپ دونون صاحب یہان رہین مین خود جاتا
ہون ایرج کے اس کہنے سے مہتاب نے عرض کی جسکو آپ کے مزاج مین آئے رخصت دیجیے
ایرج نے فرمایا کہ مین اگر تمکو رخصت دیتا ہون تو فیروز کے خلاف ہوتا ہے اور اگر فیروز کو اجازت
دیتا ہون تو تمھارے خلاف ہوتا ہے فیروز نے کہا اے شہریار اگر آپ کے خلاف مرضی ہے تو ہم اجازت
نہین طلب کرتے ہین آپ مہتاب کو میدان مین بھیجے ایرج نے مہتاب کو میدان مین بھیجا مہتاب
اُس ساحر کے مقابلے مین آیا سمنگان نے پکار کر کہا اے جوان مہتاب کو زندہ گرفتار کر لانا پھر سلطانی
ہے جو کچھ اُسکے مزاج مین آئے گا اُسکو سزا دینگے مہتاب نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہے ساحر جو ایک سردار کی
صورت پر لشکر سمنگان جادو مین سے لڑنے آیا تھا مہتاب سے کہنے لگا کہ اے جوان اب بھی کچھ نہین گیا ہے میرے
ساتھ سمنگان جادو کی خدمت مین چل وہ تجھے بادشاہ کے پاس لیجا کر تیری خطا معاف کرا دینگے
اگر میرا کہنا قبول نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا یہان سے گرفتار ہو کر جائیگا مہتاب نے کہا کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے
یہ میدان جنگ ہے یہان زبان تیغ سے مردان عالم سوال و جواب کرتے ہین جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اگر خدا
تجھے فتحیاب کریگا مجھے گرفتار کر کے لیجانا یا خود میرے آقائے نامدار کی اطاعت قبول کرنا اُس سردار
نے نیزہ مہتاب سیہ پوش کو مارا مہتاب نے نیزے کو خالی دے کر چاہا کہ کمر وار کرے گھوڑا مہتاب
کا بدلگامی کرنے لگا بہت بہت روکتا ہے مگر گھوڑا کسیطرح نہین تھمتا ایرج نامدار کیلیے معرکے بہت
دیکھ چکے ہین خود انہین کو بار بار ایسا اتفاق ہوئے ہین فوراً سمجھ گئے کہ یہ سردار ساحر بھی ہے اور اگر یہ سحر
نہین کرتا ہے تو سمنگان کی شرارت ہے وہ سحر کر رہا ہے یہ سوچ کے مہتاب کو آواز دی کہ گھوڑے سے
اُتر پڑ تو لشکر سے دوسرا گھوڑا تمھارے واسطے بھیجا جاتا ہے مہتاب گھوڑے سے اُتر پڑا ایرج
نامدار نے اپنی سواری کا ایک گھوڑا اصطبل سے طلب کیا اور سائیس کو اپنے پاس بلا کے ایک نیمچہ
کمر سے نکالا جسکی وجہ سے سحر تاثیر نہین کرتا تھا سائیس کو دیا کہا یہ نیمچہ مہتاب کو دینا اور گھوڑا

بھی لیجاؤ سائیس وہ بچہ اور گھوڑا لیے ہوئے مہتاب کے پاس آیا گھوڑے پر سوار ہو نیچہ کمر مین لگایا
ساحر کو للکارا وہ بچہ نیزہ بازی ہونے لگی ساحر للکر للکر اسم سحر پڑھتا ہو مگر مہتاب پر تاثیر نہین ہوتی
جب عاجز ہوا تو بخوف جان چاہا کہ بھاگ کر نکلی وُن مہتاب نے کمر سے تیغ لی وار کیا کہ سر کٹ گیا
اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من سر جوش جادو بود مہتاب نے سمنگان کیطرف
دیکھکر کہا او مکار غیر ساحرون کے مقابلے کے واسطے ساحر انکو بھیجتا ہے تجھے شرم نہین آتی سمنگان
نے ہنسکر خود اپنا تخت بڑھایا کہا اے مہتاب مین تجھسے تو کیا لڑون مگر لپٹے کو کا کو سیدا بھین بلا تو
البتہ اُسنے مقابلہ کرون مہتاب نے کہا او مکار بیشتر ہم موجود ہین ہمارے سامنے تو آ نے کیا مقابلہ
کریگا ہان تو جا کر تختنب کو بلا لا تو البتہ وہ مقابلے مین آسکینگے یہ کلام اُس بد انجام کا ایرج نامدار نے سنا
مرکب کو بڑھایا فیروز سامنے آیا عرض کی غلام جا کر اس مکار سے مقابلہ کریگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہم
لوگونکا یہ دستور ہے کہ جسکا نام لے کر حریف بگار تلب ہے وہی مقابلے مین جاتا ہے وہ میرا مشتاق ہے مین مجھے
مقابلے مین جاتا ہون اسمین زیادہ اصرار نہ کرو فیروز خموش ہو رہا ایرج نامدار نے میدان مین آ کر مہتاب
سے کہا تم الگ ہٹ جاؤ یہ میرا مشتاق ہے مین اس سے مقابلہ کرونگا مہتاب نے تامل کیا ایرج نے
فرمایا اے مہتاب مجھے رنج ہوگا اگر تم یہ بات میری نہ مانوگے مہتاب نے پھر ایرج نوجوان کو دیا ایرج
آگے بڑھے کہا اے سمنگان تم میرے مشتاق تھے مین موجود ہون جو حربہ رکھتے ہو پیش کرو سمنگان نے کہا
اے ایرج نامدار مین نے ایسا شجاع و صاحب ہمت نہین دیکھا آپ نے اتنی بڑی جرأت کی کہ یاجوج
آدم خوار کو قتل کیا اگر ہزار دیو بھی یہ قصد کرتے تو بھی قتل یاجوج دشوار تھا آپ نے تنہا اُسکو بجرأت قتل کیا
اور یہان تشریف لانا آپ کا ریحان کی وجہ سے ہوا اور قصور اسکی وہی ہے آپ کی محض تقاضائے
شجاعت سے یہان تشریف لائے آپکی جرأت کا شہرہ ہو گیا طلسم بھر مان گیا اسنے اسطرح جان گیا
کہ زمانہ مین ایسے جری بھی ہین جنہون نے یاجوج سے کوہ پیکر کو قتل کیا اور فیروز سے پہلوان نامی کو مع
شاگردونکے ایک شب مین زیر کر لیا اور مہتاب سے پر جوش سے جو چند کو جسکا مثل فن سپہ گری مین نہ تھا رہنما
مطیع کیا اب آپ تشریف لیجائیے ہم آپکے لشکر کو بھی جو زندان خانہ طلسم مین اسیر ہو رہا کرائے دیتے
ہین صرف ریحان کو نہ دینگے کہ وہ ہمارا گنہگار ہے اُسکو قید رکھینگے آپ بعیش و خوشی جا کر سلطنت
کیجیے اور ملکو نے خراج لیجیے تختنب ثانی بادشاہ طلسم بھی آپ سے صاف ہو جاینگے ہمیشہ رسم رہے گا
کبھی ہو اگر مدد کی ضرورت ہوگی آپ کو تکلیف دینگے اگر آپ کو بھی حاجت ہوگی ہم لوگ بسر و چشم حاضر
ہونگے اتفاق باہمی سے سلطنتون کو ترقیان ہونگی میرے نزدیک اس فساد بیجا سے اتفاق باہمی بہت
مناسب ہوگا آپ خود عاقل ہین انصاف فرمائیے کہ معاملہ ناموس کسقدر نازک ہے اور خطا ریحان کی
ظاہر ہو اگر ایسے وقت مین خوش ہو رہون تو سب لوگ مجھے کیا کہینگے اول تو مجھ سے کب ضبط ہو سکیگا
مجبور رہون کہ اب ریحان طلسم کے قیدیون مین شمار کیا جاتا ہے بے انقضائے میعاد معین اسکو قتل نہین
کر سکتا ہون اگر یہ امر مانع نہ ہوتا تو مین اسکو فوراً قتل کرتا اگر مین نے خلاف عرض کیا ہو تو اسکا جواب
دیجیے ایرج نامدار نے جو یہ تقریر سمنگان جادو کی سنی خیال کیا کہ یہ شخص عاقل اور ساحرون کے یاوہ گو اور
بد تمیز نہین ہے بلکہ نہایت مہذب اور مرد دانا ہے جو کچھ اسنے کہا اُسکو بہت خوبصورتی سے ادا کیا یہ خیال کر کے

ایرج نامدار نے فرمایا اے سمنگان تمنے جو کچھ کہا یہ بہت صحیح ہی لیکن چند باتین ایسی ہین کہ جنکا کہنا تمھاری عقل سے
دور تھا اور تمھارے اخلاق کے خلاف ہی سمنگان بھی طرز تقریر ایرج نامدار دیکھکر سمجھا کہ یہ جوان بھی عاقل
خوش بیان و ادب دان معلوم ہوتا ہی عرض کی وہ باتین کیا ہین فرمایئے مین ہر حال مین رفع شبہ چاہتا ہون
ایرج نامدار نے فرمایا کہ اول تو یہ کہ ہر طرح ریحان کی خطا ثابت کیے ہو اُسی پر الزام دھرتے ہو تمھین
کیونکر معلوم ہوا کہ یہ امر ریحان تاجدار کی ذات سے ہوا اول تو وہ اس راز سے بھی واقف نہین
کہ سحاب کون ہی نہ وہ اس ارادے سے اُس صحرا مین گیا بلکہ برائے شکار گیا راہ مین یہ واقعہ گذرا
وہ بھی دل سے مجبور ہو گیا گو یہ امر ضرور ہی کہ جانبین کی خواہش سے یہ بات پیدا ہوئی مگر خواہش اول
ریحان کی نہ تھی نہ وہ اس راز سے ماہر تھا کہ اُس شخص کو اسطرح کا سلسلہ تمسے ہی اس حالت مین
ریحان بالکل بیخطا ہی اور اُسکو مجرم قرار دینا تمھاری عقل سے خلاف ہی دوسرے یہ کہ تمنے مجھسے
جو کہا کہ ہم لشکر کو بھی رہا کرائے دیتے ہین تم طلسم سے چلے جاؤ اور اپنی سلطنت مین مشغول ہو تو ہمین
سلطنت کی پروا نہین دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایک شخص کا ساتھ دیا جب اُسپر ایک وقت
سخت پڑا تو ہم اُسکو مبتلاے بلا رہنے دین اور اپنی عیش کی تدبیر کرین شجاعان عالم ہمکو کیا کہینگے اور
آیندہ ہمسے کوئی کیون مدد کی امید رکھے گا تمھارا یہی قول ہی کہ جب تمکو ضرورت مدد ہوگی ہم لوگ مدد
کرینگے اگر ہم اسوقت اُسکی مدد سے ہاتھ اٹھاؤ نگا تم بھی وقت پر یہی خیال کروگے کہ ایسے شخص کی
مدد بیکار ہی جو زبان سے کہکر پورا نہ کرے یہ بات تمھاری عقل و فراست سے بعید تھی اب اگر میرا کہنا
قبول کرو تو پھر کیون ورنہ کوئی ضرورت نہین ہی سمنگان جادو ایرج کی خوش بیانی سنکر اور عقل و فراست
و شجاعت و ہمت کو دیکھکر بہت خوش ہوا اول مین خیال کیا کہ جسقدر باتین اس جوان نے کہین بہت صحیح ہین
اور اسکی لیاقت و جرات مین شک نہین ہی یہ سوچ کر کہا مین اس امر کا وعدہ نہین کرتا ہون کہ آپ کے
کلام کو ضرور ہی تسلیم کرونگا مگر آپ بیان فرمایئے اگر لائق قبول ہوگا تو ہرگز انکار نہ کرونگا ایرج نوجوان نے
فرمایا کہ مین نے جسقدر باتین کہین انمین سے جو امر خلاف ہو اُسکو بیان کرو سمنگان جادو نے کہا
یہ باتین تو صحیح ہین بلکہ لائق اسکے ہین کہ قبول کیجائین مگر کچھ عذرات مجھے باقی ہین جو عرض کرونگا مگر قبل ایک
بات کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے تو عین عنایت ہی ایرج نے کہا کیا سمنگان نے کہا پیشتر ہمارے
آپ کے باتین ہون جنگ موقوف رہے اگر مین پیشتر جانتا کہ یہ امور پیدا ہونگے تو ہرگز جنگ آغاز نہ کرتا
لڑائی شروع کرکے آپ سے بہت محجوب ہوا ایرج نامدار نے فرمایا تمھین اختیار ہے مین منظور کرتا ہون
اور جنگ آغاز کرنے مین کچھ حجاب نہین ہی سمنگان نے کہا آپ بھی اپنی بارگاہ مین تشریف لیجایئے
اور مین بھی رخصت ہوتا ہون شب کو مین خود ہی حاضر ہونگا اور جو جو امور عرض کرنا ہین وہ عرض کرونگا
ایرج نامدار نے کہا تمھین اختیار ہی سمنگان جادو ایرج نامدار سے رخصت ہو کر اپنی بارگاہ کی طرف گیا
ایرج نے بھی مرکب کو پھیرا مع لشکر اپنی بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے مہتاب و فیروز نے عرض کی آقائے
نامدار ہم لوگ سخت حیران ہین کہ آپ سے اور سمنگان جادو سے کیا باتین ہوئین جو وہ بھی خوشی خوشی
واپس گیا اور آپ بھی بخندہ پیشانی تشریف لائے ایرج نامدار نے فرمایا کہ سمنگان جادو نہایت
مرد معقول ہی کیا عجب ہی کہ اطاعت اسلام قبول کرے اور ریحان کو رہا کرائے یہ کہکر کل کیفیت بیان کی

یہ بھی فرمایا کہ شب کو سمنگان یہان آئیگا سامان دعوت ضرور چاہیئے ملازمون نے اُسی وقت بارگاہ کو
آراستہ کیا سامان عیش وطرب مہیا ہوا دن تو تھوڑا باقی تھا تھوڑے عرصے مین شام ہو گئی ملازمین ایرج
نامدار نے روشنی کی ایرج بشوکت وشان بارگاہ مین جلوہ فرما ہوئے سرکارون سے آکر عرض کی سمنگان
جادو دردولت پر حاضر ہو امیدوار باریابی ہی ایرج نامدار نے مہتاب وفیروز سے کہا کہ تم جاکر باعزاز
اپنے ہمراہ لاؤ مہتاب وفیروز بارگاہ مین لائے سمنگان اخلاق ایرج نامدار دیکھکر خوش ہوا مہتاب
سے کہا اصل تو یون ہی کہ ایسے شجیع و مہذب بایں پیرانہ سالی میری نگاہ سے نہین گذرے مہتاب نے
بہت کچھ تعریف ایرج نامدار کی بیان کی یہ باتین کرتے ہوئے بارگاہ کے اندر آئے سمنگان نے ایرج نامدار
کو سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دے کر اپنے برابر کرسی عنایت فرمائی سمنگان جادو ہیجان دلق
بارگاہ دیکھکر دنگ ہو گیا ساقی نے بڑے جام سمنگان جادو کو دیا سمنگان نے جام پیا ایرج نامدار سے
مخاطب ہو کر کہا اب فرمایئے آپ اُسوقت کیا کرار شاد کرتے تھے جسمین قبول کرنے کی شرط تھی ایرج نامدار
نے کہا مین یہ امر بیان کرتا تھا کہ جو بات باعث بدنامی تھی وہ ہو چکی اب اس جدوکد سے اس امر کا
پوشیدہ ہونا ممکن نہین اور قتل ریحان سے یہ بدنامی مبدل بہ نیکنامی نہو گی بلکہ عقلا کے نزدیک بہت ہی
خلاف ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ ریحان کو بدامادی قبول کرو اور اس ارادۂ بیجا سے باز آؤ آیندہ تمہین
اختیار ہی مین یہ نہین کہتا کہ صرف میرے ہی کہنے سے قبول کرو بلکہ اور اپنے اعزا واقربا جو صاحبان عقل و
شعور ہون اُنسے اس امر مین مشورہ کرو سمنگان جادو نے کہا آپ کا فرمانا تو بہت بجا ہی مگر مین اس امر کو
قبول نہین کر سکتا ایرج نے فرمایا کہ سبب نہ قبول کرنے کا کیا ہی سمنگان نے جواب دیا کہ ریحان اب
قیدیان طلسم مین محسوب ہی مین اُسکو کیونکر رہا کراؤنگا یہ امر ہوتا تو مین قبول کر لیتا ہان اسکا وعدہ کرتا ہون
کہ مین جاکر نخشب ثانی سے اس امر مین راے لونگا جیسا کچھ وہ فرمائینگے اُسپر عمل کرونگا اگر مجھے ایک ہفتہ
کی مہلت مرحمت فرمائی جاوے تو مین بادشاہ طلسم کے پاس جاؤن اور اس امر مین اُنسے صلاح لون
ایرج نامدار نے فرمایا تم شوق سے جاؤ جبتک اس معاملے کو بالکل صاف نہ کر لینا واپس نہ آنا ایک ہفتہ
پر منحصر نہین ہی جبتک یہ معاملہ صاف نہو تب تک تمہین اختیار ہی سمنگان بہت خوش ہوا کہا اب رخصت
کا امیدوار ہون ایرج نامدار نے فرمایا یہ ممکن نہین کہ تم ہمارے مہمان ہو اور رفاہ مہمان ہمارے مذہب مین
واجب ہی پس جو شرائط خاطر ہین جب تک وہ پورے نہو نگے مین ہرگز نجانے دونگا سمنگان خوش ہو گیا
ایرج نامدار نے ملازمون سے ارشاد فرمایا انھون نے خاص سمنگان کے واسطے دسترخوان بچھایا اور
جو لوگ سمنگان کے ہمراہ آئے تھے ایرج نامدار نے اُنسے فرمایا کہ تکلف کو راہ نہ دو جو موجود ہی قبول
کرو سمنگان دسترخوان پر آیا مع اپنے ہمراہیون کے کھانا کھایا بعد فراغت تھوڑی دیر ٹھہر کر ایرج سے رخصت
ہوا اپنی بارگاہ مین پر آیا اپنے ملازمون سے کہا کہ اس جوان نے خلق کی حد کر دی اگر نخشب اس بات کو
منظور نہ کرینگے تو اب مین ہرگز مقابلہ نہ آؤنگا وہ کسی اور کو بھیجینگے مجھے مقابلہ کرتے شرم آئیگی اسکے ملازم بھی
ایرج نامدار کی اخلاق کے مداح ہوئے یہان تو یہ ذکر تھا اور ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین کہ رہے تھے کہ سمنگان
بہت مرد معقول ہی یقین ہی نخشب ثانی کو جاکر سمجھا دے اور ریحان تاجدار کو رہا کر کے اپنے ہمراہ لائے
مہتاب عرض کرتا تھا کہ مجھے نخشب کی طبیعت سے یہ امید نہین ہی کہ وہ ریحان کو چھوڑ دے

اور آپ سے صلح کرے اسے آپ کی طرف سے یقین کامل ہو گیا ہے کہ طلسم کے فاتح یہی ہین پانچ سو برس
اس طلسم کو بنے ہوئے گذرے اور جب بنایا گیا تھا تو بانیان طلسم نے آپکی تصویر بھی جیسی بنائی تھی اسکو
اب یقین کامل ہے کہ طلسم آپ کے ہاتھ سے فتح ہو جائیگا اس سبب سے وہ قبول نہ کریگا بلکہ اور لشکر ہمراہ
کرکے سمنکان جادو کو یہان بھیجیگا ایرج نامدار نے فرمایا پھر کیا پروا ہے خدا مالک ہے اسکے بنائے
کچھ بھی نہین ہوگا تھوڑی دیر یہ ذکر رہا جب رات بہت گئی تو ایرج نامدار نے بستر خواب پر جاکے آرام
کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے محو خواب ہوئے سمنکان جادو نے اپنے لشکر مین حکم دیا
کہ ہم صبح اس صحرا سے کوچ کرینگے سب سامان سفر درست رہے یہان لشکریون مین سامان سفر درست
ہونے لگا قریب صبح سمنکان نے اس صحرا سے جانب گشتسب ثانی کوچ کیا آگے کا اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نسرین کی عرض کیجاتی ہے

کہ جنھون نے جو شاہزادے کو قید سے رہا کیا اور گلعذار وزیر زادی لے کر چلی راہ مین کوتوال شہر نے
روکا ایرج نے اسکو مار گھوڑا اور سلاح اسکا چھین لیا پھر اہل لشکر ساحر وغیرہ آئے ملکہ نسرین کو
گلعذار بلا کر لائی ملکہ نے سحر کیا بہت سے وہان قتل ہوئے آخر کو سب ساحر بھاگے صبح ہو گئی ملکہ نسرین
اور گلعذار چمن ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ تو شاہزادے کو کسیطرح سے آیہان ایرج نوجوان ایک طرف
روانہ ہوئے گلعذار نے یہان آکر بہت تلاش کیا مگر کہین ایرج کا پتہ نہین پایا یہی حال ملکہ کو کہہ سنایا
ملکہ کو بہت افسوس ہوا خیال کیا کہ شاید لشکر ساحران پھر آیا اور شاہزادے کو گرفتار کر لے گیا ملکہ نے
گلعذار سے یہ بات ظاہر کی گلعذار نے کہا اگر ایسا ہوتا تو ضرور معلوم ہو جاتا ملکہ نے زندان خانہ مین
آدمی روانہ کئے تا خبر لائین کہ شاہزادہ وہان تو نہین بھیجا گیا لوگون نے زندانخانہ مین جاکر تحقیق کی
کیفیت معلوم ہو گئی سب نے ملکہ سے آکر عرض کی حضور وہان تو کوئی قیدی نہین گیا ہے ملکہ کو نہایت عجب
ہوا گلعذار سے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے نہ تو شاہزادہ زندانخانہ مین گیا ہے نہ اس جوار مین ہے پھر کہان ہو گیا
اگر یہان ہوتا تو والد نامدار ضرور گرفتار کر لیتے بلکہ اہل شہر خود گرفتار کر کے سپرد کر دیتے نہین معلوم شاہزادہ
کس طرف نکل گیا گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم مجبوری ہے سوائے صبر کے اور کیا ہو سکتا ہے ملکہ نے کہا اے
گلعذار ہمارے قلب کی یہ کیفیت ہوئی تو ہم دیکھتے ہین کہ صبر کیونکر کیا جاتا ہے گلعذار نے عرض کی واری
پھر جو حکم ہو وہ مین بجا لاؤن ملکہ نے کہا اگر تمھین میری جان عزیز ہے تو جسطرح بن پڑے شاہزادہ کا پتہ لگاؤ
گلعذار نے عرض کی بہین اسوقت خاص اس کام کے واسطے معین کرونگی اسی شاہزادے کی تلاش
مین صحرا بصحرا پھرا کرینگی کہین پتہ مل ہی جائیگا ملکہ نسرین نے کہا مین خود بھی پیدل کرونگی کیونکہ بالکل آزاد
نہین ہون کہ جب چاہون چلی جاؤن ہان والد نامدار سے عرض کرونگی کہ مجھے اجازت ہو جائے کہ علی الصبح
باہر ہوا خوری چلی جایا کرون اگر وہ اجازت دینگے تو خیر ورنہ پوشیدہ طور سے مین جایا کرونگی گلعذار نے کہا
آپ کیون زحمت فرمائیے ہم ہر طرح سے شاہزادہ کو تلاش کرینگے ملکہ نے کہا جبتک مین بھی تلاش کے واسطے
نہ جایا کرونگی تب تک میرے قلب کو تسکین نہ ہوگی گلعذار نے عرض کی آپ کو اختیار ہے کنیز ہمراہ چلنے کو
تیار ہے ملکہ نے کہا ہمارا تمھارا ایک ہی جانب جانا اچھا نہین ہے تم اور طرف جانا ہم اور طرف جائینگے شاہزادہ کا
پتہ لگائینگے گلعذار نے کہا جیسی آپ کی مرضی ہوگی ویسا کیا جائیگا ملکہ یہ باتین کر کے گلعذار سے کہکر اٹھی

کہ مین والد نامدار کے پاس جاتی ہون آنسے اس بارے مین اجازت طلب کرتی ہون گلعذار نے کہا
آپ یون کہیگا اگر مجھے حکم ہو تو علی الصباح جو آپ کا باغ اس شہر سے باہر بنا ہے وہان چلی جایا کرون دل بہلایا
کرون آج کل طبیعت گھبرائی ہے یقین ہے ضرور اجازت دین منع نہ کرین ملکہ نسرین نے قبول کیا اپنے
باپ تخشب ثانی کے پاس آئین تخشب کو دیکھکر سلام کیا تخشب نے پاس بٹھا لیا مزاج پوچھا ملکہ نے
کہا آجکل طبیعت بہت گھبرائی ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو جو باغ آپ نے بیرون شہر بنوایا ہے مین علی الصباح
گھڑی بھر کے لیے وہان جایا کرون تخشب نے کہا بی بی آج کل ایک ایسا شخص ظالم اس طلسم مین وارد ہوا ہے
جسکی وجہ سے مجھے بڑا اندیشہ ہے مین نے اسکو اسیر کر لیا تھا مگر نہین معلوم کون دوست اسکا پیدا ہوا جو
اسکو زندانخانہ سے رہا کرکے گیا راستے مین کوتوال شہر نے روکا سنتا ہون اس شخص نے کوتوال کو مارا
آپ رہبر ہو کر ایک جانب نکل گیا اب مین نے سمنگان جادو کو روانہ کیا ہے جب تک وہ اسیر ہو کر نہ آئے
تب تک تم نے کہین باہر نہ نکلو ملکہ نے بہت بہت کہا مگر تخشب نے قبول نہ کیا ملکہ مجبور ہو کے
واپس آئین گلعذار سے سب کیفیت بیان کی کہا اب آنکی تلاش کرنے کو سمنگان جادو روانہ کیے گئے
یہ بڑی مشکل ہے اب جہان شاہزادے سے ملاقات ہوگی سمنگان جادو سحر کرکے فوراً
گرفتار کر لیگا انکو سحر سے آگاہی نہین ہے اے گلعذار مین پوشیدہ طور سے روز جایا کرونگی شاید کوئی ایسا
موقع ہو کہ انسے سمنگان سے مقابلہ ہو جائے اور مین وقت پر پہونچ جاؤن تو جان تو انکی بچا لونگی گلعذار
نے کہا آپکو اختیار ہے مین منع نہین کر سکتی ملکہ نے کہا تم بھی کل ضرور جانا اگر کہین راہ مین دیکھنا کہ
سمنگان انکو اسیر کیے ہوئے لاتا ہے تو خبردار کچھ دست اندازی نہ کرنا مجھے فوراً اطلاع کرنا مین ایک
سحر مین سب کو نیست و نابود کر دونگی شاہزادے کو رہا کرا لاؤنگی گلعذار بہت خوب کہتی جاتی ہے ملکہ نے
بڑی دیر تک اسی قسم کی باتین کین اس روز سے یہ معمول کیا کہ روز علی الصباح ملکہ بھی پوشیدہ ہو کر سحر
کے بلند ہوتی ہین صحرا بصحرا ایرج نامدار کو تلاش کرتی ہین اور گلعذار دوسرے زادی بھی دور نکل جاتی ہے جب
دونون واپس آتی ہین تو ملکہ گلعذار سے تحقیق کرتی ہین کیون گلعذار آج کس جانب گئی تھین گلعذار
سب بتاتی ہے وہ اری آج مین صحرائے زرگستان مین گئی تھی ملکہ عالم مین نے بہت تلاش کیا کہین پتہ نہ پایا
آپ کس جانب تشریف لیگئی تھین ملکہ کہتی ہین ہم آج کوہ سماق کی طرف گئے تھے تمام کوہ دیکھا گو جسقدر
جنگل تھا اسکا ایک ایک شجر سایہ دار دیکھا مگر شاہزادے کا پتہ نہین ملا اب تم کل کس طرف جاؤگی
گلعذار عرض کرتی تھی ہماری کل جانب صحرائے سبزہ زار جاؤنگی آپ کا ارادہ کس طرف کا ہے ملکہ بھی
جہان کا قصد ہوتا تھا بتا دیتی تھین اب انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر ملکہ نسرین کا وقت پر کیا جائیگا

کیفیت سمنگان جادو کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو ایرج نامدار سے مہلت لیکر روانہ ہوا تین روز کے بعد تخشب ثانی کے پاس پہونچا تخشب
اسوقت دربار مین بیٹھا سمنگان کا ذکر کر رہا تھا کہ اسنے جا کر سلام کیا تخشب ثانی نے کہا اے
سمنگان جادو خیر تو ہے اس طور سے تمہارا آنا تو بڑے تعجب کی بات ہے سمنگان نے کہا حضور خلوت
مین تشریف لے چلین تو کچھ عرض کرون تخشب اسی وقت دربار سے اٹھا سمنگان کے ساتھ خلوت مین آیا
کہا اے سمنگان کیا بات ہے سمنگان جادو نے کہا اے شہنشاہ مین حسب الحکم گیا اس جوان سے ملاقات

ہوئی میں نے پہلے تو اُسکے پاس ایک پیامبر روانہ کیا اور اسکو بہت کچھ سمجھا دیا کہ خبردار خوف نکرنا صاف صاف
کہنا کہ اگر جان عزیز ہے تو ہمارے پاس چلے آیئے ہم تمکو بادشاہ طلسم کے پاس لیچلیں خطا معاف کرا دیں
تمہارا سب لشکر دلا دیں یہاں سے واپس جاؤ تمکو اسے کچھ سروکار نہیں ہو ہمارا خطاوار ریحان ہے ہم اس سے
سمجھ لینگے حضور ایک ساحرہ پیام لیکر جو گیا اسقدر رعب اُس جوان کا غالب ہوا کہ اسکے منہ سے کچھ نہ نکلا
ڈرتے ڈرتے اتنا کہا کہ آپ جنگ سے باز رہیے ہمارے آقا کے پاس چلیے وہ آپکو بادشاہ طلسم کے پاس
لیجا کے منگے معافی ہو جائیگی وہ جوان صاحب ہمت ہی اُسنے ذرا بھی خوف نہ کیا صاف صاف جواب
میرے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے مالک سے کہدینا کہ کیا ہم لوگوں سے نہیں واقف ہو کہ ہم کون ہیں اگر اسکو
اپنے سحر پہ دعوے ہی تو ہمیں اپنی جرأت پر غرّا ہو ہمنے اُن ساحروں کو مارا ہی جو دعوی خدائی کرتے تھے اور
اُن طلسموں کو توڑا ہی جنکا شکست کرنا کسی سے ممکن نہ تھا اے شہریار میں نے یہ جواب پا کر طبل جنگی اپنے
لشکر میں بجوایا وہ جوان صبح کو میرے مقابلے میں آیا میں نے مکر کیا کہ ایک ساحر کو سردار کی صورت میدان میں
روانہ کیا اُس نے سات سردار اُس جوان کے لشکر کے قتل کیے تخشب نے کہا اے سمنگان لشکر
اُسکے پاس کہاں سے آیا فوج تو اُسکی یہاں قید ہی سمنگان نے کہا اسکی کیفیت آپکو نہیں معلوم ہی کہ
اُسکے پاس لشکر کہاں سے آیا ہی اُسنے قیامت برپا کر دی بڑی شان و شوکت پیدا کی ہی آپ کے بیٹے
پہلوان فیروز کو زیر کیا تخشب نے کہا اے فیروز کو زیر کیا سمنگان نے جواب دیا ایک فیروز پہ
کیا منحصر ہی اُسنے مہتاب کو بھی اپنا مطیع کر لیا تخشب گھبرا گیا کہا اے سمنگان یہ سچ کہ رہے ہو سمنگان
نے کہا حضور مجھے ایسی باتیں خلاف عرض کرنیکی کیا ضرورت تھی ابھی اور سنیے جو اُسنے سب سے بڑھکر
کام کیا ہو تخشب نے کہا اے سمنگان مہتاب اور فیروز کو اُسنے زیر کر لیا اور ان لوگوں سے کچھ نہو سکا
ہمیں بھی اطلاع نکی اور اُسکی رفاقت قبول کر لی اے فیروز کے شاگردوں سے بھی مدد نہ کی سمنگان
نے کہا کیسے شاگرد اُسنے ایک شب میں سب شاگردوں کو فیروز کے زیر کر لیا اور اسی شب کو فیروز
سے کشتی ہوئی دوسرے روز فیروز کو بھی زیر کیا اُسنے اطاعت قبول کی اگر اطاعت نہ قبول کرتا تو
اپنی جان سے جاتا مہتاب جادو کو بھی زیر کیا تخشب نے کہا اور کیا ہوا سمنگان نے کہا ایک
ایسی بات ہی جو آپ کو یقین نہ آئیگی تخشب نے کہا ارے جلدی کہیں بیان کر سمنگان نے کہا
یاجوج آدم خوار کو قتل کیا نیچہ دافع سحر ہاتھ آیا اسباب شہریار وہاں سے آتا تھا میرا سامنا ہوا میں نے
ایک ساحر کو سردار بنا کر نکالا اُسنے سات سردار اس جوان کے قتل کیے جب آٹھویں کی نوبت آئی
تو مہتاب جادو مقابلے میں آیا اُسکے پاس نیچہ دافع سحر تھا اُسنے اُس ساحر کو قتل کیا میں نے اپنا تخت آگے
بڑھایا خود اُس جوان کو اپنے مقابلے میں بلایا اس جوان نے اکثر وہ جرأت کی باتیں کیں کہ مجھے اسکی ہمت پر تعجب
ہوا اور اُس سے مقابلہ کرنا مناسب نجانا اے شہریار میں نے بہت کچھ تقریر کو طول دیا ارادہ میرا یہ تھا کہ
اسکو اپنے دام تقریر میں گرفتار کروں مگر وہ بھی بلا کا حاضر جواب ہو اُسنے ہر طرح مجھی کو قائل کیا جب مجکو
کچھ نہ بن آیا تو میں نے اُس سے یہ کہا کہ ایک دن لڑائی موقوف رہے ہمارے آپ کے کچھ باتیں تخلیہ
میں ہو جائیں اُس جوان نے منظور کیا اسوقت لڑائی کو موقوف رکھا میں شب کو اسکی بارگاہ میں گیا
بارگاہ کی زیب و زینت کو کیا بیان کروں اُسنے ہر طرح کا تکلف صرف کیا تھا میں نے وہاں بھی

اُسکے ہمراہ بہت کچھ تقریر کی گر اُسنے جتنی سب باتیں بہت صحیح کہیں تخشب نے کہا اُسنے کیا باتیں کہیں سمنگان نے
جو جو باتیں ایرج نامدار سے ہوئی تھیں سب بیان کیں تخشب نے کہا ایسا ممکن نہیں تم اس بیرانہ سالی میں
ایک طفل ناتجربہ کار کی باتوں میں آگئے اول تو یہ امر ممکن نہیں کہ ہم اُس سے صلح کریں کیونکہ ہم لاکھ صلح چاہیں
مگر بابان جاسم نے اُسکی تصویر بنادی ہے اور لکھدیا ہے کہ یہی طلسم کشا ہے جب اسکا قدم طلسم کے اندر آئیگا
تو پھر طلسم نہ بچیگا تم خود ہی سنتے ہو کہ اُسنے یاجوج آدم خوار کو قتل کیا نیچہ دافع سحر ملا فقیر کو وہ شکین نے انگشتری
سلیمانی دی مہتاب کو مطیع کیا فیروز نے اطاعت قبول کی اُسکے سب شاگرد تابع فرمان ہوئے مہتاب
کے ہمراہ جسقدر لشکر تھا وہ سب قبضے میں آیا اب وہ اس لوح میں جاتا ہے کہ تم پہونچے اُسکو روک لیا
اگر تم نجاتے تو وہ ضرور سب سامانیں ہو کرکے لوح تک پہونچ جاتا اور اُسے قبضے میں کرتا جب اس
حال میں کوئی اس سے نہیں بول سکتا ہے تو جس جا تیں لوح اُسکے پاس ہوتی تو کس کی مجال تھی
جو اسپر دست اندازی کرتا اب بہتر یہی ہے کہ تم اور ساحران جاہل کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤ اور کسی فریب
سے نیچہ دافع سحر اس سے لو اور اُسے گرفتار کرکے حد طلسم کے باہر لیجاؤ اور فوراً قتل کر ڈالو میں
یہاں ریحان کو قتل کر ڈالوں کہ وہ قیدی تمہارا ہے اُسکے قتل کرنے سے کوئی نقصان طلسم میں واقع
نہیں ہوگا سمنگان جادو نے کہا اے شہریار مجھے اب اس جوان کے مقابلہ میں نہ بھیجیے مجکو شرم آتی
تخشب نے کہا شاید تمنے اس سے صلح کر لی اور ریحان کے واسطے یہاں آئے سمنگان نے جواب
دیا کہ صلح میں اور کیا باقی رہا جب میں نے اسکی دعوت قبول کی اور اُسکے یہاں گیا اُسنے ہزار طرح سے میری
خاطر کی آپسمیں گفتگو ہوئی اُسنے دلائل معقول سے مجھے قائل کیا اب بھی صلح نہ کرنا خلاف عقل ہے میں ضرور
اسکی رائے کی تائید کرونگا سمنگان کی یہ تقریر سنکے تخشب نے کہا اگر اسکی تائید کروگے تو تم بھی سزا
پاؤگے سمنگان جادو نے کہا کسکی مجال نہیں ہے جو مجھے سزا دے سکے تخشب نے کہا اے سمنگان
تمہارا قلب اُلٹ گیا ہے کیسی باتیں کر رہے ہو سمنگان جادو نے کہا میں جو کچھ کہتا ہوں بہت صحیح کہتا ہوں
آپ کا کہنا سراسر خلاف ہے اس جوان نے جو کچھ مجھے کہا وہ سچ ہے اور اُسکے خلاف کرنا عقلمندی سے
دور ہے میں پھر آپ سے کہتا ہوں کہ صلح کر لیجیے نہیں تو بہت پچھتایئے گا کف افسوس ملیے گا کچھ ہاتھ
نہ آئیگا وہ جوان طلسم کو فتح کریگا تخشب نے کہا کیا مجال اُسکی جو ما بدولت کی زندگی میں طلسم کیطرف
آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے سمنگان نے جواب دیا کہ اُسکے نزدیک آپ سے مقابلہ کرنا اور آپ کو شکست
دینا کتنی بڑی بات ہے تخشب نے جھنجھلا کر کہا اگر تجھے ایسا ہی اعتبار اُسپر ہے تو تو جاکر شریک ہو جا
سمنگان نے جواب دیا ضرور ایسا ہی ہوگا تخشب نے کہا جب تو میرے ہاتھ سے زندہ رہیگا تو
اُسکی شرکت قبول کریگا یہ کہکر تیغ میان سے کھینچ لیا سمنگان سنبھلکر پیچھے ہٹا اُسنے بھی تیغ کھینچی تخشب نے
وار کیا سمنگان نے خالی دیا یہ آواز باہر چلی گئی جو لوگ موجود تھے وہ آگئے یہاں یہ معرکہ دیکھا کچھ لوگ
تو یہاں رہے اور بعض نے جاکر اُسکے درباریوں کو خبر کر دی کہ ابھی شہریار یہاں سے اٹھکر سمنگان کے
ہمراہ گئے تھے وہاں آپسمیں کچھ چل رہا ہے اہل دربار جو اُسوقت موجود تھے اٹھکر وہاں گئے یہاں آکر دیکھا تو
سمنگان اور تخشب سے تیغ چل رہی ہے سمنگان بہت بڑا ساحر تھا کوئی اُسپر ہاتھ نہ ڈال سکا دور سے سب نے سمجھایا سمنگان
نے اُنکا کہا نہ مانا ضرب سے سر دو کر دیا تخشب نے ایک دانہ ماش کا نکالکر کچھ سحر کرکے اسکی طرف کھینچ مارا سمنگان نے بچایا

بچون اور سحر کو دفع کرون مگر نہ بچ سکا آخر پاؤن بیکار ہوے لڑکھڑا کر گرا تخشب نے اپنے ملازمون سے
کہا کہ اسکو بھی ریحان کے پاس قید کرو بعد گرفتاری طلسم کشا سب کو ساتھ ہی قتل کر دونگا لوگون نے سمنگان
کو ریحان کے پاس لیجا کر قید کیا ریحان تو سمنگان کو نہ جانتا تھا مگر سمنگان ریحان کو پہچانتا تھا ریحان نے
سمنگان سے پوچھا کہ تجھسے کیا گناہ سرزد ہوا جو اس مصیبت مین گرفتار ہوے سمنگان نے جواب دیا کہ
سب باتین آپ کی بدولت ہوئین ریحان نے کہا اے شخص تو دیوانہ ہے مین تجھسے واقف بھی نہین کہ تو
کون ہے اور کیون مجھپر الزام رکھتا ہے سمنگان نے کہا اے ریحان ایرج نامدار کا یہان تشریف لانا تمہارے
سبب سے ہوا ریحان نے کہا بیشک میرے باعث سے ایرج نامدار یہان تشریف لاے سمنگان نے
کہا مجھے تخشب نے آنکے گرفتار کرنے کو لشکر گران ساتھ کرکے روانہ کیا جب میرا انکا مقابلہ ہوا تو مجھے
محبت قلبی پیدا ہوئی مین نے آنسے صلح کی اس صاحب فراست نے ایسی تقریر معقول کی کہ مجھے
سواے مان لینے کے اور کچھ نہ بن پڑا مجبور ہوکے قبول کیا مگر وعدہ کرکے آیا تھا کہ مین جاکر تخشب ثانی
کو سب نشیب و فراز سمجھاؤنگا اگر وہ منظور کریگا تو مین ریحان تاجدار کو رہا کرکے یہان لاؤنگا بلکہ سحاب
کو بھی آپکی خدمت مین حاضر کرونگا آپ بموجب اپنے مذہب کے عقد کیجیے گا یہان آکر مین نے تخشب
سے کل کیفیت بیان کی وہ بے عقل یہ سمجھا کہ یہ میرا دشمن ہے طلسم کشا سے جاکر ملگیا ہے اس جرم پر مجکو بھی قید
کیا اب تو ریحان کے تن بیجان مین جان آئی سمجھا کہ سمنگان جادو یہی ہے اور آقاے نامدار کو بھی سب
باتون کی اطلاع ہے جب تو ایسی کوشش بلیغ کر رہے ہین سمنگان سے پوچھا آقاے نامدار کی کیا
کیفیت ہے سمنگان نے کہا وہ بجراءت تمام بڑے بڑے نامی پہلوانونکو زیر کرتے ہوے جانب قلعہ
سیمابیہ جاتے ہین وہان جاکر سیماب جادو کو قتل کرینگے لوح حاصل ہوگی ابھی تھوڑے دن ہوے
ایک ایسا کار نمایان کیا ہے جو کسی سے نہ ہو سکتا یاجوج آدمخوار کو قتل کیا نجیہ دافع سحر لیا یاجوج آدمخوار
کے قد و قامت کا بیان سنکر ریحان بہت متعجب ہوا اور ایرج نامدار کی بہت تعریف کی سمنگان نے
کہا انھون نے طلسم مین تہلکہ ڈالدیا ہے کیا عجب ہے کہ میرا راستہ دیکھکر پھر جانب صحراے سیماب روانہ
ہون اور قلعہ سیمابیہ پر لڑائیان ہین گو سیماب جادو فوج بہت رکھتا ہے اور پہلوانان قوی ہیکل اسکے
یہان بہت سے ہین مگر ایرج نامدار کا کیا کر سکتا ہے انکا اقبال ترقی پر ہے وہان جاکر اسکو ضرور قتل کرینگے
لوح ملجائیگی جب لوح پاس ہوگی پھر کوئی کیا کر سکیگا مرحلہ جات کا توڑنا بہت آسان ہوگا مگر ایک خیال
ہے کہ قصر محبوبان سے صحیح و سلامت گذر جائین کسی مکار کا دھوکا نہ کھائین وہ بہت سخت مقام ہے نازنینان
حسین وہان رہتی ہین اس قصر مین ایک شبیہ ساحری رکھی ہے لوگ اسکی پرستش کرتے ہین اور جو کوئی وارد
ہونے والی ہوتی ہے ایک ہفتہ پیشتر وہ انسبکو اس بات سے مطلع کر دیتی ہے وہ سب بلاے حیاتہ ہین
انسان کو فریب دینا انکا کام ہے علاوہ اسکے بہت عجائبات اس قصر مین ہین جنکا ذکر کرنا باعث طول
ہے جب ایرج نامدار سے بار دیگر ملینگے تو سب کیفیت تمھین سنوا دینگے ریحان تاجدار آبدیدہ ہوا
سمنگان جادو نے کہا اے ریحان محل تردد نہین ہے بلکہ خوشی کا مقام ہے کہ ایک وسیلہ ہماری رہائی کا بہت
مستحکم ہے اور وہ شہریار ایسا نہین ہے کہ جسپر کوئی دست انداز ہوسکے اور اب وہ تلاش لوح مین جائیگا جب
لوح حاصل ہوجائیگی تو پھر کوئی اسکا کیا بنا سکیگا ریحان نے جواب دیا کہ یہ تو مین بھی جانتا ہون مگر کیا کرون

میرا دل بیقابو ہو رہا ہے اُنکا تنہا رہنا مجھے شاق ہے سمنگان نے کہا وہ تنہا کب ہیں اُنکے ہمراہ بہت لشکر ہے
علاوہ لشکر کے دو جوان ایسے قوی تن قوی دل اُنکے ہمراہ ہیں جو ایک ہزار پر بھاری ہیں اسکا تردد نہ کرو
اور اصل تو یہ ہے کہ اُنکو کسی کی ہمراہی کی کیا حاجت ہے وہ خود ہزار کو کافی ہیں ریحان نے کہا کہ میں یہ تو
جانتا ہوں مگر دل کو کیا کروں سمنگان نے کہا کوئی ضرورت اضطراب کی نہیں ہے اسکے عوض دعا
کرو کہ پروردگار عالم بخیر و خوبی جیسے ایرج نوجوان کو ملائے ریحان تاجدار نے کہا یہ تو میری تمنا سے دلی
ہے مگر سنتے مجھے اسقدر خیال ہے کہ حد بیان سے باہر ہے سمنگان نے کہا البتہ ایک امر لائق تردد ہے وہ
یہ کہ میں الفت ایرج نامدار میں مبتلا ہو کر اسیر دام مصیبت ہوا ہوں نہیں معلوم اب شاہزادے کے مقابلے
میں کون جائے اور کیا انتظام ہو خوف اس بات کا ہے کہ بختشب بڑا مکار و غدار ہے ایسا نہو کہ کسی کو
سمجھا کر بھیجے اور وہ کسی طرح کا مکر کرے اور ایرج نامدار اسکے مکر میں مبتلا ہو جائیں مجھے اس بات کا
ذرا تردد ہے ریحان نے کہا مکر کسطرح کا ہو گا سمنگان نے جواب دیا کسی ساحر کو نازنین بنا کر روانہ کریگا
تاکہ وہ جا کر ایرج نامدار کو اپنے دام مکر میں گرفتار کرے اور کسی طرح سے غافل کر کے بیہوش کر لے اور بزور
سحر کے ایرج نامدار کو بختشب کے پاس لائے وہ ملعون اُنکے خون کا پیاسا ہے فوراً حکم قتل دے دیگا
پھر کیا ہو گا ریحان نے کہا اے سمنگان یہ بات تمنے ایسی سنائی کہ جو میرے واسطے باعث ترددات
ہے سمنگان نے کہا اے ریحان تم تو ایرج نامدار کے ساتھ بہت دنوں رہے ہو مگر ابھی تک شاہزادے کی
طبیعت سے آگاہ نہیں ہوئے ایرج نامدار تجربہ کار ہیں مگر مجکو اس امر کا خیال ہے کہ یہاں کے ساحر
بھی بلا کے مکار ہیں انھوں نے بڑے بڑے لوگوں کو فریب دیئے ہیں یہ تو مجھے یقین ہے کہ شاہزادہ
کسی کے دام فریب میں نہ آئیگا فوراً پہچان جائیگا مجکو امتحان ہو چکا ہے جب مجھے اور کسی سے مقابلہ ہوا تو
میں نے ایک ساحر کو میدان میں بھیجا صورت اسکی ایک سردار کی بنا دی تھی جب وہ میدان میں گیا
اور سرداران ایرج سے مقابلہ ہوا تو شاہزادے کے لشکر کے سات جوان اُسنے سحر کر کے قتل کیے جب
مہتاب سیہ پوش میدان میں آیا تو شاہزادے نے اپنا مہرہ دافع سحر اُسکو عنایت کیا اُس نے اُس
ساحر کو قتل کیا بھلا شاہزادہ اگر اُسے نہ پہچانتا تو مہرہ اپنا کیوں دیتا ہیں معلوم ہوا کہ بہت کچھ تجربہ کار ہے
کوئی ایسا ہی کر جائے تو شاید شاہزادہ دھوکا کھائے ریحان نے کہا کیا عداوت بختشب سے یہ بات
دور ہے وہ کسی تجربہ کار ساحر مکار کو بھیجدیگا یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں مگر بختشب ثانی نے اپنے وزرا کو طلب
کیا سب آکر موجود ہوئے وزیروں سے بختشب نے کہا کہ اب میں نے سمنگان کو قید کر لیا اور طلسم کشا
سے وہ سات روز کی مہلت لیکر آیا تھا جب سات روز گذر جائینگے تو طلسم کشا جانب صحرائے سیاہ بیشہ
ضرور جائیگا اور وہاں سیماب جادو سے مقابلہ کریگا اور کیا عجب ہے جو سیماب تاب مقابلہ نہ لائے تو بہت بڑا
ساحر ہے لیکن طلسم کشا بھی بلا کا ہے اور میرا ارادہ یہ ہے کہ کسی کو اُسکے مقابلے کے واسطے روانہ کروں لیکن کوئی ایسا
ساحر تجربہ کار چاہئے کہ جو اپنے دام تزویر میں طلسم کشا کو گرفتار کر لائے وزرا نے رائے دی کہ سب سے بہتر خرہنگ
دریا پرست ہے کہ آج تک اُسنے اپنے سحر کو تازہ رکھا ہے اور کوئی ساحر اُسکے مقابلے میں نہیں گیا اگر آپ اسکو برائے
گرفتاری طلسم کشا روانہ کر دیں تو کیا عجب ہے کہ وہ آپکی خدمت میں طلسم کشا کو حاضر کرے بختشب نے کہا
اگر خرہنگ دریا پرست جانے سے انکار کریگا تو میں اُسپر جبر نہیں کر سکتا ہوں مجھے بھی تو اُس سے خوف ہے

وزرا نے کہا ہم جاکر اُس سے اس طور سے کہینگے کہ وہ ضرور جانا قبول کریگا تخشب نے کہا اگر وہ جانا
قبول کرے تو اس سے بہتر کون ہے جسقدر رفیق ہوں کلہ ہوا اپنے ہمراہ لیوے جو کچھ خزانہ کی ضرورت ہو سب موجود ہے
جب وہاں سے طلسم کشا کو لیکر آئے گا تو اُسکو اسقدر انعام دونگا کہ اُسکے حوصلے سے زیادہ ہوگا وزرا تخشب
سے وعدہ کرکے گئے شرنج دریا پرست کے پاس آئے شرنج نے سب کے آنے کا سبب دریافت کیا ان لوگوں نے
جواب دیا کہ ہم خاص اسوقت تمہارے پاس آئے ہیں ایک امر ضروری میں تمسے رائے لینا ہے شرنج دریا پرست
نے کہا کیا امر ہے بیان کرو وزرا نے کہا یہ کیفیت تو تمکو بخوبی معلوم ہوگی کہ آجکل طلسم میں ایک شخص بعزم
طلسم کشائی آیا ہوا ہے اُسنے تمام طلسم میں ہلچل ڈال دیا ہے ایک بار شہنشاہ تخشب اُسکو گرفتار کر لائے تھے
جب سے وہ قید سے رہا ہوا اُسنے بڑے بڑے پہلوانان طلسم زیر کیے اور یاجوج آدمخوار کو قتل کیا مال زر
جو کچھ قصر بلور میں رکھا تھا اپنے قبضہ میں کیا وہاں سے چلا تھا کہ راہ میں سمنگان جادو سے مقابلہ ہوا سمنگان
کو شہنشاہ نے بھیجا تھا کہ تم جاکر طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤ اُسسے جو مقابلہ ہوا نہیں معلوم وہ کس طور سے طلسم کشا
کے شریک ہوگئے اور وہاں سے آکر شہنشاہ تخشب سے کہا کہ آپ ہمراہیان طلسم کشا کو رہا کر دیجیے اُس سے
جنگ بہتر نہیں ہے یہ بات شہنشاہ کے خلاف ہوئی سمنگان جادو کو قید کر لیا اب وہ قید میں ہیں اور طلسم کشا
نیچہ دافع سحر پا چکا ہے قصد اسکا یہ ہے کہ قلعہ سیمابیہ میں جاؤں وہاں سے لوح لاؤں وہ ضرور جائیگا سحر
کسی کا اُسپر تاثیر نہیں کریگا سیماب جادو سے لڑ بھڑ کر لوح لے لیگا جب لوح اُسکے پاس آ جاویگی
تو اُس سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اب تمہاری کیا رائے ہے شرنج دریا پرست نے جواب دیا کہ جب تک
میں زندہ ہوں تب تک کسی کی مجال نہیں ہے جو طلسم پر حملہ کر سکے اگر وہ لوح لینے جاتا ہے جانے دو وہاں سے
زندہ پھریگا تو دیکھا جائیگا سیماب جادو ایسا نہیں ہے کہ لوح بھجوا دے وہ ضرور مقابلہ کریگا اور کیا عجب ہے کہ
تخشب کے پاس سر طلسم کشا کا بھیجے وزرا نے تخشب سے کہا جب وہ لوح حاصل کر چکے گا تب آپ اُسکی فکر
کیجیے گا بہتر تو یہ ہے کہ ابھی سے کچھ فکر کیجیے ایسا نہ ہو سیماب جادو کو اُس سے کچھ گزند پہونچے شرنج دریا پرست نے
کہا خاطر جمع رکھو میں ابھی سے کچھ انتظام کر دونگا کہ طلسم کشا آگے نہ بڑھ سکیگا سب نے کہا اُسپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے
شرنج نے جواب دیا کہ کیا وجہ ہے جو سحر تاثیر نہیں کرتا سب نے بیان کیا کہ اُسکے پاس ایک نیچہ جو قصر بلور میں
رکھا رہتا تھا اور جسکا محافظ یاجوج آدمخوار تھا اُسنے یاجوج کو مار کر نیچہ اپنے قبضہ میں کیا اور زر سیاب شہر بھی
اپنے قبضہ میں کیا اب اُسپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے شرنج نے کہا میں نیچہ ابھی منگا لیے دیتا ہوں یہ کہکر ایک ملازم کو
بلا کر کہا دوڑ فلک سیر جادو کو بلا لا ساحر اسی وقت گیا فلک سیر جادو کو بلا لایا فلک سیر نے شرنج
کو سلام کیا شرنج نے ایک مہرہ اپنی جھولی سے نکال کے دیا اور کہا اے فلک سیر اسکو منہ میں رکھو اور
جانب طلسم کشا جاؤ جسطرح بن پڑے نیچہ دافع سحر لاؤ مگر خبردار اپنی صورت اصلی پر نجانا اور نیچہ لیکر
بھی بصورت مبدل میرے پاس آنا فلک سیر جادو نے اپنی صورت سحر کرکے ایک طاؤس
زریں بال کی بنائی مہرہ منہ میں رکھا مہرہ رکھتے ہی قوت پرواز پیدا ہوئی فلک سیر اُڑتا ہوا چلا شرنج نے
سب پتہ وزرائے تخشب سے دریافت کرکے اُسکو تعلیم کر دیے تھے اُسی راہ پر فلک سیر روانہ ہوا
کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ایرج نامدار کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب ستمگان جادوگر کو عرصہ ہوا اور مہلت کے دن بھی گذر گئے تو ایرج نامدار نے مہتاب سے فرمایا
کہ ابھی تک ستمگان جادوگر کچھ جواب دے کر نہین آیا اور نہ کوئی تختشب کی طرف سے مقابلہ کو آیا مہتاب
نے عرض کی کہ دو ایک روز انتظار کیجیے جب کوئی نہ آئیگا تو پھر قلعہ سیاہیہ کیطرف چلیے گا ایرج کو بھی یہ بات
اچھی معلوم ہوئی مہتاب سے فرمایا کہ جب دو تین دن انتظار کرنا ہی تو سب لشکر کو یہین رہنے دین تا ہم
برائے شکار جائین دل بہلائین مہتاب نے عرض کی غلام بھی ہمراہ چلیگا فیروز نے کہا کہ غلام بھی
ہمراہ رکاب چلونگا ایرج نے فیروز اور مہتاب کو ساتھ لیا اور چند آدمی ہمراہ ہوئے ایک بارگاہ ساتھ
لی صحرا کی جانب روانہ ہوئے چار کوس کے فاصلہ پر پہنچ کے بارگاہ استادہ کرائی سیر و شکار مین مشغول ہوئے
دن تو سیر و شکار مین تمام کیا شب کو بارگاہ مین آئے بعد فراغت آب و طعام آرام کیا صبح کو بیدار ہوئے فریضہ سحری سے
فراغت حاصل کر کے پھر سیر و شکار مین مصروف ہوئے ایرج نامدار نے ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا
تھوڑی دور اسکے تعاقب مین گئے جب ہرن تھکا اسکو شکار کیا ارادہ ہوا کہ واپس جاؤن مگر مرکب
کی حالت بسبب گرمی کے بہت ابتر تھی شاہزادے نے تھوڑی دیر ٹھہرنا مناسب جانا ایک چشمہ کے
قریب آئے گھوڑے کو پانی پلایا آہو کو صاف کیا پتھر سے آگ نکالی جنگل سے خس و خاشاک چن کر ایک جا
کیا کباب تیار کیے شدت سے گرسنہ تھے کچھ کباب تناول فرمائے چشمہ سے پانی پیا غنودگی غالب ہوئی
چشمہ کے قریب زین پوش بچھا کر لیٹے ہوا سرد چل رہی تھی نیند آگئی ایرج نوجوان نے سلاح بسبب گرمی
کے کھولکر اپنے پاس رکھ لیے تھے یہان شاہزادہ تو محو خواب ہی اور فلک سیر جادو زشادہ نیرنج درپے
لشکر ایرج نامدار کی طرف جاتا ہی اسکو سب نے صورت ایرج کی اسلحہ بتائی ہی کہ تقریر مین تصویر دکھائی
ہی جب یہ اس صحرا مین پہونچا جہان شاہزادہ محو خواب تھا تو بلندی سے نگاہ کی معلوم ہوا کہ ایک مرکب
درخت سے بندھا ہوا ہی چشمہ آب کے قریب ایک جوان زین پوش بچھائے سو رہا ہے فلک سیر جادو
نے زیور جواہرات جو دیکھا خیال کیا کہ اس جوان کو سحر سے بیہوش کر دون سب اسکا اسباب لے لون یہ
مفت ہاتھ آئیگی یہ سوچ کر زمین پر آیا خیال کیا جو جو پتے لوگون نے ایرج کی صورت کے بتائے تھے سب
پائے گئے اب اسکے سلاح پر نظر کی تو نیمچہ داغ سحر بھی رکھا ہوا تھا اس نیمچہ کو بخوبی پہچانتا تھا خوش ہو کر
اسنے نیمچہ کو ہاتھ مین اٹھایا چاہا اور اسباب بھی قبضے مین کرون مگر دل مین سوچا ایسا نہو اسوقت کوئی
اسکا معین و مددگار یہان آجائے اور نیمچہ مجھسے چھین لے تو نیرنج کو کیا جواب دونگا جسوقت اسکو
یہ کیفیت معلوم ہوگی کہ لالچ مین آکر نیمچہ قبضے سے نکلوا دیا مجھے فوراً جلا دیگا مفت مین جان جائیگی
اور یون جب نیمچہ جاکر دونگا تو بہت کچھ انعام پاؤنگا یہ سوچکر نیمچہ منہ مین رکھا بلند ہو کر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا
وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نسرین دختر تختشب ثانی عاشق جمال باکمال ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہی

ملکہ نے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ ہر روز بلا ناغہ علی الصباح تلاش مین ایرج نامدار کی ہر طرف نکل جاتی ہین اور گلعذار
وزیرزادی بھی جنگلون اور بستیون مین ایرج نامدار کو تلاش کرتی ہی جب دونون واپس آتی ہین آپس مین
باتین ہوتی ہین ملکہ کہتی ہی کہ ہم نے کچھ بہت رہبری کی مگر کہین شہزادے کا نشان بھی نہ پایا گلعذار بھی یہی باتین کرتی
ہی جب بہت دن اس حالت مین گذرے تو ملکہ نے گلعذار سے کہا کہ اب شاہزادے کا ملنا بہت دشوار

اسنے دونون محنت کی مگر کچھ نفع نہ ہوا گلعذار نے عرض کی وزاری مین پیشتر آپ سے عرض کرتی تھی کہ
نہین معلوم وہ آوارۂ دشت مصیبت کدھر گیا کون لیگیا آپنے سماعت نفرمایا مین بھی خاموش ہو رہی اب پھر
عرض کرتی ہون کہ اس خیال کو جانے دیجیے صبر کیجیے اگر اسکی قسمت مین آپ سے ملنا ہے تو پھر یہان آئے گا
ورنہ سوائے مجبوری کیا چارہ ہے ملکہ نے جواب دیا کہ مین کل اور جا کر قسمت آزماؤنگی اگر کل کچھ پتہ لگا تو خیر
ورنہ زیست بیکار ہے گلعذار نے بہت سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا وہ رات تو آہ وزاری مین بسر کی اور رو کے
سحر کی علی الصباح ملکہ ایک جانب روانہ ہوئین جب دس تین کوس نکل گئین دیکھا ایک صحرائے لق ودق
ہے مگر ویران آدمی تو کیسا حیوان تک کا وہان نشان نہین ہے ملکہ اس صحرا مین چارون طرف پھرنے لگین دیکھا
ایک چشمۂ آب پر ایک طاؤس زرین بال پانی پی رہا ہے سامنے اسکے ایک نیمچہ پڑا ہے ملکہ کو تعجب ہوا کہ
اس صحرا مین ایسا طاؤس کیونکر آیا اور نیمچہ اسنے کیونکر پایا یہ خیال کرکے نیمچے کے اٹھانے کو آگے بڑھین
اس طاؤس نے نیمچہ منقار مین دبایا اور ایک شجر پر جاکے بیٹھا اب تو ملکہ کو تعجب ہوا سمجھین کہ مقرر کوئی بھید ہے
اسکی حقیقت ضرور دریافت کرنا چاہیے زمین سے پارۂ سنگ ریزے اٹھاکے اس طاؤس کی جانب پھینکے
مگر کچھ اثر اسکا ظاہر نہوا ملکہ کو اور زیادہ تعجب ہوا اس سے بڑھکے سخت سحر کیا مگر اسنے بھی کچھ اپنی تاثیر
نہ دکھائی اب تو ملکہ کو کمال تعجب ہوا کہا کہ اے طاؤس زرین بال تو کون ہے اپنی حقیقت سے مطلع کر
طاؤس نے جواب دیا کہ اے گل سرسبد ریاض حسن وجمال مین طاؤس نہین ہون بلکہ انسان ہون میرا نام
فلک سیر جادو ہے ایک ضرورت سے گیا تھا وہانسے آتا ہون شیر نیخ دریا پرست کے پاس جاتا ہون وہ
میرا مالک ہے اسی نے مجھکو بھیجا تھا اور یہ تاکید کردی تھی کہ خبردار اپنی صورت اصلی پر نجانا اسکے حکم کی مین نے
تعمیل کی اپنی صورت سحر سے بدلی ملکہ نے کہا یہ ایک امر تعجب خیز ہے کہ تجھپر سحر کیون نہین تاثیر کرتا ہے طاؤس
نے جواب دیا کہ ملکہ میرے پاس نیمچۂ داغ سحر موجود ہے اسی کے لینے کو گیا تھا یہ تحفۂ طلسم مختشب ہے ایک شخص بہ
ارادۂ طلسم کشائی آیا تھا اسنے اس نیمچہ پر اپنا قبضہ کیا تھا مجھے میرے آقا نامدار نے حکم دیا کہ تو جاکر نیمچہ
جسطرح بن پڑے اس سے چھین لے مین جو گیا تو اس جوان کو ایک صحرا مین سوتا پایا نیمچہ اٹھا لایا اب وہ
کسی کا کچھ نہین بنا سکتا ہے جسطرف جائے گا قید ہو جائے گا ملکہ نے یہ جو کیفیت سنی اور طلسم کشا کا نام گوش زد
ہوا پوچھا اے فلک سیر جادو وہ شخص جو طلسم کشائی کے واسطے یہان آیا ہے اسکی کیا صورت ہے فلک سیر
نے سب وضع بیان کی اب تو ملکہ کو یقین کامل ہو گیا مگر فکر اسکی ہوئی کہ جسطرح بن پڑے نیمچہ اس سے لینا
چاہیے یہ سوچ کے کہا اے فلک سیر مین اس نیمچے کے دیکھنے کی مشتاق ہون فلک سیر ملکہ کے حسن و
جمال پر فریفتہ ہو چکا تھا کہا اے نازنین اپنے نام سے مجکو آگاہ کر نیمچہ کیا چیز ہے تیرے واسطے جان تک
حاضر ہے ملکہ نے اپنا نام بدل کر بتایا اور رہنے کا ٹھکانا بھی ایسا ہی کچھ بیان کیا فلک سیر نے کہا اگر
مجھے اپنی غلامی مین قبول کرو تو یہ نیمچہ تمہاری نذر کردون ملکہ نے کہا پہلے اس نیمچے کو دیکھون کہ واقعی
اسکی یہی تاثیر ہے کہ جسکے پاس یہ نیمچہ ہو اسپر سحر تاثیر نکرے فلک سیر نے کہا اگر آپ کو یقین نہین ہے تو
امتحان کر لیجیے یہ کہکے نیمچہ ملکہ کے حوالے کیا ملکہ نے نیمچہ میان سے نکالا فلک سیر نے کہا اب تم کسی طور کا
مجھپر سحر کرو مین دیکھون کسطرح سے مجھپر سحر نہین تاثیر کرتا ہے فلک سیر نے ملکہ پر سحر کیا کچھ اثر سحر ظاہر نہوا
ملکہ نے کہا واقعی تو بہت سچ کہتا تھا فلک سیر نے کہا اب وعدہ وفا فرمایئے ملکہ نے تیوری چڑھاکے جواب دیا

اور بیہودہ کہا فضول باتیں زبان سے نکالتا ہی یہ کہکر مجبول سے ایک کارد سحر نکال کے فلک سیر پر کھینچ ماری
کارد سینے پر آکے پڑی پشت کو توڑ کے پار نکل گئی فلک سیر کے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا آواز آئی کہ مجھ
مرا نام تھا فلک سیر جادو وجود ملکہ نے دیکھا کہ ایک ساحر سیہ فام زمین پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے ملکہ نسرین
کو بیشتر تو ایرج نامدار کا ساحر سے معلوم ہوا تھا خیال آیا کہ اب مکان واپس جاتا کیا ضرور ہے وہاں شاہزادہ کو
خیمے کے گم ہونے سے بہت پریشانی ہوگی اور یہ بھی خیال آیا کہ شاید کوئی دوسرا ایسے وقت میں
دست انداز ہو تو شاہزادہ کیا کر سکیگا بجز اسکے کہ گرفتار ہو جائے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ اسیوقت خیمہ
شاہزادہ کو پہونچانا چاہیے یہ سوچکر اسی صحرا کی طرف روانہ ہوئیں کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھلی تو شاہزادے نے دیکھا کہ دن بہت قلیل باقی ہے جلدی سے اٹھ کر
وضو کیا نماز سے فراغت حاصل کی سلاح ذات پر لگانے کو اٹھانے کو خیمہ دافع سحر نہ پایا بہت حیران
ہوئے کہ خیمہ کون لے گیا اس خیال میں تھے کہ مہتاب نے آکر سلام کیا عرض کی اے شہریار صبح سے
غلامان جانباز حیران ہیں حضور یہاں کیونکر تشریف لائے ایرج نے سب کیفیت بیان کی آخر میں یہ بھی فرمایا
کہ اے مہتاب بڑے تعجب کی بات ہے خیمہ دافع سحر جو میں اس منزل سے لایا تھا اسوقت گم ہو گیا نہیں
معلوم کون لے گیا اور کیا ہوا مہتاب یہ خبر سنکر ساکت ہو گیا عرض کی اے شہریار خیمہ آپکے پاس تھا ایرج نے فرمایا
کہ میں سب سلاح لگا کر اپنے لشکر سے یہاں آیا تھا ہرن کا تعاقب کیا اسطرف آیا ہرن کو شکار کیا کباب تیار کرکے کھائے
اور سلاح کھولکر رکھدیے اس چشمہ سے پانی پیا غنودگی معلوم ہوئی زین پوش بچھا کر لیٹا سو رہا ابھی آنکھ کھلی سلاح لگانے کو اٹھا تو خیمہ نہ پایا
نہیں معلوم کون اسکی گھات میں تھا مہتاب نے عرض کی آقائے نامدار بڑا غضب ہوا اب ایسی
چیز کا ملنا بہت دشوار ہے اور اب ساحران غدار یہ خبر سنکر ضرور حملہ کرینگے اے شہریار بہت مشکل ہوگی
ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب اگر فضل خدا شامل حال ہے تو کسکی کیا مجال ہے جو ہمیں گزند پہونچا سکے
ورنہ جو مرضی خدا بشر کا کیا چارہ یہ باتیں کرتے ہوئے مہتاب کے ہمراہ چلے تھوڑی دیر کے بعد فیروز سے
بھی ملاقات ہوئی فیروز نے کہا آقائے نامدار آپ کہاں تشریف لے گئے تھے غلامان جانباز صبح سے
پریشان تھے مہتاب نے کل کیفیت خیمے کے گم ہونے کی بیان کی فیروز کو بھی بہت صدمہ ہوا ایرج نوجوان
بارگاہ کے قریب آئے فیروز سے ارشاد کیا کہ ہم اب یہاں نہ ٹھہرینگے اسی وقت چلنے کا سامان کرو فیروز اور
مہتاب نے اسیوقت کوچ کا سامان درست کیا ایرج اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ حال انکا آئندہ معلوم ہوگا
مگر ملکہ نسرین جو خیمہ لیکر اس صحرا میں آئیں جہاں کا پتہ فلک سیر جادو نے دیا تھا چشمے کے قریب پہونچیں
دیکھا تو مرکب کا نشان تو معلوم ہوتا ہے مگر شاہزادے کا پتہ نہیں ہے ملکہ گھوڑے کی سموں کے نشان پر چلیں تھوڑی
دور پہونچی تھیں بالکل رات ہو گئی اور تاریکی نے تمام صحرا کو پردۂ ظلمات بنا دیا ملکہ پروردۂ ناز و نعم کبھی ایسا اتفاق
کاہیکو پڑا تھا ہمیشہ کنیزیں برائے خدمت موجود اگر ذرا سیر باغ کو گئیں وہاں سے آکر ہوش باقی نہ رہا ایک
منزل کی خستگی پیدا ہوئی اب اس صحرائے وحشت انگیز میں تنہا رہروی کرنا پڑا تو ملکہ سحر کے ذریعہ سے
بروقت ہو جاتی تھیں لیکن بازو شل ہو گئے تھے تاریکی کی وجہ سے صحرا میں کچھ نظر نہ آتا تھا حیب بہت
عاجز ہوئیں ایک درخت کے نیچے آکر بیٹھیں صبح کا انتظار کرنے لگیں گلعذار وزیرزادی جو پلیٹ کے

آئی ملکہ کو نہ پایا سخت حیران ہوئی لیکن پھر خیال کیا کہ ملکہ نے فرمایا تھا کہ میں آج ہی اور جاتی ہوں تقدیر آزمائی ہوں
اگر آج مدعا برآیا منزل مقصود کا پتہ مل جائیگا تو خیر ورنہ پھر نہ جاؤنگی چونکہ آج آخری تلاش ہے اسی وجہسے دیر
ہو گئی ہے یہ سوچ کے صبر کیا جب دوپہر ڈھل گئی اور ملکہ نہ آئیں تو گلعذار کی حالت ابتر ہوئی خیال آیا کہ ملکہ نے
یہ بھی کہا تھا کہ اگر آج شاہزادے سے ملاقات نہوئی تو زیست دشوار ہے کہیں ایسا ہی تو نہیں کیا کہ تنگ آکر جان دیدی
یہ خیال ہوا کہ گلعذار ملکہ کی تلاش میں نکلی کنیزیں قبل میں عرض کر چکا ہے کہ ملکہ کا جسطرف قصد روانگی ہوتا تھا گلعذار
سے شب کو بیان کر دیتی تھیں اور گلعذار بھی کہہ دیتی تھی کہ ملکہ عالم ہم کل اسطرف جاینگے یہ انتظام اسواسطے
ملکہ نے مقرر کیا تھا کہ ایسا نہو ایک ہی مقام پر میں اور گلعذار چلی جاتیں تو محنت بیکار ہو اس شب میں
بھی ملکہ نے گلعذار سے کہا تھا کہ کل ہم اس صحرا کی جانب جاینگے گلعذار اسی صحرا کی جانب روانہ ہوئی
راسطے کرکے اسی چشمہ کے قریب پہونچی دیکھا گھوڑے کی سموں کے بھی نشان ہیں اور ملکہ کے قدموں کے
بھی نشان بنے ہوئے ہیں گلعذار بھی دنبال پا پر روانہ ہوئی تھوڑی دور جا کے نشان قدم ملکہ تو نہ معلوم
ہوئے مگر گھوڑے کی سموں کے نشان دور تک نظر آئے گلعذار سمجھی کہ ملکہ یہاں تک آکر یا تو پلٹ گئی
ہیں یا کوئی اپنے ہمراہ لیگیا یہ خیال کرکے چاہا الٹی پھروں مگر پھر سوچی کہ پلٹ چلنا مناسب نہیں ہے اگر
ملکہ مراجعت کرتیں تو سواے اپنے باغ کے اور کہاں جاتیں قرین معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اپنے ہمراہ
کسی طور سے لیگیا ہے تم مرکب کے نشان پر چلنا بہتر ہے گلعذار بھی سموں کے نشانوں پر روانہ ہوئی تھوڑی
دور پہنچے اسکو بھی شام ہو گئی ایک درخت کے نیچے تھک کر بیٹھ رہی جب صبح ہوئی ملکہ نسرین گھوڑے کے
سموں کے نشان دیکھتی ہوئی چلیں یہاں گلعذار بھی روانہ ہوئی اُدھر ملکہ نسرین پہر دن چڑھے
ایک صحرا میں پہونچیں دیکھا ایک مقام پر خون پڑا ہے کچھ اور بھی چیزیں مثل ہیزم سوختہ وغیرہ کے
وہان ہیں قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ لوگ آکے ٹھہرے تھے اُنھوں نے جانور ذبح
کئے تھے انھیں کا خون اور استخوان یہاں پڑے ہیں مگر کسی آدمی کا پتہ نہیں ہے ملکہ سمجھیں کہ شاہزادہ
یہیں مقیم تھا سواروں کے جانے کا نشان بھی معلوم ہوتا ہے ملکہ نے خیال کیا کہ اب اپنے مکان کی طرف واپس
جانا مناسب نہیں ہے اگر شاہزادے سے ملاقات نہ بھی ہو تو اسی صحرا میں اپنی جان دیدیں مگر مکان کو
واپس نہ جائیں یہ خیال کرکے نشان سم اسپ دیکھتی ہوئی روانہ ہوئیں پیچھے پاس ہے عقب میں ان کے
گلعذار بھی آئی ہے جہاں نشان قدم ملکہ اسکو ملتا ہے وہاں زمین پر آکے صحرا میں تلاش کرتی ہے جب پتہ
نہیں ملتا ہے پھر اسی جانب روانہ ہوتی ہے جدھر نشان سم اسپان معلوم ہوتے ہیں یہ دونوں تو اس طرح
رہ مصیبت میں مگر ایرج نوجوان جو اپنے لشکر میں آکے سب سردار برائے سلام حاضر ہوئے شاہزادہ کو
بہت مایوس پایا سب نے مزاج پوچھا جناب نے کل کیفیت بیان کی ایرج نامدار داخل بارگاہ
ہوئے سب سردار بھی محزون و غمگین دربار میں حاضر ہوئے صبح کا وقت تھا ایرج نامدار نے کہا کہ
پردے بارگاہ کے اٹھا دو لوگوں نے اسی وقت پردے بارگاہ کے اٹھا دیے ایرج نامدار مع
سرداروں کے بیٹھے ہیں مگر غمگین و ملول سمجھ کے جانتا کالال سب سرداروں کا عجب حال صحرا کی جانب
دیکھ رہے ہیں کہ ایکبارگی ایرج نوجوان نے آسمان کی طرف دیکھا کچھ نظر آیا نگاہ جھکائی کچھ دامن صحرا
اپنی نگاہ میں پایا ایرج خوش ہو گئے سب سرداروں سے کہا نہیں معلوم کس دوست قلبی نے ہمارے ساتھ

احسان کیا مگر فوراً خیال آیا کہ شاید جسنے زندان سے رہائی دلائی تھی اُسی نے یہ احسان بھی کیا لیکن حیران ہوئے
کہ یہ جو تیر آیا تھا کہاں گیا اس فکر میں تھے کہ ایک پرچہ ایرج نامدار کی گود میں آ کر گرا ایرج نامدار نے اُس پرچے کو
گود میں سے اٹھا کے دیکھا تو لکھا تھا اے عندلیب ریاض اجلال و اے گل سرسبد گلشن جلال میں تیری تلاش
میں آوارۂ دشت ادبار ہوئی بڑی مسافت طے کر کے یہاں تک پہونچی راہ میں اس بچے کو بڑی محنتوں سے حاصل
کیا اب میں آپ سے کیونکر مل سکتی ہوں اگر ملنا آپ کو منظور ہو تخلیہ کیجیے دربار برخاست فرمایئے میں حاضر خدمت
ہو کر کچھ عرض کروں گی ایرج نے اُسی وقت دربار برخاست کیا بارگاہ میں تخلیہ ہو گیا شاہزادہ بارگاہ میں
تنہا جا کے بیٹھا پھر ایک برق چمکی ایرج نامدار نے جو دیکھا تو وہی قتال عالم عابد کش زاہد فریب ہے جسکے
فراق میں راتوں کی بیداری ہوئی تھی دیکھتے ہی ایرج نامدار فرش پر گر کے بیہوش ہو گئے نازنین یہ کیفیت
ایرج نامدار کی دیکھ کر گھبرائی جلدی سے آئی سر ایرج نامدار کا اپنے زانو پر لیا دوپٹے کے آنچل سے
ہوا دی ایرج کی آنکھ کھلی نازنین نے کہا اے شہریار مزاج کیسا ہے ایرج نامدار نے جو اُسکو اپنے حال پر
مہربان پایا کہا اے گل نودمیدہ باغ محبوبی تیرے فراق نے عجب رنگ دکھایا مجھے غم کا پتلا بنایا تھا
شب و روز تیری تصویر خیالی پیش نگاہ تھی اپنی حالت تباہ تھی اپنے نام نامی سے آگاہ کرو کہ تم کون ہو اور
یہاں تک کیونکر آنے کا اتفاق ہوا میرا پتہ کیسے پایا یہ بچہ کسطرح پایا نازنین نے جواب دیا کہ زبردستی
اپنی عاشقی ثابت کی بھلا آپ نے سوائے آج کے مجھکو کب دیکھا تھا جو عاشق ہوئے اور فراق میرا آپ پہ
شاق ہوا ہاں مجھی کو فلک شعبدہ باز نے دیوانہ بنایا کہ آپ پر مائل ہوئی ورنہ کہاں میں کہاں آپ میں دختر
سلطان تخشب ثانی بادشاہ طلسم آپ مسافر نہیں معلوم کس ملک سے تشریف لائے یہاں کسکے فراق میں
آئے ایرج نامدار نے مسکرا کے جواب دیا کہ آپ نے اچھا فقرہ سنایا مجھکو در پردہ غریب زدہ وطن آوارہ
بنایا میں جب آپ کی امارت میں شک لاتا تو یہ فقرہ مجھے ارشاد فرمایا جاتا میں تو خود اسکا اقرار کرتا ہوں کہ آپ
یہاں کی حاکم ہیں اور میں بیچارہ مصیبت کا مارا اس دیار میں گردش روزگار سے آنکلا آپ نے میری
آبرو بڑھائی عزت افزائی فرمائی میں آپکا ممنون ہوا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی نے زندانخانہ
سے مجھے رہائی دلائی ملکہ یہ کلمات ایرج نامدار سے سنکے خاموش ہو گئی پھر مسکرا کے جواب دیا کہ میرا
تو اے کلام یہ نہ تھا جو آپ کی سمجھ میں آیا بلکہ میری عرض کا یہ منشا تھا کہ آپ تو یہاں برائے طلسم کشائی
تشریف لائے مجھکو آپ نے کیونکر ملاحظہ فرمایا ایرج نامدار نے فرمایا کہ جب تخشب نے مجھکو دھوکے سے
گرفتار کر لیا تھا اور سب لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو آپ ہی کے محل کی طرف سے ملازمان
تخشب مجھکو لیگئے تھے آپ چلمن میں تشریف رکھتی تھیں چلمن ہوا سے اُڑی میری نگاہ آپ کے
جمال جہان آرا پر پڑی اُسیوقت سے دل کی عجب کیفیت ہو گئی تھی گو حیران تھا کہ آپ کو اپنے
حال پر ملال سے کیونکر مطلع کروں کوئی تدبیر بن نہ آئی تھی پھر آپ ہی نے شاید کوشش فرمائی زندانخانہ سے
رہائی دلائی یہاں تک پہونچا راہ میں اور جو جو مصائب اٹھائے اُنکا ذکر بیکار ہے مگر کسیوقت آپکی یاد
سے غافل نہیں رہا اب یہ فرمایئے کہ آپ نے بچہ کیونکر پایا ملکہ نے بچے کے ملنے کی کیفیت کہہ سنائی ایرج نامدار
نے بہت کچھ شکریہ ادا کیا ملکہ نے کہا اے شہریار اب جلد کوئی انتظام فرمایئے کیونکہ آپ کے مقابلے کے
واسطے وہ شخص آتا ہے جسکا مثل تمام طلسم میں ممکن نہیں ہے ایسا سحر کا جاننے والا آج تک نظر سے

نہین گذرا اُسکو پیام دیا گیا ہی اُسنے وعدہ کیا ہے کہ جب طلسم کشا لوح پر قبضہ کر چکے گا اور سیماب جادو
اُس سے لڑکر شکست پائیگا تو جاکر لوح بھی سے اڑا دونگا اور طلسم کشا کو بھی گرفتار کر لاؤنگا ایرج نوجوان
نے کہا ایسے بہت لاف کرتے ہین ہمارا خدا مالک ہی جب اُسنے ایسے ایسے قوی دشمنون پر فتح دلائی
ہی تو وہ مردود کیا چیز ہی کچھ اُسکا نام و نشان تو بتاؤ ملکہ نے کہا نیرنج دریا پرست نام ہی دریا مین رہنے کا مقام
ہی سامری کے وقت سے آج تک اُسی دریا مین رہا سب نے سامری جمشید کو سجدہ کیا مگر نیرنج
اُس زمانہ مین بھی دریا کی پرستش کرتا رہا گو سامری کے ہوا خواہون نے بہت سر اُٹھایا اور اُس سے مقابلہ
کیا مگر سحر مین کوئی اُس سے سربر نہوا اُس زمانہ سے ابتک اُسی دریا مین مقیم ہی والدنامدار باوجودیکہ ایسے
ساحر یکتا ہین کہ اُن کا بھی مقابل کوئی نہین ہی لیکن نیرنج سے ہر وقت خائف رہتے ہین بارہا یہ ذکر کیا کہ مجکو
نیرنج سے ایسا خوف ہی کہ مطلق آرام نہین ہر وقت یہی خیال رہتا ہی کہ ایسا نہو کبھی مین بدی آکے اور مجھے
طلسم چھین لے مگر نیرنج والدنامدار سے بہت محبت کرتا ہی جو کچھ وہ فرماتے ہین فوراً اُس کام کو انجام
دیتا ہی جب سمنگان جادو آپ کے پاس سے گیا اُسنے ایسی باتین کین والدنامدار کو یہ گمان ہوا کہ یہ
طلسم کشا سے مل گیا ہی اس خطا پر اُس بیچارے کو قید کیا وزرا نے رائے دی کہ سب سے بہتر یہ ہی کہ نیرنج کو
برائے مقابلہ طلسم کشا روانہ فرمایئے والد نے فرمایا کہ بھلا وہ کاہکو جائیگا وزرا نے وعدہ کیا کہ ہم اس طور
سے اُسنے کہینگے کہ وہ ضرور جائیگا جب وزرا نے یہ ذکر نیرنج کے سامنے کیا اُسنے یہ وعدہ کیا کہ جب
سیماب جادو طلسم کشا کو قید نہ کر سکیگا تو مین جاکر اسیر کر لاؤنگا لوگون نے کہا اُسکے پاس نیرنج دافع سحر ہی
نیرنج نے اُسی وقت ایک ساحر کو روانہ کیا آپ کہین صحرا مین آرام فرماتے تھے وہ ساحر نیرنج آپکے پاس سے
لے گیا مین آپ کی تلاش مین آئی تھی راہ مین ایک طاؤس کو دیکھا کہ وہ چشمہ پر بال بچھاتا ہی اور نیرنج اُسکے سامنے
رکھا ہی مجکو کمال تعجب ہوا کہ طاؤس کے پاس نیرنج کہان سے آیا مین نے سحر کے ذریعہ سے چاہا اُسکو گرفتار
کرکے نیرنج اپنے قبضے مین کر لون بہت بہت سحر کیا مگر اُس پر کچھ تاثیر سحر نے نہین کی تب مین نے اُس سے
دریافت کیا اے طاؤس تو کون ہی طاؤس نے جواب دیا کہ مین انسان ہون فلک سیر جادو میرا نام
ہی اور کل کیفیت اپنی بیان کی مین نے اُسکو غرہ دے کر نیرنج اپنے قبضہ مین کیا آپ کا پتہ دریافت کر لیا تھا
اُسی نشان پر یہان آئی راہ مین بہت زحمت اُٹھائی مگر تقدیر اچھی تھی کہ منزل مقصود پر پہونچی ایرج نامدار
نے کہا کیون ملکہ سمنگان جادو واقعی قید ہوگیا ملکہ نے کہا یہ بات خلاف نہین ہی مجکو علاوہ فلک سیر جادو
کے اور لوگون نے بھی اس امر کی خبر دی تھی کہ سمنگان جادو قید ہو گیا مگر یہ نہین معلوم تھا کہ کیون قید ہوا ہی
جب فلک سیر جادو سے مقابلہ ہوا تو حال مفصل معلوم ہوا ایرج نامدار کو سمنگان کا حال سنکر بہت صدمہ
ہوا ملکہ سے فرمایا کہ اب سمنگان کا بھی تلاش کرنا واجب و لازم ہی ملکہ نسرین نے عرض کی اے شہریار مجکو
اسوقت اس درجہ خوشی ہوئی کہ حد بیان سے باہر ہے مگر ایک فکر بھی ہی ایرج نے فرمایا کہ ہمکو آگاہ کرو ہم
اسکی تدبیر کرین ملکہ نے کہا اے شہریار میری وزیرزادی گلعذار جو میرے ساتھ بچپنے سے کھیل کر بڑی ہوئی ہی اور
اسوقت مین اُسنے میری ایسی غمگساری کی کہ اُسکے سوا دوسرے کا کام نہ تھا آپ کی تلاش مین کوسون
روز جاتی تھی مجکو تشفی دیتی تھی سمجھاتی تھی قید خانہ مین آپ کے پاس گئی بدنامی کو نہ ڈری وہان سے آپ کو رہا کر کے
لائی راہ مین یہ آفت آئی وہ میرے فراق مین جان بلب ہوگی اور کیا عجب ہی کہ مجکو دو چار روز جب نہ دیکھے تو

ابھی جان دیدے ایرج نوجوان نے فرمایا ملکہ تم جو کہو وہ کیا جائے ابھی آپکے لینے کے واسطے یہاں سے
کوچ کریں ملکہ نے کہا کہ وہاں تک پہونچنا بہت دشوار ہے میں سحر کے ذریعہ سے آئی ہوں تو تین دن راہ میں
گذر گئے آپ یہاں سے تشریف لیجلیے گا تو ضرور ایک مہینے میں پہونچیے گا جب تک اسکا زندہ رہنا محال ہے
ذکر ہو رہا تھا کہ برق جبین ملکہ نے گھبرا کے دیکھا گلعذار نے سامنے آکے سلام کیا ملکہ خوش ہو گئیں ایرج نامدار سے
عرض کی کہ میں ابھی انھیں کا ذکر کر رہی تھی ایرج نامدار بھی بہت خوش ہوئے ملکہ نے پوچھا اے گلعذار
تمھیں میرے آنے کی خبر کیونکر معلوم ہوئی گلعذار نے تمام کیفیت بیان کی ملکہ نے جانفشانی کی داد
دی گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم آپ کا کیا قصد ہے ملکہ نے کہا اب واپس چلنا بیکار ہے والد نامدار کو میرے
گم ہونے کی خبر ضرور ہوئی ہوگی وہ تلاش کرتے ہونگے اب اگر میں جاؤنگی گرفتار مصیبت ہو جاؤنگی
ایرج نامدار نے کہا اب انکا جانا مناسب نہیں ہے اول تو میں کیونکر انھیں اجازت دے سکتا ہوں دوسرے
یہ کہ تخشب انسے بہت بری طرح سے پیش آئے گا گلعذار نے کہا میں بھی اس رائے کو بہت مناسب
جانتی ہوں ایرج نامدار ملکہ نسرین سے رخصت ہو کر باہر آئے مہتاب نے عرض کی اے شہریار یہ
آپ کس سے باتیں کرتے تھے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان کی مہتاب نے عرض کی اے شہریار
وہ شخص آپ کا شریک ہوا کہ جسکا سحر میں کوئی جواب دینے والا نہیں ہے اور طلسم کے حالات سے اسقدر
واقف ہے کہ دوسرے کو نہیں معلوم ہیں بلکہ تخشب نے اسکے سپرد انتظام طلسم کیا ہے اب جو کچھ آپ کو
معاملات طلسم دریافت کرنا ہوا کرے ملکہ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے انھیں سے دریافت فرما لیا
کیجیے ایرج نامدار نے کہا اے مہتاب ایک خبر وحشت اثر ابھی ملکہ کی زبانی سنی ہے جسکے سننے سے
مجھے بڑا صدمہ ہوا مہتاب نے عرض کی اے شہریار مجھے بھی ارشاد فرمایئے ایرج نامدار نے سمنگان
جادو کے اسیر ہونے کی کیفیت بیان کی مہتاب کو بھی بدرجۂ کمال رنج ہوا فیروز بھی اس کیفیت کو سنکر
مغموم ہوا ایرج نامدار نے فرمایا اب کس طرف چلنا چاہیے مہتاب نے عرض کی اسکی نسبت ملکہ عالم
سے صلاح لیجیے جیسا کچھ وہ فرمائیں اسپر عمل کیجیے ایرج نوجوان بارگاہ میں آئے ملکہ سے پوچھا کہ اب کیا انتظام
کرنا چاہیے اور کس طرف چلنا چاہیے ملکہ نے کہا میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ طرف قلعہ سمابیہ کے کوچ فرمائیے
اور وہاں سیماب جادو سے مقابلہ کیجیے وہی لوح دار ہے جب اسکو قتل کیجیے گا تو لوح ہاتھ آئیگی لیکن بڑا خوف
مجھکو تخشب کا ہے ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ کچھ خوف نہیں ہے خدا مالک ہے اگر وہ بھی مقابلے میں آئے گا تو خدا
اسکو بھی اسیر مثل سحاب کرے گا اب طلسم کو بے فتح کیے ہوئے میں آرام نہ لونگا ملکہ نے عرض کی اب
قلعہ سیمابیہ کی جانب تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے دو روز تو اسی صحرا میں بعیش و عشرت بسر کی تیسرے
روز مع لشکر طرف قلعہ سیمابیہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت تخشب جادو وغیرہ کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے وزرا کو شمرنج جادو کے پاس روانہ کیا اور وزیروں نے شمرنج سے آکر کل کیفیت بیان کی
تخشب بہت خوش ہوا سب سے کہا جب کچھ اسکے قبضے سے نکل جائیگا تو پھر وہ ہم لوگوں کا کیا بنا سکیگا
سحاب جادو اسکو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدیگا اسی امید پر تین دن تخشب نے بسر کی اور کسی طرح کا
انتظام روانہ کیا جب چوتھا روز ہوا تو تخشب نے اپنے وزرا سے کہا کہ ابھی شمرنج دیر سے گیا ہے جواب

نہیں دیا میں یقین کرتا ہوں کہ نیرنج اسکے پاس آگیا ہوگا وزرا نے کہا ہوگ پھر جاتے ہیں مفصل خبر
لاتے ہیں تخشب نے کہا ضرور جائیے وزرا تخشب سے رخصت ہو کر نیرنج کے پاس آئے نیرنج
اسوقت متردد فلک سیر جادو کے انتظار میں بیٹھا تھا ان لوگوں کو جو آتے ہوئے دیکھا اپنے پاس
بلایا وزیروں نے کہا ہمیں تخشب نے آپکے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اگر نیرنج آگیا ہو تو مرحمت فرمائیے
نیرنج نے کہا میں خود اسی فکر میں ہوں کہ پانچ دن کا عرصہ ہوا اب تک فلک سیر جادو نہیں آیا
نہیں معلوم کیا مصیبت پڑی جو اتنا عرصہ لگایا ملازمان تخشب نے کہا آپکو کل کیفیت معلوم ہو سکتی ہے
جام جہان نما آپکے پاس موجود ہے اسمیں سب حال دریافت کر لیجیے نیرنج اٹھا جام کے قریب
آیا دیکھا تو سب کیفیت آئینہ ہوئی وہاں سے چین بر جبین ہو کر پلٹا ملازمان تخشب نے پوچھا خیر تو ہے
نیرنج نے کہا فلک سیر جادو قتل ہوا مگر طلسم کشا نے نہیں قتل کیا وہاں سے تو با مراد پھرا تھا
راہ میں تخشب کی بیٹی ملکہ نسرین نے اسکو دھوکے سے قتل کیا وزرا یہ کیفیت سنکر سن ہو گئے نیرنج
نے کہا میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہاں جاتا ہے ملازمان تخشب نے پوچھا کہ آخر ملکہ نسرین کو اس سے
کیا عداوت تھی نیرنج تو غصہ میں بھرا ہی تھا کل کیفیت جو جام کے دیکھنے سے معلوم ہوئی تھی بیان کر دی اور
آخر میں یہ بھی کہا کہ اب اُسی کے سبب سے طلسم کشا جانب بیابان گیا ہے اور وہ بہت بڑی معین طلسم کشا
کی ہو گئی ہے مگر جب میں جاؤنگا تو طلسم کشا کو گرفتار کر کے لے آؤنگا تم جا کر تخشب سے سب حال عرض
بیان کر دینا اور میری طرف سے کہہ دینا کہ خاطر جمع رکھو میں طلسم کشا کو گرفتار کر کے لاؤنگا مگر میری راے
کے موافق کام کرنا اپنی دختر بد اختر کو قتل کرنا گلعذار جو اسکے ہمراہ ہے اسکی بھی یہی سزا ہے گلعذار کا باپ
شاداب جادو وزیر اعظم تخشب کا اس جلسہ میں موجود تھا اپنی بیٹی کا نام سنکر بہت برہم ہوا کہا یہ آپ
کیا فرماتے ہیں اُسکی کیا خطا ہے اسکو کون قتل کر سکتا ہے نیرنج نے کہا اسنے ملکہ کا ساتھ کیوں دیا شاداب
جادو نے جواب دیا کہ ملکہ مالک ہیں وہ کیا کہہ سکتی تھی جیسا کچھ انھوں نے فرمایا اُسنے قبول کیا نیرنج
نے کہا اے شاداب اب بحث کو ترک کرو ورنہ تم بھی مصیبت اٹھاؤگے شاداب خاموش ہو رہا
کچھ جواب نہ دیا نیرنج نے سب کو رخصت کیا ملازمین تخشب پاس تخشب کے آئے کل کیفیت بیان کی
تخشب یہ ماجرا سنکر دنگ ہو گیا کہا مجھے کوئی عذر نہیں ہے جو کچھ نیرنج دربارۂ [illegible] فرمائینگے بسر و چشم قبول کرونگا
نسرین اور گلعذار دونوں کو فوراً قتل کرونگا شاداب نے کہا حضور مالک ہیں جا بیجا سزا دینے پر
آپ سے کوئی عذر نہیں کر سکتا ہے مگر غلام ایک کلمہ گستاخانہ عرض کرتا ہے کہ گلعذار کی آپنے کیا خطا تجویز
فرمائی تخشب نے کہا اُسنے ایسی نمک حرامی کی شاداب نے کہا اپنے مالک کا ساتھ دینا اگر
نمک حرامی ہو تو آپ اسکو شوق سے سزا دیجیے اسنے کیا برائی کی ہاں برائی ملکہ کی البتہ ہو سکتی ہے کہ
انھوں نے کچھ خیال نہ کیا باوجودیکہ منتظم طلسم تھیں مگر طلسم کا کچھ پاس نہ کیا اور ایک خلاف مذہب مرد
مسافر کے عشق میں ایسی مبتلا ہوئیں کہ بربادی طلسم پر آمادہ ہو گئیں تخشب نے کہا او شاداب تو بڑا بیہودہ
ہے بھرے دربار ایسے کلمات زبان سے نکالتا ہے اگر اب کوئی کلمہ ایسا زبان سے نکالیگا تو ہمنگان کی طرح
تجھکو بھی زندانخانہ میں بھیجدونگا شاداب نے جواب دیا آپ مالک ہیں گردن زدنی کا بھی حکم دیدیں تو
کسیکی یہ مجال نہیں ہے جو آپ کو مانع ہو مگر یہ تو میں ضرور عرض کرونگا کہ گلعذار بیخطا ہے آپکو اسکی نسبت ایسا

فرمانا نہ چاہیے تخشب کو بہت برا معلوم ہوا ملازمین سے کہا شاداب کو بھی سمنگان کے پاس لیجا کر
قید کرو سب کے ساتھ اسکی بھی گردن زدنی ہوگی شاداب خاموش ہو رہا ملازمین تخشب نے اسکو
مسلسل اور مطوق کر کے زندانخانہ میں داخل کیا سمنگان نے جو شاداب کو دیکھا متحیر ہو کر پوچھا
اے شاداب تجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا جو معتوب ہوئے شاداب نے جواب دیا کہ تخشب کے ہوش
پراگندہ ہیں عقل تشریف لیگئی ہے طلسم کشا ہمت و جرات میں یکتا ہے وہ ضرور اس طلسم کو تباہ کریگا اور تخشب
کی بدعقلی اور کجی باعث بربادی ہے سمنگان نے کہا کچھ اپنی حقیقت تو بیان کرو کہ تمہیں حکم قید کیوں ہوا شاداب
نے کل کیفیت بیان کی سمنگان نے کہا تم نے بہت خوب جوابات دیئے واقعی تخشب کی عقل
تشریف لیگئی ہے جب تجھ سے کارگذار کو اسنے حکم قید دیا تو اور لوگ کیا چیز ہیں مگر مجھکو تعجب ہے کہ ایسا بادشاہ عاقل
ایسی بیوقوفی کی باتیں کرے شاداب نے کہا اب وقت زوال سلطنت قریب ہے تو سب باتیں بیجا ظہور
پذیر ہوتی ہیں میں تو اب طلسم کشا کی رفاقت اختیار کرونگا سمنگان نے کہا میں نے بھی اسی کی رفاقت
اختیار کی ہے اے شاداب تم جس وقت اس شیر بیشۂ جرات سے ملو گے بہت خوش ہوگے بایں ہمہ خردسالی
میری نگاہ سے ایسا جوان عاقل حسین صاحب جرات نہیں گذرے میں نے جس روز گفتگو اس جوان
سے کی اسنے وہ وہ باتیں نکالیں کہ میں سوائے خاموش ہو رہنے کے کچھ جواب اسکو نہ دے سکا اور تکلف
یہ تھا کہ جرات کا بھی پہلو نہ چھوڑا جاہت کی اس سے جرات اسکی ظاہر تھی ہر بات میں ایک تکلف پیدا تھا
اور یہ تو تکیہ کلام تھا کہ ہمکو لڑنے میں دریغ نہیں ہے موجود ہیں سوائے ذات خدا اور کسی سے نہیں ڈرتے
ہیں اے شاداب اس تکلف سے اس جوان نے تقریر کی تھی کہ اب ادا نہیں ہوسکتی اگر حیات مستعار
باقی ہے تو تم بھی اسکی شان و شوکت دیکھنا یہ تو مجھے یقین کامل ہے کہ جب وہ لوح پائے گا تو مرحلہ جات کو فتح
کر کے پہلے یہیں آئے گا ہم لوگوں کو رہا کریگا پھر جو کچھ بند و بست کرنا ہوگا اسمیں مصروف ہوگا شاداب
تعریفیں ایرج نوجوان کی سنکر بہت مشتاق زیارت ہوا ریحان تاجدار نے بھی بہت سی تعریفیں ایرج
نوجوان کی بیان کیں شاداب سے ریحان نے کہا کہ اگر آپ کو اطاعت ہمارے آقائے نامدار کی منظور ہے
تو پہلے مشرف باسلام ہو جیے شاداب نے قبول کیا اور کلمہ پڑھ کے اسیوقت مسلمان ہوا سمنگان نے
جب یہ کیفیت دیکھی اسنے کہا اے ریحان مجھے بھی ضروری اطاعت ایرج نامدار کی کرنا ہوگی لہذا میں
بھی دین سامری پرستی پر لعنت کرتا ہوں اور بصدق دل مسلمان ہوتا ہوں ریحان بہت خوش ہوا
سمنگان نے کلمہ پڑھا مسلمان ہوا مگر تخشب جادو نے جب شاداب کو قیدخانہ میں بھیجدیا تو اپنے
اور وزراء سے کہا کہ اب فرنج دریاپرست کے پاس جاؤ اور کل حال اس سے بیان کرو دیکھو فرنج کیا رائے
دیتے ہیں اور انکا کیا قصد ہے وزرا پھر فرنج کے پاس آئے کل کیفیت سمنگان اور شاداب کی بیان کی
اور آخر میں یہ بھی کہا کہ طلسم کے دو رفقکار اور باعث قوت دو شخص تھے ایک کو میں نے اپنی رائے سے
قید کیا اور دوسرے کو آپ کے حکم سے اسیر کیا لیکن اب طلسم کشا کی خبر لینا ضرور ہے فرنج نے جواب دیا
کہ تخشب سے کہدینا کہ ابھی جلدی نہیں ہے میں جس روز جاؤنگا طلسم کشا کو معہ تمہاری دختر کے باندھ لاؤنگا
ابھی تو وہ جانب قلعہ سیماب جاتا ہے مجھے سیماب جادو کی ذات سے یقین ہے کہ وہ طلسم کشا کو ضرور گرفتار
کریگا کیونکہ لوح دار ہے جب مجھے ایسا ہی اسکو پایا تھا تب تخشب سے کہکر لوح طلسم اسکو دلا دی تھی طلسم کشا

اسکا کچھ نہین بنا سکتا ہے اور اگر نخشب کو یہی خوف ہے تو کل مین ضرور اسکی تلاش مین جاؤنگا ایک ہفتہ کے اندر
قید کرکے لے آؤنگا نخشب سے کہدینا کہ کل ہم یہان سے کوچ کرینگے ہمارے واسطے جو جو اسباب آرام ہو
مہیا کردو اور تھوڑا سا لشکر بھی ہمراہ کردو کہ اسکی وجہ سے رونق جنگ ہے گو تمہاری فوج کو مقابلہ نہین
کرنا پڑیگا مین تنہا لاکھ دو لاکھ کو کافی ہون لیکن فوج کو برائے زینت ہمراہ لیجاؤنگا وزرا شیرنج سے رخصت ہوکے
نخشب کے پاس آئے کل کیفیت بیان کی نخشب شیرنج کو جانے پر آمادہ دیکھکر بہت خوش ہوا اسی وقت حکم دیا
دو لاکھ کا لشکر تیار ہو اور شیرنج دریا پرست کے ہمراہ جائے اور جلد اسباب سفر مہیا کرکے شیرنج کے ٹھکانے پر
مع لشکر روانہ کیا شیرنج بھی یہان اپنا اسباب سحر درست کرچکا تھا لشکر کا منتظر بیٹھا تھا کہ لوگون نے آکر کہا آپکے
لئے بھی ہتھیار نخشب ثانی نے مع اسباب سفر کے بھیجے ہین شیرنج نے کہا انھین میدان مین اتارو مین بھی وہین
آتا ہون لوگون نے آکر لشکر کے رسالدار کو اطلاع دی کہ آپ لوگ یہین بارگاہین استادہ کرین ہمارے
آقائے نامدار بھی آتے ہین سب نے بارگاہین استادہ کین سوار اتر کے بارگاہون مین داخل ہوئے ایک بارگاہ
واسطے شیرنج قلب مین سب بارگاہون کے استادہ کی تھوڑی دیر کے بعد شیرنج دریا پرست بھی آیا لوگون نے
اسکی بہت کچھ تعظیم و تواضع کی بارگاہ مین لائے ایک تخت پر بٹھایا سب لوگ اسکے پائین مودب بیٹھے
شیرنج نے کہا اے حاضرین جلسہ تم لوگ یہ خوف نہ کرنا کہ مین تمکو برائے جنگ اپنے ہمراہ لیے چلتا ہون بلکہ مین تم
لوگون کو برائے زینت اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون مین تنہا ایک لاکھ جوانان صف شکن اور ساحران پرفن کو کافی
ہون سب نے کہا ہم بھی طلسم کشا سے لڑینگے اسکو گرفتار کرینگے اگر ہم سے کچھ نہوسکیگا تو آپکو اختیار
ہے شیرنج نے جواب دیا کہ مین نخشب سے وعدہ کرچکا ہون کسی کو اجازت جنگ نہ دونگا خود ہی طلسم کشا
سے مقابلہ کرونگا اول تو مقابلے مین کچھ عرصہ نہوگا جاتے ہی جسقدر جوان اسکے ہمراہ ہونگے سب کو گرفتار
کرلونگا گو ایک امر ایسا ہے کہ طلسم کشا کو قید کرنے مین دیر ہوگی وہ یہ کہ اسکے پاس تیغہ دافع سحر ہے جب تک
اس تیغہ کی تاثیر نہ بند کیجائیگی تب تک طلسم کشا ہاتھ نہ آئیگا لیکن یہ بات بھی کچھ مشکل نہوگی مین جاتے ہی اسکے
تمام لشکر کو اپنے سحر مین مبتلا کرونگا جب لوگ اسکے ساتھ کے رہنے سے عاجز ہونگے تو پھر اسکے تیغے کی تاثیر کو بند
کرونگا طلسم کشا بھی اسیر ہوجائیگا سب لوگ اسکی مدح و ثنا کرتے رہے وہ رات انھین اذکار مین بسر ہوئی
صبح کو شیرنج دریا پرست دو لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لیکر طرف قلعہ سیمابیہ کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ مختصر کیفیت ایرج نامدار کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو طرف قلعہ سیمابیہ کے چلے دو روز کے بعد قریب ایک دریا کے پہونچے خبرداروں نے خبر دی کہ حضور
آگے ایک دریائے زخار ہے بے کشتی کے اس دریا سے گذرنا دشوار ہے ہمنے بہت کچھ چاہا کہ کشتیان مہیا کرین
مگر کوئی کشتی نظر نہین آئی اب جو حکم ہو وہ بجا لائین ایرج نامدار بہت متردد ہوئے مہتاب سے کہا اب کیا کرنا
چاہیئے مہتاب نے عرض کی اسمین ملکہ سے رائے لیجیے جیسا کچھ وہ فرمائین اسپر عمل کیجیے ایرج نوجوان محافہ ملکہ
کے قریب آئے لشکر کو روک دیا ملکہ سے سب حال بیان کیا ملکہ بھی متردد ہوئین کہا اے شہریار یہ دریا اصلی
نہین ہے بلکہ عجائبات طلسم سے ہے اسکا بغیر لوح شکست ہونا دشوار ہے اور دوسرا راستہ قلعہ سیمابیہ کا نہین ہے
تدبیر یہ ہے کہ جب کوئی اسطرف آئے لوح کو اپنے ساتھ لائے دریا خشک ہوجائیگا راستہ صاف نکل آئیگا
جب صاحب لوح پار اتر جائیگا دریا مین پانی بھر آئیگا ایرج نامدار نے فرمایا پھر ملکہ لوح تو یہان موجود نہین ہے

اب کیا ہوسکتا ہے ملکہ نے کہا غضب تو یہ ہے کہ یہ سحر کرنے سے بھی خشک نہوگا ایرج نوجوان نے یہی واقعہ مہتاب
سے آکر بیان کیا مہتاب بھی بہت مغموم ہوا فیروز نے عرض کی اے شہریار پلٹ چلیے کوئی دوسرا راستہ پیدا
کیا جائے گا ایرج نے فرمایا کہ ملکہ کہتی ہیں کہ دوسرا راستہ نہیں ہے سب نے کہا اے شہریار پھر کیا بند و بست
کیا جائے مہتاب نے عرض کی آقائے نامدار وقت بہت سخت ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ اسوقت اُس
انگشتری کو ملاحظہ فرمایئے جو آپ کو کوہ بلور پر فقیر نے دی تھی ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب واقعی
بہت اچھی بات تجویز کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے یہ فرما کر اس انگشتری کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جو
اسکے نگینے پر لکھا ہے اسکو پڑھتے ہوئے مع فوج چلے جاؤ دریا خشک ہوجائیگا بآسانی پار نکل جاؤ گے
ایرج نامدار نے اُسی اسم کو ورد زبان کیا آگے بڑھے لشکر بھی ہمراہ ہوا ملکہ نسرین نے گلعذار سے کہا
شاہزادے کو کیا ہو گیا ہے ایسے دریائے زخار سے کیونکر پار اترینگے گلعذار نے عرض کی وہ خود فہیم و دانشمند
ہیں کوئی بات تو ایسی تجویز کی ہوگی ملکہ نے کہا اے گلعذار تم واقفکار ہوکے ایسی بات کہتی ہو بے بوجھ
اس دریا سے گذرنا دشوار ہے کیونکر گذر جائینگے گلعذار نے عرض کی پھر شاہزادے کو بلا کے سبب
دریافت فرمایئے ملکہ نے فرمایا جب دریا تک پہونچینگے پوچھ لینگے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ملکہ کو دریا
نظر آیا گلعذار سے فرمایا کہ کسی طرح شاہزادے کو بلاؤ میں سبب دریافت کروں گلعذار اس تدبیر میں ہی
کہ ملکہ نے دیکھا مہتاب آتا ہے گلعذار سے کہا اے مہتاب کو بلاؤ ملکہ کے کہنے سے گلعذار نے کہا
بارے مہتاب سپر عرض کو محافہ کے قریب بلاؤ ملکہ عالم کچھ فرمائینگی چوبدار وغیرہ جو محافہ کے قریب تھے
انھوں نے مہتاب کو بلایا کہ جلد یہاں آؤ تمھیں ملکہ عالم بلاتی ہیں مہتاب حاضر ہوا محافہ کے پاس آکر
عرض کی غلام حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے ملکہ عالم نے فرمایا اے مہتاب یہ وہ دریا ہے جسمیں بے بوجھ جانا ممکن نہیں
تمھارے آقا کے یہ کیا بات جی میں آئی ہے جو اسطرف جاتے ہیں مہتاب نے عرض کی آپ خوف
نکریں انشاء اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت اس دریا سے پار اتر جائینگے ملکہ نے کہا سبب بھی تو بیان کرو مہتاب
نے عرض کی یہ میں ابھی نہیں عرض کرسکتا ہوں مجھے معلوم نہیں کیا بات ہے جب مجھ سے آقائے نامدار
بتلاوینگے عرض کر دونگا ملکہ خاموش ہو رہیں مہتاب سلام کرکے آگے بڑھ گیا ایرج نامدار دریا کے قریب
پہونچے اسم پڑھتے ہوئے دریا میں داخل ہوئے پانی خشک ہونے لگا ایرج وہی اسم پڑھتے ہوئے
مع فوج دریا کے پار ہو پہونچے ملکہ نے دیکھا دریا کا راستہ طے ہو گیا گلعذار سے کہا شاہزادہ بڑا صاحب اقبال ہے
اس راستہ کو طے کیا جو ممکن نہ تھا کہ طے ہوجاتا گلعذار نے عرض کی واری میں نے پیشتر ہی آپ سے کہا تھا
خاطر جمع رکھیے خدا چاہیگا تو راستہ طے ہوجائے گا ملکہ کو بہت خوشی حاصل ہوئی ایرج نامدار نے مہتاب سے
کہا اب دن بہت کم باقی ہے آج کی شب یہیں مقام کرو کل پھر روانہ ہونگے مہتاب نے لشکر کو روکا بارگاہیں
استادہ ہوئیں ایرج نامدار گھوڑے سے اُترے محافہ ملکہ کا قریب بارگاہ کے ٹھہرا ملکہ محافہ سے اتریں داخل
بارگاہ ہوئیں سب لوگ اپنے اپنے خیمے میں داخل ہوئے سامان جشن مہیا ہوا ایرج نامدار ملکہ کی بارگاہ میں
تشریف لیگئے صحبت عیش و نشاط گرم ہوئی شب بھر جلسہ رہا صبح کو ایرج نامدار باہر تشریف لائے مہتاب
سے فرمایا کہ یہ صحرا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے آج کے دن اور یہاں قیام کرو مہتاب نے عرض کی جو
حضور کی مرضی وہی غلاموں کی بھی خوشی ہے ایرج نامدار اپنی بارگاہ میں جلوہ فرما ہیں پردے

بارگاہ کے آگے بیٹھے ہوئے ہیں سب حاضرین دربار صحرا کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ ایک جانب سے گرد
عظیم بلند ہوئی سب لوگ اسطرف دیکھنے لگے ایرج نامدار نے مہتاب سے کہا کہ آمد لشکر کے سامان
معلوم ہوتے ہیں یہ ذکر تھا کہ وہ اسنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے بغور دیکھا کہ ایک ساحر طویل القامت اژدر
آتش فشان پر سوار عقب میں دو لاکھ ساحران غدار اژدر و شیر سے قلابہ آتشیں پھینکتا ہوا چلا آتا ہے ساحران
غدار جو اسکی پشت پر ہیں آسمین سحر آزمائی کرتے چلے آتے ہیں جب قریب لشکر ایرج نامدار پہونچا تو اس
ساحر نے اژدر کو روکا مہتاب نے کہا اے شہریار آپ اس ساحر کو جانتے ہیں ایرج نامدار نے فرمایا
میں نہیں جانتا کچھ بیان کرو مہتاب نے عرض کی اے شہریار فرنج دریا پرست اسی کا نام ہے اسی نے
عہد سامری میں سامری کو سجدہ نہیں کیا اور دریا کی پرستش کی ایرج نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے
یہ کیا کر سکتا ہے غرہ و شدہ یہ خبر ملکہ نسرین کو پہونچی کہ فرنج دو لاکھ ساحر وغیرہ ساحرا اپنے ہمراہ لیکر برائے مقابلہ
آیا ہے ملکہ فرنج کا نام سنکر بہت متردد ہوئیں گلعذار سے فرمایا اب کسی طرح بچنے کی امید نہیں ہے فرنج
سب کو گرفتار کرکے لے جائیگا گلعذار نے عرض کی ملکہ گھبرانے کی بات نہیں ہے ایرج نامدار کا اقبال
ترقی پر ہے آپ نے دیکھا دریا سے کیونکر گذر گیا اور علاوہ اس دریا کے کیسے کیسے کارہائے نمایاں کئے جو
امکان بشری سے باہر تھے یاجوج آدمخوار کا قتل کرنا بشر کا کام تھا پھر کس جراءت سے یاجوج کو
قتل کیا پھر پیا مہتاب نے اطاعت یونہیں قبول کی فیروز زرد نہیں تابع فرمان ہوا جب سب کو بجراءت
زیر کیا تو اُن لوگوں نے اطاعت قبول کی یہاں لوگوں کا زیر کرنا انسان کا کام نہ تھا مگر شاہزادے کا
اقبال ترقی پر تھا سب کو زیر کیا اور جس کام کیجانب رجوع ہوئے اسے بخیر و خوبی انجام پایا خدا
اسپر بھی فتحیاب کریگا ملکہ نے کہا گلعذار یہ تو سچ کہا مگر اسکے ڈر سے مجھکو خوف معلوم ہوتا ہے
اسنے عہد سامری میں سامری کو سجدہ نہ کیا اور ہیلو نشینان سامری سے برسر فساد ہوا وہ لوگ
اسکا کچھ نہ بنا سکے تو اور کسی کی کیا مجال ہے جو اس سے مقابلہ کرے یہ ذکر تھا کہ ایرج نامدار تشریف
لائے ملکہ نے کہا میں نے سُنا ہے فرنج جادو بہت سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے ایرج نامدار نے
فرمایا کہ میرے لشکر کے مقابل اسنے اپنا لشکر اتارا ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابلہ کریگا ملکہ نے کہا
اے شہریار مجکو اسی کی ذات کا خوف تھا اس سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہے یہ اپنے تئیں سامری سے
بہتر جانتا ہے جہانتک ممکن ہو ٹال جائیے ایرج نوجوان نے فرمایا ملکہ محل تردد نہیں ہے خدا مالک ہے
اگر وہ اپنے تئیں سامری سے بہتر جانتا ہے تو ہمارا کیا بنا لیگا ملکہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر ایرج نامدار نے
قبول نہ کیا ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہمارا خدا ہماری مدد کریگا اس بلا کو رد کریگا ملکہ خاموش ہو رہی ایرج
نوجوان نے اور ذکر شروع کیا تھوڑی دیر تک باتیں رہیں بعد میں ایرج نوجوان ملکہ کے پاس سے
اُٹھے ملکہ نسرین نے کہا اے شہریار فرنج کے قتل کے واسطے جب تک سامان مہیا نہ کیا جائے گا وہ
قتل نہ ہوگا اول تو سامان کے مہیا کرنے میں عرصہ ہوگا جبتک وہ ضرور شر پھیلائے گا لیکن ضرور ہے کہ اسکے
قتل کا سامان مہیا کر لیجئے ایرج نے فرمایا ملکہ کیا سامان مہیا کرنا چاہیے ملکہ نے کہا اسکا سامان مرگ یہاں سے
دس کوس پر ہے ایرج نے پوچھا کیا چیز ہے ملکہ نے کہا ایک چشمہ آب ہے اسمیں ایک پھول پڑا ہے اگر اس
پھول کو کوئی وہاں سے لائے اور اسکے سامنے اسکو مل کر بلکہ بالکل پارہ پارہ کرکے پھینک دے تو اُسکا

پھر اسپر زخم تیغ و نیزہ کارگر ہونگے ورنہ بیرو کن تن ہی اور روئین تنی اُسی پھول کے سبب سے ہے وہ گل حیات
تیرنج مشہور ہے کو یہاں سے دس کوس پر وہ چشمہ ہی مگر راہ کی اذیتیں اور عجائبات و غرائبات سے بچکر
جانا بہت دشوار امر ہی اگر آپ اس پھول کی فکر کیجیے تو اُسکے قتل کی امید ہو ایک اخر اسکے پارہ پارہ
کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ اُسکو سحر فراموش ہو جائیگا ایرج تاجدار نے فرمایا کہ ہم اسکا بندوبست بہت معقول
طور سے کرینگے اور اُسکی نسبت لوگوں سے رائے لینگے جیسا مناسب ہوگا کیا جائے گا یہ کہکر ایرج
نامدار باہر تشریف لائے بارگاہ میں آکر جلوہ فرما ہوئے سب سردار بھی حاضر ہوئے ایرج نامدار نے گل حیات
تیرنج کی کیفیت بیان کی مہتاب نے عرض کی آقائے نامدار اسکی فکر ضرور لازم ہی ایرج نامدار نے
فرمایا کہ مناسب طور سے اسکی فکر کیجائے گی یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے آکے عرض کی حضور در دولت پہ
ایک ساحر حاضر ہے امیدوار باریابی ہی تامدے سے کسی کا نامہ دار معلوم ہوتا ہی ایرج نے فرمایا بلاؤ
چوبدار باہر گیا اپنے ساتھ ساحر کو لیکر اندر گیا ساحر نے جو ایرج نوجوان کے دربار کی رونق کو دیکھا اور
شاہزادے کی شوکت و رعب پر نگاہ کی ہاتھ پاؤں میں رعشہ پیدا ہو گیا حیران حیران چاروں طرف دیکھنے
لگا ایرج نامدار نے فرمایا ایشخص اپنے کام کو جلد انجام دے لے پھر جسطرف چاہے نگاہ کرنا اس
ساحر نے نامہ ایرج نوجوان کی نذر کیا شاہزادے نے نامہ کو پڑھا اُسمیں لکھا تھا اے طلسم کشا ہزار
ہزار آفرین آپ کی جرات و ہمت پر کہ آپ نے وہ کام کیے جو امکان بشری سے باہر تھے اور اس
ہمت و جرات کی تعریف میں میری زبان قاصر ہے جہانتک آپ کی تعریف کروں بجا ہے مگر افسوس
کی بات ہے کہ آپ نے بلاوجہ اسمیں رنج پیدا کیا اگر آپ پیشتر پیام دیتے تو کیا عجب تھا کہ ہملوگ
ضرور منظور کرتے اور دختر سمنگان جادو کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ ہو جاتا مگر آپ نے پہلے ہی
جنگ آغاز کر دی آپ کی عقل سے یہ بات بہت دور ہے اب میں ازراہ دوستی آپ سے اس امر کے لئے
کہتا ہوں کہ آپ اپنے ارادہ سے باز آئیے اور ادھر ہی سے واپس جائیے میں بختشب کو جا کر سمجھا دونگا
وہ آپ کا کچھ نہیں کر سکتا ہی بلکہ آپ ملکہ نسرین کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جائیے ہم اُسکے بھی آپ سے طالب
نہیں ہیں ہمکو آپ کی جرات و ہمت نے عاجز کر دیا کہ ہم کسی طرح آپ سے مقابلہ نہیں کر سکتے اس کلمے کے
مطلب کو یہ نہ تصور فرمائیے گا کہ ہم آپ سے مقابلہ کرنے میں عاجز ہیں نہیں بلکہ مطلب ہمارا یہ ہے کہ اس
جرات پر ہمیں رحم آتا ہی اور آپ کے اوصاف حمیدہ بہت لوگوں کی زبانی سنے اسوجہ سے میں نہیں چاہتا
کہ آپ سے مقابلہ کروں ایرج نوجوان نے جو نامے کو پڑھا مسکرا کے اپنے ہاتھ سے جواب اسی نامہ
کی پشت پر لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے تیرنج دریا پرست تمہارے نامہ کی کل کیفیت ہمکو معلوم ہوئی
تمہاری خلق و مروت کی تعریف میں زبان قاصر ہے لیکن ہم اسوجہ سے مجبور ہیں کہ جنگ آغاز کر چکے ہماری
وضع کے خلاف ہو کہ پلٹ جائیں اور جس کام کے واسطے آئے ہیں اسکو انجام کئے بغیر پلٹیں گو ہمکو
بھی تجھ سے مقابلہ کرنا اسی طرح برا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ تجھے تحریر کیا مگر مجبور ہیں ہاں اگر ریحان اور سمنگان
کو رہا کر دو اور دختر سمنگان کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ ہو جائے تو ہم ابھی واپس جاتے ہیں
یہ جواب لکھا اس نامہ دار کو دیا نامہ دار جواب لیکر تیرنج دریا پرست کے پاس آیا نامہ دیا تیرنج
نے نامہ کو پڑھا جب سب مضمون دیکھ چکا اسنے دوسرا نامہ لکھا کہ اے طلسم کشا تمہارے

جواب سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ تمھیں جنگ کرنا منظور ہی لہذا ہم تمھیں ایک ہفتہ کی مہلت دیتے ہین کہ ہمکو
جواب بھیجے کے دو پہر ساحر نامہ لیکر ایرج نامدار کے پاس آیا ایرج نامدار نے نامے کے مضمون کو پڑھکر ساحر کو
رخصت کیا اور مہتاب سبزپوش سے فرمایا کہ نیرنج نے ایسا کچھ تحریر کیا ہے سات روز کی مہلت
دی ہے مناسب وقت یہی ہے کہ اس عرصہ مین اسکے سامان قتل کی فکر کرین اور اُس جگہ تک چلین مہتاب نے عرض کی کہ
مین بھی تائید کرتا ہون آپ ضرور تشریف لیچلین ایرج نامدار نے فرمایا کہ مین ملکہ سے جاکر بیان کرتا ہون
دیکھون وہ کیا راے دیتی ہین یہ فرماکر اندر تشریف لاے ملکہ سے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا آپ
سب لشکر کو یہین چھوڑیے صرف مہتاب اور فیروز کو ہمراہ لیجیے مین بھی آپ کے ہمراہ چلتی ہون راہ مین
جسقدر عجائب و غرائب ملینگے انکے شکست کرنے کی ترکیب کرونگی ایرج نے فرمایا ملکہ تم یہین براحت
و آرام بسر کرو مین جاتا ہون جو کچھ معاملات راہ مین پیش آئینگے خدا انکو آسان کر دے گا اور مہتاب اور
فیروز دونون کو اگر اپنے ہمراہ لیجاؤنگا تو یہان لشکر کی محافظت اور انتظام کون کرے گا ملکہ نے کہا
ایک کو یہان چھوڑ دیجیے ایرج نامدار نے اسی وقت باہر تشریف لائے مہتاب سے کہا تم ہمارے ہمراہ
چلو اور فیروز کو ہم یہان براے محافظت لشکر چھوڑ جائینگے مہتاب نے عرض کی اگر سب لشکر کو
ہمراہ لے چلیے تو کیا ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ شاید وہان عرصہ ہو جائے تو اسوقت نیرنج کو یہی
گمان ہوگا کہ ایرج میرے مقابلے کی تاب نہ لا سکے بھاگ گئے اور جب لشکر یہان رہے گا تو اسکو بھی
اطمینان رہیگا مہتاب نے پھر عرض کی کہ کچھ جوانان صف شکن چھانٹ کر اپنے ہمراہ لے لیجیے ایرج
نوجوان نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہے مہتاب اسی وقت لشکر مین آیا دو سو جوانان تیغزن چھانٹ لیے
وہان سے ایرج نامدار کے پاس آیا عرض کی مین نے سب انتظام درست کر لیا ہے اب تشریف لیچلنے
مین کیا دیر ہے ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ کہتی ہین کہ مین بھی ہمراہ چلونگی مہتاب نے عرض کی اے شہریار
انکو ضرور ہمراہ لے چلیے بڑے کام نکلینگے ایرج نوجوان نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ انکو ہمراہ
نہ لے چلون مہتاب نے عرض کی اے شہریار دافع طلسم کا ساتھ رہنا بہت مناسب ہی
ایرج نوجوان ملکہ کی بارگاہ مین آئے ملکہ سے فرمایا کہ آپ کیا ارادہ ہے کہ صرف تمسے ملنے کو آیا ہون
ملکہ نے کہا مین بھی ہمراہ چلونگی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ملکہ ایک امر اسمین مشکل ہی مین تمھین ہمراہ کیونکر
لے چلون اہل اسلام مین عورت کو ساتھ رکھنا اور اسکی مدد سے کوئی کام کرنا معیوب ہے
ملکہ نے عرض کی اگر آپ کو یہ منظور نہین ہو تو مین الگ آپ سے چلتی ہون مقام بمقام پر آپ سے
ملتی رہونگی ایرج نوجوان جب مجبور ہوئے تو کہا ملکہ تمھین اختیار ہے مین زیادہ مانع نہین ہو سکتا یہ کہکر
ملکہ سے رخصت ہوے باہر تشریف لائے یہان مہتاب منتظر تھا ایرج نوجوان کے آتے ہی سائیس نے
گھوڑا حاضر کیا شاہزادہ پشت اسپ پر جلوہ فرما ہو ملکہ نے جبرئیل کا پتہ دیا تھا اُسطرف روانہ ہوے یہان ملکہ نے
گلنار کو اپنے ہمراہ لیا سحر کرکے ایک تخت بنایا مع گلنار کے تخت پر بیٹھکر یہ بھی طرف قلعہ سیمابیہ کے روانہ ہوئین
کہ ذکر انسب کا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت گلجات نیرنج اور اسکے قلعہ کے عجائب و غرائب کی بیان کی جاتی ہی

کہ یہان ہمارا جادو رہتا ہی یہ وہ شخص ہی جسنے بجز ایک گلعذ سحر کا بنایا ہو قلعہ کے نیچے خندق جو ہے اسمین

بجائے آب پارہ بھرا ہے جب کوئی بعزم جنگ خندق تک پہونچتا ہے پارہ جوش مار کے خندق سے
نکلتا ہے جسقدر آدمی خندق کے قریب ہوتے ہیں اُسکی موج مین بہ جاتے ہین وہ پارہ اسیطرح جوش مار کر
ہوا میں کوس تک جاتا ہے ایک حد معین ہے جب اُس حد تک پہونچتا ہے پھر خندق کی جانب مراجعت
کرتا ہے جسقدر آدمی غرق ہوتے ہین وہ سب خندق مین گرجاتے ہین پھر انکی کیفیت نہین معلوم ہوتی کہ کیا
ہوئے اور بہار جادو ایک چاہِ عمیق کے اندر رہتا ہے جسکا حال وقت پر بیان کیا جائے گا اسکے پاس
ایک چشمۂ آب ہے اُسمین پارہ پھول گلاب کے پڑے ہین اُنھین مین ایک گل حیات ہے چاہ کے منھ پر
بیس ہزار جوان مسلح مکمل بیٹھے رہتے ہین جو سحر مین بھی خوب طاق ہین اور علاوہ اسکے اور بھی عجائبات
بہار جادو نے اپنے قلعہ مین بنائے ہین جنکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ایرج نامدار کی بیان کی جاتی ہے

یہ جو مع مہتاب سیہ پوش کے دو سو جوان اپنے ہمراہ لیکر چلے تین کوس راستہ طے کیا تھا کہ ایک صحرا
بہت پر فضا نظر آیا ایرج نامدار اُس صحرا کی سیر کرنے لگے ایک جانب سے رونے کی آواز آئی
ایرج اسطرف متوجہ ہوئے مہتاب نے کہا اے شہریار جنگل بہت مسحور ہو ایسے ایسے بہت معاملے
پیش آئینگے ادھر توجہ نہ فرمائیے کوئی ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب اس درد کی صدا میرے
کان مین آئی ہے کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے مین ضرور دیکھونگا یہ کون مصیبت زدہ رو رہا ہے ایرج نامدار
ابھی یہ باتین کر رہے تھے کہ ایسی آواز دردناک کان مین آئی کہ جیسے نام لیکر کوئی کہ رہا ہے کہ افسوس
ایرج نامدار سے بھی چھوٹے اور ایسی جگہ موت آئی کہ گور و کفن بھی نہ میسر ہوا لاش طعمۂ زاغ و زغن
ہو جائیگی اب ایرج نامدار نے جو اپنا نام سُنا اور زیادہ اضطراب بڑھا مہتاب کا کہنا سماعت
نہ کیا گھوڑے کو بڑھا کے آواز کی جانب روانہ ہوئے مہتاب جادو بھی عقب مین چلا
ایرج نامدار نے کچھ دور آگے بڑھ کے دیکھا کہ ایک غار مین ملکہ نسرین پڑی ہین مگر انتہائی زخمدار ہین ایرج
کو تاب نہ رہی دوڑ کے لپٹ گئے پوچھا اے ملکہ یہ کیا ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ اے شہریار کیا کہوں
مین آپ کی تلاش مین اسطرف آئی تھی راہ مین ایک ساحر ملا اُسنے پوچھا تم کون ہو کہاں جاتی ہو مین نے
اُس سے حیلہ کیا مگر اُسنے نہ مانا مجکو گرفتار کرکے لیجانا چاہا مین نے قصد کیا کہ سحر کرکے نکل جاؤن
اسنے مجبور و کا میرے اُسکے مقابلہ ہوا اُسنے سحر کرکے مجھے زخمی کیا جب طاقت یکار مجھ مین باقی
نہ رہی اور اس غار مین گری تو وہ فرار ہو گیا مین یہین رہی ایرج نوجوان نے چاہا ملکہ کو اٹھائین ملکہ نے
کہا اے شہریار مین مبتلائے سحر ہوں مجھ مین اُٹھنے کی طاقت نہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ مہتاب
بھی آگیا کہا اے شہریار کیا ہے ایرج نوجوان نے کہا اے مہتاب تم مجکو منع کرتے تھے اگر مین نہ آتی
تو بڑا غضب ہوتا مہتاب نے کہا اے شہریار یہ تو ارشاد فرمائیے کہ یہ واقعہ کیا ہے ایرج نامدار نے
کہا کہ یہاں ملکہ زخمی پڑی ہوئی تھین مہتاب بھی اس بات کو سنکر بہت غمگین ہوا ایرج نامدار نے
کہا اے ملکہ پھر سحر کیونکر زائل ہو ملکہ نے کہا اے شہریار اپنی کمر سے خنجر کھولکر مجکو عنایت کیجئے ابھی سب
سحر اُتر جائیگا ایرج نامدار نے کچھ خیال بھی نہ کیا خنجر مخوف اپنی کمر سے کھولکر دے دیا جیسے ہی خنجر
اُسکے ہاتھ مین دیا اُٹھکر اُسنے نعرہ کیا باش او ظلم کشا مین ظلمات جادو اب میرے

ہاتھ سے بچکر کہاں جائیگا یہ کہکر سحر کیا کہ ایرج اچھلا اگر زمین پر گرے مہتاب نے چاہا مین جھپٹ کے تلوار کا
وار کرون ظلمات نے اسپر بھی سحر کیا مہتاب بھی زمین پر گرا ظلمات نے دونون کی مشکین باندھین
ایک جانب لیکر روانہ ہوا مگر ملکہ نسرین جو بعد جانے ایرج نامدار کے چلی تھین راہ کو طے کرتی ہوئی
جاتی تھین گلعذار نے کہا ملکہ عالم دیکھیے کوئی ساحر دو آدمیونکو گرفتار کیے ہوے لیے جاتا ہے
ملکہ نے نگاہ کی دیکھا ایک ساحر دو آدمیونکو گرفتار کیے ہوے ایک تخت سحر پر لیے جاتا ہو ملکہ نے اپنا
تخت بھی بڑھا کیا قریب آکر دیکھا تو تخت پر ایرج نوجوان اور مہتاب کو دیکھا رنگ ہو گئین سحر کیا مگر اس
ساحر کے پاس کچھ دافع سحر تھا سو نے بالکل تاثیر نہ کی ملکہ سخت حیران ہوئین پوچھا تو نے ان دونون
کو کیون قید کیا ہو اس ساحر نے جواب دیا کہ یہ شخص یہان بعزم طلسم کشائی آیا ہو گل حیات شیخ دریاپرست
کی تلاش مین جاتا ہوا سو جہت سے مین نے اسکو قید کیا ہو اسکے پاس کچھ دافع سحر موجود تھا مین نے بڑے
مکر سے کچھ لیا اب اسکو تخشب کے پاس لیجاؤنگا خلعت و انعام بیحساب پاؤنگا اسکے واسطے بہت
ساحر تخشب نے بھیجے مگر سب کو اسکے حال پر رحم آیا اور اسکی صورت کو دیکھکر سب حال ہو گئے مگر مین نے
وہ کام کیا جو کسی سے نہو سکتا ملکہ یہ کیفیت دیکھکر بہت حیران ہوئین سبب کچھ سحر کیا مگر اسپر بوجہ کچھ کے
تاثیر نہ کی ظلمات نے کہا او نسرین تو نے اپنے باپ کے گھر کو برباد کرنا چاہا ہو مین تجکو بھی گرفتار کرکے
لے چلونگا ملکہ نے کہا تیری کیا مجال ہے جو ہمکو اسیر کرکے لیجاسکے ظلمات آگے بڑھا ملکہ سحر کرکے
پیچھے ہٹین ظلمات اور آگے بڑھا ملکہ اور پیچھے ہٹین مگر وہ سحر بوجہ کچھ کے نہین کرسکتا اس وجہ سے مجبور تھا
اسی کیفیت مین ملکہ تھین کہ ایک طرف غبار اٹھا ملکہ اسطرف دیکھنے لگین جب وہ رسنہ گرد شگافتہ
ہوا تو ملکہ نے دیکھا کہ کچھ سوار مسلح و مکمل اسطرف کو آتے ہین جب وہ سوار قریب پہونچے اور انھون نے
یہ واقعہ دیکھا کہ ایرج نامدار ایک تخت پہ بیہوش پڑے ہین اور ایک نازنین کو ایک ساحر گرفتار کرنا
چاہتا ہے یہ لوگ بھی ہمراہیان ایرج نامدار تھے شاہزادے کو جو اس حال مین دیکھا تلوارین لیکر بڑھے
اسکو گرفتار کرلیا ملکہ نے آگے بڑھکے اسکی زبان مین سوزن دیا کچھ اسکے قبضے سے لیکر ایرج
نامدار کے بدن سے مس کیا ایرج کو ہوش آیا اپنے کو اس حال مین پایا لاحول ولاقوۃ کہکر اٹھے ملکہ نے
مہتاب پر سے بھی سحر اتارا مہتاب بھی ہوشیار ہوا لوگون نے چاہا ظلمات کو قتل کرڈالین
ایرج نامدار نے کہا ابھی اسکو قتل نہ کرو مجھے کچھ حالات اس سے دریافت کرنا ہین لوگون نے اسکو
حاضر کیا ایرج نے کہا جب تیرے پاس کچھ موجود تھا تو نے مجھے سحر سے کیونکر بیہوش کیا ظلمات
نے عرض کی اے شہریار آپ سے مین نے کچھ لیا تو مجھے کو زمین پر ڈال کر آپ پر سحر کیا جب آپ
بیہوش ہوئے تو مین نے اسیطرح سے مہتاب کو بیہوش کیا تخت کو سحر کرکے روان کیا آپکو اور مہتاب
کو تخت پہ ڈالا خود پیادہ پا روانہ ہوا اگر مین تخت پر بیٹھ جاتا تو ہرگز تخت نہ چلتا راہ مین ملکہ سے
ملاقات ہوئی انھون نے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا مگر بوجہ کچھ کے مجھپر سحر نے تاثیر نہین کی جب آپکے
ہمراہی یہان آگئے تو انھون نے مجکو گرفتار کرلیا ایرج نامدار نے فرمایا اب تو شناخت مین پروردگار عالم
کی کیا کہتا ہے ظلمات نے جواب دیا کہ اے شہریار مذہب ایسی چیز ہو جو انسان کو جان سے
بڑھکے عزیز ہوتا ہو اگر آپ حکم قتل دینگے تو مجھے اپنی جان جانیکا خوف نہین ہے مگر مذہب

نہین تبدیل کیا جائیگا ایرج نامدار نے حکم دیا کہ اسکو بھی قتل کرو لوگون نے اسکا سر کاٹ لیا مرتے ہی ظلمات
جادو کے اندھیرا ہوگیا صدائین مہیب آئین بعد عرصہ دراز کے ایک آواز آئی کہ گشتی مرا نام من ظلمات جادو
بود ایرج نوجوان نے ملکہ سے فرمایا کہ تم اسوقت یہان کیونکر پہونچین ملکہ نے اپنے آنے کی کیفیت بیان کی
ایرج نامدار نے شکر پروردگار کیا مہتاب نے عرض کی اے شہریار مین نے آپ سے پیشتر عرض کی تھی کہ یہ
صحرا سحر سے معمور ہی یہان کسی بات کا اعتبار نہ کیجیے آپ نے قبول نہ فرمایا ایرج نامدار نے فرمایا کہ یہ مکار
ایک شخص کی صورت بنا کر مجکو دھوکا ہوگیا ملکہ نے پوچھا اے شہریار یہ کسکی صورت پر آیا تھا ایرج نے
کل کیفیت ظلمات کی بیان کی ملکہ کو بہت تعجب ہوا ایرج نامدار سے کہا کہ میرے آنے کی کیفیت
اب اسقدر مشہور ہوئی کہ لوگ اس پردے مین دھوکا دینے لگے ایرج نامدار نے کہا ملکہ اگر یہ امر شہرت پذیر
بھی ہوا ہے تو کوئی کیا کر سکتا ہو ملکہ نے کہا مجھے کسی کا خوف نہین ہو مگر نیرنج جادو کا کہ یہ ظالم بڑا ساحر ہے
ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ اسکا خوف بھی بیجا ہو خدا مالک ہے تمنے دیکھا کہ اسنے کس مصیبت سے نجات
دی ملکہ نے عرض کی یہ تو آپ کا فرمانا بہت بجا ہو مگر ظالم سے سب خوف کرتے ہین یہ باتین کرتے ہوئے
کچھ دور آگے بڑھے ایرج نوجوان نے ایک مقام پر قیام کیا مہتاب نے فورا بارگاہین استادہ کرائین
ایرج نامدار مع ملکہ نسرین کے داخل بارگاہ ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے شب کو ملکہ نسرین نے ایرج نوجوان سے کہا کہ اے شہریار یہانسے دو کوس پر طرار جادو رہتا ہو
وہ بھی ضرور سد راہ ہوگا اسکے کرنے سے بچنا بہت دشوار ہو گو مین ہمراہ ہون کچھ نہین کرسکے گا ایرج
نامدار نے فرمایا ملکہ مین ہر حال مین خدا پر شاکر ہون جب وہ مہربان ہو کوئی کچھ نہین کر سکتا ہو انھین باتون مین
صبح ہوگئی ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا آپ یہان سے کوچ کیجیے طرار جادو سے مقابلہ کرنا ہو جب تک
وہ نہ مارا جائے گا راستہ صاف نہین ہوگا ایرج باہر تشریف لائے مہتاب سیہ پوش سے کہا
ملکہ کہتی ہین یہان سے دو کوس پر طرار جادو رہتا ہے اسکو جب تک قتل نہ کرینگے تب تک راستہ صاف
نہوگا مہتاب نے اسی وقت سب کو خبر دی کہ چلنے پر تیار رہو آقاے نامدار اسیوقت کوچ کرینگے
سب لوگ تیار ہوئے ایرج نامدار نے اسی وقت مع ملکہ اور مہتاب سیہ پوش کے طرف
طرار جادو کے کوچ کیا دو کوس تک جانا ہی تھا تھوڑی دیر مین طرار جادو کے مکان تک پہونچ گئے
ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا اب یہین ٹھہر جائیے طرار جادو کا مکان سامنے معلوم ہوتا ہے ایرج نامدار
نے لشکر کو روکا فورا بارگاہین استادہ ہوگئین ایرج نامدار بارگاہ مین آئے ملکہ بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین
تھوڑی دیر ایرج نامدار باہر بیٹھے بعدہ دربار برخاست کرکے اندر تشریف لے گئے ملکہ نے عرض کی
اے شہریار مین آپ کی منتظر تھی شاہزادے نے فرمایا خیر تو ہے ملکہ نے کہا کل صبح کو طرار جادو کے
پاس ایک نامہ اس مضمون کا روانہ فرمائیے گا کہ ہمکو گل حیات نیرنج لینے کو جاتا ہے لہذا راستہ کھولدو
جب ہم چلے جائین پھر تمکو اختیار ہے دیکھیے وہ اس نامے کا کیا جواب دیتا ہو ایرج نامدار نے کہا مین
صبح کو ضرور ایک نامہ روانہ کرونگا تھوڑی دیر یہ باتین رہین جب رات بہت آئی تو ایرج نامدار نے خاصہ
طلب کیا بعد فراغت طعام بستر خواب پر تشریف لے گئے آرام فرمایا جب صبح ہوئی تو ایرج نامدار نے
ایک نامہ اسی مضمون کا تحریر کیا جو کچھ ملکہ نے کہا تھا اور ایک سردار کو وہ نامہ دے کر روانہ کیا

طرار جادو نے مکان کے دروازے پر بٹھایا تھا چند ساحر اور بھی اُسکے پاس بیٹھے تھے یہی ذکر ہو رہا تھا
کہ طلسم کشا گل حیات نیرنج لینے کو جاتا ہے طرار جادو کہتا تھا کیونکر جا سکتا ہے جب تک مین راستہ نہ کھولونگا
اسی صحرا مین رہیگا یہ ذکر تھا کہ سردار ایرج نامدار نے جا کر نامہ ایرج کا دیا طرار نے دیکھا تو اسمین یہ لکھا تھا
کہ ہم گل حیات نیرنج لینے کو جاتے ہین تمکو لازم ہے کہ راستہ کھولدو جب ہم چلے جاوینگے تو تمکو اختیار
ہے طرار جادو اس مضمون کو دیکھکر بہت ہنسا کہا واہ طلسم کشا تو بہت ہی زبردست ہین ہمکو لکھتے
ہین کہ راستہ کھول دو ہم چلے جاوینگے پھر تمکو اختیار ہے جو مزاج مین آئے کرنا بھلا ہم راستہ کیون کھولینگے
اُسکی پشت پر طرار نے جواب لکھا کہ ہم کبھی راستہ نہ کھولینگے جو آپکے مزاج مین آئے ہمارے حق مین
کیجیے سردار جواب نامہ لیکر ایرج کے پاس آیا نامہ دکھایا ایرج نے کہا اُس سے جا کر کہدو اگر راستہ
نہ کھولے گا تو سزا پائے گا یہ پیام لیکر پھر ایک سردار طرار کے پاس گیا طرار نے یہ پیام سنکر کہا کل ہم
بھی طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے دیکھین ہمارا کیا کر لیتا ہے سردار نے کہا اے طرار جادو اس سے بڑھکے
کوئی بات زبان سے نہ نکالنا آقا اسوقت یہان موجود نہین ہین اور ہم جان نثاران دولت سے ہین طرار
نے کہا اے جوان یہ طلسم تخشب ہے یہان کے جسقدر باشندے ہین سب مہذب ہین ہم لوگون سے
خلاف تہذیب کوئی بات ظہور پذیر نہین ہوگی اور کبھی ہم لوگ صاحبان شجاعت کے دشمن نہین ہوتے اور
آپکے آقا کی جرات کی ہم لوگ تعریف کرتے ہین واقعی جو جو کام اُنھون نے کیے وہ امکان بشری سے
باہر تھے لیکن آپ خود ملاحظہ فرمایے کہ ہم یہان برائے نگہبانی ملازم ہین اگر ہم اسکی محافظت نہ کرین تو
خلاف ہے یا نہین سردار ایرج نے کہا اے طرار تم بہت سچ کہتے ہو اور مین جا کر آقاے نامدار سے تمھارا
پیام کہدونگا یہ کہکر طرار جادو سے رخصت ہو کر سردار اپنے لشکر مین آیا ایرج نامدار سے کل کیفیت
بیان کی خلق طرار کی کیفیت سنکر ایرج نامدار بہت خوش ہوئے ملکہ سے آکر کہا طرار تو بہت مرد معقول ہے
ملکہ نے کہا اے شہریار یہان کے جسقدر باشندے ہین سب خلیق ہین انکی باتین بہت ہی شیرین ہین مگر دل
ان کے عجیب کیفیت ہے یہ کبھی کسی کے دوست نہین ہوتے آپ اسکی خلق و مروت پر خیال نفرمایے یہ
بہت ہی بڑا مکار ہے جسوقت میدان مین آیگا آپکو دام تقریر مین پھنسائیگا بات کا اعتبار نہ کیجیے گا ہر کام کو فطرت پر
تصور کیجیے گا ایرج نامدار نے ملکہ سے کہا کہ اسنے انتہا سے درجہ عجز و انکسار کیا ملکہ نے کہا یہ سب فطرت
ہے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین پھر ایرج نامدار باہر تشریف لائے ہرکارون نے آکر عرض کی حضور طرار
نے طبل جنگی بجوایا ہے ایرج نامدار نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بتفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونو طرف جنگ کی تیاریان ہونے لگین تھوڑی دیر ایرج نامدار
باہر دربار مین رہے جب دو پہر رات گئی اندر تشریف لائے خاصہ نوش کرکے آرام فرمایا یہان
لشکر مین شب بھر سرداران نامی بیدار رہے اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کیا جب
آفتاب عالمتاب فلک چارم پر جلوہ گر ہوا اور تاریکی زائل ہوئی تو ایرج نامدار بیدار ہوئے فریضۂ سحری
ادا کرنے کے بعد سلاح جنگ طلب کیے ملازمون نے کشتی سلاح کی حاضر کی شاہزادے نے
سلاح ذات پر آراستہ کیے باہر برآمد ہوئے یہان سب لوگ منتظر تھے شاہزادے کو دیکھکر
سب نے سلام کیا مہتاب سیہ پوش آگے بڑھا سائیس کو آواز دی اسپ صبا رفتار آیا

ایرج نامدار نام خدا لیکر سوار ہوئے مع تمام لشکر کے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے ادھر سے طرار
جادو بھی لشکر گراں ساتھ لے کر میدان میں آیا صفوف لشکر درست ہوئے نقیبوں نے نقابت کی گرد کیت
گرد کا لنگ جب طرار نے ایرج نامدار کو سلام کیا اور کہا اے طلسم کشا آپ کی جرات و ہمت کی تعریف
میری زبان سے تو نہیں ہو سکتی لیکن آپ کو ایک شخص غیر کے واسطے اپنی تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت تھی
اگر آپ نخشب ثانی سے پیشتر فرماتے اور اس تقریب کی نسبت گفتگو کرتے تو آپکا فرمانا ایسا نہ تھا
کہ وہ ٹال دیتے اگرچہ اسقدر آپ نے طلسم کو خراب کیا ہو لیکن اب بھی یہ امر ممکن ہو کہ آپ اپنے ارادے سے
باز رہیں تو ہم لوگ نخشب کو سمجھا لینگے ایرج نامور نے مسکرا کے جواب دیا اے طرار جادو تمنے جو کچھ
کہا واقعی بہت ٹھیک ہی مگر تم ان معاملات سے واقف نہیں ہو میں خاص اس ارادہ سے نہیں آیا تھا
بلکہ ریحان تاجدار کے کام کے واسطے جاتا تھا مجھے یہ امر معلوم بھی نہ تھا کہ وہ اس طلسم میں رہتی ہیں اور
سمنگان جادو کی بیٹی ہیں میں تو ہر اسے تلاش کرتا تھا نخشب ثانی خود مجھکو یہاں لے آیا قید کیا وہاں پروردگار
عالم نے میری مدد کی مجھے رہائی دی ایک جانب چلا گیا وہاں پہلوان سے مقابلہ ہوا تائید پروردگار
سے اسکو زیر کیا اسی طور سے ایرج نے سب کیفیت بیان کی آخر میں یہ کہا کہ اب تم کسکی خطا
ثابت کرتے ہو اسمیں میری خطا ہے یا تمہارے بادشاہ طلسم کی خطا ہے علاوہ ان باتوں کے جھگڑا
صرف سمنگان جادو کی وجہ سے تھا سمنگان جادو اسوقت ریحان تاجدار کو یہ دامادی قبول کرتا ہے
اس خطا پر اس بیچارے کو بھی اسیر کیا ہو اب میں اسکو بھی انشاء اللہ تعالیٰ رہا کرونگا جب اسنے
قبول کیا تھا رفع شر کرنے ریحان کے ساتھ دختر سمنگان جادو کا عقد ہو جانا مجھے اور
کسی بات کا ملال باقی نہ رہتا اب تو اگر مجھے خود نخشب بھی صلح کی بابت پیام دے اور یہ کہے
کہ ہم سمنگان اور ریحان کو نہ دینگے تو میں منظور نہ کرونگا طرار جادو نے کہا اے شہریار
نیرنج دریا پرست نے آپ سے کیا باتیں کہیں ایرج نامدار نے کل تقریر نیرنج
دریا پرست کی بیان کی طرار جادو نے کہا جب ایسا ساحر کیا آپ سے اس طور سے عجز کی باتیں
کرتا ہو تو آپکو ضرور قبول کر لینا چاہیے اے شہریار وہ شخص ہو جسکو نخشب ثانی اپنا بزرگ اور
سرپرست جانتا ہو اور آج تک اسنے کسی سے اس طور کی باتیں نہیں کہیں آپ کی جرات و ہمت
دیکھکر وہ بھی خوش ہوا اور آپ سے کلمات عجز کے اب آپ کو لازم ہو کہ ہم لوگوں پر احسان
کیجے اور اپنے ارادے سے باز رہیے صرف اسقدر تو آپ کے خلاف ہوگا کہ ہم سمنگان
و ریحان وغیرہم کو نہ دینگے ورنہ آپ کی اطاعت بسر و چشم کرینگے اور تبدیل مذہب بھی کر لینگے ایرج
نامدار نے فرمایا اے طرار جادو اگر کافر ہو گے تو سلطنت بھی تمہیں ملتی ہوگی تو تمہارے
قتل سے در گذر نہ کرینگے کیونکہ ہم لوگ فراخی راہ دین اسلام میں اور اسی واسطے اپنے اوپر یہ
مصائب گوارا کیے میں سوائے ترقی دین کے دوسری بات نہیں چاہی اگر چاہتے ہوتو اسوقت
ہفت اقلیم پر اپنا قبضہ کر لیتے مگر اسطرف نگاہ کبھی نہیں کی بہت سی سلطنتیں کافروں کی ہاتھ آئیں
مگر اپنے تصرف میں نہ لائے اور لوگوں کو دیدیں یہ کلام جو ایرج نامدار نے کیا طرار نے
جواب دیا اے طلسم کشا تمہیں اپنی جرات پر اگر ناز ہو تو ہمیں بھی تم سے مقابلہ

کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے تمنے جو یہ کلمہ لا طائل زبان سے نکالا ہمارے بہت خلاف ہو ہم لوگ کافر
نہیں ہیں بلکہ ہمارا مذہب بہت ہی پختہ ہی ایرج نامدار نے کہا اس گفتگو سے بیکار ہے کیا فائدہ ہے جس لئے
ہم تم یہاں آئے ہیں اس کام کو انجام دیں طرار جادو نے ایک گولا ایرج نامدار کے لشکر کیطرف پھینکا
وہ گولا پھٹا اور سب سردار بیہوش ہوکر گرے یہ حال ملکہ نسرین نے جو دیکھا تاب نہ رہی جھولی کاندھے
پر ڈال کے بارگاہ سے باہر آئیں وہیں سے اشارہ کیا جس قدر سردار ایرج کے مبتلاے سحر
ہوئے تھے سب کو ہوش آیا ایرج نامدار نے پلٹ کے دیکھا ملکہ نسرین جھولی کاندھے پر ڈالے
ہوئے آتی ہیں خاموش ہو گئے خلاف مرضی تو ضرور کیا تھا مگر بہ لحاظ ملکہ کچھ نہ فرمایا ملکہ نے قریب آکر سحر کیا
کہ ہوا سے سرد چلی جسقدر لشکر طرار کے لوگ تھے ملکہ نسرین کا دم بھرنے لگے ہاتھ باندھکر حاضر خدمت
ملکہ ہوئے عرض کی اے ملکہ عالم کیا ارشاد ہو ملکہ نے کہا اپنے سردار کا سر لاؤ اہل لشکر طرار جادو
کی طرف چلے طرار یہ معرکہ دیکھکر بہت متردد ہوا سحر کرکے تیغ بہت افسران لشکر طرار آئے
آئے ایک گولا مارا باران سحر برسایا سب پہ پانی پڑا ہوش آیا سب نے طرار کے ہاتھ باندھے
عفو تقصیر کے طالب ہوئے طرار نے کہا اب سنبھلکر سحر کرنا اسطرح دیوانے بن جاتے ہو کہا
اب ہر مرتبہ ایسا نہیں ہوگا یہ کہکر پھر سب سحر کرتے ہوئے بڑھے ملکہ نے پھر کچھ سحر کیا کہ پھول برسنے لگے
خوشبو پھولوں کی دماغ میں گئی پھر سب کی وہی کیفیت ہوئی ہاتھ باندھکر ملکہ کے پاس حاضر ہوئے عرض کی
اے ملکہ عالم ہم تابعدار ہیں جان نثاری کو موجود ہیں جو حکم ہو اسکو بسر و چشم بجا لائیں ملکہ نے کہا تمنے
ایکبار تمسے کہدیا کہ اپنے افسر کا سر لاکر ایرج نوجوان کے قدموں پر ڈالدو اگر اب کی بار عدول حکمی کی
تو ہم سزا دینگے سب نے عرض کی کیا مجال اگر ابکی بار عدول حکمی کریں تو آپ ہمیں قتل کیجیے گا یہ کہکر
پھر سب لوگ طرار جادو کی طرف چلے ملکہ نے سحر کو زور دیا جس قدر یہ لوگ بڑھتے جاتے ہیں ملکہ
زور دیتی جاتی ہیں ایرج نامدار خاموش کھڑے ہوئے یہ تماشا دیکھ رہے ہیں کبھی مہتاب
سیہ پوش سے ہنس کے فرماتے ہیں کہ ملکہ نے اچھا سب کو دیوانہ کیا ہے اپنے مالک کا سر
لینے جاتے ہیں مہتاب سیہ پوش عرض کرتا ہے حضور اس طلسم میں دو ہی شخص سحر میں کامل ہیں اول
تیغ دریا پرست اور دوسری ملکہ عالم ان دونوں کا نظیر طلسم میں نہیں ہے بس یہی دونوں آپس میں
ایک دوسرے کا جواب ہیں ملکہ سا واقفکار طلسم میں کوئی نہیں ہے جو جو باتیں اور حالات طلسم کے
ملکہ کو معلوم ہیں وہ خود تخشب نہیں جانتا ہے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں مگر سرداران طرار
جادو طرار کے قریب پہونچ گئے آتے چاہا انپر سے سحر اتاروں مگر ممکن نہوا لاکھ لاکھ تدبیریں طرار
نے کیں لیکن سحر نہ اترا سرداروں نے سر طرار جادو کا تن سے جدا کیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی
آواز آئی کشتی مرا نام من طرار جادو بود سردار اسکے سر لیکر ایرج نامدار کے پاس آئے اور ایرج نوجوان
کے قدموں پر ڈالدیا ملکہ کے پاس حاضر ہوئے عرض کی اے ملکہ عالم اب تو آپکے حکم کی تعمیل کی
امیدوار ہیں کہ انعام عنایت فرمائیے ملکہ نے کہا کہ انعام ایک شرط سے ملیگا کہ اطاعت اسلام
قبول کرو اور سامری و جمشید پر لعنت کرو حسب الحکم ملکہ سب نے اطاعت مذہب اسلام
قبول کی ایرج نوجوان بہ فتح فیروزی معرکہ کارزار سے اپنی بارگاہ کی جانب پھرے

جسقدر ساحران طرار مطیع اسلام ہوئے تھے انھون نے عرض کی اے شہریار یہان کیون تشریف رکھیے
مکان مین تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے فرمایا کہ آج کی شب ہم اور یہان ہین کل مکانات طرار کی سیر کرینگے
سب لوگ خاموش ہو رہے ایرج نوجوان نے رات بعیش و عشرت بسر کی صبح کو ساحرون کے ہمراہ طرار جادو
کے مکانات کی جانب تشریف لائے ساحرون نے خزانہ بتایا ایرج نامدار کے قبضے مین آیا وہان سے
خوشی خوشی مراجعت کی ایک ساحر کو سب مکانات کا منتظم و مہتمم قرار دیا سب خزانہ لیکر اپنی بارگاہ
مین آئے ملکہ نسرین سے کل کیفیت وہان کی بیان کی اور خزانہ بھی دکھایا ملکہ نے کہا اب یہان
ٹھہرنا بیکار ہے تھوڑی دور پر اور ایک ساحر رہتا ہے مطیر جادو اسکا نام ہے وہان ہر وقت پانی برستا رہتا
ہے کسی کی مجال نہین ہے جو اس راہ سے گذر کرے مگر خدا مالک ہے وہان بھی ہمکو فتح نصیب ہوگی ایرج نامدار
نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا تین کوس کے بعد دیکھا پانی بڑے زور شور سے برس رہا ہے
ابر گھرا ہوا ہے برق چمک رہی ہے رعد کی آواز سے کلیجے پارہ ہوئی جاتی ہے سردی کی اسقدر کثرت ہے کہ
دانت سے دانت بجتے ہین ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہوتا ہے ایرج نامدار اس کیفیت کو دیکھکر بہت
حیران ہوئے مہتاب سیہ پوش سے کہا عجیب معرکہ ہے اسنے خوب انتظام کیا ہے دیکھی
یہان کون آسکتا تھا مہتاب نے عرض کی اے شہریار یہ بات نہین ہوسکتی اسقدر سردی کی زیادتی
ہے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین بوجہ تحفے کے محفوظ ہون دیکھو خدا اس مشکل کو بھی آسان کر دے گا
یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین ملکہ نسرین نے پڑھ کے کچھ اسم سحر پڑھا پانی برسنا موقوف ہوا سردی
کم ہوئی برق کا چمکنا جاتا رہا رعد کی آواز نہ آئی مہتاب سیہ پوش نے ملکہ کے سحر کی بہت
تعریف کی ایرج نے بھی کہا واقعی ملکہ کے کامل ہونے مین شک نہین ہے ایرج نوجوان تو یہ باتین کر رہے
تھے ملکہ نسرین نے آگے بڑھ کے کچھ پھول اپنے پاس سے نکالے اور کچھ پڑھ کے اسطرف
پھینکدیے پھولون کے پھینکتے ہی ایک دھوان بلند ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ دھوان برطرف
ہوا سب نے دیکھا ایک مکان پتھر کا نہایت عالیشان نظر آتا ہے ایرج نامدار نے ملکہ کے پاس جا کے
پوچھا یہ مکان کسکا ہے اس مین کون رہتا ہے نسرین نے کہا مطیر جادو کا یہی مکان ہے اسی کے کوٹھے پر
وہ شب و روز بیٹھا رہتا ہے سحر سے پانی برسایا کرتا ہے جو کوئی اس طرف آتا ہے وہ اس پانی مین
ہلاک ہو جاتا ہے ایرج نوجوان نے فرمایا اب مطیر جادو کو ہمارے آنے کی اطلاع تو ہوئی ہوگی
ملکہ نے کہا اب وہ ہمارے مقابلے کے واسطے آئے گا اور کیا عجب ہے جو اپنے مقام سے چل چکا
ہو اسکے پاس فوج و لشکر نہین ہے چونکہ ساحر کامل ہے اس وجہ سے تنہا یہان رہتا ہے کسی کی
تنہا مجال نہین ہے کہ یہان تک آسکے یہ ذکر تھا کہ ایک بار ہوا سے تند چلی ملکہ نے کہا اے شہریار
مطیر جادو آتا ہے اسکے آنے کی علامت پیدا ہوئی ایرج نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے
کہ اتنے مین مطیر جادو سامنے آکر کھڑا ہوا اور پکار کے کہا اے طلسم کشا تو نے غضب کیا
طلسم کے بڑے بڑے عجائبات مٹا دیے اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا اپنی خطاؤن کی سزا پائیگا
ایرج نامدار نے کہا او بیہودہ کیا بکتا ہے مطیر جادو نے کہا تو نسرین پر بہت نازان ہے مین اسکی کیا
حقیقت سمجھتا ہون ملکہ نے کہا او نمک حرام ہمارے سامنے دعوی ساحری کرتا ہے ہمارے سحر سے

سحر نے رواج پایا ہو ہمین سے سب کو تبایا ہو تو ہمارے سامنے ساحری کا دم بھرتا ہے بڑا دعوی کرتا ہے
اگر کچھ تجھے سحر مین دخل ہو تو ہمارے مقابلہ موجود ہین کوئی بات اٹھا نہ رکھنا مطیر جادو نے ایک کارد سحر
جھولی سے نکالی ملکہ کیطرف کھینچ ماری ملکہ نسرین نے سحر کرکے اوس چھری کو رد کیا اور تھوڑی سی خاک
مطیر جادو کی جانب پھینکدی مطیر جادو نے بہت چاہا کہ مین بچون مگر امان پایا بہت دشوار ہوا بیہوش ہوکر
زمین پر گرا ملکہ نے بڑھ کے تیغے سے سر کاٹ لیا اسکے مرتے ہی لاش اسکی جلنے لگی صدائین مہیب آنے لگین
تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی گشتی مرا نام مین مطیر جادو بود ایرج نامدار خوش ہوئے ملکہ کو سب نے
بہت کچھ آفرین و مرحبا کہا ایرج نوجوان نے فرمایا کیون ملکہ اب تمھاری کیا رائے ہی ملکہ نے جواب دیا
کہ اسکے مکان مین تشریف لیچلیے علاوہ خزانے کے ایک چیز نایاب ہاتھ آئیگی شاہزادے نے
کہا ملکہ کچھ بیان تو کرو وہ کیا چیز ہی ملکہ نے کہا جب وہان تشریف لے چلیے گا تو خود کھل جائے گا ایرج
نوجوان مشتاقانہ مکان مطیر جادو مین داخل ہوئے مہتاب سیہ پوش وغیرہ بھی ہمراہ گئے
ملکہ نے جاکر سب خزائن ایرج نوجوان کو تبائے شاہزادے نے اپنے قبضے مین کئے جب سب
مال و اسباب ایرج نوجوان اپنے قبضے مین کر چکے تو ملکہ نسرین ایرج نوجوان کو ایک حجرے مین لیگئین
ایرج نامدار نے دیکھا کہ اس حجرے مین ایک پردہ پڑا ہی ملکہ نے کہا اے شہریار اس پردے کو اٹھا دیجے
دیکھیے اسمین کیا ہی ایرج نوجوان نے اس پردے کو اٹھایا اندر حجرے کے تشریف لائے دیکھا ایک
تخت زبرجدی بچھا ہی اسپر ایک تاج مرصع کار رکھا ہی اور سب لباس شاہی موجود ہی مگر ایک چھوٹی کشتی
مین ایک بازوبند الماس کار رکھا ہوا ہی اسپر کچھ کندہ ہی ملکہ نے کہا اے شہریار اس مال کو تو تحویل
مین داخل کیجیے اور اس بازوبند کو اپنے بازو پر باندھیے جب تک یہ آپ کے پاس رہے گا سحر تاثیر
نہین کرے گا یہ بازوبند بہت بڑے مرد بزرگ کے بازو کا ہی علاوہ اسکے اور بھی بہت سی تاثیرین اسمین
ہین جو مین اور کسی وقت آپ سے عرض کرونگی ایرج نامدار نے خوش ہوکر اس بازوبند کو اپنے بازو پر
باندھا وہان سے باہر تشریف لائے اپنی بارگاہ کی جانب روانہ ہوئے ایک روز وہان قیام کیا
دوسرے دن ملکہ نے کہا اب دو کوس کے فاصلے پر بہار جادو کا قلعہ سنگ گاہ ہین گل حیات
تسخیر جادو ہی مگر اے شہریار ایک امر بہت دشوار ہے ہم تو خندق کے پار اتر جاینگے
مگر اور لوگ کیا کرینگے آپ بھی بیخوف خندق کے پار چلے جایے گا ایرج نوجوان نے کہا آخر اس خندق
مین کیا ہی ملکہ نے کہا اس خندق مین پارہ بھرا ہے جب آدمی وہان جاتا ہی تو پارہ جوش مار کے
خندق سے نکلتا ہی جو کوئی کنارے خندق پر ہوتا ہے وہ غرق ہو جاتا ہے بیس کوس تک پارہ جوش مارتا
ہوا جاتا ہی ایک حد اسکی معین ہی جب وہانتک پہونچتا ہی تو پھر خندق کیطرف مراجعت کرتا ہے
جو کوئی اس پارہ مین غرق ہو جاتا ہی خندق مین جاکر غائب ہو جاتا ہے وہ مرتا نہین ہی بلکہ صحیح و سلامت
رہتا ہی لوگ معین ہین اسکو نکال کر لیجاتے ہین بہار جادو اسکو قید کرتا ہی اور قلعہ کے اندر
بہت کچھ عجائبات ہین جو آپکو در پیش ہونگے ایرج نامدار نے فرمایا خدا مالک ہی اسی وقت
اس صحرا سے ایرج نامدار نے مع سب لوگون کے کوچ کیا مہتاب جادو کو ایرج
نامدار نے سب کا افسر بنایا ملکہ کو محافے مین سوار کیا دو ہزار ساحران نامی اور دو سو پہلوانان گرامی

ایرج نامدار نے اپنے ہمراہ لئے اور باقی ساحر مطیعہ جادو کے مکان مین چھوڑے اس
جاہ و تجمل سے طرف قلعہ بہار جادو کے روانہ ہوئے ان سب کا حال وقت در
تحریر کیا جائے گا

اب کچھ حال بہار تاجدار کا عرض کیا جاتا ہے

کہ اسنے جو آمد ایرج نوجوان کی خبر پائی تو اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ جس طرح بن پڑے طلسم کشا
کو گرفتار کرکے لاؤ جو اس کو گرفتار کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا ملازمین تو تلاش ایرج نوجوان مین روانہ ہوئے
اور بہار جادو نے اپنے قلعہ مین انتظام کرنا شروع کیا ہر ایک چیز کو زور دیا جہان سو اسو آدمی مقرر
تھے وہان دو سو کو مقرر کیا اسی طور سے بندوبست بنا کیا جس غار مین خود رہتا تھا اسکے روبرو دس ہزار
ساحران غدار مقرر کیے سب سے تاکید کر دی کہ اگر طلسم کشا شاید یہانتک پہونچے اول تو یہانتک
آ نہین سکتا ہے اور اگر شاید آجائے تو اسکو قتل نہ کرنا زندہ گرفتار کر لینا مین اسکو تخشب کے پاس
بھیجونگا سب نے وعدہ کیا یہ پھر غار مین چند آدمیون کو لیکر چلا گیا مگر ایرج نوجوان جو اپنے ہمراہ
ساحران وغیر ساحران لیکر چلے دوسرے روز کچھ لوگ راہ مین ملے سب نے ایرج نامدار کو سلام کیا عرض کی
اے شہریار آپ کہان سے تشریف لائے ہین کس طرف جانے کا ارادہ ہے ایرج نامدار نے کل کیفیت
بیان کی ان لوگون نے کہا آپ ہمارے ہمراہ تشریف لے چلیے ہم آپ کو باسانی قلعہ تک پہونچا دینگے
خندق سیماب بھی بحکم گزند آپ کو نہ پہونچا سکیگی بخیر و خوبی قلعہ مین داخل ہو جائیےگا
ایرج نامدار کو تو ان سب کی باتون کا یقین ہوا مگر مہتاب نے عرض کی یہ لوگ مکار معلوم ہوتے ہین انکے
کہنے کا اعتبار نہ کیجیے یہ ملازمان بہار جادو ہین آپ کو راستہ بھلا کر کسی اور طرف لیجائینگے اور پریشان
کرینگے ایرج نامدار نے فرمایا اے مہتاب سبز پوش جو جسکی بات کو کہتا ہے اور صفائی ظاہری سے
ملتا ہے ہم اسکے قول کا اعتبار کرتے ہین جو ہمسے مکر کریگا وہ اپنے کیے کی سزا پائیگا ہم حق پر ہین ہمارا
خدا حامی ہے ہر حال مین ہماری حفاظت وہی کرتا ہے مہتاب سبز پوش نے عرض کی آقائے نامدار
آپکو اختیار ہے مین جسقدر عرض کرتا ہون وہ آپ کے خلاف نہین ہے ایرج نامدار نے کہا کچھ خوف
نکرو جو جیسا کریگا ویسا ہی سزا بھی پائیگا مہتاب خاموش ہو رہا مگر یہ خبر ملکہ کو پہونچا دی
ملکہ قمرین نے جو یہ بات سنی اسیوقت گلعذار سے کہا کہ شاہزادے کو جلد یہان بلالاؤ آ نے
کہدون کہ جو راستہ یہ لوگ تعلیم کرین خبردار اس راہ پر ہرگز نہ چلیے گا ورنہ راستہ بھول کر تباہ ہو جائیگا
گلعذار نے جو بہار سے کہا کہ ملکہ عالم شہریار کو بلاتی ہین جا کر عرض کرو کہ کچھ ضروری باتین کہنا ہین
جلد تشریف لائیے جو بہار ایرج نامدار کے پاس آیا ہاتھ باندھکر عرض کی حضور ملکہ عالم بلاتی ہین کچھ ضروری
باتین عرض کرنا ہین جلد تشریف لے چلیے ایرج نامدار محافہ ملکہ کے قریب آئے ملکہ نے کہا اے
شہریار مین نے سنا ہے کہ کچھ لوگ نے آملے ہین اور وہ کوئی راہ قلعہ مین جانیکی بتاتے ہین
ایرج نوجوان نے کہا ہان کچھ لوگون نے وعدہ کیا ہے کہ ہم آپ کو ایسی راہ سے قلعہ کے
اندر پہونچا دینگے کہ خندق کے اترنے کی بھی تکلیف نہ ہوگی ملکہ نے کہا اے شہریار
باوجود اس عقل و فراست کے ایسی بات آپ کہتے ہین جو بالکل آپ کی عقل کے خلاف ہے ایرج نے

فرمایا ملکہ انکے ہونے سے ہمارا کیا نقصان ہی بلکہ یہ فائدہ ہی کہ وہ ہمین خندق سے بچاکر لیجاوینگے ملکہ نے
کہا اے شہریار مجھ سے بڑھ کے طلسم کا واقفکار کوئی نہین ہی اگر دوسرا راستہ ہوتا تو مین ضرور جانتی
اس قلعہ کا دوسرا راستہ نہین ہی آپ ان مکارون کے کہنے پر عمل نہ فرمایئے مین انکی حقیقت سے خوب
ماہر ہون یہ لوگ بہار کے ملازم ہین صرف آپکو راہ بہکانے آئے ہین آپکو یقین نہین آتا ہی مین ابھی
خلاصہ کیئے دیتی ہون ذرا مہتاب کو بلوائیے ایرج نامدار نے مہتاب کو بلایا مہتاب سیہ پوش
حاضر ہوا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ عالم نے تمہین بلایا ہی نہین معلوم کیا کام ہی مہتاب نے عرض کی ملکہ عالم
مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہی ایرج نوجوان نے فرمایا ملکہ عالم مہتاب سیہ پوش حاضر ہی ملکہ نے فرمایا اے
مہتاب یہ لوگ جو قلعہ کا راستہ بتانے آئے ہین انکو کسی طرح سے گرفتار کرلاو اور انسے حقیقت دریافت
کرو ایرج نامدار نے کہا ملکہ عالم یہ بات ہمارے خلاف ہی اب وہ ہمارے مہمان ہین انکی خاطر ہمپر واجب
و لازم ہی اگر انکی خاطر نہ کرین تو تکلیف بھی نہ دین ملکہ نے کہا اے شہریار انہین ایک آدمی کو گرفتار کیجیے
اور اس طرح اسے اسیر کیجیے کہ اور لوگون کو نہ معلوم ہو اسکو دہمکایئے دیکھیے وہ کیا کہتا ہی ایرج
نے بمجبوری اس بات کو منظور کیا مہتاب جادو ساحرون کے پاس آیا کہا تم سب خوب آگاہ ہو
یہ لوگ جو نئے آئے ہین سب مکار ہین اور شاہزادے کے راستہ بہکانے کے لیے انکو بہار جادو
نے بھیجا ہی اور آقاے نامدار کو کسی طرح یقین نہین آتا ہی لہذا تم لوگ انہین سے ایک آدمی کو الگ لیجاؤ اور
اسے گرفتار کرکے از راہ ظلم و تعدی کیفیت واقعی دریافت کرو ساحرون نے اس بات کو پسند کیا
چار ساحرون نے اتفاق کیا اور ان لوگون سے ایک آدمی کو کسی حیلے سے اپنے ہمراہ لیا اور دور
جاکر چارون نے اسے اسیر کرلیا اور کیفیت دریافت کی پہلے تو اسنے بہت حیلے کیے جب دیکھا
کہ اب ان لوگون کے ہاتھ سے جان بچتی نہین معلوم ہوتی مجبور ہوکے بیان کیا کہ ہمکو بہار جادو نے
بھیجا ہی اور ہمسے وعدہ کیا ہی اگر طلسم کشا کو اسیر کرکے لاؤگے تو بہت کچھ انعام پاؤگے ہم لوگ اسلیے
یہان آئے ہین کہ طلسم کشا کو راہ بہکا کے لیجاوینگے بیابان فنا مین کہ جاینگے وہان ملکر آنا دشوار ہوگا اس صحرا مین
حکما نے عجیب بات پیدا کی ہی اس قسم کے درخت ہین کہ جہان انکے پھولون کی خوشبو دماغ مین
پہونچی پھر انسان زندہ نہین رہتا ہی یہ ساحر اسکو گرفتار کیے ہوے ایرج نوجوان کے پاس لائے کہنے
جو کیفیت اسنے بیان کی تھی وہی ایرج نوجوان کے سامنے بھی کہدی ایرج نوجوان نے حکم دیا کہ ان
سب کو اسیر کرلو ساحران اسلام نے سب کو گرفتار کرلیا انھون نے بہت بہت مکر آمیز باتین کین
مگر مہتاب سیہ پوش نے قبول نہ کیا انکو طوق زنجیر پہنا کر اپنے ہمراہ لیا دوسرے روز ایرج نامدار
خندق کے قریب پہونچے ملکہ نے کہا اے گلعذار خندق قلعہ بہار جادو قریب آگئی ہے
شاہزادے کو جلد بلاو مین کچھ انسے کہونگی ملکہ کے کہنے سے گلعذار نے چوبدار سے کہا کہ شہریار کی
خدمت مین جاکر عرض کرو کہ آپکو ملکہ عالم بلاتی ہین کچھ ضروری عرض کرتا ہی چوبدار ایرج نامدار کے
پاس آیا عرض کی حضور ملکہ عالم آپکو بلاتی ہین تشریف لے چلیے کچھ ضروری باتین آپ سے عرض کرنی ہین
ایرج نامدار محافہ کے پاس آئے ملکہ نے کہا اے شہریار اب قلعہ قریب ہی بہتر یہ ہے کہ آپ یہان
مقام کیجیے جو مین عرض کرون وہ انتظام کیجیے ایرج نوجوان نے مہتاب سیہ پوش کو بلایا

کہا ملکہ کہتی ہین کہ آپ لشکر کو یہین ٹھہرائیے قلعہ قریب ہے یہان کچھ انتظام کرنا ہوگا مہتاب سیہ پوش نے
لشکر کو روکا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین سب گھوڑون سے اترے ایرج نامدار بارگاہ مین داخل
ہوئے ملکہ کا محافہ قریب بارگاہ کے آیا ملکہ مع گلعذار کے داخل بارگاہ ہوئین ایرج نامدار ملکہ کی
بارگاہ مین تشریف لائے ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے اسوجہ سے یہان قیام کرنا مناسب جانا
کہ اب جو امر مناسب وقت ہوگا وہ کیا جائیگا یکایک قلعہ کے اندر جانے کا قصد کرنا اچھا نہ تھا ایرج نامدار
نے فرمایا ملکہ تمنے جو کچھ کیا بہت مناسب کیا ملکہ نے کہا اب یہ انتظام کرنا چاہیے کہ لشکر کو یہین چھوڑ دیجیے
صرف تھوڑے سے ساحر جو فن سحر و ساحری مین طاق ہون انکو چھانٹ کر اپنے ہمراہ لیجیے اور داخل
قلعہ ہو جیے پھر جیسا کچھ ہوگا دیکھا جائیگا ایرج نامدار نے کہا مہتاب سیہ پوش کیونکر قبول
کریگا ملکہ نے کہا مہتاب سیہ پوش کا یہان رہنا ضرور ہے اگر وہی نہوگا تو لشکر کی محافظت اور انتظام
کون کریگا وہ بہت کاردان ہے اسکا یہان رہنا مثل آپ کے ہے ایرج نوجوان نے کہا مین کیونکر کہون
کہ مہتاب سیہ پوش بغیر میرے یہان رہ سکے ملکہ نے کہا ہم اسکو سمجھا دینگے وہ راضی ہو جائیگا
ایرج نوجوان نے کہا تمہین اختیار ہے اسی گفتگو مین رات ہو گئی ایرج نامدار چونکہ راہ کی مسافت
اٹھائے ہوئے تھے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام بستر خواب پر تشریف لے گئے آرام فرمایا جب
شب گذر کر صبح ہوئی تو ملکہ نسرین نے مہتاب سیہ پوش کو اپنے پاس بلایا مہتاب حاضر ہوا ملکہ
نے فرمایا اے مہتاب قلعہ مین آج جانا ضرور ہے تو میرا یہ قصد ہے کہ بہت لوگون کو ہمراہ نہ لیجاؤن صرف لشکر
ساحران سے ایک سو آدمی تجربہ کار چھانٹ کر ہمراہ لون اور سب لشکر کو یہین چھوڑ دون لہذا انتظام
اور محافظت لشکر کی تمہارے ذمہ ہے مہتاب سیہ پوش نے عرض کی ملکہ عالم انتظام اور حفاظت کسی
اور کے سپرد کیجیے مین ہمراہ چلونگا ملکہ نے فرمایا اے مہتاب سیہ پوش اور کوئی اس لائق نہین ہے علاوہ
اسکے تمہارا جانا بھی بہت دشوار ہے تم تو اس معاملے سے بخوبی آگاہ ہو کہ خندق مین کیا آفت ہے غیر ساحر
وہان کیونکر جا سکتا ہے جب ساحر وہان جاتے ہوئے گھبراتے ہین تو پھر کسی کی کیا مجال ہے جو وہان جا سکے
مہتاب نے بمجبوری منظور کیا ملکہ نے کہا اب یہ کام کرو کہ ایک سو ساحر جو بہت اچھی طرح سے علم
سحر سے ماہر ہون انکو اطلاع دو کہ تمہین قلعہ بہار کے اندر ہمراہ ایرج نامدار کے جانا ہوگا بہتر ہے
کہ ابھی سے چلنے کا سامان درست کرو مہتاب سیہ پوش اسی وقت ملکہ سے رخصت ہو کر باہر
آیا لشکر ساحران سے سو ساحران ذیہوش کو چھانٹ کر ملکہ کا حکم سنایا اور تاکید کر دی کہ اسی وقت
سے چلنے پر تیار رہو آج ہی ملکہ عالم اور آقائے نامدار یہان سے کوچ کرینگے ساحرون نے اپنے
چلنے کا سامان فوراً درست کیا تھوڑی دیر کے بعد مہتاب سیہ پوش نے ملکہ نسرین کے پاس
جا کر عرض کی ملکہ عالم سو ساحر حسب الحکم غلام نے چھانٹ لیے ہین وہ تیار ہین جسوقت مزاج مبارک
مین آئے تشریف لیجائیے ملکہ نسرین نے کہا ایرج نامدار کو یہان لاؤ مین انسے کہون کہ اب
دیر نہ کرین تشریف لے چلین مہتاب جادو ایرج نامدار کے پاس آیا عرض کی اے شہریار ملکہ عالم
فرماتی ہین کہ حضور تشریف لے چلنے مین کیا عرصہ ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ جسوقت ملکہ کہینگی
مین موجود ہون مہتاب سیہ پوش نے عرض کی پھر دیر نہ لگائیے تشریف لے چلیے

سب سامان سفر تیار ہو ایرج نامدار ملکہ کی بارگاہ مین تشریف لائے فرمایا کیون ملکہ عالم اب کیا عرصہ ہی
ملکہ نے عرض کی آپ کا انتظار تھا اب تشریف لے چلیے مہتاب سیہ پوش سے فرمایا اُن ساحرون
کو اطلاع دو کہ در دولت پر حاضر ہون مہتاب سب ساحرون کو لایا ایرج نامدار برآمد ہوئے ملکہ نے
چلتے وقت ایرج نامدار سے یہ بھی کہا کہ جب آپ خندق کے قریب پہونچیے گا تو بے میرے آئے
خندق کے پار جانے کی تدبیر نہ فرمائیے گا اول تو مین خود جلد پہونچ جاؤنگی اور اگر شاید مجھے
عرصہ ہو جائے تو خبردار آپ یہ قصد نفرمائیے گا مجھ سے پہلے قلعہ مین نہ چلے جائیے گا ایرج نوجوان نے
کہا ملکہ تمھارے کہنے کی ضرورت نہین ہی مجھے خود اس امر کا خیال رہیگا یہ فرما کر ملکہ سے رخصت
ہوئے ساحرون کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ بہار جادو کے روانہ ہوئے انکے جانے کے بعد ملکہ نسرین
بھی مع گلعذار کے تخت سحر پر بیٹھ کے روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا مگر ایرج نامدار
جو قریب خندق پہونچے خندق مین پارے نے جوش مارا اُبلنا شروع ہوا یہان تک کہ ایرج نامدار
کے قریب ہو چکیا مگر بسبب تیغے اور بازوبند کے کسیطرح کی گزند نہ پہونچا سکا ساحر جسقدر ہمراہ تھے
وہ سحر کر کے بلند ہو گئے ایرج نوجوان ملکہ کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ نسرین بھی تخت
پر سوار اسباب سحر آگے دھرے ہوئے پہونچین شاہزادے کو دیکھا کہ تیغ بکف کھڑا ہی ملکہ نے گلعذار
سے کہا کہ جرأت ایرج نامدار کی دیکھو کہ ذرا ہراس نہین ہی کس استقلال سے کھڑے ہین ایرج نامدار
نے جو ملکہ کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہو گئے ملکہ نے آتے آتے ہاتھ ہلائے برقین چمک چمک کے اُس
دریاے سیماب پر گرین پھر ایرج نامدار نے دیکھا کہ ملکہ نے سحر سے دھوان بنایا وہ دھوان اونچا
ہو کر بادل بنگیا پھر مائل بہ پستی ہوا اور دریاے سیماب پر آ گرا جسقدر پارہ جوش مار رہا تھا
اُس بادل نے سب پی لیا ملکہ نے پھر اشارہ کیا وہ بادل اُڑ گیا ہو کر نظرون سے غائب ہو گیا ایرج
نامدار کو کمال تعجب ہوا خندق خالی ہو گئی ملکہ نسرین نے ایرج نامدار کو تخت پر بٹھایا خندق کے پار
اُتار دیا جسقدر ساحر تھے وہ سب سحر کر کے خندق کے پار اُتر گئے جب کوئی خندق کے
اس پار باقی نہ رہا تو ملکہ نسرین نے ایرج نامدار سے کہا اب آپ ان ساحرون کو ہمراہ لے کر
اندر قلعہ کے تشریف لیجائیے مین بھی وقت پر حاضر ہونگی ایرج نوجوان سب ساحرون کو ہمراہ لیکر
قلعہ کے دروازے کے قریب آئے دروازہ بند پایا وہان توقف کیا ملکہ نے قریب آکر کہا ای شہریار
دیر نہ لگائیے ایسا نہو اور لوگ آجاوین تو اندر جانا مشکل ہو جس طرح بن پڑے اس دروازے
کو اُکھاڑ کے اندر تشریف لیجائیے ایرج نامدار نے دروازے کو مضبوط دونون ہاتھون سے
پکڑا اور زور کر کے دروازہ زمین سے اُکھاڑ کے پھینک دیا ساحر جسقدر ہمراہ تھے قوت ایرج نوجوان
دیکھکر دنگ ہو گئے ملکہ نسرین نے گلعذار سے کہا کہ یہ آدمی کا کام تھا جو شاہزادے نے کیا
گلعذار نے عرض کی ملکہ عالم اقبال ایرج نامدار ترقی پر ہی جو بات کرینگے وہ ضرور ہو جائیگی ملکہ
تو وہان سے روانہ ہوئین ایرج نامدار قلعہ کے اندر داخل ہوئے دروازے پر قلعہ کے جو نگہبان
موجود تھے یہ کیفیت دیکھکر کہ ایرج نوجوان نے در قلعہ کو اُکھاڑ کر پھینک دیا بخوف جان
بھاگے اور لوگون کو جاکر اطلاع کی کہ غضب ہو گیا طلسم کشا قلعے کے اندر آ گیا ہے اُسنے

دروازہ قلعہ کا اکھاڑ کر پھینک دیا ہم لوگ اگر اُس سے بولتے تو وہ زندہ کاہے کو چھوڑتا جلدی یہاں
چلو ایسا نہو کہ طلسم کشا چاہ بہار تک پہونچ جائے تو بڑی قیامت آئے یہ جو سُنا تو بہار جادو
کی فوج مسلح و مکمل ہوکر برائے مقابلہ طلسم کشا چلی ایرج نوجوان نے جو مجمع ساحران کو دیکھا
خدا کو یاد کیا تلوار علم کی ایک میدان وسیع دیکھکر ٹھہرے فوج قریب آئی پہلے تو سب نے سحر کیا مگر
سحر نے ذرا بھی تاثیر ایرج نوجوان پر نہ کی جب سحر کرکے عاجز ہوئے تو تلواریں لے کر ٹوٹ پڑے
بھلا تلوار سے ایرج نامدار کا کیا بنا لیتے شاہزادہ بھی مانند شیر غضبناک جا پڑا نہنگانہ پلنگانہ وغا
کرنے لگا جس نے سحر کیا اُسکو تلوار کا ہاتھ مار دیا جس نے تیغ اُٹھائی اُسکا ہاتھ کاٹ کر زمین
پر گرا دیا ادھر تو شاہزادہ لوگوں کو قتل کر رہا تھا اُدھر ساحروں میں لڑائی ہو رہی تھی مگر جو ساحر
ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھوں نے بھی لاشوں کے انبار لگا دیے تھوڑی دیر میں فوج
بہار جادو شکست کھا کر بھاگی ایرج نوجوان قریب چاہ بہار کے پہونچے یہاں بھی سب ساحر
جمع تھے سب نے ایرج نوجوان پر سحر کیا مگر ایرج نے اُنکو بھی قتل کیا اب چاہا کہ اور آگے
بڑھوں چاہ کا راستہ تلاش کروں کہ بلندی سے آواز آئی ای شہریار اس چاہ کا راستہ یہی ہے نام
خدا لیکر کود پڑئے اور آپ کے ہمراہ سب ساحر بھی اسی چاہ میں داخل ہوں ایرج نامدار
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اُس چاہ میں کود پڑے اُنکے بعد اور جسقدر ساحر تھے وہ بھی چاہ
میں داخل ہوئے سب کے بعد ملکہ نسرین سحر کرکے چاہ میں گئیں مگر ایرج نامدار جو چاہ میں کودے
اور بہار جادو نے دیکھا پنجہ کھینچے ایرج نامدار سے مقابل ہوا تلوار چلنے لگی جس مقام پہ ایرج
نامدار چاہتے ہیں کہ میں ہاتھ ماروں اُسکے دو ٹکڑے ہو جائیں بہار جادو سحر کرکے غرق زمین
ہو جاتا ہے ایرج نامدار کا وار خالی جاتا ہے اسی طرح بہت دیر تک مقابلہ رہا جب ایرج نامدار کو
غصہ ہو گیا اور بدات ہوگئی تو ہاتھ ایرج نوجوان کے تھک گئے اب بہار جادو نے دھوکے
دینا شروع کیے سامنے غرق زمین ہوا پشت کی جانب اُبھر کر نعرہ کیا ایرج نوجوان ادھر پلٹے وہ پھر
غرق زمین ہوا پہلو کی طرف سر نکال کے آواز دی اب تو ایرج نامدار بھی حیران ہوئے کہ اسکو کیونکر
قتل کروں جم کر لڑے تو ابھی اسکو حال کھلجائے ایرج نوجوان تو اس فکر میں تھے کہ اسکے واسطے
کیا انتظام کرنا چاہیے لیکن بہار جادو نے پھر سامنے آکر نعرہ کیا شاہزادے نے پنجہ اُسکے سر پر
مارا اسنے پھر اپنے تئیں غرق زمین کیا ایرج نوجوان چاروں طرف دیکھنے لگے جب اسکو عرصہ ہوا
اور سر زمین سے نہ نکالا تو ایرج نامدار یہ سمجھے کہ اب یہ فرار ہوگیا یہ خیال کرکے چاہتے ہیں کہ آگے
بڑھیں پشت پر سے آواز آئی کہ باش او طلسم کشا منم بہار جادو ایرج نامدار جب تک پلٹیں
کہ پنجہ سر پہ پڑا تھوڑا سا زخم سر میں آیا ایرج نامدار نے پلٹ کے چاہا وار کروں بہار جادو
پھر غرق زمین ہوا ایرج نامدار کے مُنھ پر خون کی چادر آئی شاہزادہ خون چہرے سے پونچھنے
لگا پشت پر سے پھر آواز آئی اور ساتھ ہی آواز کے پنجہ سر پر پڑا اب کی بار زخم گہرا لگا ایرج نامدار
نے پلٹ کے چاہا اب کی میں وار کروں بہار جادو پھر غرق زمین ہوا اسیطرح آٹھ وار
متواتر بہار جادو نے ایرج نوجوان کے سر پر لگائے اور شاہزادہ ہر مرتبہ ہی چاہا کیا

کراب یہ زد پر آئے تو نیچہ سے سر اسکا اُڑا دون مگر جب وار کیا یہ غرق زمین ہو گیا وار خالی پڑا جب
نوان زخم ایرج نوجوان کے سر پر پڑا تو شاہزادے سے سنبھلا نہ گیا زمین پر گر کر پھر سنبھلے گھٹنے
ٹیک کر بیٹھے پنجہ مضبوط ہاتھ میں لیا چارون طرف سے ہوشیار ہو گئے بہار جادو تھوڑی دیر غرق
زمین رہا بعد تھوڑی دیر کے اُسنے دھوکا دے کر پھر پشت کی طرف سے وار کیا اس وار کے پڑنے
سے ایرج نوجوان مین اتنی بھی قوت باقی نہ رہی کہ گھٹنون کے بل بیٹھے۔ ہٹتے تو ارکز زمین پر گر سے
ایرج نوجوان کا زمین پر گرنا تھا کہ بہار جادو پنجہ پکڑ کے آگے بڑھا قریب آکر چاہتا ہی کہ پیچھے کا وار
کرے کہ ایک برق چمک کر اُسپر گری کہ دو ٹکڑے بہار جادو کے ہو گئے اسکے مرتے ہی آواز آئی
کشتی مرا نام من بہار جادو بود ایرج نوجوان کے کان مین جو یہ آواز گئی گھبرا کے آنکھین کھولدین
دیکھا ملکہ نسرین سرہانے کھڑی ہین جاگتی ہین کہ سر اپنے زانو پر رکھین ایرج نامدار نے کہا اے ملکہ
اسنے بڑا غضب کیا اس مکر سے مجھ سے لڑا کہ آج تک اس طور کا مقابلہ مین نے کسی سے نہین کیا
تھا کہ جب یہ میرے سامنے سے بھاگ جاتا تو یہ میری پشت کی جانب سے سر نکال کر وار کرتا تھا اسطرح
اسنے مجکو زخمی کیا ہے ملکہ نسرین نے بھکر زخمہا سے سر ایرج نوجوان۔ دیکھے اُسی وقت اپنی جھولی
سے مرہم نکالا اپنے ہاتھ سے زخمون مین ٹانکے دیے پٹیان مرہم کی چڑھا دین تھوڑی دیر کے بعد
ایرج نامدار بجراُت تمام اُٹھے ملکہ اُس چشمہ کے پاس ایرج نامدار کو لائین ایرج نامدار نے دیکھا
ایک چشمہ آب مصفا ہے اُسمین بہت سے پھول گلاب کے پڑے ہین مگر ایک پھول سب سے بڑا ہے
ملکہ نے ایرج نامدار سے کہا کہ بڑا پھول اپنے قبضے مین کیجیے گل حیات نیرنج یہی ہے ایرج نامدار
نے اُس پھول کو چشمہ سے نکالا پھول کے نکلتے ہی چشمہ خشک ہو گیا سب پھول غائب ہو گئے ایک
آواز مہیب آئی تاریکی چھا گئی ملکہ نسرین نے سحر کیا کہ وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا
کہ نہ وہ کنوان ہے نہ وہ چشمہ ہے ایک میدان مین کھڑے ہین سامنے ملکہ نسرین پشت پر وہی سو
ساحران جلیل جو ساتھ آئے تھے موجود ہین ایرج نامدار بہت متعجب ہوئے ملکہ سے کہا ملکہ عالم وہ قلعہ کیا
ہوا اور وہ چاہ کدھر گیا اور جسقدر فوج تھی وہ سب کیا ہوئی ملکہ نے عرض کی اے شہریار وہ سب سحر بہار جادو
کا کارخانہ تھا اُسکے قتل ہوتے ہی سب مٹ گیا دیکھیے وہ سامنے آپ کا لشکر معلوم ہوتا ہے ایرج نامدار
نے جو جونہی نگاہ اُٹھا کے دیکھا تو واقعی لشکر سامنے دکھائی دیتا ہے ایرج نامدار اپنے لشکر
مین آئے مہتاب سیہ پوش نے شاہزادہ کو دیکھکر جلدی سے قدمون کو ایرج نوجوان کے
بوسہ دیا کہا اے شہریار ہم لوگ یہان سے تماشا دیکھتے تھے قلعہ مثل قلعہ آتشبازی کے جل کر خاک
ہوا کس شد و مد سے آپ نے اس جنگ کو سر کیا واقعی یہ آپ ہی کا کام تھا دوسرے مین اتنی
قدرت نہین ہے جو یہ کارہائے نمایان کر سکے ایرج نامدار نے فرمایا کہ اے مہتاب سیہ پوش
اور تو سب امور آسان درپیش ہوئے مگر جسوقت بہار جادو سے مقابلہ ہوا تو اُسنے بہت پریشان
کیا جب مین وار کرتا تھا تو وہ سحر کر کے غرق زمین ہو جاتا تھا اور پشت کی طرف زمین سے نکل کر وار
کرتا تھا اس طور سے اُسکے ہاتھ سے دس زخم کھائے اگر ملکہ اُسوقت نہ پہونچتین تو بہار جادو
اپنا کام کر چکا تھا مین تو بیہوش ہو ہی چکا تھا جب اُسکے مرنے کی آواز میرے کان مین آئی تب

ہوشیار ہوا تو ملکہ کو اپنے قریب پایا خیال جو کیا تو اُسکی لاش پڑی ہو ملکہ پیر چشمہ کے پاس تشریف
لیگئین پھول نکالا پھول کے نکالتے ہی ایک قیامت برپا ہوئی تاریکی چھاگئی ملکہ نسرین نے سحر
کیا وہ تاریکی دفع ہوئی خیال جو کیا تو قلعہ کا نشان بھی نہ پایا مین بہت متعجب ہوا ملکہ نے کہا وہ سب
اُسکا سحر تھا اُسکے مرتے ہی سب مٹ گیا دیکھیے وہ سامنے آپ کا لشکر دکھائی دیتا ہی مین نے جو
خیال کیا تو لشکر دراصل نظر آیا مگر کیا عمدہ چیز ہاتھ آئی گو اتنی مصیبت اُٹھائی اب نیرنج جادو کا بھی خوف
جاتا رہا ایرج نے کہا آج کے دن یہان قیام کرو کل ہم دو اپنے لشکر کی طرف چلینگے مہتاب سیہ پوش نے
کہا ابھی یہان دو تین روز قیام فرمایئے جب زخم آپ کے سر بالکل اچھے ہو جائین تب تشریف لے
چلیے گا ایرج نامدار نے کہنا مہتاب سیہ پوش کا قبول کیا اپنی بارگاہ مین داخل
ہوئے پانچ روز تک ایرج نوجوان اُس صحرا مین مقیم رہے چھٹے روز وہان سے کوچ کیا
تین ہزار ساحر اور دو سو جوان تیر ساحر اپنے ہمراہ لیے ملکہ نسرین بھی ہمراہ ہین مہتاب سیہ پوش
بھی ساتھ ہی اس جاہ و تجمل سے اپنے لشکر کی طرف آئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت نیرنج جادو کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب ایرج نوجوان کو پندرہ روز کا زمانہ گذرا اور نیرنج دریاپرست نے دریافت کرایا تو
اُسکو معلوم ہوا کہ ایرج یہان نہین ہین برائے شکار گئے ہین یہ سمجھا کہ شاید طلسم کشا پر میرا
خوف غالب ہوا اس وجہ سے بھاگ کر کہین چھپ رہا اپنی فوج کو یہان کا زنگ پھیکے کیوا اسطے
چھوڑ گیا ہی نیرنج دریاپرست نے ایک چوبدار کی معرفت فیروز کے پاس کہلا بھیجا کہ تمھارے
آقائے نامدار بخوف جان گریزان ہوئے مگر تمکو یہین چھوڑ گئے اب تمھارے حق مین مناسب
یہی ہی کہ میرے ہمراہ مختشب ثانی کے پاس دربار مین چلو مین وہان چلکر تمھاری خطا معاف کرا دونگا
مگر شرط یہ ہی کہ اپنا مذہب قدیم اختیار کرو چوبدار نے فیروز سے یہ پیام آکر بیان کیا فیروز
نے کہا ہماری طرف سے کہدینا کہ ہمارے آقا اپنی جان بچانے کی فکر مین نہین گئے ہین بلکہ
تیری جان لینے کی ترکیب مین گئے ہین خبردار اب کبھی ایسے کلمات ناشایستہ زبان سے
نہ نکالنا اپنے سحر پر بہت نازان ہی نہین جانتا ہی کہ ہمارے آقا کا مثل شجاعت و ہمت مین کون
ہی وہ جان بچا کر تیرے خوف سے بھاگ جاتے اور ہم لوگون کو یہان چھوڑ جاتے ایک غیر
شخص کیلیے جنے آج تک اطاعت بھی اچھی طرح سے آقائے نامدار کی نہین کی ہی اسکے واسطے تو اُنھون نے
بڑی محنت اُٹھائی کہ اس طلسم مین تشریف لائے طلسم کو شکست ہونے کے قریب پہونچا دیا اب
وہ بھاگ جاتے اور ہم غلامان جانباز جنھون نے ہر طرح سے ایرج نامدار کی اطاعت کی اُنکو
تیرے مقابلہ کے واسطے چھوڑ جاتے کیون زیادہ غرور کرتا ہی جس دن وہ آئینگے تو زندگی سے یاس
ہو جائیگی تنگ آکر تو بھاگنے کی تدبیرین کریگا مگر اُنکے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا ہرکارے نے یہ سب
کیفیت نیرنج دریاپرست سے بیان کی نیرنج فیروز کی گفتگو سنکر بہت آزردہ ہوا کہا اس نمک حرام
کی قضا دامنگیر ہی مجھ سے بدزبانی کرتا ہی اسکو میرا ابھی خوف نہین ہی ابھی گرفتار کر لاؤنگا تو عمر بھر
قید سے نجات نہ ملیگی زندان خانہ مین وہ سختیان پیش آئینگی کہ تڑپ تڑپ کے مر جائیگا بعض لوگون نے

تو کہا کہ اسکی یہی سزا ہی بعض نے کہا ابھی خاموش رہیے دو ایک روز طلسم کشا کا اور راستہ دیکھیے
یقین ہی وہ ضرور آئیگا نیرنج نے کہا یقین تو مجکو بھی ہی کہ وہ ضرور ہی آئیگا مگر مین نے اسکے پاس جو یہ
پیام بھیجا تھا تو میرا خاص منشا یہ تھا کہ اس طلسم کا ملازم قدیم ہی اسکو طلسم کشا نے زیر کیا
اسنے اطاعت اُنکی اختیار کی اب جو یہ چاہے تو مین اسکو مدد دیکر طلسم کشا کے اختیار سے
نکال لون لیکن اُسکا عندیہ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ بدل وجان مطیع الاسلام ہوا ہی اب مجکو
زیادہ تحریک کی کیا ضرورت ہی جب تک طلسم کشا نہین آتا ہی اور جو چاہے بدزبانی کرلے ہم کچھ
نہ کہینگے جب طلسم کشا یہان آئیگا اُسوقت ان سب کو حال کھل جائیگا یہان تو یہ گفتگو تھی نیرنج
دریا پرست اپنے رفیقون سے کہ رہا تھا کہ مین طلسم کشا کے آنے کا انتظار کر رہا ہون سب
لوگ اسکی مدح وثنا کر رہے تھے کہ دیکھا ایکطرف سے گرد عظیم بلند ہوئی نیرنج دریا پرست
نے کہا یہ کیا بات ہی طلسم کشا تو نہین آتا ہی لوگون نے کہا طلسم کشا کے ساتھ اسقدر لشکر نہین ہی
اُسکے ہمراہ دوسو جوان ہین نیرنج خاموش ہوا اور دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایرج
نامدار بصد شوکت و وقار اسپ صبار فتار پر سوار عقب مین لشکر بیشمار نوبت نقارے بجاتے ہوئے
بڑے جاہ وحشم سے چلے آتے ہین نیرنج دریا پرست نے سب سے کہا کہ میرا گمان غلط نہ تھا
طلسم کشا آتا ہی سب نے کہا اسقدر فوج طلسم کشا نے کہان سے پائی یہ دولت کہان سے
ہاتھ آئی نیرنج دریا پرست نے کہا طلسم کشا کردو اقبال مند ہی اُسکو دولت کی کمی نہین ہی فوج
کا ہاتھ آنا کوئی تعجب کی بات ہی کسی سے لڑا ہوگا اُسکو زیر کرکے ملک پر قبضہ کیا ہوگا اُسی کی فوج
کو ہمراہ لایا ہی یہ ذکر تھا کہ ایرج نامدار اپنے لشکر گاہ کے قریب آئے فیروز نے ایرج نامدار
کو جواس شوکت و وقار سے دیکھا دوڑ کر قدم مبارک کو بوسہ دیا سب سرداران لشکر حاضر
ہوئے ایرج نامدار گھوڑے سے اُترے بارگاہ مین داخل ہوئے جسقدر ساحر ہمراہ آئے تھے
اُنکے واسطے خیمے استادہ ہوئے خزانہ مہتاب سیہ پوش نے اپنی حفاظت مین رکھا ملکہ
نسرون اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین نیرنج دریا پرست یہ شان وشوکت دیکھکر گھبرا گیا تھوڑی
دیر کے بعد اسنے ایک نامہ لکھکر ایرج نامدار کو بھیجا مضمون الحسکایہ تھا کہ مین نے اب تک آپ کا
انتظار کیا آپ کی فوج کے سردارون نے مجکو بہت اذیتین پہونچائین سخت کلامیان کین مگر آپ
یہان تشریف نرکھتے تھے اسوجہ سے مین کچھ نہ کہ سکا اب آپ نے میرے سوالات کا جواب
کیا تجویز کیا ہی یہ نامہ ایک ساحر کو دیکر ایرج نامدار کے پاس روانہ کیا ایرج نامدار نے نامہ
کے مضمون کو پڑھکر اُسکی پشت پر جواب تحریر کیا کہ مین تو آپ کو پیشتر ہی جواب دے چکا تھا مگر
آپ کو کچھ دنون کی مہلت درکار تھی وہ آپ نے اس پردے مین طلب کی مین بھی خاموش ہو رہا ورنہ
جواب تو مین آپ کو دے چکا کہ ریحان تاجدار کو رہا کر کے سمنگان جادو کی دختر کے ساتھ
اُسکا عقد ہو جائے اور سمنگان جادو بھی رہائی پائے مین اپنے ارادے سے باز رہون اگر
اسکے خلاف ہوگا تو مجھے صلح منظور نہین ہی یہ جواب لیکر وہی ساحر نیرنج دریا پرست کے پاس
آیا نیرنج نے نامہ ساحر سے لیا جواب پڑھا اُسمین یہ لکھا تھا نیرنج نے کہا طلسم کشا کو

اپنی جرأت پر ناز ہی ایک دم مین جا کر سب جرأت فراموش کرا دونگا ہکو بھی اب صلح منظور نہین ہی یہ کہکر اُسنے طبل جنگی بجنے کا حکم دیا ہر کارے لشکر اسلام کے جو بامر جاسوسی یہان موجود تھے خبرین لیکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنا سے بادشاہی بجا لائے عرض کی شہریار نیرنج دریاپرست نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل صبح کو میدان کارزار مین تاکر معرکہ آرائے نبرد ہو ایرج نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے ہمارے لشکر مین بھی نقارہ وزری پر چوب پڑے غرضکہ دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ایرج نامدار بارگاہ ملکہ مین تشریف لائے ملکہ سے سب حقیقت نیرنج دریاپرست کی بیان کی ملکہ نسرین نے جواب دیا ای شہریار اب مجکو خوف نہین ہی جب صبح کو آپ میدان مین جانیے گا پھول لیتے جائیے گا جب گفتگو زیادہ بڑھے اُس پھول کو اُسکے سامنے پارہ پارہ کرکے زمین پر پھینک دیجیے گا اُسکو سحر فراموش ہو جائے گا کیا عجب ہی گر کر بیہوش ہو جاے ایرج نامدار تھوڑی دیر تک یہ باتین کرتے رہے بعد مین دوسرا ذکر ایرج نامدار نے چھیڑا جب رات زیادہ گئی خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام آرام فرمایا یہان لشکرون مین شب بھر تیاریان رہین جب شہسوار زرین پوش فلک نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیے ہوے توسن فلک زبرجدی پر سوار ہو کر لشکر ثوابت و سیارگان کو بھگا کے عازم اقلیم فلک ہوا اپنی خانۂ شب سے سحر برآمد ہوئی ایرج نامدار بیدار ہوے فریضہ سحری سے فراغت حاصل کی باہر تشریف لائے یہان در دولت پر مہتاب سیہ پوش اور فیروز گھوڑا لیے ہوئے حاضر تھے اور تمام لشکر منتظر تھا جیسے ہی ایرج نامدار نے قدم باہر نکالا سب کی زبان سے نصرٌ من اللّٰہ و فتحٌ قریب کی آواز بلند ہوئی مہتاب سیہ پوش نے بڑھ کے اسپ صبا رفتار کی رکاب سنبھالی ایرج نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے جانب میدان کارزار چلے ادھر سے لشکر نیرنج دریاپرست جادو اپنے ساحران غدار کو ہمراہ لیے کر اژدر آتش فشان پر سوار ہوکے میدان کارزار مین آیا صفوف لشکر فریقین مین درست ہو مین نقیبون نے نقابت کی گرد کیت کر کا کہکر ہٹے نیرنج جادو نے اژدر آگے بڑھا کر پھر ایک تقریر طولانی چھیڑی ایرج نوجوان نے فرمایا ای نیرنج دریاپرست ہم جانتے ہین کہ اس طلسم مین جسقدر ساحر و غیر ساحر ہین وہ سب خوش بیان و شیرین گفتار ہین تمہاری اس تقریر کے سننے سے کوئی فائدہ نہین ہی اگر تمھین صلح منظور ہی تو ریحان تاجدار اور سمنگان جادو کو رہا کرکے دختر سمنگان جادو کا عقد ریحان تاجدار کے ساتھ کردو تو ہم اپنے ارادے سے باز رہین اور زیادہ گفتگو کا بڑھانا صاحبان تہذیب خلاف جانتے ہین اگر تمھین یہ امر منظور ہو ان اقرار کرو ہم ابھی پلٹ جاتے ہین اگر نہ منظور ہو تو زیادہ گفتگو کی ضرورت نہین جس کام کے لیے میدان مین آئے ہین اُس کام کو انجام دین نیرنج دریاپرست جادو نے کہا ای طلسم کشا اگر ایسا ہی تمھین اپنی جرأت و لیاقت پر ناز ہی تو مین مجبور ہون یہ غرور تمکو سزاوار نہوگا تم شاید یہ تصور کرتے ہو کہ مین دب کر تمسے ایسے کلام کرتا ہون تو یہ خیال خام ہی جب مین عہد سامری مین سامری سے نہ دبا تو اور کسی کی کیا حقیقت ہی ایک دم مین سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا ایرج نامدار نے فرمایا اب زیادہ یاوہ گوئی سے کیا مطلب ہی جو تمہارے دل مین ارادہ ہو اُس سے باز نہ ہو نیرنج جادو

یہ کلام ایرج نامدار سے سنکر اور آگے بڑھا ایک گولہ لشکر ایرج نامدار کی جانب مارا گولا قریب لشکر آ کر
پھٹا سیاہی پیدا ہوئی کہ سب لشکر اُس تاریکی مین پوشیدہ ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد وہ سیاہی زائل ہوئی
ایرج نوجوان نے دیکھا کئی ہزار جوان زمین پر پڑے ایڑیان رگڑ رہے ہین نیرنج دریاپرست
نے پکار کے آواز دی کیون ای طلسم کشا اب تمھارے نیچہ سے اس سحر کو نہ روکا ایرج نے فرمایا
پھر کوئی حربہ کرو اور وہ کارگر ہو تو یہ دعوے تمھارا بجا ہی نیرنج دریاپرست نے کہا ای طلسم کشا
کیون اپنی جان مفت کھوتا ہی مجھے تیرے حسن و شباب پر رحم آتا ہی اب بھی اپنے ارادہ سے درگذر
اور واپس جا ایرج نامدار نے فرمایا ای نیرنج دریاپرست پھر تمنے وہی تقریر بیجا شروع کی نیرنج
نے کہا اگر نہین سمجھتے تو مین مجبور ہون یہ کہکر ایک گولا ایرج نامدار کی جانب پھینکا مگر شاہزادے پر بالکل
تاثیر نہ کی ایرج نامدار نے اُس پھول کو نکالا کہا ای نیرنج دریاپرست اب میری طرف مخاطب ہو
اور میرے حربہ سے بچو نیرنج ایرج نامدار کی طرف متوجہ ہوا دیکھا شاہزادے کے ہاتھ مین میرا
گل حیات ہی اُسکے دیکھتے ہی نیرنج دریاپرست کا رنگ زرد ہوگیا کہا ای طلسم کشا تمنے بڑا
غضب کیا ایرج نامدار نے فرمایا کہ مین ابھی اسکو تمھین دیدون مگر شرط یہ ہی کہ بصدق دل مطیع اسلام
ہو اور مذہب باطل پر لعنت کرو نیرنج دریاپرست نے جواب دیا کہ مجھ سے یہ نہوگا ایرج نامدار
نے اس پھول کو پارہ پارہ کرڈالا نیرنج دریاپرست زمین پر گرکر تڑپنے لگا ایرج نامدار اُس پھول کو
چاک چاک کرکے نیچے پھینکا آگے بڑھے نیرنج نے کہا ای طلسم کشا اگر تو مجکو قتل کرتا ہی تو مین ایک وصیت
کرتا ہون اُسکو یاد رکھنا اور جب کبھی وہ امر درپیش ہو تو ضرور میرے کہنے پر عمل کرنا ایرج نامدار نے
کہا مین اُسکو سب کامون سے بیشتر کرونگا تم بیان کرو نیرنج دریاپرست نے کہا تم تخشب
کو قتل نکرنا اسیر کرکے اپنے ہمراہ لیجانا اور اس سے میرا پیام کہدینا کہ وہ میرے مرنے کی خبر میری دختر
نیک اختر ملکہ شہلا سے شوخ چشم کو پہونچا دے اور اُسکے ہمراہ شہلا کے مکان پر جانا
میرے بازو پر ایک مہرہ بندھا ہی یہ اُسکو دیدینا مگر خبردار اسکو کھول کر نہ دیکھنا ایرج نامدار نے فرمایا
مین انشاءاللہ تعالے ضرور جاؤنگا اور تیرا پیام دونگا نیرنج دریاپرست نے کہا ای طلسم کشا
قسم کھاؤ کہ مین مہرے کو نہ دیکھونگا ایرج نامدار نے قسم کھائی کہ مین مہرے کو نہ دیکھونگا تمھاری دختر
نیک اختر کو دیدونگا نیرنج نے خوش ہوکر مہرہ بازو سے کھولا ایرج نامدار نے دیکھا کچھ کپڑے
مین لپٹا ہوا ہی مگر قسم کھا چکے تھے اسوجہ سے کھول کر نہ دیکھا نیرنج سے لیکر اپنی کمر مین رکھ لیا
اُسکے بعد پھر نیرنج دریاپرست سے کہا کہ اب بھی اس مذہب کو ترک کرو نیرنج نے کہا اب
کیا ہو سکتا ہی مین اگر تمھارے ہاتھ سے قتل نہونگا تو تھوڑی دیر مین تڑپ کے مرجاؤنگا پھر کیون اپنے
مذہب قدیم کو وقت آخری مین ترک کرون ایرج نامدار نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اُسکا کٹ کر
زمین پر گرا مانند مرغ نیم بسمل تن بے سر زمین پر تڑپنے لگا فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی غوغا مچایا
تلوارین لے کر ایرج نامدار پر ٹوٹ پڑے شاہزادے کے لشکر مین جسقدر لوگ مبتلاے سحر نیرنج
تھے سب ہوشیار ہوے اُنھون نے جو دیکھا کہ آقا پر فوج کا نرغہ ہی یہ لوگ بھی جا پڑے آپس مین
تلوار چلنے لگی شام تک جنگ مغلوبہ رہی آخر فوج نیرنج دریاپرست کو شکست ہوئی بہت

لوگ فرار ہو گئے بہت سے نے ایرج نامدار کی اطاعت قبول کی شاہزادہ بفتح و فیروزی میدان کارزار سے طرف اپنی بارگاہ کے پلٹا بہادران لشکر نے اپنے اپنے خیمون مین جاکر کمرین کھولین جشن فتح کی تیاری ہوئی ارباب نشاط حاضر ہوئے محفل عیش و عشرت برپا ہوئی چار روز تک برابر جلسہ رہا چوتھے روز ایرج نامدار سے ملکہ نسرین نے کہا اب آپ کو طرف قلعہ سماییہ کے چلنا ضرور ہی مگر جب تک مرأت جادو کو نہ قتل کیجیے گا راستہ صاف نہ ہوگا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مرأت جادو کہان رہتا ہی ملکہ نے اُسکے مکان کا پتہ دیا کہا یہان سے چار روز کی راہ ہی وہان پیشتر جانا چاہیے جب تک اُسکو قتل نہ کیجیے گا تب تک راستہ صاف نہوگا ایرج نامدار نے فرمایا کہ کل یہان سے مرأت جادو کی طرف کوچ کرینگے مہتاب سیہ پوش سے کہدینا کر لشکر مین اطلاع دیدو کہ کل کے روز کوچ ہی سب سامان سفر درست رکھین مہتاب سیہ پوش نے لشکر مین اطلاع دی کہ کل لشکر یہان سے روانہ ہوجائیگا لازم ہی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرلین اہل لشکر یہ خبر پاکر اپنے اسباب کی درستی مین مصروف ہوئے دوسرے روز ایرج نامدار نے وہان سے طرف مرأت جادو کے کوچ کیا کہ حال اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت تخشب ثانی کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جب نیرنج جادو کو براے گرفتاری ایرج نوجوان بھیج چکا تو شب و روز سب سے یہی ذکر کرتا تھا کہ اب طلسم کشا کیونکر زندہ بچیگا لوگ بھی کہتے تھے کہ واقعی اب طلسم کشا کسی صورت سے نہین بچیگا جب عرصہ ہوا تو ایک روز اُسنے دربار مین آکر کہا کیا وجہ ہی جو ابھی تک نیرنج دریا پرست نہین آئے کیا طلسم کشا نے کچھ مہلت طلب کی یا نہین بھاگ کر پوشیدہ ہوا وزرا کہ رہے تھے جہان جاکر پوشیدہ ہوگا نیرنج دریا پرست کے ہاتھ سے نہ بچیگا اور اگر مہلت طلب کی ہوگی تو دو ایک روز مین اُسکی بھی کیفیت معلوم ہوجائیگی یہ ذکر تھا کہ رونے کی آواز آئی اُسنے گھبرا کے کہا ارے یہ کون ہی ملازم باہر گئے روتے ہوئے آئے سب نے آکر کہا حضور غضب ہوا تخشب نے کہا ارے خیر تو ہی ملازمون نے کہا خیر کیسی چراغ طلسم گل ہوگیا تخشب نے کہا ارے جلدی کہو آخر ہوا کیا انھون نے کہا طلسم کشا نے نیرنج دریا پرست کو قتل کیا تخشب نے کہا کون کہتا ہی ملازمون نے کہا اُسکے لشکر کے سردار گریبان چاک کیے ہوئے خاک منہ پر ملے ہوئے در دولت پر حاضر ہین تخشب نے کہا ارے جلدی اندر بلا لو ملازمان تخشب باہر آئے سرداران نیرنج کو اندر لے گئے تخشب کی نگاہ جو اُن لوگون پر پڑی ایک نعرہ مارکر بیہوش ہوگیا وزرا نے جو اسکی یہ حالت دیکھی جلدی جلدی گلاب کیوڑا وغیرہ منگاکر چہرہ کا لخلخہ سونگھایا تخشب کو ہوش آیا اپنا گریبان چاک کیا منھ پر خاک ملی وزیرون نے بہت سمجھایا مگر اُسنے کسی کا کہنا نہ مانا اپنی حالت بہت ہی ابتر کی سب سے کہا اب طلسم کا بچنا ممکن نہین ہی جب ایسا شخص طلسم کے اندر خدا پرست کے ہاتھ سے قتل ہوا تو طلسم کی امید قطع ہوگئی اب طلسم کشا کے آگے سب چیزین عجائبات و غرائبات کی بالکل آسان ہین تھوڑی ہی مدت مین طلسم کشا لوح حاصل کرکے اور مرحلہ جات کو

فتح کرکے خاص طلسم پر آکے اپنا قبضہ کریگا وزرا نے کہا حضور اُسکی کیا مجال ہی جو یہان تک آسکے ابھی
فوج سرکاری اسقدر ہی کہ اگر طلسم کشا عمر بھر اس طلسم سے مقابلہ کرتا رہے تو بھی فوج کم نہو نخشب
نے کہا یہ سب خیال خام ہی جب اُسنے ایسے کامل و اکمل کو قتل کیا تو اُسکو کوئی مشکل نہین ہی اور اقبال بھی
اُسکا ترقی پر ہی جو بات کریگا بن پڑیگی اب اُس سے خوف کرنا چاہیے وزرا نے کہا پھر اب
کیا حکم ہی اُسکے واسطے کیا انتظام کیا جائے نخشب نے کہا مین اب کچھ نہین کہ سکتا جو جسکے مزاج
مین آئے کہے مجھے اب طلسم بچتا نہین معلوم ہوتا ایسے شخص کا قتل ہوجانا کیا چھوٹی بات ہی
سارے طلسم کو اُسی کی ذات سے قوت تھی بعد اُسکے نسرین تھی اُسنے یہ سلوک کیا کہ طلسم کشا
کی شراکت اختیار کی اگر وہ بھی اسوقت مین موجود ہوتی تو مجھے اسقدر خوف نہوتا اور اُسکو برائے
جنگ روانہ کرتا وہ ضرور ہی طلسم کشا کو گرفتار کرکے لے آتی وزرا نے کہا اب تو وہ بات حاصل
نہین ہی اور کوئی تدبیر فرمایئے یہ معلوم ہو کہ طلسم کشا کہان گیا ہی اور اُسکا کیا ارادہ ہی نخشب
نے کہا طلسم کشا باغ مرأت جادو کی طرف جائیگا جب مرأت جادو سے مقابلہ کرچکے گا تو پھر
قلعہ سیمابیہ کی جانب لوح کی جستجو مین جائیگا وہان سے لوح ضرور حاصل کریگا مرحلہ جات فتح کرنا شروع
کریگا خاص قلعہ طلسمی پر آجائیگا ان لوگون کی زبانی یہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ اب طلسم کشا کے پاس
فوج بہت ہی اور روز افزون ہوتی جاتی ہی یہ سب کار پردازیان نسرین کی ہین وہی کتب مقامات
اُسکو بتاتی ہی طلسم کشا بھی صاحب جرأت ہی جاکر فتح کرلیتا ہی جہان کہین سحر کا موقع ہوتا ہوگا
نسرین مدد دیتی ہوگی پھر نسرین کا سحر جسکا رد کسی سے ممکن نہین ہی نیرنج دریا پرست کے بعد
نسرین کا مثل نہ تھا اب تو یکتا ہوگئی اب اُسے طلسم بھر مین کوئی نہین روک سکتا ہی وہ جہان جائیگی
سب اُس سے خوف کرینگے بلائے بے درمان ہی وزرا نے کہا حضور آپ وقت ضائع فرماتے ہین
جلد انتظام کیجیے کسی اور کو یہان سے روانہ کیجیے کہ وہ جاکر طلسم کشا کو روکے نخشب نے کہا
مین اس قابل کسی کو نہین دیکھتا ہون جو اب جاکر طلسم کشا کو روکے اور مرات جادو تک
نہ پہونچنے دے یہ سُنکر شبچراغ جادو کہ وزیران سلطنت سے تھا اُسنے کہا اگر غلام کو حکم ہو تو جاکر
طلسم کشا کو روکے نخشب نے کہا تمہین اختیار ہی فوج بیشمار موجود ہی جسقدر جی چاہے ہمراہ لو
جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو شبچراغ جادو اُسی وقت اُٹھا نخشب سے رخصت ہوا خزانہ
بیشمار ہمراہ لیا دو لاکھ جوانون کو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت ایرج نوان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو مرأت جادو کی طرف چلے تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچ گئے ایرج نوجوان نے
ملکہ نسرین سے کہا کہ اب ایک روز کی راہ اور باقی ہی کل چلینگے آج یہین قیام کرو ملکہ نے کہا آپ کو
اختیار ہی ایرج نوجوان نے مہتاب سیہ پوش سے کہا مہتاب نے لشکر کو روکا بارگاہین
استادہ ہوئین ایرج نامدار وہان اُترے ملکہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین سب لوگ اپنے اپنے
خیمون مین گئے ایرج نوجوان تھوڑی دیر باہر دربار مین جلوہ فرما رہے جب رات زیادہ گئی
ملکہ کی بارگاہ مین تشریف لائے خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان بچھایا شاہزادے نے

مع ملکہ نسرین خاصہ نوش کیا بعد فراغت آب و طعام ملکہ نے کہا ای شہریار مین نے سنا ہی کہ آپ سے
نیرنج دریاپرست جادو نے کچھ وصیت کی ہی ایرج نوجوان نے کہا ہان وصیت کی تو ہی اور مین
اُسکے پورا کرنے کا وعدہ بھی کرچکا ہون مگر مطلب کچھ میری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ اس وصیت کرنے سے
اُسکا منشا کیا ہی ملکہ نے کہا مجھ سے فرمایئے مین اُسکی مراد بتادون ایرج نوجوان نے وصیت نیرنج
بیان کی اور مہرے کا بھی ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھسے نیرنج دریاپرست نے قسم لی ہی کہ اسکو نہ خود
دیکھنا اور نہ کسی کو دکھانا ملکہ جب حال وصیت کا سُن چکین تو ٹھنڈی سانس بھر کے کہا ای شہریار آپ
ہرگز اس وصیت کو پورا نہ کیجیے گا ایرج تاجدار نے کہا ملکہ کچھ سبب بیان کرو نسرین نے کہا
ای شہریار اُسکی بیٹی شہلاے شوخ چشم طلسم شہلا کی مالک ہی اور وہان جو کوئی جاتا ہی وہ تمام عمر کے
واسطے اسیر ہو جاتا ہی اور منشا نیرنج کا یہی تھا کہ آپ کو وہان بھیجے جب آپ وہان تشریف لیجائیے گا
تو جو سب کے واسطے ہوتا ہی آپ کے واسطے بھی ہوگا اور بختشب کے قتل کرنے کو اسواسطے منع
کیا ہی کہ نیرنج کو والد سے انس دلی تھا اپنا قتل اُسنے گوارا کیا اور اُنکے واسطے یہ تدبیر کر دی
کہ جب وہ آپ کو اُسکی دختر کے پاس لیجائینگے تو آپ تو وہان اسیر ہونگے والد تاجدار طلسم مین رہینگے
آپ کی سب فوج کو تباہ کر ڈالینگے ایرج تاجدار نے کہا جو کچھ ہو اب تو مین وعدہ کرچکا ضرور ہی ایفا
کرونگا کیونکہ نیرنج نے مجھ سے قسم لے لی ہی اگر نہ کرونگا تو گنہگار ہونگا ملکہ نے بہت بہت ایرج
تاجدار کو سمجھایا مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا آخر مین یہ کہا کہ ابھی ایک مدت باقی ہی دیکھی جائیگا اگر
بختشب کو کسی اور نے قتل کر ڈالا تو مین کیونکر جا سکونگا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات
زیادہ گئی تو شاہزادے نے آرام فرمایا مگر ملکہ نسرین کو شب بھر اسی فکر مین بسر ہوئی کہ اب
ایرج تاجدار طلسم شہلا مین ضرور بالضرور تشریف لیجائینگے اور کیا عجب ہی شہلاے
شوخ چشم جمال باکمال دیکھکر شیدا ہو جائے اور شاہزادہ بھی اُسکی صورت پر فریفتہ ہو تو بڑی
خرابی ہی کیونکہ شہلاے شوخ چشم بھی حسن و جمال مین یکتا ہی اگر شاہزادہ وہان جائیگا تو ضرور
اُسکے جمال پر فریفتہ ہو جائیگا اسی فکر مین ملکہ نسرین نے جاگ کر صبح کر دی جب ایرج تاجدار کی
آنکھ کھلی وقت نماز آخر تھا بہ تعجیل تمام سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کرکے ملکہ کے
پاس تشریف لے گئے ملکہ کا چہرہ اُداس پایا فرمایا کیون مزاج کیسا ہی چہرہ کیون اُترا ہوا ہی ملکہ نسرین
نے عرض کی ای شہریار مجھے شب بھر نیند نہین آئی ایک بات کا خیال رہا دل پر ہجوم غم و ملال رہا
ایرج تاجدار نے فرمایا ملکہ اُسکو جلد بیان کرو کیفیت عیان کرو ملکہ نے کہا مجھے یہی خیال ہی کہ
آپ حسب وصیت نیرنج دریاپرست طلسم شہلا مین ضرور بالضرور تشریف لے جائینگے اور
وہان جانا میرے نزدیک مناسب نہین ہی ایرج تاجدار نے جواب دیا ملکہ مین اگر نیرنج جادو
سے بقسم وعدہ نہ کرچکا ہوتا تو ہرگز نہ جاتا مگر اب مجبور ہون کچھ بس نہین تم کچھ اندیشہ نہ کرو خدا
مالک ہی وہی ہمارا ہر حال مین مددگار ہی اسکی بابت زیادہ اصرار نہ کرو اور اسکی امید نہ رکھو کہ مین
تمھارے اس اصرار سے اپنے ارادے کو ملتوی رکھون جب ملکہ نسرین کو یقین کامل ہوگیا کہ اب شاہزادہ
ہمارے روکے سے نہ رُکیگا تو مجبور ہو کر خاموش ہو رہین ایرج تاجدار باہر تشریف لائے مہتاب بجے

جو چہرہ ایرج نامدار کا اُداس پایا عرض کی ای شہریار نصیب دشمنان کیا ملال ہی کس بات کا خیال ہی اس وقت چہرہ اُداس ہی کچھ ہمسے ارشاد فرمایئے اس راز کو نہ چھپایئے بیلے تو ایرج نامدار نے باتون مین ٹالا جب مہتاب سیہ پوش نے بہت اصرار کیا تو ایرج نے سب حال ملکہ کے مانع ہونے کا بیان کیا مہتاب سیہ پوش نے عرض کی ای شہریار ملکہ کی خلاف مرضی کوئی بات جو معاملات طلسم سے تعلق رکھتی ہو کرنا عقل کے خلاف ہی آپ کو طلسم کی کیفیت کیا معلوم جیسا کچھ وہ فرماتی ہین اُسپر عمل فرمایئے جانے کا قصد نہ کیجیے ایرج نامدار نے فرمایا مہتاب اس امر کی بابت مجھے منع نہ کرو اگر مین بقسم وعدہ نہ کر لیتا تو ہرگز نہ جاتا اب تو مین بقسم وعدہ کر چکا اور اُسنے یہ مہرہ بھی مجکو دیا اب یہ امانت میرے پاس ہی اسکو نیرنج دریاپرست کی دختر تک ضرور پہونچانا ہی مین تو ہر طرح مجبور ہون مہتاب سیہ پوش نے عرض کی آقاے نامدار کافر کی وصیت کیا چیز ہی جسکا آپ کو اسقدر خیال ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ یہ بات حمیت اسلام سے بعید ہی کہ کسی کی وصیت پوری نہ کرین اگرچہ وہ کافر تھا لیکن اُسنے ہمسے ہمارے مذہب کے موافق قسم لے لی اب ہمین اپنی قسم کا خیال ہی ہم اس معاملے کو کسی طرح موقوف نہین رکھ سکتے ہین اور ابھی تو دیکھنا ہی کہ کیا واقعہ ہوتا ہی جب تک تخشب ثانی گرفتار نہین ہوتا ہی تب تک جانا وہان ممکن نہین جب تخشب اسیر ہو اور وہ راہبری کرے تب کہین طلسم شہلا تک جانا ممکن ہی اور وصیت نیرنج دریاپرست کی پوری ہو مہتاب سیہ پوش بھی سمجھا کہ اب شاہزادہ کسی کا کہنا قبول نہ کریگا اور تخشب کو ہمراہ لیکر ضرور طلسم شہلا مین جائیگا نیرنج دریاپرست کی وصیت پوری کریگا زیادہ اصرار کرنا خلاف ادب ہی ایسا نہو ناگوار خاطر ہو جاے اور ابھی سے جانے کا ارادہ کر دے تو ہم سب لوگ یہان تباہ و برباد ہون یہ سوچ کر مہتاب سیہ پوش خاموش ہو رہا ایرج نامدار نے فرمایا ای مہتاب سیہ پوش اب یہان زیادہ توقف کرنا بیکار ہی بہتر ہی کہ جہان ملکہ عالم فرماتی ہین وہان چلین اُسکو قتل کرین راہ شملی سے قلعہ ایسا بیہ کا راستہ نظر آئے مہتاب سیہ پوش نے عرض کی جو حکم ہو غلامان جانباز بسر و چشم حاضر ہین ایرج نامدار نے فرمایا اسباب سفر درست کرو کل کے روز یہان سے سفر کرینگے مہتاب نے اسباب سفر درست کیا دوسرے روز ایرج نامدار نے وہان سے کوچ کیا کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا اسیطے

وہ کلمہ داستان جلالت عنوان رستم بن ایرج نامدار کے بیان ہوتے ہین برآمد ہونا دریا سے اور پہونچنا ملک ترسا مین باقی حالات متعلق داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

قافلے سد ہا گئے جنکا نشان باقی نہین
نام ہی قائم رہا نوشیروان باقی نہین
عزت و ثروت حکومت اپنے دم کے ساتھ ہی
دار و گیر و نظم و نصفت اپنے دم کے ساتھ ہی
سرفرازان جہان کیون جانسے چل بسے
حضرت آدم رہے کس عز و شان سے چل بسے
اس سرائے عاریت مین کچھ مقام اپنا نہین

نقش پا باقی ہی گرد کاروان باقی نہین
دمبدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم
تخت و تحت و ملک و دولت اپنے دم کے ساتھ ہی
دمبدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم
تھے سکندر اور دارا دم مین یا سے چل بسے
دمبدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم
ہستی ہی مین ہستی مین مقام اپنا نہین

قیصر و فغفور و جم سے مالکان باقی نہین
واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم
تاج و افسر شان و شوکت اپنے دم کے ساتھ ہی
واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم
نوح کشتیبان عالم دم مین یا سے چل بسے
واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم
پر تو ذات خدا ہر جا ہی نام اپنا نہین

یاد حق سے بڑھکے اس دنیا مین کام اپنا نہین	دو سہ دم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم	واقف دم باش و دم را دمبدم بیجا مدم

چہرہ محرران فسانہ جرأت و شجاعت حال رستم بن ایرج یون تحریر فرماتے ہین **شعر** راد یانے
کہ در سخن فرد اند * شرح این داستان چنین کردند * سابق مین مولف حال رستم بن ایرج نامدار عرض کرچکا
ہی کہ ہمراہ بدیع الملک وغیرہ انکی بھی کشتی غرق دریا ہوئی تھی چار روز تک دریا مین ایک تختے پر بہتے
رہے پانچوین روز کنارے پر پہونچے تختے سے اُترکر خشکی مین آئے مگر بدحواس عالم یاس شدت
گرسنگی سے طاقت رفتار زائل بہ وقت تمام دو چار قدم چلکر ایک درخت کے سایہ مین آئے درخت
ثمردار تھا کچھ پھل اُسکے نوش فرمائے بہت عرصہ کے بعد گرسنگی جو دفع ہوئی ضعف کی شدت ہوئی اُسی
درخت کے نیچے لیٹ رہے ہوا جو سرد چلی آنکھ بند ہو گئی کچھ ضعف کے سبب سے کچھ خستگی راہ کے باعث
سے ایسی غشی طاری ہوئی کہ اُسدن بھر آرام کیا اور شب کو بھی آنکھ نہ کھلی جب دوسری صبح ہوئی تو رستم
عالیوقار نے آنکھ کھولی دیکھا وقت نماز ہی جلدی سے اُٹھے ایک چشمہ کے قریب پہونچے وضو کرکے
فریضہ سحری ادا کیا ایک جانب روانہ ہوئے تمام دن رہروی مین بسر کیا جب شام ہوئی پھر ایک درخت
کے نیچے جاکر بیٹھ رہے اسی طرح ایک ہفتہ رستم بن ایرج کو صحرا نوردی مین گذرا جب آٹھوان روز
ہوا تو رستم بن ایرج ایک شہر مین پہونچے شہر کو نہایت آباد پایا باشندگان شہر کو خوش و خرم دیکھا مگر رستم
بن ایرج آگے جو بڑھے دیکھا بہت سے لوگ ایک جانب جاتے ہین ہاتھ مین سب کے ایک
ایک بت سونے کا ہی رستم نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین جو بت ہاتھون مین لیے
جاتے ہین اور اس شہر کا کیا نام ہی یہان کا بادشاہ کون ہی لوگون نے رستم کی شان و شوکت دیکھکر آپس
مین کہا کہ یہ شخص مقرر کسی ملک کا بادشاہ ہی بڑا عالیجاہ ہی نہین معلوم کس مصیبت مین گرفتار ہوا جو غریب الدیار
ہوا رستم نامدار نے پھر پوچھا کہ میرے سوال کا جواب آپ حضرات نے نہین دیا سب نے عرض
کی حضور اس شہر کو ملک ترسا کہتے ہین ملک راہب زرین پوش یہان کا حاکم ہی رستم بن ایرج
نے پوچھا یہ لوگ جو بت ہاتھون مین لیے جاتے ہین یہ کون ہین کہان جائینگے لوگون نے عرض کی یہ
سب ایک کوہ پر جاتے ہین وہان ایک دیر بنا ہی سال بھر کے بعد اُس کوہ پر مجمع ہوتا ہی باشندگان
شہر وہان جاتے ہین ایک صورت پتھر کی اُس دیر مین رکھی ہی اُسکی پرستش کرتے ہین رستم آگے
بڑھے سب نے پوچھا ای شہریار آپ نے کچھ اپنی کیفیت نہ بیان کی ہم لوگ بہت مشتاق ہین کچھ کیفیت
مختصر اپنی بیان فرمائیے رستم بن ایرج نے فرمایا میری کیفیت بہت طول و طویل ہی اُسکے بیان
کرنے مین عرصہ ہوگا آپ لوگ جہان جاتے ہین تشریف لیجائین اس حال کو نہ دریافت فرمائین
اُن لوگون نے بہت کچھ اصرار کیا مگر رستم نامدار نے اپنی کیفیت بیان نہ کی آگے بڑھے ایک
زرگر کی دوکان کے قریب پہونچے زرگر نے جو شان و شوکت رستم نامدار کی دیکھی اپنی دوکان سے
اُٹھکے رستم کے قریب آیا جھک کے سلام کیا عرض کی ای شہریار آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہ
کیا کیفیت ہی یہان تشریف لانے ہماری عزت بڑھا دیجے رستم اُس زرگر کی دوکان پر تشریف لے گئے
زرگر نے فوراً شاہزادے کو حمام مین بھیجا لباس اُسی وقت رستم کے لائق مہیا کیا رستم نامدار
حمام سے تشریف لائے لباس پہنکر بیٹھے زرگر نے عرض کی اب امیدوار ہون کہ اپنی کیفیت سے

آگاہ فرمائیے نام ونسب نہ چھپائیے یہ ضرور ہی کہ آپ پر کوئی مصیبت پڑی ہی جو اس شہر مین تشریف لانے کا اتفاق ہوا رستم نے بات کو پوشیدہ کیا زرگر سے بیان کیا کہ مین تاجر ہون سفر دریا درپیش تھا کشتی غرق ہو گئی سب مال واسباب غرق دریا ہوا رفیق بھی غرق ہوئے مین ایک تختے پر بہتا ہوا تیسرے روز تا بہ ساحل پہونچا خشکی مین آیا ایک صحراے لق ودق دیکھا اُسکو طے کرکے اس شہر مین داخل ہوا اب دیکھون تقدیر کہان لیجاے زمانہ اور کیا نیرنگی دکھائے زرگر رستم نامدار کی شیرین گفتاری پر فریفتہ ہوگیا عرض کی اب چندے یہان تشریف رکھیے پھر جیسا مناسب جانیئے گا کیجیے گا رستم نامدار نے ہر چند انکار کیا مگر زرگر نے نہ مانا بہت کچھ منت وسماجت کی آخرکار رستم کو مجبور کر دیا اپنا ایک مکان اُسیوقت خالی کرایا رستم سے کہا آپ اس مکان مین تشریف رکھیے رستم وہان گئے زرگر نے اسباب راحت وہان مہیا کرکے ایک آدمی براے خدمت رستم نامدار وہان مقرر کر دیا رستم نامدار نے وہان سکونت اختیار کی کسی وقت براے تفریح زرگر کی دوکان پر آکے بیٹھ جاتے تھے حسب معمول ایک روز رستم نامدار زرگر کی دوکان پر رونق افروز تھے کہ ایک ہنگامہ برپا ہوا رستم نے زرگر سے پوچھا کہ یہ ہنگامہ کیسا ہی زرگر نے عرض کی مین نہین واقف ہون کہ کیا بات ہی یہ گفتگو تھی کہ لوگون نے آکر زرگر سے کہا کہ بادشاہ کے یہان جو شیر بر بند تھا نہین معلوم کس طرح سے چھوٹ گیا بہت سے آدمی اُسنے ہلاک کیے ہین اب اسی طرف آتا ہی زرگر نے رستم سے عرض کی اے شہریار آپ تشریف لیجائیے مین بھی اپنی دوکان بند کرتا ہون ایسا نہو کہ شیر یہان تک آجائے اور ہم مین سے کسی کو گزند پہونچاے رستم نے فرمایا خاطر جمع رکھو اگر فضل خدا شامل حال ہی تو شیر کی کیا مجال ہی جو ہمکو گزند پہونچا سکے زرگر نے ہرچند کہا مگر رستم نے نہ مانا اس عرصہ مین شیر سامنے آگیا رستم نامدار اپنی کرسی سے اُٹھے زرگر بیچ مین آگیا رستم نامدار نے زرگر کو ہٹایا شیر کے قریب پہونچے شیر نے جو رستم نامدار کو آتے ہوئے دیکھا حملہ کیا رستم نامدار نے کلائیان شیر کی پکڑ کے جھٹکا دیا کہ دونون ہاتھ شیر کے بیکار ہوگئے رستم نے شیر کو چیر کر پھینک دیا زرگر یہ قوت رستم نامدار کی دیکھکر دنگ ہوگیا ہاتھون کو چوم لیا رستم پھر اپنی کرسی پر آکے بیٹھے زرگر تعریفین کرنے لگا مگر ■ شیر راہب زرین پوش بادشاہ کا تھا لوگ اُسکے اسیر کرنے کی فکر مین تھے راہب کا حکم تھا کہ خبردار شیر کو کسی طرح گزند نہ پہونچنے پاے اگر شیر کو کوئی تکلیف پہونچیگا گردن مارا جائیگا بہت سے لوگ شیر کے پیچھے آتے تھے یہ واقعہ جو گزرا سب نے اُسی وقت جاکر راہب زرین پوش کو خبر دی کہ ایک جوان نہین معلوم کہانسے آیا ہی حضور کے ملک مین زرگر کے یہان قیام پذیر ہی اُسنے شیر کو چیر کر پھینک دیا راہب یہ سنکر بہت متعجب ہوا سب سے کہا یہ بات قوت بشری کے خلاف ہی شیر کو اس طرح ہلاک کرڈالنا آدمی کا کام نہین جن لوگون نے اس معرکہ کو دیکھا تھا بالقسم کہا کہ حضور ہمارے سامنے اُس جوان نے شیر کو چیر ڈالا راہب کو بہت غصہ آیا اُسی وقت حکم دیا کہ ملازمان شاہی جائین اور اُس جوان کو گرفتار کرکے لائین یہ حکم پاکر بہت سے لوگ طوق وزنجیر لے کر طرف دوکان زرگر کے روانہ ہوئے کسی نے یہ خبر زرگر کو پہونچا دی کہ راہب زرین پوش نے حکم دیا ہی کہ اُس جوان کو جسنے شیر کو کو ہلاک کیا ہی مع زرگر کے گرفتار کرلاؤ ملازمان سلطانی آتے ہین زرگر خائف ہوا رستم نے فرمایا محل تردد نہین ہی ہمارے سلاح ابھی منگادو کسی کی یہ طاقت نہین ہی جو ہمین یہانسے گرفتار کرکے لیجائے

زرگر نے عرض کی اے رستم نامدار حاکم شہر سے پرخاش اچھی نہیں ہے جو اُسکا حکم ہے میرے نزدیک اُسکی
تعمیل بہتر ہے اسوقت جو لوگ ہمارے اسیر کرنے کو آتے ہیں اُنکے ہمراہ بادشاہ کے حضور میں چلیں جب
آپ کی صورت اور جرأت کو دیکھے گا ضرور قصور معاف کردیگا اور کیا عجب ہے جو کوئی عہدہ جلیل آپ کو سرکار
شاہی سے ملجائے رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمیں عہدۂ جلیل کی خواہش نہیں ہے عزت درکار ہے اگر یوں قید
ہوکر اُسکے سامنے جائینگے تو ضرور ہماری حقارت ہے زرگر نے عرض کی حاکم سے مقابلہ کرکے سربر ہوجیے گا
رستم نے فرمایا اگر فتاح حقیقی کا فضل شریک حال ہوگا تو ضرور اُسکو دینا مطیع بنائینگے فتح پائینگے
زرگر خاموش ہورہا اور لوگ جو اُسکے رفیق پاس کھڑے تھے اُنہوں نے چپکے سے کہا کہ اس جوان کی جرأت
دیکھتے ہو شیر کو یوں ہلاک کیا اب حاکم شہر سے بر سر پرخاش ہے دیکھیں اسکا کیا انجام ہوتا ہے جو کچھ
ہوگا میں بھی اس جوان کا ساتھ دونگا مجھے بہت سے خیالات نے مجبور کردیا اول تو میں نے اسے
اپنے یہاں مہمان کیا ہے اگر اسکا ساتھ نہ دونگا تو یہ مرد جری ہے اپنے دل میں مجھے کیا کہیگا دوسرے
مجکو اس جوان سے محبت قلبی ہے میں اسکی کسی تکلیف کو نہیں دیکھ سکتا ہوں سب نے کہا آپ کو
اختیار ہے ہم لوگ بھی شریک ہیں جو کچھ ہو زرگر یہ باتیں کررہا تھا کہ ملازموں نے رستم نامدار کے قریب
آکے کہا وہ کون جوان ہے جسنے شیر کو ہلاک کیا ہے رستم نامدار نے فرمایا یہ ہمارا کام ہے ملازمان راہب
رستم کی جانب یہ کہتے ہوئے بڑھے اے جوان تجھے قہر سلطانی کا خیال نہ آیا اور بادشاہی شیر کو تونے
ہلاک کیا بس خیریت اسی میں ہے کہ ہمارے ہمراہ بادشاہ کے حضور میں چل ہمیں تیری صورت و جوانی
پر رحم آتا ہے بادشاہ کے روبرو تیری سفارش کرینگے خطا معاف ہوجائیگی عوض میں سزا کے انعام پائیگا
عہدۂ جلیل تیرے ہاتھ آئیگا رستم نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا کہ تمہارے بادشاہ کو رعیت کی جان
جانے کا خیال نہ آیا بہت سے بندگان خدا اسکی وجہ سے ہلاک ہوئے اور تمہارے بادشاہ سے
کوئی انتظام اسکا نہ کیا ہمنے بہت خوب کیا جو اُسکو مار ڈالا ملازمین نے جو یہ کیفیت رستم نامدار کی
دیکھی سب نے کہا اسکو گرفتار کرلو یہ کہکر آگے بڑھے رستم نے تلوار کھینچی مانند شیر غضبناک حملہ
کیا یہ چند کس رستم کے حملے کی تاب کیا لا سکتے تھے جب دس بیس کو رستم نے قتل کیا باقی جو رہے
اُنہوں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے چلکر بادشاہ سے اس امر کے
واسطے اطلاع کریں کہ وہ اور فوج اس جوان کے گرفتار کرنے کو روانہ کریں جب تک وہ تین سو جوان
نہ آئینگے تب تک اسکا گرفتار ہونا محال ہے یہ سوچ کر وہاں سے فرار ہوئے رستم نامدار نے تعاقب نہ کیا
پلٹ کر اپنی کرسی پر پھر جلوہ فرما ہوئے زرگر نے کہا اے رستم نامدار آپ نے غضب کیا اب یہ لوگ راہب
کے پاس جائینگے وہاں سے اور لوگوں کو اپنے ہمراہ لائینگے پھر کیا ہوگا رستم نامدار نے جواب دیا جواب
ہماوہی جب ہوگا خدا ہماری مدد کریگا ہر آفت کو رد کریگا ابھی تمکو اعتقاد کامل نہیں حاصل ہوا ہے تم نے
دو مرحلے دیکھے کہ پروردگار عالم نے کیونکر آسان کردیئے زرگر نے عرض کی کہ یہ تو آپ نے بہت بجا فرمایا
مگر راہب اس ملک کا بادشاہ ہے فوج بیشمار رکھتا ہے اگر اُسنے اپنی تمام فوج کو حکم دیا تو آپ تنہا
فوج سے مقابلہ کیونکر کیجیے گا رستم نامدار نے جواب دیا کہ تم صرف تماشا دیکھو کسی بات میں دخل
نہ دو دیکھو پروردگار عالم کو کیا منظور ہے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں مگر وہ لوگ جو رستم نامدار کے

سامنے سے بھاگے تھے پاس راہب زرین پوش کے پہونچے کل کیفیت رستم کی بیان کی راہب
کو بہت غصہ آیا کہا میں خود اپنے ہمراہ فوج لیکر جاؤنگا اور اُس جوان کو گرفتار کر لاؤنگا وزرا نے کہا
حضور آپ کیون اسقدر تکلیف گوارا فرماتے ہیں دو ہزار سوار اُسکے واسطے کافی ہیں آپ تشریف نہ لیجا ئیے
راہب نے کہا میں اُس جوان کے دیکھنے کا مشتاق ہون وزیرون نے جواب دیا جب میسر ہو کہ آئیگا
ملاحظہ فرمائیے گا راہب نے قبول نہ کیا اُسی وقت رسالدار نے کہلا بھیجا کہ تھوڑا سا لشکر تیار کر کے
جلد حاضر کرو ما بدولت اُس جوان کے گرفتار کرنے کو جائینگے رسالدار یہ حکم پاتے ہی ہوشیار ہو گئے
سب نے لشکر کو درست کیا اپنے ہمراہ لیکر راہب کے تختگاہ کے قریب آئے چوبدارون نے راہب
کو خبر دی کہ حضور لشکر تیار ہے سب کو آپ کا انتظار ہے تشریف لیچلیے راہب اُٹھا سب وزرا امرا اسکے ہمراہ
ہوئے باہر آیا ایک تخت پر سوار ہوا وزیرون نے بھی اپنی اپنی سواری طلب کی پایۂ تخت پر ہاتھ رکھکر
طرف رستم ثانی کے روانہ ہوئے لوگون نے رستم نامدار کو آکے خبر دی کہ آپ کے مقابلے کو خود
راہب زرین پوش آتا ہے اور لشکر بھی اپنے ہمراہ لاتا ہے زرگر یہ خبر سنکر زرد ہو گیا رستم ثانی سے عرض کی
میں جو کچھ کہتا تھا اُس سے زیادہ فساد برپا ہوا دیکھیے اب کیا ہوتا ہے رستم نے زرگر کو بہت کچھ تشفی دی
کہا گھبرانے کی بات نہیں ہے تمھاری جان کے ساتھ میری جان ہے جب تک میرے جسم میں روح باقی ہے
تمھین کوئی گزند نہ پہونچ سکیگا زرگر نے جواب دیا مجھے آپ کا خیال ہے سب سے بڑھکر اسی کا ملال
ہے کہ آپ تنہا اور راہب زرین پوش کے ہمراہ فوج بیشمار کیا ہوگا اور کیونکر آپ ان لوگون سے مقابلہ
کیجیے گا رستم ثانی نے فرمایا خدا کو یاد کرو یہ ذکر تھا کہ راہب قریب پہونچ گیا لوگون نے کہا حضور یہ
جوان جو سامنے کھڑا ہے اسی نے شیر کو ہلاک کیا ہے ادھر زرگر نے رستم سے کہا کہ راہب زرین پوش
اسی کا نام ہے یہی یہان کا بادشاہ ہے رستم نے راہب کو دیکھکر کہا اگر خدا کا فضل شامل حال ہے تو یہ کیا بنائیگا
ادھر راہب زرین پوش نے جو رستم ثانی کو دیکھا جرات و شوکت دیکھکر دنگ ہو گیا جھک کر وزرا
سے کہا اگر یہ جوان گرفتار ہو جائے اور ہمارا مذہب اختیار کرے تو میں اسکو تمام لشکر بلکہ اپنے تمام
شہر کا منتظم بناؤن اصل تو یون ہے کہ جوان صاحب جرات ہے ایسے شیر ببر کو یون مارا پھر اسقدر آدمیون کو
قتل کیا اور اب بھی اُسی استقلال سے کھڑا ہے دیکھو کس طرح کی نگاہین ہمارے لشکر پر ڈال رہا ہے قبضہ پر
ہاتھ ہے بے لڑے اسکو چین نہ آئیگا ضرور سب سے مقابلہ کریگا لیکن یہ بات کہدی جائے کہ کوئی اس
جوان کو قتل نہ کرے زندہ گرفتار کرے اگر کوئی قتل کریگا تو خود بھی قتل ہو جائیگا اور جو زندہ گرفتار
کر لائیگا وہ بہت کچھ انعام پائیگا وزرا نے یہ خبر تمام لشکر مین پہونچائی سب نے کہا اس ایک جوان کا
زندہ گرفتار کر لینا کتنی بڑی بات ہے ابھی چلکر گرفتار کر لینگے یہ کہتے ہوئے رستم ثانی کے قریب پہونچے
راہب نے اپنا تخت روکنے کا حکم دیا تخت رُکا راہب نے کہا اے جوان تو نے خطا بھی کی اور پھر
اپنی خطا پر نادم بھی نہین ہوتا ہے تو نے دو خطائین کین اول تو یہ کہ شیر کو ہلاک کیا دوسرے میرے ملازمین
کو جو میرے حکم سے تیرے گرفتار کرنے کو آئے تھے اُنکو قتل کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا
اگر تجھے اپنی سلامتی درکار ہے تو مابدولت سے عفو تقصیر کا خواہان ہو اپنے طریقۂ باطل کو ترک کر
ہمارا مذہب اختیار کر تو تیری خطا معاف کیجائے اور عہدہ جلیل بھی مابدولت تجکو عنایت فرمائینگے

یہ تقریر جو رستم ثانی نے سنی غصہ آگیا تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈال کے کہا او کافر بیحیا کیا بیہودہ بکتا ہے
اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو تو خود عفو تقصیر کا خواہان ہو اور ہمارے مذہب حق کو اختیار کر اپنے اس
طریقہ باطل کو ترک کر او دیتا اور بت پرستون پر لعنت کر کہ انجام تیرا بخیر ہو راہب نے اس بات
کے جواب مین اپنی فوج کی طرف دیکھا فوج سے ایک جوان سرجوش قوی ہیکل نامی نکل کر میدان
مین آیا رستم کی طرف دیکھکر آواز دی کہ ای جوان اگر کچھ دعوے جرات ہے تو میرے
مقابلہ مین آ رستم نامدار سرجوش کے سامنے آئے پہلے اس سے رستم کو بہت سمجھایا کہ ہمارے بادشاہ
جو کچھ کہتے ہین اُسکو قبول کرو تمھاری عزت بڑھائی جائیگی رستم نے فرمایا ای جوان یہ میدان رزم
ہے صحبت وعظ و پند نہین ہے لا جو حربہ رکھتا ہو سرجوش نے نیزہ رستم پر مارا رستم نامدار نے نیزے
کو نیزے پر رد کا کاٹ کر چھیڑا مارا کہ سرجوش کے ہاتھ سے نیزہ نکلگیا سرجوش کا رنگ زرد ہوگیا
جھلاکر میان سے تلوار کھینچی خنجر وار وار کیا رستم نامدار نے اُسکے وار کو رد کیا سرجوش نے کہا
ای جوان اب مین تیری ضرب کا مشتاق ہون رستم ثانی نے وار کیا سرجوش نے سپر جھپٹ پر
لی مگر تیغہ شگرف دار دست رستم نامدار کیا تاب حریف کی جو روک سکے تیغ جو ہر اسپر کے دو پر کالے
کر کے مغز سر مین در آیا غرض کاٹ کر کاسہ سر کو رد کیا صندوق سینہ مین اُتر کر جگرگاہ کو کاٹتا ہوا
تا بزین مرکب پہونچا وہان بھی قرار نہ لیا ع راکب و مرکب چار ٹکڑے کر کے زمین کو بوسہ دیا لشکر دشمن سے
آواز احسنت و آفرین بلند ہوئی راہب یہ ماجرا دیکھکر حیران ہوگیا اور ایک سوار کو میدان مین بھیجا
رستم نے اسکو بھی یونہین قتل کیا اسی طرح باری باری بیس جوان راہب نے اپنے لشکر سے بھیجے
رستم نامدار نے بیسون کو قتل کیا اب تو راہب کے ہوش اُڑگئے کمند اندازون کی طرف
دیکھکر اشارہ کیا جس طرح بن پڑے اس جوان کو اسیر کرو کمند انداز کمندین لیکر بڑھے
راہب نے تمام فوج کی طرف اشارہ کیا کہ اس جوان کو چارون طرف سے گھیر لو فوج نے
یہ حکم پا کر رستم نامدار کو چارون طرف سے گھیر لیا رستم نامدار بھی شیرانہ وار کرنے لگے مگر کمند انداز
پشت رستم پر پہونچے ملعونون کی آڑ مین جا کر کمندین درست کین رستم تو لڑنے مین مصروف
تھے سب نے کمندین لگائین شاہزادہ گرفتار ہوا سب دوڑ پڑے رستم نامدار کو اسیر کر لیا
زرگر نے جو یہ معرکہ دیکھا تاب باقی نہ رہی دوڑ پڑا لوگون نے اسکو بھی اسیر کر لیا راہب
وہان سے پلٹا رستم و زرگر کی قید لیے ہوئے اپنے مکان مین آیا تخت پر بیٹھا دربار کو آراستہ کیا
رستم و زرگر کو بلایا ملازمین راہب جتنے تھے انھونے رستم و زرگر کو جو قید تھے دربار مین ان لوگونکو لیگئے
راہب تخت پر بیٹھا تھا شمشیر برہنہ سامنے رکھی تھی رستم نے کچھ خوف نہ کیا مثل اہل اسلام سلام کیا
راہب نے کہا ای جوان ابھی تک تیرے خیالات تبدیل نہین ہوئے ہین اب تو یہ سمجھ کہ تو میرے
بس مین ہے ابھی چاہون تجھے قتل کر ڈالون رستم نے فرمایا ای راہب کوئی کسی کے قتل پر
قادر نہین ہے تم تو کیا ہو بڑے بڑے شاہان عالیجاہ نے ہم لوگونکے قتل کا قصد کیا مگر یہ حسرت لیے ہوئے
پردۂ دنیا سے جانب ملک عدم راہی ہوئے ہم اس امر سے کچھ خوف نہین کرتے ہین اگر ہماری
اجل اسی بہانے سے ہو تو کوئی اسکے دفع ہونیکی تدبیر نہین کر سکتا ہے اور اگر ہماری اجل نہین ہے

تو تیری کیا مجال ہو جو ہمیں قتل کر سکے راہب نے کہا اے جوان یہ تو بتا کہ تو کس خاندان سے ہے کیا نام ہے رستم
نے اپنے خاندان کو ظاہر کیا راہب نے کہا اب تو مجھکو ضرور ہوا کہ تجھے قتل کرون کیونکہ تمھین لوگون نے
ہمارے برادران ایمانی کی سلطنتونکو تباہ کیا ہے مین تم سب کے نام کا دشمن ہون رستم نے جواب دیا کہ
تیری مجال نہین ہے جو تو ہمکو قتل کر سکے یہ گفتگو تھی کہ بیزن روشن بخت راہب زرین پوش کا بیٹا اپنے
باپ کے سلام کو آیا راہب کو سلام کیا راہب نے دعاے خیر دیکر بیٹھنے کا اشارہ کیا بیزن روشن بخت
اپنی جگہ پہ بیٹھا بڑا پہلوان نامی تھا راہب نے دور دور سے پہلوانون کو بلا کر اسکو فنون جنگ تعلیم کراے تھے
اسکو اپنی جرأت پر ناز تھا اور سب باشندگان شہر اسکو یکتاے روزگار جانتے تھے اسنے جو رستم کو دیکھا صورت
زیبا دیکھکر بہت خوش ہوا جی مین کہا ایسے حسین جوان بھی دنیا مین موجود ہین مین اسکو اپنے پاس رکھون تو
میری محفل کی زینت ہے اور کیا عجب ہے کہ شجاع بھی ہو اور رستم نامدار نے بیزن روشن بخت
کو دیکھکر دل مین خیال کیا کہ اگر یہ جوان مجھ سے مقابلہ کرے اور مین اسکو زیر کرون اور یہ اپنے مذہب کو ترک
کرکے اطاعت اسلام قبول کرے تو مین اسکو اپنے ہمراہ رکھون مگر بیزن روشن بخت نے راہب
سے کہا اس جوان سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے جو آپ نے اسے اسیر کیا ہے راہب نے سب قصہ بیان کیا آخر
مین یہ بھی کہا کہ یہ جوان حمزہ صاحبقران کی نسل سے ہے اور حمزہ اور پسران حمزہ نے بڑی بڑی سلطنتین
ہمارے برادران قومی کی تباہ و برباد کی ہین ہم اسکو زندہ نہ چھوڑینگے قتل کرینگے بیزن نے کہا اگر یہ جوان
اپنے مذہب قدیمی کو ترک کرے اور ہمارا طریقہ اختیار کرے تو آپ اسکی خطا کو معاف کر دیجیے گا راہب
نے کہا اگر یہ ایسا کریگا تو ضرور اسکی خطا بھی معاف کیجایگی اور عہدہ جلیل بھی ملیگا رستم نامدار کے
پاس آیا کہا اے جوان اپنے مذہب کو ترک کر اور ہمارے طریقے کو اختیار کر تیری خطا بھی معاف کی جائیگی
اور عہدہ جلیل بھی حضور شاہ سے عنایت ہوگا رستم نے فرمایا اے جوان ہمارا قتل ہونا حیات ابدی کا ملنا
ہے اور عہدہ جلیل کی خواہش نہین مگر جو کوئی ہماری پشت زمین سے لگاے ہم اُس کی اطاعت
قبول کرین بیزن یہ گفتگو سنکر خاموش ہو گیا خیال کیا کہ یہ جوان صاحب جرأت بھی ہے یہ سوچ کر کہا
مین تجھسے مقابلہ کرونگا لیکن اپنے عہد سے نہ پھر جانا رستم نامدار نے کہا مردان عالم جو کہتے ہین وہی
کرتے ہین اور یقین ہے کہ تمھاری شرط بھی یہی ہو بیزن نے کہا اگر یہ میری شرط نہین تھی تو اب ہوئی
اگر تو مجھے زیر کریگا تو مین تیرا مذہب اختیار کرونگا رستم نامدار نے قبول کیا بیزن نے اسی وقت
آہنگرون کو طلب کیا رستم کو یہ بات کب گوارا تھی کہ آہنگر آکر قید جسم سے دور کرین زور کرکے قید
توڑ ڈالی حاضرین دربار دنگ ہو گئے بیزن کو بھی تعجب ہوا کہا اے جوان اسقدر تکلیف اپنے اوپر کیون
گوارا کی آہنگر آتے وہ قید تیرے جسم سے دور کر دیتے یہ کہکر اٹھا اور رستم کو اپنے ہمراہ لیا راہب اور
امرا و وزرا سب ہمراہ ہوے بیزن اپنی ورزشگاہ مین آیا رستم نے دیکھا اسباب ورزش کا
ہے ایک اکھاڑا بہت وسیع کھدا ہے بیزن نے کپڑے اتارے اکھاڑے مین اترا رستم نامدار
کو بلایا رستم بھی نام خدا لیکر اکھاڑے مین گئے سب لوگ محو دید ہوے بیزن سامنے آیا رستم سے
ہاتھ ملایا آپسمین زور ہونے لگا کبھی بیزن دس بیس قدم رستم کو ہٹا لیگیا کبھی رستم دس بیس قدم بیزن
کو دوڑا لیگئے عرصہ تک یونہین زور ہوا کیا جب دن آخر ہوا اور غروب آفتاب کا وقت آیا تو

اور رستم نے زیادتیان کرنا شروع کین جس مقام پر لائے دونون ڈٹ کر کھڑے ایسے میں کہ بیژن کا دم اکھڑنے لگا
جب یہ نوبت پہونچی تو بیژن گھبرایا اور لوگ جو دیکھ رہے تھے وہ بھی حیران ہوئے راہب نے اپنے
وزرا سے کہا اب انجام اچھا نہین معلوم ہوتا ہے بیژن کا دم بھر گیا ہے اور رستم زیادتیان کر رہا ہے وزرا
نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے راہب نے کہا مین کچھ نہین کہ سکتا ہون بیژن کے معاملے مین کچھ دخل دون
ایسا نہو کہ اُسکے خلاف ہو اور غیرت مین آکر اپنی جان دیدے نہین ابھی ممکن ہے کہ اس جوان کو بجبر گرفتار
کرلون وزرا یہ بات راہب سے سنکر خاموش ہو رہے یہان رستم نامدار بیژن روشن بخت کو لیکر دور تک
اکیس قدم پر لائے جھٹکا مارا پایان گھٹنا بیژن کا آشنائے زمین ہوا چاہتا تب سے لنگر قائم کردن مگر حریف
زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہے رستم نے زور کیا پہلے زور مین تا بہ کمر بیژن کو اٹھایا دوسرے
زور مین سر سے بلند کیا بیژن نے امان طلب کی رستم نے کہا اے بیژن امان بے ایمان دشوار ہے بیژن
نے عرض کی اے شہریار مین اطاعت آپکی ضرور قبول کرونگا مگر ابھی کچھ شرطین ہین جب تک آپ
اُنکو قبول نہ فرمائینگے مین ایمان ہرگز قبول نہ کرونگا رستم نے بیژن کو زمین پر رکھا کود کر چھاتی پر
سوار ہوئے کہا اب شرطین اپنی بیان کر بیژن نے عرض کی اے شہریار مجھے اب آپ کی اطاعت قبول
کرنے مین کیا انکار ہے آپ کو میرے حق مین اختیار ہے آپ کا مذہب ضرور قبول کرونگا لیکن
ایک امر اہم ایسا درپیش ہے جسکی وجہ سے غلام کو خواب و خور حرام ہے اور میرے امکان سے باہر ہے
جو اپنے مطلب دلی کو حاصل کرون اور منزل مقصود تک پہونچون ہان اگر آپ مدد فرمائینگے تو میرے دل کے
ارمان نکل جائینگے مراد بر آئیگی طبیعت خوش ہو جائیگی اور سوائے آپکے وہ کام کسی دوسرے
سے ہونیکا رستم نامدار نے فرمایا بیان کرو خدا چاہے تو تمھارے کام کو بخیر و خوبی انجام دون تمھین
خوش کرون بیژن نے عرض کی اب یہان سے تشریف لے چلیے راحت و آرام کیجیے مین بھی
اسوقت بہت مضمحل ہون جب حواس درست ہونگے اپنی کیفیت عرض کرونگا رستم نامدار
نے قبول کیا فرمایا اے بیژن روشن بخت جب تک بیان نہ کریگا مین سینہ سے نہ اُترونگا بیژن
نے عرض کی اے شہریار یہان سے بیس کوس پر ایک قلعہ ہے محراب شاہ وہان کا بادشاہ ہے اسطرف
جسقدر شہر ہے اُسی کے زیر حکومت ہے اُسکی ایک دختر نیک اختر ہے ملکہ مہر پیکر کہ صورت مین بے بدل ہے
ایک سوداگر نے اُسکی تصویر لاکر مجھے دی طبیعت مائل ہوئی مین نے لشکرکشی کی محراب شاہ سے تاب
مقابلہ نہ لایا شکست کھائی جب سے اُسکی فراق مین وصل کے اشتیاق مین بیتاب ہون بیخود و
خراب ہون اگر آپ توجہ فرمائین اور بعد جنگ وہان تشریف لیجائین اور محراب کو زیر کرکے ملکہ کو اپنے
قبضہ مین لائین میرا عقد ملکہ کے ساتھ ہو جائے تو ابھی مین اسلام اختیار کرتا ہون رستم نے وعدہ فرمایا
اُسکے سینے سے اُترے بیژن رستم کو اپنے مکان مین لایا بڑی خاطر کی صحبت عیش و نشاط کا سامان کیا
جلسہ آراستہ ہوا رستم نامدار معروف عیش و نشاط ہوئے تین روز تک جلسہ رہا چوتھے روز رستم نے فرمایا اے بیژن
لشکر کو درست کرو دیر بہتر نہین ہے بیژن نے عرض کی اے شہریار ابھی جلدی نہین ہے تشریف رکھیے رستم
نے جواب دیا کہ دیر میرے نزدیک بہتر نہین ہے کیونکہ جب تک یہ مرحلہ نہو گا تم اپنے دین باطل کو ترک
نہ کروگے مجھے اس امر کی تعمیل ضرور ہے بیژن نے کہا مین ابھی لشکر کو اس امر سے مطلع کرتا ہون اتنے مین چوپ

راہب سے کہا کہ آپ لشکر درست کیجیے راہب اُسیوقت اُٹھا اپنے وزرا سے کہا کہ لشکر میں اطلاع کردو کہ سامان سفر
سب درست کریں رستم نامور برائے مقابلہ محراب تشریف لیجائینگے وزرا نے اُسیوقت رسالدارون کو طلب کیا
سب سے کہا کہ حکم سلطانی ہی کہ آپ لوگ اسباب سفر درست کریں ملک رستم نامور برائے مقابلہ محراب تشریف
لیجائینگے رسالدار اُسی وقت رخصت ہوے فوج مین آئے اسباب سفر درست کرنیکا حکم دیا علامین لشکر تیاری کرنیلگے
یہان راہب زرین پوش نے دوسرا حکم بھیجا کہ اثالہ بارگاہ کا روانہ ہونا چاہیے فراشان فیروزمند نے اثالالد دیا
دوسرے روز فوج بھی سب سامان سفر درست کر چکی رستم بن لہراسپ نامدار سے آکر عرض کی اے شہریار سب
فوج تیار ہے صرف آپ ہی کا انتظار ہے رستم اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے بیژن بھی ہمراہ ہوا رستم باہر تشریف
لائے راہب نے ایک اسپ صبا دم برائے ملک رستم طلب کیا چتر اور خاصے کے گھوڑے آئے رستم نامدار
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے راہب زرین پوش اور بیژن روشن بخت بھی اپنے اپنے گھوڑون پر
سوار ہوکے ہمراہ رکاب رستم نامدار روانہ ہوے اُنکے عقب مین آٹھ ہزار جوانان آہن پوش بصد جوش
وخروش چلے رہروی کرتے ہوے پانچ کوس نکل گئے دن تھوڑا باقی تھا جب آفتاب غروب ہو گیا تو
رستم نامدار نے فرمایا آج کی شب اسی صحرا مین بسر کرنا مناسب ہی صبح کو یہان سے پھر چلینگے راہب
نے اُسی وقت بارگاہین استادہ کرائین رستم نامدار داخل بارگاہ ہوئے راہب بھی اپنی بارگاہ مین داخل
ہوا چونکہ دن بھر کے مسافت کشیدہ تھے جلدی جلدی آب وطعام سے فراغت کر کے سب نے اپنے
اپنے خیمون مین جاکر آرام کیا جب صبح ہوئی تو رستم نامدار خواب سے بیدار ہوے فریضہ سحری کو
ادا کیا راہب سے کہا اب لشکر کو حکم دو سب لوگ روانہ ہون راہب نے اُسی وقت سب کو اطلاع
دی سب درست ہوئے رستم اور بیژن اور راہب مع تمام لشکر جانب قلعہ محراب روانہ
ہوئے اُس روز بھی تمام دن رہروی کی قریب شام روبروے قلعہ محرابیہ پہونچے راہب نے
عرض کی حضور محراب کا قلعہ یہی ہی جو کوئی اُس سے برائے مقابلہ آتا ہی اسی میدان مین ٹھہرتا ہی جب سے
اطلاع ہوتی ہی جو مناسب جانتا ہی وہ کرتا ہی رستم نامدار نے فرمایا ہمارا لشکر بھی یہین ٹھہرے راہب
نے لشکر وہین اُتارا بارگاہین استادہ ہوئین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے راہب کو بلایا
ہمراہ بیژن بھی تھا رستم نے کہا اے راہب میرا قصد ہی کہ ایک نامہ محراب کے پاس روانہ کرون دیکھون
وہ اُسکا جواب کیا لکھتا ہی راہب نے عرض کی آپ کو اختیار ہی رستم نامور نے اسیوقت فوراً منشی کو
طلب کیا ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا کہ اے محراب شاہ بیژن روشن بخت مالک تاج وتخت تمھاری
دختر نیک اختر کا خواستگار ہو بے اُسکے وصال کے اُسکی زندگی دشوار ہی اور یہ شاہزادہ ہی بدل وجان
تمھاری خدمت گذاری پر آمادہ ہی جری ہی بہادر ہی اصل تو یون ہی کہ دریائے شجاعت کا بے بہا دُر ہی اگر تم
ہو امادی اسکو قبول کرو اور اسکی خاطر نہ ملول کرو تو کیا قباحت ہی اسکا باپ بھی صاحب جاہ وحشمت ہی
کسی طرح تم سے کم نہین ہی علاوہ اسکے میری بھی خوشی یہی ہی کہ ایک معاملہ ہو جائے ایک بیقرار کو قرار آئے
آخر تم اپنی دختر نیک اختر کی شادی ضرور کروگے کب تک اپنے گھر مین رکھوگے مناسب یہی ہی کہ اِس
مبتلائے دام الفت وخستۂ شمشیر محبت کی تمنا بر لاؤ اسکو زیادہ نہ تڑپاؤ اسکا حال ہم سے نہیں دیکھا جاتا
ایسا نہو کہ جو شخص محبت مین راہب زرین پوش تھے ملک کو دوسرے طور سے لیلے اُس وقت ہمارا

خوش رہنا ممکن نہین ضرور ہمارے تمہارے مقابلہ و مقاتلہ ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہو جو کیفیت اصلی تھی
وہ حرف بحرف تمکو تحریر کی امید کہ جواب اس نامہ کا بہت جلد روانہ کرنا جب یہ خط تمام ہوا رستم نامدار
نے ایک سوار جرار کو بلایا کہ نام اُسکا نہنگ آتش مزاج تھا نہنگ کو نامہ دیکر طرف محراب کے
روانہ کیا نہنگ راہ کو طے کرکے لشکر محراب کے دروازہ پر پہونچا دربانون نے روکا اُس نے نامہ
دکھایا زبانی بھی کہا کہ مین ملک رستم نامور کا نامہ لایا ہون تمہارے بادشاہ کے پاس جانا چاہتا ہون
دربانون نے نہنگ کو وہین ٹھہرایا محراب کے پاس چوبدار روانہ کیا کہ جاکر اطلاع کرے چوبدار
نے محراب سے آکر کہا حضور دردولت پر ایک نامہ دار حاضر ہو امیدوار باریابی ہو محراب نے کہا اندر
بلاؤ چوبدار آیا نہنگ کو اپنے ہمراہ لیگیا نہنگ نے جاکر محراب کے ہاتھ مین نامہ دیا محراب نے
نامہ کو کھولا پڑھا تو بہت ہی ناخوش ہوا نہنگ سے کہا یہ رستم ثانی کون ہو کہاں سے آیا ہو اسکو بڑا
غرور ہو اور راہب ابھی تک اپنے ارادے سے باز نہین آیا ایک بار تو میدان سے ڈرکر بھاگ چکا
ہو اب شاید اپنی جان دینے آیا ہو نہنگ نے کہا اے محراب یہ بات خلاف آئین شجاعت ہو تمکو جو کچھ کہنا
ہو اُسکے منھ پر کہنا کہ وہ بھی نہین جواب دینا میرے سامنے کسی کو کچھ نہ کہنا محراب نے کہا اے
نامہ دار تجھے ہماری بات مین کیا دخل ہو نہنگ نے کہا ہمارے مالک کو ہمارے منھ پر برا کوئی نہین کہ سکتا ہو
وزیرون نے محراب سے کہا حضور آپ بیکار راہب سے گفتگو کرتے ہین جو کچھ آپ کو فرمانا ہو راہب
کے منھ پر کہیے گا محراب خاموش ہو رہا اور اسی وقت پشت نامہ پر لکھا کہ او رستم آگاہ ہو کہ مین
محراب شاہ مالک شہر محرابیہ ہون کسکی مجال ہو جو مجھ سے مقابلہ کرسکے اور یہ ایک کم حیثیت شخص ہو
مین اسکے بیٹے کو یہ دامادی لیا بلکہ بخلاف قبول کرنا اپنے لیے ننگ و عار سمجھتا ہون اور ایک بار اپنے
مجھسے مقابلہ کیا تو فرار ہوگیا اب کیا یہ مجھسے لڑسکیگا تم کہ تمھاری تحریر سے جرات و ہمت تمھاری ظاہر
ہی اسواسطے تمکو لکھا جاتا ہو کہ اسکا ساتھ نہ دو جہان سے آئے ہو چلے جاؤ اگر میرا کہنا نہ مانو گے
تو بہت پچھتاؤ گے مین راہب کو اس سوال مکرر کا مزہ چکھا دونگا اور بیژن کا نشہ بھلا دونگا کسکی مجال
ہو جو مجھسے مقابلہ کرسکے یہ لکھکر نہنگ کو نامہ دیا اور کہا او نامہ دار رستم کون شخص ہو کہان سے آیا ہو
نہنگ نے سب کیفیت رستم نامدار کی بیان کی یہ بھی کہا کہ صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان کی نسل
سے ہین بہت پہلوانون کو زیر کیا ہو اپنا مثل نہین رکھتا ہو محراب نے کہا مجھے کچھ خوف نہین ہو جاکر رستم سے
زبانی بھی میری طرف سے کہدینا کہ ہم تم سے مقابلہ کرنے مین عاجز نہین ہین نہنگ یہ جواب نامہ لیکر رخصت
ہوا رستم نامدار کے پاس آیا نامہ دکھایا رستم نامہ کے پڑھتے ہی برہم ہوگئے راہب نے پوچھا کہ شاہزادے
کو غصہ آیا یہ ہاتھ باندھ کر عرض کی کیون شہریار امین کیا تحریر ہو رستم نے لفظ بلفظ جواب نامہ راہب کو
پڑھکر سنایا راہب بھی بہت برہم ہوا رستم نے فرمایا او نہنگ اور کچھ زبانی بھی کہا ہو نہنگ نے زبانی گفتگو
محراب کی بیان کی رستم کو اور زیادہ غصہ آیا فرمایا کل جو کچھ ہوگا حال کھل جائیگا مین نے چاہا تھا کہ حتی الوسع معاملے
کو طول نہو اُسکی خاطر بھی ملول نہو اپنا کام بھی بنجائے اتفاق باہمی سے عقد بیژن ہوجائے مگر افسوس
نشۂ بادہ نخوت نے اُسکو مدہوش کردیا ہو اپنی جرات پر نازان ہو یہ ذکر تھا کہ ہرکارے حاضر ہو معاملہ
دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے بعدہ عرض کی حضور محراب نے اپنے یہان طبل جنگی بجوایا ہو اُسکا ارادہ یہ ہو

کہ کل میدان کارزار مین نکلکر سرکہ آرائے نبرد ہو رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
رتبانید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ سندی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین
جوانان شیردل اسباب جنگ درست کرنے لگے اسی انتظام مین صبح ہوئی رستم نامدار بستر خواب سے
اُٹھے فریضۂ سحری سے فراغت کی سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین رستم نے
سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے بیژن اور راہب نے بھی اپنی بارگاہون سے سلاح سج کر باہر نکلے رستم نامدار
بھی برآمد ہوئے ملازمون نے اسب صبا رفتار حاضر کیا رستم نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے بیژن
اور راہب ہمراہ رکاب ہوے پشت پر تمام لشکر چلا اس جاہ وتجمل سے جانب میدان کارزار روانہ ہوے
اُسطرف سے محراب مع لشکر گران میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی نقیبون نے
نقابت کی کرکیت گرڈ کا لشکر ہٹے لشکر محراب سے حمائل یکہ نظر باہر آیا پکار کر آواز دی ای بیژن
روشن بخت ابھی تک تیرے دل مین یہ خیال باقی ہے ایکبار تو اپنی خطا کی سزا پاچکا مگر اپنے ارادہ
سے باز نہین آتا جسکی وجہ سے تو میدان مین آیا ہے اور جسکو بڑا جری سمجھکر میدان مین لایا ہے اس کی کیا
مجال جو میرے مقابلے کی تاب لاسکے مردان عالم سے آنکھ ملاسکے بیژن نے جواب دیا او بادہ گو کیا بیہودہ
بکتا ہے آج تجھکو معلوم ہو جائیگا کہ کون جری ہے بڑا تھا اسے یہ وہ ہین جنھون نے بڑے بڑے پہلوانون
کو زیر کر کے اپنا مطیع بنایا تیری اور محراب کی کیا مجال ہے جو اُنسے آنکھ ملاسکے اور خبردار کوئی کلمہ بیہودہ
آقائے نامدار کی شان مین اپنی زبان سے نہ نکالنا نہین تو زبان نوک سنان سے چھید ونگا یہ کہکر
بیژن روشن بخت اسکے بڑھا حمائل نے کہا مین گریز پا سے جنگ کرنا عار جانتا ہون ہان اگر رستم
میدان مین آئین تو مین اُنسے مقابلہ کرون یہ سنکر رستم نامدار نے رہوار کو بڑھایا بیژن نے آکر
رکاب کو بوسہ دیا عرض کی آقائے نامدار ابھی آپ کیون تکلیف فرماتے ہین جب تک غلام کے
جسم مین جان باقی ہے آپ میدان مین تشریف نہ لیجایئے صرف تماشا دیکھیے رستم نے فرمایا ای بیژن
تم ہمارے قواعد سے واقف نہین ہو ہم لوگون کا یہ دستور ہے کہ جو جسکا نام لیکر پکارتا ہے وہی اُسکے
مقابلے مین جاتا ہے اس امر مین زیادہ اصرار نہ کرو مین اسکے مقابلے مین جاؤنگا تمکو ہرگز نہ جانے دونگا
بیژن سمجھ گیا کہ اب رستم نامدار کا رکنا محال ہے مجبور ہوکے رکاب پر سے ہاتھ اٹھا لیا رستم نے گھوڑا
آگے بڑھایا حمائل کے مقابلے مین آئے دیر تک نیزہ بازی رہی آخر کو نیزہ حمائل کا رستم نے نکالا
اُسنے جھلا کر تلوار میان سے لی رستم پر وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر خبردار کیکے تلوار اُس کے
سر پر لگائی اُسنے سپر چہرے کے بچانے کو اُٹھائی مگر تیغ کب رکتی ہے سپر کو کاٹ کر صندوق سینہ مین
آئی حمائل گھوڑے سے زمین پر گرا لشکر دشمن سے شور احسنت وآفرین اُٹھا محراب نے دوسرے سردار
کو میدان مین بھیجا رستم نے اُسکو بھی قتل کیا اسیطرح دس جوان باری باری آئے رستم کے ہاتھ سے قتل
ہوئے تب محراب نے یہ کیفیت دیکھی لشکر کی طرف اشارہ کیا کہ سب ملکر اس جوان پر ٹوٹ پڑو جیتا نگر
ہو زندہ گرفتار کرو یہ اشارہ پاکر سب لشکر رستم پر ٹوٹ پڑا ادھر بیژن وراہب نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ لوگ
بھی لشکر کو لیکر جا پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی رستم نامدار بھی شیرانہ وغا کرنے لگے شام تک جنگ مغلوبہ رہی
لشکر محراب کے اسقدر جوان قتل ہوے کہ نصف سے بھی کم رہگیا جبکہ آفتاب غروب ہوا محراب نے طبل

بازگشت ہوا ایا معموم و منفعل اپنے قلعہ کی جانب پھرا ادھر رستم ثانی نوبت نقارے بجاتے ہوئے خوشی خوشی بہ فتح و فیروزی اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت محراب کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو میدان جنگ سے معموم واپس آیا اپنے وزرا سے کہا کہ واقعی اس جوان نے قیامت برپا کردی یقین ہے کہ کل تمام فوج کو قتل کر ڈالے گا ہم اس سے ہرگز فتح نہ پاوینگے بہتر یہ ہے کہ اسکے واسطے کوئی تدبیر مناسب کرنا چاہیے وزیروں نے کہا حضور شبخون کی تدبیر فرمایئے محراب نے کہا یہ رائے تو بہت مناسب ہے مگر وہ جوان ہو مقابلہ کریگا لشکری اُسکے مقابلے کی تاب نہ لاسکینگے بہتر یہ ہے کہ پیشتر اُس جوان کو منگوالیں اور یہاں قید کریں پھر شبخون ماریں وزرا نے کہا اگر حضور یہ امر ہو تو بہت ہی مناسب ہے محراب نے اُسیوقت اپنے عیار گلپوش تیز قدم کو بلایا کل حال اُس سے بیان کیا آخر میں یہ کہا کہ اگر تو اسیوقت رستم کو یہاں لائیگا تو بہت کچھ انعام دیگا گلپوش تیز قدم نے عرض کی حضور یہ کتنی بڑی بات ہے میں ابھی جاتا ہوں رستم کو گرفتار کرکے لاتا ہوں یہ کہکر گلپوش تو رستم کے لشکر کی جانب روانہ ہوا یہاں محراب نے اپنے لشکر میں اطلاع کرائی کہ سب جوانان لشکر مسلح و مکمل رہیں اور روشنی کا بندوبست ابھی خرچ کیا جائے ہم آج لشکر حریف پر شبخون مارینگے یہ خبر پہونچتے ہی رسالداروں نے اسباب شبخون درست کرنا شروع کیا کہ ذکر انکا معرض تحریر میں آئیگا

اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو مع فتح و فیروزی میدان جنگ سے پھرے اپنی بارگاہ میں آئے صحبت عیش و نشاط آراستہ ہوئی جام شراب گردش میں آئے تھوڑی دیر جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی تو رستم نے جلسہ برخاست کیا اپنی بارگاہ میں آرام فرمایا سب لوگ اپنے اپنے خیموں میں گئے لیکن گلپوش عیار محراب جو رستم ثانی کی تلاش میں آیا تھا جب اسنے سب کو غافل پایا رستم کے خیمے میں آیا دیکھا رستم عالی ہمم محو خواب ہیں انکھہ میں بیہوشی رکھکر رستم کے دماغ میں پہونچائی شاہزادے کو چھینک آئی اسنے پشتارہ باندھا بارگاہ سے نکلا یہاں محراب منتظر تھا جیسے ہی اسنے پشتارہ جاکر سامنے ڈالا محراب نے اُسیوقت رستم کے واسطے قید آہن طلب کی حدادوں نے قید شاہزادے کو پہنائی اسلسل و مطوق کرکے ہوشیار کیا رستم نے اپنے کو اس حال میں پایا محراب نے کہا اس جوان کو زندان خانے میں لیجاؤ بہت ہوشیاری سے رکھنا لوگ رستم کو قید خانے میں لیگئے کہ ذکر انکا آئندہ تحریر ہوگا۔

اب کیفیت محراب کی عرض کی جاتی ہے

کہ اسنے جب رستم کو قید خانے میں بھیجا تو لشکر کو پیشتر تیار کرا چکا تھا اسیوقت بعزم شبخون طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہاں سب غافل سو رہے تھے کچھ لوگ نگہبانی کیواسطے طلایہ پھر رہے تھے اُنھوں نے جو روشنی دیکھی سمجھے کوئی لشکر راہ بھول کر اسطرف آنکلا ہے اسی خیال میں تھے کہ محراب مع لشکر قریب پہونچگیا اب لوگونکو معلوم ہوا کہ یہ ہمارے لشکر کیطرف سب آتے ہیں فورا سرداروں کے خیام میں گئے سبکو بیدار کیا جبتک یہ لوگ بیدار ہوئے تبتک محراب جا پہونچا طلنا میں بہت سے خیام کی کاٹ میں بہت سے سردار دب کر دب مرے ہیں اور راہب یہ غوغا سنکر باہر آسکے یہ معرکہ دیکھا سخت گھبرائے جلدی جلدی سواروں نے سلاح جنگ آراستہ کرکے بہت کوشش کی مگر تاب مقابلہ نہ لاسکے ہیں سند راہب سے کہا ابھی تک کسی نے رستم عالی وقار کو ہوشیار نہیں کیا جب تک وہ

تو دیکھیے یہ مرحلہ سر ہوگا یہ کہکر بیژن خود ہی بارگاہ رستم میں آیا یہاں شاہزادے کو نہ پایا گھبرا کر باہر
آیا اپنے باپ سے کہا نہیں معلوم ہے رستم نامدار کیا ہوئے بارگاہ میں کوئی نہیں ہے شیخ بھی خاموش ہے
راہب چونکہ مرد جہاندیدہ تھا فوراً سمجھ گیا کہ یہ کام کسی عیار کا ہے بیژن روشن بخت سے کہا ای
نور نظر بڑا غضب ہوا اسنے اپنے عیار کو بھیجکر شاہزادے کو منگا لیا اب شبخون ہمپر آیا نہیں معلوم
یہ رستم نامدار سے کس طرح پیش آئے بیژن کو بھی بہت افسوس ہوا لیکن مصروف جنگ ہوئے جب
راہب نے دیکھا کہ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے بیژن سے کہا ای نور نظر اب اگر زیادہ جرات
کو کام میں لاؤگے تو بہت پریشان ہوگے بہتر اسی میں ہے کہ اب یہاں سے فرار پر قرار کرو بیژن کو بھی یہ
رائے پسند آئی خیمہ و خرگاہ وہیں چھوڑکر فرار ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت ملکہ مہر منیر کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ بھی مدت سے شیدا اسی جمال بیژن کی تھی اسے بھی ایک تاجر سے تصویر بیژن کی لی تھی اس روز سے شیدائے
جمال تھی اور یہ کیفیت بھی اُسکو معلوم تھی کہ بیژن لشکرکشی کرکے آیا اور میرے باپ کے ہاتھ سے شکست کھائی
پھر اپنے شہر کو واپس گیا خبر شکست سنکر بہت غمگین ہوئی تھی جب اسنے دوبارہ خبر سنی کہ ابکی بار بیژن بہت سا لشکر ہمراہ لیکر
آیا ہے اور ایک جوان اُسکے ہمراہ ایسا ہے جو تنہا ہزاروں سے مقابلہ کرتا ہے یہ خبر سنکر بہت خوش تھی کہ یہ خبر پہونچی کہ وہ
جوان اسیر ہو گیا محراب نے مکر سے اسکو اسیر کر لیا اب زندانخانہ میں قید ہے ملکہ بیکل کو جو یہ خبر معلوم ہوئی اپنی وزیرزادی
کو بلایا کہا کیا عجب ہے کہ اب ہماری مراد دلی بر آئے اور دل کا حوصلہ نکلے وہ جوان جو بیژن کے ہمراہ آیا تھا اسکو
والد نامدار نے گرفتار کر لیا ہے اب وہ زندانخانے میں بند ہے اگر کوئی کوشش ہو سکے تو اپنے کو اس تک پہونچاؤ اور اس
سے کہو کہ آپ خاطر جمع رکھیں ہم بہت جلد اسکی تدبیر کرینگے وزیرزادی نے کہا ای ملکہ عالم میرے نزدیک تو مناسب
یہ ہے کہ آپ خود تشریف لے چلیے اور تین مرکب باد رفتار اپنے ہمراہ لیجیے وہاں نگہبانوں کو غافل کرکے اُس جوان کو
لیجائیے وہی رہبری کریگا بیژن روشن بخت تک پہونچا دیگا ملکہ کو یہ بات بہت پسند آئی وہ دن جب تمام ہوا
اور شام ہوئی تو ملکہ نے گھوڑے طلب کیے بارہویں شب کو ملکہ نے وزیرزادی کو اپنے ہمراہ لیا اور زندان خانہ
پر آکر وزیرزادی نے عرض کی اب آپ یہاں توقف فرمائیے میں کسی طور سے دربانوں کو غافل کرتی ہوں
اور اُس جوان کو لاتی ہوں ملکہ نے وہیں توقف کیا وزیرزادی زندانخانے کے دروازے پر آئی دیکھا دو
تین نگہبان بیٹھے ہیں اُنھوں نے جو دیکھا کہ ایک جوان گھوڑے پر سوار اسطرف آتا ہے پکار کر آواز دی یہاں کون
آتا ہے وزیرزادی نے آواز دی خاموش رہو کچھ گمان بیجا دل میں نہ لاؤ دربان خاموش ہوئے وزیرزادی
قریب آئی گھوڑے سے اُتری نگہبان سے کہا تمھیں ہمارے سردار طلب کرتے ہیں
نگہبانوں نے کہا سردار تمھارے کون ہیں اسنے اپنے باپ کا نام بتایا کہ وزیر اعظم محراب کا تھا دربانوں
نے جو نام وزیر کا سنا جلدی اپنے مقام سے اُٹھکر اُس طرف روانہ ہوئے یہاں وزیرزادی نے
دروازہ زندان خانہ کا کھول دیا اندر داخل ہوئی قریب رستم بن ایرج کے پہونچی دیکھا ایک جوان
قید آہن پہنے ہوئے بیٹھا ہے وزیرزادی نے کہا اب غضب ہوا یہ شخص تو اسقدر قید پہنے ہے
اسکو نکر جا سکیگا یہ راز فاش ہو جائے گا یہ سوچ کر چاہا جلدی بیڑیوں مگر رستم بن ایرج نے کہا ای
شخص تو کون ہے یہاں کیوں آیا اور کیوں واپس جاتا ہے وزیرزادی نے کہا ای شخص تیری قسمت

پڑی ہو مین تیرے ہاتھ کر نے کو یہان آئی تھی مگر تو زنجیر و بیڑی مین بندھا ہے ہماری ملکہ عالم در زندان کھلنے پر تیرے انتظار
مین کھڑی ہین یہ سنکر رستم نامدار نے قید توڑدی قریب اُس نازنین کے پہونچکر کہا مین ہمراہ چلتا ہون وزیرزادی دنگ
ہو گئی کہا اے شخص تو کچھ سحر بھی جانتا ہے رستم نامدار نے فرمایا مین سحر اور ساحر دونون کو برا جانتا ہون وزیرزادی
نے کہا اب جلد یہان سے چلو ایسا نہو کہ ملکہ کو نگہبان گرفتار کرین تو خرابی ہو رستم نامدار باہر آئے اس عرصے
عرصے مین نگہبان جو در زندان خانہ پہ تھے آنکھ لگ گئے تھے جب کسیکو نہ پایا تو جلدی واپس آئے یہان آکر در زندان
قید خانے کا کھلا دیکھا کہا بڑا غضب ہوا کوئی مکار اُس قیدی کا مددگار تھا وہ آگیا جلدی بند چلو وہ قیدی کو روکے
ٹھہرے یہ کہکر جیسے ہی دروازے کے اندر قدم رکھا رستم نامدار کو دیکھا کہ کسی جوان کے ہمراہ آتے ہین نگہبانون
نے شور مچایا رستم نے سبکو قتل کیا وزیرزادی کے ہمراہ جہان ملکہ منتظر تھی وہان آئے دیکھا تین گھوڑے
کھڑے ہین شاہزادہ رستم عالی مقام ایک گھوڑے پر سوار ہوئے ایک پر ملکہ مہر چہر ایک پر وزیرزادی
بیٹھکر روانہ ہوئی جب شہر سے باہر نکل گئی تو ملکہ نے رستم نامدار سے پوچھا کہ آپ نے شکوہ بہار روشن بخت
کو کہان چھوڑا تھا رستم نوجوان نے پتہ دیا ملکہ نے کہا اب مجھے معلوم ہوگیا وہین چلونگی مگر یہ تو فرمایئے
کہ آپ سے بیژن روشن بخت سے کیونکر ملاقات ہوئی رستم نے کل حقیقت کہہ سنائی اسوقت ملکہ مہر چہر نے
رستم نوجوان کے روبرو ہاتھ باندھے اور عرض کی اے شہریار مجھسے بہت سی باتین خلاف ادب صادر ہوئین
مین آپکے مرتبے سے آگاہ نہ تھی امیدوار ہون کہ معاف فرمایئے رستم نوجوان نے فرمایا اے ملکہ اسکا خیال
مگر دل مین نہ لاؤ تم مجھے نہین جانتی تھین اب امیدوار کرم عالم الغیب ہے کہ ہمکو اور تمکو بخیر و خوبی بیژن تک پہونچا دے
کیونکہ مجھے تمھارا خیال زیادہ ہے کہ تم ناموس بیژن روشن بخت کی ہو اسی گفتگو مین صبح ہو گئی ملکہ نے رستم
نامدار سے عرض کی اے شہریار بڑا غضب ہوا اسکو فراموش کیا رستم نے فرمایا خدا حامی ہے وہی ہمکو منزل
مقصود تک پہونچانے گا یہ گفتگو کرتے ہوئے تھوڑی دور پہونچے تھے کہ ایک شہر پناہ نظر آئی ملکہ نے کہا
اے شہریار مین اس شہر کو پہچانتی ہون یہ میرے ایک عزیز قریب کے زیر حکومت ہے مگر غضب یہ ہے کہ وہ مجھ پر
مائل ہو گیا تھا والد سے میری بابت گفتگو آئی مگر مین نے انکار کیا اگر وہ دیکھ لیگا تو ضرور روکیگا رستم
نامدار نے فرمایا اے ملکہ تم مضطرب مت ہو خاطر جمع رکھو اگر فضل خدا شریک ہے تو اُسکی مجال نہین ہے ہمکو روک سکے
یہ کہتے ہوئے اُس شہر مین داخل ہوئے ملکہ نے عرض کی کہ آپ جس طرح بن پڑے اس شہر سے جلد نکل چلیے
یہان ٹھہرنا مناسب نہین اگر داؤد تاجدار کو ذرا بھی خبر ہو جائے گی تو بڑی آفت آئیگی رستم نامدار نے
فرمایا اے ملکہ یہ مرحلہ درپیش ہے کیون گھبراتی ہو خدا اس مشکل کو بھی آسان کریگا یہان تو یہ ذکر تھا اہل شہر نے
جوان لوگونکو دیکھا داؤد تاجدار کو خبر کی کہ ایک جوان آپ کے شہر مین آیا ہے نہایت حسین ہے مگر دو سوار
اُسکے ہمراہ نقاب پوش ہین قامت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی اقلیم سے حور کو نکال لایا ہے کہین قیام کریگا یا نہین
تصویر اُس جوان کا نہین معلوم ہوتا ہے مگر جوان ایسا ہے کہ آج تک ہماری نگاہ سے نہین گزرا داؤد
نے کہا کچھ لوگ جائین اُس جوان کو مع اُن دونون نقابدارون کے جلد پاس لائین یہ سنکر ملازمین داؤد
اُن لوگون کے ہمراہ ہوئے رستم نامدار کے پاس آئے صورت رستم دیکھکر سب نے سلام کیا پھر داؤد کا
پیام دیا کہ آپکو ہمارے سلطان نے طلب فرمایا ہے تشریف لے چلیے رستم نے کہا ہم ٹھہر نہین سکتے جانا ضرور
ہے اگر عرصہ ہوگا تو ہمارا نقصان متصور ہے جو لوگ داؤد کے بھیجے ہوئے آئے تھے انھون نے بہت کچھ کہا

جب رستم نے قبول نہ کیا تو اُنھوں نے کہا اگر آپ بہ خوشی نہ چلیے گا تو وہ یہان کے بادشاہ ہین بجبر آپ کو
طلب کرلینگے رستم نے فرمایا کیا مجال جو کوئی مجکو بجبر طلب کرسکے اُن لوگون نے چاہا رستم کو گرفتار
کرلین مگر کیا مجال تھی جو شاہزادے کو اسیر کرسکتے زخمی ہوکر داؤد کے پاس گئے سب کیفیت بیان کی داؤد
خود اپنے ہمراہ تھوڑے سے جوان لیکر آیا رستم سے مقابلہ کیا رستم نے اسکو زیر کیا یہ ملعون بہ مکر
مسلمان ہوا رستم کو مع ملکہ مہر پیکر اور وزیر زادی کے باعزاز تمام اپنے ہمراہ لیگیا رستم کو ایک مکان
نفیس مین رکھا پھر عرض کی اے شہریار آپ کے ہمراہ جو لوگ ہین اگر وہ یہان رہ سکتے ہون تو یہین
رہنے دیجیے ورنہ اُنکو محل مین بھیجیے رستم نامدار کو یقین کامل تھا کہ یہ صدق دل سے مسلمان ہوا ہے کہا بہتر
ہو اُن لوگونکو محل کے اندر بھیج دو داؤد نے ملکہ اور وزیر زادی کو محل کے اندر بھیج دیا یہان سامان دعوت
کیا شب کو اسنے شراب مین بیہوشی ملاکر رستم کو پلائی جب شاہزادہ بیہوش ہوا قید آہن پہنا کر زندان مین
بھیجا آپ اندر آیا اسکو پیشتر یہ نہ معلوم تھا کہ ملکہ مہر پیکر رستم کے ہمراہ ہین جب محل مین آیا اور ملکہ کے قریب
گیا تو ملکہ نے کہا اے شخص تو کون ہے اور یہان کیون آیا ہے داؤد نے ہاتھ باندھکر کہا مین ادنیٰ غلام ہون امیدوار
ہون کہ مجھے بغلامی قبول فرمائیے اپنی صورت زیبا دکھائیے مین اس ملک کا بادشاہ ہون تیرا عاشق جانباز
ملکہ نے جواب دیا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو چلا جا ورنہ رستم نامدار تجھے زندہ نہ چھوڑینگے ایک بار تو اُنکی
اطاعت قبول کرچکا اب یہ قصد کرتا ہے داؤد نے جواب دیا کہ ملکہ مین نے رستم کو پیشتر ہی اسیر کرلیا ہے
جب کہو حکم قتل دیدون ملکہ مہر پیکر نے جو یہ بات سنی دل پر ایک کوہ الم گرا جی مین کہا اب غضب ہوا ازبسکہ عاشق
ہو جائیگا ابھی تک اسکو میری خبر نہین ہے تھوڑے عرصے مین پہچان لیگا پھر تو رستم کو ضرور قتل کروا دیگا
یہ سوچکر ملکہ رونے لگین اسی اضطراب مین گوشہ نقاب چہرۂ زیبا سے ہٹ گیا داؤد نے دیکھا پہچانا
کہ وہی آفت جان قتال عالم ہے بے اختیار ہاتھ بڑھا کے نقاب الٹ دی ملکہ نے ہاتھون سے منہ چھپا لیا
داؤد نے کہا اے جان جہان یہ کیا آفت آئی جو تم نے ایک مسلمان کا ساتھ دیا اور مجھے قبول نہ کیا ملکہ نے کچھ
جواب نہ دیا داؤد نے بہت کچھ باتین بنائین مگر ملکہ مہر پیکر خاموش رہین جب یہ کمبخت تھکا اور ملکہ سے
کسی بات کا جواب نہ پایا تو مجبور ہوکے وہان سے اٹھا اور یہ کلمہ زبان پر لایا کہ ملکہ اگر مجھ کو قبول نہ کرو گی
تو بہت پچھتاؤ گی اور مین رستم کو ابھی قتل کرتا ہون ملکہ نے کہا اے داؤد اگر تو نے رستم کو قتل کرایا تو مجھے
بھی زندہ نہ پائیگا خیریت اسی مین ہے کہ رستم نامدار کو رہا کردے اور ہم لوگون کا راستہ روک ورنہ اچھا نہوگا
داؤد نے کہا ملکہ تم کس خیال مین ہو نہین معلوم ہے مین نے ایام فرقت کسطرح بسر کیے ہین اور شب ہائے ہجران مین
کیا کیا مصیبتین اٹھائی ہین اب قسمت سے تم میرے ہاتھ آئی ہو بھلا مین تمہین جانے دونگا ایسی گفتگو کرکے
داؤد باہر آیا کنیزون کو بلایا اُنسے کہا اگر ملکہ مہر پیکر کو میرے وصل پر راضی کروگی تو بہت کچھ خلعت و انعام
پاؤ گی جس طرح بن پڑے اسے دام مکر مین پھنساؤ میری جان بچاؤ کنیزون نے کہا حضور ہم ملکہ کو راضی کرینگے
اور وہ آپکو کیون نہ قبول کرینگی آپ بھی بادشاہ ہین پھر اُنکو کیا انکار رہا صرف آپ کا اشتیاق بڑھانے کو
یہ باتین ہین اور جب ہم لوگ ملکہ سے آپکی نسبت کہین گے تو ایسا دام تزویر بچھائینگے کہ اُنکو آپکا عاشق بنا دینگے
داؤد نے کہا اگر ایسا کرو تو میرے اوپر تمہارا احسان عظیم ہوگا اور اُسکے عوض مین زر و جواہر اسقدر دونگا
کہ تمہارے حوصلے سے زیادہ ہو کنیزین پختہ وعدہ کرکے رخصت ہوئین جس محل مین ملکہ تھین وہان آئین سب نے

ملکہ کو سلام کیا اور عرض کی حضور ہم آپ کی خدمت کے واسطے حاضر ہین ہمکو داؤد تاجدار نے بھیجا ہی اور ہمسے
اس بات کی تاکید کی ہو کہ ملکہ کی خدمت مین کمی نکرنا اصل تو یون ہے کہ آپکے نام پر جان نثار کرتے ہین ابھی
فرماتے تھے کہ ملکہ عالم ہمسے آزردہ ہو گئین انکے دشمنون کو ملال ہو گیا ہی تھنے تو کوئی بڑی بات نہین
کہی تھی اور واقعی یہ بات ضرور ہی کہ وہ اسوقت بادشاہ عالی جاہ ہین انکو ہر طرح کا اختیار ہے مگر آپ سے
محبت رکھتے ہین اس وجہ سے کسی بات کا جبر نہین کرتے ملکہ نے جلا کر جواب دیا کہ تمکو ان امور مین کیا
دخل ہے اگر تمہین رہنا ہو تو رہو ہماری باتون مین دخل نہ دو ہمسے کسی کا ذکر نہ کرو کنیزین خاموش ہو رہین
داؤد سے جا کر کہا کہ حضور ملکہ کسی طرح راضی نہین ہوتی ہین داؤد نے کہا جب تک ملکہ پر کسی قسم کی سختی نہ
کی جائیگی تب تک قبول نہ کرینگی یہ کہکر اٹھا کہ چوبدار نے آکر کہا حضور در دولت پر منصوب خواجہ سرا
حاضر ہین امیدوار باریابی ہین داؤد نے کہا بلاؤ منصوب محراب کا ملازم ہو ملکہ مہر پیکر کو
اسی نے پرورش کیا ہی جب ملکہ محراب کے یہان سے چلی آئین تو منصوب ملکہ سے از حد محبت
رکھتا تھا تلاش مین ملکہ کی نکلا ہر طرف تلاش کرتا ہوا یہان بھی وارد ہوا تھا داؤد نے جو اسکا نام سنا
خوش ہو گیا جانتا تھا کہ اسنے ملکہ کو پرورش کیا ہو اور ملکہ اسکا کہنا بہت مانتی ہین اگر یہ کوشش کریگا
تو میرا مطلب حاصل ہو جائیگا یہ کہکر اسنے بلایا چوبدار باہر آیا منصوب کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا
داؤد نے جو منصوب کو آتے ہوے دیکھا اٹھکر تعظیم کی اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا میان صاحب
آپ ہمارے بزرگ ہین آپکی تعظیم و تکریم ہمپر واجب ہے منصوب بہت خوش ہوا داؤد نے ایسی ایسی
باتین کہین کہ منصوب اسکے دام تزویر مین گرفتار رہا دل مین خیال کیا کہ داؤد بڑا خلیق ہے اور
سعادتمندی مین بے نظیر ہے آجتک ہمکو اسکے خلق کی خبر نہ تھی یہ لائق ملنے کے ہے میان صاحب تو یہ خیال
مین تھے مگر داؤد نے اپنے ہاتھ رومال سے باندھے میان صاحب کے روبرو آکر کھڑا ہوا منصوب
نے جو یہ کیفیت دیکھی خود بھی اٹھ کھڑا ہوا کہا آپ یہ کیا باتین کرتے ہین مین آپکا ادنی خادم ہون میرے
واسطے ایسی باتین کرنا خلاف ہے داؤد نے کہا میان صاحب آپ ہمارے بزرگ ہین آپکے سامنے
ہاتھ باندھنا بھی ہمارے لیے فخر ہو مگر ایک امر کا امیدوار ہون اگر میری مراد بر آئیگی تو میری جان بچ
جائیگی منصوب نے کہا بہتر آپ بیٹھ جائیے اپنی کیفیت کہہ سنائیے میری جان آپ پر نثار ہو اگر مجھسے آپ کے
واسطے کوئی کام بنتا ہوگا تو ہرگز دریغ نکرونگا داؤد نے منصوب کو پختہ کیا جب دیکھا کہ اب منصوب
ضرور میرا کہنا مان لیگا اور بات کو نہ ٹالیگا تو برابر منصوب کے بیٹھ کر کہا کہ آپنے بارہا سنا ہوگا کہ مین نے
ملکہ مہر پیکر کی بابت محراب شاہ سے تقریر کی اور محراب شاہ نے بھی ملکہ سے بہت بہت کہا لیکن ملکہ
نے قبول نکیا اب آپ اگر سعی فرمائینگے تو میری زندگی ہو جائیگی منصوب نے کہا اے شہنشاہ ملکہ کا پتہ نہین
ہے آپ کیسی بات مجھسے فرماتے ہین نہین معلوم ملکہ کو کون لیگیا مین اسی کی تلاش مین نکلا ہون داؤد نے کہا
میان صاحب ملکہ میرے یہان موجود ہین ایک خدا پرست کے ہمراہ جاتی تھین تمکی وزیرزادی بھی ہمراہ تھی مین نے
اس خدا پرست کو اسیر کر لیا میرا مقصود تھا کہ عرضی محراب شاہ کو روانہ کرون لیکن آپکی تشریف آوری بہت اچھے
وقت پر ہوئی کہ اب آپ جا کر ملکہ کو راضی کیجئے ایک غیر قوم کے ہمراہ تو ملکہ نے ایسی توجہ کی اپنے والدین سے منہ موڑا
عیش و آرام چھوڑا آوارہ دشت ادبار ہوئین نہین معلوم وہ شخص کون تھا مین منتین کرتا ہون اس شہر کی حکومت

دیتا ہون لیکن نہین معلوم ملکہ کو مجھسے کیا نفرت ہے جو قبول نہین کرتی ہین داؤد سے جو باتین کین اور منصوب
نے ملکہ کا پتہ پایا یا خوش ہو گیا کہا مین ابھی ملکہ کو راضی کرتا ہون آپ مجھے اُنکے پاس بھیجین داؤد نے
کہا آپ ابھی تشریف لے جایئے مگر بے ادبانہ عرض کرتا ہون کہ راضی کر کے تشریف لایئے گا منصوب نے
کہا مین آپ سے پختہ وعدہ کرتا ہون کہ مین راضی کر دونگا اُسیوقت داؤد نے منصوب کو ملکہ کے
پاس بھیجا ملکہ نے جو منصوب کو دیکھا اُٹھ کر سلام کیا منصوب نے ملکہ کو گلے سے لگایا کہا ملکہ عالم تم نے
یہ کیا غضب کیا کیسے کیسے شاہ و شہریار تمھارے خواستگار رہے مگر تم نے کسی کو قبول نہ کیا اور ایک
مسلمان کے واسطے تمنے یہ بدنامی اپنے لیے قبول کی ملکہ نے کہا میان صاحب مین نے مسلمان کے
واسطے واقعی یہ بدنامی نہین قبول کی ہے ایسی قسمت میری کہان تھی جو مین اُس شیر بیشۂ جرأت کے پہلو مین بیٹھتی
اور صاحبقران کی بہو کہلاتی مگر بیژن روشن بخت جو سلطان راہب زرین پوش کا نور نظر ہو اُسنے میرے
واسطے کیا کیا کوششین کین لشکر کشی کر کے آیا شکست پائی پھر بھی اُسکو تاب نہ آئی شاہزادہ رستم عالی حسب
اُسکے ملک مین آئے اور اسکو زیر کیا تو مسلمان ہو جیکو فرمایا بیژن نے اُس لیے عرض کی کہ میری ایک
شرط ہے جبتک اُسکو پورا نہ کیجئے گا مین مسلمان ہونگا رستم عالی ہمت نے شرط پوچھی اُسنے بیان کیا کہ مین محراب شاہ
کی دختر نیک اختر پر شیدا ہون اگر اُس کے ملنے کی کوئی تدبیر نکالیے تو مین مسلمان ہوتا ہون رستم عالی ہمم
لشکر کشی کر کے یہان آئے والد نامدار اُنسے مقابلہ نہ کر سکے مگر رستم کو گرفتار کر لیا مجھے بیژن کی بیکسی
اور بے بسی پر رحم آیا رستم نامدار کو قید خانے سے رہا کیا انکے ہمراہ یہانتک آئی یہان آ کر اس
مصیبت مین مبتلا ہوئی اب آپکو خدا نے مجھ تک پہونچایا یقین ہے کہ آپ ضرور میری مدد کریگے اور رستم کو
رہا کر دینگے منصوب نے کہا بی بی صبر کرو مین سب کام بنا دونگا داؤد بی بی مجھے بڑے خلق سے پیش
آیا ملکہ نے کہا سب خوشامدین میرے لیے ہین جسوقت مطلب بر آئیگا یہ آپکا بھی دشمن ہو جائیگا منصوب
نے کہا اب مین داؤد سے جا کر کہتا ہون کہ مین نے ملکہ کو راضی کیا ہے مناسب وقت یہ ہے کہ آپ ملکہ
کو محراب شاہ کی خدمت مین روانہ فرمایئے اور جو مراسم اس مین فرض ہین وہ ہون آپ یہان سے برات
لیکر جائیے یہان تشریف لایئے وہان عقد ہو جائے آپکی مراد بر آئے ملکہ نے کہا میان صاحب بات تو
بہت خوب ہے مگر رہائی رستم نوجوان کی کوئی تدبیر نہوئی منصوب نے کہا اسی ضمن مین مین کوئی بات ایسی
پیدا کر دونگا کہ رستم نوجوان بھی رہائی پاینگے ملکہ نے کہا میان صاحب جسوقت وہ شہر بند جہاز پر با ہو جائیگا
پھر کسیکا خوف نہ رہیگا وہ ایک جوان ہزار پر بھاری ہے منصوب نے کہا ملکہ تم خاطر جمع رکھو مین اس کی
بھی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر باہر آیا داؤد سے کہا تمھیں مبارک ہو ملکہ منظور کرتی ہین داؤد نے اسی
وقت خلعت بیش بہا منگا کر منصوب کو دیا منصوب نے کہا اب ایک عرض میری قبول فرمایئے داؤد
نے کہا فرمایئے منصوب نے کہا اگر منظور کیجیے تو کہون داؤد نے کہا آپکا فرمانا ایسا ہے جو مین نہ قبول
کرونگا منصوب نے کہا آپ خوب جانتے ہین کہ مین محراب شاہ کا قدیم ملازم ہون اور ملکہ کو مین نے
بڑی محنت سے پرورش کیا ہے مین جو کچھ کرونگا اپنے آقا کی بہتری کے لیے کرونگا داؤد نے کہا مین خوب
جانتا ہون کہ آپ ملازم قدیم ہین اور ہر حال مین آپ محراب شاہ کے بہتری کے خواہان ہین لیکن
اس تمہید سے جو مطلب آپکا ہے وہ میری سمجھ مین نہین آیا اسکو خلاصہ بیان فرمایئے مین آپ کے

کہنے کو نہ ٹالونگا ضرور قبول کرونگا جب منصوب نے دیکھا کہ داؤد نہایت بیقرار ہو تو کہا کہ ملکہ کو میرے ہمراہ
کیجیے مین محراب شاہ کے پاس سے جاؤن اور یہ خوشخبری سناؤن کہ صاحبزادی نے داؤد تاجدار کو بدل و جان
قبول کیا اب بہتر ہو کہ سامان عقد درست کیجیے اور اس فرض سے ادا ہو جیے جلد تدبیر کیجیے داؤد نے کہا
میان صاحب محراب کو تو یہ امر پیشتر ہی منظور رہا اب وہان جانیکی کیا ضرورت ہے منصوب نے کہا ہان
بیشک وہ سامان عقد مہیا کرینگے اور جو جو مراسم ضروری ہین وہ ہونگے تب تک عقد کیونکر ہوگا اگر مین آپکی
خوشی کرتا ہون تو اپنے سلطان کی آزردگی کا خوف ہی ہمارے آقا سوائے اس شاہزادی کے
اور کوئی اولاد نہین رکھتے ہین جو جو حسرتین انکے دل مین ہین کیونکر پوری ہونگی اور علاوہ اسکے اس امر
کو وہ کیونکر منظور کرینگے کہ بے انکی اطلاع کے عقد ہو جائے داؤد نے کہا اگر اختیار ہو مین انکار نہین
کرتا ہون جو مناسب جانیے وہ کیجیے منصوب نے کہا آپ ملکہ کو میرے ہمراہ کیجیے اور مجھے جلد رخصت
عنایت فرمائیے داؤد نے کہا ابھی دو تین روز یہین تشریف رکھیے آرام فرمائیے ابھی کیا تعجیل ہے
پیچھے جائیےگا منصوب نے کہا کہ جسقدر دیر ہوگی سلطان گھبرا اٹھین گے کیا عجب ہو جو کہیں میری تلاش
نہ چلے جائین داؤد جب مجبور رہا کہا بہتر ہو آج یہین تشریف رکھیے کل جائیےگا مین کچھ لشکر بھی آپ کے ہمراہ
کر دونگا اس روز منصوب نے وہین قیام کیا دوسرے روز داؤد سے رخصت ہو کر چلنے کی تیاری کی داؤد
نے کچھ لشکر ہمراہ کیا چلتے وقت منصوب نے کہا کہ بہتر ہوگا اس جوان مسلمان کو بھی میرے ہمراہ کیجیے کہ وہ
خطاوار ہمارے سلطان کا ہو جو کچھ وہ سزا تجویز فرماوینگے وہ دینگے داؤد نے کہا آپکو اختیار ہو رستم کو
فوراً قیدخانہ سے بلا کر منصوب کے سپرد کیا اور ملکہ کو محافے مین سوار کیا منصوب کو اپنے ہمراہ لیکر
داؤد سے رخصت ہو کر روانہ ہوا داؤد نے کہا میان صاحب آپ میری حالت دیکھے جاتے ہین یقین ہو کہ منظور
ہر کام مین تعجیل فرمائینگے منصوب نے جواب دیا کہ مجھے خود اسدن کی خوشی تھی آپ سے بڑھ کے مجھکو
جلدی ہے ایسی باتین کرکے منصوب مع ملکہ مہرچہر اور وزیرزادی اور رستم نوجوان کے کچھ لشکر ہمراہ لیکر رخصت
ہوا جب شہر سے دو چار کوس نکل آئے تو منصوب ملکہ کے محافے کے قریب آیا کہا بی بی اب کیا رائے
ہو اسقدر لشکر اسنے ہمراہ کر دیا ہو ملکہ نے کہا جس طرح بن پڑے آپ رستم نوجوان کو رہا کر دیجیے
کہ قید انکے جسم سے دور ہو جائے منصوب نے کہا ابھی اسکا موقع نہین ہو شب کو رستم کی قید کا علاج ہوگا ملکہ نے
کہا اب زیادہ چلنا مناسب نہین ہو یہین ٹھہریے منصوب نے قبول کیا لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین کچھ دن
بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر بعد شام ہو گئی سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر گئے منصوب ملکہ کے خیمے مین گیا کہا مین جاتا
ہون رستم کی قید کاٹتا ہون ابھی کٹوا لاتا ہون ملکہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے رستم کو رہا کیجیے وہ ابھی تمام
لشکر کو اپنا مطیع کرینگے منصوب ملکہ سے رخصت ہو کر جہان رستم نوجوان تھے وہان آیا دربانون نے کہا میان
صاحب آپ کہان تشریف لیجاتے ہین منصوب نے کہا قیدی کو کچھ کھانا دونگا سب خاموش ہو رہے منصوب
اندر گئے رستم کو سلام کیا رستم نے کہا میان صاحب تشریف لائیے منصوب نے سوہن نکالا ارادہ کیا کہ قید
رستم کے جسم سے دور کرے رستم نے کہا آپ کیون تکلیف فرماتے ہین یہ کہکر جھٹکا دیا ہتھکڑی ٹوٹ کر
زمین پر گر پڑی منصوب اس طاقت کو دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اے شہریار آپ کیون تکلیف کو گوارا کرتے تھے
مین تو موجود ہی ہون رستم نے اس بوجھ کو سب توڑ ڈالا منصوب نے کہا تشریف لے چلیے رستم وہان سے

باہر نکلے منصوب عقب میں آیا دربانوں نے جو دیکھا کہ رستم کو منصوب نے رہا کر دیا منصوب سے
کہا میاں صاحب یہ آپ نے کیا کیا ایسے مجرم کو رہا کیا منصوب نے کہا خبردار انکو مجرم نہ کہنا یہ تم سب کے
مالک ہیں دربانوں نے کہا ہم انکو اپنا مالک نہ جانیں گے اور آپ کی شکایت واڈو سے کرینگے منصوب
نے کہا واڈو کیا ہے تم جس سے چاہو ہماری شکایت کرو واڈو ہمارے شہریار کا زیر کردہ ہے وہ کیا کر سکتا ہے دربانوں
سے جو حجت بڑھی رستم نامدار آگے بڑھے کہا کیا بیہودہ تقریر ہے ہم سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے
ہیں تم جاکر شوق سے ہماری شکایت کرو واڈو نے ایکبار مقابلہ کر کے ہمارا کیا بنا لیا اور اب مقابلہ کریگا
تو کیا بنا لیگا دربان جب بہت کچھ کہہ چکے تو بدکلامی کی نوبت پہونچی رستم نامدار نے بڑھ کے ایک کو طمانچہ مارا
کہ سر اسکا اڑ گیا اسکو مرتے سب پر ہیبت طاری ہوئی وہاں سے بھاگے لشکر میں جاکر خبر کی جسقدر
لشکر ہمراہ تھا سب مسلح و مکمل ہو کر بارادہ قتل رستم آیا رستم نامدار نے ایک سوار کو مار کے اسکا گھوڑا لیا تلوار
بھی اسی کی لیکے کھینچے میں کی شیرانہ وغا کرنے لگے جب دو چار سو کو قتل کیا تو سب پر خوف طاری ہوا
آپس میں صلاح کی کہ اس دلیر سے لڑ کر فتح نہ پائینگے مفت میں مارے جائینگے بہتر یہ ہے کہ اس صاحب شجاعت
کی اطاعت قبول کریں جیسی یہ قدر کریگا ویسی عزت دوسری جگہ نہ ملیگی یہ صلاح کر کے سبنے اپنے ہاتھ رومال
سے باندھے رستم نامدار کی خدمت میں حاضر ہوے سب نے عرض کی اے شہریار ہماری خطائیں معاف فرمائیے ہم
آپ کی اطاعت قبول کرتے ہیں رستم نے سبکو امان دی خطائیں معاف کیں سب نے اطاعت قبول کی رستم
نامدار نے منصوب سے کہا کہ تم ملکہ کو شہر ترسا میں پہونچا دو راہب کو ہمارا سلام کہنا پیرزال سے سب حال بیان
کرنا ہم انشاء اللہ بعد فتح قلعہ مہرابیہ آئینگے منصوب نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہتر ہے کہ آپ بھی تشریف لے چلئے
وہاں سے لشکر ہمراہ لیکر آئیے جنگ آغاز کیجئے ابھی آپ کے پاس فوج بہت کم ہے میری
رائے میں اس حالت سے جنگ آغاز کرنا بہتر نہیں ہے رستم نے کہا میاں صاحب ہر حال میں خدا پر نظر رکھئے
وہی فتاح حقیقی مالک تحقیقی ہے جو چاہے گا کریگا اگر ہماری قسمت میں فتح ہے تو تنہا فتح نصیب ہوگی اور اگر شکست
لکھی ہے تو ہزار لشکر بھی ہمراہ ہونگے مگر شکست اٹھائینگے آپ اس امر میں اصرار نہ فرمائیے تشریف لے جائیے
جب منصوب مجبور ہوا تو رستم سے رخصت ہو کر مع ملکہ مہر پیکر طرف شہر ترسا کے روانہ ہوا ملکہ نے بھی بہت کچھ
کہا مگر رستم نے قبول نہ فرمایا جب یہ لوگ روانہ ہو چلے تو رستم نامدار نے ایک نامہ واڈو کو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا
کہ اے واڈو اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو بصدق دل مسلمان ہو اور مذہب باطل پر لعنت کر ورنہ بہت برا بیکار مارا
جائیگا جب یہ نامہ ختم ہوا رستم نے ایک سوار کو وہ نامہ دیکر واڈو کے پاس روانہ کیا سوار دوسرے روز واڈو کے
پاس پہونچا نامہ رستم نامدار کا دیا واڈو نامے کو پڑھ کے بہت حیران ہوا اپنے درندوں سے کہا یہ کیا غضب ہوا منصوب
نے مجھسے بڑی دغا کی اور میں نے بھی غلطی کی جو اسپر اعتبار کر کے ملکہ کو اسکے حوالے کر دیا ستم ہوا کہ رستم
کو بھی دیدیا اب میں کیا کروں نہیں معلوم ملکہ کو وہ مکار کہاں لیگیا اور رستم کو کسنے پناہ دی میں نے حفاظت
کے لیے جو چند سوار ہمراہ کر دیے تھے وہ کیا ہوے خیر اب رستم میرے ہاتھ سے کہاں جاتا ہے ابھی لشکر تیار ہو
میں جاکر اسکو گرفتار کر لونگا اسنے جو لشکر کو حکم دیا فوراً رسالداروں نے تیاری کوچ کی کر دی تھوڑی دیر کے
بعد سب لشکر تیار ہو گیا واڈو وہاں سے روانہ ہوا جہاں رستم تلوار زوکش تھے دوسرے روز وہاں پہونچ
طبل جنگی بھی جاتے ہی بجوا دیا صبح کو میدان میں آیا رستم نامدار بھی اپنے لشکر قلیل کو ہمراہ

لیکر اُسکے مقابلہ میں آئے داؤد نے ایک سوار کو بھیجا رستم نے اُسکو قتل کیا اُسنے پھر ایک سوار کو میدان میں بھیجا
رستم نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طرح اُسنے دس سوار میدان میں بھیجے رستم نے سب کو قتل کیا جب اُسنے یہ
کیفیت دیکھی اور وزرا نے بھی کہا حضور اگر اسی طرح ایک ایک جوان میدان میں جائیگا تو رستم کسی کو خاطر میں
نہ لائیگا مگر پھر لڑیگا مگر فتح نہ پائے گا بہتر یہ ہے کہ ساری فوج کو حکم دیجیے کہ یکبارگی رستم پر ٹوٹ پڑے داؤد
نے بھی اس رائے کو پسند کیا اور تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ رستم پر ٹوٹ پڑے لشکر رستم کی طرف چلا رستم بھی تلوار
پکڑ کے مانند شیر غضبناک اُس لشکر کثیر سے ننگا نہ وغا کرنے لگے اور جو لوگ رستم کے ہمراہ تھے وہ بھی مصروف
جنگ ہوئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دریائے خون میدان کارزار میں بہنے لگا سر مانند حباب نظر آنے لگے تلواروں
کا ابر سیاہ اُٹھا برق شمشیر چمکنے لگی بازار موت خوب گرم ہوا نقد جان لوگ دینے لگے رستم اُسی ہنگامے میں صفوں کو
درہم برہم کرکے داؤد کے قریب پہونچے داؤد نے وار شمشیر کا کیا رستم نامدار نے تلوار داؤد کے ہاتھ سے
چھینکر پھینک دی اُسنے چاہا کہ اپنے تئیں زمین پر گرا دے اور بھاگ کر نکل جائے مگر رستم نامدار نے
خبردار خبردار کہکے تلوار کا وار کیا داؤد نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر تیغ جو پڑی سپر کے دو ٹکڑے کرکے
مغز سر میں در آئی سپر کو کاٹتی ہوئی جگرگاہ کا لہو چاٹتی ہوئی زین مرکب پر آ کے مرکب کو خاک میں ملا کے
زمین کو بوسہ دیا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے رستم نعرہ کرکے پھر لشکر پر جا پڑے لشکریوں نے
جو یہ کیفیت دیکھی سب کے جی چھوٹ گئے بھاگنے کا ارادہ کیا لشکر رستم نے سب کو گھیر لیا مجبور ہوئے تلوار
روکی رستم نامدار سے امان طلب کی رومال سے ہاتھ باندھ کے خدمت رستم میں حاضر ہو کر بصدق دل
مشرف باسلام ہوئے رستم عالی ہمم سب لشکر کو ہمراہ لیکر ملک داؤد میں آئے یہاں بھی سب نے اطاعت
قبول کی رستم نامدار نے چند روز وہاں قیام کیا پھر انتظام جو ہو کا حکم دیا کہ لشکر میں اطلاع کرو سامان سفر
درست کریں تا ہم قلعہ محرابیہ کی طرف جائینگے محراب شاہ کو زیر کرکے اپنا مطیع بنائینگے فوج میں جو یہ خبر ہوئی
افسروں نے کوچ کی تیاری کرنا شروع کی دو روز کے بعد سب افسر رستم نامدار کی خدمت میں حاضر
ہوئے عرض کی حضور لشکر تیار ہے جب چاہیے تشریف لے چلیے رستم نے حکم دیا کہ آج اثالا بارگاہ کا
لدوا دیا جائے کل انشاءاللہ ہم بھی جانب قلعہ محراب شاہ کوچ کرینگے افسر رخصت ہوئے اسی وقت
لشکر میں آکر اثالہ بارگاہ کا لدوا دیا یہاں رستم نامدار نے صحبت عیش و عشرت کا سامان مہیا کیا شب
پھر اسی طور سے بسر کی صبح کو فریضہ سحری سے فارغ ہو کر سلاح طلب کیے خادموں نے کشتیاں سلاح کی
حاضر کیں رستم نامدار سلاح ذات اقدس پر آراستہ کرکے باہر تشریف لائے اماجیں نے اسپ رہوار قتار
حاضر کیا رستم گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر گراں ہمراہ لیکر جانب قلعہ محرابیہ کوچ کیا کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت منصوب کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو ملکہ مہر پیکر کو ہمراہ لیکر جانب شہر قرسا روانہ ہوا راہ کو طے کرکے شہر میں پہونچا یہاں آکر جو دیکھا شہر کو بہت
آباد پایا لوگوں سے دریافت کیا کہ بیژن روشن بخت کا مکان کہاں ہے انہوں نے اُسکو بیژن کا مکان بتایا منصوب
مع ملکہ مہر پیکر کے مکان پر آیا یہاں دربان در دولت بیژن پر بیٹھے تھے اُنسے اطلاع کرائی چوبدار نے
بیژن سے آکر عرض کی حضور در دولت پر ایک خواجہ سرا حاضر ہو کہتا ہے کہ مجھ کو رستم نوجوان نے بھیجا ہے بیژن
روشن بخت نے جو رستم کا نام سنا خود باہر نکل آیا منصوب بیژن کو دیکھکر بہت خوش ہوا جھک کر سلام کیا

بیژن نے کہا میاں صاحب ہمارے ولی نعمت کے مزاج مبارک کی خبر بیان کرو منکوس نے کہا حال تو یہ ہے
اچھے ہیں داؤد کے شہر پر بعزم جنگ گئے ہیں یقین ہے اُسکو زیر کر کے یہاں تشریف لائینگے مجھکو اور ملکہ مہر نگار
کو پیشتر روانہ کر دیا ہی بیژن بہت خوش ہوا اُسیوقت منکوس کو اپنے ہمراہ لیگیا ملکہ کو محل میں داخل کرایا آپ
راہب کے پاس آیا سب حال بیان کیا راہب نے کہا واقعی رستم نامدار ہمارے مالک و مختار ہیں ایسے شجاع صاحب
ہمت آجتک نظر سے نہیں گزرے بہتر ہو گا کہ ہم لوگ بھی لشکر لیکر شہریار کی مدد کو جائیں اُنکو شر اعدا سے
بچائیں وہ ہمارے مالک ہیں ہم اُنکے تابعدار ہیں اِس وقت میں ہمکو مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ یہ سنا ہی کہ آقا کے
ہمراہ لشکر بہت کم ہے بیژن نے عرض کی میرا بھی یہی ارادہ ہی راہب نے اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم آقاے
نامدار کی مدد کو جاینگے اُنکو شر دشمنان سے بچاینگے لشکر میں خبر ہوتے ہی سفر کی تیاری ہوئی دوسرے روز
راہب مع بیژن کے لشکر گران لیکر کوچ کیا روا روی کرتا ہوا جانب شہر داؤد چلا کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت رستم نوجوان کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ بھی لشکر گران ہمراہ لیکر جانب شہر داؤد روانہ ہوئے مسافت راہ کو طی کر کے تیسرے روز قلعہ کے قریب
پہونچے خبرداروں نے محراب شاہ کو خبر پہونچائی کہ رستم نوجوان جو آپکے یہاں اسیر تھے اور قید خانہ سے
غائب ہو گئے تھے لشکر گران ہمراہ لیکر بعزم جنگ آئے ہیں محراب نے کہا پھر کیا تردد ہی ہمارے لشکر میں بھی
اطلاع کرو کہ سب تیاری کریں اسباب جنگ درست کرو ہرکاروں نے محراب کے لشکر میں جاکر خبر پہونچائی
یہاں سامان لڑائی کا درست ہونے لگا ادھر رستم نوجوان بھی میدان میں مع لشکر کے آتے جب شام ہوئی تو
محراب نے کہا ہمارے یہاں طبل جنگی بجے یہاں طبل جنگی بجا لشکر رستم کے ہرکاروں نے یہ خبر رستم کو پہونچائی کہ
محراب نے طبل جنگی بجوایا ہی رستم نامدار نے فرمایا کہ بفضل یزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر میں بھی طبل
جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں رات تو اسی سامان
میں بسر ہوئی جب آفتاب عالمتاب نے اپنے نور سے ظلمت کدۂ عالم کو منور کیا اور ظلمانہ شب سے سر بر آمد
ہوئی رستم نے وظیفہ سحری پڑھا [illegible] دوستوں نے کفتیان سلاح کی حاضر کیں رستم نوجوان سلاح و ذات پر آراستہ
کر کے بارگاہ سے برآمد ہوئے باہر لشکر منتظر تھا رستم نامدار کو سب نے سلام کیا رستم نامی سوار ہوکر گھوڑے پر
[illegible] ہوئے عقب میں لشکر کو لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اُدھر سے محراب شاہ اپنے لشکر کو
ہمراہ لیکر میدان میں آیا صفیں کھنچیں نقیبوں نے نقابت کی رخصت کی لڑائی کا کھیل ہے محراب نے کہا اے رستم تو نے
شاید قید کی ایذا فراموش کی ہی اب بھی تجھے قید کرنیکو بہت ہوں رستم نے جھلا کر جواب دیا او
بادہ گو تیری کیا مجال ہی جو ہمکو اسیر کریگا ایکبار تو نے دغا سے اسیر کر لیا مردان عالم کے یہ شیوے
نہیں ہوتے ہیں جو حرکت تجھ سے ظہور میں آئی محراب نے کہا اے رستم تو نے کیا مردی کی جو پوشیدہ ہوکر
زندان خانہ سے بھاگ گئے رستم نامدار نے جواب دیا کہ ہمارے خدا نے ہمکو رہائی دی کہ تیری بھی قید باقی نہیں
آئی ہم اُسکے ہمراہ ہوئے اُسنے ہمکو قید سے نکالا محراب نے کہا اس بیان کی کیا ضرورت ہی مختصر کلام یہ ہے
رستم نے فرمایا او مکار ہم تیرے سامنے دروغ گوئی کریں بس اب زیادہ باتیں کرنا اگر کسی کو پرائے مقابلہ کا ہو
ہو تو بھیج اِن باتوں سے کیا حاصل ہی محراب نے کہا میں خود کیا کم ہوں یہ کہکے میدان میں آیا رستم نے بھی اپنا
مرکب بڑھایا آپس میں رد و بدل ہونے لگی تھوڑی دیر تک نیزہ بازی رہی جب رستم نامدار نے محراب

نکال دیا تو اسنے جھلا کے تلوار نیام سے لی رستم کے سر پر وار کیا شاہزادے نے یا رستم کہکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا محراب نے گلے پر ہاتھ ڈالا رستم نامدار نے کمر میں ہاتھ ڈالکر زور کیا اسی صورت سے دونوں جوان گھوڑے سے نیچے آئے زمین پر اُترتے ہی رستم نوجوان نے دو ڈھائی قدم پر لا کے پٹک مارا بایان گھٹنا محراب کا تشنا بزمین ہوا اسنے چاہا تڑپ کے لنگر قائم کرون مگر حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہی پہلے زور میں تاب نہ لا سکا دوسرے زور میں سر سے بلند کیا چرخ دیکر اس زور سے پٹکا کہ استخوان محراب کے ریزہ ریزہ ہوگئے لشکر نے جو یہ کیفیت دیکھی تلواریں لیکر رستم پر ٹوٹ پڑے لشکر رستم بھی جا پڑا آپس میں جنگ مغلوبہ ہونے لگی عرصے تک یہی کیفیت رہی آخر سرداران محراب تاب مقابلہ نہ لاسکے ہاتھ باندھ کر خدمت رستم میں حاضر ہوئے رستم نے سب کی خطائیں معاف کیں اس روز وہیں قیام کیا دوسرے روز رستم نامدار بصد شوکت و وقار قلعہ محرابیہ میں تشریف لائے تختگاہ محراب کو جاکر آباد کیا جلسۂ عیش و نشاط برپا کیا جسقدر مال و خزانہ تھا سب لیا ایک مرد معتمد کو وہان کا حاکم قرار دیکر آٹھویں روز جانب شہر ترسا کوچ کیا لشکر بیشمار ہمراہ ہوا یہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بیژن روشن بخت اور راہب زرین پوش کی گذارش کیجاتی ہو۔

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر رستم نامدار کی مدد کو روانہ ہوئے تیسرے روز شہر ترسا میں پہونچے دیکھا وہان عجیب عیش و خوشی میں لوگ مصروف ہیں ہر جگہ شامیانے استادہ ہیں ناچ ہو رہا ہو تمام شہر آئینہ بندی ہو راہب نے کہا خدا خیر کرے یہ آئینہ بندی شہر کی خالی از علت نہیں ہو کوئی امر ضرور ہوا ہو جسکی وجہ سے ایسی خوشی ہو کہیں رستم نامدار کو تو کوئی صدمہ نہیں پہونچا بیژن نے جواب دیا کہ مجھے بھی ایسے خیال پیدا ہوتے ہیں یہ گفتگو تھی کہ ایک رئیس شہر گھوڑے پر سوار ہمراہ دو چار خدمتگار سامنے سے وارد ہوئے راہب کی طرف بغور دیکھنے لگے بیژن نے اپنا گھوڑا بڑھایا اُنکے قریب آیا کہا یہان کیا خوشی ہو جو تمام شہر آئینہ بند ہو اُس رئیس نے جواب دیا کہ یہ ملک ہیشہ اولو تاجدار کے زیر حکومت تھا آج آٹھ روز کا زمانہ ہوا کہ رستم نامدار پسر ملک ایرج ذی وقار جو نسل صاحبقران سے ہیں اُنھوں نے اب بزور شمشیر اُسکو قتل کرکے ملک پر اپنا قبضہ کیا چار روز یہان قیام فرمایا اسکا جلسہ قابل دید تھا یہ تو کچھ نہیں ہو کیونکہ رستم نامدار شہر محرابیہ تشریف لیگئے ہیں محراب شاہ سے مقابلہ کرینگے یہان جو لوگ باشندگان شہر ہیں اُنکی خوشی کے واسطے یہ بندوبست ہو بیژن یہ سنتے ہی بہت خوش ہوا اُنھوں نے کہا آپ کون صاحب ہیں کہان کا قصد ہو بیژن نے اپنی تمام کیفیت بیان کی اُن رئیس نے کہا محراب آپ کہاں تشریف لے جائینگے جب وہ وہان فتح پائینگے تو یہان تشریف لاوینگے آپ یہین تشریف رکھیے رستم نامدار کے ہمراہ فوج بیشمار ہو اُنکو آپ کیا درکار ہو بیژن نے کہا ہمکو جانا ضرور ہو جنگ میں دیدار سے مشرف ہونگے تبتک چین نہ آئے گا یہ کہکے اُنسے رخصت ہوا اپنے باپ راہب زرین پوش کے پاس آیا کہا مبارک ہو کہ رستم نامدار نے اس شہر کو اپنے قبضہ میں کیا اب محراب کی طرف لشکر کشی کرکے تشریف لے گئے ہیں راہب کو بھی بہت خوشی حاصل ہوئی مگر کہا اے بیژن مجھے جسقدر خوشی ہو اُتنا ہی تردد بھی ہو کیونکہ محراب مرد مکار ہو وہ پھر کوئی مکر کریگا اور دھوکے سے رستم نامدار کو گرفتار کر لیگا بیژن نے کہا اشتہ [illegible] مالک یقین ہو کہ رستم نامدار بخوشی ہے چلیئے اُنکو بھی واصل جہنم کرینگے اب تو وہان پہنچتے ہیں اگر جنگ [illegible] ہوگی تو شاہزادے کی مدد کرینگے اور اگر وہ فتح کر چکے ہونگے تو ابھی ہمراہ ہمکر واپس آئینگے

راہ میں یہی گفتگو کرتے ہوئے جاتے تھے کہ شہر داؤدیہ کے سرحد سے نکل گئے اور شام بھی ہو گئی راہب نے کہا اے بیژن میری صلاح یہ ہے کہ آج کی شب اسی صحرا میں قیام کریں صبح کو چلیں گے بیژن نے بھی قبول کیا راہب نے لشکر کو وہ کا بار گاہیں استادہ ہوئیں لشکر اسی صحرا میں اُترا چونکہ تمام دن کے تھکے ہوئے تھے سب نے آب و طعام سے جلدی فراغت حاصل کرکے اپنے اپنے خیموں میں جاکر آرام کیا شب بخیر تو اسطرح بسر کی صبحکو راہب مع لشکر روانہ ہوا جب چار کوس راہ طے کی تو صحرا کیطرف سے گرد اُڑی راہب نے کہا بیژن یہ گرد آمد لشکر کی خبر دیتی ہے کون آتا ہے کہاں جاتا ہے بیژن نے کہا تھوڑی دیر میں یہ حال بھی خلاصہ معلوم ہو جائیگا جلدی کیا ہے یہ ذکر تھا کہ دامنۂ گرد شگافتہ ہوا راہب و بیژن نے دیکھا کہ ایک لشکر گران مانند دریا موج مارتا چلا آتا ہے بیژن نے کہا اے والد نامدار نہیں معلوم کسکا لشکر ہے اور کہاں جاتا ہے مگر کسیقدر کثرت ہے نہیں معلوم یہ لوگ کس عزم سے جاتے ہیں یہ گفتگو تھی کہ لشکر قریب پہونچا اور صورتیں صاف معلوم ہونے لگیں بیژن نے نگاہ جو کی تو دیکھا کہ ملک رستم نامدار بصد شوکت و وقار لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہیں خوش ہو کر راہب سے کہا کہ آپ نے اچھی طرح ملاحظہ فرمایا آقائے نامدار آتے ہیں یہ لشکر انہیں کے ہمراہ ہے معلوم ہوتا ہے محراب کو قتل کیا اور اُسکے ملک و مال پر قبضہ کیا راہب بھی دیکھکر بہت خوش ہوا دونوں گھوڑے سے اُترے اُدھر رستم نوجوان نے دیکھا کہ راہب زرین پوش و بیژن روشن بخت آتے ہیں رستم نے بھی گھوڑا آگے بڑھایا قریب آکے رستم بھی گھوڑے سے اُتر پڑے راہب نے بڑھ کے چاہا قدم کو بوسہ دوں رستم نامدار نے منع کیا بغلگیر ہوئے راہب اسی وقت مسلمان ہوا عرض کی اے شہریار غلام نے اپنے مذہب قدیم پر مدت سے لعنت کی ہے مگر آپ کلمہ تعلیم فرمائیے میری آبرو بڑھائیے رستم نامدار نے کلمہ تعلیم فرمایا بیژن بصدق دل مسلمان ہوا بیژن روشن بخت نے عرض کی غلام بھی اسی شرف سے مشرف ہونا چاہتا ہے رستم نے بیژن کو بھی کلمہ تعلیم فرمایا بیژن روشن بخت بھی مسلمان ہوا رستم نامدار نے اس روز وہیں قیام کیا صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی ساقیان سیمین عذار محفل میں طلب ہوئے جام شراب گردش میں آیا مہ جبینان مہر تمکین و زہرہ وشان حور شمائل نے محفل میں بصد سوز و گداز یہ غزل شروع کی

غزل

	جو ہم سے وعدۂ دیدار یار ٹھہرے گا	تو کچھ نہ پوچھ یہ دل بیقرار ٹھہرے گا
چلے بھی جا جرس غنچہ کی صدا پہ نسیم	کہیں تو قافلۂ نو بہار ٹھہرے گا	یہی ہے دل کا دھڑکنا اگر ادا تاک
تو کیا مزار پہ سنگ مزار ٹھہرے گا	نگاہ لطف سے تیرے ہیں توقع ہے	کبھی تو وعدۂ بوس و کنار ٹھہرے گا
جو سیر کرنی ہو کرلے کہ جب خزاں آئی	نہ گل رہیگا چمن میں نہ خار ٹھہرے گا	کرے گی تن کو بھی بیتاب بیقراری روح
ہوا میں خاک یہ مشت غبار ٹھہریگا	یہی ہے دوڑ تو دست جنوں کا ہاتھوں سے	نہ ایک میرے گریبان کا تار ٹھہرے گا
خدنگ خوردہ دل آگے سے اُسکے جاتا ہے	بجز عدم نہ کہیں یہ شکار ٹھہرے گا	شتاب آئیو ٹھہرا رکھیں گے ہم اُسکو
جو دم یونہی یہ شب انتظار ٹھہرے گا	اسے نہ دفن کرو ہاتھ لا یہ سمجھو تو	لحد میں مصحفی بیقرار ٹھہرے گا

اس طور سے نازنینوں نے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل دنگ ہو گئے سب کی عجیب حالت ہوئی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے محفل کا عجب سماں ہوا وہ شب تو اسی عیش و عشرت میں بسر ہوئی صبحکو راہب و بیژن نے عرض کی حضور والا تشریف لے چلیے یہاں رہنا بیکار ہے رستم نامدار نے فرمایا میرا بھی ارادہ یہی ہے اُسیوقت لشکر میں اطلاع کرائی کہ چلنے کی تیاری کرو اب یہاں ٹھہرنا بیکار ہے سب نے اُسی وقت اپنا اپنا

اسباب درست کیا تھوڑی دیر کے بعد رستم نامدار نے مع لشکر وہان سے کوچ کیا آٹھوین روز راہ طے کر کے شہر ترسا
مین پہونچے ملکہ مہر پیکر کا عقد بیژن روشن بخت کے ساتھ ہوا یہان بھی محفل عیش و عشرت برپا ہوئی آٹھ دن تک
برابر جلسہ رہا نوین روز سب لوگ رخصت ہوے راہب زرین پوش نے سبکو علی قدر مراتب انعام تقسیم کیا
جب سب لوگ رخصت ہوے رستم نامدار نے بیژن روشن بخت سے فرمایا کہ شکر خدا کرو تمھاری مراد دلی بر آئی
بیژن نے ہاتھ باندھ کر عرض کی جو کچھ ہوا حضور کی قدم کی برکت سے ہوا رستم نامدار نے اُس زرگر کو طلب کیا
جہان پہلے سکونت پذیر تھے جب زرگر آیا اور رستم کی شان و شوکت کو دیکھا بہت خوش ہوا رستم نامدار نے اُسکو
بھی سلمان کیا بہت کچھ اختیار دیا راہب نے بھی اُس زرگر کی بڑی خاطر کی رستم نامدار کے رہنے کو راہب
زرین پوش نے ایک باغ الگ آراستہ کرایا بعد دو چار روز کے عرض کی اے شہریار ایک تمنا اور رکھتا
ہون اگر قبول فرمائیے خاکسار کی عزت بڑھائیے تو کمترین کو عزت ملے غنچۂ آرزو کھلے رستم نامدار نے
فرمایا کہو مین بسر و چشم قبول کرونگا تمھاری خاطر شہ ملول کرونگا راہب نے عرض کی خاکسار کی ایک دختر
ہے اگر اُسکو کنیزی مین قبول فرمائیے تو میری آبرو دوچند ہو جائیگی گو یہ امر خلاف ہے اور حضور کی کسر شان ہے
مگر کیا تعجب ہے کہ از راہ غلام نوازی اس امر کو قبول کر لیجیے رستم نے فرمایا مجھے کیا انکار ہے لیکن صاحبقران
نامدار سے مجکو جلد ملنا ہے اور اپنے اعزا اور اقربا کو مدت سے نہین دیکھا ہے سب کے دیکھنے کا اشتیاق
ہے جو امر ہو بہ تعجیل ہو کہ دیر ہونا مجھے ناگوار ہے راہب نے عرض کی مین خود جانتا ہون لیکن ابھی حضور کو
یہان چندے قیام کرنا ضرور ہے کہ غلام یہان انتظام کرے اور حضور کے ہمراہ رکاب چلے رستم نامدار نے
فرمایا اے راہب زرین پوش تم اپنے ملک کا انتظام کرو یہان عیش و خوشی رہو ہمارے ہمراہ چلکر کیا کروگے
راہب نے کہا غلام اب قدم مبارک سے جدا ہو کر چین نہ پائیگا رستم نامدار نے کہا تمھین اختیار ہے بیژن
روشن بخت نے عرض کی کہ غلام بھی ضرور ہمراہ رکاب چلے گا جب آپ صاحبقران سے ملینگے مین بھی شرف
زیارت حاصل کرونگا آپ کو وہانتک پہونچا کے پھر واپس آؤنگا رستم نامدار نے فرمایا آپ حضرات کو اختیار
ہے مین مانع نہین ہو سکتا ہون راہب نے عرض کی اب کچھ رسومات شرعیہ کا ہو جانا ضرور ہے رستم نے فرمایا
تمھین اختیار ہے مگر مین بے صاحبقران کی مرضی کے کچھ نہین کر سکتا راہب نے عرض کی تو مین اپنے شہر کا
انتظام کر لون پھر حضور کے ہمراہ چلون رستم نامدار خوش ہو رہے یہ ذکر تھا کہ محل سے ایک
شور و غوغا بلند ہوا چند خواصین روتی پیٹتی در دولت پر آئین راہب نے گھبرا کر کہا دریافت کرو شور
کیسا ہے اور کون روتا ہے لوگ باہر آئے دیکھا در دولت شاہی پر چند خواصین غوغا کر رہی ہین اُنھون نے
دریافت کیا خواصون نے رو رو کر بیان کیا کہ ملکہ سیم تن دختر شہنشاہ محل سے غائب ہو گئین نہین معلوم کیا آفت
آسمانی آئی عجب یہ واقعہ ہوا بہت تلاش کیا جب ملکہ کا پتہ کہین نہ پایا تو تعجب ہوا کہا جلدی شہریار کو اطلاع
دو کہ محل مین تشریف لائین لوگون نے آکر راہب سے کہا راہب بھی گھبرا گیا بیژن کو بھی نہایت صدمہ ہوا
دونون گھبرائے ہوے محل مین آئے وہان عجب حالت دیکھی کہ کسیکو اپنا ہوش نہین ہے راہب اپنی زوجہ ملکہ
روشن دل کے پاس آیا کہا یہ کیا غضب ہوا ملکہ روشن دل نے کہا اے شہریار صبح کو سیم تن بیدار ہوئین
چوکی پر گئین خواصین ہمراہ تھین جب عرصہ ہوا سب نے دیکھا وہان کسی کو نہ پایا تمام محل مین تلاش
کیا کہین ملکہ نہ ملین چوکی پر جاکے دیکھا وہان بھی کسی کے آنیکا نشان نہین تھا اول تو خواصین وہان

موجود تھین اگر کوئی آتا تو کیونکر وہان پہونچ سکتا اور اگر ایسا ہی ہوتا تو کچھ نشان قدم یا کچھ آنے کی
علامت ضرور ہی معلوم ہوتی راہب کو بھی بہت صدمہ ہوا اُسی صورت سے باہر آیا رستم نامدار نے
پوچھا خیر ہے راہب نے کہا اے شہریار غضب ہوگیا جسکی نسبت مین آپ سے عرض کر رہا تھا لیکن معلوم
محل ہے اسکو کون لیگیا بمجرد بیدار ہو کر چوکی پہ گئین وہان سے غائب ہوگئین رستم نامدار کو بھی بہت افسوس
ہوا راہب نے اُسیوقت کاہنون کو طلب کیا کل حقیقت اُنسے بیان کی کاہنون نے اپنے قاعدے
کے موافق حال بیان کرنا شروع کیا کہ ایک ساحر مدت سے ملکہ پر عاشق تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ یہ مہر سپہر عفت
نیر برج عصمت کہان ہے کسی طور سے اسپر فریفتہ ہوا آج اسکا سامنا ہوا چونکہ برسون کا شیفتہ کشیدہ تھا لیگیا
آپ کو داغ دے گیا راہب نے کہا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کہان لیگیا اور کس طرف اسکا مکان ہے نجومیون نے
بہ فکر کی بڑی دیر کے بعد عرض کی حضور جنوب کی طرف کا رہنے والا ہے مگر جائے سکونت ایسی عجیب اور ایسی
جگہ ہے جہان انسان جا نہیں سکتا۔ بیچ مین سات دریا حائل ہین اُسکے بعد اور دور مشکلین درپیش ہین راہب نے
کہا مجبوری ہے مجھے یہ خیال کیا تھا کہ اگر ممکنات سے ہوتا تو لشکر کے ہمراہ جاتے جسطرح بن پڑتا شاہزادی کو
لاتے مگر کسی طرح ممکن نہین اول تو وہان جانا ہی دشوار ہے اور اگر کسی طرح پہونچے بھی تو وہ ساحر غدار ہے ہم
سحر سے ناواقف ہین اس سے کیونکر مقابلہ کر سکینگے وہ سحر کرکے ہم لوگون کو بھی گرفتار کریگا یہ کہکر راہب
آنکھون مین آنسو بھر لایا رستم نامدار نے فرمایا اے راہب زرین پوش افسوس نکرو مین تلاش مین جاؤنگا اگر فضل
الٰہی شامل ہے تو شاہزادی کو تلاش کرکے لاؤنگا راہب نے عرض کی اے شہر آپ کہان تشریف لے جاینے گا
وہان سب سحر کا کارخانہ ہوگا جادوگر اور جرأت کی لڑائی ہو سکتی ہے رستم نے جواب دیا کہ اے راہب ہمنے بڑے
بڑے ساحرون سے مقابلے کیے بڑے بڑے طلسم توڑے مگر آج تک فضل خدا سے ساحر ہمارا کچھ نہ بنا سکے
ہم ان لوگون کے خصائل سے خوب آگاہ ہین اور یہ سب لوگ ہمین اچھی طرح جانتے ہین کوئی ساحر ایسا نہین
جسنے ہمارے جد عالی تبار امیر حمزہ ذی وقار کو نہ دیکھا ہو اور ہم لوگون کے مقابلے سے فرار نہوا ہو تم اس
امر مین خوف نکرو مین ضرور جاؤنگا تمھارا کہنا نہ مانونگا راہب نے بہت سمجھایا مگر رستم نامدار نے قبول نکیا کہا
اے راہب اگر مجھے منع کروگے تو ملال ہوگا تم ان باتون مین دخل ندو بیژن نے بھی بہت الحاح وزاری کی
آخرکار دونون مجبور رہے راہب نے کہا یہ غلام بھی ہمراہ رکاب چلیگا بیژن بھی چلنے پر آمادہ ہوا رستم
نے فرمایا کہ آپ دونون صاحبون کا چلنا بہتر نہین ہے یہان انتظام سلطنت مین فرق آئیگا راہب نے عرض
کی مجھے سلطنت عزیز نہین ہے اگر آپ کی ذات سلامت ہے تو ہزار سلطنتین ہوجاینگی مین ضرور ہمراہ چلونگا رستم
نامدار نے بہت سمجھایا جب دیکھا راہب اور بیژن کسی طرح نہین مانتے ہین تو کہا اے راہب زرین پوش
تم یہین رہو مین بیژن روشن بخت کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا تمھارا چلنا مناسب نہین ہے راہب
مجبور ہوا عرض کی آپ کو اختیار ہے مین زیادہ عرض نہین کر سکتا ہون رستم نے فرمایا لشکر مین
اطلاع کی جائے کہ سب اپنا اپنا بندوبست کرین ہم بہت جلد یہان سے کوچ کرینگے چوبدارون
نے لشکر مین جاکر اطلاع دی کہ جسکو جو جو بندوبست کرنا ہو کرے آقائے نامدار رستم عالی وقار یہان سے کوچ
کرینگے اور بہت جلد قصد روانگی ہے اہالیان لشکر یہ خبر سنکر اپنی درستی سامان سفر مین مصروف ہوے رستم عالی نے
بیژن روشن بخت سے فرمایا کہ خزانے وغیرہ کا انتظام بہت اچھی طرح کرنا چاہیے نہین معلوم کب سفر:

ختم ہو اور کہان جانا ہو گئے دونون لڑائی رہے بیرزن نے خزانہ بہت کچھ ہمراہ لیا دوسرے روز رستم نامدار نے اٹھالا بارگاہ کا لدوا دیا تیسرے روز خود بھی وہان سے کوچ کیا کہ حال انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا مگر

اب کیفیت ملکہ سیمرتن کی ملاحظہ فرمایئے

کہ ملکہ جو محل سے غائب ہوئین اور ساحر انکو اُٹھا کر لیگیا تو تکان سے ملکہ بیہوش ہو گئین آنکھ جو کھلی اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا دیکھا سامنے ایک تاجدار نوجوان مگر بدشکل ہاتھ باندھے بیٹھا ہے ملکہ نے اپنے ہاتھون سے منھ چھپا لیا اُس نوجوان تاجدار نے کہا اے ملکہ عالم مین تمھارا عاشق قدیم ہون تمھارے ہجر مین بڑی بڑی مصیبتین اُٹھائی ہین مگر سامری جمشید نے ایام فراق کو ختم کیا اور تمکو مجھسے ملایا شکر سامری جمشید کا اب آپ کو میرے حال پر رحم لازم ہے کہ مین بہت تکلیف اُٹھا چکا ہون اور اے ملکہ عالم آپ کو اگر یہ غم ہو کہ آپکی حکومت اب نہین باقی رہی تو اس خیال کو دل سے دور کیجیے کا ملک ترسا کیا چیز ہے مین آپ کے نام اپنے ملک کی حکومت لکھے دیتا ہون اس ملک مین شہر ترسا کے برابر بڑے بڑے قصبے ہین چنانچہ یہ طلسم جسکے اندر غلام کی تخت گاہ ہے اگر حصے کیے جائین تو دو سو حصے شہر ترسا کے برابر ہون اور یہ طلسم وہ ہے جو کسی طرح ٹوٹ نہین سکتا ہے نہ اسکی عمر ختم ہو سکتی ہے اول تو کسی کی مجال نہین جو یہان تک آسکے بڑے بڑے بندوبست راہ مین ہین طلسم دائم القرار اسکا نام اسی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ کبھی کسی سے ٹوٹ نہین سکتا ہے اور اسکی فتح نہین ہو سکتی ہے یہان کا حاکم ہون آپکے نام اس طلسم کی حکومت لکھے دیتا ہون آپ کو یہان کی شاہی مبارک رہے مجھکو برائے بسر اوقات جو کچھ سرکار سے مرحمت ہوگا دعائے دولت دیکر لیلونگا شب و روز آپ کی خدمت گذاری مین مصروف رہونگا یہ کہکر اُسنے چاہا ہاتھ بڑھائے ملکہ نے کہا او بے ادب اگر ہاتھ لگائے گا تو تجھے زندہ نہ پائیگا تو نے یہ کیا غضب کیا جو مجھے میرے والدین سے چھڑایا تجھکو ذرا بھی رحم نہ آیا مین ہرگز تجھے قبول نکرونگی آج تک بڑے بڑے شاہان عالیجاہ نے اپنی تصویرین بھیجین میرے خواستگار ہوے مین نے ہمیشہ انکار کیا سب مایوس ہو گئے بہت سے تباہ ہو کر ملک و مال چھوڑ کر آئے پھر انکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کہان سے آئے تھے اور کیا ہوئے جب مین نے انکی حالت پر توجہ نہ کی تو تو کیا چیز ہے بس خیریت اسی مین ہے کہ مجھ کو میرے والدین تک پہونچا دے ورنہ مین اپنی جان دیدونگی تو میرے خون ناحق مین مبتلا ہوگا اس سے تجھکو کیا فائدہ ہوگا اُس تاجدار نے جواب دیا اے ملکہ اب تمکو اگر یہ امید ہے کہ میرے واسطے کوئی آ[illegible] اور یہان سے تجھکو لیجائیگا تو اس خیال کو اپنے دل سے نکال ڈالو یہ امر محال ہے کسکی مجال ہے جو یہان آسکے اور تمکو لیجائے ہر طور تمھین تمام عمر یہین رہنا ہے بہتر یہی ہے کہ بخوشی میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو سب ملکات سے بڑھ کے تمھارا رتبہ کرونگا بقسم کہتا ہون کہ اس طلسم کی حکومت تمھارے نام لکھ دونگا ملکہ نے جواب دیا کہ مجھے اگر تمام عالم کی سلطنت دیدیگا تو بھی مین قبول نکرونگی اپنی جان دیدونگی ساحر خاموش ہوا ملکہ کو وہین چھوڑا آپ باہر آیا کچھ کنیزین طلب کین جب وہ آئین انکو سمجھایا کہ ملکہ کے پاس جاؤ میری طرف سے رغبت لاؤ اگر راضی کرو گی مین بہت ممنون احسان ہونگا انعام واکرام بیحد دونگا کنیزون نے کہا ہم ایسا راضی کرینگے جو آپکی حیثیت ہے اس سے بڑھ کے اُنکی حالت ہوگی آپکو طلب کرینگی منت و سماجت کرکے انکو راضی کرینگی آپ اسوقت کشیدگی کو کام فرمایئے جلدی راضی نہو جائیگا جتنے بہت سی شاہزادیونکی صحبت اُٹھائی ہے انکی طبیعتون سے آگاہ ہین جو ہم کہدینگے وہ قبول کرلینگی ساحر بہت خوش ہوا کہا جاؤ جلدی کرنا جسقدر عرصہ ہوگا اسیقدر مجھے

تکلیف ہوگی کنیزین رخصت ہوئین ملکہ کے پاس آئین سب نے ملکہ کو سلام کیا کہا واری ہم آپکی خدمت کیواسطے آئے ہین
جو مزاج مین آئے ہمسے کام لیجیے ملکہ نے جوابدیا کہ میرا کیا کام ہی جو تمھارے مزاج مین آئے کرو جب ہمکو خدا اس
لائق کریگا کام لینگے اتو بے بس وبیکس ہین کنیزون نے عرض کی واری آپکے دشمن بیکس ہون اسوقت زرمہر جادو سا بادشاہ
عالی جاہ آپکی غلامی کی تمنا مین بیان کھو رہا ہی اگر آپ اُس سے کہدین اپنا سر آپ کے قدمون پر نثار کرے مطلق
نہ انکار کرے ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا کنیزین تو شمار تھین سمجھین کہ ملکہ کے ناگوار خاطر ہوا اب زیادہ اگر کہینگے تو
بگڑ جائینگی اور انکی آزردگی زرمہر کو کب منظور ہوگی وہ ہم لوگونسے قصاص لیگا یہ سوچکر بات کو پلٹا عرض کی ملکہ
عالم ہملوگونکی عرض کا منشا حضور کی فہم مبارک مین نہین آیا حضور سمجھے یہ عرض کیا کہ اقبالمندی آپ کی ظاہر
ہو اب بھی آپ کسی کی عاجز نہین ہین اتنے بڑے بادشاہ عالیجاہ کی حقیقت نہ جانی گو اُسنے بہت کچھ منت و
سماجت کی مگر آپ نے جوابات صاف دیئے وہ بھی حضور کے مہر و جلال سے خائف ہوا سوائے چلے جانے
کے اور کچھ نہ بن پڑا اور کیونکر ایسا نکرتا کیا آپ اُس سے پایہ کمی کا رکھتی ہین ہمتو زرمہر سے بڑھکے حضور کو
جانتے ہین اور اتو آپ کے نمکخوارون مین محسوب ہوے جسمین حضور کی خوشی ہوگی وہی کرینگے اور آپ بھی
ہملوگونکی خاوندی فرمائینگی ملکہ نے کہا آپ لوگونکا احسان ہی اور مین اپنی حالت دل کو کسطرح عیان کرون جو کیفیت
دل کی کیفیت ہی خدا ہی خوب جانتا ہی سب نے کہا ملکہ عالم آپ بہت صحیح فرماتی ہین والدین سے چھوٹنا ایک شخص
غیر کے پاس آنا یہان آپکا مرتبہ دان کوئی نہین ہی ہزارون قسم کی تکالیف ہین مگر اب ہم کچھ تدبیر نکالینگے آپکو آپکے
والدین تلک پہونچا دینگے یون تو ہمارے شہریار زرمہر تاجدار بھی کہتے ہین کہ اگر ملکہ میری عرض قبول کرین
تو مین اُنکو اُنکے والدین کے پاس پہنچاؤن اپنی خطا معاف کراؤن پھر اُنسے عقد کا سوال کرون یقین ہی وہ بھی
قبول فرمائین کیونکہ مجھ مین کوئی عیب نہین ہی اُنکی سلطنت سے زیادہ میری ریاست ہی ایک طلسم جو خاص تختگاہ
ہو اُنکی عملداری سے کہین بڑھکے ہی بلکہ جب ہملوگونسے یہ بات کی تو ہمنے فوراً اُسکا جواب دیا کہ بھلا وہ کیون منظور
کرنے لگے اُنکا طریقہ خدا پرستی آپ کا مشرب ساحری پرستی کہین فرق ہی شہریار خاموش ہو رہے ہمین یقین ہی کہ
آپ کے ساتھ بُرائی نکرینگے کیونکہ ہم اُنکے مدت سے ملازم ہین اول تو یہ امر اُنسے خلاف عادت وقوع پذیر ہم اکثر
بڑی بڑی شاہزادیون نے اُنکو اشتیاق نامے تحریر کیے مگر اُنھون نے قبول نہین کیا اور جواب صاف لکھدیا نہین معلوم
یہ کیا آفت آئی کہ آپ پر انکی طبیعت آگئی ملکہ عالم اصل اصل تو یون ہی کہ خوش نصیب اُسکا جو شہریار کے پہلو مین بیٹھے
اور شہریار کو جس سے نسبت ہو ملکہ نے جواب دیا جنھون نے تمھارے شہریار کو نامے لکھے وہ شاہزادیان کچھ
مین ایک ادنیٰ درجہ کی ہون اُنکو اعلیٰ درجات حاصل ہونگے جب تو اُنھون نے اتنا بڑا حوصلہ کیا تمھارے شہریار کو
جنکی مملکت ہفت اقلیم سے ہزار درجہ بڑھکے ہی نامہ اشتیاق لکھا اُنکے حوصلے اُنکے مرتبے کے موافق تھے چونکہ میرا
مرتبہ اُنسے کم ہی اسیوجہ سے مین اس امر کو قبول نہین کرتی ہون کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم آپ یہ کیا فرماتی ہین ہم
آپکو سب سے بہتر جانتے ہین کہ ہمارے شہنشاہ آپکی غلامی کو اپنا شرف بتاتے ہین گو سب نے نامے لکھے پیام
بھیجے مگر شہنشاہ نے کسیکو قبول نہ کیا اور آپ کے ایسے مطیع ہوے کہ باعث باعث فخر جانا اب مرتبہ آپ کا
اعلیٰ ہی یا اُنکا رتبہ بڑا ہی ہمتو آپ ہی کو اچھا جانتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہی اگر ہمکو صدمہ دینا
منظور ہی تو دو مین تم لوگونکے بس مین ہون ورنہ اس تقریر کو چھوڑو کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم ہماری کیا مجال ہی
جو آپکے دشمنونکو کسی قسم کا صدمہ پہونچا سکین اور آپ بھلا ہمارے بس مین کیون ہونے لگین مجسے بہتر آپ سے

غلامی کی تمنا رکھتی ہین اور آپ کے بس مین ہین اگر یہ ذکر خلاف مرضی مبارک ہو تو اب یہ ذکر کنیزون کی زبان سے کبھی نہ سنیے گا یہ گفتگو تھی کہ دن تمام ہوا غروب آفتاب کا وقت قریب آیا ملکہ نے اپنے گھر کو یاد کیا آنکھوں مین آنسو بھر آئے کنیزون نے جو یہ حالت دیکھی عرض کی واری خیر تو ہے اس وقت مزاج کیسا ہے ملکہ نے کچھ جواب دیا کنیزون نے پھر پوچھا دو چار بار سب نے اصرار کیا تو ملکہ نے کہا صاحبو دریافت کی کیا ضرورت ہے میرا حال ظاہر ہے ہر ایک سے ماہر ہے کہ مین صدمۂ عظیم مین مبتلا ہون کیونکر نہ رؤن مجھے نہین معلوم کیا یاد آیا یہ کہکر اور زیادہ جوش بکا ہوا کنیزون نے آنسو پونچھے عرض کی واری کنیزون سے ارشاد فرمایئے آپ کو کیا یاد آیا اگر وہ یہان ممکن ہو تو حاضر کرین ملکہ نے جواب دیا کہ یہان کیا ممکن ہوگا اسوقت مین والدۂ ماجدہ کے پاس جاتی تھی وہ مجھے اپنے پہلو مین بٹھا کے مہر مادری صرف کرتی تھین والد نامدار تشریف لاتے تھے تھوڑی دیر انکی خدمت مین حاضر رہتی تھی پھر اپنے باغ مین جاتی تھی وہان کنیزون سے دل بہلاتی تھی مجھے اسوقت ایسے خیالات آئے انھون نے طبیعت کو بے چین کر دیا کنیزون نے عرض کی باغ یہان موجود ہے آپ تشریف لے چلیے ہم لوگ حاضر ہین ارباب نشاط کو حکم ہو تو وہ بھی حاضر ہون آپ دل بہلایئے ملکہ نے فرمایا کہ میرا دل کیا بہلیگا کنیزون نے اسیوقت زرمہر کے پاس کہلا بھیجا کہ اسوقت ملکہ کی طبیعت بہت گھبراتی ہے اگر کچھ گانیوالیان بھیج دیجیے تو کیا عجب ہے کہ کچھ طبیعت بہل جائے اور خیال مٹ جائے زرمہر نے جو یہ بات سنی فوراً گانیون کو حکم دیا کہ جلد جا کر ملکہ کا دل بہلاؤ گانیین روانہ ہوئین جہان ملکہ تھین وہان آکے پہونچین انکے بعد زرمہر کو بھی تاب نہ آئی خود بھی چلا آیا جہان ملکہ تھین وہان اگر پہونچا ملکہ نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا منہ پھیر لیا کنیزون نے کہا واری اس شرم و حجاب سے کیا فائدہ ہے اسطرف ملاحظہ فرمایئے کچھ حظ جوانی کا اٹھایئے اتنا بڑا بادشاہ عالیجاہ آپکی خوشامد کرتا ہے فراق مین مرتا ہے اب آپکو بھی رحم لازم ہے کنیزین تو یہ کہا کین زرمہر ملکہ کے پاس آکر بیٹھ گیا کہا ملکہ عالم اب میری خطا معاف فرمایئے عرض قبول کیجیے مین آپ کی غلامی کو اپنا فخر جانتا ہون ابھی مین نے سنا کہ دشمنون کے قلب نازک پر غبار ہے تاب نہ رہی گانیون کو پہلے روانہ کیا جب طبیعت بیچین ہوئی تو خود حاضر ہوا ملکہ عالم مجھسا عاشق صادق آپکو ملے گا انصاف فرمایئے کہ مین جو چاہون آپکے حق مین کرسکتا ہون مگر دل قبول نہین کرتا آپکو بھی لازم ہے کہ زیادہ نہ ترسایئے میری مراد دلی بر لایئے اگر مین چاہون تو اسوقت ایک سحر کرکے آپ کو اپنا عاشق بنا لون لیکن اس بات کو معیوب جانتا ہون جو آپکی خوشی وہی میری رضا مین ہر حال مین آپکا بندۂ بے دام ہون ایک خیر اندیش غلام ہون ملکہ نے فرمایا اے زرمہر اب ان باتون کو درمیان مین لانا بیکار ہے مین کبھی قبول نہ کرونگی جو ایکبار میری زبان سے نکل گیا وہی ہوگا اب اس خیال مین نہ رہنا کہ مین منظور کرونگی زرمہر نے جھلا کے کہا او ملکہ تم ایسا منظور کرو کہ جیسے مین اس وقت تمھاری منت کر رہا ہون اسی طرح تم میری التجا کروگی یہ کہکر اٹھا اپنے مکان مین آکے سحر تیار کرنے لگا ان سبکو تو اسی حال مین چھوڑیے

اب حال ملک رستم نامدار کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو بیژن روشن بخت کو مع لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے دسوین روز ایک صحرا مین پہونچے رستم نامدار نے بیژن سے فرمایا کہ آج اسی صحرا مین قیام کرو کل پھر چلینگے بیژن نے لشکر کو روکا وہین بارگاہ استادہ ہوئی رستم نامدار بارگاہ مین آئے حکم دیا کہ سائبان بارگاہ کے آگے کھینچ دیا جائے خادمون نے اسیوقت سائبان بارگاہ کے آگے کھینچ دیا رستم نامدار نے کرسیان بچھوائین جو لوگ مقرب تھے وہ بھی حاضر ہوئے بیژن بھی ایک

کرسی پر بیٹھا باتین ہونے لگین تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ رستم نامدار نے دیکھا کہ صحرا کی جانب سے ایک گرد اٹھی
رستم نامدار نے فرمایا اے بیژن روشن بخت دیکھو کوئی لشکر آتا ہے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر گران
مانند دریا موج مارتا چلا آتا ہے بیژن روشن بخت نے رستم سے عرض کی کہ شہریار کسیکا بڑا لشکر ہے نہین معلوم کون
ہے کہان جاتا ہے رستم نے فرمایا اضطراب کس بات کا ہے ادھر ہی آتا ہے معلوم ہو جائے گا یہان تو یہ ذکر تھا کہ لشکر
قریب آگیا رستم نامدار کے لشکر سے کچھ فاصلے پر وہ لشکر اترا رستم نامدار نے دیکھا کہ ایک جوان صاحب شوکت و
شان چہرے سے فر شاہی نمایان تاج شہریاری کج سر پر دھرے ہوے دو مصاحبان زرین پوش یمین و یسار
عقب مین اور خادم و خدمتگار اس شان و شوکت سے آکر گھوڑے سے اترا ملازمون نے بارگاہ استادہ کین
وہ جوان بارگاہ مین داخل ہوا تمام لشکر اترا رستم اسکی شان و شوکت دیکھکر حیران ہوے بیژن روشن بخت سے کہا کہ
واقف ہو یہ جوان کون ہے بیژن نے عرض کی غلام اس جوان سے نہین واقف ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی
ملک کا بادشاہ ہے مگر بڑا عالی جاہ ہے صاحب جرات و شوکت ہے عالی ہمت ہے نہین معلوم کہان جاتا ہے رستم نے فرمایا
تحقیق ہو جائیگا اسکے تیور سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رنگ لائیگا جب گھوڑے سے اترتا تھا میرے لشکر کی طرف
عجب نگاہون سے دیکھ رہا تھا کیسی غضب نگاہ ڈالتا تھا تمھاری طرف دیکھتا تھا یقین ہے ضرور کسی قسم کا پیام بیان
بھیجے بیژن نے کہا اگر مقابلے کے واسطے کے کا پیام بھیجے گا تو مین اس جوان سے ضرور مقابلہ کرونگا رستم
نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا اسی ذکر مین شام ہو گئی رستم بارگاہ مین تشریف لے گئے تھوڑی ہی
دیر کے بعد چوبدار حاضر ہوا دعاے دولت دینے کے بعد عرض کی کہ حضور ایک نامہ دار در دولت پر حاضر
ہے امیدوار باریابی ہے رستم نے فرمایا بلالو چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا نامہ دار نے جو زینت
بارگاہ و رستم عالی جاہ کو دیکھا بحیرت چار جانب نگران ہوا رستم نے فرمایا بھائی جس کام کو آئے ہو اسکام کو بجا لا
دو پہر چار طرف دیکھ لینا نامہ والے نے نامہ نذر دیا رستم نامدار نے لفافے کو چاک کیا پڑھنا شروع کیا لکھا تھا
کہ اے سردار لشکر آگاہ ہو کہ مین سیا ملک کج کلاہ ملک توران کا بادشاہ طلسم واکمر القرار کی طرف برائے جنگ
جاتا ہون اور قصد میرا یہ ہے کہ وہان کے مالک زرمہر تاجدار کو زیر کرکے اپنا مطیع کرون تا مطلب
دلی حاصل ہو تمھارے واسطے بہتر یہ ہے کہ میری اطاعت قبول کرو اور میرے ہمراہ چلو کہ مجھے فوج
کی زیادتی کی ضرورت ہے اور چونکہ تم صاحب جرأت و لیاقت ہو تمھین کل فوج کا سپہ سالار کرونگا اور جب
طلسم کو فتح کرکے فراغت ہوگی تمھین اس شہر کا بادشاہ کردونگا اگر میرے حکم کے خلاف کروگے تو بہت
پچھتاؤگے مین وہ ہون کہ جسکے نام سے بادشاہان عالم تھراتے ہین بہت سے اقلیم سے خراج لیتا ہون تم
مجھ سے مقابلہ کرکے فتح نہ پاؤگے رستم نامدار نے جو یہ مضمون پڑھا غصہ آگیا پشت پر اسی نامے کے تحریر
کیا کہ اے سیا ملک ہم سواے ذات خدا کے کسی سے نہین ڈرتے ہین اگرچہ تجھ سے شاہان روزگار خائف
ہون مگر ہمکو تمھاری ذات سے کچھ خوف نہین ہے جو تمھارے مزاج مین ہمارے واسطے اٹھا نہ رکھو
یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا رستم نامدار نے بیژن روشن بخت سے کہا کہ جو بات ہمنے کہی تھی
وہی پیش آئی یہ جوان جو اسقدر لشکر اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے اسکا نام سیا ملک ہے ملک توران کا بادشاہ ہے کوئی طلسم
واکمر القرار ہے وہان جاتا ہے یہ نہین معلوم ہوا کہ کیون اس نے لشکر کشی کی ہے مجھے لکھا تھا کہ میری اطاعت قبول
کرو اور میرے ہمراہ جانب طلسم چلو جب مین طلسم کی فتحیابی سے فراغت پاؤنگا تمھین وہان کا بادشاہ بناؤنگا

مین نے اسکے جواب مین لکھدیا کہ مین تمھاری ذات سے کچھ خوف نہین ہی جو تمھارے مزاج مین آئے ہمارے واسطے اٹھا نہ رکھو دیکھون اب کیا انتظام کرتا ہی بیرژن نے عرض کی سواے طبل جنگی بجوانے کے اور کیا تدبیر کریگا رستم نے فرمایا اگر طبل جنگی بجوایگا تو ضرور میدان مین آئیگا سب حال کھل جائیگا بیرژن اور رستم سے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ہرکارہ وہان آکر عرض کی حضور کی عمر و دولت مین ترقی ہو جو لشکر آپ کے مقابلے مین اُترا ہی اُسکے افسر نے اپنے یہان طبل جنگی بجوایا ہی ارادہ اُسکا یہ ہی کہ کل میدان جنگ مین لشکر معرکہ آراے نبرد ہو رستم نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و حمایت ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہوئین تمام رات سر و سامان جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو ایک جانب سے رستم نامدار بصد شوکت و وقار میدان کارزار مین تشریف لائے ایک جانب سے سیامک اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا صفین راست ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے سیامک نے مرکب کو جولان کیا میدان مین آیا بآواز بلند کہا اے سردار لشکر مین تمھارے نام سے آگاہ ہونا چاہتا ہون رستم نامدار نے جواب دیا کہ ہمارا نام مانند آفتاب روشن ہی ہر ایک جانتا ہی رستم بن ملک ایرج بن قاسم نبیرہ صاحبقران حمزہ عالی شان سیامک نے جو نام صاحبقران کا سنا کہا آپ خاندان صاحبقران سے ہین رستم نے فرمایا اگر تمھین کچھ شناخت اولاد صاحبقران کی ہو تو دیکھ لو سیامک نے کہا مین اس خاندان کی تعریف بہت دنون سے سنتا ہون کہ اولاد صاحبقران سے جو لوگ ہین بڑے شجاع ہین مگر آجتک کسی سے مقابلہ نہین ہوا جو کیفیت اصلی معلوم ہوتی مگر آج بہت اچھا ہوا جو آپ سے مقابلہ پڑا لیکن مین اب بھی آپ سے کہتا ہون کہ اس جنگ و جدال کو موقوف رکھیے میرے ہمراہ طلسم مین چلیے آپ کو اپنی کل فوج کا سردار کرونگا بڑا مرتبہ دونگا رستم نے فرمایا اگر تمھین مدد کی ضرورت ہی اور تنہا جاتے ہوے خوف معلوم ہوتا ہی تو مین تمھاری مدد کو موجود ہون طاہر کو فتح کرونگا جو تمھارا مطلب ہی وہ حاصل ہو جائیگا مگر شرط یہ ہی کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور اطاعت اسلام قبول کرو سیامک نے جواب دیا اے رستم عالی ہمم آپ اپنی شجاعت پر نازان ہین یہ بات اچھی نہین ہی آجتک مجھ سے کسی نے مقابلے کا نام نہین لیا بڑے بڑے پہلوانون کو مین نے زیر کیا اور بہت سے پہلوان میرے مطیع ہوے تو اس وقت بھی میرے ہمراہ ہون آپ مجھ سے لڑکر فتح نہ پائینگے ذلت اُٹھائینگے رستم نامدار کو غصہ آیا فرمایا یہ میدان جنگ ہی یہان زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہی یہان نیزہ و شمشیر سے سوال و جواب ہونا اس موقع پر مناسب ہی سیامک نے کہا اگر آپ نہین منظور کرتے تو مین مجبور ہون تشریف لائیے میرے آپکے مقابلہ ہو جائے رستم عالی ہمم میدان مین آئے سیامک نے نیزہ سنبھالا انکا وزن ہوا نیزہ چلنے لگا پہر بھر کامل نیزہ بازی رہی ایک کو دوسرے کی جرات ظاہر ہوئی جب اسقدر عرصہ ہوا تو سیامک نے اعلےٰ درجے کے بند باندھنے شروع کیے رستم سبکو رد کرتے رہے ایک مقام پر سیامک نے وار کیا رستم نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا گانٹھ کر جھٹکا دیا کہ سیامک کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا سیامک کی آنکھون مین جہان تاریک ہوا جھلا کر کہا اے رستم تم نے غضب کیا میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا یہ کہکر تلوار میان سے لی رستم نامدار نے بھی تیغ کھینچی بڑی دیر تک تلوار چلی مگر دونون جوانون مین ایک کے بھی زخم نہ آیا تیغین بھی آری ہوگئین سیامک نے کہا اے رستم نامدار آج آپ مجھ سے خوب لڑے مگر اب دن تمام ہوا ہی جاکر آرام فرمائیے کل پھر ہمارے آپکے مقابلہ ہوگا رستم نامدار نے فرمایا اے سیامک ہم لوگونکا یہ دستور نہین ہی کہ میدان سے یونہین پلٹ جائین سیامک نے کہا اب ہمارے

آپ کے کل فیصلہ ہو جائیگا اور اب رات کو جاری آپکی جانبازی کو دیکھا رستم نے فرمایا رات کا دن بنانا کتنی بڑی
بات ہے روشنی ہو جائیگی سیامک نے کہا اے رستم کیا دن ہو گا رستم نے فرمایا کہ ہمارے قاعدے کے خلاف ہے ہم
نہیں کر سکتے سیامک خاموش ہو رہا روشنی کو حکم دیا رستم نے بھی روشنی طلب کی بیژن نے بتعجیل تمام انتظام
کیا دونوں طرف سے روشنی ہونے لگی سیامک نے رستم نامدار سے کہا کہ اب تیغیں بیکار ہوئی ہیں مناسب
ہو کہ ہم آپ گھوڑوں سے اتر کر زور کریں رستم نے فرمایا مجھکو منظور ہے سیامک گھوڑے سے اترا رستم بھی
زمین پر تشریف لائے ازور ہونے لگا کبھی رستم نامدار سیامک کو دس بیس قدم ہٹا لے گئے کبھی سیامک کچھ دور
رستم کو ریل لایا اسی طرح وہ شب بسر ہوئی سیامک نے کہا اے رستم عالی تبار مجھکو شدت گرسنگی سے کچھ کھانی
نہیں دیتا ہے بہتر ہے کہ ہم آپ کچھ ناشتہ کر لیں اور پھر تازہ دم ہو کر لڑیں رستم نامدار نے فرمایا ہمارا تو یہ دستور
نہیں ہے ہاں تمکو اختیار ہے سیامک نے بہت بہت رستم نامدار سے کہا مگر انھوں نے قبول نکیا مجبور ہو کر سیامک
نے کہا اچھا مجھے اجازت مرحمت ہو کہ میں کچھ ناشتہ کروں رستم نے فرمایا میں تمھیں مانع نہیں ہوں شوق سے
ناشتہ کرو سیامک نے اپنے لشکر کی طرف اشارہ کیا فوراً خوانوں میں میوہ بھر کے آیا سیامک نے رستم
سے پھر کہا کہ میں بہتر جانتا ہوں کہ آپ بھی کچھ شغل کریں رستم نے فرمایا کہ بھائی ہمارے خلاف دستور ہے اور
جو امر ہمارے یہاں دستور کے خلاف ہے وہ نہیں ہو سکتا میں تمکو مانع نہیں ہوں سیامک نے کہا اے رستم
والا حشم یہ امر خلاف ہے کہ میں سے آپ کے اکل و شرب میں مصروف ہوں رستم نے فرمایا اسمیں خلاف کیا ہے آپ کو
عادت نہیں ہے اور یہ لوگ اسکے عادی ہیں سیامک نے مجبور ہو کے کچھ میوہ کھایا حواس درست ہوئے تازہ دم ہو کر پھر
رستم کے مقابلے میں آیا کشتی ہونے لگی رستم نامدار زیادہ تیان کرنے لگے سیامک حیران ہوا دل میں خیال کیا کہ میں ابھی
تازہ دم ہو چکا ہوں اور یہ جوان جسوقت سے میدان میں آیا ہے اب تک اس نے کسی قسم کی راحت لینے کو گوارا نہیں
کی مگر مجبور ہو کر پھر لڑنے میں مشغول ہوا ایک مقام پر رستم نامدار نے دو ڈھائی کس قدم پر لا کے پھر مارا پایان
کشتی سیامک کا آشنائے زمین ہوا چاہا تڑپ کے لنگر قائم کرے مگر حریف زبردست کب لنگر قائم ہونے دیتا ہے
رستم نے زور کر کے سیامک کو تا بہ کمر لائے دوسرے زور میں تا بہ سینہ لائے تیسرے زور میں سر سے بلند کیا
چاہا زمین پر دے ماریں سیامک نے کہا اے شہریار آپ نے مجھے سر سے بلند کیا ہے اب امیدوار ہوں کہ خاک
مذلت پر گرا کے عزت خاکسار خاک میں نہ ملائیے کا بسر و چشم آپکی اطاعت قبول کرتا ہوں رستم نامدار نے بآسانی
زمین پر رکھدیا سیامک کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا رستم نامدار بفتح و فیروزی سیامک کو ہمراہ لیے ہوئے
اپنی بارگاہ کی طرف چلے بیژن پہلے آگے آیا بارگاہ میں جلدی جلدی تیاری کی اس عرصہ میں رستم نامدار بھی پہنچے
تمام لشکر بھی آیا سب نے کمریں کھولیں اپنے خیموں میں گئے سیامک کو رستم اپنی بارگاہ میں لائے بیژن نے
سب اسباب راحت بہم پہونچایا جلسۂ تہنیت کے سامان ہونے لگے سیامک نے رستم سے کہا اے شہریار
اگر حکم ہو تو میں اپنے لشکر کو بھی بلا لوں رستم نے کہا بہت مناسب ہے سیامک نے اسیوقت اپنے لشکر کے
سالار کے پاس کہلا بھیجا کہ بارگاہ میں ہمارے لشکر کی بھی آقائے نامدار کے لشکر میں استادہ ہوں جب سب
لشکر یہاں آچکا تو سیامک باہر آیا لشکریوں کو جمع کیا کہا میں نے بدل و جان مذہب اسلام قبول کیا اور
اطاعت رستم والا حشم کی منظور کی جسکو مسلمان ہونا منظور ہو اور اطاعت رستم نامدار کی قبول کرے وہ میرے لشکر
میں رہے اور جسکو ان باتوں سے انکار ہو وہ چلا جائے سب نے متفق اللفظ کہا کہ ہمکو بدل و جان آپ کا

فرمانا قبول ہو ہم اطاعت رستم نامدار کی کرینگے اور مطیع اسلام ہونگے سیامک نے سبکی رفاقت کی داد دی پھر رستم
نامدار کی خدمت میں آیا اپنے خاص خاص مصاحبونکو طلب کیا وہ سب حاضر ہوئے سیامک نے کہا آقاے
نامدار کے قدمونکو بوسہ دو کہ انکی تصدق سے مذہب باطل کو ترک کیا اور شرف عقبیٰ ملا ایسکے مصاحبون نے
رستم کی قدمبوسی کی رستم نے سبکو بغلگیر کیا سیامک نے عرض کی کہ آقاے نامدار یہ کون شخص ہی جو انتظام کر
رہا ہی رستم نے فرمایا یہ بیژن روشن بخت ولیعہد اقلیم ترسا ہی میرے ہمراہ چلا آیا میں نے بہت کچھ سمجھایا کہ ایسا
نہ کیا اسکے والد نامدار ملک راہب زرین پوش کا بھی قصد تھا کہ وہ بھی میرے ہمراہ آئے لیکن میں نے انکا آنا
مناسب نہ جانا کیونکہ ابھی دو ملک فتح ہوئے ہین انکا انتظام جدید ہونا چاہیے تھا اگر وہ بھی چلے آتے تو وہان
انتظام کون کرتا گو مین انکو بہت کچھ تشفی دیکر آیا ہون مگر مجھے ہر وقت یہی خیال رہتا ہی کہ ایسا نہو جوش محبت مین
راہب بھی چلے آئین اور انتظام مین خلل پڑے سیامک نے عرض کی آقاے نامدار آپکا عزم کہان تشریف لیجانیکا
ہی رستم نے کل حقیقت بیان کی سیامک نے عرض کی شہریار آپ نے جسقدر پتے دیے انمین میرے خیال مین
نہ آیا کہ آپ کس جگہ کو فرماتے ہین اور جب اُس ساحر کا نام و نشان نہین معلوم ہی تو آپ کیونکر تشریف لیجائیے گا
رستم نے فرمایا خدا مالک ہی کوئی صورت نکل آئیگی اور ہم وہانتک پہونچ جائینگے مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو
کہ تمھارا عزم کہان کا ہی سیامک نے عرض کی اے شہریار مین ایک مدت سے دختر زرمہر تاجدار پر عاشق
ہون بہت سی تدبیرین کین مگر کچھ مطلب نہ نکلا اور زرمہر تاجدار نے ایک طلسم مین اُسکو رکھا ہی بلکہ خود بھی
وہین رہتا ہی اور وہی پایہ تخت قرار دیا ہی نام اُس طلسم کا طلسم دائم القرار ہی پیشتر مین نے اُسکو مانگا اُسنے
منظور نہ کیا اور جوابات سخت تحریر کیے مین نے پھر معذرت کی لیکن اُسکو ذرا بھی میرا خیال نہوا اب مجبور ہو کے
مین نے لشکر کشی کی دیکھوں خدا کیا دکھاتا ہی یہ تو امید نہین ہی کہ مین اُس سے لڑ کر فتح پاؤنگا ہان یقین ہی کہ
گرفتار ضرور ہو جاونگا اور جب وہ گرفتار کریگا تو زندہ نہ چھوڑیگا قتل کر ڈالیگا رستم نے فرمایا اے سیامک خدا کی ذات
سے امید ہی کہ تم ضرور اُس طلسم کو فتح کرو گے سیامک نے عرض کی اے شہریار مجھے اس زندگی سے وہ موت بہتر ہوگی
مجھکو فراق نے از حد ستایا ہی غم کا پتلا بنا دیا ہی ایسے وقت مین کسی نے ساتھ نہین دیا گو بہت سے یار و آشنا تھے مگر
کوئی ہمراہ نہ آیا سب نے کنارہ کشی کی اب آپکی ذات سے امید قوی ہی کہ اگر آپ ذرا بھی میری مدد فرمائینگے تو
میرے مقاصد دلی بر آئینگے رستم نامدار نے کہا اے سیامک مین پیشتر تمھارے کام کو چلونگا پھر دوسرے کام
مین مصروف ہونگا سیامک نے عرض کی حضور جس کام کو تشریف لیے جاتے ہین اُسکو تو انجام دیجیے
رستم نے فرمایا مجھکو اسی طرف جانا ہی یا تو راہ مین طلسم دائم القرار ملیگا یا پیشتر تم منزل مقصود پر پہونچ جاؤگے
ہماری بھی وہی راہ ہی سیامک نے عرض کی کیا عجب ہی وہی ٹھکانا ہو رستم نے فرمایا کہ مین نے اسقدر پتے تمکو
دیے انمین سے کوئی بات ملتی ہی سیامک نے عرض کی آقاے نامدار مین اُس راہ سے نابلد ہون
مجھے خود نہین معلوم کہ اُس طلسم کی راہ مین کیا کیا باتین ہین یہ سنا تھا کہ اس طرف وہ طلسم ہی رستم نے فرمایا
دیکھا جائیگا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین پھر شغل مے نوشی شروع ہوا شب بھر اسی عیش و عشرت مین بسر کی صبح
کو رستم نامدار نے فرمایا کہ اب زیادہ ٹھہرنا بہتر نہین ہی کیونکہ دو کامون کو انجام دینا ہی یہان سے آج سفر کرنا اچھا
ہی اُسی روز رستم نامدار نے وہان سے سفر کیا منزلین طی کرتے ہوئے چلے تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے
سیامک نے عرض کی آقاے نامدار آج یہان مقام کیجیے کل تشریف لیجیے گا رستم نامدار نے سیامک سے

کہا اپنے لشکر کو روکو بارگاہیں استادہ کراؤ آج شب کو یہیں قیام کرینگے کل روانہ ہونگے بیژن نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہیں استادہ کرائیں لشکر اترا تھوڑی دیر گذری تھی کہ رستم نامدار سے ایک ہرکارے نے آکر عرض کی حضور در دولت پر ایک نامہ دار حاضر ہے امیدوار باریابی ہے رستم نے فرمایا اندر بلالو چوبدار اجازت لیکر باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا رستم نے دیکھا ایک ساحر کریہ منظر سیاہ دھوتی باندھے ایک نیلی جھولی کاندھے پر ڈالے چلا آتا ہی وسط بارگاہ میں پہونچ کے رستم کو سلام کیا نامہ دیا رستم نے نامہ کو پڑھا اسمیں تحریر تھا کہ اے سردار لشکر تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور ادھر کدھر کا ہے اسطرف راستہ نہیں ہے تم نے راہ فراموش کی ہے جو اسطرف آنکلے ہو بہتر یہ ہے کہ پلٹ جاؤ یہ سرحد طلسم دارالقرار ہے لازم تمکو یہ ہے کہ اسی وقت پلٹ جاؤ یہاں کسیکو ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے رستم نے جو نامہ دیکھا اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ ہم طلسم کے فتح کرنے کو جاتے ہیں ہرگز نہ پلٹینگے اگر تمھیں کچھ دعویٰ ہو تو باز نہ رہو جو ہمارے حق میں چاہو کرو یہ جواب لکھکر اُس نامہ دار کو دیا اور زبانی بھی کہا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہم طلسم کے فتح کرنے کو جاتے ہیں تم انہیں مانع ہو ورنہ تمھارے واسطے خرابی ہے ساحر جو نامہ لیکر آیا تھا اُسنے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہیں اگر آپکو اپنی جان عزیز ہے تو اسی وقت پلٹ جائیے نہیں تو ایسی مصیبت میں گرفتار ہو جیئےگا کہ عمر بھر وہ لطف نہ اٹھائے ہونگے ساحر قریب رستم کے کھڑا تھا رستم نامدار کو جو غصہ آیا طمانچہ مارا سر ساحر کا اڑ گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من سیران جادو بود بیژن اور سیامک اس واقعہ کو دیکھکر بہت حیران ہوئے کہا آقائے نامدار اسکے مرنے سے اندھیرا کیوں ہو گیا رستم نامدار نے فرمایا کہ ساحر جسوقت مارا جاتا ہے تاریکی چھا جاتی ہے پھر غل مچانے لگتے ہیں اور بڑے بڑے واقعہ ہوتے ہیں سیامک نے عرض کی غلام نے یہ کیفیت آج ہی دیکھی رستم نے فرمایا ابھی بہت سے عجائبات دیکھوگے یہ تو ایک معمولی بات تھی اس ناتجربہ کاری پر تم نے فتاحی طلسم کا قصد کیا تھا جاتے ہی گرفتار ہو جاتے سیامک خاموش ہو رہا رستم نے لاشہ اس ساحر کا پھکوا دیا مگر اب حال اس ساحر کے آنے کا عرض کیا جاتا ہے کہ اسکو خنجر گذار جادو نے بھیجا تھا اور خنجر گذار جادو بیابان کا نگہبان ہے زرد مہر کا ملازم ہے اس نے جو لشکر رستم کو دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ راہ بھول کر اس طرف چلے آئے ہیں انکو آگاہ کردوں کہ پلٹ جائیں اس واسطے اُس نے نامہ لکھا اور نامہ دار سے کہدیا تھا کہ جواب لیکر بہت جلد آنا جب نامہ دار کو دیر ہوئی تو اسنے دوسرے ساحر کو روانہ کیا اور کہا جاکر خبر لاؤ کہ اُسے کہاں دیر لگی وہ ساحر جو چلا قریب لشکر رستم پہونچا دیکھا نامہ دار کا لاشہ پڑا ہے اس نے تخت سحر بنایا اسپر لاشہ اس ساحر کا ڈال لیا اسیوقت خنجر گذار جادو کے پاس آیا خنجر گذار نے جو اسکا لاشہ دیکھا گھبرا کر پوچھا ارے اسکو کس نے مارا اُس نے جواب دیا کہ یہ مجھکو نہیں معلوم کہ کس نے اسکو قتل کیا لاشہ راہ میں پڑا تھا میں اٹھا لایا خنجر گذار جادو نے کہا میں ابھی اس کیفیت کی تحقیق کے واسطے خود جاتا ہوں یہ کہکر اٹھا سحر کرکے بلند ہوا لشکر رستم میں آیا در بارگاہ رستم پر پہونچا دربانوں نے روکا اس نے پوچھا کہ ہمنے ایک نامہ دار کو تمھارے سردار کے پاس بھیجا تھا اُسکا لاشہ ہم تک پہونچا مگر نامہ نہیں ملا دربانوں نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہیں جیسا حکم وہاں سے ہوگا کہا جائیگا یہ کہکر دربانوں نے چوبدار کو بلایا کہا یہ ایک ساحر کہیں سے آیا ہے اندر جانا چاہتا ہے اسکی اطلاع حضور سے جلد کرو چوبدار اندر آیا دعائے دولت دیکر عرض کی حضور دروازے پر ایک ساحر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے رستم نے فرمایا بلالو چوبدار پھر باہر آیا خنجر گذار کو اپنے ساتھ اندر لیگیا خنجر گذار نے جو رونق بارگاہ

رستم کو دیکھا دنگ ہو گیا رستم نامدار نے اُسکو کرسی عنایت فرمائی خنجر گذار کرسی پر بیٹھا رستم نے پوچھا مین نے
آپ کے پاس ایک ساحر کو بھیجا تھا اور ایک نامہ بھی لکھ دیا تھا وہ آپ تک آیا یا نہین میرے پاس اُسکا
لاشہ پہونچا نہین معلوم اُسکو کس نے قتل کیا رستم نے فرمایا واقعی اُس سے بے ادبی سرزد ہوئی اسکو ہمارے
تمھارے معاملات مین کیا دخل تھا تمنے جو کچھ تحریر کیا تھا ہمنے اُسکا جواب نہین لکھا تھا اور جو پیام زبانی
دیا تھا اُس نے بدزبانی کی ہمنے قتل کیا خنجر گذار جاہ و اخلاق وجاہ وحشم رستم کا دیکھکر بہت خوش ہوا کہا آپنے
ایسا جواب تحریر کیا تھا مین نے آپکی بہتری کے واسطے تحریر کیا تھا اور نامہ دار کو آپ نے اگر بے ادبی پر قتل
کیا تو بہت خوب کیا مگر مین امیدوار ہون کہ جو کچھ جواب آپ نے تحریر کیا تھا مجھے ارشاد فرمایئے رستم نے
فرمایا جو کچھ تمنے تحریر کیا تھا اُسکو بیان کرو خنجر گذار نے کہا مین نے یہ لکھا تھا کہ اس طرف راستہ نہین ہی یہ
زمین سرحد ہی طلسم وادی القرار کی یہان کسی کے ٹھہرنے کا حکم نہین ہی جو اسطرف آتا ہو وہ بہت زک اُٹھاتا
ہی مگر آپ راہ فراموش کرکے اس طرف چلے آئے اب بہتر یہ ہی کہ اسی وقت یہان سے تشریف لے جایئے
رستم نامدار نے فرمایا ہمنے راہ فراموش نہین کی ہی بلکہ ہمارا ارادہ طلسم مین جانیکا ہی خنجر گذار نے کہا
کس کام کے لیے آپ وہان تشریف لے جائینگے رستم نے فرمایا میرا ارادہ ہی کہ زرمہر تاجدار رسادو سے کچھ
ضروری باتین کہون خنجر گذار نے کہا کمترین سے اُن اُمور کو بیان فرمایئے رستم نے سیامک کی کیفیت بیان
کی خنجر گذار نے کہا اس امر کو وہ کبھی قبول نہ فرمائینگے رستم نے کہا اگر وہ یون قبول نکرینگے تو ہم بزور شمشیر اُن سے
اپنا کام لینگے خنجر گذار نے کہا یہ آپکا خیال خام اور تصور ناتمام ہی آپ کے ہمراہ اسقدر فوج ہی اسکی وجہ سے
آپ کو دعوی ہی یہ تو فوج کوئی چیز نہین اول تو وہان تک آپ کی رسائی مشکل ہی راہ مین آپ ضرور گرفتار ہو جائینگے
کیونکہ یہ طلسم مثل اور طلسمون کے نہین ہی یہ کسی سے فتح نہین ہو سکتا ہی اور اسکی عمر کبھی ختم نہین ہی مجھ کو آپ
کے جاہ و جرات پر رحم آتا ہی اسوجہ سے کہتا ہون کہ آپ زیادہ کوشش نہ فرمایئے جہان سے تشریف
لائے ہین وہین واپس جایئے ایک ادنی درجہ میرا ہی کہ طلسم کی سرحد کی نگہبانی کرتا ہون آپکا یہان سے
بچکر جانا دشوار ہی رستم نے فرمایا کہ مین نے نامے کے جواب مین لکھ دیا تھا کہ آپ سے جو برائی میرے
واسطے ہو سکے کوتاہی نکیجے خنجر گذار نے کہا آپ سب باتین عقل کے خلاف کرتے ہین مین اس وقت
جاتا ہون کل آپ سمجھ کر جواب دیجیے گا رستم نے فرمایا جو ہمنے ایک مرتبہ کہدیا وہی ہمارا قول ہزار بار ہوگا
آپ بیکار وسوسہ کرتے ہین مین کل بھی یہی جواب دونگا جب خنجر گذار نے دیکھا کہ رستم کسی طرح نہ مانینگے
تو جھنجھلا کر کہا مین اس وقت یہ قدرت رکھتا ہون کہ آپکے سب لشکر کو گرفتار کر لون مگر آپکے دل
مین ارمان جنگ باقی رہیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین کل میدان مین آؤنگا سب کو گرفتار کر لیجاؤنگا رستم نے
فرمایا ہم بھی دیکھتے ہین کہ آپ کیونکر سب کو گرفتار کر لیجائینگے خنجر گذار رخصت ہوا آتے ہی اُسنے طبل جنگ بجوایا اسکی خبر
نے رستم کو خبر پہونچائی رستم نامدار نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر رستم مین جنگ کی تیاری ہونے لگی رات بھر بہادرون نے
سامان جنگ مین بسر کی جب آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا رستم نامدار لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ مین
آئے اور سب آگے بڑھکر لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد رستم نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے دھوان
بلند ہوا سب لوگ اُسطرف دیکھنے لگے اور سیامک نے کہا ای شہریار یہ دھوان کیسا ہی رستم نے

فرمایا جب قریب آئیگا سب حال معلوم ہو جائیگا یہ ذکر تھا کہ وہان کا دھوان قریب آ کے پھٹا سب نے دیکھا اُس
دھوین سے ایک اژدر آتش نشان نکلا عقب مین اُسکے خنجر گذار جادو ایک ترسول ہاتھ مین
لیے ہوے یا سامری جمشید کہتا ہوا برآمد ہوا میدان مین آکے رستم سے کہا اب بھی خیر ہی اپنے ارادے
سے باز آئیے پلٹ جائیے ورنہ ابھی آپکا لشکر گرفتار ہو جائیگا رستم نے فرمایا کہ ای خنجر گذار جادو کیا تجھے
میرے قول کا اب تک اعتبار نہین کہا مین تجھ سے ایکبار کہہ چکا ابھی تک تجکو یہ امید ہی کہ مین اپنے قول سے
پھر جاؤنگا خنجر گذار جادو نے کہا ای رستم نامدار بہت پچھتاؤ گے ابھی اس میدان مین ایک صورت بھی
نہ دکھائی دیگی رستم نے کہا جو کچھ تم سے ہو سکے دریغ نکرو خنجر گذار نے اُس اژدر کے سر پر یا
سامری کہکے ترسول مارا اژدر نے ایک چیخ ماری دم کھینچا چیخ مارنے سے سب بیہوش ہوے جب
سب زمین پر گرے تو دم کی کشش سے اژدر کے منھ مین چلے جسقدر لشکر رستم نامدار کا تھا مع رستم سب اژدر کے
شکم مین گیا خنجر گذار جادو نے پھر ترسول اژدر کے سر پر مارا پھیر کر پھلا جب اپنے ٹھکانے پہنچا سب کو
اژدر نے اُگل دیا خنجر گذار نے حداد کو بلا سبکو مسلسل و مطوق کرایا سحر کر کے آب سحر برسایا سب کو ہوش
آیا اپنے کو اس حال مین پایا بیزن اور سیامک کو نہایت افسوس ہوا اشکبار ہوے مگر رستم نامدار
نے سبکو تشفی دی کہا کہ اس حال مین خدا کو یاد کرو ہر دو جہان کا وہ مالک ہی اس بلا سے نجات عطا
فرمائیگا پہلے اس سے بڑھ بڑھ کے مصائب اُٹھائے ہین خدا اس مصیبت کو بھی دفع کر دیگا خنجر گذار نے
جسقدر مال و اسباب رستم نامدار کا تھا سب اپنے قبضے مین کیا پھر رستم سے کہا مین نے آپسے کہا تھا کہ مجھسے
زیادہ لڑنا بہتر نہین مجھسے انکار نہ کیجیے ورنہ ذک اُٹھائیگا بہت پچھتائیگا رستم نے فرمایا او مکار اگر ہمارا خدا
چاہیگا تو اسکی سزا تجکو دینگے اپنا بدلا لینگے اور اگر موت ہماری اسی حیلے سے آئی ہی تو بیہودہ دنیا پر ہمارا نام
باقی رہیگا خنجر گذار نے کہا ای رستم اب تم کیا بدلا لوگے مین تمکو اسی حالت سے زرمہر تاجدار جادو کے
پاس بھیجدونگا وہ تمہین قتل کرڈالیگا رستم نے فرمایا ہمارے قتل پر کوئی قادر نہین ہی بے حکم خدا کوئی نہین
قتل کر سکتا ہی خنجر گذار نے کہا ای رستم اب بھی تمھاری جان بچنے کی ایک صورت ہی اگر اپنا مذہب ترک کرو اور
دین سامری پرستی اختیار کرو تو مین رہا کر دون بلکہ اپنے ہمراہ لیجا کر تمھاری سفارش زرمہر سے کرون وہان
کوئی عہدۂ جلیل تمکو دلا دون مجھے تمھاری ہمت و جرأت پر افسوس آتا ہی اصل یون ہی کہ تمھاری جرأت مین
فرق نہین ہی مگر جو بات امکان سے باہر ہی تم اُسکی خواہش کرتے ہو رستم نے فرمایا او بیہودہ گوئی ہم ہمیشہ
سامری جمشید پر لعنت کرتے ہین اگر تجھے ہم سے محبت ہی تو ہمارا دین قبول کر اور اپنے مذہب باطل کو چھوڑ دے
خنجر گذار یہ کلام سنکر بہت ناخوش ہوا کہا ای رستم اب مین ضرور تمکو زرمہر تاجدار کے پاس بھیجونگا اور تمھارے قتل کی
تاکید لکھدونگا کہ وہ ضرور تمکو قتل کریگا اور تمھاری جوانی اور صورت پر رحم نہ کھائیگا رستم نے جواب دیا کہ تو دریغ
نکر جو تجھسے ہو سکے اُٹھا نرکھ خنجر گذار نے اسیوقت ساحروں کو بلایا کہا یہ سب لوگ سلطان زرمہر تاجدار
جادو کے گنہگار ہین انکو بہت جلد سلطان تک پہونچاؤ اور میری طرف سے عرض کرنا کہ ان لوگون کے حال پر رحم
نکرین یہ سب یار ان و دشمنان طلسم یہان آئے تھے مین نے سب کو بہت سمجھایا اور دین سامری پرستی کیطرف
رجحان دلایا مگر یہ سب خدا پرست ہین ہمارے خداوندون کی شان مین کلمات لاطائل زبان سے نکالتے ہین
جہان تک ہو سکے ان لوگون کو تکلیف دیکر قتل کرنا ساحرون نے کہا جیسا آپ کہتے ہین ہم اسی طرح سلطان

بیان کرونگے خنجر گذار نے اسی وقت ساحرون کو معہ تمام لشکر رستم کے روانہ کیا مگر ہتھیار کسی کے نہین لیے
اور ساحرون سے کہدیا کہ یہ سب ہتھیار ان لوگون کے بعد قتل سلطان سے لکرے لینا ہین اس واسطے
ابھی ہتھیار ان لوگون کے نہین لیتا ہون کہ سلطان انکی ہیئت اصلی دیکھین ساحرون نے کہا آپ خاطر
جمع رکھیے ہم ہتھیار انکے بعد قتل لے آئینگے یہ کہکر سب ساحر روانہ ہوے لشکر رستم معہ رستم و بیژن
و سیامک سلسل و طوق ہمراہ منزلین طی کرتے ہوے چلے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ سیمرتن کی عرض بیجا کی

کہ جب اسے زرمہر بہت عاجز ہوا اور ملکہ نے کسی طرح اسکا قبول نہ کیا تو اس نے مجبور ہو کر ایک گلدستہ
بزور سحر تیار کیا تاثیر اسکی یہ رکھی کہ جسکے دماغ مین اس گلدستے کی خوشبو جائے وہ زرمہر پر عاشق ہو جائے
اس نے بہت دنون مین یہ گلدستہ تیار کیا قصد ہوا کہ اس گلدستے کو لے جاؤن ملکہ کو سنگھا کر اپنا عاشق
بناؤن اسی ارادے سے اٹھا تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے کہا حضور در دولت پر چند
ساحر خنجر گذار کے بھیجے ہوے آئے ہین مگر قیدی اسقدر ہمراہ لائے ہین کہ آج تک اس قدر قیدی
طلسم مین نہین آئے زرمہر نے کہا ساحرون کو اندر بلالو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اندر لے گئے جب
سب ساحر اندر آئے سب نے زرمہر کو سلام کیا پھر خنجر گذار کا پیام دیا بعد مین کہا حضور یہ قیدی بارادہ
طلسم کشائی یہان آئے تھے سبکو ہمارے افسر صاحب نے گرفتار کیا پیشتر تو انسے بہت بہت کہا کہ تم جہان سے
آئے ہو وہین پلٹ جاؤ انھون نے نہ مانا تو انھون نے انکو گرفتار کر لیا جب اسیر ہوے تو انسے ہمارے
افسر صاحب نے کہا کہ اب بھی ہم تمھاری خطا معاف کرا دینگے مگر طریقہ سامری برحق اختیار کرو اور مذہب
اسلام کو ترک کرو ان سب نے ہمارے خداوندون کو بہت کچھ برا کہا افسر صاحب اسی وقت انکو قتل
کرتے مگر آپکو اطلاع کرنا ضرور تھی اور سب کو حضور کے ملاحظہ مین پیش کرنا تھا اس وجہ سے انکو قتل
نہین کیا اور جس ہیئت سے آئے تھے اسی طرح آپ کے ملاحظے کے واسطے بھیجدیا ہے بلکہ یہ کہدیا ہے کہ جب
یہ لوگ قتل ہو چکین تو ہتھیار اور لباس انکا میرے پاس بھیجا جائے کہ وہ بطور سند میرے پاس رہیگا
زرمہر نے کہا وہ لوگ کہان ہین ساحرون نے کہا باہر سب موجود ہین زرمہر نے کہا انکو یہان لاؤ ہم دیکھنا چاہتے
ہین ساحر گئے سبکو اندر لائے زرمہر نے رستم نامدار کی صولت و حشمت دیکھکر پوچھا کہ یہ جوان کون ہے ساحرون
نے جواب دیا کہ یہ سب کا افسر ہے زرمہر نے کہا یہ بات تو ظاہر ہے مین یہ پوچھتا ہون کہ یہ جوان کس خاندان
سے ہے اور کیا نام ہے کس لیے اس نے طلسم مین آنیکا ارادہ کیا تھا ساحرون نے کہا یہ ہمکو نہین معلوم
ہے زرمہر رستم کی طرف مخاطب ہوا کہا اے جوان تو کون ہے کہان سے آیا ہے اور کیون اس طلسم مین آنے کا
ارادہ کیا تھا رستم نے حسب و نسب اپنا ظاہر کیا ارادے سے ماہر کیا زرمہر نے جو حسب و نسب رستم نامدار کا
سنا اور صاحبقران کے نام سے آگاہ ہوا اور ارادہ رستم کا معلوم ہوا کہا اے جوان اب تو تیرا قتل کرنا واجب ہو گیا
کیونکہ تو اس خاندان سے ہے جو دشمن ساحران مشہور ہے اور تم لوگون نے بڑے بڑے ساحران جلیل کو
جو بزرگان دین مانے جاتے تھے قتل کیا ہین تمکو قتل کرکے ان سب کے خون کا بدلا لونگا رستم نے فرمایا
تیری مجال نہین جو ہمکو قتل کر سکے کیونکہ تو ہمارے قتل پر قادر نہین ہے زرمہر نے کہا مین ابھی بالونکو نہین [illegible]
ابھی جلاد کو حکم دونا تیری گردن زدنی ہو جائے رستم نے فرمایا کیا مجال ہے تیری زرمہر نے کہا اسکو لے جاؤ

اور زندان خانے مین لیجا کر قید کر دو مین ایک جلسہ عظیم کرونگا اور اپنی تمام رعایا کو جمع کر کے اس جوان کو قتل کرونگا
ملازمان زرمہر رستم کو مع اور سب سردارون کے زندان مین لیگئے زرمہر نے کہا مین تعجب کرتا ہون کہ اس
جوان کو اسقدر لشکر کہان سے مل گیا جو ساحر اسکے پاس بیٹھے تھے اُنھون نے کہا حضور یہ اولاد حمزہ سے
ہین انکے واسطے لشکر کی کیا کمی ہے اور مال و زر کی کیا حاجت ہے جس ملک مین گئے اُسکو تباہ و برباد کیا
حاکم کو اپنا مطیع بنایا مال خزانہ اُسکا اپنے قبضے مین کیا فوج وہان سے ہمراہ لی دوسرے ملک کی طرف روانہ
ہوئے یہ لوگ اسی فکر مین رہتے ہین زرمہر نے کہا یہ لوگ واقعی شجاع ہین سب نے جواب دیا کہ انکی شجاعت
مین کیا شک ہے آپ نے تقریر سنی کہ جو کسی طرح آپکے بس مین ہین مگر جو انکے قول آزادی مین رہتے ہین وہی
اسیری مین ہین انکو کسیکا خوف نہین سوائے صاحبقران کے اور یہ لوگ کسی سے نہین ڈرتے مرنے کو حیات ابدی
جانتے ہین انکی شجاعت کا کیا ذکر ہے آپکے طلسم مین ایسا انتظام ہے تو یہ لوگ گرفتار بھی ہوئے اگر کوئی
دوسرا طلسم ہوتا تو وہان آفت برپا کرتے اب حضور انکو اسیر رکھین قتل کر ڈالین ان لوگون کے مددگار بھی غیب سے
پیدا ہو جایا کرتے ہین اسیری مین مدد انکی ہوتی ہے اور وہ لوگ مدد کرتے ہین جنکا کسیکا گمان بھی نہین ہوتا ہے اس
جوان کا زندہ اسیر رہنا مناسب نہین ہے ضرور قتل کر ڈالیے زرمہر نے کہا مین خود اس جوان کو قتل کرونگا
مگر ایک روز معین کیا جائے تمام رعایا جمع ہو سب کو شراب و کباب تقسیم ہو اس روز یہ جوان قتل کیا جائے اور
مجھے کوئی عذر اسکے قتل کرنے مین نہین ہے جیسا اکثر طلسمون مین یہ رسم ہے کہ جو شخص بارادہ طلسم کشائی آئے
اُسکو بمدت مقررہ تک طلسم مین قید رکھتے ہین جب میعاد منقضی ہو جاتی ہے تو طلسم کے باہر لیجا کر قتل کرتے ہین
قول اُن لوگون کا یہ ہوتا ہے کہ اگر اندر میعاد کے طلسم کشا کو کوئی قتل کرے اور طلسم کے اندر یہ واقعہ ہو تو تمام طلسم مین آگ
لگ جائے مجھکو یہ خیال بھی نہین ہے میرا طلسم دائم القرار اسم بامسمّی ہے اس طلسم کی عمر کبھی ختم نہین ہے یہ طلسم
ہمیشہ رہیگا سب نے کہا پھر جو دن حضور مناسب جانین مقرر فرمائین اور اُسکو اس روز قتل کرین زرمہر نے
ایک دن مقرر کیا اور وہی ساحر جو قید لیکر آئے تھے اُنسے کہدیا کہ خنجر گزار جادو کو خبر دینا اور تم لوگ بھی اُسکے
ہمراہ آنا بلکہ اور جسقدر وہان کے باشندے ہون سبکو خبر دینا ساحر رخصت ہوئے یہان زرمہر نے شہر مین
منادی کرائی کہ فلان روز سب لوگون کو حاضر ہونا چاہیے دربار عام ہے سب کو اطلاع ہوئی تاریخ مقررہ کا
انتظار کرنے لگے جو جو ملازمین زرمہر کے علاقہ جات پر تھے اُنکو طلب کیا تاریخ مقررہ تک بہت سے لوگ
جمع ہو گئے جب یوم موعود آیا باشندگان طلسم جہان کی نسبت انکو اطلاع دیگئی تھی وہان جمع ہوئے زرمہر بھی
لباس مکلف پہن کر اپنے ملازمین کو ہمراہ لیکر بڑے جاہ و حشم سے اُس میدان مین آیا بارگاہ زرنگار استادہ
ہوئی دور تک کرسیان بچھین سب ارکین سلطنت بیٹھے ایک تخت مرصع کار پر زرمہر بیٹھا ملازمون سے
حکم کیا کہ اسیرون کو جلد حاضر کرو بہت سے ملازم طرف زندان خانے کے روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد
سب نے دیکھا ایک مجمع کثیر ہتھکڑیان بیڑیان پہنے ہوئے چلا آتا ہے سب کو تعجب ہوا کہ اسقدر لوگ ایک
مرتبہ اسیر کسطرح ہوئے بعض نے کہا یہ بات سوائے سلطان زرمہر کے اور کسی کو حاصل نہین جو اس قدر
لشکر کثیر کو گرفتار کرے اُنھون نے بارادہ طلسم کشائی کا کیا تھا یہان اگر سرحد طلسم پر گرفتار ہوئے اب سب
قتل ہو جائینگے بعض لوگ افسوس سے کہتے تھے کہ طلسم کشا کیا جوان صاحب شوکت و شان ہے اسکو قتل کرنا
اچھا نہین ہے ہان اسیر رکھنا مناسب ہے بعض اُنکے جواب مین کہتے تھے کہ سلطان کا مزاج تم لوگ جانتے ہو

انکو یہ بات بہت ناگوار ہوئی اگر آج اس طور سے انکو قتل نہ کرینگے تو روز ایسے فتنے برپا ہوا کرینگے بسکہ
قتل سے سبکو ہیبت ہو جائیگی بہت اچھی بات ہی یہ ذکر تھا کہ سب قیدی زرمہر کے روبرو آئے زرمہر نے
حکم دیا کہ انمین سے جو دین سامری پرستی قبول کرے اسکو چھوڑ دو اور جو اس دین کو اختیار نہ کرے اسکو
قتل کرو ارکین سلطنت سب کھڑے ہوے سب سے مخاطب ہوکر کہا تم مین کون ایسا ہی جو دین سامری پرستی
قبول کرے اور خدا پرستی کو ترک کرے جو دین سامری پرستی قبول کریگا اسکی خطا معاف ہوگی ورنہ قتل کیا
جائیگا سب نے متفق اللفظ یہ جواب دیا کہ ہم لعنت کرتے ہین سامری جمشید پر ہرگز دین سامری پرستی قبول
نکرینگے سب نے زرمہر سے کہا یہ لوگ بہت پختہ ہین اپنے دین کو ترک نہین کرتے زرمہر نے کہا سبکو
قتل کرو یہ جو زرمہر نے کہا اسیوقت جلاد میدان مین آئے ریت سے چبوترے بنائے زرمہر نے
کہا پہلے رستم کو قتل کرو پھر اور سب کو قتل کرنا جلادوں نے رستم نامدار کو چبوترے پر بٹھایا گردن پر کوئلے
کا خط لگایا بیژن روشن بخت اور سیامک نے جو یہ کیفیت دیکھی بیقرار ہوگئے جلادون سے کہا پہلے ہمکو قتل
کرو پھر آقاے نامدار کے حق مین تمکو اختیار ہی کسی نے انکا کہنا قبول نہ کیا جلاد تلوار بکف شلنگین لگانے
لگا احکام کا منتظر ہی زرمہر نے کہا کیا انتظار کرتا ہی قتل کر جلاد نے پھر توقف کیا پھر زرمہر نے کہا مین سو حکم کا
ایک حکم دیگا تو اپنا کام کر اس وقت رستم نامدار کی بیقراری آہ وزاری جب بالکل یقین ہوا کہ جان نہ بچیگی
دست دعا طرف آسمان کے اٹھائے درگاہ الٰہی مین بالحاح وزاری عرض کی الٰہی کریم کارساز اے رب بے نیاز تو
امداد کر اس بیکسی سے نجات عطا فرما تڑپ کے جو رستم نے دعا کی قبول درگاہ اجابت ہوئی ایک برق
چمک کر گری جلاد کا سر اڑ گیا رستم نامدار کی قید کٹکر زمین پر گری سب نے دیکھا ایک پنجہ آسمان سے گرا رستم
کو اٹھا لیگیا سب نے سحر کیا مگر کچھ اثر ظاہر نہوا اس حیرت مین سب تھے کہ پھر آسمان سے پنجہ گرا بیژن
روشن بخت کو اٹھا لیگیا اسکی طرف سب متوجہ ہوے دوسرے بار پنجہ گرا سیامک تاجدار کو لیگیا زرمہر کو
حیرت ہوئی اسی وقت اسنے کہا جو لوگ اب باقی ہین انکو جلد قیدخانے مین لیجاؤ نہین یہ سب بھی ہاتھ سے
جاینگے اور یہ لوگ رہا ہوکر آفتین برپا کرینگے معلوم ہوتا ہی کوئی بڑا شخص انکا کفیل ہی جلد انکو زندان
لے جاؤ ملازمین زرمہر تمام لشکر رستم کو قیدخانے کی طرف لیکر چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ برقین چمک چمک
کے گرین سبکی قیدین کٹکر زمین پر گرین آزاد ہوے جو جاملان قید تھے وہ بیہوش ہوکر گرے ان لوگون نے
رہائی جو پائی جس طرف چاہا نکل گئے یہ خبر زرمہر کو پہونچی زرمہر گھبرا کے وہان آیا دیکھا تمام لشکر رستم
تلوارین کھینچے ہوے چار سمت جاتا ہی وہ رہکر برق چمکتی ہی ہر غول سے تین چار آدمی غائب ہوجاتے ہین
اس نے پھر سحر کر کے سبکو بیہوش کیا اس برق کا چمکنا موقوف ہوا زرمہر نے اور لوگون کو بلایا جسقدر
بیہوش پڑے تھے سبکو قیدخانے میں بھیجا آپ مایوس ہوکر چلا اپنے یہان آکر وزیرونکو بلا کر کہا یہ
کیا ستم ہوا تم لوگ سچ کہتے تھے کہ مسلمانون کی مدد غیب سے ہوتی ہی نہین معلوم یہ کون شخص انکا مددگار
ایسے وقت مین پیدا ہوگیا عجب شخص تھا مین نے بہت بہت سحر کیا مگر اسپر ذرا بھی تاثیر نہوئی میرا سحر اور
اسطرح خطا کرے نہین معلوم کیا اسرار تھا اور کون تھا جسکو یہ قدرت حاصل تھی کہ مین نے سحر کیا اور بے
اثر ہوا میرا سحر مشہور خلایق ہی سامری کی کلیات میری پاس موجود ہی جو جو سحر سامری مین تھے سب میرے
پاس موجود ہین اور اسی سحر کے ذریعے سب کام لیتے ہین مگر انکو ہر سحر بیجا ہی وہ منافقہ ساحر ادھر چھوٹے

سحر سامری بے شمار ہیں مگر جو اعلیٰ درجہ کے سحر تھے وہ کسیکو نہیں ملے سوائے میرے کہ مین کتاب کلیات
سامری کا محافظ ہون اور مجھے وصیت بزرگان دین کی ہی کہ اسمین کے سحر کسی کو نہ دیے جب البتہ
ورنہ تاثیر جاتی رہیگی مین نے وہ سحر کیے مگر اسپیر کوئی اثر نہ پڑا بالکل آتا نہ معلوم ہوا وہ میری طرف تکتا
بھی ہوا اپنے کام مین مصروف رہا اگر یہ شخص مدد کریگا تو البتہ اُس سے مقابلہ کرنا مشکل ہوگا مگر وقت پر
دیکھا جائیگا اگر مین پھر اُسیکر واسطے خرابی نکرسکونگا تو وہ مجکو بھی کوئی تکلیف نہین پہونچا سکتا ہی وزیرون سے کہا اغظ
سے کوئی مقابلہ نکرسکیگا زرمہرہ نے کہا ایک انتظام کرنا ضرور ہی کہ طلسم مین طلسم اسکی خبر رکھین کہ اگر رستم طلسم مین
پھر نہ داخل ہو اگر ابھی بارہ دری طلسم مین آئے تو مجکو فوراً اطلاع ہو مین اُسکا بندوبست کرون سب نے کہا ایسے
زمانے کیا ضرورت ہی ہم سب لوگون کو خود اسکا خیال رہیگا زرمہرہ نے کہا ہر ایک کو اسکا خیال رکھنا ضرور ہی مگر کچھ
لوگ اس امر کی سراغ رسانی کے لیے جدید ملازم کیے جائین وزیر دین نے کہا یہ انتظام ابھی ہوا جاتا ہی
یہانپر تو یہ گفتگو ہو رہی ہی انکو تو اس حال مین چھوڑیے کہ وقت پر انکا ذکر ہوگا۔

پہلے کیفیت رستم نامدار اور بہزاد روشن بخت اور سیاہ مست تاجدار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب رستم نامدار کو خوشبو انکی لیکیا تو شاہزادہ تکان پہ پہنچنے سے بیہوش ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد
ہوش جو آیا اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا دیکھا سامنے بہزاد روشن بخت بھی ایک مسہری پر بیٹھا ہی دوسری
نگاہ جو کی سیاہ مست کو دیکھا شاہزادہ حیران ہوا گھبرا کے چارون طرف دیکھا اپنے لشکر کے اور سردارون کو بھی
ایک جانب پایا دل مین خیال کیا کہ مین ہوشیار ہون یا سو رہا ہون یہ خواب ہی یا اصلی واقعہ ہی اس فکر مین تھے
کہ چند کنیزون نے آکے سلام کیا عرض کی آپ بارہ دری مین تشریف لے چلیے ہماری ملکہ آپ کو بلاتی ہین رستم
نامدار کنیزون کے ہمراہ ہوے راہ مین دیکھا باغ بہت معقول بنا ہی بہت اچھی عمارتین نظر آئین رستم
حیران حیران چارون طرف دیکھتے ہوے جاتے تھے کہ کنیزون نے عرض کی آپکے استقبال کو خود ملکہ عالم
تشریف لاتی ہین رستم نے دیکھا سامنے سے بہزاد بارہ دری کا اظہار رستم نامدار کی آنکھین جھپک گئین نظر
جب قائم ہوئی تو دیکھا کہ ایک سہی قد لباس پرزر پہنے ہوے کنیزین گرد حلقہ کیے ہوے مگر نقاب پوش اُس
پری سے جا آتی ہی رستم نامدار نے کنیزون سے کہا یہ کون ہی جو نقاب منھ پر ڈالے ہی کنیزون نے عرض کی
ملکہ خورشید جمال نقاب پوش دختر معیار روشن دل یہی ہین آپکو اس باغ مین لائی ہین یہ ذکر تھا کہ ملکہ خورشید جمال
قریب رستم کے آگئین کنیزون نے رستم نامدار کو سلام کیا رستم نامدار نے سبکو جواب سلام دیا ملکہ نے دبی زبان
سے کہا مزاج مبارک کیسا ہی رستم نامدار اس ادا پر فریفتہ ہوگئے بے اختیار زبان سے نکلا مزاج کی کیفیت
کیا بیان کرون جو دل پر گذرتی ہی اسکو کیونکر بیان کرون ملکہ شرم سے کچھ جواب نہ دے سکین
صرف اتنا کہا آپ نے بڑی تکلیف فرمائی میرے ہمراہ تشریف لے چلیے رستم نامدار ملکہ خورشید جمال
کے ہمراہ بارہ دری مین آئے دیکھا بارہ دری ہی یا اصل مین رشک پری ہی جو چیز ہی خوب ہی ہر بات مرغوب ہی ملکہ
نے مسند پر شاہزادے کو بٹھایا رستم نے کہا آپ بھی تشریف رکھیے ملکہ بھی دوسری مسند پر بیٹھین رستم نامدار نے
کہا آپکا یہان تشریف لانا کیونکر ہوا رستم نامدار نے کل کیفیت کہ سنائی ملکہ نے کہا آپ نے غضب کیا کہ ایسے
ساحران غدار کے طلسم پر اس طرح لشکر کشی کی یہ خیال مبارک مین نہ آیا کہ یہ لوگ ساحر ہین ہم سے عداوت نہ
کیا ہوگا کیونکر انپر فتح پائینگے رستم نے جواب دیا کہ ملکہ ہمکو ساحرون سے خوف نہین بہت سے ساحران غدار سے

مقابلے رہے مگر آج تک یہ خوف نہیں کیا ہر جگہ اللہ نے مدد کی جو آفت آئی رد کی اگر یہی خیال کرتے تو اب تک
قائل ساحران نام ہوتا ملکہ یہ گفتگو رستم کی سنکر بے چین ہو گئی جی میں یہ خیال کیا کہ واقعی بڑا صاحب شجاعت ہے
ظاہر میں رستم کے سنانے کو کہا آپ سچ کہتے ہیں آپ بڑے شجاع ہیں عقلمندی کے بھی سنتے ہیں کہ
بے سمجھے کسی کام کو کرے انجام پر نظر نہ رکھے رستم مسکرا کے خاموش ہو رہے ملکہ نے کہا یہ لوگ جو آپکے
ہمراہ ہیں یہ کون ہیں رستم نے انکی کیفیت مجمل بیان فرمائی ملکہ نے کہا اور جو لوگ اسیر ہیں رستم نے فرمایا وہ لشکری
لوگ ہیں انکو بھی رہا کرینگی کوئی تدبیر کیجیے بیگم مگر ابھی جو قیمت تو بیان کیجیے کہ آپ کون ہیں یہاں سے انکو
کہا تو سہل ہے جو اس طلسم میں آپ … (unclear) خورشید جمال نے کہا میں خاص طلسم میں والدنامدار
کی وجہ سے رہتی ہوں والدنامدار اس طلسم کے … تسخیر طلسم بناتے ہیں علاوہ اسکے اور بھی جو ضرورت
طلسم میں ہوتی ہے … مدد دیتے ہیں زرمہر کو بھی بتایا ہے بلکہ اب تک جو ضرورت ہوتی ہے والدنامدار سے
دریافت کرتا ہے وہ کسی کا سامنا نہیں کرتے ہیں جب میں جاتی ہوں اسوقت تو انھیں اپنے کام ملتوی کرنا
ہوتے ہیں اور تھوڑی دیر مجھسے باتیں کرتے ہیں ورنہ کوئی جا نہیں سکتا ہے زرمہر کو جس بات کی ضرورت
ہوتی ہے … بتاتا ہے جواب تحریر کر دیتے ہیں سامنے زرمہر کا بھی نہیں کرتے ہیں رستم نے فرمایا زرمہر
تو کہتا ہے کہ میں … سحر و ساحری میں نہیں ہے … جواب دیا کہ یہ دعوی تو غلط ہے سحر خوب جانتا ہے
والدنامدار … اچھی طرح … کیا ہے رستم نامدار نے فرمایا کہ میں ان کے روشن بخت اور سیاہ بخت نامدار
وہاں ہوشیار ہو کر … پاس بیٹھے تو بہت گھبرا اٹھینگے کوئی آدمی انکی خدمت کے واسطے بھیج دو ملکہ
نے کہا آپکے فرمانے کی ضرورت نہیں ہے اسکا انتظام پیشتر ہی کر لیا ہے رستم نے فرمایا کسی قسم کی ان کو تکلیف
نہو ملکہ … خاطر اقدس مطمئن رکھیں انکو کسی قسم کی تکلیف نہو گی یہ کہکر خواصوں کی طرف
اشارہ کیا سب سلام کر کے پیچھے ہٹیں تھوڑی دیر میں گلابیاں شراب کی کشتیاں کباب کی محفل میں آئیں ملکہ نے
بڑھ کے ایک گلابی ہاتھ میں اٹھالی گلاس زمردین دوسرے ہاتھ میں لیا اپنے ہاتھ سے شراب انڈیلی
دست حنائی پر رکھ کر رستم نامدار کے پیش کش کیا شاہزادے نے مسکرا کے فرمایا پہلے آپ ملاحظہ فرمائیے
پھر مجھکو دیجیے ملکہ نے کہا آپ ہمارے مہمان ہیں آپ کی خاطر ہمپر واجب ہے پیشتر آپ نوش فرمائیے پھر ہم
بھی شغل کرینگے رستم نامدار نے فرمایا میں ایک شرط سے قبول کرونگا ملکہ نے کہا میں آنکھوں سے بجالاؤنگی
رستم نے فرمایا نقاب چہرۂ زیبا سے اٹھائیے صورت دکھلائیے ملکہ نے کہا کیا خوب بے تکلفی آپکے حصہ میں
آئی ہے کیا صفائی ہے صورت کیوں دکھاؤں نقاب کس لیے اٹھاؤں میں نے تو آپ کی خاطر کی آپ نہیں
معلوم کیا سمجھے اچھی فرمایش ہے سبحان اللہ آپ سے یہ امید نہ تھی صورت دکھانے سے آپ کا کیا فائدہ ہوگا
رستم نے کہا مراد دلی بر آئیگی دل کی حسرت نکل جائیگی آپ تو بڑی مہمان نواز ہیں میرا کہنا قبول کرنا
کیا قاعدہ مہمان نوازی کے خلاف ہے ملکہ نے کہا مہمان نوازی مہمان کے موافق کیجاتی ہے اور مہمان کو
میزبان نوازی بھی فرض ہے جبتک مہمان میزبان نوازی نکرے گا تو میزبان مہمان نوازی کے کل فرائض
کیونکر ادا کر سکتا ہے رستم نامدار نے فرمایا آپ نے عبارت کی ہے واقعی ہمتو ایک غریب الدیار ہیں میزبان نوازی
کی قدرت کہاں رکھتے ہیں آپ البتہ معلم صاحب کی صاحبزادی ہیں آپ نے عنایت فرمائی سچا تاجا
سچائی میں اسکا شکریہ کیونکر ادا کر سکتا ہوں اور اسکا عوض آپ کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں مگر جب آپ کو

اپنے حال پر مہربان پایا ایک مطلب دلی کا خواستگار رہو آپ قبول فرمائینگا میری حسرت نکل جائیگی ورنہ زیادہ عرض
بھی نہیں کرسکتا شاید خلاف مرضی مبارک ہو ملکہ نے جو یہ گفتگو رستم نامدار کی سنی سمجھی شاہزادے کے خلاف
ہوا اسکو اسکے جواب دیا آپ نے میرے کہنے کو بیچ جانا میں نے یہ نہیں کہی تھی آپ نے یہ کیا کم مہربان نوازی فرمائی
کہ میرے حال پر توجہ کی یہ کہکر نقاب اُٹھی رستم نامدار کی نگاہ جو جمال جہان آرائے ملکہ پر پڑی بہت ضبط کیا مگر
نہ سنبھلا گیا غش کھا کر گرے ملکہ نے جلدی سے اپنے زانو پر سر رکھ لیا گلاب کیوڑا بید مشک طلب
کیا رستم نامدار کو عطر سنگھایا ہوش آیا رستم نے دیکھا سر زانوے حبیب پر ہے پھر آنکھیں بند کر لیں ایما یہ تھا
کہ ہم ابھی ہوشیار نہیں ہوئے مگر ملکہ نے اس حرکت پر مسکرا کے کہا اے شہریار میں نے آپکی شوخی کو دیکھا
آپ بیکار بگڑی بات کو بناتے ہیں رستم نامدار کو بھی خیال آیا کہ زانوے نازک کو تکلیف ہوگی یہ تصور
کرکے سر زانو سے ہٹا لیا اُٹھ کر بیٹھے ملکہ نے کہا مزاج کیسا ہے یہ کیا واقعہ تھا رستم نامدار نے سر جھکا لیا
ملکہ ہنس کر خاموش ہو رہیں دن قلیل باقی تھا ملکہ خورشید جمال نے کہا اے شہریار مجھے اجازت مرحمت فرمائیے
کہ میں والد نامدار کی خدمت میں جاؤں یہ میرا معمول ہے اور اس وقت جاتی ہوں اگر آج نجاؤنگی تو انکو
خیال پیدا ہوگا رستم نے فرمایا شوق سے جاؤ مگر جلد آنا دیر نہ لگانا جبتک تم نہ آؤگی طبیعت گھبرائیگی ملکہ نے
وعدہ کیا کہ میں بہت جلد آؤنگی صرف والد کے پاس جاکر سلام سے فراغت حاصل کرکے آتی ہوں آپ
جبتک اپنے رفقا کے پاس تشریف لیجائیے انکو اپنی صورت دکھلائیے صبح سے بیتاب ہیں انکو اگر
انکو سمجھایا کہ رستم اندر تشریف رکھتے ہیں مگر وہ کہتے ہیں ہمکو بھی انکے پاس پہنچاؤ رستم نامدار نے
فرمایا واقعی وہ لوگ مجھے ایسی ہی محبت کرتے ہیں یہ کہکر اُٹھے ملکہ نے تخت طلب کیا کنیزوں نے تخت حاضر کیا دو
تین کنیزیں ہمراہ ہوئیں ملکہ تخت پر بیٹھیں تخت بلند ہوا رستم نامدار کا دل دردمند ہوا جہانتک تخت نظر آیا دیکھا کیے
جب نظروں سے غائب ہوگیا وہاں سے باہر آئے کنیزوں کو ہمراہ لیا جس مقام پر بیژن رخش بخت سیاملک
تاجدار وغیرہ تھے وہاں آئے بیژن نے جو رستم کو دیکھا دوڑ کر قدموں کو بوسہ دیا رستم نے گلے سے لگایا فرمایا
مزاج کیسا ہے بیژن نے عرض کی صبح سے آپ کا انتظار تھا گو یہاں لوگوں نے بڑی خاطر کی مگر آپ کی خبر
اچھی طرح سے نہ معلوم ہوئی تھی یہی اضطراب رنج والم تھا سیاملک بھی آیا عرض کی شہریار مزاج کیسا ہے رستم
نے فرمایا شکر ہے اس خدا کا جس نے اتنی بڑی آفت سے نجات دی بیژن نے عرض کی آقاے نامدار
میری امید قطع ہو چکی تھی سیاملک نے کہا میں بھی یہی جانتا تھا کہ اب بچنا دشوار ہے رستم نے فرمایا کہ کبھی
ہراسان نہونا خدا پر نظر رکھنا وہی حافظ حقیقی ہے ہر حال میں مدد کرتا ہے جو آفت آئی ہو رد کرتا ہے دیکھو جادو کے
ہاتھ سے بچایا کیسا عیش دکھایا اب دیکھو کوئی صورت ایسی پیدا ہوگی کہ طلسم کو بھی فتح کر لینگے بیژن اور
سیاملک نے کہا خدا مالک ہے وہ دن بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنی اپنی مرادوں کو پہنچینگے ان لوگوں کو تو اس حال میں چھوڑ کے

اب حال ملکہ خورشید جمال ملاحظہ کیجیے

کہ یہ جو اپنے باپ معیار روشن دل کے پاس گئیں معیار نے بلایا ملکہ نے سلام کیا معیار نے گلے سے لگا اپنے پاس بٹھایا پوچھا
بی بی مزاج کیسا ہے عرض کی خیریت ہے معیار روشن دل نے کہا بی بی میں فکر کرتا ہوں کہ تجھے ایسے شخص کو بیاہ دوں
اور ایسے شخص کو اپنا مالک گردانا جو یکتائے روزگار بہادری و نامداری ہے آج تک بہت سے شاہان ذی مرتبت نے
تمہاری خواستگاری کی مگر تم نے انکو قبول نہ کیا یہ شخص ان سب سے افضل ہے اول تو عالی نسب

دوسرے جری شجاع صاحب شوکت آفرین ہے تمھاری عقل پر ملکہ نے سر جھکا لیا دل مین شرمندہ ہوئین خیال کیا
کہ والد نامدار کو کل حال معلوم ہو گیا نہین معلوم یہ باتین واقعی ہین یا طعن کی راہ سے کہہ رہے ہین معیار نے
جو ملکہ کو خاموش پایا کہا بی بی رنجیدہ نہ ہو مین رستم نامدار کی مدد کرونگا اور اُنکے ہاتھ سے اس طلسم کو فتح کرا دونگا
وہی اس طلسم کے فتاح ہین منازل عجائب و غرائب کے سیاح ہین کل صبح کو جب میرے پاس آنا اپنے
ہمراہ اُس شیر بیشۂ جرات کو لیتی آنا ملکہ نے از فرط شرم کے کچھ جواب نہ دیا معیار نے کہا بی بی اب سدھارو
رستم نامدار تمھارا انتظار کرتے ہونگے ملکہ معیار روشن دل کو سلام کرکے رخصت ہوئین چلتے
وقت معیار نے پھر کہا کہ بی بی دیکھو شرم نہ کرنا کل اپنے ہمراہ رستم نامدار کو ضرور لیتی آنا ملکہ آج تم اُنکو
میری طرف سے سلام کہنا اور یہ پیام دینا کہ کل آپ تکلیف فرمایئے فقیر کے پاس تشریف لایئے آپ
سے کچھ ضروری باتین عرض کرنا ہین جو آپ کے مفید مطلب ہین اور جب آپ یہان تشریف لاینگے تو
بہت خوش ہونگے ملکہ سلام کرکے رخصت ہوئین تخت پر بیٹھ کے کنیزون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئین یہان
رستم نامدار گھبرا رہے تھے کنیزون سے گھڑی گھڑی فرماتے تھے ابھی تک ملکہ نہین آئین کیا باعث ہے کنیزین
عرض کرتی تھین کہ حضور صبر فرمایئے جو وقت اُنکے روز آنے کا معین ہوگا اُس وقت تشریف لاینگی
جب رستم نوجوان بہت بیقرار ہوے تو ملکہ کی خواصون کے پاس آئے کہا کیا سبب ہے ابھی تک ملکہ نہین
آئی ہین کنیزون نے عرض کی ابھی اُنکا وقت نہین ہے خاصہ روز دیر مین تشریف فرماتی ہین جب خاصے فرما
پائینگی تب تشریف لائینگی رستم نامدار نے دل مین خیال کیا یہ تو دیر کیونکر صبر ہوگا بہتر ہے کہ باغ مین چلکر سیر
کرین یہ سوچ کے باغ کی طرف چلے کنیزین ہمراہ ہوئین شاہزادے نے سب کو منع کیا فرمایا تم لوگون کی
کوئی ضرورت نہین ہے مین برائے تفریح جاتا ہون کنیزون نے جب رستم نامدار کا ایما نہ پایا وہین ٹھہر گئین
رستم نامدار باغ مین آئے ٹہلنے لگے کبھی درختون کی طرف جاتے تھے کبھی نہر پر جاکے دل بہلاتے تھے کبھی
اشعار عاشقانہ زبان پر جاری تھے غم و الم دل پر طاری تھی اس حال پر ملال مین ٹہل رہے تھے کہ ایک
برق چمکی رستم نے گردن اُٹھا کر دیکھا ملکہ نے شاہزادے کے پاس تخت اُتار اُترکر کہا کیون شہریار
مزاج مبارک کیسا ہے رستم نامدار نے کہا اچھا ہے تمھارے انتظار مین یہ کیفیت تھی کہ چین نہ آتا تھا گو
طبیعت کو بہت سمجھاتا تھا مگر وحشت دل ترقی کرتی جاتی تھی ملکہ نے کہا آپ کو والد ماجد نے سلام کہا ہے
اور فرمایا ہے کہ کل تکلیف فرماکر فقیر کو سرفراز فرمایئے یہان تشریف لایئے کچھ ضروری اُمور آپ سے بیان کرنا ہین رستم
نامدار نے فرمایا اُنکو میرے آنیکی خبر کیونکر ہوئی ملکہ نے کہا مین نہین کہہ سکتی کہ اُنسے کس نے بیان
کیا جب مین حسب معمول سلام کو گئی تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ بی بی تم نے بہت اچھا کیا جو ایسے شخص کی مدد
کی اور اُسے مالک بنایا مین نے یہ کلام سنکے سر جھکا لیا اُنھون نے فرمایا کل رستم والا حشم کو میرے پاس
لانا مجھے کچھ ضروری امور اُنسے بیان کرنا ہین اور یہ بھی فرماتے تھے وہ اس طلسم کے فتاح ہین اگر خدا نے چاہا تو
انھین کے ہاتھ سے یہ طلسم فتح ہوگا رستم نامدار نے فرمایا مین کل ضرور چلونگا ملکہ رستم کو اپنے ہمراہ بارہ دری مین
لائین پھر صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی ساقیان نازنین ساقی صراحیان لیکر حاضر محفل ہوئین جام شراب دور مین
گردش مین آیا ملکہ نے حسب دستور صراحی اُٹھائی جام لبریز کیا اپنے دست نازک پر رکھکر رستم کے پیش کش کیا رستم
نامور نے فرمایا اُس وقت تو آپ نے نقاب اُٹھائی تھی صورت زیبا دکھائی تھی اب اس وقت اُسکے عوض

میں کونسی بات ہوگی ملکہ نے کہا آپ کو انھیں امور کا خیال رہتا ہے بسم اللہ نوش فرمائیے زیادہ باتیں نہ بنائیے رستم
نامدار نے ملکہ کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ میں جام لیکر ملکہ کے منہ کی طرف بڑھایا کہا اسوقت آپ اپنے
ہاتھ سے شراب نوش فرمائیے نقاب اُٹھنے کا شوق ہو جائیگا ملکہ نے بہت انکار کیا رستم نے قبول نہ کیا
اپنے ہاتھ سے شراب ملکہ خورشید جمال کو پلائی ملکہ نے دوسرا جام بھرا رستم نے چاہا ملکہ کے جام میں مگر
خورشید جمال نے کہا یہ ہوگا آپ کو بھی میرے ہی ہاتھ سے شراب پینا ہوگی رستم نے ملکہ کے ہاتھ سے
شراب پی تھوڑی دیر تک یہ راز و نیاز کی باتیں رہیں جب رات زیادہ گئی ملکہ نے خاصہ طلب کیا کنیزوں نے
دسترخوان بچھایا رستم نامدار نے خاصہ تناول فرمایا بعد فراغت رستم نے کہا اب رات زیادہ آگئی ہے خمار بھی
معلوم ہوتا ہے بہتر ہے کہ اب آرام فرمائیے ملکہ نے عرض کی آپ کو اختیار ہے یہ کہکر صحبت برخاست کی رستم
نامدار کا ہاتھ پکڑ کے مسہری پر آئیں کہا آپ یہاں آرام فرمائیے کنیزیں حاضر ہوئیں باری وار نیاں اپنے اپنے
کام پر موجود ہوئیں رستم نامدار نے آرام فرمایا رات تھوڑی باقی تھی صبح جلد ہوئی رستم بیدار ہوئے فریضہ
صبح ادا کیا ملکہ بھی بیدار ہوئیں رستم سے کہا اے شہریار اب تشریف لے چلیے والد ماجد آپکا انتظار کر رہے
ہونگے رستم نے فرمایا بسر و چشم چلیے ملکہ نے اپنا تخت منگایا اس تخت پر رستم نامدار کو بٹھایا اپنے واسطے دوسرا
تخت طلب کیا کچھ کنیزوں کو ہمراہ لیا معیار روشن دل کی طرف روانہ ہوئیں تھوڑے عرصے میں راہ کو طے کر کے
ملکہ معیار روشن دل کے مکان پر پہونچیں رستم نامدار نے دیکھا ایک باغ بہت معقول ہے بیچ میں ایک مکان
سنگ سفید کا بنا ہے ملکہ نے اس مکان کے بالاخانے پر تخت اُتارا رستم نامدار سے کہا پیشتر آپ تشریف
لے جائیے میں آپ کے ہمراہ وہاں نہ جاؤنگی تھوڑی دیر کے بعد اگر والد ماجد یاد فرمائینگے تو حاضر ہونگی رستم نے
کہا ملکہ مجھکو وہ کیا جانیں ملکہ نے کہا جسوقت آپ کی صورت دیکھیں گے فوراً پہچان لینگے آپ بس جا کر میں
پیش ... فرمائیے تشریف لے جائیے رستم نامدار نے قدم آگے بڑھایا زینے سے اُترے دیکھا سامنے
ایک کمرہ بہت معقول بنا ہوا اُس کمرے میں ایک پوست آہو پر ایک مرد ضعیف بیٹھا ہے ایک کتاب اُسکے ہاتھ
میں ہے اُسکا مطالعہ کر رہا ہے قدم کی آواز جو سنی مرد ضعیف نے بالا گردن اُٹھائی دیکھتے ہی اپنے مقام سے
اُٹھا کمرے سے باہر آیا یہ شعر زبان پر لایا شعر رواق منظر چشم من آشیانۂ تست کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست اے شہریار
آپ نے بڑی تکلیف فرمائی فقیر کی عزت بڑھائی تشریف لائیے رستم نے سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا باعزاز و اکرام
رستم کو اپنے ہمراہ کمرے میں لے گیا پوست آہو پر بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ بھی کہا اے شہریار اگر آپ نے فقیر نوازی کی ہے
تو کچھ تکلف نہ فرمائیے جو ہے سو یہی بچھا ہے بیٹھ جائیے رستم نے فرمایا یہ فرش قاقم و سنجاب سے بہتر ہے یہ فرما کر
اسی پوست آہو پر بیٹھے فرمایا معیار روشن دل آپ ہی کا اسم مبارک ہے مرد ضعیف نے جواب دیا کہ غلام ہی
کا نام ہے رستم نے فرمایا میں نے آپکی تعریف بہت کچھ سنی کل آپ نے طلب فرمایا تھا میں آج حاضر خدمت ہوا جسقدر
آپ کا خلق سنا تھا اُس سے بڑھ کے پایا معیار نے کہا فقیر نے آپ کو اس لیے تکلیف دی ہے کچھ امور ضروری
مجھکو عرض کرنا ہے رستم نامور نے فرمایا ارشاد کیجیے رستم نے کہا میں مدت سے دین اسلام سے رغبت
رکھتا ہوں اور طریقہ ساحری پرستی کو بُرا جانتا ہوں لیکن کچھ سوال اس قسم کے ہیں کہ جب انکے جوابات شافی
سُنے ہوئے میں تبدیل مذہب نہیں کر سکتا ہوں اور نہ کوئی یہاں ایسا آیا جو اُن سوالوں کا جواب دیتا
چونکہ آپ سے بہتر دعوت اسلام کسکو ہوگی آپ سے وہ سوال کیے جائینگے مگر میری خطا معاف فرمائیے گا اگر جو

مجھے ہر طرح اسلام قبول ہی رستم نے فرمایا آپ شوق سے سوال کیجیے اگر مین جواب دے سکتا ہون تو دونگا ورنہ
خاموش ہو رہونگا معیار روشن دل نے کہا اے شہریار یہ بات میرے سمجھ مین نہین آئی کہ آپ لوگ خدا کو
وحدہ لاشریک بتاتے ہین لیکن آج تک کسی نے دیکھا نہین اور جو شے ہوتی ہی وہ ضرور نظر آتی ہی پس ذات
پروردگار کیا شے ہی جو آجتک کسی نے اُسکی زیارت نہین کی اسکا سبب کیا ہی اور خدا کے ہونیکی کیا دلیل ہی رستم
نے فرمایا یہ سوال تو آپ نے بہت ہی سہل کیا اسکا جواب مین عرض کرتا ہون ملاحظہ فرمائیے مدعا آپکے سوال کا
یہ ہی کہ جب پروردگار عالم ہی تو اُسکو کسی نے دیکھا کیون نہین معیار نے کہا ہان میرا یہی منشا ہی رستم نے
فرمایا بہت سی چیزین ایسی ہین جو ہوتی ہین اور نظر نہین آتین مثل روح کے کہ جسم انسان مین موجود ہی
لیکن نظر نہین آتی مثل اسکے اور بہت سی چیزین موجود ہین اور دکھائی نہین دیتین اب پروردگار کا نظر نہ آنا
اور ضرور ہونا آپکو یقین ہوا علاوہ اسکے جمال الٰہی ایسا ہی جسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لاسکتا ہی آپنے
قصہ موسیٰ ضرور سنا ہوگا کہ ایک جلوے مین ایسے بیخود ہوے کہ ہوش نہ رہا پس جب نبی کے لیے یہ بات
ہوئی تو ہم آپ کیا چیز ہین جو اُسکے جمال کے دیکھنے کی تاب لاسکین معیار نے کہا آپ بہت درست
فرماتے ہین اور مین نے آپ کے جواب کو منظور کیا اب دوسرا سوال یہ ہی اُسکو بھی ملاحظہ فرمائیے اور
جواب دیجیے تا مین باعتقاد کامل مسلمان ہون رستم نے فرمایا بیان کیجیے وہ سوال کیا ہی معیار نے کہا آپ
حضرات کا قول ہی کہ ہمارا خدا رحیم ہی ظالم نہین ہی اور نہ کوئی فعل بد اُسکی طرف سے ہوتا ہی اگر ایسا ہی ہی تو
خدا نے جہنم کیون خلق کیا اور لوگ گناہ کیون کرتے ہین کیونکہ آپ لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی بات بے ارادہ
اُسکی نہین ہوتی تو گناہ بھی بندے اُسی کے حکم سے کرتے ہین بیشک اُسکی مصلحت نہین ہوتی ہی ایک ذرہ
بھی اپنی جا سے حرکت نہین کرتا ہی رستم نے فرمایا یہ سوال بھی آپ کا بہت آسان ہی جواب ملاحظہ فرمائیے پروردگار
عالم نے انسان کو عقل سی شے کس واسطے عنایت فرمائی ہی معیار نے کہا جس کے ذریعہ سے انسان اچھا برا
جان سکے رستم نے فرمایا اور یہ بات ضرور ہی کہ دنیا مقام امتحان ہی انسان بھلائی اور برائی کو دیکھ سکتا ہی
اگر وہ اپنی عقل کی مدد سے افعال حسنہ کرے تو ضرور عقبیٰ مین بہشت مین جائیگا اور اگر اُسنے عقل کو دخل
نہ دیا اور گرفتار ہوا و ہوس دنیاوی رہا اور اس سے افعال ناشائستہ سرزد ہوے ضرور جہنم مین جائیگا
کیونکہ وہ فعل خود کردہ انسان ہی پروردگار عالم نے عقل اسی واسطے عطا فرمائی ہی کہ انسان بھلائی و برائی
کو دیکھ سکے جب انسان خود خیال نہ کرے تو وہ فعل خدا نہین ہی بلکہ خود کردہ ہی اُسکی سزا ضرور ہی اگر
مثال طلب فرمائیے تو بہت سی مثالین پیش کی جائین معیار نے عرض کی میری سمجھ مین آیا آپ نے بہت
درست فرمایا گو بہت سے سوالات تھے مگر اب اُنکی تحقیق کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود اُنکے جوابات
نکال لونگا آج سے سامری پر لعنت کرونگا آپ کو شاہد کرتا ہون کہ مین نے آج سے دین اسلام کو قبول کیا رستم
نامدار بہت خوش ہوے فرمایا آپ کی پختگی مذہب مین کچھ فرق نہین ہی معیار نے کہا اے شہریار مین اس سحر سے
توبہ کرتا ہون آپکے جو اکثر کام دست کے خورشید اُنکے جواب دیگی اول تو مین خبر آپ کو دیتا ہون کہ
کسی کی مدد کی ضرورت نہوگی رستم نے فرمایا ہم ہر حال مین خدا کی مدد کے طلبگار ہین جب اُسی کی مدد
ہوگی تو سب کام بن آئین گے اور اگر اُسکی مصلحت نہین ہی تو کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی معیار نے کہا یہ آپ
صحیح فرماتے ہین مگر اسباب ظاہری کا بھی ہونا ضرور ہی رستم نے فرمایا ضرور ہی کہ اسباب ظاہری درست ہو

معیار نے ایک لوح رستم نامدار کو دی کہا اس لوح کو اپنے پاس رکھیے جبتک لوح اصلی طلسم کی نہ ملیگی یہ لوح
آپ کو کام دیگی جس وقت اصلی لوح ہاتھ آئیگی یہ ناقص ہو جائیگی رستم نامدار نے لوح معیار سے لیکر گلے مین
ڈالی معیار نے کہا اب سب تدبیرین آپ کو خورشید سے ہاتھ آئینگی اے شہریار عجب تکلف کی بات ہے کہ
اُسکو طلسم مین کوئی نہین جانتا ہے مگر وہ تمام فہرست سے بہت اچھی طرح سے واقف ہے اور سب نشیب و فراز
طلسم اُسکے پیش نگاہ ہین اور جسقدر وہ واقف کار ہے اتنی کیفیتین مجھکو نہین معلوم ہین آپ اُسی کی رائے
سے سب کام کیجیے گا وہ سحر مین بھی طاق ہے مین دعوی سے یہ بات کہتا ہون کہ اُسکے برابر طلسم مین سحر
جاننے والا دوسرا نہین ہے جسوقت وہ سحر کریگی خود مالک طلسم کی مجال نہین ہے جو اُس سے مقابلہ کرسکے
اور جو امر نازک ہین وہ مین اُسکو تعلیم کرتا رہونگا مگر اے شہریار ایک کلمہ بے ادبانہ عرض کرتا ہون گو مجھے
آپ کی ذات سے امید قوی ہے مگر دل سے مجبور ہون یہی ایک دختر ہے بڑے ناز و نعم سے پرورش ہوئی
ہے اسکو مین نے آپ کی کنیزی مین دیا ہے اُسکی دلجوئی کرنے سے مین آپ کا ممنون احسان ہونگا رستم نامدار
نے فرمایا آپ کے فرمانے کی کیا ضرورت ہے مجھے خود اس امر کا خیال ہے انشاءاللہ کوئی بات اس قسم کی نہوگی
جس مین ملکہ کے دل پر ملال ہو پھر معیار نے کہا مجھے آپ سے امید قوی ہے اور میری عزت افزائی فرمائی
جو آپ نے اس کنیز کو قبول فرمایا رستم نے بعد ان باتون کے معیار سے رخصت چاہی معیار روشن دل نے
عرض کی جہان آپنے فقیر کی عزت تشریف آوری سے بڑھائی ہے ایک امر اور قبول فرمایے تو میری عین خوشی
ہے گو عرض کرنا بے ادبی ہے مگر کرم ہاے تو مارا کرد گستاخ رستم نے فرمایا آپ ارشاد فرمایے مین بسرو چشم
بجا لاؤنگا معیار نے کہا جو کچھ نان و نمک فقیر کو ممکن ہے قبول فرمایئے تو مین بندہ نوازی ہے ورنہ یہ تو مین عرض کرسکتا
کہ دعوت ہے مین کس قابل ہون جو یہ کلمہ زبان پر لاؤن لیکن شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را رستم نامدار نے
فرمایا کہ مجھے انکار نہین ہے معیار نے اُسی وقت خادمون کو آواز دی خادمون نے آکر رستم نامدار کو سلام کیا
معیار نے کہا دسترخوان لاؤ اور ملکہ کو اطلاع دو کہ یہان آئین خادم اُسی وقت گئے ملکہ کو بلا کر لائے پھر دسترخوان
لا کر بچھایا کھانا چنا گیا رستم نے خاصہ نوش کیا تھوڑی دیر تک باتین کین پھر معیار نے ملکہ خورشید جمال کی
طرف متوجہ ہوکر کہا بابا جی اگر تمھین میری خوشی درکار ہے تو ہمیشہ شہریار کے حکم سے گردن تابی نکرنا جو حق اور
ناحق یہ ارشاد فرمائین اُسے بسر و چشم بجا لانا ملکہ نے گردن جھکا کر جواب دیا کہ مجھے کسی امر مین عذر نہوگا رستم
معیار سے رخصت ہوے پھر ملکہ نے تخت پر بٹھا کر سحر کرکے تخت کو اُڑایا اپنے باغ مین آئین رستم
نے کہا مین نے بیژن سے ملاقات نہین کی ہے وہ بیتاب ہوگا اُسکے پاس جانا ضرور ہے ملکہ نے کہا
تشریف لے جایئے رستم نامدار باہر تشریف لائے بیژن روشن تخت نے عرض کی آقاے نامدار کہان
تشریف لے گئے تھے ہم لوگ صبح سے منتظر ہین کہ آپ باہر تشریف لائین تو قدمون سے سلام ہو جائین رستم
نے کل کیفیت کہہ سنائی آخر مین لوح محفوظ دکھائی بیژن اور سیامک بہت خوش ہوے سیامک
نے کہا آپ کی اقبالمندی مین شک نہین پروردگار عالم ہر مقام پر آپکی مدد کرتا ہے دیکھیے غیب سے
کیا کیا سامان پیدا ہوتے جاتے ہین رستم نامدار نے کہا مین نے تمسے پیشتر ہی کہدیا تھا کہ جب فضل الٰہی شامل
حال ہوتا ہے تو سب کام بن جاتے ہین تھوڑی دیر تک رستم نامدار باہر ٹھہرے جب زیادہ عرصہ ہوا تو خواص
محل سے آئی رستم سے کہا آپ کو ملکہ عالم بلاتی ہین رستم نامدار نے بیژن سے اب مین جاتا ہون ملکہ

ملکہ سے کچھ صلاح در بارۂ فتاحی طلسم لونگا بیژن نے عرض کی تشریف لے جائیے دیر نہ لگائیے خدا اس کام کا نیک
انجام کرے تدبیر اچھی نکلے لشکر جو اسیر ہے وہ رہائی پائے ہم لوگون کی مراد دلی بر آئے رستم نامدار اندر تشریف لائے
ملکہ خورشید جمال نے کہا آپ نے بہت عرصہ لگایا رستم نے فرمایا بیژن سے مجھکو از حد محبت ہے اور وہ بھی مجھسے
الفت رکھتا ہے جبتک اُسے نہیں دیکھتا ہون اُسکے دل کی عجب کیفیت رہتی ہے اُس سے باتین کرتا تھا تم نے کیون
بلایا ملکہ نے کہا آپ سے اور والد ماجد سے کیا باتین ہوئین رستم نے سب کیفیت بیان کی لوح محفوظ دیکھکر
ملکہ بہت خوش ہوئین کہا اے شہریار اب سب کام بن جائینگے اور انشاء اللہ تعالیٰ مین لوح طلسم کی فکر بہت
جلد کرونگی اب آپ اُسکے احکام کے مطابق کام کرین اور کل اس لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو کچھ اسمین نوشتہ ہو
اُسکے موافق کام کیجیے رستم نامدار نے قبول کیا وہ دن بھی گذرا شب ہوئی شب کو تھوڑی دیر شغل مینوشی
رہا جب رات زیادہ گئی تو رستم نامدار نے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام آرام کیا صبح کو ملکہ نے عرض کی اب لوح
ملاحظہ فرمائیے رستم نے فرمایا آج اس معاملہ کی نسبت معیار سے قبل سے تحقیق کر آؤ کہ اب مین لوح کو دیکھون
اگر اُنکی اجازت ہو تو مین لوح کو دیکھون ملکہ خورشید جمال روانہ ہوئین جب معیار کے پاس آئین شاہزادے کا
پیام دیا معیار نے کہا میری طرف سے بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرنا کہ اب حضور ضرور لوح کو ملاحظہ فرمائین
جو کچھ اسمین لکھا ہو اُسکو عمل مین لائین ملکہ رخصت ہوئین رستم نامدار سے آکر کل کیفیت بیان کی رستم
نے فرمایا اب مین کل اسکو ضرور دیکھونگا جب وہ دن تمام ہوا اور شب ہوئی تو رستم نامدار نے سجادہ بچھوایا
ملکہ سے کہا ہم آج شب بھر عبادت کرینگے صبح کو لوح دیکھین گے ملکہ نے عرض کی آپ کو اختیار ہے رستم نامدار
مشغول عبادت پروردگار ہوئے تمام شب عبادت الٰہی مین بسر کی جب صبح ہوئی تو وظیفۂ سحری ادا کیا ہاتھ
طرف آسمان کے اُٹھا کے درگاہ کبریا مین عرض کی اے فتاح حقیقی و اے مالک حقیقی تو مالک ہے ہر حال مین مجھکو
تیری مدد درکار ہے تو ہی فتح دینے والا ہے قبول کر میری دعا کو جب دعا ختم ہوئی شاہزادے نے لوح گلے
سے اُتار کر ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص بارادہ طلسم کشائی آئے اور کسی صورت سے اُس کی
رسائی طلسم کے اندر ہو جائے تو اُسکو لازم ہے کہ اپنے تئین بدخشان جادو کے مقام پر پہونچائے اور
بدخشان جادو کو قتل کرکے اُسکے سینے سے ایک مہرہ نکالے اُسکو اپنے بازو پر باندھے کہ قوت طلسم کشائی
ہوگی اور باعث دفع سحر ہوگا مگر لازم ہے کہ راہ مین ساحران مکار سے بچے بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرے اگر
بے ملاحظۂ لوح کوئی کام کریگا زک اُٹھائیگا بہت پچھتائیگا مگر شرط یہ ہے کہ بدخشان جادو کے مقام تک تنہا
جائے کوئی ہمراہ نہو رستم نامدار نے ملکہ کو بلایا کہا لوح مین یہ لکھا ہے مین بدخشان جادو کے مقام پر جاؤنگا
ملکہ نے عرض کی اے شہریار تشریف لے جائیے سفر فتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی بے آپ
بے اندیشہ تشریف لے جائیے کنیز بھی وقت پر حاضر ہوگی اگر مزاج مین آئے بیژن کو بھی ہمراہ لے لیجیے
رستم نے فرمایا اسمین شرط تنہا جانے کی تحریر ہے ملکہ نے کہا اچھا تنہا تشریف لیجائیے خدا مالک ہے یہ کہکر ایک
انگشتری اپنے ہاتھ سے اُتار کر رستم نامدار کو دی اور عرض کی کنیز کو اپنے ہمراہ تصور فرمائیے گا اور
جس وقت دشمنون سے کوئی دقت سخت ہو شاید کنیز اُس وقت حاضر نہو تو اس انگشتری کا آفتاب
کی طرف عکس ڈالیے گا مین اُسی وقت حاضر خدمت ہونگی اگر رات ہو تو لوح سے انگشتری کو مس
کیجیے گا مجھے اطلاع ہو جائیگی رستم نامدار نے کہا ملکہ ہم سوا سے خدا کے وہ سر صرف کی ... نہایت

چاہتے انگشتری رہنے دو لوح کافی ہے یہی سب کام دیگی تمہاری کیا ضرورت ہے ملکہ خورشید جمال نے کہا آپ انگشتری رہنے دیجیے رستم نامدار نے مجبور ہو کر انگوٹھی ملکہ کے ہاتھ سے لی خورشید جمال سے رخصت ہو کر باہر آئے بیژن اور سیامک وغیرہ سے سب کیفیت بیان کی کہ خدا حافظ و ناصر ہے مین جاتا ہون بیژن و سیامک نے کہا آقائے نامدار غلام بھی ہمراہ رکاب چلینگے حضور کو تنہا نہ جانے دیجیے رستم نے فرمایا وہان تنہا جانیکی شرط ہے کچھ اندیشہ نکرو انشاء اللہ تعالی مین بہت جلد تم سے ملونگا میرے پاس لوح موجود ہے کل کیفیت طلسم آئینہ ہوتی سوگی بیژن اور سیامک وغیرہ مغموم ہوئے رستم نامدار اُنسے رخصت ہو کر پھر ملکہ کے پاس آئے ملکہ نے خادمون کو طلب کیا خادم فوراً حاضر ہوئے ملکہ خورشید جمال نے کہا ایک اسپ صبا دم براے شاہزادہ رستم ابھی حاضر کرو خادم گھوڑا لینے کو روانہ ہوئے ملکہ شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے ایک کمرے مین لیگئین رستم نے دیکھا اُس کمرے مین چند کشتیان رکھی ہین ملکہ نے عرض کی یہ تحفہ والد نامدار نے حضور کو بھیجا ہے شاہزادے نے کشتی پوش ہٹا یا دیکھا ایک کشتی مین جامۂ پُرتکلف مع زرہ و جوشن کے رکھا ہے دوسری کشتی مین ایک جوڑا نہایت عمدہ ہے اور کشتیون مین ہتھیار ہین ایک کشتی کا سرکارچوبی کشتی پوش زرنگار رستم ذیحشم نے کشتی پوش کو جو ہٹایا دیکھا ایک تیغ آبدار رکھا ہے رستم نامدار نے خوش ہو کر اس اسباب کو زیب جسم فرمایا اتنے عرصے مین خادم اسپ صبا رفتار در دولت پر لایا ملکہ خورشید جمال نے کہا اب سدھاریے صرف اسی کا انتظار تھا اے شہریار اس جامے کی تاثیر عجیب ہے نہ تو خوف آتش ہے نہ پانی کا ڈر ہے اگر کہین مقابلہ پڑیگا زخم نہ آئیگا تلوار کارگر نہوگی علاوہ اسکے اور بہت سے فوائد اسکے ہین وہ آپکو وقت پر معلوم ہونگے اور یہ اسپ بھی نایاب زمانہ ہے جس طرف آپ قصد فرمائینگے اور اس سے ارشاد کرینگے کہ مجکو فلان مقام پر جانا ہے گھوڑا آپ کو لیجائیگا راہ بھی نہ بھولیگا رستم نامدار خوشی خوشی ملکہ سے رخصت ہو کر باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوئے گھوڑے کے کان مین کہا ای اسپ خوش رفتار مین بدخشان جادو کے مقام پر پہونچا گھوڑے نے یہ کلمہ سنتے ہی طرارہ بھرا رستم کو لیکر چلا شاہزادے کے جانے کے بعد ملکہ خورشید جمال بھی روانہ ہوئین انکو اس حال مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زرمہر کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب کئی دن گذرے اور رستم نامدار کی آمد کا نشان اس نے نہ پایا تو اپنے وزرا سے کہا کیا باعث ہے رستم ابھی تک نہین آیا سب نے کہا حضور اُنسے اپنی جان بچا غنیمت جانی اب کیا آئے گا زرمہر نے کہا وہ ضرور آئے گا اور اگر وہ مجھکو تباہ کریگا تو اُسکا مددگار اُسے ضرور لائیگا مین اُسکی کیفیت ابھی دریافت کرتا ہون وزرا نے عرض کی حضور ہم جسقدر عرض کرتے ہین اُسکو یقین فرمائیے وہ اب نہین آئیگا زرمہر نے کہا مین اُسکی حقیقت ابھی دریافت کیے لیتا ہون جب یقین ہے کہ مین اُسکے حال سے آگاہ ہو جاؤن تو اسمین عقل آرائی کی کیا ضرورت ہے یہ کہکر خادمون سے کہا گنجینۂ سامری لاؤ خادم ایک صندوقچہ لائے زرمہر کے سامنے رکھا زرمہر نے صندوقچہ کھولا اُسمین سے ایک پتلا سنہرا نکالا زرمہر نے کہا اے فرمانبردار سامری کیفیت رستم بیان کر کہ وہ اب کہان کرتا ہے اور اُسکا کیا قصد ہے پتلا غرق زمین ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد آیا زرمہر سے کہا رستم بارادۂ قتل بدخشان جادو چشمکانے سے چل چکا یقین ہے کہ کل شام تک وہان پہونچ جائے زرمہر نے کہا کل شام تک کیونکر پہونچیگا راہ مین اسقدر عجائب غرائب ہین وہان دھوکا بھی نہین کھائیگا پتلے نے کہا جا مجھ

ہزار ئب انکو مانع نہیں ہوسکتے ہیں جب میں گیا تو ارادہ یہ ہوا کہ رستم کو تیرے پاس اٹھا لاؤں مگر جب اسکے قریب
جانے کا قصد کرتا تھا تو میرے تمام جسم میں ایسی سوزش ہوتی تھی جس سے مجھے یقین ہوتا تھا کہ مجھ میں آگ
لگ گئی اور اب جل جاؤنگا جب میری یہ حالت ہوئی تو اور کوئی کیا کرسکتا ہی رستم بدخشان جادو کے یہاں
پہونچ جائیگا اور اسکو ضرور قتل کریگا زرمہرے کہا اسکے پاس کیا چیز ہو جو اسکی محافظ ہی چیلے نے کہا یہی تعجب
کی بات ہی کہ ظاہر میں اسکے پاس کوئی چیز نہیں معلوم ہوتی زرمہرے کہا اچھا تم جاؤ تمسے کیفیت خلاصہ نہیں
معلوم ہوتی ہی ہم اور کسی کو بھیجتے ہیں چیلا صندوقچے کے اندر گیا چلتے چلتے یہ کہا کہ ای زرمہر تاجدار اب طلسم کا
بچنا محال ہو اگر ہوسکے تو کوئی بند و بست کرو زرمہرے کہا تو عقل سے خارج ہو زیادہ باتیں نہ بنا میرے طلسم کو
کوئی گزند نہیں پہونچا سکتا ہی چیلا چلا گیا زرمہرے آواز دی ای سرجوش سامری تم باہر آؤ تم سے کچھ کہنا ہی سب نے
دیکھا ایک چیلا سنہرا اور نکلا زرمہرے کہا تو جا کر تحقیق کر کہ رستم کے پاس کیا چیز ہو کہ جسکی وجہ سے اسکے پاس
کوئی نہیں جا سکتا ہو اور اگر بن پڑے تو اسکو گرفتار کرکے میرے پاس لائیو یہ چیلا بھی غرق زمین ہوا تھوڑی
دیر کے بعد بدحواس آیا زرمہر اسکی صورت دیکھکر گھبرایا کہا کیوں سرجوش سامری خیر تو ہی چیلے نے کہا
بالکل خیر ہی زرمہرے پوچھا کیفیت تو بیان کر چیلے نے کہا رستم قریب بدخشان جادو کے مکان کے پہونچ
گیا یقین ہو کہ شام تک وہاں پہونچ جائے زرمہر یہ کلمہ سنکر اور زیادہ گھبرایا کہا ابھی فرمانبردار سامری کو میں نے
بھیجا تھا وہ کہتا تھا کہ رستم کل تک بدخشان جادو کے مقام پر پہونچیگا تو یہ کہتا ہو کہ شام تک وہاں پہونچ
جائیگا اچھا وہ کیفیت بیان کر کہ اسکے قریب کوئی نہیں جا سکتا ہی چیلے نے کہا اسکے جسم سے آگ نکلتی ہی جو
کوئی پاس جانے کا ارادہ کرتا ہی جسم جلنے لگتا ہی زرمہرے کہا کیا سبب ہو اسکے پاس کیا چیز ہی چیلے
نے کہا اسکی کیفیت مجھکو نہیں معلوم ہی زرمہرے کہا تو بھی جا میں اور کسیکو روانہ کرونگا یہ چیلا بھی صندوقچے
میں گیا مگر چلتے چلتے کہہ گیا کہ ای زرمہر اب تجھے لازم ہو کہ اپنے طلسم کی محافظت کر ورنہ تمام ہوئی اب
طلسم کا بچنا دشوار ہی زرمہرے کہا یہ بھی خلاف عقل باتیں کرتا ہی یہ کہکر جاسوس سامری کو پکارا ایک
چیلا اسکی صندوقچے سے نکلا زرمہرے کہا میں چاہتا ہوں کہ رستم کی حقیقت کسی طرح دریافت کرکے مجھے بتاؤ
اور اگر ہوسکے تو گرفتار کر لاؤ یہ بھی غرق زمین ہوا یہاں زرمہرے وزرا سے کہا نہیں معلوم آج ان لوگوں کو
کیا ہوگیا ہی جو ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں نہیں تو یہ لوگ کسی کی حقیقت نہیں جانتے ہیں گنجینہ سامری کے
پہرہ دار و مددگار ہیں اگر یہی کام نہ دے سکے تو میں کیا کرسکتا ہوں گو ابھی اعلی درجہ کے لوگوں کو میں نے نہیں تکلیف
دی یہ لوگ جنکو میں نے بھیجا ہی یہ بالکل ادنے درجے کے ہیں ابھی اس گنجینہ میں دو سو صورتیں ہیں ایک سے
دوسرے کا رتبہ زیادہ ہی علاوہ ان دو سو کے ایک صورت سامری ہی اسکے یہ سب تابع ہیں وہ صورت [illegible]
نہیں ہی بلکہ اسکو روح سامری کہنا چاہیے جس وقت وہ نکلیگی تو اسکے اختیار میں کل چیزیں ہیں چاہے آدمی
کو جانور بنا دے اور جانور کو آدمی بنا دے اسے سب طرح کے اختیار ہیں وزرا بولے درست ہی یہ کہہ رہے تھے
کہ چیلے نے سر نکالا زرمہرے دیکھا کہ چیلے کا رنگ سیاہ ہی گھبراہٹ چہرے سے معلوم ہوتی ہی زرمہر خود
بھی گھبرا گیا کہا ای جاسوس سامری کیا بات ہی تم اسقدر کیوں گھبرائے ہو اس چیلے نے جواب دیا کہ میں گیا تھا
رستم صحراے بدخشانی طے کر چکا تھا بات اسکے سامنے سے جلکر تباہ ہوئے یقین ہو اب بدخشان جادو کے
مکان پر پہونچ گیا ہوا اور بدخشان جادو کو ہلاک کرے زرمہر یہ سنتے ہی گھبرا گیا ای ابھی سرجوش

سامری کہتا تھا کہ وہ قریب شام وہان پہونچے گا تو کہتا ہو کہ وہ وہان پہونچ گیاہے اور عجائبات کی تباہی بیان کرتا ہو
چیلے نے کہا مین بچشم خود دیکھ آیا ہون کہ جن جن ساحرون نے راہ مین عجائبات بنائے تھے وہ سب مرے پڑے
ہین زرمہر نے کہا اوسکے رستم کے پاس کیا چیز ہو جسکی وجہ سے یہ آفت برپا ہورہی ہو چیلے نے کہا مین نہین جانتا کیا چیز ہو
اسقدر معلوم ہو کہ جب مین اُسکے پاس جانے کا ارادہ کرتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ میرے تمام جسم مین آگ لگ گئی اور یہی کیفیت
اُن سبکی بھی ہوگی جو وہان مرے پڑے ہین کہ سب جلکر خاک ہوے ہین نہین معلوم اُسکے پاس کیا چیز ہو جسکی یہ تاثیر ہے
زرمہر نے کہا یہ معلوم ہو سکتا ہو کہ اسکی مدد کس سے ملی ہو اور کوئی مددگار اسکے ہمراہ ہو یا نہین چیلے نے کہا مددگار تو کوئی
بھی ہمراہ نہین ہو نہ مددگار کا نام معلوم ہو سکتا ہو زرمہر نے کہا تو بھی جا مین اور کسیکو روانہ کرونگا چیلے نے کہا اب کسیکو
نہ بھیجو اگر ہوسکے تو بدخشان جادو کی جان بچانے کی تدبیر کرو نہین رستم مار ڈالیگا اور اپنے طلسم کی محافظت کرو کہ
طلسم تمام ہو چکی زرمہر نے کہا اچھا تم جاؤ زیادہ عقل آرائی مگر وہم اور کسیکو بھیجتے ہین ایکبار ہم ایسے کو روانہ کرینگے
جو رستم کو لیکر آئیگا چیلے نے کہا کسیکی مجال نہین جو رستم کو گرفتار کر لاوے اُسکے پاس نہین معلوم کیا شی ہو جسکی وجہ سے
کوئی اُسکے پاس نہین جا سکتا ہو زرمہر نے کہا مین کہتا ہون کہ اب زیادہ باتین نہ بنا اپنے ٹھکانے پر جا چیلا جلا کر مسند کے
مین گیا زرمہر نے شمشیر سامری کو پکارا ایک چیلا اور نکلا زرمہر نے کہا ای شمشیر سامری جلد جا کر رستم کہان ہو چیلے
نے کہا مجھے جانے کی کیا ضرورت ہو مین یہین سے بیٹھے دیتا ہون کہ رستم بدخشان جادو کے مکان پر پہونچ گیا ہو قریب
اُسکے عجائبات کو مٹایا چاہتا ہو رستم نے کہا یہین سے بیٹھے بوجھے کہدیا وہان جا تو دیکھ اگر بن پڑے تو رستم کو
گرفتار کر کے لا چیلے نے کہا رستم مجھے گرفتار نہونگے مین اُسکے پاس نہ جا سکونگا زرمہر نے کہا دور ہو میرے
سامنے سے چیلے نے کہا او بے ادب زبان سنبھال کے بات نہین کرتا ہو مین پہلو نشین سامری ہون تجھے میرا ادب لازم
ہو اگر اب ایسا کلمہ زبان سے نکالیگا تو بہت پچھتائیگا بہت دنون تو نے سلطنت کی اب طلسم تمام ہوئی خیر ہے نہین رستم
سبکو ہلاک کر کے یہان تک پہونچیگا اور تجھکو بھی ہلاک کریگا زرمہر نے کہا اچھا آپ تشریف لے چلیے زیادہ باتین
نہ بنائیے چیلا مسند و پیچھے کے اندر گیا اپنے پچھو اسم سحر پڑھا جو کلمات سامری کی تعریف مین ادا کیے یا سامری کہکر
آواز دی سب نے دیکھا مسند و پیچھے سے ایک تصویر نکلی بہت سے چیلے اُسکے ہمراہ سب قدم قدم پر اُسکو سجدہ کرتے
ہوئے زرمہر بھی اُس تصویر کو دیکھکر اُٹھا جھککر سجدہ کیا ہاتھ باندھ کر کہا مین نے اس واسطے آپکو تکلیف
دی ہو کہ رستم کی کیفیت تمام آپ سے معلوم ہو جائیگی چیلے نے سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد جواب پایا کہ رستم
بدخشان جادو کے مکان پر پہونچا اور بعض بعض عجائبات جو اُسکے مکان کے دروازے پر تھے اُنکو تباہ بھی کر چکا
اب مکان کے اندر جاتا ہو اور بدخشان جادو اسوقت اپنے مکان مین نہین ہو بیٹھے تھا ایک صحرا مین گیا ہو
اگر اس وقت رستم پہونچ جائینگے تو تمام عجائبات مٹ جائینگا اور جب بدخشان جادو پلٹ کر آئیگا تو مارا جائیگا
بہتر یہ ہو کہ ابھی اُسکی تدبیر کرو اور جس طرح بن پڑے اپنے تئین وہان پہونچا رستم سے مقابلہ کرو زرمہر نے کہا آپ
فرمائیے کہ اُسکے پاس کیا چیز ہو جو اُسپر کسی کا مکر نہ چلا اور جہان جہان وہ گیا سب عجائبات
برباد ہوے ساحر جلکر رہ گئے شبیہ سامری سے آواز آئی زرمہر آگاہ ہو کہ اُسکے پاس لوح محفوظ ہو اور جو
رد سحر ہو اسپ راہبر ہو سلاح سحر کش اُسکے جسم پر آراستہ ہو کس کی مجال ہو جو اُنکو روک سکے زرمہر نے
کہا یہ تحفہ جات اُنکو کہان سے دستیاب ہوئے شبیہ سامری نے کہا یہ مجھے نہ دریافت کر مین نہین بتا سکتا
ہون اور ایک شخص ایسا کفیل بھی ہو جو مانند سایہ کے ہر وقت اُسکے ہمراہ رہتا ہو زرمہر نے

کہا بتلائیے تو کہ وہ کفیل کون ہو اور یہ تحفہ جات کس کے ہاتھ کہاں سے آئے شبیہ ساحری نے جواب دیا کہ اسکو مجھ
نہ پوچھو مین نہین بتا سکتا زر مہر نے کہا اسکی کیا وجہ ہو شبیہ ساحری نے جواب دیا کہ مولا ایسے شخص کا ہی جسکا نام لینا
تمہارے واسطے قباحت ہو اور مین اب اُس سے مقابلہ کرنے کی طاقت اپنے مین نہین دیکھتا ہون زر مہر نے
کہا اچھا اُسکے نام و نشان سے آگاہی دیجیے جو ہر وقت رستم کے ہمراہ رہتا ہے شبیہ ساحری نے کہا وہ بھی نہین
بیان کر سکتا ہون زر مہر نے کہا مین بہت پریشان ہونگا شبیہ ساحری نے جواب دیا کہ تمکو کیفیت معلوم ہو جائیگی
ابھی تعجیل نکرو مگر اس وقت دیر کرنا اچھا نہین ہے جادو بدخشان جادو کو اس آفت سے بچاؤ زر مہر نے کہا آپ
تشریف لے جائیے مین ابھی اسکا انتظام کرتا ہون شبیہ ساحری صندوقچے مین گئی زر مہر نے کہا کون ایسا ہی جو
اس وقت بدخشان جادو کی مدد کرے ایک ساحر کہ مقرب تھا زر مہر جادو کا وہ اپنے مقام سے اٹھا کہا مین
جاؤنگا بدخشان جادو کو اس آفت سے بچاؤنگا اور رستم کو بھی گرفتار کر کے لاؤنگا زر مہر بہت خوش ہوا
اسکو رخصت کیا جب یہ تھوڑی دور جا چکا تو زر مہر کو یہ خیال آیا کہ مبادا یہ مارا جائے تو مجھے اسکی خبر کون دیگا بہتر ہو
کہ اسکا انتظام کرون یہ سوچکر ملازمون سے کہا خشت بار جادو کو بلا لینا ایک ضروری بات یاد آئی ہی ملازم
دوڑے خشت بار کو بلا کر لیگئے زر مہر نے کہا اے خشت بار مین تمہاری حقیقت دریافت کرنے کے
واسطے ایک انتظام کرتا ہون کہ مجھے ہر وقت تمہاری کیفیت معلوم ہوتی رہے شاید کوئی وقت سخت
تمپر پڑے تو اس وقت تمہاری مدد کرون خشت بار نے کہا جو حکم ہو زر مہر نے کہا ایک گلدستہ
اپنے ہاتھ سے بنا دو کہ وہ مجھے ہر وقت تمہاری خبر دیتا رہے خشت بار نے کہا جس طور سے آپ
فرمائین مین گلدستہ بنا دون زر مہر نے ترکیب بتائی خشت بار نے اُسی طور سے گلدستہ بنایا زر مہر نے
خادمون سے کہا گلدستہ ہر وقت ہمارے سامنے رہے خادمون نے ایک طاق پر گلدستہ رکھ دیا
خشت بار جادو پھر رخصت ہو کر طرف مکان بدخشان جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو ملک سے رخصت ہو کے چلے گھوڑے نے بدخشان جادو کے مکان کی راہ لی چار دن کا راستہ تھا
دو ہی دن مین طے کیا رستم نامدار نے دیکھا ایک مکان سنگ سیاہ کا بنا ہی گرد اسکے ایک باغ ہی مگر درختون
کی جا پر تیغ و خنجر زمین سے نکلے ہوئے ہین رستم نامدار نے جو قدم اندر رکھا تلوارین آپس مین لڑنے لگین
خنجر بھی حرکت کرنے لگے نیزے سیدھے ہوئے رستم نامدار نے لوح محفوظ کو دیکھا لکھا تھا کہ کچھ خیال نکرو یہ
کوئی چیز تمکو گزند نہین پہونچا سکتی جب تم وہان پہونچوگے سب جلکر خاک ہو جائینگی رستم نامدار خدا کا نام لیکر
دروازے کے اندر آئے تیغ و خنجر پر جو عکس پڑا مانند ہیزم جلنے لگے رستم نامدار برابر چلے گئے تھوڑی دور
بڑھکے دیکھا مکان کا دروازہ نہایت عالیشان بنا ہی مگر دروازے پر ایک اژدہا بیٹھا ہو رستم کو جو اژدہے
نے دیکھا شعلہ ہائے آتشین چھوڑنے لگا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کچھ خوف نکرو بے تکلف
اندر چلے جاؤ بدخشان جادو نہین ہی جو کچھ اسکے اندر عجائبات ہین اسکو تماشا دیکھو مگر خبردار کسی کے فریب مین آکر دھوکا
نکھانا اب وہان جاتے ہو جو مقام مخزن عجائبات ہی جو کام کرنا سمجھ کے کرنا اور یہان پہ لوح کی حفاظت ضرور ہی
رستم نامدار دروازے کے اندر داخل ہوئے لوح کا عکس اژدہے پر ڈالا اژدہا جلکر خاک ہوا رستم اندر گئے دو چار
قدم آگے بڑھے تھے کہ دیکھا ایک نازنین مہ جبین کمسن مسکراتی ہوئی سامنے سے آئی رستم کو دیکھکر پلٹ گئی

مگر شاہزادے نے جو اُس نازنین کو دیکھا تیر عشق جگر کے پار ہوا سخت بیقرار ہوا کلیجہ تھام کر آہ کی غم سے
حالت تباہ کی اُسی کے تجسس مین اندر آیا مگر اسکا پتہ نپایا چارون طرف تلاش کرنے لگا تمام
مکان ڈھونڈھا بالاخانے پر جاکے دیکھا وہان بھی نپایا خیال کیا کہ میرے خوف سے کہین پوشیدہ
ہوگئی ضرور اسی مکان مین ہوگی اسی خیال مین تھی کہ ایک زینہ نظر آیا رستم نامدار اُس زینہ کی طرف چلے زینہ بہت
دور تھا جب سب زینے طے کیے تو ایک مقام تاریک نظر آیا رستم نے جانا یہ تہخانہ ہو بس بے تکلف چلے گئے
دو چار قدم بڑھ کے دیکھا ایک چمک معلوم ہوتی ہو رستم نے یقین کیا کہ وہی نازنین یہان آکے پوشیدہ
ہوئی ہو یہ سوچکر اُس جانب چلے قریب جاکر دیکھا تو واقعی وہی نازنین تھی رستم نے کہا ای جانجان ای
آرام دل عاشقان مجھسے اسقدر شرم وحیا لازم نہین ہو نازنین نے جواب دیا تم کون ہو یہان کیون آئے ہو
مین تم سے شرم وحیا کیون نکرون خبردار مجھے ہاتھ نہ لگانا یہان آنے کی تمکو کس نے اجازت دی رستم نامدار کو
رکھائی پسند آئی کہا مجھے تمھاری الفت یہان کھینچ لائی اب تمھارے بس مین ہون جو چاہیے سزا دو
نازنین نے کہا آپ مہربانی فرمایئے یہان سے تشریف لے جایئے رستم نے کہا مین کیونکر جا سکتا ہون ہان
اگر تم رہبری کرو اپنے ہمراہ لے چلو تو سر کے بل چلنے کو تیار ہون کچھ انکار نہین نازنین نے جواب دیا اب
زیادہ باتون سے کیا حاصل ہو اگر بدخشان جادو آجائیگا تو آپکو اسیر کریگا رستم نامدار نے فرمایا کیا مجال
بدخشان جادو کی جو مجھے گرفتار کر سکے نازنین نے کہا اسکا سبب رستم نے فرمایا میرے پاس لوح محفوظ موجود
ہو علاوہ اسکے میرے لباس مین یہ تاثیر ہو کہ سحر مجھپر اثر نہین کرتا ہو میرا مرکب جو باہر ہو اُسکے سایہ سے کارخانہ
سحر ابتر ہوتا ہو بدخشان جادو کیا چیز ہو جو مجھے گرفتار کرے نازنین نے کہا ای جوان تو مجھے اپنے دام مکر مین
پھنساتا ہو ابھی باتین بناتا ہو رستم نے کہا تمھین یقین نہین آتا ہو نازنین نے کہا مین ایک مدت سے بدخشان
جادو کے سحر مین مبتلا ہون بدخشان بارہا مجھسے طالب وصل ہوا مین نے انکار کیا گو مین بھی سحر مین طاق
تھی مگر اُسنے میرے سحر کو بند کر دیا ہو ایک مدت ہوئی کہ سحر فراموش ہو بالکل یاد نہین آتا رستم نامدار نے
فرمایا کہ جب بدخشان جادو آئیگا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تم غم نہ کھاؤ میرے ہمراہ چلو نازنین نے
کہا ای جوان میرا سحر اُسکے مرنے سے بھی نہین کھلیگا جبتک ایک تہخانہ جو اُسنے ایک ساحر سے
سحر کراکے بند کرا دیا ہو نہ کھلیگا اُس وقت تک میرا سحر بند رہیگا رستم نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہو تہخانہ مجھکو
بتاؤ مین ابھی اُسکو کھول دون نازنین نے کہا شرط یہ ہو کہ تہخانہ میرے ہاتھ سے کھلے رستم نے کہا کیا
مضائقہ ہو تم اپنے ہاتھ سے کھولنا نازنین رستم کو ایک مقام پر لائی کہا آپ ہاتھ سے ملاحظہ فرمایئے کہ قفل
لگا ہو رستم نے دیکھا تو واقعی قفل لگا تھا نازنین نے کہا اسی کو کھولنا چاہتی ہون رستم نے گلے سے لوح اُتار کے
حوالے کی کہا اسکو اس قفل سے مس کردو ابھی کھل جائیگا نازنین نے کہا ای جوان جہان تو نے یہ احسان
کیا ہو اسقدر اور عنایت کر کہ یہ لباس بھی مجھے دے رستم نے سب لباس بھی اُس نازنین کو پہنا دیا جب سب
اسباب اُسکے قبضہ مین آیا تو اس قفل کو کھولکر نعرہ کیا باش او رستم منم خشت بار جادو وزیرزادہ سلطان زمہر
تاجدار جادو بادشاہ طلسم دائم القرار ارے نادان کیا تو نے اس طلسم کا فتح کر لینا آسان جانا تھا لیکن اب
عمر بھر اسی مین رہو رستم نے کہا او مکار ہمارا خدا نگہبان ہو اگر تو نے یہ اسباب ہمسے لے لیا تو خدا ہماری مدد
کریگا دیکھ لینا کہ اس طلسم کو بعنایت الٰہی مٹا دینگے جسقدر عجائبات ہین اُنکو خاک مین ملا دینگے خشت بار

نے کہا پیشتر ابھی جان کی خیر مناؤ زیادہ باتیں نہ بناؤ جب زندہ رہنا تو طلسم کو فتح کر لینا اب یہان اپنے حامی کو بلاؤ
جب جانیں کہ تمھارا مددگار یہان سے تمکو نکال لے جائے رستم نے فرمایا او مکار ہمارا حامی خدا ہو وہ ہر حال مین
ہماری مدد کرتا ہو کیا تو نے وہ وقت نہین دیکھا جب زر مہر نے زیر تیغ بٹھایا تھا اُس بلا سے کس نے بچایا تھا
جسنے اُس آفت سے نجات عطا فرمائی تھی وہی اب بھی مدد کریگا خشت بار نے کہا دیکھو سینگے اب مین
جاتا ہون بدخشان جادو کو لاتا ہون تمکو اور تمھین اپنے ہمراہ لیکر خدمت مین سلطان کے جاؤنگا وہان
بہت کچھ خلعت و انعام پاؤنگا رستم نے فرمایا ہمارا حامی خدا ہو اگر اُسکا فضل شریک حال ہو تو تیری سرکوبی کرینگے
خشت بار وہان سے روانہ ہوا رستم تنہا اُس خانۂ تاریک مین رہے جب رات ہوئی اور گرمی زیادہ بڑھی
رستم نامدار کو تکلیف ہوئی بیتاب ہوکے دعا کی کہ اے کریم اس بلا سے نجات عطا فرما اس خانۂ تاریک مین دم
بیست ہوا جاتا ہو رستم نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ صمدیت ہوئی ایک آواز آئی اے شہریار اپنے عقیق کے
لوح کے نگینے پر عمل کیا اُس آواز کے آتے ہی ایک برق چمکی وہ مکان اُڑ گیا روشنی ہوئی رستم نے دیکھا
ملکہ خورشید جمال سامنے موجود ہین پوچھا ملکہ عالم تمکو میری خبر کیونکر معلوم ہوئی ملکہ نے کہا ابھی ایک خادم
والد ماجد کا میرے پاس آیا اُسنے مجھسے کہا صاحب قران فرماتے ہین کہ رستم نامدار بدخشان جادو کے مکان
مین اسیر ہو گئے ہین جلد اُنکو رہا کر اس خبر وحشت اثر کو سُنکر مین بیتابانہ روانہ ہوئی یہان اگر آپ کو اس حال مین پایا
مکان کو اُڑایا اب کیفیت بیان فرمائیے کہ سامان آپنے کیا کیا رستم نامدار نے سر جھکا کے کل کیفیت بیان کر دی
ملکہ خورشید جمال ہنس کر خاموش ہو رہین اتنا تو کہا کہ آپ کی عقل کے یہ بات خلاف تھی دریب بانو کل سیاہ ہونا
مان اُسکی صورت دلفریب ایسی ہی تھی اب اگر وہ پھر آئے اور آپ سے کچھ طلب کرے تو کیا دیجیے گا جو لباس جسم مین
ہو یقین ہو کہ یہ بھی عنایت کر دیجیے گا رستم بہت محجوب ہوے کہا ملکہ اب ایسی باتین نکرو انسان سے خطا بھی ہوتی
ہو مین فرشتہ نہین تھا جو اُسکے فریب مین نہ آتا ملکہ نے کہا آپ بہت صحیح فرماتے ہین مگر عقل انسان کو کس لیے
خدا نے عطا فرمائی ہو آپ ہی نے والد نامدار سے فرمایا تھا مگر خود آپ نے عمل نہ کیا لوح آپ کو پیشتر
خبر دے چکی تھی آپ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا ہوتا رستم نے کہا اچھا جو کچھ ہوا وہ ہو گیا اب کیا تدبیر کیا
کرنا چاہیے ملکہ نے کہا اُن اشیاء کا ملنا بہت مشکل ہو کیونکہ سحر اُن لوگون پر اثر نہین کریگا مگر کوئی صورت کی جائیگی
ابھی یہین توقف فرمائیے اُنکو آنے دیجیے جب وہ یہان آئینگے کوئی تدبیر کی جائیگی رستم نے فرمایا جب اُن پر سحر تاثیر
نہین کریگا تو یقین ہو کہ وہ بھی سحر کرنے سے عاجز ہون ملکہ نے کہا ضرور ایسا ہو گا رستم نے کہا پھر کیا بڑی بات ہو
مین لوح وغیرہ اُنسے چھین لونگا ملکہ نے کہا اُنکی یہان عملداری ہو بہت سے لوگ اُنکے ملازم ہین وہ آئینگے
آپ سے مقابلہ کرینگے رستم نے فرمایا ہمکو اس بات کا خوف نہین ہو چاہے جسقدر
آدمی آئین ہم ایک اور سو کو بعنایت الٰہی یکسان جانتے ہین ملکہ نے کہا پھر اُنکا انتظار فرمائیے جسوقت
بدخشان جادو کو دیکھیے گا اُس سے مقابلہ کیجیے گا اگر اُسکے پاس لوح ہوگی تو سحر نہین کرسکیگا آپ
لوح وغیرہ اُس سے چھین لیجیے گا اور اگر دوسرے ساحر کے پاس ہو تو اُس سے بھی اسی طرح
پیش آیئے گا اور جو آپ پر سحر کریگا وہ سزا پائے گا مارا جائے گا رستم نے کہا ملکہ تم خاطر جمع رکھو انشاءاللہ
کریگا مین لوح اپنے قبضے مین کر دونگا جو آئیگا اُس سے لڑونگا ملکہ نے کہا اب میری خاطر جمع ہو رخصت
ہوتی ہون یہ کہکر رستم نامدار کے سامنے سے غائب ہوئین رستم نامدار خشت بار کے انتظار

میں ایک مقام پر تک کے نیچے تھوڑی دیر میں دیکھا کہ دو ساحر سیہ فام بدانجام سامنے سے چلے آتے ہیں ایک
وہی لباس پہنے ہی جو رستم نامدار کو معیار روشن دل نے دیا تھا رستم نے پہچانا کہ یہ وہی ساحر ہی جس نے
نازنین بنکر مجھے فریب دیا تھا یہ خیال کرکے اُس مقام سے اُٹھے مگر اُن دونون نے جو دیکھا کہ مکان
وغیرہ معلوم نہیں ہوتے متحیر ہوئے رستم نامدار نعرہ کرکے جا پڑے اُن ساحرون نے کہا اے رستم
تم نے یہان بھی اپنے مددگار کو بلایا مگر اب تمھارا مددگار کیا کر سکتا ہی جس چیز کے ذریعہ سے تم کو قوت
تھی وہ اب تمھارے قبضے سے نکل گئی اب کیا کر سکوگے رستم نے فرمایا او مکار اب اپنی جان بچا میری اشیاء
مجھکو واپس دے خشت بار نے کہا اب تم کیا لے سکوگے رستم آگے بڑھے بدخشان جادو جو اُسکے ہمراہ
تھا اپنے مہرے کے ہو کر کہا رستم نامدار نے خنجر ایسے تھے کہ ایک ہی ضرب میں بدخشان جادو کا سر اُڑ گیا گر کر زمین پر
گرا آتش جلنے لگی تاریکی چھا گئی بعد عرصے کے آواز آئی اکشتی مرا نامم من بدخشان جادو بود اسکے مرنے کے گرنے
سے خشت بار جادو حیران ہوا رستم نامدار دوڑ کے خشت بار کے لپٹ گئے اسکو زمین پر دے مارا اسباب
اسباب اپنا اپنے قبضے میں کیا اس سے کہا ای خشت بار اگر اسلام قبول کر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ تو بھی بدخشان
جادو کے پاس جاتا ہی خشت بار نے کہا ای رستم میں ہرگز اسلام قبول نکرونگا رستم نامدار نے خنجر اُٹھا کر خشت بار
کے گلے پر پھیر دیا خشت بار کے مرتے سے تاریکی چھا گئی سنگ باری و برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز
کے آواز آئی اکشتی مرا نامم من خشت بار جادو بود اس آواز کے بعد تاریکی موقوف ہوئی رستم نامدار نے
دیکھا گھوڑا سامنے موجود ہی سب لباس زیب جسم کیا لوح محفوظ گلے میں ڈالی گھوڑے پر سوار ہوکے قصد
چلنے کا کیا برق چمکی ملکہ خورشید جمال ظاہر ہوئین کہا ای شہریار مبارک ہو فضل خدا سے دو مرحلہ فتح ہوا جو بہت
سخت تھا اب لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو تحریر ہو عمل میں لائیے کنیز رخصت ہوتی ہی یہ کہکر ملکہ خورشید جمال
پھر غائب ہوئین رستم نامدار نے لوح کو ملاحظہ کیا اسمین لکھا تھا کہ اب طرف زندان خانہ طلسم کے جاؤ تمھارا
لشکر وہان مقید ہی اُسکو چھڑاؤ رستم نامدار گھوڑے پر بیٹھے کہا ای اسپ خوش رفتار مجھے زندان خانے کی
طرف لے جا تا ہی اپنے لشکر کو قید سے چھڑاتا ہی مرکب نے طرارہ بھرا طرف زندان خانے کے چلا انکو تو
راہ میں چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب زرمہر کی کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

کہ خشت بار کو روانہ کرکے بہت خوش تھا کہ اب رستم اسکے مکر سے بچکر کہان جا سکینگے یہ ضرور اسیر
کر لاوے گا اپنے مکر میں پھنساوے گا وزرا سے کہنے لگا یقین ہو وہی ایک روز میں خشت بار رستم
کو گرفتار کرکے لاوے عجب نہیں ہی جو اُسکے ہمراہ بدخشان جادو بھی آوے وزرا بجا و درست کہہ رہے
تھے زرمہر خوش بیٹھا تھا کہ تو آتا ہوا گلدستہ جو خشت بار کے ہاتھ کا بنا ہوا رکھا تھا جلنے لگا زرمہر
نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا کیا غضب ہوا کسی نے خشت بار جادو کو قتل کیا دیکھو اُسکے ہاتھ کا بنا ہوا
گلدستہ جل رہا ہی وزرا نے کہا حضور صحیح فرماتے سوائے رستم کے اور کون ہو جو اُسکو قتل کریگا زرمہر
نے کہا یہ تو بڑے غضب کی بات ہو کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ اب رستم کس کام میں مصروف ہی
اور بدخشان جادو شکار سے واپس آیا یا نہیں اور خشت بار کمانند پر قتل ہوا کیا واقعہ گذرا یہ کہکر اُسنے
گنجینہ سامری منگایا کچھ اسم سحر پڑھا سامری و جمشید کی مدح و ثنا بیان کی یا سامری کہکر آواز دی سب

دیکھا مسند و تکیہ کھلا شبیہ سامری نکلی زرمہر نے پاؤن چومے کہا ای شبیہ سامری خشت بار جادو پر کیا مصیبت پڑی
اور بدخشان جادو کی کیا حالت ہی شبیہ سامری نے آہ و زاری کی بدخشان جادو و خشت بار جادو دونون مارے گئے
جان سے بچا رہے مگر خشت بار کے حال پر افسوس کرنا فرض ہی کہ وہ سب کام کر چکا تھا رستم کے پاس جسقدر تحفہ جات
تھے سب اُس نے اپنے قبضے مین کر لیے تھے رستم کو ایک تہ خانے مین قید کیا تھا مگر اُسکا مددگار آ پہونچا اُس نے
رستم کو رہا کیا خشت بار جادو کو رستم نے قتل کیا اور بدخشان جادو کو مددگار رستم نے قتل کیا مرحلہ تباہ ہو گیا اب
رستم قید خانے کی طرف جاتا ہی اپنے لشکر کو رہا کریگا اور قیدی جو وہان اسیر ہین وہ رہا ہو جائینگے تنہا ہونے پر تو اُسکی
یہ کیفیت ہی جب لشکر ہمراہ ہو گا تو کیا قیامت برپا کریگا زرمہر نے کہا پھر آپ کیا انتظام کرنا چاہیے شبیہ سامری نے
جواب دیا کہ اب رستم کا ملنا بہت مشکل ہی ہان ایک تدبیر ہی زرمہر نے کہا فرمایئے وہ ابھی کی جائے شبیہ سامری نے کہا
سحر ور آتش مزاج جادو ہمارے وقت سے حبس دم کیے ہوے ایک پہاڑ کے درے مین بیٹھا ہی مگر اُسنے
پہاڑ کے درے کو بند کر لیا ہی اگر وہ نکلے تو البتہ رستم اور مددگار رستم دونون اُسکا کچھ نہین بنا سکتے ہین زرمہر
نے کہا وہ پہاڑ کہان ہی شبیہ نے پہاڑ کا پتہ دیا اور زرمہر سے کہا کہ تو خود جانا آگے ہاتھ باندھ کر منت کرنا
اگر وہ سخت وحشت کرے تو میرا اسما بتانا زرمہر نے کہا بھلا مین ایسے بزرگ کے جگانے کا جرأت کرونگا مگر وہ
ہوش مین کیونکر آئینگے شبیہ نے کہا جس وقت دم کھلیگا اور ہوا اُنکے دماغ مین جائیگی ہوشیار ہو جائینگے
زرمہر نے کہا مین ابھی جاتا ہون آپ تشریف لے جایئے شبیہ سامری ہر مسند و تکیے مین گئی زرمہر نے غلامون
سے کہا مسند و تکیہ اُٹھا لے جاؤ خادم مسند و تکیہ لے گئے زرمہر نے اُسیوقت زیر دن امیران کو ہمراہ لیا طرف اُس پہاڑ
کے چلا جہان کا پتہ شبیہ سامری نے دیا تھا اگر ذرا اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہی

راوی کہتا ہی مرکب لیکر چلا چارون کا راستہ تھا گھوڑے نے دوڑ کے بعد زندان خانے کے دروازے سے پہونچایا
رستم نامدار کو خود وہان کے دربانون نے دیکھا چونکہ پہچانتے تھے سب نے کہا ای جوان ایک بار تو تیری
جان بچ گئی مگر ابھی تک تو اپنے ارادے سے باز نہین آیا ہی رستم نے کہا ارادے سے کیا باز آئینگے اگر فضل خدا
شریک حال ہو گا تو اس طلسم کو فتح کرینگے دربانون نے کہا یہ حسرت تمھارے دل مین رہیگی طلسم
والکم القلم ایسا طلسم نہین ہی جو تمھارے فتح کیے سے فتح ہو جائے اگر سامری بھی آئین اور چاہین کہ اس طلسم کو
فتح کرین تو بھی ممکن نہین اب اگر اپنی خیریت درکار ہی تو واپس جاؤ ورنہ ابھی گرفتار کر لیے جاؤگے رستم نے قبضہ
شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا تم لوگون کی کیا مجال ہی جو گرفتار کرسکو ساحرون نے سحر کرنے کا قصد کیا مگر سحر یاد نہ آیا
سب مجبور ہوئے تلوارین لیکر رستم پر ٹوٹ پڑے رستم نامدار بھلا اُنکو کیا خیال مین لاتے اُنھون نے بھی تیغ
کھینچی تھوڑی سی دیر مین جسقدر محافظ زندان خانہ تھے سب کو قتل کر ڈالا جو کچھ باقی رہے وہ بخوف جان گریزان
ہوئے رستم عالی ہمم دروازے کو توڑ کے اندر تشریف لائے دیکھا لشکر کے جوانان شیر دل غیض مین بیٹھے ہوئے
زنجیرین ہلا رہے ہین رستم کو جو سب نے دیکھا خوش ہو گئے عنقریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائین بہت سے
جوانون نے قیدین توڑ ڈالین رستم نامدار نے فرمایا کیون تکلیف گوارا کرتے ہو مین سبکو رہا کرتا ہون پھر کر
رستم نامدار نے سب کی قیدین کاٹین اپنے تمام لشکر کو رہا کیا جب اپنے لشکر کی رہائی سے فرصت پائی تو اور
بہت سے لوگ جو مقید تھے اُنکو بھی رہا کیا سب نے رستم کی اطاعت قبول کی مسلمان ہوئے رستم نامدار نے چاہا کہ ابھی

لیکن جو قیدی پرانے تھے انھون نے عرض کی ای شہریار ابھی بہت قیدی باقی ہین کی لشکر اس زندان خانے مین قید ہین
اور کئی بادشاہ یہان اسیر مین آنکھو تورا جبتیہہ رستم نامدار نے فرمایا وہ لوگ کہان ہین سب نے عرض کی کہ اسکے چار درجے
ہین ایک کے بعد ایک واقع ہو رستم نے فرمایا مین راستے سے نابلد ہون قیدیون نے راہ بتائی رستم نے دیکھا
کہ ایک زینہ معلوم ہوتا ہی رستم نامدار زینے کو طے کر کے نیچے تشریف لیگئے دیکھا وہان بھی بہت سے آدمی بیٹھے
مگر سب مسخ و کمل تا عدسے سے معلوم ہوا کہ مثل ہمارے یہ لوگ بھی مبتلاے بلا ہوسے ہین آگے بڑھ کے
رستم نے دیکھا ایک تاجدار ضعیف مگر وہ بھی مسوح ذات پر لٹکائے ہوئے کپڑے جسم مین گل گئے ہین سر کے بال
بڑھے ہوسے ہین عجب حالت ہو رستم کو دیکھکر اُس مرد تاجدار نے سلام کیا اور پوچھا کہ شہریار آپ کون ہین یہان
کس واسطے تشریف لائے ہین رستم نامدار نے فرمایا آپ لوگون کے رہا کرنے کو آیا ہون تاجدار یہ سنکر بہت
خوش ہوا رستم نے سبکو رہا کیا تاجدار نے رستم نامدار کے قدم کو بوسہ دیا شاہزادے نے فرمایا آپ اوپر تشریف لیجائیے
وہان اور لوگ بھی ہین مین ابھی اور قیدیون کو رہا کر کے آتا ہون تاجدار نے عرض کی مین ہمراہ رہونگا رستم نے فرمایا آپ
کیون زحمت گوارا کیجیے اوپر جائیے تاجدار اور سب لوگون کے اوپر آیا یہان لشکر رستم جو رہا ہوا تھا سب نے دیکھا کہ
ایک ہجوم ایک زندان خانے سے برآمد ہوا وہ لوگ بہتر ہوسے تاجدار نے کہا ہمین ٹھہرو سب لوگ یہان ٹھہرے مگر رستم
نامدار دوسرے درجہ مین تشریف لے گئے وہان جا کر دیکھا تو چار جوانان حسین زنجیرون مین بندھے ہوسے بیٹھے ہین
رستم نامدار نے انکو بھی رہا کیا وہ چارون جوان بھی مسلمان ہوسے رستم نے فرمایا آپ لوگ بھی اوپر تشریف لے جائیے
انھون نے عرض کی کہ ای شہریار یہ تو فرمائیے کہ والد ماجد کی کیا کیفیت ہو رستم نے کہا مین اُنسے واقف نہین ہون
اُن جوانون نے عرض کی اسی زندان خانے مین وہ بھی قید تھے بلکہ اُنکے ہمراہ اُنکی تمام فوج بھی اسیر تھی رستم
نے کہا ابھی مین نے ایک تاجدار کو رہا کیا ہو اُنکے ہمراہ البتہ اُنکی فوج تھی جوانون نے عرض کی انھین کی نسبت
ہم لوگ عرض کرتے ہین رستم نے کہا آپ اُنکے پاس تشریف لے جائیے مجھے ابھی اور قیدیون کو رہا کرنا ہو جوانون
نے عرض کی کہ غلام آپ ہی کے ہمراہ چلینگے رستم نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائیں مین ابھی آتا ہون جاؤن
جوان باہر آئے زینون کو طے کر کے جہان لشکر رستم کے لوگ تھے وہین آکر اپنے باپ سے ملے مگر رستم تیسرے
تہ خانے مین داخل ہوسے انتہاے درجہ اسکو تاریک پایا مگر جیسے ہی رستم نے قدم تہ خانے کے اندر رکھا
وہ تاریکی زائل ہوئی لوح جو رستم نامدار کی گلے مین تھی مانند آفتاب چمکنے لگی روشنی ہو گئی رستم نامدار نے دیکھا ایک
مرد ضعیف زنجیرون مین بندھا ہوا سر جھکاے بیٹھا ہو روشنی جو ہوئی اُسنے سر اُٹھایا رستم کو دیکھکر کہا ای شہریار آپ
یہان کیون کر تشریف لائے مجھکو اسیر ہوسے ایک زمانہ گذرا آج تک اس مکان مین کوئی نہین آیا یہان دو وقت
ملازمین زندانخانہ آتے ہین کچھ آب و طعام مجھکو دے جاتے ہین رستم نے فرمایا مین تمھارے رہا کرنے کو
آیا ہون وہ مرد ضعیف بہت خوش ہوا رستم نے اسکو بھی رہا کیا اور اوپر روانہ کیا یہ شخص بھی وہین آکر ٹھہرا
جہان اور سب لوگ تھے اب رستم نامدار آخری تہ خانے کی طرف روانہ ہوسے بہت تلاش کیا زینہ نہ پایا لوح
کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جہان پر کھڑے ہوا ہین جگہ پر ایک پتھر رکھا ہو اُسکو ہٹاؤ راستہ ظاہر ہوگا رستم
نے گردن جھکا کے دیکھا ایک پتھر رکھا ہو رستم نے اُس پتھر کو ہٹایا دہن نقب ظاہر ہوا رستم اُس
نقب مین چلے جیسے تاریکی دور ہوئی تھوڑی دور کے بعد ایک زینہ نظر آیا رستم نامدار نے اسکو بھی طے
کیا تہ خانہ چہارم مین پہونچے وہ بھی از حد تاریک تھا مگر رستم کے جاتے ہی روشن ہو گیا رستم نے جو نگاہ

کی دیکھا ایک نازنین مہ جبین حسین مہر تمکین لباس پُر تکلف پہنے ہوئے گردن خم کیے بیٹھی ہو آنکھوں سے آنسو
جاری ہین لب پر یہ کلمات حسرت ہین کہ ای خداے واحد دیکھا آجتک تو نے اس جوان کو نہ بھیجا کیا میرا
خواب غلط تھا رستم نے جو صورت دیکھا اُس نازنین کی تھی دل بیقرار ہو گیا قریب تھا کہ غش کھا کر زمین پر گرین مگر اپنے تئین
سنبھالا قریب اُسکے آئے جلدی جلدی قید جسم سے دور کی نازنین نے جو صورت رستم کی دیکھی یہ بھی شیداے
جمال جہان آرا ہو گئی مگر شرم سے سر جھکایا جب رستم نے سب قید نازنین کی دور کی تو فرمایا ای جان جہان ای آرام
دل عاشقان تجھسے کیا خطا سرزد ہوئی تھی جو تجھکو اس مکار نے اسیر کیا اور تیری صورت زیبا پر رحم نہ آیا نازنین
نے عرض کی ای شہریار آپ نے میری جان بچائی ہی آپ میرے محسن ہین مین آپ سے کل کیفیت عرض کیے دیتی ہون
آپ کی تشریف آوری کی خبر مجھے پیشتر معلوم ہوئی تھی شب کو بزرگان دین نے خواب مین مجھے مسلمان کیا کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا پھر ارشاد کیا کہ صبح کو ایک جوان صاحب شوکت و شان یہان آئے گا تجھے قید سے چھڑائیگا مین آپ کی
منتظر تھی للہ الحمد کہ پروردگار عالم نے آپ کو یہان تک پہونچایا اور مجھے اس مصیبت سے نجات دی کیفیت میری
یہ ہو کہ مین بدنصیب راہب زرین پوش بادشاہ ملک ترسا کی دختر بد اختر ہون بہت سے شاہان عالی جاہ
میرے خواستگار رہے مگر میری مرضی نہ ہوئی والد ماجد نے بھی قبول نہ کیا ایک جوان خاندان امیر حمزہ صاحبقران
سے تباہ ہو کر اُس ملک مین آیا ایک زرگر کے یہان اُس جوان صاحب شان نے قیام کیا والد ماجد کے
شیر ببر پالے تھے ایک شیر چھوٹ کر وہان تک پہونچا اُس جوان نے شیر کو ہلاک کیا والد ماجد کو یہ بات
بڑی معلوم ہوئی اُس سے مقابلہ کیا اُسنے بہت سے لوگ لشکر کے قتل کیے لیکن بوجہ تنہائی کے جوان کو مکر
کم بخت غداروں نے گرفتار کر لیا میرا بھائی بہرام روشن بخت وہان آیا چونکہ فنون سپہگری مین کمال رکھتا تھا اُس
جوان کو دیکھکر خوش ہوا دین اسلام کے بدلنے کی ترغیب دی اُس جوان نے شرط کی کہ جو سبقت مجھپر
کرے مین اُسکا مذہب اختیار کرون بھائی صاحب تو اس امر کے جویا تھے فوراً اقرار کیا حتی کہ مقابلہ ہوا بھائی
صاحب زیر ہوئے اُس جوان نے ترغیب اسلام کی دی پھر بھائی صاحب نے پیشتر کی
دو محراب شاہ کی دختر پر فریفتہ تھے ایکبار لشکر کشی کرکے وہان گئے تھے شکست کھا کر آئے تھے کوئی
تدبیر بن نہ آئی تھی چونکہ اُس جوان کو اپنے سے بہادر جانا کہا اگر آپ دختر محراب کو مجھے دلا دیجیے
تو مین آپ کا مذہب قبول کرون اُس جوان نے لشکر کشی کی اور بڑی عرق ریزی و جانکاہی سے دختر
محراب کو لایا ایک ملک اور بھی فتح کیا بھائی صاحب کے ساتھ اُنکا عقد ہوا والد ماجد بھی یہان لا کر ملک
قبضے مین آ گئے والد نے بہ اعتقاد اس جوان کے ساتھ مجھے کرنا چاہا سب سامان درست ہوا میری تقدیر مین یہ مصیبت
لکھا تھا تھی زرہمر جادو اُٹھا لایا مجھے طالب وصل ہوا مین نے انکار کیا جب بالکل مجبور ہوا تو ایک گلدستہ
سحر بنا کر لایا پیشتر مجھسے ذکر کیا تھا کہ میرے قبضے مین یہ بات ہی کہ ابھی تم مثل میرے میری شیدا
ہو جاؤ ایک گلدستہ بناؤن اور تمکو سنگھاؤن ابھی تمھاری طبیعت کی کیفیت بدل جائے مین جب تجھا
راضی نہ ہوئی اُسنے گلدستہ بنایا میرے پاس لایا مین سمجھی تھی اپنے تئین ہلاک کرنے پر آمادہ ہوئی
اُسنے گلدستہ ہاتھ سے پھینک دیا مجھکو اس زندان خانے مین بھیجا اب اکثر وہ روز یہان آتا ہی مجھسے
کہتا ہی کہ اب بھی خیر ہی میرا وصل قبول کرو مین راضی نہین ہوتی ہون رستم نامدار نے جو یہ تقریر سنی بہت خوش
ہوئے مگر تحمل غور فکر کرکے فرمایا اب کیا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ جان کی حضور نے اسقدر عنایت فرمائی ہی

یہیں سے وہان تک مجھے پہونچا دیجیے رستم نامدار نے کہا تمھارے والد اجد تمھارا عقد رستم کے ساتھ کر دینگے میری اس محنت کا نتیجہ کیا
ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ سب آپ کے ممنون و مشکور ہونگے یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ مال و دولت سے غنی کر دینگے لیکن
اگر آپ قبول فرمائینگے تو جو میسر ہوگا نذر کیا جائیگا رستم نامدار نے فرمایا اگر تمھارے والد نامدار عقد تمھارا میرے ساتھ
کرنا قبول کریں تو کیا مضایقہ ہے میں تمھیں وہان تک لے چلوں اور اُنسے ملا دوں ملکہ نے عرض کی وہ کبھی قبول
نکرینگے کیونکہ رستم نامدار کو اپنا مالک جانتے ہیں بہت مانتے ہیں اور اُنسے اس امر کا ذکر بھی کر چکے ہیں اگر تم انکار
کرینگے تو رستم نامدار سرچڑھی ہے تمام ملک کو تباہ و برباد کر دیگا اول تو وہ ہرگز اس بات کو قبول نکرینگے رستم
نامدار نے کہا پھر وہان چلنا بیکار ہے تمھاری خوشی سے مطلب ہے تم تو قبول کرتی ہو ملکہ نے سر جھکا کے جواب
دیا کہ آپنے احسان ایسا کیا ہے کہ اگر میں اُسکے عوض میں آپ پر سے اپنی جان بھی نثار کر دوں تو کم ہے لیکن
مجبور ہوں ایسے شخص سے نامزد ہو چکی ہوں اب کیا کر سکتی ہوں اگر وہ مجھے قبول نکرتے تو یہ امر ممکن تھا میں
آپ کی خاطر شکنی نکرتی اور کنیزی میں حاضر رہتی مگر اب مجبور ہوں رستم نامدار نے فرمایا کہ جس وقت تم مجھے قبول
کر دگی اور رستم کچھ سر اُٹھائینگے میں اُنسے مقابلہ کرنے میں کند نہیں ہوں ملکہ نے کہا یہ نہ فرمایئے کہ آپکی
جرأت و ہمت میں فرق نہیں ہے مگر رستم سا شجاع ممکن نہیں یہ شرف الٰہیین کے خاندان کے واسطے ہے دوسری ذات
اور لوگوں میں نہیں پائی جاتی اور آپ اُنسے مقابلہ کسی حالت میں نہیں کر سکتے ہیں وہ شیر تنہا ہزاروں کو کافی
ہے جب رستم یہ تقریر سُن چکے تو ہنس کے فرمایا ملکہ تم نے مجھے دیکھا نہیں تھا اس وجہ سے نہ پہچانا میرا ہی نام
رستم ہے تمھاری تلاش میں یہانتک آیا ہوں بلکہ تمھارے بھائی صاحب بیژن روشن بخت بھی میرے ہمراہ
ہیں ایک جگہ ملکو چھوڑ کر چلا تھا وہ بہت آرام سے وہان رہتے ہیں تمکو میں ابھی بھیجے دیتا ہوں ملکہ نے جو یہ سنا
محجوب ہوئیں دل میں خیال کیا کہ شاہزادے نے کس پردے میں میری محبت کا امتحان کیا اور میری زبان
سے سب اقرار کرا لیا مگر اس شوخی پر بیقرار ہو گئیں دیر تک سر جھکائے عرق انفعال میں تر رہیں رستم نے
جو یہ کیفیت دیکھی ستانے کو کہا اب آپ کی شرم و حیا بیکار ہے جو آپکے دل میں تھا وہ سب ظاہر ہو گیا ملکہ نے
کہا میرے دل کی کیفیت ظاہر ہو گئی ہیں میں نے آپ کا حیلہ لیا تھا کیا یہ جانتی تھی کہ آپ خود یہان تشریف لائے ہیں
رستم نے ہنس کر فرمایا اگر آپ یہ جانتی ہوتیں کہ میں ہوں تو کسکا حیلہ لیتیں ملکہ نے کہا اب ان باتوں کو جانے
دیجیے یہان سے تشریف لے چلیے رستم نے خیال کیا کہ اگر ملکہ کو یون لے جاؤنگا تو بالفعل بے پردگی ہوگی
اس فکر میں تھے کہ خیال اس انگشتری کا آیا جو ملکہ خورشید جمال نے دی تھی فوراً انگوٹھی کو لوح سے مس کیا
ایک برق چمکی ملکہ خورشید جمال تشریف لائیں رستم کو جو اس کیفیت میں دیکھا مسکرا کے جھک کے کہا مبارک ہو
رستم نامدار نے بات کو ٹالا اور کہا ملکہ خورشید جمال تم انکو اپنے ہمراہ لے چلو جہان بیژن روشن بخت ہیں وہان انکو
پہونچا دو بیژن روشن بخت اُسکے بھائی صاحب ہیں یہ دختر راہب ہیں ملکہ خورشید جمال نے کہا اخاہ یہ بیژن روشن بخت
کی ہمشیرہ ہیں راہب زرین پوش کی دختر بلند اختر ہیں رستم نامدار نے ہنس کر کہا اب آپ انھیں نہ بتائیے
مجکو جو معلوم ہوا تھا وہ انھیں جلد لے جائیے دختر راہب نے جو یہ رنگ دیکھا رستم کی طرف دیکھ کے کہا آپ آدمی ہیں اور یہ
ایک شخص تو آپ سے باتیں کرتا ہو اور آپ انکے ٹھہرنا ناگوار ہے خورشید روشن جمال نے جواب دیا انھیں ملا اور آپ کا
ٹھہرنا اس وقت ناگوار ہے اگر میں تھوڑی یا آپ نہ تشریف رکھتی ہوتیں تو شہریار کو گوارا نہ ہوتا رستم نے کہا ملکہ
خورشید اب زیادہ باتیں نکرو باہر بہت سے لوگ میرے منتظر ہیں مجکو ابھی کئی سرگذشتیں سنانا ہیں خورشید جمال

نے دختر راہب کی طرف ہاتھ اُٹھا کے کہا کہ آپ کی سرگذشت سننے سے تو فراغت حاصل ہو گئی ہو گی یا ابھی کچھ
باقی ہو رستم نے کہا اب کچھ باقی نہیں ہو آپ تشریف لے جائیے خورشید نے اسی وقت چھت کی طرف اشارہ کیا چھت اُڑ گئی
دوسری چھت نظر آئی اُسکو بھی اُڑا دیا اسی طرح سب چھتیں اُڑ گئیں جب آسمان نظر آنے لگا تو ملکہ نے آسمان کی طرف اشارہ
کیا ایک تخت جواہر نگار زمین پر آیا خورشید جمال نے دختر راہب کو اپنے تخت پر بٹھایا پھر آپ بھی تخت پر بیٹھ کر
تخت کو بلند کیا رستم نامدار باہر آئے یہاں سب لوگ منتظر تھے سب نے عرض کی شہریار اتنی دیر کہاں ہوئی اور کوئی
ہمراہ نہیں ہے کیا اُس درجے میں کوئی اسیر نہیں تھا رستم نے فرمایا کچھ ایسی ہی بات درپیش ہوئی تھی جسکی وجہ سے دیر
ہو گئی سب سمجھے کہ رستم کا ایما بیان کرنے کا نہیں ہے یہ سوچکر خاموش ہو رہے رستم نامدار آگے زندان خانے
پر آئے قصد کیا کہ ان لوگوں کو کسی صورت سے ملکہ خورشید کے باغ میں پہونچاؤں وہاں سب کے واسطے اسباب
درست کر دوں پھر سب لشکر مصروف جنگ ہوں اور یوں سب لوگ کیونکر پیدل ساتھ دینگے بعض بعض مقام پر آب و
طعام کی دقتیں پیش آتی ہیں علاوہ اسکے پیادہ پا کہاں تک رہبری کرینگے یہ سوچکر قصد مصمم باغ ملکہ خورشید جمال
کا کیا پھر خیال آیا کہ لوح کو دیکھ لینا چاہیے جو لوح خبر دیوے وہ ٹھیک ہے لوح کو گلے سے اُتار کر ملاحظہ کیا نوشتہ
پایا کہ یہاں سے دو کوس پر قلعہ طلسمی ہے وہاں اسباب جنگ موجود ہے اور گھوڑے بھی بہت سے ہیں اگر اُس
قلعہ پر قبضہ ہو جائے تو بہت اچھا ہو مگر ابھی وہاں جانے کا ارادہ نکرنا تمھارے مقابلے کو ایک شخص عجیب الخلقت
آنے والا ہو جب اُس سے فراغت پانا تب قلعہ کی طرف جانا رستم نامدار نے اپنی فوج کے لوگوں سے کہا ابھی یہیں
ٹھہرنا مناسب ہو ایک شخص مقابلے کے لیے آتا ہو جب اُس سے فراغت ہو گی تو قلعہ کی طرف چلینگے یہ فرما کر بیٹھ
گئے اُس تاجدار [illegible] کو جسے قید سے رہا کیا تھا بلایا اُسکی کیفیت دریافت کی تاجدار نے عرض کی کہ یہ بدنصیب
مبتلائے رنج و محن ملک چین کا بادشاہ تھا کچھ امور سلطنت میں بحث پڑی یہ چار فرزند میرے دفعۃً یہاں آئے
سب گرفتار ہو گئے آخر میں میں بھی آکر مبتلائے مصیبت ہوا رستم نامدار نے اُس پیر مرد کو بلایا جو درجہ سوم میں قید
تھا کہا کچھ اپنی کیفیت بیان کرو کہ یہاں کیونکر آنے کا اتفاق ہوا اُس پیر مرد نے جواب دیا کہ میں زرمہر کا وزیر
اعظم تھا اگر سحر جانتا تھا اور سابق میں ایک فقیر روشن ضمیر نے مجھے تعلیم کیا تھا اُسکی صحبت میں اکثر باتیں ایسی
سنیں جن سے یہ ثابت ہوا کہ مذہب سامری پرستی بالکل بے بنیاد ہے مجھے رغبت [illegible] خدا پرستی کی جانب
زیادہ تھی ایک روز دربار میں مذہبوں کا ذکر آیا زرمہر نے مسلمانوں کو برا کہا مجھے ناگوار ہوا میں نے
چند سوال ایسے کیے جن سے دین سامری پرستی کا خلاف ہونا ظاہر ہوا زرمہر کو غصہ آیا مجھے اسیر کیا بارہا مجھ سے کہا
کہ اپنے اعتقاد کو درست کر مگر میرا ہمیشہ یہ قول رہا کہ میں اب سامری پرستی نکرونگا دیکھوں خدا میری مدد
کرتا ہو یا نہیں پروردگار نے میری مدد کی آپ کو بھیجا شکر ہو کہ آپ بھی خدا پرست ہیں میں بصدق دل مسلمان
ہوا رستم نامدار نے بہت کچھ آفرین و مرحبا فرمائی یہ ذکر تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی رستم نامدار گھوڑے پر سوار ہو کے
سب سے کہا کہ آپ لوگ بے اندیشہ یہاں بیٹھے رہیے کسی بات میں دخل نہ دیجیے گا سب لوگ وہیں بیٹھے رہے
اور دامن گرد شگافتہ ہوا رستم نے دیکھا ایک شخص عجیب الخلقت نمایاں ہوا رستم کے قریب آکر مثل اژدہے
کے منہ سے شعلے چھوڑنا شروع کیے مگر شاہزادے پر کسی شعلے نے اثر نہ کیا جب بہت سے شعلے چھوڑ چکا تو
ایک نعرہ مار کر رستم سے کہا او جوان تو نے غضب کیا زندان خانے کو تباہ کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہاں
جائیگا میں دو سو برس سے ایک کوہ میں بیٹھا تھا آج زرمہر نے مجھے ہوشیار کیا اور مجھ سے مدد چاہی ہو

مین اپنے مقام سے اٹھکر یہان آیا ہون تجھے گرفتار کر لیجاؤنگا رستم نے فرمایا تیری کیا مجال ہے جو تو مجھے گرفتار کرکے
لیجا سکے اُسنے بڑھکر رستم پر ہاتھ ڈالا شاہزادے نے تلوار کا وار کیا ہاتھ اچٹ گیا رستم نامدار نے پیکار رو دشمن
ہو یہ سوچکر گھوڑے سے اُتر کے اسکی کمر مین ہاتھ دیکر اُٹھا لیا زمین پر دے مارا چھاتی پر بیٹھ گیا کہا شناخت مین خداوند
واحد و یکتا کی کیا کہتا ہے اُسنے اسلام قبول نہ کیا رستم نامدار نے بقوت تمام اُس بدانجام کو چیر کر پھینک دیا اُسکے
مرتے ہی اندھیرا چھا گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز کے آواز آئی کشتہ ہوا نام من محمود درآتش مزاج
جادو بود اس آواز کے آنے کے بعد تاریکی برطرف ہوئی سب نے رستم نامدار کی قوت و جرأت کی تعریف کی چاہتے
تھے کہ اب چلنے کی تیاری کرین کہ ایک جانب سے ابر تیرہ و تار اُٹھا رستم نامدار اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے وہ ابر
قریب آکر گندہ ہوا ایک برق کڑک کر گری غرق زمین ہوئی پھر دوسری برق گری وہ بھی غرق زمین ہوئی اسی طرح
ہر رنگ برقین گر گر کر غرق زمین ہوئی ہین جب عرصہ ہوا تو ایک آواز مہیب آئی کہ باش اے رستم مین سلطان زرمہر جادو ہون
بادشاہ طلسم دائم القرار اے تونے زندان چاہ کو خاک مین ملایا نابدولت کا خوف نہ آیا پھر دوسرا غضب یہ کیا کہ
محمود درآتش مزاج جادو جسکو ہم بزرگان دین کے زمرہ مین شمار کرتے تھے اسکو قتل کیا مین آج تک یہ سمجھا کہ تجھے
کیا مقابلہ کے دن میرے ملازمین تیرے لیے کافی ہین مگر تونے بہت سر اُٹھایا اب کہان جائیگا دیکھون تیرا مددگار
کون ہے رستم نے یہ تقریر سنکر جواب دیا او مکار سامنے آ تو حقیقت معلوم ہو کیا چھپ کر باتین بنا رہا ہے زرمہر نے
پھر کہا اپنے مددگار کو تو بلا مین دیکھون وہ کون ہے رستم والا شم نے فرمایا ہمارا مددگار پروردگار ہے تو کیا دیکھ
سکتا ہے وہی ہر حال مین ہماری مدد کرتا ہے اسنے ایسے ایسے مکارون پر فتح عطا فرمائی اگر تجھے اپنی جان عزیز
ہے تو اسلام قبول کر اور عقد اپنی دختر کا سیامک کے ساتھ کر دے ورنہ بہت پچھتائیگا جہنم کو جائیگا زرمہر
نے جواب دیا اے رستم یہ تو نہوگا اور جس ارادے سے تم آئے ہو کہ مین طلسم کو فتح کرونگا یہ بھی ناممکن ہے ہان
اگر کوئی دوسرا طلسم ہوتا تو واقعی تم اسکو فتح کر لیتے مگر یہ طلسم اسم بامسمی ہے اسکو کوئی فتح نہین کر سکتا سامری
نے اسکی تعمیر نہین ختم نہین کی ہے رستم نے فرمایا سامری اپنی موت سے تو بچ نہ سکا طلسم کی عمر ایسی کیونکر بنائی
زرمہر نے کہا کیا تمنے سامری کو مردہ سمجھا ہے سامری زندہ ہین پہلے دنیا مین رہتے تھے اب بہشت مین ہین
رستم نے فرمایا جہنم مین جلتے ہونگے زرمہر کو غصہ آگیا کہا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے اب بھی کچھ نہین گیا ہے تو مذہب
سامری پرستی قبول کرے مین امان دون رستم نے فرمایا او بیہودہ کیا بکتا ہے مین سامری و جمشید کے نام پر لعنت
کرتا ہون رستم کی زبان سے جو یہ کلمہ نکلا زرمہر نے ایک گولا رستم کی طرف پھینکا رستم کے عقب تک وہ گولا
پھٹکر زمین پر گر پڑا شاہزادہ اُسی طرح گھوڑے پر بیٹھا رہا زرمہر نے پھر ایک گولا پھینکا رستم کے قریب آکے
وہ گولا بھی زمین پر گر پڑا تعجب زرمہر بہت عاجز ہوا تو تلوار کا وار کیا رستم نامدار نے تلوار اسکی چھین لی زرمہر
چاہا مین لوح پر ہاتھ ڈالون رستم نے طمانچہ مارا زرمہر اگر خالی دیکر نہ بچے تو سر اڑا جائے لیکن خالی دیکر بچا فوراً
دونون پاؤن زمین پر مار کے غرق زمین ہوگیا رستم نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اس مین لکھا
تھا کہ قلعہ کی طرف جاؤ وہان اپنا قبضہ کرو مال و اسباب لو رستم نامدار نے گھوڑے کے کان مین کہا کہ مجھے
قلعہ طلسمی پر پہونچا دے گھوڑا طرارے بھرتا ہوا چلا رستم نے باگ روکی کیونکہ بہت سے لوگ پیادہ پا
ہمراہ تھے وہان سے قلعہ بہت قریب تھا تھوڑی دیر مین قریب قلعہ کے پہونچے رستم نامدار نے دیکھا ایک
قلعہ پتھر کا نہایت مستحکم بنا ہے گرد خندق مین آگ روشن ہے شعلے آتش کے سر بفلک کھنچے ہین شاہزادے

نے یوں ملاحظہ فرمائی کہا تھا اپنے ہمراہیوں کو یہیں چھوڑ کر قلعہ میں جاؤ رستم نے سب سے کہا آپ لوگ یہیں توقف
فرمائیے جب موقع ہوگا آپ کو بلا لونگا سب لوگ وہان ٹھہرے رستم نامدار نے گھوڑے کو ایڑ دی گھوڑا خندق
کو پھاند کر پار پہونچا رستم نے دیکھا دروازہ قلعہ کا بند ہے قریب جاکر دروازے پر زور کیا اُکھاڑ کر پھینک دیا دروازے
کے کھلتے ہی جو لوگ قلعہ کے اندر تھے اُنھوں نے شور وغل مچایا فوج قلعہ سے باہر آئی رستم پر سب
حملہ آور ہوئے شاہزادے نے بھی تلوار میان سے نکالی نعرہ وخیلہ زدنا کرنے لگے جو لوگ ساحر تھے اُنھوں
نے پڑھ پڑھ کے سحر کیا مگر رستم پر سحر نے تاثیر نہ کی سب حیران ہوئے بعض نے کہا یہ شخص عامل ہے کوئی کہتا
ساحر زبردست ہے اسی طرح اپنی اپنی راے ہر ایک دیتا تھا کوئی کہتا تھا اسکو تیروں کا مینھ برسا کے فنا کر ڈالو
کوئی کہتا تھا اسکو تا بہ خندق لے چلو وہان چلکر خندق میں ڈال دو اسکی نسبت ہمارے پاس سلطان کا حکم آیا ہے
کہ اس صورت کا اگر کوئی جوان آئے تو اسکو ضرور قتل کر ڈالنا خبردار اسکو زندہ نہ جانے دینا اگر زندہ یہاں
سے نکل جائیگا تو سلطان بہت آزردہ ہونگے وہ لوگ تو آپس میں یہ باتیں کرتے تھے مگر رستم نامدار بے تامل قتل پر
تلے ہوئے تھے جس صف پر جا پڑے اسکو تباہ کر دیا عرصہ تک رستم سب سے لڑا کیے آخر تھک کر ایک مقام پر
ٹھہرے لوگوں نے دیکھا کہ اب اس میں لڑنے کی طاقت باقی نہیں تلواریں لیکر ٹوٹ پڑے رستم نامدار بھی
بجرأت تمام اُن لوگوں سے لڑنے لگے لیکن اب طاقت جواب دیتی جاتی ہے گو کوئی زخم نہیں کھایا ہے
مگر سیکڑوں کو قتل کیا ہے راہ کی مسافتیں دو ہفتہ سے ایسے ایسے مصائب اٹھا رہے ہیں آرام ممکن نہیں ہے
ہے غذا اچھی طرح بہم نہیں پہونچی اور باشندگان قلعہ سب سیر و سیراب ہیں یہ نوبت رستم کی پہونچی تو شاہزادے
کو خیال آیا کہ اب کبتک میں ان لوگوں سے مقابلہ کرتا ہونگا آخر مجبور ہوکر زمین پر گر پڑونگا اس خیال کے
آتے ہی شاہزادے نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے مالک حقیقی داے فتح حقیقی مدد کر یہ وقت مدد کا ہے دعا
جو کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی ایک برق چمکی کہ کئی ہزار کے سر اُڑ گئے رستم نامدار نے آسمان کی طرف دیکھا
تو معلوم ہوا کہ ملکہ خورشید جمال ہیں رستم خوش ہوئے جسم میں توانائی بڑھ گئی پھر اُسی طرح سبکو قتل کرنا شروع
کیا ایک صف کو رستم نامدار تباہ کرتے تھے ایک صف کو ملکہ برباد کرتی تھیں تھوڑی دیر جو اس طور سے جنگ
رہی جسقدر فوج قلعہ میں تھی بد حواس ہو گئی کوئی تدبیر جب نہ بن پڑی تو سب نے امان طلب کی رستم نامدار
نے تلوار روک لی ملکہ نے بھی توقف کیا رستم کے پاس آئیں بہت کچھ مدح و ثنا کی تمام باشندگان قلعہ رومال سے
ہاتھ باندھ کر رستم کی خدمت میں حاضر ہوئے شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا باشندگان قلعہ نے رستم نامدار کو
باعزاز و اکرام قلعہ کے اندر پہونچایا شاہزادے نے مال قلعہ کی فہرست طلب کی ملازمین قلعہ نے فہرست حاضر کی
رستم نامدار نے کہا کہ ہماری فوج باہر قیام پذیر ہے انکو اندر لاؤ سب لوگ باہر آئے جو ہمراہی رستم نامدار کے
یہاں تھے انکو اپنے ہمراہ قلعہ کے اندر لیگئے رستم نامدار کو بڑی خوشی ہوئی ملکہ خورشید جمال نے کہا ہے لکھا پڑھا ہے
کہ نصف طلسم فتح ہو چکا مگر اب بڑے بڑے مرحلے باقی ہیں جبتک وہ فتح نہ ہو گئے سامان تحمل ضرور رہا تمہارا رستم
نے فرمایا سب سختیاں پروردگار آسان کر دیگا خورشید جمال نے کہا اب میں رخصت ہوتی ہوں ملکہ کو جاکر اس امر کی
مبارکباد دونگی وہ بھی خوش ہونگی رستم ہنس کے خاموش ہو رہے خورشید جمال غائب ہو گئیں ملکہ کے رستم نامدار نے اپنے
تمام لشکر کو بلایا اُسیوقت حکم دیا کہ سب لوگ حمام میں تشریف لے جائیں سب حمام میں گئے رستم نے سلاح جو کہ قلعہ میں موجود تھے
وہ طلب کیے جسقدر لباس مقتولوں کا تھا وہ منگایا اپنی سپاہ کو تقسیم کیا سب نے تبدیل لباس کیا رستم نے کو رو قلعہ میں جشن فرمایا مسرور ہو کر

لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور قلعہ طلسمی فتح ہو تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اصلی لوح کی تلاش میں ملکہ
گیسو دراز کے باغ میں جائے مگر اُسکے مکر سے بچنا ضرور ہو بڑی باغی فطور ہو وہاں سے لوح حاصل کرے پھر جو کچھ حکم
لوح ہو وہ بجا لائے اور اسوقت میں لشکر کا بھی ساتھ رہنا ضرور ہو رستم نامدار نے ایک شخص معتمد کو قلعہ میں حاکم کیا
اور آپ لشکر گران ہمراہ لیکر طرف باغ ملکہ گیسو دراز کے روانہ ہوئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زرمہر کی عرض کی جاتی ہی

کہ جو رستم نامدار کے مقابلے سے شکست پاکر بھاگ آیا اپنے مقام پر آکے وزرا کو بلا کے کہا میں ابھی بڑے امتحان سے رستم کے
سامنے گیا تھا واقعی اُسکے پاس تحفہ جات ہیں کہ اگر سامری بھی چاہیں تو اُسکو ہلاک نہیں کر سکتے نہیں معلوم یہ اشیا اُسکو کہان
سے ہاتھ آئے اُسکا گرفتار ہونا تو مشکل ہی جبتک کوئی ایسا ہی مکر نہ کیا جائے اور سب اشیا اُس سے لیکر اور قتل کر ڈالے
تو طلسم میں امن ہو اگر اُسے لیکر چلے گا یا کسی مقام پر چھوڑ دیگا تو اُسکا معین ضرور آئیگا اور اُسکو آفت سے بچائیگا نہیں
معلوم نہیں کون شخص ہی میں نے بہت کچھ چاہا مگر یہ امر دریافت نہوا گو یہ خوف تو مجھے نہیں ہی کہ طلسم تباہ ہو جائیگا کیونکہ
طلسم ہمیشہ کے واسطے ہو مگر خیال یہ ہی کہ جو عجائبات بزرگوں نے بڑی محنتوں سے تیار کیے ہیں وہ مٹے جاتے ہیں
اب اُسکا بند ہونا بھی مشکل ہی اور ایک امر اور تعجب خیز ہی وہ یہ کہ نہیں معلوم اُسکے پاس لوح کیسی ہی جو میرے طلسم کے ٹھیک پتے
دیتی ہو وہ لوح مثل اصلی لوح کے ہی ہان ساخت میں تو البتہ فرق ہی مگر احکامات ایک ہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی وزیرون
نے کہا حضور پھر اب آپ نے کیا بندوبست فرمایا ہی کہا زرمہر نے کہ میرا ارادہ ہی کہ معلم صاحب کے پاس جاؤن اور انسے
اس امر کو بیان کرون اگر وہ کوئی تدبیر فرمائینگے تو سب کام بن جائینگے وزیرون نے کہا یہ کام ایسا نہیں ہی جو معلم صاحب کو
تکلیف دیجیے کوئی ایسا ہی کام ہوتا جو طلسم بھر میں کسی سے نہو سکتا تو معلم صاحب کو تکلیف دیجاتی زرمہر نے کہا ایسا
ہو رفتہ رفتہ یہی شکل ہو جائے اور پھر کسی کے بنائے کچھ نہ بن پڑیگا اس سے بہتر ہو کہ میں ابھی انکو جاکر اس امر کی اطلاع
دون وہ کوئی تدبیر بتا دینگے فورا رستم گرفتار ہو جائیگا وزرا نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہی تشریف لے جائیے زرمہر نے
کہا بے اُسکے بن نہیں پڑیگا یہ کہکر سواری طلب کی ملازم اُسیوقت سواری لائے زرمہر تخت پر سوار ہوکر معیار دانش کی
طرف روانہ ہوا معیار کے مکان پر پہنچ کے اُسنے تخت ٹھیرایا جو لوگ ملازمین معیار وہان موجود تھے اُنسے کہا
معلم صاحب سے ہمارا آداب و تسلیمات عرض کرو اور کہو زرمہر کسیقدر دیر سے حاضر ہوا ہی اگر حکم ہو تو اُسکو بیان کرے ملازمین
معیار اندر آئے معیار سے کہا زرمہر جادو آپ کو آداب و تسلیمات عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اسوقت ایک مہم
سے خدمت والا میں حاضر ہوا ہون اگر حکم ہو تو عرض کرون معیار نے کہا جاکر کہدو اسوقت ہمکو فرصت نہیں ہی پھر کسیوقت
آنا ملازمون نے باہر آکے زرمہر سے کہہ دیا کہ معلم صاحب فرماتے ہیں کہ ہمکو اسوقت مہلت نہیں ہی پھر کسی دن آنا زرمہر
نے کہا میری طرف سے پھر جاکر عرض کرو کہ مقدمہ طلسم میں مجھے کچھ مدد لینا ہی ایک شخص بارادہ طلسم کشائی یہاں آیا ہی اُسنے
قیامت برپا کردی ہی کسی سے اسیر نہیں ہو سکتا ہی اگر آپ مدد فرمائیے تو وہ اسیر ہو جائے اور اُسکے پاس تحفہ جات
ایسے ہیں کہ نہ اُسپر آگ اثر کرتی ہی نہ پانی کچھ نقصان پہونچاتا ہی نہ سحر اُسپر کارگر ہوتا ہی بے آپکے مدد فرمائے یہ امر
طے نہوگا ملازمون نے یہی تقریر معیار سے آکر بیان کی معیار نے کہا جاکر کہدو کہ طلسم اب نہیں بچیگا نہ تمھاری بربادی کا
قریب آیا ہی اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو جو کچھ وہ جوان کہے اُسکو قبول کرو اُسکی خاطر ملول کرو نہیں تو وہ تمام طلسم کو خاک میں
ملائیگا اور اب کوئی پیام اُسکا میرے پاس نہ لانا خادمون نے عرض کی حضور جب وہ کہتے ہیں تو ہم حاضر ہوتے ہیں اب اُنسے
کہدینگے کہ معلم صاحب خفا ہوتے ہیں معیار نے کہا ضرور کہدینا ملازمین باہر آئے جو جو باتین معیار نے کہی تھین

سب زر مہرے بیان کرین آخر مین یہ بھی کہا کہ اسوقت مجھے مہلت نہین ہی اب کوئی ایسا پیام نہ بھیجنا زر مہر وہانسے اٹھا لیکن
خیال کیا کہ اسوقت سعد صاحب کا مزاج درست نہین ہی پھر کسیوقت آؤنگا کوئی تدبیر ضرور بتائینگے یہ خیال کرکے اپنے
یہان آیا وزیرون نے کہا حضور سعد صاحب نے کیا فرمایا زر مہر نے کہا وہ اسوقت کسی کار ضروری مین مشغول تھے
اس وجہ سے کچھ نہین کہا مین نے دوبارہ آدمی کو بھیجا انکو برا معلوم ہوا مجھسے کہلا بھیجا کہ اب ہمارے پاس کسی کو نہ بھیجنا
ہم جواب نہ دینگے پھر کسی دن آنا مین کل پرسون جاؤنگا وہی کچھ تدبیر بتائینگے اور کیا عجب ہی کوئی بات ایسی پیدا کرین
کہ اب مجھے جانیکی بھی ضرورت نہو کیونکہ مین اُنسے کہہ آیا ہون کہ طلسم کے عجائبات برباد ہوتے جاتے ہین اُنکو اس
امر کا ضرور خیال ہوگا وزیرون نے کہا نہین معلوم کل تلک رستم کہان پہونچے ذرا اس وقت ملاحظہ تو فرمائیے کہ رستم
کہان ہی زر مہر نے تختہ سامری منگایا شبیہ سامری کو بلایا دریافت کیا کہ رستم اسوقت کہان ہین کس کام مین مصروف
ہین تصویر نے آواز دی کہ اب پوچھتے ہو کہ جب رستم قلعہ کو تباہ کرکے اپنے شہر کو درست کرکے ملکہ گیسو دراز کے باغ کی
جانب لوح لینے کو روانہ ہوے یقین ہی کل تک لوح حاصل کرلینگے اور زر مہر تم بڑی سستی کر رہے ہو تمکو لازم ہی کہ ایسا
انتظام مناسب کرو کہ رستم راہ مین گرفتار ہو جائین اور ملکہ کے باغ تک نہ پہونچنے پائین اگر باغ تک پہونچ جائینگے
تو غضب ہو جائیگا ساحر اُنکے نزدیک نہین جا سکتا ہی اگر غیر ساحر جائے تو وہ ایک سو پہ بھاری لشکر لیکر اگر کوئی مقابلہ کرنا چاہے
تو اسوقت جسقدر لشکر رستم کے پاس ہی اُتنا لشکر تمام طلسم مین نہین ہی آجتک تمنے غفلت کی مگر اب غافل رہنے کا محل
نہین ہی جلد تدبیر کرو زر مہر نے قلعہ کی بربادی کی جو کیفیت سنی وزیرون سے کہا غضب ہوا رستم نے قلعہ طلسمی کو بھی تباہ
کر دیا اور جو کچھ اسمین مال و اسباب تھا سب اپنے قبضے مین کیا بہت سے لوگ قتل ہوے جو باقی بچے انھون نے
اطاعت اختیار کی مقتولون کے اسباب سے اپنے لشکر کو درست کیا اب بیشمار فوج لیکر ملکہ گیسو دراز کے باغ کو گئے ہین
وزیرون نے کہا حضور ملکہ گیسو دراز ضرور گرفتار کرلینگی علاوہ سحر کے اسمین مکر ایسے ہین جنسے ممکن نہین جو رستم بچ سکین
زر مہر نے کہا اگر گرفتار بھی کرلیا تو کیا ہوا اُسکا معین ضرور آئیگا چھڑا کرلے جائیگا اگرچہ اس سے مقابلہ کرینگی فتح نہ
پائینگی وہ شخص بھی بلائے روزگار ہی وزیرون نے کہا پھر ملکہ کے پاس پیام بھیجدیجیے کہ رستم لوح لینے کو آتے ہین
جہانتک ممکن ہو انکو گرفتار کرکے فوراً قتل کرڈالنا زر مہر نے کہا یہی میرا بھی قصد ہی عقاب جادو کو طلب
کیا ایک نامہ اسی مضمون کا لکھدیا اور زبانی بھی تاکید کردی کہ جسوقت رستم کو گرفتار کرنا اسیوقت قتل کرڈالنا
لمحہ بھر بھی زندہ نہ رکھنا عقاب جادو یہ پیام لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا ٭ ٭ ٭

اب کیفیت رستم نامدار کی عرض کی جاتی ہی

الغرض جو روانہ ہوے دوسرے روز باغ کے نزدیک پہونچے گھوڑے کو روکا لوح ملاحظہ فرمائی لکھا تھا یہی باغ ملکہ
گیسو دراز کا ہی آج یہین قیام کرو کل باغ مین جانا مگر بے لوح دیکھے جانیکا ارادہ نہ کرنا رستم نامدار نے فوج کو روکا
حکم دیا بارگاہ یہین استادہ کرو آج کی شب یہین رہینگے کل باغ مین جائینگے ملازمون نے جلدی جلدی بارگاہین استادہ
کین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوے اور سب لوگ بھی اپنے اپنے خیام مین گئے شب تو
عیش و راحت مین بسر کی جب صبح ہوئی تو رستم نامدار نے لوح ملاحظہ فرمائی اسمین لکھا تھا کہ لشکر یہی
جگہ چھوڑو تنہا باغ مین گیسو دراز کے جاؤ لوح ملیگی خبردار کسی کے فریب مین نہ آنا ہر بات مین لوح دیکھنا
رستم نامدار سب لشکر سے رخصت ہوے لشکر کو چھوڑکر گھوڑے پر سوار ہوے باغ مین تشریف لے گئے
دروازے پر دربانون نے روکا رستم نے انکو قتل کیا اسکی اطلاع ملکہ گیسو دراز کو ہوئی ملکہ نے کہا

رستم سے کوئی نہ ہوئے شاہزادے کو ہمارے پاس بھیجدو ملازمین ملکہ گیسو دراز رستم کے پاس آئے کہا آپکو ملکہ نے
سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے مجھے آپسے کچھ کہنا ضروری ہے رستم نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا
تھا کہ جاؤ لیکن بکرے اسکے بچنا گیسو دراز ایک حوض کے قریب بیٹھی ہے اسکے آگے تین گلدستے رکھے ہیں جو گلدستہ
دست راست کی جانب رکھا ہے اسمین لوح ہے وہ ایک ایسی لوح دیگی جو الٹی خبرین بتائیگی اسکو ہرگز نہ لینا جو گلدستہ
دست راست کیجانب رکھا ہے اسکو اٹھا لینا لوح قبضے مین آجائیگی اگرچہ یہی مصائب ہون مگر اس گلدستے کو ہاتھ سے
نہ چھوڑنا جو لوح تمھارے پاس ہے یہ گلدستہ ہاتھ مین آتے ہی ناقص ہو جائیگی اگر گلدستہ ہاتھ سے چھوڑ دوگے تو پھر لوح جاتی رہیگی
اور یہ لوح بھی خبر نہ دیگی رستم نامدار اس کیفیت کو دیکھکر ملکہ کے پاس گئے دیکھا ایک نازنین مہ جبین ایک حوض کے
قریب بیٹھی ہے گرد چند کنیزین مروحہ جنبانی کر رہی ہین گیسو دراز نے رستم کو دیکھکر اٹھ کھڑی ہوئی کہا اے شہریار آپکے ان
دیکھتا ہون کہ کیون تشریف لائے تو اطلاع کی ہوتی مین آپ کو بلا لیتی ایک مدت سے آپ کا نام نامی سنتی تھی اور مشتاق دیدار
تھی آج آپنے سرفراز فرمایا مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی یہ کہکر کنیزونکو اشارہ کیا کنیزون نے جام صراحی سامنے لاکر رکھا
ملکہ نے اپنے ہاتھ سے جام مملو کیا رستم کے سامنے لاکر کہا نوش فرمائیے رستم نامدار نے گیسو دراز سے چھپاکے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ خبردار اس جام کو نہ پینا اسمین بیہوشی ملی ہے پیتے ہی بیہوش ہو جاؤگے سب تحفہ جات قبضے سے نکل جائینگے
پھر ہاتھ نہ آئینگے بہت بچنا اور تمھے بہتر یہی ہے کہ اس جام کو اسکے ہاتھ سے لیکر اسکے منہ پر شراب پھینکدو رستم نامدار
نے وہ جام گیسو دراز کے ہاتھ سے لیکر اسکے منہ پر کھینچ مارا شراب جو اسکے منہ پر پڑی اسمین بیہوشی ملی تھی گیسو دراز
کو چھینک آئی بیہوش ہو کر زمین پر گری رستم نامدار نے اس گلدستے پر ہاتھ ڈالا جیسے ہی گلدستہ انکے ہاتھ مین
آیا ایک آواز تڑاقے کی ہوئی چھت مکان کی گری زمین نیچے چلی ایسا تلاطم ہوا کہ رستم نامدار کی آنکھین بند ہو گئین
مگر شاہزادے نے گلدستہ ہاتھ سے نہ چھوڑا تھوڑی دیر کے بعد پاؤن زمین سے آشنا ہوئے رستم نے دیکھا ایک
مکان تاریک ہے بند ہون جلدی سے گلدستے کو کھولا لوح نکالی لوح کے نکلنے سے روشنی ہوئی رستم
نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ دیوار سے لوح کو مس کرو پھر قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو رستم نے دیوار سے لوح
مس کی دیوار اڑ گئی میدان نظر آیا رستم باہر آئے مگر گیسو دراز کو جو ہوش آیا اس نے اپنے نزدیک وہ
گلدستہ نہ پایا بہت گھبرائی اٹھکر دیکھا مکان کی دیوارین گری پائین دیکھا رستم نامدار لوح گلے مین ڈالے
ہوئے چلے جاتے ہین گیسو دراز نے دور سے پکار کر آواز دی اے شہریار آپ مجھے کہان چھوڑے جاتے ہین
مین بھی آپ کی کنیزی مین حاضر ہون مجکو ہمراہ لیتے چلیے مین تو آپکی کنیز ہون جسکے پاس لوح طلسمی ہے مین
اسکے تابع فرمان ہون رستم ٹھہرے گیسو دراز قریب آئی رستم کے قدمون کو بوسہ دیکر عرض کی اے شہریار اب مین کہان
رہون گی زرمہر مجکو قتل کر ڈالے گا اگر آپ نے لوح لی ہے تو مجھے بھی اپنی کنیزی مین رکھیے رستم کو اسکی حالت پر
رحم آیا فرمایا کہ میرے ہمراہ چلو اسنے قبول کیا رستم نامدار قریب اپنے گھوڑے کے آئے اسپ پر سوار ہوئے
بادپا روانہ ہوا گیسو دراز کو شاہزادے نے کہا تم ہمارے لشکر مین آؤ تمھین ہم اپنے یہان بعیش و آرام
رکھین گے کچھ اندیشہ نکرو گیسو دراز بھی عقب مین رستم نامدار کے آتی تھی جب رستم نامدار اپنی بارگاہ کے قریب
پہونچے تو در بارگاہ پر کھڑے ہو کر گیسو دراز کا راستہ دیکھنے لگے کہ دیکھا سامنے سے گیسو دراز آتی ہے
رستم چاہتے ہین کہ مین دربانون سے کہکر جاؤن کہ یہ جو آوے تو ممانعت نکرنا ہنوز لبی سے کہا نہ
تھا کہ ایک برق چمک کے گری گیسو دراز کا سر اڑ گیا رستم نامدار کو کمال حیرت ہوئی بڑھ کے دیکھا

وہان کسی کو نہ پایا بہت افسوس فرمایا اسکی لاش تو فوراً جل گئی اور جسقدر اسکا سحر کا کارخانہ بنا تھا سب جل کر خاک
ہوا ابھی بارگاہ مین آکے بیٹھے تھے کہ ایک پرچہ گود مین آکے گرا رستم نے اُس پرچہ کو دیکھا طرف سے ملکہ
خورشید جمال کے لکھا تھا کہ گیسو دراز کو مین نے قتل کیا اگر یہ آپ کے یہان آتی تو بہت فساد پیدا
ہوتے اس مکارہ کا مارا جانا ہی بہتر تھا رستم نامدار خاموش ہو رہے اس شب کو تو شاہزادے نے وہین قیام
کیا صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل کرے اور لوح طلسمی ہاتھ آئے
تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ سامان قتل زرمہر کی فکر مین جائے اور سامان قتل زرمہر صرف ایک خنجر ہے جو کوہ
گل فشان پر جانے سے ممکن ہو سکتا ہے جس طرح ہو سکے اپنے تئین کوہ گلفشان پر پہونچائے وہان سے خنجر
لائے تب زرمہر قتل ہو رستم نامدار نے لشکر کو حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو ہم ابھی یہان سے کوچ کرینگے
طرف کوہ گل فشان کے جاینگے لشکر نے فوراً چلنے کی تیاری کی رستم نامدار بصد شوکت و وقار وہان سے روانہ ہوے
طرف کوہ گلفشان کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت عقاب جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جو نامہ زرمہر کا لیکر ملکہ گیسو دراز کے پاس چلا راہ کو طے کرکے تیسرے روز پہونچا یہان کچھ بھی نظر نہ آیا میدان
صاف پایا عقاب نے یہ خیال کیا کہ شاید مین نے راستہ فراموش کیا بڑی دیر تک اسی فکر مین سرگردان رہا جو لوگ
وہان تھے اُنسے دریافت کیا کہ اس مقام پر ملکہ گیسو دراز کا مکان تھا اُن لوگون نے کل کیفیت بیان کی عقاب
کے ہوش اُڑ گئے اُسیوقت روانہ ہوا دو روز کے بعد زرمہر کے پاس آیا نامہ واپس دیا کل حال بیان کیا
زرمہر نے کہا اب مجھے یقین کامل ہو گیا کہ طلسم نہین بچے گا جب گیسو دراز سا رکن اعظم اس طلسم کا یون مارا جائے
اور لوح ایسے شخص کے قبضے مین جائے جسنے بے لوح آفت برپا کر دی تھی تو اب وہ کیا کچھ نہ کریگا یقین ہے کہ
طلسم کو ضرور شکست دیگا لیکن ابھی عمر طلسم کی ختم نہین ہوئی ہے اب سوائے اسکے کہ ایک بار جان توڑ کوشش
کیجائے اور کچھ سمجھ مین نہین آتا یہ باتین کرکے اپنے تخنۂ سامری منگایا اُسمین سے صورت سامری کو بلایا رستم کی
کیفیت پوچھی شبیہ سامری نے سب حال بیان کر دیا زرمہر نے کہا یہ تو فرمایئے کہ رستم اب کہان گئے ہین شبیہ نے کہا
اب تمھارے قتل کا سامان لینے کو کوہ گلفشان گئے ہین اور نصف راہ طے کر چکے ہین یقین ہے اسی ہفتہ مین وہان
پہونچ جائین اور تمھارے قتل کا سامان لائین زرمہر نے کہا اب کیا کیا جائے شبیہ نے جواب دیا کہ اب کوئی تدبیر
نہین بن پڑتی ہے اگر ہو سکے تو رستم سے میل کر لو اُسکا کہنا قبول کرو زرمہر نے کہا یہ تو مجھسے نہوگا مین ضرور لشکر
گران ہمراہ لیکر رستم سے مقابلہ کرونگا سحر کی لڑائی کو موقوف رکھونگا شبیہ سامری نے کہا جس طرح لڑوگے شکست
پاؤگے زرمہر نے کہا جو کچھ ہو مین بے لڑے چین نہ لونگا انجام یہ ہے کہ مارا جاؤنگا بلا سے مگر اُسکی
خوشی نکرونگا شبیہ سامری نے کہا تمھین اختیار ہے زرمہر نے کہا آپ تشریف لے جایئے مین دیکھ لونگا شبیہ
سامری حسب دستور بند و صندوقچے مین داخل ہوئی زرمہر نے کہا اب مین معلم صاحب کے پاس جاتا ہون اُنسے
تمام کیفیت اُنکو سناتا ہون یقین ہے وہ اب میری مدد ضرور کرین وزیرون نے بھی یہی راے دی زرمہر
اُسی وقت معیار روشن دل کے مکان کی جانب روانہ ہوا تھوڑی دیر مین وہان جا کر پہونچا دربانون نے
اُسکو بہ تعظیم و تکریم بٹھایا زرمہر نے کہا معلم صاحب کو ہماری طرف سے آداب و تسلیمات کہو اور عرض کرو
کہ حضور نے اس مقدمہ مین کچھ کوشش نہ فرمائی اب تو لوح بھی رستم کے پاس ہے میرے قتل کا سامان مہیا

کر رہے گیا ہو مین یقین کرتا ہون کہ وہ میرے قتل کا اسباب لیکر واپس آئیگا اور مجھے قتل کریگا ملازمین عیار نے یہ گفتگو عیار سے
آکر بیان کی عیار نے کہا ہماری طرف سے کہدو کہ جب تمھین یقین ہو کہ رستم تمہین قتل کریگا تو اس سے میل کر لو اور جو
کچھ وہ کہے اُسکو قبول کرو مین کسی بات مین دخل نہ دونگا اور آیندہ مجھسے اس قسم کی باتین نہ کہنا پیشتر ہی مین نے
کہا تھا کہ رستم سے میل کر لو مگر تم نے قبول نہ کیا اُسکا یہ انجام ہوا اور اب پھر کہتا ہون اگر قبول کروگے تو اچھے
رہوگے نہین تو گتّے کی موت مروگے اور رستم اس طلسم کا فاتح ہو تم کو ابھی کیا کیفیت طلسم کی معلوم ہو بس اسقدر
سن لیا کہ اس طلسم کی مُہر ختم ہیچ لی ہو یہ دعوی بالکل غلط ہو کوئی چیز ایسی نہین ہو جسکی فنا نہو اب تمھارے حق مین
یہی بہتر ہو کہ اطاعت ملک رستم کی قبول کرو خادمون نے سب گفتگو لفظاً بلفظاً زرمہر سے بیان کی زرمہر کو
بہت بُرا معلوم ہوا کہا مجھے معلوم ہوتا ہو کہ معلم صاحب سے رستم کی مدد کی ہو جب تو یہ کلمات فرماتے ہین کہ
اُسکی اطاعت قبول کرو بھلا مین اُسکی اطاعت کیون قبول کرونگا رستم میرا کیا بنا لیگا یہ کہکر وہان سے اُٹھا اپنے
مکان پر آیا اور وزیرون سے کہا بڑا غضب ہوا قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ معلم صاحب رستم کے شریک ہوگئے
اور اُسکو مدد دی جب تو اُسنے یہ سب کام ٹھیک کیے یہ دوسرے کی مجال نہ تھی جو اس طلسم کو فتح کرسکتا
صرف معلم صاحب کے باعث سے سیر الطلسم برباد ہوا مجبور ہون کہ اُنسے مقابلہ نہین کرسکتا ہون نہین تو مزہ چکھاتا
چھٹی کا دودھ یاد دلا دیتا مگر بہت سی وجہون سی مجبور ہون اول تو میرے اُستاد ہین دوسرے یہ کہ ایک فساد برپا
ہوا ہو اب اُسمین ایک اور فساد نکلے گی پر ایسے شخص سے جنگ آغاز کرنا جو خود سحر و ساحری کا بانی ہو خلاف عقل
ہو اور بہت سی باتین اس قسم کی ہین جو مجھکو مجبور کیے ہوئے ہین لیکن دیکھا جائیگا مین رستم سے فراغت پالون پھر
ہر ایک کو مزہ چکھا دون وزرا نے کہا حضور اب ان باتون کو رہنے دیجیے اسوقت کچھ تدبیر فرمائیے زرمہر نے
کہا تدبیر یہی ہو کہ ہمارے لشکر کو اطلاع دو کہ سب سامان سفر درست کرین ہم برائے مقابلہ رستم جائینگے
سحر کی لڑائی موقوف رکھین گے نیزہ و شمشیر سے جنگ ہوگی وزرا نے کہا ہم لوگون کی بھی یہی صلاح ہو جو کچھ آپ
تجویز فرماتے ہین بہت مناسب ہو اُسی وقت ملازمین زرمہر نے لشکر مین خبر پہونچائی رسالدار سپہ سالار سامان
سفر مین مصروف ہوئے دوسرے روز سب لشکر درست ہوگیا ہر کارے نے زرمہر کو اطلاع دی حضور
لشکر تیار ہو سب کو آپ کا انتظار ہو زرمہر نے اُسیوقت وزیرون کو بلایا ایک کو برائے انتظام وہین چھوڑا باقی
کو اپنے ہمراہ لیا طرف کوہ گلفشان کے برائے مقابلہ رستم نامدار روانہ ہوئے آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا ۔

اب کیفیت رستم نامدار کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر تلاش سامان قتل زرمہر طرف کوہ گلفشان کے روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک صحرا
مین پہونچے دیکھا صحرا بہت بہار ہو درخت عمدہ عمدہ خوشبودار باکیفیت موجود ہین روش پیڑ بان اس طرح
سے درست ہین کہ معلوم ہوتا ہو کسی باغبان نے بنائی ہین اپنی کاریگریان دکھائی ہین رستم بہت حیران ہو کر
لوگون سے کہا یہ صحرا ہو کہ کسیکا باغ ہو سب چیزین جابجا قاعدے سے ہین عجب قدرت الٰہی ہو جنگل مین
یہ کیفیت نگاہ سے نہین گذری لوگون نے عرض کی حضور ایک اور عجب طرح کی بات ہو جانوران
وحشی مثل آہو و شیر یہان کثرت سے پائے جاتے ہین طائر بھی عجیب و غریب درختون پر بیٹھے ہین اگر صحرا
ہوتا تو یہ جانور ضرور ان درختونکو خراب کرتے زمین اسقدر صاف نہوتی رستم نے فرمایا یہ کسی کا باغ نہین ہو
بلکہ صحرا ہی خدا کی قدرت اسکی دیدے ظاہر ہو آج کے روز یہین ہوشکو بھلی سی جگہ بسر کرو کل یہان سے

چلین گے خادمون نے بارگاہین جلدی جلدی استادہ کین رستم نامدار اپنی بارگاہ مین آکر رونق افروز ہوئے
اور سبھی ملازمین حاضر خدمت ہوئے صحرا کی کیفیت دیکھنے لگے جب تھوڑی دیر گذری تو رستم نے دیکھا ایک سوار
لباس پر تکلف پہنے ہوے ایک آہو کے تعاقب مین آتا ہی عقب مین اُس سوار کے اور بہت سے نقاب پوش سوار
ہین رستم نامدار نے کہا یہ سوار کون ہی اور اسکے ساتھ اتنے نقابدار یہ لوگ کون ہین انکی کچھ حقیقت دریافت کرنا چاہیے
ہرکارون نے عرض کی غلام جاتے ہین ابھی خبر لاتے ہین یہ کہکر ہرکارے روانہ ہوے لیکن وہ سوار اُسوقت آہو کے
پیچھے گھوڑا ڈالے نکل گیا جب اُس طرف سے آہو کو شکار کر کے پلٹا اور رستم کی بارگاہ کے سامنے آیا تو تھوڑی دیر تک توقف
کر کے تمام لشکر کو دیکھا پھر اپنے ہمراہی نقابدار کو بھیجا کہ اس فوج کے سپہ سالار سے جاکر کہو تم کون ہو جو اسطرف ہمارے
بے اذن آئے ہو کیا نہین جانتے تھے کہ اس صحرا مین ہم رہتے ہین بس خیر اسی مین ہی کہ پلٹ جاؤ یہان نہ ٹھہرو خاص
ہمارے یہان کے لوگ تو اسطرف سے کبھی نہین آتے تم کون ہو جو ادھر آئے اور یہان قیام کیا وہ نقابدار در
بارگاہ رستم پر آیا نگہبانون نے روکا کہا ہم تمھاری اطلاع پہلے کرین پھر جو کچھ حکم صادر ہوگا دیا کیا جائیگا نقابدار
باہر ٹھہرا دربانون نے چوبدارونکو بلانا چاہا اس عرصہ مین ہرکارے جو خبر لینے گئے تھے موجود ہوئے دربانون
نے کہا اگر اندر جانا تو یہ ایک نامہ دار آیا ہی اسکی اطلاع کر دینا ہرکارون نے کہا ہمین سب کیفیت معلوم
ہی یہ کہکر اندر آئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنا بجا لائے پھر عرض کی حضور غلامون نے پتہ لگایا ہی بلکہ اُسی نقابدار کا ایک بھائی
آیا ہی نامہ تو اسکے پاس نہین ہی زبانی کچھ عرض کریگا اس نقابدار نے میرے سامنے کہا کہ ہم ہمیشہ سے یہان
رہتے ہین آج تک خاص ہمارے یہان کے لوگ ان مین سے کوئی اس طرف نہین آیا یہ شخص کون ہی جو اسطرف
آیا اور طرہ یہ کہ یہین قیام کیا جا کر کہدو کہ اسی وقت یہان سے چلا جائے رستم نے فرمایا جو شخص پیام لایا ہی اسکو اندر
بلالو ہرکارے باہر آئے اس نقابدار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے نقابدار جاہ و تجمل بارگاہ اور رستم نامدار کی صولت
و جرأت دیکھکر دنگ ہو گیا عرض کی کہ ہمارے سوار نے ارشاد کیا ہی کہ اسطرف کوئی نہین آتا ہی ہم ایک مدت
سے اس صحرا مین رہتے ہین مگر کیفیت سے ظاہر ہوا کہ تمھین اسباب کی خبر نہ تھی اسی وجہ سے تم نے یہان قیام
کیا اب بہتر اسی مین ہی کہ اسی وقت یہان سے چلے جاؤ رستم نامدار نے کہا تمھارے سردار کا کیا نام ہی اُس
نقابدار نے جواب دیا کہ ہمکو نام بتانے کی اجازت نہین ہی رستم نامدار نے فرمایا ہماری طرف سے کہدینا کہ
ہم دو تین روز رہینگے پھر چلے جائینگے تمھارا کیا نقصان ہی بلکہ ہم بہتر یہ جانتے ہین کہ ہماری دعوت
قبول کرو یہان آؤ ایک روز کچھ تمسے امور خاص دریافت کرنا ہین نقابدار نے کہا وہ دعوت قبول نہ فرمائینگے
اور نہ آپکے یہان آئینگے بلکہ ابھی بآمادہ جنگ ہونگے اور آپکے مقابلے مین آئینگے رستم نے جواب دیا کہ ہمکو اسمین بھی دریغ
نہین ہی مردان عالم کا یہی شغل ہی شوق سے طبل جنگی بجائین ہمارے مقابلے مین آئین نقابدار یہ گفتگو
سنکر واپس گیا رستم نامدار نے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی شہزادی ہی اور ہمراہی اسکے سب کنیزین
ہین فنون سپہ گری سے شوق ہی اس صحرا مین رہتی ہی سیر و شکار مین دل بہلاتی ہی تھوڑی دیر
تک یہ ذکر رہا پھر رستم نامدار نے ساقیون کو حکم دیا کہ محفل مین شراب لائین سب کو پلائین ساقیان سیمین عذار
حاضر ہوے صحبت مے نوشی گرم ہوئی مین گرمی صحبت مین ہرکارے بارگاہ مین آئے عرض کی پروردگار عالم
حضور کی عمر و دولت مین ترقی عطا فرمائے نقابدار نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان کارزار
مین نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو آتش کینہ و فساد کو دو بالا کرے رستم نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی

وبتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی تیاری جنگ ہونے لگی جب وہ شب گذری اور شہسوار زرین پوش فلک نے نقاب سیاہ اپنے چہرے سے اٹھائی یعنی آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا رستم نامدار نے فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے سلاح طلب کئے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادے نے ہتھیار لگائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا سب لشکر تیار ہوا رستم نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر ہمراہ ہوا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اُدھر سے لشکر نقابدار بہت قلیل آگے آگے نقابدار مرصع پوش گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون مین صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت لگا کر ہٹے لشکر نقابدار سے ایک جوان اجازت لیکر نکلا میدان مین اگر مبارز طلب ہوا رستم نامدار کے لشکر سے بھی ایک سردار نکلکر آیا اجازت طلب کی رستم نے فرمایا کہ جہانتک ممکن ہو ان لوگون کو جان سے نہ مارنا زندہ گرفتار کرکے لانا وہ سردار اقرار کر کے میدان مین آیا نقابدار نگاور زن ہوا سردار اسلام نے دو تین تانون مین اسکے ہاتھ سے نیزہ نکال لیا نقابدار نے وار تلوار کا کیا سردار اسلام نے اس وار کو رد کرکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا نقابدار نے اپنا ہاتھ سردار کے گریبان مین ڈالدیا دونون مین کشتی ہوئی گھوڑے کے نیچے آئے سردار اسلام نے نقابدار کو سر سے بلند کیا یونہی اٹھائے ہوئے رستم نامدار کے خدمت مین آیا رستم نے حکم دیا کہ اسکو گرفتار کرکے لیجاؤ لوگ نقابدار کو گرفتار کرکے لے گئے اسی صورت سے شام تک کل نقابدار گرفتار ہو گئے مگر نقابدار مرصع پوش باقی رہا اُسنے چاہا بھاگ کر نکل جاوے رستم نامدار نے ایک سردار سے کہا اسکو جانے نہ دینا گرفتار کر لینا سردار نے گھوڑا بڑھایا نقابدار کے قریب پہونچا نقابدار نے تلوار کا وار کیا سردار اسلام نے خالی دیا نقابدار نے پھر دوسرا وار کیا سردار اسلام نے بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا نقابدار نے چاہا دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارے سردار اسلام نے وہ ہاتھ بھی نقابدار کا مضبوط پکڑ اور ایسا جھٹکا دیا کہ نقابدار گھوڑے کے نیچے آیا سردار اسلام بھی رکب سے کود پڑا زور آپس مین ہونے لگا نوبت تک کشتی رہی آخر سردار اسلام نے نقابدار کو زمین سے اٹھا لیا مشکین باندھ کر معہ مرکب خدمت مین رستم نامدار کے حاضر کیا رستم نامدار فتح و فیروزی میدان سے پلٹے اپنی بارگاہ مین آئے جلسۂ عیش آراستہ کیا نقابدار طلب ہوئے رستم نے نقابدار مرصع پوش سے پوچھا کہ اب اپنی کیفیت بیان کرو نقابدار نے کہا ای شہریار میری کیفیت نہ دریافت فرمایئے اسکے عوض مین مجھے اور میرے ہمراہیون کو قتل کیجیے رستم نے فرمایا اگر کیفیت بیان کرنا منظور نہین ہے تو مذہب اسلام کو قبول کرو صدق دل سے مسلمان ہو نقابدار نے عرض کی ای شہریار مین تخلیہ مین کچھ آپ سے باتین کرنا چاہتا ہون رستم نامدار نے اُسی وقت سب سردارون کو رخصت کیا نقابدار مرصع پوش وہان رہا رستم نامدار نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو نقابدار مرصع پوش نے کہا ای شہریار مین دختر بد اختر سلطان زند مہر تاجدار بادشاہ طلسم ہون مدت سے مجھے شوق سیر و شکار تھا اسی صحرا مین رہتی تھی والد نامدار نے یہ امر مشتہر کر دیا تھا کہ خبردار کوئی اس صحرا مین نہ آئے مین بخوف شب و روز یہان بسر کرتی تھی آج آپ یہان تشریف لائے آپکو اس کیفیت سے آگاہی نہ تھی نہ مین آپکو جانتی تھی ورنہ مقابلہ کیون ہوتا رستم نے کہا ای ملکہ خاص تمھارے واسطے اس طلسم مین میرا آنا ہوا ملکہ نے کہا اس جملے کا مطلب میری سمجھ مین نہین آیا رستم نے فرمایا کہ ایک جوان سیماکت تاجدار نامی مدت سے تجھپر فریفتہ تھا مگر کوئی تدبیر اسکو بن نہ پڑتی تھی مجبور ہو کے اُسنے لشکر کشی کی تھی مگر مددگار کوئی ایسا اُسکے ہمراہ نہ تھا جسکی وجہ سے امید اُسکی پوری ہوتی راہ مین مجھسے مقابلہ ہوا مین نے زیر کیا

اُسنے مجھسے اپنی کیفیت بیان کی مدد چاہی اُسکی وجہ سے مین اس طلسم مین آیا شکر ہی خدا کا میری محنت بیکار نگئی ملکہ نے
جو نام سیامک کا سنا عرض کی ای شہریار مین نے سنا تھا سیامک نے والد نامدار کے پاس پیام بھیجا تھا مگر والد نامدار
نے نامنظور کیا اب جو کچھ آپ فرمایئے مجھے قبول ہی رستم نامدار نے کہا سیامک کو قبول کرو اور اپنے اس مذہب باطل
کو چھوڑو ملکہ اُسی وقت مسلمان ہوئی مین رستم نے ملکہ کیواسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی ملکہ کو اس بارگاہ
مین بھیجا اور جسقدر نقاب دار تھے وہ سب بھی ملکہ کے بارگاہ مین گئے رستم نامدار نے دوسرے روز وہان سے
کوچ کیا طرف کوہ گلفشان کے روانہ ہوئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زر مہر جادو کی بیان کی جاتی ہی

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر چلا راہ مین وزرا سے کہنے لگا ایک خیال ایسا آیا ہی جسکی وجہ سے مین بہت پریشان ہون
وزرا نے کہا حضور ارشاد فرمایئے کیا بات ہی زر مہر نے کہا اگر قلعہ کو فتح کرکے اور لوح حاصل کرکے رستم کوہ گلفشان
کی طرف جائیگا تو ضرور راہ مین ملکہ کا مکان ملیگا اور سنا ہی کل شاہزادی دین مین رستم اسی واسطے اس طلسم مین آیا ہی جب
انکا سامنا ہوگا انھین تو اسکی کیفیت معلوم نہین دین مین ضرور دو کین گی جب رستم کو اس حال سے آگاہی ہوگی کیا عجب
ہی جو شاہزادی کو گرفتار کرکے اپنے قبضے مین کرے وزرا نے کہا حضور نے جو کچھ خیال فرمایا بہت درست ہی پیشتر
اسکا انتظام کر لیجیے پھر رستم کی تلاش مین چلیے زر مہر نے کہا ملکہ کو آپ لوگون مین سے کوئی جا کر یہ خبر دے کہ ملکہ
میرے پاس چلی آئین اور وہان ہرگز نہ ٹھہرین میرے جانیکی کیا ضرورت ہی اگر مین جاؤنگا تو عرصہ ہوگا وزرا نے
کہا حضور کا تشریف لیجانا ضرور ہی اگر وہان رستم موجود ہوا تو کیا ہوگا زر مہر نے کہا میرا ایک خیال اور ہی اول تو رستم
پہچان نہ سکیگا اور ملکہ جب اس بات کو دیکھین گی کہ اب اس سے مقابلہ پڑیگا تو وہ ضرور وہان سے روانہ ہوجائینگی آپ
لوگون کو اسی واسطے بھیجتا ہون کہ انکو آگاہ کر دیجیے کہ ایک شخص اسطور کا اس طرف سے آنیوالا ہی اُسکی وجہ
سے آپ کا یہان رہنا مناسب نہین ہی وزیرون نے کہا ہم جاتے ہین ملکہ کو اپنے ساتھ ہی لاتے ہین
دو وزیر زر مہر سے رخصت ہوکر طرف اُس صحرا کے روانہ ہوئے جہان ملکہ قیام پذیر تھین تین دن کے بعد
اُس صحرا مین پہونچے دیکھا تمام صحرا خشک پڑا ہی ایک طرف کچھ بارگاہون کے اکھڑنے کے نشان معلوم ہوتے ہین
انکا عدے سے ثابت ہوتا ہی کہ کوئی لشکر عظیم یہان آکے اترا تھا چلا گیا ایک جانب دیکھا دو چار لاشے عورتون کے
پڑے ہین مگر جنکے چہرے پر نقاب ہی جانوران صحرائی انکو کھا رہے ہین وزیرون نے کہا غضب ہوا معلوم ہوتا ہی کہ ملکہ
سے مقابلہ ہوا اور رستم ملکہ کو گرفتار کرکے لیگیا بہتر یہ ہی کہ اسکی خبر سلطان کو پہونچائین اور کوئی انتظام کرین یہ کہکر
سب روانہ ہوئے زر مہر لشکر لیے بڑھا تھا کہ مجھسے کوہ گلفشان پر ملاقات ہوگی یہ لوگ کوہ گلفشان کی جانب چلے چار
کوس کے بعد پہونچکر اُنھون نے دیکھا کہ ایک لشکر عظیم خیمہ زن ہی آپس مین کہا یہان سے جلدی نکل چلو رستم یہان ٹھہرا
ہوا ہی مگر ایک وزیر جو سب سے زیادہ مقرب تھا اُسنے کہا یہ تو تحقیق کرلو کہ ملکہ اسکے پاس ہین یا مقابلے سے بھاگ کر
اپنے مکان چلی گئین گو سب نے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا کہا رستم ہم لوگون سے کیا بولیگا اور کیا جان سکیگا کہ یہ کون ہین
صرف کیفیت دریافت کرکے پلٹ آئینگے سب مجبور ہوئے یہ لشکر کی طرف بڑھا آکر دیکھا ایک جوان رعنا بارگاہ
کے آگے جوہر نگار کرسی پر بیٹھا ہی وزرا صولت و حشمت دیکھکر دنگ ہوگئے آپس مین کہا اس جوان کے چہرے سے معلوم
ہوتا ہی کہ بڑا صاحب جرأت ہی رستم یہی ہی ایک نے کہا خلاصہ کیفیت کسی سے دریافت کرو وزیر اول زر مہر کا قریب
ایک بارگاہ کے آیا اُس بارگاہ مین ایک سوار بیٹھا تھا اس سے تحقیق کرنے لگا کہ یہ جوان جو کرسی پر جلوہ فرما ہی کون ہی اور

اسکا کیا نام ہے وہ سرداران لوگوں سے بخوبی واقف تھا سمجھا کہ یہ خبر لینے کو آئے ہیں مگر انجان بنکے کہا کہ آپ کیوں
دریافت فرماتے ہیں وزیر نے کہا ہم لوگ مسافر ہیں یہاں اس لشکر کو ٹھہرے ہوئے دیکھا معلوم کرنیکی غرض سے
دریافت کیا سردار نے کہا یہاں تشریف لائیے ہم آپکو اچھی طرح بتائینگے وزیر بارگاہ کے اندر آیا اور لوگ جو اسکے ہمراہ تھے
انکو بھی بلالیا تینوں وزیر اور چند ملازمین لیکے اُس بارگاہ میں آئے سردار نے کہا یہ لشکر رستم نامدار کا ہے یہ اسنے
فتاحی طلسم یہاں آئے ہیں فضل خدا سے سب کام بنگئے ہیں صرف اب قتل زرمہر کی تدبیریں جلد ہیں آپ لوگوں نے
زرمہر کا ساتھ کیوں چھوڑا یہاں کیوں تشریف لائے یہ کلمہ سنکر وزرا بہت گھبرائے فوراً انکو بنانا چاہا کہا ہم لوگ زرمہر
سے واقف بھی نہیں ہاں سنتے ہیں کہ اس طلسم کا بادشاہ ہے سردار نے اُسیوقت اور لوگوں کو آواز دی سب آکر موجود
ہوئے اسنے کہا ان لوگوں کی مشکیں باندھ لو یہ وزیر ہیں زرمہر کے نہیں معلوم یہاں کس لئے آئے تھے وزرا نے چاہا
بھاگ کر نکل جائیں مگر کہاں جاسکتے تھے اسیر ہوگئے سرداروں نے گرفتار کرکے رستم ذی حشم کے حضور میں حاضر کیا
رستم نے فرمایا یہ کون لوگ ہیں سب نے عرض کی حضور یہ وزیر اعظم ہیں زرمہر جادو کے یہاں کسی غرض سے آئے تھے غلاموں
نے گرفتار کرلیا رستم نے کہا آپ لوگ یہاں کیوں تشریف لائے تھے وزیروں نے عرض کی ہم نہیں جانتے کہ زرمہر جادو کون
ہے ہاں اسقدر ہم جانتے ہیں کہ زرمہر یہاں کا بادشاہ ہے لیکن ہم اُسکی صورت سے بھی واقف نہیں رستم نامدار نے کہا انکو
باندھ کر اصلی کیفیت دریافت کرو اگر نہ بیان کریں تو انہیں قتل کرو جب وزیروں نے دیکھا اب جان جاتی ہے بچ
کہا اے رستم نامدار اگر ہم اپنی کیفیت آپ سے بیان کریں تو ہمکو آزاد کردیجئے گا رستم نے فرمایا اگر اسلام قبول کروگے تو
رہا بھی کردیے جاؤگے وزرا نے عرض کی اے رستم نامدار ہم اسلام نہ قبول کرینگے رستم نے کہا تو ان لوگوں کو ابھی قتل کرو کیا
ضرورت کیفیت اصلی دریافت کرنے کی نہیں ہے لوگ وزرا کو میدان میں لائے جلاد طلب ہوئے جلادوں نے ریگ
کے چبوترے بنائے تینوں وزیروں کو مع انکے ہمراہیوں کے چبوتروں پر بٹھایا تلواریں کھینچکر شلنگیں لگانے
لگے رستم نامدار نے کہا اگر وہ لوگ اب بھی اسلام قبول کریں تو اُنکے قتل سے باز رہو بعض بعض سرداروں نے کہا
مگر وزرا نے اسلام قبول نہ کیا سرداروں نے رستم سے آکے عرض کی حضور وہ اسلام قبول نہیں کرتے ہیں رستم نے
فرمایا قتل کرڈالو سرداروں نے جلادوں کو آکر حکم سنایا اور کہدیا کہ اب کسی حکم کے منتظر نہ رہو جلادوں نے آنکھوں پر
پٹی باندھی سبکی گردنوں پر کوسے کے خط لگائے الگ ہٹ کے پیتر اجل کے تلواریں لگائیں سبکے سر برابر اُڑ گئے
تن بے سر زمین پر لوٹنے لگے رستم نامدار نے کہا اب زرمہر کی قوت بالکل کم ہوگئی ہے نہیں معلوم اب کہاں ہے لوگوں نے
عرض کی جہاں ہوگا وہ بھی قتل کیا جائیگا یا اسلام قبول کریگا رستم نے کہا اب یہاں سے جلد چلنا چاہئے آج تیاری
کوچ کی کرو لشکر نے یہ خبر سنکر چلنے کی تیاری کرنا شروع کی شام تک سب لشکر تیار ہوگیا رستم نامدار نے وہاں سے
کوچ کیا چار کوس پر کوہ گلفشان تھا قلعہ کوہ پر نظر رستم نامدار کی پڑی دیکھا پھول برس رہے ہیں فوارے پانی کے
سر بفلک کشیدہ ہیں رستم نے ہمراہیوں سے کہا کہ دیکھو وہ کوہ گلفشان معلوم ہوتا ہے سب نے کہا وہاں تو عجب
کیفیت نظر آتی ہے کچھ پھول برس رہے ہیں فوارے چل رہے ہیں بہت تکلف ہے رستم نے فرمایا قریب چل کر کل کیفیت
دیکھینگے یہی ذکر کرتے ہوئے قریب کوہ پہونچے رستم نے دیکھا بہت سے اژدہے ایک مقام پر شعلہ ہائے
آتشیں چھوڑ رہے ہیں جب اژدہوں نے رستم کو دیکھا بڑھ بڑھ کے شعلے چھوڑے شاہزادوں نے لوح جیکالی سب
پسپا ہوئے مرکب رستم نے بہت کو ٹاپوں سے روندکر مار ڈالا بہت سایہ پڑتے ہی جلکر رہ گئے بہت بھاگ گئے رستم
نامدار آگے بڑھے دیکھا ایک جگہ پر شعلہ ہائے آتش سر بفلک کشیدہ ہیں وہ سایہ پڑتے ہی سرد ہوگئے رستم نامدار اسکے بعد

سب عجائب و غرائب کو سناتے ہوئے کوہ پر جا پہونچے وہاں عجب سامان نظر آیا ایک باغچہ نہایت پر تکلف پایا گویا باغ عجائب
و غرائب ہے علاوہ درختوں میں بجائے ثمر کے سر انسان آویزاں آپس میں باتیں کرتے ہیں رستم اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے
آگے بڑھے سب نے دیکھا ایک چشمہ آب مصفا ہے اُس میں سب سے فوارے نکل رہے ہیں پھول قلہ کوہ سے برستے ہیں چشمہ میں
گرتے ہیں ماہیان چشمہ اُن پھولوں کو منہ میں لیکر خوش ہوتی ہیں عجب لطف ہے رستم نے لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا کہ یہی چشمہ ہے اسی میں
وہ ماہی ہے جسکے شکم میں خنجر ہے اگر لوح کا عکس اس چشمے پر پڑا تو ابھی خشک ہو جائے وہ ماہی نکل آئے گر جہاں تک ممکن ہو
اُسکے شکم کو جلد چاک کرے ورنہ خنجر اُسکے پیٹ سے جلد غائب ہو جائیگا پھر ہاتھ نہ آئیگا رستم نامدار نام خدا لیکر بڑھے چشمہ پر
جا کے لوح کا عکس فی الفور چشمہ خشک ہوا سب مچھلیاں تڑپنے لگیں رستم نامدار نے دیکھا ایک ماہی کلاں تڑپ کے اُن
سبکے اوپر کی جانب اُڑ جاوے مگر شاہزادے نے مچھلی کو دبا پایا کمر سے خنجر نکالکر بہ تعجیل شکم چاک کیا مچھلی کے پیٹ سے
خنجر نکلا رستم نامدار نے خوشی خوشی خنجر کو کمر میں لگایا کوہ سے نیچے آئے جیسے ہی رستم نے قدم کوہ کے نیچے رکھا ایک تڑاقا
ہوا کوہ اُڑ گیا سب لوگ دیکھکر حیران ہوئے رستم نامدار کو بڑی خوشی حاصل ہوئی لوح کو ملاحظہ فرمایا اُس میں تحریر
تھا کہ اب تمام کر دو زرمہر آتا ہے لشکر گران ساتھ لاتا ہے یہیں اُس سے مقابلہ کرنا رستم نے فرمایا یہیں بارگاہیں استادہ
کی جائیں زرمہر آتا ہے اس سے یہیں مقابلہ کرینگے خادموں نے بارگاہیں استادہ کیں رستم نامدار اپنی بارگاہ میں آئے سب سردار
اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے رستم نامدار کی گود میں ایک پرچہ آکر گرا اُسمیں ملکہ خورشید جمال کی طرف سے لکھا تھا کہ اے شہریار مبارک
ہو وہ چیز ہاتھ آئی ہے جسکا ملنا بہت دشوار تھا اب ایک مرحلہ اور باقی ہے کہ زرمہر لشکر گران ہمراہ لیے آتا ہے اُسکی جنگ
سے فراغت حاصل ہو تو طلسم فتح ہو جائے جو لوگ اُسوقت رستم کے پاس بیٹھے تھے شاہزادے نے سب سے کہا آپ
حضرات کو تکلیف ہوگی تھوڑی دیر کے لیے تخلیہ ہونے کی ضرورت ہے سب لوگ بارگاہ رستم سے باہر آئے رستم
نے انگشتری کو لوح سے مس کیا ملکہ خورشید جمال آگئیں شہزادے نے کہا ملکہ بہت دنوں سے تمہیں دیکھا تھا بہت
مشتاق تھا ملکہ نے کہا میں حاضر ہوتی تھی لیکن محل نہ پاتی تھی جو آپ سے ظاہر ہو کر ملتی اے شہریار اب سب طلسم
فتح ہو چکا ہے صرف ایک لڑائی اور باقی ہے دیکھیے یہ مکار آپ سے کیونکر لڑتا ہے اسکے فریب سے بچیے گا ہزاروں مکر کریگا
کیا عجب ہے جو زیر ہونے پر بھی مکر مسلمان ہو جائے اور پھر آپ سے دغا کرے رستم نے فرمایا خدا مددگار ہے وہ کیا مکار ہے
اگر اُسنے ہماری قسمت میں فتح تحریر کی ہے تو ضرور ظفر پائینگے مگر اتنی تکلیف کیجیے کہ دختر زرمہر کو بچائیے ملکہ نے کہا
دختر زرمہر کہاں ہیں رستم نے کہا میں ابھی طلب کرتا ہوں اسی کے واسطے اسقدر فساد ہوا لیکن شکر ہے کہ سیاملک
تا حد اسکی مراد کو پہونچی انشاء اللہ بعد فتح اُسکا عقد سیاملک کے ساتھ کر دینگے ملکہ نے کہا پھر جلدی اُسکو طلب فرمائیے میں زیادہ
ٹھیر نہیں سکتی کیونکہ جس روز سے آپ نے اس طلسم میں جنگ آغاز کی ہے اُسی روز سے میں بھی نہیں معلوم کن کن امور کی
کوشش کر رہی ہوں اور کیا کیا انتظام کیئے کون کون مرحلہ تباہ کئے رستم نامدار نے کہا ملکہ واقعی تمنے بڑی مدد کی اور میں
ممنون ہوا ملکہ نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہیں آپ نے ہماری عزت بڑھائی غریب نوازی فرمائی رستم نامدار نے دختر زرمہر کو
طلب کیا ملکہ غائب ہو گئیں جب ملازموں نے دختر زرمہر کو حاضر کیا رستم نے فرمایا آپ لوگ باہر تشریف لیجائیے ملازمین باہر
آئے رستم نے کہا ملکہ یہ موجود ہیں انکو بیجا دو خورشید جمال نے تخت اُتارا دختر زرمہر کو تخت پر بٹھایا رستم سے رخصت ہو کر روانہ
ہوئیں رستم نامدار نے پھر لوگوں کو اندر بلایا جلسہ عیش و نشاط برپا ہوا تھوڑی دیر تک شغل مے نوشی رہا جب رات زیادہ گئی
رستم نامدار نے دربار برخاست کیا خوابگاہ میں تشریف لیگئے آرام فرمایا سب لوگ اپنے اپنے بستر پر جا کر محو خواب ہوئے طلایہ دار
بارگاہوں کے گرد گشت کرنے لگے رات تو بہت تھوڑی باقی تھی صبح ہو گئی رستم نامدار خواب سے بیدار ہوئے نقیب سحری

اور کہا بارگاہ میں آکے جلوہ فرما ہوئے پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے فضائے صحرا دیکھ رہے تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے
گرد اُٹھی رستم نے کہا زرمہر آپہونچا یہ ذکر تھا کہ پردہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک تخت آگے آگے چار اژدہاں آتش فشاں
اُٹھائے ہوئے اُس تخت پر زرمہر تاج مرصع کا سر پر کج دھرے ہوئے لباس شاہی پہنے ہوئے تلوار برہنہ ہاتھ میں لیے
ہوئے آتا ہے عقب میں لشکر ساحران وغیر ساحران بیشمار بارگاہیں چھکڑوں پر لدی ہوئی خزانہ بھی ہمراہ لاحظہ سے آکر زرمہر
نے مقابلہ میں لشکر رستم کے اپنا لشکر اُتارا بارگاہیں استادہ ہوئے خلیق لوگ گھوڑے دینے اُترنے لگے اپنا اپنا اسباب اپنی اپنی بارگاہ ہو
میں رکھنے لگے مگر زرمہر نے کوہ کی طرف دیکھا بہت افسوس کیا جو دو تین مصاحب اُسکی پشت پر کھڑے ہوئے تھے اُن سے
کہا اب میری موت قریب ہی سامان قتل میرا رستم کے ہاتھ آگیا مگر یکبار تو دل کھول کر مقابلہ کرتا ہوں اگر مارا جاؤنگا تو نام باقی
رہیگا اور اگر فتح پائی تو مراد دلی بر آئی پھر از سر نو طلسم کو درست کرونگا لیکن ایک خیال میرے دل کو اضطراب میں ڈالے ہوئے ہے
نہیں معلوم شاہزادی کہاں ہے میں سمجھے وزرا کو اسی واسطے بھیج دیا تھا کہ وہ جا کر اُنکو بھی جا کر روانہ کردیں مگر ابتک وہاں سے
ابھی تک کوئی واپس نہیں آیا شاید ملکہ کو سوجھائے چلے گئے مصاحبین نے کہا حضور اس امر کا اندیشہ نہ فرمایئے وہ لوگ ملکہ
کو ضرور پہونچا دینگے غرض پلٹ کر آئینگے زرمہر خاموش ہو رہا اپنی بارگاہ میں گیا رستم نامدار سب کیفیت دیکھا کیے جب یہ
بارگاہ میں جا چکا تو شہزادے نے کہا زرمہر کوہ کی جانب دیکھکر بہت افسوس کرتا تھا اور نہیں معلوم کیا کہتا تھا میں سمجھا تھا کہ طرز گفتگو سے
ثابت ہوتا تھا کہ بہت ہراساں ہو لوگوں نے عرض کی حضور ہراساں کیوں نہ ہوگا اب خیر جنگ باقی ہی سب طلسم کے معدوم تو
حضور فتح کر چکے اب بھی اسکو ہراس نہ ہوگا رستم نے فرمایا خدا مالک ہے گر ہماری قسمت میں فتح ہی تو اسکو بھی قتل کرینگے سب نے عرض
کی انشاء اللہ تعالی فتح و فیروزی ہمارے ساتھ چلینگے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے بارگاہ میں آئے عرض کی شعر الٰہی تا ابد باشی اقبال ہم
جوان بخت و جوان دولت جوان سال • شہریار کی عمر و دولت جاہ و مرتبت میں ترقی ہو زرمہر جادو نے بھی طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا
ارادہ ہے کہ کل میدان میں نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو آتش کینہ و عناد کو دوبالا کرے رستم ذیشان نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی افضل
یزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں اُسی وقت سے تیاریاں
ہونے لگیں رستم نامدار اپنی بارگاہ میں بعیش و آرام تشریف فرما تھے کہ پھر ہرکارے نے آکر عرض کی حضور ایک
نامہ دار زرمہر کا درِ دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے رستم نامدار نے کہا یہ بے قاعدہ کیسا نامہ لکھا اچھا اندر بلا لو جب وہ
باہر آئے اپنے ساتھ اُس نامہ دار کو لیتے آئے نامہ دار رستم کو دیکھکر خائف ہوا رستم نے اُسکے طرز سے پہچانا کہا بھائی محل خوف نہیں ہے
ہمکو تم سے کیا علاقہ ہے جس سے مطلب ہے اُس سے ہے تم کیوں خائف ہوتے ہو یہ کہکر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا نامہ دار خلق و
رستم عالی ہمت دیکھکر بہت خوش ہوا دل میں کہا ایسا جوان صاحب جرأت اس طرح کا صاحب مروت جنگ نگاہ سے نہیں گذرا
پہلے بڑھکے رستم عالی ہمت کے قدموں کو بوسہ دیا پھر ہاتھ باندھ کر عرض کی شہریار میری خطا معاف فرمایئے جو کچھ مجھسے زرمہر
نے کہا ہے میں عرض کرتا ہوں خطا وار وہی ہے مگر میں چونکہ اعادہ اُن الفاظ کا کرتا ہوں اس وجہ سے معافی کا امیدوار
ہوں رستم نے فرمایا بیان کرو ہمنے ایک بار کہدیا کہ ہمکو تجھسے کسی قسم کی عداوت نہیں ہے نامہ دار نے نامہ نذر دیا اور
عرض کی بیشتر کچھ زبانی پیام ہے اُسکو سن لیجیے پھر نامہ پڑھیے رستم نے کہا بیان کرو نامہ دار نے عرض کی کہ زرمہر نے کہا ہے
کہ اس جاہ و حشمت پر نازاں نہو میں بادشاہ طلسم ہوں مجھسے مقابلہ کرکے فتح نہ پاؤگے اور میں تمہاری جرأت و ہمت
سے بہت خوش ہوں اگر تم اسی وقت میرے پاس چلے آؤ تو اب بھی ممکن ہے کہ تمہاری خطا معاف کردوں اور کسی عہدہ
جلیل پر تقرر کروں یہ تو تمہارا بیہودہ ارادہ ہے لائق ہوا اور اگر مجھسے مقابلہ کروگے ذلیل ہوگے رستم کو غصہ آیا تو اپنے ہاتھ اُٹھا کر فرمایا
ابھی اتنی ہی دیر کوئی شاہ و ونگا ساری حکومت جھاڑ دونگا نامہ دار نے عرض کی اب نامہ ملاحظہ فرمایئے رستم نے نامہ پڑھا تو

حب

بھی ایسے ہی مضامین درج تھے رستم کو اور زیادہ غصہ آیا کہا مین اسیوقت اُسکی بارگاہ مین جاکر ان الفاظ ناشایستہ کی سزا دونگا
افسران فوج نے جو رستم کو اسدرجہ برہم پایا سب حاضر ہوے ہاتھ باندھکر عرض کی اے شہریار صبح کچھ دور نہین ہے میدان مین آئیگا
اسکو حال کھل جائیگا سب نے رستم کو بمنت وسماجت روکا رستم نے نامہ دار سے کہا کہ اس بیچارہ غاصے کو دینا کہ جو تیرے
لیے ہمارے واسطے برائی ہوسکے اُٹھا نہ رکھ اگر اسوقت میرے افسران فوج مجھے نہ روکتے تو تجھے ان باتون کا مزہ چکھا دیتا ساری
حکومت بھلا دیتا مگر ان لوگون کے روکنے سے مجبور ہوگیا لیکن صبح کو جب میدان مین آئیگا تو تجھکو شجاعت اور مردانگی
کا حال کھل جائیگا نامہ دار نے عرض کی مین اسی طرح عرض کردونگا یہ کہکر رخصت ہوا رستم نامدار نے دربار برخاست کیا خوابگاہ
مین تشریف لیگئے آرام فرمایا فوج مین شب بھر تیاری رہی جب شہسوار زرین پوش فلک یعنی آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر
جلوہ فرما ہوا اور تارہ کی شب زایل ہوئی رستم نامدار خواب راحت سے بیدار ہوے مشغول عبادت پروردگار ہوے جب
وظیفہ سحر سے فراغت پائی سلاح کی کشتی طلب فرمائی ہتھیار تن پر آراستہ کرکے برآمد ہوے خادمون نے اسپ سیاہ ہوا لے تک
رستم حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر سوار ہوا لشکر حاضر ہوا آگے آگے ملک رستم نامدار عقب مین لشکر بیشمار اس جاہ و تجمل سے
سوے میدان کارزار روانہ ہوے اس طرف نذر مہر اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا لشکر جانبین کی صفین جب درست
ہو چکین تو نقیبان بلند آواز صفون سے نکلے نقابت کرکے پیچھے ہٹے کڑکیت کڑکے سے فراغت کرکے خاموش ہوے
نذر مہر نے ایک پہلوان کو کہ نام اُسکا فولاد کوہ تن تھا میدان مین بھیجا اور کہا جاکر رستم کو پکار اگر اسوقت رستم
کو قتل کریگا تو اپنے طلسم کی نصف حکومت تجھکو دونگا اور ممنون احسان ہونگا فولاد میدان مین آیا تخفوری دکھلاکے
پکارا اے رستم اگر کچھ دعوی جرات ہے تو میرے مقابلہ مین آ رستم نامدار نے گھوڑا بڑھایا بہت سے سردار قریب رکب
آگئے ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگے اے شہریار جبتک غلامان جانباز زندہ ہین آپ میدان مین تشریف نہ لیجائیے رستم نے
فرمایا کہ ہم لوگون کا یہ دستور ہے کہ جو جسکا نام لیکر پکارتا ہے وہی میدان مین جاتا ہے وہ میرا نام لیکر پکار رہا ہے مین ضرور جاؤنگا
تب لوگ اس بات مین دخل نہین سب سردار مجبور و ناچار خاموش ہو رہے رستم گھوڑے کو پھیرکر میدان مین آئے
فولاد تگاور زن ہوا تین قدم مرکب رستم اور سات قدم فولاد کا گھوڑا پیچھے ہٹا نیزہ بازی ہونے لگی رستم نے پہلے تو دو
چار وار اسکے خالی دیے ایک مقام پر اُسنے گلوگاہ رستم کو تاککر نیزہ کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر پھیر ایسا نیزہ کا مارا کہ
ہاتھ سے نیزہ نکل گیا فولاد کوہ تن دریاے خجالت مین غوطہ زن ہوا رستم نے کہا اے جوان نیزہ بازی تو خلال بازی مشہور ہو گئی
تو نے غضب کیا میرے ہاتھ سے ایسے وقت مین نیزہ نکالا اگر اب تلوار سے بچکر کہان جائیگا رستم نامدار نے فرمایا تلوار میان سے
لے یہ بھی حسرت تیری نہ رہ جائے فولاد نے تلوار میان سے کھینچی رستم نے بھی شمشیر جوہردار کھینچی آپسمین رد و بدل ہونے
لگی فولاد نے رستم نامدار کے سر پر وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر خنجر دار اسپر وار کی صدا دی سر پر تلوار لگائی حریف نے سپر
بچانیکو اُٹھائی مگر سپر کی کیا تاب تھی جو تیغ رستم کو روکتی تیغ جوہردار سپر کو کاٹ کر مغز مین در آئی سر کو کاٹتی سینہ کا لہو
چاٹتی کمرتک اُتر آئی یہان بھی قرار نہ لیا صدر زین مرکب فولاد کو چار ٹکڑے کیا لشکر و منہ شور احسنت بلند ہوا نذر مہر کا دل
دردمند ہوا دوسرے سوار کو اشارہ کیا وہ میدان مین آیا رستم نامدار نے اسکو بھی فولاد کے پاس پہنچایا اسی طرح سات
جوان آئے مگر رستم کے ہاتھ سے مارے گئے مصاحبین نے نذر مہر سے کہا حضور اگر اسطرح مقابلہ کیجیے گا تو عمر تمام ہوجائیگی مگر لڑائی
ختم نہوگی نذر مہر نے کہا مین بھی یہی خیال کرتا ہون مصاحبین نے کہا اپنے تمام لشکر کو حکم دیجیے کہ یکبارگی رستم پر ٹوٹ پڑے کہ اُسکا
لشکر بھی بہت ہے مگر جبتک یہ لوگ کام تمام کر دینگے پھر اُسکا لشکر آئیگا تو کیا بنائیگا نذر مہر نے اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب ملکر ٹوٹ
پڑے لشکر اشارہ پاکر رستم کی طرف بڑھا شاہزادہ بھی پشت مرکب پر سنبھلکر بیٹھا لشکر نے آکر چارون طرف سے گھیر لیا رستم

نامدار بھی ہنگامہ وغا کرنے لگے انکا بھی تمام لشکر یہ کیفیت دیکھکر آگیا مانند سحاب چھا گیا تلوار چلنے لگی قیامت کی جنگ
معلوم ہونے لگی رستم نامدار نے جس صف پر حملہ کیا اسکو تباہ کر دیا اگر کسی جادوگر نے وار بھی کیا تو رستم نے خالی دیا
جب قتل کیا سر وار کو تاک کر قتل کیا اسیطرح سے صفوں کو درہم برہم کرتے ہوئے قریب تخت زمرد کے پہونچکر خنجر کمر سے نکالا ہاتھ
بڑھا کر تخت سے زمرد کو کھینچ لیا اُسنے چاہا کہ چھو کر کے غرق زمین ہو جاؤں مگر رستم نامدار ہاتھ سے مضبوط پکڑے تھے دوسرے ہاتھ
سے خنجر اُسکی گردن پر مارا کہ سر کٹ کے دھڑ سے زمین پر گرا ایک ہنگامہ برپا ہوا سنگ باری ابر باری ہونے لگی ہوا تند
چلنے لگی برقیں چمکنے لگیں ایک آفت برپا ہوئی رستم نامدار نے لوح چمکائی سب تاریکی رفع ہوئی ایک آواز مہیب آئی
کشتی مرا نام من سلطان زمرد جادو بادشاہ طلسم دوام الظہر بود اس آواز کے آتے ہی تمام لشکر میں تہلکہ پڑ گیا جا بجا کی عمارتیں جو
زمرد کے سحر کی بنائی ہوئی تھیں گرنے لگیں اس ہنگامے کو دیکھکر تمام لشکر خوفناک ہوا بہت سے لوگوں کے ہاتھ سے
تلواریں چھوٹ پڑیں لڑائی موقوف ہوئی جو لشکر زمرد کے لوگ تھے جا بجا بھاگنے لگے رستم نامدار نے تلوار روکی سب
ہاتھ باندھکر خدمت میں شاہزادے کے حاضر ہوئے عرض کی اے شہریار ہمکو پناہ دیجیے رستم نامدار نے سبکو پناہ دی جتنے
لوگ تھے مطیع اسلام ہوئے رستم نامدار بفتح و فیروزی میدان سے اپنے لشکر گاہ کی طرف چلے جیسے ہی بارگاہ میں داخل
ہوئے دیکھا ملکہ خورشید جمال مسند پر بیٹھی ہیں رستم نے جو لوگ ہمراہ تھے اُنسے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہریے ملکہ کو اُس وقت
ایسی خوشی تھی کہ کچھ خیال نہ کیا آگے بڑھکے رستم کے دونوں ہاتھوں کو بوسہ دیا کہا اے شہریار آپ نے کمال کیا ایسی جنگ
آجتک نہیں ہوئی تھی مبارک ہو کہ آج طلسم فتح ہوا رستم نے کہا ملکہ خدا کی عنایت سے اور تمہاری توجہ سے ملکہ نے عرض کی اے
شہریار ہماری توجہ کیا چیز تھی آپکی جرأت و ہمت کا یہ نتیجہ تھا مگر اب ایک کام اور کیجیے کہ تحفہ جات طلسمی اپنے قبضہ میں کیجیے
اور خزانہ بھی تصرف میں لائیے رستم نے کہا ملکہ خزانہ کہاں اور تحفہ جات کس مقام پر ہیں ملکہ نے کہا میں آپکے ہمراہ چلونگی سب
پتہ صاف صاف معلوم ہو جائیگا اسکی نسبت دیر نہ فرمائیے میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ کل یہاں سے روانہ ہو جائیے رستم
نے فرمایا ملکہ جو تمہاری خوشی ہو مجھے کیا عذر ہے میں ضرور چلونگا ملکہ نے کہا آپ سب لشکر کو ہمراہ لے لیجیے کہا اُدھر
سے باغ میں اتر ایک ہی بیژن وغیرہ آپکی بہت مشتاق ہیں رستم نامدار نے کہا میں کل ضرور چلونگا ملکہ نے کہا اب میں
رخصت ہوتی ہوں کل صبح کو پھر حاضر ہونگی آپ کو لے چلونگی رستم نامدار نے ملکہ خورشید جمال کو رخصت کیا جو لوگ باہر
کھڑے تھے اُنکو اندر بلایا جشن عام فرمایا شب بھر جلسہ رہا صبح کو ملکہ خورشید جمال بیژن اور سیامک کو ہمراہ لائیں
پہلے بیژن اور سیامک کو رستم نامدار کے پاس بھیجا اُنسے کہدیا کہ شاہزادے سے کہنا آپ تشریف لے چلیے بیژن اور
سیامک نے جو لشکر کی زیادتی کو دیکھا کمال تعجب کیا بیژن نے کہا اے سیامک نامدار اقبال مندی کے یہی معنی ہیں
جب آقائے نامدار طلسم میں آئے تھے تو کسقدر لشکر ہمراہ تھا وہ سب گرفتار ہوا اُس آفت سے خدا نے نجات عطا فرمائی
پھر ایسے ایسے سامان پیدا ہوئے آپ دیکھو اس لشکر سے کہیں بڑھکے فوج ہمراہ ہے اور جاہ و مرتبت زیادہ ہے مال و خزانہ
بھی ویسا ہی کچھ ہے یہ باتیں کرتے ہوئے لشکر میں آئے بارگاہ رستم کے قریب آکر اندر جانے کا ارادہ کیا دربانوں نے
روکا بیژن نے کہا ہماری اطلاع کر دو کہ بیژن اور سیامک آپکے غلامان باخلاص دربارگاہ پر حاضر ہیں امیدوار
باریابی ہیں اگر حکم ہو تو حاضر ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوں دربانوں نے چوبدار کو طلب کیا بیژن کا پیام کہا
چوبدار نے رستم سے آکر عرض کی شہریار کی عمر و دولت میں ترقی ہو دو شخص بیژن اور سیامک نامی در دولت پر
حاضر ہیں امیدوار باریابی ہیں رستم نے جو بیژن اور سیامک کا نام سنا خوش ہو گئے خود اُٹھے کہا میں اپنے دوستوں
کو خود لاؤنگا انکی عزت بڑھاؤنگا عہدہ ہائے جلیل دونگا جب رستم نامدار اُٹھے تو سب لوگ کھڑے ہو گئے رستم

دربارگاہ پر آئے بیژن نے جو رستم کو دیکھا اور اس عنایت پر نظر کی دوڑ کے قدموں کو بوسہ دیا رستم نے بغلگیر کیا سیامک
کو بھی اپنے پاس بلایا دونوں کو ہمراہ لیکر بارگاہ کے اندر آئے بیژن نے عرض کی آقاے نامدار ملکہ عالم نے فرمایا ہے
کہ اب عرصہ نہ کیجیے تشریف لے چلیے وہ خود بھی تشریف لاتی ہیں ہم لوگوں کو انھیں نے پتہ بتایا بلکہ اپنے ہمراہ یہاں
تک پہونچایا ایک مدت سے شوق زیارت تھا آج میسر ہوسکا ایسی خوشی سنی تھی کہ قریب تھا ملازمان جانثار شادی مرگ
ہو جائیں رستم نے کہا پروردگار نے اپنا فضل کیا بیژن نے پھر عرض کی آقاے نامدار اب تشریف لے چلیے ملکہ عالم کو تکلیف
ہوتی ہوگی رستم نے اُسی وقت لشکر میں حکم بھیجا کہ اسیوقت سب چلنے کی تیاری کریں رسالداروں نے اُسیوقت
لشکریوں سے کہا کہ جلد اپنا اپنا اسباب سفر درست کرو رستم نامدار نے مرکب طلب کیا گھوڑے پر سوار ہوے خادموں
نے بارگاہیں اُکھاڑیں اثاث البیت لدوا دیا گیا تھوڑی دیر میں سب لشکر بھی درست ہوا رستم نے بجاہ و تجمل تمام جانب کوچ کیا ملکہ
خورشید جمال بھی بالاے ہودج تخت پر روانہ ہوئیں قریب شام رستم علی مقام کے کان میں آواز آئی کہ شہر یہاں قیام کیجیے
رستم نامدار نے گھوڑا روکا سب لشکر کا بارگاہیں فوراً استادہ ہوئیں رستم نامدار اپنی بارگاہ میں آکے رونق افروز
ہوے کہ ایک پیر جو گور میں آکے گرا اُسمیں تحریر تھا کہ میں خدمت میں حاضر ہوکر کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں بہتر ہوگا کہ ایک
بارگاہ علیحدہ استادہ کرائی جائے رستم نامدار نے حکم دیا کہ ایک بارگاہ ابھی استادہ کرو اور سب اسباب ضرورت وہاں مہیا
کرو ملازموں نے فوراً بارگاہ استادہ کی جو کچھ اسباب ضرورت تھا وہاں موجود کیا رستم سے آکر عرض کی حضور بارگاہ تیار ہے
تشریف لے چلیے رستم نامدار اُٹھے اُس بارگاہ میں تشریف لائے سب لوگوں کو اپنی بارگاہ میں چھوڑا یہاں تنہا آکر بیٹھے
تھوڑی دیر میں ایک برق چمکی رستم نے دیکھا ملکہ خورشید جمال نے سلام کیا عرض کی اے شہریار اب میرا جانا مناسب
نہ تھا اس وجہ سے تکلیف دہ ہوئی رستم نے کہا ملکہ تکلیف کیسی یہ تو میں آرزو تھی خورشید روشن جمال نے عرض کی
اب شب بھر تو بیٹھ کر آرام بستر کیجیے صبح کو جو مکانات سامنے معلوم ہوتے ہیں انہیں تشریف لیجائیے کا ہیں سب تحفہ جات
بھی ہیں اور خزانہ بھی ایسی ہی رستم نے شراب کا شغل شروع کیا تخلیہ ہو ہو اختر شکایت کھلا خورشید جمال نے جھنجھلا کہا
شہریار اسوقت دختر راہب نہیں ہوش تو ضرور ریلا آتی ہوگی اُنکے واسطے اتنی ہلاکت اُٹھائی شکر ہے کہ آپ کی
مراد دلی بر آئی اُنھوں نے قید سے رہائی پائی اصل یوں ہے کہ بہت صعوبت اُٹھائی تھے دونوں زاہر کی قید میں رہیں
نہیں معلوم اُس نے کیا کیا تکلیفیں دیں علاوہ اسکے یہی صدمہ کیا کم تھا کہ ماں باپ سے چھوٹیں رستم نے مسکراتے
فرمایا ملکہ تمھیں سواے ان باتوں کے اور بھی کوئی کام ہے اور باتیں کرو اس فکر کو جانے دو خورشید جمال
خاموش ہو رہیں رستم نے جام بھر کے دیا ملکہ نے جام پیا تھوڑی دیر تک یہ صحبت رہی جب رات زیادہ گئی شاہزادے
نے خاصہ طلب کیا خادموں نے دسترخوان بچھایا ملکہ خورشید جمال اور رستم نامدار نے خاصہ نوش کیا بعد فراغت
آرام فرمایا رات تو کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہوگئی رستم نامدار بیدار ہوے ملکہ بھی اُٹھیں رستم باہر تشریف
لائے بارگاہ میں آکر رونق افروز ہوے بیژن بارگاہ پر برائے سلام آیا ملکہ خورشید جمال نے
فرمایا کہ بیژن اب شہریار سے کہو تشریف لے چلیے سہولت نہ فرمایئے بیژن نے عرض کی آقاے نامدار تیار ہیں
آپ بیشتر تشریف لے چلیے وہ بھی آتے ہیں ملکہ نے اب کہدیا کہ مجھے آپ سے وہیں ملاقات ہوگی بیژن
رخصت ہوا بارگاہ میں آکر رستم سے عرض کی کہ حضور ملکہ عالم نے فرمایا ہے کہ اب ہمارے آپکے وہیں ملاقات
ہوگی جلد آپ تشریف لے چلیے رستم نے گھوڑا طلب کیا خادموں نے مرکب حاضر کیا رستم نامدار گھوڑے پر
سوار ہوے بیژن نے عرض کی آقاے نامدار میں بھی ہمراہ رکاب چلونگا رستم نے فرمایا سیامک کو بھی بذریعہ

اور چند سردار ہمراہ لیے طرف خزانہ طلسم کے روانہ ہوئے خزانہ طلسم وہاں سے بہت نزدیک تھا جلدی پہونچ گئے
شاہزادے نے دیکھا دروازے پر تخت ملکہ خورشید جمال کا رکھا ہے شاہزادے نے سب ہمراہیوں کو باہر چھوڑا
آپ اندر تشریف لے گئے دیکھا مکان نہایت پر تکلف بنا ہے اسباب بیش قیمت موجود ہے جو چیز ہے اعلی ہے رستم
نامدار مکان کو دیکھکر بہت خوش ہوئے آگے بڑھے دیکھا کہ پردے اطلس کے پڑے ہیں رستم نامدار نے
ایک پردہ اُٹھایا دیکھا سامنے تخت پر ملکہ خورشید جمال بیٹھی ہیں رستم کو دیکھکر ملکہ کھڑی ہو گئیں کہا شہریار آپ نے
بہت عرصہ لگایا رستم نے کہا میں بہت جلد آیا ملکہ نے کہا آپ کے ہمراہ کون کون لوگ ہیں شاہزادے نے
کہا چند سردار میرے ہمراہ ہیں ملکہ نے کہا یہ اسباب جس قدر یہاں موجود ہے کیونکر لیجائیے گا شاہزادے نے کہا ابھی
اسکا انتظام ہو جائیگا یہ کہکر باہر تشریف لائے بیژن سے کل کیفیت یہاں کی بیژن نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے
سب اسباب پہونچ جائیگا یہ کہکر بیژن لشکر میں آیا یہاں سے اور لوگ برائے مدد لیے بہت سے چھکڑے بہت
سے شتران کجاوہ دار ہمراہ لیکر پھر وہین آیا رستم نامدار نے فرمایا اسباب بار کرو بیژن وغیرہ اسباب بار کرنے لگے
رستم پھر ملکہ کے پاس آئے ملکہ نے سب مقام اُس مکان کے شاہزادے کو دکھائے جب وہاں سے فراغت
ہوئی تو رستم کو ملکہ اپنے ہمراہ لیکر خزانہ میں آئیں شاہزادے نے دیکھا خزانہ خزانۂ قارون کا جواب ہے مال زر جواہر
ہے وہاں سے تحفہ جات طلسمی جہان تھے رستم کو لیکر آئیں سب تحفے دکھائے رستم بہت خوش ہوئے ملکہ نے کہا اب
اسکو جلد بار کرا لیجیے رستم پھر باہر تشریف لائے بیژن سے کہا ملکہ فرماتی ہیں کہ جہانتک ممکن ہو تعجیل کرو رستم
کے کہنے سے بیژن نے اور لوگوں کو طلب کیا تھوڑی دیر میں وہ سب مال و اسباب لشکر میں پہونچا ملکہ نے کہا
اب جسکو مزاج مبارک میں آئے یہاں کا حاکم بنائیے رستم نے کہا ملکہ تم کسکو چاہتی ہو کہ یہاں کی حکومت دی جائے
ملکہ نے کہا یہاں کی حکومت کے لائق وہ تاجدار ضعیف جو آپ کے لشکر میں ہے اُس کے سوا دوسرا نہیں
اور ذی حق یہاں کا وزیر اعظم زردمہر جو گفتگوے مذہبی پر مقید ہوا تھا وہ ہے رستم نے فرمایا تاجدار اپنے ملک
میں واپس جائے گا اگر وہاں کوئی قابض ہوگا اُس کو قتل کر کے اسکی سلطنت دلا دینگے ملکہ نے کہا
پھر وزیر سے بہتر کوئی نہیں ہے رستم نے فرمایا میری بھی یہی رائے تھی ملکہ نے عرض کی اب تشریف لے چلیے
وہاں لشکر کا بھی درست ہونا ہے رستم نامدار باہر تشریف لائے گھوڑے پر سوار ہوئے جسقدر سردار وہاں موجود تھے
وہ سب ہمراہ ہوئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے ملکہ بھی تخت پر بیٹھ کے آئیں اپنی بارگاہ میں گئیں رستم نامدار نے
لشکر میں آتے ہی حکم دیا کہ سامان سفر جلد درست کرو ہم اب یہاں نہ ٹھہرینگے باغ میں ملکہ کے جا رہینگے وہاں ایک
ہفتہ قیام کرینگے پھر ملک ترسا کو روانہ ہونگے لشکر تو سامان سفر درست کرنے میں مصروف ہوا رستم نامدار نے
وزیر زردمہر کو جسے زندان خانے سے آزاد کیا تھا طلب فرمایا اس طلسم کا حاکم بنایا وزیر نے بہت انکار کیا حاضر رہنے پر
اصرار کیا مگر رستم نے قبول نکیا فرمایا تمھارے اہل و عیال یہاں موجود ہیں میں تمھیں اپنے ہمراہ نہ لے جاؤنگا وزیر
مجبور ہوا عرض کی ایک روز غلام کی دعوت قبول فرمائیے عزت بڑھائیے رستم نامدار نے کہا مجھے انکار نہیں
ہے مگر اب جانا بہت جلد منظور ہے اس لیے پھر کبھی اسطرف آنے کا اتفاق ہوگا تو دیکھا جائیگا وزیر نے عرض
کی مجھے ملال ہوگا رستم مجبور ہوئے فرمایا بہتر لیکن جہانتک ممکن ہو تعجیل فرمائیے وزیر نے عرض کی کیا مجال جو زیادہ
عرصہ ہو اب امیدوار ہوں کہ مجھے اجازت اس امر کی مرحمت فرمائی جائے کہ اپنے اہل و عیال تک جاؤں رستم
نامدار نے وزیر کو رخصت کیا وزیر اپنے اہل و عیال سے ملکر یہ خوشخبری دیکر کہ حکومت طلسم میرے قبضہ میں

آئی پھر رستم نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقاے نامدار تشریف لے چلیے رستم نے فرمایا ای وزیر اعظم
تم نے کیون اسقدر زحمت گوارا کی وزیر نے عرض کی حضور میرے لیئے فخر ہی کہ آپ سا عالی مرتبہ مجھے سرفراز
کرے غلام اپنی قسمت پر کیون نہ ناز کرے ایک امر کا اور امیدوار ہون اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو عرض
کرون رستم نے کہا کہو وزیر نے عرض کی اگر ملکہ عالم بھی دعوت قبول فرمائین تو میری آبرو اور بڑھ جاے رستم نے کہا
کیا مضائقہ ہی ملکہ بھی ضرور آئینگی اس گفتگو کے بعد وزیر رخصت ہوا پھر اپنے مکان پر آیا سامان دعوت
مہیا کیا جب دن قلیل باقی رہا رستم نامدار کو اپنے ہمراہ لیگیا ملکہ کے واسطے محافہ زرین بھیجا رستم اُس
شب وزیر کے مہمان رہے صبح کو رخصت ہوے لشکر تو تیار تھا شاہزادہ روانہ ہوا وزیر سرحد ظلمات تک ہمراہ
آیا جب رستم نے بہت کچھ کہا تو با چشم اشکبار واپس گیا رستم نامدار ملکہ خورشید جمال کے باغ مین آئے ملکہ سے
کہا اب ہمکو آپکے والد نامدار سے ملنا ہی ملکہ نے کہا یہ تو ضروری بات ہی اُنھون نے خود فرمایا ہی کل آپ وہان
تشریف لے چلیے گا رستم نامدار اس روز ملکہ کے باغ مین رہے دوسرے روز معیار روشن دل کے پاس گئے معیار نے
رستم کی ہمت و جرات پر بہت آفرین کی رستم نے فرمایا اب میرا قصد ہی کہ راہب زرین پوش سے ملکر صاحبقران
کی خدمت مین جاؤن بہت زمانہ ہوا کہ اُنکی زیارت سے مشرف نہین ہوا ہون اور اب اُنکا بھی ارادہ ہی کہ
بیت اللہ تشریف لے جائین معیار روشن دل نے کہا ابھی چندے توقف فرمائیے آپ سے ایک ضروری کام
نکلے گا پھر بفراغت تمام تشریف لے جائیے گا رستم نامدار نے کہا مجھے ابھی ارشاد ہو مین اُس کام کو بسر و چشم بجالاؤنگا
معیار نے کہا ابھی اُسکا وقت نہین ہی جب اُسکا زمانہ آئیگا اُس وقت آپ کو تکلیف دی جائے گی
رستم خاموش ہو رہے معیار نے کہا ای شہریار اگر آپ نے سرفراز فرمایا ہی تو جو کچھ نان و نمک فقیر کو میسر ہی اُسے
بھی قبول فرمائیے رستم نے کہا مین عذر نہین کرتا ہون بلکہ واقعی امر یہ ہی کہ میرے ہمراہ بہت سے لوگ ہین اور
وہ سب میرے منتظر ہونگے جبتک مین نہ جاؤنگا وہ لوگ میرے منتظر رہینگے اور آپ طعام کی تکلیف
اُٹھائینگے معیار نے کہا مین نہ مانونگا آپ کو قبول کرنا ہوگا رستم نامدار نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہی تو بہتر ہی
معیار نے اُسیوقت خادمون کو آواز دی خادمون نے دسترخوان بچھایا رستم نامدار اور معیار نے کھانا
نوش کیا بعد فراغت طعام کچھ دیر باتین رہین رستم نے رخصت طلب کی معیار نے عرض کی ای شہریار آج غلام
ایک ضرورت سے جائیگا پندرہ دن کے بعد واپس آئیگا آپ کے اخلاق سے امید ہی کہ جبتک مین نہ حاضر ہون تو
آپ تبتک تشریف نہ لیجائیے گا رستم نامدار نے کہا مین آپ کی تشریف آوری کا منتظر رہونگا مگر جہانتک ممکن ہو جلد تشریف
لائیے گا معیار نے عرض کی پندرہ دن سے کم نہین ہو سکتا بہت دور جانا ہی رستم نے بہت بہت دریافت کیا کہ عزم
کہان کا ہی مگر معیار نے بیان نہ کیا ہر بار یہی جواب دیا کہ انشاء اللہ جسوقت حاضر ہونگا تو عرض کرونگا رستم
والا حشم رخصت ہو کر ملکہ خورشید جمال کے باغ مین آئے وہان سب منتظر تھے ملکہ نے کہا ای شہریار آپ کہان تشریف
لے گئے تھے مین آپ کی منتظر رہی والد نامدار کے سلام کو نہین گئی آپ نے شب کو فرمایا تھا کہ چلنا ہوگا ابھی قصد ہی
رستم والا حشم نے فرمایا مین وہین گیا تھا معیار روشن دل سے ملاقات ہوئی آج کہین تشریف لیجانے کو ہین پندرہ
روز مین تشریف لائینگے مجھسے فرمایا ہی کہ جبتک مین نہ آؤن آپ نہ جائیے گا میرا انتظار فرمائیے گا ملکہ خورشید جمال
نے عرض کی ای شہریار آپ کیا فرماتے ہین ایک مدت سے والد نامدار کسی کو اپنے پاس نہین بلاتے کہین
نہین جاتے آج وہ کہان تشریف لے گئے رستم نے فرمایا مین نے بہت دریافت کیا مگر اُنھون نے یہی کہا

کہ جب مین اونکا عرض کرون گا ملکہ کو کمال تعجب ہوا رستم نے کہا مجھسے یہ بھی فرمایا ہی کہ تمسے ایک ضروری کام لینا ہی مین
معلوم کیا بات ہی ملکہ کو اور زیادہ تعجب ہوا عرض کی ای شہریار اسوقت سب باتین آپنے عجیب و غریب فرمائین میری
سمجھ مین کچھ بھی نہین آئین خیر جو کچھ ہو گا معلوم ہو جائیگا رستم نے فرمایا ملکہ دختر زرمہر سے سیامک کا عقد ضرور کر دینا
چاہیے ملکہ نے عرض کی والد نامدار کو آنے دیجیے دیکھیے وہ آپ سے کیا فرماتے ہین پھر جو کچھ مزاج مبارک مین آئے
کیجیے گا رستم و ہمیشہ خاموش ہو رہے ملکہ نے کہا ای شہریار جس روز سے آپ یہان تشریف لائے دختر راہب
کے پاس تشریف نہین لے گئے رستم نامدار نے فرمایا تمھین اس مین کیا دخل ہی مین وہان کیونکر جا سکتا ہون انکا
بھائی بیژن روشن بخت ہمراہ ہی مجھے ابھی جانا مناسب نہین ہی ملکہ خوش ہو رہین رستم نامدار نے فرمایا ملکہ ہنوز دن
بڑی مشکل سے گذر رہیگے ہمارا دل بہت گھبرائیگا اگر تمھاری خوشی ہو تو ہم براے شکار جائین ملکہ نے کہا آپکو مین
منع نہین کر سکتی اختیار ہی تشریف لیجائیے رستم نامدار نے دوسرے روز بیژن کو اپنے ہمراہ لیا اور چند خادم خدمتگار
ساتھ ہوے رستم شکار کو تشریف لے گئے ایک صحرا مین آکر مقیم ہوے دس روز رستم نے صحرا مین بسر کی گیارہوین
روز بیژن نے عرض کی ای شہریار اب تشریف لے چلیے رستم کو بھی خیال آیا اسی روز وہان سے روانہ ہوے
دوسرے روز ملکہ کے باغ مین پہونچے ملکہ خورشید جمال نے شہزادہ کے واپس آنیکی خوشی مین جلسہ عیش و نشاط منعقد
کیا نور و رنگ جلسہ رہا تیسرے روز ایک ملازم معیار روشن دل کا آیا رستم نامدار سے کہا علام صاحب نے آپکو
اور ملکہ عالم کو طلب فرمایا ہی تشریف لے چلیے رستم نامدار نے ملکہ کو اطلاع دی کہ معیار روشن دل نے مجھے طلب
کیا ہی اور تمھین بھی بلایا ہی ملکہ اپنے والد کے آنیکی خبر سنکر بہت خوش ہوئین رستم تو اسی وقت روانہ ہوے مگر ملکہ
رستم کے جانے کے بعد گئین رستم جو پہونچے معیار روشن دل کھڑا ہو گیا کہا مین آپکا منتظر تھا آپنے بڑا عرصہ لگایا
رستم نامدار نے کہا مین چند کامون مین مصروف تھا اسوجہ سے عرصہ ہو گیا معیار نے کہا خورشید جمال
کہان ہی رستم نے کہا وہ بھی آتی ہین یہ ذکر تھا کہ خورشید جمال بھی جا کر پہونچین معیار کو سلام کیا معیار نے دعا دی
اپنے پاس بلا کے بٹھلایا رستم نامدار سے مخاطب ہو کر کہا ای شہریار مین سوا اس دختر کے اور کچھ نہین رکھتا ہون
اور اسکو بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا ہی آجتک کسی قسم کی تکلیف اسکو نہین پہونچی اور بہت سے شاہان
عالی جاہ اسکے طالب رہے مگر مین نے قبول نہین کیا زہے نصیب اور کھلے طالع اسکے کہ آپ سا عالی
منصب صاحب ہمت و جرات اسکو قبول کرے گو مجھے آپ کی ذات سے امید قوی ہی کہ آپ مجھ سے بڑھ کے
دلجوئی کرینگے مگر بمقتضاے محبت پدری احتیاطاً عرض کرتا ہون کہ اسکے قلب پر کسی قسم کا ملال نہ آنے دیجیے گا
رستم نامدار نے کہا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین مین تو دل و جان اسکا خیال رکھونگا معیار نے عرض کی مجھے
آپ کی ذات سے توقع ہی پھر ملکہ خورشید جمال کی طرف مخاطب ہوا اور کہا بی بی عنقریب مین تم سے جدا ہونیوالا ہون
چند باتین بطور وصیت کہتا ہون اگر ان پر عمل کرو گی ہمیشہ خوش رہو گی اگر اسکے خلاف کرو گی رنج اٹھاؤ گی
ملکہ نے کہا میری مجال ہی جو آپ کے خلاف حکم کرون معیار نے کہا اپنے تئین ادنی کنیزان شہریار سے تصور کرنا
اور فرمانبرداری سے کبھی سر تابی نکرنا جو امر اسکے خلاف ہو اسکو ہرگز نکرنا اسی طرح سے بہت سی باتین سمجھائین
جب دونون کو سمجھا چکا تو ایک صندوقچہ طلب کیا جو اسی مین تھی وہ صندوقچہ رستم کو دیا کہا اسکو کھولیے رستم نے
اس صندوقچے کو کھول کر دیکھا ایک لوح اس صندوقچے مین الماس کی رکھی ہی رستم نامدار نے وہ لوح نکالی
معیار نے کہا ای شہریار اس لوح کی صفت یہ ہی کہ اگر کسی مقام پر دریا ملے اس لوح کی برکت سے پانی پر چلے جائیے

اور پانی ڈبو نہ سکے اگر کسی مقام پر آگ روشن ہو نہیں گذر کرنا منظور رہو توق سے چلے جاؤ آگ گزند نہین پہنچا سکتی
اور اگر ساحر سحر کرے تو تاثیر سحر مطلق نہو علاوہ ان سب صفات کے ایک صفت یہ ہی کہ جس عزیز و احباب
کی خبر دریافت کرنا منظور رہو اسکے ذریعہ سے معلوم ہو سکتی ہی اگر کہین کا ارادہ دریافت کرنا ہو تو لوح بتہ
دیگی اور بہت سے فوائد اسمین ہین جو آپکو وقت پر معلوم ہونگے سواے اس ایک چیز کے اور کچھ فقیر کے پاس نہین
ہی یہ لوح حضرت سلیمان کے زمانے مین تیار کی گئی تھی تحفہ مین فقیر کے پاس بھی آگئی مین نے اسکو ایک طلسم مین
رکھا تھا اور یہ عہد کیا تھا کہ جب کسی کی کنیزی مین خورشید کو دونگا یہ اسکی نذر کردونگا اب آپ کے لائق تو نہین
ہی مگر قبول فرمانا میرے لیے باعث عزت ہی رستم نے خوشی خوشی لوح کو لیا معیار نے کہا خورشید روشن جمال
اب تمہین خدا کے حوالے کیا سدھارو اگر جی چاہے تو کبھی کبھی سورہ فاتحہ سے فراموش نکرنا خورشید کی آنکھون
مین آنسو بھر آئے عرض کی آپکو خدا ہمارے سر پر سلامت رکھے ایسی باتین نہ ارشاد فرمائیے معیار نے کہا بی بی
مرنا برحق ہی سواے ذات باری کسی کو بقا نہین ہی مگر اب تم سدھارو کل تک یہان قیام کرنا پرسون ٹھہرنے کا
قصد نکرنا یہان سے شاہزادے کے ہمراہ چلی جانا مجھسے ملنے کو بھی نہ آنا بس اس وقت کی ملاقات وداع آخری
جانو ملکہ نے کہا بابا جان اگر مین پھر حاضر ہونگی تو کیا قباحت ہی معیار نے کہا بی بی مصلحت وقت یون ہی ہی اب
میرے پاس نہ آنا اسیوقت جو جو باتین کرنا ہون کرلو کہ پھر موقع نہ ملیگا ملکہ بہت بیتاب ہوئین کہا پھر آپ کی
قدمبوسی کیونکر حاصل ہوگی معیار نے کہا جب کبھی ادھر آنا ہو مجھسے ملنا ملکہ نے کہا بابا جان مجھے سب سے
بہتر یہی ہی کہ آپ کی خدمت مین حاضر رہون معیار نے کہا اب مین تمہارا نہین ہون تمہارے مالک رستم
نامدار ہین اور رستم بھی خود کوئی کام نہین کرسکتے ہین یہ بھی صاحبقران کے فرمانبردار ہین ملکہ بہت روئین معیار
نے رخصت کیا ملکہ روتی ہوئی چلین معیار نے رستم نامدار سے کہا اے شہریار اب قریب ہی کہ مین اس دنیاے ناپایدار
کی سکونت کو ترک کرون اور ملک عدم کی طرف روانہ ہون لہذا مین چاہتا ہون کہ میری تجہیز و تکفین آپکے سامنے
ہو اور آپ میری قبر پر فاتحہ پڑھین کیا عجب ہی جو میری نجات ہو جائے رستم نامدار نے جو یہ تقریر سنی انگشت
بدندان ہوئے بہت پریشان ہوئے معیار نے کہا اے شہریار دنیا کا یہی کارخانہ رہتا ہی مین کیا چیز ہون بڑے بڑے
شاہان عالیجاہ اس دنیاے ناپایدار سے حسرت و ارمان لیکر جانب ملک عدم روانہ ہوئے مشیت الٰہی مین کسی کو
اختیار نہین ہی اور مین تو اس زمانہ کو اچھی طرح سے دیکھ چکا اب پیمانہ عمر لبریز ہی چھلکنے مین کیا دیر ہی یہ کہتے کہتے
معیار روشن دل نے اپنا سجادہ بچھایا رو بقبلہ ہو کر لیٹا کلمہ طیبہ زبان پر لایا عرض کی اے شہریار مین مکرر عرض کرتا ہون کہ
جو مین نے خورشید کی نسبت عرض کیا ہی اسکو فراموش نفرمائیے گا اور گاہے گاہے سورۂ فاتحہ فقیر کی روح کو
بخشیے گا کہ باعث نجات ہو یہ کہکر کہا اے شہریار میری خبر مرگ خورشید کو نکہیے گا اتنا زبان سے نکلا معیار نے
آنکھین بند کین پھر کلمہ زبان پر جاری کیا دم نکل گیا ملازمین جو وہان موجود تھے رونے لگے غم سے جان کھونے
لگے رستم بھی آبدیدہ ہوئے پھر سب کو سمجھایا اور اسی وقت ملازمین سے کفن منگایا اپنے ہاتھ سے معیار
کو غسل دیا قبر کھدوائی فاتحہ پڑھ کے اٹھے ملازمین کو طریقہ فاتحہ تعلیم فرمایا وہان سے باہر تشریف لائے
اپنے مرکب پر سوار ہوئے باغ ملکہ مین آکے پہنچے ملکہ کی کیفیت بہت ابتر دیکھی سمجھایا ملکہ نے کہا اے شہریار
میرا جی چاہتا ہی کہ ایک بار زیارت سے والد ماجد کی اور مشرف ہولون پھر نہین معلوم کب یہان آنیکا اتفاق
ہو رستم نے ارشاد کیا ملکہ تمہارے والد نے منع کردیا ہی ملکہ مجھسے بھی فرمایا ہی کہ اب یہان آنیکا قصد نکرنا ورنہ ترک

اٹھاؤ گے بہتر تم لوگوں کے واسطے یہی ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ عرصہ نہ لگاؤ ملکہ مجبور رہو نہیں رستم نامدار نے توزج میں حکم دیا کہ سامان سفر درست ہو کل یہاں سے طرف شہر ترسا کے کوچ کرینگے سب نے جلدی جلدی سامان سفر درست کیا رستم نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا پندرہ دن کے بعد شہر ترسا میں پہونچے راہب زرین پوش کو ہرکاروں نے خبر دی کہ رستم والا حشم بڑے جاہ و تجمل سے تشریف لاتے ہیں راہب یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا شہر پناہ تک لینے آیا شاہزادے کا جاہ و حشم دیکھکر راہب نے بھی تعجب کیا جب قریب گنبد رستم پہونچا رکاب کو بوسہ دیا رستم بھی گھوڑے سے اترے بغلگیر ہوئے راہب باعزاز و اکرام رستم کو شہر میں لایا زر و جواہر بہت کچھ نثار رستم عالی ہمم نے آتے ہی راہب سے کہا سامان عروسی درست کرو سیامک کی شادی دختر زرمہر کے ساتھ کرینگے راہب نے سامان عروسی درست کیا رستم نامدار نے بڑی دھوم سے سیامک کی شادی دختر زرمہر کے ساتھ کی سیامک کو رخصت کیا آپ شہر ترسا میں مقیم ہوئے انکو اسی مقام پر چھوڑ رہنے دو ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب

دو کلمہ داستان جلالت عنوان صاحبقران ثانی و زمرد ثانی کے بیان کیئے جاتے ہیں پہونچنا زمرد کا صحرائے جابلقا میں اور ملاقات ہونا توزج بدرگ حرامی سے اور بعد توزج پاس ساوج شاہ جابلقائی کے جانا اور مقابلہ ہونا حمزہ ثانی سے باقی کیفیات متعلقہ داستان ہذا نظم

تیرا ابرو جو اک ابرو دلدار ہوں میں
یار ہے پردہ نشین طالب دیدار ہوں میں
دیکھنے آئینہ کیوں مجکو حسینان جہان
کیوں نہ تڑپوں کہ ابھی تازہ گرفتار ہوں میں
دل دیا ہے اُسے تھوڑی یہ خطا ہے میری
دل تڑپکر مرا کہتا ہے کہ بیمار ہوں میں
عاشقان قدر جانان ہیں طے اوج مجھے
الفت چشم سیہ فام میں سرشار ہوں میں
عشق میں ہوش و حواس و خرد و عقل گئے
بخت خلقت کی یہ خوبی ہے جو بیدار ہوں میں
زلف کا ہے کبھی سودا تو لبوں کا کبھی عشق
یار کے پاس ہے غیر اور پس دیوار ہوں میں
یار آتا ہے کہ صیاد کوئی آتا ہے-
وہ خریدار مرا اُسکا خریدار ہوں میں
کیوں شہر بار مری خاک سے نکلے انگین
روئے آ روتے ہیں آنسو ونکا ہار ہوں میں
چل کے کہتی ہے زبان میری کہ تلوار ہوں میں
ضعف دونا ہے مجھے کس طرح نہ ہو جائے بھلا
یار کے نرگس بیمار کا بیمار ہوں میں
اب میں بوسہ بھی نہیں مانگتا چاہے تیغ مریں
ظلم جو چاہے کہ سزاوار سزاوار ہوں میں
ایک جان اپنی بچاؤنگا میں کس سے بھلا
دار پر چڑھنے کے یہ چاؤ ہیں کہ سردار ہوں میں
اے پری رو ترے کوچے میں بلا پر ہے بلا
کیا کروں کیا نہ کروں آہ کہ ناچار ہوں میں
عشق کے ہوتے ہی ہو جاتی ہے دنیا الٹی
کبھی صحرا میں کبھی جانب کہسار ہوں میں
میرے پہلوسے جدا کر وہ یہ فرماتے ہیں
ہوش کہتا ہے کہ اُڑ جانیکو تیار ہوں میں
مری قسمت تو یہ کہتی ہے ہوگا کبھی وصل
پیچ و تاب اسکا نہیں کشتہ رفتار ہوں میں
لشکر غم کی چڑھائی جو ہوئی فرقت میں
ہو کر ممکن نہیں اُس شی کا طلبگار ہوں میں
آج کل نرگس بیمار کا بیمار ہوں میں
ابتدا عشق کی ہے اُس سے یہ بیتابی ہے
اپنے عمل ہی کا فقط اُسکے طلبگار ہوں میں
جب نظر پڑتی ہے اُس شوخ کی پہلو پہ مرے
سر اوا یار کی کہتی ہے کہ تلوار ہوں میں -
ہو گئی ہے مجھے اس نشہ میں دنیا اندھیر
سایہ ہے سر پہ مرے سایہ دیوار ہوں میں
شب ہجران مجھے آنکھوں میں بسر ہوتی ہے
انکا اقرار بھی کہتا ہے کہ انکار ہوں میں
یہی انصاف ہے کیوں اے فلک کج رفتار
دل جو بیتا تھا تو کہ خریدار ہوں میں
مجھسے اور یار سے کچھ خوب بنا ہے سودا
انکے جوبن کا اشارہ ہے کہ تیار ہوں میں
لوگ حیرت میں ہیں کیوں ضعف نے کچھ گریاں کے
صبر نے دل سے کہا تیرا طرفدار ہوں میں

یہ دلاسا مجھے دیتا ہے فلک الفت میں مجھ سے بیزار ہے وہ جان سے بیزار ہوں میں	دل جو زخمی ہے ترا مرہم زنگار ہوں میں پاس آتا ہے مجھے یار کا اپنے جو خیال	نہ ملے یار مجھے بھی نہیں جینا منظور دل ہر اک کہتا ہے مجھ سے کہ ترا یار ہوں میں

ناظرین عالی مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ زمرد ثانی نے شہر یاقوت نگار میں پناہ لی تھی اور صاحبقران سے بڑے بڑے مقابلے پڑے تھے خواجہ نے بڑی بڑی عیاریاں کی تھیں عجائب نگار کو قتل کیا تھا اور طلسم شکست ہوا تھا زمرد ثانی مع بختگان کے بھاگ کر طرف صحرا کے نکل گیا تھا مگر اسقدر رفاقت تھا کہ اس صحرا میں بھی ٹھہر بختگان سے کہا ایسا نہو امیر یہاں بھی آئیں اور پتہ میرا پائیں اس وجہ سے یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہی دو روز برابر سیر کی تیسرے روز بختگان نے کہا اب طاقت رفتار باقی نہیں ہے کہیں ٹھہر جائیے اب صاحبقران یہاں کہاں آئیں گے زمرد ثانی نے کہا مجھے خوف ہے شاید کوئی سردار میری تلاش میں آئے کسیکو امیر نے روانہ کیا ہو اور وہ میرے عقب میں آتا ہوگا بختگان نے کہا اگر کوئی سردار امیر روانہ کرتے تو ابتک آجاتا زمرد مجبور ہو کے صحرا میں ایک درخت کے سائے ٹھہرا تھوڑی دیر گذری کہ ایک سمت سے گرد اڑی زمرد کی نگاہ پڑی بختگان سے کہا جو بات میں تجھسے کہتا تھا اسی کا سامنا ہو بختگان نے کہا خیر تو ہے زمرد نے جواب دیا کہ لشکر امیر آپہونچا یہ علامت آمد لشکر کی ہے دیکھ تو صحرا سے کیسی گرد عظیم اٹھ رہی ہے بختگان بھی گرد کو دیکھکر حیران ہوا اسکو بھی یہی خیال ہوا کہ لشکر صاحبقران آگیا بختگان نے کہا اسی صحرا میں کہیں پوشیدہ ہو جائیے جب وہ لوگ نکل جائینگے پھر اسی طرف پلٹ چلیں گے زمرد نے کہا پھر جلد اپنے تئیں پوشیدہ کرو ایسا ہو کہ لشکر یہاں آپہونچے اور گرفتار کرے بختگان اٹھا زمرد بھی ساتھ ہوا ایک غار عمیق میں دونوں جاکر پوشیدہ ہوئے لشکر جو آیا تو اسی صحرا میں مقام کیا ان لوگوں کو جب غار میں عرصہ ہوا تو بختگان نے کہا اب دیکھنا چاہیے کہ یہ لوگ کتنی دور نکل گئے زمرد نے کہا ابھی گھوڑوں کی رفتار کی آوازیں آرہی ہیں دیکھنا مناسب نہیں بختگان نے نہ مانا غار سے نکلکر دیکھا تو لشکر کو صحرا میں قیام پذیر پایا درختوں کی آڑ میں چھپتا ہوا قریب آیا غور کرکے دیکھا تو لشکر صاحبقران کو نہ پایا بختگان بہت خوش ہوا بےخوف ہو کر اس لشکر میں آیا لوگوں سے دریافت کیا یہ لشکر کسکا ہے سب نے بیان کیا یہ لشکر تورج کا ہے بختگان تورج کا نام سنکر بہت خوش ہوا لوگوں سے دریافت کیا کہ سردار تمھارے کہاں ہیں سب نے کہا اپنی بارگاہ میں رونق افروز ہیں بختگان در بارگاہ تورج پر آیا دربانوں نے روکا بختگان نے کہا ہماری اطلاع کرو دربانوں نے اندر اطلاع کرائی وہاں سے چوبدار آیا بختگان کو اپنے ہمراہ لیگیا بختگان نے اندر بارگاہ کے جاکر دیکھا کہ تورج ایک تخت زریں پر لباس پر تکلف پہنے بیٹھا ہے گرد اور مصاحبین ہیں جمع ہیں اس عظمت و شان کو دیکھکر بختگان حیران ہوا تورج کو سلام کیا تورج نے بختگان کی حالت دیکھکر کہا اے بختگان تمھارا یہ کیا کیفیت ہے بختگان نے اپنے حال سے آگاہ کیا تورج نے افسوس کرکے کہا زمرد ثانی کہاں تشریف رکھتے ہیں بختگان نے کہا یہیں ہیں تورج نے کہا انھیں ہمارے پاس لاؤ غضب ہے کہ ایسا معزز شخص اس آفت میں مبتلا ہو میں اسکا عوض مسلمانوں سے ضرور لونگا ایک کو آرام نہ دونگا بختگان بہت خوش ہوا تورج سے رخصت ہوکر زمرد کے پاس آیا زمرد نے کہا اے بختگان اتنی دیر کہاں لگائی مجھے اور اور خیالات آتے تھے لشکر کسکا تھا کچھ تحقیق بھی کیا بختگان نے کہا تشریف لے چلیے تورج کا لشکر ہے بڑے کروفر سے کہیں جاتا ہے میں نے تورج سے ملاقات کی آپکا ذکر آیا تورج نے کہا خداوند کو میرے پاس لاؤ میں انکا عوض مسلمانوں سے لونگا زمرد خوش ہوا غار سے نکلا بختگان کے ہمراہ ہوا تورج کی بارگاہ میں آیا

توورج نے جو زمرد کو آتے ہوئے دیکھا تعظیم کی اپنے پاس بلایا مسند پر بٹھایا آپ مودب ہو کر بیٹھا زمرد نے کہا اے توورج یہاں آنیکا کیونکر اتفاق ہوا توورج نے کہا مجھے ساوج شاہ جابلقائی نے بلایا ہے اُنکی ملاقات کو جاتا ہوں اور اپنا تمام قصہ ماضیہ بیان کیا زمرد نے اپنی حقیقت کہ سنائی توورج نے زمرد ثانی کو بہت کچھ تشفی دی کہا آپ نہ گھبرائیں میں ساوج شاہ سے مل لوں پھر آپ کے ساتھ چلوں جہاں صاحبقران ملیں اُنسے بدلا لوں زمرد راضی ہوا توورج نے دو روز وہاں قیام کیا تیسرے دن زمرد کو ہمراہ لیکر جانب جابلقا کوچ کیا کہ ذکر اسکا و قت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر امیر کی عرض کی جاتی ہے۔

کہ بعد فتح طلسم صاحبقران نے عمرو ثانی سے فرمایا کہ زمرد کہاں ہیں پھر بھاگ گیا عمرو نے کہا یا صاحبقران وہ پہلے ایسا ہی کریگا امیر نے جواب دیا خواجہ میں قسم کھا چکا ہوں جبتک اسکو قتل نہ کرونگا یا دائرہ اسلام میں نہ لاؤنگا تب تک بیت اللہ نہ جاؤنگا عمرو نے عرض کی دیکھیے میں اب پتہ لگاتا ہوں امیر نے فرمایا جلد اُسکا تجسس کرو کہ مجھے بہت جلدی ہے خانہ کعبہ جاونگا خواجہ نے لوگوں سے تحقیق کرنا شروع کیا خود بھی چاروں طرف شہر کی سرحد تک گئے چوتھے روز خواجہ اسی کی تلاش میں جاتے تھے شہر کی سرحد سے بہت دور نکل گئے تھے دیکھا چند سوار آتے ہیں خواجہ نے اپنی شکل تبدیل کی جب وہ سوار خواجہ کے قریب آئے خواجہ نے اُنسے دریافت کیا زمرد ثانی کا پتہ دیا اُن سواروں نے کہا ہمنے ایک لشکر کو دیکھا تھا کہ شہر جابلقا میں گیا ہے اس لشکر میں ایک شخص تخت پر سوار تھا اُسکو سب لوگ خداوند زادہ کہتے تھے خواجہ نے فرمایا ہمارا مطلب حاصل ہو گیا یہ خبر پاتے ہی خواجہ وہانسے روانہ ہوئے حمزہ ثانی کے پاس آئے عرض کی میں نے پتہ لگایا ہے وہ مکار شہر جابلقا میں جاکر پوشیدہ ہوا ہے مگر لشکر بھی اُسکے ہمراہ ہے نہیں معلوم لشکر کہاں سے پا گیا امیر نے فرمایا کوئی مکر کیا ہوگا کسی سے لشکر لیا ہوگا مگر ای خواجہ اب چلنے کی تیاری کرو دیر کرنا مصلحت وقت نہیں ہے خواجہ نے سفر کی تیاری شروع کی امیر نامدار نے بہت جلد وہانسے کوچ کیا اور جانب شہر جابلقا روانہ ہوئے اُنکو تو راہ میں چھوڑیے کیفیت توورج کی ملاحظہ فرمائیے یہ جو زمرد اور جگان کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے شہر جابلقا میں پہنچا ساوج جابلقائی استقبال کو آیا بڑی عزت و حرمت سے توورج کو اپنے ہمراہ لے گیا توورج کے واسطے ایک مکان بہت نفیس رہنے کو تجویز کیا صحبت میوشی آراستہ کی توورج نے زمرد کو وہاں بھی مقام اعلی پر بٹھایا ساوج شاہ جابلقائی نے توورج سے کہا یہ کون صاحب ہیں توورج نے سب کیفیت زمرد کی بیان کی ساوج نے کہا میں بھی شرکت کرونگا یہ ہمارے معزز خداوند کے صاحبزادے ہیں ہم انکی ضرور مدد کرینگے زمرد اور خوش ہوا توورج نے ساوج شاہ سے پوچھا آپ نے مجھے کیوں طلب فرمایا ساوج شاہ نے جواب دیا کہ بہت زمانہ ہوا کہ جب آپکو دیکھا اور آپ کی جرأت کے شہرے تو بہت سنے مگر جب خدمت والا میں نیاز حاصل ہوا تو جیسا سنا تھا اُس سے زیادہ پایا آرزوے زیارت مدت سے گذری تھی اس واسطے تکلیف دی ہوا توورج نے جو اپنی تعریف سنی اسکا غرور اور زیادہ بڑھ گیا کہا ابھی آپ نے وہ باتیں نہیں سنی جنسے میری حقیقت خلاصہ ظاہر ہوں مگر اب عرض کرونگا میں نے وہ وہ کارہائے نمایاں کیے ہیں جو سوا میرے دوسرا نہیں کر سکتا پھر ساوج نے کہا آپکے فرمانیکی کیا ضرورت ہے سب باتیں ظاہر ہیں خورد و کلاں آپکی شجاعت سے ماہر ہیں سب جانتے ہیں بڑے بڑے بہادر آپ کو مانتے ہیں زمرد نے بھی توورج کی بہت بہت تعریف کی توورج کی نخوت اور بڑھی کہا میں ابکی بار لشکر امیر کو بھی تباہ کر دونگا ایک کو زندہ نہ رکھونگا زمرد نے کہا

مجھے امید قوی ہے آپکے فرمانے کی کیا ضرورت ہے وہ شب تو انھین ذکر دن مین بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو تورج
نے ساوج شاہ سے کہا کہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ سامان لشکر کشی درست کیجیے مین صاحبقران
سے مقابلہ کرونگا ساوج شاہ نے کہا ابھی کیا تعجیل ہے کچھ دنون یہان تشریف رکھیے پھر یہ سامان بھی ہو جائیگا
تورج نے کہا آپ انتظام شروع کر دیجیے تاکہ بروقت روانگی دقت نہو سب اسباب درست ہے میرا قصد مصمم ہے
کہ مین لشکر کشی کرکے جاؤن اور جہان صاحبقران ہین مقابلہ کرون ساوج شاہ نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو مین
انتظام شروع کرتا ہون تورج نے کہا میرے نزدیک تو بہتر ہے ساوج نے اپنے لشکر مین کہلا بھیجا کہ ہمارا
قصد ہے کہ بہت جلد امیر ثانی کی جانب لشکر کشی کرین اور زمرد ثانی کی طرف سے مقابلہ کرین پورا لشکر اپنا اسباب
سفر درست کرے تا بروقت روانگی کسی بات کی دقت پیش نہ آوے یہ خبر جو لشکر مین پہونچی سب لوگ
مصروف انتظام سفر ہوئے ان سبکو اس حال مین چھوڑیے اب حال صاحبقران کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو طرف
جابلقا کے روانہ ہوئے بعد قطع منازل وطی مراحل دس دن کے بعد سرحد جابلقا مین وارد ہوئے خواجہ
نے کہا یا صاحبقران یہ سرحد ملک جابلقا کی ہے یہین قیام فرمائیے جو جو صلاحین کرنا ہین وہ کر لیجیے امیر کو
یہ بات پسند آئی لشکر کو روکا حکم دیا کہ بارگاہین یہان استادہ کرو خادمون نے بارگاہین استادہ کین صاحبقران
مع لشکر وہان ٹھہرے خواجہ صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی اب کیا حکم ہوتا ہے صاحبقران
نے فرمایا میرا ارادہ ہے کہ بادشاہ جابلقا کو ایک نامہ لکھون مضمون اسکا یہ ہو کہ آپکے یہان زمرد
بیدین نے پناہ لی ہے اور مین نے قسم کھائی ہے کہ بے اسکو قتل کیے یا دائرہ اسلام مین لائے ہوئے خانہ کعبہ نہ
جاونگا پس بہتر یہ ہے کہ آپ اس مکار کو گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدیجیے خواجہ نے عرض کی بہت مناسب ہے
امیر نے اُسیوقت نامہ تحریر کیا پکار کر فرمایا کہ اس نامہ کو کون لیجائیگا اسد نامدار بصد عز و وقار اپنی جگہ سے اُٹھے
عرض کی یہ خدمت غلام کے سپرد فرمایئے انشا اللہ اسکو لیجاؤنگا اور جواب بہت جلد لیکر حاضر ہونگا امیر نے
اسد کو نامہ دیا اسد نامدار بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا اسد نامدار نام
خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے جانب بادشاہ جابلقا روانہ ہوئے سامنے قلعہ معلوم ہوتا تھا جب نزدیک قلعہ
پہونچے شہرپناہ کے اندر داخل ہوئے لوگون نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان ایک اسپ کوہ
تعل پر سوار بڑی عز و جاہ سے آتا ہے بعض نے دریافت کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے ہین اسد نے
کیفیت بیان کی کہ مین نامہ صاحبقران ثانی کا لایا ہون یہان کے سلطان کے پاس جاؤنگا اُس نامہ کا
جواب لاؤنگا یہ بات جو اہل شہر نے سنی ساوج شاہ کو خبر پہونچائی کہ ایک جوان صاحب شوکت و صولت آیا ہے
نامہ صاحبقران کا لایا ہے ساوج شاہ نے جو صاحبقران کا نام سنا متعجب ہو کر اُسی وقت تورج سے کہا کہ اب
کیا انتظام کیا جائے تورج نے کہا کچھ لوگ آپ بھی یہان سے روانہ فرمایئے کہ وہ اُس جوان کو بعزت لاوین
دیکھیے نامہ مین کیا تحریر ہے جیسا ہوگا وقت پر دیکھا جائیگا ساوج شاہ نے چند سردارون کو برائے استقبال
بھیجا وہ آکے اسد نامدار کو اپنے ہمراہ لے گئے جب اسد ساوج شاہ کے سامنے پہونچے نامہ صاحبقران کا دیا
ساوج نے نامے کو پڑھا اسد نامدار نے دیکھا تورج بھی ساوج کے پاس بیٹھا ہے ساوج نے نامہ تورج
کو سنایا تورج نے کہا آپ اسکے جواب مین جنگ تحریر فرمایئے دیکھا جائیگا ساوج شاہ نے اسی نامے
کے پشت پر لکھا کہ جب زمرد ثانی نے میرے پاس آکر پناہ لی ہے تو یہ نہین ممکن ہے کہ مین آپ کے حوالے کرون

بلکہ آپ اگر اُسکی نسبت زیادہ کوشش کیجیے گا تو ہم جنگ مین آپ سے بند نہین ہین یہ جواب لکھکر اسد
نامدار کو دیا اسد نامدار روانہ ہوئے خدمت مین صاحبقران کے آئے جواب نامہ دکھایا امیر نے فرمایا
کیا مضائقہ ہے خدا مالک ہے اسد نامدار نے عرض کی وہان تورج بھی آیا ہے نہین معلوم کہان سے
وہان آگیا امیر نے کہا اُسنے اور زیادہ تحریک کی ہوگی اسد نے عرض کی ساوج شاہ نے نامہ تو اُسکو
سنایا تھا اُسنے کچھ کہا ساوج نے اُس سے پوچھ کے جواب لکھ دیا امیر نے فرمایا خدا مالک ہے دیکھا جائیگا
یہ ذکر تھا کہ جواسیس و بارگاہ مین آئے عرض کی یا صاحبقران لشکر ساوج شاہ جابلقائی اور لشکر تورج معہ
زمرد ثانی و بختگان فوج کثیر ہمراہ لیکر قلعہ مین آئے ہین کیا عجب ہے جو طبل جنگی بجے اور کل مقابلہ ہو امیر نے
کہا کیا مضائقہ ہے دیکھا جائیگا یہ ذکر تھا کہ اور ہرکارے دوڑتے ہوئے آئے اور ہاتھ اٹھاکر دعا و ثنائے
بادشاہی بجالائے پھر عرض کی حضور ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا قصد ہے کہ کل میدان جنگ مین
نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہو امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان
بھی نقارہ گرزی پہ چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر تو دونون لشکر مین تیاریان
رہین جب شہسوار زرین پوش فلک نیزہ خطوط شعاعی لیکر فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا تمام جہان منور ہوا
تو امیر ثانی بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان فوج منتظر تھی خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار گھوڑے
پر سوار ہوئے لشکر گران لیکر میدان کارزار کی طرف چلے ادھر سے ساوج شاہ اور تورج فوج گران ہمراہ
لیکر قلعہ سے باہر آئے میدان مین آکر امیر کے لشکر کے مقابلے مین اپنے لشکر کی صف بندی کی امیر
کے لشکر کی بھی صف درست ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت گرز کا کہکر ہٹے سب سے پہلے تورج
نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آیا مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے شاہزادہ نورالدہر میدان مین آئے رد و
بدل آپسمین ہوئی تا شام مقابلہ رہا ایک کو دوسرے پر فتح نہوئی جب آفتاب غروب ہوا دونون لشکر
اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے تورج نے ساوج شاہ سے کہا آج نورالدہر خوب لڑے سوائے میرے
دوسرے کی مجال نہ تھی جو اس دلیر سے مقابلہ کر سکتا ساوج نے کہا واقعی ایسے شجاع نگاہ سے نہین گذرے
کس جرات و ہمت سے لڑا آخر اپنے لشکر کو واپس گیا ساوج نے کہا امیر صاحبقران کون ہین تورج نے
حسب و نسب امیر کا پتہ ساوج کو بتلایا ساوج نے کہا امیر کے عالی نسب ہونے مین کوئی شک نہین ہے تورج
نے کہا یہ امر تو ضرور ہے لیکن ایسے ایسے معزز شخصونکو اسطرح پریشان کرتے ہین اور دین خداپرستی کے لیے
اسقدر کوشش کرتے ہین اصل مطلب انکا یہی ہے اسی حیلے سے اکثر ملکوتین اپنے قبضے مین کی ہین بہت سے
ملکونسے خراج لیتے ہین شب بھر یہی باتین رہین صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے تورج پھر مبارز طلب ہوا
لشکر اسلام سے نورالدہر اسکے مقابلہ مین گئے اُس روز بھی صبح سے شام تک مقابلہ رہا مگر ایک نے دوسرے پر
فتح نہ پائی جب آفتاب غروب ہوا پھر دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے تورج نے پھر ساوج شاہ
سے کہا کہ آج بھی نورالدہر خوب لڑے اچھے معرکے پڑے مگر کل مین سمجھ لونگا وہ شب بھی بسر ہوئی صبح کو
پھر لشکر فریقین میدان مین آئے صف بندی ہوئی نقیب نکلے نقابت کر کے ہٹے کڑکیتون نے گرز کا کہا
تورج نے صف سے گھوڑا بڑھایا مبارز طلب ہوا لشکر اسلام سے پھر شاہزادہ نورالدہر اسکے مقابلے مین گئے
نیزہ بازی شروع ہوئی عرصہ تک نیزہ بازی رہی آخر کار تورج نے کہا اے نورالدہر نیزہ بازی تو خوب ہولی

اب تلوار کی لڑائی ہو جائے دلون کا ارمان نکل جائے نورالدہر نے تلوار میان سے لی تورج نے وار
کیا نورالدہر نے اُسکے وار کو رد کیا تورج نے پھر دوسرا وار نورالدہر کے سر پر کیا شاہزادے نے چاہا وار
کو خالی دون مگر گھوڑے نے سکندری کھائی سپر چہرے سے ہٹی تلوار سر پر پڑی خود کو کاٹ کے تا دوابرو اُتر
آئی نورالدہر نے سنبھلکر دستانہ مارا تیغ سر سے نکل گئی خون کی چادر سفید پر آئی نورالدہر کو چکر آیا گھوڑے پر
سنبھلا نہ گیا زمین پر گرے تورج نے چاہا اور دوسرا ہاتھ تلوار سے لگا کر فیصلہ کر دون مگر ہمراہیان
نورالدہر جا پہونچے شاہزادے کو اُٹھا لائے اُسیوقت زخم میں ٹانکے لگائے گئے تورج نے پھر آواز دی
کہ اے فرقہ خدا پرستان کیا اب تم میں کوئی ایسا باقی نہیں ہے جو میرے مقابلے میں آئے یہ صدا لشکر اسلام سے
داراب کشورکشا ابن حمزہ نے گھوڑا بڑھایا امیر کی خدمت میں آئے اجازت میدان حاصل کی صاحبقران
ثانی نے اجازت دی داراب کشورکشا میدان میں آئے تورج سے مقابلہ کیا تورج نے کہا اے داراب
کشورکشا تم نے نورالدہر کی جو حقیقت دیکھی ہے اس سے بدتر تمھاری حالت ہوگی میں وہ شخص ہون جسکی
تیغ آبدار کا شہرہ دیار دیار ہے سب جانتے ہین بڑے بڑے پہلوان مانتے ہین داراب کشورکشا نے کہا او
مکار زیادہ گوئی کا نتیجہ برا ہوتا ہے کیون اسقدر کبر ونخوت سے کام لیتا ہے تورج نے کہا سچی بات کہنے میں کیا بُرائی
ہے داراب نے فرمایا اب زیادہ یاوہ گوئی کو ترک کر یہ میدان جنگ ہے یہان زبان تیغ وخنجر سے سوال وجواب
ہوتا ہے تورج نے نیزے کا وار کیا داراب کشورکشا نے وار کو رد کیا آپس میں نیزہ چلنے لگا دیر تک نیزہ
بازی رہی جب نیزہ بازی سے کچھ حاصل نہوا تورج نے تلوار کھینچی کہا اے داراب کشورکشا نیزہ بازی کوئی
چیز نہیں ہے تلوار کی لڑائی مین پسند ہے داراب نے بھی میان سے تیغ کھینچی تورج نے وار کیا داراب نے خالی
دیا پھر داراب نے سر پہ تیغ لگائی تورج نے سپر اُٹھائی سپر کو کاٹ کے تلوار خود تک در آئی تھوڑا سا سر تورج کا
زخمی ہوا تورج نے دستانہ مارا تیغ سر سے نکل گیا تورج نے تلوار لگائی داراب کشورکشا نے سپر اُٹھائی گھوڑے
کا زیر بند ٹوٹ گیا ساز زمین پہ گرا گھوڑا ہٹا کا سپر چہرے سے ہٹی تیغ سر پر پڑی تا کہ چاہا گھوڑے کو
سنبھالیں مگر گھوڑا اشہر گا تیغ سپر کو کاٹ کر تا جگر پہونچی داراب گھوڑے سے زمین پہ گرے لشکر امیر سے لوگ
دوڑے شام بھی ہو گئی تھی تورج نے پلٹ کر اپنی فوج میں طبل بیار کیا دی کا حکم دیا لشکر اسلام طبل بازگشت
بجا کر اپنے لشکر کی طرف پلٹا داراب کو لوگ اُٹھا لائے کچھ دم باقی تھا داراب نے اشارہ کیا کہ قبلہ کعبہ کے پاس
لے چلو زیارت سے مشرف ہو لون لوگ بارگاہ امیر میں لائے امیر ثانی نے جو لخت دلبند کی یہ کیفیت دیکھی
تاب نہ رہی آبدیدہ ہوے قریب داراب کے آئے داراب نے اشارے سے عرض کی میری خطا مین معاف
فرمائیے گا اور دعاے مغفرت سے نہ بھولیے گا امیر نامدار نے داراب کو گلے سے لگایا سب سرداران نے
حلقہ کیا امیر الگ ہوے داراب کشورکشا کی روح نے مفارقت کی سرداروں میں شور گریہ بلند ہوا سبکا دل
دردمند ہوا امیر با توقیر نے لاش کو غسل وکفن وغیرہ سے فراغت حاصل کرکے فرمایا کہ لاش میرے فرزند نوجوان
کی خانہ کعبہ پہونچا کو والد ماجد سے بعد اداے آداب عرض کرنا کہ مجھے صاحبقرانی ہیں جو صدمات پہونچے انکو یا میرا
دل جانتا ہے یا خدا آگاہ ہے مگر اب بہت جلد حاضر خدمت ہوتا ہون امیدوار ہون کہ دعا فرمائیے تا مین
اپنے مطلب دلی کو حاصل کرون چند سردار صبح کو لاش لیکر جانب خانہ کعبہ روانہ ہوے یہان امیر نے
صف ماتم بچھائی سرود ونوبت بند ہوا ساوج شاہ کو ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ابھی چالیس روز تک

جنگ موقوف رہے جب ہمین ماتم سے فراغت ہوگی پھر لڑینگے ساوج نے وہ نامہ توریج کو دکھایا توریج نے کہا
کیا مضائقہ ہی جو بات اسوقت ہی وہی چالیس روز کے بعد بھی حاصل ہی آپ شوق سے مہلت دیجئے ساوج
نے پشت نامہ پر لکھا کہ ہمین منظور ہی آپ اپنے فرائض ادا کرین ہم بعد چالیس روز کے آپ سے مقابلہ
کرینگے نامہ امیر نے دکھایا شکر خدا کیا انکو تو اس حال مین چھوڑیے اب کیفیت لاش دارا ب کشور کشا
کی ملاحظہ فرمایئے کہ چند سردار جو لاش دارا ب لیکر روانہ ہوے تو خانہ کعبہ مین صاحبقران کے پاس گئے صاحبقران
سے کل کیفیت بیان کی امیر باتوقیر کو بڑا صدمہ ہوا اشکباری کے بعد فرمایا کہ لاش کو طواف کعبہ کراؤ بلکہ خود
شرکت فرمائی بعد طواف کے امیر نے لاش دارا ب کشور کشا برابر قبر دارا ب سیمین زرہ کے دفن کی کہ یہ
دونون برادر حقیقی تھے دارا ب سیمین زرہ جنگ سبائل مین ہاتھ سے ارماس بن غرماس کے مارے
گئے اور لاش انکی امیر ثانی نے خانہ کعبہ بھیجدی تھی جب صاحبقران کو دفن دارا ب کشور کشا سے مہلت
ہوئی تو جو لوگ کہ لاش لائے تھے اُنسے دریافت فرمایا کہ اس شیر بیشہ جرات کو کس بیرحم نے قتل کیا جیسے کل
حقیقت بیان کی امیر نے توریج کا نام سنکر فرمایا کہ جبتک اسکے واسطے کوئی تدبیر معقول نہوگی یہ ایسی قسم
کی آفتین برپا کریگا یہ فرماکر خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو طلب کیا خواجہ حاضر ہوے امیر نے فرمایا خواجہ توریج
نے آفتین برپا کی ہین جبتک تم نہ جاؤگے اور گیسوان خلیلی ورگ ہاشمی نکالکر نہ لاؤگے تب تک یہ ملعون ایسی
ہی صدمات پہونچاتا رہیگا خواجہ نے عرض کی یا امیر مین ضرور جاؤنگا اور رگ و گیسو کاٹ کر لاؤنگا امیر نے فرمایا
خواجہ اب عرصہ کرنا مناسب نہین ہی جلد روانہ ہو خواجہ اسی روز امیر با توقیر سے رخصت ہوے جو لوگ لاش
لائے تھے وہ بھی خواجہ کے ہمراہ ہوے اور جانب شہر جابلقا روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت امیر ثانی اور ساوج شاہ جابلقائی کی عرض کی جاتی ہی

مین ہون وہ چشم مست ہو پر سراب ہو
یا کام ہی تمام ہو یا کامیاب ہو
جلوت کے سامنے لطف بیا کہ رقیب کو
آنکھونکو بھولتے ہی نہین تم وہ خواب ہو
غیرونکو تو ملائی ہی اکسیر چرخ ہی رہے
تم بھی مری تلاش مین برسون خراب ہو
وہ کیون نہ عاشقون مین ہو مشہور بد نصیب
کوئی ضرور ہست جو صرف ثواب ہو
دل ہی کسی کے عشق مین اپنا الٹ گیا
ایسا نہو کہین مرے خط کا جواب ہو
روز سیاہ ہجر کی اللہ رے تیرگی
ایسا ہی دل ایک اور اگر دستیاب ہو
لو جی سے اس صنم کے لگا لگیا جلال

کوئی خراب ہو تو بلا سے خراب ہو
کیا اسکا شکوہ یار سے لایا نہ تو جواب
خلوت ہو مین ہون اور تمہارا عتاب ہو
غمخوار بھی ہو حضرت دل جان نثار بھی
ساقی بھی مجھی جو سبو مین شراب ہو
ایسے گئے کہ پھر نہ ادھر آئے تم کبھی
کمبخت اُسکے بزم مین جسکا خطاب ہو
سجدہ دعا کئے ہو کیون مری سیت پہ آکے
کچھ ذرہ نہین ہی کیسا ہی انقلاب ہو
احسان تمہارا وصل کی شب پردہ کا شوق
ڈھونڈھون چراغ لیکے یہ گر آفتاب ہو
تم آکے بار بار ہمین دو تسلیان
تقدیر ہی مین تھا کہ خدائی خراب ہو

عاشق کی جلد کوئی دعا مستجاب ہو
قاصد مرا سوال ہی حب لا جواب ہو
اب تک ہی یاد آکے وہ رہنا نگاہ مین
سب کچھ ہو جان کا ہی لیکن عذاب ہو
یون تھکے مین ہون ز خود رفتہ تو سہی
کیا میری عمر رفتہ ہو میرے شباب ہو
کوشش کرے جو ایسی کہ اک بیت ہو رقم
آنکھین ہین بند شوق سے اب بیحجاب ہو
انکی طرف سے غیر نے لکھا ہی کچھ مجھے
بچکر جو تم کسی سے کئی وقت خواب ہو
دل لا امیر اب بھی چلو بلکہ اسکے ساتھ
دنیا ہوا اور یہ دل پہ اضطراب ہو
خلیندان گھر از خوش بیانی و چمن جان گلشن

مصنف اس حکایت عجیب داستان غریب کو صفحۂ قرطاس پر یون تحریر فرماتے ہین اتفاقاً کہ وہ چمن فرزند ہاشمی جانب ...

غرض چالیس روز گذر گئے اور صاحبقران زمان نے ماتم فرزند نوجوان سے فراغت پائی تو
ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہرکارے جو لشکر اسلام کے باہر جاسوسی یہان موجود تھے
طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنائے
بادشاہی بجالائے پھر عرض کی حضور ساوج نے طبل جنگی بجوایا ہو ارادہ اسکا یہ ہے کہ کل میدان کارزار
مین لشکر معرکہ آرائے تیرد ہو امیر ثانی نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید
ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے
لگین رات توانھین انتظامات مین گذری اور آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب
گذری بعد ہوا امیر نامدار نے فریضہ سحری ادا کیا اسلاح کی کشتی خادمون نے حاضر کی امیر
نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب لوگ منتظر تھے خادمون
نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار نام خدا لیکر سوار ہوئے فوج گران ہمراہ لیکر طرف میدان کارزار
کے روانہ ہوئے ادھر سے ساوج مع تورج و زمرو ثانی ولشکر گران ہمراہ لیکر میدان مین آیا لشکر
فریقین کی صفین آراستہ ہوئین تورج نے میدان مین گھوڑا بڑھایا سلحشوری دکھا کر مبارز طلبی کی
لشکر اسلام سے بھی ایک سردار جمہور بن قہور میدان مین آیا دیر تک تورج سے رد و بدل
رہی اسی عرصے مین شام ہو گئی دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کو واپس گئے صاحبقران ثانی
نے جمہور کی بہت تعریف کی خلعت عطا فرمایا شب بھر غازیون نے بیداری مین بسر کی صبح کو
پھر میدان مین آئے ادھر سے ساوج شاہ اور تورج اور زمرو ثانی میدان مین آئے نقیبون
نے نقابت کی کڑکیت کڑکا لنگر ہٹے تورج نے پھر مرکب میدان مین جولان کیا سلحشوری
دکھائی مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے جمہور بن قہور اسکے مقابلے مین گیا نیزہ بازی ہونے لگی
عرصے تک طرفین مین خوب نیزہ بازی رہی آخر کار تلوار کی نوبت آئی تورج نے سپر چہرے
پر لی تلوار نے سپر کو کاٹا جمہور نے چاہا دستانہ مارے مگر تورج نے سیدھی تلوار کھینچ لی چکرہ کاوتک
تیغ اتر آئی جمہور گھوڑے سے گرا تورج نے دوسرا وار کیا قصہ تمام ہوا جمہور سیار گلشن جنان
ہوا امیر نے بہت افسوس فرمایا لاش جمہور کی میدان سے منگائی تورج نے پھر مبارز طلبی کی
اور کلمات طعن آمیز زبان پر جاری کیے کرب نامدار کو غصہ آیا اپنا مرکب بڑھایا میدان مین آئے
تورج نے نیزہ سنبھالا کرب نامدار نے ایک مقام پر چاہا کہ اُس کے سینے پر نیزے کا وار کرون
مگر تورج نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا کرب نے نیزہ لگایا سپر کو چھید کر نیزہ سینے مین در آیا تھا
تورج نے مرکب کو پیچھے ہٹایا نیزہ سینے سے پار نہ گذرا قلب پر زخم نہوا مگر بہت تکلیف ہوئی
خون جاری ہوا اسنے ضبط کیا سینے کے زخم پر رومال کھینچکر باندھا اور کرب نامدار سے بولا کہ او شجاع
غضب کیا تونے کہ مجھکو سر میدان زخمی کیا دیکھ تو مین تیرا کیا حال کرتا ہون یہ کہکر نیزہ کرب نامدار پر لگایا
کرب نے خالی دیکر پھر نیزے کا وار کیا تورج کا پہلو زخمی ہو سانس لینا مشکل ہوئی تورج
نے پھر بھی کچھ خیال نکیا نیزے کا وار کرب کے سینے پر کیا کرب نے اسکو بھی خالی دے کر
پھر نیزے کا وار کیا تورج کا دوسرا پہلو زخمی ہوا اسنے گھوڑے کو ہٹایا نیزہ نکل گیا زخم کاری نہ

پڑا لیکن اب تورج کی کیفیت ابتر ہوگئی ساوج نے جو یہ حال دیکھا طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا اسکی فوج مین طبل بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے امیر نامدار کو خوشی حاصل ہوئی کرب غازی کی بہت مدح وثنا کی تھوڑی دیر صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو سب نے اپنی اپنی خوابگاہ مین جاکے آرام کیا صبح کو پھر میدان کارزار مین آئے لشکر حریف کے منتظر ہوئے صاحبقران نے دیکھا کہ ساوج اور زمرد لشکر ہمراہ لیکر آئے میدان مین آکر صفین لشکر کی درست کین امیر نے فرمایا تورج آج نہین ہی معلوم ہوتا ہی زخم کاری پڑے لڑنے کے کام کا نہین ہی کرب نامدار نے عرض کی تین زخم مین اُسکی قضا نہ تھی گھوڑے کو ہٹا کر بچگیا لیکن اب جو میدان مین آئیگا دیکھا جائیگا یہان تو یہ ذکر تھا اُدھر ساوج نے ایک سردار کو میدان مین بھیجا سردار نے میدان مین آکر طنبوری دکھائی مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے ایک سردار گیا آپسمین مقابلہ ہوا اس سردار اسلام نے اُسکو قتل کیا دوسرا جوان ساوج نے میدان مین بھیجا سرداران لشکر اسلام نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طور سے دس جوان لشکر کفار سے آئے اور ہاتھ سے سردار اسلام کے مارے گئے جب ساوج نے یہ کیفیت دیکھی طبل بازگشت بجوایا اپنے قلعے مین پلٹ آیا یہان تورج کی زیادہ کیفیت ابتر دیکھی ساوج نے کہا آپ شہر مین تشریف لیجایئے وہان اچھے طور سے علاج ہوجائیگا تورج نے قبول کیا ساوج نے تورج کو اپنے شہر جابلقا مین بھیجا مگر تورج نے بروقت روانگی ساوج سے کہا آپ جنگ موقوف نہ فرمایئے گا لشکر اسلام سے لڑے جایئے گا ساوج نے کہا ایسا ہی ہوگا تورج ادھر روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا یہان دوسرے روز جب لشکر ساوج میدان مین آیا اُس روز بھی بلا کا مقابلہ ہوا ایک جوان اسلام نے دس جوان لشکر ساوج کے قتل کیے ساوج نے گھبرا کر اپنے تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ اس جوان پر ٹوٹ پڑو سب لشکر ٹوٹ پڑا امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنا مرکب بڑھایا امیر کے بڑھتے ہی تمام فوج بڑھی جنگ مغلوبہ ہونے لگی لشکر امیر نے سبکو پسپا کیا آخر فوج ساوج کو شکست فاش ہوئی ساوج نے بہت کچھ سب کا دل بڑھایا مگر فوج کے قدم نہ رکے سب گریزان ہوئے تھوڑی دور تک لشکر امیر نے تعاقب کیا جب بالکل ساوج کی فوج نہ رکی امیر نے فرمایا اب دن باقی نہین ہی کل پھر دیکھا جائیگا خواجہ عمرو ثانی نے عرض کی کہ اب وہ کل میدان مین پھر آئیگا امیر نے فرمایا دیکھا جائیگا امیر میدان سے اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار حاضر ہوئے امیر نے کہا نہین معلوم لاش میرے فرزند کی پہونچی یا ابھی راہ مین ہی سردارون نے افسوس کیا اور عرض کی یقین ہی لاش پہونچ گئی ہو اور حاملان لاش واپس آتے ہون یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے عرض کی حضور جو لوگ لاش لے گئے تھے حاضر ہین امیر نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آئے سب کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے امیر ان سردارون کو دیکھکر آبدیدہ ہوئے بعد اپنے والد نامدار صاحبقران کے مزاج کی کیفیت پوچھی سردارون نے عرض کی آپکو دعا فرمائی ہی اور ارشاد کیا ہی اب وقت نظر قریب ہی کہ تم مجھے ملو مگر اس اثنا مین جو مصائب پڑین انکو جھیلنا ثابت قدم رہنا اسکا اجر تمھین بہت ملیگا صاحبقران نے فرمایا مین بھی خدا سے

اسی امر کا امیدوار ہون کہ قدمبوسی والد بزرگوار سے مشرف ہون اور زیارت جناب پیغمبر آخر الزمان
نصیب ہو سب نے کہا انشاء اللہ تعالے بہت جلد وہ زمانہ آتا ہے جب امیر سے سردارون
نے فراغت پائی تو عمرو ثانی کو علحدہ بلایا اور کہا آپ کے والد ماجد تشریف لائے ہین راہ
مین ایک کوہ ابیض ہے وہان تشریف فرما ہین آپ کو طلب کیا ہے جلد تشریف لیجایئے گا خواجہ نے کہا
بیت اللہ سے کچھ تحفہ جات بھی میرے واسطے لائے ہین یا کچھ روپیہ وہان جمع کیا ہے وہ دینے
کو آئے ہین سردارون نے کہا تحفہ جات تو کچھ بھی نہین لائے ہین ہان روپیہ کی کیفیت ہمکو
نہین معلوم انداز سے تو یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہے کسی کار ضروری سے امیر نے آپکو بھیجا ہے کہ آپ
سے ملکر پھر واپس جاینگے عمرو ثانی نے کہا تو پھر مین وہان جا کر کیا کرونگا آخر انھین مجھے کام تھا تو
میرے پاس آتے اگر مجھے فرصت ہوتی تو اُنسے باتین کر لیتا آپ لوگ دیکھتے ہین کہ مجھے
کار ضروری سے کب فرصت ہے علاوہ اسکے قرضدارون کے خوف سے باہر کا آنا جانا ترک
کر دیا ہے میرا جانا نہین ہو گا آپ لوگ جا کر اُنسے عرض کر دیجیے کہ مین حاضر خدمت نہین ہو سکتا
معاف فرمایئے گا اگر آپ کو کوئی کام ہو تو میرے پاس تشریف لایئے سردارون نے کہا خواجہ
تمھاری ظرافت کسی وقت موقوف نہین ہوتی ہے وہ وہان منتظر ہین ہمسے کہدیا تھا کہ تاکید کر دینا
بہت ضروری کام ہے اگر دیر لگاینگے تو برا ہو گا عمرو ثانی نے جواب دیا کہ صاحب مین کوئی
کام زبردستی نہین کیا کرتا ہون جو میری خوشی ہوتی ہے وہ کرتا ہون آخر کار سب سردار عاجز
ہوئے کہا آپ کو اختیار ہے ہمسے جسقدر کہا تھا وہ ہمنے آپ سے بیان کر دیا اب جو آپ کے
مزاج مین آئے وہ کیجیے خواجہ نے کہا بہتر آپ لوگ تشریف لے جایئے سردار بارگاہ ہون مین
گئے خواجہ کوہ ابیض کی طرف روانہ ہوئے راہ کو طے کر کے کوہ پر پہونچے دیکھا خواجہ عمرو
بن امیہ ضمری نامدار کوہ پر بیٹھے ہین انھون نے جو عمرو ثانی کو دیکھا تازیانہ لیکر بڑھے اور فرمایا
اسقدر عرصہ لگایا ہم اتنی دیر سے منتظر ہین عمرو ثانی نے عرض کی جب مجکو سرداران امیر نے
اطلاع دی اُسیوقت مین روانہ ہوا چونکہ راستہ بہت طے کرنا تھا اس وجہ سے دیر ہوئی معاف فرمایئے گا
خواجہ خاموش ہو رہے عمرو ثانی نے عرض کی آپ خانہ کعبہ سے تشریف لائے میرے واسطے
کیا تحفہ لائے خواجہ نے کہا بابا نہین معلوم وہان اوقات میری کیونکر بسر ہوتی ہے جب بہت
پریشان ہوا تو خیال کیا کہ تمھارے پاس چلون تمنے اتنی مدت مین بہت کچھ پیدا کیا ہو گا
اور حق پدری ضرور نکالا ہو گا لہذا اسوقت مین کچھ کفالت کرو کہ بقیہ زندگی بھی راحت سے
بسر ہو جائے عمرو ثانی نے عرض کی آپ کیا فرماتے ہین پیدا کرنا کیسا جو کچھ آپ نے عطا
فرمایا تھا وہ سب بھی تباہ کیا بلکہ بہت قرضدار ہو گیا ہون میرا تو قصد تھا کہ آپ کے پاس
حاضر ہون آپ نے وہان حکمت عملی سے ضرور کچھ پیدا کیا ہو گا لہذا اب آپ کا زمانہ نہین ہے جو زیادہ
روپیہ صرف کرنے کی ضرورت ہو مین چونکہ شہر شہر دیار دیار پھرتا رہتا ہون اور تنخواہ وصول
نہین ہوتی ہے مجھے البتہ ضرورت ہے خواجہ نے کہا باتین نہ بناؤ اپنے مال و اسباب کی فہرست
مجکو دکھاؤ مین تمھارے موافق چھوڑ دون باقی اپنے ضرورتون کے واسطے لیجاؤن اور تمھارے

پاس رہنے سے اندیشہ بھی ہو دولتمند کے سب دشمن ہوتے ہیں کوئی دولت کے لالچ سے تمہارے
دشمنوں کو گزند ہو پہونچائے تو میری بھی اس ضعیفی وقت میں خراب ہو اس سے مناسب نہیں کہ تم
اپنے پاس اسقدر دولت رکھو عمرو وثانی نے عرض کی یہ تو آپ صحیح فرماتے ہیں کہ دولتمند کے
سب دشمن ہوتے ہیں لیکن میرے پاس تو اتنا بھی نہیں ہے جو میری ضرورتیں رفع ہوں لیکن ہاں
آپ سے ایک کام کی بات عرض کرتا ہوں اگر قبول فرمایئے گا تو بہت بکار آمد ہوگا خواجہ نے
فرمایا بیان کرو عمرو وثانی نے عرض کی کہ آپ کا ضعیفی وقت ہے اگر کوئی بلیع زر آپ کو گزند پہونچا
اور خدا نخواستہ مجکو یتیم بنائے تو میرے قلب کی کیا کیفیت ہوگی مال و زر کا کسقدر رنج ہوگا خواجہ
نے جو یہ تقریر سنی اور مفہوم اس کلام کا یہ ہوا کہ آپ کو کوئی مار ڈالے اور میں یتیم ہو جاؤں چونکہ
خواجہ موت سے بہت ڈرتے تھے ایک تازیانہ عمرو وثانی کی پیٹ پر لگایا اور کہا او بیہودہ
کیا بکتا ہے بس بری چیز کو یاد دلاتا ہے یہ کہکر خواجہ مانند بید کانپنے لگے عمرو وثانی خاموش ہو رہا تھوڑی
دیر تک اس قسم کی باتیں رہیں آخر میں خواجہ نے کہا ذرا زنبیل میرے حوالے کیجئے کچھ اشیاء کی
ضرورت ہے عمرو وثانی نے بہت کچھ عذر کیے مگر خواجہ نے کچھ سماعت نہ کی زنبیل اپنے قبضے
میں کی کہا جاؤ تمہیں دو ایک روز میں زنبیل مل جائیگی عمرو وثانی نے عرض کی یہ تو فرمایئے آپ زنبیل
کیا کیجیے گا خواجہ نے کہا ایک ضرورت ہے اب تم جاؤ امیر تمہارے منتظر ہونگے عمرو وثانی نے
عرض کی میرے سب دشمن ہیں اسمیں سب مانے ہوئے عیاری میرے ہیں اگر کسی نے وقت پر کوئی بات
ایسی آپڑی جسکے لیے کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو میں کیا کرونگا خواجہ نے کہا دو ایک روز میں تمہارا
کچھ نقصان نہوگا عمرو وثانی مجبور ہو کر واپس ہوئے لشکر امیر میں آئے خواجہ عمرو اول نے جاتے وقت
کہدیا تھا کہ خبردار اس راز کو کسی سے بیان نہ کرنا عمرو وثانی رخصت ہو کر اپنے لشکر میں آئے امیر
نے جو عمرو کو دیکھا کہا خواجہ کہاں تھے شب بھر تمہارا انتظار کیا عمرو نے عرض کی بازاروں کا انتظام کر رہا تھا
امیر خاموش ہو رہے خواجہ اپنی بارگاہ میں آئے اشوش کا لشکر بہت رہے انکو تو اس حال میں چھوڑیئے

اب کیفیت تورج کی ملاحظہ فرمایئے

کیا معشوق لیلیٰ نسب ہے کہ پاؤں میں زنجیریں
زیادہ اس سے کیا ہوگی تری عاشق کی توقیریں
زبانی اس سے کیا کہیے جو انفس کہکے کیا کیجے
وہ لالی ہوں نہ بلبل کہیاں کیوں گل کی تصویریں
تو اپنے ہاتھ سے عاشق پر اک وار مارا ہو
وہ ترک چشم کھینچے ہو وہ تیغ نگہ کی شمشیریں
جو کیچ ملائے پر دل اسکا کھلا جاوے
بہت دو کوچ کھیں سورہ یوسف کی تفسیریں
دیکھی تو آسرا سوا لاسے ہو بندہ نوازی کا کام

وہ مجنوں ہی ہوا آخر جو لیلیٰ کی ہے تدبیریں
یہ پاس ہے کیا اموں ہاتھ لگے پہنچا ہو
نکھ چلتی ہیں تقریریں نہ بخشی ہیں تحریریں
عمل میں دل جس ہے کہ ملی کا رتبہ ہو
جتا زبر بھی اسکے جلکے کھڑے جاگیریں
سخن کے پشاور کے کہنے لگے ہوے
عجب کیا ہے زیادہ وہی سخن لطف کی تاثیریں
اجل سے پست کر دالارض پر اسکو دصلا
ترا اب خرد ہی بخشیگا سب غضب کی تقصیریں

نکالو بار دہان آسنے نہ پاوے عجب ہی کسدو
وہ کہتا ہے مجھے تیری نہیں بھاتی ہیں تقریریں
چمن میں آکے جب وہ گلبدن خندہ قبا کھولے
بھری ہیں اسمیں ہر رنگ کیا خوبی کی تصویریں
اجل آئی ہے کسکی کون ہو وہ چار چشم اس سے
کوئی کہتا رہے کہ یہ تیرے خوابوں کی تعبیریں
کوئی اس نور عارض کا بیان کرے تو بیجا ہوں
اٹھا سر بت سے بنائیں اچھی تعمیریں
دو دیا تک وہ سخن فرد ہ شروع ہوئی

چنیں گوید راوی کہ جب تورج نے دس دن کے بعد صحت پائی تو اسی مرکب پہ سوار ہو کے لشکر میں در آیا۔

ہین آیا ساوج شاہ اور زمرد ثانی اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئے تورج نے کیفیت جنگ دریافت کی ساوج نے
سب حال مفصل بیان کیا تورج کو نہایت صدمہ ہوا سپاہ کو جو جا کر دیکھا نصف سے بھی کم پایا کہا آپ لوگون نے بد انتظامی
کی تمام لشکر کو دست مسلمانان سے تباہ کرا دیا ساوج نے کہا ہم مجبور تھے کچھ نہ کر سکے تورج نے کہا دیکھا جائیگا اب مین
پھر سب کام بنا لونگا ساوج نے کہا کہ لشکر کے کم ہو جانے سے بڑی قوت کم ہو گئی ہی تورج نے کہا کچھ محل تردد نہین ہی
سب درست ہو جائیگا اب آپ طبل جنگی بجوا لیجیے کل مقابلہ کرونگا ساوج نے خوش ہو کر طبل جنگی کا حکم دیا طبل جنگی پر
چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ امیر مین آئے دعا و ثنائے سلطانی بجا لائے
عرض کی ساوج نے پھر طبل جنگی بجوایا ہی اسکا ارادہ ہی کہ میدان کارزار مین آکر معرکہ آرائے نبرد ہو امیر نے فرمایا ہمارے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے
لگین جب سلطان روشن اندام فلک لشکر ثوابت و سیارگان کو شکست دیکر نیزۂ مخطوط شعاعی ہاتھ مین لیے ہوے مسند چرخ
زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا امیر نامدار بیدار ہوے فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کی سلاح طلب کیے گلزارون نے کشتیان سلاح
کی حاضر کین امیر نے ہتیار جسم پر آراستہ کیے برآمد ہوے دردولت پر اسپ صبا رفتار حاضر تھا امیر مرکب پر سوار ہوے
لشکر ہمراہ ہوا بعد جاہ و تجمل میدان کارزار مین تشریف لائے ادھر سے تورج اور ساوج اور زمرد ثانی تھوڑا سا لشکر
ہمراہ لیکر آئے فریقین کے لشکرون نے پرے جمائے شور نقیب بھی لشکر دونے نہ نکلے تھے کہ سب نے دیکھا کہ ایک تخت
اڑتا ہوا آتا ہی سب لوگ اُس طرف متوجہ ہوے دیکھا ایک مرد پیر روشن ضمیر دراز گردا ہی عجب طرح کی بہت کچھ اشیا عجیب عجیب
تخت پر رکھے ہوے ایک جامہ زیب جسم کیے ہوے رنگ جامے کا سمجھ مین نہین آتا ہی کبھی سرخ رنگ کا دکھائی دیتا ہی کبھی سبز
ہو جاتا ہی کبھی نیلا رنگ ہوتا ہی کبھی سفید جامہ معلوم ہوتا ہی آگے ایک گرز بہت بڑا رکھا ہوا ہی اس صورت کو دیکھکر زمرد نے
ساوج سے کہا والد ماجد تشریف لاتے ہین آخر انھین گوارا نہوا جنت سے برائے مدد تشریف لائے
مگر ایک بات نئی ہے گرز بہت بڑا آگے رکھا ہی ساوج بھی متعجب ہو کر مرد سے کہا اتنا بڑا گرز آجتک نہین دیکھا
اسکو کون اٹھا سکتا ہی مرد نے کہا قوت خداوندی کے آگے یہ کیا چیز ہی اگر پہاڑ ہو تو مثل کاہ کے ہی ساوج نے
کہا دیکھو اب قدرت کیا کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ وہ تخت قریب تورج آیا تورج اس واقعہ کو دیکھکر بہت متعجب ہوا
کہا آپ کون صاحب ہین آن پیر مرد نے جواب دیا کہ تورج تو نے مجھکو نہین پہچانا ارے تورج مین ہی نے
سب کو بنایا ہی خداوند ہون زمرد ثانی میرا نور نظر و پارۂ جگر ہی اب اسکو سب ستاتے ہین آرام نہین ہی قدرت
کے دکھ صدمہ ہوتا ہی آج بہت قلق ہوا جنت سے یہان آیا ہون اب جو تیری مرضی ہو وہ کرون تورج نے کہا
خداوندا آپ ہی رب ہین پیر مرد نے جواب دیا مین ہی ہون یہ ذکر تھا کہ زمرد ثانی قریب آیا کہا خداوندا آج تشریف آوری
کا کیا سبب ہی ساوج نے کہا تمھاری مدد کو آئے ہین لقا نے جواب دیا کہ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہی جو کوئی میرے
بندگان خاص کو آزار پہونچاتا ہی خصوصا میرے نور نظر زمرد ثانی کو بختگان بھی حیران ہی کہ یہ عجب سحر کیا ہی کبھی
دل مین خیال کرتا ہی کہ مقرر کوئی بھید ہی یہ لقائے اصلی نہین ہی پھر بنظر امیر کی طرف دیکھتا ہی عمرو کو قریب رکاب
صاحبقران ثانی پاتا ہی پھر ایک عیار کو دیکھتا ہی عرصے کے بعد اسکو بھی یقین ہوا کہ میرا گمان غلط تھا یہ اصلی خداوند
ہین مگر لقا نے تورج سے کہا کہ اب تم سب لوگ صبر کرو قدرت مسلمانون سے مقابلہ کرتے ہین ابھی سب کا خاتمہ
کیے دیتے ہین تورج نے کہا آپ کو اختیار ہی لقا نے کہا یہ گرز میرا ہی دو دنیا پر کسی سے نہین اٹھا مسلمانون سے
عوض چون بندگان خاص یک تورج نے گرز کو دیکھکر کہا واقعی یہ گرز بڑا دو دنیا پر کسی سے نہ اٹھیگا لقا نے

جواب دیا کہ یہ فرشتون نے خاص میرے لئے بنایا ہی کسی کی مجال نہین جو اسکو اُٹھا سکے یہ کہکر تخت اُڑا کر میدان
مین آیا تخت سے اُترا اور پکار کے آواز دی او فرقہ خدا پرستان تم لوگون نے بہت سر اُٹھایا ہی آج قدرت
تم سبکو تمھاری خطاؤن کی سزا دینگے ورنہ بہتر اسی مین ہی کہ اطاعت زمرد ثانی کی قبول کرو اور اسکو اپنا خداوند
جانو سب نے کہا ہمسے یہ نہ ہوگا کہ ایک کافر کو اپنا خداوند جانین لقا نے کہا اگر یہ نہ ہوگا تو آج تم سب کو مار ڈالونگا
ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کے منھ سے نکلا تیری کیا حقیقت ہی جو ہمکو مار سکے لقا نے کہا پیشتر اپنے سردار حمزہ ثانی
کو بیدا مین بھیجو دیکھون وہ کیسے جری ہین اور کیسا اسم اعظم اُنکے پاس ہی امیر نے جو یہ بات سنی گھوڑا میدان مین لا
لقا کے مقابلے مین آئے لقا نے ایک گرز امیر کے سر پر لگایا گرز سے دھوان نکلا امیر گرے
بیہوش ہوگئے لوگ اُٹھانے دوڑے ہلنے ایک ایک گرز سب کے مارا سب وہین گرے جب یہ کیفیت
تورج و ساوج نے دیکھی بہت خوش ہوے تورج نے کہا آج قدرت سب کا خاتمہ کر دیگی لاشون سے میدان بھر دینگے
کسکی مجال ہی جو قدرت سے لڑسکے ساوج نے کہا اب تو ہمین انکا اعتقاد ہوا زمرد ثانی کا بھی اب ادب زیادہ کرینگے
یہان تو یہ گفتگو تھی لیکن بختگان نے زمرد سے کہا قدرت تو خوب بیہوشی کا ڈالے ہوئے جنت سے آئے
زمرد نے کہا او بے ادب خاموش رہ اگر قدرت کو معلوم ہو جائیگا تو تیرے لئے ابھی تقدیر فنا کر دینگے مرجائیگا
بختگان خاموش ہو رہا یہان لقا نے نصف سردارونکو زمین پر گرایا جب سب سردار اس طور سے زمین پر گرے
تو اور لوگ جو باقی تھے انکے حواس منتشر ہوئے سب نے کہا یہ تو ابھی آفت آئی اب اسکا چلنا محال ہی خواجہ عمرو ثانی
نے کہا مین افسوس کرتا ہون کہ زنبیل اسوقت میرے پاس نہین ہی ورنہ کوئی ترکیب کرتا لقا نے مردود پر عیاری
کرتا لوگون نے کہا اس کمبخت پر عیاری کیا چلتی مفت گرفتار بلا ہوتے عمرو ثانی نے کہا کچھ بات ضرور
پیدا ہوتی اگر شیطان دھوکہ نہ کھاتا تو دام مکر مین گرفتار کر لیتا سرداران نے کہا اب جو کچھ ہو جب
صاحبقران کی یہ نوبت ہوئی تو ہم لوگ کس شمار مین ہین اگر اسپر حملہ کرینگے یہ ہمکو بھی ہلاک کریگا ہماری
اسی مین خوشی ہی یہ کہکر سب سرداران امیر طرف لقا کے چلے جو آیا بیہوش ہو کر گرا جسنے قدم بڑھایا لقا نے گرز
اُٹھایا ہوا لگتے ہی زمین پر گرا تھوڑی دیر مین سب سردار امیر کے بیہوش ہوے لقا اسی طور سے گرز ہلاتا رہا تو رج
آگے بڑھا گرز نکی ہوا جو لگی بیہوش ہو کر گرا اور دھوان پھیلا قریب ایک درخت تھا اُسپر گرز کو مارا گرز مقوی کا تھا
پھٹا بیہوشی اوڑی لشکر ساوج مع زمرد و بختگان بیہوش ہو کر گرے نعرہ ہوا ناگاہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار
نعرہ کر کے قریب تورج کے پہونچے زنبیل سے مقراض نکالی گیسو کاٹے اپنے قبضے مین کیئے پھر ایک نشتر نکالکر
رگ ہاشمی نکالی ایک بکری کی رگ ملا کر ٹانکے دی جب دونون چیزین اپنے قبضے مین کین سب کے لباس اُتار کر
جو کچھ اسباب تھا سب نذر زنبیل کیا عمرو ثانی کو ہوشیار کیا زنبیل اُسکو عطا فرمائی کہا اب مین جاتا ہون یہ آخری
عیاری تھی چونکہ صاحبقران نے فرمایش کی تھی اسوجہ سے مین یہان آیا ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی یہ گفتگو تھی کہ امیر ثانی
ہوشیار ہوئے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو دیکھکر خوش ہوے کہا آپ کیونکر تشریف لائے خواجہ عمرو نے
سب کیفیت بیان کی امیر ثانی نے بہت تعریف کی پھر تو رفتہ رفتہ سب لوگ ہوشیار ہوئے عیاروں
نے خواجہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا واقعی یہ عیاری آپکی یادگار ہی کیا کار نمایان کیا ہی خواجہ نے امیر ثانی سے
کہا اب مجھکو نذر مت کیجئے صاحبقران منتظر ہونگے امیر ثانی نے خواجہ کو رخصت کیا پھر گھوڑون پر سرداران امیر
سوار ہوئے لشکر ساوج مین بھی سب ہوشیار ہوئے بختگان نے زمرد سے کہا مین جاپ سے کہتا تھا وہی بات

ہوئی زمرد نے کہا نہین معلوم اسمین کیا مصلحت تھی بختگان نے کہا اسکو نہین عرض کر سکتا مگر کوئی بات ضرور تھی
بے علت یہ امر نہین ہوا ہی زمرد بھی متعجب ہوا ساوج کو حیرت ہوئی یہان بھی سب گھوڑون پر سوار ہوئے
توریج نے کہا صاحبقران نے کما خلاف کیا کہ میرے بعد میری فوج کو تباہ کیا امیر نے جواب دیا کہ تمہاری فوج
نے مجھسے مقابلہ کیا آخر کار شکست اٹھائی مین نے خود لشکر کشی نہین کی توریج نے کہا پھر اب تو آپ ہی کا مشتاق ہون
امیر نے مرکب بڑھایا میدان نبرد مین تشریف لائے توریج نے نیزہ سنبھالا امیر نے بھی گھوڑے کو گرم کیا نیزہ بازی ہونے
لگی دو تین طعنون مین نیزہ توریج کے ہاتھ سے نکل گیا اسنے جھلا کر تلوار کھینچی امیر نے بھی میان سے تیغ لی توریج
نے سر امیر پر وار کیا صاحبقران نے خالی دیا پھر امیر نے وار کیا توریج نے سپر اٹھائی مگر سپر کی کیا حقیقت تھی جو
امیر کے ہاتھ کے وار کو روک سکتی سپر کٹی تیغ خود مین در آئی توریج نے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا لشکر
کے غول مین پوشیدہ ہو کر نکل گیا حمزہ صاحبقران ثانی تلوار کھینچکر لشکر پر جا پہونچے ساوج نے اشارہ
کیا کہ تمام لشکر امیر پر ٹوٹ پڑے اشارہ پاتے ہی سب لشکر امیر پر ٹوٹ پڑا صاحبقران بھی شیرانہ وار
کرنے لگے لشکر صاحبقران بھی اس کیفیت کو دیکھکر آ پڑا جنگ مغلوبہ ہونے لگی تھوڑی ہی دیر مین فوج ساوج
کے حواس پراگندہ ہو گئے امیر اسوقت صفون کو درہم و برہم کرکے قریب تخت زمرد پہونچے بختگان
نے جو یہ کیفیت دیکھی ساوج شاہ سے کہا طبل بازگشت بجواؤ ساوج شاہ نے اسیوقت طبل بازگشت بجنے کا
حکم دیا طبل پر چوب پڑی امیر نے ہاتھ روکا سب لشکر پلٹا ساوج بھی اپنا لشکر قلعے مین لیگیا پھر بختگان
نے ساوج سے کہا اب کچھ دنون کی مہلت امیر سے طلب کرو ساوج نے کہا امیر مہلت نہ دینگے
بختگان نے کہا صاحبقران کی یہ خصلت نہین ہی جو کسی کو مہلت نہ دین ساوج نے اسیوقت منشی کو بلایا
ایک نامہ لکہا مضمون اسکا یہ تھا کہ چونکہ مین کچھ انتظام سلطنت کرتا ہی اسوجہ سے ایک ہفتہ کی مہلت درکار ہی
اسیکو قبول فرمائیے جب یہ نامہ تیار ہوا تو ایک سوار کو دیا کہ امیر کے پاس پہونچاؤ سوار نامہ لیکر روانہ ہوا
یہان ساوج نے کہا ای بختگان توریج کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے بختگان نے کہا تلاش کرائیے ساوج نے بہت تلاش
کرایا مگر کہین پتہ توریج کا نہ لگا سب کو یقین ہوا کہ کسی طرف نکل گیا ساوج کو توریج کے جانیکا بہت افسوس
ہوا بختگان سے کہا ایسے شخص کا لشکر سے نکل جانا بہت بڑی بات ہی اب لشکر بھی نہین باقی رہا اور پھر ایسا شخص
نکل گیا کہ جسکی وجہ سے ہمنے عزم جنگ کیا تھا بختگان نے کہا اہل اسلام کے صاحب اقبال ہونمین شک نہین
ہی دو روز توریج خوب لڑے اچھے معرکے پڑے لشکر اسلام ہراسان تھا کہ کیا ہوگا وار اب سکے ہاتھ جانیسے
امیر ثانی بہت غمگین ہوئے تھے نور الدہر کی زیست تھی اسوجہ سے بچ گئے ورنہ انکا بھی کام تمام ہو چکا تھا
اگر ابھی تک اسیطرح لڑائی رہتی تو لشکر اسلام پر خوف طاری ہوتا امیر صدمہ اٹھاتے واجب ہین رہجاتے ایسے وقت
مین لڑائی کا فتح کر لینا کیا بڑی بات تھی مگر ہم کیا کر سکتے ہین اقبال اہل اسلام ترقی پر ہی جو بات ہوتی ہی اسکے
حق مین اچھی ہوتی ہی ساوج نے کہا مین توریج کو ایسا نہ جانتا تھا اور اسکی جرات و ہمت کی بہت تعریف سنتا تھا
مجھے یقین تھا کہ توریج اس لڑائی کو فتح کریگا مگر کچھ ایسی بات ہوئی کہ مقابلہ امیر سے فرار ہوا اور نہین معلوم کہان گیا
بختگان نے کہا اب اسکا پتہ ملنا دشوار ہے مگر آپ کو لازم ہی کہ اپنے لشکر کا بندوبست فرمائیے آمادہ ہو کر
نکلیے ورنہ بات کہنے مین ایک ہفتہ گزر جائیگا پھر سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا ساوج نے کہا ای
بختگان مجھے کچھ بن نہین پڑتا ہی جو بات تم مناسب جانو وہ کرو مین تو بہت ہراسان ہون امیر کی ہمت و جرأت

ہیں نے دیکھی تنہا ایک لشکر کو درہم و برہم کردیا زمرد ثانی کے قریب پہونچ گئے تھے اگر طبل بازگشت پر چوب
نہ پڑتی تو اُنسے مقابلہ کرتے اور یہی قصد تھا اسی وجہ سے صفوں کو درہم و برہم کرکے وہان پہونچے تھے پھر
ساوج نے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے بختگان نے کہا اگر کوئی ایسا آپ کے یہان ہو جو حمزہ کو چرا لائے
تو اُسکو روانہ کیجیے ساوج نے کہا میرا عیار خوش کام سبک پا شاید ایسا کرسکے بختگان نے کہا وہان عیاران اسلام
ایک ایک آفت روزگار ہیں اُنسے عیاری پیدا ہوئی ہے ذرا طلب تو فرمایئے ساوج نے خوش کام کو طلب کیا عیار
خوش کام آیا ساوج نے سب کیفیت بیان کرکے کہا ممکن ہے کہ حمزہ ثانی کو میرے پاس لے آ خوش کام نے
کہا میں آج ہی حمزہ کو لاؤنگا میرے ہاتھ سے کون بچ سکتا ہے بختگان نے کہا اے خوش کام وہان بڑے بڑے
عیاران نامی جو اپنا مثل اس فن خاص میں نہیں رکھتے موجود ہیں ذرا سمجھ کے جانا اور ہوشیاری سے اپنا کام
کرنا خوش کام نے کہا وزیر صاحب خاطر جمع رکھیے میں اسطرح اپنا کام کرونگا کہ کسی کو خبر نہوگی ساوج نے بہت
کچھ خلعت و زر دینے کا وعدہ کیا خوش کام جانب لشکر اسلام روانہ ہوا یہان وہ وقت ہے کہ امیر بارگاہ سلیمانی
میں جلوہ فرما ہیں گرد سب سرداران نامی و گرامی جمع ہیں یہی گفتگو ہو رہی ہے کہ آج طبل جنگی بجا کے پلٹ گیا
اگر ٹھہرتا تو حال کھل جاتا امیر فرماتے ہیں نہیں معلوم تورج کہاں چلا گیا کہ پتہ نہ معلوم ہوا میں اسکو بھی قتل کر چکا
تھا لیکن اُسنے اپنے تئیں گھوڑے سے گرا دیا میرے سامنے صفوں کی آڑ میں پوشیدہ ہو کر نکل گیا اسکے بعد میں ساوج
کی طرف چلا تھا اُسنے جو یہ حالت دیکھی طبل بازگشت بجوا دیا سرداران عرض کر رہے تھے کہ حضور اب یکھیں کیا
انتظام کرتا ہے یہ ذکر ہو رہا ہے کہ ایک خبردار نے آکے عرض کی حضور کی عمر و دولت میں ترقی ہو ایک نامہ دار
در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے امیر نے فرمایا بلا روک ٹوک اندر لاؤ جب اندر آیا نامہ دار کہ اپنے ہمراہ لیگیا نامہ دار نے
امیر کو سلام کیا رونق بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہوگیا امیر نے فرمایا بھائی جس کام کو آیا ہے جلد اسکو انجام دے پھر جس
چیز کو چاہنا دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا امیر نے نامہ کو ملاحظہ فرمایا اُسمیں لکھا تھا کہ ایک ہفتہ کی مہلت
دی جائے امیر نے اُسیوقت نامہ کی پشت پر لکھا کہ ہمنے مہلت دی جب آپ کے مزاج میں آئے جنگ
آغاز کیجیے کا جواب دیکر نامہ دار کو رخصت کیا پھر وہی ذکر اذکار ہونے لگے مگر خوش کام جو ساوج کے
پاس سے چلا تھوڑی دیر میں بارگاہ امیر کے قریب آکر پہونچا یہان سب کو ہوشیار پایا خوش کام صورت تبدیل
کرکے ٹہلنے لگا جب رات زیادہ گئی تو امیر نے صحبت برخاست کی خوابگاہ میں تشریف لے گئے آرام فرمایا خوش کام
امیر کی بارگاہ میں آیا دیکھا صاحبقران مسری پر آرام فرماتے ہیں خوش کام قریب آیا دستار سے ایک
نیچے میں بیہوشی رکھکر دماغ میں پہونچائی امیر کو چھینک آئی بیہوش ہوئے خوش کام نے شتارہ باندھا بارگاہ
سے لیکر چلا جو شمعیں اسنے پہلے گل کر دی تھیں بارگاہ میں اندھیرا ہو گیا تھا جب نصف بارگاہ میں پہونچا جب
کی شور کر بگلی لڑکھڑا کر گرا امیر ہوشیار ہوئے نعرہ کیا خوش کام پوشیدہ ہو گیا مگر نعرہ امیر کی صدا جو بلند ہوئی سب
لوگ بارگاہ میں آئے یہان اندھیرا پایا جلدی جلدی ملازموں نے روشنی کی امیر نے سب حقیقت بیان کی ملازمین تلاش
کرنے لگے بہت ڈھونڈھا مگر کہیں پتہ نہ پایا خواجہ عمرو بھی آئے سب طرف دیکھ بھال کر امیر سے کہا یا صاحبقران
آپکو شبہہ ہوا اگر کوئی ہوتا تو کہاں جاتا امیر نے فرمایا کہ بارگاہ کی شمعیں گل تھیں میں نے خود دیکھا کہ ایک عیار بیہوش کر کے میرے سامنے سے
پوشیدہ ہو گیا سب نے عرض کی کہ اب تو وہ یہان نہیں ہو چلئے یا تھا وہیں چلا گیا خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ یہیں آرام فرمائیے میں
جاگتا ہوں امیر نے پھر خوابگاہ میں جا کر خواب کیا خوش کام وہیں پوشیدہ رہا جب رات تمام ہوئی خوش کام نے دیکھا امیر

اونچے لپنے خادمونکو آواز دی سب حاضر ہوے صاحبقران نے فرمایا مین حمام مین جاؤنگا جلد سب اسباب
حمام درست کرو خوش گام ان ملازمین کے ہمراہ حمام کی طرف روانہ ہوا حمام مین جاکر پوشیدہ ہوا صاحبقران
تھوڑی دیر کے بعد حمام مین تشریف لائے خوش گام نے پڑیا بیہوشی کی اڑائی پانی مین بیہوشی ملائی سب لوگ
بیہوش ہوے صاحبقران بھی بیہوش ہوگئے خوش گام نے پشتارہ امیر کا باندھا حمام سے لے نکلا اسپنے
قلعے کی طرف روانہ ہوا یہان امیر کو جو حمام جو ہوا جو لوگ کہ باہر تھے انھون نے آپسمین کہا کہ عجب بات ہے وقت
نماز قریب ہے مگر صاحبقران ابھی تک حمام سے تشریف نہین لائے جب اور زیادہ عرصہ ہوا لوگون نے آواز
دی کچھ آواز نہ آئی مکرر آواز دی پھر کچھ جواب نہ پایا گھبراکر اندر آئے یہان آکر عجب حالت دیکھی دو حمامی بیہوش پڑے
ہین صاحبقران کا پتہ نہین سب نے غوغا کیا لوگ دوڑے یہان آکے یہ حالت دیکھی خواجہ کو بہت تعجب ہوا
مگر کسی طرف لیجانیکا نشان نہ پایا مجبور ہوے سب سے کہا اگر مین تلاش مین جاؤن تو کیونکر جاؤن کسی طرف نشان
قدم نظر نہین آتا لیکن خوش گام جو حمزہ صاحبقران ثانی کو لیکر چلا قلعے پر پہونچتے ہی آثار صبح نمایان
ہوے خوش گام جلدی جلدی بڑھا یہان ساوج شاہ تو منتظر ہی تھا جیسے ہی خوش گام کو
پشتارہ بدوش آتے ہوے دیکھا خوش ہوگیا خوش گام نے پشتارہ حمزہ صاحبقران ثانی کا لیجاکر
ساوج شاہ کے سامنے رکھا ساوج شاہ نے بختگان کو بلایا اور کہا کہ اب کیا رائے ہے مین امیر ثانی کو
کیا کرون بختگان نے کہا میرے نزدیک تو مناسب ہے کہ ابھی قتل کرڈالیئے ساوج شاہ نے کہا مین ابھی
امیر ثانی کو اسیر کرتا ہون اور سرداران کی ترکیب کرتا ہون جب سب گرفتار ہوجائینگے اسوقت ایک یوم
جشن مقرر کرونگا سب کو ایک ہی دن قتل کرونگا بختگان نے کہا آپ کو اختیار ہے مگر یہ ملحوظ خاطر رہے
کہ ان لوگون کی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہے اول تو اب عیاران اسلام اس کیفیت کو دیکھکر زمین ہلا دینگے
جہان صاحبقران اسیر ہونگے لیجائینگے ہم سبکو بھی آفت مین پھنسائینگے ساوج نے کہا مین ایسی جگہ اسیر کرونگا کہ
عیاران اسلام کیا کہ ہوا تک وہان نہین پہونچ سکتی ہے بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے مین نے عرض کردیا ساوج نے کہا ہم
خوب سمجھتے ہین جہان ہم اسیر کرینگے وہان کسیکی مجال نہین جو پہونچ سکے یہ کہکر ملازمین کو طلب کیا کہا امیر کو
چاہ محسن مین لیجاکر اسیر کرو لوگون نے صاحبقران کو سلسل و طوق کیا طرف چاہ محسن کے لیکر روانہ ہوے
چاہ محسن ایک ایسا مقام ہے جہان کا اسیر تمام عمر رہائی نہین پاتا ہے ایک عمیق کنوان ہے اسمین زنجیرین
لٹکی ہوئی ہین ایک پتھر اس چاہ کے منھ پر رکھا ہوا ہے جسکو اسیر کرنا منظور ہوتا ہے اسکے قریب جاتے
ہین پتھر ہٹاتے ہین زنجیر کنوین سے کھینچکر اسکی گردن و کمر مین باندھتے ہین پھر اس کنوین مین ڈال دیتے ہین
وہ تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے مگر شرط یہی مقرر ہے کہ تین دن تک اسکے لئے آب و طعام بھی جاتا ہے چوتھے روز
سے آب و طعام موقوف ہوتا ہے ساتوین روز اسکی لاش چاہ سے نکالکر سر کاٹ کر نیزہ پر لگا کے دروازے شہر پناہ پر
شہر پناہ پر نصب کیا جاتا ہے اور دھڑ صحرا مین پھینک دیا جاتا ہے غرض ملازمین ساوج امیر کو لیکر چاہ کے
قریب آئے کنوین سے پتھر ہٹایا زنجیرین نکالین امیر کی گردن و کمر مین باندھین کنوین مین چھوڑ دیا صاحبقران
نے مجبور ہوکے خدا کو یاد کیا لوگ اسیر کرکے واپس آئے ساوج سے کہا ہمنے حمزہ کو اسیر کردیا ہے ساوج نے
جواب دیا کہ آب و طعام پہونچاتے رہنا ناغہ نہ کرنا جو شرط اسکے اسیرون سے ہے وہ صاحبقران
کے واسطے نہوگی مین ابھی خوش گام کو بلاتا ہون اوسی سے اور سرداران کے لانیکی نسبت کہتا ہون اسی طور

سے ایک سردار روز لشکر اسلام سے منگا کر اس چاہ مین اسیر کرتا ہونگا جب سب گرفتار ہو جاینگے ایک روز جشن میں کیکے سبکو قتل کرونگا ملازمین وہان سے رخصت ہوے ساوج نے پھر خوش گام کو بلایا کہا آج دو جر سردار کو لشکر اسلام سے ضرور لانا خوش گام نے کہا مین تیکے واسطے ایک سردار روز لاونگا لشکر امیر مین جسقدر سرداران نامی ہین سبکو حاضر کرونگا ساوج نے کہا جبدن تو سب سرداروں کو لا چکیگا ایک صوبہ کی حکومت تیرے نام کر دونگا علاوہ اسکے بہت کچھ مال و زر دونگا خوش گام بہت خوش ہوا وہ دن بھی تمام ہوا جب وقت شام ہوا تو خوش گام بانہ ہاے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوا لشکر اسلام مین اگر پہونچا صورت تبدیل کرکے چارونطرف ٹہلنے لگا جب رات زیادہ گئی اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ساوج نور الدہر کی بارگاہ مین اگر منتظر رہا جب شاہزادہ نور الدہر نے آرام کیا خوش گام نے بیہوشی دماغ مین پہونچائی نور الدہر کو چھینک آئی بیہوش ہوے خوش گام پشتارہ باندھکر بارگاہ سے نکلا ساوج کو لا کر دیا ساوج نے ملازمین کو بلا کر حکم دیا کہ اس جوان کو بھی اسی چاہ مین لیجا کر محبوس کرو ملازمین نے نور الدہر کو بھی اسی چاہ مین لیجا کر اسیر کیا یہان لشکر اسلام مین صبح کو نور الدہر کے غائب ہونیکی خبر ہوئی سب لوگ انکی بارگاہ مین آئے خواجہ نے خوب غور کیا کسی طرف نشان جانیکا نہ پایا سب سے فرمایا کہ بڑی تعجب کی بات کہ عیاری تو ہوتی ہی مگر نہین معلوم عیار کدھر سے آتا ہی اور کیونکر لیجاتا ہی مگر آج شب کو مین اس امر کی تحقیق کرونگا یہ کہکر خواجہ اور کامون مین مصروف ہوے دن بھر لشکر اسلام کو صدمہ عظیم رہا مگر ساوج شاہ نہایت خوش ہوا خوش گام کو گھڑی گھڑی اپنے پاس بلاتا ہی ہر مرتبہ کہتا ہی جسطرح ممکن ہو آج بادشاہ لشکر کو لانا خوش گام کہتا ہی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہی تو ضرور لاؤنگا غرض یا تو نمین شام ہوئی خوش گام پھر بانہ اے عیاری سے درست ہوکر جانب لشکر روانہ ہوا مگر یہان خواجہ عمرو ثانی نے بندوبست کیا تھا عیارون کو حکم دیا تھا کہ ہر بارگاہ کے گرد اپنے ہمراہ کچھ آدمی لیکر گشت کرو خبردار کوئی آنے نہ پاے اگر آج کوئی سردار غائب ہوگا تو تم لوگون کے واسطے باعث بدنامی ہی سب نے اقرار کیا تھا کہ استاد آج جان لڑا دینگے جسطرح بن پڑیگا لیجانیوالیکو گرفتار کرینگے یہان تو یہ انتظام تھا مگر خوش گام جو آیا اسنے دیکھا آج عیاران اسلام بانہ ہاے عیاری سے درست ہر بارگاہ کے گرد پھر رہے ہین اسنے صورت بدلی رنگ و روغن عیاری کا لگایا جس بارگاہ کے پاس خواجہ تھے وہان آیا زمین پر کچھ بیہوشی ڈالی کچھ بردوے ہوا اڑائی خواجہ سے چھپتا ہوا عقب مین خواجہ کے چلا مگر بیہوشی اڑاتا جاتا ہی خواجہ کے دماغ مین جو بیہوشی پہونچی سر چکرا پلٹ کے دیکھا اسنے اور زیادہ بیہوشی اڑائی خواجہ غش کھا کر زمین پر گرے خوش گام نے خواجہ کا پشتارہ باندھا لیکر روانہ ہوا نصف شب باقی تھی کہ ساوج کے پاس پہونچا پشتارہ عمرو کا کھولا ساوج نے دیکھا ایک شخص عجیب الخلقت پشتارے سے برآمد ہوا خوش گام سے کہا یہ کون ہی خوش گام نے جواب دیا کہ یہ لشکر اسلام کا بہت بڑا عیار ہی اسکو سب استاد کہتے ہین آج بڑا بندوبست تھا بادشاہ کی بارگاہ کے گرد یہ تنہا گشت کر رہا تھا اور سب عیار اپنے ہمراہ بہت سے جوانون کو لیے پھر رہے ہین اگر چاہتا تو اسکو وہین بیہوش رہنے دیتا اور بادشاہ کو لے آتا مگر مین نے مناسب نہ جانا کہ اسکی ذات سے آیندہ خوف ہی اسوجہ سے سوچا کہ اسکا لیجانا مناسب وقت ہی بادشاہ کو کل لے آؤنگا ساوج نے کہا عمرو اسی کا نام ہی خوش گام نے کہا مین اس بات سے نہین واقف ہون کہ اسکا کیا نام ہی ساوج نے اسیوقت بختگان کو طلب کیا بختگان آیا اسنے کہا کہ تم عمرو کو پہچانتے ہو بختگان نے

نے کہا آپ نے غضب کیا یہ کہکر اپنا کان پکڑا ساوج نے ہنسکر کہا ای بختگان یہ کیا بات ہی بختگان نے جواب
دیا کہ آپ نے ایسے حضرت کا نام لیا کہ مجھے خوف معلوم ہوا اُنکے نام مین تاثیر ہی کہ جو ایکبار انکا نام لیتا ہی
وہ اُسطرف منھ کرتے ہین جب دو سری بار اُنکا اسم مبارک زبان پر لاتا ہی وہ روانہ ہوتے ہین تیسری بار
نام لیا موجود ہوے ساوج اسپر ہنسا کہا ای بختگان یہ تو عجیب بات تمنے سنائی یہ کہکر چادر روے عمرو
سے ہٹائی بختگان کی نگاہ جو عمرو پر پڑی کانپ گیا کہا حضور یہی ہین ساوج نے اُسیوقت ملازمین کو طلب کیا
عمرو کو بھی چاہ محسن کی جانب روانہ کیا بختگان نے کہا آپ نے ایسے شخص کو پایا اور گرفتار کیا اگر اسیوقت
کسی قسم کا انتظام فرماتے تو بہتر تھا ساوج نے کہا ای بختگان تمہین بڑا خوف عیارون کا تھا افسر عیاران
اسلام تھا اسکو مین نے گرفتار کر لیا اب کوئی کیا بنا سکتا ہی بختگان نے کہا یہ تو آپ سچ کہتے ہین مگر اب بھی ایسے
ایسے عیار لشکر اسلام مین باقی ہین جو اپنا نظیر نہین رکھتے اور یہی صاحب جنکو آپ نے ابھی
چاہ محسن کے جانب روانہ کیا مجھے تو یہ امید نہین ہی کہ یہ حضرت دو ان ایک ہفتہ بھی رہین اور وہ چاہ برقرار
رہے انکا آنا خالی از علت نہین ہی یہ ایسے تے کہ کسی کے فریب مین آجاتے مگر یہ بھی ہوشیاری سے آنیکا زینہ نکالا
اگر اسطرح آتے مقام قید امیر سے آگاہی ہوتی اب زندانخانہ امیر سے آگاہ ہو گئے کوئی بات پیدا کرینگے
ساوج نے کہا وہ کیا بات پیدا ہو سکتی ہی بختگان نے کہا آپ ان لوگون کے قواعد سے واقف نہین اور
نہ ان لوگونکو اچھی طرح جانتے ہین یہ لوگ وہ ہین جنہون نے بڑے بڑے ساحران نامی وگرامی کو جنکے سامنے
عیار رجا نہ سکتا تھا مارا وہ وہ عیاریان کین جو باعث انکے نام کا ہوئین اس فن خاص کو انسے بہتر کوئی نہین
جانتا ہے ساوج نے کہا خوش گام سے بہتر مین کسی کو نہین پاتا ہون بختگان نے کہا ایک طفل مکتب جانبازان
خواجہ سے برسون خوش گام کو عیاری تعلیم کرے ساوج نے کہا مین اسکو نہین مانتا حالت موجودہ کو
دیکھو کہ کون تیز ہی اسوقت کسی عیار کی عیاری نہ چلی خوش گام سب کو گرفتار کر لایا کسی نے کچھ نہ بنا لیا
اب کیا کرینگے بختگان نے کہا دیکھا جائیگا یہان تو یہ باتین تھین مگر جب صبح ہوئی اور عیارون نے خواجہ
کو نہ پایا سخت حیران ہوے بعض سمجھے کہ خواجہ قلعے مین گئے ہین صاحبقران کی رہائی کی کوئی تدبیر کرینگے
مگر مہتر قران کو تشویش پیدا ہوئی سب جگہ خواجہ کو تلاش کیا جب کہین نہ پایا تو اور زیادہ پریشان ہوے
اسی کیفیت مین شام ہوئی مہتر قران نے اپنی صورت ایک فقیر کی بنائی قریب بارگاہ بختگان آئے اور
آواز دی کہ ای وزارت پناہ مجھ غریب و بیکس کی دستگیری کر بختگان سامنے موجود تھا قریب آیا اور کہا
ای فقیر کیا عرض رکھتا ہی یہان کر مہتر قران نے بغدہ دکھایا بختگان نے پہچانا وہین سے ہاتھ باندھے قریب آیا
اور عرض کی ای قران حبشی آپ نے کیون تکلیف فرمائی مہتر قران نے کہا مین آج تجھے زندہ نہ چھوڑونگا
بختگان نے عرض کی اپنے غلام قدیم کو کوئی بھی مارتا ہی یون آپ مالک ہین جو مزاج مبارک مین آئے تابعدار
کو کچھ عذر نہین ہی قران نے کہا صاحبقران اور جملہ سرداران نامی کہان ہین بختگان نے عرض کی یہان
سے بہت نزدیک ایک پہاڑ ہی اُس کوہ پر ایک چاہ ہی کہ اسکو چاہ محسن کہتے ہین وہان امیر ثانی
مع سب سردارون کے اسیر ہین قران نے سب پتے اچھی طرح سے تحقیق کیے وہان سے روانہ ہوے
بختگان اُسیوقت ساوج کے پاس آیا وہان زمرد ثانی بھی موجود تھا بختگان نے سب کیفیت قران
کی بیان کی ساوج نے کہا اگر وہان جائینگے تو کیا بنائینگے بختگان نے کہا جو مین عرض کرون آپ اسکو قبول

فرمائیے خوش گام کو روانہ کیجئے اور یہ کہہ دیجئے کہ تنہا نہ جائے اپنے ہمراہ اور عیاروں کو لیتا جائے ساوج
شاہ نے اسیوقت خوش گام کو بلایا اور کہا کہ تم ابھی چاہ محسن کی طرف جاؤ اور اپنے ہمراہ اور
بھی عیار لو مہتر قران امیر کے رہا کرنے کی فکر میں لگے ہیں ایسا نہو کہ امیر کو رہا کر لیں یہ
سنکر خوش گام اسیوقت روانہ ہوا بہت سے عیار اپنے ہمراہ لئے چاہ محسن پر آکے نگہبانی میں مشغول ہوا
مگر مہتر قران جب بختگان سے سب حال دریافت کرکے روانہ ہوئے تو چاہ محسن پر پہونچے دیکھا
خوش گام بہت سے عیاروں کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے نگہبانی کر رہا ہے قران نے بیہوشی اڑائی لیکن خوش گام
نے گھماسئے دفع بیہوشی سب کے ہاتھ میں دیئے تھے کسی پر بیہوشی نے اثر نہ کیا قران مجبور ہوئے
ایک گوشہ میں آئے کارد سے نقب لگانا شروع کی کھاہی کہ تین روز تک مہتر قران نے نقب کو کھودا چوتھے
روز نوک کارد اس جگہ نکلی جہاں پر خواجہ عمرو ثانی آویزان تھے نوک کارد پہلوے خواجہ میں لگی خواجہ
نے چیخ ماری امیر نے کہا خواجہ خیر تو ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر شاید مجھے اسنے ڈنک مارا امیر نے
کہا خواجہ تم میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لو میں تمھیں ادھر کھینچ لوں خواجہ نے کہا یا امیر بوجہ تاریکی کچھ سجھائی
نہیں دیتا ہے امیر نے کہا خواجہ جسطرح بن پڑے وہاں سے ہٹ آؤ یہ ذکر تھا کہ مہتر قران نے سر نکالا
چونکہ تاریکی زیادہ تھی امیر اور سب سردار مہتر قران کو نہ پہچان سکے مہتر قران نے آواز دی یا امیر آپ
نہ گھبرائیے غلام آپہونچا امیر نے مہتر قران کی آواز پہچانی جھٹکا دیا کہ زنجیر ٹوٹی امیر نے ایک پاؤں ہٹا کر
دہن نقب پر رکھا دوسرا جھٹکا دیا جو زنجیر گردن میں تھی وہ بھی ٹوٹ گئی صاحبقران نے خواجہ عمرو ثانی
کی قید جدا کی مہتر قران نے چاہا میں اور سرداروں کی قید جدا کروں مگر بوجہ تاریکی کچھ دکھائی نہ دیا
پاؤں مہتر قران نے بڑھایا زنجیریں متعدد آویزان تھیں ایک حلقہ زنجیر میں پاؤں الجھا دوسرا پاؤں
بھی اٹھا لیا قران اوس چاہ عمیق میں گرے استخوان ریزہ ریزہ ہوئے آواز دی یا صاحبقران میں آپ پر
سے فدا ہوتا ہوں خواجہ نے عرض کی یا امیر تعجیل نہ فرمائیے میں ابھی بندوبست کرتا ہوں امیر ٹھہرے
عمرو ثانی نے زنبیل سے شمع عیاری نکالکر روشن کی اوس چاہ میں اترے جاکر دیکھا مہتر قران بیجان
ہیں خواجہ کے آنسو ٹپک پڑے مہتر قران کو چاہ سے نکالکر باہر لائے یہاں امیر نے سب سرداروں
کو رہا کیا جب خواجہ باہر آئے تو امیر ثانی وجملہ سرداران نامی نقب سے نکلے امیر نے باہر آکے
مہتر قران کی جو یہ حالت دیکھی خواجہ سے کہا قران کو لٹاؤ صاحبقران نے سر مہتر قران کا اپنے زانو
پر لیا قران نے آنکھیں کھولیں دیکھا سر زانوے صاحبقران پر ہے ہاتھ باندھکر آہستہ سے عرض کی یا
صاحبقران آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں اب میرا وقت اخیر ہے دعا کیجیے کہ خدا میری مدد کرے اور
ساتھ اپنے بندگان نیک کے بروز قیامت محشور کرے صاحبقران نے فرمایا ای قران تجھ آجتک اپنے
اور کار خیر کے لیے تکلیفیں گوارا کیں خدا اسکا اجر نیک دیگا قران نے عرض کی یا صاحبقران میرے
دل میں دو آرزوئیں باقی ہیں اول تو یہ کہ میں قدمبوسی سے جناب پیغمبر آخر الزمان کی مشرف ہوا دوسرے
یہ کہ امیر تیمور کی زیارت نصیب نہوئی یہ کہکر قران نے آنکھیں بند کیں کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا طائر روح
نے قفس عنصری سے رہائی پائی جانب قصر جنان پرواز کی صاحبقران کو بہت صدمہ ہوا اور سردار سب
[illegible] بیچارہ ہوئے عمرو ثانی نے کہا میرا بازو ٹوٹ گیا عیاری کا مزہ جاتا رہا صاحبقران نے فرمایا

نعش مہتر قران کی بیچلو سرداران اسلام نے عرض کی یا امیر اب تو ہم لوگ اپنا عوض بساوج سے ضرور لینگے امیر نے فرمایا ابھی اسکا وقت نہیں ہے پہلے نعش مہتر قران کی دفن ہو جائے بعد مین اختیار باقی ہے سب سرداران خاموش ہو رہے امیر نعش مہتر قران کی لیکر اپنے لشکر مین تشریف لائے نعش کو بعد غسل و کفن دریاے فیلاب کے کنارے دامن کوہ جابلقا مین دفن کیا وہان سے واپس آئے مہتر قران کے افسوس مین صف ماتم بچھائی گئی سب سردار گرفتار رنج و الم ہوے کہ ذکران سب کا بھی وقت پر نہ جائیگا ملحوظ خاطر رہے

اب دو سے کلمے داستان جلالت عنوان گوہر دریاے شجاعت انجم آسمان جرأت شیر بیشہ دیسا جقرانی بیعدیل و لاثانی تیغ زن و صف شکن فخر بہادران جہان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان روانہ ہونا طرف طلسم چنار آتش اندام جادو کے اور فتح کرنا اُسکا بطور عجیب باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

راویان شکر سخن فرماند ؛ شرح این داستان چنین کردند ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ جب بدیع الملک نوجوان نے قلعہ طلسم ہندسہ کو فتح کیا تو نیران شیر وقت کو براے محافظت قلعے مین چھوڑا اور آپ جانب طلسم چنار روانہ ہوے بدیع الملک نوجوان نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسین تحریر تھا کہ جبتک لوح اصلی طلسم کی نہ ملیگی یہ لوح تمکو کام دیگی جسوقت اصلی لوح ہاتھ آئیگی یہ لوح اُڑ جائیگی یہ تدبیر بتائیگی ناظرین کو یاد ہوگا کہ طلسم ہندسہ اور طلسم چنار ایک مین اور لوح بھی دونون طلسمون کی ایک ہے مگر چنار آتش اندام نے جب اپنے طلسم کو رونق دی تھی تو لوح بھی جدید تیار کی تھی بادشاہ طلسم ہندسہ کو اسکی خبر نہ تھی بلکہ کوئی نہ جانتا تھا جب بدیع الملک نوجوان نے چاہا کشتیون کا انتظام کیا جائے مگر کشتیان اوس دریا مین نظر نہ آئین جب بہت مجبور ہوے تو لوح کو ملاحظہ کیا نوشتہ پایا اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھو ایک کشتی وسط دریا سے پیدا ہوگی بدیع الملک نے اس اسم کو سات بار پڑھا جب اسم ختم ہوا شاہزادہ نے دیکھا کہ ایک کشتی بہت چھوٹی سی وسط دریا سے طرف بدیع الملک کے آئی شاہزادہ نام خدا لیکر اُس کشتی پر سوار ہوا کشتی روانہ ہوئی جب وسط دریا مین پہونچی غرق ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک بھی غرق آب ہوے تھوڑی دیر کے بعد پانوں آشنا زمین ہوے شاہزادہ نے آنکھین کھولین دیکھا ایک پہاڑ پر کھڑا ہون بہت متعجب ہوے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ ابھی یہین ٹھہر و تھوڑی دیر مین ایک طائر سیاہ رنگ یہان آئیگا اسم حاشیہ لوح پڑھکر اُسپر دم کرنا وہ تمکین اپنی پشت پر سوار کرکے جہان سے جایگا بیٹھے جانا جب وہ تمکین اپنی پشت سے اُتارے تو پھر لوح کو دیکھنا جو کچھ اُسمین تحریر ہو اُسپر عمل کرنا بدیع الملک نے اُس کوہ پر قیام کیا طائر کے منتظر ہوے عرصے کے بعد کوہ پر ایک طائر آیا بدیع الملک نے اسم کو یاد کر لیا تھا پڑھکر اُس طائر پر دم کیا طائر بیٹھ گیا بدیع الملک پشت پر سوار ہوے طائر مائل بہ پرواز ہوا اتنا بہ شام اُڑا جب آفتاب قریب غروب ہو چکا طائر نے بدیع الملک کو ایک چشمے کے قریب اُتار دیا شاہزادہ بدیع الملک نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھکر اس چشمہ پر دم کرو قدرت پروردگار کا تماشا دیکھو بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھا چشمے پر دم کیا چشمہ آب سے شعلے نکلنے لگے بدیع الملک نے دیکھا جب شعلے نکل چکے تو ایک آواز آئی زمین شق ہوئی تاریکی چھا گئی ہواے تند چلنے لگی بدیع الملک سخت پریشان ہوے عرصے کے بعد وہ آفت دفع ہوئی شاہزادہ نے دیکھا ایک باغ نہایت پرتکلف جا بجا سامنے بارہ دری سنگ سفید کی دکھائی دیتی ہے نہ وہ چشمہ ہے نہ وہ صحرا ہے عجیب پر فضا مقام ہے سامنے ایک ایوان حسین

دست بستہ کھڑا ہی اور اُسکے عقب میں ایک نازنین سہر نگین لباس پر زر پہنے کھڑی ہی بدیع الملک بہت متعجب
ہوئے اُس جوان سے پوچھا تم کون ہو اُس جوان نے عرض کی میں وہی طائر ہون جو آپکو اپنی پشت پر
سوار کیے ہوے دیا تھا بدیع الملک نے فرمایا پھر تمہاری حالت کیون بدل گئی اس جوان نے عرض کی ای شہریار
میرا نام اخضر راز دار ہی اس طلسم کی محافظت پر سب سیر زمین ہی اور چینار آتش اندام نے مجھے سیب
سیاہ و سفید کا اختیار دے رکھا تھا جسقدر باشندگان طلسم تھے سب میرے تابع تھے چینار آتش اندام نے میری
زوجہ پر نگاہ بد ڈالی میں ناخوش ہوا اُسنے مجھسے سوال کیا میں نے انکار کیا مدت دونون تک یہ باتین رہین آخر کو
مجبور ہوکے مجکو قید کیا زوجہ کو میری اپنے ہمراہ لیگیا جب اُسنے بھی قبول نہ کیا تو اسکو بھی اسیر کیا چونکہ طلسم
میں ہر جگہ جاتا تھا اسوجہ سے اُسنے مجھے دھوکے سے گرفتار کرکے طائر کی شکل بنا دیا اور زوجہ کو
میری اس چشمے میں قید کیا میری زبان میں سوزن تھی جب آپ میری پشت پر سوار ہونے سے وہ زبان
سے بہ برکت اسم اعظم اور برکت لوح نکل گیا میں چاہتا تو اسیوقت اپنی حالت اصلی پر آجاتا مگر جب آپکو اس
معاملہ میں کوشش کرتے ہوے دیکھا میں خوش ہوگیا کیونکہ مجھے اپنی زوجہ کے رہا کرنے میں بہت مشکل پیش
آتی آپ نے آسانی اسکو رہا کیا جب وہ ہنگامہ برپا ہوا جو کچھ سحر کی کیفیت تھی وہ برطرف ہوکر اصلی حالت
ظاہر ہوئی اب آپ تشریف لیچلیے براحت و آرام مکان میں بیٹھیے ابھی آپکی تشریف آوری کا سبب بیان
کرتا ہوں بدیع الملک اخضر راز دار کے ہمراہ مکان سے اندر تشریف لے گئے مکان بہت تکلف سے آراستہ
پایا اخضر نے شاہزادے کو مسند پر بٹھایا اسباب عیش و راحت مہیا کیا بڑی خاطر کی جب شاہزادے نے
آرام کیا اخضر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ بدیع الملک نے ہمارے ساتھ ایسا احسان کیا ہی کہ اگر عمر بھر ہم خدمت
کرین تو بھی خوش نہو اور مقصود شاہزادے کا فتاحی طلسم کا ہی جہانتک ممکن ہو انکی مدد کرو اور اطاعت سے
بدیع الملک کی سرتابی نہ کرو اسکی زوجہ نے کہا میں خود اسکی نسبت یہی کہنا چاہتی تھی کہ مدد کرنا بدیع الملک
کی ضروری ہی اور میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ بدیع الملک کو سب سے پہلے لوح دلادین اخضر نے کہا ایک لوح
تو اُنکے پاس موجود ہی اسکی زوجہ نے کہا میں نے اُس لوح کو بغور دیکھا وہ لوح اس طلسم کی نہین ہی شاید
طلسم ہندسہ کو شہریار نے فتح کیا تو انکی لوح ہی اگرچہ وہ بھی یہان کام دیسکتی ہی مگر بعض بعض باتین خلاف ہوجاینگی کیونکہ
چینار آتش اندام نے اب جسقدر عجائبات بنائے ہین انکا نشان یہ لوح کیونکر دیسکتی ہی اخضر نے کہا لوح
کی فکر کرنا اور لوح کا لے لینا بہت مشکل ہی تم سب نیکیون سے آگاہ ہو کہ لوح گران ہی اور کس شخص کے پاس
ہی ہم مین اتنی قدرت نہین ہی جو اُس سے لوح لے سکین اور اصل تو یون ہی کہ وحدار چینار سے بہتر سحر جانتا ہی
اُسنے جتنے عجائبات اپنے مکانمین بنائے ہین چینار کے تمام طلسم میں نہین ہین وہی تو ایک جگہ سب اور وہین
کا عجائب و غرائب مشہور ہی یون تو چینار نے بھی بہت سے عجائبات بنائے ہین مگر وہ کوئی چیز نہین
ایک ہفتے میں سبکو سنا دونگا مگر خوف مجکو وحدار کا ہی اگر اُسنے یہ خبر پائی تو وہ مجکو خاطر مین نہین لائیگا اور
اب اتنے دنون کی گرفتاری میں جو کچھ عجائب و غرائب تیار کیا تھا وہ سب ہی تباہ ہوگیا بہت کچھ تحفجات
[illegible] ہوے اس سے کیونکر مقابلہ کرسکتے ہین مگر خاطر بدیع الملک کچھ تدبیر کرینگے ابھی تو شاہزادے سے
کل کیفیت دریافت کرنا ہی خود اس طلسم میں آئے ہین تو ضرور کوئی بات ایسی ہوگی جسکی قوت سے
اور اگر ایسا نہوتا تو طلسم ہندسہ کو کیونکر فتح کرلیتے شب بھر دونون میں یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو

بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے شاہزادے نے وضو کیا فریضہ سحری سے فراغت فرمائی اخضر حاضر
خدمت ہوا عرض کی اے شہریار آپ جو اس طلسم میں بارادۂ فتاحی تشریف لائے ہیں تو آپکو اس طلسم کا نشیب و
فراز معلوم ہوا یا محض لوح کے احکام پر عمل کیا ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ جو لوح حکم دیگی وہ کرینگے بدیع الملک نے فرمایا
کہ ہمارا بھروسا ذات وحدہ لا شریک پر ہے نہ ہم احکام لوح جانتے ہیں نہ کسی کی مدد چاہتے ہیں اگر ہماری قسمت میں
فتح ہے تو اس طلسم کو فتح کرینگے اور اگر منظور خدا نہیں ہے تو شکست پائینگے زک اٹھائینگے اخضر نے عرض کی شہریار
ذات الٰہی پر تو سب بھروسا کرتے ہیں مگر اسباب ظاہری بھی ہونا ضرور ہے بدیع الملک نے فرمایا اسباب
ظاہری لوح سے بڑھکر طلسم کے واسطے دوسری چیز نہیں ہے وہ بفضل ایزدی میرے پاس موجود ہے گو یہ
لوح طلسم ہندسہ کی ہے مگر یہاں بھی کام دیگی بات جب لوح اصلی ہاتھ آئیگی اسکی کیفیت بدل جائیگی حکم الٹ جائینگے
تو لوح اصلی طلسم بھی انشاء اللہ بہت جلد قبضے میں آئیگی اخضر نے کہا شہریار آپ کس وجہ سے فرماتے ہیں
کہ لوح اصلی جلد ملیگی بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ یہ لوح خبر دینے والی موجود ہے جسکی وجہ سے کسی امر کی
تحقیق و تدقیق کی ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے کہتا ہوں کہ وہ لوح بھی جلد قبضے میں آجائیگی اخضر نے عرض کی ای
شہریار میں بسر و چشم حاضر ہوں انشاء اللہ لوح بھی حاصل ہوگی اور طلسم بھی فتح ہوگا مگر آپ غلام کی رائے
سے کام کریں جب لوح [illegible] ملاحظہ فرمائے [illegible] تو مجھے ارشاد [illegible] جو مجھے میں عرض کروں اسے
قبول فرمائیے بدیع الملک نے ارشاد کیا [illegible] تمہاری رائے سے کوئی کام نہ کرونگا
اخضر نے عرض کی [illegible] دیکھے [illegible] چینار کے سب لوگ میرے تابع
ہیں مگر اب کیا عجب ہے کہ [illegible] گئے ہوں کیونکہ میرے [illegible] سب جانتے ہیں تمام ساحران جلیل یہاں کے
مانتے ہیں لوح دار چاہ و حشمت اصلی نام سعادت [illegible] وہ بھی اس طلسم میں ساحر جلیل ہے جسکا
مثل و نظیر نہیں ممکن اور بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ وہ چینار کا استاد ہے وہ تو البتہ ہمیشہ مجھسے خلاف
رہا اور میں اسکے مقابلے میں ہمیشہ عاجز رہا کیونکہ میں سحر میں اس سے بہت کم ہوں علاوہ اسکے چینار کی بھی
حقیقت میں نہیں سمجھتا ہوں اب آپکو سب حال کھل جائیگا بدیع الملک نے کہا تمہارے کہنے کا مجھکو یقین
ہے تھوڑی دیر یہ گفتگو رہی جب دن بہت کم باقی رہا تو بدیع الملک نے کہا اے اخضر رازدار اسوقت
دم گھبراتا ہے اگر کوئی مقام تفریح ہو تو وہاں جائیں تھوڑی دیر دل بہلائیں اخضر نے کہا میں بھی آپکے ہمراہ
رکاب چلتا ہوں یہ کہکر اخضر اٹھا اپنے ملازمین کو آواز دی ملازمین حاضر ہوئے اخضر نے دو مرکب طلب کیے
ملازم مرکب لائے اخضر نے بدیع الملک سے عرض کی بسم اللہ گھوڑے پر سوار ہو جیئے برائے تفریح تشریف
لیچلیے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے برائے تفریح اخضر کے ہمراہ روانہ ہوئے تھوڑی دور
جاکے بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک پھاٹک نہایت عالیشان بنا ہے لیکن بند ہے چار دیواری سنگ مرمر
کی گرد کھنچی ہے درخت جو اونچے ہیں معلوم ہوتے ہیں بدیع الملک نے جانا اسکے اندر شاید اخضر
لیجائیگا باغ کی سیر دکھائیگا مگر جب اخضر دوسری طرف متوجہ ہوا تو بدیع الملک نے کہا اگر ممکن ہو تو
اس باغ کے اندر چلو دیکھیں عمارت کیسی بنی ہے اخضر نے عرض کی اے شہریار اس طرف نگاہ بھی نہ ڈالیے
بدیع الملک نے کہا کیا سبب ہے اخضر نے عرض کی ایسا ہی امر ہے جو قابل گذارش نہیں بدیع الملک
نے کہا کچھ اسکا راز ہے اخضر نے عرض کی شہریار راز تو نہیں ہے بلکہ عجب واقعہ ہے اسکے بیان سے مجھے بہت بڑا

خوف ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر تمہارا راز نہین ہے تو اسکے بیان کرنے مین مجھین کیا عذر ہے اخضر نے پھر کہا
اے شہریار اسکو نہ دریافت فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا اگر نہ بیان کروگے تو مجھے بہت صدمہ ہوگا یہ سنکر
اخضر مجبور ہوا عرض کی یہ طلسم کی شاہزادی کا باغ ہے یہان وہ رہتی ہے جب چنار کے یہان یہ
دختر پیدا ہوئی تو اسکو بہت افسوس ہوا چاہا قتل کرڈالون مگر بوجہ الفت پدری کے قتل نہ کرسکا مجبور
ہو گیا لڑکی نے پرورش پائی جوان ہوئی دو ایک بادشاہون کے پیام آئے چنار کو اسی بات سے
نفرت تھی اور یہی سبب رنج تھا کہ میری دختر کہین نہ جائے جب پیام آئے تو اُسنے یہ باغ بنوایا اور پھر
سعادت انجام جادو کو بلایا اور اس سے یہ راز بیان کیا اور کہا کوئی چیز ایسی تیار کرو جسکو اس باغ مین
رکھین اور یہ شرط کرین کہ جو اسکو شادے اُسکے ساتھ ملکہ کی شادی ہو مگر وہ چیز بھی ایسی ہو جو کسی طرح
سے برباد نہو سکے سعادت انجام جادو نے ایک شیر سحر سے بنایا ہے وہ ایک کٹہرے مین بند ہے شرط
یہ ہے کہ جو کوئی اس شیر کو مار ڈالے وہ ملکہ کے ساتھ عقد کرے اے شہریار وہ شیر عجب طرح کا ہے وصف اُسکا یہ
ہے کہ جو کوئی اُسپر وار کرے اور خون اُس شیر کا زمین پر گرے فوراً دوسرا شیر بن جائے اسی طرح ہزارون
اور لاکھون شیر بن جائین مگر اُسکے قتل کی نوبت نہ آئے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ ضرور ہے
کہ اسکی موت بھی کسی صورت سے ہوگی اخضر نے کہا اسکی کیفیت مجھکو بھی نہین معلوم ہے اکثر مین نے
چنار آتش اندام جادو کی زبانی سنا ہے کہ اسکے واسطے کچھ سامان ممکن کرنا ہوتا ہے اور وہ سامان یہان
ممکن نہین شاید کوئی دریا ہے وہان وسط دریا مین ایک مکان ہے اس مکان مین سات حجرے ہین
انمین حجرون مین سے ایک حجرہ ہے اُسمین ایک تیر اور ایک کمان ہے جو اُسکو لائے تو یہ شیر مرے
اور شاید یہ بھی ہے کہ ایک حجرے مین آگ ہے اگر اسکو کھولیگا جل جائیگا دوسرے حجرے مین باران آتش
افشان ہے اگر اسکو کھولیگا تو سانپ ہلاک کرینگے تیسرے حجرے مین عقرب ہین اگر اسکو کھولیگا سب چمٹ
جائینگے چوتھے حجرے مین ایک اژدر بند ہے اگر اسکو کھولا تو اُسنے نگل لیا پانچوین مین ایک دیو ہفت دست
بند ہے اگر اسکو کھولا اس دیو نے ہلاک کیا چھٹے مین ایک برق سحر ہے اگر اسکو کھولا برق گری کہ جسنے
جلادیا ساتوین حجرے مین کمان ہے مگر نہین معلوم کہ اول حجرہ کون ہے اور دوم حجرہ کون ہے اول درمیان
سے شروع ہے یا ایک حجرے کے بعد سے اُسکا شمار مقرر کیا ہے شرط یہ ہی کہ ساتوین حجرے کو کھولے اور سب
آفات سے محفوظ رہے اور کمان قبضے مین آئے اور نہین معلوم کیا کیا شرطین ہین اس دریا تک پہونچنے مین
کیا کیا آفتین پیش آتی ہین شاہزادہ بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے جاتے ہین کہ شاہزادے
نے دیکھا ایک دروازہ اور ہے مگر کھلا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے اخضر کیا اسکے اندر جانے کی
ممانعت ہے اخضر نے عرض کی ممانعت تو نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا پھر مین ضرور جاؤنگا دیکھون
یہ باغ اندر سے کیسا بنا ہے اخضر نے عرض کی اے شہریار اسکے اندر جانا مشکل اور جا کے ہی جانے
سے کیا فائدہ ہے مجھکو تو ابھی اسطرح علانیہ پھرنا بھی نہ چاہیئے تھا مگر آپ کی وجہ سے چلا آیا اگر کوئی اس
امر کی خبر چنار تک پہونچادے تو وہ ابھی میرے واسطے فساد عظیم برپا کرے بدیع الملک نے فرمایا
ہمکو اسکا خوف نہین ہے اگر فساد اٹھائیگا تو کیا ہوگا اور ہم یہان کسواسطے آئے ہین اخضر نے عرض کی
اندر تشریف لیجانیکا قصد مقرر ہے کیا ضرورت ہے بدیع الملک نے کہا اب تو یہ شوق لگا کہ ضرور چلونگا۔

اب جانا ملتوی نہین رہ سکتا ہی اگر تم نہین جا سکتے ہو تو مین تنہا جاتا ہون یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک
نے گھوڑا بڑھایا اخضر نے بہت سمجھایا کہ شہریار تشریف نہ لیجائیے میرا کہنا قبول فرمائیے شاہزادہ بدیع الملک
نے کہا آپ منع نہ فرمائیے مین قبول نہ کرونگا آپکو رنج ہوگا اخضر مجبور رہا شاہزادہ بدیع الملک نے گھوڑا
بڑھایا اخضر مجبور ہوکے چلا شاہزادہ بدیع الملک باغ مین تشریف لائے اخضر نے کہا شہریار ملاحظہ فرمائیے
وہ سامنے جو کٹہرا معلوم ہوتا ہی وہ شیر اسی مین بند ہے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ہم قریب سے دیکھینگے
اخضر راہوار کے پاس لایا شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک شیر چھ سات گز کا اس کٹہرے مین ٹہل
رہا ہے شیر نے شاہزادہ بدیع الملک کو دیکھکر کان کھڑے کیئے اخضر نے عرض کی اے شہریار یہی
شیر ہو اسی کے قتل کرنے کی شرط ہی بدیع الملک نے فرمایا شیر بھی بہت بڑا ہی اخضر نے کہا سحر
کے ذریعے سے بنایا ہی اصل مین یہ بالکل خاک کا بنا ہوا ہی مگر اسکے پیٹ مین اشیاے سحر ایسے بھرے ہین جو
اسکو روان رکھتے ہین اور سب حرکتین اصلی شیر کی ظاہر کراتے ہین اور بروقت زخم یہ بات بھی ضرور پیدا
ہوگی کہ اسکے ہر قطرہ خون سے ایک شیر بنجائیگا شاہزادہ بدیع الملک یہ سب عجائب و غرائب دیکھتے
ہوے ایک سمت متوجہ ہوے اخضر نے عرض کی اے شہریار اس طرف کچھ نہین ہی تشریف لیجانا
بیکار ہی شاہزادہ بدیع الملک نے کہا جب یہان آگئے ہین تو اسطرف بھی دیکھ لین اگر کچھ نہوگا تو کیا حرج
ہی برائے تفریح تو مکان سے آئے ہین نہ اسوقت کوئی کار ضروری ہی اخضر نے کہا اور طرف تشریف
لیچلیے وہان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرمائیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہان سے دیکھکر اسطرف
چلینگے اخضر نے کہا حضور کو اختیار ہی شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دو چار قدم چلکر شاہزادہ
نے دیکھا کہ ایک تصویر تہمر کی قریب صندل کے بنگلے کے آویزان ہی مگر حسن و جمال سے بے مثال ہی
شاہزادہ بدیع الملک کی نگاہ جو تصویر پر پڑی شمشیر ابرو کے گھائل ہوے صورت زیبا پر مائل
ہوے تاب نظارہ نہ لاسکے غش آگیا اخضر نے سنبھالا یہان تو بدیع الملک کی یہ کیفیت ہوئی قضا کار
ملکہ تنویر مخمور چشم دختر چنار آتش اندام جادو اپنے کوٹھے پر فضاے چمن کی سیر کر رہی تھی شاہزادہ
بدیع الملک پر نگاہ پڑگئی یہ حالت جو دیکھی یہان بھی عجیب کیفیت ہوئی ملکہ کو بھی غش آیا کنیزون نے
جو یہ حالت دیکھی سب دوڑین ملکہ کا سر اپنے زانو پر لیا گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا
مگر حال وحشت اثر چہرے سے ظاہر لب پر آہ حالت تمام اشک آنکھون سے جاری قلب پر ہجوم بیقراری
کنیزون نے عرض کی واری مزاج کیسا ہی ملکہ نے کہا مجھے اسوقت خود بخود طبیعت گھبراتی ہی دل بھرا آتا ہی رونے
کو جی چاہتا ہے قلب کی عجیب حالت ہی جوش رقت ہی کنیزین آپسمین ملکر ملکہ کو کوٹھے کے نیچے لیگئین یہان شاہزادہ
بدیع الملک کو اخضر نے اپنے دامن سے ہوا دی شاہزادے نے غش سے آنکھ کھولی اخضر نے عرض
کی کیون شہریار مزاج کیسا ہی دشمنون کے قلب پر کیا ملال ہی کیسا حال ہی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا شعر
مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + ای اخضر راز دار کیا بیان کرون
کہ دل کا کیا حال ہی ہجوم رنج و ملال سے جی چاہتا ہی گریبان پارہ پارہ کرون جانب صحرا جاؤن کوہ و بیابان
کو بساؤن کبھی قبر فرہاد پر جاکے بیٹھون کبھی مرقد قیس کی زیارت کرون یہ فرماکے تصویر کی طرف
مخاطب ہوے آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر فرمایا اے شبیہ حبیب یہ کشیدگی کب تک رہیگی تو ہی مجھ بیتجربہ کار سے

میرے دل کی تسلی کے لیے کچھ تکلم کر کہ قرار آئے ادھر اخضر نے جو شاہزادۂ بدیع الملک کی یہ کیفیت دیکھی
کہا اے شہریار تعجب کی بات ہی کہ آپ سا عقیل بہادر و جلیل ایسی بات کرے جو بالکل خلاف عقل ہو یہ کیا
چیز ہو جسپر آپ فریفتہ ہوے ہین مصوروں نے خیالی ایک تصویر بنادی ہی نہر کے پاس آرایش کے لیے لگادی
ہی جسپر آپ فریفتہ ہوگئے یہ بات آپسے بہت دور تھی شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا اے اخضر رازدار اب ایسی
باتین نہ کر دیکھو اسپر جو لکھا ہی اسکو تو ذرا دیکھو اخضر رازدار نے دیکھا تو واقعی تصویر پر لکھا تھا کہ یہ تصویر
ملکہ تنویر مخمور چشم کی ہی اسکے بعد شرط لکھی تھی کہ جو اس شرط کو بجا لائے وہ ملکہ کو اپنے
ہمراہ لیجائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ہم اس شرط کو پورا کرینگے ملکہ کو لائینگے اخضر سخت
پریشان ہوا کہا اے شہریار یہ تصویر اسواسطے لگادی ہی کہ جو کوئی دیکھے فریفتہ ہو جائے اصل مین صورت
ملکہ تنویر مخمور چشم کی بہت ہی بری ہی کوئی قبول نہ کرتا تھا اسسے یہ ترکیب کی ہی شاہزادہ بدیع الملک
نے ارشاد کیا یہ باتین کسی اور سے کرو مین سے اب شرط پوری کیے ہوے چین نہ لونگا اخضر نے عرض
کی اسکا آپکو اختیار ہی مگر آپ یہان سے تشریف لیچلیے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے اخضر
تم جاؤ مین نہ جاؤنگا تصویر یار کہان نظر آئیگی یہان تو شبیہ باعث تسکین قلب بیقرار ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی
کہ ایک نازنین شاہزادۂ بدیع الملک کے قریب آئی کہا اے شہریار آپکو ہماری ملکۂ عالم بلاتی ہین اخضر
سوچا کہ اگر بدیع الملک کو منع کرتا ہون تو اس حالت مین یہ بات شاہزادے کے بہت خلاف ہوگی
اور اگر جانے دیتا ہون تو نہین معلوم وہان کیا بات ہو کیون بلایا ہی کیا کام ہی مجبور ہو کر شاہزادہ بدیع الملک
کے ہمراہ ہوا کہا اے شہریار تشریف لیچلیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اے اخضر اب تم کیون تکلیف کرتے
ہو میرے عشق کامل نے اثر دکھایا حبیب نے خود بلایا ہی زہے تقدیر کہ یون مرادونکی بر آئے آرزو
نکل جائے اخضر نے عرض کی کہ غلام تنہا نہ چھوڑیگا ہمراہ چلیگا شاہزادہ بدیع الملک نے زیادہ حاضر مناسب
نہ جانا کہا تمکو اختیار ہی میرے ہمراہ چلو اخضر رازدار شاہزادہ بدیع الملک کے ساتھ ہوا
خواص آگے آگے چلی خاص ڈیوڑھی پر آکے خواص نے اخضر سے کہا آپ یہین ٹھہر جائیے اندر نہ
آئیے ملکۂ عالم کے خلاف ہوگا اخضر نے کہا ہم اپنے شہریار کو تنہا نہ چھوڑینگے اپنی ملکۂ عالم سے کہو کہ پردے
کا انتظام کرین ہم تنہا نہ جانے دینگے خواص اندر گئی ملکہ سے کہا ایک شخص انکے ہمراہ ہی وہ کہتا ہی کہ ہم
اپنے شہریار کو تنہا اندر نہ جانے دینگے ملکہ سے کہو پردے کا انتظام کرین ملکہ چونکہ بیقرار تھی اسی وقت کہا
کہ اوٹ کھڑے ہو جائین سب انتظام پردے کا درست کیا جائے خواصون نے فورًا سب انتظام کیا
خواص کو ملکہ نے پھر باہر بھیجا اور کہدیا کہ شاہزادے کو جلد لاؤ خواص نے آکر عرض کی وہان سب انتظام ہوگیا
ہی آپ تشریف لیچلیے شاہزادہ بدیع الملک اندر تشریف لائے اخضر بھی ہمراہ آیا گھوڑون کو دروازے
پر چھوڑا پردے کے قریب پہونچ کے اخضر ٹھہر گیا شاہزادہ بدیع الملک پردا اٹھا کر اندر آئے دیکھا وہی
آفتاب جمال خورشید مثال بصد ناز و ادا مسند پر جلوہ گر ہی قریب تھا کہ پھر غش کھا کر گرین مگر اپنے تئین سنبھالا
ملکہ نے اٹھکر ہاتھ پکڑ لیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو مسند پر لاکے بٹھایا کہا آپ کون صاحب ہین کہانسے
تشریف لائے ہین شاہزادۂ بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین آوارۂ وطن مبتلائے رنج و محن بے یار و
بے آشنا کیا بتاؤن کہ کون ہون کہان سے آیا ہون ملکہ نے اصرار کیا شاہزادۂ بدیع الملک نے اپنی کیفیت

بیان کی ملکہ سنکر متحیر ہو گئین کہا آپ نے بڑی بڑی آفتون سے نجات پائی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
کہ ابھی نجات کہان پائی بہت باقی ہین ملکہ نے کہا اب کیا باقی ہین شاہزادہ بدیع الملک مجوہاتے
دریا کی کیفیت بیان کی اور کہا ابھی یہ مصیبتین باقی ہین ملکہ نے کہا یہ آپسے کس نے کہا بدیع الملک نے
کہا مین نے دیکھا آپکی تصویر کے نیچے یہ شرائط تحریر ہین ملکہ نے کہا وہ شرطین آپکے واسطے نہین ہین آپ
انکا خیال نفرمایئے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ملکہ یہ عذر تمہارے بیکار آمد ہونگے جبتک مین ان شرائط
کو پورا نکرونگا تب تک تمسے نہ ملونگا ملکہ نے کہا اے شہریار آپ اس کوچہ مین قدم نہ رکھیے کہ یہ وہ منزل سخت
ہے جس مین کوئی قدم نہین رکھ سکتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اے ملکہ اس امر مین مجھسے
اصرار نہ کرو مین اس امر کو قبول نکرونگا جب ملکہ بہت عاجز ہوئین تو شاہزادہ بدیع الملک سے کہا اے
شہریار اگر آپ تشریف لیجایئے گا مجھے زندہ نہ پایئے گا آپکی محنت رائگان جائیگی اسوقت کیسا افسوس ہوگا
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اگر مین شرط پوری نکرونگا تو سب کہینگے کہ یہ شرط پوری نہ کرسکے
اسوجہ سے یہ کوشش کرتا ہون ملکہ تویر مخمور چشم نے کہا آپ کے خیالات خام ہین کسکی مجال ہے جو
آپکی شان مین ایسے کلمات زبان سے نکالے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ایک شخص کو کہتے ہین
تیری کیا حقیقت ہے جب کسی طرح شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبول نہ کیا تو ملکہ نے کہا آپ کب
تشریف لیجایئے گا اور کیونکر جایئے گا شاہزادہ بدیع الملک نے جو جو پتے تصویر مین لکھے ہوئے دیکھے تھے
وہ سب بیان کیے ملکہ نے کہا اگر آپکو یہی ضد ہے تو اسکا انتظام ہو جائیگا آپ شرط پوری کیجیے گا مگر ابھی
چندے تامل فرمایئے جسوقت مین عرض کرون اسوقت آپ اسکا اعلان کیجیے گا پیشتر تو آپکو والد ماجد سے بیان
کرنا ہوگا بعد آپکی اطلاع کے ایک روز مقرر فرمایئے گا کہ فلان روز ہم شیر کو قتل کرینگے اس روز بہت سے
لوگ یہان جمع ہونگے والد ماجد بھی تشریف لائینگے بڑا جلسہ ہوگا شیر کھولا جائیگا شیر آپ پر حملہ کریگا آپ
اسے قتل کیجیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ملکہ توقف کرنیکا کیا سبب ہے ملکہ نے کہا مین اسباب قتل آپکو
یہین مہیا کردونگی وہان جانیکی اسقدر تکلیف اٹھانیکی کیا ضرورت ہے اور ابھی اسکا وقت نہین ہے والد ماجد کسی
کار ضروری کیواسطے تشریف لیگئے ہین جب وہ یہان تشریف لائینگے مین سب سامان مہیا کردونگی شاہزادہ
بدیع الملک نے جب ملکہ کو بہت مضطرب پایا مجبور ہوکے منظور کیا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات
زیادہ گئی تو اخضر رازدار نے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے عرض کی کہ آپ تشریف لیچلیے یہان
ٹھہرنا مناسب نہین ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے مجبور ہوکے ملکہ سے رخصت طلب کی
ملکہ نے کہا اے شہریار اب کہان تشریف لیجایئے گا رات بہت آئی ہے طلسم کا معاملہ ہے شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا ہمین کسی بات کا خوف نہین ہے اللہ ہر وقت ہمارا نگہبان ہے ملکہ نے بہت روکا مگر بدیع الملک ٹھہرے
ملکہ نے کہا اب ایسا ہو کہ آپ فراموش فرمایئے کل ضرور تشریف لایئے گا [illegible] شاہزادہ بدیع الملک
نے پختہ وعدہ کیا پھر ملکہ سے رخصت ہوکر اخضر کے ساتھ ہوئے مگر قلب کی عجیب حالت ہوئی ہر قدم پر
یہی جی چاہتا تھا کہ اب یہان سے پلٹ چلین ملکہ سے دو دو باتین [illegible] لیکن اخضر رازدار نے
ایک تقریر ایسی چھیڑی کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان محو ہوگئے اخضر کے مکان تک آگئے اخضر رازدار
بدیع الملک کو اسی طور سے لایا جب بدیع الملک اخضر کے مکان مین پہونچے زوجۂ اخضر یہان

بیقرار تھی اسنے دریافت کیا ای شہریار اسقدر عرصہ کہان لگایا کنیز کی عجب حالت تھی شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا طلسم قلعہ کی سیر مین مصروف تھا اخضر رازدار نے بھی بات بنائی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
بستر خواب پر تشریف لیگئے نیند کہان خیال ملکہ تو بیر مخمور چشم کا پیش نظر تھا کروٹین بدلنے لگے تصویر خیالی ملکہ کی
سامنے اگر موجود ہوئی تصویر سے باتین کرنے لگے اسی حالت مین رات بسر ہوئی صبح کو اخضر رازدار بدیع الملک
کے پاس آیا کہا ای شہریار آپکو تمام شب نیند نہین آئی اب کس امر کا ملال ہے جسکی تمنا تھی وہ تو آپ بلکیا خوشی
کرنا لازم ہے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ای اخضر رازدار اب بے اُس آرام جان کے راحت کہان
جبتک وہ نہ ملیگی نیند کیونکر آئے اخضر رازدار نے بہت کچھ سمجھایا پھر عرض کی کہ اب آپ لوح ملاحظہ
فرمائیے اور جس کام کے واسطے تشریف لائے ہین اُسکو انجام دیجیے شاہزادہ بدیع الملک
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور اخضر رازدار جادو سے ملاقات
ہو تو طلسم کشا کو چاہیے کہ اپنے تئین فرمان شیر صورت کے پاس پہونچائے اسکو قتل کرے اسکے خون
سے نہائے پھر جسم کو طاہر کرے بعدہ جو لوح حکم دے وہ عمل مین لائے شاہزادہ بدیع الملک
نے اخضر رازدار سے فرمایا کہ فرمان شیر صورت کون شخص ہے لوح خبر دیتی ہے کہ طلسم کشا فرمان کے
پاس جائے اُسکو قتل کرے اور پھر اُسکے خون سے نہائے اور جسم کو طاہر کرے بعد مین لوح جو خبر دے
وہ عمل مین لائے اخضر رازدار نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے غلام آپکو فرمان شیر صورت تک
پہونچا دیگا مراد اس سے یہ ہے کہ جو کوئی فرمان شیر صورت کے خون سے نہائیگا قوت طلسم کشائی بڑھیگی
اور بہت سی باتین ایسی پیدا ہونگی جو وقت پر آپکو معلوم ہو جائینگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ ای
اخضر رازدار آج کے دن ادھر کو مین آج ملکہ سے ملکر انکو بھی اطلاع کر دون کہ مین کل اس کام کو
جاؤنگا اخضر رازدار نے عرض کی اے شہریار ملکہ سے پھر ملاقات کیجئے گا پیشتر اپنا کام کیجیے اگر بیچ مین پڑیگا
تو ملکہ کا ملنا کتنی بڑی بات ہے وہ بسر و چشم آپکی کنیزی اختیار کرینگی اور اگر آج نہ دیکھے ہوتے تو
کوئی مضائقہ نہ تھا ملکہ سے مل آتے مگر چونکہ لوح نے ابھی کا حکم دیا ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ دیر نہ لگائیے تشریف
لیجائیے شاہزادہ بدیع الملک اخضر رازدار کے کہنے سے مجبور ہوے فرمایا مجھے کیا عذر ہے مین تم سے وعدہ
کر چکا ہون کہ بے تمہارے کہے کوئی کام نہ کرونگا مجبور ہون جیسا تم کہتے ہو مجھے منظور ہے ملکہ کے یہان
نہ جاؤنگا تمہارے ہمراہ چلونگا اخضر رازدار نے عرض کی غلام آپ ہی کے لیے عرض کرتا ہے شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا کہ مین تمہارا کہنا سمجھتا ہون مگر ای اخضر رازدار اپنے قلب کو کیا کرون دل
ہی جانتا ہے کہ جس صورت [illegible] مینے کو ملکہ کے پاس پہونچاؤن ایکبار دیکھ آؤن اخضر رازدار
نے عرض کی انشاء اللہ تعالی ایک ہی مرتبہ اچھی طرح دیکھیے گا پہلے طلسم کو فتح کر لیجیے پھر دیکھا جائیگا یہ سب
لوگ خود قبضے مین آجائینگے کچھ تسخیر مین چندی کرنیکی ضرورت نہوگی سب کارخانے از خود بنجائینگے آپکا
مطلب بر آئیگا شاہزادہ بدیع الملک اخضر رازدار کے ہمراہ جانب فرمان شیر صورت روانہ ہوے
جب چار کوس نکل گئے تو شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک صحرائے لق و دق نظر آتا ہے بیچ مین اس
صحرا کے ایک چاہ عمیق بنا ہے اخضر رازدار نے عرض کی ای شہریار یہی ٹھکانا ہے فرمان شیر صورت کا ہے
شاہزادہ بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اسی چاہ مین فرمان شیر صورت مقیم ہے جسطرح ممکن ہو

اسکو قتل کرو اور خون اسکا جس ہتھیار میں بھر جائے اسکو بے دھوئے ہوئے رہنے دو کہ کسی وقت ضرورت پر کام دیگا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اے اخضر رازدار لوح کے ذریعے سے یہ خبر معلوم ہوتی ہے اخضر نے کہا میں نے آپ سے پیشتر ہی عرض کر دیا تھا کہ یہ لوح ناقص ہے کام اچھی طرح سے نہیں نکل سکتی ہے اب دیکھیے اسکے قتل کرنیکی تدبیر تحریر نہیں ہے اور یہی بات مشکل ہے خیر جو میں عرض کروں وہ کیجیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا میں ضرور تمھاری رائے سے موافقت کرونگا اخضر رازدار نے کہا آپ نام خدا لیکر اس چاہ میں پھاند پڑیے اور کچھ خوف نہ فرمائیے کہ اس چاہ میں گر کر پھر نکلنا مشکل ہوگا یا استخوان کو صدمہ پہونچے گا آپ کے پاس لوح موجود ہے کوئی آپکو سحر کے ذریعے سے گزند نہیں پہونچا سکتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے اخضر رازدار اس قسم کے خوف میرے دل میں نہیں ہیں ہر حال میں خدا پر نظر رکھتا ہوں وہی حافظ حقیقی مالک حقیقی ہے ہر آفت سے بچاتا ہے ماں باپ سے بڑھکے نگہبانی کرنیوالا ہے جو تم کہو وہ میں کروں اخضر رازدار نے کہا آپ اس چاہ میں پھاند پڑیے پھر قدرت خدا کا تماشا دیکھیے شاہزادہ بدیع الملک نام خدا لیکر اس کنوئیں میں پھاند پڑے تھوڑی دیر کے بعد پاؤں زمین سے آشنا ہوئے بدیع الملک نے دیکھا ایک کوہ کے سامنے کھڑا ہوں لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمیں لکھا تھا کہ اسی کوہ پر ایک حجرہ ہے اسی میں فرمان شیر صورت جادو بیٹھا ہے جب اسکے پاس جاؤگے وہ بہت سنت کریگا مگر سب کو مکر سمجھنا وہ خوشامد سے ملی نہیں ہے بلکہ محض مکر ہے اگر اسکی باتوں پر توجہ کروگے دھوکا کھاؤگے بہت پچھتاؤگے لوح بھی قبضے سے نکل جائیگی گرفتار بھی ہوجاؤگے وہ ہزار باتیں بنائے مگر تم اپنے کام سے غافل نہونا ایک طاس جو زمین اسکے روبرو رکھا ہے اسمیں خون جمع کرنا جب اسکا لاشہ ٹھنڈا ہوجائے تب اسی خون سے غسل کرنا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان یہ مضمون دیکھکر پہاڑ پر آئے دیکھا ایک حجرہ بنا ہے اسمیں ایک ساحر ضعیف بیٹھا ہوا ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو جو اس ساحر نے دیکھا جھک کے سلام کیا عرض کی اے شہریار تشریف لائیے زہے قسمت میری کہ آپ نے سرفراز فرمایا میرا مرتبہ بڑھایا جو حکم ہو میں حاضر ہوں اگر میری جان بھی آپکے کام آئے تو موجود ہے شاہزادہ بدیع الملک کو تو پہلے ہی لوح سے یہ کیفیت معلوم ہو چکی تھی قریب جا کر کہا اے فرمان شیر صورت مجھے تمھارے قتل کرنے کی ضرورت ہے فرمان شیر صورت نے جو دیکھا یہ جوان کسی طرح گرفتار مکر نہیں ہوتا ہے جھنجھلا کر کہا او طفل نادان تو مجھکو کیا قتل کریگا ابھی چاہوں تو تیرا جاہ و حشمت سب خاک میں ملا دوں شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا میان سے تلوار کھینچی پھر تو فرمان شیر صورت نے سحر کیا شاہزادہ بدیع الملک پر سحر نے تاثیر نہ کی القصہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے تلوار کا وار کیا سر فرمان شیر صورت جادو کا کٹکر زمین پر آ گرا گردن سے خون رواں ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے خون کو اس طاس میں لیا ہاتھوں سے اس خون کو اپنے جسم پر ڈالا وہاں سے باہر آئے دیکھا سنگ باری برف باری ہو رہی ہے ہوائے تند چل رہی ہے پتھر گر رہے ہیں شاہزادہ بدیع الملک نوجوان وہیں ٹھہرے ایک آواز ہولناک آئی کشتی مرا نام من فرمان شیر صورت جادو بود پھر شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے تاریکی موقوف ہوئی شاہزادہ نے دیکھا سامنے ایک چشمہ آب ہے اس چشمہ پر جاکے غسل کیا لباس پہنا لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمیں تحریر تھا کہ فرمان شیر صورت جادو قتل ہوا تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئیں بلیان انتخ جادو کے مقام پر پہونچائے اور اسکو قتل کرے تاکہ لوحدار کے مکان کا راستہ نکلے شاہزادہ

بدیع الملک نوجوان نے دیکھا پتہ وغیرہ سب لوح میں تحریر ہے اسی جانب روانہ ہوئے تھوڑی دور راستہ طے
کیا ہوگا کہ اخضر رازدار جادو سے ملاقات ہوئی اخضر رازدار نے دوڑ کے قدم شاہزادہ بدیع الملک کے
چومے عرض کی اے شہریار آپ نے ایسے شخص کو قتل کیا جو مکاری میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا مگر میں نے بھی
وہ کام کیا ہے کہ آپ بہت خوش ہونگے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا کیا کام کیا ہے اخضر نے کہا
ایک عجیب چیز حضور کے واسطے لایا ہوں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا میں بہت مشتاق ہوں اخضر
رازدار نے ایک تختی اپنی جھولی سے نکالی اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے حوالے کی اور
کہا حضور مبارک ہو کہ یہ خاص لوح طلسم چنار آپکے قبضے میں آئی شاہزادہ بدیع الملک بہت خوش
ہوے اخضر رازدار جادو نے کہا اب وہ لوح اپنے پاس نہ رکھئیے اب وہ برعکس خبر دیگی اسکا آپکے
پاس رہنا مناسب نہیں ہے شاہزادہ بدیع الملک نے لوح طلسم ہندسہ گلے سے اُتار کے اخضر کے حوالے
کی اخضر رازدار نے لوح پاتے ہی نعرہ کیا باش اے طلسم کشا سنم سرخ چشم جادو اور کہا کیا کیا آفتیں تو نے
برپا کیں اور سے طلسم ہندسہ کو تباہ کر کے یہاں آیا فرمان شیر صورت کو مارا اب میرے ہاتھ سے
بچکر کہاں جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نے تیغ میان سے لی سرخ چشم جادو نے سحر کیا مگر شاہزادہ
بدیع الملک کے پاس بازو بند تھا اسکے سبب سے سحر نے تاثیر نہ کی سرخ چشم نے جو یہ کیفیت دیکھی فوراً پر پرواز
پیدا کر کے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے سامنے سے اڑ گیا اسکو دو خیال ہوے اول تو یہ خیال
آیا کہ لوح میرے پاس موجود تھی اس وجہ سے سحر نے تاثیر نہ کی اور دوسرا خیال یہ بھی ہوا کہ شاید شاہزادہ
کے پاس کوئی چیز دافع سحر ہے یہ سوچکر سامنے سے فرار ہوا شاہزادہ بدیع الملک حیران ہوے کہ اب
کیا کیا جائے مگر چونکہ یلمان آتش خوار کے مکان کا پتہ دیکھ لیا تھا اسی طرف کو روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سرخ چشم جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ لوح جو لیکر چلا قصد اسکا یہ ہوا کہ یہ لوح لیکر چنار کو دوں اور اُس سے خلعت و انعام لوں اس فکر میں
جانب تخت گاہ چنار روانہ ہوا راہ میں تھک کر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا لیکن اخضر رازدار
جو بعد روانگی شاہزادہ بدیع الملک چلا تو بہت سے عجائبات تباہ کر کے اسی صحرا میں پہنچا جہاں سرخ چشم
بیٹھا تھا اس نے سرخ چشم جادو کو دیکھا اور سرخ چشم جادو نے اخضر رازدار جادو کو دیکھا اُسنے اخضر سے
پوچھا آپ اسطرف کیوں تشریف لائے ہیں کہاں سلطان کی نظر عنایت آپکے حال پر ہوئی اخضر رازدار
نے کہا کہ تم تو واقف جانتے ہو کہ سب میرے چنار آتش اندام جادو وہ کام کیونکر انجام پاسکتا ہے تمام طلسم کے
انتظامات میرے متعلق ہیں جبتک میں دخل نہ دوں کچھ نہو سکے سرخ چشم جادو نے کہا اسمیں کیا شک ہے بلکہ
اصل تو یہ ہے کہ پورے طلسم کا بندوبست آپکی ذات سے ہے ورنہ آپکے اس کام کو کوئی دوسرا نہیں کر سکتا ہے جب اخضر
نے سرخ چشم کو اچھی طرح گرفتار دام مکر کر لیا تو پوچھا مہمان تمنے کیا کام کیا تھا سرخ چشم نے کہا کچھ اس
مقابلے کی خبر نہیں ہے ایک شخص بارادہ فتحیابی یہاں آیا ہے آدمی شجاع ہے اسنے طلسم ہندسہ کو بھی تباہ کیا ہے بھاگا
آیا ہوا ہے فرمان شیر صورت کو قتل کیا اُسکے خون سے نہایا اب یلمان آتشخوار جادو کی طرف جاتا تھا اور
طلسم ہندسہ اُسکے پاس تھی وہی اسکو کام دیتی تھی مگر وہ جب میری سرحد میں ہو جاتا تو میں نے چاہا اُس سے
لوح لے لوں مگر وہ ایسا شجاع و تجربہ کار ہے کہ میرے دام مکر میں گرفتار نہوا بلکہ آمادہ پیکار ہوا میں

وہاں سے فرار ہوا سرخ چشم نے اخضر رازدار جادو کے خوف سے یہ حیلہ کیا کیونکہ جانتا تھا کہ اگر اخضر
بگڑ جائیگا تو میرے بنائے بگڑ نہ بنے گا اسوجہ سے خوشامد آمیز باتین کر رہا ہی گو اسکو اخضر رازدار کی رہائی
کی کیفیت معلوم نہی مگر تجاہل عارفانہ کر رہا تھا لیکن اخضر رازدار نے اسکی باتون سے سمجھ لیا کہ یہ شاہزادہ
بدیع الملک کو فریب دیکر لوح لایا ہی اور لوح اسکی پاس ہی مگر امتحان کیواسطے کہا کہ اے سرخ چشم جادو
دیکھو سامنے کیا کیا آہو چرا کر رہے ہین جلد انپر سحر کرد سرخ چشم جادو نے لئی گو سے ہرنون کی جانب پھینکے
مگر کچھ اثر ظاہر ہوا ہرن بھاگ کر گوشہ صحرا مین ہو چھپے اخضر رازدار نے کہا اے سرخ چشم جادو تم تو
فن ساحری مین طاق تھے یہ کیا سبب ہے سرخ چشم جادو نے کہا مین اسوقت خود تعجب کرتا ہون کہ کیا بات
ہی جو میرا سحر خالی گیا اتنا اخضر رازدار جادو کو یقین کامل ہوا اور کہا کہ تمھارے پاس کوئی چیز اسوقت
ایسی ہی جسکی وجہ سے تم عاجز ہو اور سحر نہین کر سکتے ہو سرخ چشم جادو نے اپنے دل مین خیال کیا کہ میرے
پاس لوح موجود ہی اسوقت یہ میرا کیا بنا سکیگا پھر کیون اس سے چھپاؤن اگر بن پڑے تو اسکو بھی گرفتار کرکے
لیجاؤن یہ خیال کرکے اسنے کہا او اخضر تو نے پہلے نمک حرامی تو یہ کی کہ آقا کے حکم سے سرتابی کی اور اب
دوسری نمک حرامی یہ ہی کہ تو نے طلسم کشا کا ساتھ دیا ہی اور اسکی مدد کرتا ہی اسوقت تجکو بھی گرفتار کرکے
لیچلونگا اخضر رازدار نے جو یہ کلمہ سنا اُسکو غصہ آیا کمر سے تیغ لی سُرخ چشم جادو نے بھی تلوار نکالی۔
آپسمین رد و بدل ہونے لگی مگر اخضر رازدار نے وار اسکے سر پر کیا اسنے چاہا خالی دیکر کیون مگر
پانون بہک گیا زمین پر گرا اخضر رازدار نے ہاتھ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا لاشہ زمین پر تڑپنے لگا
اخضر رازدار نے اسکی تجھولی ٹٹولی لوح برآمد ہوئی اخضر رازدار نے لوح اپنے قبضے مین کی پتہ تو
سرخ چشم جادو سے معلوم ہو ہی چکا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک یلمان آتشخوار جادو کی جانب گئے
ہین اخضر رازدار جادو بھی اسی وقت روانہ ہوا یہان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان جو بعد
سرخ چشم جادو کے جانے کے روانہ ہوئے دوسرے روز کوہ یلمان پر پہونچے پہاڑ پر تشریف لیگئے دیکھا
کچھ ہیزم فروش درہ کوہ مین لکڑیان بھر رہے ہین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اُن ہیزم فروشون
سے دریافت کیا کہ یلمان آتشخوار جادو کس مقام پر رہتا ہی کاہ فروشون نے یلمان جادو کے مکان
کا پتہ بتایا اور یہ بھی کہا کہ یلمان آتشخوار جادو آجکل یہان نہین ہی کسی کار ضروری سے گیا ہوا ہی اور اسکی طرف
سے صمصام جادو یہان کا انتظام کرتا ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان آگے بڑھے دیکھا ایک ساحر
سیہ فام بد انجام ایک ببر پر سوار آتا ہی آتے ہی اُسنے شاہزادہ بدیع الملک سے کہا اے جوان تو کون ہی
کہان سے آیا ہی یہان تیرا کیا کام ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے خلاصہ حال کہدیا اُس ساحر نے
ہنس کے جواب دیا کہ اے جوان اب ایسا کلمہ منھ سے نہ نکالنا ورنہ زندگی دشوار ہوگی معلوم ہوتا ہی تجھے جنون ہی
جو ایسی باتین کرتا ہی تنہا طلسم کشائی کو آیا ہی بھلا تیرے اس دعوے کو کون قبول کریگا بدیع الملک نے
کہا جب سابقہ پڑیگا سب حال کھل جائیگا جب اُس ساحر نے دو تین بار منع کیا اور شاہزادہ بدیع الملک
نے ہر مرتبہ اسکو جواب سخت دیا تو اُسنے جھلا کر ایک گولا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی طرف پھینکا
مگر بہ برکت بازوبند وہ گولا زمین پر گرا ساحر کو تعجب ہوا کہا اے شخص تو واقعی بانی فساد معلوم ہوتا ہی تیرا
گرفتار کرلینا بہتر ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال ہی جو مجھے گرفتار کر سکے اُس

ساحر نے کہا تو مجھے نہیں جانتا مین صمصام جادو ہون میرا سحر آفت روزگار ہے کوئی میرے سحر سے بچ نہین
سکتا ہے تو کسی ساحر یا کسی پیغمبر سے کوئی چیز دافع سحر لے گیا ہے تو اسکے بھروسے پر طلسم کشائی کا قصد کیا ہے
اے جوان اب بھی کچھ نہین گیا ہے جہان سے آیا ہے وہین واپس جا ورنہ بہت زک اٹھائیگا مجھے تیری اس ہمت
و جرأت پر رحم آتا ہے کہ مفت مارا جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے تلوار میان سے لی اور فرمایا
کہ او بیہودہ کیا فضول بکتا ہے تیری بھی یہ مجال ہے کہ ہمکو قتل کر سکے صمصام جادو نے ایک گولا سحر
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی طرف پھینکا وہ گولا بھی زمین پر گرا شاہزادہ بدیع الملک نے بڑھ کے
شمشیر آبدار کا وار کیا صمصام جادو نے سپر اٹھائی مگر تیغ سپر کو کاٹ کے کاسہ سر مین در آئی صمصام جادو
سحر کر کے غرق زمین ہوا شاہزادہ بدیع الملک ٹھہر گئے کہ ایک برق گری شاہزادہ بدیع الملک نے
آنکھ اٹھا کر دیکھی اخضر رازدار نے سامنے آکر سلام کیا لوح دکھائی عرض کی اے شہریار اگر ایسی غفلت
فرمایئے گا تو سخت پچھتایئے گا لازم ہے کہ ہر بات مین لوح ملاحظہ فرمایئے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اخضر
کی بہت تعریف کی اور فرمایا واقعی تمنے کیا کار نمایان کیا کہ مین ممنون احسان ہوا اخضر رازدار نے عرض
کی کہ آپ ہمارے آقا کے نامدار بیٹے ہین اگر ہم اپنی جان بھی آپ پر سے فدا کردین تو بھی آپکے احسانات
کا بدلہ نہین ہو سکتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے لوح جو پائی اسیوقت لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ صمصام
بھاگ کر یلمان جادو کے پاس گیا ہے اور مکان اسکا خالی پڑا ہے وہان جا کے سکونت اختیار کرو جب یلمان
آئیگا اسوقت اس سے مقابلہ کرنا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اخضر رازدار سے بیان کیا کہ
لوح یہ خبر دیتی ہے اخضر رازدار نے کہا بہت مناسب ہے آپ وہین تشریف لیچلیے غلام بھی آپکے ہمراہ ہے
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان مکان یلمان جادو مین آئے اخضر بھی ہمراہ آیا جو سو دو سو لوگ
تھے وہ تو شاہزادہ بدیع الملک نے قتل کیے کچھ اخضر رازدار جادو کے ہاتھ سے مارے
گئے شاہزادہ بدیع الملک وہان کے مال و اسباب پر متصرف ہوئے مگر اب کیفیت صمصام جادو
کا ملاحظہ فرمایئے کہ یہ جو مقابلہ شاہزادہ بدیع الملک سے فرار ہوا یلمان جادو کے پاس پہنچا یلمان
نے جو اسکو بدحواس دیکھا پوچھا خیر تو ہے اسنے سب کیفیت بیان کی یلمان جادو بھی گھبرایا اسنے کہا اے
صمصام جادو بڑے افسوس کی بات کہ تو نے کوئی انتظام ایسا نہ کیا جو بکار آمد ہوتا اور وہ جوان جو
طلسم کشائی کرنے آیا ہے گرفتار ہو جاتا صمصام جادو نے کہا مین کیا کرون اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے یلمان
نے جواب دیا کہ تو نے تحقیق کیا ہوتا کہ اسکے پاس کیا چیز ہے جو اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے صمصام جادو نے
کہا اب آپ چلکر یہ سب معاملات تحقیق فرمایئے گا مجھسے تو سوا اسکے بھاگنے کے اور کچھ نہو سکا اب آپ
تشریف لیچلیے جو مناسب ہو وہ کیجیے یلمان جادو اسیوقت روانہ ہوا دوسرے روز اپنے مکان پر آ کے
جو دیکھا نہ نوکر ملازمین ہین اور نہ اسباب قاعدے سے رکھا ہے کچھ مکان کی عجب ترکیب ہے اسنے
چاہا اندر جاؤن مگر اخضر رازدار کو اسکے آنے کی جو خبر ہوئی تیغہ ہاتھ مین لیکر باہر نکل آیا اور للکار کر
آواز دی او مکار خبردار یہان نہ آنا ہمارے آقا کا حکم نہین ہے یلمان جادو نے کہا تیرا آقا کون ہے اور
تیرے آقا کا حکم میرے مکان مین کیسا اخضر نے کہا ہمارے آقا نے اسکو بزور شمشیر لیا ہے صمصام جادو کو بھگا دیا اسکا پھر قبضہ
کیا جو تیرے ملازمین یہان تھے انھون نے مقابلہ کیا مارے گئے اب اگر تجھے بھی اپنی زیست ناگوار ہو تو یہان

آور نہ واپس جا یلمان جادو نے کہا ای اخضر رازدار جادو تجھے اپنے سحر پر بڑا ناز ہی سب ایک دم مین
بھلا دونگا یہ نہ جانتا کہ مین ہی ہمیشہ اس طلسم کا منتظر رہا ہون اور مجھسے اخضر رازدار کوئی اس طلسم مین نہین ہی
اخضر رازدار نے کہا او بادہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی تجھ ایسے ہزار ہا میرے یہان سے تعلیم پا کے نکل گئے اور تو ہی
ایمان سے بتادے کہ مین نے تجھکو بھی سحر تعلیم کیا ہی یا نہین یلمان جادو نے کہا عالم صغر سنی مین مین نے تجھسے کچھ قواعد
سحر یاد کئے تھے لیکن مین اب خود اوس سے بدرجہا اعلی ترکیب دے سکتا ہون تو کس بات پر نازان ہی یلمان جادو نے
کہا اس بحث سے کچھ حاصل نہین ہی اگر تجھے کچھ دعوی ہی تو میرے مقابلہ مین آ اور اگر اپنی خطا معاف کراتا ہی تو میرے
ہمراہ چل مین آقائے نامدار کے قدمون پر گروادون وہ شیر بیشہ جرأت تیری خطا معاف کردیگا یلمان جادو
نے کہا مین نے آجتک چنار آتش اندام جادو سے تو کوئی خطا معاف نہین کرائی تو کیا چیز ہی اور تیرا آقا کیا ہی
یہ سنکر اخضر رازدار مارے غصے کے کانپنے لگا پیچھے ہٹ کے ایک گولا یلمان جادو کی طرف پھینکا یلمان نے
اوس گولے کو خالی دیا اور پھر آپ ایک گولا اخضر کی جانب پھینکا اخضر رازدار جادو نے گولے کی طرف
اشارہ کیا گولا اُلٹا پھرا یلمان جادو نے چاہا اسکو رد کرون مگر وہ گولا رد نہوا یلمان جادو کے سینے پر پڑا پشت
کو توڑ کے پار گذرا یلمان جادو زمین پر گرا تاریکی چھاگئی سنگ باری ہونے لگی بعد کے صدا آواز آئی کشتی
مرا نام من یلمان جادو بود افسوس مردم و جاندادم و مطلب خود نرسیدم شاہزادہ بدیع الملک اس صدا کو
سنکر باہر آئے یہان آکر یہ کیفیت دیکھی اخضر سے کیفیت دریافت کی اخضر رازدار جادو نے لفظ الفظا
سب حال بیان کیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بہت خوش ہوے اوس روز بھی وہین قیام کیا
دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور یلمان جادو قتل ہو
تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ جانب باغ سعادت انجام جو نوحدار جادو کے نام سے مشہور ہی جائے اور وہان
سے لوح لیکر آئے تب طلسم کشائی فتاحی آغاز ہو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے اخضر رازدار جادو
سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہی اخضر رازدار نے عرض کی آپ کو اختیار ہی مین ہمراہ رکاب ہون جہان آپ
تشریف لیجایئے گا مین بھی ساتھ رہونگا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اب نوحدار جادو کے قلعے کی طرف
کس جانب روانہ ہون اور کونسا راستہ اختیار کرین جو وہان جلد پہونچین اخضر رازدار جادو نے عرض کی کہ
آپ خاطر جمع رکھیئے مین آپکو بہت آسان راہ سے پہونچادونگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اسکے قلعے
کی جانب روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ مختصر کیفیت سعادت انجام جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ سعادت انجام جادو بڑا صاحب کمال ہی اور ہر علم و فن مین دخل رکھتا ہی حکیم ہی حاذق ہی نجوم بھی بخوبی
تمام جانتا ہی فن سپہ گری بھی یاد ہی تحقیق مذاہب کا شوق حد سے زیادہ ہی اسکا خاص کوئی مذہب نہین
یہ شب و روز اسی فکر مین رہتا ہی کہ کوئی نئی چیز بناؤن اور چنار آتش اندام جادو کو دکھاؤن اسنے جو
اپنے مکان مین عجائبات بنا رکھے ہین وہ عقل کا رخانہ سحر نہین ہی بلکہ کچھ اسنے بزور حکمت بھی بنایا ہی جسکا ذکر
وقت پر کیا جائیگا مگر چنار آتش اندام جادو نے اسکو جب تمام ساحران طلسم سے افضل پایا تو لوح اسکو دی اور
حوالہ اسکا چنار آتش اندام سے اچھا ہی شب و روز نئے نئے ایجاد کرتا رہتا ہی ایک دن اسنے مقرر کیا ہی کہ اُس
روز جسقدر سرزمین اس طلسم مین ہین وہ سب جمع ہوتے ہین یہ اپنے کمالات جدید سبکو دکھاتا ہی سب لوگ تعجب

ہوتے ہیں چنار آتش اندام جادو نے اسکو بہت کچھ سمجھا ہی اسنے جو اپنا مکان بنایا ہی گرد اسکے ایک دریائے سحر روان کیا ہی جسکو انسان کسی عنوان سے طی نہیں کرسکتا علاوہ اسکے بہت سے عجائبات و غرائبات اسنے بنائے ہین جنکا انشاءاللہ وقت پر آپکے لاحظہ مین آئینگے جو خاص ٹھکانا لوحدار جادو کے رہنے کا ہی وہ کسی کو کبھی معلوم نہین ہوا یہ لوگ سنا کرتے ہین کہ دریائے آتش مین رہتا ہی لوح بھی وہین ہی مگر کسی نے دیکھا نہین ہی اور اسکے رہنے کے ٹھکانے پر جو کوئی بے اذن اسکے جاتا ہی اسکا سر کٹ کر زمین پر گر پڑتا ہی ایک وقت اسنے مقرر کیا ہی کہ اُس وقت باہر آتا ہی بہت سے مصاحبین جمع ہوتے ہین تحقیق مذاہب کی گفتگو شروع ہوتی ہی تھوڑے تک یہ صحبت رہتی ہی ایک روز حسب معمول لوحدار جادو اپنے مصاحبین سے گفتگو کررہا ہی کہ ایک چوبدار آیا پہلے تو اُسنے دعا دی پھر عرض کی کہ ایک جوان نہین معلوم کس اقلیم سے بارادۂ فتح طلسم یہان آیا ہی بلکہ طلسم ہندسہ کو فتح کرکے لوح پر قبضہ کرچکا ہی وہی لوح اسکو یہان بھی کام دے رہی ہی اور اکثر مقامات اسنے یہان کے بھی برباد کیے ہین اب آپ کی سرحد مین آیا ہی لہذا اسکے واسطے کیا فرمایا جاتا ہی سعادت انجام نے کہا وہ تنہا آیا ہی چوبدار نے عرض کی تنہا تو نہین آیا ہی اخضر راز دار جادو نائب طلسم جو قید تھا اسکے ہمراہ ہی لوحدار جادو نے کہا ہمکو پیشتر ہی معلوم ہو گیا تھا ہم انتظام کیے لیتے ہین تم لوگ جاؤ اپنے اپنے کام مین مصروف ہو چوبدار واپس آئے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی۔

کہ یہ جو اخضر راز دار جادو کے ہمراہ چلے دوسرے روز سرحد مین سعادت انجام جادو کے پہونچے اخضر نے عرض کی ای شہریار میرے نزدیک مناسب ہی کہ مجھے رخصت مرحمت ہو خدمت والا مین میرا حاضر رہنا مناسب نہین ہی اگر یہ خبر سعادت انجام جادو کو پہونچیگی تو غضب ہو جائیگا شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا تمکو اختیار ہی اخضر راز دار جادو نے عرض کی جس وقت خاص اُسکے شہر مین پہونچونگا مین اپنے تئین کسی طرح پوشیدہ کرونگا شاہزادہ بدیع الملک اور اخضر راز دار جادو یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا اور شاہزادۂ بدیع الملک کو لے اُڑا اخضر راز دار جادو نے سحر کرکے روکنا چاہا لیکن ایک دوسرا پنجہ گرا اخضر راز دار جادو کو لے اُڑا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نوجوان نے آنکھ جو کھولی اپنے کو ایک دریا مین پایا اب بلندی کے جو دیکھا تو اخضر راز دار جادو بھی مسلسل و مطوق کھڑا ہی شاہزادۂ بدیع الملک بہت متعجب ہوئے گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگے دیکھا ایک مرد ضعیف تخت پر بیٹھا ہی اُسنے پوچھا ای جوان اپنے حسب و نسب سے آگاہ کر اور یہان آنیکا سبب بیان کر شاہزادۂ بدیع الملک نے اپنا حسب و نسب ظاہر کیا اور جو سبب تھا وہ بیان کیا کہ ہم اسلیے یہان آئے ہین اُس تاجدار ضعیف نے کہا ای جوان تو ایسا عالی نسب اور ایسا مرد سنجیدہ ہو کر ایسا بیوقوف ہو گیا سمجھا کہ طلسم چنار آتش اندام تمہین ایک لوح ہندسہ کے ذریعے سے فتح ہو جائیگا ایک ادنے سے طلسم کو بگاڑ نکلے چلے ہم نشانی پر ناز ہو گیا اور یہ یقین ہو گیا کہ اب ہم جس طلسم مین جائینگے اسکو فتح ہی ضرور کرینگے بس بہتری تمہارے لیے اسی مین ہی کہ تم جہان سے آئے ہو وہان چلے جاؤ اور اپنی قوت سے زیادہ کام کرنیکا حوصلہ نہ کرو ورنہ زک اٹھاؤگے بہت پچھتاؤگے جب اسکا کلام ختم ہوا تو شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ای سعادت انجام جادو مین تمہاری سنجیدگی کی بہت تعریف سنتا تھا اگر معلوم ہوا کہ وہ سب غلط تھا تم ایسی بات کہتے ہو کہ یہ طلسم کسی سے

فتح نہین ہو سکتا بہتا و گر انسان سے کیا نہین ہو سکتا ہی اور ایک طلسم مندرسہ کی فتح کر لینے سے ہمین کچھ ناز
نہین ہی ہم اگر ایسا ہی دعوے کرتے تو بڑے بڑے طلسم فتح کیے تھے اور بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا تھا
آگے سامنے اس طلسم کی کیا حقیقت ہی اُن طلسمون کا ایک مرحلہ اس تمام طلسم سے زیادہ تھا جب اُسکو فتح
کر کے ناز نہ کیا تو یہ طلسم کیا چیز ہی جسکے فتح کرنے سے ہمکو ناز ہو جائیگا اور کیا اب اسکو بے فتح کیے ہوے چھوڑ
دینگے ضرور فتح کرینگے سعادت انجام جادو نے جو یہ گفتگو سنی کہا اے جوان اب بھی یہ دعوے باقی ہی کہ ہم اس
طلسم کو بھی فتح کرینگے یہ نہین خیال کرتے کہ مین ابھی حکم قتل دون تو کیا ہو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کوئی کسیکے
قتل پر قادر نہین ہی ہر بات کی اصل تم نہین سمجھتے ہو اگر تم حکم قتل دوگے تو کوئی سامان ایسا پیدا ہوگا کہ وہ موقوف
رہیگا اور ہمارا مطلب بھی حاصل ہوگا تمکو شرمندہ ہونا ملیگا ہمارا نتیجہ آرزو کھلے گا لوحدار جادو نے کہا اے جوان مین
تیری ہمت و جرات کی کیونکر تعریف کرسکون واقعی آپ حضرات کی جیسے تعریف سنتا تھا کہ جری و بہادر عاقل
ہوشیار حاضر جواب ہین آپکو ویسا ہی پایا مگر اب ایک بات عرض کرتا ہون اگر قبول فرمایئے تو آپکے بہت بکار آمد
ہوگی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا ارشاد فرمایئے لوحدار جادو نے کہا اب آپ تشریف لیجایئے
اس طلسم کی فتاحی کا قصد نہ فرمایئے اسمین بہت سی دقتین ہین وہ آپ کیونکر درست کرینگے اور بے جلک لوح
آپکو نہ ملیگی طلسم فتح نہوگا اور لوح کا ملنا ممکن نہین ہی اور مجھے آپکی جرات و ہمت پر رحم آتا ہی اسلیے یہ کلمہ عرض
کرتا ہون اگر آپکے مقام پر دوسرا ہوتا تو مین اسطرح نہ کہتا اور طرح سے پیش آتا مگر آپکی جرات و لیاقت نے مجھے مجبور
کر دیا اس سبب سے یون عرض کرتا ہون اور اگر آپ اپنے اس قصد سے باز آیئے تو مین آپکو چنار کے
پاس لیچلون انسے ملاقات کرا دون آپ بہت خوش ہونگے وہ بھی بہادر و جری ہین مردان عالم کو دوست
رکھتے ہین آپکی بہت قدر کرینگے اور ہمیشہ ایک اتحاد رہیگا آپکی وقت مشکل مین مدد کرینگے اور اگر انھین کسی
وقت ضرورت ہوگی آپ سے رجوع کرینگے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ آپ نے
قدردانی فرمائی مین اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون اور چنار آتش انعام جادو کی جو کچھ تعریف آپنے فرمائی مین
انکو اس سے بڑھکے جانتا ہون مگر یہ میرا دستور نہین ہی کہ کسی امر کا قصد کر کے اُسکو نہ کرون یہ خلاف ہی اور
جو آپ نے فرمایا کہ تمھاری وقت مشکل وہ مدد کرینگے اور انھین اپنی وقت ضرورت شریک کرینگے تو آپ
جانتے ہین کہ وقت مشکل مین سواے ذات خدا کے اور کسی کی ہمکو گوارا نہین ہی اور یہ امر کسی کے اختیار مین
نہین ہی مین اپنے ارادے باز نہ آؤنگا آپ زیادہ نہ فرمایئے لوحدار جادو نے کہا پھر مجھسے کلمات بے ادبانہ
وقوع مین آئینگے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ اگر ہم اُسکے جواب دینے مین قاصر ہونگے تو سنکر خاموش
ہو رہینگے لوحدار جادو نے کہا آپ پھر جواب عطا فرمایئے گا اسوقت تشریف لیجایئے شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا کہ آپ اگر سو مرتبہ ہمسے پوچھیے گا تو یہی جواب پایئے گا جو اسوقت عرض کیا گیا یہ امید
نہ رکھیے کہ پھر ہماری راے منقلب ہو جائیگی ہم لوگون کی یہ عادت ہی کہ جو بات ایکبار زبان سے نکلی وہ
تا بہ زندگی اسیطور سے رہیگی اُسکے خلاف نہوگا لوحدار جادو بہت پریشان ہوا اور کہا ایک امر اور عرض کرتا ہون
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا ارشاد فرمایئے عرصہ نہ لگایئے لوحدار جادو نے کہا آپ کے
دل مین اگر مقابلہ کرنیکا حوصلہ ہی تو یہ بھی ممکن ہی ہم سحر کو کام نہ دین صرف سنان و شمشیر سے جنگ کرین
اور آپکو پھر گرفتار کر لین اسوقت مین آپکا کیا ارادہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جو ارادہ

اسوقت ہی وہی اُسوقت بھی ہوگا مگر آپ مقابلہ کرین جو پہلوان آپ کے یہان نامی ہو اور جسے اپنی جرأت
پر ناز ہو اُسکو میرے مقابلے کیواسطے بھیجیے اور اگر سحر سے آپ انکار کرتے ہین تو آپکی خوشی ورنہ ہمین اسکی بھی
ضرورت نہین ہے آپ لوگ شوق سے سحر کرین جو آپ کے کمالات ہین وہ آپ ظاہر کرین اور جو ہمارے ہنر ہین
وہ ہم دکھائین لوحدار جادو نے کہا ہم آپ مقابلہ کرینگے اگر آپکو زیر کیا تو اسوقت کیا ہوگا شاہزادہ بدیع الملک
نوجوان نے کہا جو ہمین زیر کریگا ہم اُسکی اطاعت قبول کرینگے لوحدار نے کہا ہمکو بھی یہی امر منظور ہے اگر ہمارے
یہان کا آدمی آپسے زیر ہوگا تو ہم سب آپکی اطاعت قبول کرینگے مگر ابھی دو تین روز توقف فرمایئے جو شخص مقابلہ کریگا وہ یہان
نہین ہے مین اُسکے پاس آدمی روانہ کرتا ہون یقین ہے کہ وہ اس خبر کو سنکر بہت جلد آئے بدیع الملک نے فرمایا آپکو اختیار ہے
جسوقت ضرورت ہو مین موجود ہون لوحدار نے اپنے ملازمون سے کہا شہریار کو بیجا دُبخاطر و عزت ایک مکان مین جو جب
وقت مقابلہ آئیگا دیکھا جائیگا اور اخضر راز دار جادو کی طرف دیکھکر کہا یون ای اخضر راز دار ابھی تمکو یہی تمکو لازم تھی
مگر اسوقت تم شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ ہو اسوجہ سے کچھ نہین کہسکتا ہون کہ اُنکے خلاف ہوگا مگر اسکا عوض
تمسے لونگا اسوقت تم بھی شہریار کے ساتھ جاؤ جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو خادم ایک
مکان نفیس مین لائے بڑی خاطر کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے اخضر راز دار جادو نے کہا ای شہریار یاب
بڑی مشکل مین پیش ہے آپ جانتے ہین کہ یہ کس سے مقابلے کے لیے کہتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
مین یہان کے لوگون سے واقف نہین ہون اور تم یہان کے باشندون سے واقف کار ہو سب کو بخوبی جانتے
ہو تم بیان کرو اخضر راز دار جادو نے کہا ای شہریار سعادت انجام جادو کا ایک پسر موسوم بہ خیبر تال
رویین تن جرأت و ہمت مین یکتا ہے اُسنے بہت سے پہلوانون کو زیر کیا ہے سب اُسکے مطیع ہین فن سپہ گری
خوب جانتا ہے گو آدمی ہے مگر دیو کا گمان ہوتا ہے بڑا قوی تن قوی سن دوہرے سیلو لگاتا ہے گھوڑا اور کرگدن
سواری نہین دے سکتا ایک فیل قوی ہیکل پر ہمیشہ سوار ہوتا ہے تیغہ بہت سنگ دار اُسکے آگے رکھا رہتا ہے
ایکبار چنار آتش اندام جادو کے ہمراہ ایک کوہ پر گیا چنار آتش اندام جادو نے کہا اس کوہ پر جہانتک
مین خط کھینچون وہانتک تم اپنی تیغ سے کاٹ دو اُسنے منظور کیا چنار آتش اندام نے کوہ پر خط کھینچا اُس
نے ہاتھ لگایا تیغہ خط سے بہت اُتر آیا چنار آتش اندام نے بہت تعریف کی بلکہ کچھ تنخواہ بھی مقرر کر دی اُسکو
آپکے مقابلے کے لیے اُسنے بلایا ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا ای اخضر راز دار جادو دشمن
اگر قوی ہست نگہبان قوی تر است وہ کیا چیز ہے نہین معلوم کون کون لوگ کیا کیا دعوے کر کے آئے
آخر زیر ہوئے سوائے اطاعت کے اور کچھ نہ بن پڑا اگر ہماری قسمت مین نکتا ہی ہے تو اسکو بھی زیر کرینگے
ورنہ جو مشیت پروردگار اخضر راز دار جادو خاموش ہو رہا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بھی خاموش
ہوئے ملکہ کا خیال آیا شاہزادے نے ٹھنڈی سانس بھر کر فرمایا کہ ای اخضر راز دار جادو جسوقت
رخصت ہوا ملکہ سے بھی نہ ملنے دیا نہین معلوم اب کیا کیا باتین پیش آئین اور کب پلٹ کے وہان جائین جبتک یہ بات
دل مین رہیگی کہ چلتے وقت بھی ملکہ سے نہ مل لیے اخضر راز دار جادو نے عرض کی حضور یہان سے فراغت
پائین پھر وہان جانا کیا مشکل ہے جب ارشاد ہوگا اُسیوقت پہنچا دونگا ملکہ کو دکھا لاؤنگا بہت کچھ تشفی و دلاسا
دیکر شاہزادہ بدیع الملک کو سمجھایا اسی طرح تین روز گذرے چوتھے روز لوحدار جادو نے شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو طلب کیا چوبدار نے آکر عرض کی آپکو لوحدار صاحب بلاتے ہین شاہزادہ

بدیع الملک اٹھے ملازمین کے ہمراہ ہوئے۔ دربار میں لوحدار جادو کے آئے لوحدار جادو نے بدیع الملک
کو ایک دنگل زرین دیا کہا آپ تشریف رکھیے اخضر راز دار جادو کو بھی کرسی ملی جب شاہزادہ بدیع الملک
بیٹھ چکے تو لوحدار جادو نے ملازموں سے کہا خیر مال کو لاؤ اور کہنا کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان تشریف
لائے ہیں جلد ملازم گئے خیر مال کو لائے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے دیکھا ایک دیو قامت پہلوان بلند
قیل ہیبت کے مجمع میں آیا سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہوئے مگر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اپنے دنگل پر بیٹھے
رہے خیر مال نے سب کے سلام لیے لوحدار جادو کو سلام کیا لوحدار جادو نے دعائے خیر دی خیر مال اپنی
جگہ پر بیٹھا لوحدار جادو نے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا ای شہریار آپ بر لے
مقابلہ کیا فرماتے ہیں جو کچھ آپکو ارشاد کرنا ہو صاحب مقابلہ موجود ہے ارشاد فرمایئے بدیع الملک
نے فرمایا کہ مجھے کچھ نہیں کہنا ہے مقابلہ کرونگا ہاں جو آپکو اسو کہنا ہو بیان فرمایئے لوحدار جادو نے
کہا اگر آپ زیر کیجیے گا تو ہم سب لوگ آپکی اطاعت کرینگے اور اگر آپ زیر ہو جائیگا تو آپکو اطاعت قبول
کرنی ہوگی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا یہ امر مجھکو بسر و چشم منظور ہے لوحدار جادو نے ایک
یوم مقابلہ مقرر کیا تھوڑے عرصے تک اور باتیں رہیں پھر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اپنے مکان پر
تشریف لائے اخضر راز دار جادو نے عرض کی حضور نے ملاحظہ فرمایا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے کہا دیکھا اللہ مالک ہے یہ کیا چیز ہے جب دیوان شریر سے مقابلہ پڑا اور بفضل ایزدی انکو زیر کیا تو اسکی
کیا حقیقت ہے مگر فضل الٰہی شامل حال ہونا ضروری ہے اخضر راز دار جادو نے عرض کی ای شہریار یہ وہ شخص ہے
جسکے واسطے تمام طلسم دعائیں کرتا ہے کہ اسکی عمر میں برکت ہو اور دلی خواہشیں پوری ہوں کیونکہ اسکا دستور
ہے کہ ہر ایک کی مدد کرتا ہے بہت نیک اور صاحب جرأت ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ
شان مردانگی یہی ہے تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی پھر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو ملکہ کی یاد آئی
ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں بھرنے لگے اخضر راز دار جادو سمجھ گیا عرض کی ای شہریار بہت کم دن باقی رہے ہیں
انشاء اللہ تعالیٰ اس مقابلے کے بعد بامراد تشریف لے چلیے گا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
خاموش ہو رہے اخضر راز دار جادو بھی اور کاموں میں مشغول ہوا دو تین روز جو درمیان میں
باقی تھے وہ گذر گئے اور یوم مقابلہ آیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس علی الصباح چوبدار
حاضر ہوا اور سلام کیا دعا دی پھر عرض کی تشریف لے چلیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اٹھے اور
اخضر راز دار جادو کو ہمراہ لیا اور ملازمین لوحدار جادو کے جو برائے محافظت شاہزادہ یہاں رہتے
تھے ہمراہ ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے دیکھا ایک میدان بہت وسیع ہے بیچ میں دو بارگاہیں
دو جانب استادہ ہیں ایک بارگاہ کی جانب تو لوحدار جادو اور خیر مال اور لوحدار جادو کے
سب ملازمین کرسیوں پر بیٹھے ہیں لشکر صف بستہ قاعدے سے کھڑا ہے اور دوسری بارگاہ میں سب
سامان درست ہے مگر وہاں کوئی نہیں ہے ملازمین اسی بارگاہ کے جانب شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
کو لائے ایک دنگل زرین بچھا تھا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اس دنگل پر رونق افروز ہوئے اخضر
راز دار جادو پشت پر بیٹھا اور خادم بھی اپنے اپنے عہدوں پر گئے لوحدار جادو نے ایک
ہرکارے کو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ جاکر شاہزادے سے

سے ہمارا اسلام کہو اور کہو کہ اب کیا دیر ہے میدان میں تشریف لائیے ہرکارے نے شاہزادہ بدیع الملک
سے آکر عرض کی کہ ہمارے شہنشاہ فرماتے ہیں کہ اب کیا عرصہ ہے میدان میں تشریف لائیے بدیع الملک
نے کہا جب وہ کسی کو میدان میں بھیجیں گے تو دیکھا جائیگا ہم بھی میدان میں آئینگے اور جبتک انکی طرف
سے کوئی نہ آئیگا ہم پیش قدمی نہ کرینگے ہرکارے نے یہ گفتگو لوحدار جادو سے جاکر بیان کردی لوحدار
نے خیرمال کی طرف دیکھا خیرمال جھومتا ہوا اٹھا اپنا فیل مست طلب کیا سوار ہوکر میدان میں آیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کی طرف دیکھکر آواز دی اے شہریار تشریف لائیے میں حاضر ہوں اب کیا عذر ہے
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نام خدا لیکر پشت مرکب پر جستکر بیٹھے باگ اٹھائی گھوڑے کو میدان
میں لائے خیرمال نے عرض کی یہ تو ٹھیک نہیں ہے کہ میں فیل پر سوار ہوکر لڑوں اور آپ گھوڑے پر
سوار ہوں شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے ارشاد کیا کیا حرج ہے خیرمال نے کہا میں مجبور ہوں
کہ گھوڑا مجھے سواری نہیں دیسکتا ہے مگر میں بہتر جانتا ہوں کہ پیادہ ہوکر ہم آپ مقابلہ کریں شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے منظور کیا خیرمال فیل سے اترا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان پشت مرکب
سے اترے خیرمال نے گرز گران سنبھالا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے سپر ہاتھ میں لی گرزبازی
ہونے لگی ایک مقام پر خیرمال نے وار کیا مگر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے خالی دیکر کلائی پر
ہاتھ ڈال دیا خیرمال نے دونوں ہاتھ گریبان میں ڈالے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کمر میں
ہاتھ ڈال دیا گرز پھینک کر کشتی ہونے لگی لوحدار جادو دیکھ رہا ہے اور سب لوگ دیکھ رہے ہیں
ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہے کہ ایسے مقابلے کا ہیکو دیکھنے میں آتے ہیں ہمارا زمانہ میں کوئی کہتا ہے
کہ خیرمال کس آن بان سے لڑ رہے ہیں کوئی کہتا ہے شاہزادہ بدیع الملک بھی کیا کیا باتیں پیدا کرتے
ہیں جو شخص وہاں موجود تھا اسوقت محو دید تھا سوائے تعریف کے اور کچھ زبان پر نہ تھا مگر لوحدار جادو
کی عجب حالت تھی یہی کہتا تھا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سا شجاع پردۂ دنیا پر نہیں ہے آپ سے
لڑ رہے ہیں جسنے آجتک سوائے ہاتھ ملانے کے کبھی کسی سے زور نہیں کیا اور اگر وہ زور کرتا تو
کون ایسا تھا جو برداشت کرسکتا یہ بات شاہزادہ بدیع الملک نوجوان میں اسوقت دیکھی انھیں کے
واسطے ہے جو جو باتیں وہ کرتا ہے یہ انھیں کا جواب دیتے ہیں دیکھنے میں شاہزادہ بدیع الملک قدوقامت
میں خیرمال سے کہیں کم ہیں مگر یہ مجھکو نہ معلوم تھا کہ ان لوگوں کی ہڈیوں میں بجائے مغز قوت بھری
ہے لوگ کہتے ہیں کہ آپ ملاحظہ فرماتے ہیں کہ دونوں برابر مقابلہ کر رہے ہیں ابھی تک ایک کو دوسرے پر
فوق نہیں ہے لوحدار کہتا ہے کہ نتیجہ اسکا ابھی نہیں معلوم ہوگا شاہزادہ بدیع الملک دیر تک لڑیگا یہ
تو ضرور ہے کہ فتح نہیں پائیگا خیرمال کے ہاتھ سے زیر ہو جائیگا کیونکہ قدوقامت میں بہت کم ہے
دم اسقدر اسکا ہوگا خیرمال اکثر پہلوانوں سے دو دو روز لڑا ہے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان میں یہ تاب
کہاں ہے جو دو دو روز تک لڑسکتے [illegible] اسکا دم کہاں ہاں شام تک لڑیگا مگر ایسے شجاع آجتک نگاہ سے
نہیں گذرے سب [illegible] ہیں اسی شغل و گفتگو میں شام ہوئی خیرمال نے شاہزادہ
بدیع الملک سے کہا اگر آپ [illegible] توقف ہو کو آرام فرمایئے کل پھر میرے آپکے مقابلہ ہوگا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے کہا اب آج کی بات کو کل پر رکھنا خلاف ہے جو ہونا ہوگا ہو جائیگا میدان

سے یون نہین پھر پینگے یا زیر کرکے پھر ٹھگے یا زیر ہوکے پھر پینگے خیر پال نے کہا آپکو اختیار ہے پھر کشتی ہونے
لگی وہ شب بھی گذری صبح ہوئی دن بھی دو پہر آیا خیر پال کو شدت گرسنگی نے بیتاب کیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو روک کر کھڑا ہوا اور کہا ای جوان تو مجھسے خوب لڑا مگر دو روز کا فاقہ ہوا کہ ہمارا
اور تمھارے مقابلہ ہو رہا ہی بغیر آب و طعام اب مجھے تو شدت گرسنگی نے بہت پریشان کیا ہی مین جانتا
ہون کہ آپکی بھی یہی کیفیت ہوگی بہتر ہوگا اگر کچھ از قسم فواکہ استعمال کرین تاکہ تازہ دم ہو جائین پھر
اچھی طور سے مقابلہ مین پڑے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ ہمارا تو یہ دستور نہین ہی اگر تمہین
ضرورت ہو تو ہم مانع نہین ہین خیر پال نے کہا اکیلے ہی یہ امر ممکن نہین ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے
کہا ہمکو یہ عادت نہین ہی اسوجہ سے انکار ہی اور تمہین بے اس امر کے اب تکلیف ہی لہذا اب تم کچھ
شغل کرو مین بخوشی اجازت دیتا ہون خیر پال کی عجب حالت تھی سو تبھی خیال نکیا اپنے ملازمونکو بلایا
اور اُنسے کہا ملازمین نے اسی وقت میوے کے خوان حاضر کیے خیر پال نے پھر شاہزادہ بدیع الملک
نوجوان سے کہا کہ یہ امر بہت خلاف ہی آپ بھی تشریف لائیے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
مین پہلے ہی کہ چکا کہ میرے دستور کے خلاف ہی تمہین بخوشی اجازت دیدی خیر پال مجبور تھا چاہا کہ مین
بھی انکار کرون مگر شدت گرسنگی سے دل نے قبول نکیا خوانون کے نزدیک جاکر کھانا شروع کیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان ٹہلنے لگے لوحہ جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا کر اپنے ملازمین سے کہا کہ دیکھو
خیر پال کو کیا ہوا ہی اپنے مہمان پر ظلم کرتا ہی اسکو شریک نکیا آپ تازہ دم ہوکر اس سے لڑیگا ملازمون
نے عرض کی انھون نے ہر چند کہا مگر شاہزادہ بدیع الملک منظور نہین کرتے ہین آخر وہ مجبور ہوے
اُنسے اجازت لی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے بخوشی اجازت دی مگر خود منظور نہین کیا لوحہ جادو
نے کہا شاہزادہ بدیع الملک کا مثل نہین ہی جرات مین یکتا ہی [illegible] پھر ہی اب یہ تازہ دم ہوگیا اس سے
لڑنا کا زیر کرنیکے بعد لوگ یہ کہین گے کہ شاہزادہ بدیع الملک [illegible] خیر پال تازہ دم ہو چکا تھا
اگر ایسی حالت مین زیر کیا تو کیا کمال کیا مین جاکر اسمین کوشش کرتا ہون [illegible] ہوتا ہی ابھی
اس لڑائی کو موقوف کراتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو اپنی بارگاہ مین لاکر کھانا کھلاتا ہون
یہ کہکر لوحہ جادو اٹھا جہان کشتی ہوتی تھی وہان آکر کھڑا ہوا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کی
طرف دیکھکر کہا کیون آپنے کچھ شغل نفرمایا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ہماری یہ عادت نہین ہی اسوجہ
سے مین نے انکار کیا اور کوئی وجہ نہین لوحہ جادو نے کہا اگر یہی امر ہی تو میرے نزدیک مناسب ہی
کہ تھوڑی دیر کشتی موقوف رکھیے بارگاہ مین تشریف لیجا کر خاصہ نوش فرمائیے پھر مقابلہ کیجیے گا پھر
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا یہ بھی ہمارا دستور نہین ہی کہ میدان سے بے نتیجہ حاصل ہوے
پلٹ جائین لوحہ جادو نے بہت سمجھایا مگر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے قبول نکیا آخر
لوحہ جادو مجبور ہوکے پلٹا یہان خیر پال نے [illegible] شاہزادہ بدیع الملک کے
سامنے آیا ہاتھ ملایا کشتی ہونے لگی [illegible] شاہزادہ بدیع الملک [illegible] کرنے لگے جہان پکڑا
زمین پر گرے [illegible] لوحہ جادو نے جو یہ حالت دیکھی [illegible]
مضمحل ہوا ملازمون سے کہا اب یہ کیفیت [illegible] خیر پال تازہ دم

ہو چکا ہے اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اُسی حالت سے ہیں مگر اب بدیع الملک زیادہ بیان کر رہے ہیں
دیکھئے کیا ہوتا ہے یہ ذکر تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان خیرمال کو لے دوڑے اکیس قدم پر لاکے بکد
رابا یان ہنگامہ خیرمال کا آشنا بزمین ہوا چاہا تڑپ کے لنگر قائم کروں مگر حریف زبردست کب لنگر
قائم ہونے دیتا ہے شاہزادہ نے زور کیا پہلے زور میں تا بکمر دوسرے زور میں تا بسینہ تیسرے زور میں سر سے
بلند کیا گو سب ملازمین خیرمال کی لوصدار جادو کے تھے لیکن بیساختہ سب کی زبان سے آفرین کی صدا بلند ہوئی
خیرمال نے عرض کی شہریارا اگر آپ نے سر بلند کیا ہے تو خاک ذلت پر نہ گرائیے میں آپکی اطاعت قبول کرتا
ہوں بدیع الملک نوجوان نے بآسانی زمین پر رکھدیا خیرمال کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا لوصدار جادو دنگ ہو گیا
اخضر راز دار نے اٹھکر ہاتھ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے چوم لئے اور عرض کی ای شہریار یہ انسان کا کام
نہ تھا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا شامل حال ہوا آخر خیرمال کا مال بخیر ہوا یہ فرماتے ہوئے
آگے بڑھے اپنی بارگاہ میں آئے خیرمال کو بھی ہمراہ لائے لوصدار جادو اپنی بارگاہ سے اٹھکر آیا شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اب شرط پوری کر مجھے میں کیا عذر ہے سعادت تنجا جادو نے عرض کی کیا
مجال ہے جو انکار کروں کلمہ پڑھکے یہ بھی بصدق دل مسلمان ہوا اور پھر شاہزادہ بدیع الملک کو باعزاز و
اکرام اپنی بارگاہ میں لایا عرض کی آپ مکان میں تشریف لے چلئے ہم لوگوں کو غلامان جانباز تصور فرمائیے
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان وہاں سے لوصدار جادو کے گھر میں آگئے یہاں لوصدار جادو نے ایک جشن عظیم
قرار دیا جب سب لوگ محفل میں جمع ہوئے تو لوصدار جادو نے بآواز بلند کہا کہ میں نے اطاعت بدیع الملک
نوجوان کی قبول کی اور بصدق دل مسلمان ہوا ہوں جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو اسلام قبول کرے
اور جسے اسلام سے انکار ہو میری سرحد سے نکل جائے سب نے ایک زبان ہو کر کہا کسکی مجال ہے جو انکار
کرے ہم بصدق دل اسلام قبول کرتے ہیں اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو اپنا مالک و آقا جانتے
ہیں لوصدار جادو نے بہت کچھ خلعت و انعام تقسیم کیا تین روز تک جلسہ رہا چوتھے روز بدیع الملک
نے فرمایا کہ اب عرصہ بہتر نہیں ہے مجھے ابھی طلسم میں بہت سے معاملات پیش آئینگے مجھے رخصت کرو لوصدار
نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھئے سب انتظام ہو جائیگا جس وقت میں عرض کروں تشریف لے چلئے گا اے شہریار
اب طلسم کو فتح سمجھئے اس طلسم کا سب انتظام غلام کے حوالے ہے جو مزاج میں آئے وہ کروں اگر حکم ہو تو اہل
طلسم کو یونہی رہنے دوں اور سب باشندگان طلسم بھی جتنا آتش اندام جادو سے برخلاف ہو جائیں
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ طلسم کا رہنا بہتر نہیں ہے میں اسکو بے فتح کئے ہوئے چین نہ لونگا
لوصدار نے عرض کی آپ دو ایک روز یہاں تشریف رکھئے پھر میں آپکے ہمراہ چلونگا سب مرحلے فتح کرا دونگا
شاہزادہ بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے تین روز تک وہاں قیام کیا چوتھے روز شاہزادہ
بدیع الملک فراق ملکہ میں بہت مضطرب ہوئے لوصدار جادو سے فرمایا کہ اب ہمکو نہ روکو بعض امور ایسے ہیں جو یہاں
رہنے کو مانع ہیں اگر یہ بات نہوتی تو میں خود یہاں رہتا لوصدار جادو نے عرض کی جیسی آپکی خوشی ہو میں ہمراہ
رکاب ہوں یہ سنکر اٹھا قریب ایک درخت کے آیا درخت پر کچھ پڑھکر پھونکا وہ جڑ سے اکھڑا ایک دہنہ نقب کا ظاہر ہوا
لوصدار نے شاہزادہ بدیع الملک سے کہا آپ تشریف لیجائیے ایک حجرہ اسکے طے کرنیکے بعد ملیگا اس میں ایک
صندوق رکھا ہے اس صندوق پر ایک اژدر بیٹھا ہے اسکو لوح طلسم ہندسہ دیدیجئے گا وہ وہاں سے ہٹ جائیگا

آپ صندوق کھولیے گا اسمین ایک صندوقچی طلائی نکلیگی صندوقچی مین لوح طلسم ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر لوح گلے مین ڈال لیجئے گا مین یہان چلنے کا سامان کرتا ہون آپ اس کام سے فراغت حاصل فرمایئے بدیع الملک نوجوان خوش خوش تھی اُس نقب مین پھاندے جب راہ نقب طی کی تو ایک میدان وسیع نظر آیا دیکھا اُس میدان کے بیچ مین ایک حجرہ بنا ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان اُس حجرے مین داخل ہوے دیکھا ایک صندوق رکھا ہی اُسپر ایک اژدر آتش فشان بیٹھا ہی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو دیکھکر اُس اژدر نے دم کھینچا شاہزادہ بدیع الملک نے لوح طلسم پڑھ کر اُسکو دکھائی اژدر نے منھ کھولا شاہزادہ بدیع الملک نے لوح پڑھ کے اژدر کے منھ مین دی اژدر وہان سے ہٹا شاہزادہ بدیع الملک نے صندوق کھولا اسمین سے ایک طلائی صندوقچی نکلی شاہزادہ بدیع الملک نے اُس صندوقچی کو بھی کھولا اسمین سے لوح الماس کی نکلی شاہزادہ بدیع الملک خوش ہوے لوح کو گلے مین ڈالا پھر اپنی فرودگاہ کی طرف مراجعت کی جب نقب سے نکلے لوحدار جادو نے عرض کی مبارک ہو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے کہا آپ نے احسان کیا مین ممنون ہوا لوحدار جادو نے عرض کی یہ آپ کی ہمت و جرأت کا نتیجہ ہی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب آپ تشریف لے چلیے دیر نہ لگایئے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان مع خیر مال اور لوحدار جادو اور اخضر راز دار جادو کے لشکر گران ہمراہ لیکر قصر ملکہ تنویر محمودہ چشم کی جانب روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اور کیفیت چنار آتش اندام جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ چنار آتش اندام جادو نے ایک نامہ لوحدار جادو کو روانہ کیا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ مین ایک جشن عظیم کرنیوالا ہون جسمین تمام طلسم کے باشندے جمع ہونگے بڑی خوشی کی بات ہی کہ یہ سال آخر سال تھا اور عمر طلسم تمام ہوئی مگر شکر ہی کہ اس سال کوئی فتنہ و فساد بھی اس طلسم مین برپا نہین ہوا اب صرف ایک مہینا باقی ہی لہذا یہ بھی گذر جائیگا اسکی تہنیت کا ایک جلسہ کرنا مقصود ہی آپ اس نامے کے دیکھتے ہی مع اپنے صاحبزادے کے یہان تشریف لایئے بلکہ اور جسقدر آپکی سرحد مین باشندے ہون اُنمین سے بھی چند کو اپنے ہمراہ لیتے آیئے گا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور تاکید کی کہ بہت جلد جانا اور جواب لیکر آنا ساحر روانہ ہوا تیسرے روز لوحدار جادو کے یہان پہونچا لوحدار جادو تو ہمراہ شاہزادہ بدیع الملک کے روانہ ہو چکا تھا ساحر نے وہان جاکر دریافت کیا لوحدار جادو کے ملازمین نے کہا وہ کہین تشریف لیگئے ہین یقین ہی کہ ابھی دو ہی چار کوس راستہ طی کیا ہوگا ساحر کو ملازمین نے پتہ بتایا یہ نامہ لیکر اس طرف روانہ ہوا لوحدار جادو سات کوس زمین طی کر چکا تھا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ لشکر آج شب کو یہین اُترے بارگاہین استادہ ہو رہی تھین کہ نامہ دار پہونچا لوحدار جادو کے پاس گیا اسلام کیا نامہ دیا لوحدار جادو نے نامے کو کھولا لفافے سے خط نکالا پڑھنا شروع کیا جب نامہ پڑھ چکا تب اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مجھے اس جشن کی خبر تمہارے کہنے سے پہلے ہو گئی تھی و اسیطرف کا قصد کر کے چل چکا تھا تین روز مین تم تک پہونچ جاتا اور اب بھی یہی امید ہی کہ دو تین روز مین تم تک پہونچون یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا یہان بارگاہین استادہ ہو چکین سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوے شاہزادہ بدیع الملک بھی اپنی بارگاہ مین آئے لوحدار جادو بھی شاہزادے کے ہمراہ آیا

شاہزادۂ بدیع الملک سے عرض کی کہ آج ایک نامہ چنار آتش اندام جادوگا میرے پاس آیا تھا مضمون اسکا یہ تھا کہ مین نے ایک جلسہ کیا ہی لہذا آپکو بھی اس جلسے مین شریک ہونا ضرور ہی شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا جلسہ کس بات کا ہی لوحدار جادو نے سب حقیقت بیان کی شاہزادۂ بدیع الملک بہت ہنسے اور کہا اس پر موقوف ہو مشیت الٰہی مین بھی دخل ہی جو ایک ماہ پیشتر جلسہ کرتا ہی لوحدار جادو نے کہا مین نے جواب اسپر یہ لکھدیا ہی کہ تمھارے لکھنے کے قبل مین اس جلسے کی بنا سے خبردار ہو چکا تھا اور تمھارے یہان آنیکے قصد سے سفر کیا تھا امید ہی کہ اب تین چار روز مین تمھارے یہان پہونچ جاؤن اب قصد میرا یہ ہی کہ آپکو اپنے ہمراہ اس جلسے مین لیچلون جب آپ میرے ہمراہ جلسے مین جائیگا اسیوقت طلسم ٹوٹ جائیگا چنار جلکر خاک ہوگا سب قصہ پاک ہوگا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا جو آپکی رائے ہو وہ کیا جائے لوحدار نے کہا کہ میری رائے یہی ہی کہ آپ میرے ہمراہ اس جلسے مین تشریف لیچلیے شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا مجھ منظور ہی آپکے ہمراہ جلسے مین ضرور چلونگا اخضر سازدار نے جو یہ گفتگو سنی لوحدار سے کہا آپ لوگ یہان تشریف لیجائیے گا مگر میرا جانا نہوگا لوحدار نے کہا تمھین کون مانع ہی اخضر سازدار نے جواب دیا کہ مین جو جاؤنگا تو چنار آتش اندام ضرور دریافت کریگا کہ انھون نے رہائی کیونکر پائی لوحدار نے کہا اسکی سمجھ مین مین بھی نہ آئیگا کہ یہ کون ہی مین سحر سے تمھاری صورت بدل دونگا اخضر سازدار نے کہا تو مین ضرور چلونگا تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب رات زیادہ گئی تو شاہزادۂ بدیع الملک نے صحبت برخاست کی اپنی خوابگاہ مین تشریف لاے آرام فرمایا صبح کو لوحدار برای سلام حاضر ہوا شاہزادۂ بدیع الملک سے عرض کی کہ آج تشریف لیچلیے کہ وہان جلد پہونچین شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا کہ تمھین اختیار ہی جب چاہو چلو لشکر کو لوحدار درست کر چکا تھا تھوڑی دیر کے بعد لوحدار پھر شاہزادۂ بدیع الملک کے پاس آیا عرض کی حضور تشریف لیچلیے سب فوج تیار ہی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اٹھے اسیوقت لشکر نے کوچ کیا جابجا منزل و مقام کرتے ہوے تیسرے روز چنار آتش اندام کے مکان پر پہونچے شاہزادۂ بدیع الملک نے دیکھا جشن کی تیاری ہی جابجا بازارون مین شامیانے استادہ ہین دوکانین آئینہ بند ہو رہی ہین شہر کی عجب رونق ہی لوحدار نے کہا انشاء اللہ یہی جلسہ آپکی سرکار سے ہوگا بلکہ اور انتظام بڑھایا جائیگا شاہزادۂ بدیع الملک نے فرمایا تمھارا مالک ہی یہان تو یہ ذکر تھا مگر چنار کو لوگون خبر ہو گئی کہ لوحدار تشریف لاے ہین چنار آتش اندام لوحدار کو بہت مانتا ہی خود برائے استقبال اٹھا پیشقدمی کر کے لوحدار کو لے گیا اور اپنی جگہ پر لیجا کر بٹھانا چاہا لوحدار نے شاہزادۂ بدیع الملک سے عرض کی کہ آپ تشریف رکھیے شاہزادۂ بدیع الملک نے انکار کیا لوحدار بھی نہ بیٹھ چنار آتش اندام جادو پھر کیونکر بیٹھ سکتا تھا شاہزادۂ بدیع الملک کے لیے اسی وقت ایک دنگل زرین طلب ہوا شاہزادۂ دنگل پر جلوہ فرما ہوا چنار آتش اندام نے شاہزادۂ بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھکر پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین لوحدار نے بہت کچھ تعریف کی لیکن اصل مطلب نہ بیان کیا نہ خاندان شاہزادۂ بدیع الملک کا پتہ دیا چنار آتش اندام بہت خوش ہوا ساقی بچون کو حکم کیا کہ محفل مین حاضر ہون ساقی بچے محفل مین آئے اور دور شراب کا شروع ہوا لوحدار نے آہستگی شاہزادۂ بدیع الملک سے کہا کہ آپ لوح کو ملاحظہ فرمایئے کہ یہ جو تین گلدستے سامنے

رکھے ہین انمین سے ایک گلدستہ حیات چنار آتش اندام جادو کا ہی پس جو گلدستہ اصلی ہوگا لوح اسکا پتہ
دیگی آپ اُس گلدستے کو اُٹھا لیجیے گا سب پھولونکو اسی کے سامنے ملکر پھینکدیجیے گا یا ابھی تڑپ کے مر جائیگا
اسکے مرتے ہی طلسم ٹوٹ جائیگا سب عمارتین منہدم ہوجائینگی عجب کیفیت دیکھنے مین آئیگی پھر سب کو مطیع
کرادینا میرا کام ہی جو آپکی اطاعت سے سرتابی کرینگے مین اُنکو سزا دونگا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا مین
لوح دیکھتا ہون یہ فرماکر لوح کو ملاحظہ کیا اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور چنار
آتش اندام جادو تک رسائی ہو تو لازم ہی کہ سامان قتل چنار آتش اندام جادو نظر کرے اور وہ ایک گلدستہ ہی جو ہر وقت
اسکے سامنے رکھا رہتا ہی مگر دھوکے کیواسطے دو گلدستے اسکے آس پاس رکھے ہین لازم طلسم کشا کو یہ ہی
کہ جو گلدستہ درمیان مین دو گلدستونکے رکھا ہی اُسکو اپنے قبضے مین کرے اور چنار آتش اندام جادو
کے روبرو اُسکے ہر پھول کو ملکر پھینکدے جب گلدستے کے سب پھول ختم ہوجائینگے تو چنار آتش اندام
تڑپ کر مر جائیگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے لوح کو چھوڑا ایک ہاتھ قبضۂ شمشیر پر رکھا دوسرا ہاتھ
بڑھا کے گلدستہ اُٹھایا چنار آتش اندام نے جو دیکھا تو یہ بڑھا شاہزادہ بدیع الملک سے کہا او
چنار آتش اندام خبردار اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا چنار آتش اندام نے ہاتھ شاہزادہ بدیع الملک
کا پکڑ لیا شاہزادہ بدیع الملک نے دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ چنار آتش اندام دور جا کے گر پڑا
شاہزادہ بدیع الملک نے پھول گلدستہ کے ملکر پھینکنا شروع کیے یہ حالت دیکھکر اور جسقدر ملازمین
اسکے تھے اُنکو چنار آتش اندام نے کہا ارے سب بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہو ارے یہ میری جان
لینے کا سامان کر رہا ہی سب نے شاہزادہ بدیع الملک پر سحر کیا مگر سحر نے بدیع الملک پر جب
تاثیر نہ کی تو چنار آتش اندام نے کہا ارے سب تلوارین کھینچکر اس جوان کو قتل کرو لوگ تلوارین
کھینچکر شاہزادہ بدیع الملک کی طرف چلے لوحدار نے اشارہ کیا سب بیکار ہوگئے اتنے عرصے مین
شاہزادہ بدیع الملک نے تمام پھول گلدستے کے ملکر پھینکدیے جب گلدستے مین کوئی پھول
باقی نہ رہا تو چنار آتش اندام زمین پر گر کے ایڑیان رگڑنے لگا تھوڑی دیر مین تڑپ کے مر گیا
اسکے مرتے ہی ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا صدائین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے
لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی نام من چنار آتش اندام جادو بادشاہ طلسم چنار بود افسوس دیر
وجان دادم و بمطلب خود نرسیدم اس آواز کے بلند ہوتے ہی بہت سی عمارتین اور بہت سے ساحر
مرے شاہزادہ بدیع الملک نے خیال کیا تو دیکھا ایک میدان مین چند ٹاٹ کے ٹکڑے پڑے ہین اور لوگ
بیٹھے ہین شاہزادہ بدیع الملک کو بہت تعجب ہوا کہ ابھی تو ایسی نفیس بارہ دری بنی تھی فرش
پر تکلف بچھا تھا یا یک بیک یہ حالت ہوگئی وہ سب سامان کیا ہوا اپنے دنگل کو جو خیال کیا تو دیکھا
ایک چوبی دنگل پرانا سا ہی شاہزادہ بدیع الملک نے ہنسکر لوحدار سے کہا کہ آپنے یہ کیفیت بھی
ملاحظہ فرمائی ابھی تو یہان بارہ دری کیسی نفیس بنی تھی فرش کیسا پر تکلف بچھا تھا اسکے مرتے ہی یہ
کیفیت ہوگئی لوحدار نے عرض کی یہ سب چیزین اسکے سحر کی بنائی ہوئی تھین جبتک وہ حیات تھا
سب چیزین پر تکلف نظر آتی تھین اب وہ مر گیا اُسکا سب کارخانۂ سحر بھی گیا شاہزادہ بدیع الملک
کو بہت خوشی ہوئی لوحدار نے مبارکباد دی کہا اے شہریار مبارک ہو کہ وہ طلسم فتح ہوا جو ہزارہا سال مین

بھی فتح نہوتا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ سب آپکی وجہ سے ہوا اور پروردگار عالم نے مدد کی
اصل یون ہی کہ اسکے مرحلہ جات فتح کرنے میں بہت عرصہ ہوا لیکن آپ نے بہت اچھی تدبیر بتادی لوحدار
نے عرض کی کہ مجھے ہمیشہ اپنا ایک غلام بے اندیشہ تصور فرمایئے گا میں ہر وقت آپکی خدمت گذاری کو اپنا فخر
تصور کرتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب کیا کرنا چاہیے لوحدار نے عرض کی انشاء اللہ تعالیٰ کل
عرض کرونگا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے دوسرے روز لوحدار جادو نے کہا اے شہریار
اب باغ میں ملکہ تنویر مخمور چشم کے تشریف لیچلیے وہ آپکی منتظر ہین شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
خوش ہو کر اٹھے لوحدار جادو اور اخضر راز دار جادو ہمراہ ہوئے باغ میں ملکہ تنویر مخمور چشم کے آئے
یہان ملکہ کی فراق بدیع الملک میں عجیب کیفیت تھی جیسے ہی کنیزون نے جاکر ملکہ سے عرض کی کہ شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان تشریف لائے ہین ملکہ بہت خوش ہوئین خود اٹھین ڈیوڑھی تک شاہزادے کے
لینے کو گئین شاہزادہ بدیع الملک اور لوحدار اور اخضر راز دار کو باہر چھوڑ کر آپ اندر تشریف
لائے دیکھا ملکہ منتظر کھڑی ہین شاہزادہ بدیع الملک بھی بہت خوش ہوئے ملکہ نے عرض کی مبارک
ہو کہ طلسم آپ کے ہاتھ سے فتح ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا شامل حال ہوا دوستون
کی دعا نے اثر دکھایا مدعائے دلی بر آیا ملکہ نے عرض کی اب قبضہ باقی ہی شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا یہ کتنی بڑی بات ہی قبضہ بھی ہوجائیگا مگر لوحدار نے بڑی کوشش کی میں اسکا ممنون احسان ہوا
اسی نے سب طلسم کو فتح کرایا مجھے گلدستہ کا پتہ بتایا ملکہ نے اس خوشی میں ایک جلسہ عظیم کیا دو روز
تک جلسہ رہا تیسرے روز لوحدار جادو نے شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی کہ غلام کو رخصت مرحمت فرمایئے
کہ کچھ بندوبست طلسم کا کرنا ہی سب کو اطلاع دون کہ حاضر خدمت ہون اور ایمان لائیں شاہزادہ
بدیع الملک نے لوحدار کو رخصت کیا لوحدار جادو نے اخضر راز دار سے کہ آپ بھی اس طلسم کے
رکن اعظم ہین آپکو بھی لازم ہی کہ اسکا بندوبست کیجیے اخضر راز دار بھی شاہزادہ بدیع الملک
سے رخصت ہوا اور لوحدار کے ہمراہ روانہ ہوا جہانتک سرحد طلسم جنتار کی تھی ان دونون
نے وہان کی رعیت کو اطلاع دی کہ جنتار آتش اندام جادو قتل ہوا اور شاہزادہ بدیع الملک
نوجوان نے طلسم پر قبضہ کیا ہی جسکو اطاعت کرنا منظور ہو شاہزادے کی خدمت مین جاکے
اسلام قبول کرے اور جو اسکے خلاف کریگا قتل کیا جائیگا جسنے منظور کیا وہ حاضر خدمت شاہزادہ
بدیع الملک ہوا اور جسنے نا منظور کیا لوحدار جادو نے اسکو قتل کیا جب تمام طلسم پر قبضہ بدیع الملک
کا ہوا اور سب مال و خزانہ ہاتھ آیا تو شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے لوحدار جادو کو وہان کا حاکم بنایا
اور خزانہ بیشمار مع لشکر گران ہمراہ لیکر ملاقات صاحبقران کے لیے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

داستان جلالت عنوان امیر کشور گیر حمزہ صاحبقران ثانی فراغت پانا ماتم قران ثانی سے اور مقابلہ کرنا ساوج شاہ جابلقائی سے اور باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

راویان شیرین سخن فرزند | شرح این داستان چنین کردہ اند | ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ داستان
جلالت عنوان حمزہ صاحبقران ثانی میں یہانتک بیان کی گئی تھی کہ امیر نامدار نے چاہ محسن سے رہائی پائی

قران ثانی جان بحق تسلیم ہوئے امیر ثانی نے مع لشکر اسلام چالیس روز قران ثانی کا ماتم کیا جب فراغت
پائی تو سرداران اسلام کو طلب کیا اور فرمایا کہ اب کیا بند و بست کرنا چاہیے سرداران نے عرض کی یا
صاحبقران ایک نامہ ساوج شاہ کو تحریر فرمائیے مضمون اسکا یہ ہو کہ اب بھی تم حسین اپنی جان عزیز و فرزند ثانی
کو ہمارے حوالے کر دو اور تم خود حاضر ہو کر دین اسلام قبول کرو اگر اسکے خلاف کرو گے تو بہت پچتاؤ گے امیر ثانی
نے فرمایا میرے نزدیک یہ امر بہتر نہیں ہے کوئی تدبیر ایسی ہو کہ آغاز اسکی طرف سے ہو سرداران اسلام نے عرض
کی اُسکی طرف سے آغاز ہونا مشکل ہے صاحبقران نے فرمایا چندے اور صبر کرو دیکھو کیا ہوتا ہے سرداران نے قبول
کیا امیر ثانی نے فرمایا انتظام ضرور ہے کہ لشکر میں سامان جنگ ہر وقت درست رکھا جائے یہاں تو یہ باتیں تھیں
مگر ساوج شاہ کو اس حال کی خبر ہوئی کہ صاحبقران ثانی مع جملہ سرداران مقید کے چاہ حسین سے نکل گئے
ساوج شاہ نے بھرنے عیار کو بلایا اور کہا کہ تو نے کیسی نگہبانی کی صاحبقران اپنے لشکر میں چلے گئے عیار نے کہا مجھے
بھی اسکی خبر ہوئی ہے مگر میں فکر میں ہوں کہ صاحبقران کو پھر اسیر کروں ساوج شاہ نے کہا جہانتک ممکن
ہو صاحبقران کے اسیر کرنے میں جلدی کرو ابکی بار اگر صاحبقران اسیر ہونگے فوراً قتل کر ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا
عیار نے کہا آج صاحبقران کو ضرور لاؤنگا ساوج شاہ خاموش ہو رہا عیار اسی فکر میں رہا جب دن تمام ہوا تو بانہ لباس
عیاری سے درست ہو کر لشکر امیر میں آیا یہاں خواجہ عمرو ثانی بارگاہ امیر ثانی کے در پر بیٹھے تھے خواجہ نے جو ایک مرد
سیاہ پوش کو آتے ہوئے دیکھا اپنی جگہ سے اُٹھے اُسکی نظر سے پوشیدہ ہو کر بارگاہ کی پشت پر آئے اپنی صورت تبدیل کی دبے
پائوں اُس سیاہ پوش کی پشت پر آئے اور پکار کر آواز دی کون جاتا ہے اُسنے پلٹ کے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف آواز دیتا ہے جواب
دیا کہ تو کون ہے خواجہ نے کہا میں فقیر ہوں اگر تیرے پاس کچھ ہو تو خدا کے نام پر دے تیرا بھلا ہوگا اُس سیاہ پوش نے کہا بابا
صاحب اسوقت میرے پاس کچھ موجود نہیں ہے خواجہ نے ایک پھول دیا کہا بابا اس پھول کو اپنے پاس حفاظت سے رکھو
تیرے یہاں برکت ہوگی سیاہ پوش نے پھول لیا خواجہ نے کہا بابا اس پھول کو سونگھ کر دیکھو ایسی خوشبو آج تک کسی
چیز میں نہ پائی ہوگی اس سیاہ پوش نے پھول کو سونگھا سونگھتے ہی چھینک آئی بیہوش ہو کر زمین پر گرا خواجہ نے
نعرہ کیا مشکیں باندھ کر ہوشیار کیا امیر ثانی کی بارگاہ میں لائے عرض کی یا امیر یہ عیار ہے ساوج شاہ کا ہمارے
لشکر میں عیاری کرنے آیا تھا امیر ثانی نے فرمایا اسکو کلمہ تعلیم کرو خواجہ نے چاہا اُسے کلمہ تعلیم کریں مگر اسنے انکار کیا
امیر نے کہا خواجہ اگر یہ مسلمان نہیں ہوتا تو اسکے حق میں تمکو اختیار ہے خواجہ نے اُسکو باہر لا کر قتل کیا اور لباس
اُسکا لیا اُسکی صورت بنکر وہی لباس پہنکر ساوج شا■ کے قلعے میں آئے لوگوں سے دریافت کیا کہ اسوقت
سلطان عالم کہاں تشریف رکھتے ہیں سب نے بتا دیا عمرو بصورت عیار ساوج شاہ کے پاس آیا ساوج شاہ
نے کہا آج خالی آنیکا کیا سبب ہے تو نے وعدہ کیا تھا کہ میں آج حمزہ ثانی کو ضرور گرفتار کر کے لاؤنگا خواجہ نے
کہا وہاں موقع نہیں پایا مجبور ہو گیا واپس آیا مگر حمزہ ثانی کی کیفیت جو اسوقت میں نے دریافت کی تو وہ
بہت دل تنگ ہیں کہتے تھے کہ میں اب یہاں نہ ٹھہرونگا مجھے ساوج شاہ سے خوف ہے ایسا نہ ہو کہ وہ طبل جنگی
بجوائے میرے آنیکی خبر ہو جائے اسی خوف کی وجہ سے اپنی بہت سی فوج روانہ کر دی ہے اب کچھ لوگ اور باقی
ہیں جو سرداران نامی تھے وہ سب چلے گئے صرف حمزہ ثانی اور تھوڑی سی فوج یہاں باقی ہے اے شہنشاہ میرے
نزدیک تو بہتر ہے کہ آپ طبل جنگی بجوا دیجئے صبح کو اُسکے مقابلہ میں جائیے حمزہ ثانی فوج قلیل رکھتا ہے آپ سے تاب
مقابلہ نہ لائیگا شکست کھائیگا ساوج شاہ نے کہا حمزہ ثانی سے مقابلہ کرتے ہوئے مجھے خوف آتا ہے خواجہ نے

جواب دیا خوف کی کیا بات ہے ایسے وقت میں اگر نہ مقابلہ کیجئے گا تو بہت پچھتایئے گا دو ایک روز میں حمزہ ثانی یہاں
سے چلے جائینگے پھر کسیطرح ہاتھ نہ آئینگے اسطرح خواجہ نے کہا کہ ساوج شاہ کا دل قوی ہو گیا اور اسیوقت ملازمین کو
بلایا کہا ہمارے لشکر میں حکم دو کہ طبل جنگی بجے ملازموں نے لشکر میں خبر پہونچائی کہ طبل جنگی بجاؤ خواجہ وہاں سے رخصت
ہوئے خدمت میں صاحبقران ثانی کے حاضر ہو کر عرض کی حضور ساوج شاہ نے طبل جنگی بجوایا ہے آپ
اسی امر کے منتظر تھے امیر ثانی نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ
رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں جنگ کی ہونے لگیں شب بھر اسی کیفیت میں بہادروں نے بسر کی جب
شہسوار روشن اندام فلک یعنے آفتاب عالمتاب نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ میں لیکر توسن فلک پر جلوہ فرما ہوا تو امیر
فریضہ سحری ادا کر کے سجادے سے اٹھے سلاح طلب کئے خادموں نے کشتیاں حاضر کیں صاحبقران ثانی نے سلاح
ذات پر آراستہ کئے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہاں سب سردار منتظر تھے سب نے صاحبقران ثانی کو سلام
کیا صاحبقران ثانی اسپ صبا رفتار پر سوار ہوے مع لشکر طرف میدان کارزار کے تشریف لیچلے ادھر سے
ساوج شاہ جابلقائی اپنے لشکر کو لیے ہوئے قلعے سے نکلا میدان میں آکر سپاہ اسلام کا جاہ و جلال جو دیکھا خائف
ہوا مصاحبین سے کہا کہ مجھے عیار نے فریب دیا شب کو مجھسے یہ بیان کیا کہ حمزہ ثانی کے پاس اب لشکر نہیں ہے
اُسنے سب سرداروں کو روانہ کر دیا ہے خود بھی دو تین روز میں چھپ کر چلا جائیگا ایسے وقت میں اُس سے مقابلہ
کرنا ضرور ہے میں سمجھا یہ سچ کہتا ہے یہاں تو لشکر حمزہ بیشمار ہے ایک بھی کم نہیں معلوم ہوتا ہے اب میں حمزہ سے
کیا مقابلہ کروں مصاحبین نے جواب دیا کہ اب تو آپ میدان میں تشریف لائے ہیں بے مقابلہ کیے ہوے پلٹ
جانا بہتر نہیں ہے ساوج شاہ نے کہا مقابلہ تو میں ضرور کرونگا مگر اسکی دروغگوئی پر مجھے غصہ ہے کہ اسنے صاف
صاف بات مجھسے کیوں نہ بیان کی میں اور تدبیر کرتا مصاحبین نے کہا اب صفوف لشکر آراستہ کرائیے دیر نہ کیجئے
ساوج شاہ نے صفوف لشکر کو درست کیا دونوں لشکروں سے نقیب نکلے نقابت کر کے ہٹے ساوج شاہ
نے کوہان بسیل بازو کو میدان میں بھیجا کوہان نے میدان میں شلشوری مکا کے مبارزطلبی کی لشکر صاحبقران
سے نور الدہر نامدار نے گھوڑا بڑھایا امیر نامدار کے قریب آئے اجازت میدان طلب کی امیر نے اجازت دی
شاہزادہ نور الدہر میدان میں آئے کوہان بسیل بازو نے وار نیزہ کا کیا شاہزادہ نور الدہر نے اس وار کو رد کر کے
نیزہ کوہان کے ہاتھ سے چھین کر زمین پر پھینکدیا اسکو غصہ آیا گرز اٹھایا شاہزادہ نور الدہر نے گرز بھی اپنے
قبضے میں کیا اسنے تیغ میان سے لی نور الدہر پر لگائی شاہزادہ نور الدہر نے تلوار بھی چھینکر زمین پر پھینکدی
کوہان بسیل بازو نے چاہا کہ شاہزادہ نور الدہر کے گریبان پر ہاتھ ڈالے مگر شاہزادہ نور الدہر نے طمانچہ
اسکے مارا کہ سر اڑگیا لشکروں سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی کوہان بسیل نے روزمین پر گرکے مرا ساوج
نے اور ایک پہلوان کو مقابلے کیواسطے بھیجا شاہزادہ نور الدہر نے اسکو بھی قتل کیا اسی طرح بیس جوان میدان
میں آئے مگر شاہزادہ نور الدہر کے ہاتھ سے باری باری قتل ہوئے اس عرصے میں آفتاب غروب ہوا ساوج
نے طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا امیر ثانی بصد شادمانی اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے ساوج شاہ نے جاکر ای
ایک نامہ امیر ثانی کے نام تحریر کیا کہ مجھے کچھ ضروری کام در پیش ہیں اسوجہ سے پندرہ دن کی مہلت درکار ہے
بعد پندرہ دن کے آپ سے مقابلہ کرونگا یہ نامہ لکھکر ایک سوار کو دیا سوار نامہ لیکر امیر نامدار کے پاس آیا
دربانوں نے روکا سوار نے نامہ دکھایا دربانوں نے امیر با توقیر کو اطلاع کی بلوا بھیجا صاحبقران سے کہا

عرض کی کہ ایک نامہ دار دردولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے امیر ثانی نے فرمایا بلالو چوبدار باہر آیا اپنے
ہمراہ نامہ دار کو اندر لیگیا نامہ دار نے شوکت امیر دیکھکر سلام کیا نامہ ساوج کا نذر دیا امیر نامدار نے
نامہ کھلوا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے اسکی پشت پر جواب لکھا کہ ہمنے تمہین مہلت دی جو کام ہو سکے
اُنکو انجام دے لو پھر ہمسے مقابلہ کرنا یہ لکھکر اُسی نامہ دار کو دیا نامہ دار رخصت ہوا سب نے عرض کی یا
صاحبقران اس نامہ مین کیا لکھا تھا امیر ثانی نے فرمایا ساوج شاہ نے پندرہ دن کی مہلت طلب
کی تھی مین نے مہلت دیدی سردارون نے عرض کی نہین معلوم اس مکار نے کیا سوچی ہے اور اس مہلت
طلب کرنے سے اسکی کیا مراد ہے امیر ثانی نے فرمایا ہمکو اس سے کیا مطلب ہے اُسنے ہمسے مہلت طلب کی ہمنے
مہلت دی اب اُسے اختیار ہے یہان تو یہ باتین رہین مگر نامہ دار جب جواب لیکر ساوج شاہ بلقانی کے
پاس پہنچا نامہ دکھایا ساوج شاہ بہت خوش ہوا بختگان کو طلب کیا نامہ دکھایا اور کہا کہ صاحبقران ثانی بڑے
جری ہین ایسے وقت مین نے مہلت طلب کی اُنھون نے بلا عذر مہلت دیدی بختگان نے کہا ان لوگون کا یہی
قاعدہ ہے کہ جو مہلت طلب کرے یہ دریغ نہین کرتے ساوج شاہ نے کہا مین نے یہ تدبیر کی ہے جو جو سلاطین
میرے ہین اور کفیل اکثر رہا کیئے ہین اُنکو نامے لکھتا ہون فوج طلب کرتا ہون بہت سے پہلوان میری سرحد مین
رہتے ہین اُنکو اطلاع دیتا ہون جب یہ سب لوگ مجتمع ہو جاینگے اُسوقت صاحبقران سے مقابلہ کرونگا دیکھون
تو حمزۂ ثانی مجھسے کیونکر بازی فتح لیجاتے ہین بختگان نے کہا بہت بہتر ہے واقعی آپ نے بہت اچھی تدبیر نکالی
اب صاحبقران ثانی کو مقابلہ کرتے ہوئے کیفیت معلوم ہوگی آپ ضرور خطوط تحریر فرمایئے ہرگز دیر نہ لگایئے
ساوج شاہ نے اُسیوقت میر منشی کو طلب کیا آٹھ نامے لکھوائے سب کا مضمون یہ تھا کہ چونکہ آپ حضرات نے
اکثر میری مدد کی اور جن جن مشکلون مین آپکا شریک رہا ہون اسوقت مجھے مدد کی ضرورت ہے مسلمانون سے جنگ
آغاز ہے فوج میرے پاس بہت کم رہگئی ہے آپکو لازم ہے کہ اسوقت میری مدد کیجئے اور جہانتک ممکن ہو جلدی تشریف
لایئے کہ مین نے کل پندرہ روز کی مہلت اہل اسلام سے لی ہے نامے جب تحریر ہو چکے تو ساوج شاہ جابلقانی
نے سانڈنی سوارون کو بلایا جہان جہان نامے بھیجنا تھے روانہ کیئے سانڈنی سوار روانہ ہوے پھر اُسنے چند سوارون
کو طلب کیا اور اپنی مملکت کے اضلاع مین جو جو پہلوان نامی گرامی رہتے تھے اُنکو اطلاع دینے کے لئے سوارون
کو روانہ کیا اور سب سے تاکیداً یہ کہدیا کہ بہت جلد جانا اور اپنے ہمراہ اُن لوگونکو لیکر آنا سوار روانہ
ہوئے ساوج شاہ نے بختگان اور زمرد ثانی سے کہا اب حمزۂ ثانی کا گرفتار کر لینا اور قتل کر ڈالنا کتنی بڑی
بات ہے آپ لوگ دیکھینگے یہان دو تین روز کے عرصے مین اسقدر مجمع ہو جائیگا کہ کہین تلے بھر مین جگہ نہ ملیگی
بیچارگان کو بھی فکر کرنا پڑیگی امیر ثانی کیا مقابلہ کرینگے جسوقت کثرت سپاہ کو دیکھینگے خائف ہو کر صلح کا پیام
دینگے زمرد ثانی بھی بہت خوش ہوا جواب دیا کہ آپنے بڑی کوشش کی واقعی اب حمزۂ ثانی کا بچنا دشوار ہے
اسی ذکر اذکار مین دو روز گذر گئے تیسرے روز چوبدار نے ساوج شاہ کو اطلاع دی کہ حضور ملکہ علیمہ بادشاہ
ملک ولیمہ بڑے کروفر سے لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے قریب ہے کہ آپ کے شہر مین داخلہ کرے ساوج شاہ
نے کہا ہماری فوج کے سردارون سے کہو جلد تیار رہین ہم برائے استقبال جاینگے بڑے اعزاز واکرام سے اُنکو
لائینگے چوبدار نے اسی وقت افسران فوج کو اطلاع کی سب تیار ہوئے ساوج شاہ نے زمرد ثانی سے
کہا اگر مزاج مبارک مین آئے تو آپ بھی تشریف لے چلیے بختگان نے بھی زمرد ثانی سے کہا کہ آپکو لازم ہے کہ ضرور

چلیے ملک ولیم خوش ہو جائیگا اپنی عزت تصور کریگا آپکا نفع ہے زمرد ثانی اُسیوقت اپنے تخت پر سوار ہوا ساوج شاہ
نے سب سرداروں کو ہمراہ لیا اپنے شہر کے باہر آیا ملک ولیم کو دیکھا کہ لشکر بیشمار ہمراہ لیے ہوے آتا ہے لشکر میں عجب
بڑے بڑے پہلوان گینڈوں پر سوار بعض پیدل جنکا بار گینڈے بھی نہ اٹھا سکتے تھے مانند بیل مست جھومتے ہوئے چلے
آتے ہیں ساوج شاہ زمرد ثانی کی طرف مخاطب ہوا اور کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص جو سب سے
مال و زر سپاہ و خزانے میں کم ہے وہ کس جاہ و تجمل سے آیا ہے کسقدر لشکر ساتھ لایا ہے جسقدر لشکر ملک ولیم کے ہمراہ
ہے اسکے نصف بھی سپاہ میسر نہیں ہے زمرد ثانی نے کہا کہ دیکھیے اور لوگ آئینگے زمرد ثانی کو ساوج شاہ نے جواب دیا
کہ اور لوگ جو آئینگے وہ اس سے بڑھ کے اپنے ہمراہ فوج لائینگے اُنکے علاوہ میری ممالکت میں پہلوان اسقدر ہیں
کہ جب سب لوگ مجتمع ہونگے تو اُن میں ایک ایک سو سو پر بھاری ہوگا یہ باتیں کرتے ہوئے ساوج شاہ اور
زمرد ثانی قریب ملک ولیم کے پہونچے ملک ولیم نے جو ساوج شاہ کو آتے ہوے دیکھا اپنے مرکب سے اتر
پڑا ساوج شاہ بھی پیدل ہوا زمرد ثانی اپنے تخت پر بیٹھا رہا ملک ولیم نے ساوج شاہ کو سلام کیا پوچھا کہ
یہ کون صاحب ہیں جو تخت پر بیٹھے ہیں ساوج شاہ نے کہا یہ خداوند زادے ہیں زمرد ثانی ہیں انہیں کو
مسلمانوں سے پریشان کیا ہے زہے نصیب میرے کہ یہ میرے یہاں آئے ملک ولیم نے آگے بڑھ کے زمرد کو بھی
سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا زمرد ثانی نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا ساوج شاہ ملک ولیم کو بڑی عزت و
حرمت سے اپنے قلعے میں لایا ہرکاروں نے صاحبقران ثانی کو خبر پہونچائی کہ ساوج شاہ کی مدد کرنیکو
ملک ولیم لشکر گران ہمراہ لیکر آیا ہے امیر ثانی نے فرمایا کیا خوف ہے خدا مالک ہے لیکن ساوج شاہ جو ملک
ولیم کو لیکر آیا اسنے محفل عیش و نشاط بڑے تکلف سے منعقد کی عین گرمی جشن میں ہرکاروں نے پھر آکر کہا
کہ رنگین تاجدار عنقریب داخل شہر ہونیوالا ہے بہت مجمع سے آتا ہے ساوج شاہ خوش ہوگیا زمرد ثانی سے
کہا کہ اب وہ شخص آتا ہے کہ جو جرأت و ہمت میں لاثانی ہے یہ کہکر اٹھا سرداروں کو ہمراہ لیکر استقبال کو
بیرون شہر آیا رنگین تاجدار کو بڑے اعزاز و اکرام سے لایا رنگین تاجدار جب محفل میں آیا ساوج شاہ
سے زمرد ثانی کو پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں ساوج شاہ نے تمام حقیقت زمرد ثانی کی بیان کی رنگین تاجدار
نے کہا آپ نے انکے لوگوں کو کیوں زحمت دی صرف میں کافی تھا مسلمانوں کی کیا مجال تھی جو مجھسے مقابلہ کر سکتے
آپ نے بیکار سب صاحبوں کو زحمت دی ساوج شاہ نے کہا بہت دنوں سے آپ لوگوں کی زیارت
بھی نصیب نہیں ہوئی تھی خیر یہی حیلہ پیدا ہو گیا رنگین تاجدار خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد اور تاجداروں
کی بھی آمد کی خبر سنی سب کو باعزاز و اکرام ساوج شاہ اپنے ہمراہ لایا اُس روز سات بادشاہ اور بہت سے پہلوان
اپنے ہمراہ لشکر گران لیکر آئے وہ شب اسی طرح بسر ہوئی ساوج شاہ کو محفل میں بیٹھنا ملا جبکہ صبح ہوئی
تو سب بادشاہوں نے کہا اب ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ طبل جنگی بجوائیے کسی کا انتظار نہ فرمائیے اب جو صاحب
تشریف لائینگے وہ قلعہ میں براحت و آرام استراحت فرمائینگے اب آپکو فوج و لشکر کی کیا فکر و ہمت ہے اسی قدر
بہت ہے اگر یہ لوگ ایک ایک خاک کی چٹکی ڈالیں گے تو لشکر اسلام کا پتہ نہ ملیگا ساوج شاہ نے زمرد ثانی سے
پوچھا زمرد ثانی نے بختگان کی طرف دیکھا بختگان نے کہا میرے نزدیک بھی یہی امر مناسب ہے کہ اب طبل جنگی
بجوائیے کل میدان میں جائیے ساوج شاہ نے حکم دیا کہ طبل جنگی بجے طبل پر چوب پڑی ہرکارے لشکر اسلام کے
یہ خبریں لیکر اپنے لشکر میں آئے بارگاہ صاحبقران ثانی میں گئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی خداوندا عمرو دولت

میں ترقی عطا کرے دوست شاد دشمن ذلیل و خوار رہیں ساوج شاہ جابلقائی نے طبل جنگی بجوایا ہی انکا ارادہ
ہی کہ صبح کو میدان کارزار میں نکلکر معرکہ آرائے شرو ہو صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ بفضل ایزدی و تائید ربانی
ہمارے لشکروں میں بھی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں شب
تو اسی ساز و سامان میں بسر ہوئی جب سلطان زرین پوش فلک فوج ثوابت دیا نگا لگو شکست دیکر ترسن چرخ نیلی
پر جلوہ افروز ہوا صاحبقران ثانی نے فریضۂ سحری سے فراغت پائی سلاح طلب کئے خادموں نے کشتیاں حاضر
کیں امیر ثانی نے ہتھیار جسم پر آراستہ کیئے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادموں نے مرکب حاضر کیا امیر نامدار
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے اسطرف سے ساوج اور
زمرد ثانی اور ملک ویلم اور رنگین تاجدار اور کئی بادشاہ جو جو آئے تھے ساوج شاہ کے برابر سب گھوڑوں
پر سوار سب کے آگے زمرد لیدین کا تخت عقب میں سب بادشاہوں کی فوج اس طرح سے ساوج شاہ
میدان میں آیا لشکر اسلام میں سب نے دیکھا کہ فوج کی آمد کم نہیں ہوتی قلعے سے برابر فوج چلی آتی ہی بڑی دیر کے
بعد سب فوج آچکی صفیں جمیں دو پہر تک صف بندی ہوئی لشکر اسلام میں سب لوگ اس مجمع کثیر کو دیکھکر حیران
ہوئے صاحبقران ثانی نے فرمایا محل تردد نہیں ہی خدا مدد کریگا یہ ذکر تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی سب
لوگ اسطرف متوجہ ہوئے جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم مانند دریا چلا آتا ہی
سب کے آگے ایک سوار قوی ہیکل بایک اسپ دو رکابہ پر سوار خادم خدمتگار چتر زرین سر پر لگائے ہوئے
رہواروی کرتا آتا ہی جب قریب پہونچا دونوں لشکروں کی طرف نگاہ کی جسطرف ساوج شاہ کا لشکر تھا اُس
طرف بڑھا پھر ساوج شاہ گھوڑے کو بڑھا کے آگے بڑھا اُس تاجدار کا استقبال کیا اپنے ہمراہ لیگیا اُسکی فوج بھی
سب لشکروں میں جا کر شامل ہوئی تاجدار ساوج شاہ کے قریب کھڑا ہوا نقیب چاہتے ہیں کہ برائے لقابت
بڑھیں پھر گرد اڑی سب اُس طرف مخاطب ہوئے دیکھا اور ایک تاجدار لشکر گران ہمراہ لیئے ہوئے آتا ہی جب
قریب پہونچا ساوج شاہ اُسکو بھی اپنے ہمراہ لیگیا اُسکی فوج بھی شامل لشکر سلاطین ہوئی امیر ثانی نے فرمایا اسنے
چند روز کے اندر بڑا انتظام کیا یہ کہہ رہے تھے کہ پھر گرد اڑی لشکر اسلام کے جوان اُسطرف دیکھنے لگے جب
دامن گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا کہ علمہائے سیہ و زرنگاری بحد و بیشمار نظر آتے ہیں جب بالکل غبار برطرف ہوا
تو دیکھا بہت سے دیوان شریر پیر تیں ہاتھوں میں لیئے ہوئے چلے آتے ہیں ساوج شاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی مع
سب تاجداروں اور تمام لشکر کے آگے بڑھا زمرد ثانی نے پوچھا یہ کون ہی ساوج شاہ نے کہا فیروز ستارہ پیشانی
بڑا بادشاہ عالیجاہ ہی حریفوں میں بھی یکتائے روزگار ہی سات طلسم اسکے زیر حکومت ہیں اور دیو وغیرہ بھی اسکے تابع
ہیں زمرد ثانی نے کہا میں نے آجتک اتنا لشکر کسی کا نہیں دیکھا ساوج شاہ نے جواب دیا کہ اسکے کل
لشکر کے چوتھے حصے سے بھی کم اسکے ہمراہ ہی اگر اپنے تمام لشکر کو لیکر آتا تو جگہ نہ ملتی سب کو تکلیف ہوتی یہانسے
الٹے پلٹ جاتے اور ضرورت کیا تھی جو انکو اپنے ہمراہ لاتا اسی قدر بہت ہی اب اگر سب لوگ چلے جائیں تو کچھ
ہراس نہیں ہی اسکے ہمراہ دیو کسقدر ہیں زمرد ثانی نے کہا اب مسلمانوں کو جان بچانا مشکل ہوگا یہ باتیں کرتے ہوئے
فیروز ستارہ پیشانی کے قریب پہونچے ساوج شاہ نے فیروز ستارہ پیشانی کو جھک کر سلام کیا اور سب بادشاہوں نے
بھی سر جھکائے مگر زمرد ثانی اپنے تخت پر بیٹھا رہا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اے ساوج شاہ یہ کون بد تمیز ہی جو تخت
پر ہی ساوج نے جواب دیا انکو بد تمیز نہ فرمائیے یہ زمرد ثانی خداوند زادے ہیں ہمارے پیشوا ہیں فیروز ستارہ پیشانی

نے کہا اسنے مجھے سلام کیوں نہیں کیا ساری خدائی اسکی شاہد ونگاہیں خود خداوندہوں میرے سامنے یہ کیا
خداوندی کرسکتا ہے ساوج شاہ نے کہا آپکے یہاں اسنے پناہ لی ہے جب آپ اسکو دشمنوں کے خوف سے نجات دینگے
آپکی اطاعت قبول کریگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے اسکے دشمنوں کو ابھی نیست و نابود کردونگا
مگر شرط یہ ہے کہ مجھے سجدہ کرے اور اب تم سبکو بھی یہی لازم ہے کہ مجھے خداوندی مانو اور خداوند فیروز ستارہ پیشانی
مجھے کہو یا قدرت کے نام سے پکارو اب میں نے دنیا کے کاروبار میں دخل دینا اختیار کیا ہے بہت سے چیزیں خلق
کی ہیں بہت سے آدمی پیدا کیے بہت سے لوگ گرفتار کردیے حیات و ممات بھی اب میرے اختیار میں ہے تمام اہل
دنیا مجھے خداوند کہتے ہیں میرا خود ارادہ تھا کہ مسلمانوں کو بھی جنہیں اپنا تماشا دکھلاؤں ان لوگوں سے بھی سجدہ کراؤں
ساوج شاہ نے کہا ایسا ہی ہوگا آپ ان لوگوں پر فتحیاب ہونگے اور یہ سب لوگ آپکی اطاعت بسر و چشم قبول
کرینگے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مجھے توریج بدرگ کی زبانی یہاں کی کیفیت معلوم ہوئی تھی کہ تمہاری فوج
کو شکست ہوئی میرا عزم جبھی تھا مگر توریج کی زخمداری کی وجہ سے نہ آسکتا تھا جب تمہارا نامہ گیا تو بالغرض
ہوا توریج کو وہیں چھوڑتا آیا ساوج شاہ نے کہا توریج آپکے وہاں کیونکر پہونچا فیروز ستارہ پیشانی نے
کہا جب تمہارے یہاں سے نکل گیا تو میری سرحد میں پہونچا ایک درخت کے نیچے گر کر بیہوش پڑا تھا
میں اسوقت اپنے طلسم کے گرد و نواح میں گشت کر رہا تھا میری نگاہ پڑی جوان قوی تن کو دیکھا اسکے پاس
گیا ہوشیار کیا اس سے سب کیفیت دریافت کی اسے مرد جری پایا اپنے یہاں لیگیا زخم روزی کرائی ابھی تک
اچھا نہیں ہوا ہے اگر صحت پائیگا تو وہ بھی ضرور آئیگا یہ باتیں کرتا ہوا فیروز ستارہ پیشانی ساوج شاہ کے ساتھ لشکر
میں سب لشکر آراستہ ہوا صاحبقران ثانی یہ کیفیت دیکھ رہے تھے لوگوں نے قریب آکر عرض کی یا امیر یہ کون شخص
ہے جو دیووں کا لشکر اپنے ہمراہ لایا ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا میں اس سے آگاہ نہیں ہوں کوئی بادشاہ
ہے مگر کافر ہے کیا عجب ہے کہ صاحب طلسم بھی یہی ہو سرداروں نے عرض کی اب فوج کی کثرت حد سے زیادہ ہوگئی
ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا میں بھی دیکھ رہا ہوں مگر خدا مالک ہے یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا صحرا کی جانب
سے ایک گرد اڑی سرداران امیر نے عرض کی یا صاحبقران ثانی پھر کوئی بادشاہ آتا ہے امیر نے فرمایا کچھ
تردد نہ کرو خدا مالک ہے ساوج شاہ نے جو گرد اٹھتے ہوئے دیکھی زمرد ثانی سے کہا کوئی اور آتا ہے یہ ذکر تھا
کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ شاہزادہ ایرج نوجوان بصد شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے
آتے ہیں صاحبقران ثانی ایرج نامدار کو دیکھکر خوش ہوگئے سب سردار آگے بڑھے ساوج نے جو
ایرج نامدار کی شان و شوکت دیکھی زمرد ثانی سے کہا یہ کون ہے جو لشکر اسلام کی طرف جاتا ہے بختگان نے
کہا یہ بیٹے ہیں قاسم نبیرہ صاحبقران اول کے بڑے جری و بہادر ہیں ساوج نے کہا انکو کیونکر اطلاع ہوئی جو
اسوقت پر آئے بختگان نے کہا ای شہنشاہ آپکو ابھی حقیقت مسلمانان اچھی طرح نہیں معلوم ہے ان لوگوں کی
مدد غیب سے ہوا کرتی ہے نہیں معلوم یہ جاہ و حشم کیونکر ممکن ہوا کون کون سے ملک تباہ کیے کن کن لوگوں
کو زیر کیا ایسے وقت پر یہاں آکے موجود ہوئے یہاں تو یہ ذکر تھا مگر ایرج نامدار صاحبقران ثانی سے
آکر ملے سب سرداروں کو ایرج نوجوان کے آنیکی بہت خوشی ہوئی ایرج نامدار نے لشکر ساوج کی طرف دیکھکر
صاحبقران ثانی سے عرض کی یہ کون شخص ہے جو اسقدر فوج رکھتا ہے امیر نے فرمایا یہ فوج ایک شخص کی نہیں ہے
بہت سے لوگوں کا لشکر ہے ایرج نوجوان نے عرض کی یہ سب کیا زمرد ثانی کی ذات کا ہے امیر نے فرمایا

کہ زمرد ثانی کی ذات کا تو فساد ہے مگر اب یہ کوشش و پیروی ساوج شاہ جابلقائی کی ہے اپنے سب لوگون کو
بلایا ہے فوج اسقدر اس ترکیب سے جمع کی ہے یہ ذکر تھا کہ پھر ایک طرف سے گرد اُڑی طرفین اس طرف دیکھنے
لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران ثانی نے دیکھا کہ رستم بن ایرج فوج دریا موج ہمراہ لیے ہوئے
بڑی شان و شوکت سے آتے ہین صاحبقران ثانی بہت خوش ہوئے ساوج کا رنگ زرد ہو گیا بختگان
سے پوچھا یہ کون جوان آتا ہے جسکے لینے کو لشکر اسلام سے لوگ بڑھے ہین بختگان نے کہا یہ رستم بن ایرج
ہین ساوج نے کہا ان لوگون کو کسنے اطلاع دی جو عین وقت پر آگئے بختگان نے کہا صرف اقبال اہل اسلام
ترقی پر ہے انھین کون اطلاع دینے جاتا ہے صاحبقران ثانی کو یہ بھی تو نہ معلوم تھا کہ یہ لوگ کہان ہین ساوج
نے کہا اگر یہ لوگ جمع بھی ہو جائینگے تو میرا کیا بنا لینگے یہان لشکر دیوان موجود ہے سب دیو جسوقت مل کر حملہ کرینگے
تو کچھ بھی نہ معلوم ہوگا ساوج تو یہ باتین کرتا رہا یہان رستم نامدار صاحبقران سے آکر ملے ایرج نامدار نے
گلے سے لگایا رستم نے اپنے لشکر مین صف بندی کا حکم دیا کہ آسمان سے نوبت نقارے کی صدا آئی امیر نے
گردن اُٹھائی دیکھا لشکر دیوان بیشمار پرے سے ہوا آتا ہے آگے نشان کھلے ہین جب دیو مائل بہ پستی ہوئے تو
صاحبقران ثانی نے دیکھا کہ شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور سلیمان ثانی ایک شامیانہ زرنگار کے نیچے بڑے
جاہ و حشم سے آتے ہین صاحبقران ثانی نے ایرج سے کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے اس وقت کیسی
مدد کی یہان سب ہراسان تھے مگر میری نظر خدا پر تھی یہ ذکر تھا کہ سکندر فرخ لقا اور سلیمان ثانی بھی
امیر سے آکر ملے صاحبقران ثانی سے دونون جوانون نے عرض کی یہ سب فساد زمرد ثانی کا ہے امیر نے
سب کیفیت بیان کی سلیمان ثانی نے اپنے لشکر کو مقابلے مین لشکر دیوان کے آراستہ کیا ساوج بہت
ہراسان ہوا بختگان سے کہا اب تو لشکر دیوان بھی صاحبقران ثانی کے یہان گیا معلوم ہوتا ہے کوئی ہرکارہ
ہمارے یہان آیا اور یہ سب خبرین لیکر صاحبقران ثانی کے پاس گیا اور سب خبرین یہان کی پہونچا دین
امیر نامدار نے ویسا ہی بندوبست کیا بختگان نے جواب دیا کہ میری عقل بھی نہین کام کرتی کہ یہ کیا ماجرا ہے
یہ لوگ کہان تھے جو صاحبقران نے انکو اس سرعت کی اطلاع دی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ پھر ایک جانب سے گرد
اُڑی ساوج شاہ نے کہا دیکھا چاہیے یہ کس کا طرفدار آتا ہے بختگان نے کہا حال معلوم ہو جائیگا کہ دامن گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے ساوج نے کہا اے
بختگان یہ کون جوان ہے بختگان نے کہا یا امیر الزمان ہین لشکر اسلام سے لوگ بڑھے کہ امیر الزمان کا استقبال
کرین کہ دوسری طرف سے گرد اوڑی ساوج نے گھبرا کر کہا اے بختگان اس طرف سے بھی گرد اُڑی ہے بختگان ادھر
دیکھنے لگا جب گرد برطرف ہوئی تو ساوج نے دیکھا کہ ایک نقابدار اطلس پوش بصد جوش و خروش لشکر بیشمار ہمراہ
لیے ہوئے آتا ہے ساوج نے اے بختگان یہ نقابدار کون ہے بختگان نے کہا مین نہین بتا سکتا کہ یہ کون ہے مین
اس نقابدار سے واقف نہین یہ ذکر تھا کہ تیسری جانب سے گرد اڑی ساوج نے پھر گھبرا کے کہا اے بختگان
اس طرف سے بھی گرد اڑی ہے بختگان نے کہا قریب آنے دو معلوم ہو جائیگا ساوج نے کہا اے بختگان یہ گرد
عظیم بلند ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے بیشمار لشکر آتا ہے نہین معلوم یہ لوگ کسکے طرفدار ہین یہ ذکر تھا کہ گرد برطرف
ہوئی بختگان نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان بصد شوکت و شان لشکر بیشمار لیے ہوئے آتے ہین
ساوج نے بختگان سے گھبرا کے کہا اے بختگان یہ جوان کون ہے سب سے بڑھ کے اسکے ہمراہ لشکر ہے اور بہ

رعب و داب مین بھی سب سے زیادہ ہے بختگان نے کہا یہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان ہین اس جوان کو
صاحبقران سے کم نہ سمجھیے اسکے بھروسے پر حمزہ ثانی صاحبقرانی کرتے ہین یہ جوان جرات ہمت مین یکتا ہے
صد ہا طلسم اسنے برباد کیے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا اسکے آنیسے مجھے خوف پیدا ہو گیا ہے پہلے تو یہ ذکر
تھا مگر صاحبقران نے جو دیکھا کہ شہزادہ بدیع الملک نوجوان اس جاہ و تجمل سے آتے ہین خود اپنا گھوڑا
بڑھایا جب صاحبقران آگے بڑھے پھر کسکی مجال تھی جو کھڑا رہتا سب لوگ برائے استقبال شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان بڑھے بدیع الملک نے جو صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے سے اترے بڑھکر
صاحبقران ثانی کو سلام کیا صاحبقران بھی گھوڑے سے اتر پڑے بدیع الملک نے لشکر کو حکم کیا کہ صفین
درست کرے مگر آفتاب غروب ہو چکا تھا ساوج نے کہا اب وقت مقابلہ نہین ہے بہتر ہے کہ طبل بازگشت
بجا دیا جائے یہ جو لوگون نے سنا طبل بازگشت پر چوب لگائی دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے
فیروز ستارہ پیشانی نے ساوج سے کہا تمنے غضب کیا طبل بازگشت بجوا دیا مسلمانونکا انتظار نہ کیا وہ لوگ
خود طبل بازگشت بجواتے تمنے کیون ایسا کیا اب سب کو یہ گمان ہوگا کہ ہمارے یہان جو اسقدر لشکر جمع
ہو گیا تو یہ لوگ خائف ہو گئے ساوج شاہ نے کہا واقعی مجھسے بڑی غلطی ہوئی خیر اب کل میدان ہی مین سمجھ
لینگے مسلمان کہان جاتے ہین فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ بات تو ضرور ہے کہ اگر مسلمان ہمسے دونا لشکر بھی
فراہم کرینگے تو بھی فتح نہ پاوینگے مین اسوقت ہر طرح کی قدرت رکھتا ہون ابھی چاہون سب کو مٹا دون مگر مجھے
کیفیت جنگ مسلمانان دیکھنا ہے مین نے سنا ہے کہ یہ لوگ بڑے بہادر ہین اور بڑے اقبالمند ہین دیکھون اب
انکی بہادری اور اقبالمندی کیا کرتی ہے ساوج شاہ نے کہا آپسے بہادری کیا کر سکین گے یہان تو یہ باتین تھین مگر
جب صاحبقران فرحان و شادمان میدان سے پلٹ کے اپنی بارگاہ مین آئے خادمون نے بارگاہین جلدی
جلدی استادہ کین جو لوگ ساتھی ہمراہ آئے تھے سب کا لشکر اترا سرداران نامی امیر کی بارگاہ مین آئے
صاحبقران نے سب کی کیفیت دریافت کی اسی خوشی مین جلسہ منعقد کیا سب نے اپنی اپنی کیفیت بیان
کی صاحبقران نے شکر کیا رات بعیش و عشرت مین بسر کی جب مسافر روشن اندام فلک یعنے آفتاب
عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا اور مسافت شب کو طے کر کے اپنے نور سے جہان کو روشن کیا تب
صاحبقران اور جملہ سرداران اسلام نے فریضۂ سحری ادا کر کے عزم میدان کارزار کا کیا تمام فوج تیار
ہوئی سب سرداران شیر دل گھوڑون پر سوار ہوئے لشکر گران ہمراہ لیکر میدان کارزار مین آئے
ادھر سے ساوج شاہ اور فیروز ستارہ پیشانی اور جملہ بادشاہ اپنی اپنی فوج لیکر میدان مین آئے طرفین
کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کرکیت کر چکا لشکر سے فیروز ستارہ پیشانی نے ایک
دیو سے کہا کہ میدان مین جا کر مبارز طلب کرے دیو میدان مین آیا مبارز طلبی کی سلیمان ثانی کے لشکر
سے ایک دیو نے اجازت سیملی امیر سے لی میدان مین آیا دیر تک رد و بدل رہی آخرکار دیو لشکر
فیروز ستارہ پیشانی نے دوسرے دیو کی طرف اشارہ کیا وہ میدان مین آیا اسکے ہاتھ سے وہ بھی ہلاک
ہوا اسی طرح بیس دیو فیروز ستارہ پیشانی نے میدان مین بھیجے اور سب قتل ہوے جب فیروز ستارہ پیشانی
نے یہ کیفیت دیکھی سب دیو دیوزادون سے اشارہ کیا کہ اس دیو پر ٹوٹ پڑو سب ٹوٹ پڑے سلیمان ثانی
نے بھی اپنے لشکر کو اشارہ کیا یہ سب بھی جا گرے دیو دیوزادون مین جنگ مغلوبہ ہی آخر لشکر فیروز کو شکست ہوئی

لشکر سلیمان ثانی کے دیوون نے تعجب کیا سلیمان ثانی نے سب کو روکا فیروز ستارہ پیشانی کو ملال ہوا
ساوج کا عجب حال ہوا بختگان سے کہا جو اپنے تئین خداوند بتاتے تھے اور لشکر دیوان پر بہت مغرور
تھے پہلے اُنھین کی فوج نے شکست کھائی یہ تو بُری بات ہوئی سب دیو بھاگ گئے یہ بھی خیال نہ کیا کہ مالک
کو یہان چھوڑے جاتے ہین بختگان نے کہا دیکھیے ابھی کیا ہوتا ہے سلیمان بلاے روزگار ہین آجتک کسی کو انسے
فتح پانا نصیب نہین ہوا ساوج نے کہا اے بختگان یہ تو کہنا بیجا ہے کہ کسی نے انپر فتح نہین پائی اور کوئی انسے
مقابلہ نہین کر سکتا ہے چاہے آجتک کسی نے فتح نہ پائی ہو مگر اب یہ لوگ کسی طرح نہ بچین گے دیوون کا لشکر الگ
تھا اُنھین آپسمین مقابلہ ہوا ایک کو فتح ایک کو شکست ہو گئی اگر فیروز ستارہ پیشانی اپنی بات پر آجائیگا تو
سلیمان اسکا کیا بنا سکین گے بختگان نے جواب دیا کہ اسقدر لشکر پر ناز نہ فرمایے جسوقت اہل اسلام سے
مقابلہ پڑیگا لشکر کچھ کام نہ کر سکیگا جب یہ لوگ دیو سے لڑنا کھیل جانتے ہین تو انسان کیا چیز ہین ساوج شاہ
نے کہا تمھین ہمیشہ انسے شکست ملی ہے اسوجہ سے یہ خیال کرتے ہو کیا وہ زمانہ کچھ دور ہے کہ سلمانون کو شکست
اٹھاتے دیکھو بختگان نے کہا میری تو یہ امید ہے بختگان و ساوج مین تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر فیروز ستارہ پیشانی
نے اپنے لشکر مین سے ایک پہلوان کو میدان مین بھیجا پہلوان نے مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے ایک سردار
اسکے مقابلے مین گیا پہلوان سے پہلے تو نیزہ بازی ہوئی جب نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا تو اُسنے تلوار میان
سے کھینچکر سردار اسلام سے کہا اے جوان تو نے اس مجمع عظیم مین میرے ہاتھ سے نیزہ نکالا مین تجھے زندہ نہ
چھوڑونگا یہ کہکر وار کیا سردار اسلام نے تلوار کو تلوار پر روکا اور بجاوے سے ہاتھ نکالکر خبردار کہکر
تلوار لگائی پہلوان نے سر کے بچانیکو سپر اُٹھائی مگر تلوار سپر سے بھی نہ رکی سپر کو کاٹ کے سر مین رکی
سر کو کاٹ کے صدر مین آئی پہلوان مر کے گھوڑے سے گرا لشکرون سے شور تحسین بلند ہوا فیروز ستارہ پیشانی
نے دوسرے پہلوان کو بھیجا سردار اسلام نے اسکو بھی قتل کیا جب دو پہلوان لشکر فیروز کے قتل
ہوے تو اسنے تیسرے پہلوان کو بھیجکر سردار اسلام پر سحر کیا کہ گھوڑا بدلگامی کرنے لگا لیکن پہلوان جو لشکر فیروز
سے آیا تھا اسنے مبارز طلبی کرکے وار کیا فیروز ستارہ پیشانی نے سحر کو زور دیا گھوڑا الف
ہو گیا سردار اسلام زمین پر گرا پہلوان نے تلوار لگائی سردار اسلام قتل ہوا صاحبقران نے جو یہ
کیفیت دیکھی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے فرمایا کہ تمنے کیفیت دیکھی اس سردار کی جان مفت
گئی معلوم ہوتا ہے یہ شخص ساحر ہے شاہزادہ بدیع الملک نے عرض کی مجکو اجازت مرحمت فرمایے مین جاکر اس
سے مقابلہ کرونگا صاحبقران نے کہا کیا ضرورت ہے ابھی کیفیت خلاصہ معلوم نہین کہ یہ سحر کے سبب سے گھوڑے
نے بدلگامی کی یا اصل مین مرکب کی خطا تھی کسی اور سردار کو روانہ کرو وہ جاکر مقابلہ کرے اگر ایکی بار یہ پھر امر وقوع
پذیر ہوا تو اختیار ہے تم شوق سے جاکر مقابلہ کرنا شاہزادہ بدیع الملک نے ایک سردار کو میدان مین بھیجا
اسنے آکر مقابلہ کیا فیروز ستارہ پیشانی نے سحر کیا اسکا گھوڑا بھی بدلگامی کرنے لگا یہ بھی قتل ہوا شاہزادہ
بدیع الملک نے صاحبقران سے کہا آپ کو اب یقین کامل ہوا صاحبقران نے فرمایا اب مین جاکر اسکے سحر کو
باطل کیے دیتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرماتے ہین مین جاتا ہون ابھی فیروز
کو کیفیت اس سحر کی دکھائے دیتا ہون امیر نے کہا تمھین اختیار ہے اب مین نہین روک سکتا شہزادہ
بدیع الملک میدان مین آئے اس سوار سے جسکو فیروز نے میدان مین بھیجا تھا مقابلہ کیا فیروز نہایت

کچھ سحر کرتا رہا مگر شاہزادے پر سحر نے تاثیر نہ کی کیونکہ بازو بند وغیرہ پاس موجود تھے اور اسپ طلسمی پر سوار
تھے گھوڑے پر بھی سحر کا اثر ظاہر ہوا بدیع الملک نے اس جوان کو قتل کیا فیروز بہت حیران ہوا بختگان
نے جواب دیا کوئی تحفہ کہیں سے مل گیا ہوگا یہی سبب ہے جو سحر تاثیر نہیں کرتا ہے فیروز نے کہا اب اسکے تحفے کو کسی طرح
لینا چاہیے جبتک اسکے پاس وہ تحفہ رہیگا اسپر سحر تاثیر نہیں کریگا بختگان نے جواب دیا کہ صاحبقران خود بھی صاحب
اسم اعظم ہیں انپر بھی سحر تاثیر نہیں کرتا ہے اور پسران امیر ایسے ہیں جنپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے یہ لوگ تو بڑے اقبالمند
ہیں فیروز نے کہا اسوقت میں اس جوان سے کیونکر لڑ سکتا ہوں بختگان نے کہا جسقدر فوج اس جگہ موجود ہے
سب کو حکم دیجیے کہ ایکبارگی اس جوان پر ٹوٹ پڑے گو تمام لشکر اسلام بھی ٹوٹ پڑیگا اور صاحبقران خود
بھی مصروف جنگ ہو جائینگے اسوقت ہمکو سحر کرنیکا موقع ملیگا لشکر حمزہ کو سحر کرکے تباہ کر دیجیے گا فیروز کو
یہ بات پسند آئی جتنے بادشاہوں کی فوجیں وہاں موجود تھیں سب کی طرف اشارہ کیا کہ اس جوان پر ٹوٹ پڑو
اور جسطرح بن پڑے اسے یا تو قتل کر دو یا زندہ گرفتار کر لو سب نے جو یہ اشارہ پایا ایکبارگی سب لشکر
بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے بدیع الملک نوجوان بھی شیرانہ جنگ کرنے پر آمادہ ہو گئے مگر صاحبقران نے
جو یہ کیفیت دیکھی اپنے تمام لشکر کو لیکر حملہ آور ہوئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی اور فیروز نے صاحبقران
کے لشکر کے سرداروں کو سحر سے ہلاک کرنا شروع کیا امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی ہوشیار ہوکر اسم اعظم باواز بلند
پڑھنے لگے جسنے آواز دی یا صاحبقران مدد کیجیے صاحبقران نے جاکر اسم اعظم دم کیا فوراً سحر دفع ہو گیا
ایک جانب بدیع الملک نوجوان لوح محفوظ کا عکس لوگوں پر ڈال رہے ہیں جو مبتلاے سحر ہوا شاہزادہ
بدیع الملک نے لوح محفوظ کا عکس ڈالا فوراً سحر اتر گیا چاق و تندرست ہوکر پھر لڑنے لگا ایک جانب ایرج
نامدار لوگوں کو قتل کر رہے تھے ایک سمت شاہزادہ نور الدہر صفوں کو درہم برہم کر رہے تھے ایک غول پر
رستم بن ایرج مشغول قتل تھے اسیطرح سے چاروں طرف لشکر کفار کے لوگ قتل ہو رہے تھے فیروز بختگان سے
کہتا تھا اب کچھ بن نہیں پڑتا ہے اسوقت مسلمان غضب کی جنگ کر رہے ہیں دیکھیے کیا ہوتا ہے بختگان نے کہا
اب مجکو بھی کوئی صورت امان کی نظر نہیں آتی فیروز نے جواب دیا کہ میں مناسب وقت یہ بات جانتا ہوں
کہ ساوج شاہ اور زمرد تاجی کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے طلسم میں چلا جاؤں وہاں مسلمانوں کا گذر دشوار ہے
جب اپنے یہاں پہنچ جاؤنگا تو سب مسلمانوں کی فکر کرونگا اور اگر مجھے پیشتر سے یہ بات معلوم ہوتی کہ مسلمان
اس طرح جنگ کرینگے تو میں اسکا بندوبست کر لیتا اور اس طور سے آتا کہ سب مسلمانوں کو گرفتار کر لیتا اور
ایک بھی بچنے نہ پاتا مگر اب طلسم میں جاکر اسکا بندوبست کرونگا اور بادشاہ جو یہاں رہجائینگے اپنا بندوبست
کرینگے بختگان نے جواب دیا کہ میرے نزدیک اس سے بہتر دوسری بات نہیں ہے فیروز نے بختگان
سے کہا کہ تم ساوج کو اشارے سے اپنے پاس بلاؤ بختگان نے ساوج شاہ بلقانی کو اپنے پاس بلایا
ساوج جب قریب آیا تو فیروز نے اپنی رائے ظاہر کی ساوج نے جواب دیا کہ آپ زمرد تاجی کو اپنے ہمراہ
لیجائیے میں اپنے ملک کو چھوڑ کر نہ جاؤنگا جب مسلمان مجھے نہ پائینگے تو ضرور میرے ملک کو تباہ کرینگے مگر آپ
زمرد تاجی کو لیجائیے میں اور کوئی دوسری تدبیر کرونگا فیروز نے جواب دیا کہ اگر تمکو اپنے ملک کو ضائع ہوجانیکا
خوف ہے تو ملک اس سے بہتر مجھسے لینا میں تمہیں اپنے ایک طلسم کا بادشاہ کر دونگا ساوج نے جواب دیا کہ یہ
لوگ جو اپنے اپنے ملک کو چھوڑ کر میرے بلانے سے چلے آئے ہیں میرے جانیکے بعد کیا کہیں گے اور آیندہ

مجھے انسے چار آنکھین کرتے ہوئے شرم آئیگی اس سے بہتر یہی ہو کہ آپ زمرد ثانی کو اپنے ہمراہ لیجایئے مین یہان
سمجھ لونگا اپنی جان دونگا مگر یہان سے کہین نہ جاؤنگا فیروز مجبور ہوگیا زمرد ثانی سے کہا اگر میرے تخت پر
آؤ میرے ہمراہ چلو مین مسلمانون کے واسطے انتظام کرونگا اول تو یہ لوگ میری سلطنت تک پہنچ نہ سکین گے
اور اگر کسیطرح سے وہان ابھی جائینگے تو اپنے کیے کی سزا پائینگے وہان ایک شخص تورج ایسا موجود ہی کہ جب وہ لشکر
لیکر انسے مقابلہ کریگا تو یہ لوگ اپنی جان نہ بچا سکینگے زمرد ثانی نے غنیمت جانا اپنے تخت سے اترکر فیروز کے
تخت پر گیا بختگان سے کہا جلدی آؤ بختگان بھی انکے پاس جا بیٹھا فیروز نے سحر کیا تخت بلند ہوا بدیع الملک
نے جو یہ کیفیت دیکھی تیر لگایا مگر تخت بہت بلند ہو چکا تھا فیروز پر نہ تیر نہ پڑا بدیع الملک نے امیر سے کہا آپنے
ملاحظہ فرمایا فیروز زمرد ثانی کو مع بختگان اپنے تخت پہ بٹھا کے فرار ہوگیا مین نے تیر بھی لگایا مگر تخت اسکا
بلند ہو چکا تھا تیر نہ پہنچا امیر نے فرمایا کہان جائیگا اگر خدا نے چاہا تو اسکے ملک مین چلینگے اسکو گرفتار کرینگے
بدیع الملک امیر سے یہ کہکر مصروف جنگ ہوئے پے در پے درہم برہم کرنے لگے دو چار صفون کو توڑ کے
علمدار فوج کے قریب پہونچے اسکو قتل کیا ساوج کے قریب پہونچے اسکے برابر اور بادشاہ تھے انھون نے
بدیع الملک پر حملہ کیا کیا مجال تھی جو اس شیر کو زخمی کر سکتے بدیع الملک نے بڑھکے ساوج شاہ پر تلوار کا وار کیا
ساوج نے سپر اٹھائی مگر تیغ بران سپر کو کاٹکر خود و سر کو دو کرتا ہوا سینے مین در آیا ساوج مرکر گھوڑے سے زمین پر گرا اور
بادشاہ جو اسکے پاس کھڑے تھے یہ کیفیت دیکھکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے اور فوج بھی آگئی مگر شاہزادۂ
بدیع الملک نوجوان نے بادشاہون کو زیر تیغ کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین جسقدر سلاطین وہان موجود
تھے قتل ہوگئے فوجون نے جو یہ کیفیت دیکھی ہمت جنگ باقی نہ رہی سب نے پناہ طلب کی لشکر اسلام نے
تلوار روکی فوج کفار ہاتھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئی امیر نے سبکی خطائین معاف کین بفتح
و فیروزی داخل قلعۂ جابلقا ہوئے سب مال و اسباب قبضے مین آیا امیر نے جلسۂ تہنیت منعقد
کیا سب کو خلعت و انعام دیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو صاحبقران زندانخانے کی طرف تشریف لائے
سب اسیرونکو رہا کیا وہ بھی مسلمان ہوئے ایک مرد پیر امیر کے قریب آیا قدمونکو بوسہ دیا اور جو لوگ کہ
ساوج کے ملازمان قدیم تھے انھون نے خدمت صاحبقران مین عرض کی یا امیر یہ وزیر اعظم دستور معظم
ساوج شاہ کا ہو اسکو بیٹے نے اسیر کیا تھا امیر نے اس پیر مرد سے نام پوچھا اسنے عرض کی اس فقیر کو تبریز اصفہانی
کہتے ہین مین قدیم سے تاجر پیشہ تھا جد و آبا بھی یہی کام کرتے تھے اتفاق سے یہان آیا ساوج نے میری بہت
خاطر کی اپنا وزیر بنایا وہ زمانہ ایسا تھا کہ ہمہ وجوہ مین کاروبار تجارت سے مجبور تھا وزارت کو غنیمت جانا تمام
ملک جابلقا کا بندوبست بہت اچھی طرح سے کیا بیشتر یہ قریہ مشہور تھا اب ملک کہلاتا ہو مگر میرا طریقہ ستارہ پرستی
تھا ساوج اکثر مجھسے دربارۂ تبدیل مذہب کہا کرتا تھا مگر مین ہمیشہ انکار کرتا تھا ایکدن اسنے مجھے تنگ کیا
جب مین نے نہ مانا تو اسنے مذہب کی بابت کلمات ناشایستہ کہے مین نے اسکے مذہب کو برا کہا اسنے مجھے
اسیر کیا چھبیس برس سے اس زندان تنگ و تاریک مین اسیر تھا ایک وقت بھی آب و طعام ممکن نہوتا تھا
زندگی تھی اس سے بچ رہا نہین مثل اور قیدیون کے مین بھی مرجاتا لیکن قسمت اچھی تھی نعمت آخرت ہاتھ آئی
بڑی عزت پائی دو روز کا زمانہ گزرا کہ ایک بزرگوار خواب مین آئے مین نے انکو سلام کیا انھون نے جواب سلام
دیکر فرمایا ای تبریز اصفہانی نہ گھبرا کہ تیرا زمانہ رہائی بہت قریب آگیا ہو صاحبقران ثانی تشریف لاینگے تجھے

مجھے رہائی دینگے یہ فرما کر میری پشت پر ہاتھ رکھا اور کلمۂ طیبہ تعلیم کیا میں اُسیوقت بصدق دل مسلمان ہوا امیر
خوش ہوئے شہر جابلقا میں اُس مرد دیندار کو حاکم کیا دو روز وہاں تشریف فرما رہے تیسرے روز شاہزادہ
بدیع الملک نے عرض کی اب یہاں ٹھہرنا بیکار ہے بہت سے بادشاہ قتل ہوئے اُن لوگونکے ملک کا کوئی انتظام
کنندہ نہوگا اور رعایا کافر ہوگی بہتر ہے کہ وہاں تشریف پہنچیے دیکھیے کیا معاملہ ہوتا ہے کون یہاں آتا ہے کون انکا
کرتا ہے وہاں منتظم اپنی طرف سے مقرر کرنا چاہیے یہاں ٹھہرنے میں ہرج منظور ہے امیر نے فرمایا میں ابھی تیار
ہوں بدیع الملک نے عرض کی پھر دیر نہ کیجیے تشریف لے چلیے امیر نے اُسیوقت حکم دیا کہ کوچ کی تیاری لشکر میں ہو
ہم صرف آج ہی کی شب یہاں اور قیام کرینگے کل ضرور یہاں سے کوچ ہوگا یہ خبر جو لشکر میں پہونچی سب نے
سامان سفر درست کرنا شروع کیا یہاں امیر نامدار نے سب بادشاہونکے ملازموں سے ایک ایک شخص
کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو امیر نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کس بادشاہ کا ملک قریب ہوگا لوگوں نے
عرض کیا کی یہاں سے ملک سلیمانیہ قریب ہے وہاں کا بادشاہ ملک سلیمان تاجدار قتل ہوگیا ہے امیر نے
سب کو رخصت کیا شب بھر عیش و عشرت میں بسر کی صبح کو حسب الحکم سب اہالیان لشکر اپنے اپنے سامان
درست کرکے خدمت امیر میں حاضر ہوئے عرض کی اب تشریف لے چلیے امیر نے فرمایا اتالا بارگاہ کا لدوا دو بس
اُسیوقت بارگاہیں لدگئیں امیر نے بھی تھوڑے عرصے میں سواری طلب کی سلیمان ثانی کو رخصت کیا اور
آپ مع سب سرداروں کے طرف شہر سلیمانیہ کے روانہ ہوئے شہر جابلقا میں تبریز اصفہانی کو حاکم بنا
گئے تبریز اصفہانی نے بہت چاہا کہ میں بھی صاحبقران کے ہمراہ رکاب چلوں مگر امیر نے منظور نہ کیا اپنے
ہمراہ نہ لیا تبریز مجبور ہوگیا امیر روانہ ہوئے چوتھے روز طے مراحل و قطع منازل کرکے شہر سلیمانیہ کے قریب
پہونچے بدیع الملک نے عرض کی آج شب کو اسی میدان میں قیام فرمایئے صبح کو شہر میں داخل ہجیے کا موقع
دن بھی باقی نہیں ہے اور خستگی بھی زیادہ ہے مناسب وقت یہی ہے کہ شب بھر یہاں ٹھہر جایئے امیر نامدار نے
بھی بدیع الملک کی بات کو پسند کیا خادموں کو حکم ہوا کہ بارگاہیں بہت جلد استادہ ہوجائیں ہم آج شب بھر
یہاں قیام کرینگے صبح کو انشاء اللہ تعالی شہر میں داخل کرینگے ملازموں نے حسب الحکم فوراً بارگاہیں استادہ کیں سب
لوگ بھی اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا کہ بہتر ہے کچھ شغل ایسا ہو جس سے
تفریح ہو اور خستگی برطرف ہو بدیع الملک نے ساقیان سیمین عذار کو طلب کیا محفل عیش و نشاط برپا ہوئی یہاں تو یہ
کیفیت تھی مگر خبر آمد امیر جاسوسوں نے سلیمان تاجدار پسر سلیمان کو پہونچائی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہے اور آپکے شہر کے
باہر بارگاہیں استادہ ہوئی ہیں وہیں سب قیام پذیر ہیں مگر اے شہنشاہ ایک تعجب کی بات ہے کہ بہت سے سرداران
یہاں کے اُس لشکر کے ہمراہ ہیں مگر ہمارے بادشاہ نہیں معلوم ہوتے ہیں سلیمان نے کہا معلوم ہوتا ہے انھوں نے
لشکر اسلام پر فتح پائی ہوگی اور اُنکے سرداروں کو مع لشکر کے کچھ اپنا لشکر ہمراہ کرکے یہاں بھیجدیا ہوگا خود
بھی دو تین روز میں تشریف لائینگے مگر لازم یہ ہے کہ اچھی طرح سے جاکر خبر لاؤ اگر کیفیت صحیح ہو تو انکو اسی
وقت یہاں لے آؤ اور اگر کوئی دوسری بات ہو تو اُسکا انتظام کیا جائے ہرکارے پھر روانہ ہوئے لشکر اسلام
میں آئے لوگوں سے کیفیت دریافت کیا سب حال معلوم ہوا ہرکارے گھبرا گئے روتے پیٹتے وہاں سے بھاگے
اپنے شہر میں داخل ہوئے ملک سلیمان تاجدار کے پاس آئے کہا اے شہنشاہ ستم ہوگیا آپکے والد نامدار قتل ہوئے
اور بھی بہت سے ملکوں کے بادشاہ آئے تھے وہ سب بھی مارے گئے ساوج شاہ بلقانی بھی قتل ہوگیا بڑا

شہنشاہ عالیجاہ فیروز تاجدار جو اسوقت سات طلسم کا حاکم ہی فیروز ستارہ پیشانی مشہور ہی بلکہ دعوے
خداوندی کرتا ہی وہ بھی تاب مقابلہ نہ لایا آخر کار فرار پر قرار کیا سرداران لشکر اسلام اسکے تعاقب مین جاتے ہین
پیشتر یہ ارادہ ہی کہ جو جو بادشاہ قتل ہوئے ہین اُنکے ملکون پر قبضہ کرین اپنی طرف سے وہان حاکم مقرر کرین جب سب
ملک قبضے مین آجائین تو فیروز ستارہ پیشانی کو جاکر قتل کرین وہان کوئی شخص زمرہ ثانی ہی اُسکے واسطے
یہ سب کوششین ہین سلیمان تاجدار نے کہا فیروز ستارہ پیشانی تو بہت بڑا شخص ہی وہان تک جانا تو ممکن نہین
لیکن مین اپنے والد نامدار کے خون کا بدلہ لونگا سب مسلمانون کو قتل کرونگا یہ کہکر اسنے اپنی فوج مین اطلاع کرائی
کہ سب لوگ مسلح و مکمل رہین لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا جسوقت وہ لوگ میرے ملک مین آنیکا قصد کرینگے
مین ضرور انکو قتل کرونگا لشکر سلیمان مین جو یہ خبر پہنچی سب لوگ تیاریان کرنے لگے سلیمان نے شہر مین بندوبست
کا حکم دیا تھوڑی رات باقی تھی کہ سلیمان اپنی تمام فوج کو لیکر شہر پناہ کے قریب قلعہ تھا وہان آٹھہرا

انکر اب حال صاحبقران نامدار کا عرض کیا جاتا ہی

کہ امیر نے جب محفل برخاست کی تو صبح ہو گئی تھی صاحبقران نے سجادہ طلب کیا خادمون نے سجادہ بچھایا
امیر نے فریضہ سحری ادا کیا بدیع الملک کو بلایا فرمایا اب چلنا بہتر ہی بدیع الملک نے عرض کی مناسب
ہی لشکر مین بھی سب تیار ہین تشریف لے چلیے ملازمین نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا صاحبقران نام
خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے بدیع الملک سے فرمایا شاید یہان کچھ انتظام ہمارے آنے کی خبر سنکر
ہو گیا ہی دیکھو کچھ سوار بطور جاسوس یہان آئے تھے وہ سامنے جاتے ہین بدیع الملک نے عرض کی کچھ
اندیشہ نہین ہی یہ ذکر کرتے ہوئے آگے بڑھے ہنوز شہر پناہ تک نہ پہونچے تھے کہ صاحبقران نے دیکھا دروازہ شہر پناہ
کھلا اور ایک نوجوان تاج سر پر رکھے لباس شہنشاہی پہنے مرکب کو مہمیز کرتا ہوا نکلا عقب مین اُس جوان کے
لشکر بھی ہی امیر نے وہان کے واقف کار لوگون سے جو ہمراہ صاحبقران تھے بلاکر دریافت کیا کہ یہ جوان
کون ہی سب نے عرض کی یا صاحبقران اسکو سلیمان تاجدار کہتے ہین سلیمان کا بڑا بیٹا ہی اور بھی اسکے بھائی
ہین مگر کوئی قابل سلطنت اسکے سوا نہین ہی یہ بڑا منتظم ہی سلیمان کے زمانہ مین بھی یہی سلطنت کرتا تھا امیر
نے فرمایا کیا اندیشہ ہی یہ گفتگو تھی کہ سلیمان مقابلے مین امیر کے آکے ٹھہرا اپنے لشکر کو روکا صاحبقران نے
بھی صف بندی کا حکم دیا یہان بھی لشکر مین صف بندی ہوئی جب دونون لشکر درست ہو چکے تو نقیبون نے
نکلکر نقابت کی کرشیت کرچکا کہ بیٹے سلیمان نے گھوڑا آگے بڑھایا امیر کیطرف دیکھکر کہا او سردار لشکر تو نے
غضب کیا ایسے بادشاہ جلیل کو قتل کیا جسکا عدل و داد مین ثانی نہ تھا اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو مع لشکر میری
اطاعت قبول کر اور قاتل سلیمان کو میرے حوالے کر کہ تیری جان بخشی ہو ورنہ اس لشکر مین ایک جاندار
کو زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا او بادہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجھے اپنی جان بچانا منظور ہی تو دین باطل چھوڑ
کر اطاعت اسلام قبول کر سلیمان نے کہا بس زیادہ نہ کہنا اگر یہی دعوے ہی تو کسی کو میدان مین بھیجو امیر نے
چاہا خود مرکب بڑھائین مگر نور الدہر نامدار نے صف سے گھوڑا بڑھایا صاحبقران کے قریب آئے عرض
کی مجکو اجازت میدان مرحمت فرمایئے آپ کہا تشریف لیجاتے گا صاحبقران نے فرمایا تحسین اختیار ہی شہزادہ
نور الدہر اجازت طلب کرکے میدان مین آئے سلیمان نے اپنی فوج کی جانب پلٹ کے دیکھا ایک پہلوان صمصام
نامی صف سے جھومتا ہوا نکلا سلیمان کے قریب آکر کہا مجکو اجازت ہو کہ اس جوان کے مقابلے مین جاؤن

سر کاٹ کے لے آؤں یلمان نے اجازت دی صمصام مقابلے میں آیا نور الدہر سے مخاطب ہو کر کہا ای
جوان میں وہ پہلوان ہوں کہ جسکے نام سے دلیران عالم کو لرزہ چڑھتا ہے تو مجھسے کیا مقابلہ کریگا بہتر ہوگا کہ
ہمراہ ہمارے آقاے نامدار کے پاس چل تجھے عہدۂ جلیل دلا دینگے سردار لشکر اسلام تیری کیا قدر کرتا ہے ہمارے
یہاں چل پیرام تبرا علی کیا بلے نور الدہر نے تیور بدل کر فرمایا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے میدان جنگ ہے
انجمن مشاورت نہیں ہے مقام پند نہیں ہے تو جس لیے یہاں آیا ہے اُس کام کو انجام دے یہ سنکر صمصام نے گاوزن
ہوا نیزہ چلنے لگا دو تین تانوں میں نور الدہر نے صمصام کے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا صمصام کو بہت برا معلوم
ہوا تلوار نکالی نور الدہر کے سر پر وار کیا نور الدہر نے اُسکے وار کو خالی دیکر تیغہ برق تاب کمر سے کھینچا اور خبردار
خبردار کہکر ہاتھ لگایا صمصام نے سپر کو اُٹھایا مگر تیغہ لنگوار دست پُرقوت نور الدہر نامدار انکی تلوار
جو بیری سپر کو کاٹکر جگر تک اُتر آئی صمصام گھوڑے سے گرا لشکر فریقین سے شور تحسین و آفرین بلند
ہوا یلمان نے پھر اپنی فوج کیطرف اشارہ کیا ایک اور پہلوان گھوڑا چمکا کے سامنے آیا یلمان نے جسکو میدان
میں بھیجا یہ بھی میدان میں آیا نور الدہر کے ہاتھ سے قتل ہوا اسیطرح دس جوان باری باری یلمان کے
لشکر سے آئے اور نور الدہر کے ہاتھ سے قتل ہوئے اسی جنگ وجدال میں آفتاب غروب ہوا دونوں
لشکر اپنی اپنی طرف واپس ہوئے مگر یلمان مغموم و متحیر ہو اپنے قلعے کے اندر آیا وزرا امرا کو بلایا سب سے
کہا اب کوئی تدبیر ایسی کیجائے کہ سب کی جان بچے آج ایک جوان نے اسقدر پہلوان قتل کیے اور پہلوان بھی
ایسے نامی کہ جنکا زور و شجاعت میں مثل نہ تھا انسے لڑکر فتح پانا بہت دشوار ہے وزرا نے کہا اور تدبیر کیا
ہو سکتی ہے یلمان نے کہا اگر کوئی تدبیر نہ ہوگی تو سب کی جان جائیگی اور شہر بھی ہاتھ سے نکل جائیگا مسلمانوں کا قبضہ
ہو جائیگا یلمان تو یہ باتیں کر رہا تھا وزرا غور کر رہے تھے کچھ بن نہ آتا تھا کہ مسروق صمصام عیار یلمان کا آیا
جب یلمان کو اس درجہ متردد پایا کہا ارشاد فرمائیے مزاج مبارک کیسا ہے کیوں اس وقت آپ غموش ہیں
یلمان نے کل کیفیت بیان کی مسروق نے جواب دیا کہ آپ کچھ فکر نہ فرمائیے میں سردار لشکر اسلام کو پکڑ لاؤنگا
آپ انکو اسیر کیجیے گا جب اور لوگ اسکی رہائی کا قصد کریں آپ اُنسے مقابلہ کیجیے گا بے سردار فوج کیونکر لڑیگی
یلمان نے کہا یہ نہ سمجھنا لشکر اسلام میں جو لوگ موجود ہیں وہ غیر نہیں ہیں سب صاحبقران کے عزیز ہیں اور
بہادر ہیں جسوقت میں صاحبقران کو اسیر کرونگا سب سردار آفت برپا کر دینگے اُسوقت ان لوگوں
سے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہوگا کوئی تدبیر ایسی ہو کہ جسمیں خوف مقابلہ نہو مسروق نے کہا جسوقت وہ لوگ
آپ پر زیادتی کریں آپ صاحبقران کو زیر تیغ بٹھا دیجیے گا سب مجبور ہو جائینگے یلمان نے کہا میں اس
بات کو اچھا نہیں جانتا ہوں قتل صاحبقران آسان نہیں ہے بہت مشکل ہے مسروق نے کہا دوسری ترکیب
یہ ہے کہ شبخون مارا جائے یلمان نے جواب دیا کہ شبخون جانے میں بھی مقابلہ کرنا پڑیگا وزیر نے جواب دیا کہ اس کام
کو ہم بھی پسند کرتے ہیں شبخون جانے میں قباحت نہیں ہے یلمان نے جواب دیا کہ شبخون جانے میں یہ
خوف ہے کہ لشکر اسلام ہوشیار ہو جائے خود مقابلہ پر چڑھے تو ہماری فوج اس قابل نہیں ہے جو شب کو مقابلہ
کر سکے وزرا نے جواب دیا کہ اسوقت لشکر اسلام بھی بدحواس ہوگا غرض سب نے ایسی ہی تقریر کی کہ یلمان
کو قبول کرنا پڑا مجبور ہو کر یلمان نے سب کا کہنا قبول کیا اور اپنے لشکر میں کہلا بھیجا کہ صبح کو ہم مقابلہ
صاحبقران میں نہیں جائینگے ارادہ ہمارا یہ ہے کہ آج شبخون جائیں لہذا روشنی کا بندوبست ابھی سے

چاہئے لشکر میں یہ جو یہ خبر پہونچی رسالداروں نے روشنی وغیرہ کا بندوبست کرنا شروع کیا یلمان نے وزرا سے
کہا کس ترکیب سے چلنا چاہئیے سب نے جواب دیا کہ لشکر کے چار حصے کرکے چار طرف روانہ کیے جائیں
اور جب نصف شب گذر جائے تو ہر چہار طرف سے لشکر اسلام کا محاصرہ کریں خیمونکی طنابیں کاٹ کر گھوڑے
دوڑائے جائیں اگر وہ لوگ تھوڑے بہت ہوشیار بھی ہو جائیں گے تو کیا بنا لینگے یلمان نے کہا میری
بھی یہی صلاح ہی انہیں ذکروں میں ایک پہر رات گذری یلمان نے وزرا سے کہا اب عرصہ کرنا مناسب نہیں ہی سب
اٹھ کھڑے ہوئے لشکر تو پیشتر ہی سے تیار ہو چکا تھا یلمان کے ہمراہ ہوا یلمان شہر پناہ کی جانب
روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت امیر باتوقیر کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب میدان کارزار سے شادان و فرحان اپنی بارگاہ کی جانب مراجعت فرمائی اور داخل بارگاہ
ہوئے بدیع الملک کو اسیوقت طلب فرمایا ہرکارون نے شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں عرض
کی حضور صاحبقران زمان یاد فرماتے ہیں شاہزادہ بدیع الملک اسی وقت بارگاہ میں آئے عرض
کی آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں امیر ثانی نے فرمایا کہ میرا قصد ہی آج کی خوشی میں ایک جشن تہنیت کی تیاری کرو
شب بھر جلسہ سے صبح کو مقابلہ حریف میں چلینگے لہذا سامان اسکا مہیا ہونا چاہیے اور تم اسکا انتظام اچھی طرح سے
کرو بدیع الملک نے حسب فرمائش صاحبقران جلسہ کا سامان کیا ملازمین کو طلب کرکے حکم دیا کہ بارگاہ میں
فرش مخملی استادہ کرو آج ایک جلسہ عظیم الشان ہوگا ملازمین یہ خبر پاکر بہت خوش ہوئے بہ تعجیل سب سامان بارگاہ آراستہ
کیں اور جملہ سامان مہیا کیا جب سب انتظام ہو چکا بدیع الملک نے صاحبقران کو اطلاع دی امیر باہر تشریف
لائے رونق افروز بارگاہ ہوئے صحبت عیش گرم ہوئی سب سرداران نامی و گرامی حاضر ہوئے صاحبقران نے
بہت انعام بھی لوگونکو تقسیم فرمایا سرداران نامی شاہزادہ نور الدہر کی مدح و ثنا کرنے لگے امیر نے بھی بہت
تعریف کی اسی ذکر میں رات زیادہ گئی صاحبقران نے فرمایا میں جانتا ہوں اب یلمان کوئی اور بندوبست
کریگا آج اسکی ہمت کم ہو گئی بدیع الملک نے عرض کی اور کیا انتقام کریگا شاید عار صلح دے گا تو ہم صلح کرینگے
اور اسی کو اس شہر کا حاکم بنا دینگے یہاں تو یہ ذکر تھا مگر یلمان نے شہر پناہ سے باہر آکے فوج کے چار حصے کیے
اور چار جانب روانہ کر دیے سب کو تعلیم کر دیا کہ لشکر اسلام کو حصار میں لے لو جب چارون طرف روانہ کر چکا
تو ایک جانب کچھ سوارون کو ہمراہ لیکر آپ بھی روانہ ہوا ایک کوس چڑھے کے سب لوگ لشکر اسلام کی
طرف چلے یہاں سب لوگ مصروف عیش و نشاط تھے کچھ بارگاہ میں موجود تھے باقی خیمے میں جاتے تھے بارگاہ
خاص کے در پر کچھ دربان بیٹھے نگہبانی کر رہے تھے یلمان قریب خیمون کے پہونچ گیا اور ایک خیمون کی
طنابیں کاٹیں گھوڑے دوڑانا شروع کیے یہ لوگ جو در بارگاہ صاحبقران پر بعہدۂ دربانی بیٹھے ہوئے
تھے انہون نے جو روشنی دیکھی اور دو ایک خیمونکو گرتے دیکھا گھبرا کے بارگاہ کے اندر آئے صاحبقران
کی خدمت میں سب کیفیت عرض کی امیر تلوار پکڑ کے اٹھے اور جملہ سردار بھی مسلح حاضر تھے امیر ثانی کے
اٹھتے ہی سب کھڑے ہو گئے صاحبقران نے جو باہر آکے دیکھا تو عجب کیفیت نظر آئی بدیع الملک امیر کے
قریب تھے صاحبقران نے فرمایا دیکھو یلمان نے بندوبست کیا ہم پر شبخون آیا ہی بدیع الملک نے عرض کی
اب سب موقوف ہو جائیگا یہ کہکر قدم بڑھایا صاحبقران نے فرمایا دیکھو چارون طرف روشنی معلوم ہوتی ہی

ہمارے لشکر کو حصار مین لیا ہی: کہتے ہوئے قریب آئے سرداران اسلام نے تلوارین کھینچ لین فوج یلمان
پر مانند شیر غضبناک کے گرے یلمان نے جو یہ کیفیت دیکھی وزرا سے کہا دیکھو جو بات ہم سمجھے تھے آگے
تھے وہ حاصل ہوئی یہان سب ہوشیار تھے اب انکو کون روک سکتا ہی ہماری فوج مین تو اسقدر لوگ نہین
مین جو اس لشکر عظیم سے مقابلہ کرین انھین وجہون سے مین اس رائے کو پسند نہ کرتا تھا تم لوگونکی زبردستی
نے مجھکو آمادہ کیا اب سوائے جان بچنے کی ترکیب جاؤ وزرا بھی متحیر ہوئے آپس مین کہنے لگے اسوقت لشکر
اسلام کا ہوشیار ہو جانا بڑی تعجب کی بات ہی بعض نے کہا یہ لوگ جب کہین جنگ آغاز ہوتی ہی تو شب بیدار
رہتے ہین بعض نے جواب دیا کہ آج شاید یہان کوئی محفل تھی دیکھو سامنے وہ جو ایک بارگاہ معلوم ہوتی ہی اسمین
کیسی روشنی ہو رہی ہی اسی طرح ہر ایک شخص نے مختلف باتین کہین یلمان نے جواب دیا کچھ نہین لشکر اسلام کا اقبال
یاور ہی ہر ایک بات مین بڑھتے ہی جاتے ہین یہان تو یہ ذکر تھا مگر لشکر اسلام صفون کو درہم برہم کرتا ہوا آگے
بڑھتا چلا آتا تھا جب یلمان نے دیکھا کہ اب میری فوج مین بہت کم لوگ باقی رہگئے چاہا بھاگ کے نکل جاؤن
یہ خیال کر کے وزیرون سے مشورہ کیا سب نے اسکی رائے سے اتفاق کیا یلمان گھوڑے کو چھیڑکر ایک جانب
چلا وزیر بھی اسکے عقب مین چلے بدیع الملک نوجوان نے دور سے یہ کیفیت دیکھی کہ ایک تاجدار گھوڑے
پر سوار ایک جانب جاتا ہی عقب مین اسکے اور کئی سوار ہین سمجھ گئے یلمان بھاگا جاتا ہی یہ تصور کر کے اپنے
مرکب کو مہمیز کیا قریب یلمان کے پہونچے پکار کر کہا او نامرد کہان جاتا ہی یلمان گھوڑے کو چھیڑکر قریب
شاہزادہ بدیع الملک کے آیا تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے وار کو خالی دیکر تیغہ برق تاب اسکے سر پر لگایا
گو اسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر موت آپہونچی تھی تیغہ نے سپر کو کاٹا سر پر پڑا کہ دو پرکالے ہوکے
یلمان گھوڑے سے گرا اور جو وزرا اسکے ہمراہ تھے یہ کیفیت دیکھکر سہم گئے ہاتھ باندھکر شاہزادہ
بدیع الملک کے قریب آئے عرض کی ای شہریار ہمکو امان دیجئے شاہزادہ بدیع الملک نے سب کو
مسلمان کیا اپنے ہمراہ لیا جو لوگ یلمان کی طرف سے لڑ رہے تھے وہ فرار ہوئے بدیع الملک ان لوگون
کو لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر ثانی نے انکا بہت اعزاز کیا اپنی بارگاہ کی طرف
لیکر چلے جب داخل بارگاہ ہوئے تو صاحبقران نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہین بدیع الملک
نے عرض کی یہ وزیر ہین یلمان کے جسوقت یلمان قتل ہوا یہ لوگ مطیع اسلام ہوئے امیر قتل یلمان
کی خبر سنکر بہت خوش ہوئے سب سردارون نے بھی ہمت بدیع الملک کی بہت تعریف کی امیر نے
فرمایا اب اسوقت تو یہین قیام کرو صبح کو شہر مین داخلہ کرینگے سب نے قبول کیا امیر نے پھر جلسہ ترتیب
دیا رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی بدیع الملک نے امیر ثانی سے کہا اب دیر نہ فرمایئے تشریف
لے چلیے صاحبقران نے نماز سے فراغت کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان نے سب لشکر کو درست
کیا صاحبقران ثانی مع فوج گران داخل شہر ہوئے دیکھا شہر بہت آباد ہی ہر گلی کوچے مین رونق پائی جاتی ہی
دوکانین آراستہ و پیراستہ دوکاندار وضعدار امیر کو دیکھکر بہت متعجب و متحیر ہوئے ایک ایک جوان لشکر اسلام
کی شان و شوکت بغور دیکھنے مین مصروف ہوا سب اٹھ کھڑے ہوئے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران
دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوئے ایوان شاہی کے قریب پہونچے وزرا نے عرض کی یہین تک سواری سے تشریف
لے چلیے آگے تکلیف نہ فرمائیے صاحبقران نے مرکب روکا تمام لشکر رک گیا صاحبقران گھوڑے سے

...ے ایوان شاہی مین داخل ہوئے مکان کو نہایت پرتکلف پایا جب خادمون نے پردہ اُٹھایا امیر نے دیکھا
ایک بارہ دری نہایت نفیس بنی ہی بہت اچھی طرح سجی ہی بیچ مین ایک تخت مرصع کار بچھا ہی چتر زرین اُسی تخت
مین نصب ہی ایک تلوار تخت پر رکھی ہی امیر نے اُس تلوار کو اپنے قبضے مین کیا دنگل زرین طلب فرمایا وزرا نے
عرض کی حضور تخت پر تشریف رکھین امیر نے جواب دیا ہمکو اسکی حاجت نہین یہ بات ہمارے خلاف ہی ہم فراش راہ دین اسلام
ہین تاج و تخت کی تمنا نہین رکھتے یہ ذکر تھا کہ خادمون نے دنگل حاضر کیا اور کرسیان بھی آئین دنگل بھی بہت
بچھائے گئے صاحبقران مع رفقائے نامدار تختگاہ مین جلوہ فرما ہوئے منتظمان سلطنت کو یاد فرمایا وزیرون
نے [illegible] مین کو حاضر کیا امیر نے مسلمان ہونیکی سب کو ہدایت کی جن جن لوگون نے منظور کیا امیر نے انھین دربار
مین جگہ دی اور جو کافر ایمان نہ لائے امیر نے اُنکے قتل کا حکم دیا جب سب اراکین در دولت پر حاضر ہوئے امیر
نے خزانہ دار کو طلب کیا خزانہ دار حاضر ہوا صاحبقران کو کلید خزانہ نذر دی امیر نے بدیع الملک سے فرمایا کہ
تم جا کر حساب مجموعہ خزانہ کا معاینہ کرو بدیع الملک نے حکم امیر کی تعمیل کی خزانے مین تشریف لائے جسقدر مال
و اسباب تھا اپنے لشکر کے خزانے مین شامل کیا سب کام انجام دیکر خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہوئے
امیر نے فرمایا اب یہان کسی کو حاکم بنانا ضرور ہی پس معلوم ہونا چاہیے کہ صاحب حق کون ہی بدیع الملک نے
تحقیق کیا تو کوئی صاحب حق ایسا نہ تھا جو مسلمان ہوتا بدیع الملک نے کل کیفیت صاحبقران سے عرض کی
امیر نے وزرا سے مخاطب ہوکر کہا اب کوئی وارث سلطنت باقی نہین ہی وزیرون نے عرض کی یا صاحبقران
جو لوگ ہین وہ مسلمان ہونے سے انکار کرتے ہین صاحبقران نے ایک وزیر کو کہ نام اسکا روشن قیاس
تھا اپنی طرف سے اس شہر کا حاکم بنایا دو روز وہان قیام کیا تیسرے روز مع اپنے لشکر کے کوچ کیا لوگون
نے عرض کی اب یہان سے ملک زرین پوش کے شہر مین چلنا چاہیے کہ وہ بھی جابلقا کی جنگ مین مارا گیا
ہی راہ مین اُسکا ملک ملتا ہی مگر یا صاحبقران ایک غضب ہی کہ اسکی دختر ترقان نقاب پوش بڑی ساحرہ
ہی جب کوئی ملک زرین پوش کے ملک پر لشکر کشی کرکے گیا اُسنے تنہا اکر تمام لشکر کو دیوانہ بنا دیا اور اگر کوئی
ساحر بعزم جنگ گیا اور اُس سے مقابلہ کیا مین گرمی جنگ مین اُسنے چہرے سے نقاب الٹ دی جلکر مرگیا
علاوہ اس سحر کے اُسنے اپنے رہنے کا جو مکان بنایا ہی اُسمین عجائب و غرائب سحر سے بنائے ہین وہان انسان
کا دخل نہین ہو سکتا ہی اور مکان اُسکا شہر پناہ سے آگے ہی اُسکے بعد شہر پناہ ہی جب کوئی اس سرحد سے زندہ
بچکر جائے تو شہر پناہ تک پہونچے اور یہ بھی اکثر لوگون نے بیان کیا ہی کہ اگر کوئی اُسکو قتل کرکے شہر پناہ تک
پہونچ بھی جائے تو شہر پناہ سے گذرنا بہت دشوار ہی وہان ایک قلعہ سحر بنا ہوا ہی اسمین اکثر عجائب و غرائب
ایسے ہین جو انسان کو گرفتار کر دینے کے لیے بہت آسان ذریعہ ہین جب ان دو مقامات سے گذر ہو تب شہر زرین
مین پہونچے صاحبقران نے فرمایا کچھ محل تردد نہین ہی خدا سب آسان کر دیگا یہ فرما کر بدیع الملک سے سب
کیفیت بیان کی بدیع الملک نے عرض کی خداوند نعمت وہ کیا چیز ہی اگر پروردگار نے چاہا تو ملک پر قبضہ کر لینگے
اور وہ بھی مطیع اسلام کرینگے امیر نے فرمایا فضل خدا سے امید تو ایسی ہی ہی آیندہ اختیار خدا کو ہی یہ فرماتے ہوئے
طرف شہر زرین کے روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ ترقان نقاب پوش کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب ملک زرین پوش اپنے ملک سے برائے مدد ساتج شاہ بلقانی روانہ ہوا تھا تو ملکہ ترقان نقاب پوش

نے ایک طائر سحر جا کر اسکے ہمراہ کر دیا تھا اور اس طائر سے کہدیا تھا کہ والد ماجد کی خبر ہر گھڑی کی مجھکو دیا کرنا طائر اسکے
کہنے کے بموجب تعمیل کیا کرتا تھا ایک روز ملکہ ترقان اپنے صحن باغ مین بیٹھی تھی کہ صدائے گریہ اسکے کان مین آئی بہت
گھبرائی کنیزون سے کہا ارے دیکھو تو یہ کون روتا ہے کنیزین بھی حیران حیران چارون طرف دیکھنے لگین کہ آسمان پر سناٹا ہوا
ترقان نے دیکھا طائر سحر روتا ہوا چلا آتا ہے یہ حال دیکھکر گھبرا گئی اُٹھ کھڑی ہوئی طائر زمین پر آیا ملکہ نے پوچھا ارے کیا
مصیبت گذری کیون اسقدر بیقرار ہے والد ماجد کیسے ہین کس کام مین مصروف ہین طائر نے جواب دیا کہ انکو مسلمانون نے
قتل کیا یہ سنا تھا کہ ترقان کی عجب حالت ہو گئی بہت روئی اپنا حال پریشان کیا تھوڑی دیر کے بعد سنبھل کے بیٹھی اور
خیال کیا تو غصہ آیا آنکھین لال ہو گئین کنیزون سے کہا جلد میرا تخت لاؤ مین والدہ ماجدہ کے پاس جاؤنگی انکو بھی یہ خبر
وحشت اثر سناؤنگی پھر انسے اجازت لیکر خود جابلقا پر جا کر مسلمانون کو تباہ کرونگی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی طائر
نے کہا اب جابلقا پر کوئی نہین ہے لشکر اسلام کے ہاتھ سے بہت سے بادشاہ قتل ہوئے ہین انکے ملکون پر قبضہ
کرنیکو سب روانہ ہو گئے ہین جابلقا پر ایک حاکم اپنی طرف سے چھوڑا ہے ترقان نے کہا خیر جہان وہ لوگ مجھکو ملینگے
انکو ہلاک کرونگی مگر قاتل والد ماجد کا نام کیا ہے طائر نے کہا مجھکو نام سے آگاہی نہین ہے مگر صورت بخوبی پہچانتا ہون
ترقان نے کہا تجھکو میرے ہمراہ چلنا ہوگا جب لشکر اسلام مجھکو ملیگا تو قاتل کو بتا دینا طائر نے جواب دیا مین ہمراہ رکاب
چلونگا اور قاتل کو بتا دونگا ملکہ نے کنیزون سے پکار کر کہا اری ابھی تک تخت حاضر نہین کیا کنیزین تخت لیکر آگئین
ترقان تخت پر بیٹھی تخت کو اڑاتی ہوئی اپنی ماں ملکہ ریحان سبز پوش کے پاس آئی اسنے جو بیٹی کو آتے ہوئے
دیکھا خوش ہو گئی اپنی جگہ سے اُٹھکر قریب آئی ترقان کو گلے سے لگایا ترقان نے رونا شروع کیا وہ ریحان
بیقرار ہو گئی کہا بی بی خیر تو ہے دشمنون کو کیا رنج پہونچا جو بیکلی ہے ترقان نے کل حالت ملک زرین پوش کے
قتل ہونیکی بیان کی ریحان کو بڑا صدمہ ہوا اسنے بھی اپنا حال پریشان کیا تمام محل مین ماتم پڑ گیا ترقان نے کہا اے
مادر گرامی اب صبر فرمائیے آنسو نہ بہائیے مجھکو اجازت دیجیے رخصت کیجیے مین والد ماجد کے خون کا عوض مسلمانون
سے لونگی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی جلا کر خاک کر دونگی سب کو ہلاک کرونگی ریحان نے جواب دیا کہ بی بی جو ہونا
تھا وہ ہوا اب مسلمانون کو قتل کرنے سے کیا حاصل ہوگا ملک زرین پوش زندہ ہو جائینگے گو خدا مسلمانون کی ہے
اور انکے لیے جو خرابی کیجائے سزاوار ہے مگر مجھکو تمہارا جانا گوارا نہین ہے نہین معلوم کیا ہو کیا تو سنتی ہون مسلمان ایسے
ہین جنھون نے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا ہے اور طلسم توڑے ہین انکے مقابلے کے لیے جانا مناسب نہین ہے
ترقان نے کہا امان جان وہ ساحر کیسے تھے جنکو مسلمانون نے قتل کیا اور طلسم کیسے تھے جو انکے ہاتھ سے شکست ہوئے ریحان نے کہا بی بی بڑے
بڑے طلسم تھے اور ساحران جلیل جو سامری عہد و جمشید زمان تھے ترقان نے جواب دیا مین اس بات کو یقین نہین
کرتی کہ غیر ساحر ساحر کو قتل کرے شاید کبھی ایسا ہو گیا ہو کوئی طلسم کسی ترکیب سے فتح کیا ہو وہین کے ساحرون کو
قتل کیا تمام زمانے مین نام ہو گیا کہ بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا اور بڑے بڑے طلسم شکست کیے آپ مجھکو
اجازت مرحمت فرمائیے مین ضرور جا کر عوض خون والد ماجد لونگی جب ریحان نے دیکھا کہ ترقان کسی طرح نہین مانتی ہے
مجبور ہو کر کہا بی بی پھر کیونکر جانیکا ارادہ ہے ترقان نے جواب دیا کہ جسقدر لشکر یہان موجود ہے اسکو ہمراہ لونگی اور جسقدر
ساحران نامی میرے ملازم ہین انکو ساتھ لونگی اور برائے تباہی مسلمانان روانہ ہو جاؤنگی ریحان نے کہا بی بی اگر
یہی قصد ہے تو اپنے اُستاد خونخوار آتش چشم کو ہمراہ لو ناظرین پر واضح ہو کہ خونخوار آتش چشم ایک ساحر غدار تھا
جب ترقان بہت کم سن تھی تو یہ مکار اسپر عاشق ہو گیا تھا ملک زرین پوش نے اسکی تلاش مین

بڑی کوشش کی تھی جب پتہ معلوم ہوا تو زرین پوش خونخوار کے پاس گیا تھا اور بمنت و سماجت ترقان کو لایا تھا خونخوار نے زرین پوش سے عہد کرا لیا تھا کہ مین اسکو سحر تعلیم کرونگا اپنے فرزندون کیطرح سمجھونگا خبردار کبھی میرے آنیکی ممانعت نہ کرنا اور جس روز تمہین آنا میرا خلاف ہوگا اُسی دن تمہاری شاہی کو فقیری سے بدل دونگا ملک زرین پوش نے سب کو منظور کر لیا تھا خونخوار کے کہنے سے بیرون شہر پناہ ترقان کے لیے باغ تعمیر کیا گیا تھا ترقان اُس باغ مین رہتی تھی شب و روز خونخوار اسکے یہان رہتا تھا ہر وقت شغل میخواری رہتا تھا اسکے وصل سے اپنا دل خوش کرتا تھا مگر زرین پوش سے پوشیدہ کرتا تھا اُس سے کہتا تھا کہ مین اسکو اپنے فرزندون کیطرح جانتا ہون گو زرین پوش جانتا تھا مگر بخوف کچھ کہہ نہ سکتا تھا اُسنے اسکو سحر بھی تعلیم کیا تھا جسوقت اسکو طائر نے اگر خبر دی تھی تو خونخوار اپنے طلسم مین تھا اسکے یہان نہ تھا یہ اپنی مان کے پاس آئی اور اپنے ارادے سے اسکو ماہر کیا اُسنے خونخوار کو ساتھ لیجانیکی راے دی ترقان نے کہا اُنکے لیجانیکی کیا ضرورت ہے کیا بڑا کام ہے جسکے لیے انکو تکلیف دون مین خود کیا کم ہون اگر دو لاکھ مسلمان ہونگے تو ایک سحر مین سب کو دیوانہ بنا دونگی اور کیا آپ نے اسکا امتحان نہین کیا ہے جو پیش و پیش کرتی ہین بارہا یہان بڑے بڑے بادشاہ لشکر کشی کرکے آئے ہین مینے انکو دیوانہ کرکے مار ڈالا کسی کو جلا دیا مجھسے اہل اسلام کیا مقابلہ کر سکین گے ریحان نے مجبور ہوکے کہا اپنا انکو اختیار ہے مین لاچار ہون ترقان نے اُسیوقت عملدار کو طلب کیا جب عملدار آئی تو کہا جاکر چوبدارون کو حکم دو کہ رسالدارون کی فوج بہت جلد حاضر کرو ہمین ایک ضرورت ہے عملدار باہر آئی چوبدارون کو طلب کیا سب کیفیت بیان کی چوبدار اُسیوقت روانہ ہوئے رسالدارون کو آکر اطلاع دی سب اُسیوقت مسلح و مکمل ہوکر ایوان شاہی پر حاضر ہوے عملدار نے ترقان کو اطلاع دی کہ سب رسالدار در دولت پر حاضر ہین ترقان نے کہا ہماری طرف سے سب کو اطلاع دو کہ سامان سفر بہت جلد تیار کرین عنقریب ہم یہان سے سفر کرین گے عملدار پھر باہر آئی رسالدارون سے ترقان کا پیام کہا اور بہت سی تاکید کر دی رسالدار رخصت ہوکر اپنے رسالون مین آئے سامان سفر درست کرنے کے لیے فوج مین حکم دیا کوچ کی تیاری ہونے لگی ترقان نے اپنی مان سے کہا جسوقت لشکر تیار ہو جائے میرے یہان روانہ فرمائیے گا اب مین رخصت ہوتی ہون وہان لشکر ساحران کا انتظام کرنا ہے اور کیا تعجب ہے جو استاد تشریف لائے ہون اگر وہ مجکو وہان نہ پائینگے تو مجھ سے بگڑینگے اور اُسکے خلاف ہوگا کیونکہ بے انکی اجازت کے یہان چلی آئی ہون ریحان نے کہا جسوقت لشکر مین سامان سفر درست ہو جائیگا ضرور تمہارے یہان بھیجدونگی مگر ایک بات یہ سنی ہے کہ تمہارے یہان کوئی جا نہین سکتا ہے مجھسے ایسے اسباب بیان فرماتی ہین جو انسان کی ہلاکت کا باعث ہو جاتے ہین ترقان نے جواب دیا آپ خاطر جمع رکھیے اُن لوگون کو گزند نہین پہونچیگی یہ بات تو غیر شخص کے لیے ہے جو مجھسے جنگ کرنیکی نیت سے آئے وہ البتہ نہین آ سکتا ہے اور یہ لوگ نوکر ہین انکے لیے کچھ اندیشہ نہین ہے ریحان خاموش ہو رہی ترقان اپنے تخت پر سوار ہوکے روانہ ہوئی اپنے باغ مین آکر جسقدر ساحر اسکے یہان ملازم تھے انکو طلب کیا جب سب آکر موجود ہوئے تو ترقان نے کہا تم لوگون کو لازم ہے کہ بہت جلد سامان سفر درست کرو عنقریب مین براے مقابلہ مسلمانان کوچ کرونگی ساحرون نے جو بات سنی ترقان سے رخصت ہوئے اپنے ٹھکانے پر آئے سامان سفر مہیا کرنے مین سرگرم ہوئے ترقان اپنے باغ مین مشغول ٹہلنے لگی کہ آسمان پر سناٹا ہوا ترقان نے نگاہ اٹھاکے دیکھا آمد خونخوار جادو کی علامت ظاہر ہوئی ترقان خوش ہوگئی ایک برق چمکی تخت خونخوار زمین پر آیا خونخوار تخت سے اُترا کہا ملکہ تم کہین گئی تھین ترقان نے

سب کیفیت بیان کی خونخوار کو بھی غصہ آیا کہا ملکہ تم بہ راحت آرام اپنے باغ مین بیٹھو مین جا کر مسلمانون کو نیست و
نابود کر دونگا اور قاتل زرین پوش کا سر لاؤنگا ترقان نے جواب دیا کہ جبتک مین اپنے ہاتھ سے ایک ایک مسلمان
کو قتل نہ کر دونگی تب تک مجکو چین نہ آئیگا خونخوار نے جواب دیا کہ مین سب کو زندہ گرفتار کر کے تمھارے پاس لاؤنگا تم
سب کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ملکہ تمھارا جانا مجکو گوارا نہین ہی جب مین موجود ہون تو تمھین تکلیف کرنا کیا ضرور ہی
مین جاتے ہی سب کو گرفتار کر لونگا ترقان نے جواب دیا کہ مین ضرور جاؤنگی اگر تمھارا ارادہ ہو تو میرے ہمراہ چلو
خونخوار خوش ہوا کہا پھر مین اپنے لشکر کو جا کر خبر کر دون وہ سب لوگ چلنے کا سامان درست کرین ترقان نے
جواب دیا کیا ضرورت ہی جسقدر ساحر یہان موجود ہین وہ ضرور جاینگے علاوہ اسکے مین نے لشکر غیر ساحران کو
سامان سفر درست کرنیکا حکم دیا ہی یقین ہی کل تک وہ لوگ بھی ضرور آجاینگے۔ جسقدر رکابی ہین خونخوار نے کہا لڑائی کی تو
ضرورت نہین ہو فقط ان لوگون کو جسوقت ہم اسیر کر لین تو یہ سب انکی قید کو لے آوین ترقان نے جواب دیا
اسواسطے مین نے بھی سب کو ہمراہ لیا ہی تھوڑی دیر تک یہ ذکر رہا جب آفتاب غروب ہو گیا خونخوار ترقان کا
ہاتھ پکڑے ہوئے بارہ دری مین آیا ترقان نے کنیزون کو حکم دیا کہ حسب دستور صحبت شراب و کباب آراستہ کرین کنیزون نے
کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی حاضر کین خونخوار نے صراحی جھکا کر گلاس اٹھایا شراب انڈیل کے ملکہ کے سامنے
پیش کی ترقان نے شراب پی پھر خود صراحی اٹھا کے جام مملو کیا خونخوار کو دیا اسنے خوش ہو کر جام لیا تھوڑی دیر
تک باہم اسطرح مےخواری رہی جب دماغ گرم ہوئے شوق وصل مین بیخود ہو گئے خونخوار نے کنیزان خوش آواز
کیطرف اشارہ کیا کنیزون نے گانا شروع کیا یہان خونخوار اور ترقان نے ایک ایک خم شراب پیا دونون بدمست
ہو کر بیہوش ہوئے رات بھر مدہوش پڑے رہے جب صبح ہوئی دونون غافلون کو ہوش آیا ترقان اٹھی منھ ہاتھ
دھو کر مسند پر آئی ایک کنیز نے آکر کہا داروغہ محلدار صاحب آئی ہین ترقان نے کہا آنے دو یہ ذکر تھا کہ محلدار نے
آکر سلام کیا ترقان نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی محلدار نے کہا حضور کے حسب الطلب لشکر حاضر
ہو جو حکم ہو وہ کیا جائے ترقان نے کہا ان لوگون کے رہنے کیواسطے انتظام کر دو اور جو جو انکے ضروریات
ہون انکا بند و بست بہت جلد کرو خبردار کسی قسم کی تکلیف ان لوگون کو نہونے پائے محلدار باہر آئی کارپردازون
کو بلا کر کہا ہماری ملکہ یہ فرماتی ہین سب نے بموجب حکم انتظام درست کیا لشکر کو اتارا ترقان نے خونخوار سے
کہا لشکر تو آگیا ہی اب کیا ارادہ ہی خونخوار نے کہا آج یہان رہو اور جو انتظام باقی ماندہ ہین وہ بھی درست ہوجائین
کل یہان سے چلو ترقان نے کہا میرا بھی یہی ارادہ تھا مگر کچھ اسباب سحر جو تحفہ جات بزرگان ہین انکا ساتھ لینا ضرور
ہی خونخوار نے جواب دیا کہ تحفہ جات کی کیا ضرورت ہو کیا ساحرون سے جنگ ہی اور اگر ساحرون سے جنگ ہو
تو تحفہ جات کی کیا ضرورت ہی مین یون کسی سے سحر مین کب کم ہون جو تحفہ جات کی فکر کرون تمھاری خوشی یونہین ہی اسوجہ سے
مین تمھین ساتھ لیے چلتا ہون ورنہ اپنے کسی ملازم کو بھیجدیتا وہ لشکر اسلام کو اسیر کر لاتا جب وہ لوگ غیر ساحر ہین
تو مجھسے کیونکر مقابلہ کر سکینگے ترقان نے جواب دیا کہ مین نے والدہ ماجدہ کی زبانی سنا ہی کہ ان لوگون نے بہت
سے طلسم فتح کیے ہین اور بڑے بڑے ساحران جلیل القدر کو قتل کیا ہی خونخوار نے مسکرا کے جواب دیا کہ وہ ساحر ہونگے
جنکو ان لوگون نے قتل کیا اور وہ طلسم ہونگے جنکو ان لوگون نے فتح کیا ترقان نے کہا میرا بھی یہی خیال ہی خونخوار
نے کہا پھر تحفہ جات لینے کی کیا ضرورت ہی یونہی چلنا کافی ہی ترقان نے بھی اسکا کہنا منظور کیا اور وہ روز و شب
انھین ذکر اذکار مین بسر کیا دوسرے روز علی الصباح خونخوار اور ترقان نے لشکر ساحران و غیر ساحران

ہمراہ لیا اور کوچ کیا ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی جو شہنشاہ پر جا تی ہی

کہ صاحبقران جو ملک زرین کی طرف روانہ ہوئے تھے راہ مین مقام کرتے ہوے دسوین دن ایک سبزہ زار مین وارد ہوئے بدیع الملک نے عرض کی اس جنگل کی فضا مجکو بہت پسند آئی ہی اگر دو ایک روز یہان قیام فرمایئے تو بہت مناسب ہی صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہی جبتک جی چاہے یہان رہو مین بھی اسجگہ کو پسند کرتا ہون بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران نامدار مرکب کی پشت سے اترکے داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے بدیع الملک بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور جملہ سردار اپنے اپنے مقام مین گئے صاحبقران نے حکم دیا کہ پردے بارگاہ کے اٹھا دیے جاوین آگے کرسیان بچھائے جاوین جنگل کی کیفیت دیکھین گے خادمون نے بتعجیل تمام پردے بارگاہ کے باندہ دیے آگے سائبان زربفت کھینچ دیا صاحبقران مع جملہ رفقا وہان تشریف لائے غلامون نے دنگل بچھائے امیر شاہی کیفیت دیکھنے لگے دن بہت قلیل باقی تھا بدیع الملک نے عرض کی یہان سے شہر زرین بہت قریب ہی کیا عجب ہی کہ ہمارے آنیکی اطلاع ہو صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ مین نے سنا ہو اس مقام سے شہر زرین دو سو کوس ہی یہ ذکر تھا کہ ایک طرف سے گرد اٹھی بدیع الملک نے کہا نشان آمد لشکر معلوم ہوتا ہو صاحبقران اسطرف دیکھنے لگے جب اس گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا دو تخت بروے ہوا اڑتے ہوئے آتے ہین ایک تخت جو سب سے آگے ہو اسپر ایک نقابدار لباس بیش بہا پہنے کچھ اسباب حرب لگے ہوے بیٹھا ہوا ہے دوسرا تخت ہو اسپر ایک ساحر بیہ فام تاج مرصع کار سر پر دھرے بہ نخوت بیٹھا ہی عقب مین ان دونون تختون کے لشکر ساحران و غیر ساحران معلوم ہوتا ہو صاحبقران نے فرمایا کوئی ساحر کہین لشکر کشی کیواسطے جاتا ہی یہ لوگ مالک زرین پوش کے ہمراہیون سے مسلمان ہوکر شریک لشکر اسلام ہوے تھے انھون نے پہچانا اور صاحبقران سے عرض کی حضور یہ ملکہ ترقان نقاب پوش بیٹی ملک زرین پوش کی ہی اور دوسرے تخت پر خونخوار آتش چشم جادو ہی نہین معلوم یہ دونون کہان جاتے ہین اور کسکی تلاش ہی امیر نے فرمایا جس واسطے جاتے ہونگے معلوم ہو جائیگا قریب آنے دو یہان تو یہ ذکر تھا کہ وہ تخت قریب آئے صاحبقران نے دیکھا کہ اس نقاب پوش نے ایک طائر سفید رنگ جھولی سے نکال کے چھوڑا وہ طائر لشکر اسلام کے قریب آکر پلٹ گیا نقابدار کے پاس جاکر کچھ باتین کہین اسنے تخت روکا اپنے ملازمین کو ٹھہرنے کا حکم دیا سب لوگ رک گئے ملازمون نے خیمے استادہ کیے وہ نقابدار تخت سے اترا اور سب لوگ بھی پیادہ ہوئے نقابدار اور دوسرا تخت سوار ایک بارگاہ مین گئے پھر سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے امیر اور جملہ سرداران نامی نے اس کیفیت کو دیکھا جب سب اپنے اپنے خیمون مین چلے گئے صاحبقران نے فرمایا نہین معلوم یہ طائر سفید ہماری طرف کیون آیا تھا اور پھر پلٹ کر اسنے نقابدار سے کیا کہا جو لوگ اس راز سے واقف تھے انھون نے عرض کی حضور جب ملک زرین پوش نے قصد جانیکا کیا تھا تو ترقان نے ایک طائر بنا کر اسکے ہمراہ کیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ ہر گھڑی کی خبر ہمین دیتے رہنا وہی طائر یہ معلوم ہوتا ہی اسنے قتل کی خبر دی اسکو لشکر یہ غرض ہی آپ سے مقابلہ کرینکو آئی ہی بلکہ اسیواسطے لشکر بھی آپ کے لشکر کے مقابلے مین اتارا ہی صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہو اگر انکا یہ عزم ہوگا تو ہمین بھی کچھ عذر نہین ہی یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر عادی اور عرض کی حضور ایک نامہ دار حاضر ہوا امیر نے فرمایا بلاؤ ہرکارے نامہ دار کو سامنے لائے نامہ دار نے امیر کو

سلام کیا پھر نامہ نذر دیا امیر نے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا یہ مین ترقان اور خونخوار کیطرف سے لکھا تھا کہ ای سرداران لشکر اسلام
قاتل ملک زرین پوش کو ہمارے حوالے کردو ہم اسے آگ مین ڈال دین کہ وہ جلکر خاک ہو جائے اور تم ہماری اطاعت
قبول کرو مذہب آتش پرستی اختیار کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو ہمسے تمھین سلامت نہ پاؤگے امیر نے جو اس مضمون کو
پڑھا بدیع کمال غصہ آیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ بیہودہ گوئی کی تو ابھی جاکر سب کو خاک مین ملا دونگا پھر نامہ دار
کیطرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو سامری وجمشید پر لعنت کر مذہب حق
اختیار کر ورنہ نام ونشان مٹا دونگا نامہ دار نے چین بجبین ہوکر جواب دیا کہ آپکی کیا مجال ہے جو ہمارے ولی نعمت
کیواسطے کچھ کہہ سکین اتنا کہنا تھا کہ نورالدہر نے ایک طمانچہ اس ساحر کو مارا کہ سر اڑ گیا اسکے مرتے ہی اندھیرا ہوگیا
تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من فولاد جادو بود امیر نے فرمایا اسکی لاش کو باہر پھینکدو ملازمون نے
لاش اس ساحر کی باہر پھینکدی یہان تو یہ واقعہ گذرا مگر ترقان نے خونخوار سے کہا کہ مین نے نامہ
لشکر اسلام کے سردار کو روانہ کیا تھا ابھی تک نامہ دار واپس نہین آیا کیا سبب ہے خونخوار نے کہا مین بھی اسی
فکر مین ہون ترقان نے کہا کسی دوسرے آدمی کو روانہ کرنا چاہیے کہ اسکی خبر لائے خونخوار نے اسیوقت ایک
ساحر کو روانہ کیا یہ تو لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا یہان خونخوار نے ترقان سے کہا یقین ہے کہ وہ لوگ اب کچھ
عذر نہ کرینگے اور قاتل ملک زرین پوش کو حوالے کرینگے اور اطاعت قبول کرینگے ترقان نے کہا مین قاتل کو تو
ضرور جلا دونگی اور ان سب لوگون کو بھی سخت تکلیف دونگی خونخوار نے کہا جب اطاعت قبول کرین تو پھر انکے
کی تکلیف دینا مناسب نہین ہے بلکہ دلداری خاطر کرنا لازم ہے کہ انھون نے ہمارے مذہب کو اختیار کیا ترقان نے
کہا بیشتر تکلیف دیکر پھر عفو تقصیر کردونگی مین نے قسم کھائی ہے کہ مسلمانون کو جہانتک ہو سکیگا مین تکلیف پہونچاؤنگی خونخوار
نے کہا جب وہ اپنے مذہب کو ترک کردینگے مسلمان کہان رہینگے ترقان نے کہا اسیوجہ سے انکو کم تکلیف دیجائیگی اور
اگر مسلمان رہین اور ترک مذہب نہ کرین تو سب کو جلادون یا بہا دون خونخوار نے کہا جیسا ہوگا دیکھا جائیگا
یہ ذکر تھا کہ رونیکی آواز آئی ترقان نے گھبرا کے گردن اٹھائی دیکھا جس ساحر کو فولاد کی خبر کیواسطے بھیجا تھا وہ
روتا ہوا چلا آتا ہے ترقان نے گھبرا کے پوچھا ارے خیر تو ہے اس ساحر نے جواب دیا کہ فولاد جادو کی لاش سامنے
میدان مین پڑی ہے نہین معلوم کسنے مار ڈالا ترقان نے کہا سوائے مسلمانون کے اور یہ کام کسی کا نہین معلوم
ہوتا ہے مجھے اسکو مار ڈالا خونخوار نے کہا مین ابھی تحقیق کیے دیتا ہون یہ کہکر اپنے بازو سے ایک موم
کا پتلا کھولا پھر اسم سحر پڑھا پتلے پر پانی ڈالا پھر پوچھا ای شبیہ سامری فولاد جادو کو کسنے مارا اور کیونکر مارا اسنے
کہا فولاد جادو کو ایک جوان مسلمان نے قتل کیا ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ سر اسکا اڑ گیا خونخوار نے کہا نام
بتا دو پتلے نے تھوڑی دیر تک سکوت کیا پھر گردن اٹھا کر کہا نام اس جوان کا نورالدہر ہے خونخوار نے کہا اسکو
کس خطا پر قتل کیا پتلے نے جواب دیا کہ اُسنے بدزبانی کی تھی یہ سنکر ترقان متحیر ہوئی کہا خونخوار بہت مناسب
ہوگا جو والد ماجد کے قاتل کا نام بھی تحقیق کرو خونخوار نے پوچھا ملک زرین پوش کو کسنے قتل کیا اسکا نام
بتا دو پتلے نے پھر سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا ایک جوان بدیع الملک نام لشکر اسلام مین ہے اسنے ملک
زرین پوش کو قتل کیا ہے خونخوار نے ترقان سے کہا تمنے سن لیا بدیع الملک نے ملک زرین پوش کو قتل
کیا ہے نورالدہر نے فولاد جادو کو قتل کیا ہے ترقان نے کہا مین بہت تعجب کرتی ہون کہ فولاد سحر مین طاق تھا
اسنے غیر ساحر کے ہاتھ سے مار کیونکر کھائی پتلے نے کہا ان لوگون کو غیر ساحر نہ جانا وہ ساحر کی ہستی نہین سمجھے

ہین اُنکے پاس ایسی ایسی چیزین ہین جنکی وجہ سے اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی خونخوار نے کہا پھر اُنسے کیونکر جنگ کرنا
چاہیے چیلے نے جواب دیا پیشتر وہ اشیا اُنسے لیکر اپنے قبضے مین کر دو تب لوگ مجبور ہونگے اُسوقت اختیار ہے جو
چاہنا اُنسے جنگ کرنا وہ مجبور ہو جاوینگے خونخوار نے کہا اے شبیہ سامری کیا چیزین ان لوگون کے پاس ہین چیلے
نے جواب دیا کہ جو سب کا سردار ہی جسکا نام صاحبقران ہی وہ صاحب اسم اعظم ہی اور اُسکے پاس ایک حرز ہیکل ہی
اُسکی وجہ سے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور بدیع الملک جسنے ملک زرین پوش کو قتل کیا ہی اُسکے پاس کئی چیزین
ایسی ہین جو دعمر کرلی ہین ایک بازوبند ہی ایک مہرہ سلیمانی ہی ایک لوح ہی بکر ورح کی یہ تاثیر ہی کہ جب کسیوقت
مشکل مین بدیع الملک اُسکو دیکھتا ہی تو اُسمین نوشتہ پاتا ہی اور دافع بلیات اسم اعظم اُسمین ملتے ہین جبتک ان دونون
شخصون سے یہ چیزین لیکر اپنے قبضے مین نہ کرو گے تب تک اُنسے زیادہ دشوار ہوگی کسی صورت سے فتح نہ پاؤگے وہ جلے
مارے جاؤگے خونخوار نے کہا مین اسیوقت تدبیر کرتا ہون یہ کیا بڑی بات ہی ابھی سب چیزین اپنے
قبضے مین کر دونگا پھر مسلمان میرا کیا بنا لینگے اب معلوم ہوا کہ ان لوگون کو اسی بات پر ناز ہی اس وجہ سے انھون
نے ہمارے نامدار کو قتل کیا یہ نہ سمجھے کہ اگر ہم کدر پر آئین گے تو سب تحفہ جات اُنسے چھین کر اپنے قبضے مین کرینگے
پھر یہ غرور کہان رہیگا ترقان تو اس گفتگو کو سنکر سن ہو گئی خونخوار نے جو اسکو متفکر پایا کہا ملکہ عالم آپ کیون
تردد فرماتی ہین مین سب انتظام کر لونگا ترقان نے کہا مجکو اسوقت یہ کیفیت سنکر حیرت ہوگی مسلمان بڑے
زبردست ہین اسیوجہ سے ان لوگون نے بڑے بڑے ساحرون کو مارا ہی سب طلسم برباد کیا ان لوگون سے بہت سمجھ کے
مقابلہ کرنا ایسا نہو کہ یہ لوگ کسی طرح سے گزند پہونچائین خونخوار نے کہا ملکہ اسکی کیا فکر ہی مین ابھی جاکر سب کیفیت
خلاصہ تحقیق کرتا ہون پھر وہ سب اشیا اپنے قبضے مین کرتا ہون جب سب تحفہ جات ان لوگون سے حاصل ہو جائینگے
پھر کیا بنا لینگے جسطرح چاہونگا انکو گرفتار کر لونگا ترقان نے کہا مین بھی تمھارے ہمراہ چلونگی خونخوار نے کہا تمھارا چلنا
مناسب نہین ہی بلکہ بہتر جانو تو اپنے باغ مین پلٹ جاؤ مین ان لوگون سے ہر طرح سے سمجھ لونگا ترقان نے
کہا مین باغ تو ہرگز نہ جاؤنگی بلکہ تمھارے ہمراہ لشکر اسلام مین ضرور چلونگی خونخوار نے کہا ملکہ مین تبدیل صورت
کرکے جاؤنگا ان لوگون کو فریب مین لاؤنگا تم وہان جاکر کیا کرو گی ترقان خاموش ہو رہی خونخوار اُٹھا اسباب
سحر لیا اپنی صورت سحر سے تبدیل کرکے لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا جیسے ہی لشکر مین پہونچا دیکھا بڑی آبادی ہی
ایک جانب لشکر کا بازار آراستہ ہی ہر قسم کا سودا فروخت ہو رہا ہی لوگ جمع ہین ایک شہر کا لطف معلوم ہوتا ہی
کوئی جوہری کی دوکان پر بیٹھا ہوا موتی لعل و یاقوت کی خریداری کر رہا ہی کوئی بزاز کی دوکان پر اطلس مخمل
چاندنی کے تھان چھکا رہا ہی کوئی حکاک کی دوکان پر کھڑا ہی عجب لطف ہی خونخوار بصورت مبدل سب کو
دیکھتا ہوا بازار کیطرف سے گذر گیا اب اسکو بارگاہین سردارون کی ملین اسنے لوگون سے فیل کرنے بہت سے
نام تحقیق کرنا شروع کیے پہلے ایک بارگاہ کے قریب پہونچا دیکھا دو چار آدمی اُسطرف سے آتے ہین خونخوار نے
اُنسے پوچھا کیون بھائی یہ بارگاہ کسکی ہی انھون نے جواب دیا یہ بارگاہ ملک ایرج فرزند قاسم ذوالفقار کی ہی
تجھے کیا ضرورت ہی کیون تحقیق کرتا ہی اسنے جواب دیا مجھے کوئی ضرورت نہین ہی مین مرد مسافر ہون غریب الوطنی
کی حالت مین اس طرف آنکلا ہون چاہتا ہون کوئی شخص ایسا مل جائے جو اسوقت بیکسی مین میری دستگیری کرے
ان لوگون نے کہا اے مسافر بہت اچھی جگہ تو آگیا ہی یہان جس سے سوال کریگا تیری حاجت برآئیگی خونخوار آگے
بڑھا وہ ایک بارگاہ کے قریب پہونچا دیکھا دو خدمتگار اندر سے نکلے کسی کار ضروری کو جاتے ہین خونخوار

آگے بڑھا ایک کے قریب آیا پوچھا یہ بارگاہ کسکی ہے لوگون نے جواب دیا کہ تو کون ہے اور کیون دریافت کرتا ہے اسنے وہی
کیفیت بیان کی جو پیشتر بیان کی تھی انھون نے کہا یہ بارگاہ فلک شکوہ ہمارے آقا عالیجاہ ملک عمر ثانی کی ہے
ملک ایرت کی ہے خونخوار نے کہا اگر تمھاری اجازت ہو تو مین دربان جاکے عرض حال کرون شاید میری تقدیر اسکے
لجائے تو میری حیثیت درست ہو جائے انھون نے کہا تمکو اختیار ہے وہ دروازے پر جاکر عرض حال کرو تو تمھارا مدعا
برآئیگی خونخوار اور آگے بڑھا ایک بارگاہ اور دکھائی دی وہان بھی اسنے تحقیق کیا معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ شاہزادہ
سکندر رفیع لقائی ہے خونخوار اور آگے بڑھا دیکھا ایک بارگاہ بہت بڑی استادہ ہے گرد اسکے بہت سے لوگ ہین آتے
جاتے ہین خونخوار سمجھا کہ یہ بارگاہ سردار لشکر کی ہے مگر لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ بدیع الملک
کی ہے خونخوار تجمل بارگاہ دیکھکر حیران ہو گیا بارگاہ کے سب نشانات کو خیال مین رکھا اور آگے بڑھا دیکھا ایک
بارگاہ نہایت پر تکلف استادہ ہے اور در بارگاہ پر انبوہ کثیر ہے معلوم ہوتا ہے کسی بادشاہ عالیجاہ کی ڈیوڑھی ہے خونخوار
نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ بارگاہ کسکی ہے سب نے جواب دیا یہ بارگاہ صاحبقران کی ہے خونخوار سبکی
سب کی بارگاہین دیکھکر اور نام تحقیق کرکے اپنے لشکر مین واپس آیا ترقان ٹہل رہی تھی اسکو جو آتے دیکھا
خوش ہو کے پوچھا مطلب بھی حاصل ہوا خونخوار نے کہا اب کتنی بڑی بات ہے شب کو جاکے سب چیزین لے
آؤنگا اسوقت مین صرف نام اور مقامات دریافت کرنے گیا تھا سو وہ تحقیق کر آیا اب شب کو جاکر بازوبند
وغیرہ لے آؤنگا کل سب کو گرفتار کرلونگا ترقان بہت خوش ہوئی تمام دن دونون مکارون نے یہی ذکر کیا کہ
شام ہو لشکر اسلام مین جاؤن تحفہ جات وہان سے لاؤن پھر سب کو قید کرکے یہان سے لیجاؤن جب دن تمام ہوا
اور آفتاب عالمتاب پردہ شب مین نہان ہوا ترقان نے خونخوار سے کہا اب تمھارے جانے مین کتنی دیر ہے
خونخوار نے کہا ابھی لشکر اسلام مین سب لوگ بیدار ہونگے جب رات زیادہ جائیگی مین جاکر اپنا کام کرونگا ترقان
نے کہا کیا شب کو کوئی طلایہ وہان نہوگا خونخوار نے کہا مین غرق زمین ہوکر جاؤنگا اور بدیع الملک کی بارگاہ
مین جاکر نکلونگا اگر اسکو سوتا پایا تو نکالونگا سب تحفہ جات اسیوقت اپنے قبضے مین کرونگا اور اگر بیدار پاؤنگا تو البتہ
کچھ دیر تک انتظار کرنا پڑیگا ترقان نے کہا آج اسکا انتظام ضرور ہو جانا چاہیے خونخوار نے جواب دیا کہ تم خاطر جمع
رکھو مین آج سب تحفہ جات تمھارے پیشکش کرونگا مجھے وہانتک جانے دو انھین باتون مین رات زیادہ گئی پھر
ترقان نے کہا اب رات بہت آگئی ہے دیر نہ کرو تم جلدی جاؤ خونخوار اٹھا اسباب عیاری ساتھ لیا پھر اسم پڑھکر
دونون پاؤن زمین پر مارے غرق زمین ہوا ترقان انتظار کرنے لگی مگر خونخوار جو غرق زمین ہوا بدیع الملک
کی بارگاہ مین اسنے سر نکالا دیکھا شمعہائے کافوری روشن ہین پہرہ دار حاضر ہین بدیع الملک مسہری
پر آرام فرماتے ہین خونخوار نے سحر کیا پہرہ دارونکو غنودگی طاری ہوئی یہ زمین سے نکلکر مسہری کے قریب آیا دیکھا
لوح گلے مین پڑی ہے مانند ستارہ کے چمک رہی ہے اپنے قبضے مین کی بائین بازو پر ہاتھ دوڑایا بازوبند کھولنے کا قصد کیا
مگر پھر اسنے خیال کیا کہ اگر ابھی بازوبند کھولتا ہون تو بدیع الملک جاگ پڑیگا بہتر یہ ہے کہ انکو کسیطرح بیہوش کرون
یہ سوچکر اسنے جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پڑیا بیہوشی کی نکالی دماغ مین بدیع الملک کے پہونچائی شاہزادے کو
چھینک آئی بیہوش ہوئے اس بیباک نے اپنا کام کیا مہرہ اور بازوبند لیا اور وہانسے چلا اسی نقب کے راستے پھر
بارگاہ مین آیا مہرہ اور لوح اور بازوبند ترقان کو دیکر کہا ملکہ تم اسکو اچھی طرح اپنے پاس رکھے گا یہ نایاب ہے
اب مین جاتا ہون صاحبقران کی زرہ بکتر لاتا ہون ترقان نے کہا ایک ہی بار کیون نہ لے آئے خونخوار

نے کہا میں مجبور ان اشیا کی وجہ سے تھا اکو چاہا مگر مجھکو سحر یاد نہ آیا بارگاہ صاحبقران میں کیونکر جانا اچانک
ترقان نے اسکو رخصت کیا خونخوار پھر غرق زمین ہوا تھوڑی دیر کے بعد اسنے بارگاہ صاحبقران کے اندر
زمین سے سر نکال کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ صاحبقران تو سو رہے ہیں مگر بہت سے خادم بیٹھے ہیں خونخوار نے سحر کیا
جسکے غنودگی طاری ہوئی خونخوار بخوف زمین سے باہر آیا صاحبقران کے قریب آکے بیہوشی دماغ امیر میں پہونچائی
صاحبقران چھینک لیکر بیہوش ہوئے اسنے حرز ہیکل پر قبضہ کیا وہاں سے بھی راہی ہوا اپنی بارگاہ میں آکے
حرز ہیکل ترقان کو دی اور کہا ملکہ یہ بھی عجب تحفہ ہے اصل یہ ہو کہ مسلمانوں نے بڑی کوششیں کی ہونگی تب یہ اشیاء
ہاتھ آئی ہونگی ایسی چیزیں سواے ان لوگوں کے اور کسیکو ممکن نہیں ہیں انھیں بہت احتیاط سے رکھنا ترقان
خوش ہو گئی خونخوار سے کہا اب کل طبل جنگی بجوانا صبح کو میدان میں جانا ایک سحر کر کے سب کو اسیر کر لینا پھر
تمھیں اختیار ہے جو چاہے ان لوگوں کے حق میں کرنا اور ایک بات یہ بھی ہو کہ انکی گرفتاری سے اور اشیا نادرہ
مثل زر و جواہر کے بھی ہاتھ آئینگی صرف ایک سباز لشکر ایسے ہو جو اپنے اپنے ملکوں میں نہیں ہو علاوہ اسکے خزانہ
بیحد و بیحساب ہے ہر ایک سر کا مالک ہو گئے قتل کرنے سے بہت کچھ مال و زر ہاتھ آئیگا ترقان نے کہا اب انکا
گرفتار کرنا کیا مشکل ہے اسی ذکر میں رات بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو لشکر اسلام سے صداے اذان بلند ہوئی
امیر اٹھے فریضۂ سحری ادا کیا سب سرداروں نے بھی نماز صبح سے فراغت حاصل کی بدیع الملک نے جو خیال کیا
بازو بند بازو پر نہ پایا لوح کو دیکھا اسکا پتہ بھی نہ پایا زہرہ بھی اپنے پاس نہ دیکھا بہت گھبرائے صاحبقران کے پاس
آئے کل کیفیت عرض کی امیر کی نگاہ اپنے سینہ پر پڑی حرز ہیکل نظر نہ آئی صاحبقران بھی متردد ہوئے تعجب سرداران
لشکر متعجب ہو کر امیر سے کہنے لگے یا صاحبقران بڑے تعجب کی بات ہو کوئی آیا نہیں بارگاہ میں کسی کے آنیکا نشان
نہیں پھر کون تھا جو یہ چیزیں لیگیا امیر نے فرمایا یہ کام کسی ساحر کا ہے یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمرو ثانی صاحبقران کی خدمت
میں حاضر ہوئے سب کیفیت دریافت کی پہلے امیر کی بارگاہ میں گئے فرش اٹھا کے چاروں طرف زمین کو دیکھا
ایک جانب ہے نقب معلوم ہوا خواجہ نے اسکا سراغ لگانا چاہا مگر نقب کو بہت تنگ و تاریک پایا بعض بعض جگہ
زمین کو بہت عمیق کھدا دیکھا خواجہ تھوڑی دور گئے پھر آگے جانیکی راہ نہ پائی مجبور واپس آئے امیر سے عرض
کی یا صاحبقران یہ کام کسی ساحر کا ہے غرق زمین ہو کر آیا ہے اب میں بدیع الملک کی بارگاہ میں جاتا ہوں
وہاں کی بھی خبر میں لاتا ہوں دیکھوں وہاں کس ترکیب سے کوئی آیا یہ کہکر بدیع الملک کی بارگاہ میں آئے
فرش بارگاہ اٹھا کر چاروں طرف نگاہ کی یہاں بھی نقب کی وہی ترکیب پائی مجبور ہو کے صاحبقران کی
خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی وہاں بھی یہی حالت ہے ضرور رات کو کوئی ساحر لشکر حریف سے یہاں آیا
اور وہی سب اشیا لیگیا امیر نے فرمایا عجب کی بات ہو کہ ابتک ان لوگوں نے طبل جنگی نہیں بجوایا ہے خواجہ نے عرض
کی ضرور طبل جنگی بجوائینگے میدان میں آئینگے صاحبقران نے اسم اعظم کو یاد کیا یاد تھا خواجہ نے عرض کی معلوم ہوتا ہے
اسکو کیفیت اسم اعظم معلوم تھی ورنہ اسکی بھی کوئی ترکیب نکالتا مگر اب ہوشیار رہیے گا امیر نے فرمایا خیر اتنے میں خواجہ
رخصت ہوئے مگر برق ثانی نے جو نگاہ خواجہ کی دیکھی معلوم ہوا کہ خواجہ کا ارادہ ہے کہ لشکر دشمن میں جائیں کچھ اپنا
کمال دکھائیں برق بھی خواجہ سے چھپکر چلا مگر عمرو نے جو دیکھا کہ برق جاتا ہے تو کہا سے آواز دی ارے برق کہاں
جاتا ہے برق نے دیکھا خواجہ پکار رہے ہیں عرض کی استاد کہیں نہیں جاتا ہوں خواجہ نے کہا یہاں آ برق قریب
آیا عمرو نے کہا خبردار لشکر دشمن میں نہ جانا یہ لوگ بڑے ظالم ہیں اپنی عیاری نہیں چلتی ہو میں نے کئی بار ارادہ کیا

مگر نہ جاسکا وہان بڑی ہوشیاری رہتی ہی برق نے عرض کی استاد مین وہان جاکر کیا کرونگا آپ بیکار میری طرف سے
بدگمان ہوتے ہین خواجہ نے کہا مین نے تمکو سمجھا دیا کہ اگر وہان جاؤ گے تو سلامت پھر کے نہ آؤ گے وہان مین بھی نہین
جاسکتا ہون جو کچھ کوشش کرکے تحقیق رہا کر لاؤ گا برق نے کہا استاد مین وہان نہین جاؤنگا آپ بیکار خفا ہوتے
ہین خواجہ خاموش ہو رہے برق وہان سے اُٹھکر بھاگ گیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا خواجہ نے برق کے
جانیکے بعد لشکر خونخوار جادو کا راستہ لیا قریب پہونچ کے اپنی صورت ایک عاشقی کی بنائی لشکر مین خونخوار کے
آئے کنارے لشکر کے بیٹھ کے طنبورہ چھیڑ کر گانا شروع کیا لشکریون کے کان مین جو آواز پہونچی سب
بیتاب ہوگئے اپنے خیمون سے نکلکر چارون طرف دیکھنے لگے دیکھا ایک بڈھا نہایت لاغر میلا کرتا پہنے ایک
کاٹھ کی تسبیح گلے مین ڈالے ہوئے بال سر کے منڈے ہوئے ایک تہ بند باندھے طنبورہ ہاتھ مین لیے ہوئے
لشکر کے کنارے پر جنگل کیطرف منہ کیے ہوئے بیٹھا ہوا گا رہا ہی مگر اس شکل پر کیا کمال ہی کہ دل بیقرار ہوا جاتا ہی لشکری
قریب آئے کہا میان صاحب آپ کون ہین کہان سے تشریف لائے ہین اُس بڈھے نے کہا مین ڈھاڑی ہون یہان
سے چند کوس پر ایک قریہ ہی وہان رہتا ہون جب کبھی کوئی لشکر اسطرف آتا ہی تو اکثر چلا آتا ہون جو کچھ میری
تقدیر کا ہوتا ہی مل جاتا ہی پہلے دوسرے لشکر مین گیا تھا مگر وہان کسی نے سماعت نہ کی مجبور ہوکے یہان چلا آیا
اب اپنے گانو مین چلا جاؤنگا لشکر والون نے کہا آپ مایوس نہ ہوجیے ہم لوگ آپکی خاطر کرین گے اگر یہان چلیگا تو آپکو اپنے
مالک تک لے چلین گے آپ ہمارے ہمراہ تشریف لیچلے خیمے مین بیٹھ کر گائیے یہ کہکر سب اُس بڈھے کو اپنے ہمراہ خیمے
مین لائے کہا اب شغل فرمائیے مگر کوئی اچھی چیز سنائیے خواجہ نے طنبورہ ملا کر گنگنا کے ایک غزل گائی تمام لشکر
کے لوگ وہان جمع ہوگئے سب کی عجب کیفیت ہوگئی مگر آواز گانیکی خونخوار جادو اور ترقان لقا تک بھی پہونچ گئی
جو سنکے دل دونون کے بیقرار ہوگئے ترقان نے کہا ای خونخوار یہ کسکی آواز ہی عجب سوز و گداز ہی ذرا خبر تو منگاؤ
اگر کوئی یہان ہو تو اسکو جلد بلاؤ خونخوار نے کہا ملکہ عالم میری بھی یہی کیفیت ہی دل کی عجب حالت ہی یہ کہکر ایک ملازم
کو بلایا کہا جلد جاکر خبر لا یہ کون گاتا ہی اگر کوئی ہمارے لشکر کا ملازم ہو تو اپنے ہمراہ لانا اور اگر کوئی اور شخص غیر ہو تو ہمے
اطلاع دینا ہم اُسکو بلا لینگے یہان گنوائینگے ملازم بارگاہ کے باہر آیا دیکھا سب کے خیمے خالی پڑے ہین مگر ایک خیمے مین
بہت سے لوگ جمع ہین اور تمام لشکر اُس خیمے کو گھیرے ہوئے کھڑا ہی لیکن سب سکوت مین ہین معلوم ہوتا ہی تن مین
جان باقی نہین ہی ملازم خونخوار یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا قریب آیا بڑی مشکل سے اپنے تئین خیمے کے اندر پہونچایا
صورت دیکھکر حیران ہوگیا دلمین کہا اس صورت پر یہ کمال مگر کچھ کہہ نہ سکا یہ بھی محو ہوگیا جب عرصہ ہوا تو ترقان
نے پھر خونخوار سے کہا کہ کیسے آدمی کو بھیجا تھا کہ ابھی تک واپس نہ آیا خونخوار نے دوسرے ملازم کی طرف اشارہ
کیا یہ سلام کرکے پیچھے ہٹا خیمے کے باہر آیا یہ بھی جہان گانا ہو رہا تھا وہان آیا یہ بھی محو ہوگیا خونخوار نے تیسرے
ملازم کو روانہ کیا وہ جو آیا بمشکل تمام سب کو ہٹا کے خیمے کے اندر پہونچا دیکھا ایک مرد ضعیف گا رہا ہی غضب
کی تانین لگا رہا ہی دونون ملازم اُسکے آگے سر جھکائے بیٹھے ہین اسنے جاتے کے ساتھ ہی اُن دونون ملازمون سے
مخاطب ہوکر کہا تم لوگ عجب راحت طلب ہو تمہارے آقا اور خفا ہو رہے ہین ملکہ عالم بیتاب ہین فرماتی ہین ابھی تک
کوئی خبر لیکر نہ آیا کہ کون گا رہا ہی اور تم یہان آکے ایسے کھوئے کہ دین و دنیا کی خبر نہ رہی خواجہ نے یہ کلمہ سنا دلمین کہا اب
میری طلبی ہوئی مگر اسکو بھی انھین دونون ملازمون کیطرح بیکار رکھنا مناسب ہی یہ سوچکر کہا میان صاحب غصہ تھوکی
دیکھیے زیادتی نہ کیجیے ایک تان آپ بھی سن لیجیے ان بیچارون کی کیا خطا ہی یہان گانا بری بلا ہی یہ کہکر کانون پر ہاتھ

رکھے ایک تان ایسی لگائی کہ ملازم ثالث بھی محو ہو گیا اتو خواجہ نے اسکی طرف ہاتھ بڑھا کے گانا شروع
کیا ایسی ایسی تانین لگائین کہ اسکو بھی کچھ ہوش مرد یا کا نہ رہا یہان تو خواجہ نے اسکو محو کیا وہان ترقان نے
خونخوار سے کہا یہ کیا سبب ہو جو جاتا ہی وہ پھر کے نہین آتا ہو اب کسیکو نہ بھیجو مین خود جاتی ہون خونخوار
نے کہا ملکہ تم کیون تکلیف کرو مین خود جاتا ہون جو کوئی ہوا ہی لاتا ہون ترقان نے کہا مین ضرور جاؤنگی یہ کہکے اپنی
جگہ سے اٹھی تو خونخوار بھی اٹھا دونون ہاتھ پکڑے بارگاہ کے باہر آئے خونخوار نے جو نگاہ کی سب فوج ایک جگہ دکھائی
دی ترقان سے مخاطب ہو کر کہا دیکھو ملکہ وہین کوئی سحر ہو رہا ہو تمام ملازمین لشکر اسی جا مجتمع ہین یہ کہکر قریب آیا
بڑی مشکل سے یہ بھی خیمے کے اندر پہونچا دیکھا ایک بڈھا بیلا طنبورہ ہاتھ مین لیے گا رہا ہی اور جن جن ملازمین
کو بھیجا تھا وہ اسی کے پاس بیٹھے جھوم رہے ہین خونخوار نے کہا دیکھو یہ لوگ یہانتک آئے مگر محو ہو گئے
کچھ کہ نہ سکے اب ہم سب کی محویت دیکھتی ہو کہ ہمارا اسوقت کسی کو خیال نہین ہو ورنہ تعظیم و تکریم سب فراموش ہو ترقان
نے کہا پھر ان پیر مرد کو اپنی بارگاہ مین بلیجو خونخوار نے کہا دیکھو اب مین انسے کہتا ہون یہ کہکر آگے بڑھا خواجہ
نے جو اسکو آتے ہوئے دیکھا تاعدے سے معلوم ہوا کہ خونخوار آتش چشم اور ترقان نقاب پوش یہی ہین
یہ سوچکر خواجہ نے گانا موقوف کیا اپنی جگہ سے اٹھکر کھڑے ہوئے کہا سلامتی رہے آپ نے کیون تکلیف فرمائی
تابعدار کو وہین یاد فرمایا ہوتا خونخوار نے ہنسکر جواب دیا بھائی صاحب آپکے بلانے کو مین نے تین آدمی
متواتر روانہ کیے مگر وہ یہان آکے ایسے محو ہوئے کہ آپ سے اطلاع نہ کی اب تشریف لے چلیے خواجہ نے
کہا بہت مناسب ہی یہ کہکر اٹھے گانا جو موقوف ہوا سب لوگون کے ہوش درست ہوئے سب کی زبان پہ
کلمات تعریف جاری ہوئے خواجہ بشکل ڈھاڑی خونخوار کے ہمراہ اسکی بارگاہ مین آئے خونخوار نے بڑی
خاطر کی بیٹھنے کی اجازت دی جب خواجہ بیٹھ چکے تو خونخوار نے پوچھا میان صاحب اپنا نام بتائیے یہان آنیکا
سبب فرمائیے خواجہ نے کہا میرا نام ملے دار خان ہی یہان سے دو کوس پر ایک قریہ ہی وہان رہتا ہون
جب کبھی اسطرف سے کوئی قافلہ گذرتا ہی اور مجھے اسکی خبر ہوتی ہو ساز لیکر چلا آتا ہون جو کچھ تقدیر کا ہوتا
ہوے جاتا ہون روز کا معمول یہ ہی کہ روساے قریہ سننے کے لیے بلا بھیجتے ہین بہت کچھ دیتے ہین کل مین نے
اپنے لڑکے کی زبانی خبر سنی تھی کہ دو لشکر بہت بڑے بڑے اس صحرا مین اترے ہین کل تو نہ حاضر ہو سکا آج آیا
پہلے اُس لشکر مین گیا گو بہت آباد دیکھا مگر اپنے کمال کا کسیکو قدردان نہ پایا مجبور ہو کے آپکے یہان آیا آپ
نے قدردانی فرمائی میری عزت بڑھائی اب حضور کو بہت خوش کرونگا انعام و خلعت لونگا خونخوار نے کہا
میان ملے دار خان تم بجے کامل ہو اور وہ لوگ مسلمان ہین گانے بجانے کی قدر نہ کیا جانین خواجہ نے کہا حضور
یہان کیونکر تشریف لائے اور یہ لشکر مسلمانون کا یہان کیونکر آیا خونخوار نے کیفیت بیان کی خواجہ بہت ہنسے
کہا بھلا آپ سے وہ کس دعوی پر لڑنے آئے تھے آپ لوگ سحر مین طاق وہ اس کوچے سے ناواقف پھر کیا انھین
اپنی جان فاضل تھی خونخوار نے کہا میان صاحب انکے پاس چند تحفہ جات ایسے تھے جو سحر کا باعث تھے
انکی وجہ سے ان لوگون پر سحر تاثیر نہین کرتا تھا خواجہ نے کہا وہ اب کیا ہوئے خونخوار نے کہا مین نے اپنے
قبضے مین کیے ہین خواجہ نے کہا وہ کیا کیا چیزین ہین ترقان نقاب پوش بول اٹھی ایک حرز ہیکل ہو ایک مہرہ
سلیمانی ہو ایک بازو بند سلیمانی ہو خواجہ نے کہا نام بھی آج ہی مین نے سنے کیون ملکہ حرز ہیکل کیا چیز ہوتی ہی اور مہرہ
سلیمانی کس چیز کو کہتے ہین اور بازو بند کسکا نام ہی جو یہ تاثیر رکھتا ہی کہ اسپر سحر تاثیر نہین کرتا خونخوار نے ترقان سے کہا

میان صاحب کو سب اشیا دکھا دو ترقان اٹھی ایک صندوقچی لائی اُسکو کھولکر سب چیزین دکھائین خواجہ نے
دیکھا کہ سب چیزین موجود ہین مہرہ بیل کو بہت دیر تک دیکھا پھر بازوبند کو دیکھکر کہا اسمین کیا صفت ہو جو سحر اسکی
وجہ سے تاثیر نہین کرتا مہرہ کو دیکھکر کہا ایک سنگ سرخ رنگ یہ بات حاصل ہو سب چیزین اپنے ہاتھ مین لیکر دل
آیا کہ خواجہ اب سحر تو تم پر تاثیر نہین کریگا اسکی آنکھون مین ناک چھونک کر اپنے لشکر کی راہ لو پھر خیال آیا کہ ایسی جگہ
آئین ہین دو چار کوڑی کار دز گار کرکے نہ جائین یہ بالکل خلاف ہو یہ اشیا اب ہمارے ہاتھ سے کہان جائینگی یہ سوچکر
وہ سب چیزین ترقان کو واپس دین کہا ابھی تک نوبت مقابلہ نہین کی خونخوار آتش چشم نے کہا اب آج مین طبل جنگی
بجواتا ہون بلکہ اچھے وقت سکا خیال آیا مین آپکے باتون مین ایسا محو تھا کہ اس بات کو بھول گیا تھا یہ کہکر اسنے
ملازمین سے کہا کہ ہمارے لشکر مین خبر کر دو کہ طبل جنگی بجے ملازمون نے اُسکے لشکر مین خبر کی طبل جنگی بجا ہرکارے
لشکر اسلام کے یہ خبرین لیکر روانہ ہوئے اپنے لشکر مین پہنچے بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر سامنے
صاحبقران کے عرض کی خدا حضور کی عمر و دولت مین ترقی عطا فرمائے خونخوار کے لشکر مین طبل جنگی بجا ہو امیر
نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بطفیل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین تیاریان ہونے لگین مگر خواجہ نے یہان اپنا رنگ جمانا چاہا ایسی ایسی باتین کین کہ خونخوار بہت
خوش ہوا ترقان نقاب پوش نے کہا کیون میان لیل دار خان صاحب آپ ملازمت کرنا چاہتے ہین
خواجہ نے کہا اگر مالک قدر دان ملے اور میری لیاقت کے موافق تنخواہ کرے تو ضرور ملازمت کرنا گوارا
کرونگا ترقان نے کہا اسکی گفتگو ہمارے آپکے پھر کبھی ہوگی ابھی تو ہم آپکو جبتک یہان ہین اپنے یہان بطریق مہمان رکھتے
ہین جسوقت یہان سے چلنے لگین گے اُسوقت دیکھا جائیگا خواجہ نے کہا آپ مالک ہین مجکو کسی حال مین عذر نہین
ہو خونخوار نے کہا میان صاحب آپ کچھ گائیے خواجہ نے طنبورہ سنبھالا گنگنا کے ایک غزل گائی ترقان و
خونخوار جادو کو سنائی یہ دونون بہت محظوظ ہوئے خواجہ کو بہت سا انعام دیا بہت کچھ تعریف کی عمرو نے کہا
میرے گانے کا یون لطف نہین ہو خونخوار نے کہا میان صاحب اور جو کچھ فرمائیے وہ اسباب ابھی ممکن کیا جائے
خواجہ نے کہا اگر آپ میرا کمال دیکھنا چاہتے ہین تو شراب طلب کیجیے تاکہ میرا بھی دل لگے خونخوار نے ملازمون
سے کہا ارے شراب بہت جلد لاؤ ملازمون نے فوراً گلابیان شراب کی کشتیان کباب کی حاضر کین خونخوار
نے کہا میان صاحب شراب موجود ہے پیجیے خواجہ نے ایک صراحی کھینچکر شراب جام بلورین مین اُنڈیلی کچھ جاکر
صراحی مین تھوڑی بیہوشی ملادی جام سر پر رکھا گت ناچنا شروع کی رقص کرتے ہوئے ترقان نقاب پوش
کے پاس پہونچے سر کو جھکایا کہا ایسی سرکارون کو سر سے شراب پلانا چاہیے ترقان یہ کیفیت دیکھکر دنگ
ہو گئی خونخوار بھی تعجب کرنے لگا اور جو لوگ اُس جگہ موجود تھے سب کو حیرت ہوئی کہ لیل دار خان نے کیا
کمال کیا سر سے شراب پلائی رقص کیا اور ایک قطرہ شراب کا زمین مین نہ گرا پھر تو عمرو نے دورہ باندھا سب کو
ایک ایک جام پلایا شراب پلاتے پلاتے ایک کھمبے کے قریب پہونچے اُسکے سامنے بھی جام لیکے کیفر نے اُسمین
پیش کرکے جام خواجہ کے ہاتھ سے لیا اور اپنے رومال مین جام کو انڈیل لیا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی باتون سے
اُس کیفر کے تلوے کو دبایا اُسنے سر اٹھایا خواجہ نے آنکھ ملائی پہچان لیا کہ برق ثانی ہو خواجہ نے چپکے سے کہا تو ہر جگہ
عیاری خراب کرنے پہونچتا ہو برق خاموش ہو رہا خواجہ آگے بڑھے اور لوگون کو شراب تقسیم کی جب سب
حاضرین محفل پی چکے تو خواجہ پھر اپنی جگہ پر آکے بیٹھے طنبورہ اٹھا کے گانا شروع کیا ہنوز ایک غزل بھی ختم نہ کی

تھی کہ سب کی آنکھوں میں سرسوں پھولی خونخوار جادو نے ترقان نقاب پوش سے کہا او فاحشہ تو نے مجھکو مفت
میں زحمت دی اپنے ساتھ یہان لائی اتنے دن گذر گئے مجھے اپنی بی بی زوجہ کا حال نہیں معلوم ہی میرا دل لگا ہوا ہے دیکھے
کیا گذرتی ہوگی میں ہرگز اب تیرا ساتھ نہ دونگا اُسکے پاس جاؤنگا اب تجھسے مجھکو نفرت ہوگئی خبردار اب مجھے طلب کرنا میں یہان
جاؤنگا اُسکو مناؤنگا اگر وہ کہیگی تو تیرا سر جا کر اُسکے قدموں پر ڈال دونگا میں نے بڑی غلطی کی جو تیرے کہنے سے
یہان چلا آیا اب تیری یہ صورت نحس مجھکو دیکھنی ناگوار ہے ہر وقت پیش نظر رہی گلعذار ترقان نے جو یہ بات
سنی جھلا کے جواب دیا او نامرد تو کیا بیہودہ بکتا ہے میری صورت کو نحس بتاتا ہے اور اُس کی منظر صورت کو میرے
حسن جہان آرا پر فوقیت دیتا ہے مجھے خود تیرا ساتھ دینا گوارا نہیں ہے میں ہمیشہ تجھکو نامرد جانا کی تجھسے بہتر اُس غلام
زنگی کو جانتی ہون جسکی یاد اب مجھے شب و روز ستاتی ہے جبھی میرا مطلب دل تجھسے پورا نہوا ہیہات اُس غلام زنگی پر
میں نے اپنی جان فدا کی اگر تو ہی کسی قابل ہوتا تو میں اُسکی خوشامدیں کیون کرتی میں تجھکو خود نکالنا چاہتی ہوں
خونخوار نے کہا او فاحشہ غلام زنگی کیسا کیا تو نے کوئی دوسرا یار کیا ہے ترقان نے کہا پھر کیا کرتی جب تجھکو کسی قابل
نہ پایا تو دوسرے سے دل لگایا وہ میرا آرام جان ہے تجھسے ہر وقت دل پریشان ہے خونخوار نے کہا میں تجھے
زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گرا ترقان نقاب پوش اُٹھی یہ بھی گری پھر تو جو جو
اُنکا زمین پر گرا سب حاضرین محفل بیہوش ہوئے خواجہ نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی . برق ثانی بھی اپنے
مقام سے اُٹھا خواجہ نے کہا ابے تو کہان آتا ہے برق نے کہا اُستاد میں ان لوگون کو جلدی جلدی قتل کرون
آپ زیور و اسباب اپنے قبضے میں لیجیے خواجہ نے کہا آپ معاف فرمایئے یہان سے چلے جایئے میں سب بندوبست
کر لونگا برق نے کہا اُستاد ایک کنیز کا زیور میں لے لون خواجہ نے کہا دور ہو یہان سے کیا بیہودہ بکتا ہے یہ کہکر
پہلے خواجہ نے اُس مسند دوتہی پر قبضہ کیا جس میں حرز جبیل بغور رکھی تھی مسند دوتہی اُٹھا کر نذر زنبیل کی پھر تو خنجر کمر سے
لیے خونخوار کے قریب آئے اُسکے گلے پر خنجر پھیرا اگر یہ ذبح ہوا خواجہ نے ترقان کے چہرے سے نقاب ہٹائی
دیکھا ایک زن بد قوام بدانجام نہایت ضعیف بیہوش پڑی ہے خواجہ نے اسکے گلے پر خنجر پھیر کر اُسکی گردن بھی ع
کی عمرو نے بزنبیل سب کا زیور اُتارا برق بھی شریک ہوا عمرو نے سب زیور برق سے چھین لیا جب سبکا
زیور اُتار چکے اور سب مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا اب خواجہ کا یہ ارادہ ہوا کہ اسکو داخل زنبیل کرون
خونخوار اور ترقان نقاب پوش کو اپنے قبضے میں لون اور پاس صاحبقران کے لیچلون خواجہ چاہتے ہیں کہ پہلے
خونخوار کو اُٹھا لین کہ دو بارگاہ پر دھاڑ ہوا عمرو نے گلیم اوڑھ لی برق ثانی بھی بھاگ کر پوشیدہ ہوا خواجہ بھی
بارگاہ سے سب کی ٹوپیاں اُتارتے ہوئے نکل گئے صبح ہوتے ہی اپنے لشکر میں پہونچے یہان صاحبقران
فرمان فریضہ سحری ادا کرکے ہتھیار ذات پر آراستہ کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکر سلام کیا حرز جبیل کا کچھ ذکر بھی نکیا
بلکہ یہ کہا یا صاحبقران آپ میدان جنگ میں تشریف لیے جاتے ہیں وہ ساحر غضب کا مکار ہے اسم اعظم سے
ہوشیار رہیے گا اور حرز جبیل بھی پاس نہین ہے امیر نے فرمایا خدا مالک ہے جو اسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا خواجہ نے لوح کی
حرز جبیل سے حفاظت بہت بڑی تھی مگر کیا عرض کرون میں نے بڑی کوشش سے حرز جبیل اپنے قبضے میں کی
لیکن پھر میرے پاس آکے چلی گئی صاحبقران نے فرمایا کیا ہوا خواجہ نے کہا میں شب کو خونخوار کی بارگاہ
میں گیا وہاں سے حرز جبیل لیکر آتا تھا راہ میں قرضدار نے مجھے حرز جبیل چھین لی صاحبقران سمجھے کہ حرز جبیل
خواجہ کے پاس ہے مسکرا کر فرمایا خواجہ چھین لیے دشمنوں پر قرضدار بہت ہماتے ہین عمرو نے عرض کی یا امیر

آپ جانتے ہین کہ آمدنی کم خرچ زیادہ میری فیاضی آپ پر ظاہر ہو جہان بازار مین نکلا فقیرون نے گھیر لیا کوئی کہتا ہو
ہو میرے پاس کھانیکو نہین ہو کوئی کہتا ہو میرے پاس کپڑا نہین ہو کوئی وضیع شریف چپکے سے کہتا ہو کہ مجھپر تھوڑا
اسکا قرض ادا کرنا مجھپر واجب ہو مگر تہیدستی مانع ہو اگر آپ کچھ شرکت فرمائین تو مین اس قرض سے ادا ہو جاؤن
اسیطرح سے ہزارون آدمی سوال کرتے ہین مجھپر کسی کے سوال کو رد کرنا میرا شیوہ نہین ہو انسے فراغت پاکر رہی
ریکر جان بچائی آگے بڑھا حلوہ والون نے گھیر لیا اب انھین جواب صاف دینا یہ میری وضع کے
خلاف ہو اور یہ سب باتین آپکی وجہ سے ہین لوگ جانتے ہین کہ خواجہ کو صاحبقران سے بہت کچھ ملتا ہو مین
تو بہت عاجز ہون اگر نہین جاتا ہون تو انتظام مین فرق آتا ہو اب ایسی حالت مین سوائے قرض کے اور کیونکر
اپنی اوقات بسر کر سکتا ہون امیر نے فرمایا پھر اسکا قرض کسقدر ہو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب مین
کیا بیان کرون جو کچھ اسوقت مجکو ملجائے مین اسی کو غنیمت جانون امیر نے حکم دیا کہ خواجہ تم دو ہزار
روپیہ لے لو عمرو نے کہا یہ تو ایک مہینے کا سود بھی نہوگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ بہت طمع اچھی نہین
ہوتی ہو جو ملتا ہو اسکو غنیمت جانو عمرو نے کہا آپ یہ تصور فرماتے ہین کہ مین آپ سے فقرا کے لیتا ہون مجھے کیا
ضرورت تھی مگر مجبور ہون اسوجہ سے آپکو تکلیف دہ ہوتا ہون صاحبقران نے فرمایا اچھا چار ہزار روپیہ
لے لو مگر اب زیادہ گفتگو نہ کرنا خواجہ نے کہا آپ مالک ہین یہ بھی نہ عطا فرمائیے تو مین کیا کرون یہ کہکے روپیہ
وصول کیا وہان سے بدیع الملک نوجوان کے خیمے مین آئے کہا کیا ارادہ ہو بدیع الملک نے کہا
مین میدان کارزار کی طرف جاتا ہون خواجہ نے کہا افسوس ہو کہ ایسے ساحران غدار سے مقابلہ ہو اور کوئی
چیز دافع سحر اپنے پاس نہو بدیع الملک نے کہا خواجہ خدا مالک ہو عمرو نے کہا یہ تو سچ ہو مگر لوح اور بازوبند
بھی عجب تحفہ نایاب ہے تمھے کیا کہون مین نے ان اشیاء پر قبضہ تو کیا تھا مگر مجبور ہوگیا راہ مین قرضدار ملے
انھون نے کل چیزین مجھسے چھین لین صاحبقران کی حرز ہیکل بھی تھی انھون نے روپیہ دیے ہین اب
حرز ہیکل لینے جاتا ہون بدیع الملک نوجوان سمجھے کہ خواجہ کے پاس سب چیزین موجود ہین مسکرا کے کہا
پھر جو کچھ فرمایئے حاضر کرون عمرو نے کہا لوح و بازوبند وغیرہ لا دیجیے خواجہ نے کہا جو کچھ مل جائے غنیمت ہو بدیع الملک
نے کہا صاحبقران زمان نے کیا عطا فرمایا ہو خواجہ نے کہا انکے عطیے کے دریافت کی کیا ضرورت ہو جو کچھ منظور ہو
اسکی جلد تدبیر کرو کہ لشکر حریف میدان مین آچکا ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ میرے پاس دو ہزار روپیہ
موجود ہین اسکو اسوقت قبول فرمایئے پھر دیکھا جائیگا خواجہ نے کہا بھلا کہان ممکن ہو سکتا ہو یہ تو ایک ہفتہ کا
سود بھی نہین ہو جب بدیع الملک نے دیکھا کہ خواجہ اسقدر روپیہ پر راضی نہوینگے تو مجبور ہوکے کہا کہ
چار ہزار روپیہ سے زیادہ مین نہین دے سکتا عمرو نے کہا منگاؤ مین لیکر اسکے پاس جاؤنگا اگر
قبول کریگا تو تمھارے تحفہ جات لا دونگا بدیع الملک نے اسیوقت چار ہزار روپیہ منگا کر خواجہ عمرو کو
دیے خواجہ نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون وہ راضی ہوتا ہو یا نہین یہ کہکے وہان سے اٹھے صاحبقران
کی بارگاہ مین آ کے دیکھا امیر سوار ہونے کو جاتے ہین خواجہ نے حرز ہیکل زنبیل سے نکال کے امیر نامدار کو
دی صاحبقران نے کہا خواجہ تم بڑے طماع ہو عمرو نے کہا اب حرز ہیکل پہنو باتین نہ بناؤ نہین معلوم کیونکر لائے
کیا کیا مصیبتین گذرین امیر نے حرز ہیکل پہنی خواجہ وہان سے بدیع الملک کے پاس آئے بدیع الملک
کو بارگاہ کے باہر قریب مرکب پایا سب تحفہ جات دیے بدیع الملک بہت خوش ہوئے خواجہ کی مدح و ثنا

کی شکر یہ ادا کیا لوح کو چوم کر گلے مین ڈالا بازو بند بازو پر باندھا عاجرہ بھی پاس رکھا گھوڑے پر سوار ہوئے خواجہ
وہان سے پھر صاحبقران کے پاس آئے امیر سوار ہو چکے تھے خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا امیر نے گھوڑا
بڑھایا سب لشکر کو پشت پر لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے کیفیت انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خونخوار جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب خواجہ وہان سے چلے آئے تو خونخوار اور ترقان بیہوش پڑے رہے مگر اور تمام لشکری مسلح و مکمل ہو کر
انتظار خونخوار مین بارگاہ کے دروازے پر آکے ٹھہرے جب بہت عرصہ ہوا اور خونخوار باہر نہ آیا تو سب نے
آپسمین کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ آج روز جنگ ہو مگر آقائے نامدار ابھی تک باہر تشریف نہین لائے ہین کیا سبب
ہو بعض نے کہا اگر وہان کسی کو بھیجا اور اُنکے خلاف ہوا تو سب مغضوب ہونگے اور فکر کا زیادہ باعث یہ ہو کہ کوئی
ملازم بھی باہر نہین آتا ہی جو اُس سے کیفیت معلوم ہو رسالدارون نے کہا اگر اُنکے خلاف ہوگا تو ہم اُسکا
عذر کر لینگے مگر جا کر خبر لینا چاہیے یہ کہکر ایک رسالدار بارگاہ کے اندر آیا عجب کیفیت دیکھی سب کو برہنہ پایا
رسالدار نے خونخوار جادو کے قریب آکے دیکھا تو اعضا مین جس و حرکت نہ پائی مگر آمد و شد نفس کی معلوم
ہوئی زندگی کا یقین ہوا جلدی جلدی پانی کے چھینٹے دیے خونخوار کو ہوش آیا اپنے کو اس عالم مین پایا گھبرا
کے اُٹھا دیکھا ترقان نقاب پوش برہنہ پڑی ہو جلدی سے اپنے رسالدار کا چغہ کھولکر ترقان کے
اوپر ڈالا رسالدار نے کہا یہ کیا کیفیت ہو خونخوار نے کہا مین نہین جانتا یہ کیا حالت ہوئی دارخان کہان
ہین رسالدار نے کہا اُنکا تو یہان پتہ نہین ہو خونخوار نے کہا جب مین تمھارے یہان سے لی دار خان
کو لایا وہ یہان آئے پہلے تو اُنھون نے بہت سی باتین بنائین پھر غزلین گائین شراب عجب طرح سے پلائی
شراب پینے کے بعد پھر مجکو ہوش نہین رہی یہ بھی نہین معلوم کہ میرے کپڑے کون لیگیا اور سب اسباب آرائش
کیا ہوا معلوم ہوتا ہو کہ کوئی مرد سارق ڈھاڑی کی شکل بنا کے آیا اور اُسنے شراب مین بیہوشی ملا کر
سبکو پلائی جو کچھ مال و اسباب یہان موجود تھا وہ لیگیا رسالدار نے کہا خیر اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا
اب میدان مین تشریف لیچلیے لشکر حریف عرصے سے منتظر ہی مجکو ہرکارون نے خبر دی ہو خونخوار نے کہا
ابھی چلتا ہون جلد جا کر اطلاع کرو کہ لباس دو سرا میرے واسطے اور ملکہ عالم کیواسطے حاضر کیا جائے
رسالدار باہر آیا توشہ خانہ مین گیا دارو غہ سے تمام کیفیت بیان کی اسنے جلدی جلدی لباس نکالے اور
خونخوار کے پاس آیا خونخوار نے ترقان کو ہوشیار کیا لباس پہنایا ترقان نے جو سب کنیزون کو ننگا دیکھا
سخت حیران ہوئی کہا اے خونخوار جادو یہ کیا سبب ہو سب کے لباس کون لیگیا اور تمام اسباب بارگاہ
پر کس نے قبضہ کیا خونخوار نے جواب دیا ملکہ جو شخص لی دار خان کی صورت بنکر آیا تھا معلوم ہوتا ہو وہ
کوئی مرد سارق تھا یہان آکے اُسنے سب کو بیہوش کیا اور کل اسباب لیگیا اسوقت تو اُسکی تلاش غیر ممکن
ہو مگر بعد فراغت جنگ مین اُسکا پتہ لگاؤنگا جہان ہوگا وہان سے ڈھونڈھ کے لاؤنگا مگر حرز ہیکل اور
بجلہ تحفہ جات تمھارے پاس موجود ہین ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے ایک صندوقچی مین بند کرکے رکھدیے
تھے جا کر جو دیکھا صندوقچی کا کہین پتہ نہ پایا خونخوار نے کہا افسوس مین نے کس محنت سے ان اشیا کو لیکے
قبضے مین کیا تھا وہ ضائع ہو گئین خیر اسوقت مین لشکر اسلام کو گرفتار تو کرون بعد دیکھا جائیگا میرے ہاتھ
سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر اسنے اسباب لیا ترقان سے کہا ملکہ اب تم یہان قیام کرو مین لشکر حریف کے مقابلے

میں جاتا ہون ترقان نے کہا مین بھی چلونگی تماشا دیکھونگی خونخوار نے بہت منع کیا مگر ترقان نے نہ مانا
خونخوار جادو بھی مجبور ہوگیا کہا ملکہ تمھین اختیار ہے اب زیادہ منع نہین کر سکتا ہون ترقان نے لباس
سحر یعنے نقاب سحر چہرے پر ڈالی اپنی صورت حسین بنالی ایک طاؤس زرین بال سحر سے بنایا اسپر سوار ہوکر
بارگاہ کے باہر آئی خونخوار نے بھی ایک اژدر سحر بنایا دو چشم آتشین سحر کی بنی ہوئی لگالین اپنی آنکھون پر
پھر معاً یعنی اژدر پر بیٹھ کے اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکر کو عقب مین لیا ترقان سے کہا ملکہ تم سب کے آگے
چلو سوار لشکر تم ہو ملکہ نے اپنا طاؤس خونخوار آتش چشم کے اژدہے کے آگے کیا اسطرح سے میدان جنگ
مین آیا لشکر اسلام کو دیکھا کہ بیحد و بیشمار صف بستہ رزمگاہ مین منتظر ہے ترقان نے پلٹ کے کہا دیکھو ان لوگون کے
پاس لشکر کسقدر ہے خونخوار نے جواب دیا کہ بہادری ہے ان لوگون کی شک نہین ہے ترقان نے کہا اچھا قاتل الدیو
کو دکھاؤ خونخوار نے بدیع الملک کی طرف اشارہ کیا ترقان کی نگاہ جو بدیع الملک نامدار پر پڑی حسن و جمال
دیکھکر محو و بیہوش ہوگئی دل مین آرزوے وصل پیدا ہوئی صورت زیبا دیکھکر شیدا ہوئی خونخوار نے اسکے چہرے کیطرف
نظر کیا رنگ اڑا ہوا پایا کھٹکا ہوا گھبرا کے پوچھا کیون ملکہ عالم کیا کیفیت ہے مزاج کیسا ہے ترقان نے ٹھنڈی
سانس بھر کے جواب دیا کہ میری طبیعت اسوقت خود مضمحل ہوگئی نہین معلوم کیا سبب ہے خونخوار سے یہ بات
کہکے پھر بدیع الملک کیطرف نگاہ حسرت سے دیکھنے لگی خونخوار نے کہا ملکہ تم بارگاہ مین پلٹ جاؤ یہان نہ ٹھہرو
تمھاری طبیعت اسوقت درست نہین ہے ایسا نہو زیادہ تکلیف ہو ترقان نے کہا مین نہین پھرونگی تم اپنا کام
کرو مجھسے زیادہ باتین نہ کرو خونخوار کو غصہ آیا کہا مین تمھارے واسطے کہتا ہون آیندہ تمھین اختیار ہے ملکہ
نے کہا جبتک مین یہان رہونگی تبتک میری طبیعت درست رہیگی اگر یہان سے چلی جاؤنگی تو واقعی دل زیادہ
پریشان ہوگا خونخوار نے کہا یہ کیا ترقان نے جواب دیا کہ تمکو اس جھگڑے سے کیا مطلب ہے خونخوار جادو نے
جواب دیا مین ابھی قاتل ملک زرین پوش کا سر کاٹ کر تمھارے حوالے کرونگی تم بارگاہ مین جاؤ ترقان نے
کہا خبردار اس جوان کو قتل نہ کرنا زندہ گرفتار کر لینا میرا جی چاہیگا تو قتل کرونگی اور اگر میری اطاعت قبول
کریگا تو اسکو امان دونگی اپنے یہان شریک سلطنت بناؤنگی اسکے چہرے سے یہ بات ظاہر ہے کہ بڑا عاقل و دانا
ہے اور بہادری تو اسکی اس امر سے عیان ہے کہ اسنے والد ماجد کو قتل کیا لشکر سے نہ ڈرا خونخوار نے کہا پہلے تو
کیا ارادہ تھا کہ مین ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی سب کو جلا کر خاک کر دونگی یا اب صورت دیکھکر یہ بات پیدا ہوئی کہ شریک
سلطنت قرار دینے کی رائے ہوئی یہ کیا بات ہے ترقان نے کہا تمھین ان امور مین کیا دخل ہے جو بات مزاج
مین آتا ہے وہ کرتے ہین ہماری بات مین دخل نہ دو اور جسکو چاہے قتل کرو مگر اس جوان کو زندہ گرفتار کرکے
میرے سپرد کرو مین جو چاہون اسکے حق مین کرون خونخوار نے جواب دیا کہ ابھی تک تو مین تمھاری طرف
سے جنگ کرتا تھا مگر اب سمجھے کہ ہوگئی ہے پہلے سب سے اسی جوان کو قتل کرونگا دیکھون تم میرا کیا کر لیتی ہو
ترقان نے جواب دیا تیری کیا مجال جو اسکو قتل کر سکے خونخوار بڑھا نقیبون کی طرف اشارہ کیا نقیبون نے
بڑھ بڑھ کے نقابت کی کیفیت کہنا لکھے ترقان نے اپنا طاؤس آگے بڑھایا ایک جانب کھڑے ہوکر تماشا
دیکھنے لگی خونخوار چشم سحر چڑھائے ہوئے اژدر کو دوڑا کے میدان مین آیا للکار کر آواز دی کہ فرقہ خداپرستان
تم مین سے جو قاتل ملک زرین پوش کا ہو میرے مقابلے مین آئے بدیع الملک نے جو یہ کلام اس بدانجام
کی زبان سے سنا اپنا اسپ صبا رفتار کو چھیڑ کر آگے بڑھے صاحبقران کے قریب آئے اجازت میدان طلب

کی امیر نے رخصت دی بدیع الملک میدان میں آئے خونخوار نے کہا اے جوان تو نے ملک زرین پوش کو قتل
کیا اور میری ذات سے نہ ڈرا بدیع الملک نے جواب دیا کہ تو کیا چیز ہو ہم سوائے ذات الٰہی اور کسی سے نہیں ڈرتے
ہیں تو ہمارا کیا کر سکتا ہے خونخوار نے کہا ابھی اگر تیری طرف نگاہ قہر سے دیکھوں تو جلا کر خاک کر دوں بدیع الملک
نے فرمایا تو نگاہ قہر سے میری طرف دیکھ کے اپنے دل کا حوصلہ نکال لے دیکھوں مجھے کیونکر جلا دیتا ہے خونخوار جادو نے
بدیع الملک کیطرف بغور دیکھا اور اسطرح آنکھیں نکالیں کہ بے تحین زمین پر گرنے لگیں صاحبقران اور تمام لشکر کے
لوگ یہ کیفیت دیکھکر متعجب ہوئے مگر بدیع الملک نوجوان بھی بنگاہ غضبناک اسکی طرف دیکھتے رہے بے تحین گرنے سے
اور لوگ لشکر اسلام کے جلنے لگے جب امیر نے یہ کیفیت دیکھی اسم اعظم ورد زبان کیا مرغ زرنگل کو گرد سر کی لوگوں پر سایہ
مرغ زرنگل پڑا جلنے سے محفوظ رہے یہاں خونخوار جادو نے دیکھا کہ بدیع الملک پر کچھ اثر نہوا تو اسنے ایک پھول مجھو کی
نکالا اسم سحر پڑھ کے بدیع الملک نوجوان کیطرف پھینک دیا اُس پھول سے بہت سی چنگاریاں نکلیں شاہزادہ
بدیع الملک کی آنکھوں میں در آئیں مگر کچھ اثر نہ دکھایا یہ کیفیت دیکھکر خونخوار آتش بدخشم بہت گھبرایا کہا اے جوان میں تیری
ضرب کا مشتاق ہوں دیکھوں تو میرا کیا بنا لیتا ہے بدیع الملک نے تلوار کا وار کیا خونخوار جادو نے سر آگے کر دیا
تلوار سپر پر پڑ کے اچٹ گئی بدیع الملک سمجھے یہ دشمن تن ہو چلا تھا ہاتھ پکڑ کے اژدر سے کھینچ ڈالوں خونخوار جادو
نے جو تیور بدیع الملک کے برے دیکھے کہا اے جوان پیشتر میری ایک بات سن لے بدیع الملک ٹھہر گئے خونخوار
نے کہا یہاں میں بے سر و سامان ہوں مجھسے نہیں لڑ سکتا اگر تجھے اپنی بہادری پر بڑا ناز ہو تو میں اپنے طلسم میں
جاتا ہوں وہاں آکر مجھسے مقابلہ کرنا طلسم خونخوار مشہور ہے بدیع الملک نے چاہا جواب دیں مگر وہ سامنے سے
غائب ہوگیا بدیع الملک ہو گھبرا کر رہ گئے ترقان نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کو اشارہ کیا کہ سب لوگ
ملکر اس جوان کو زندہ گرفتار کرو خبردار کسی طرح کا گزند اسکو نہ پہونچنے پائے لشکر نے جو اشارہ پایا سب یورش کر کے
ٹوٹ پڑے ساحر سحر کرنے لگے غیر ساحر تیر و نیزہ و شمشیر سے وار کرنے لگے بدیع الملک نوجوان بھی گھوڑے پر
سنبھل بیٹھے شیرانہ وار کرنے لگے صاحبقران نے جو یہ حالت دیکھی اپنے گھوڑے کو چھیڑ کر بڑھے امیر کے بڑھتے ہی
تمام لشکر بڑھا تلوار چلنے لگی گو ساحروں کے سحر سے تمام لشکر امیر کو گزند پہونچتا تھا مگر صاحبقران اور بدیع الملک
اُن لوگوں کی مدد کرتے تھے اگر کوئی قریب صاحبقران مبتلائے سحر ہوا امیر نے پڑھ کے اسم اعظم دم کیا اُسکے
ہاتھ پانوں کھل گئے اگر کوئی قریب بدیع الملک مبتلائے سحر ہوا بدیع الملک نے پڑھ کے لوح کا عکس ڈالدیا
اُسنے نجات پائی پھر سب کے قتل کرنے میں مصروف ہوا اسیطرح سے دوپہر تک معرکہ کارزار گرم رہا آخر کار لشکر
ترقان کی ہمت کم ہوگئی بھاگنے کی جستجو کرنے لگے ترقان نے جو یہ کیفیت دیکھی سحر کرکے بلند ہوئی وہاں سے کوچ کر
گرفتاری ارادہ کیا بدیع الملک کو لے نکلوں مگر بہ برکت لوح اور بازوبند قریب بدیع الملک نہ پہونچ سکی اُسنے
خیال کیا کہ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے اگر ٹھہروں گی تو مجھے گزند پہونچیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ چلی جاؤں جب لوگ
میرے ملک پر قبضہ کرنے آئیں گے اُسوقت کسی تدبیر سے بدیع الملک کو اسیر کر لونگی یہ سوچکر بدنیں پر بیٹھ ہوا
اڑتی ہوئی اپنے شہر کے جانب روانہ ہوئی یہاں لشکر جو تھا مجبور ہو کر فرار ہوا لشکر اسلام نے تعاقب کیا تھوڑی
دور جا کے جب لشکر کفار نے دیکھا کہ مسلمان بہت قریب آگئے ہیں پھر پلٹے پھر سے تلوار چلنے لگی بہت سے لوگ
کافروں کے زخمی ہوئے آخر مجبور ہو کے سب نے امان طلب کی لشکر اسلام نے ہاتھ روکا لشکر کا فران بھی
سمجھا سرداران اسلام سب کو اپنے ہمراہ لیکر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر نے سب کو مسلمان

کیا بفتح و فیروزی میدان کارزار سے اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے خوشی خوشی بارگاہ مین داخل ہوئے جسقدر
سردار لشکر کفار کے تھے وہ سب حاضر ہوئے امیر نے سب کے رہنے کیواسطے بارگاہین استادہ کرائین اور آپ
بارگاہ سلیمانی مین تشریف فرما ہوئے تہنیت فتح کی محفل آراستہ ہوئی امیر نے بعیش و مسرت سب کو علی قدر
مراتب انعام تقسیم کیا یہان تو یہ کیفیت تھی مگر بدیع الملک نوجوان جو میدان سے واپس آئے اپنی بارگاہ
مین آکر اپنے تمام سردارون کو جمع کیا جب سب حاضر ہوئے تو بدیع الملک نے فرمایا کہ مین عنقریب یہان سے
سفر کرونگا اور طلسم خونخوار کیطرف جاؤنگا آج میدان مین خونخوار جادو نے کہ میرے سامنے سے فرار ہوا ہو کہا کہ اگر
تمہین اپنی ہمت و جرأت پر بڑا ناز ہو تو میرے طلسم مین آکے مجھسے مقابلہ کرنا مجھے اُسوقت سے اسی کا خیال
ہو رہا ہے اسکے طلسم مین جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا اگر خدا نے چاہا تو طلسم توڑ کے خونخوار آتش چشم جادو کو مسلمان
کرونگا اگر وہ اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کر دونگا سردارون نے عرض کی حضور کو اختیار ہو مگر صاحبقران کا ہمکو
اجازت دیجئے کہ آپ تنہا تشریف لیجائین بدیع الملک نے کہا مین کسی صورت سے اجازت لے لونگا بے وہان
جانے مجکو آرام نہ آئیگا بدیع الملک نوجوان تو یہان سردارون سے یہ باتین کر رہے ہین مگر صاحبقران نے جو محفل
مین شاہزادہ بدیع الملک کو نہ پایا ملازمون سے فرمایا جا کر دیکھو بدیع الملک نوجوان کس کام مین مشغول ہین جو ابھی تک محفل مین
نہین آئے ہین ملازمین حسب الحکم میر نامور بارگاہ بدیع الملک مین آئے دیکھا بدیع الملک نوجوان مع اپنے جملہ سردار کے
بارگاہ مین جلوہ فرما ہین کچھ صلاح کی باتین کر رہے ہین خادمون نے سلام کیا بدیع الملک نے جواب دیا بیٹھنے کو حکم فرمایا خادم
دیر بیٹھے تھے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کیا کام ہے خادمون نے عرض کی صاحبقران نامدار نے آپکے مزاج کی
خیر و عافیت دریافت فرمایا ہے کہ ابھی تک محفل مین کیون نہین آئے بدیع الملک نے فرمایا میری طرف سے بعد آداب
تسلیمات کے عرض کرنا کہ بندہ جو حاضر ہونے سے معذور رہا معاف فرمایئے گا ابھی حاضر ہوتا ہون خادم روانہ
ہوئے بدیع الملک بھی اُٹھے سردارون سے کہا اگر بن پڑا تو ابھی سب کا ذکر صاحبقران سے کرتا ہون یہ
کہکر آگے بڑھے سب سردار عقب مین آہستہ آہستہ چلے خادمون نے کنول روشن کرکے آگے بڑھائے اس شان
و شوکت سے بدیع الملک نامدار بارگاہ صاحبقران مین آئے امیر بدیع الملک کو دیکھکر خوش ہوگئے اپنے
پاس بلا کے بٹھایا بہت کچھ تعریف کی بدیع الملک نے گردن جھکا کے عرض کی سب حضور ہی کے اقبال کا سبب
ہو صاحبقران نے فرمایا کس کام مین مشغول تھے جو اسقدر دیر لگایا بدیع الملک نے عرض کی کیا عرض کرون
جسوقت سے میدان سے واپس آیا ہون ایک عجب فکر مین ہون صاحبقران نے فرمایا بیان کرو بدیع الملک
نے عرض کی جسوقت مین نے خونخوار جادو کے سر پر تلوار لگائی تلوار سری اُچٹ گئی یقین ہوا کہ یہ ردی مین تن
دو مین نے چاہا اسکو چیر ڈالون مگر اُسنے کہا کہ ایک بات میری سن لو مین رک گیا اُسنے کہا مین اسوقت بے سروسامانی
کی حالت مین تجھسے جنگ کر رہا ہون اگر تمہین اپنی جرأت و ہمت پر ناز ہو تو میرے طلسم مین جسکا طلسم خونخوار نام
ہو وہان آکر مقابلہ کرنا دیکھون پھر تم کیونکر مجھسے مقابلہ کر سکتے ہو مین نے چاہا جواب دون مگر وہ میرے سامنے
سے غرق زمین ہوکر غائب ہوگیا اُسوقت سے میرا یہی قصد ہو کہ اُسکے طلسم مین جا کر آفت برپا کرون اُسکو بھی مسلمان
کرون اور اگر اسلام قبول نہ کرے تو قتل کرون آپ سے اسوجہ سے عرض کی کہ آپ مجھے رخصت مرحمت فرمائیے
انشاءاللہ بعد فتح طلسم خونخوار قدمبوسی سے مشرف ہونگا صاحبقران بدیع الملک سے یہ کلام سنکر خاموش ہوگئے
دیر کے بعد جواب دیا کہ ابھی کیا جلدی ہے کچھ توقف کرو ہم بھی تمہارے ساتھ چین کے طلسم کے فتح کرنے مین شرکت کرینگے

ابھی زمرد شاہ ثانی کے قتل سے فراغت حاصل کرلین اور مسعود بادشاہ مارے گئے ہین انکے ملکون کا انتظام درست
ہو جاے اسکے بعد تمھارے ہمراہ طلسم خونخوار میں چلیں گے اُسکو فتح کرکے پھر خانہ کعبہ روانہ ہونگے شاہزادہ
بدیع الملک نے عرض کی یہ تو آپ بجا فرماتے ہین مگر مسعود رہ مجھکو شاق ہے مگر آپکی دعا میرے حق مین کافی ہے
جبتک آپ ملک زرین مین انتظام درست کرینگے مین انشاء اللہ تعالی اس کام سے فراغت حاصل کرلونگا اور شرف
قدمبوسی حاصل کرونگا مگر اب اس امر کا امیدوار ہون کہ رخصت مرحمت فرمایئے صاحبقران نے فرمایا بیٹا ابھی
کو مانو بہت عرصہ نہین ہو دو دن میں ملک اور باقی ہین انکی درستی کے بعد فیروز ستارہ پیشانی کے طلسم مین داخل ہونگے
یا قتل کرینگے وہاں سے فراغت حاصل کرکے پھر طلسم خونخوار کیطرف چلنا ہوگا اسکے فتح کے بعد انشاء اللہ تعالی خانہ کعبہ
کو چلیں گے بدیع الملک نے عرض کی مین گستاخانہ عرض کرتا ہون کہ اگر آپ مجھکو اجازت اسیوقت مرحمت فرمائینگے
تو مین اپنے تئین ہلاک کرونگا صاحبقران نے فرمایا اچھا ایک بات میری قبول کرو بدیع الملک نے عرض کی
ارشاد فرمایئے صاحبقران نے فرمایا جبتک ملک زرین فتح نہ ہوے تم جانیکا ارادہ نکرو بدیع الملک عاجز
ہوئے عرض کی مین اسکی نسبت پھر عرض کرونگا صاحبقران خاموش ہو رہے مگر فکر مند ہوے کہ ایسا نہو
بدیع الملک کسی طرح میرا کہنا قبول نکرین اگر روکون تو اپنے تئین ہلاک کرنیکا قصد کرین اور مجھے مجبور ہوکے اجازت
دینا پڑے یہ سوچکے امیر کا صدمہ بڑھنے لگا کیونکہ صاحبقران ثانی بدیع الملک کو بیٹے سے کسیطرح
کم نجانتے تھے اور انتہاے درجہ محبت کرتے تھے اور بدیع الملک بھی امیر ثانی کا ملاحظہ کرتے تھے کیونکہ
صاحب ہمت و جرأت تھے اور بڑے بڑے مشکل مہمات انھون نے سر کیے ہین کہ صاحبقران انکی کوشش کرنے
سے عاجز تھے مگر اس ہمت و جرأت پر صاحبقران کا لحاظ کرتے تھے اور خلاف مرضی صاحبقران کوئی بات نہ
کرتے تھے بلکہ اکثر امور جو شجاعت و ہمت سے تعلق رکھتے ہین صاحبقران کی راے کے خلاف بھی شاہزادہ
بدیع الملک سے وقوع پذیر ہوتے تھے مگر ایسے جو صاحبقران کو ناگوار ہون اور سب کے نزدیک انمین کسی قسم
کی برائی نہو اور صاحبقران بھی انکے کسی کام کو برا نسمجھتے مگر ازراہ محبت سے اُس امر مانع ہوتے گو کہ
صاحبقران کو بھی یہی منظور تھا کہ خونخوار جادو قتل ہو مگر بدیع الملک کا تنہا جانا گوارا نکرتے تھے جب سب
طرح مجبور ہوے تو یہ فرمایا کہ جبتک ملک زرین فتح نہو اس ارادے سے باز رہو بدیع الملک نے اُسوقت یہی کہنا مناسب
جانا کہ مین اسکی نسبت پھر عرض کرونگا صاحبقران پھر خاموش ہو رہے پھر محفل برخاست ہوئی اور لوگ اپنے مکان چلے گئے اسی طرح
مین صبح ہوگئی صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے نماز پڑھی بعد فراغت سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین
گئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آئے سوارون کو جمع کیا فرمایا اب میری راے ہے کہ صاحبقران زمان سے اس
امر کے نسبت کچھ ذکر نہ کرون اور بحیلہ شکار بیابان سے نکل چلون پھر دیکھا جائیگا سوارون نے عرض کی صاحبقران
کے خلاف نہو بدیع الملک نے فرمایا ایسی باتین انکے خلاف نہین ہوتی ہین ہم اچھی طرح مزاج سے واقف ہین
سردار بھی خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا مین ابھی ایک ہفتہ اس صحرا مین رہونگا بیابان کی فضا میرے پسند ہے شہزادہ
بدیع الملک اُسیوقت صاحبقران کے پاس آئے عرض کی مین نے سنا ہے آپ اس صحرا مین بلا ضرورت تشریف رکھینگے
صاحبقران نے فرمایا مجھے اس صحرا کی فضا بہت پسند آئی اس سے ابھی ایک ہفتہ اور یہان قیام کرتا ہون بعد ایک
ہفتے کے پھر ملک زرین کیطرف روانہ ہونگا بدیع الملک نے عرض کی اس سے بہتر تو یہی ہے کہ مین جاکے شکار تشریف
لیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر تو ملک زرین کے جانب چلنا بہتر ہو مین تو صرف بیابان کی فضا دیکھنے کو مقیم ہوا ہون

بدیع الملک نے عرض کی اگر آپ برائے شکار تشریف نہ لیجائیے تو مجکو اجازت عطا فرمایئے کہ مین برائے شکار
جاؤن میرا دم یہان بہت گھبراتا ہی صاحبقران نے فرمایا اگر تمھارا جی چاہتا ہو تو جاؤ بدیع الملک نے کہا دو تین دن
کے بعد حاضر ہونگا صاحبقران نے فرمایا جہانتک ممکن ہو جلدی آنا تمھارے سبب سے میرا دل بہلتا ہی بدیع الملک
نے عرض کی انشاء اللہ بہت جلد حاضر ہو کر شرف قدمبوسی حاصل کرونگا یہ کہکر امیر سے رخصت ہوئے اپنی بارگاہ مین
آئے سردارون سے کہا اب بہت جلد تیاری کرو توقف بہتر نہین ہی سب سردارون نے بتعجیل تمام کوچ کی تیاری
کردی دوسرے روز بدیع الملک نے وہان سے کوچ کیا اسکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ترقان نقاب پوش کی بیان کیجاتی ہی

ترقان جو میدان سے بھاگ کر اپنے مکان مین آئی اسنے تمام عجائب غرائب کو اور زیادہ زور دیا کچھ سحر تازہ تیار کیا
چند ساحران نامی جو یہان ٹھہرے ہوئے تھے اُنسے سب کیفیت بیان کی اور یہ تاکید کردی کہ اب بہت ہوشیاری
سے رہنا ایسا نہو کہ مسلمان آکر قبضہ کرلین اور اس امر کا خیال رہے کہ جو کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کرے اُسکو
قتل نہ کرنا زندہ گرفتار کرکے میرے سامنے لانا جسطرح میرے نزدیک بہتر ہوگا مین سزا دونگی سبنے کہا ہمکو آپکی
خوشی درکار ہی کسی کو قتل نہ کرینگے گرفتار کرکے آپ کے سامنے لائینگے جو کچھ آپکی رائے ہوگی بجا لائینگے ترقان نے
کہا تم لوگ یہان بہت ہوشیار رہنا مین والدہ ماجدہ کی خدمت مین جاتی ہون سب ساحرون نے کہا آپ شوق سے
تشریف لیجائین ہم یہان محافظت کرتے ہین ترقان نے اُسیوقت تخت سحر تیار کیا تخت پر بیٹھکے اپنی ماں کے
پاس آئی ماں اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئی بلائین لیکر کہا بی بی جنگ مسلمانان مین کیا کیا واقعہ گذرا فتح پائی یا
صلح کرلی مین تو شب و روز اسی امر کی منتظر تھی کہ تم یہان آجاؤ باتون کی امید اُٹھ گئی تھی مگر کیا کرتی تمھاری ضد سے
مجبور تھی ورنہ میری تو رائے پہلے ہی نہ تھی ترقان نے کہا آپ کیا دریافت فرماتی ہین بڑا غضب ہوا جسقدر لشکر
اپنے ہمراہ لیگئی تھی سب مین چھوڑ آئی ایسی شکست فاش ہوئی کہ بیان نہین کرسکتی ہون خونخوار خوف سے پہلے
گریزان ہوگیا مجکو تنہا وہان چھوڑا تھوڑے عرصے تک مین لشکر کو لڑاتی رہی جب مین نے دیکھا کہ اب کسیطرح
لشکر سے بھی مسلمان نہ رکین گے تو مجبور ہوکر اپنی جان بچا کے وہان سے بھاگی جو کچھ آپنے فرمایا تھا وہ
سب ظہور مین آیا مسلمان لوگ ساحرون کی حقیقت نہین جانتے انکو اپنے زور بازو و اقبال محمدی پر ناز
ہی تحفہ جات ایسے ایسے فراہم کیے ہین جو آجتک نگاہ سے نہین گذرے تھے وہ اُنھوں بھی آئے اور ضائع بھی ہوئے
نہین معلوم کون شخص لشکر اسلام سے آیا اور ہم لوگون کو بیہوش کرکے وہ تحفہ جات لیگیا انکی تاثیر یہ ہو کہ جسکے پاس
وہ تحفہ جات ہون اُسپر سحر تاثیر نہ کرے بڑی دقت سے اُن چیزون کو خونخوار نے اپنے قبضے مین کیا تھا مگر وہ عمر کے حوالے
ہوگئی جب اسکی ماں سب حقیقت سُن چکی تو کہا بی بی مین نے تجھے پہلے کہا تھا کہ مسلمانون سے جنگ کرنا اچھی بات نہین ہی یہ
لوگ ساحر کش ہین ترقان نے کہا ایک غضب اب بہت بڑا ہو کیونکہ جو بادشاہ کوہ جابلقا کے قتل ہوئے ہین امیر اُنکے ملکون
پر قبضہ کرتے ہوئے آتے ہین اب اسطرف بھی آئینگے اُنکا روکنا بہت مشکل ہی اور غضب یہ ہی کہ خونخوار سے لوگ مجھسے ایسا
رنج پیدا ہوگیا ہی کہ اب عمر بھر صفائی ہونا ممکن نہین اب وہ میری مدد کریگی جو کچھ انتظام انکے روکنے کا مجھسے ہوسکا
وہ مین نے کیا ہو اور جو کچھ اور ہو سکے گا وہ کرونگی جہانتک میرے امکان مین اُنکا روکنا ہو وہان تک روکونگی جب
بس نہ چلیگا تو مین مجبور ہون چاہے ملک رہے چاہے جائے اور یہ تو مجکو یقین ہی کہ مجھسے وہ لوگ نہ رُک سکین گے
جب خونخوار سا ساحر زبردست اُنسے مقابلہ نہ کرسکا اور بھاگ کر اپنے طلسم مین جاکر پوشیدہ ہوا ہو تو میری کیا

حقیقت ہوا اُس کی ماں ریحان سبزپوش نے کہا بی بی ہمکو تمہاری جان پیاری ہی اگر سلطنت گئی ہوگی بھیک مانگ کے
بسر کرینگے مگر تم خبردار سلمانون سے لڑنے کا ارادہ نکرنا ہم پہلے اُنسے منت و سماجت کرینگے اگر اُنھون نے تجھپر و ہم کو
اور ہم پر رحم کھایا تو خیر ورنہ ہم سلطنت اُنکے سپرد کرینگے اس شہر سے کہین نکل چلینگے ترقان نے کہا یہ تو ممکن نہین ہو مگر یہ ہوسکتا ہو
کہ جب وہ آئین اُنسے لڑین اگر شکست پائین تو کسی ملک کو نکل چلین وہان کے بادشاہ کے یہان پناہ لین اُس سے
مدد طلب کرین پھر لشکرکشی کرکے یہان آئین جو شخص سلمانون کی طرف سے حاکم ہو اُسکو قتل کرین ریحان نے کہا بی بی
ایک بار کی شکست مین تمکو تجربہ نہین ہوا اور خوف سلمانون کا غالب نہین ہوا ترقان نے جواب دیا مین تو صلاح کی
بات کہتی ہون اچھا اگر جنگ بالکل منظور نہین ہی تو جسوقت سلمان یہان آئین اُن سے کچھ نہ بولین شہر خالی کر دین
اور کسی کی اقلیم مین چلکر اُس سے مدد طلب کرین اور یہان سے خبر منگائین جب سلمان اپنی طرف سے یہان کسی
کو حاکم بناکر چھوڑ جائین اُسوقت آکر اُس کو قتل کرین ملک اپنے قبضے مین لے آئین ریحان نے کہا ہان یہ مجکو منظور ہی
ترقان نے کہا جب سلمان یہان آپہنچینگے اُسوقت دیکھا جائیگا یہ کہکر ان سے اجازت طلب کی ریحان نے
کہا بی بی اتنے دنون کے بعد آئی ہو دو ایک روز تو یہان رہو ترقان نے کہا مجھے رہنے مین عذر نہین ہی مگر
میرے متعلقین جو لوگ باغ مین ہین وہ بے میرے بہت پریشان ہونگے اور بعض اُمور ایسے ہین جو بے میرے
جانے کے ہرج ہونگے ایک تو یہ کہ مین نے چند سحر جدید تیار کیے ہین اُنمین ہنوز اچھی طرح سے قوت نہین دی ہی اور جب تک
اُنمین قوت اچھی طرح نہ دی جائیگی تب تک وہ بالکل بیکار ہین اُنکو درست کرنا ہی پھر سامری کی پرستش کرنا ہی علاوہ
اس کے اور بہت سے کار ضروری ہین ریحان نے کہا تمھین اختیار ہی مگر اتنا خیال رکھنا کہ مجھسے دونون وقت
ملجایا کرنا کہ طبیعت منتشر نہ ہو اور خاطر جمع رہے ترقان نے جواب دیا کہ آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین
مجکو خود ان باتون کا خیال ہی اور اب تو مجھے خونخوار جادو کا بھی خوف نہین ہی مین ہر روز حاضر ہوا کرونگی یہ کہکر ترقان تو
اپنے باغ مین آئی اور سحرون کو قوت دینے مین مشغول ہوئی کہ اُن کے سحرونکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت
صاحبقران نامدار کی تحریر کیجاتی ہی کہ امیر نے جب بدیع الملک کو شکار کی اجازت دی اور بدیع الملک
اس حیلے سے جانب طلسم خونخوار روانہ ہوے تو صاحبقران نے چار روز تک بدیع الملک کا انتظار کیا جب
بدیع الملک نہ آئے تو صاحبقران کو اس امر کا خیال پیدا ہوا خواجہ کو بلایا کہا خواجہ بڑے تعجب کی بات ہی
کہ بدیع الملک مجھسے دو تین روز کا وعدہ کرکے شکار کھیلنے گئے تھے آج چوتھا روز ہی مگر ابتک نہین آئے خواجہ
نے عرض کی آپ کچھ خیال نہ فرمائیے دو تین روز کو کہکے گئے ہین کسی صحرائے پُر فضا مین پہونچے ہونگے وہان کی
آب و ہوا پسند ہوئی اور آگے تشریف لیجائینگے اس خیال سے جیسی واقف ہین کہ آپ آٹھ روز کے بعد یہان سے
تشریف لیجائینگے اس وجہ سے مطمئن ہین دو ایک روز مین چلے آئینگے صاحبقران نے فرمایا مجکو ایک امر کا
خیال ہی خواجہ نے عرض کی فرمائیے صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک سے خونخوار جادو نے کہا تھا کہ مین
یہان بیسر و سامان ہون اگر آپ کو اپنی بہادری پر ناز ہی تو میرے طلسم مین آکر مجھسے مقابلہ کیجیے گا بدیع الملک کو یہ بار
ناگوار ہوئی مجھسے اجازت طلب کی مین نے تنہا جانا ناگوارا کیا اُن سے کہدیا کہ تھوڑے دنون توقف کرو ہم بھی
تمھارے ہمراہ چلینگے اُنھون نے منظور نہ کیا بہت کچھ تقریر کو طول دیا جب مین مجبور ہوا تو مین نے شرط کی کہ بعد فتح
ممالک مذکورین جانا بدیع الملک نے کہا تھا کہ مین اسکا جواب دونگا مگر جواب اسکا نہین دیا اب مجھسے اجازت
شکار کی لیکر گئے ہین مجھے یہی خیال ہی کہ کہین جوش جرأت مین چلے نہ جائین وہ ساحر بڑا اسکا معلوم ہوتا ہی اُس کے

طلسم میں تنہا جانا مناسب نہیں ہے خواجہ نے عرض کی انکے سردار بھی انکے ہمراہ ہیں اور بارگاہ وغیرہ سب اپنے ساتھ
لیگئے ہیں اس وجہ سے البتہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ضرور جاتے صاحبقران نے کہا میں نے اُس وقت یہ خیال
نہ کیا ورنہ اُنکے ہمراہ جاتا کیونکہ مجھسے بھی کہا تھا کہ آپ شکار کو چلیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب جو کچھ ہونا
تھا وہ ہوا اُنکے واسطے دعا کیجیے اور انشاءاللہ تعالیٰ بفتح و فیروزی واپس آئینگے وہ ایسے نہیں ہیں جو دھوکا
کھا جائیں ماشاءاللہ تجربہ کار ہیں جراءت انکی آپ پر روشن ہے صاحبقران نے فرمایا یہی تو خیال ہے کہ جوش جراءت میں
انکو کچھ خیال نہیں رہتا ہے اور ساحروں کا معاملہ ہے خواجہ نے عرض کی کہ انکے پاس بہت سی چیزیں دافع سحر موجود ہیں
ساحر اُن کا کیا بنا سکتے ہیں امیر نے کہا یہ سچ ہے کہ اشیاء دافع سحر انکے پاس موجود ہیں مگر ساحروں کے مکر سے تم خوب
آگاہ ہو کہ یہ کیسے مکار ہوتے ہیں اور کس مکر سے اپنا کام کرتے ہیں خواجہ نے کہا پھر اُنکے واسطے دعا کیجیے
صاحبقران خاموش ہو رہے اس صحرا میں دس دن تک قیام پذیر رہے جب اُمید بدیع الملک کے آنیکی
قطع ہو گئی اور ہرکاروں سے تلاش بھی کرا لیے تو صاحبقران نے مجبور ہو کر کوچ کیا اور جانب ملک زرین
روانہ ہوے ملک زرین وہاں سے نزدیک تھا تیسرے روز سرحد ملک میں پہونچے دیکھا ایک باغ
شہر پناہ کے باہر معلوم ہوتا ہے امیر اس باغ کے قریب آئے دیکھا ایک چار دیواری پتھر کی باغ کے گرد بنی ہے اور
دیواروں کے اوپر دھواں معلوم ہوتا ہے امیر نے وہاں کے واقف کاروں کو بلایا اور پوچھا یہ کیا چیز ہے سب نے عرض کی
یہ باغ ترقان نقاب پوش کا ہے اس میں سحر عجائب و غرائب موجود ہیں سمجھکر تشریف لے چلیے گا صاحبقران
نے فرمایا خدا مالک ہے اس باغ کا دروازہ کہاں ہے سب نے جواب دیا کہ اس کا دروازہ شہر کے اندر ہے ایک نقب
بنی ہے اُس میں ہو کر جاتے ہیں تب راستہ باغ کے اندر جانیکا ملتا ہے صاحبقران نے فرمایا اب اسکے اندر کیونکر
جائیں لوگوں نے عرض کی ابھی جو عجائب و غرائب اسکے متعلق ہیں اُنکو دفع کیجیے تب اسکے اندر جانیکا قصد
کیجیے گا صاحبقران نے حکم دیا کہ بارگاہیں اسی جا پر استادہ کی جائیں حسب الحکم ملازمان نے بارگاہیں استادہ
کیں صاحبقران زمان بارگاہ سلیمانی میں تشریف لیگئے تمام لشکر اُترا اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں
گئے امیر نے وہاں کے واقف کاروں سے دریافت فرمایا کہ پہلے کون سا مرحلہ ہے سب نے عرض کی یا صاحبقران
سب سے پہلے ایک غار ہے اس میں چند ساحر نگہبان ہیں جو کوئی اس باغ میں جانیکا ارادہ کرتا ہے وہ اُنکو فریب
دیکر ہلاک کرتے ہیں اس کے بعد ایک قصر ہے کہ نام اُس قصر کا بیت السحر ہے وہاں ایک ساحر ہے کہ اس نے
اپنے سحر سے ساحت گرگ بنائے ہیں وہ گرگ آدمی کو ہلاک کرتے ہیں اگر ایک لشکر بھی اون ساحت سے مقابلہ
کرے تو کبھی فتح نہ پاسکے جس پر تلوار پڑیگی اور جسقدر خون اُس کے جسم سے نکلیگا ہر قطرہ گرگ بن جائیگا
اسی طرح لاکھوں گرگ پیدا ہو جائینگے اور آدمیوں کو ہلاک کر ڈالینگے جب ان دو مرحلوں سے نجات ہو تب باغ میں
جانے ترقان سے مقابلہ پڑیگا اوس کو قتل کرے اور شہر میں داخل ہو امیر نے فرمایا ہم کل اوس غار پر
چلینگے اور اُن ساحروں سے مقابلہ کرینگے چنانچہ دوسرے روز امیر اون لوگوں کے ہمراہ اُس غار پر تشریف
لیگئے وہاں بہت سے ساحر نظر آئے امیر کو دیکھکر سب نے سحر کیا جب صاحبقران پر سحر نے تاثیر نہ کی تو اُن
لوگوں نے تلواریں علم کیں امیر نے بھی تیغ میان سے کھینچ کر ساحروں کو قتل کرنا شروع کیا جب سب ساحر
قتل ہو چکے تو ایک مرد کوہ پیکر اُس غار سے برآمد ہوا صاحبقران کیطرف دیکھکر کہا کہ او جوان تو نے اتنے
بندگان سامری کو جان سے مارا اور میرا خوف مطلق نکیا اب میں تجھے اور تیرے لشکر کو زندہ نہ چھوڑونگا

صاحبقران نے فرمایا او بیہودہ کیا بکتا ہو نہیں جانتا ہم کون ہین اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو اسلام قبول کر اور
سامری و جمشید پر لعنت کر یہ کافر تھے تو انھین خداوند کہتا ہی خبردار اب ایسا کلمہ کفر اپنی زبان سے نکالا
ورنہ بہت پچھتائیگا اُس نے جو یہ گفتگو امیر کی سنی ایک دانہ ماش امیر کی طرف پھینکا آسمان سے آگ برسنے
لگی صاحبقران نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا آگ دور گری مگر امیر پر کچھ اثر نہ کیا اس نے پھر ایک دانہ نکال
امیر کیطرف پھینکا پتھر برسنے لگے مگر امیر کو برکت اسم اعظم سے کچھ گزند نہ پہونچا ساحر بہت حیران ہوا بڑھ کے
تلوار کا وار کیا صاحبقران نے اُس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور ایک طمانچہ مارا کہ سر اُس کا اڑ گیا مر کر
گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ شی مرا نام حسیب جادو بود
اس آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا نہ وہ غار ہے نہ وہ مقام ہو سامنے ایک دروازہ
معلوم ہوتا ہو صاحبقران زمان اُس دروازے کے اندر آئے دیکھا باغ نہایت پر بہار ہو امیر آگے بڑھے
جو لوگ کہ واقف کار اُس مقام سے تھے لگے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا باغ ہو انھون نے عرض کی یا صاحبقران
بیت السحر اسی قصر کا نام ہو گرگ یہین رہتے ہین جب اور آگے تشریف لے چلیے گا تو نظر آئینگے امیر باتین کرتے
ہوئے آگے چلے تھے کہ گرد اُڑی لوگون نے عرض کی دیکھیے وہ گرگ آتے ہین صاحبقران نے
اسم اعظم شروع کیا گرگ سامنے سے نمودار ہوئے مگر برکت اسم اعظم صاحبقران کے قریب آ سکے امیر تلوار
کھینچ کر جھپٹے گرگ بھاگے امیر نے تعجب کیا تھوڑی دور جا کے سب گرگ ایک غار مین کود پڑے امیر بھی
کود پڑے جب پاؤن زمین سے آشنا ہوئے صاحبقران نے دیکھا ایک مقام تاریک ہو مگر گرگ نظر نہین آتے
سخت حیران ہوئے راہ کی تلاش مین آگے بڑھے ایک دیوار حائل معلوم ہوئی پھر صاحبقران اُس طرف
سے ہٹے دوسری طرف چلے تھوڑی دور پر اس طرف بھی ایک دیوار حائل ہوئی پھر اسی طرح امیر چارون
طرف گئے مگر کسی جانب راہ نہ پائی صاحبقران سخت حیران ہوئے خدا کو یاد کیا کمر سے کمند کھولی اوپر
پھینکی خیال کیا شاید یہ دیوار کے منھ پر جا کے جم جائے تو اسکے سہارے سے اوپر چڑھ جائین مگر کمند بھی ٹکرا کر
واپس آئی امیر نے کئی طرح کیے مگر کامیاب نہ ہوئے مجبور ہو کر اُسی جگہ بیٹھ گئے الغرض تو اس حال مین چھوڑ
کر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت اُن لوگون کی ملاحظہ فرمایئے جو واقف کار اس مقام کے تھے
اور صاحبقران کے ہمراہ آئے تھے جس وقت صاحبقران اُن گرگان کے سر کے تعاقب مین چلے ان لوگون
نے امیر کو منع کیا مگر صاحبقران نے اُس وقت انکا کہنا نہ سنا کیونکہ گرگ جو بھاگے جاتے تھے تو ایک
قتل کر گئے تھے امیر نے اُس قتل کی وجہ سے دستانہ لوگ جب مجبور ہوئے تو خود بھی اُس طرف چلے
صاحبقران تو غار مین کود پڑے یہ لوگ چونکہ اس حال سے آگاہ تھے اپنی جان بچا کر وہان سے بھاگے
لشکر اسلام مین آئے یہان سب سردار امیر کے منتظر تھے ان لوگون سے جو صاحبقران کو ان کے ہمراہ
نہ پایا گھبرا کر دریافت کیا کہ صاحبقران کہان تشریف لے گئے اور تمھین کیونکر اس طرف روانہ کیا ان لوگون نے
کیفیت بیان کی سردارون نے جو یہ کیفیت سنی بہت رنجیدہ ہوئے کہا اب امیر کیونکر تشریف لائینگے
وہان کے واقف کارون نے جواب دیا کہ اب بے ترقان کے قتل کیے رہائی صاحبقران کی دشوار ہو وہ
اصل مین زندان خانہ ہو شام تک امیر وہان رہینگے کل خاص زندان خانے مین بھیجدیے جائینگے اور وہان کی
تکلیفین ایسی ہین جو بشر سے اٹھنا محال ہین سردارون نے کہا پھر اب قتل ترقان کی کیا ترکیب ہو اُن

لوگون نے جواب دیا کہ جب تک یہ طلسمات فتح نہ ہونگے تب تک اُسکا قتل ہونا ممکن نہیں یہ گفتگو تھی کہ عمرو ثانی
آ گئے سردارون نے سب کیفیت خواجہ سے بیان کی خواجہ بھی مغموم ہوئے سردارون نے کہا خواجہ
برائے خدا کوئی فکر قتل ترقان کی پیدا کرو ورنہ صاحبقران کو تکلیف سخت پہنچیگی خواجہ نے کہا خدا مالک ہے مین
حتی الوسع کوشش کرونگا خواجہ تو یہ کہہ رہے تھے کہ نورالدہر اور ایرج نامدار اور سکندر وغیرہ بہت سے سردار
مسلح و مکمل ہوکر آئے سب نے خواجہ سے کہا آپ جائیے ہم جاتے ہین جسطرح بن پڑیگا ترقان کو قتل کرینگے
خواجہ نے کہا آپ لوگ توقف کرین ابھی آپ حضرات کے جانیکا موقع نہین ہو اگر آپ لوگون سے کوئی
جائیگا تمام کھیل بگڑ جائیگا تھوڑی مشکل ہوگی آپ یہین توقف فرمائیے مین اسکا انتظام کرونگا خواجہ نے بہت
کچھ سمجھایا مگر ان لوگون نے نہ مانا بہت سے سردار روانہ ہوگئے واقف کار لوگون سے سب نے پتہ دریافت
کر لیا تھا اُسی پتے پر چلے اُنکے جانیکے بعد خواجہ بھی اپنی فکر مین روانہ ہوئے دیکھئے اُنکا وقت پر کیا جائیگا اب
کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے امیر کو اُس غار مین جب عرصہ گذرا تو صاحبقران کو معلوم ہوا کہ ایک زنجیر میری
کمر مین لپٹی جاتی ہے امیر نے ہاتھ کمر پر رکھا وہ ہاتھ بھی بستہ ہوگیا صاحبقران نے چاہا دوسرے ہاتھ کے ذریعہ سے
اس زنجیر کو توڑ ڈالین وہ ہاتھ بھی پھنس گیا صاحبقران مجبور ہوے وہ زنجیر تمام جسم مین لپٹ گئی جب امیر
بے حس و حرکت ہوگئے تو دیکھا اُس غار مین روشنی پیدا ہوئی صاحبقران روشنی کی طرف دیکھنے لگے امیر نے
دیکھا ایک ساحر سیاہ فام بدانجام سامنے سے آتا ہے جب امیر کے قریب پہونچا صاحبقران کو ایک تخت پر ڈالا
زنبیل گلے سے اُتاری کچھ اسم پڑھا امیر کی زبان مین لکنت آگئی اسم اعظم بھی نہ پڑھ سکے ساحر نے تخت کو اُڑایا
صاحبقران فرط غیظ سے بیہوش ہوگئے ساحر تخت لیے ہوے ترقان نقابپوش کے سامنے آیا ترقان اس
وقت اپنے باغ مین بیٹھی تھی چند کنیزین اُس کے گرد بیٹھی تھین آپس مین باتین ہو رہی تھین کہ دیکھین اب
مسلمان کب تک یہان آتے ہین کہا واہ ہی کنیزون کہہ رہی تھین کہ آپ اپنی والدہ کی رائے پر رہیےگا اُنسے
مقابلہ کیجیےگا وہ لوگ ساحرون سے کہین ڈرتے ہین بڑے بڑے طلسم اُنھون نے فتح کیے ہین کیسے کیسے
ساحران جلیل کو اُنھون نے قتل کیا ترقان بھی کہہ رہی تھی کہ مجھکو تجربہ تو ہو گیا ہے کہ وہ لوگ آفت برپا
کرنیوالے ہین مگر ایک ملک کیونکر دے دون ضرور اُنکو روکونگی اگر نہ رک سکین گے تو دوسری ہی کوئی
دوسری ترکیب کرونگی یہ ذکر تھا کہ ایک کنیز نے آکر کہا داری نگہبان جادو دروازہ پر حاضر ہے ایک آدمی کو قید کرکے
لایا ہے اندر آنیکی اجازت طلب کرتا ہے ترقان نے کہا جلد بلاؤ مین دیکھون تو کس کو اسیر کرکے لایا ہے کنیز باہر گئی کہا
نگہبان جادو جلد چلو تمھین ملکہ عالم طلب فرماتی ہین نگہبان جادو کنیز کے ہمراہ اندر آیا تخت بھی لایا
ترقان نے کہا نگہبان کس کو اسیر کرکے لائے ہو نگہبان نے جواب دیا آپ خود پہچان لیجیگا یہ کہکر تخت ترقان
کے سامنے اُتارا ترقان نے دیکھا تو صاحبقران کو پایا خوش ہو گئی کہا اے نگہبان تو نے کمال کیا یہ سردار لشکر اسلام
ہین سب اسیکے حکم کے تابع ہین مگر اب خیال رکھنا جو سردار آئے اُسکو زندہ گرفتار کرکے لانا خبردار کسی کو
قتل نہ کرنا نگہبان جادو رخصت ہوا ترقان نے کنیزون سے کہا اے نگہبان جادو کو جلد بلاؤ اُسکے
پاس ایک اور چیز بھی ہوگی کنیزون نے نگہبان جادو کو آواز دی نگہبان آیا ملکہ نے کہا جسوقت تم صاحبقران
کو گرفتار کیا تھا اُنکے پاس کوئی شئے ایسی تو نہین تھی جو دافع سحر ہو نگہبان نے زنبیل اُتار کے ترقان کو دی ترقان
نے زنبیل اپنے قبضہ مین کی نگہبان پھر رخصت ہوا ترقان نے تخت طلب کیا کنیزون نے تخت حاضر کیا

ترقان تخت پر بیٹھی رہی ان ریحان جادو کے پاس آئی ریحان اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئی اٹھکر کہا بی بی
مزاج کیسا ہی آج تمھارے چہرے کو بہت بشاش پاتی ہون ترقان نے کہا آج مجھے بہت خوشی ہی سردار لشکر
اسلام کو گرفتار کیا ہی ریحان نے کہا اسپر کس طرح قابو پایا ترقان نے کہا میرے ملازم نگہبان جادو نے بڑے بڑے گرفتار کیا ابھی ان مین بھیجکر
آئی ہون مین آپ سے پہلے بھی عرض کرتی تھی کہ میری سرحد سے چھوٹ کر سلامت جانا بہت مشکل ہو اب
جسقدر سردار آئینگے گرفتار ہوجائینگے ریحان نے کہا اب مجھے اور زیادہ خوف پیدا ہوا ہے اور سردار جب اس
راز سے آگاہ ہوگئے تو یہان آنیکی فکر کرینگے ترقان نے کہا زیادہ خوف اسی شخص کا تھا اب کسی کا خیال نہین ہی
جو آئیگا گرفتار ہوجائیگا ریحان نے کہا مین اسوقت جسقدر خوش ہوئی ہون اسیقدر مجھے خوف بھی پیدا ہوا ہی
اب بہت ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو کوئی سردار لشکر اسلام کا کسی طور سے یہان آجائے تو بڑا غضب ہو ترقان
نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے کوئی نہین آسکتا ہی جو یہان آئیگا وہ سزا پائیگا ریحان نے کہا تمھین اختیار ہی ترقان
نے کہا اب مجکو رخصت فرمائیے یہ ایسے معاملات پیش ہین کہ مجکو اب ہر وقت یہین موجود رہنا چاہیے نہین
معلوم کسوقت کون گرفتار ہو کیا معاملہ درپیش ہو ریحان نے کہا بی بی اب مجھے تمھارا دور رہنا گوارا نہین ہی
بہتر یہ بات ہی کہ مجکو بھی اپنے یہان سے چلو ترقان نے کہا اگر آپ کو یہ خیال ہی تو اسیوقت میرے ہمراہ تشریف
لے چلیے ریحان نے کہا مین یہان کا انتظام درست کرلون پھر تمھارے یہان چلون ترقان نے کہا جسوقت
آپ کے مزاج مین آئے آپ میرے یہان تشریف لیچلیے یہ کہکر ترقان رخصت ہوئی اپنے باغ مین آئی
کنیزون سے کہا ارے قیدی کے لیے کچھ آب طعام بھی روانہ کیا سب نے کہا ہم اپنی طرف سے کیا کرسکتے تھے
آپ یہان ہوتین اور جو حکم فرماتین کنیزین اسکی تعمیل کرتین ترقان نے کہا اسیوقت اسکے واسطے آب و
طعام روانہ کرو کنیزون نے باہر آکے متعلقان زندان خانے کو طلب کیے کہا ہماری ملکہ فرماتی ہین کہ قیدی کو آب
و طعام بھیجدو ملازمین نے کہا ہم اسکا بندوبست کیے دیتے ہین کنیزین واپس آئین ملکہ سے کہا ہمنے آب و طعام
روانہ کرادیا ترقان خوش ہوئی چونکہ دن بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی ترقان نے کنیزون سے کہا ابھی
تک شاہ بدر صاحبقران کے لشکر مین خبر نہین ہوئی ہی اگر وہان خبر ہوتی تو ضرور کوئی نہ کوئی سردار آتا کنیزین
کہہ رہی تھین ابھی کیا کل تک یقین ہی کوئی ضرور آوے یہ ذکر تھا کہ پھر ایک کنیز آئی کہا حضور نگہبان جادو حاضر ہی
امیدوار ہی کہ اندر آنیکی اجازت مرحمت ہو ترقان نے کہا جلد لاؤ کنیز نے جاکر نگہبان سے کہا چلو ملکہ
عالم یاد فرماتی ہین نگہبان جادو کنیز کے ساتھ اندر آیا ترقان نے کہا کیون نگہبان جادو اسوقت تم تنہا کیون
آئے نگہبان نے کہا حضور میرے آنیکا سبب یہ ہی کہ جس شخص کو مین نے قید کیا ہی اس نے مہیب جادو کو
قتل کیا تھا اور وہ مرحلہ لوٹ گیا ہی اس راہ کے صاف ہوجانے سے میرے مرحلے کی قوت کم ہوگئی ہی کیونکہ جو کوئی
آتا تھا تو پہلے وہان روکا جاتا تھا مہیب جادو مجکو اطلاع دیتا تھا مین ہوشیار ہوجاتا تھا انتظام کرلیتا تھا اب کوئی
اطلاع دینے والا نہین ہی جو کوئی آئیگا وہ میرے یہان چلا آئیگا گو میرا کچھ نہین بنا سکتا ہی مگر احتیاط ضرور لازم ہی آپ
اسکا انتظام فرمائیے کسی کو وہان بھیجیے کہ جب کسی کو آتے ہوئے دیکھے مجکو اطلاع دے مین اسکا بندوبست
کرون ترقان نے کہا تم نے بہت اچھی بات تجویز کی ہم ابھی وہان کیواسطے نگہبان روانہ کرتے ہین یہ کہکر کنیزون سے
کہا ارے ڈیوڑھی پر جاکے اطلاع کرو کہ ابھی بلانوش جادو کو بلا لائین ہم اس کو مہیب جادو کے مرحلے پر
روانہ کرینگے کنیزون نے جاکر ڈیوڑھی پر چوبدارون سے کہا کہ بلانوش جادو کو ملکہ عالم یاد فرماتی ہین چوبدار اسکو

بلانوش جادو کے مکان پر گیا بلانوش اُسوقت شراب پیئے ہوئے مدہوش پڑا تھا چوبداروں نے
باہر زنجیر در کو ہلایا اُس کا ملازم باہر آیا چوبداروں نے کہا بلانوش جادو کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہو جاکر اطلاع
دو کہ جلد چلیں ملازمین بلانوش نے کہا کہ وہ اس وقت آرام فرماتے ہیں ہم کو نہیں جگا سکتے ہیں جب خود بیدار ہونگے
ہم تمہارا پیغام کہدینگے چوبداروں نے کہا تم جاکر جگادو کیسی اور کا حکم نہیں ہے ملکہ ترقان نقاب پوش کا حکم ہی اگر
اس کی تعمیل میں کچھ عرصہ ہوگا تو ملکہ عالم آزردہ ہوجائیگی ملازموں نے کہا تم ہمارے ہمراہ آؤ خود ہی جگادو چوبداروں نے
کہا چلو ملازمین بلانوش جادو کے چوبداروں کو اپنے ہمراہ لیکر اندر آئے چوبداروں نے جو دیکھا تو بلانوش کو
غافل پایا قریب آکے کہا میاں بلانوش جادو صاحب دو تین آوازیں دیں بلانوش نے آنکھ کھول کر کہا کون جگاتا ہی
چوبداروں نے کہا جناب بیدار ہوجیے آپ کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی بلانوش نے کہا کون ملکہ جاؤ یہاں سے دور ہو
مجھے سوتے میں پریشان کیا خبردار اب ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ ابھی بہ نگاہ قہر دیکھوں گا تو جلکر خاک ہوجاؤگے چوبداروں
نے کہا جناب زبان سنبھالیے ایسے کلمات ناشایستہ منہ سے نہ نکالیے آپ کو ملکہ ترقان نقاب پوش نے بلایا ہی اور
بہت کچھ تاکید فرمائی ہو اسی وقت آپ کی ضرورت ہو تشریف لے چلیے اگر دیر کیجیے گا ملکہ عالم آپ سے آزردہ ہوجائیگی
پھر اس غصہ کا افسوس ہوگا بلانوش جادو نے کہا وہ فاحشہ اگر مجھ سے آزردہ ہوجائیگی تو میرا کیا بنائیگی میں اسکا تابع
ہوں جو اس وقت تمہارے ہمراہ چلوں جاکر میری طرف سے کہدینا کہ آئندہ اس طرح سے مجھکو طلب کروگی تو بہت پچھتاؤگی
جب میرے مزاج میں آئیگا چلا آؤنگا چوبداروں نے کہا کیا اس وقت آپ کچھ نشے میں ہیں جو ایسی بہکی باتیں کررہے
ہیں بلانوش جادو نے کہا ہم ہر وقت نشے میں رہتے ہیں اور ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں کسی کے تابعدار نہیں جو
اسوقت چلے آئیں چوبداروں نے کہا ہم جاتے ہیں اسی طرح سے کہدینگے بلانوش جادو نے کہا کیا ہم کسی سے
ڈرتے ہیں چوبدار عاجز ہوکر وہاں سے پھرے ترقان کے باغ میں آئے ترقان منتظر تھی چوبداروں نے جاکر اندر
کہلا بھیجا کہ بلانوش جادو نہیں آئے ہیں عجب قسم کی باتیں بناتے ہیں کنیزوں نے سب کیفیت ترقان سے آکر
بیان کی ترقان نے کہا ارے ان سے جاکر پوچھو کیا کہتے ہیں کنیزیں بموجب حکم چوبداروں کے پاس آئیں پوچھا بلانوش
نے کیا باتیں کہیں چوبداروں نے سب تقریر بلانوش کی بیان کی کنیزیں پھر واپس آئیں ترقان سے کل کیفیت
بیان کی ترقان نے جو تقریر بلانوش کی سنی کمال غصہ آیا کہا میں خود جاتی ہوں ابھی اُس بیہودہ کو لاتی
ہوں کنیزوں نے کہا آپ اس وقت کہاں تشریف لیجائیے گا ملکہ نے کہا تم لوگ دخل نہ دو جب تک
میں نہ جاؤنگی وہ نہ آئیگا ایسی ہی باتیں بنائیگا یہ کہکر تخت طلب کیا کنیزیں تخت لیکر آئیں ترقان تخت پر بیٹھ کے
بلانوش جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوئی تھوڑی دیر میں اُس کے مکان پر پہونچی بلانوش اسی
حالت میں پڑا تھا ترقان اسکے مکان کے اندر آئی دیکھا بلانوش شراب کے نشے میں مدہوش پڑا ہی
ترقان نے اس کو آواز دی بلانوش نے آواز ترقان کی پہچانی جلدی سے اُٹھ بیٹھا کانپنے لگا سب
نشہ ہرن ہوگیا ترقان نے کہا ارے بے ہنے ابھی تجھکو طلب کیا تھا تو نے کیا کلمات ناشایستہ کہے تھے بلانوش
ہاتھ جوڑ کے قدموں پر گر پڑا کہا ملکہ عالم معاف فرمائیے گا جسوقت کہ آپ کے فرستادے یہاں آئے تھے
تو میں اُسوقت ہوش میں نہ تھا عالم مدہوشی میں میری زبان سے نہیں معلوم کیا نکل گیا معاف فرمائیے گا مجکو جو کچھ حکم
فرمانا ہو ارشاد کیجیے میں آنکھوں سے اسکی تعمیل کروں ترقان نے کہا تو اسی وقت مہیب جادو کے مرنے پر جب
مہیب جادو مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا گیا ہی اسکا مرتبہ خالی پڑا ہو اور نگہبان جادو کو خوف ہو لہذا تو اسی دم لشکر میں جا

اگر کوئی مسلمان وہان آنیکا ارادہ کرے تو جہان تک تیرے امکان مین ہو اُس کے قتل کرنے مین دریغ نہ کرنا اور
اگر تجھ سے وہ لوگ نہ رک سکین تو نگہبان جادو کو اطلاع دینا وہ سب انتظام کریگا بلانوش نے کہا حضور
مین جسکو پاؤنگا بے قتل کیے نہ چھوڑونگا ترقان نے کہا اب زیادہ گوئی سے کچھ حاصل نہین ہے جو کچھ ہم کہتے ہین اسکی
تعمیل ابھی کرو بلانوش اُسیوقت ترقان کے ہمراہ ہوا ترقان اپنے باغ مین آیا نیرنگی نگہبان جادو کے ہمراہ بلانوش
کو کیا نگہبان جادو نے تاکید کی کہ اگر یہ تیرے خلاف کرے تو ہمکو اطلاع دینا جو مناسب وقت جانو وہ سزا دینا
اُسوقت نگہبان جادو ترقان جادو سے رخصت ہوا اور اپنے گھر چلا آیا بلانوش جادو وہ مہیب جادو کی جگہ پر روانہ ہوا
لشکر اپنی اپنی جگہ پر رہا انلوگون کو تو اس حال مین چھوڑیے

اب ذکر ایرج نامدار اور نور الدہر دلاور اور رستم بن ایرج اور شاہزادہ سعد فرخ لقا کا ملاحظہ فرمائیے
کہ یہ لوگ جو برائے رہائی صاحبقران روانہ ہوے تو پہلے ایک صحرا مین پہونچکر راہ بھول گئے ایک دن تمام دن پریشان
رہے جب آفتاب غروب ہو گیا تو مجبور ہو کے ایک درخت کے نیچے سب نے رات وہان بسر کی جب صبح ہوئی تو
پھر روانہ ہوے قریب شام پھر ایک غار کے پاس پہونچے نور الدہر غار کے قریب گئے جھانکے غار کے اندر دیکھا نہایت
تنگ و تاریک پایا وہان سے واپس آنے کا قصد کیا کہ آگے بڑھین کہ ایک آواز مہیب آئی سب لوگ چارون طرف حیران ہو
دیکھنے لگے جب کچھ نظر نہ آیا تو پھر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا ہنوز قدم آگے نہ بڑھایا تھا کہ پھر ایک صدا ایسی مہیب آئی کہ سب کے
کان بج گئے نور الدہر نے جانب پشت جو نگاہ کی دیکھا ایک ساحر بلند بالا مگر ضعیف دو دانت ٹوٹے ہوے داڑھی
سفید سر کے بال لمبے لمبے ہاتھون مین ماران سیاہ لپٹے ہوے سحر کرتا ہوا چلا آتا ہے نور الدہر نے تلوار میان سے
کھینچا چاہا پڑھون گر ساحر نے سحر کیا نور الدہر کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا ایرج نامدار نے کہا آگے بڑھ کے کہ اگر ایسے لوگ ساحرون
کو قتل کرین تو پھر زمانہ ساحرون سے خالی ہو جائے نور الدہر اس فکر کو سنکر ہونٹ چبا کے رہ گئے مگر مجبور تھے کہ ہاتھ پاؤن مین
طاقت بیکار باقی نہ تھی ایرج کے بڑھتے ہی اس ساحر نے پھر کچھ سحر کیا ایرج کے ہاتھ پاؤن مین بھی رعشہ پیدا ہو گیا یہ بھی زمین پر
گر پڑے ایکے گرتے ہی رستم ثانی تلوار پکڑ کے آگے بڑھے ان پر بھی اس ساحر نے سحر کیا یہ بھی زمین پر گرے شاہزادہ
سعد فرخ لقا آگے بڑھے انپر بھی سحر کیا یہ بھی زمین پر گرے جب چارون دلیر جل سے سحر ہو کر زمین پر گرے ساحر
آگے بڑھا چارون دلیرون کے قریب آیا اپنے غلامون کو آواز دی وہ لوگ فوراً آہن لیکر آئے ساحر نے سب کو
سلسل و مطوق کیا کہا اے جوانان اسلام کیا تم جانتے تھے کہ مین بلانوش جادو ہون وہ مہیب جادو تھا جو تمہارے مرد کے
ہاتھ سے قتل ہو گیا اب تم سے اُسکے خون کا عوض لونگا ہمدم ہی حکم ہے کہ تم سب کو قتل کرونگا نور الدہر نامدار نے جھلا کے
جواب دیا او مکار تو کیا ہے اور تیری ملک کیا چیز ہے ہمارے قتل پر کوئی قادر نہین ہے بلانوش جادو نے کہا اب کیفیت
معلوم ہو جائیگی ایرج نے کہا جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے بلانوش جادو جب ان سب کو اسیر کرچکا تو اپنے مکان کی طرف آیا
وہان ایک مکان تاریک مین ان سب کو بند کیا اور ایک نامہ اُسیوقت نگہبان جادو کو تحریر کیا کہ چار سردار اہل اسلام
مین نے اسیر کیے ہین جو کچھ حکم ہو وہ کیا جائے یہ نامہ ایک ساحر کو دیکر روانہ کیا ساحر نگہبان جادو کے پاس آیا نگہبان کو خط
دیا نگہبان جادو نے نامہ پڑھا جب مضمون سے آگاہ ہوا اُس نے اُسیوقت اپنے یہان سے چند ذی حس ساحر کے ہمراہ کیے
اور وہ نامہ کی پشت پر لکھا کہ ہمارے ملازم آتے ہین سرداران اسلام کے قیدی اُسیوقت اُنکو دیکر روانہ کرو ساحر وہان
روانہ ہوے بلانوش جادو کے پاس پہونچے رقعہ دیا اور زبانی بھی کہا نگہبان صاحب نے کہا ہے کہ قیدی سرداران اسلام
کو اسی وقت روانہ کرو بلانوش نے کہا سب موجود ہین اسیوقت جاؤ ذرا دیر نہ کرو ملازمین نگہبان جادو

سرداروں کی قید لیکر روانہ ہوے بلانوش جادو اپنے قصر کے آگے ٹہلنے لگا کہ اسکے کان میں رونے کی آواز آئی اسنے
خیال کیا کوئی روتا ہوگا مگر پھر ایسی صدا اسے دلخراش آئی کہ بلانوش بیچین ہوگیا اپنے ملازموں سے کہا ارے جاکر دیکھو
یہ کون روتا ہے ملازم اسکے صدا کی طرف چلے تھوڑی دور جاکے ایک نشیب کے قریب پہونچکر دیکھا ایک نازنین حسین
اس نشیب میں پڑی ہے مگر عجیب حالت ہے کپڑے پارہ پارہ کان بچے ہوے ہاتھوں سے خون جاری ہاے ہاے
کر رہی ہے ملازمین بلانوش اسکے صورت دیکھکر بیتاب ہوگئے سب نے کہا یہ نازنین کون ہے اور یہاں کیوں کر آئی
ہر ایک کی زبان سے نکلا تم لوگ ٹھہرو میں اسکے پاس جاتا ہوں کیونکہ یہ کون ہے اور اسکے یہاں آنیکا سبب دریافت
کروں اگر بن پڑے گا تو میں اسکو اپنے گھر لے جاؤنگا اس کا علاج کرونگا جب اسکو صحت ہوگی تو اپنی شادی اس
نازنین کے ساتھ کرونگا ایسی حسین کہاں میسر آئے گی اس نے جو یہ کہا اور لوگ بگڑ گئے ہر ایک نے اپنا ارادہ ظاہر
کیا نازنین نے جو ان لوگوں کو دیکھا اور چیخیں مار مار کے رونے لگی یہاں ان لوگوں کو جو عرصہ ہوا اور رونے کی
صدا بلانوش جادو کے کان میں گئی اس نے خیال کیا کہ اب گریہ میں ترقی کیوں ہے کیا یہ لوگ ابھی تک اس تک
نہیں پہونچے یہ سوچکر بلانوش جادو خود اپنے مقام سے بڑھا اس آواز کی طرف چلا تھوڑی دور پر آکے یہ واقعہ دیکھا کہ
ایک نازنین مہ جبین ایک نشیب میں پڑی ہوئی چیخیں مار مار کے رو رہی ہے اور جن لوگوں کو بھیجا تھا وہ آپس میں جنگ
و جدل کر رہے ہیں بلانوش جادو نے کہا ارے یہ کیا معاملہ ہے کیسا فساد برپا کیا ہے لوگوں نے جو اس کو آتے ہوے دیکھا
ٹھہر گئے بلانوش جادو قریب آیا کہا ارے کیسا فساد برپا کیا تھا سب نے کہا ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اس نازنین کو
لیجائے اور اسکے ساتھ اپنی شادی کرے بلانوش جادو نے نازنین کی طرف دیکھا صورت زیبا دیکھکر مرگیا سب سے کہا
اس نازنین کو کوئی نہیں لے جا سکتا ہے بدولت اسکے ساتھ اپنی شادی کرینگے اب تو یہ لوگ خاموش ہوے بلانوش
اس نازنین کے پاس آیا خاک سے سر اٹھایا اپنی زانو پر رکھا کہا اے آرام قلب بیقراران اے سرور حسینان۔ تجھ پر کیا آفت آئی
فلک نے یہ کیسی نیرنگی دکھائی کچھ اپنا حال بیان کرو جو دل پر گذری ہے اسکو ظاہر کرو کس سنگدل نے یہ سلوک تمھارے ساتھ کیا
تمھارے حسن پر رحم بھی نہ آیا نازنین نے یہ کلمات سنکر اپنا منہ آنچل سے چھپایا ٹھنڈی سانس بھر کے کہا شعر چہ گویم از پریشانی خود
عمریست چون کاکل ؛ سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بردوشم ؛ اے مہربان کیا حال بیان کروں جو دل پر گذری ہے اسکو کیونکر
عیان کروں شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ؛ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ؛ میں بدنصیب ایک
تاجر جلیل کی دختر بد اختر ہوں باپ میرا تمام تاجروں کا افسر ہے بڑا عالی گہر ہے جس دن سے میں پیدا ہوئی اُس نے میرے
لیے سب اسباب راحت مہیا کیا بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا جب جوان ہوئی تو اس کو سفر درپیش ہوا ماں نے میری
صغیر سنی میں انتقال کیا اور عزیز نہ تھے مگر میرے باپ نے زور محبت سے مجھے وہاں نہ چھوڑا اپنے ہمراہ لیکر سفر کیا تھوڑی دور کے
بعد دریا ملا مجکو ایک جہاز پر بٹھایا اور ایک غلام زنگی کو میری نگہبانی کے واسطے مقرر کیا اور آپ دوسرے جہاز پر مال و اسباب کے
سوار ہوا اگرچہ میں اس غلام بدانجام سے پردہ کرتی تھی مگر ایک روز طوفان آیا اُس تلاطم کے عالم میں کچھ خیال نہ رہا پردہ اٹھ گیا
اس غلام بدانجام کی نگاہ جو مجھ پر پڑی فریفتہ ہوگیا مجکو اس راز کی خبر بھی نہ تھی وہ طوفان دوسرے روز برطرف ہوا مگر میرے
باپ کے جہاز کا پتہ نہ ملا کہ وہ کس طرف نکل گیا غلام کو موقع اچھا ہاتھ آیا مجھسے اظہار عشق کیا اپنی محبت جتائی وصل کا طالب
ہوا میں نے انکار کیا تھوڑے دنوں تک وہ منت و سماجت کرتا رہا آخر ایک دن وہ جہاز لنگرزن ہوا سب لوگ جہاز سے اُترے
میں بدنصیب بھی ساتھ اُس غلام کے اُتری مال و اسباب بہت کچھ میرے ہمراہ تھا وہ زنگی غلام مجکو لیکر ایک شہر میں آیا وہاں
ایک مکان لیکر سب اسباب رکھا میں بھی اُس مکان میں رہی وہ غلام ایک روز شب کو مسہری کے قریب آیا میرا ہاتھ پکڑا

وصل کا طالب ہوا مین نے مصلحت نہ سمجھی باتین کرکے اُس بلاے ناگہانی کو اُس وقت ٹالا دوسرے روز اپنے حق مین بہتر جانا کہ
اس مکان سے نکلی دو تین گھوڑے میرے ذاتی تھے اُن مین ایک گھوڑے پر اپنے ہاتھوں سے زین کسکر سوار ہوئی زبان
نجات پانا بہتر جانا صبح ہوتے ہوتے ایک صحرا مین پہونچی چونکہ شب بھر بیداری کی تھی بہت خستہ تھی اُسوقت دم لینا مناسب
جانا تھوڑی دیر کے بعد اُس غلام بدانجام کا خیال آیا اور یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو تلاش کرتا ہوا یہان تک پہونچے تو بڑی خرابی پیش
آئی یہ سوچکر پھر وہان سے روانہ ہوئی دن بھر چلی جب رات ہوئی تو اس جنگل مین پہونچی ٹھہرنا اپنے حق مین بہتر جانکے ایک
درخت کے نیچے بیٹھی تھی کہ ایکبارگی چند سوار آئے انھون نے میرا مال اسباب اپنے قبضے مین کیا اور مجھکو زخمی
کرکے یہان ڈال دیا میرے پاس اب کوئی ہتھیار ایسا بھی باقی نہین جس سے اپنی گردن کاٹ ڈالون اور اس تکلیف سے
نجات پاؤن اگر تجھسے ہوسکے میرا سر کاٹ لے مین نے اپنا خون تجھکو معاف کیا بلانوش جادو نے کہا بھلا یہ مجھسے کیونکر ہوسکیگا
تم میرے یہان چلو مین تمھارا علاج کرونگا سب سے بڑھکے راحت دونگا تمھارے دشمنون کا مین سر کاٹونگا یہ کیا کہتی ہو نازنین
نے جواب دیا اے شخص تو نے رحم کیا مجھکو اپنا بندۂ بیدام بنایا مگر اب میرے تئین زندہ رہنا منظور نہین ہے جب اپنے عیش و
راحت مین فرق آیا وہ لوگ باقی نرہے جو اپنے تئین راحت دیتے تھے تو اب زندہ رہنا بھی بیکار ہے بھلا وہ راحت کہان ممکن
ہوگی بلانوش نے کہا اس سے بڑھکے مین تمکو راحت دونگا تم پریشان نہو میرے ہمراہ چلو مین اس نواح کا حاکم ہون
بہت سے لوگ میرے تابع فرمان ہین تمکو کسی قسم کی تکلیف نہوگی نازنین نے کہا اے شخص اگر مجھ مین طاقت ہوتی تو یہان
کیون پڑی رہتی بلانوش نے کہا تم چلنے کی تکلیف نکرو مین تمھین براحت و آرام لیے چلتا ہون یہ کہکر ملازمون سے
کہا ہمارا تخت لے آؤ ملازمون نے اُسیوقت تخت موجود کیا بلانوش نے نازنین کو تخت پر بٹھایا سحر کرکے تخت کو
اُڑایا اپنے باغ مین لاکر نازنین کو مکان کے اندر لیگیا ایک مسہری پر بٹھایا کہا اب خاطر جمع رکھو یہان کسی قسم کی تکلیف نہوگی
مین ابھی جراح کو بلاتا ہون جلد تمھارے زخمون کا علاج کرتا ہون نازنین نے کہا جراح کی ضرورت نہین ہے زخم کاری نہین ہین
آپ ہی اچھے ہوجائینگے مگر ایک امر کی بڑی تکلیف ہے بلانوش نے کہا کہو مین بھی اُسکا بندوبست کردون نازنین نے کہا
مجھے عادت مے نوشی حد سے سوا ہے اور چار روز کامل نہ گذرا کہ مین نے شراب نہین پی ہے اگر ممکن ہو تو تھوڑی شراب منگادو
تاکہ میرے ہوش و حواس درست ہون بلانوش نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے مین ابھی منگاتا ہون یہ کہکر ملازمون کو آواز دی
جب ملازم آئے تو اُس نے کہا جلد شراب حاضر کرو ملازم شراب لینے کو گئے نازنین نے کہا اب اپنی کیفیت بیان کرو
کہ تم کون ہو اور یہان کیون رہتے ہو بلانوش جادو نے کہا ہم ملازم ہین ملکہ ترقان نقاب پوش کے آجکل مسلمانون سے
جنگ آغاز ہوا ہے گرفتار کرنے کو اس صحرا مین رہتے ہین نازنین نے کہا تم گرفتار کرکے انھین ملکہ کے پاس لیجاتے ہوگے
بلانوش نے کہا نہین ہمارے افسر یہان نگہبان یہان سے تھوڑی دور پر رہتے ہین ہم انکے پاس لے جاتے ہین وہ
ملکہ تک پہونچاتے ہین اتنے مین خادم شراب لیکر آئے نازنین چپ ہو رہی بلانوش جادو نے اُنسے شراب لیکر
کہا اب تم لوگ یہان سے جاؤ جب ضرورت ہوگی ہم تمکو بلا لینگے ملازم وہان سے چلے گئے بلانوش نے چاہا کہ اپنے
مین شراب اونڈیل کر نازنین کو دے مگر نازنین نے صراحی بلانوش جادو کے ہاتھ سے لے لی کہا اپنے ہاتھ سے شراب
دونگی بلانوش نے کہا صاحب تمکو اختیار ہے مین نے چاہا تھا کہ تمکو تکلیف نہو مین اپنے ہاتھ سے ایک جام شراب
کا لبریز کرکے تمھین دون نازنین نے کہا آپ اونڈیل سکتے ہین یہ کہکے صراحی سے شراب اونڈیلی بلانوش کے سامنے
پیشکش کی کہا پی جاؤ بلانوش نے کہا پہلے تم پیو نازنین نے مسکراکے کہا دے پیتا ہی [illegible] بلانوش اُس جام کو پی گیا نازنین
نے دوسرا جام بھر کر پھر بلانوش کو دیا اور مسکراکے کہا اور جام پیو بلانوش نے پھر انکار کیا مگر نازنین نے [illegible]

بلانوش کو دیا اُس کے بعد دو چار جام اور پلائے بلانوش کا سر چکرانے لگا ہاتھ نازنین کی طرف بڑھایا نازنین سرک کے بیٹھی
کہا ہوش میں آؤ جو اس کی باتیں کرو رہنا تمھیں جو ہوئے بلانوش نے کہا اے جان جہاں اس وقت انکار بہتر نہیں ہے نازنین نے
کہا ارے مرا کیوں جاتا ہے مگر میری حالت دیکھتا ہے زخموں سے کیا کیفیت ہو رہی ہے ذرا مجھے صحت ہو لے پھر تجھے اختیار
ہے بلانوش ٹھہر گیا کہا صاحب تعجب کی بات ہے نہیں معلوم یہ شراب کیسی ہے سر چکراتا ہے دل گھبراتا ہے قریب ہے کہ زمین پر
گر پڑوں نازنین نے کہا دو تین جام متواتر جو پیے ہیں اسکی وجہ سے یہ کیفیت ہے تھوڑے عرصہ میں یہ بات دفع ہو جائیگی
بلانوش نے جیسے ہی اُٹھنا چاہا پھر گر کر زمین پر گرا تو نے توکیا ستم خواجہ عمر نے چاہا خنجر ماروں مگر پھر خیال میں آیا کہ خواجہ اگر اس مکار کو
اس وقت ہلاک کر دینگے تو اس کے مرنے کی علامت ظاہر ہوگی اور ملازمین جو اس کے ہیں وہ آگاہ ہو جائینگے تو یہاں سے
نکلنا مشکل ہو گا یہ سوچ کے بلانوش جادو کو مقید زنبیل کیا اور رنگ روغن عیاری کا نکال کے آپ بلانوش جادو کی
صورت بنے مسہری کے قریب آئے پردہ چھوڑ دیا نازنین کو آزردہ جو دو چار ملازم اس وقت موجود تھے آئے بلانوش
نقلی نے کہا کہ باہر واسطے اپنا عقد اُس نازنین کے ساتھ ہو چکے جسکو شب سے لائے ہیں لہذا جشن کی تیاری کرو ملازموں
نے کہا جو حکم ہو وہ اسباب مہیا کریں بلانوش نے کہا ہم شراب کباب کی دعوت اپنے جملہ ملازمین کی کرینگے لہذا شراب
منگاؤ کباب تیار کراؤ اور جو دار جو حصہ ہو ملازموں نے کہا کیا مجال جو حصہ ہو بلانوش نے سب کو رخصت کیا ملازم باہر
آئے آپس میں کہا یہاں بلانوش جادو کو اس ضعیفی میں شادی کرنے کی ہوس ہے ایسی نازنین مہ جبین کمسن خوبصورت
نیک سیرت آقد رستے پا گئے ہیں اب اپنے دل کے حوصلے نکالتے ہیں مگر افسوس اس کا ہے کہ اُس نازنین کی
جوانی برباد ہوئی بعض نے کہا ہمیں اس سے کیا مطلب ہے جس کام کو ہمسے کہا ہے ہم اُس کو انجام دیں ایسا نہ ہو کہ
عرصہ ہو جائے اور وقت پر کل چیزیں نہ مہیا ہوں تو پھر باعث خرابی ہو یہ کہکر ملازمین روانہ ہوے قریب ایک شراب
کی دوکان تھی وہاں جاکر شراب کے پیپے خرید کے وہاں سے آکر بلانوش کے پاس گئے کہا حضور شراب موجود ہے کباب
بھی تیار ہیں بلانوش نے کہا صحن باغ میں فرش کرو ملازمین نے صحن باغ میں فرش کیا بلانوش نقلی نے کہا ارے
افسر میاں نگہبان جادو کو اطلاع دو کہ آج تشریف لاییے مجھ پر عنایت ہو اور اپنے تمام ملازمین کو بھی ہمراہ لاییے
میں نے اپنی تمام عمر میں یہ ایک جلسہ کیا ہے افسوس یہ ہو کہ میری بے سروسامانی کی حالت ہے کہ اور انتظام تکلف مثل
رقص وسرود کے نہیں ہو سکتا ہے صرف ایک صحبت بے ہوشی میں نے قرار دی ہے مگر تشریف لائیے گا تو میں ممنون
مشکور ہوں گا یہ کہکر ایک ملازم کو نگہبان جادو کے یہاں روانہ کیا اور آپ ملازموں کے ہمراہ شراب کے پاس
آئے کہا جسقدر صراحیاں یہاں موجود ہیں ان سب کو مملو کر دو ملازمین صراحیاں لائے بلانوش نقلی نے پیپے شراب
کے کھولے سب شراب میں بیہوشی ملا دی صراحیاں مملو کرکے کشتیوں میں لگا دیں کبابوں میں بھی بیہوشی مخلوط کرائی
وہ کشتیوں میں چن دیے ملازموں سے کہا جسوقت سب لوگ محفل میں آجائیں یہ کشتیاں لا کر محفل میں لگانا یہ کہکر
سب شراب و کباب بدرستی کرکے وہاں سے پھر اپنے کمرے میں آیا جسقدر اسباب زینت وہاں موجود تھا
ملازموں کو بلا کر سب کی صفائی کرائی اس انتظام سے ابھی فرصت نہ ہوئی تھی کہ ایک ملازم نے آکر کہا آپ تو
ابھی مصروف انتظام ہیں اور نگہبان جادو تشریف لاتے ہیں بلانوش نقلی نے کہا ارے کتنی دور ہیں
ملازموں نے کہا آپ کے باغ کے بہت قریب ہیں اور نگہبان جادو مع اپنے جملہ ملازمین کے ہیں بلانوش
نقلی نے کہا بڑی نوازش فرمائی ہیں انکے استقبال کو جاتا ہوں تم لوگ یہاں سب کام ٹھیک کر لینا
یہ کہکر بلانوش آگے بڑھا دو چار ملازموں کو اپنے ہمراہ لیا چند قدم چلا تھا کہ دیکھا سامنے سے نگہبان جادو

بہت سے ملازم ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے بلانوش نے جھک کر سلام کیا کہا آپ نے بڑی بندہ نوازی فرمائی میری عزت
بڑھائی نگہبان جادو نے کہا بھائی بلانوش فسری کیا چیز ہو اگر خیال کیا جائے تو ہم تم دونوں ایک ہی مالک کے تابعدار
ہیں بلانوش نقلی نگہبان جادو کو اپنے ہمراہ باغ میں لایا مسند پر بٹھایا اور نگہبان کے سب ملازم بھی بیٹھے بلانوش
نقلی نے ملازموں کو بلایا کہا شراب جسقدر ہو سب یہیں لا کر ایک گوشے میں رکھو اور کشتیاں محفل میں چن دو اور تم بھی
محفل میں بیٹھو کہ تمہاری بھی دعوت ہے ملازمین گئے شراب لائے جسقدر کشتیاں تھیں وہ سب محفل میں چن دیں اور جو شراب بچی
تھی وہ ایک گوشۂ باغ میں رکھی اور سب ملازم بھی محفل میں آکر بیٹھے بلانوش نے کہا آج مجھکو وہ مسرت ہے جسکی
حد نہیں اسلیے میں اپنے ہاتھ سے سب کو شراب پلاتا ہوں ملازموں نے چاہا اٹھکر کام کریں بلانوش نقلی نے
کہا کسی کے اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود سب کام کر لونگا ملازم خاموش ہو رہے بلانوش نقلی نے جام و صراحی
اٹھا کر شراب تقسیم کرنا شروع کیا پہلے جام بھر کے نگہبان جادو کو دیا نگہبان نے کہا میاں بلانوش صاحب کو فن
ساقی گری میں بھی کمال ہے کس قاعدے سے شراب محفل میں بٹتی ہے بے اختیار پینے کو جی چاہتا ہے بلانوش نقلی نے
کہا کیا عرض کروں ایسی بے سر و سامانی کی حالت میں یہ جلسہ قرار پایا کہ میں کچھ انتظام نہ کر سکا نگہبان نے شراب پی کہا
ہاں بلانوش شراب بھی عجیب خوش ذائقہ ہے بلانوش نقلی نے ایک جام اور بھر کے دیا نگہبان نے انکار کیا بلانوش
نے کہا آپ ہی سے انکار فرماتے ہیں ابھی نہیں معلوم کہ جام نوش فرما ہوئے نگہبان جادو وہ جام بھی پی گیا پھر تو میاں
بلانوش نے سب کو دو دو جام پلائے اب محفل میں سب کو سرور ہوا بلانوش سے نگہبان نے کہا بھائی لطف یہ تھا
کہ ایک گانے والا بھی اس محفل میں ہوتا بلانوش نقلی نے کہا اگر آپ کا جی چاہتا ہو تو میں موجود ہوں جو کچھ برا بھلا آتا ہے
آپکی طبیعت خوش کیے دیتا ہوں یہ کہکر بلانوش اپنے کمرے میں آئے یہاں سے ایک طنبورہ لیکر محفل میں آئے نگہبان
جادو سے کہا چونکہ یہ صحبت بلا تکلف کی ہے اسلیے میں آپکا دل خوش کیے دیتا ہوں یہ کہکر بلانوش نقلی نے طنبورہ لیا

دو غزل شیخ وزیر علی الجبر کی شروع کی غزل

کیا غرض جو میں جنون جان جہان آٹھ پہر
ایک سی ہی طپش نوک سنان آٹھ پہر
ہو مقرر کوئی اگر تک میرے آنیوالا
میری تربت سے نکلتا ہو دھوان آٹھ پہر
بجد اس بعد کا زکا ہوں جیسے شمع
وہ سبک ہوں نہ ہو بوہوں گران آٹھ پہر
جلکیا ابتو ہرا بھی جگر اے دل تھر
ذکر فرقت کا رہتا ہو یہاں آٹھ پہر
دیکھتے پھرتے تھے باہم تری محفل کا سماں
یہ وہ مذہب ہو کہ ہو قطع زبان آٹھ پہر
شکل تصویر نہالی ہوں مثل ہلال
موسم گل میں ہے شوق فغان آٹھ پہر
کیا تماشا ہو کہ بنکر سبب نظر
جو کسی پر ہو اثر سوز نہان آٹھ پہر
جا دجا کر دہیں رہتے ہو جہان آٹھ پہر
کھیلا پھر اسی سفاک کے کوچے میں دل
سو رہی دروازہ ہیں آنکھیں نگران آٹھ پہر
رنج و وحشت ہی مجھے راہ طلب میں جسین
شغل ناقوس ہیں کرتا ہوں فغان آٹھ پہر
ہم زمانے سے نہیں بلکہ برا لاج انسان
سہتے سہتے ستم و جور بتان آٹھ پہر
میں بی نقش ہیں یار رہوں نامہ وے طلا
پھرتا ہی آنکھوں نہیں پاتا وہ سمان آٹھ پہر
غنچۂ مہ صفا ہو دل زنگ آلود
وہ لطف بیداد ہوں جیا بے قوی ان آٹھ پہر
ہیں وہ میکش ہوں مرے سے کی شیشہ
چشم اکہم سے وہ رہتا ہو نہان آٹھ پہر
دوسرے کے ساتھ نکلتا ہی دھوان آٹھ پہر
اے کیونکر دل مجروح کو آئے آرام
موت کا گرم ہی بازار جہان آٹھ پہر
بعد مردن بھی گیا سوز دروں نے رسوا
گنج دیا کسطرح ہوں میں رواں آٹھ پہر
درد ہوں داغ ہوں بادل لالہ جاں ہی گہو
ایک صورت پہ رہتا ہی کہاں آٹھ پہر
تم نہیں ہو نہ سہی پوچھو تو سارا احوال
شہرت الگ ہی سبب نام و نشان آٹھ پہر
عشق میں کوئی ہمیں سوز و فغان کا ہنگام
ہو کرے نام خداوند زبان آٹھ پہر
ہی یہی سوز محبت کا مزا ہی بلبل
کرتا ہی سیر بتان آٹھ پہر

نگہبان جادو ... تمام اہل محفل ...

مسرور ہوئے کہ کسی کو اپنی خبر نہ رہی اور بیہوشی نے بھی اپنا اثر دکھایا سب کی آنکھوں میں سرسوں پھولی نگہبان جادو کے ایک غلام
نے نگہبان سے کہا حضور آپ کی ٹوپی کوئی جانور لیے جاتا ہے نگہبان گھبرا کے اٹھا بیہوشی نے غلبہ کیا وہ لڑکھڑا کے زمین پر گرا
اُسکے گرتے ہی سب ملازمین لپکے دوڑے بیہوش ہو کر وہ سب گر پڑے غرض جسقدر لوگ محفل میں موجود تھے سب کی یہی حالت
ہوئی بلانوش جادو نے نعرہ کیا منم عمرو یہ نعرہ کرکے خواجہ نے خنجر کھینچا بیدریغ سب کو قتل کرنا شروع کیا مگر نگہبان
جادو کو داخل زنبیل کیا اور سب کو قتل کر ڈالا جسقدر مال و اسباب اُس مکان میں موجود تھا سب اپنے قبضے میں کیا جب سب لے
چکے تو مکان میں آگ لگا دی سب جلکر خاک ہو گیا خواجہ وہاں سے اُسی وقت روانہ ہوئے نگہبان جادو کے مقام پر آئے
جب قریب پہونچے سوچے شاید یہاں کوئی ملازم نگہبان کا ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ صورت تبدیل کر لینا چاہیے خواجہ نے اُسی
وقت رنگ و روغن نکالکر اپنی صورت نگہبان جادو کی بنائی نگہبان کے گھر مکان میں آئے دیکھا ایک ضعیف بیٹھا ہے اُس نے
نگہبان نقلی کو دیکھکر سلام کیا کہا حضور اس وقت تنہا یہاں کیوں تشریف لائے نگہبان نقلی نے جواب دیا کہ اسوقت ایک
ضرورت ایسی ہی لاحق تھی جو میں یہاں چلا آیا ابھی چلا جاؤں گا مگر صرف ایک چیز یہاں سے لینا ہے ضعیف نے کہا آپ نے خود کیوں
تکلیف فرمائی کسی ملازم کو بھیجدیا ہوتا نگہبان نقلی نے کہا وہ ایسی چیز ہے جو کسی کو میرے سوا نہ ملتی یہ کہکے کہا تم نے شراب پی یا ابھی
نہیں اُس ضعیف نے کہا حضور آج کہاں ممکن ہوئی جب آپ یہاں تشریف رکھتے تھے تو مل جاتی تھی نگہبان نقلی نے کہا میں تم کو
ابھی شراب پلاتا ہوں یہ کہکر ایک گوشے میں آئے صراحی شراب کی زنبیل سے نکالی جام میں شراب بھر کے اُس ضعیف کو پلائی پیتے ہی
بیہوش ہوا گرتے ہی اُس کے خنجر مارا کہا منم عمرو اُس کے مرنے سے بجلی تاریکی پیدا ہوئی تھوڑی دیر کے بعد سب تاریکی دفع ہو کر
ہوئی ایک آواز آئی کشتی مرا نام سن پیران بود خواجہ مکان کے اندر آئے سب مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا چاہا اس
مکان میں بھی آگ لگا دوں مگر کچھ سوچ کے رہ گئے وہ رات تھوڑی سی باقی تھی خواجہ نے وہیں بسر کی صبح ہوتے ہی
خواجہ نے نگہبان جادو اور بلانوش جادو کو زنبیل سے نکالا زبانوں میں دونوں کی سوزن دیا مشکیں باندھ کر ہوشیار
کیا ایک ستون سے باندھ کر تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے پہلے بلانوش جادو سے کہا کہ شناخت میں خداوند عالم
یکتائی کیا کہتا ہے یہ دونوں حیران ہوئے کہ ہم اپنے تئیں کس حال میں پاتے ہیں مگر خواجہ نے پھر کہا کہ شناخت میں
خداوند واحد یکتا کے کیا کہتے ہو اور سامری جمشید پر کیوں نہیں لعنت کرتے ہو یہ کہکر دوات و قلم ان دونوں کے
آگے رکھا بلانوش جادو اور نگہبان جادو دونوں پر قلب سے تھے دونوں نے تعریف سامری و جمشید کی لکھنے کے بعد
کہا اگر ہم ہزار بار مرے جیئیں گے تو بھی محبت سامری ہمارے قلب سے نہ جائیگی عمرو نے تازیانے
لگا کر داغ کیے مگر ان دونوں نے اقرار نہ کیا آخر کار خواجہ نے جانب کے دونوں کو بیہوش کیا آپ نے بصورت
نگہبان جادو بنے تھے ان دونوں کو سرداروں کی صورت بنایا اپنی زنبیل سے قید آہن نکالکر دونوں کو سلسل و مطوق کیا
پھر تخت زنبیل سے نکالکر دونوں کو اُس تخت پر ڈالا آپ بھی تخت پر بیٹھے ترقان نقاب پوش کے باغ کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی
دیر میں راہ طے کرکے ترقان کے باغ کے دروازے پر پہونچے ملازموں نے کہا ہماری اطلاع ملکہ عالم سے کردو کہ نگہبان جادو
دو سرداروں کو اسیر کرکے لایا ہے ملازموں نے اُسیوقت محلدار کو بلایا کہا ملکہ عالم سے جاکر عرض کردو کہ میاں نگہبان جادو آئے
ہیں دو سرداروں کو گرفتار کرکے لائے ہیں امیدوار باریابی خدمت ہیں محلدار اندر گئی اُس وقت ترقان اپنے باغ میں
بیٹھی تھی اور اُسکی جان پہچان سب ہوشیار ہو گئی تھی اُس سے کہہ رہی تھی کہ آپ نے دیکھا اور سرداران لشکر اسلام کے آئے وہ بھی ایک ہی
اسیر ہوئے اب باقی سرداروں میں دو ایک سردار اور باقی ہیں جن میں سے ایک جہان کا نام لشکر بدیع الملک ہو جائیگی سنکی ذات کا اتفاق
مجھکو خوب ہو مگر جب وہ آئیگا ضرور اسیر ہو جائیگا اور اگر اُسنے اپنے مذہب کو ترک کیا اور اسیر آکر ملا تو اپنے ملک کا انتظام اُسکے سپرد کر دونگی

بہت صاحب شوکت ولیاقت ہی، ورجرأت مین بھی بے نظیر ہو اور انتظام سلطنت جیسا وہ کریگا
دوسرے ست ہونا محال ہی بلکہ اُسی کے سبب سے مجھ سے اور خونخوار جادو سے ترک ملاقات
ہو گئی ریحان سے کہا بی بی وہ اپنا مذہب کیون ترک کریگا ترقان نے جواب دیا کہ جب سلطنت ملیگی تو
ضرور اِس لالچ مین ترک مذہب بھی کر دیگا ریحان نے کہا اُن لوگون کو سلطنت کی کیا پروا ہی جب اِسقدر
ملک انھون نے فتح کیے ہین تو جس ملک کو چاہتے اپنے قبضے مین کر لیتے لیکن جب انکو سلطنت سے بڑھکے
راحت حاصل ہو اور ہزار دن بادشاہ انکے تابع فرمان ہین انھین کیا ضرورت ہو کہ ایک چھوٹی سی
سلطنت کیواسطے اپنا مذہب ترک کرین ترقان نے کہا جب اسیر ہونگے اور ہر طرح سے مجبور کیے
جاینگے اور زیست کی امید قطع ہو گی ضرور ترک مذہب کرینگے ریحان نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا یہ
ذکر تھا کہ محلدار نے آکے ترقان کو سلام کیا کہا حضور نگہبان جادو در دولت پر حاضر ہی دو سردار اور
گرفتار کرکے لایا ہی امید وار ہی کہ شرف قدمبوسی سے مشرف ہو ترقان خوش ہو گئی کہا نگہبان جادو کو
کوئی مانع نہ ہوا کرے جب وہ آیا کرین بے تامل میرے پاس آیا کرین انکے واسطے کوئی ممانعت
نہین ہی جاؤ جلدی لاؤ محلدار باہر آئی نگہبان نقلی کو اپنے ہمراہ لیگئی ترقان کا جیسے ہی سامنا ہوا
نگہبان نقلی نے سلام کیا ترقان نے جواب سلام دیکر کہا نگہبان تمھین اطلاع کرانے کی کوئی ضرورت
نہین ہی جب تم آیا کرو بے تامل یہان چلے آیا کرو نگہبان نقلی نے تخت سے دونون سردار
نقلی ہتھکڑے اُتار لیے کہا حضور یہ لوگ بلا کے بہادر تھے بڑی کوشش سے گرفتار ہوئے مجکو حکم حضور
کا بھی خیال تھا کہ کہین ضائع نہو جائین جو حضور کے خلاف ہو ترقان نے کہا ان دونون کا نام کیا ہو
نگہبان جادو نے دونون کے نام بتا دیے ترقان نے کہا انکو بھی قید خانہ مین لیجاؤ نگہبان نقلی نے کہا
حضور اتنے سردار لشکر اسلام کے گرفتار ہوئے مگر حضور کو کسی کی گرفتاری کی خوشی نہوئی ترقان نے
کہا یہ کیا کہا نگہبان نقلی نے کہا آج تک کوئی محفل تہنیت حضور نے منعقد نہ کی جو ہم لوگ شریک ہو
اور اپنی محنتون کا نتیجہ پاکر خوش ہوتے ترقان نے کہا اگر تمھین یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہی تو آج ہی جلسہ
کر دیجیے تمھین کو جلسہ کا انتظام سپرد کیا اب تمھین اختیار ہی جس طرح مزاج مین آئے جلسہ کرو جس کو
جی چاہے بلاؤ جو ضرورت ہو مجھسے لو نگہبان نقلی نے کہا مین نے حضور کی طبیعت خوش کرنیکو ایک بات
کہی تھی آپ کی بدولت ہم روز عیش و عشرت مین بسر کرتے ہین ترقان نے کہا نگہبان جادو اب تمکو جلسہ
کرنا ہوگا نگہبان نقلی کو تو یہ منظور ہی تھا کہا اگر حضور کی یہی خوشی ہی تو غلام کو کیا عذر ہی ترقان نے کہا پہلے
اسیرون کو زندان خانہ مین جا کر داخل کراؤ پھر یہان آکر جلسہ کے انتظام مین مشغول ہو نگہبان نقلی تخت
کو لیکر باہر آیا ملازمون کو آواز دی کہ ان دونون کو زندان خانہ کی طرف لیچلو مین بھی آتا ہون جو لوگ
وہان موجود تھے انھون نے تخت سے سرداران نقلی کو اُتارا جس و حرکت پاکر نگہبان نقلی سے کہا آپ اپنا
سحر تو انپر سے اُٹھا لیجیے نگہبان نقلی نے جواب دیا کہ انپر سے سحر نہین اُتارا جائیگا اگر مین سحر اُتار لونگا تو یہ
ابھی قیامت برپا کر دینگے ملازم خاموش ہو رہے قید لیکر آگے چلے نگہبان نقلی بھی عقب مین اُن سب
تخت پر بیٹھکے چلا جب ملازمین زندان خانے کے دروازے پر پہونچے دار وغہ زندان خانہ کو بلایا کلید
طلب کی داروغہ نے کہا آج نگہبان جادو نہین آئے ہین ملازمون نے کہا وہ بھی آتے ہین داروغہ نے کہا

جب وہ آجینگے تو ہم انگوٹھی دینگے جب تک یہان شہر میں یہ ذکر تھا کہ میان نگہبان نقلی تخت اُڑاتے ہوئے
پہونچے داروغہ کھڑا ہو گیا کہا آج خلاف معمول کیون تشریف لائے ورنہ تو آپ ملازمین کے ہمراہ قیدی لیکر
آتے تھے آج تنہا آنے کا کیا سبب ہے نگہبان جادو نے کہا کہ آج مجھکو سرکار سے ایک حکم ملا ہے کہ ایک جلسہ
تہنیت اسیری سرداران لشکر اسلام منعقد کرون اور اسکا انتظام بھی میرے ہی متعلق ہے اور جلسہ بھی آج ہی ہے اپنے
مین کچھ انتظام اسکا کرتا تھا مین تو نہ آتا مگر تمھارے بلانے کو چلا آیا کہ آج کی شب باغ مین ملکہ عالم کے حضور
آنا اور شریک جلسہ ہونا جو اس جلسہ مین نہ آئیگا ملکہ عالم کے خلاف ہوگا داروغہ نے کہا آپ کا فرمانا ایسا ہی
جو مین روگردان آنکھون سے حاضر ہونگا یہ کہکر کلید در زندان خانہ داروغہ نے نگہبان نقلی کے آگے رکھدی
کہا آپ دروازہ کھول کر قیدیون کو جہان جی چاہے بٹھائیے مین ملازمون کا اعتبار نہین کرتا ہون نگہبان
جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے جہان تک ممکن ہو ہوشیاری کرنا یہ کہکر کنجی لیکر اُٹھے در زندان خانہ پر
آئے قفل کھول کر اندر گئے ملازمون سے کہا قیدیون کو سنبھالے آؤ ملازم قیدیون کو لینے گئے نگہبان نقلی
جب زندان خانہ کے اندر گیا ملازمون سے کہا داروغہ صاحب کو بلا لاؤ ملازم باہر آئے خواجہ آگے بڑھے
پہلے ہی صاحبقران کو دیکھا طوق و زنجیر پہنے بیٹھے ہین جیسے ہی نگاہ نگہبان نقلی کی صاحبقران پر پڑی
بڑھ کے کہا اے سردار لشکر اسلام اپنے کو کس حال مین پاتا ہے منم نگہبان جادو صاحبقران نے جواب دیا اے مکار
کیا بیہودہ بکتا ہے کہکر قید توڑنا چاہی نگہبان نقلی نے کہا یا امیر تمکو قاتل دکھایا کہا یا صاحبقران ابھی قید
نہ توڑیے ذرا تامل فرمائیے مین آگیا اب کون باقی رہ سکتا ہے یہ ذکر تھا کہ داروغہ اندر آیا نگہبان جادو
نے کہا داروغہ صاحب آپ نے ان قیدیون کو اچھی طرح نہین رکھا ہے انکی مدد غیب سے پیدا ہوتی ہے
لازم یہ ہے کہ قید اور زیادہ بڑھائی جاے تاکہ یہ لوگ سر نہ اٹھا سکین اور اگر کوئی مددگار انکا پیدا بھی ہو تو
یہان تک نہ پہنچ سکے داروغہ نے کہا پھر جو حکم ہو نگہبان نقلی نے کہا آپ زنجیرین اور منگائیے تاکہ مین اپنے ہاتھ سے
ان لوگون کو اسیر کرون اُسی صورت پر رہنے دیجیے کہ رحم نہ فرمائیے گا داروغہ نے کہا بھلا مین مسلمان
پر رحم کرونگا نگہبان نقلی نے کہا اب دیر نہ کیجیے جلد زنجیرین منگائیے داروغہ نے ملازمین سے کہا ملازمین زنجیرین
لینے کو گئے نگہبان نقلی نے باتین کرتے کرتے حباب بیہوشی مار دیا داروغہ بیہوش ہوکے گرا نگہبان
نقلی نے داروغہ کو کھینچ کر ایک گوشہ مین رکھا رنگ روغن عیاری کا نکالا صاحبقران کی صورت داروغہ
کو بنا کر بٹھایا قریب صاحبقران کے آگے بڑھا قید کا اون امیر نے جھٹکا دیا کہ سب قید ٹوٹ گئی خواجہ
نے صاحبقران کو نذر زنبیل کیا اتنے عرصہ مین ملازمین زندان خانہ زنجیرین لیکر آئے خواجہ نے اُن
سب کو بھی بیہوش کیا زنجیرین لے کر داروغہ کو پہنائی اور آگے بڑھے دیکھا شہزادہ سکندر فرخ لقا
ایک جگہ پر قید ہین خواجہ سکندر فرخ لقا کے قریب آئے قید جسم سے دور کی ایک ملازم کو انکی صورت
بنا کر زنجیرین پہنا کر وہان چھوڑا اور آگے بڑھے دیکھا ایرج ایک جگہ پر قید ہین انکو بھی اسی صورت سے
رہا کیا ایک ملازم کو انکی صورت بنا کر وہان چھوڑا اور آگے بڑھے نور الدہر کو دیکھا انہین بھی رہا کیا
وہان بھی ایک ملازم کو چھوڑا اور آگے بڑھے رستم بن ایرج کو قید پایا انکو بھی رہا کیا انکی جگہ پر بھی
ایک ملازم کو انکی صورت بنا کر چھوڑا جب ان چارون سردارون کو خواجہ رہا کر چکے تو سب کو داخل
زنبیل کیا اور کافرون کو قید کر کے زندان خانہ سے باہر آئے دروازہ بند کر کے قفل دیا دربانون کو

کہا داروغہ صاحب ابھی اندر ہین نگہبان نقلی نے کہا کوئی اب اندر نہین ہی سب باہر جا چکے تم خاک نگہبانی
کرتے ہو کہ کوئی شخص جو اندر سے نکلکر باہر جاے اسکا تمکو خیال نہین ہوتا ہو ہم ابھی تمہارا پہرا یہان سے
برخاست کراتے ہین اور ہوشیار آدمی یہان بھیجتے ہین دربان [illegible] کہنے لگے نگہبان نقلی
زندانخانہ مین قفل دے کر باہر آیا اور دربانون سے تاکید کر دی کہ خبردار بعد ہمارے کسی قیدی کے
ملنے کی ساعت نہ کرنا اور اگر کوئی آوے تو اسکو آنے نہ دینا دربانون نے کہا کنجی حضور کے پاس ہی ہم
کیونکر کسی قیدی تک پہونچ سکتے ہین اور اگر کوئی نکلیگا تو ہم کس طرح سے جائیگا نگہبان نقلی وہان سے
روانہ ہوا تخت پر بیٹھ کے پھر ترقان کے باغ مین آیا یہان ترقان نے فرش وغیرہ درست کرایا تھا
جیسے ہی نگہبان کو آتے دیکھا ہنس کر کہا ہو نگہبان تمنے اتنا عرصہ کہان کیا تھا نگہبان نقلی نے جواب دیا
حضور داروغہ زندان خانہ اسقدر بدانتظام ہی کہ قیدیون کو نکل آنا دیدی ہی اگر مین نہ جاتا تو ایک دو
قیدی ضرور فرار ہو جاتے اب مین نے سبکو سمجھا کے مقرر کر دیا ہو کوئی اب زندان خانہ سے باہر نہین نکل سکتا
ہی ترقان نے کہا مین داروغہ کو برطرف کر دونگی اور کسی کو وہان مقرر کر دونگی نگہبان نقلی نے کہا اب کیا
ضرورت ہی جو وہان ہی براے نام ہی مین نے سب انتظام درست کر دیا ہی اب قیدی نکل نہین سکتے ہین
ترقان نے کہا اب جلسہ کا انتظام کر دو سب کو پیام بھیجو کہ شریک جلسہ ہون نگہبان نقلی پھر باہر آیا چوبدار
کو بلایا کہا جسقدر ملازم ملکہ ترقان کے ہین وہ سب آج حاضر ہون کہ ایک جلسہ تہنیت اسیری سرداران
اسلام کا قرار پایا ہی چوبدارون نے سب کو اطلاع دی یہان ترقان نقاب پوش نے سب سامان
محفل درست کیا نگہبان نقلی نے کہا حضور میخانہ کی کنجی غلام کو مرحمت ہو ترقان نے اسی وقت منگادی
کنجی نگہبان نقلی کے حوالے کی نگہبان نقلی میخانہ مین گیا شراب کو خوب مست کیا وہان سے نکلکر باورچیخانہ
مین آیا جسقدر رکھا تھا سب مین نمک سرکاری کی آمیزش کی بیدار خانہ مین جاکر پانی کو درست کر کے ایک ایک چیز
کو اپنی مرضی کے موافق ٹھیک کیا جب سب انتظام ہو چکا اور دن کم رہا لوگون کی آمد شروع ہوئی ترقان
نے نگہبان کو بلاکر کہا اب اتنی بڑی محفل کو آب و طعام اور شراب و کباب پہونچانا تمہارا کام ہی نگہبان نے
کہا حضور خاطر جمع رکھین کوئی باقی نہ رہیگا سب کی خاطر بجا لائیگی ترقان خاموش ہو رہی تھوڑی دیر
مین آفتاب غروب ہوا اور سب ملازمین ترقان جمع ہو گئے نگہبان نقلی نے ملازمون کو آواز دی جب
وہ لوگ آئے تو کہا ساقی بچون کو حکم دو کہ شراب محفل مین لائین سب نے ساقی بچون کو حکم دیا شراب محفل مین
آئی ترقان نقاب پوش ایک مسند پر بیٹھی تھی نگہبان نقلی نے اپنے ہاتھ سے جام شراب مملو کر کے
دیا ترقان نے جام پیا اسکے برابر ریحان سبز پوش موجود تھی نگہبان نے دوسرا جام اسکو بھر کے
دیا اسنے بھی جام پیا پھر تو ساقیون نے تمام محفل مین شراب تقسیم کی نگہبان نقلی نے ملازمون کو ایک
ایک صراحی دیدی کہا اچھی طرح سے پیو جب بیہوشی ہو چلی تو سب کی آنکھون مین زمانہ تیرہ و تار نظر آنے لگا
ترقان نے نگہبان کو بلاکر کہا اب کھانے کا انتظام کرو نگہبان جادو نے کہا سب تو نشہ مین پڑے
ہین میری کوئی نہین سنتا ہی آپ ذرا چلا کر حکم دیجیے تو سب ٹھیک ہو جائین ترقان جھلا کے اٹھی بیہوشی
نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کر زمین پر گری اسکے برابر ریحان جادو اسکی بیٹی تھی اسنے جو بیٹی کو گرتے ہوئے
دیکھا یہ بھی گھبرا کے اٹھی لڑکھڑا کے گری اسکے گرتے ہی اور اہل محفل اٹھے وہ بھی گرے دم بھر مین

سب بیہوش ہوگئے اب تو نگہبان نقلی نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی نعرہ کرکے قریب ترقان کے پہونچے
جانتے تھے کہ خنجر سے ذبح نہ ہوگی اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اسکی ماں ریحان سبز پوش کو بھی زنبیل مین داخل کیا
باقی جو ساحر بیہوش پڑے تھے انکو بیدریغ قتل کرنا شروع کیا دم بھر مین اُس محفل کو مزبلہ قصابان
بنادیا جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب کو قتل کیا لباس سب کا اُتار لیا اور جو کچھ مال و اسباب اُس باغ
مین موجود تھا اپنے قبضہ مین کیا ایک بارہ دری نہایت نفیس بنی تھی خواجہ اس بارہ دری کے اندر آئے
جو کچھ وہان مال و اسباب تھا وہ اپنے تصرف مین لائے ایک الماری کے قریب پہونچے اُسکا قفل توڑ کر دیکھا
اُسی الماری مین سلاح صاحبقران کے اور جسقدر سردار گرفتار ہوئے تھے اُنکے اسلحہ رکھے تھے خواجہ نے وہ
بھی قبضہ مین کیے جب اُس مکان کو لوٹ کر فراغت پائی ایک طاق پر نظر پڑی خواجہ نے دیکھا ایک
صندوقچی رکھی ہی خوش ہوئے اس صندوقچی کو اُٹھایا کھول کر دیکھا حرز ہیکل صاحبقران اسمین رکھی ہی
خواجہ بہت خوش ہوئے اُسکو بھی نذر زنبیل کیا اب فراغت پائی دیکھا اُس مکان مین کچھ نہین ہی وہان
سے برآمد ہوئے اور جو قریب قریب ملازمون کے رہنے کے مکان تھے اُنمین جاکر دیکھا جو کچھ مال و
اسباب وہان ملا اُسکو بھی قبضے مین کیا تمام شب خواجہ نے اُس نواح کے مکانات کو لوٹ لیا بعض بعض
مین آگ لگا دی جب رات کو فرصت پائی تو ترقان کے باغ مین آئے بارہ دری مین جاکے سب سے پہلے
صاحبقران کو زنبیل سے نکالا ایرج کو نکالا رستم بن ایرج و نور الدہر اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا
ان سب کو زنبیل سے نکال کر ہوشیار کیا صاحبقران کے سب سلاح دیدیے کہا یا امیر سلاح جلد آراستہ
کیجیے ایرج وغیرہ کے سلاح بھی دیے جب سب سلاح ذات پر آراستہ کر چکے تو خواجہ نے ترقان کو زنبیل سے
نکالا زبان مین سوزن تھا اُسکی مشکین باندھ کر ستون بارہ دری مین باندھ دیا پھر ریحان کو نکالا اُسکی
زبان مین بھی خواجہ نے احتیاطاً سوزن دیدیا تھا اسکی بھی ستون بارہ دری سے باندھ دیا پھر وہان سے
زندان خانہ کی طرف آئے داروغہ زندان خانہ اور جسقدر ملازمان زندان خانہ وہان موجود تھے انکو بھی
لیکے لیجا کر سب کو ستون سے باندھا پھر زندان خانہ مین آئے بلا نوش جادو اور نگہبان جادو کو لائے
ان دونون کو بھی ستون بارگاہ سے باندھ دیا جب سب کافرون کو خواجہ ستون سے باندھ چکے
تو سب کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی سب نے اپنے تئین اس حالت مین پایا ترقان نے دیکھا کہ سامنے کرسی پر
صاحبقران اور سرداران اسلام جو اسیر ہوکر آئے تھے بیٹھے ہین اور بلا نوش جادو اور نگہبان جادو اور
داروغہ زندان خانہ اور ملازمین زندان خانہ سب ستونون مین جدے جدے کھڑے ہین ایک دبلا پتلا شخص تازیانہ
ہاتھ مین لیے کھڑا ہی ترقان گھبرا گئی چاہا سحر کرون مگر زبان مین سوزن تھا کیونکر کر سکتی مجبور ہوگئی اپنی ماں
ریحان سبز پوش کیطرف دیکھا اسکی آنکھون سے آنسو ٹپک رہے اشارے سے کہا جو کچھ تم کہتے
تھے اُسکا خیال نہ کیا آخر انجام برا ہوا اب جان کیونکر بچے گی انہین تو یہ اشارے ہو رہے تھے مگر خواجہ
نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر اب ان لوگون کے حق مین کیا ارشاد ہو صاحبقران نے کہا جو اسلام
قبول کرے اُسکو امان دو اور جو مسلمان ہونے سے انکار کرے اُسکے حق مین تمکو اختیار ہی تمہارے
قیدی ہین خواجہ تازیانہ لیکر بڑھے پہلے ترقان کے قریب آکے کہا شناخت مین پروردگار واحد و یکتا
سے کیا کلام ہی اور سامری و جمشید پر لعنت کرنے مین کیا عذر ہو اگر اپنی جان عزیز ہو تو اطاعت اسلام

قبول کر ترقان نے افادرے سے انکار کیا خواجہ نے کہا اے ترقان اگر اپنی سلامتی منظور ہو تو اس دین باطل
کو ترک کر اور اطاعت اسلام قبول کر ترقان نے پھر انکار کیا خواجہ نے تین بار اُس سے کہا اُس نے قبول
نہ کیا پھر خواجہ ریحان سبز پوش کی طرف مخاطب ہوئے پر یہی طلب کی تھی نے بھی قبول نہ کیا پھر خواجہ بالا پوش
جادو کی طرف متوجہ ہوئے اُسنے بھی قبول نہ کیا پھر خواجہ نے نگہبان جادو سے کہا اسنے بھی انکار کیا
پھر خواجہ نے داروغہ زندان سے کہا کہ تو بھی اس دین باطل کو ترک کر اور اطاعت اسلام قبول کر اُسی دم
یہ سُنکر داروغہ بصدق دل مسلمان ہوا خواجہ نے اسکی تحسین کی اور بعد داروغہ صاحبقران کے قریب
گیا امیر کے قدموں کو بوسہ دیا صاحبقران نے کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اسنے کلمہ پڑھا امیر نے اسکو اپنے پاس
بٹھایا پھر خواجہ نے اور سرداروں زندان خانہ سے کہا اُن لوگوں نے بھی قبول نہ کیا خواجہ نے سب کو
دروازہ زندان کے باہر لا کے جلا دیا چونکہ یہ لوگ دو دن تک تلوار سے دم بدم مر جاتے اسلئے خواجہ نے انکا جلا دینا
مناسب جانا بعد فراغت خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی آپ لشکر میں تشریف لے چلیے کہ وہاں سب آپکے
منتظر ہیں اسوقت ہے یہ کیفیت آپ کی کیسی ہے سب کی عجب حالت ہے اگر میں نزدیک لشکر کے وہاں نہ ٹھہرتا سب ہی کی
بادشاہی اگر یہاں قید ہوتے صاحبقران نے بھی لشکر میں جانا پسند کیا خواجہ کی بہت کچھ ثنا و توصیف کی وہاں
خوشی خوشی اپنے لشکر میں آئے یہاں سرداروں کی عجب کیفیت تھی سب صاحبقران کے منتظر تھے پھر
بیچ لشکر میں آئے سب کو کمال خوشی ہوئی خواجہ کو بہت کچھ انعام صاحبقران نے عطا فرمایا سب سرداروں
نے چاہا اس خوشی میں ایک صحبت عیش و نشاط برپا کریں صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی اسکی ضرورت نہیں
آج شب بھر یہاں بسر کرو کل علی الصباح انشاءاللہ تعالیٰ شہر میں داخلہ کرینگے اور سب شہر لینے میں کسی
کسی کو حاکم قرار دینگے اُسوقت صحبت عیش بھی ہوگی ابھی موقع نہیں ہے سردار خاموش ہو رہے صاحبقران
اپنی بارگاہ میں تشریف لائے شب بھر فرحت و مسرت سے کسی کو نیند نہ آئی جاگ کر صبح کردی جب رات گذر کر
ستارہ سحری آسمان پر چمکا صاحبقران نے وضو کے واسطے پانی طلب کیا خادموں نے ابریق و طاس حاضر کیا
امیر نے وضو کیا نماز پڑھی بعد ادائے نماز صاحبقران نے حکم دیا کہ اب شہر زرین میں چلکر ٹھہرنا چاہیے کل
لشکر نے پہونچتے ہی سب نے چلنے کی تیاری کردی آفتاب نکلا تھا کہ امیر مع جملہ سرداروں کے وہاں
ملک زرین کی طرف روانہ ہوئے ملک زرین وہاں سے دو کوس پر واقع تھا تھوڑی دیر
میں شہر پناہ کے قریب پہونچے صاحبقران زمان جیسے ہی شہر میں داخل ہوئے بدیع الملک
کی امیر نے اسکو کچھ پوچھے خواجہ نے جو امیر کی کیفیت دیکھی عرض کی صاحبقران خیر تو ہے کیسا
مزاج ہے کیا فکر لاحق ہے جسکی وجہ سے یہ حالت ہے امیر نے فرمایا خواجہ اسوقت بدیع الملک جوان
ہوئے ہیں اگر وہ ہوتے تو یہ خوشی اور فرحت ہوتی مگر میں کیا کروں وہ جوش جرأت میں کسی کے
قابو میں نہیں لاتے ہیں اپنے ساتھ کے طلسم میں سفر کر گئے ہیں پس اب یہ قصد ہے کہ یہاں کسی کو
حاکم کرو پھر طلسم خونخوار کی جانب جاؤں اور بدیع الملک کی مدد کروں خواجہ نے جو امیر کو فکر
میں دیکھا عرض کی آپ کچھ اسکا خیال نہ کیجیے انشاءاللہ تعالیٰ وہ بہت جلد آپ سے ملینگے لیکن
آپ نے طلسم خونخوار کیا چیز ہے اور اسکا [illegible] صاحبقران نے فرمایا خواجہ کچھ
[illegible] میں بہت سے طلسم [illegible] نہ کرے [illegible] ہیں

تجربے بڑے تجربہ کار دھوکا کھا جاتے ہیں لیکن خدا انکو فتح دے سر اد بے تغیر دقت ولی جاے مجھکو بھی اس بات
کا یقین ہے کہ وہ طلسم کو فتح کر کے پھر ینگے اور ضرور طلسم فتح ہو جائیگا لیکن بعض وقت خیالات کا سلسلہ ایسے آتے
ہیں جو میری جمعیت کو بگڑ کر دیتے ہیں ذرہ یہ بات مجھکو معلوم ہو کہ بدیع الملک کو کسقدر رحمت ہے تب جاتا ہو
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک نوجوان لائق ہے اُنکے ہیں کہ جو مرتبہ ایکا کیا جائے وہ
تھوڑا ہے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایوانات شاہی نظر آئے خواجہ کو ایک موقع ہاتھ آیا عرض کی صاحبقران
اب لشکر کو روک دیجیے ایوانات شاہی سامنے معلوم ہوتے ہیں صاحبقران نے کہا ابھی مکانات دور ہیں
خواجہ نے کہا یا امیر آپ نے خیال نہیں فرمایا یہان کی بازار دیکھی عجیب ترکیب ہو امیر بازار کی طرف متوجہ
ہو دکانداروں نے بھی صاحبقران کو باجاہ و جلال دیکھکر سلام کیا امیر نے دونوں ہاتھوں سے سلام لینا شروع کیا
دو رویہ دوکانیں تھیں شہر بہت آباد تھا صاحبقران سب کا سلام لیتے ہوئے جاتے تھے لوگ تجمل و حشم امیر
کا دیکھکر حیران تھے آپس میں کہتے تھے کہ ایسے لوگ بھی خلق ہوئے ہیں جنکو ایسے حسن و جمال ملے ہیں
اور اسقدر جاہ و حشم مگن آدمی کوئی کہتا تھا کہ انھوں نے لشکر اسقدر کیونکر پایا اور یہ لشکر جس صحرا میں مقیم ہوتا ہوگا
وہان ایک شہر بنجاتا ہوگا سب کہتے تھے اگر یہ جاہ و حشمت نہوتی تو ہمارے بادشاہ کو کیونکر قتل کرتے بعض
کہتے تھے کہ یہ لوگ تو خیر ساحر ہیں مگر ملکہ ترقان نقاب پوش نے ان لوگون کو کیونکر آنے دیا جنکو کیفیت
معلوم تھی وہ کہدیتے تھے کہ ترقان نقاب پوش کو انھوں نے قتل کیا پہلے ایک لڑائی میں انکے مقابلے سے جنگ کر
یہان آئے تھے یہان آفریت بیگم کا انتظام کیا تھا مگر جب یہ آئے کوئی انتظام نہ چلا انھوں نے گرفتار کر کے
مسلمان کرنا چاہا اسنے انکار کیا اس خطا پر قتل کر ڈالا اب دیکھیں ہم لوگوں کے واسطے کیا حکم ہوتا ہے زندگی
ہوتی ہے کہ نہیں ہمیں بھی مسلمان ہونے کی ہدایت کیجاتی ہے یا نہیں بعض کہتے تھے کہ اگر ہمسے مسلمان ہونے
کی ہدایت کرینگے تو ہم اپنی جان دیدینگے یا مسلمان نہونگے بعض کہتے تھے کہ اگر مذہب سامری کا ہم سے
ترک کرنے کو ہمیں کہینگے تو ہم اس شہر کو چھوڑ دینگے اور جگہ جا کر رہینگے بعض کہتے تھے ہم مسلمان ہو جاتے
پھر دیکھا جائیگا یہان تو یہ باتیں تھیں مگر امیر ایوان شاہی کے دروازہ پر پہنچے خواجہ نے رکاب تھامی صاحبقران
پشت فرس سے اُترے تمام لشکر پیادہ ہو داخل دار الامارۃ سلطانی ہوئے تخت گاہ ملک زرین پوش
میں آئے خواجہ نے ایک دنگل زرین لا رکھا صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار کرسیوں
پر بیٹھے امیر نے کارپردازان سلطنت کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے صاحبقران نے نذر دی کی طلب
کی کاربرداروں نے نذر امیر نے خواجہ کو دی صاحبقران اُٹھکر خزانہ میں تشریف لے گئے خواجہ ہمراہ تھے
بعض مقام پر خواجہ نے دست درازی کی صاحبقران نے فرمایا بس تم اپنا حق لے چکے اب یہ جو دست درازی
کیا ہے خواجہ نے کہا ہمیں بھی تو میرا حق ہے اور دو طرح سے ہے ایک یہ کہ بیٹے کا مستحق ہو سکتا ہوں ایک تو خود
ایسا غازی ہوں کہ جہاں قیدی ہمقش جاتے ہیں بجا غازی کی کرکے انکو چھڑاتا ہوں دوسرے ملکوں میں
میں نے کن کن لوگوں کو قید سے رہائی دلائی اپنی جان عزیز کی ہر طرح سے [illegible] امیر نے فرمایا
خواجہ بس زیادہ باتیں نہ بناؤ جسقدر تمھارا حق تھا مجھ سے بڑھ کے لے چکے اب کسی دن کا بھی خیال کرو
خواجہ نے کہا آپ کے قادر ہی تو فقط نصیحت یاد کرتے ہیں ساری نصیحتیں تو میرے سر آنکھوں پر اسوقت
سوائے مدح و ثنا کے مجھے اور کیا حاصل ہوتا ہے پھر آپ حضرات کی مدح و ثنا سے میرا کیا کام نکلتا ہے

قرضدار کسی طرح نہیں ملتے ہین باہر کا نکلنا دشوار ہو اگر نہ نکلون تو انتظام مین فرق آتا ہی صاحبقران
نے فرمایا خواجہ ابھی تھوڑا زمانہ ہوا جب تم خزانہ زنبیل لائے تھے اور قرضدارون نے تسبیحین لی تھی اس
زمانہ مین کسقدر روپیہ تم لے گئے تھے اور اب سمجھتے ہو کہ قرضدارون نے پریشان کیا ہی قرضہ تمھارا
کس طرح کا ہی خواجہ نے کہا صاحبقران مین ایک شخص کا تو قرضدار نہین ہون جو اسکو روپیہ تھوڑا
پہونچ جائے اور وہ صبر کرکے مجھے تقاضا نہ کرے کئی آدمیون کا قرضدار ہون سب مجھ سے تقاضا
کرسکتے ہین اور اب زیادہ تقاضا کرنے کی ضرورت یہ ہو کہ مین نے تھوڑا سا سود ایک صاحب کو دیدیا ہی
اب سب کو یہ یقین ہی کہ خواجہ کے پاس روپیہ ہو اور نہین دیتے ہین اب جتنے کو نکر یقین دلاؤن کہ میرے
پاس روپیہ نہین ہی اور نہ کوئی ایسا کفیل ہی جو میرا ضامن ہو اسوقت جو کچھ دو تین سو روپیہ تھا ماہی
یہ ایک مہینہ بھر کا سود بھی نہین ہو مگر ایک قرضدار کو جاکر دونگا امیر نے فرمایا خواجہ ابھی جسقدر روپیہ
تھے لیا تو وہ دو تین سو ہی خواجہ نے کہا آپ میری بات کو غلط جانتے ہین مین روپیہ پیسے کے حق مین
کبھی جھوٹ نہین بولتا نہ مجکو اسقدر طمع ہی کہا آپ کی طرح مجکو خزانہ مین تو جمع نہین کرنا ہو ابھی جاکر
دے دونگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھارا قرض کسقدر ہوگا عمرو نے عرض کی اسکو بھی نہ پوچھیے
یہ خزانہ پورا مجکو عطا فرما دیجیے پھر مین عرض کرونگا اور جو کچھ قرض ادا کرنے سے بچ جائیگا وہ آپ کو واپس
کر دونگا صاحبقران نے فرمایا اسکا عہد کرو کہ آئندہ پھر قرض کا نام نہ لو تو مین ابھی یہ خزانہ تمکو دیدون خواجہ
نے کہا یا صاحبقران مین کیونکر عرض کر سکتا ہون اگر اتنے روپیہ مین میرا قرضہ ادا ہو تو مین کیا کر سکتا ہون
اور پھر مین کس سے کہونگا صاحبقران نے کہا تمھارا قرض ہمیشہ یونہین رہتا ہو خیر تم نصف خزانہ لے لو
عمرو خوش ہو گئے زنبیل سے جال الیاسی نکالا خزانہ پر مارا داخل زنبیل کیا پھر حملہ کیا اسی طرح تین حملے
کیے دو دو ہاتھ مٹی بھی خزانہ کی کھود کر زمین کو ناہموار کر دیا مٹی داخل زنبیل کی صاحبقران نے فرمایا خواجہ
یہ مٹی کیا ہوگی عمرو نے کہا اسکو نیاریون کے ہاتھ بیچ کر پیسے لے صاحبقران ہنسنے لگے خاموش رہے خواجہ
نے نصف خزانہ اپنے قبضے مین کیا باقی نصف خزانہ کی طرف بھی نگاہ حسرت سے دیکھکر قصد کیا کہ جال
مار دون مگر صاحبقران نے کہا کہ خواجہ اب کچھ نیاریون کیواسطے بھی چھوڑ دو تمکو سب سے بڑھکے
دیدیا عمرو نے کہا یا صاحبقران یہ صرف اس ماہ کا سود ادا ہو جائیگا اور اصل روپیہ باقی رہیگا امیر نے
کہا یہ تھکتے ہو اب یہان سے جاؤ اور انتظام اسکے لیجانے کا کرو خواجہ نے کہا یا صاحبقران اسکا لیجانا
کیا مشکل ہی مین اندر زنبیل کے لیتا ہون آپ مجھ سے لے لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا اسکی ضرورت
نہین ہی آپ ملازمین کو اطلاع دیجیے وہ اگر اسکو لیجائینگے خواجہ نے کہا مجکو کیا غرض ہی مین سب کی
محنت کے خیال سے کہتا تھا مین جاکر ابھی سب کو بھیجدیتا ہون یہ کہکر باہر آئے لوگون کو روانہ کیا کہ
ایک شرط سے وہان جانے پاؤگے کہ جو کچھ لاؤ انھین سے نصف میرے حق کا بھی نکالنا سب نے منظور
کیا ملازم خزانہ کے ہمراہ ہوئے خواجہ چلے نورالدہر کے پاس آئے کہا آپ نے کچھ داد جانفشانی کی دی
مین نے کس حکمت سے ترقان کو مارا اور آپ لوگون کو رہا کیا نورالدہر نے کہا خواجہ مین نے آپ کی
کس قدر شاد صفت کی خواجہ نے کہا مین شاد صفت کا بھوکا نہین ہون آپ جانتے ہین کہ مین خراج کسقدر
ہون اور روز کا جو میری قلیل ہی ہمیشہ قرض پر بسر ہوتی ہی اور اب قرضدار تقاضا شدید کرتے ہین

اگرچہ اسوقت مین قرضداروں کی فکر فرمایئے تو مین جانون کہ البتہ آپ نے میری قدر کی نورالدہر نے
کہا خواجہ ایک بازوبند میرے بازو پر جو ہے مجھکو ایک ساحر نے دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ اس کی قیمت
آج تک کوئی جوہری یا مہاجن نہ لگا سکا خواجہ نے کہا بہتر ہوگا آپ وہ بازوبند مجھکو دیدیجئے کہ مین اپنے
پاس احتیاط سے رکھون جب آپکو ضرورت ہوگی مین پھر دیدونگا نورالدہر مسکرائے اور وہ
بازوبند کھول کر خواجہ عمرو کو دیا اسی طرح خواجہ نے سب سے علے قدر مراتب وصول کیا تھوڑی
دیر کے بعد صاحبقران بھی خزانہ سے تشریف لائے اپنے مقام پر آکے جلوہ فرما ہوئے صحبت
عیش ونشاط گرم ہوئی امیر نے سب کو خلعت انعام تقسیم فرمایا اور داروغہ زندان خانہ کو وہان کا حاکم بنایا
دو دن تک صحبت عیش و نشاط گرم رہی تیسرے روز صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین اطلاع
کر دو اب سامان سفر درست کرین ہم طرف طلسم خونخوار کے ضرور جاوینگے بدیع الملک سے جبتک نہ ملینگے
دل بیقرار رہیگا داروغہ زندان خانہ جسکو صاحبقران نے حاکم شہر بنایا تھا ہاتھ باندھ کے عرض کرنیلگا
یا صاحبقران چند دنون تو یہان تشریف رکھیے امیر نے فرمایا بھائی اب سلطنت تجکو مبارک رہے
مین یہان رہکے کیا کرونگا میرا دل بہت بیقرار ہے مفارقت بدیع الملک کی ناگوار ہے جبتک مین
شیر بیشہ شجاعت سے نہ ملونگا دل کی یہی کیفیت رہیگی داروغہ نے عرض کی غلام کا جی چاہتا ہے ہمراہ رکاب چلے
صاحبقران نے فرمایا میرے ہمراہ چلکے کیا کروگے یہان براحت و آرام بسر کرو داروغہ نے عرض کی
میری راحت اور میرا آرام ہمراہ رکاب دولت انتساب ہے صاحبقران نے فرمایا یہان انتظام مین خلل
پڑیگا اور لوگ بعض ایسے ہین جو بمکر مسلمان ہوے ہین اور لوگون کو بھی تکلیف پہونچاینگے اسسبب تمہارا یہان
رہنا بہت مناسب ہے داروغہ مجبور ہو گیا صاحبقران اس شب اسکے کہنے سے رہگئے دوسرے
روز سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف طلسم خونخوار کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

راوی یہ جو بکیا شکار صاحبقران سے رخصت ہو کر طرف طلسم خونخوار کے روانہ ہوئے تو انکے ہمراہ چند سوار
تھے اور کچھ خزانہ بھی تھا بارگاہین بھی تھین کل سامان بخوف اسکے نہ لیجا سکے کہ اگر لیجاتے تو صاحبقران
ضرور فرماتے کہ کس ارادے سے جاتے ہو اور جانا ملتوی رہتا اسلیے تھوڑا سا سامان ہمراہ لیا تھا
اور باقی سامان سب اپنے لشکر مین بیٹے صاحبقران کے یہان تھا اس صورت سے بدیع الملک تا طلسم
روانہ ہوئے دوسرے روز تک برابر رہ نوردی کی تیسرے روز ایک صحراے دلکشا اور دلربا فرح افزا
مین ہو پہنچے بدیع الملک نامدار کو اس صحرا کی فضا بہت پسند آئی سرداروں سے کہا آج کی شب
اسی جا قیام کرو کل دیکھا جائیگا سرداروں نے لشکر کو روکا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین بدیع الملک
نوجوان اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور کل سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے اُس روز تو دن بھر کے
مصائب سفر کشیدہ تھے بارگاہون مین جاتے ہی تھوڑی دیر آرام کیا جب ذرا تھکن رفع ہوئی
ہر ایک سردار نے دسترخوان طلب کیا سب کے ملازمون نے دسترخوان بچھائے بدیع الملک کے یہان
بھی خادمون نے دسترخوان بچھایا کھانا چنا گیا شاہزادے نے ماحضر تناول فرمایا ہاتھ منہ دھو کر مسہری
پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا طائر نیند پر لگا جب صبح ہوئی بدیع الملک نامدار

خواب سے بیدار ہوئے برائے نماز صبح سجادے پر تشریف لائے بخشوع وخضوع فریضہ سحری ادا کیا
بعد فراغت بارگاہ مین آکے جلوہ فرما ہوئے جملہ سرداران نامی گرامی بھی حاضر خدمت ہوئے بدیع الملک
نے فرمایا پردے بارگاہ کے باندھو دو فضاے صحرا دیکھینگے ملازمون نے بارگاہ کے پردے باندھ دیئے
بدیع الملک فضاے صحرا دیکھنے لگے سب سردار بھی گرد جمع تھے کہ ایک طرف صحرا سے گرد اڑی سب
لوگ اسطرف دیکھنے لگے بدیع الملک نے کہا آمد لشکر کا نشان معلوم ہوتا ہی یہ ذکر تھا کہ وہ ابر گرد
شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک فوج مانند دریا موج زن ہو اسی طرف کو آتی ہی لوگون نے بدیع الملک
سے عرض کی حضور فوج کثیر کسی کی آتی ہی نہین معلوم اس فوج کا کون افسر ہی بدیع الملک نے کہا جب
یہان آئیگی دیکھ لینا یہ ذکر تھا کہ وہ فوج قریب پہونچی سب نے دیکھا ایک جوان حسین لباس پر تکلف زیب جسم
کیے ہوئے فوج گران ہمراہ بڑے جاہ وحشم سے آتا ہی بدیع الملک نے کہا یہ کون جوان ہی بڑا
صاحب شوکت وشان ہی فرتھا ہی اسکے چہرے سے ہویدا ہی کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہی یا کوئی
صاحب جرأت ہو پہلوان ہی یہ ذکر تھا کہ وہ جوان حسین سامنے بدیع الملک کے لشکر کے آیا فوج کی
قلت دیکھکر ٹھہر گیا اپنے ایک ملازم کی معرفت بدیع الملک کے پاس پیام بھیجا کہ ہماری طرف سے اس
لشکر کے سردار کو پیام کہو اور پوچھو کہ تم لوگ کون ہو اور کہان سے آتے ہو کس طرف جانے کی ارادہ ہی
ملازم اسکا بدیع الملک کی بارگاہ کے قریب آیا دربانون نے منع کیا کہا ہم پہلے اطلاع تمھاری کردین
پھر جو کچھ حکم ہوگا وہ کیا جائیگا ملازم ٹھہر گیا اسنے چوبدار کو بلایا کہا یہ شخص لشکر سے آیا ہی کچھ پیام لایا ہی اندر
جانا چاہتا ہی آقاے نامدار سے عرض کردو جیسا وہ حکم فرماوین وہ کیا جاے چوبدار نے جھککر اندر آیا
بدیع الملک کو ہاتھ اٹھا کر دعا دی پھر عرض کی حضور ایک پیامبر آیا ہی امیدوار باریابی ہی بدیع الملک
نے فرمایا بلا لو چوبدار باہر آیا اس پیامبر کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا پیامبر نے جو جاہ وحشم بدیع الملک کا دیکھا
جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کا اشارہ کیا پیامبر بیٹھ گیا بدیع الملک
نے فرمایا کیونکر آنے کا اتفاق ہوا کس نے بھیجا ہی پیامبر نے عرض کی مجکو آفتاب نیزہ باز نے بھیجا ہی
اور دریافت فرمایا ہی کہ آپ کہان چلتے ہین اور کس طرف سے تشریف لاتے ہین بدیع الملک
نے کہا مین اپنے لشکر سے آتا ہون اور براے فتاحی طلسم خونخوار جاتا ہون پیامبر نے کہا اپنا اسم اقدس
بھی فرمادیجیے مین انسے کیا عرض کرونگا اور سوار جو بدیع الملک کے قریب بیٹھے تھے انھون نے کہا
بڑی تعجب کی بات ہی کہ آپکا نام نامی تمھارے آقاے نامدار نہین جانتے ہین پیامبر نے کہا کیا واہ
سننے کا نہین ہوا اور اگر نام سنا بھی ہوگا تو صورت آشنا نہین ہین سردارون نے کہا انکا نام نامی مرد میدان
شجاعت یکتاے عصر جرأت بہترین شجاعان جہان بدیع الملک نوجوان ہی پیامبر نے کہا اب مین
رخصت ہوتا ہون اپنے آقاے نامدار کی خدمت مین جاکر یہ نہین عرض کرونگا پھر جو کچھ وہ فرماوینگے
مین یہان عرض کرونگا بدیع الملک نے فرمایا کہ تمنے اپنے آقا کی مدح وثنا نہین بیان کی کہ وہ کون
ہین کہان سے آئے ہین کس طرف کا عزم ہی پیامبر نے کہا ہمارے آقاے نامدار آفتاب نیزہ باز
مشہور ہین وہ بھی شاید کسی طلسم کی فتاحی کو جاتے ہین بدیع الملک نے کہا تمکو یہ نہین معلوم کہ کس طلسم
کی فتاحی کو جاتے ہین اور کیسا طلسم کو فتح کرینگے پیامبر نے کہا مین ایک ادنے درجہ کا ملازم ہون مجکو

اپسے امور مین دخل نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا جہان کا تمھارے آقا نے قصد کیا ہو ہمسے اطلاع دینا
اور یہ تو ہم کو نہی جانتے ہو گے کہ تمھارے آقا کس شہر سے آتے ہین پیامبر نے جواب دیا کہ ہمارے آقا
شہر درخت پرستان سے آتے ہین بدیع الملک نے کہا تمھارے آقا کا بھی مذہب شجر پرستی ہے پیامبر نے
کہا ہمارے آقا بھی شجر پرست ہین اور ہم بھی خداوند شجر کی پرستش کرتے ہین بدیع الملک نے کہا اچھا
جاؤ مگر اسکی اطلاع ہمکو ضرور دینا کہ تمھارے آقا کس طلسم کے فتح کرنے کو جاتے ہین پیامبر رخصت ہوا
بدیع الملک نے اپنے سردارون سے کہا نہین معلوم آفتاب نیزہ باز نے مجھسے کیون تحقیق کیا
لوگون نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ مین بھی اپنے یہان سے ایک ملازم کو
روانہ کرتا ہون وہ جاکر تحقیق کرے کہ یہ جو کیون دریافت کیا سردارون نے عرض کیا بہت مناسب ہے
بدیع الملک نے ایک سردار کو کہ نام اسکا بلمان خنجر گذار تھا اس تحقیق کے واسطے روانہ کیا بلمان آفتاب
کے لشکر مین آکر اسکی بارگاہ مین گیا جاکر تحقیق کی کہ آپ نے ہمارے آقاے نامدار سے کیون تحقیق فرمایا ہے
آپ کہان جاتے ہین آفتاب نے کہا مین نے اس غرض سے پوچھا تھا کہ اگر کسی کے مقابلے سے
فرار ہوتے ہون تو مین مدد کرون مگر شرط یہ ہے کہ میری اطاعت قبول کرین مین انکے رقیب کو زیر کرون
اور انکو بھی اپنا مطیع بناؤن مجکو بالفعل اپنے لشکر کے بڑھانے کی ضرورت ہے بلمان کو یہ بات سنکر غصہ آیا
جھلا کر کہا آپ نے بڑی نوازش فرمائی چونکہ آپ ان واقعون سے واقف نہین اسلیے آپ نے ہمدردی
کی نظر سے دریافت فرمایا لیکن ہم لوگ فرار ہونے کے نام سے آگاہ نہین ہین آپ کو فرار کی کیفیت خوب معلوم
ہوگی اور ایسے وقتون مین آپ نے لوگون کی اطاعت بھی کی ہوگی اسی وجہ سے آپ انکی نسبت بھی
ایسا فرماتے ہین اور اگر آپ کو مدد کی ضرورت تھی تنہا جاتے ہوئے خوف تھا تو آپ نے اس ترکیب سے
مدد طلب کی ہوتی ہمارے آقا رحمدل تھے ضرور آپ کی مدد کرتے یہ کلام سنکر آفتاب کو تاب نہ رہی
جھلا کر کہا بس بس زبان سنبھال کے بات کر مین نے آج تک کسی کی سخت کلامی نہین سنی ہے مگر تیرا قتل
کرنا خلاف ہے کہ تو پیامبر ہے اور ایسے شخص کا پیامبر ہے جو خود بھی کچھ قوت جنگ نہین رکھتا ہے مجھسے اور
تیرے آقا سے مباحثہ کرنا بالکل کسرشان ہے خیر اب اپنے آقا سے یہ کہدینا کہ طلسم خونخوار کی فتح کا خیال
دل سے دور کرین میری بات منظور کرین مین اس طلسم کی فتح کو جاتا ہون سعد لشکر ہمراہ ہے مگر گھبراتا ہون
اور وہ ان چند کس کو اپنے ہمراہ وہان لیجائینگے تو کیا بنا لینگے اپنے آقا سے منع کر دینا بلمان نے کہا مجسے
چلتے وقت آقاے نامدار نے فرمایا تھا کہ اگر انکا قصد طلسم خونخوار کی طرف جانے کا ہو تو منع کر دینا
کہ خبردار وہان نہ جائین مین اس طلسم کو فتح کرنے کو جاؤنگا آفتاب نے کہا اب تم یہ پیام کہدینا بلمان
نے کہا مین ایسا پیام نہ کہونگا جو آقاے نامدار برہم ہون آفتاب نے کہا اگر وہ برہم بھی ہونگے تو میرا
کیا بنا لینگے بلمان نے جواب دیا بڑی مشکل ہوگی آفتاب نے کہا اے شخص تو زبردستی ان چند کسون
کی جان کا دشمن ہے جو تیرے آقا کے ہمراہ ہین بلمان نے کہا مین بھی کہتا ہون آفتاب نے کہا اگر
یہی ہے تو اپنے آقا سے کہنا کہ طبل جنگ بجوائین مین تم کو میدان مین نکال کر ویسے مقابلہ کرونگا بلمان
نے کہا ہمارے یہان کا یہ دستور نہین ہے کہ کار رہے جنگ مین کسی بات کی سبقت کرین اگر تمھین مقابلہ
کرنا منظور ہے تو اپنے یہان طبل جنگی بجواؤ آفتاب نے اسی وقت اپنے ملازمون کو طلب کیا جب ملازم

آئے تو اُسنے کہا ابھی جاکر ہمارے لشکر مین اطلاع کر دو کہ طبل جنگی بجے ملازم اُسی وقت گئے اور آفتاب
کے لشکر مین اطلاع دی کہ آقا سے نامدار فرماتے ہین کہ طبل جنگی بجے اُسی وقت طبل جنگی بجا بلمان نے
کہا اب مین جاتا ہون آفتاب نیزہ باز نے کہا اپنے آقا سے کہدینا کہ ابھی کچھ نہین گیا ہو بلمان نے
کہا یہی جواب اُنکا بھی تصور کیجیے آفتاب نے کہا اچھا جاؤ دیکھا جائیگا بلمان وہان سے اپنے لشکر
مین آیا بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آکر عرض کی غلام گیا اور یہ گفتگو ہوئی آخر کو جنگ کی ٹھہری
اُسنے طبل جنگی بجوا دیا ہو بدیع الملک بلمان کی یہ گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ ہمارے
لشکر مین بھی بفضل یزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زدمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین جنگ کی تیاریان ہونے لگین شب بھر اسی سامان مین بسر کی جب رات گذری اور ستارۂ
سحری آسمان پر چمکا آفتاب نے اپنے لشکر کو درست کرکے میدان کی طرف روانہ کرنا شروع کیا آپ
بھی بہت سے پہلوان ہمراہ لے کر میدان مین آیا ادھر سے بدیع الملک نوجوان اپنے لشکر کو ہمراہ
لے کر میدان مین آئے طرفین سے لشکر کی صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی گرد بیٹھتے ہی [illegible]
پہلے آفتاب نے اپنا گھوڑا بڑھایا کہا اے بدیع الملک مین تمہارا مشتاق ہون اگر تجھے دعوی شجاعت
ہو تو مردانہ وار میرے مقابل آ کر و بدیع الملک نوجوان اپنے مرکب کو مہمیز کر میدان مین آئے آفتاب
نے وار نیزے کا کیا بدیع الملک نے اُسکے نیزے کو سپر پر روک کے اپنا نیزہ اُسکے سینے کے قریب
پہونچایا اُسنے نیزے پر کانٹھ کے چاہا کہ جھٹکا ماروں کہ بدیع الملک کے ہاتھ سے نیزہ نکل جائے
مگر یہ نیزے کی نوک جھونک دیکھے بچائے ہوئے ایسی خطا کب ہوسکتی ہو جو حریف کے وار
کو رد کرین بدیع الملک نے ہاتھ ترچھا کیا اُسنے جھٹکا مارا جھونک مین اُسکا نیزہ جھکا بدیع الملک نے
ایک جھٹکا مار دیا نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا نیزے کا نکلنا تھا کہ آفتاب کی آنکھون مین دنیا سیاہ
ہوگئی کہا اے جوان تو نے غضب کیا دو لشکرون کے سامنے میرے ہاتھ سے نیزہ نکالا اب تو زندہ
نہ بچیگا یہ کہکر تلوار کھینچ لی بدیع الملک نے کہا یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو اگر تجھے ضرب لگانا منظور
ہو تو بسم اللہ آفتاب نیزہ باز نے کہا پہلے تو وار کر کہ تیرے دل مین حوصلہ باقی نرہے بدیع الملک
نے فرمایا ہمارا قاعدہ ہو کہ ہم کسی کار جنگ مین سبقت نہین کرتے ہین جب تیری ضرب سے بچا لینگا
تو ہم بھی وار کرینگے آفتاب نے وار کیا بدیع الملک نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار اُسکی سپر پر پڑکے
اُچٹ گئی آفتاب نے کہا اے جوان اب مین تیرے وار کا مشتاق ہون بدیع الملک نے تلوار
لگائی اُسنے بھی سپر اُٹھائی مگر تیغ جوہر دار سپر کو کاٹ کے خود کو دو پارہ کرتی ہوئی سر مین اُتر آئی آفتاب
نے دستانہ مارا تیغہ نکل گیا خون کی چادر اُسکے منھ پر آئی بدحواس ہوگیا کہا اے جوان ایک بات سے فیصلے
کی ہو اگر منظور ہو تو میرے نزدیک بہتر ہو بدیع الملک نے فرمایا بیان کر آفتاب نے کہا مین یہ چاہتا
ہون فیما بین صلح پیدا ہو اور ایک دوسرے کا دوست ہو اُسکی صورت یہ ہو کہ جو طلسم خونخوار کو پہلے
فتح کرے وہ اُسکی اطاعت ہو اگر تم پہلے طلسم کو فتح کرلو تو ہم تمہاری اطاعت کرین اور اگر ہم پہلے فتح
کرلین تو تم ہماری اطاعت کرو بدیع الملک نے کہا یہ بھی ہمکو منظور ہو آفتاب نے کہا اب مین واپس
جاتا ہون طبل بازگشت بجواتا ہون اور [illegible] مین بہتری نہین ہو سوا سے لڑنے

کہ ایک کی جان جائیگی اور آپ کا قتل ہونا مین اچھا نہین سمجھتا ہون و یقین ہی یہی کیفیت بگی تھی ہو بدیع الملک
نے فرمایا ہم ہر طرح موجود ہین و سب باتین منظور ہین آفتاب نے قبل بازگشت بجواب اپنے لشکر
کو لیکر پلٹ گیا اسطرف بدیع الملک نوجوان واپس آئے ایک روز وہان اور قیام کیا دوسرے
روز بدیع الملک وہان سے روانہ ہوئے آفتاب نیزہ باز بھی کوچ کر گیا کہ ذکر دونون
کا دیکھنے میں کیا جائیگا

اب کیفیت خونخوار جادو کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہ جو گری جنگ مین بدیع الملک کے روبرو سے فرار ہو کر اپنے طلسم مین آیا اسکو دو قسم کے صدمے تھے
ایک تو یہ کہ شکست کا رنج دوسرے ترک ملاقات ترقان نقاب پوش کا صدمہ ہر وقت یہی خیال رہتا تھا
کہ بدیع الملک پر ترقان فریفتہ ہو گیا عجب ہی جو اسکی مدد کرے اور اس طلسم تک انکو لائے کیونکہ وہ
واقفکار بھی ہی اگر یہان آئیگی تو ضرور خرابی پیدا ہوگی یہ سوچ کے اسنے ایک انتظام جدید یہ کیا تھا کہ چند
ساحر اور چند پہلوان گرامی و نام آور طلسم کے باہر چارون طرف روانہ کیے تھے اور انسے کہدیا تھا کہ جو
بارادۂ فتحی طلسم لشکر لیے ہوئے اسطرف آتا ہو انکو مع لشکر اسیر کرکے ہمارے پاس لانا ساحر اور
پہلوان اسی تلاش مین شب و روز دورہ کرتے تھے اور یہان خونخوار آتش چشم جادو نے اندر طلسم
کو خوب زور دیا تھا بہرے حفاظت و نگہبانی اور ساحر مقرر کیے بہت سے انتظام جدید ایجاد کیے اور ایک
سے تاکید کی کہ جو اس طلسم کی فتحی کے ارادے سے آئے انکو زندہ گرفتار کر لائین نہ زندہ ہون تو سب لوگ
شب و روز اسی فکر مین تھے کہ اب طلسم کشا آئے تو انکو گرفتار کرین یہ لوگ تو اس انتظام مین تھے کہ آفتاب نیزہ باز
جو بعد مقابلہ بدیع الملک کے روانہ ہوا پانچوین روز ایک صحرا مین پہونچا اپنے ملازمین سے کہا اس جا قیام
کرو دو ایک روز کے بعد پھر چلینگے ملازمون نے بارگاہ استادہ کین آفتاب اپنی بارگاہ مین گیا اور سب
ملازمین بھی اپنی اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے رات تو بسر ہوئی صبح کو آفتاب نیزہ باز اپنے چند سرداروں کو
ہمراہ لیکر صحرا کی طرف برائے سیر گیا ایک درخت کے سایہ مین ٹھہرا تھا کہ ایک طرف گرد اڑی آفتاب
نے کہا معلوم ہوتا ہو بدیع الملک آتے ہین سردارون نے اسکی راے سے اتفاق کیا آفتاب نے کہا اصل یہ
ہونا ہو کہ بدیع الملک نوجوان شجاع ہو اور صاحب ہمت ہو اسوقت انکے پاس فوج بہت کم ہو
مگر قصد ایسے کار اہم کا کیا ہو جو بہت دشوار ہو میرے پاس اگرچہ اسوقت اتنی فوج ہو لیکن مجھکو ہراس ہو کہ دیکھئے کیون کر
کیا گذرتی ہو اور اُنکے پاس فوج بہت قلیل ہو مگر دعوی اسکا یہ ہو کہ مین طلسم کو فتح کرکے چھوڑونگا سردارون
نے کہا یہ تو ضرور ہو مگر طلسم اُس سے کہان فتح ہو سکتا ہو ہان یہ بات ضرور ہو کہ آخر مین آپ کی
اطاعت قبول کریگا کیفیت اُسکی انصاف پسند ہو آفتاب نے کہا اسی سبب سے مین نے
اُس روز اسکو چھوڑ دیا کہ اگر یہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا تو ایسا بہادر پھر کہان ہاتھ آئیگا اور جس روز یہ
طلسم فتح کر دیگا اور وہ میری اطاعت قبول کریگا تو مین اسکو اپنے طلسم کا بادشاہ بنا دونگا بڑی عزت
کرونگا جو کام وہ انجام دیگا دوسرے سے نہوگا جملہ سردار اسکی راے سے اتفاق کر رہے تھے ناگاہ
گرد اسمین گرد وشگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک گروہ ساحران غدار بڑی جماعت سے آتا ہو اور ایک ساحر
غدار آگے آگے ایک تخت سحر پر سوار جادو ازدر آتش فشان تخت اٹھائے ہوئے اس گروہ

آتا ہو آفتاب نے کہا بدیع الملک کو تو یہ شبہ نہیں ہو کوئی ساحر کسی ملک پر لشکر کشی کیے ہوئے جاتا ہو جلد جلو
اپنے لشکر مین اطلاع دو کہ سب مسلح و مکمل ہوجائین ایسا نہو یہ لوگ کچھ گزند پہونچا سکین یہ کہکر آفتاب
اپنے سوارون کو ہمراہ لے کر لشکر مین آیا سب سے کہا مسلح مکمل ہوکر ٹہلو لشکر ساحران آتا ہو کہین وہ لوگ
کچھ گزند نہ پہونچا سکین آفتاب کے لشکر مین سب مسلح ہوگئے اتنے عرصہ مین لشکر ساحران بھی قریب آگیا
آفتاب اپنی بارگاہ کے دروازے پر آکے لشکر کی کیفیت دیکھنے لگا اسنے دیکھا کہ جو ساحر سب کا افسر
تھا اور تخت پر سوار آتا تھا جب وہ قریب لشکر آفتاب پہونچا تخت کو روکا ایک ساحر کو بلایا اس سے
کچھ باتین کرکے آفتاب کی طرف اشارہ کیا وہ ساحر لشکر آفتاب کی طرف چلا یہان آفتاب تماشا دیکھ
رہا تھا یہ کیفیت جو دیکھی اپنے سردارون سے کہا دیکھو اس ساحر نے ایک آدمی کو میرے پاس بھیجا
ہم نہین معلوم کیا کہتا ہو یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ساحر آفتاب کے قریب آیا کہا ہمارے افسر آشوب جادو
نے پوچھا ہو آپ کون ہین اور کہان جاتے ہین آفتاب نے کہا مین طلسم خونخوار کے فتح کرنے کو جاتا ہون
آفتاب نیزہ باز میرا نام ہو تمھارے افسر نے کیون دریافت کیا ہو ساحر نے کہا وہ اسیواسطے دورہ
کیا کرتے ہین کہ جو اس ارادے سے اس طرف آئے اسکو اسیر کرکے خونخوار آتش چشم بادشاہ طلسم کے
پاس لیجاتے ہین اب وہ تمکو گرفتار کرینگے آفتاب نے کہا کیا مجال کسی کی جو مجھکو اسیر کرسکے ساحر نے کہا اب
بھی اپنے ارادے سے باز آؤ اور جہان سے آئے ہو اسی طرف واپس جاؤ ورنہ گرفتار ہو جاؤگے آفتاب
نے کہا تو جاکر کہدے کہ ہم اپنے ارادے سے باز نہین آئینگے ضرور طلسم کو فتح کرینگے جسکو دعوے شجاعت ہو
ہمکو روک کے دیکھے ساحر وہان سے پلٹا آشوب جادو کے پاس آیا کل حال کہہ سنایا آشوب نے کہا
اب یہین مقام کرو مین اس بیہودہ کو گرفتار کرلون تو خدمت مین بادشاہ طلسم کی چلون لشکر اسیکا وہین اترا
اسنے فوراً طبل جنگی بجنے کا حکم دیا یہان طبل جنگی بجا لشکر آفتاب مین بھی خبر ہوئی آفتاب نے بھی حکم دیا اسنے
بھی اپنے یہان طبل جنگی بجوایا دونون لشکرون مین طیاریان جنگ کی ہونے لگین وہ شب گذر کے
صبح ہوئی آفتاب لشکر گران ہمراہ لے کر میدان مین آیا اسطرف سے آشوب جادو بھی لشکر ساحران
لے کر میدان جنگ مین آیا پرا جمایا دونو لشکرون سے نقیب نکلے نقابت کرکے ہٹ گئے آشوب جادو
نے اپنا تخت آگے بڑھایا کہا اے آفتاب نیزہ باز مجھے تیری جوانی اور جرأت پر رحم آتا ہو بہتر تیرے
حق مین یہ ہو کہ یہان سے پلٹ جا اپنے ارادے سے باز آ ورنہ بہت پچھتائیگا ایسا اسیر ہوگا کہ عمر بھر
رہائی نہ پائیگا آفتاب نے کہا اگر تو اپنی زندگی چاہتا ہو تو میرا سد راہ نہو نہین تو ایک دم مین دریا سے
خون بہا دونگا کشتون کے پشتے لگا دونگا سوائے شکست اور کچھ حاصل نہو گا شاد دل نہو گا آشوب نے
کہا تو تو مرد جاہل ہو میرے کلام کو قبول نہین کرتا ہو معلوم ہوا اب تجھے اپنی پریشانی منظور ہو مین مجبور
ہون اچھا جسکو تیرا جی چاہے اپنے لشکر سے مقابلے کے لیے روانہ کر آفتاب نے کہا مین خود موجود
ہون جو تیرے مزاج مین آئے میرے حق مین کر یہ کہکے آفتاب نے تلوار میان سے کھینچ لی آشوب
نے تخت آگے بڑھایا کہا اے آفتاب وار کر آفتاب نے وار کیا آشوب نے سر سامنے کر دیا
ہاتھ آفتاب کا خشک ہوگیا اسنے چاہا دوسرے ہاتھ سے وار کرون وہ ہاتھ بھی خشک ہوگیا اب آفتاب
مجبور ہوگیا اسکی فوج کے سردارون نے جو یہ کیفیت دیکھی گھوڑے بڑھا کے قریب آئے سب نے

چاہا آشوب جادو کو قتل کریں مگر سب کے ہاتھ خشک ہو گئے پھر تو آشوب نے سحر کیا سب لشکر آفتاب کا بیکار ہوا آشوب نے اپنے ملازموں سے کہا کہ ان سب کو گرفتار کر لو غرض یہاں آشوب جادو نے سب سرداران آفتاب نیزہ باز کو مع آفتاب نیزہ باز کے گرفتار کر لیا آفتاب نے کہا افسوس دل کی حسرت دل ہی میں رہی اس طلسم کو فتح نہ کر سکا اُس جوان سے شرمندگی ہوگی سرداروں نے کہا وہ کیا فتح کریگا جب آپ اسقدر لشکر لیکر آئے اور کسی سے کچھ نہ ہو سکا تو وہ بایں قلت لشکر کیا کریگا آفتاب نیزہ باز نے کہا یہ بھی سچ ہے مگر جب ملاقات ہوگی تو ضرور کہیگا کہ تمنے طلسم فتح کر لیا تو مجھے شرمندگی ہوگی سرداروں نے کہا شرمندگی کا ہے کی جب وہ آپ سے اُس سے کہیگا کہ اتنے کیوں نہ فتح کر لیا آفتاب خاموش ہو رہا آشوب نے اپنے لشکر سے کہا کہ اب یہاں ٹھہر کر کیا کرنا ہے چلو اب طلسمات خونخوار میں چلیں اور ان قیدیوں کو اُسکے حوالے کریں لشکر اُسی دن وہاں سے طرف خونخوار کے روانہ ہوا ذکر اُنکا آئندہ تحریر ہوگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو آفتاب سے پیشتر روانہ ہوئے دس روز کے بعد ایک شہر میں وارد ہوئے دیکھا سامنے ایک کوہ فلک شکوہ نہایت رنگین نظر آتا ہے بدیع الملک نے اپنے سرداروں سے فرمایا اس پہاڑ کی سیر کرنا ضرور ہے بہتر ہے کہ لشکر کو یہیں چھوڑیں اور اسکی سیر کریں بلکہ دو روز یہاں قیام کریں سب نے منظور کیا بدیع الملک نے لشکر کو روکا وہاں خیمہ میں استادہ ہونے کا حکم دیا خیمہ میں بارگاہیں استاد کیے میں مشغول ہوئے بدیع الملک نوجوان نے چند سرداروں کو ہمراہ لیا اور طرف اُس کوہ کے روانہ ہوئے تھوڑا راستہ طے کر کے اُس پہاڑ پر پہونچے کوہ پر جا کے عجیب کیفیت دیکھی بدیع الملک چاروں طرف پھرنے لگے ایک جانب دیکھا کہ پتھر اس طرح سے ترشا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کسی صناع نے دروازہ تراش کے بنائے ہیں مگر ان دروں کے اندر اندھیرا ہے بدیع الملک اُس درے کے اندر تشریف لیگئے گو سب سرداروں نے منع بھی کیا کہ آپ کہاں تشریف لیے جاتے ہیں بدیع الملک نے سماعت نہ کی تلوار کھینچکر اُس در میں در آئے سرداروں نے جب بدیع الملک کو جاتے دیکھا سب ہمراہ ہوئے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ یہیں ٹھہریں میں ابھی آتا ہوں سردار وہیں ٹھہر گئے بدیع الملک کچھ دور اُس تاریکی کو طے کر کے نکل گئے تو دیکھا کچھ روشنی معلوم ہوئی یہ اور آگے بڑھے دیکھا میدان وسیع ہے انکے سامنے ایک باغ نہایت پر تکلف بنا ہے مگر دیواریں پتھر کی بہت بلند ہیں بدیع الملک کے دل میں آیا کہ اس باغ کی سیر کرنا چاہیے یہ سوچ کے اُس پہاڑ سے نیچے اُترے باغ کی طرف روانہ ہوئے ہنوز قریب باغ نہ پہونچے تھے کہ ایک طرف گرد اُڑی بدیع الملک وہاں ٹھہر گئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا ایک لشکر گراں تباہ قید کی بہت سے ہمراہ ہیں شاہزادہ اس کیفیت کے دیکھنے کو آگے بڑھا اور وہ لشکر بھی قریب آیا بدیع الملک نے دیکھا ساحروں کا لشکر ہے جب وہ فوج اور قریب آئی اور سب لوگ اچھی طرح سے معلوم ہونے لگے تو بدیع الملک نے دیکھی آفتاب نیزہ باز مع اپنے تمام لشکر کے زنجیروں میں جکڑا ہوا آتا ہے بدیع الملک کو بڑا معلوم ہوا تامل کر رہے تھے کہ آگے بڑھے جو ساحر آفتاب کی قید لیے ہوئے تھا اُسکے قریب آئے زنجیر آفتاب پر ہاتھ ڈال دیا اُس ساحر نے کہا اے جوان تو کون ہے جو مجرم شاہی کو لیتا ہے بدیع الملک نے فرمایا تمہارا بادشاہ خود ہمارا مجرم ہے اگر اپنی جان کی خیر چاہتا ہے تو قیدی ہمکو دے

اُسنے سحر کیا مگر بدیع الملک پر سحر کیا تاثیر کرتا بدیع الملک نے ایک طمانچہ اُس ساحر کے مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا
قید اپنے ہاتھ میں لی اب آفتاب نیزہ باز نے دیکھا کہ بدیع الملک نے ساحر کو مار کے قید چھین لی سعد
تحمل ہوا بدیع الملک نے سب قید دور کی آفتاب نے کہا آپ اس جگہ تنہا کیونکر تشریف لائے اور تمام لشکر
آپ کا کہاں ہے بدیع الملک نے کہا لشکر بھی ہے میں یہاں برائے سیر آیا اس کیفیت کو دیکھکر ٹھہر گیا یہاں آفتاب
اور بدیع الملک میں باتیں ہو رہی تھیں مگر ساحر جو مرکے گرا اُسکے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی آشوب جادو
نے کہا ارے اسکو کسنے مارا سب ساحروں نے آشوب جادو سے حقیقت بیان کی آشوب نے
کہا اُس جوان کو بھی گرفتار کر لو ساحر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے چاروں طرف سے سحر ہونے لگا
مگر بدیع الملک پر سحر نے تاثیر نہ کی شاہزادے نے آفتاب سے کہا اب یہ وقت تمہارے موجود
رہنے کا نہیں ہے تم اُس پہاڑ پر چڑھ جاؤ جب موقع ہوگا ہم تمکو بلا لینگے آفتاب نے کہا عجب بات ہے
کہ میں آپ کو تنہا چھوڑ کے چلا جاؤں بدیع الملک نے بہت کہا مگر آفتاب نے قبول نہ کیا بدیع الملک
بھی خاموش ہو رہے ساحروں نے سحر کرکے آفتاب کو گرفتار کر لیا بدیع الملک نے پھر آفتاب
کو رہا کیا اور تلوار کھینچکر لشکر ساحران پر تنہا مثل شیر غضبناک کے جا پڑے قتل کرنا شروع کیا آشوب
نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنی فوج سے کہا تم لوگ کیا سحر کرتے ہو کہ اس جوان پر اثر نہیں ہوتا ہے اب
تم لوگ ہٹ جاؤ میں اس جوان کو سحر کرکے گرفتار کرونگا سب ساحر تھم گئے آشوب جادو آگے بڑھا
بدیع الملک پر سحر کیا بدیع الملک تلوار پکڑ کے آشوب کے قریب پہونچے جب اُسنے دیکھا کہ جوان
قریب آگیا اور وار کیا چاہتا ہے اُسنے بھی تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے اسکا ہاتھ پکڑ کے تخت سے
نیچے کھینچ لیا تلوار اسکے گلے پر رکھدی کہا اب شناخت میں جلدی کرو واحد و یکتا کی کیا کہتا ہے اور دین
سامری پرستی پر کیوں نہیں لعنت کرتا ہے آشوب نے جب اپنے کو اس حال میں پایا خیال کیا کہ اب
اس جوان کے بس میں ہوں اور جان جانے میں شک نہیں ہے اور ایسے بہادر کی رفاقت اختیار نہ کرنے میں
بھلائی بھی نہیں ہے اور جیسا یہ کہہ رہا ہے کہ دین سامری پرستی باطل ہے واقعی بہت سچ کہتا ہے آخر یہ سامری
و جمشید کون ہیں اور انکو کیا قدرت حاصل تھی اور خدا اُنھیں کسنے بنایا تھا یہ سوچکر اُسنے بصدق دلی
کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوا بدیع الملک نے اسکو امان دی آفتاب نیزہ باز یہ کیفیت دیکھکر دنگ
ہو گیا کہ ایک جوان نے تنہا جیسے لشکر کے جی چھڑا دیئے ایسا بڑا مطیع بنایا جرأت کا تماشا دکھا دیا
اسکے نزدیک طلسم کا فتح کر لینا کتنی بڑی بات ہے کیا کرامات ہے یہ ضرور فتح کریگا ہر ایک اسکی جرأت
کا دم بھریگا اصل میں یہ شیر بیشۂ جرأت یکتا ز میدان جلالت ہے اس سے شرط جیتنا محال ہے جان جانے کا
خیال ہے مبادا کوئی ساحر لیجائے اور یا کسی مقام پر آجائے تو وہ ضرور خونخوار جادو تک لیجا سکے گا
قتل کرا دیگا پھر کیا حاصل ہوگا پیچ و تاب دل ہوگا اس سے بہتر ہے کہ اس جوان کی رفاقت قبول کرکے وفادار دولت
کرو یہ سوچ کر آفتاب نیزہ باز آگے بڑھا بدیع الملک کے قریب آیا اور ہاتھ باندھ کے عرض کی میری
خطا معاف فرمائیے عزت بڑھائیے خادموں میں شمار کیجئے میں آپ کی اطاعت قبول کرتا ہوں آپ
بیشک اس طلسم کے فاتح ہیں منازل عجائب و غرائب کے سیاح ہیں میں عاجز و شکستہ کیا کر سکتا
ہوں آپ کو فتح مبارک ہو میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب رہونگا بدیع الملک نے فرمایا اے

آفتاب غیور باز اب کلمہ پڑھو مسلمان ہو آفتاب نے اُسی وقت کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا اپنے لشکر کے
سرداروں کو بلایا سب سے کہا میں نے آج سے اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کی ہے اور
اپنا تبدیل مذہب بھی کیا ہے جسکو اطاعت اسلام قبول ہو میرے یہاں رہے اور جو مسلمان ہونا قبول نکرے
میرے یہاں سے نکل جاوے پھر کسکی مجال تھی جو انکار کرتا سب اہالیان لشکر بصدق دل مسلمان ہوے
بدیع الملک نوجوان کو کمال درجہ مسرت حاصل ہوئی آشوب جادو کو اپنے پاس بلایا فرمایا تم تو یہاں
کے واقف کار ہو بخوبی جانتے ہوگے کہ یہ باغ کسکا ہے آشوب جادو نے عرض کی غلام اس باغ کو
خوب جانتا ہے یہ باغ ملکہ شمیم سنبل مو کا ہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ شمیم سنبل مو کون ہے آشوب
جادو نے عرض کی اس شہریار گلپوش جادو کی دختر ہے گلپوش جادو اس مرحلہ کا حاکم ہے جب آپ کے
آنے کی خبر پائیگا وہ بھی رنگ لائیگا ہزاروں سے آپکو روکیگا بہت سے فریب کریگا مگر آپ کو لازم
ہے کہ اُسکے فریب سے بچیے گا اور اُسکو قتل کرکے آگے بڑھیے گا بدیع الملک نے کہا اسوقت
اس باغ میں کس طرح جا سکتا ہوں آشوب جادو نے عرض کی اس باغ کا راستہ کسی طرف نہیں
ہے گلپوش جادو کے مکان سے ایک نقب ہے وہی اُس باغ کا راستہ ہے جب اسکی دختر اس باغ
میں آتی ہے تو اُسی نقب کی راہ سے آتی ہے اور جب جانا منظور ہوتا ہے تو اُسی راہ سے چلی جاتی ہے بدیع الملک
نے کہا ہم دیوار کو کاٹ کر اسکے اندر جا پہنچینگے آشوب جادو نے کہا میں اسکی رائے نہیں دیتا ہوں
کیونکہ یہ باغ بھی عجائب وغرائب سے خالی نہیں ہے اور جسکا نام ملکہ شمیم سنبل مو ہے وہ بھی آفت کی
ساحرہ ہے بڑے بڑے ساحر اُسکے سامنے کان پکڑتے ہیں آج تک کسی نے مقابلہ نہیں کیا اسی
سبب سے اُس نے آج تک شادی نہیں کی جو ساحر دعوے کرکے آیا اُس نے اُسکا امتحان ضرور
کیا اگر وہ امتحان میں ناقص ہوا اُس نے اپنے باپ کے پاس بھیجدیا اُسنے فوراً حکم قتل دیدیا وہ بیچارہ اپنی
جان سے گیا اسی طرح بہت سے ساحر آئے امتحان دیے مگر ناکامیاب ہوئے اپنی جان سے گئے
وہ آجتک موجود ہے کوئی ایسا نہیں ملتا جو امتحان میں پورا اُترے اور اسکے ساتھ عقد کرے مگر اے شہریار
حُسن اُسکا بیان کروں تو ایک شمہ مجھ سے نہ بیان ہوسکے بدیع الملک یہ کلمہ سنکر بہت شائق ہوے
کہا اے آشوب جادو میں اُس آفت جان کو کیونکر دیکھ سکتا ہوں آشوب جادو نے عرض کی آپ اُسکو
کیونکر ملاحظہ فرمائینگے بدیع الملک نے کہا تمہارے کہنے سے اشتیاق بڑھ گیا اب جبتک اُسکو دیکھ نہ لونگا
تب تک قرار خاطر نہوگا آشوب جادو نے کہا میں مجبور ہوں کسی طرح نہیں عرض کر سکتا کہ آپ کیونکر
وہاں تک پہونچ سکتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا بھر اب چاہے جو کچھ ہو میں اس باغ کے اندر ضرور
جاؤنگا آشوب جادو نے بہت سمجھایا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا اس باغ کی طرف چلے جب
آشوب جادو کو یقین ہوا کہ اب بدیع الملک نامدار نہ رکینگے مجبور ہو کے شاہزادے کے ہمراہ
ہوا باغ کے قریب آکے کہا آپ تامل فرمائیں میں آپکو باغ کے اندر پہونچاتا ہوں یہ کہکر اُس نے
جنگل سے لکڑیاں چنیں ایک تخت سحر بنایا اُس تخت پر بدیع الملک نوجوان کو بٹھایا سوار کرکے
تخت کو باغ کے اندر لایا بدیع الملک نے دیکھا باغ کیا نمونہ جنت ہے عجب مقام پر فرحت ہے بنگاہ حسرت چارسو
نگران ہوئے ایک بارہ دری سنگ سرخ کی نظر پڑی آشوب جادو نے کہا یہی مقام اُس کے

نی جان تھا اور اسکی بھی یہی کیفیت ہوئی اگرچہ مجھکو دیکھکر وہ بھی تاب نظارہ نہ لا سکا اپنے تخت پر بیہوش ہو گیا اُسوقت سے میرے دل کی عجیب حالت ہے بڑی کیفیت ہے کسی پہلو قرار نہیں ہے نہیں معلوم وہ آفت جان فسار نگر دین وایمان کون تھا کہان سے آیا تھا کون اسکو لایا تھا اب اسکی کیا کیفیت ہوگی یقین تو ہے کہ میری یاد ضرور آتی ہوگی طبیعت گھبراتی ہوگی یہ کہکر ملکہ رونے لگین اسقدر روئین کہ ہچکی بندھ گئی نسیم گلپیرہن نے اپنے آنچل سے آنسو پونچھے کہا واری یہ تو عجب بات آپ نے ارشاد فرمائی اب تک مین حیران تھی کہ آپکے دشمن ہوش مین ہین یا نہین اگر ہے واقعہ عالم خواب کا ہے یا حالت بیداری مین وقوع پذیر ہوا ہے ملکہ نے کہا اری ابھی ابھی کی بات ہے نسیم نے کہا پھر جو کچھ ارشاد ہو اسکی مین ابھی تعمیل کر دون ملکہ نے کہا پیشتر اس امر کو تجویز کرنا چاہیے کہ وہ شخص کون تھا نسیم گلپیرہن نے کہا آپ نے یہ خیال فرمایا تھا کہ وہ آفت جان غارتگر دین وایمان اپنے تخت کو کس طرف لیگیا ملکہ نے کہا کہ تو اسوقت ہوش بھی باقی نہ تھا اور نہ کنیز دل نے اس امر کو خیال کیا نہ مین نے مصلحت وقت جان کر اُنسے اسرار کو بیان کیا اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ اسکا پتہ لگے نسیم نے عرض کی مین باغ کے باہر جاتی ہون اگر ملکہ آپ ساتھ کی تدبیر ست لاتی ہون ملکہ نسیم عنبر مو نے کہا اپنے ساتھ نہ لانا مگر اس بستر زنجیر محبت کی کیفیت دیکھ آنا نسیم ملکہ سے رخصت ہوئی اور باغ کے باہر آکر واسطے تلاش شاہزادے کے روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ انکو جو آشوب جادو ملکہ کے باغ سے عالم غشی مین لیکر نکلا با ہر آ کر آفتاب سے کہا ابھی ہم کو اضطراب ہوا تھا آفتاب نے کہا خیر تو ہے آشوب نے کہا مین شاہزادے کو باغ کی سیر کرا رہا تھا کہ ملکہ نسیم عنبر مو اپنے تخت مرصع پر سوار باغ مین آئی شاہزادے کی نگاہ جیسے ہی پڑی بیہوش ہو گر پڑے تخت سے ترکیب کر کے مین نے اُسی وقت انکو اُٹھا کر تخت پر ڈالا وہان سے نکالا گھر چلتے چلتے اسکی بھی نگاہ ہمارے آقائے نامدار پر پڑی اور اسکی بھی یہی کیفیت ہوئی تاب نظارہ نہ لا سکی تخت پر بیہوش ہو کے گر پڑی کیا عجب ہے اب اُسکی عجب حالت ہو وہ بلائے جان انکی فرقت ہو آفتاب نے کہا آقائے نامدار جب بیہوش ہین انکو لخلخہ سونگھانا چاہیے کہ ہوش آئین یہ کہکر اُسنے خادمون سے کہا ہمارے یہان جاؤ شیشہ گلاب کا لاؤ کیوڑا اور بید مشک بھی منگایا لخلخہ بنا کر بدیع الملک کو سونگھایا شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا نہ وہ باغ ہے نہ وہ فضا ہے نہ وہ جیب سامنے ہے آنکھ جو کھولی آفتاب تیز باز نے کہا آقائے نامدار مزاج مبارک کیسا ہے نصیب دشمنان کونسا صدمہ جانگداز حضور کے دشمنون پر گذرا جسکی وجہ سے یہ کیفیت ہوئی بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کیا کہون دل کی عجیب حالت ہے میری وحشت مین یہ کیفیت ہے نظم

الگ ہو نہ کیونکر مرا تار دامن سے
جنون نے کیا مین نے جیب اور تار دامن سے
لگے اُس شعلہ خو کے کون سمجھا ڈر دامن سے
حضور جنون کا پرچہ ہے اُسی خونخوار دامن سے
تری وحشت نے نہیں ہو خاک آلودہ

نہ دامن چاہیے چھوٹے پکڑے تار دامن
لگے ہاتھ تمنا مین ہر سر خار دامن سے
نکل سکتا ہے کوئی بڑھ کے بھی خار دامن سے
کیا ہوئے کنارے ہے اور ہاتھ ہے وحشت کے
ہو چکین چوری مین کے اے پری رخسار دامن

جنون جیب کی یا مین ہون بیزار دامن
گریبان تار مین گر ہو تھا کہ تار دامن سے
کرے گرد ہوئے ہو گئے تو جدا ہے تار دامن
گریبان ہمکنار گر ہوا ہے یار دامن سے
ہوا ہے پردہ بھی ہستی تو اسنے یون کیا پردہ

اگر کوئی بات کسی قسم کی ہوگی تو اس سے اُسکی کیفیت بخوبی معلوم ہوجائیگی یہ خیال کرکے فرمایا بہتر ہے آپ ہمارے
ہمراہ چلئے اور آفتاب نیزہ باز سے مخاطب ہوکر کہا کہ مین علی الصباح اس پہاڑ کی سیر کرنے کو آیا تھا اور چند
ہمراہی کوہ کے اُس طرف بھی مین نے دو تین در دیکھے اُن مین داخل ہوا اس طرف آکے نکلا بلکہ دو چار
میرے ہمراہ تھے اُنھون نے اس طرف آنے کا ارادہ کیا مین اُنکو مانع ہوا وہ وہین ٹھہر گئے لہذا تم اُنکو جاکر
لے آؤ آشوب جادو نے عرض کی اے شہریار آپ اس کوہ کی پشت پر اگر جانا چاہتے ہین تو ایک مہینے کی راہ
ہے آپ کیونکر ایک روز مین اس طرف تشریف لائے بدیع الملک نے سب پتے دیے آشوب جادو
نے کہا ورنہ تو اس پہاڑ مین نہین ہین وہ تو اور کوہ ہے جسمین تین در اسصورت کے شہر مین جیسے آپ بیان
فرماتے ہین آپ کو فراموش ہوگیا ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ اور کوئی کوہ آج تک اس طلسم مین نہین ملا
آشوب نے کہا پھر یہ لوگ تو اس راہ کو نہ پائینگے آپ چونکہ طلسم کشا تھے اس وجہ سے یہ بات آپکے لئے
پیدا ہوئی ورنہ دوسرا نہین پا سکتا آپ آفتاب نیزہ باز کو اپنے ہمراہ لیجائیے مین ابھی جاتا ہون سحر
کے ذریعہ سے اُس کوہ پر پہونچونگا اور آپ کے لشکر کو پھر اس طرف لاؤنگا مگر ایک ماہ کا عرصہ ہوگا بدیع الملک
نے فرمایا تمھین اختیار ہے مگر بیجا اُن لوگون کے لیے ہو سکے تو آنا آشوب نے عرض کی میری مجال ہے
جو خلاف حکم والا کرون یہ کہکر بدیع الملک سے رخصت ہوا چلتے چلتے یہ کہہ گیا کہ آپ بغیر
میرے آئے کہین جانے کا ارادہ نہ فرمائیے گا جب مین یہان حاضر ہونگا تو آپ کو زرتاب جادو
کے پاس لے چلونگا اور زرتاب سے آپ کی نسبت کچھ باتین کرونگا وہ میرا بہت بڑا دوست ہے
اور اس طلسم کا ایک مرحلہ اُس کے سپرد ہے وہان کا وہ حاکم ہے اگر مین اُسکو مسلمان ہونے کی ترغیب دونگا
تو وہ ضرور منظور کرلیگا بدیع الملک نے کہا مین ایک ماہ تک یہان سے کہین نجاؤنگا آشوب جادو
اسطرف روانہ ہوا بدیع الملک نے آفتاب سے فرمایا کہ مین آشوب جادو کو اسواسطے اپنے ہمراہ
لئے جاتا ہون کہ وہ اس طلسم کا حال بخوبی جانتا ہے شاید کہین ضرورت ہو تو اُس سے کیفیت بخوبی معلوم
ہوسکتی ہے اب تمھارے جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے آفتاب نے بہت کچھ کہا مگر بدیع الملک نے نہ
مانا تنہا گھوڑے پر سوار ہوکے اُس باغ کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین قریب باغ پہونچے دن قلیل
باقی تھا بدیع الملک گرد باغ کی چار دیواری کے پھرنے لگے جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک
نے دیوار پر کمند پھینکی اُس کے ذریعہ سے چڑھ کر باغ کے اندر گئے دیکھا صحن باغ مین ایک چبوترہ
پتھر کا بنا ہے اُسپر فرش مشجر بچھا ہے کنولون کی روشنی ہورہی ہے سامان پر تکلف مہیا ہے ملکہ شمیم عنبر مو
مسند پر جلوہ فرما ہین مگر بچشم حیرت چار سو نگران ہین بدیع الملک نے جو صورت زیبا ملکہ شمیم عنبر مو
کی دیکھی پھر تاب نظارہ جمال نہ لائے گر کر بیہوش ہوئے گرنے کی صدا جو بلند ہوئی کنیزین حیران ہوکر دیکھنے
لگین ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئی نسیم گل پیرہن وزیرزادی بھی ملکہ کے ساتھ کھڑی ہوئی کنیزین روشنی لیکر آئین
ملکہ اور وزیرزادی اس صدا کی طرف چلین دو چار قدم چل کے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان ایک درخت
شمشاد کے نیچے بیہوش پڑے ہین بدیع الملک کو دیکھکر ملکہ کے ہاتھ پاؤن پھول گئے قریب تھا کہ
ملکہ بھی گر کر بیہوش ہون مگر نسیم گل پیرہن نے ہاتھ پکڑا ملکہ نے بھی اپنے تئین سنبھالا شاہزادے کے
قریب آئین دیکھا بیہوشی مین سر زمین پر ہے اُٹھا کے اپنے زانو پر رکھا کنیزون سے کہا جلدی گلاب کیوڑا بید مشک

حاضر کرو شاہزادۂ عالم کو غش آگیا ہے کنیزین وہان سے روانہ ہوئین آپسمین کہنے لگین ہوا مبارک ہو جاری
ملکہ عالم نے باغ مین اچھا گل کھلایا اُسوقت کی بیقراری کا یہی باعث تھا ہملوگون سے پوشیدہ کیا مگر
نسیم گل پیرہن سے بیان کیا ہوگا جب تو اُن کے ساتھ وہ بھی آئین ایک نے کہا اگر ملکہ نے ایسا بھی کیا تو
کیا ہوا اپنے سے بہتر دیکھکر مائل ہوئین اصل تو یہ ہے کہ حسن مین ملکہ اس جوان کے تلوے کی برابری نہین
کر سکتی ہین یہان تو یہ کنیزین باتین کرتی ہوئین گلاب وغیرہ لینے جاتی تھین وہان بدیع الملک کا
سر جو زانوے حبیب پر پہونچا اور خوشبوے زلف عنبرین جو دماغ مین گئی اُس نے لخلخہ کا کام کیا شاہزادے
نے غش سے آنکھ کھولی اپنے سر کو زانوے دلدار پر پایا قسمت پر ناز ہوا اچھی طرح صورت زیبا کو دیکھا
مگر ملکہ نے جو آنکھین بدیع الملک کی کھلی پائین نسیم گل پیرہن سے اشارہ کیا کہ سر شہزادے کا تم
اپنے زانو پر لو کہ غش سے افاقہ ہوا ہے اب یہ محض بنوٹ ہے نسیم نے کہا مین تو کاہیکو غیر مرد کا سر اپنے زانو پر لونگی
ملکہ نے سکوت کیا نسیم نے سرکا کے بدیع الملک کا سر اپنے زانو پر لیا بدیع الملک نے جب یہ کیفیت
دیکھی انگڑائی لیکر اُٹھ بیٹھے نسیم مجبور تھی خاموش الگ سرک گئی بدیع الملک نے اُٹھکر نسیم گل پیرہن
کی طرف دیکھا ملکہ شمیم عنبر مو نے کہا نسیم تمھاری بعض وقت کی باتین مجکو بہت ناپسند ہین نہین معلوم یہ
کون ہین کہان سے آئے ہین آپ اُن کے پاس آکر بیٹھ ہی گئین سو بھی زانو پر رکھ لیا اُن سے یہ پوچھنا چاہیے
تھا کہ آپ کون ہین اس باغ مین کیون تشریف لائے ہین کس نے آپ کو یہان بلایا ہے نسیم کے چہرے سے رنگ
اُڑ گیا اس بدرجہ صدمہ ہوا کہ آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے ملکہ نے جو یہ حالت دیکھی کہا اے نسیم تم نے یہ عادت
کب سے اختیار کی ہے کہ جو تم ہنسی ہنسی مین رونے لگین نسیم نے کہا ملکہ عالم آپ مالک ہین مین تابعدار ہون اور میری
جو کچھ عزت ہے وہ آپ ہی کی دی ہوئی ہے اُسکی زیادتی اور کمی پر آپ قادر ہین اگر آپ چاہینگی میری عزت
بڑھیگی اگر آپ نہ چاہین تو ہرگز نہ بڑھیگی مین نے آپ کی تابعداری کے سبب سے سر زانو پر لیا ورنہ بادشاہ
ہفت اقلیم بھی اگر ہوتا تو مین ہرگز اُس کا سر زانو پر نہ لیتی ملکہ نے کہا دل لگی مین بگڑنا تمھارا کام ہے بھلا ان باتون
کا یہ کون موقع تھا یہ کہکر نسیم کو گلے سے لگایا نسیم نے کہا میری خطا معاف فرمایئے اسوقت جو کلمات میری زبان سے
نکلے واقعی مجکو لازم نہ تھے ملکہ نے کہا اے اس معافی کی کیا ضرورت ہے مین تجھے اپنی بہنون سے زیادہ تصور کرتی
ہون مگر اب ان صاحب سے دریافت کرنا چاہیے کہ آپ پرائے باغ مین کیون تشریف لائے اس سادگی پر
قربان کہ عزت کا خیال بشر کو نہ رہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمھارے باغ مین کبھی آپ سے نہین آیا دل
نے مجبور کیا مین نے اُسکا کہنا منظور کیا چلا آیا اب جو سزا دو مین موجود ہون ملکہ نے کہا سزا کیا ہو سکتی بھلا میری
اتنی مجال ہے کہ آپ کو سزا دون آپ اب ہمارے مہمان ہو چکے آپ کی خاطر ہم پر واجب ہے خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا
اب تشریف لے چلیے بدیع الملک آگے بڑھے ملکہ سے باتین کرتے ہوئے فرش تک آئے ملکہ نے ہاتھ پکڑ کے
بدیع الملک کو مسند پر بٹھایا آپ بھی بدیع الملک کے قریب بیٹھین اور کہا اب مجھ سے اپنی سرگذشت بیان فرمایئے زیبا
اتفاق ہوا بدیع الملک نے ابتدا سے سب قصہ بیان کیا جب فتاحی طلسم کا نام ملکہ نے سنا چہرے کا رنگ
اُڑ گیا مگر تقاضائے تہذیب سے درمیان کلام کچھ نہ کہہ سکی جب بدیع الملک سب کیفیتین بیان کر چکے تو ملکہ نے کہا
ایک بات مین عرض کرون مگر پہلے یہ اقرار فرمایئے کہ خلاف مرضی نہ ہوگی اور عمل بھی کیجیے گا بدیع الملک نے کہا
خلاف مرضی تو نہ ہوگی باقی عمل کرنے کی نسبت مین ابھی نہین کہہ سکتا ہون ملکہ نے کہا آپ اپنے ارادے سے باز رہین

فتاحی طلسم سے آپ کو کیا نفع ہوگا بدیع الملک نے کہا مین اپنے اس ارادے سے باز نہین رہ سکتا ہون
کیونکہ اس مین دو وجہین ہین پہلے یہ کہ مین صاحبقران سے خاص اس کام کے لئے بہانہ کر کے آیا ہون اور
اب میرا مطلب اُنکی سمجھ مین آیا ہوگا دوسرے راہ مین ایک شخص سے شرط ہوئی کہ جو اس طلسم کو فتح نہ کرے وہ
فتاح طلسم کی اطاعت کرے اور اسی کا مذہب اختیار کرے اگر مین اس طلسم کو فتح نہ کرونگا تو اسکی اطاعت
کرنا پڑیگی اور اسی کا مذہب اختیار کرنا پڑیگا یہ امر ممکن نہین ہی دوسرے صاحبقران کو جس وقت اس امر
کی خبر ہوگی تو اُن کو کیسا ملال ہوگا کہ اس کیفیت مین چھوڑ کے چلے گئے اور پھر فتاحی طلسم سے باز رہے ان
وجہون سے مین اس ارادے کو ترک نہین کرسکتا ہون ملکہ نے کہا اے شہریار اس طلسم کا فتح کرنا بہت مشکل ہی
بدیع الملک نے فرمایا خدا سب آسان کردیگا ملکہ نے کہا اس طلسم کے مرحلجات ایسے سخت ہین جنکو فتح
کرنا دشوار ہی ایک مرحلہ جو والدنامدار کے پاس ہی اُسکا فتح کرنا ممکن نہین ہی اسکے بعد زرتاب جادو کا مرحلہ
کیسا سخت ہی بدیع الملک نے کہا زرتاب جادو سے ایک صورت مصالحت کی نکل آئی ہی کیا عجب ہی جو وہ
ہماری شرکت کرے باقی اور مرحلجات کا فتح کرلینا خدا کے اختیار ہی اُسکی ذات سے امید قوی ہی ملکہ نے
کہا زرتاب جادو سے جو صورت مصالحت آپ سے پیدا ہوئی ہی اسکو مین خوب جانتی ہون تو وہ ایسے شخص
کے کہنے پر عمل نہین کرینگے بدیع الملک سمجھے کہ آشوب جادو کو کہتی ہین یہ خیال کر کے کہا ملکہ ایسی بات ہی
کہ وہ اتنے بڑے شخص کے کہنے کو ٹال دے یہ ہو نہین سکتا ملکہ شمیم عنبر مو نے جواب دیا کہ وہ مہتاب زعفران پوش
سے اکثر ناراض رہتے ہین بدیع الملک نے فرمایا مہتاب زعفران پوش کس کا نام ہی نسیم گل پیرہن نے ملکہ کا
زانو دبایا اور اشارے سے منع کیا ملکہ نے بات کا پہلو بدل دیا اور کہا تو یہ میرے منھ سے سہواً نکل گیا میرا روے
سخن اُس شخص کی طرف ہی جو آپ کی بابت کوشش کریگا بدیع الملک اس کلام کو سنکر کچھ سمجھے کہا ملکہ تم میرا شریک
کس کو جانتی ہو ملکہ نے کہا مین نہین جانتی ہون کون شخص آپکا شریک ہی بدیع الملک نے فرمایا میرا شریک
آشوب جادو ہی اور وہ زرتاب جادو سے محبت رکھتا ہی اور زرتاب جادو اسکو عزیز رکھتا ہی جب وہ کہیگا
تو یقین ہی زرتاب جادو اُسکے کہنے کو رد نہ کریگا اور اگر مدد کریگا تو مرجائیگا ملکہ شمیم نے کہا آپ زرتاب کے پاس
کسی کے ذریعے سے نہ جایئے مین اسکی کوشش کرونگی زرتاب کو قتل کرادونگی آپ اُسکے یہان نہ جایئے کہ وہ
بڑا مکار ہی بدیع الملک نے کہا ملکہ اگر بتانے کا وعدہ پکا کرو تو ایک بات تم سے دریافت کرین ملکہ شمیم
نے قسم کھائی کہ مین آپ سے پوشیدہ نہ کرونگی بدیع الملک نے پوچھا مہتاب زعفران پوش کس کا نام ہی ملکہ
نے کہا میری ایک کنیز کا نام ہی یہ سخن میرے منھ سے نکل گیا آپ کو نہین معلوم کیا گمان ہوا بدیع الملک نے
کہا تم نے قسم کھائی ہی اگر خلاف کہوگی گرفتار معصیت ہوگی ملکہ نے کہا کسی کا نام ہوگا آپ کو ان جھگڑون سے
کیا مطلب ہی آخر آپ کو اس کے دریافت کرنے سے کیا فائدہ ہی بدیع الملک نے فرمایا آگاہ ہونا بہت اچھی
بات ہی شاید کوئی وقت ایسا بھی آئے کہ اس نام سے کوئی کام نکلتا ہو تو ضرور اسکی تحقیق کرلینا چاہیئے ملکہ نے
کہا آپ کی کوئی ضرورت ایسی نہین ہی جو اس نام کے ذریعہ سے نکلے بدیع الملک نے کہا مین احتیاطاً
تم سے دریافت کرتا ہون ملکہ نے کہا آپ اس کے سوا اور جو کچھ مجھ سے دریافت فرمایئے مین بیان کرونگی
مگر اس نام کو اب بار بار میرے سامنے نہ لیجئے مین پھر کبھی اسکی کل حقیقت آپ سے بیان کردونگی
بدیع الملک بھی مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہے ملکہ نے شراب کی صراحی کھینچ کر اپنے ہاتھ سے

جام حلو کیا بدیع الملک کے سامنے جام لیجا کر عرض کی اگرچہ یہ آپ کے لائق نہین ہی مگر میری خاطر سے
نوش فرمائیے بدیع الملک نے کہا اگر یہ منظور ہی تو مجکو ایک عذر ہی جب تک وہ عذر دفع ہوگا مین تکلف کرونگا
ای ملکۂ عالم چونکہ ہمارے تمھارے مذہب مین فرق پڑا اور ہمارے یہان کسی غیر مذہب کے ہاتھ سے کوئی اکل و شرب
کی چیز لیکر استعمال کرنا منع ہی اگر یہ عذر رفع ہوجائے تو مجھے جامے انکار باقی نہ رہے ملکہ شمیم عنبر مو نے
نسیم گل پیرہن کی طرف دیکھا نسیم نے گردن جھکالی ملکہ نے دیر کے بعد جواب دیا کہ اگر آپ کو یہی منظور ہی
تو ہمین اسمین بھی عذر نہین مگر ان باتون کو یاد رکھیے گا ایک وقت ایسا آنے والا ہی جو یہ باتین آپ کو
یاد دلائی جائینگی بدیع الملک نے کہا ملکہ تم خلاصہ تو بیان کرو کہ یہ سمجھے کیسے ہین ملکہ نے کہا مین اپنا
مطلب ادا نہین کر سکتی ہون ملکہ میرے کہنے کا یہ منشا ہی کہ جب اس طلسم کو فتح فرمائیے گا اور سلطنت طلسم ہاتھ
آئیگی اسوقت میری ان باتون کو فراموش نہ فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ طلسم کیا چیز ہی مین جس دن
فتح کرونگا اسی دن کسی کو یہان کی حکومت دیدونگا آجتک بہت سے ملک فتح کیے مگر ہمیشہ تخت نشینی
کو عیب جانا یہ کہکر ملکہ کو کلمہ تعلیم فرمایا شمیم عنبر مو نے نسیم گل پیرہن کی طرف دیکھا اشارہ یہ تھا کہ تم بھی
کلمہ پڑھو نسیم گل پیرہن نے کہا ملکۂ عالم مجھے ہر حال مین آپ کی خوشی منظور ہی یہ کہکر کلمہ پڑھا دونون بصدق
دل مسلمان ہوئین اور کنیزین جسقدر وہان موجود تھین انھون نے بھی اپنے مذہب کو ترک کیا بدیع الملک
نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا پھر خود جام حلو کر ملکہ کو دیا ملکہ نے بھی جام پیا تھوڑی دیر تک شغل
مینوشی رہا جب آثار سحر فلک پر ظاہر ہونے لگے تو نسیم گل پیرہن نے عرض کی ملکۂ عالم آپ نے شب بھر
یہان تشریف رکھی ہی اب آپ کے والد ماجد کیا کہتے ہونگے بہتر ہی کہ آپ تشریف لے چلیے اور سلام کرکے
چلی آئیے وہ تو باہر تشریف لے جائینگے آپ پھر یہان تشریف لائیے گا ملکہ نے کہا واقعی بہت اچھی بات
کہی مین جاؤن تو مگر مجھے کیونکر جایا جائیگا نسیم گل پیرہن نے کہا واری مین بدنامی سے بہت ڈرتی ہون
بدیع الملک کا دل تو نہ چاہتا تھا کہ شمیم عنبر مو پاس سے اٹھے مگر مجبور ہوگئے مصلحتاً کہا کہ ملکہ گو ہمین
بھی گھڑی بھر کی جدائی گوارا نہین ہی مگر تمھاری بدنامی کے خوف سے ہم بھی یہ کہتے ہین کہ تم چلی جاؤ ملکہ مجبور
ہوکر اٹھین کنیزون سے کہا تم یہان موجود رہو شہریار کی خدمت مین مشغول رہو خبردار کسی قسم کی تکلیف
نہونے پائے بدیع الملک نے کہا ملکہ ہم اپنے لشکر مین جاتے ہین جسوقت تم آنا ہمکو اطلاع دینا ہم اسیوقت
چلے آئینگے ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہی بدیع الملک اٹھے ملکہ شمیم عنبر مو دیوار تک پہونچانے آئین
بدیع الملک اسی کمند کے ذریعہ سے پھر باغ کے باہر آئے گھوڑے کو وہین پایا چمکار کر مرکب کی پشت
پر سوار ہوئے اپنے لشکر کی طرف آئے ادھر ملکہ شمیم اپنے باپ گلپوش جادو کے پاس گئین گلپوش
ملکہ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی بیٹی کو آتے ہوئے دیکھا خوش ہوگیا کہا بی بی شب بھر تم نے باغ
مین گذاری مزاج کیسا تھا مین نے خود قصد کیا تھا کہ اسوقت تمھارے باغ مین آؤن کیونکہ میری طلبی
ہی سرکار نے طلب فرمایا ہی مین نے سنا ہی کہ کوئی شخص یہان بارادہ فتاحی طلسم آیا ہی یا آنے والا ہی اسی
کی نسبت کچھ انتظام جدید ہوگا تو نہین معلوم مجکو کب وہان سے مہلت ہو اسی لیے مین آج تمھارے دیکھنے
کو ضرور آتا ملکہ نے کہا مین خود حاضر ہوتی شب کو مین نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا مگر طبیعت سست ہوگئی اسوجہ
سے حاضر نہ ہو سکی گلپوش نے کہا بی بی اب جب تک ہم یہان نہ آئین تم کہین نہ جانا اگر کسی وقت ایسا ہی دم گھبرائے

تو لمحہ بھر کے واسطے باغ مین ہو آنا وہان بہت دیر نہ ٹھہرنا آج کل کی جو کیفیت ہے وہ مین نے تجھے کہدی کہ انتظامات جدید ہونے والے ہین اگر خدانخواستہ کوئی سانحہ اُس طرف ہو جائے تو بڑی خرابی پیش آئے مین بھی تو نہین ہون جو اُس کو دفع کرونگا ملکہ نے کہا آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین جبتک آپ تشریف نہ لائینگے مین لمحہ بھر کے واسطے بھی باغ مین نہ جاؤنگی تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب دن بہت آگیا تو گلپوش نے کہا تم اب اپنی مان کے پاس جاؤ مین جاتا ہون ملکہ باپ سے رخصت ہو کر اپنی مان کے پاس آئین سب کیفیت بیان کی کہ مین ابھی والد ماجد کے پاس گئی تھی انھون نے یہ فرمایا ہے کہ کوئی شخص بارادہ طلسم کشائی یہان آیا ہے یا آنے والا ہے لہذا بادشاہ طلسم نے والد ماجد کو طلب فرمایا ہے کچھ انتظامات جدید ہونگے اب والد نامدار کو دو تین ماہ تک وہین رہنا پڑیگا اسکی مان نے کہا مین نے بھی یہ خبر سنی ہے شمیم عنبر مو نے کہا کہ اب جو شخص یہان فتاحی طلسم کو آنے والا ہے یا آیا ہے وہ کیا کریگا اسکی مان نے جواب دیا کہ یہان کے لوگون سے لڑیگا اگر یہ لوگ اُسپر غالب ہونگے تو اُسکو اسیر کرینگے دو برس تک اسیر رہیگا جب دو برس گذر جائینگے تو اُسکی گردن زدنی کا حکم ہوگا شمیم نے کہا کیون امان جان بھلا یہ امر ممکن ہے کہ وہ شخص اس طلسم کو فتح کرے جب والد ماجد کے در بند پر آئیگا تو کیا سلامت بچ کے جائیگا پھر ان کے بعد زنان جادو مین وہ بھی بڑی ہوشیاری رکھتے ہین مین نے سُنا ہے کہ اُن کی دختر نیک اختر ملکہ مہتاب زعفران پوش پر شہنشاہ طلسم کی نگاہ ہے اور اُن سے عقد کرنا چاہتے ہین بلکہ اسی وجہ سے اُن کو درجہ اعلیٰ پر حاکم کیا ہے اسکی مان نے جواب دیا کہ بی بی اگر یہ لوگ شکست بھی پائینگے تو جان سے کیونکر مارے جائینگے اس طلسم مین جسقدر رہتے ہین سب روئین تن بنائے گئے ہین اُن کے مارنے کے واسطے ایک ایسی چیز کی ضرورت ہے جو بہت مشکل سے ملتی ہے ملکہ شمیم عنبر مو نے کہا وہ کیا چیز ہے جس کے ذریعہ سے یہ لوگ روئین تن نہ رہینگے ملکہ کی مان نے جواب دیا کہ یہان سے سو کوس پر ایک چشمہ ہے کہ اس کو چشمہ سلیمانی کہتے ہین جب اُس چشمہ تک کوئی جائے اور وہان سے پانی لائے اُس مین خنجر یا تیر یا تلوار کو بجھائے جب اُسکی ضرب لگائے تب ہم لوگون کے تن پر زخم لگے ملکہ نے کہا علاوہ اس کے مین نے یہ سنا ہے کہ یہان کی لوح بھی مفقود ہے اُسکی مان نے کہا لوح تو مفقود نہین مگر ارتب جادو جو صحرائے گوہر بار مین رہتا ہے اُسکے مکان مین ہر وقت موتی برستے ہین اور بجلی جسوقت چمکتی ہے تو جسقدر موتی زمین پر پڑے ہوتے ہین وہ سب دانہ ہائے لعل بے بہا بن جاتے ہین لوح دار جادو وہ ہے اُسکی حکومت بہت ہے اُس کے برابر دوسرا کارپرداز نہین ہے اُسکا ایک بیٹا غراب ابر سوار ہے وہ البتہ ایک مدت سے ملکہ مہتاب زعفران پوش پر عاشق ہے ایکبار تمھارے والد ماجد کی زبانی پیام بھی دیا تھا مگر زرتاب جادو نے نامنظور کیا ارتب جادو خاموش ہو رہا شمیم عنبر مو تھوڑی دیر اپنی مان کے پاس بیٹھی رہی جب دل فراق بدیع الملک مین بہت بیقرار ہوا تو اپنی مان سے رخصت ہو کر باغ مین آئی اسیوقت نسیم گل پیرہن کو بدیع الملک کے پاس روانہ کیا بدیع الملک نوجوان اُسوقت اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما تھے کہ شہزادے کی گود مین ایک پرچہ گرا بدیع الملک نے پرچہ کو کھول کر پڑھا اسمین لکھا تھا کہ بہت جلد اپنے تئین پہنچائیے بدیع الملک اُسی وقت اُٹھ کر روانہ ہوئے ملکہ کے باغ مین آئے پھر وہی صحبت عیش و نشاط برپا ہوئی قریب صبح پھر بدیع الملک اپنے لشکر مین آئے اسی طور سے ایک ماہ کا زمانہ گذرا ایک روز

بدیع الملک ملکہ شمیم عنبر مو کے باغ مین بیٹھے تھے کہ نسیم گل پیرہن نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے
کہا آج آپ نے کہان دیر لگائی تھی نسیم نے عرض کی آپکے لشکر کا تماشا دیکھ رہی تھی آج آپکے لشکر
مین کچھ نئے لوگ کہین سے آئے ہین ملکہ آشوب جادو ان سب کے ہمراہ ہین بدیع الملک یہ خبر سنکر
بہت خوش ہوئے تھوڑی دیر ٹھہر کے ملکہ شمیم سے کہا کہ مین جاتا ہون میرے سرداران قدیم آئے ہین اُن سے
جاکر ملونگا ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہے بدیع الملک اپنے لشکر مین آئے یہان سب سردار جو آشوب جادو
کے ہمراہ آئے تھے بدیع الملک کی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے شاہزادے کا انتظار کر رہے تھے رستم مرکب
کی صدا ... کان مین آئی آشوب نے کہا معلوم ہوتا ہے آقائے نامدار آتے ہین آفتاب نیزہ باز نے
کہا آقائے نامدار ایسے وقت پر تشریف لاتے ہین کہ نماز صبح یہان ادا کرتے ہین پھر جب آفتاب نکلتا ہے تو
تشریف لے جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے یہان سب لوگ منتظر تھے
بدیع الملک کو دیکھکر خوش ہوگئے سب سرداران قدیم اُٹھکر قریب آئے بدیع الملک نے سب کو گلے سے لگایا
آفتاب نیزہ باز نے عرض کی آقائے نامدار آج آپ خلاف وقت کیون تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا کہ مجھکو
انکے آنے کی خبر معلوم ہوئی تھی پھر آشوب جادو کی طرف مخاطب ہوتے فرمایا کہ اب بہت دن گذر گئے ہین جلد کوئی
انتظام کرنا چاہیے آشوب نے کہا اب کل آپ میرے ہمراہ زرتاب جادو کے یہان تشریف لے چلتے ہین
اُسکو مسلمان ہونے کی ترغیب دون یقین ہے کہ وہ ہرگز انکار نہ کرے اور مسلمان ہوجائے بدیع الملک
نے فرمایا شمیم عنبر مو کی یہ رائے ہے کہ اس سے صلح نہ ملنا چاہیے ہم اسکا انتظام کر دینگے مگر تعجب کی بات ہے کہ
ملکہ کچھ ... ایسی باتین زبان کی نسبت کہتی ہین جو میرے دل کو بہت پریشان کرتے ہین آشوب کی
زبان سے بھی بے ساختہ نکل گیا کہ مین اُنکا مدعا سمجھا آپ تشریف لے چلیے اُنکو فرمانے دیجیے وہ جو کچھ انتظام
کرینگی وہ ہی مجکو معلوم ہے مگر اُس سے یہ بہتر ہے کہ زرتاب جادو اپنا دوست ہوجائے اُسکی وجہ سے بہت سے
کام اچھے ہونگے بدیع الملک نے فرمایا آشوب جادو تم ملکہ کے منہ کو کیا سمجھے آشوب جادو نے بہت
ٹالا مگر بدیع الملک نے کہا اصل مطلب بیان کرو جب آشوب جادو مجبور ہوا تو اُس نے عرض کی کہ
شہریار زرتاب جادو ایک دختر نیک اختر رکھتا ہے نام اُسکا ملکہ مہتاب زعفران پوش ہے بہت سے
شاہ شہریار اُسکے طلبگار ہوئے اُس نے انکار کیا زرتاب نے آج تک کسی کو ایسا عالی نسب نہین پایا جسکے
ساتھ اُسکی شادی کرتا اب چونکہ یہ معاملہ درپیش ہے اور اُسکے مسلمان ہونے کی خبر آپ نے ملکہ کو دی اور یہ
بات اُن کے خیال مین آئی اسوجہ سے آپکو مانع ہین بدیع الملک نے کہا ہم ایسی باتون کی سماعت
نہین کرتے تم کل ضرور چلنا آشوب نے عرض کی ہین چونکہ غرض اسی ذکر مین وہ شب تمام ہوگئی بدیع الملک
نوجوان علی الصباح بعد فراغ نماز آشوب جادو کے ہمراہ زرتاب کے پاس آئے زرتاب نے جو صورت
بدیع الملک نوجوان کی دیکھی دل مین محبت پیدا ہوگئی آشوب نے کہا یہ کون صاحب ہین کچھ آپکی
تعریف کرو آشوب نے کل کیفیت بیان کی اور آخر مین یہ بھی کہا کہ مین نے اب آنکی اطاعت قبول کی ہے اور
انھین کا دین حق اختیار کیا ہے کیونکہ مذہب سامری پرستی بالکل دین بے بنیاد ہے یہ کہکر اُس نے دو تین
دلیلین سامری پرستی کے بے بنیاد ہونے کی ایسی پیش کین کہ زرتاب جادو کا اعتقاد بھی دین سامری
پرستی کی طرف سے پھر گیا اور بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا اس نے کلمہ پڑھا

بدیع الملک نے کہا آپ یہیں اپنے لشکر میں جاؤنگا زرتاب نے کہا میں ابھی حضور کو نجانے دونگا دو
ایک روز تو میرے خاطر سے یہان تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا وقت کم ہے کام بہت ہیں زرتاب
نے عرض کی آپ سے ایک ضرورت ہے انشاءاللہ تعالےٰ کل عرض کرونگا بدیع الملک مجبور ہو گئے زرتاب
جادو وہان سے اُٹھا آشوب جادو کو بلایا اور کہا میں ایک امر میں تم سے راے لیتا ہون اگر تم بھی بہتر جانو
تو میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہے آشوب نے کہا بیان کرو زرتاب نے کہا اگر آقاے نامدار قبول کریں تو
مین مہتاب زعفران پوش کو انکی کنیزی میں دون کیونکہ ان سے بہتر کون ملے گا آشوب نے کہا مین ذکر کرونگا
زرتاب نے تصویر لاکر آشوب کو دی کہا یہ تصویر ابھی دکھاؤ اور مہربانی بھی جہان تک ممکن ہو کہنا ہر طرح سے
راضی کر لینا آشوب نے کہا تم خاطر جمع رکھو زرتاب تو وہان سے روانہ ہو گیا مگر آشوب نے وہ تصویر
بدیع الملک نوجوان کو دکھائی اور زرتاب کا قصہ ظاہر کیا بدیع الملک نوجوان نے قبول فرمایا
اس نے سامان عقد کرنا شروع کیا بدیع الملک نے زرتاب سے کہا کہ میرا دم گھبراتا ہے کوئی مقام تفریح
اگر یہان ہو تو میں وہان چلا جاؤن زرتاب نے عرض کی آپ باغ میں تشریف لے جائیں بدیع الملک
کے ہمراہ چند ملازمین کر دیئے اور ان سے شاہزادہ کو اچھی طرح سیر کرانے کے لیے کہدیا ملازم شاہزادہ
بدیع الملک کو اپنے ہمراہ باغ میں لے گئے اتفاق سے اسی روز ملکہ مہتاب زعفران پوش اس باغ
میں براے سیر آئی تھیں بدیع الملک جیسا کہ باغ کے اندر گئے ملازمین باہر رہے ملکہ کا سامنا ہوا مہتاب
بھی شیداے جمال بدیع الملک ہو گئی جیتے تو کچھ ناز و غمزے سے کام لیا پھر بدیع الملک کو اپنی صحبت
مین لاکر بٹھایا شب بھر صحبت رہی قریب صبح جب برخاست ہوا بدیع الملک اس جلسہ سے اُٹھے
باہر تشریف لائے ملازمین کو انعام دے کر منع کیا کہ اس کا ذکر کسی سے نہ آنے پائے وہان سے زرتاب
جادو کے مکان پر آئے آشوب نے کہا کیون شہریار آپ کہان تشریف لے گئے تھے بڑی دیر لگائی
بدیع الملک نے ہنس کر فرمایا جو بات ملکہ نے کہی تھی وہ پیش آئی آشوب بھی ہنس کر خاموش ہو رہا
دوسرے روز بدیع الملک نے فرمایا اب مجھے یہان ٹھہرنا شاق ہے انشاءاللہ تعالےٰ بعد فتح طلسم
پھر تمہینے دونون زرتاب جادو وہین گے میں رہونگا مجکو عقد ہوگا آشوب جادو نے عرض کی اب آپ
وہان جاکر کیا کیجیے گا جو جو انتظامات یہان ہو جائینگے وہ کہین نہ ہو سکینگے بدیع الملک نے کہا مجھے ملکہ
شمیم عنبر مو کا بھی تو خیال ہے انکی کیا حالت ہوگی آشوب جادو نے عرض کی گستاخی معاف آپ کے جانے
کے بعد ملکہ مہتاب زعفران پوش کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک کو اس جملے پر بڑی ہنسی آئی
آشوب جادو نے کہا ایک ہی بار لیکر وہان چلیے گا بدیع الملک نے کہا ابھی عقد ہونا ممکن بھی تو نہیں ہے
بعض باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے ہم پابند ہیں آشوب جادو نے کہا پھر آپ کی کیا مصلحت ہے بدیع الملک
نے کہا اب کچھ انتظام دوبارہ فتاحی طلسم ہو پھر دیکھا جائیگا آشوب نے یہی باتیں زرتاب جادو سے کہیں
زرتاب نے کہا بھلا یہ ممکن ہے کل سامان کر چکا ہون فقط ایک دن مقرر کرنا باقی ہے وہ بھی آج ہو جائیگا
تم میری طرف سے بدیع الملک نوجوان سے کہدو کہ اگر آپ نے عزت افزائی فرمائی ہے تو میری راے
پر چلیے آشوب جادو نے بدیع الملک سے کہا کہ زرتاب جادو یہ کہتے ہیں بدیع الملک نے کہا اگر
ابھی دن بھی مقرر ہو گا تو عقد کا ہونا غیر ممکن ہے جب تک میں صاحبقران کی خدمت میں نہ جاؤن اور وہ

اسکی نسبت خود پیروی نہ فرمائین اور تاریخ نہ ٹھہرائین تب تک عقد کیونکر ہو سکتا ہے ہان یہ ممکن ہو کہ مین
اُس بزم عشرت مین موجود ہون اور زرتاب جادو زبانی کچھ کلمات حق ایسے کہدین جو باعث خفگی ہو جائین
آشوب جادو نے کہا اُن کو یہی منظور ہو بلکہ آپ سے ایک عہدنامہ بھی لینے کا قصد ہو بدیع الملک نے
فرمایا عہدنامہ کس مضمون کا لیا جائیگا آشوب نے کہا اسکو مین خلاصہ نہین عرض کرسکتا ہون بدیع الملک
نے کہا دیکھا جائیگا اس گفتگو مین شام ہوئی بدیع الملک نے آشوب جادو سے کہا اب مین براے
تفریح باغ مین جاتا ہون اگر کوئی بات تمسے زرتاب جادو کہین مناسب سمجھکر جواب دیدینا آشوب
جادو نے عرض کی آپ کے فرمانے کیا ضرورت ہو مجکو خود ایسی باتون کا خیال رہتا ہو آپ تشریف لے جایئے
بدیع الملک پھر مہتاب زعفران پوش کے باغ مین تشریف لائے یہان ملکہ منتظر تھین بدیع الملک
نے اس روز ملکہ سے کہا آج مین نے تمھارے والد نامدار سے رخصت چاہی تھی اُنھون نے رخصت
نہین دی بلکہ یہ کہا کہ مین کل سامان عقد کر چکا ہون اب تاریخ مقرر کرنا باقی ہو مین مجبور ہو گیا مہتاب
نے عرض کی آپ کو رخصت مانگنے کی کیا ضرورت تھی جب آپ سے وہ ایک امر کی نسبت کہہ چکے
تھے تو آپ کو اُن سے اس بابت تحریک کرنے کی ضرورت نہ تھی ہان ایک امر البتہ مین نے سنا ہو
کہ شاید وہان کوئی مقام آپ کی تفریح طبع کے لیے خاص ہو جب تک آپ وہان تشریف نہین لیجاتے
ہین تب تک دشمنون کے دل پر ملال رہتا ہو تو اگر دل گھبراتا ہو تو آپ کو ان کا کہنا قبول کرنا ضرور
نہین آپ شوق سے تشریف لے جایئے بدیع الملک نے ہنس کر جواب دیا کہ یہ کون کہتا ہو اور کوئی
خاص جگہ میری تفریح کی کون بتاتا ہو مین نے آج تک کوئی ٹھکانا اپنی تفریح کے واسطے نہین بنایا سوائے
یہان کے وہ بھی یون ہوا کہ تم نے اس روز اسقدر عنایت فرمائی اور میرے حال پر توجہ کی بلکہ اب تک
یکسان توجہ ہو تو مین اکثر آجاتا ہون ورنہ اور کہین کوئی ٹھکانا بنانے کی مجھے کیا ضرورت تھی ملکہ نے
جواب دیا کہ آپ کے واسطے ہر مقام پر تفریح ہو مگر جو ایک خاص جگہ ہوتی ہو ضرور ہی وہان جانے کی
خواہش ہوتی ہو بدیع الملک نے فرمایا اب کوئی دوسرا ذکر نہین ہو ملکہ مہتاب زعفران پوش نے
عرض کی اس ذکر سے اور زیادہ طبیعت گھبراتی ہوگی بدیع الملک ہنس کے خاموش ہو رہے
مہتاب زعفران پوش نے اور ذکر چھیڑ دیا بدیع الملک اُسکے سننے مین مشغول ہوئے قریب صبح صحبت
برخاست ہوئی بدیع الملک اپنے ٹھکانے پر تشریف لائے تھوڑی دیر مین نماز کا وقت آیا شاہزادے
نے نماز صبح پڑھی آشوب جادو حاضر خدمت ہوا عرض کی زرتاب جادو نے کہا ہو ایک روز
مقرر فرما دیجیے اور اس روز مین چند امور جو دربارہ عقد ہین وہ طے کرلون پھر جب مزاج مبارک
مین آئے عقد کیجیے گا مراد ان باتون سے زرتاب جادو کی یہ ہو کہ زندگی کا اعتبار نہین شاید
بروز عقد مین زندہ نہ رہون تو جو کچھ آج مین آپ سے تصفیہ کرونگا وہ ہمیشہ کے واسطے پختہ ہو جائیگا
بدیع الملک نے کہا اُس روز اور لوگ بھی جمع ہونگے آشوب جادو نے عرض کی زرتاب
مجھسے کہتے تھے کہ میرا قصد یہ ہو کہ آقاے نامدار کے لشکر کو بھی یہان بلالون خصوصاً جو سرداران
قدیم ہین ضرور ہین کہ اُنکا ہونا باعث خفگی ہو بدیع الملک نے کہا پھر ان لوگون کو کون اطلاع
دے آشوب جادو نے عرض کی آپ کی خوشی ہو تو مین جا کر سب کو اطلاع کردون کہ وہ لوگ مین تاریخ

مقررہ پر حاضر ہوجائیں بدیع الملک نے فرمایا بلکہ اُن کو بہت جلد آنا چاہیے لیکن ایسا نہو کہ یہ خبر ملکہ شمیم تک پہونچ جائے آشوب جادو نے کہا کیا مجال ہے یہ کہہ کے بدیع الملک سے رخصت ہوا تیسرے روز مع لشکر پھر بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا بدیع الملک اپنے لشکر کے آنے سے بہت خوش ہوئے آشوب جادو نے کہا اب تاریخ مقرر فرمایئے بدیع الملک نے کہا انشاءالله تعالے کل میں تاریخ مقرر کرونگا لیکن اسوقت زرتاب جادو کا ہونا ضرور ہی آشوب نے زرتاب کو اطلاع دی کہ کل علی الصباح تم کو بھی آنا چاہیے تاریخ مقرر کی جائیگی دوسرے روز علی الصباح بعد بدیع الملک کے آنے کے زرتاب جادو بھی آیا اب تاریخ کی نسبت راے ہونے لگی ہنوز تاریخ نہ مقرر ہونے پائی تھی کہ محل میں سے چند لوگ روتے پیٹتے ہوئے آئے زرتاب نے گھبرا کے کہا ارے خیر تو ہی اُن لوگوں نے کہا کوئی مہتاب کو لے گیا یہ سنکر زرتاب تو محل کی طرف چلا یہان بدیع الملک کی عجیب حالت ہوئی بُری کیفیت ہوئی سب سے دیوانہ وار کہنے لگے

نظم

سو ہجے دل میں مرے سوزش نہان کیلیے
ہزار لطف ہیں جو ہر ستم میں جان کیلیے
یہی چراغ ہی اس تیرہ خاکدان کے لیے
سدا تپش پہ تپش ہو دل طپان کیلیے
تو بوسے ہیں بھی اس سنگ آستان کیلیے
جو پاس مہر و محبت کہین بیان کرتا
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کے لیے
مرے مزار پہ کس طرح سے نہ برسے نور
کہ ہاتھ رکھتے ہیں کاوش پہ استخوان کے لیے
نہ دل رہا نہ جگر دونوں جل کے خاک ہوے
جو ہو تو خشت خم ہے کوئی نشان کے لیے
وہ مول لیتے ہیں جس دم کوئی بھی تلوار
جواب صاف ہی ہر طاقت و توان کیلیے
بلند ہووے اگر کوئی میرا شعلۂ آہ
شکست تو ہے لئے ارمغان سنان کیلیے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
بجا ہی ہول دل تنگ مرا بدان کے لیے

نہیں ثبات بلندی عز و شان کیلیے
ستم شریک ہوا کون آسمان کے لیے
صبا چنے خس و خار گلستان کے لیے
ہمیشہ غم پہ ہو غم جان ناتوان کے لیے
نہ چھوڑتو کسی عالم میں ہستی کہ یہ غم
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیے
تپش سے عشق کے یہ حال ہو گیا
کہ جان دی تپ سے [illegible] فغان کے لیے
نہیں ہے خانہ بدوشوں کو حاجت سامان
رہا ہے سینہ میں کیا چشم خونفشان کے لیے
اگر ہے سینہ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس
لگاتے پہلے مجھی پر ہیں امتحان کے لیے
مثال نو ہو مرا اب تنگ کہ دم میں دم
تو ایک اور ہو خورشید آسمان کے لیے
وبال دوش ہو اس ناتوان کو سر لیکن
زبان دل کیلیے ہے نہ دل زبان کے لیے
بنایا آدمی کو ذوق ایک جز ضعیف

مزے یہ ملک لیے تھے تیغ زبان کے لیے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسمان کیلیے
فروغ عشق سے ہے رونق جہان کیلیے
قفس میں کیونکہ پھڑکے دل آشیان کیلیے
حجر کے چومنے ہی ہیں حج کعبہ اگر
عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جوان کے لیے
خلش سے عشق کے ہے خار پیرہن زاہد
بجائے مغز ہے سیماب استخوان کے لیے
آئی کمان میں کیا اس صنم نے [illegible]
اثاثہ چاہیے کیا خانۂ کمان کے لیے
نہ لوح گور پہ ستون کی ہو نہ ہو تعویذ
بہشت ہی ہمیں آرام جاودان کے لیے
ہیں بیچ چشم سخن گو تری کہے نہ کہے
فغان ہے میرے لیے اور میں فغان کے لیے
چلے ہیں دیر کو مت سے خانقاہ سے ہم
نگار کھا ہی ترے خنجر و سنان کے لیے
رہے ہی ہول کہ برہم نہ ہو مزاج کہین
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کے لیے

لوگوں نے جو بدیع الملک کو اس حال میں پایا تسکین دی سمجھایا بدیع الملک نے فرمایا میرے دل کا ٹھہرنا محال ہی فراق ملکہ مہتاب زعفران پوش کا ملال ہی آشوب جادو نے عرض کی ای شہریار ملکہ کہاں جائیگی جس طرح بن پڑیگا ہم اُن کو ڈھونڈھ کر پیدا کرینگے جو ساحر لے گیا ہوگا اُسکو قتل کر کے ملکہ کو آپ کے پاس حاضر کرینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ تو میں جانتا ہوں کہ ملکہ ایک روز مجھ سے ضرور

چلین گی مگر آن کی ایک دم کی جدائی شاق ہو میں کیونکر کہون کہ مین زندہ رہونگا آشوب نے کہا آپ ملکہ شمیم عنبر مو کے باغ مین تشریف لے جائیے جب تک آپ وہان تشریف رکھئے آپ کا دل بہلتا رہیگا اور ہم لوگ ملکہ مہتاب زعفران پوش کی تلاش کرتے ہین جہان آنکو پائینگے ضرور آپ تک لائینگے اور اگر کوئی امر اہم ہوگا تو آپ کو اطلاع دینگے آپ تشریف لے چلیے گا جو مرحلہ ہوگا آسکو فتح کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا مین ملکہ شمیم عنبر مو کے باغ مین نہ جاؤنگا آشوب نے عرض کی اسکا سبب بیان فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اسوقت جو میری حالت ہی وہ تم پر ظاہر ہو اگر اسی حالت سے وہان جاؤنگا تو شمیم اپنے دل مین مجکو کیا کہینگی اور نکو بھی آن سے حجاب ہوگا کچھ نہ کر سکونگا اور نہ مجھ سے ضبط ہو سکیگا آشوب نے کہا پھر آپ یہین تشریف رکھیے ہم لوگ جاتے ہین بدیع الملک نے کہا مین بھی چلونگا ضرور اسکا پتہ لگاؤنگا آشوب نے کہا اب مین مجبور ہون آپکو اختیار ہو بدیع الملک نے لشکر کو حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو ہم آج ہی کوچ کرینگے لشکر مین اسیوقت سے سامان درست کرنے کی تیاری ہونے لگی تھوڑی دیر مین سب نے عرض کی کہ سامان سفر تیار ہو جسوقت مزاج مبارک چاہے آپ تشریف لے چلیے بدیع الملک تو آمادہ سفر بیٹھے ہی تھے اسیوقت اٹھ کھڑے ہوئے مرکب باد رفتار طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک نوجوان نے چند دیون کو وہان چھوڑا اور آپ لشکر گران ہمراہ لیکر تلاش مین ملکہ مہتاب زعفران پوش کے کوچ کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت ملکہ مہتاب زعفران پوش کی غرض کی جاتی ہے

کہ جب صحبت برخاست ہوئی اور بدیع الملک نوجوان اٹھکر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے تو رات بہت کم باقی تھی ملکہ مہتاب زعفران پوش کسی ضرورت سے اٹھکر صحن مین آئین چاہتی تھین کہ اندر مکان کے تشریف لیجائین کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا ملکہ کو اٹھا لے گیا کنیزون نے غل مچایا مگر ملکہ کو نکان جو پہونچی ملکہ بیہوش ہوگئین آنکھ جو کھولی اپنے کو ایک مکان مین پایا دیکھا ایک جوان سیہ فام تاج پر زر سر پر رکھے ہوئے ہاتھ جوڑے سامنے کھڑا ہی ملکہ نے شرما کے پھر آنکھ بند کر لی اُس جوان کی نگاہ جو پڑی کہا اے جان جہان او آرام دل عاشقان ذرا آنکھ کھولو مین تمہارا تابعدار ہون یہ ملک و مال تمپر سے نثار ہی سامری جمشید نے یہ دن دکھایا کہ تم میرے گھر مین آئین شعر وہ آئے گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے + کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین ملکہ نے یہ [illegible] طبیعت پر خاستہ ہوئی مگر جواب نہ دیا اس جوان نے کہا کہ میرا نام تمنے مجکو نجانا مین غراب ابر سوار ہون میرا باپ ارنب لوح دار جادو مشہور ہو آپ نہ جانتی ہونگی کہ میرے باپ کے زیر حکومت کتنے ملک ہین اور اس طلسم مین خاص انھین کی ذات ہو اور وہی اس طلسم کی نگہبانی کرتے ہین تو تو ارائش چشم میرا نام ہو جو کچھ اس طلسم کے عجائب و غرائب ہین وہ سب انھین کیوجہ سے بنے ہین علاوہ اسکے اور بہت سے اختیارات انکو ہین کہ جو آپ خوب جانتی ہونگی مین وہ سب ملک آپکے نام لکھتا ہون مگر اتنا کرم فرمائیے کہ وصل سے دل شاد کیجیے مین ہمیشہ اطاعت کرونگا عدول حکمی مجھ سے نہوگی آپ سے میری کیفیت عشق مخفی ہوگی کہ ایک مدت سے آپ پر فریفتہ ہون اگر بہت بڑی حالت ہو وصل مین یہ کیفیت ہو نظم

درین کیونکہ داغ الم اور زیادہ	حسرت مین تڑپتا ہے ہم اور زیادہ	زلف مین کرتا ہو ستم اور زیادہ
کرتو بھی پایندہ غم اور زیادہ	فرقت مین پڑا ہے دل کے درم اور زیادہ	ساتھ اپنے ہو اب فوج الم اور زیادہ
	تیر اس نے جو کی تیغ ستم اور زیادہ	مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ

سرکٹ کے سرافراز ہین ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ

گھبرانا جو یاد آیا ترا ہو کے ہم آغوش
اٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ

کرنے کو سیہ ورق چرخ کو اے دل
ہین لو لگا ترے سر کی قسم اور زیادہ

دشمن کی نہ جا سیدھی لگا ہو نہ کیون تیغ
تنگ اسکو کرے کنج عدم اور زیادہ

اس شوخ ستمگر کو مرا رگ ہی منظور
ابھری ہی حباب لب یم اور زیادہ

ہی سوز محبت سے مری خاک مین گرمی
ہو آہو رم دیدہ کو رم اور زیادہ

ہی نکہت ریحان کا دماغ اب کیسے تجھ مین
رو کین تو بھر آئے شکم اور زیادہ

صید دل عاشق مین ہی مصروف وہ کافر
سو جبین آئے بسر لوح ز قلم اور زیادہ

کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت ہو گئے ہو
کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ

کہتا ہی مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ

جون شاخ بڑھے ہو کے قلم اور زیادہ
دیتا ہی جو دمساز وہ دم اور زیادہ

گھبرانے لگا سینے مین دم اور زیادہ
لذت سے محبت کی ہی ہر زخم جگر کو

نالے سے نہین کوئی قلم اور زیادہ
اگر سیری طرح دوش پہ ہو بار محبت

سیدھی ہی تو ایک اسمین ہی خم اور زیادہ
اس زلف کے مارے کی اگر خاک کو چاٹے

ہو زہر نہ کھانا مجھے سم اور زیادہ
وہ دل پر گذرا اگر جو لگے آنکھ چرانے

کیونکر نہ اٹھاوے وہ قدم اور زیادہ
ہی روغن لفظ اب مری گریہ مین ہی چشم

آتا ہی مرا ناک مین دم اور زیادہ
ہمیشہ سر خار سے نکلا سر صحرا

بچ جائے ہی اب صید حرم اور زیادہ
اے خنجر خونخوار نہ بڑھ رش مین کمی کر

اتنا ہی آتے چاہیے ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہی بجلی تمنا مین جون موج رم برق

اس تیغ دو دم مین نہین دم اور زیادہ
کہتا ہی گلے لگ کے مرے وہ دم خنجر

گر شرح جنون کیجیے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھوٹے ہین ہم اور زیادہ

کچھ کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق تنگ درد والم اور زیادہ

کیا ہوویگا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو پشت فلک مین ابھی خم اور زیادہ

ہو جسکو پس از مرگ بھی یاد دہن تنگ
پیدا دم افعی مین ہو دم اور زیادہ

ہستی تنگ مایہ نے کچھ پھونکا ہی ایسا
یارون پہ ہوا ان پہ ستم اور زیادہ

دکھلائے جو وہ صید فگن آنکھ کی شوخی
بھڑکے ہی جو یون آتش غم اور زیادہ

جو ہٹ کے چلے ہین یہ بات کب آتی
مجھ تو سین وحشت کا قدم اور زیادہ

گر سرمہ کرے خاک خرابات کو صوفی
ہان تجکو مرے سر کی قسم اور زیادہ

چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آکے
کیا ہوگا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ

کیون ہی نے کہا تجھسا خدائی مین نہین اور
رے وحشی کا مجھ آسکے تو دم اور زیادہ

غراب جادو نے جو یہ غزل ملکہ کے سامنے پڑھی ملکہ مہتاب زعفران پوش کی طبیعت اور گھبرائی جھلاکے جواب دیا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہی تجھے کچھ ہمارے دل کا بھی حال معلوم ہی غراب ابر سوار نے عرض کی مین جانتا ہون کہ آپ مجھ سے خفا ہین مگر یہ بھی ضرور ہی کہ آپ کے مزاج مین عاشق نوازی بھی ہی کیا عجب ہی کیا باتین ظاہری ہون اور آپ میری تقصیر معاف فرمایئے مراد دلی بر لایئے ملکہ نے کہا اب اگر ہم سے ایسی باتین کریگا تو ہم اپنی جان دیدینگے تیرا کچھ نہین جائیگا غراب ابر سوار نے کہا آپ اپنی جان کیون دین میرا سر موجود ہی مین نے اپنا خون آپ کو معاف کیا آپ شوق سے میرا سر جدا کیجئے مجکو کچھ عذر نہین ہی ملکہ نے فرمایا تیرا سر جدا کرنے والا جب آئیگا تو سر بھی جدا ہو جائیگا اب اس سر کا بچنا بہت محال ہے غراب ابر سوار نے کہا ملکہ عالم سوائے آپ کے اور کوئی اس امر کا ارادہ نہین کر سکتا ہی اور اگر ارادہ بھی کرے تو کامیاب نہین ہو سکتا ہی آپ کس کو فرماتی ہین ملکہ نے کہا جو آئیگا اسوقت ظاہر ہو جائیگا جب غراب نے بہت کچھ اصرار کیا کہ مجکو نام تو بتایئے ملکہ مہتاب نے کہا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان جو اس طلسم کے فتح کرنے کو تشریف لائے ہین جس وقت ان کو یہ خبر معلوم ہوگی ضرور بالضرور یہان تک آئینگے مجھے

قتل کرینگے مجکو لے جاینگے غراب ابر سوار نے کہا اُنکی کیا مجال ہو جو اسطرف آنکھ اُٹھاکے دیکھ سکین جب
کیسے اُن کو گرفتار کرکے آپکے سامنے لاؤن زیر تیغ بٹھاؤن اور وہ تو ہمارے یہان ہر طرح قید ہوکر آئینگے
مین کل صبح کو الدماجد کی خدمت مین جاؤنگا اُن سے کہونگا جہان تک ہوسکے بدیع الملک کو جلد گرفتار
کرامنگائیے یون بھی اُن کی تلاش ہو جب مین اُن سے کہدونگا تو وہ اور زیادہ کوشش فرمائینگے اور ایک
ہی دو دن مین گرفتار کراکے منگا لینگے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے جواب دیا تیری اور ارتب کی
کیا مجال ہو جو اُس شیر بیشہ جرأت کو قید کرسکے ہان یہ ضرور ہو کہ جب وہ اسطرف لوح لینے کو آئینگے تو ضرور
اُنکو میری خبر معلوم ہوگی یہان بھی تشریف لائینگے غراب ابر سوار نے کہا لوح کا پتہ اُن کو کون بتائے گا
جو وہ یہان تک آئینگے ملکہ مہتاب نے کہا لوح کا پتا بتانے والے اُن کے ہمراہ بہت سے لوگ ہین غراب
نے کہا اُنکے نام بتایئے ملکہ نے کہا نام بتانے سے کیا حاصل ہو اور اب مجھے ایک بات کا جواب جو دیدیا تو
تو اسی حیلے سے باتین بنا رہا ہو بس خیر اسی مین ہو کہ میرے سامنے سے ہٹ جا ورنہ مین اپنی جان دیدونگی
غراب نے کہا ملکہ اپنے عاشق صادق پر ایسا غصہ روا نہین ہو ملکہ مہتاب نے کہا پھر اپنے کو عاشق کہے
جاتا ہو بدیع الملک کے منہ پر کہنا کہ مین مہتاب زعفران پوش پر عاشق ہون دیکھ وہ کیا جواب
دیتے ہین غراب نے کہا ملکہ مین اُنکے منہ پر بھی کہدونگا کیا وہ میرا کچھ بنا سکتے ہین مین اسوقت سحر مین طاق ہون
ہر ایک شخص مجکو جانتا ہو خود بادشاہ طلسم تک مانتا ہو ایک سحر کردونگا منہ کے بل زمین پر گر پڑینگے اسیر
کرکے خونخوار آتش چشم جادو کی خدمت مین روانہ کردونگا وہ فوراً حکم قتل دیدیگا پھر تمکو کوئی
عذر نہین باقی رہیگا جب ملکہ نے دیکھا کہ یہ بالکل اجہل ہو اسکے ساتھ بحث کرنا بیکار ہو خاموش ہو رہین
غراب ابر سوار نے لاکھ لاکھ چاہا کہ ملکہ مہتاب زعفران پوش میری کسی بات کا جواب دین مگر ملکہ نے
ایک بات کا بھی جواب نہ دیا جب غراب ابر سوار مجبور ہوا تو اُسکو غصہ آیا کہا ملکہ مین تم کو اس غرور کا مزہ
چکھائے دیتا ہون یہ کہکر اُٹھا اپنے ٹھکانے پر آیا ملازمون کو آواز دی جب ملازم آئے کہا قفس ایسی جسمین
ایک آدمی بفراغت بیٹھ سکے ابھی حاضر کرو ملازمون نے اُسیوقت ایک قفس آہنی اسکو لاکر دیا اُس نے
کہا چاندی کی زنجیر لاؤ مگر کسیقدر بھاری ہو جو ایک نازک آدمی سے ذرا بدقت اُٹھ سکے اور علاوہ اس کے سب
سامان قید ابھی مہیا کرو ملازمون نے وہ بھی لاکر دیا غراب ابر سوار اُس اسباب کو مع قفس لئیے ہوئے ملکہ
کے پاس آیا اپنی کنیزون سے کہا ملکہ کو قید پہناؤ اُنھون نے قید پہنائی ملکہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے
مگر بے بس تھین کیا کرسکتی تھین غراب ابر سوار ہر مرتبہ یہی کہتا جاتا تھا کہ ملکہ اب بھی کچھ نہین گیا ہو میرا
وصل قبول کرو خاطر نہ ملول کرو ابھی تمھارے واسطے یہین سب طرح کا اسباب عیش موجود ہو اور اپنے ملکون
کی حکومت تمھارے نام لکھتا ہون بھلا بدیع الملک ایک سپاہی پیشہ شخص ہو اسکو کیا نصیب ہو جو تم کو دیگا ملکہ نے
کچھ جواب نہ دیا جب کنیزین سب قید انکو پہنا چکین تو غراب ابر سوار جادو نے ملکہ مہتاب زعفران پوش
کو ایک پنجرے مین بند کرکے اپنے باغ مین ایک درخت کے سامنے آویزان کردیا اور کنیزون سے کہا
یہان سے چلی جاؤ اور ملکہ کو تنہا چھوڑدو سب کنیزین بھی وہان سے چلی گئین اور ملکہ اُس باغ مین تنہا
رہین اسوقت ملکہ مہتاب زعفران پوش نے اپنے خدا کو یاد کیا اور ہاتھ طرف آسمان کے بلند کرکے
عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز وقت مدد ہو تو خوب جانتا ہو کہ مین نے اسوقت اپنی عصمت

بچائی ہو مگر اب بڑی مشکل پیش آئی اب میری عزت کا تو نگہبان ہو غرض کہ ملکہ مہتاب زعفران پوش
نے دعا جو کی قبول درگاہ ایزدی ہوئی ایک برق چمکی کہ قفس کی سلاخیں ٹوٹ گئیں اور ظلمت تمام جسم سے دور
ہوئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے دیکھا ایک نازنین مہ جبین دریائے جواہر میں غوطہ زن ایک تخت
پر سوار اسکے پاس ایک اور نازنین عقب میں بیٹھی ہوئی ہو قفس کے قریب آئی ملکہ مہتاب زعفران پوش
سے کہا تم تخت پر آؤ مہتاب نے کہا آپ کون ہیں اپنا نام نامی ارشاد فرمائیے مکان کا پتہ دیجیے اس نازنین نے
کہا آپ کو میرے نام سے کیا غرض ہو میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ملکہ مہتاب نے کہا آپ نہیں معلوم کہاں
لیے جائیں اس نازنین نے جواب دیا کہ میں آپ کو اپنے غریب خانہ پر لیے چلتی ہوں مہتاب زعفران پوش
قفس کے اندر سے باہر آئیں اس نازنین کے ساتھ تخت پر بیٹھیں نازنین نے تخت اٹھایا مہتاب نے کہا جناب
آپ نے میرے حال پر اتنی مہربانی فرمائی ہو اس قدر نوازش کی اور امیدوار ہوں کہ آپ میرے
مکان میں پہونچا دیجیے اس نازنین نے کہا یہ مجھ سے کبھی نہ ہوگا پہلے آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لے چلیے وہ
کچھ نان نمک مجھکو میسر ہو وہ قبول فرمائیے پھر دیکھا جائیگا خاطر جمع رکھیے ہم آپ کو آپ کی دولت سرا پر
پہونچا دینگے یا جس سے کہیے گا ملا دینگے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا اچھا آپ اپنا اسم مبارک تو بتائیے
نازنین نے کہا آپ کو میرے نام سے کیا کام ہو کبھی ظاہر ہو جائیگا مہتاب زعفران پوش حیران تھی کہ یہ
نازنین کون ہو اور میرے حال پر اسقدر توجہ کیوں فرماتی ہو بہت سوچا لیکن کچھ سمجھ میں نہ آیا اسی حیرت میں تھی
کہ ایک باغ نظر آیا نازنین نے اپنا تخت اس باغ میں اتارا ملکہ مہتاب زعفران پوش سے کہا ملکہ عالم
تشریف لائیے ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ بارہ دری کے اندر لائی ایک مسند پر زر بچھی تھی اس نازنین نے
کنیزوں سے کہا دوسری مسند جلد بچھاؤ کنیزوں نے دوسری مسند بھی لاکر بچھائی نازنین نے ملکہ مہتاب
زعفران پوش کو اس مسند پر بٹھایا آپ دوسری مسند پر بیٹھی اب ہمدردی کی باتیں کرنے لگی کہ آپ کو
غراب ابر سوار نے بہت تکلیف دی اور آپ نے بھی بہت صبر کیا لیکن صبر کی داد خدا دیتا ہو جبھی
کو بہت جلد رہائی ہوئی شکر کا مقام ہو مہتاب زعفران پوش نے کہا اصل تو یوں ہو کہ میں نے خدا
ہی سے اپنی حاجت رجوع کی اور یہ سب سامان خدا ہی کی طرف سے پیدا ہوا نہیں تو آپ کا اس وقت
وہاں آجانا بہت مشکل تھا نازنین نے کہا خیر اس رہائی کی خوشی مجھکو بڑی ہوئی تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں
آخر اس نازنین نے ساقی پریوں کو حکم دیا کہ محفل میں حاضر ہوں ساقی پریاں محفل میں آئیں شراب کی گلابیاں
کباب کی کشتیاں لائیں جام شراب مملو کیا سب کے پہلے ملکہ مہتاب زعفران پوش کے آگے
لائیں ملکہ نے اس نازنین کی طرف اشارہ کیا نازنین نے کہا آپ ہماری مہمان ہیں پہلے آپ شوق فرمائیں پھر میں بھی
شغل کرونگی ملکہ مہتاب نے بہت کچھ چاہا کہ میں پہلے اس نازنین کو شراب پلاؤں مگر اس نازنین نے
شراب پہلے نہ پی جب ملکہ مہتاب زعفران پوش مجبور ہوئیں تو گلاس منہ سے لگایا شراب تھوڑی سی
پی اس نازنین پری پیکر نے کہا آپ کو ہم سے تکلف کی ضرورت ہو ملکہ نے کہا میں بہت کم شوق
رکھتی ہوں آپ کی خوشی کر دی نازنین نے کہا جان آپ نے میری اسقدر خوشی کی ہو اتنی نوازش اور
فرمائیے کہ باقی شراب بھی پی جائیے ملکہ مہتاب زعفران پوش جب مجبور ہوئیں تو وہ شراب بھی پی گئیں
اس کے بعد جام خالی ملکہ نے ساقی پری کو دیا اس نے اسی جام کو مملو کر کے اس نازنین کو دیا نازنین نے

ملکہ بھی مجبور ہوکر اُس کے ساتھ ہوئین گو کسی بات کو جی نہ چاہتا تھا مگر بسبب تہذیب کے ضبط سے کام لیتی
تھی نازنین ملکہ مہتاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسہری کے قریب لائی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے دیکھا
دو مسہریان برابر بچھی ہین نازنین نے ایک مسہری پر ملکہ مہتاب کو اشارہ کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجایئے
آرام فرمایئے ملکہ مہتاب زعفران پوش مسہری پر گئین دوسری مسہری پر وہ نازنین جاگزین ہوئی اب
نازنین کو بھی اضطراب شروع ہوا کروٹین بدلنے لگی ایک طرف ملکہ مہتاب زعفران پوش کی بیقراری
ایک جانب اس نازنین کی آہ وزاری دونون پر ایک حالت طاری تھی کبھی نازنین نے ملکہ مہتاب زعفران پوش
سے کہا کیون ابھی تک آپکو نیند نہین آتی کبھی ملکہ مہتاب نے اس نازنین سے کہا مزاج کیسا ہی جواب تک
آرام نہین فرمایا یہ نازنین شوخ وطرار جب ملکہ مہتاب نے پوچھا کیون ابھی تک آرام نہین فرمایا اُس
نے فوراً جواب دیا کہ آپ کے سبب سے مجکو بھی نیند نہین آتی ہی آپ کی تو عجب کیفیت ہی بیکار اسقدر
اضطرار ہی آرام فرمایئے دو ایک روز مین آپ کو آپ کے مکان پر پہونچا دینگے عزیزون سے ملا دینگے
ملکہ مہتاب زعفران پوش کہتی تھین کہ اب آپ کی عنایت اور نوازش نے میرے دل کو اطمینان
کامل دیدیا ہی مجھے اس کا کچھ خیال نہین ہی جب آپ کے مزاج مین آئے پہونچا دیجئے گا مگر آج کی شب
نیند نہین آتی ہی مصائب گذشتہ جو یاد آتے ہین طبیعت گھبراتی ہی نازنین نے کہا جو گذر گیا اب اُس کے
یاد کرنے کی کیا ضرورت ہی اب تو خدا نے راحت دی مین موجود ہون ہر طرح آپ کی خدمت گذاری کرونگی
کسی قسم کی تکلیف نہوگی مگر ایک امر کی امیدوار ہون اگر آپ قبول فرمایئے گا تو میرا دل بہت
خوش ہوگا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا بھلا آپکا کہنا مین نہ قبول کرون یہ کیونکر ہوسکتا ہے
نازنین نے کہا جسوقت آپ اپنے والدین سے ملینگی اور آپ کے دل کی مرادین بر آئینگی اُسوقت آپ مجھ کو
فراموش فرمائینگی اور یہ محبت باہمی مبدل بعداوت ہوجائیگی مہتاب زعفران پوش نے کہا یہ آپ کیا
فرماتی ہین بھلا ایسا بھی کہین ہوسکتا ہی کہ مین آپ کی ان عنایتون کو فراموش کردون نازنین نے جواب
دیا جب انسان کو راحت ہوتی ہی تو ایسی باتین بہت کم یاد رہتی ہین اور مجکو آپ سے ایک محبت پیدا
ہوگئی ہی اگر کسیوقت مین آپ نے اس عنایت مین کمی کی تو مجھے صدمہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ جو چند سطرین
مین آپ کی طرف سے بطور عہدنامے کے لکھون آپ اپنے دستخط خاص سے اُسکو زینت دیجئے تاکہ یہ
محبت ہمیشہ قایم رہے اور کبھی فیمابین عداوت پیدا نہو مہتاب زعفران پوش نے کہا مجکو کیا عذر
ہو نازنین نے کہا گو مجھے آپ کے زبانی کا لکھنے سے زیادہ اعتبار ہی مگر رسم دنیا بھی ہونا ضرور ہی شب بھر
یہی باتین رہین دونون کو نیند نہ آئی صبح ہوتے ہی نازنین مسہری سے اٹھی خواصون نے پردہ کی آڑ سے
آئینہ دیا نازنین نے خود ہی آئینہ ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا ملکہ نے اپنی صورت دیکھی مسہری سے
اٹھکر باہر آئین حوائج ضروریہ سے فراغت کرکے ملکہ مہتاب زرین پوش مسند پر آکر بیٹھین نازنین نے
خواصون سے کہا آئینہ ملکہ عالم کے واسطے حاضر کرو کنیزون نے دو آئینے حاضر کیئے دونون نے اپنی
اپنی زینت کی نازنین نے قلمدان طلب کیا کنیزین قلمدان لیکر آئین نازنین نے اپنے ہاتھ سے ایک
عہدنامہ تیار کیا مضمون اُس کا یہ تھا کہ مین تاعمر اس رشتہ محبت کو قطع نہ کرونگی اور جو رفاقتین میرے
ساتھ کی گئی ہین اُن کو فراموش نہ کرونگی اور کوئی بات بے اپنے حبیب غمگسار کی رائے کے نہ کرونگی

یہان تک نازنین نے اپنے ہاتھ سے بطور مسودہ لکھکر مہتاب زعفران پوش کو دیا کہا مین نے یہ کاغذ
بطور مسودہ تحریر کیا ہو اب آپ اپنے ہاتھ سے اسکو بشرح تحریر فرمایئے مگر میری اس گستاخی کو معاف فرمایئے گا
مین یہ چاہتی ہون کہ تا عمر اسی طرح یہ محبت باقی رہے مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھے کچھ عذر نہین ہو
ابھی تحریر کئے دیتی ہون یہ کہکر قلمدان اپنے پاس کھینچ کر اس مسودہ کو بشرح اسطور سے تحریر کیا کہ مین تا عمر
اس احسان کو نہ بھولونگی اور کبھی آپکی خلاف مرضی کوئی بات نکرونگی اور اطاعت سے سرتابی نکرونگی
جو کچھ آپ کا حکم ہوگا بسر و چشم اُسکی تعمیل کرونگی یہ لکھکر مہتاب زعفران پوش نے اپنے دستخط کئے اور
نازنین کو کاغذ دیکر کہا اب تو آپ کی خاطر جمع ہوئی نازنین نے کہا ہمارے آپکے بزرگون کے نزدیک یہ باتین
پایۂ اعتبار مین نہین ہین اگر آپ کے بزرگ یا میرے بزرگ کسی وقت مجھکو یا آپکو ملنے سے مانع ہوئے تو ہم
آپ مجبور ہین بلکہ مجھکو مجبوری نہین ہو کیونکہ مین بہ نسبت آپ کے اپنے فعل کی مختار ہون اور آپکو یہ بات
حاصل نہین ہو اگر آپ کی والدہ ماجدہ بھی اس کاغذ پر اپنے دستخط فرما دین تو میرے حق مین بہت مفید ہو
ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہو وہ لوگ آنکھون سے دستخط کر دینگے جب ارشاد ہو
مین اسکی تعمیل کرا دون ملکہ مہتاب نے جو یہ بات کہی نازنین نے جواب دیا چونکہ یہ کاغذ اچھی طرح تحریر ہوا
اور آپ نے آج ہی سے اقرار کیا بس اور دن پر اس بات کا اُٹھا رکھنا بہتر نہین ہو مہتاب زعفران پوش
نے کہا پھر آپ تشریف لے چلئے مین دستخط کرا دونگی نازنین نے کہا مین نے آپ کے دولتسرا پر جانے کی
اجازت ابھی والدین سے نہین لی ہو اور آپ کے یہان مجھ سے ابھی کوئی واقف بھی نہین ہو اس لئے
میرا چلنا ابھی مناسب نہین ہو جب آپ تشریف لے جایئے گا اور میرا ذکر فرمایئے گا آپ کے یہان سب مجھے
آگاہ ہونگے والدہ ماجدہ طلب فرمائینگی مین بسر و چشم حاضر ہونگی مہتاب زعفران پوش نے کہا پھر یہ
کاغذ کو آپ تک کیونکر بھیج سکونگی نازنین نے جواب دیا کہ مین آپ کے ہمراہ اپنی چند خواصین کئے دیتی ہون
آپ ان کو دیدیجئے گا مہتاب زعفران پوش نے کہا بجا و بہتر ہو آپ خواصین میرے ہمراہ کرین مین جس
وقت اپنے مکان پر پہونچونگی اسیوقت ان کو مین اور دستخط کرا کے دیدونگی نازنین نے کہا ایک امر اور
عرض کرنا ہے ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا آپ شوق سے بیان فرمایئے نازنین نے کہا اسوقت آپ
والدین کے قبضے مین ہین وہ آپ کے حاکم و مالک ہین اور ہر امر مین آپ کو اُنکی اجازت ضروری لینا ہو اور
آیندہ آپ دوسرے کی اجازت کی محتاج ہو مین اور اُنکے دستخط اس کاغذ پر ہونے تو قطع محبت کا ذریعہ پیدا
ہوگیا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے سر جھکا کر کہا آپ کیا فرماتی ہین کہین یہ محبت قطع ہو سکتی ہو نازنین
نے کہا اس شخص کے بھی دستخط اسپر ہونا ضروری ہین خواہ وہ کسی وقت مین ہو جب تک اُسکے دستخط اس
کاغذ پر نہونگے تو یہ عہدنامہ بالکل ردی ہو ملکہ مہتاب نے کہا پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہو نازنین نے جواب دیا
جب تک وہ زمانہ آئے آپ اس کاغذ کو اپنے پاس رہنے دیجئے گا جس وقت وہ دستخط ہو جائین مجھے
بھیج دیجئے گا مگر والدین کے دستخط اسی وقت ہو جانا مناسب ہین کہ شخص غیر کے سامنے جو یہ کاغذ جائے
تو دستخط والدین اُسکو یقین دلا کر اُسکا بھی دستخط کرا لین مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھے
ہر طرح منظور ہو نازنین نے کہا اب مجھے یقین ہوا کہ تا عمر میرے آپکے محبت قائم رہیگی مہتاب
زعفران پوش نے کہا اب مین یہ نہین کہہ سکتی ہون کہ مجھے اجازت رخصت ہو مگر یہ خیال فرمایئے

کہ والدین کی کیا کیفیت ہوگی نازنین نے کہا بہت مناسب ہو آپ تشریف لے جائیں گو میرا جی نہین
چاہتا ہو کہ آپ کو اپنے پاس سے جدا کرون مگر مجبور رہون کہ والدین کی عجب حالت ہوگی سدھاریے
یہ کہہ کر نازنین نے کنیزون سے کہا اری تخت لاؤ کنیزین ایک تخت طاؤسی لائین نازنین نے ملکہ
مہتاب زعفران پوش کو تخت پر سوار کیا کہا ملکہ عالم مین دوسرے تیسرے روز خیریت مزاج دریافت
کرنے کی غرض سے کنیزون کو روانہ خدمت کیا کرونگی اپنی خیریت سے بذریعہ تحریر مطلع فرمایا کیجیے گا
ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا مین خود آپ کی خدمت مین اپنی خواصون کو روانہ کرتی رہا کرونگی
کیونکہ میرے یہان ہر ایک شخص سحر و ساحری مین طاق ہو ایک مین نے البتہ اس کام کو حاصل نہ کیا
نازنین نے کہا مین خوب جانتی ہون آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہو یہ کہکر تخت پر اسم سحر دم کیا
دو خواصین اپنی ساتھ کین تخت بلند ہوا ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا خدا حافظ نازنین نے
بھی جواب دیا دونون آبدیدہ ہوئین جہان تک تخت زیر نگاہ رہا دونون دیکھتی رہین جب تخت حد نظر سے
گذر گیا نازنین بھی پلٹ گئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے بھی منہ پھیر لیا خواصون سے پوچھا تم سے
ایک بات اگر پوچھین تو بتانے مین انکار تو نہ کروگی خواصون نے عرض کی بھلا ہم لوگون کی اتنی بھی
مجال ہو کہ انکار کرین ملکہ مہتاب زعفران پوش نے پوچھا تمھاری ملکہ کا کیا نام ہو خواصون نے عرض
کی ہم اس امر کو نہین عرض کر سکتے اگر خلاصہ عرض کر دیجیے تو ملکہ ہم کو زندہ نہ چھوڑینگی مہتاب زعفران پوش
نے کہا ہم اُن سے اس امر کا ذکر نہ کرینگے خواصون نے کہا اُنکو ہر وقت کی ہماری کل کیفیت معلوم ہوتی
رہتی ہو ہم سب کی شبیہین ملکہ کے سامنے رہتی ہین جو بات ہم کرتے ہین اُسی شبیہ سے بھی ظہور پذیر ہوتی
ہو مہتاب زعفران پوش خاموش ہو رہین کہ تخت پستی کی طرف مائل ہوا خواصون نے عرض کی آپ کا
دولت سرا آگیا ملکہ مہتاب زعفران پوش خاموش ہو رہین نظر جھکائی اپنے باغ کی بارہ دری نظر
آئی تخت بالاخانہ پر اُترا ملکہ نے دیکھا کہ مکان سیاہی ہو خوشی خوشی اُترین خواصون کو ہمراہ لیا اپنے مکان پر
تشریف لائین کان مین رونے کی آواز گئی مہتاب نے خواصون سے کہا دیکھو یہان سب کی یہ کیفیت
ہو یہ کہتی ہوئی تخت سے نیچے اُترین اُن کے یہان کی خواصون کی جو نگاہ پڑی سب خوش ہو گئین ملکہ عالم
کہکر دوڑین قدمون سے لپٹ گئین مہتاب کی مان ملکہ انجم روشن بخت کو خبر ہوئی خواصون نے جاکر
عرض کی ملکہ عالم مبارک ہو ملکہ مہتاب زعفران پوش تشریف لائی ہین انجم روشن بخت قریب تھا کہ فرط مسرت
سے مر جائے جلدی سے اُٹھی خواصون سے کہا اری میری نور نظر لخت جگر کہان ہو خواصون نے عرض
کی کہ یہین تشریف لاتی ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ مہتاب زعفران پوش نے آکے سلام کیا
انجم روشن بخت نے گلے سے لگا لیا رونے لگی کہا بی بی کہان تھین کیونکر نجات ملی یہان ہم لوگون کی عجیب
حالت تھی سب قریب مرگ تھے مہتاب نے عرض کی تشریف لے چلیے مین سب کیفیت بیان کرونگی انجم روشن بخت
بیٹی کو اندر لیکر آئی اپنے پاس بٹھایا جو دو خواصین مہتاب کے ساتھ آئی تھین انجم نے پوچھا یہ کون ہین مہتاب
نے کہا مین اُنکی کیفیت بھی عرض کرونگی انجم خاموش ہوئی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے اپنی کل کیفیت بیان
کی آخر مین عہدنامہ نکال کر ملکہ انجم روشن بخت کے سامنے رکھدیا ملکہ انجم نے اُسکو پڑھا کہا بی بی مین اچھے
ہنسنے کو نہین بھی ملکہ نے اُس عہدنامے کی کل کیفیت بیان کی انجم روشن بخت نے کہا بی بی میرے نزدیک

تم کم اور وہ زیادہ ہین آنکھون سے اس کاغذ پر دستخط کرتی ہون اور تمھارے والد کو بلاتی ہون وہ بھی
بسر و چشم دستخط کر دینگے اور اس کے کہنے کی کیا ضرورت تھی جب اُنھون نے ایسی عنایت کی اور تمھین
اُس ظالم کی قید سے رہائی دی تو ہملوگون کو تو اُن کا شکریہ ادا کرنا واجب و لازم ہو بھلا ہم مانع کیون
ہونگے کہ تم اُن سے نہ ملو یہ کہکر اُسی وقت خواصون کو طلب کیا کہا ارے محلدار کو بلاؤ خواصون نے محلدار کو
بلایا محلدار حاضر ہوئی ملکہ انجم روشن بخت نے کہا پہرے پر جاکے چوبدار سے کہو کہ کچہری مین جاکر اطلاع
کرے کہ ملکہ کو خدا نے بصحت و سلامتی ہم سے ملایا ہو اُن کے والد ماجد کو اندر بھیجو محلدار ڈیوڑھی
پر آئی چوبدار کو بلایا کہا ملک زرتاب جادو کو اطلاع دو کہ آپ کی صاحبزادی کو خدا نے بصحت و سلامتی
ملایا آپ کو محل مین بلایا ہو جلد تشریف لے چلئے چوبدار کچہری مین آیا زرتاب جادو اسوقت مغموم و منفعل
بیٹھا کہہ رہا تھا کہ ملکہ کا داغ کم نہ تھا مگر بدیع الملک نوجوان نے نہ مانا برائے تلاش تشریف لے گئے ہین
نہین معلوم اب کہان جائین گے کیونکر پتہ لگائین گے مین نے کہا تھا کہ آپ تشریف نہ لے جائیے مین تحقیق
کرونگا جب کیفیت معلوم ہو جائیگی تو آپ تشریف لے جائیے گا مگر اُنھون نے قبول نہ کیا تشریف لے گئے
اب نہین معلوم کیا کیا مصائب اُن پر پڑینگے طلسم کا معاملہ ہو گو آشوب جادو اُن کے ہمراہ ہو مگر بعض وقت
وہ اُسکا کہنا بھی نہین مانتے ہین جو اپنے مزاج مین آتا ہو وہ کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے آکے سلام کیا دعاے
دولت دے کر عرض کی ملکۂ عالم بصحت و سلامتی تشریف لائین جلد تشریف لے چلئے آپ کو بلاتی ہین یہ
خبر فرحت اثر سنکر زرتاب جادو خوش ہو گیا جلدی سے اُٹھکر محل کے اندر آیا بیٹی کو بیٹھے ہوئے پایا
خوش ہو کر گلے سے لگا لیا سب کیفیت پوچھی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے حال بیان کیا زرتاب جادو
کو غصہ آیا کہا خراب ابر سوار بہت مغرور ہو گیا ہو ایک دم مین سب شان و شوکت مٹا دونگا انجم روشن بخت
نے کہا ایک بات اور قابل عرض ہو زرتاب نے کہا بتاؤ ملکہ انجم نے وہ عہدنامہ دکھایا سب مطلب سمجھایا
زرتاب نے کہا مجکو کیا عذر ہو یہ کہکر اُسی وقت قلم دوات طلب کیا پہلے اپنے دستخط اس عہدنامے پر کئے
پھر انجم روشن بخت کے ہاتھ مین کاغذ دیا کہا تم بھی اپنے دستخط کرو انجم روشن بخت نے اپنے دستخط کئے
وہ کاغذ زرتاب نے ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا ملکہ نے اُنھین خواصون کو دیا خواصون نے کہا ملکہ
عالم ابھی یہ کاغذ اپنے پاس رکھئے جب اسکا وقت آئیگا ہم آپ سے لے جائینگے انجم روشن بخت نے کہا
اس کا وقت کب ہو گا خواصون نے عرض کی ملکہ عالم نے فرمایا تھا کہ اسوقت آپ کے والدین کو آپ کے
حق مین ہر طرح کا اختیار حاصل ہو مگر ایک زمانہ ایسا ہو گا کہ یہ اختیار دوسرے کے قبضہ مین ہون گے
اسوقت یہ معاہدات منسوخ تصور کئے جائینگے اس سے بہتر یہ ہو کہ اس کاغذ پر اُس شخص کے دستخط ہونا
چاہئے مین کہ جس کو ہمیشہ کے لئے ملکہ کے حق مین اختیار رہیگا چاہے وہ زمانہ کبھی ہو مگر بے اُس
شخص کے دستخط کے ہم اس کاغذ کو نہ لے جائین گے جب اُس کے بھی دستخط ہو جائین گے تب ہم اس کاغذ
کو لے جائینگے زرتاب جادو نے کہا یہ کیا مشکل ہو بہت جلد مین تمکو یہ کاغذ دونگا خواصون نے عرض کی
آپ مالک ہین جب مزاج مبارک مین آئے مرحمت فرمائیے گا ہم اکثر خیریت مزاج کے واسطے حاضر ہوتے
رہین گے زرتاب نے کہا تمھارا آنا بھی ضرور ہو اور یہان سے بھی ضرور ہی کوئی جایا کریگا مگر اپنی ملکہ عالم
کے مکان کا پتہ اور اُن کا نام ہمکو بتا دو یا اُن کی والدہ ماجدہ کا نام بتا دو خواصون نے عرض کی اس باب

مین ہم مجبور ہین کسی کا نام نہین بتا سکتے ہمکو ہماری ملکہ عالم نے منع فرمایا ہی زرتاب جادو نے کہا اس سے کیا حاصل خواصون نے کہا ہمین نہین معلوم اُن کی مصلحت زرتاب نے کہا پھر ہماری طرف سے کوئی کیونکر جا سکتا ہی خواصون نے عرض کی آپ کے ملازمین کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہی ہم تو حاضر ہونے رہین گے زرتاب جادو نے کہا تمھاری ملکہ کو بھی آنا پڑیگا خواصون نے عرض کی وہ بید اس کاغذ کے تشریف لائینگی زرتاب جادو نے کہا مین کاغذ ایک ہی دو روز مین درست کرا دونگا صرف مجکو شاہزادے کو اطلاع دینا ہی کہ وہ تجسس مین نجائین واپس آئین ملکہ بصحت و سلامتی آگئین خواصون نے کہا بہت بہتر ہو اب ہمکو رخصت مرحمت فرمایئے ملکہ عالم ہماری منتظر ہونگی بہت عرصہ ہوا کہ یہان حاضر ہین زرتاب جادو نے کہا ابھی جانا ممکن نہین دو ایک روز کے بعد دیکھا جائیگا بلکہ اس کاغذ کو لیکر اپنی ملکہ کے پاس جانا اور ہماری طرف سے اُنکو طلبی کا پیام دینا کیونکہ اُنھون نے شرط کی ہی کہ جب عہدنامہ ہم کو مل جائیگا تو ہمین آنے مین کوئی عذر باقی نرہیگا خواصون نے عرض کی ہم بے حکم ملکہ ٹھہر نہین سکتے ہین آپ ہمکو رخصت کیجیے دو ایک روز مین پھر حاضر ہونگے زرتاب نے مجبور ہو کے اُن کو رخصت دی چلتے وقت بہت کچھ مال و زر کنیزون کو دینا چاہا مگر کنیزون نے نہین لیا کہا اگر ہم لین گے تو ملکہ عالم کے بہت خلاف ہوگا آپ اس امر سے ہمکو معاف فرمایئے گا زرتاب جادو مجبور ہو گیا کنیزین وہان سے رخصت ہو کر آئین بالاخانہ پر تخت رکھا تھا تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئین یہان زرتاب جادو باہر آیا ہرکارون سے کہا چارون طرف جاؤ بدیع الملک جہان ہین اُن کو یہ خبر دو کہ اب زیادہ تکلیف نہ اُٹھائین واپس آئین پروردگار عالم نے ملکہ کو بصحت و سلامتی ہم سے ملایا اب آپ کے آنے کی دیر ہی ہرکارے چارون طرف تلاش مین بدیع الملک کے روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت غراب ابرسوار کی بیان کیجاتی ہے

کہ اس نے جو ملکہ کو قید پہنا کر اور اسیر قفس کر کے باغ مین رکھا آپ اس فکر مین روانہ ہوا کہ بدیع الملک کا پتہ لگاؤن اور اُسکو اسیر کر کے ملکہ کے سامنے قتل کرون اور سر اُسکا خونخوار آتش چشم کے پاس بھیجا دون کہ وہ بھی خوش ہو اس فکر مین لشکر گران ہمراہ لیکر تلاش بدیع الملک مین روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی تحریر کی جاتی ہے

کہ شاہزادہ بدیع الملک جو تلاش مین ملکہ مہتاب زعفران پوش کے روانہ ہوئے تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے آشوب جادو نے کہا آج یہان قیام فرمایئے یہان سے قریب ایک شہر ہی وہان کچھ لوگ روانہ کیجیے کہ وہان کے حالات تحقیق کرین بدیع الملک نے کہا بہت مناسب ہی لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک ایک درخت کے سایہ مین جا کھڑے ہوئے قریب ایک چشمہ آب تھا وہان ہوا ٹھنڈی آتی تھی شاہزادے کو بھلا معلوم ہوا گھوڑے سے اُتر کے ٹہلنے لگے نگاہ جو اُٹھائی دیکھا ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہی بدیع الملک نوجوان اُس طرف مخاطب ہوئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا شاہزادے نے دیکھا ایک لشکر کثیر آتا ہی آگے اُس کے ایک ساحر کریہ منظر اژدر آتشین پر سوار قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی اس لشکر کا افسر ہی بدیع الملک نوجوان نے آشوب جادو کو بلایا کہا دیکھو یہ لشکر کس کا ہی آشوب جادو نے کہا یہ لشکر غراب ابرسوار پسر ارتب لوح دار جادو

کا ہے نہین معلوم کہان جاتا ہے کس واسطے اپنے یہان سے نکلا ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا کہ لوح
اسی کے باپ کے پاس موجود ہے آشوب جادو نے عرض کی لوح دار اسی کا باپ ہے معلوم ہوتا ہے کسی
انتظام کے واسطے روانہ کیا ہے ابھی آپ کی تشریف آوری کی خبر اچھی طرح مشتہر نہین ہوئی ہے لیکن تہلکہ
پڑا ہے اور جب مشہور و معروف ہو جائیگی تو عجیب لطف ہوگا بدیع الملک نوجوان یہ باتین کر رہے
تھے کہ غراب ابرسوار جادو مع اپنے لشکر کے قریب پہونچا بدیع الملک کے لشکر کی طرف دیکھکر
اپنے ملازمون سے کہا یہ لشکر کس کا ہے بہت جلد دریافت کر کے ہم کو اطلاع دو ملازمین آگے بڑھے
جہان بدیع الملک اور آشوب جادو دونون باتین کر رہے تھے آکر ایک ساحر سے پوچھا ہمارے
مالک دریافت فرماتے ہین کہ یہ لشکر کس کا ہے اور اس کا افسر کون ہے کہان جانے کا ارادہ رکھتا ہے
آشوب جادو نے کہا یہ لشکر شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کا ہے برائے فتح طلسم یہان تشریف
لائے ہین اس ساحر نے کہا تم تو اسی طلسم کے ملازم ہو تم طلسم کشا کے ساتھ کیون جاتے ہو آشوب جادو
نے کہا مین نے اطاعت طلسم کشا کی اختیار کی ہے اور مذہب سامری پرستی پر لعنت کی ہے تو بھی ہمارے
آقائے نامدار کی اطاعت قبول کر اور اپنے مذہب پر لعنت کر اس ساحر نے کہا بس زیادہ بیہودہ گوئی
نہ کرنا نہین تو ابھی ایک سحر کر کے جلا دونگا آشوب جادو نے گوشہ چشم سے اشارہ کیا ایک برق گری
کہ ساحر کے دو ٹکڑے ہو کر مر کے گرا آواز آئی کشتہ مرا نام من گرداب جادو بود اس کے مرنے کی
صدا سنکے اور ساحر جو اسکے ساتھ آئے تھے وہ دوڑ پڑے آشوب جادو کے قریب آکے پوچھا اسکو
کس نے مارا آشوب جادو نے کہا ہم نے قتل کیا اس نے بدزبانی کی تھی اس کی سزا دی ساحرون
نے کہا اس نے کیا بدزبانی کی تھی آشوب نے بیان کیا وہ ساحر بھی بگڑے آشوب نے سحر کے سب
کو قتل کیا دو تین ساحر جو قتل ہوئے ایک ہنگامہ برپا ہو گیا غراب ابرسوار جادو تک یہ خبر پہونچی کہ یہ
لشکر طلسم کشا کا ہے وہان جو کوئی دریافت کرنے جاتا ہے وہ قتل ہوتا ہے غراب نے کہا اب کوئی نہ جائے
مین خود جاتا ہون دیکھون مجھکو کون قتل کرتا ہے اسکے ملازمون نے منع بھی کیا مگر اس نے نہ مانا غرور مین
آکر آگے بڑھا لوگون سے کہا جو قتل ہوئے انھون نے کس سے دریافت کیا تھا ملازمون نے بتایا کہ وہ
دو آدمی ایک درخت کے نیچے کھڑے ہین انسے پوچھا تھا غراب ابرسوار نے جو دیکھا آشوب جادو کو پہچانا کہا یہ تو
آشوب جادو ہے اسی طلسم کا ملازم ہے لوگون نے کہا اسی نے قتل کیا ہے غراب جھلا کے آگے بڑھا آشوب
جادو نے دیکھا غراب ابرسوار آتا ہے یہ سنبھل گیا بدیع الملک سے کہا آقائے نامدار یہ بڑا مکار و
غدار ہے سحر خوب جانتا ہے بدیع الملک نے فرمایا کچھ محل تردد نہین ہے یہان تک آنے دو مین خود سمجھ لونگا
یہ ذکر تھا کہ غراب ابرسوار قریب آیا کہا او آشوب تو نے میرے ملازمون کو کیون قتل کیا آشوب
جادو نے کہا انھون نے مجھ سے بدزبانی کی تھی غراب ابرسوار نے کہا ارے کیا بدزبانی کی تھی آشوب
جادو نے پوری کیفیت اس سے بھی کہدی اور آخر مین یہ بھی کہا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اطاعت
مذہب اسلام قبول کر ورنہ وہی کیفیت تیری بھی ہوگی جو ان ساحرون کی ہوئی غراب نے کہا کیا
بیہودہ بکتا ہے آشوب نے اس پر ایک گولا مارا غراب نے گولے کو دفع کیا اور ایک پھول اسکی طرف
پھینک دیا کہ آشوب زمین پر گرا بدیع الملک نے لوح سلیمانی کا اس پر عکس ڈالا آشوب پھر اٹھ کھڑا ہوا

غراب ابر سوار نے کہا او طلسم کشا تو نے آشوب کو کیون ہوشیار کیا اگر تجھے دعوی ہو تو تو ہی مجھ سے مقابلہ کر بدیع الملک نے فرمایا مین موجود ہون جو تیرے مزاج مین آئے تجھ پر حربہ کر غراب نے ایک گولا بدیع الملک کی طرف پھینکا بدیع الملک نے لوح سلیمانی چمکائی گولا زمین پر گرا غراب نے دوسرا گولا پھینکا بدیع الملک نے اس گولے کو بھی رد کیا پھر غراب نے تیغ سحر کا وار کیا بدیع الملک نے بڑھ کر اسکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور زور سے کھینچ لیا آشوب نے کہا اے آقا اس کو قتل نہ کیجئے گا یہ کہکر آشوب نے اپنی جھولی سے سوزن نکالا اُسکی زبان میں سوزن دیا ملازمین نے جو اسکی یہ کیفیت دیکھی سب بدیع الملک پر ٹوٹ پڑے لشکر بدیع الملک مین بھی جسقدر ساحر و غیر ساحر تھے تلوارین لیکر آگئے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا غیر ساحر تلوار سے جنگ کرنے لگے یہان بدیع الملک نے غراب ابر سوار کو اسیر کر کے آشوب کے حوالے کیا آشوب نے آفتاب کو دیا کہا اسکو لیجا کر احتیاط سے رکھنا اسکی وجہ سے ایک بڑا کام نکلے گا آفتاب اسکو اپنے خیمہ مین لایا قید آہن پہنا کر بٹھلایا یہان بدیع الملک اور آشوب جادو نے جو فراغت پائی لشکر غراب ابر سوار پر جا پڑے آشوب نے سحر کرنا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار سے قتل کرنا شروع کیا دم بھر مین لشکر غراب پناہ طلب ہوا بدیع الملک نے کہا اگر اسلام قبول کیا تو پناہ ملے سب نے اطاعت بدیع الملک کی قبول کی شاہزادے نے تلوار روکی ساحر ہاتھ باندھکر خدمت مین بدیع الملک کے حاضر ہوئے بدیع الملک نے سب کو پناہ دی سب کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوئے بدیع الملک بفتح و فیروزی میدان سے اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی آئے اپنے اپنے خیمون مین جاکر کمرین کھولین تلوارین دھوئین تھوڑی دیر دم لیکر پھر بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے آفتاب نیزہ باز سے کہا غراب ابر سوار کو لاؤ آفتاب اپنے خیمہ مین گیا قید غراب کو لایا بدیع الملک نے غراب سے کہا اب شناخت مین خدائے یکتا کے کیا کہتا ہے غراب نے اشارہ سے جواب دیا کہ مین مسلمان نہ ہونگا بدیع الملک نے کئی مرتبہ کہا اگر اسنے قبول نہ کیا بدیع الملک نے فرمایا اسکو قتل کرو آشوب نے عرض کی آقائے نامدار ابھی اسکو قید رکھیئے اسکی وجہ سے ایک امر عظیم حل ہوگا بدیع الملک نے کہا یہ تو مسلمان ہونے سے انکار کرتا ہے پھر اس سے اور کیا امید کی جائے آشوب نے کہا مین عرض کر دونگا آپ اسکو اسیر رکھئے ابھی قتل نہ کیجئے بدیع الملک نے اسکو پھر آفتاب کے حوالہ کیا آفتاب لے گیا بدیع الملک نے آشوب سے کہا آخر اسکی وجہ سے کیا حاصل ہوگا آشوب جادو نے کہا اسکا باپ ارتب لوح دار جادو اسکی رہائی کی تدبیر ضرور کریگا اور لشکر لیکر آئیگا اسوقت اسکا گرفتار کر لینا بہت آسان ہوگا اور لوح کا مل جانا بہت سہل ہوگا اور اگر اسکو قتل کر ڈالیگا تو وہ نہ آئیگا کیونکہ اُسکو معلوم ہوگا کہ غراب قتل ہوگیا اب جانا بیکار ہے بدیع الملک نے کہا اچھی بات ہے یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ہرکارے نے آکر دعائے دولت دی اور عرض کی حضور ایک شخص زیادہ ملک زرتاب جادو کا آیا ہے امیدوار باریابی ہے اگر حکم ہو تو حاضر خدمت ہو بدیع الملک نے کہا بلا لو چوبدار باہر آیا ہرکارے کو اپنے ہمراہ لیکر اندر گیا ہرکارے نے بدیع الملک کو سلام کیا اور عرض کی حضور تشریف لے چلین ملکہ عالم عصمت ذسلامتی آگئین اب بیکار تکلیف نہ فرمایئے بدیع الملک بہت خوش ہوئے آشوب جادو سے کہا لکہ کون ہیگا تھا وہ کسطرح آئین آشوب نے عرض کی جب وہان تشریف لے چلیئے گا تو سب کیفیت معلوم ہوجائیگی بدیع الملک نے اسیوقت حکم دیا کہ سب لوگ چلنے کے سامان سے درست رہین مین صبح کو یہان سے کوچ کرونگا

اب آگے جانے کی ضرورت نہیں ہی سب نے سامان سفر درست کردیا بدیع الملک کو خواہش مسرت سے شب بھر
نیند نہ آئی صبح کو نماز سے فراغت کرکے گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف زرتاب جادو کے روانہ ہوئے
ساتوین روز قلعہ زرتاب کے قریب پہونچے بدیع الملک نے آشوب سے پوچھا یہ قلعہ کس کا ہی آشوب نے
عرض کی کہ یہ قلعہ زرتاب جادو کا ہی بدیع الملک نے فرمایا زرتاب کو بڑے بڑے اختیار مین آشوب
نے عرض کی وزیر خونخوار آتش چشم اسکو تصور فرمایئے جملہ وزرا کو بھی ایسے اختیارات نہیں ہوتے ہین جو اسکو
ہین بدیع الملک قلعہ مین داخل ہوے سب قلعہ کی سیر کی وہان سے تھوڑی دیر کے بعد شہر کے اندر پہونچے
یہان زرتاب جادو کو خبر ہوئی برائے استقبال آیا بدیع الملک کو بکمال عزت و حرمت لے گیا اپنے یہان
لیجاکر بٹھایا بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا آشوب نے کہا ایک خوش خبری اور دیتے ہین عقاب ابر سوار اسیر ہوکر
آیا ہو زرتاب اس بات کو سنکر بہت خوش ہوا کہا یہ اسی کی گستاخی تھی ملکہ کو وہی لے گیا تھا بہت خوب کیجو اسکو
گرفتار کیا آشوب نے کہا یہ کیفیت تو معلوم نہ تھی اس نے راہ مین روکا تھا سو جبر سے اسیر کر لیا آقاے نامدار کی
رائے تھی کہ اسکو قتل کر ڈالین مین نے اس لحاظ سے اسکو زندہ اسیر کر رکھا کہ اسکا باپ جب اسیری کی خبر پائیگا
تو ضرور رہائی کی تدبیر کریگا لشکر لیکر آئیگا اسوقت اسکا اسیر ہو جانا اور لوح کا حاصل ہونا بہت سہل ہوگا زرتاب
نے کہا تمنے بڑی عقلمندی کی بہت اچھی بات سوچی بدیع الملک نے کہا آشوب جادو تم کیا باتین کر رہے ہو
مجکو کچھ کیفیت دریافت کرنے دو آشوب جادو زرتاب کے پاس سے ہٹا بدیع الملک نے کہا کچھ کیفیت
ملکہ کے آنے کی بیان فرمایئے زرتاب نے کل کیفیت کہدی بدیع الملک نے شکر خدا کیا زرتاب نے کہا ای
شہریار ایک بات اور ہی بدیع الملک نے فرمایا وہ کیا بات ہو زرتاب نے عرض کی جو شخص ملکہ کو چھڑا کے لایا
وہ محسن ہوا یا نہین بدیع الملک نے فرمایا محسن اور جان بخش ہوا زرتاب نے عرض کی اسکی اطاعت کرنا چاہیے
بدیع الملک نے فرمایا واجب و لازم ہو زرتاب نے عرض کی ایک نازنین نے یہ احسان ہم پر کیا مگر ملکہ سے
اسکو ایسی محبت قلبی پیدا ہوگئی کہ اُس نے ایک عہد نامہ اس مضمون کا ملکہ سے تحریر کرایا کہ جو ہمیشہ کے واسطے محبت
باقی رہنے کا ذریعہ ہو صرف ملکہ کے لکھدینے پر اکتفا نہین کی بلکہ لوگون کے دستخط بھی کرائے اور یہ بھی کہدیا کہ تمھارے
والدین چند دن کے لئے مختار ہین پھر ایک ایسا مختار پیدا ہوگا جو تمام عمر تمھارا مختار رہیگا میں اُسکے دستخط بھی
ضرور لینا لہذا آپ کو بھی اُس عہد نامے پر دستخط کرنا ہونگے بدیع الملک نے فرمایا مین اس عہد نامے کو دیکھون
زرتاب نے اسی وقت عہد نامہ منگا کر بدیع الملک کو دکھایا بدیع الملک جب سب عبارت اُس عہد نامے
کی پڑھ چکے تو فرمایا کہ اس پر دستخط کردینے مین کیا ہرج ہو یہ کہکر قلمدان طلب کیا ملازمون نے قلمدان حاضر کیا
بدیع الملک نے اسیوقت دستخط کردیئے زرتاب نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ مہر فرمادین بدیع الملک نے
مہر کردی زرتاب نے بھی مہر کی وہ عہد نامہ پھر اندر بھیجا اور اپنی زوجہ ملکہ انجم روشن بخت سے کہلا بھیجا
کہ اس عہد نامے پر مہر کردین اور مہتاب زعفران پوش سے بھی کہنا کہ بی بی تم بھی مہر کردو اور جو کوئی اب
وہان سے آئے اسکے ہاتھ یہ کاغذ روانہ کردو اور ہماری طرف سے قلبی کا پیام بھیجو کیونکہ اُن کا یہان آنا ضرور ہو
ملازم کاغذ لیکر وہان گیا محلدار نے کاغذ لیا ملازم نے جو کچھ پیام زبانی تھا وہ بھی کہدیا محلدار اندر آئی ملکہ انجم کو
بدیع الملک کی تشریف آوری کی خبر سنائی ملکہ بہت خوش ہوئین مہتاب زعفران پوش کو حد سے زیادہ مسرت
حاصل ہوئی مگر اُنھون نے اپنی خوشی ظاہر نہ کی پھر محلدار نے عہد نامہ ملکہ انجم کے ہاتھ مین دیا کہا حکم ہوا ہو کہ

اس پر سب مہرین کرکے وہان روانہ کردین اور طلبی کا پیام بھی بھیجدین ملکہ انجم روشن بخت نے اسیوقت
عہدنامے پر اپنی مہر کی مہتاب زعفران پوش سے کہا بی بی تم بھی اس پر مہر کرو مہتاب نے بھی مہر کردی
ملکہ انجم روشن بخت نے کہا اب وہان سے جب کوئی آئیگا تو یہ عہدنامہ بھیجا جائیگا یہ ذکر تھا کہ انھین
دونون خواصون نے آکر سلام کیا مہتاب زعفران پوش انکو دیکھکر خوش ہوگئی بیٹھنے کا اشارہ کیا خواصین سلام
کرکے بیٹھین ملکہ مہتاب نے پوچھا ہماری بہن صاحب کا مزاج مبارک کیسا ہے خواصون نے عرض کی شکر ہے آپ کو
بہت یاد کرتی ہین مہتاب زعفران پوش نے کہا مجھے بھی دن بھر انکی یاد رہتی ہے بلکہ اسوقت بھی وہین کا ذکر
ہو رہا تھا یہ عہدنامہ اب مکمل ہوگیا ہے اسکو لیتی جاؤ اور ہمارے والدماجد کی طرف سے دعا کہنا اور پیام طلبی دینا ملکہ انجم
روشن بخت نے کہا بی بی تمھین بات بھی کرنا نہین آتا ہے خواصون سے پھر متوجہ ہوکر کہا یہ عہدنامہ موجود ہے اسپر سب
کی مہرین ہوگئی ہین اور اب انکے عقد کی تدبیر ہے آج تاریخ مقرر ہوگی اس ہفتے مین عقد ہوجائیگا لہذا ایسے وقت
مین انکا شریک ہونا ضرور ہے خواصون نے عرض کی کنیزین خود عرض کردینگی اور ملکہ عالم بھی ضرور تشریف لائینگی کیونکہ
آپ لوگون کا ہونا ان کیواسطے عزت ہے وہ ضرور شریک ہونگی باقی گفتگو کے بعد خواصون نے عرض کی اب ہمین رخصت
مرحمت فرمائیے ملکہ انجم نے کہا اس دفعہ تم اسیطرح چلی گئی تھین اور آج بھی جاتی ہو مین اجازت نہ دونگی خواصون نے عرض کی
ہم لوگون کے متعلق ملکہ عالم کے بہت سے کام ہین اور وہ کام اس قسم کے ہین کہ بے ہم لوگون کے ہرج ہونگے اور انکے ہرج
ہونے سے بڑا نقصان ہوتا ہے اسوجہ سے ہم نہین ٹھہر سکتے ہین ملکہ انجم نے کہا اب روکنا بھی ٹھیک لازم نہین جاؤ مگر ہماری طرف سے اپنی
ملکہ کو بہت بہت دعا کہنا اور کہدینا کہ اگر اس عقد مین شریک نہ ہونگی تو ہمین ملال ہوگا کنیزون نے عرض کی بھلا ملکہ عالم اور
آپکے بلانے سے نہ آئین ضرور آئینگی یہ کہکر ملکہ مہتاب زعفران پوش نے کہا ہماری طرف سے سلام شوق کہنا اور مزاج پوچھنا
اور کہدینا کہ آرزوے ملاقات حد سے سوا ہے اگر مروت کو کام فرمائیے تو تشریف لائیے خواصین رخصت ہوئین اپنے تخت پر بیٹھ کر
عہدنامہ لیکر روانہ ہوئین کہ ذکر اس عہدنامہ کا وقت پر کیا جائیگا ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ عجب مزے کی بات ہوئی
ملکہ مہتاب زعفران پوش کا اپنی مان سے حیلہ کرکے پھر باغ مین آنا اور کنیز کو پوشیدہ طور سے خدمت مین بدیع الملک
کے روانہ کرنا جسوقت کنیز کو ملکہ نے روانہ کیا تھا یہ بھی کہدیا تھا کہ اگر بدیع الملک والدماجد سے باتین کرتے ہون تو نہ
جانا اور اگر کسی اور سے باتین کررہے ہون تو رقعہ دیکر واپس آنا مگر کنیز جو آئی بدیع الملک کو زرتاب جادو سے باتین کرتے
ہوئے پایا تھوڑی دیر تک اس امید مین کھڑی رہی کہ اب فراغت ہو اور بدیع الملک اٹھین تو مین رقعہ دون لیکن باتین
طولانی تھین بدیع الملک کو دیر ہوا کنیز نے دیکھا کہ آشوب جادو ایک سمت سے آتا ہے آشوب کو رقعہ دیا کہا شاہزادے
کو یہ رقعہ دیدینا آشوب نے ہنسکر یہ رکھ لیا کنیز وہان سے روانہ ہوئی آشوب ہنستا ہوا بدیع الملک کے قریب آیا چپکے
سے رقعہ دیا بدیع الملک بھی سمجھ گئے باتون کو جلدی جلدی ختم کیا چاہا انھون زرتاب نے عرض کی آپ نے ابھی کوئی تاریخ نہین
فرمائی بدیع الملک اسوقت جلدی مین تھے ایک دن مقرر کردیا زرتاب خوش ہوا ہنستا ہوا محل کے اندر آیا اپنی زوجہ سے کل
کیفیت بیان کی تاریخ بتائی وہ بھی بہت خوش ہوئی زرتاب نے کہا اب سامان کرنا بہت جلد لازم ہے شاہزادے کو یہان
ٹھہرنا ناگوار ہے طلسم کے فتح کرنے کا جوش ہے جبتک طلسم فتح نہ کرلینگے انکو چین نہ ملیگا انجم روشن بخت نے کہا سب سامان تیار ہے
صرف مسرونکا انتظام باقی ہے اور مین نے آپ کے کہنے کے بموجب عہدنامہ روانہ کردیا ہے اور پیام طلبی بھی دیا ہے امید تو ہے کہ انکا آنا ضرور
ہو اگر وہ آتین تو سب سے پہلے انکی خاطر کرنا چاہئے زرتاب نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا یہ کہکر باہر آیا جملہ انتظام کو حکم دیا یہان بھی
سب آرایش و زیبایش ہونے لگی بدیع الملک تنہا رقعہ کو پڑھا اسمین لکھا تھا کہ اب زیادہ بے مروتی نہ فرمائیے باغ مین

تشریف لائیے بدیع الملک نے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا شاہزادے سوار ہوکر باغ کی طرف روانہ ہوا
راہ طے کرکے باغ مین پہونچا بدیع الملک کا باغ مین داخل ہونا تھا ملکہ مہتاب زعفران پوش دوڑ کے شاہزادے سے
لپٹی بدیع الملک بھی اتنے زمانے سے مبتلاے رنج ومحن تھے بہت خوش ہوے ملکہ باغ مین ٹہلنے لگین بدیع الملک
نے کہا ملکہ تم اپنی کیفیت بیان کرو گو مین نے سنی ہو مگر تم سے بھی سننے کا مشتاق ہون ملکہ نے اپنی کل حقیقت بیان کی بدیع الملک
نے افسوس کیا کہا ملکہ مجھکو یہ کیفیت نہین معلوم تھی مگر مین عراب ابر سوار کو اسیر کرکے لایا ہون مین تو اسیوقت قتل کیے ڈالتا
تھا مگر آشوب جادو نے ایک بات بتائی کہ وہ میرے بعید مطلب ہو اس سبب سے اُسکو ابتک اسیر کرکے رکھا ہو مگر بعد حاصل
مطلب اسکو انشاء اللہ تعالی اس تکلیف شدید سے قتل کرونگا کہ اُسکے حال پر ماہیان دریا اور مرغان ہوا تاسف کرینگے تھوڑی
دیر تک یہ باتین رہین پھر بدیع الملک کو مہتاب زعفران پوش اپنے ساتھ بارہ دری مین لائے یہان صحبت بیہوشی منعقد
ہوئی حسب دستور قدیم صحبت قریب صبح تک گرم رہی جب بدیع الملک نے دیکھا کہ اب رات بہت کم باقی ہو مہتاب
زعفران پوش سے کہا ملکہ خدا حافظ اب صبح قریب ہو مجھکو جانے دو ملکہ نے کہا خیر مجبوری ہو تشریف لے جائیے بدیع الملک
باغ کے باہر آکے گھوڑے پر سوار ہوے اپنے مکان مین تشریف لائے آشوب جادو کہ اس راز سے ماہر تھا وہ بدیع الملک
کا منتظر تھا شاہزادے کو جو آتے ہوے دیکھا اپنے بستر خواب سے اٹھکر قریب آیا کہا اے شہریار آپ سے ایک عہدنامہ لیا
جائیگا بدیع الملک نے فرمایا مجھسے عہدنامہ کون لیگا آشوب نے کہا ملک زرتاب جادو نے کچھ ملکہ شمیم عنبرین مو
کی خبر سنی ہو اسوجہ سے اُنکو ذرا خیال پیدا ہوا ہو بدیع الملک نے فرمایا مین بسروچشم عہدنامہ لکھدونگا لیکن یہ سب تمھاری
کارپردازیان ہین ورنہ یہان ملکہ شمیم عنبرین مو کا جاننے والا کون تھا آشوب نے عرض کی آقاے نامدار معاف فرمائیے گا خطا
تو میری ہی ہو اگر مین یہ بات جانتا تو کبھی اسکا اظہار نہ کرتا بدیع الملک نے فرمایا کیا مضایقہ ہو مین عہدنامہ لکھدونگا اسی ذکر
مین صبح ہوئی بدیع الملک نے نماز صبح پڑھی باہر تشریف لائے جملہ سردار حاضر ہوے زرتاب جادو بھی آیا بدیع الملک
سے کہا ایک امر کا امیدوار ہون بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو کہو زرتاب نے کہا عرض یہ ہو کہ غلام یہ ایک ہی دختر
رکھتا ہو اور بڑے ناز ونعم سے اسکو پرورش کیا ہو آج تک اسکے قلب پر کسی قسم کا ملال نہین آنے دیا اور اب اسکو اُنکی تیزی مین
دیتا ہون لہذا امیدوار اس امر کا ہون کہ حضور بھی اس غلام کے حال پر توجہ فرماکر اس سے بدمزگی کا م پیش آئین اس عنایت
کا مین مین شکرگذار ہونگا آیندہ حضور میرے اور اُسکے مالک ہین ہم لوگون کی کیا مجال ہو جو آپکے حکم سے سرتابی کر سکین
بدیع الملک نے فرمایا کہ آپکے کہنے پر منحصر نہین ہو مجھکو خود ایسے امور کا خیال رہتا ہو زرتاب جادو نے کہا مین ایک گستاخانہ کلمہ
عرض کرتا ہون مجھے معاف فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا جو آپکے مزاج مین آئے فرمائیے زرتاب جادو نے کہا آپ کو خدا نے
عزت وحرمت وشرافت وجرأت وہمت سب کچھ عطا فرمایا ہو اور ہر شخص کو آپکا خواہان کیا ہو آپکو ابھی بہت سے موقع ایسے
درپیش ہونگے اور بڑے بڑے شاہان عالیجاہ آپ سے سلسلہ پیش آئینگے جیسا غلام نے کیا ہو لہذا اتنا خیال رہے کہ ہر ایک شخص
کو اُسکے قرینے کے موافق تصور فرمائیے یا بہت سی شاہزادیان آپکی تمنائین کرینگے لیکن یہ بات جو کمترین سے ہوئی کہ اُن مین نباہی
جائیگی یہ موافق رسم خاندان آنجناب ہوگا اسکا خیال رکھیے گا کہ اگر خلاف مرضی ہو تو اس رو نا یک پرچہ اپنے دستخط خاص سے
مزین فرماکے غلام کو عطا فرما دیجیے گا کہ میرے لیے وہ افتخار نامہ کرزین ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا مجھکو سب طرح منظور ہو
زرتاب نے کہا آپ مالک ہین غلام پہ دری فرماتے ہین یہ چند باتین کرکے زرتاب تو رخصت ہوا بدیع الملک نے آشوب
جادو سے فرمایا جسوقت ملکہ شمیم اس کیفیت کو سنینگی تو کیا کہینگی انہین وجہون سے وہ یہان آنے کو مانع تھین آشوب
نے کہا پھر آپ ہی اور ان مین فرق کیا ہو یہ خاندان عالی سے ہین زرتاب جادو اس طلسم مین سب سے عالی خاندان مانا جاتا ہو اور

یہی سبب ہی جو ایسے ایسے عہدے اسکو خونخوار نے دیے ہین خونخوار بادشاہ طلسم ہو مگر خاندان مثل زرتاب کے نہین
رکھتا ہو اور گلپوش تو سب سے کمتر ہی خاندان مین بھی اچھا نہین ہو اگر آپکو میرے موقوف کرنے کا اعتبار ہو کسی اور واقف کار
سے تحقیق فرما لیجیے بدیع الملک نے فرمایا یہ ضرور ہی مگر اب تو سب یکسان ہو گئے اپنا مذہب ترک کر چکے مسلمان ہو گئے سب
یکسان ہین آشوب نے عرض کی عالی خاندان ہر وقت مین اچھا ہی اور اگر عہدے کی نظر سے دیکھیے تو بھی گلپوش
زرتاب جادو سے کمتر ہی زرتاب کو اسوقت اختیار ہی کہ وہ طلسم مین جسکو چاہے موقوف کرے اور جو ایجاد و پیدا
کرے جس در بند کو چاہے توڑ ڈالے خود گلپوش اسکا ماتحت ہی بدیع الملک نے کہا اب تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا مین یہ کہتا
اور واقعی یون ہی کہ زرتاب سے مجکو ایک خصوصیت ہی اس نے میری خوشی ہر طرح کی کفر کو ترک کیا مسلمان ہوا گلپوش
سے یہ امید نہین ہی پھر زرتاب نے مجکو پیام دیا اور موافق رسم خاندان میرے ساتھ عقد کو کہا یہ بات صاحبقران تک جائیگی
اور صاحبقران اسکا مرتبہ کرینگے گلپوش کو یہ بات حاصل نہوگی مین نے جو بات کہی تو صرف ملکہ تمیم کی محبت خاص کا
باعث تھا جو یہ بات میرے منہ سے نکلی کہ ملکہ تسنیم کو مجھسے اور مجکو اُنسے ایک محبت خاص ہی آشوب نے کہا پھر قطع محبت
کیواسطے تو زرتاب نہین کہتے ہین بلکہ حفظ مراتب کے لیے اس قدر اُنھون نے کہا بدیع الملک نے کہا اسکا لحاظ رہیگا
زرتاب نے کہا اے شہریار ابھی پانچ روز باقی ہین اگر مزاج مبارک مین آئے تو برائے شکار چلیے بدیع الملک نے کہا
برائے شکار تو نہین اگر تمھاری رائے ہو تو مین ملکہ تسنیم سے ملنے چلون آشوب نے دیکھا کہ بدیع الملک کو
واقعی ملکہ سے ملنے کا اشتیاق ہی کہا بہتر میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اور جسوقت مین عرض کرون واپس آئیے بدیع الملک
نے فرمایا دو تین روز سے زیادہ وہان نہین رہینگے آشوب نے عرض کی تین دن کے بعد پھر یہان ضرور واپس آئیے بدیع الملک نے
فرمایا دو تین روز سے زیادہ وہان نہین رہینگے آشوب نے کہا کب تشریف لے چلیے گا بدیع الملک تو اس امر کے
جویا تھے فرمایا ابھی چلونگا مگر زرتاب جادو پر یہ بات ظاہر نہو کوئی حیلہ بہانہ کرو کہ وہ قبول کرے آشوب نے عرض کی
آپ تشریف لیچلیے ہم زرتاب کو سمجھا دینگے بدیع الملک نے منظور کیا آشوب جادو زرتاب کے پاس گیا کہا ابھی پانچ
روز کا عرصہ ہو شاہزادہ کی طبیعت گھبراتی ہی مین طلسم کی سیر کرانے کو اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون دو ایک روز کے بعد لے آؤنگا
زرتاب نے کہا اور آدمی ساتھ کر دیے جائین آشوب نے کہا کیا ضرورت ہی خود انکا لشکر موجود ہی لیکن بیکار سبکو تکلیف دینے
کی کیا ضرورت ہی مین اپنے مکان خاص پر لے جاؤنگا ایک روز وہان مہمان رکھونگا اور پھر لوگون کے یہان لے جاؤنگا اُن کو
مسلمان ہونے کی ترغیب دونگا زرتاب نے کہا بہتر ہی آشوب وہان سے بدیع الملک کے پاس آیا کہا تشریف لیچلیے مین نے
ایسا کچھ زرتاب سے بیان کیا ہی بدیع الملک نے کہا مرکب لاؤ آشوب نے عرض کی مرکب کی ضرورت نہین ہی میرے
ہمراہ تخت پر تشریف رکھیے تب جلدی پہونچیے گا بدیع الملک نے قبول کیا آشوب کے تخت پر بیٹھکر روانہ ہوے یہان
لشکر والون سے بھی کہدیا کہ ہم ذرا سیر کو جاتے ہین دو ایک روز مین آ جائینگے آشوب جادو جو بدیع الملک کو لیکر روانہ
ہوا چلے اپنے مکان خاص پر آ کر تخت اُتارا بدیع الملک نے دیکھا ایک مکان نہ طول بنا ہی باغ بہت اچھا ہی مکان کی
پتھری عمارت و رنگ مکان کا عجب نہایت وسیع بدیع الملک نے فرمایا اے آشوب یہ مکان کس کا ہی آشوب نے عرض کی
حضور ہی کا کفش خانہ ہی بدیع الملک نے کہا تمھارا مکان ہی آشوب نے عرض کی جی ہان آپکی قدمبوسی کے لیے یہان
بہت سے لوگ مشتاق تھے خصوصاً آپ کی کنیزون کو حد سے زیادہ اشتیاق تھا آج جو موقع ملا آپ کو یہان لے آیا
بدیع الملک نے فرمایا تم نے پہلے وہان اسکا تذکرہ بھی نہ کیا آشوب نے کہا اوس وقت مجکو خیال آیا یہ کہکر عرض کی ہم اسی
تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا بھائی تمھارا مکان ہی پیشتر تم جاؤ مین بھی چلونگا آشوب نے منظور کیا

بدیع الملک کو پہلے اپنے مکان میں بھیجا بعد میں آپ داخل ہوا بدیع الملک جب مکان کے اندر تشریف لے گئے جو لوگ اس مکان میں تھے بدیع الملک کو دیکھکر حیران ہوئے چاہتے تھے کچھ دریافت کریں مگر آشوب جادو کو عقب میں دیکھا سب خاموش ہو رہے آشوب نے سب سے کہا یہ آقائے نامدار میں انکی قدمبوسی کرو سب نے بدیع الملک کی قدمبوسی کی شاہزادے کو مسند پر لیجاکر بٹھایا آشوب جادو بڑی خاطر سے پیش آیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک سے عرض کی میں آپکو یہاں اس غرض سے لایا ہوں کہ بانیان طلسم نے میرے مکان میں ایک چیز کا دفینہ کیا تھا مگر علامت نہیں کیا تھا کہ وہ کیا شی ہے اور یہ کہدیا تھا کہ جب طلسم کشائے اصلی آئیگا اور وہ اس زمین کو کھودیگا تو اسکو پائیگا اسکی حقیقت سوائے خونخوار کے اور کوئی نہیں جانتا ہے جسنے اپنے بزرگوں سے یہ سنا ہے کہ جو شخص اسپر قابض ہو جائیگا وہ اس طلسم کو ضرور فتح کریگا اور جو فتاح اصلی نہوگا اسکو یہ چیز دستیاب نہوگی اور یہی علامت طلسم کشا ہے اگر آپ اسکو حاصل کیجئے گا تو آپکی طلسم کشائی میں کسی کو کلام نہوگا اور خونخوار کو بھی اس بات کا یقین ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا بہت اچھی بات ہے جہاں پر کہو میں کھودوں آشوب نے جگہ بتائی بدیع الملک نے کمر سے خنجر نکالا زمین کھودنا شروع کی جب دو چار گز زمین کھودی تو ایک صندوق آہنی برآمد ہوا بدیع الملک نے خوش ہو کر اس صندوق کو نکالا دیکھا ایک قفل اسمیں پڑا ہے بدیع الملک نے بہت زور کیا مگر وہ قفل نہ ٹوٹا بدیع الملک سے آشوب نے عرض کی نہ قفل نہ ٹوٹے گا بدیع الملک نے کہا میرا اسکی کیا سبب کی جائے صندوق کو توڑنا چاہا مگر صندوق بھی نہ ٹوٹا بدیع الملک عاجز ہوئے آشوب نے عرض کی اے شہریار یہ معاملات تحت میں زور و طاقت سے انکو تعلق نہیں ہے صندوق رہنے دیجئے جب واپس چلیئے گا تو اسکی نسبت زرتاب جادو سے صلاح کریگے شاید وہ اسمیں کوئی بات پیدا کریں بدیع الملک نے کہا بہتر ہے صندوق کو احتیاط سے رکھدیا ایک روز بدیع الملک کو آشوب نے اپنے یہاں مہمان رکھا دوسرے روز بدیع الملک نے خود کہا کہ اب مجھکو رخصت کرو آشوب نے کہا آپکی خوشی پر موقوف ہے بدیع الملک نے تخت طلب کیا آشوب جادو تخت لیکر حاضر ہوا بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا صندوق بھی تخت پر رکھ لیا طرف باغ ملکہ شمیم عنبر مو کے روانہ ہوا تھوڑی دیر میں قریب باغ پہونچا بدیع الملک نے کہا اب یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ ملکہ یہاں ہیں یا نہیں ہیں آشوب جادو نے عرض کی آپ یہاں تشریف رکھیں میں اس کیفیت کو دریافت کیے دیتا ہوں بدیع الملک وہیں ٹھہرے رہے آشوب جادو تخت اڑا کر کے باغ کی طرف چلا جب وسط باغ میں تخت پہونچا اس نے دیکھا تو ملکہ باغ میں موجود تھیں کنیزیں باغ میں ٹہل رہی تھیں آشوب جادو نے تخت کو پھیرا قریب بدیع الملک پہونچکے تخت اتارا بدیع الملک کے پاس حاضر ہو کر عرض کی ملکہ عالم یہیں تشریف رکھتی ہیں بدیع الملک نے کہا اب مجھکو وہاں تک پہونچادو آشوب جادو نے پھر بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا باغ میں لاکر ایک گوشہ میں اتارا بدیع الملک تخت سے اترے بارہ دری کیطرف روانہ ہوئے کنیزوں نے بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا ملکہ شمیم کو خبر دی کہ شاہزادہ عالم تشریف لاتے ہیں شمیم عنبر مو نے جو یہ خبر فرحت اثر سنی خوش ہو گئی اٹھ کے بیتابانہ دوڑی بدیع الملک قریب بارہ دری پہونچ چکے تھے کہ دیکھا ملکہ شمیم خود آتی ہیں بدیع الملک ملکہ کو دیکھکر ہنسنے لگے ملکہ نے کہا اے شہریار اگر ہم آپکو ایسا جانتے تو ہرگز اس درجہ اپنے دل کو مائل نہ ہونے دیتے آپ نے غضب کیا مجھکو بے صبری حلال کیا انتظار میں آنکھیں سفید ہو گئیں بدیع الملک نے کہا ملکہ میں مجبور تھا ایسے ہی اسور درپیش تھے کہ میں نہ آسکا شمیم نے کہا آپکے دل بہلنے کیلئے ہر جگہ ایک نہ ایک ذریعہ حاصل ہے اور مجھکو یہ بات ممکن نہیں اسوجہ سے مجھکو بہ نسبت آپکے مفارقت کے دن زیادہ شاق ہوتے ہیں بدیع الملک نے کہا ملکہ میں واقعی مجبور تھا شمیم نے کہا زرتاب جادو سے ملاقات بھی ہوئی کچھ مطلب بھی حاصل ہوا بدیع الملک نے کہا ہاں ملاقات بھی ہوئی اور کچھ انتظام بھی ہوا ہے ملکہ شمیم نے کہا کس بات کے انتظام ہوتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا کچھ لوح کے حاصل کرنے کی تدبیر ہوئی ہے غراب ابر سوار جو لوح والا کا بیٹا ہے اسکو

مین نے گرفتار کر لیا ہو اب اسکا باپ آئیگا ضرور کچھ فساد پڑیگا وہ بھی گرفتار ہوگا ملکہ نے کہا اور اسکے علاوہ بھی کچھ انتظام ہوا ہو
بدیع الملک نے کہا اور تو کوئی انتظام نہین ہو ملکہ شمیم عنبر مو نے پوچھا آپ زرتاب کے یہان کب تک قیام پذیر رہے
بدیع الملک نے فرمایا ابتک وہین ہون اسوقت تمھاری یاد نے بیقرار کیا اشوب جادو سے مین نے کہا وہ اپنے تخت پر بٹھا کے یہان
تک لایا آپ نہین معلوم کہان چلا گیا آج کے تیسرے دن آنے کا وعدہ کیا ہو ملکہ نے پوچھا آپ نے لشکر کو بھی وہین بلا لیا بدیع الملک
نے فرمایا ضرورت ہی ایسی تھی کہ بے لشکر کچھ نہ ہو سکتا تھا ملکہ نے کہا اب آپ یہان کے روز تک تشریف رکھیےگا بدیع الملک
نے کہا مین تین دن تک یہان رہونگا ملکہ نے کہا مین یقین نہین کر سکتی آپکی طبیعت بہت گھبرائیگی کیونکر یہان چین آئیگا بدیع الملک
نے گھبرا کے کہا اسکی وجہ ملکہ نے کہا چونکہ تمام لشکر آپکا وہان ہو لشکر یہان ہوتا تو آپکا دم نہ گھبراتا بدیع الملک نے فرمایا تمھارے
پاس دم کیون گھبرائیگا اور آرام آئیگا ہان جب تک تمکو نہین دیکھا تھا دل بیقرار تھا طبیعت گھبرائی تھی تمھاری یاد آتی تھی ملکہ
نے کہا کیا وہان کوئی طبیعت کا بہلانے والا نہ تھا بدیع الملک نے کہا وہان کون ایسا تھا جسکی وجہ سے طبیعت بہل جاتی ملکہ
نے کہا آخر آپ کے رفیق مصاحب سب لوگ تھے آپکی طبیعت نہ بہلاتے ہونگے علاوہ اسکے نئے میزبان کیا آپکے دل بہلانے
مین کسی وقت تاخیر کرتے ہونگے بلکہ اب آپکے مہربان صاحب کی طبیعت بہت گھبراتی ہوگی بدیع الملک نے کہا مین زرتاب
سے پوچھکر آیا ہون ملکہ نے کہا جو شخص کسی سے پوچھکر آتا ہو تو کیا اسکا دل نہین گھبراتا ہو بدیع الملک نے کہا ملکہ تم ازحد بدگمان
ہو جسوقت سے مین یہان آیا تمھاری باتین بخوبی تمام سمجھ رہا ہون بھلا تم ایسی بدگمان ہوتی ہو ملکہ نے جواب دیا کہ مین کچھ نہین سمجھتی
ہون ہان یہ دوسری بات ہو کہ آپ میرے کلام کو کسی اور معنے سے جو دل مین ہو کلمات بدگمانی تصور فرماتے ہین بدیع الملک نے
بات کو کاٹ کے اور ذکر چھیڑا ملکہ بھی مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہی پھر صحبت مینوشی گرم ہوئی صبح تک شغل مینوشی رہا
جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک نے کہا ملکہ اب صحبت کو برخاست کرو مین کئی روز سے شب کو نہین سویا ہون طبیعت
پریشان ہو ملکہ نے جلسہ برخاست کیا بدیع الملک اُٹھکر مسہری پر تشریف لے گئے ملکہ بھی اپنی مسہری پر گئین بدیع الملک
چونکہ بہت دن کے جاگے ہوئے تھے مسہری پر جاکر آرام فرمایا اسکو بھی فراق بدیع الملک مین اکثر شب کو بیدار رہی تھین
یہ بھی بیخبر سو گئین قضائے کار اتفاقات روزگار گلپوش جادو کسی ضرورت سے کہین گیا تھا اُسوقت پلٹا ہوا آتا تھا باغ کے جو
قریب پہونچا اس نے دل مین خیال کیا کہ ملکہ کو دیکھتا چلون یہ سوچکر باغ مین آیا کنیزین باہر جو تھین اُنھون نے گلپوش جادو
کو آتے ہوئے دیکھا کانپ گئین کچھ تو وہین موجود رہین کچھ ملکہ کی خوابگاہ مین پہونچین ملکہ کو جگایا ملکہ گھبرا کے اٹھین کہا ارے
خیر تو ہو کنیزون نے عرض کی کہ آپکے والد ماجد تشریف لاتے ہین اب غضب ہوگا ملکہ بھی گھبرا گئین بدیع الملک کی مسہری کے
پاس آئین شانہ ہلایا بدیع الملک کی آنکھ کھلی ملکہ نے کہا اے شہریار غضب ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا خیر تو ہو ملکہ نے کہا والد
ماجد تشریف لاتے ہین باغ مین آ چکے ہین بدیع الملک نے فرمایا کچھ اندیشہ نہین ہو جب یہان آئینگے دیکھا جائیگا ملکہ نے
کہا آپ کیواسطے تو کچھ نہ ہوگا آپ تو جسطرح بن پڑیگا انسے مقابلہ کرنے کو موجود ہونگے اور اس صورت سے اپنے کو بچائیےگا مگر مین کیا کر سکتی
ہون میری ہر طرح خرابی ہوگی بدیع الملک نے کہا ملکہ کسی کی کیا مجال ہو جو تمھاری طرف بنظر قہر دیکھ سکے یہ ذکر تھا کہ گلپوش
جادو سامنے سے آیا بدیع الملک کو دیکھکر حیران ہوگیا کہا او جوان تو کون ہو بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر جواب
دیا کہ منم بدیع الملک گلپوش نے کہا اس باغ مین تمھارا کیا کام تھا بدیع الملک نے کہا تجکو اسکے دریافت سے کیا کام
ہو گلپوش نے آگے بڑھکے ایک گولا بدیع الملک کیطرف پھینکا آسمان سے کچھ آگ کچھ پتھر کچھ خاک کی بارش ہونے لگی مگر
بدیع الملک اسیطرح کھڑے رہے کسی چیز نے اثر نہ کیا اُس نے پھر ایک سحر کیا بدیع الملک پر پھر کچھ اثر نہ ہوا جب تین چار
بار سحر کر چکا اور عاجز ہوا اس نے چاہا بدیع الملک کو کمر مین ہاتھ دیکے اُڑون یہ سوچکر بلند ہوا مگر ببرکت لوح سلیمانی

بدیع الملک تک نہ آسکا جب ہر طرح مجبور رہا تو اُس نے باغ میں آگ لگادی باغ ہر طرف سے جلنے لگا بدیع الملک نوجوان نے خیال کیا یہ آتش سحر ہے لوح کا عکس اس آگ پر ڈالا مگر وہ آتش سحر نہ تھی ملکہ نے بھی سحر سے باران سحر برسایا لیکن وہ آگ نہ بجھی بدیع الملک نے یہ کیفیت جو دیکھی تجھے ایسا نہ ہو اس گھبراہٹ میں گلپوش ملکہ شمیم عنبر مو کو اُٹھا لیجائے تو غضب ہو یہ سوچکر چاہتے ہیں کہ ملکہ کے قریب پہنچیں کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا ملکہ کو اُٹھا لے گیا بدیع الملک نے بہت کوشش کی کہ ملکہ کو اس پنجہ سے چھڑائیں مگر وہ پنجہ بلند ہو چکا تھا سب تدبیریں بیکار ہو گئیں بدیع الملک مجبور ہو گئے کنیزیں بھی سحر کر کر کے اس باغ سے نکل گئیں تنہا بدیع الملک اس باغ میں رہے آخر مجبور ہو کر دیوار پھلندنے کے ذریعہ سے چڑھے باغ کے باہر آئے مغموم و مضمحل ایک درخت کے سائے میں آکر بیٹھے اب خیالات آنے لگے کہ گلپوش جو ملکہ کو لیگیا ہے نہیں معلوم اسکا کیا حال کریگا دیکھئے اب ملاقات ملکہ سے نصیب ہوتی ہے یا عمر بھر آپکے فراق میں تڑپنا پڑتا ہے یہ خیال کر رہے تھے کہ بدیع الملک نے دیکھا سامنے سے ملکہ شمیم باحال پریشان بالباس شکستہ تمام جسم میں آبلے پڑے ہوئے عجب کیفیت سے روتی ہوئی چلی آتی ہیں بدیع الملک آگے بڑھے قریب جاکے پوچھا ملکہ یہ کیا مصیبت ہے ملکہ شمیم نے کہا اے شہریار میں اسوقت مبتلائے سحر ہوں میرے دل میں آگ لگی ہے آپکے پاس جو اشیاء دافع سحر ہیں مجھکو دیجئے کہ میں انکو اپنے جسم سے مس کروں کہ یہ جلن موقوف ہو تو آپ سے کچھ حال اپنا عرض کروں بدیع الملک نے بازوبند اور مہرہ اور لوح سلیمانی اسیوقت ملکہ کو دیکر کہا اب کچھ اندیشہ نہیں ہے بدیع الملک نے جیسے ہی تحفہ جات ملکہ کو دئے ملکہ کے برابر ایک شخص پنجہ پیدا ہوا ملکہ نے وہ سب تحفہ جات اُس پنجہ کو دئے اور نعرہ کیا باش اے بدیع الملک میں گلپوش جادو اب میرے ہاتھ سے کہاں بچکر جائیگا بدیع الملک نے جو دیکھا تو ملکہ کا پتہ نہیں گلپوش جادو سامنے کھڑا ہے شاہزادہ نے جو تلوار کھینچی گلپوش نے سحر کیا بدیع الملک کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ آیا شاہزادہ زمین پر بیٹھ گیا قریب تھا کہ گلپوش کمر میں پنجہ ڈالکر لیجائے کہ آسمان سے نعرہ ہوا اسمِ آشوب جادو ہے بدیع الملک نے دیکھا کہ آشوب تخت پر سوار زمین پر آیا آتے آتے آشوب نے ایک گولا گلپوش کی طرف پھینکا گلپوش نے اُس گولے کو دفع کیا آشوب نے کچھ پانی کے چھینٹے بدیع الملک پر دیئے کہ شاہزادہ کے ہاتھ پاؤں قابو میں آئے بدیع الملک پھر تلوار پکڑ کے اُٹھے گلپوش نے پھر سحر کیا بدیع الملک پھر زمین پر بیٹھ گئے آشوب نے چاہا میں بدیع الملک پر سے سحر اُتاروں مگر گلپوش پیچھے پڑ گئے آشوب کے نزدیک آیا آشوب نے بھی پنجۂ سحر جیبولی سے نکالا دونوں میں پنجہ چلنے لگا یہاں تک پنجہ چلا کہ دونوں عاجز ہوئے مگر گلپوش جادو بہت مجبور رہا پنجہ پھینک کر غرق زمین ہو گیا آشوب نے بدیع الملک پر سے سحر اُتارا شاہزادہ کے ہاتھ پاؤں کھلے آشوب نے عرض کی اے شہریار عالم یہ کیا واقعہ گذرا تھا بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی آشوب نے کہا آپ تشریف لے چلئے زرتاب جادو کچھ بندوبست کر دینگے بدیع الملک نے فرمایا مجکو سوائے ذات پروردگار اور کسی کی فرصت نہیں مگر وہاں چلنا ضرور ہے وہاں جا کے لشکر کو ہمراہ لیکر پھر گلپوش کے مرحلے کی طرف جائینگے آشوب نے کہا آپ تشریف لے چلئے بدیع الملک نے کہا مگر اے آشوب ملکہ کی کیفیت جب تک میں وہاں جاؤنگا اور جو لشکر ہمراہ اپنے لیکر آؤنگا اُسوقت تک کیا ہوگی آشوب نے عرض کی اے شہریار انکو بہت کچھ مصائب درپیش ہونگے گلپوش جادو قید کر یگا زنجیریں پہنائے گا اور نہیں معلوم کیا حالت کی جائیگی بدیع الملک نے فرمایا اے آشوب میں بہتر جانتا ہوں کہ اسوقت تک بھی یہ طور اسی طرح سے گلپوش جادو کے مکان پر چلیں خدا مالک ہے وہاں تک جانے جانے کوئی صورت پیدا ہو جائیگی آشوب نے عرض کی اے شہریار چلئے لشکر کی ضرورت چلنا ضرور ہے انکو اس امر کی اطلاع تو ہو جائے بدیع الملک ناخوش ہو رہے آشوب نے تخت نیچے اُتارا بدیع الملک سے کہا تشریف رکھئے بدیع الملک تخت پر سوار ہوئے آشوب جادو نے

تخت بلند کیا بدیع الملک سے راہ مین عرض کی ای شہریار آپ طلسم کشا ہین ایسا نہ کیجیے ایسا لیے بہت سے مصائب
آپکو درپیش ہونگے اور وہ آپ کو اٹھانا پڑینگے بدیع الملک نے فرمایا ہم جوان ہین گھبرا ای آشوب جادو سبق صدمہ
ایسا بگڑا ہوتا ہی کہ بہت مشکل سے صبر آتا ہی آشوب نے عرض کی ای شہریار یہ ضرور ہی صبر مشکل سے آتا ہی مگر ایسی حالت مین آدمی کو
لازم ہی کہ عقل کو درست رکھے اور تدبیر معقول سوچے بدیع الملک نے فرمایا اب کیا تدبیر معقول ہو سکتی ہی ایسی حالت
مین سوا لڑنے اور مقابلہ کرنے کے دوسری تدبیر نہین ہی آشوب نے کہا کچھ ہو مگر عقل کے ساتھ کام کرنا چاہیے بدیع الملک
نے فرمایا اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دربند گلپوش جادو بعد دربند زرتاب جادو کے ہی یا زرتاب جادو کا دربند پہلے ہی
آشوب نے عرض کی زرتاب جادو کا دربند بعد دربند گلپوش جادو کے واقع ... ہی اور جلد فتح ہو جائے گا
بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے آتے تھے کہ آشوب نے تخت کو نیچی کی طرف مائل کیا بدیع الملک نے نگاہ نیچی کی دیکھا
زرتاب جادو کا مکان معلوم ہوتا ہی بدیع الملک نے کہا ای آشوب یہان سے بہت قریب طلسم کا بارہ ... آشوب نے
عرض کی ای شہریار یہان سے تین روز کی راہ ہی مگر آپ تخت پر تشریف لائیے سو جب سے جلد پہونچے یہ کہکر آشوب نے تخت اتارا
بدیع الملک مغموم و مضمحل اترے لشکریون نے جو بدیع الملک کو دیکھا سب دوڑے آفتاب نیزہ باز بھی آیا سب نے
بدیع الملک کو سلام کیا مزاج پوچھا آفتاب نے صورت دیکھکر عرض کی ای شہریار مزاج مبارک کیسا ہی کچھ کدر پایا جاتا ہی
بدیع الملک نے کہا ہان کچھ افکار درپیش ہین انکی وجہ سے یہ کیفیت ہی آفتاب نے عرض کی غلامون سے ارشاد فرمایئے کیا
فکرین ہین بدیع الملک نے کہا آپ لوگون کو معلوم ہو جائیگا آفتاب خاموش ہو رہا بدیع الملک اپنے مکان مین
تشریف لائے نوکرون نے زرتاب جادو کو خبر دی کہ بدیع الملک نوجوان تشریف لائے ہین زرتاب جادو اسی وقت
خوشی خوشی بدیع الملک کے دیکھنے کو آیا مگر یہان آکر بدیع الملک کو استاد رنجیدہ و غمگین پایا پہلے سلام کیا بدیع الملک نے
جواب سلام دیکر اپنے پاس بلا کے بٹھایا زرتاب نے عرض کی مزاج مبارک کیسا ہی کیون اسقدر خاطر عالی مکدر ہی بدیع الملک
نے کہا کچھ امور ایسے ہی ہین جو باعث فکر ہین زرتاب نے عرض کی آخر غلامان جانباز کس واسطے ہین بیان فرمایئے ہم کچھ اسکی
تدبیر کرین بدیع الملک نے لوح اور بازوبند وغیرہ جانے کی کیفیت بیان کی زرتاب جادو نے عرض کی پیر حضور اسقدر
متفکر کیون ہین سب ملکی ہو جائیگا آپ براحت و آرام بسر کیجیے غلام سب انتظام درست کر دیگا گلپوش جادو کیا چیز ہی لوح
اور بازوبند لیجائے اگر اسوقت خود نگونسار بھی کوئی امر میرے خلاف کرے تو اس سے بھی جنگ کرنے مین عاری نہین ہون اور
گلپوش تو بیچارہ ایک دربند کا حاکم ہی بدیع الملک نے فرمایا مجکو زیادہ خیال اس امر کا ہی کہ جو شخص خاص میری وجہ
سے بدنام ہوا ہی اسکو کسی طرح کا گزند نہ پہونچے یہ باعث میرے رنج کا ہی زرتاب جادو نے کہا آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین
کیا مجال گلپوش کی جو کسی کو تکلیف پہونچا سکے بدیع الملک نے کہا میرا قصد یہ ہی کہ بہت جلد آگے مرحلے کی طرف
جاؤن زرتاب نے کہا آپ کے جانے کی کیا ضرورت ہی غلام سب بندوبست کر دیگا بدیع الملک نے فرمایا میرا جانا ضرور
و لازم ہی جب تک مین اس کام سے فراغت حاصل نہ کرونگا تب تک نچلا بیٹھنا ... زرتاب نے عرض کی آپ کیون
اسقدر گھبراتے ہین سب انتظام ہو جائیگا آپ یہان تشریف رکھیے مین اسکا انتظام ابھی کرتا ہون گلپوش کے یہان آدمی
روانہ کرتا ہون اسکو یہان بلاتا ہون ملاقی ہونیکی ترغیب دونگا دیکھون وہ کیا عذر کرتا ہی جب وہ کچھ عرض کرے اسوقت
آپکو اختیار ہی جو مزاج مبارک مین آئے کیجیے گا بدیع الملک نے کہا آپ کو اختیار ہی جو مزاج مین آئے وہ انتظام کیجیے مین
آج آپکی خاطر سے رکتا ہون مگر کل روانہ ہو جاؤنگا زرتاب نے عرض کی آپ کل تشریف لیجائیگا اور اگر غلام آج ہی مین کچھ انتظام کر دے
تو آپکا تشریف لیجانا بیکار ہوگا بدیع الملک نے کہا اگر گلپوش یہان آئے اور ایمان لائے تو مجکو کشش کرنیکی کوئی ضرورت

نہین ہی زرتاب نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون کچھ اسکے متعلق انتظام کرنا ہی بدیع الملک نے فرمایا آپ تشریف لیجایئے
زرتاب رخصت ہوا بدیع الملک نے آشوب جادو سے فرمایا اب کل تک چلنا موقوف رہا آشوب نے کہا ای شہریار
آپ کیون گھبراتے ہین کل تک انتظام درست ہو جائیگا زرتاب ضرور گلپوش کو کل تک یہان بلا لیگا بدیع الملک
نے فرمایا اُسکے بلانے سے گلپوش ضرور چلا آئیگا آشوب نے کہا آپ نے کچھ کیفیت تو نہین بیان کی ہی بدیع الملک
نے کہا مین نے کچھ کیفیت نہین بیان کی ہی مگر یقین ہی کہ وہ ضرور آئیگا بدیع الملک خاموش اپنے کمرے مین آئے ملکہ
شمیم عنبرین مو کی یاد مین بیقرار ہوے کروٹین بدلنے لگے دل بیقراری سے مرغ بسمل آنکھین اشکباری سے نمونہ ساحل
عجیب حالت عجب کیفیت آشوب جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا ای شہریار صبر فرمایئے بہت حالت ابتر نہ کیجیے
بہت کم زمانہ باقی ہی ملکہ آپسے ملیگی کیون اسقدر آپ اپنے تئین پریشان کرتے ہین بدیع الملک نے کہا ای آشوب جادو
مین اس حالت کو نہین بیان کر سکتا ہون جو قلق ملکہ مین میرے دل کی ہی خدا ہی خوب جانتا ہی آشوب نے عرض کی آپ
ملکہ مہتاب کے یہان تشریف لیجایئے دل بہلایئے بدیع الملک نے فرمایا دیکھا جائیگا یہان بدیع الملک اور آشوب
مین یہ گفتگو تھی مگر زرتاب جادو جو رخصت ہوکے آیا اُس نے ایک نامہ اُسیوقت گلپوش جادو کے نام لکھا مضمون اسکا
یہ تھا کہ ای گلپوش جادو تمکو لازم ہی کہ اس نامہ کے دیکھتے ہی یہان چلے آؤ تم سے ایک کار ضروری ہی اور تمھارے مفید
مطلب ایک بات ہی اگر نہ آؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے پھر یہ وقت نکل جائیگا اور ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا آیندہ تمکو اختیار ہی
ازراہ دوستی و محبت تمکو تحریر کیا اب عمل کرنا تمھارا کام ہی جب نامہ تمام ہوا تو ایک ساحر کو بلا کر نامہ دیا اور کہا کہ اس نامہ
کو گلپوش جادو کے پاس پہونچانا اور کہنا کہ تم سے ہمین ایک قسم کی محبت ہی اسوجہ سے ایسے وقت پر تمکو اطلاع دی گویا
تمہین اپنا بہت بڑا دوست تصور کیا اب تمہین لازم یہ ہی کہ بہت جلد ہمارے پاس آؤ یہ کہکر نامہ دار کو رخصت کیا
نامہ دار روانہ ہوا دو دن کی راہ چند ساعت مین بزور سحر طی کرکے گلپوش کے مکان پر پہونچا اُسوقت گلپوش جادو اپنے
دیوان خانہ مین بیٹھا تھا کچھ انتظام لشکرکشی ہو رہا تھا کہ نامہ دار زرتاب پہونچا لوگون نے گلپوش کو اطلاع دی کہ
ایک نامہ دار ملک زرتاب جادو کا آیا ہی ایک نامہ لایا ہی گلپوش نے کہا اُسے جلد یہان لاؤ اُسکے غلام گئے نامہ دار
زرتاب کو اپنے ہمراہ اُسکے سامنے لے گئے نامہ دار نے سلام کیا گلپوش نے جواب سلام دیکر کہا ملک صاحب کے مزاج
مبارک کی کیفیت بیان کرو نامہ دار نے کہا سب خیریت ہی آپکو یہ نامہ دیا ہی گلپوش نے نامہ دار سے نامہ لیا لفافہ کھولا
جب مضمون پڑھا بہت خوش ہوا اپنے مصاحبین سے کہا ہمارے حال پر ملک صاحب بڑی توجہ فرماتے ہین یہ کہکر نامہ
پڑھکے سنایا کہا نہین معلوم کیا بات ہی جو اُنھون نے مجکو یاد فرمایا ہی مین اسیوقت جاؤنگا یہ کہکر اُس نے تخت سحر طلب کیا
ملازمین نے تخت لاکر رکھا گلپوش تخت پر سوار ہوا جانب مکان زرتاب روانہ ہوا تھوڑے عرصہ مین راہ کو طی کرکے
مکان زرتاب کے قریب پہونچا جو ساحر نامہ لیکر گیا تھا اُس سے کہا آگے بڑھکے میری اطلاع کرو نامہ دار اپنے تخت
کو آگے لایا بتعجیل تمام اپنے تئین زرتاب جادو کے پاس پہونچایا زرتاب اپنی کچہری مین اُسوقت بیٹھا تھا کہ نامہ دار
نے سلام کیا عرض کی حضور گلپوش جادو تشریف لاتے ہین زرتاب نے اپنے مصاحبین سے کہا آپ لوگ جائین باعزاز
و اکرام یہان لائین لوگ اُٹھے آگے بڑھے گلپوش نے جو لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تخت اُتارا سب نے اُسکو سلام
کیا اپنے ہمراہ لیا جہان زرتاب جادو بیٹھا تھا وہان لائے زرتاب بھی اسکو دیکھکر کھڑا ہو گیا کہا میرے پاس
آیئے گلپوش اُسکے پاس گیا بعد مزاج پرسی کے زرتاب نے پوچھا مین نے سنا ہی آپنے طلسم کشا کو اسیر کر لیا اور جو کچھ جانباز
اُسکے پاس تھے وہ بھی اپنے قبضہ مین کئے گلپوش نے کہا کیا عرض کرون مین اسکو اسیر کر چکا تھا مگر آشوب جادو اس

مقام پر آگیا اور اُس نے طلسم کشا کی مدد کی مین اُسوقت بہت پریشان تھا ایک سبب ایسا ہی تھا جسکی وجہ سے
میرے حواس بجا نہ تھے ورنہ بیان آشوب کی صورت نہ دکھائی دیتی پیوند خاک کر دیتا مگر مجبور تھا کہ اُسوقت ایسی
مصیبت مین گرفتار تھا کہ کچھ نہ کرسکا آشوب جادو طلسم کشا کو کہین لیگیا اور تحفہ جات جو کچھ مین نے لئے ہین وہ بھی
حاضر خدمت کرتا ہون یہ کہکر اُس نے جھولی مین ہاتھ ڈالا تحفہ جات نکالے زرتاب نے دیکھا سب چیزین موجود ہین
خوش ہوگیا کہا ای گلپوش جادو طلسم کشا کو اب اسیر کرلینا کوئی بات نہین ہے مگر وہ صاحب اقبال ہے اب بھی گرفتار نہین
ہوگا یہ کہکر گلپوش سے سب تحفہ جات لیلئے اور کہا اگر تم اپنے پاس نہ رکھو جبتک تمھارے پاس رہینگے سحر کرنے سے عاجز رہوگے
اگر اپنے گھر مین رکھوگے تو بھی سحر مین کم قوتی رہیگی گلپوش نے کہا یہ تو آپ بجا فرماتے ہین جس دن سے یہ تحفہ جات میرے پاس
ہین اکثر میرا سحر خطا کرتا ہو مناسب ہے آپ اپنے پاس رہنے دیجئے زرتاب جادو نے کہا اب ایک بات تمھارے مفید مطلب بتاتے
ہین لیکن پہلے یہ اقرار کرلو کہ قبول کرینگے گلپوش جادو نے کہا آپکی بات اور قبول نہ کرون یہ ہوسکتا ہے زرتاب نے کہا وہ
بات بھی ایسی ہی ہے گلپوش نے کہا جب میرے فائدہ کی بات ہے تو ضرور منظور کرونگا زرتاب نے کہا ابھی تمکو وہ فائدہ
نقصان معلوم ہوگا مگر انجام اچھا ہوگا اور اگر نہ کروگے تو بہت پچھتاؤ گے گلپوش نے کہا آپ بیان فرمایئے مین ضرور
کرونگا زرتاب کو یقین آگیا کہ اب ضرور کریگا زرتاب نے کہا دیکھو تمنے وعدہ کیا ہے اب خلاف نہ کرنا گلپوش نے
کہا کیا مجال جو انکار کرون زرتاب نے کہا اگر تم طلسم کشا سے لڑوگے تو فتح نہ پاؤ گے مفت مین مارے جاؤگے سب گھر بار
لٹ جائیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اطاعت طلسم کشا قبول کرو اور اس مذہب سامری پرستی کو ترک کرو کہ یہ مذہب بے بنیاد ہے
اور مذہب اسلام قبول کرو کہ یہ دین قوی ہے سب ادیان سے گلپوش نے کہا آپ مضحکہ فرماتے ہین یا سچ صحیح کہہ رہے ہین
زرتاب نے کہا مضحکہ اس کلام کو تصور نہ کرنا یہ بیان راستی کا ہے اور جو کچھ مین کہتا ہون بہت صحیح کہتا ہون اگر اسکے خلاف
کروگے تو بہت پچھتاؤ گے اچھا نہ ہوگا گلپوش نے کہا مجھکو آپکے کلام کا اعتبار نہین آتا ہے اب تک مین مضحکہ تصور کرتا ہون
زرتاب نے کہا مین صحیح کہتا ہون اور اسوجہ سے کہتا ہون کہ مین نے اطاعت اسلام قبول کی اور اپنے جملہ متعلقین کو مسلمان کیا
ہے بلکہ طلسم کشا میرے یہان رونق افروز ہین اگر کہو تو ابھی بلاؤن تم بھی دیکھو اگر کہو گے تمھاری خطا معاف کرا دیجائیگی طلسم کشا
جرأت و ہمت مین یکتا ہے عجیب صاحب مروت ہے اگر مین اس سے تمھاری سعی کرونگا وہ ابھی خطا معاف کردیگا یہ کہکر ایک
ملازم سے کہا بدیع الملک نامدار کو بلا لاؤ ملازم وہان سے روانہ ہوا جہان شاہزادہ بدیع الملک رونق افروز تھے
وہان آیا بدیع الملک کو سلام کیا عرض کی حضور کو تکلیف ہوگی تشریف لیچلئے زرتاب جادو نے بعد آداب و تسلیمات کے
عرض کی ہے کہ اگر اسوقت یہان تشریف لائیے تو بعید از غلام نوازی نہوگا بدیع الملک اُسیوقت اُٹھے سلاح ذات سے
آراستہ کرکے اُسکے ہمراہ ہوئے آشوب جادو بھی ساتھ ہوا راہ طے کرکے زرتاب جادو کے پاس پہونچے زرتاب خود تا بدر
لینے کو آیا با عزاز و اکرام لیگیا سب حاضرین دربار بدیع الملک نامدار کو دیکھکر برائے تعظیم اُٹھے گلپوش بھی مجبوری
تعظیم کو اُٹھا سب نے سلام کیا مگر گلپوش نے سلام نہ کیا زرتاب نے بدیع الملک کو لاکر مسند پر بٹھایا آپ روبرو دست
بدیع الملک ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا بدیع الملک نے کہا آپ تشریف رکھین زرتاب سلام کرکے با ادب زیر بیٹھا
لوح سلیمانی اور مہرہ اور بازوبند ہاتھ پر رکھکر نذر دیا بدیع الملک بہت خوش ہوئے لوح گلے مین پہنی اب زرتاب
گلپوش جادو کی طرف مخاطب ہوا کہ دیکھو یہی آقائے نامدار ہین یہی اس طلسم کو فتح کرینگے گلپوش نے کہا ای
زرتاب کسی کی اتنی قدرت نہین ہے جو اس طلسم کو فتح کرسکے زرتاب نے کہا ای گلپوش اگر انکی اطاعت قبول کرنا ہے تو اپنی
خطا معاف کراؤ اور اپنے مذہب باطل کو ترک کرو ورنہ تمھاری خیریت نہین ہے گلپوش نے کہا مین ہرگز اپنے مذہب کو ترک

تکونگا اور اسکی اطاعت قبول نکرونگا گلیوش کی زبان سے جو یہ کلمہ نکلا زرتاب نے کہا اب ایک کلمہ نہ کہنا ورنہ
سزا پاؤگے بہت ذلت اٹھاؤگے گلیوش نے کہا کیا مجال جو کوئی مجھکو سزا دے سکے مین کسی سے کم نہین ہون غرض زرتاب
نے کہا اس بیہودہ کو گرفتار کرلو لوگ اسکی طرف بڑھے اسنے سحر کیا زرتاب نے اسکے سحر کو دفع کیا لوگون نے اسکو
مقید کرلیا زرتاب نے اسکی زبان مین سوزن دیکر غراب ابر سولہ کے پاس بھیجدیا اور اپنے چند ملازمین کو حکم دیا کہ اسکے
مکان مین جائین جسقدر اسکے متعلقین ہین سبکو گرفتار کرکے لائین اور جو کچھ اثاث البیت ہو وہ لوٹکر حاضر سرکار بدیع الملک کرین آشوب
نے کہا ملک صاحب اس امر کو بہتر کیجیئیگا اسوقت اسکا موقع نہین ہو جبتک ایک لشکر وہان نہ جائیگا یہ کام کیونکر ہوگا زرتاب نے
آشوب کا کہنا قبول کیا بدیع الملک سے عرض کی کہ اب آج ہی کا روز باقی ہو کل یوم دعوت ہو بدیع الملک نے کہا مین ابھی نہین
کہہ سکتا ہون آشوب نے کہا اب آپکو کیا تردد ہی جو باعث فکر تھا وہ سب آپکو حاصل ہوگیا اب اور جو کچھ خیالات ہین وہ بھی انشاءاللہ
پورے ہو جائینگے کل کے دن ضرور اس معاملہ سے فراغت حاصل فرمایئے اور پرسون یہان سے سفر کیجیے پہلے گلیوش جادو کے مدد پر تشریف
لیجیے اسکو شکست دیکے پھر اور انتظام مین مشغول ہوجیئے کیا عجب ہی جو ارتیب اپنے بیٹے کو اسیر کرنے کی خبر پاچکا ہو اور سامان لشکر کشی
کر رہا ہو اُس سے مقابلہ کرنا باقی ہو بدیع الملک کو اسطرح آشوب جادو نے سمجھایا کہ بدیع الملک کی سمجھ مین آگیا اور فرمایا کہ
بہت اچھا تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا کل ہی اس کام سے فراغت حاصل کرکے پھر انشاءاللہ بعد فتح طلسم یہان آکر دم لونگا آشوب نے
عرض کی یہی رائے غلام کی بھی ہو بلکہ آپکے ہمراہ زرتاب جادو بھی چلینگے بدیع الملک نے فرمایا مین مانع نہین ہوتا ہون لیکن
انکی کیا ضرورت ہو جو وہ تکلیف کرین آشوب نے عرض کی ایک واقفکار کا ہمراہ رہنا بہت اچھی بات ہو بدیع الملک خاموش
ہو رہے ان باتون مین دن کم باقی رہ گیا بدیع الملک نے آشوب سے کہا مین اب باغ مین جاتا ہون تم لشکر مین جاؤ جو کچھ انتظام
کل کی نسبت ہونا چاہیے پوری کوشش کرو آشوب نے عرض کی ای شہریار سب انتظام درست ہو آپ تشریف لیجیے بدیع الملک
سوار ہوکے باغ کی طرف روانہ ہوے باغ مین آئے ملکہ کو منتظر پایا بدیع الملک کو جو ملکہ نے دیکھا کہا ای شہریار آج آپ نے
کیا مہربانی فرمائی جو اسوقت تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مین ایک ضرورت سے گیا تھا ملکہ نے کہا آپ بے وقت
رخصت ہے ملکہ بھی نہ گئے تھوڑی دیر تک بیٹھے گفتگو رہے جب آفتاب غروب ہوا تو ملکہ اور بدیع الملک بارہ دری مین
آکر بیٹھے محفل شراب وکباب گرم ہوئی دیر تک شغل مہوشی رہا پھر دسترخوان بچھا بدیع الملک نے اور ملکہ مہتاب نے غذاون ہوش
نے تناول فرمایا بدیع الملک مسہری پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر آرام کیا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک کی آنکھ
کھلی ملکہ کو جگایا کہا اب رات بہت کم باقی ہو یقین ہو مکان تک جاتے جاتے صبح ہو جائے خدا حافظ وناصر یہ کہکر باہر آئے
گھوڑے پر سوار ہوے اپنے مکان مین آئے نماز صبح کا وقت آگیا تھا بدیع الملک نے نماز صبح پڑھی آشوب نے کہا اب آپکو
تشریف لے چلنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا کہان چلنا ہوگا آشوب نے عرض کی پیشتر لشکر کو حکم دیجیے کہ سب لوگ تیار
ہون بدیع الملک نے آفتاب سبزہ باز کو طلب کیا جب آفتاب حاضر ہوا تو بدیع الملک نے فرمایا کہ لشکر مین اطلاع دو سب لوگ
مسلح و مکمل ہوکر ہمارا انتظار کرین آفتاب لشکر مین آیا بدیع الملک کا حکم سنایا سب لوگ تیار ہوگئے بدیع الملک نوجوان نے بھی غسل
کیا پوشاک فاخرہ زیب جسم کرکے سواری طلب کی خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے تمام لشکر کو عقب مین
لیا آشوب کے ہمراہ ہوے تھوڑی دیر کے بعد راہ طی کرکے ایک مکان وسیع مین پہونچے آشوب نے سب کو روکا بدیع الملک نے دیکھا
زرتاب جادو آتا ہے گھوڑے سے اترے زرتاب بہت کچھ لیکر نثار کرکے اپنے ہمراہ مکان کے اندر لایا ایک مسند پر بٹھلایا
سب لشکری بھی باادب بیٹھے محفل آراستہ ہوئی جب سب لوگ محفل مین جمع ہوچکے تو زرتاب جادو نے ایک کاغذ بدیع الملک
کو دیا اور قلمدان خود لیکر کھڑا ہوا اور عرض کی ای شہریار اب جو مزاج مبارک مین آئے اس کاغذ پر غلام کی دلجمعی کیواسطے تحریر فرمادو

اور حاضرین محفل کی عمرین ہو جائین پھر آپکو اختیار ہی جب مزاج مین آئے اور جسوقت صاحبقران نامدار سے ملاقات ہو
بموجب رسم کے اور خرابیٔ اوافزائے گا بدیع الملک نے کاغذ لیکر جو زرتاب نے کہا تھا سب تحریر کر دیا اور اپنی مہر کرکے
زرتاب کو دیا زرتاب نے جسقدر حاضرین محفل تھے سب کی عمرین کرائین بعد اسکے پھر شغل مینوشی رہا بعد تھوڑی دیر کے دسترخوان
بچھا سب نے کھانا کھایا صبح تک شغل گرم رہی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نوجوان نے نماز پڑھی محفل برخاست ہوئی
بدیع الملک نے زرتاب سے اجازت رخصت چاہی زرتاب نے عرض کی آپ محل کے اندر تشریف لیجائیے اپنی کنیزون
کی بھی عزت بڑھائیے بدیع الملک محل کے اندر تشریف لے گئے ملکہ انجم روشن بخت زوجہ ملک زرتاب جادو
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئی زرتاب نے بدیع الملک کے روبرو وہ کاغذ جس پر عمرین تمام رفیقان
بدیع الملک کی تھین ملکہ مہتاب زعفران پوش کو دیا اور کہا گو اسکی کوئی ضرورت نہ تھی مگر میرا حق ادا کیا اب تمھین
اختیار ہی چاہو عمرین نامہ موجود ہی ملکہ مہتاب زعفران پوش نے خفا شرم سے جواب نہ دیا کاغذ لے لیا بدیع الملک تھوڑی دیر
بیٹھ کے رخصت ہوے اپنے مکان مین آئے آشوب سے کہا اب سامان سفر کی درستی کرنا واجب ولازم ہی کیونکہ عرصہ ہوا جاتا ہی
آشوب نے زرتاب سے آکر ذکر کیا کہ اب شاہزادہ کو یہان ٹھہرنا ناگوار ہی جب تک طلسم فتح نہین کر لینگے آنکھ چین نہ آئیگا
زرتاب نے کہا اب سامان سفر کرنا چاہیے آشوب نے کہا کل یہان سے روانہ ہو جانا واجب ہی زرتاب نے قبول کیا آشوب
بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا عرض کی کل تشریف لے چلیے بدیع الملک خوش ہوے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کردو
کہ سب لوگ تیار رہین آشوب نے آفتاب نیزہ باز کو بلا کر کہا لشکر مین اطلاع دو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا سب لوگ تیار رہین
آفتاب نے لشکر مین اطلاع دی سب نے تیاری کر دی دوسرے روز علی الصباح بدیع الملک نے نماز پڑھی زرتاب جادو
حاضر ہوا لشکر بھی اپنے ہمراہ لایا بدیع الملک بھی باہر تشریف لائے خادمون نے اسپ باد رفتار حاضر کیا شاہزادہ نام خدا
لیکر گھوڑے پر سوار ہو کر مع زرتاب جادو و آشوب جادو جانب دربند گلپوش روانہ ہوا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ارتب لوحدار کی عرض کی جاتی ہے

کہ اسکو جو گرفتاری عزاب ابرسوار کی خبر ہوئی اُس نے لوگون سے دریافت کیا کہ اسکو کس نے اسیر کیا انھون نے اسیری کی خبر دی
تھی انھون نے کہا جو لبزم طلسم کشائی یہان آیا ہی اُس نے قید کیا ہی ارتب نے کہا کیا ابتک اُسکے پاس ہی لوگون نے کہا ہان ابھی تک
اُسکے پاس قید ہی ارتب نے کہا وہ جوان جو طلسم کشائی کرنے یہان آیا ہی وہ کہان ہی جو لوگ واقف تھے انھون نے جواب دیا
زرتاب جادو کے گھر پر ہی زرتاب اور آشوب جادو دونون اُسکے تابع فرمان ہین وہین عزاب ابرسوار موجود ہی ارتب نے کہا
زرتاب اپنے نزدیک کیا سمجھا ہی ایکدم مین ساری حکومت مٹادونگا اور طلسم کشا کو بھی قید کر لونگا آشوب کو کیا ہوگیا جو اُس نے
اطاعت قبول کی لوگون نے کہا ایک لڑائی طلسم کشا سے پڑی تھی اسمین طلسم کشا نے آشوب جادو کو زیر کیا اس نے خوف جان
سے اپنا ایمان دیا اب مسلمان ہی بلکہ اُس نے زرتاب جادو کو بھی بدیع الملک کی اطاعت پر مائل کیا اُسکے کہنے سے زرتاب
بھی مسلمان ہوا اب لشکر طلسم کشا کے پاس بہت ہی ارتب نے کہا مین لشکر سے خایف نہین ہون اگر طلسم کشا کی طرف تمام دنیا ہو
تو مجھے خوف نہین ہی جسوقت مین جاؤنگا پھر کسی سے کچھ نہ بن پڑیگا مین عزاب ابرسوار کو رہا کر کے لے آؤنگا یہ کہکر اُس نے اپنے
لشکر مین اطلاع دی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین ہم عنقریب یہان سے جانب دربند زرتاب جادو کوچ کرینگے
لشکر نے جو ارتب کی یہ خبر پائی تیاری کرنا شروع کی دوسرے روز سب لشکر تیار ہوا ارتب نے وہان دس ہزار
ساحرون کو پیشتر اس غرض سے روانہ کیا کہ یہ لوگ مجھسے پیشتر پہونچین اور وہان کے حالات سے اطلاع دین
اور مقام مناسب ٹھہرنے کے لئے دیکھ رکھین کہ جسوقت وہان ہم لوگ پہونچین تو تکلیف نہ ہو وہ دس ہزار کی جمعیت تو

پشیر روانہ ہوئی اُنکے بعد ارتب جادو اپنے ہمراہ دو لاکھ کا لشکر لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر بیان کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کی جاتی ہے

کہ آشوب جادو اور زرتاب جادو کو مع لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے آٹھوین روز ایک صحرائے عجیب مین پہونچے بدیع الملک
نے دیکھا اُس صحرا مین ایک درخت عجیب الخلقت معلوم ہوتا ہو کہ بجائے ثمر و برگ اس درخت مین شیر کے سر اور گھوڑون کے
سر آویزان ہین بدیع الملک نے جو اُنکی طرف دیکھا شیرون نے آنکھین نکالین گھوڑے ہنہنائے بدیع الملک نے زرتاب
سے پوچھا یہ درخت کیسا ہو زرتاب نے کہا یہ درخت ساحری ہو ایسے عجائبات آپ نے ملاحظہ نہین فرمائے ہین یہ کہکر اُس
درخت کے قریب گیا ایک ماش کا دانہ کچھ پڑھ کے اُسکی طرف پھینکا درخت سے بہت برگ و ثمر یعنے شیر اور گھوڑے گر کے
زرتاب سے گویا ہوئے کیا حکم ہو زرتاب نے بدیع الملک سے عرض کی جو ارشاد ہو بجا لائین جسکو کہئے ہلاک کرین
جسکی نسبت حکم ہو اُسے اُٹھا لائین پھاڑ کے کھا جائین بدیع الملک نے فرمایا یہ درخت اس طلسم کی نہایت عمدہ چیز
ہو زرتاب نے عرض کی حضور ہی کے تحت مین ہو اور یہ شیر اور گھوڑے سب آپکے فرمانبردار ہین دوسرے کے حکم کی تعمیل نہ
کرینگے مین اسیوجہ سے یہان آیا ہون کہ ذرا اس سحر کو اور قوت دیدون اور قید خراب اور سوار اور گلپوش جادو اسی صحرا
مین رکھون اور سحر بند کردون کہ کسی کو نظر نہ آئے بدیع الملک نے فرمایا بہت اچھی بات ہو بلکہ میرے نزدیک تو یہ اچھا
ہو کہ یہان دو تین دن قیام کرین کیا عجب ہو کہ ارتب جادو آتا ہو تو اسی صحرا مین مقابلہ پڑے بہت اچھی بات ہے
زرتاب نے کہا ارتب جادو ضرور آئیگا اور پہلے ادھر ہی آئیگا بہتر ہی ہین ٹھہرئیے بدیع الملک نے خادمون سے کہا
کہ بارگاہین استادہ کرو خادمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب لوگ اپنے
اپنے خیمون مین گئے بدیع الملک سامنے بارگاہ کے شہزادہ نیچے صحرا کی سیر دیکھنے مین مشغول ہوئے زرتاب جادو اور آشوب
جادو دونون بدیع الملک کے قریب بیٹھے تھے اور جملہ سردار اپنی اپنی جگہ پر حاضر تھے کہ صحرا سے گرد اُڑی بدیع الملک
نے آشوب جادو سے کہا معلوم ہوتا ہو کوئی لشکر آتا ہو زرتاب نے غور سے دیکھا کہا اے شہریار لشکر ساحرون کا معلوم ہوتا ہے
بدیع الملک نے فرمایا سب خلاصہ ہو جائیگا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بہت سے ساحر باز و لگلگ و قرقرے پر
سوار چلے آتے ہین زرتاب نے کہا یہ سب ارتب کے ملازم ہین یہ ذکر تھا کہ وہ سب ساحر قریب پہونچے لشکر کا مقیم دیکھکر دریافت
کیا معلوم ہوا کہ طلسم کشا کا لشکر ہو اُن ساحرون نے بھی اپنی بارگاہین وہین استادہ کین زرتاب جادو نے کہا نہین معلوم یہ لوگ
کس غرض سے یہان آئے ہین اور ارتب کیون نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا اب تو یہ لوگ ہمارے لشکر کے مقابل مین
اُترے ہین جو کچھ ارادہ انکا ہوگا معلوم ہو جائیگا زرتاب بھی خاموش ہو رہا بدیع الملک کو یہ گمان ہوا کہ اب یہ لوگ طبل بجوائینگے
صبح کو میدان مین بعزم جنگ آئینگے مگر وہ شب گذر گئی اور صدائے طبل جنگی کی نہ آئی بدیع الملک نے دوسرے روز زرتاب
سے کہا یہ تعجب کی بات ہو کہ ان لوگون نے طبل جنگی نہ بجوایا مجکو یہ امید تھی کہ یہ لوگ ضرور طبل جنگی بجوائینگے زرتاب نے
کہا ہم ابھی تک ان لوگون کے مطلب سے باخبر نہین ہوئے ہین نہین معلوم یہ لوگ کس لئے یہان آئے کیون مقیم ہین بدیع الملک
نے کہا اب اسکی تجسس کی کوئی ضرورت نہین ہو آپ معلوم ہو جائیگا زرتاب جادو خاموش ہو رہا اسیطرح تین دن گذر گئے
مگر کچھ کیفیت معلوم نہ ہوئی چوتھے روز بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھا اور دن قلیل باقی تھا
زرتاب اور آفتاب اور آشوب اور بہت سے سردار ہمراہ تھے کہ صحرا کی سمت سے گرد عظیم بلند ہوئی بدیع الملک نے
فرمایا یہ بھی کوئی لشکر آتا ہو زرتاب نے عرض کی یہ اسی لشکر کے منتظر تھے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے
دیکھا ایک اژدہا [illegible] ایک لشکر گران کے اوپر گرباری کرتا ہوا آتا ہو لشکر مین عجیب و غریب صورت کے آدمی ہین سبکے

آگے ایک ساحر خرگوش سر ایک تخت زرجد پر بیٹھا ہوا خود بخود دونون جانب چنور ہوتے ہوئے سر پر ایک ابر گلنار سایہ کیے ہوئے
اسمین گہرباری ہوتی ہوئی عجیب تکلف سے وہ لشکر بدیع الملک کے لشکر کے مقابلہ مین آکے اترا زرتاب نے کہا اے
شہریار ارتب لوحدار جادو اسی کا نام ہی جو اشور پا آگے آگے سوار ہی بدیع الملک نے فرمایا سامان تکلف اس نے
بہت کچھ بنایا ہی زرتاب نے عرض کی یہ سب دکھانے کا ہی آپ حضرات سحر نہین جانتے ہین اسوجہ سے آپکو یہ کیفیت معلوم ہوئی
یہ سب بزور نظربندی ہی کیا اصل مین موتی برستے ہین اصل مین پانی کے قطرے ہین مگر نظربندی کے سبب سے آپ کو
موتی معلوم ہوتے ہین ورنہ اصل مین پانی ہی بدیع الملک نے فرمایا دیکھنے مین یہی کیفیت معلوم ہوتی ہی یہان تو یہ گفتگو تھی
مگر ارتب جادو نے لشکر کے اترتے ہی طبل جنگی کا حکم دیا اسکے لشکر مین طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان باہر
جاسوسی پے موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوکر دعاے دولت بجالائے عرض کی اے شہریار
ارتب جادو نے طبل جنگی بجوایا ہی اسکا ارادہ ہی صبح کو میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آرا ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے
لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوٹ پڑی دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین زرتاب جادو شب کو بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین حاضر ہوا اور عرض کی ارتب جادو بڑا مکار ہی جب
کسی طرح اسکو اپنی فتح کی امید نہ رہیگی تو آپکی اطاعت اختیار کریگا اس اطاعت کے پردے مین دشمنی ظاہر کریگا کسی طرح سے
گزند پہنچائیگا بدیع الملک نے فرمایا جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا زرتاب اور ذکر کرتا رہا شب انھین ذکرون مین
بسر ہوگئی اور شہسوار زرین لباس فلک یعنے آفتاب عالمتاب نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر لشکر ثوابت و سیارگان
کو شکست دیکر توسن فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا و آثار صبح ظاہر ہوے بدیع الملک نوجوان حمام سے برآمد ہو تشریف لائے نماز
سحر سے فراغت کی خادمون نے سلاح پیش کین بدیع الملک نے سلاح جنگ تن پر آراستہ کیے بارگاہ سے برآمد ہوئے
خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب میدان روانہ ہوے
انکے بعد زرتاب جادو فوج ساحران لیکر میدان کو ... ہوا اور آشوب جادو اپنی فوج لیکر میدان کو چلا اس ترکیب
سے میدان جنگ مین لشکر پہنچے بدیع الملک نے دیکھا ارتب جادو اسی تکلف سے میدان مین آیا اپنی فوج کا پرا جمایا
بدیع الملک کے لشکر کی بھی صف بندی ہوئی زرتاب نے اپنے لشکر کو درست کیا آشوب نے اپنے لشکر کو درست کیا
نقیبون نے غلغلہ نقابت کی کڑکیت کڑکا کمر تھے ارتب جادو نے ایک ساحر کو اپنے پاس بلایا اسکو ایک پرچہ دیا
ساحر سلام کرکے پیچھے ہٹا اپنی صف سے آگے بڑھکر دونون لشکرون کے بیچ مین آکر کہا اے طلسم کشا اے زرتاب و اے
آشوب جادو میری طرف مخاطب ہو کہ مین فرمان اپنے آقاے نامدار یعنے ارتب لوحدار جادو کا جو تم لوگون کے واسطے
صادر ہوا ہی پڑھتا ہون زرتاب جادو نے کہا ہم سب مخاطب ہین تو حماقت اپنے ارتب جادو کی بیان کر دیکھین کیا بیہودہ بکا
ہی اس ساحر نے پڑھنا شروع کیا اسمین لکھا تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ تو نے ہمارے جگر بند کو گرفتار کرلیا اور ہمارا خوف نہ کیا
اب ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اگر اپنی جان کی خیریت منظور ہو تو عزاب ابر سوار کو رہا کردے اور طلسم کشائی کے ارادہ
سے باز رہ اور یہان سے چلا جا کسی اور ملک مین اپنی سکونت اختیار کر جسقدر مال و دولت لشکر مین تیرے پاس ہی سب ہمکو
دے اگر ذرا اسکے خلاف کریگا تو اپنے تن پر سر نہ پائیگا بدیع الملک نے جو یہ کلمات واہیات سنے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر
کے جواب دیا او بیہودہ یہ کیا تو نے یاوہ گوئی کی ہی ہم عزاب ابر سوار کو اسطور سے قتل کرینگے کہ اسکے حال پر ماہیان دریا
اور مرغان ہوا تاسف کرینگے اور ارتب جادو ہمارا کیا بنا سکتا ہی اگر اسکے ایسا ہی دعوی ہی تو ہم موجود ہین جو بات برائی
کی ہمارے حق مین کچھ نیکی ہو اسکو اٹھا نہ رکھے بدیع الملک نے جو یہ جواب دیا ارتب جادو نے اس ساحر سے اشارہ کیا

وہ خاموش ہوا ارتب نے ایک پہلوان کی طرف دیکھا جو صف کے پرے سے نکلا میدان مین آکے کہا او طلسم کشا اگر دعوی
جرأت ہو تو میرے مقابلہ مین آ کچھ جوہر جرأت دکھا بدیع الملک راہوار کو چھیڑ کے آگے بڑھے اُس پہلوان کے مقابلہ
مین آئے پہلوان نے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے گرز اُسکے ہاتھ سے چھین کر اسی کے سر پر لگایا کہ استخوان سر چور چور
ہو گئے پہلوان گھوڑے سے زمین پر گرا ارتب نے دوسرے پہلوان کو روانہ کیا اُس نے آتے ہی نیزے کا وار کیا بدیع الملک
نے وار کو خالی دیکر نیزہ پر ہاتھ ڈال دیا جھٹکا مارا کہ اُسکے ہاتھ سے نیزہ چھوٹا مگر جھٹکے کی تکان جو پہونچی یہ پہلوان بھی گھوڑے
سے زمین پر گرا بدیع الملک گھوڑے کی طرف تلوار کھینچ کے چلے شاہزادہ نے وہی نیزہ اسکے سینہ پر مارا سنان نیزہ پشت
سے پار ہو گئی گر کر ٹھنڈا ہوا ارتب جادو نے اسیطرح دس پہلوان یکے بعد دیگرے روانہ کئے بدیع الملک نے سب
کو قتل کیا جب ارتب نے یہ کیفیت دیکھی کہ کسیطرح یہ جوان زخمی نہین ہوتا ہی اور اب پہلوان بھی اسکے مقابلہ مین
نہین جاتے ہین تو ایک ساحر سے کہا تو جا کر اس جوان سے مقابلہ کر مین یہان سے اسپر سحر کرتا ہون کہ طاقت اسکی گھٹے
اور تیرا زور بڑھے وہ ساحر صف سے نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا نعرہ کیا او جوان تو نے دس پہلوان ہمارے لشکر
کے قتل کئے مگر اب تیری جان نہ بچیگی بدیع الملک نے کہا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو لا جو حربہ رکھتا ہو اُس نے
وار تلوار کا کیا بدیع الملک نے وار اُسکا خالی دیا اب ارتب جادو نے سحر کرنا شروع کیا مگر بدیع الملک پر سحر کیونکر
تاثیر کرتا اُنکے پاس لوح سلیمانی موجود تھی ارتب جادو سحر کر رہا ہی اور بدیع الملک اس ساحر سے لڑ رہے ہین کہ
ایک مقام پر ساحر نے چاہا مین سر پہ بدیع الملک کے وار کرون بدیع الملک نے سپر کو سر کی پناہ کیا بازو بچا کے
کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اُس نے چاہا مین کرین ہاتھ ڈالون مگر بدیع الملک نے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ سر اُسکا اڑ گیا
سر کے گھوڑے سے گرا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصے کے آواز آئی کشتی مرا نام
من سفاک جادو بود بدیع الملک نے ارتب کی طرف دیکھکر کہا کیا اب پہلوان تیرے لشکر مین نہین باقی ہین جو
ساحرون کو برائے جنگ بھیجتا ہی ارتب نے شرما کے سر جھکا لیا مگر حیران ہوا کہ یہ کیا بات تھی کہ اس جوان پر سحر نے تاثیر
نہ کی جب بدیع الملک کو میدان مین عرصہ ہوا اور کوئی برائے مقابلہ نہ نکلا تو بدیع الملک میدان مین ٹہلنے لگے
قریب شام ارتب جادو طبل بازگشت بجوا کے پلٹ گیا بدیع الملک خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے
زرتاب جادو نے بارگاہ مین آکر بدیع الملک کے ہاتھون کو بوسہ دیا عرض کی ای شہریار یہ جنگ تھی یا اعجاز تھا
آج تک ایسی جنگ نہین دیکھی بدیع الملک نے فرمایا صاحب آپ نے ابھی تماشاے جنگ نہین دیکھا ہی کہ صاحبقران
کی جنگ آپ ملاحظہ فرمائیے تو آپکو تعجب ہو زرتاب نے جواب دیا آقائے نامدار مین جانتا ہون آپ حضرات پر
شجاعت ختم ہی آشوب جادو نے کہا اب کل دیکھیے برائے مقابلہ کون نکلتا ہی کس کو پکارتا ہی کل میدان مین کیا نتیجہ
ہونیوالا ہی زرتاب نے کہا کل آقائے نامدار کو کوئی نہ پکاریگا کیا عجب ہی جو کل ساحرون کی جنگ ہو اسی ذکر مین
رات زیادہ آئی بدیع الملک نے خاصہ طلب کیا بعد فراغت طعام شاہزادہ نے صحبت برخاست کی سب سردار
اپنی اپنی بارگاہون مین بستر خواب پر جا کے محو خواب ہوئے لیکن ارتب جادو جو اپنی بارگاہ مین پلٹ کے آیا اُس نے
سردارون کو جمع کیا کہا بڑے تعجب کی بات ہی آج مین نے اس جوان پر کئی سحر کئے مگر ایک نے بھی تاثیر نہ کی اُس نے
ساحرون کو قتل کیا اگر کل بھی یہی جوان میدان جنگ مین آئیگا تو قیامت برپا کر دیگا کس کی مجال ہی جو اس سے
مقابلہ کرسکے سردارون نے کہا پھر آپکی کیا راے ہی ارتب جادو نے کہا مین یہ بات تحقیق کرنا چاہتا ہون کہ کس
وجہ سے اس پر سحر نہین تاثیر کرتا ہی سب نے کہا یہ بات کیونکر تحقیق ہو سکتی ہی ارتب نے کہا کوئی شخص یہان سے

اپنی ہیئت تبدیل کرکے جائے وہان کسی سے تحقیق کرے جب کیفیت خلاصہ معلوم ہو تو اسکی نسبت کچھ کاروائی
کی جائے وہ تین ملازمون نے کہا ہم اس امر کو ابھی تحقیقات کرتے ہین سب حال خلاصہ معلوم ہو جائیگا پھر جو کچھ
آپکے مزاج مین آئے وہ تدبیر کیجئے گا یہ کہکر اپنی ہیئت سحر کے ذریعہ سے تبدیل کرکے طرف لشکر بدیع الملک کے
روانہ ہوا یہان آکے ادھر ادھر پھرنے لگا اتفاق سے عیار آفتاب نیزہ باز سیار تیز پا ایک مسافر کی صورت
بنا ہوا ٹہل رہا تھا اس ساحر نے جو اسکو دیکھا کہا میان مسافر تم کہان سے آئے ہو کیا کیفیت ہے کس کی تلاش مین آئے ہو
سیار نے کہا تم کون ہو ساحر نے کہا مین اسی لشکر کا ملازم ہون اب تو سیار نے اسکی صورت غور سے دیکھی تو اپنے
یہان کا ملازم نہ پایا سمجھا کوئی عیار ہے اسکی حقیقت دریافت کرنا چاہیئے کہا اسوقت تم یہان کیون ٹہل رہے ہو
ساحر نے جواب دیا مین ایک ضرورت سے یہان آیا ہون مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو سیار نے کہا مین اس لشکر کا ملازم
ہون ساحر سمجھا کہ یہ ہمارے لشکر کا ملازم ہے شاید کہین چھوٹ کر رہ گیا تھا اب آتا ہے اس سے بھی اپنی کیفیت بیان کر دینا چاہیئے
شاید یہ تدبیر نکالے اور کسی سے تحقیق کرے یہ سوچ کے اس نے کہا بھائی اصل یون ہے کہ ہم تم دونون ایک ہی سرکار
کے نمک خوار ہین مین یہان اس ضرورت سے آیا ہون کہ بدیع الملک جس جوان کا نام ہے جو بارادۂ طلسم کشائی یہان
آیا ہے اس پر سحر کیون نہین تاثیر کرتا ہے یہ کیفیت مجکو دریافت کرنی ہے اگر تم سے بن پڑے تو تم بھی دریافت کرو سیار
نے کہا مین ابھی تحقیق کئے دیتا ہون تم اسی جگہ ٹھہرو مین اسکا تجسس کرتا ہون ساحر وہین ٹھہرا یا زرتاب کے
پاس گیا کہا ایک ساحر لشکر ارتب جادو سے اسواسطے آیا ہے کہ تحقیق کرے کہ آقائے نامدار پر سحر کیون نہین تاثیر
کرتا ہے مین اسکو ایک گوشہ مین چھوڑ آیا ہون چلیئے اسکو اسیر کرین زرتاب اٹھا اسباب سحر لیکر باہر آیا سیار بھی اسکے
ہمراہ چلا جہان پر ساحر کو چھوڑ گیا تھا وہان آکر اس نے بتایا دیکھیئے وہ کھڑا ہے زرتاب جادو نے سحر کیا ساحر زمین پر
گرا سیار نے دوڑ کے اسکے خنجر مارا کہ اسکا شکم چاک ہو گیا زرتاب نے کہا ارے یہ کیا کیا ہم اسکو اسیر کرکے جاتے
اس سے تحقیق کرتے سیار نے کہا اب تو مین نے اسکا فیصلہ کر دیا مگر ساحر جو مر کے گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری برفباری
ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز آئی کشتہ ہوا نام مین سیماب جادو ہون سیار تو خنجر مار کے الگ ہوا زرتاب
اپنے یہان آیا مگر سیار نے رنگ روغن عیاری کا نکالا اسکی اصل صورت جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گئی تھی وہی صورت اپنی
بنائی اور لشکر ارتب مین آیا بارگاہ مین ارتب کے گیا ارتب اسوقت منتظر بیٹھا تھا اس نے جو دیکھا کہ سیماب
جادو آتا ہے کہا ای سیماب تو نے تحقیق کیا کیفیت معلوم ہوئی سیماب نے کہا حضور مین نے تحقیق کیا اصل مفصل
معلوم ہوا یہ اسکی پیدائشی بات ہے اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور ان پر منحصر نہین ہے جسقدر پسران حمزہ مین سب کی
یہی خاصیت اور ساخت ہے کہ ان پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے ارتب جادو نے کہا پھر اب کیا انتظام کرنا چاہیئے آفتاب
نے کہا ممکن ہے کہ یہ لوگ قتل ہون مگر کوشش بڑی کرنا ہوگی ارتب جادو نے کہا جو کچھ کوشش ہوگی مین کرونگا
مگر یہ کسی طرح سے قتل ہون سیماب نقلی نے کہا ایک ترکیب یہ مین نے سوچی ہے اگر آپکی رائے موافقت کرے ارتب
نے کہا بیان کرو سیماب نقلی نے کہا ایک فقیر نے ان لوگون کو دعا دی ہے اسکی تاثیر سے ان پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے
اگر کوئی اس فقیر کو قتل کرے تو کیا عجب ہے کہ ان پر سحر تاثیر کرے کیونکہ مین نے ایک رفیق خاص کی زبانی یہ بات سنی ہے
کہ جب کوئی اس فقیر کو قتل کرے تو ان پر سحر تاثیر کرے ارتب نے کہا پھر اس فقیر کو کیونکر قتل کرین سیماب نقلی نے کہا
بے آپکے تشریف لے چلے کچھ نہ بن پڑیگا لیکن آپ تنہا تشریف لے چلین یہان سے دو دن کی راہ ہے آپ تشریف لے چلیے
یہان لشکر مین سب سے کہہ دیجئے کہ وہ لوگ مقابلہ کرین ارتب نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہے سیماب نقلی نے کہا اچھا دو روز

کی مہلت دے دیجیے ارتب نے کہا کہ یہ بات ممکن ہے کہین دو روز کی مہلت دے دون سیماب نقلی نے کہا آپ اسی
وقت نامہ تحریر فرمایئے ارتب نے کہا اب وقت باقی نہین کل دیکھا جائیگا سیماب نقلی نے کہا ایک کلمہ گستاخانہ عرض کرتا
ہون ارتب نے کہا جو مزاج مین آئے کہو سیماب نقلی نے کہا مجھکو میخوشی کی عادت حد سے زیادہ ہے جب تک شراب نہین پیتا
ہون طبیعت ٹھیک نہین رہتی ہے ارتب نے کہا اے سیماب تمنے خوب یاد دلایا مجھکو بھی آج دن بھر گذر گیا مگر شراب نہین پی یہ کہکر
اسیوقت خادمون کو پکارا جب ملازم حاضر ہوے تو اُس نے کہا شراب محفل مین لاؤ خادمون نے شراب کی گلابیان کباب کی
کشتیان محفل مین لاکے رکھین سیماب نقلی نے ایک گلابی کھینچ کر جام اُٹھایا شراب انڈیلی نگاہ بچاکے تھوڑی بیہوشی بھی
ملائی ارتب کے آگے جام بڑھایا کہا آپ نوش فرمایئے ارتب نے کہا تم بہ نسبت میرے زیادہ عادی ہو پہلے تم پیو سیماب
نقلی نے کہا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے پیشتر آپ نوش فرمایئے پھر مین بھی پیونگا ارتب نے اُسکے ہاتھ سے جام لیا بے اندیشہ انجام
پی گیا اور دو چار آدمی جو وہان موجود تھے اُنکو بھی شراب پلائی تھوڑی دیر کے بعد سب کی آنکھون مین سرسون پھولی
ارتب کا سر چکرایا کہا اے سیماب یہ شراب کیسی ہے میرے سر مین درد پیدا ہو گیا سیماب نقلی نے کہا اُٹھ کے ٹہلیے سیماب نقلی
کے کہنے سے ارتب ٹہلنے کو اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے گرا اسکے گرتے ہی اور لوگ اُٹھے جو اُٹھا گرا جب سب گرکے
بیہوش ہوے پھر تو سیماب نقلی نے نعرہ کیا منم سیار تیز پا عیار آفتاب تیرہ بازی نعرہ کرکے ارتب کی زبان مین سوون دیا
پشتارہ باندھکے نکلا تھوڑی رات باقی تھی کہ اپنے لشکر مین پہونچا اسوقت اُس نے کسی کا جگانا بہتر نہ جانا اپنی بارگاہ مین
آیا پشتارہ ایک کنارے رکھدیا بستر خواب پر لیٹ رہا چونکہ شب بھر کا جاگا ہوا تھا لیٹتے ہی سو گیا رات تو بہت کم باقی تھی تھوڑی
دیر مین صبح ہوگئی مگر سیار کی آنکھ نہ کھلی یہان صبح ہوتے ہی بدیع الملک نے نماز صبح سے فراغت کی سلاح طلب کیے خادمون
نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب حاضر ہوا بدیع الملک
نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے جانب میدان کارزار مع لشکر جرار روانہ ہوے میدان مین آکر لشکر کی صفین درست
کین منتظر لشکر حریف ہوے مگر ارتب جادو کے لشکر کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے کہ جب صبح ہوئی اور مدہوش جو بارگاہ
ارتب مین پڑے تھے اُنکو ہوش آیا تو کسی نے ارتب کو نہ پایا سب لوگ گھبرائے دل مین خیال کیا کہ ہملوگ کس حال
مین تھے یہ سوچکر بارگاہ کے باہر آئے اور ملازمین سے کہا آقائے نامدار کہان تشریف لے گئے ہین اُنھون نے کہا اپنی
بارگاہ مین ہونگے ان لوگون نے کہا کہ ہم ابھی اُنھین کی بارگاہ سے آتے ہین وہان تو وہ نہین ہین ان لوگون نے جواب
دیا پھر کہان گئے اسی گفتگو مین لوگ بارگاہ مین ارتب کی گئے مگر وہان ارتب کو نہ پایا تو سب لوگ حیران ہوے
اب تو اسکا چرچا ہوا لوگون نے کہا حریف کا لشکر میدان مین آگیا ہے اگر اُن کے مقابلہ مین نہ جایئنگے تو بڑی ذلت ہوگی
بہتر یہ ہے کہ ہملوگ ان لوگون سے مقابلہ کرین یہ بات آقائے نامدار کو بھی پسند ہوگی اور جب سنین گے بہت خوش
ہونگے سب لوگ اس امر پر متفق الرائے ہوے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کرکے میدان مین آئے ایک ساحر کہ اسکو
ارتب جادو بہت کچھ مانتا تھا آئے اپنا افسر بنایا میدان مین بدیع الملک نے دیکھا ارتب نہین معلوم ہوتا ہے اُسکی
جا پر کوئی اور ساحر ہے بدیع الملک نے زرتاب جادو سے کہا ارتب نہین آیا زرتاب نے عرض کی اس کے دل
مین کل خوف سما گیا ہمت ہار کے بیٹھ رہا آج اپنی جگہ پر جراؤ جادو کو مقرر کرکے بھیجا ہے بدیع الملک نے فرمایا یہ
کون شخص ہے زرتاب نے عرض کی یہ ارتب جادو کا ملازم ہے مگر ارتب اسے بھائی کہتا ہے بہت مانتا ہے اسکو ہر طرح
کا اختیار ہے ارتب بغیر اسکی رائے کے کوئی کام نہین کرتا ہے آج اسکو اپنی جگہ پر مقرر کرکے بھیجا ہے یہان تو یہ ذکر تھا
جراؤ جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا کہا اے فرقہ خداپرستان آج ارتب تو سردار جادو ایک ضرورت سے تشریف لے گئے

ہین مگر مین تم لوگون سے مقابلہ کرنے کو آیا ہون تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے
آشوب جادو نے تخت بڑھایا زرتاب نے کہا اے آشوب تم ٹھہر جاؤ مین جاتا ہون آشوب نے کہا آپکی شان کے
خلاف ہے کہ ایسے لوگون کے مقابلہ مین جایئے ہان اگر ارتب جادو میدان مین بلاتا تو اسکے مقابلہ مین آپکو جانا چاہیے تھا
اور ان لوگون کے لئے ہم کافی ہین زرتاب جادو خاموش ہو رہا آشوب آگے بڑھا جڑاؤ جادو نے اپنا تخت اور آگے بڑھایا
کہا او آشوب تجکو ایسی نمکحرامی زیبا نتھی آشوب نے جواب دیا کہ جڑاؤ تجکو لازم نہین ہے کہ ایسا عاقل و فرزانہ ہوکر
مذہب باطل کی پیروی کرتا ہے اور اب تجکو یہ لازم ہے کہ اپنے انجام کا خیال کر جڑاؤ جادو نے کہا بس اب زیادہ نہ کہنا
نہین سزا پایگا آشوب نے کہا تیری کیا مجال ہے جو ہمکو سزا دے سکے جڑاؤ نے ایک گولا آشوب پر مارا گولا جو پھٹا
ہزارون برقین گرین مگر آشوب نے اس گولے کو رد کیا اور ایک آئینہ اپنی جھولی سے نکالا جڑاؤ کے سامنے کیا جڑاؤ
کی جو نگاہ آئینہ پر پڑی بیہوش ہوکے گرا آشوب جادو بڑھا کہ سر اسکا کاٹ لون مگر سب لشکر ٹوٹ پڑا آشوب پر
چارون طرف سے محصور ہونے لگا یہ کیفیت زرتاب جادو دیکھکر آگے بڑھا اسکا بڑھنا تھا کہ تمام لشکر اسکا بھی بڑھا جنگ
مغلوبہ ہونے لگی لشکر زرتاب کے ساحرون نے جان لڑا دی آشوب کے لشکر والے بھی خوب لڑے لشکر جڑاؤ کے بیس ہزار
ساحر قتل ہوئے مگر آشوب جادو نے جو موقع پایا جڑاؤ جادو کو قتل کر ڈالا اسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی فوج کا دل
ٹوٹ گیا بھاگنے کی تلاش ہوئی شکست فاش ہوئی فوج ارتب فرار ہوئی آشوب زرتاب نے پیچھا کیا تھوڑی دور
جاکے جب ارتب کی فوج نے دیکھا کہ اب ان سے مفر نہ ہوگی مجبور ہوکے امان طلب کی زرتاب نے ہاتھ روکا سب
فوج بھی اسکی آگے آگے ساحر زرتاب کے سامنے ہاتھ جوڑ جوڑ کے آئے زرتاب اسی صورت سے سب کو لیکر بدیع الملک
نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک نے سب کو مسلمان کیا ساحر ایمان لائے بدیع الملک کو خوشی حاصل ہوئی
بفتح و فیروزی میدان سے اپنی بارگاہ کی طرف چلے داخل بارگاہ ہوئے سب سپاہیون نے کمرین کھولین بدیع الملک
نے اسکی خوشی مین بہت کچھ انعام و اکرام تقسیم فرمایا آفتاب نے عرض کی اے شہریار مین صبح سے ایک فکر مین ہون
بدیع الملک نے فرمایا خیر تو ہے آفتاب نے عرض کی سیار تیز پا عیار میرا آج صبح سے نہین معلوم ہوتا ہے زرتاب
نے کہا شب کو تو میرے پاس آیا تھا اور تمام حقیقت رات کی جو گذری تھی بیان کی تھی بدیع الملک نے کہا اسکے
خیمہ مین جاکر دیکھو آفتاب نے ملازمون کو بھیجا جو اسکے خیمہ مین آئے دیکھا سیار سو رہا ہے سب نے جگایا سیار آنکھین
ملتا ہوا اٹھا ملازمین نے کہا آفتاب نیزہ باز تمھارے آقائے نامدار تمھین صبح سے ڈھونڈھ رہے ہین تم کہان تھے سیار
نے کہا مین اپنے خیمہ مین تھا ملازمون نے کہا جلد چلو سیار آفتاب کے پاس آیا سلام کیا آفتاب نے پوچھا اے سیار
تم کہان تھے تمھین بہت تلاش کیا سیار نے عرض کی آقائے نامدار مین شب کو ایک ضرورت سے گیا تھا مجکو وہان
عرصہ ہو گیا صبح کے قریب اپنے لشکر مین آیا خیمہ مین جاکر سو گیا دن بھر سویا کیا مگر ایک چیز ایسی لایا ہون کہ آپ بہت خوش
ہونگے اور شاہزادہ عالم بھی یقین ہے بہت مسرور ہون آفتاب نے کہا کیا ہے سیار نے کہا آپ میرے ہمراہ تکلیف فرمایئے
خیمہ مین چلیئے تو دکھاؤن آفتاب نیزہ باز سیار کے ہمراہ اسکے خیمہ مین گیا سیار نے پشتارہ سے ارتب جادو کو نکالا آفتاب
کو دکھایا آفتاب بہت خوش ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی آقائے نامدار ارتب جادو بھی گرفتار
ہوکر آیا ہے بدیع الملک نے کہا کون لایا ہے آفتاب نے کہا سیار اسکو گرفتار کرکے لایا ہے بدیع الملک نے کہا پھر اسکو
یہان لاؤ آفتاب پھر وہان سے اٹھا سیار کے خیمہ مین آیا کہا اسکو ہوشیار کر سیار نے ارتب کو ہوشیار کیا مشکین اسکی
باندھ لی تھین ارتب جو ہوشیار ہوا اپنے کو اس حالت مین پایا بہت گھبرایا آفتاب نے کہا اے ارتب اب ہمارے

آقائے نامدار کی خدمت مین بیلو ارتب حیران ہوا آفتاب نے سر زنجیر کھینچا ارتب سر جھکا کے آگے بڑھا آفتاب کشان
کشان اسکو لیکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک نے ارتب جادو کو دیکھا حکم دیا کہ اسکو چوب
بارگاہ سے باندھ دو اور قلم دوات اسکے سامنے رکھو ہم کچھ سوال اس سے کرینگے آفتاب نے اسکو چوب بارگاہ سے باندھ
دیا زرتاب نے کہا ای شہریار ابھی اس سے سوال نہ کیجیے مین غراب کو بھی لے آؤن پھر آپ اس سے سوال فرمایئے گا
بدیع الملک خاموش ہو رہے زرتاب اٹھا غراب ابر سوار کو لایا اسکو بھی باندھ دیا اب قلم دوات دونون کے
آگے رکھا بدیع الملک نے کہا ای ارتب جادو اب شناخت مین خداوند واحد یکتا کی کیا کتاہی اور دین سامری پرستی
پر لعنت کیون نہین کرتا ہو اور ای غراب ابر سوار تجھے بھی یہی سوال ہو ارتب جادو نے قلم اٹھایا پرچہ قرطاس پر تحریر کیا
کہ اگر آپ کے مذہب کی کرامتین خود سامری و جمشید بھی آکر مجھے بیان کرین تو بھی مین ترک مذہب نکرون بدیع الملک
غراب کی طرف متوجہ ہوئے غراب نے بھی ایسا ہی کچھ جواب مہمل تحریر کیا بدیع الملک نے حکم دیا کہ یہ دونون کافر
واجب القتل ہین انکو اسیوقت قتل کرو زرتاب نے کہا گلپوش کے بارے مین کیا حکم ہو بدیع الملک نے فرمایا اگر وہ
اسلام قبول کرے تو اسکو رہا کردو ورنہ اسے بھی انہین بیدینون کے ساتھ قتل کرو زرتاب جادو نے گلپوش جادو کو
بھی حاضر کیا بدیع الملک نے اس سے بھی تحقیق کیا اس نے بھی انکار کیا بدیع الملک نے اسکی نسبت بھی حکم قتل صادر
فرمایا زرتاب نے عرض کی اب ان کا قتل صبح پر منحصر رکھیے بدیع الملک نے کہا آپکو اختیار ہو زرتاب نے عرض کی
انکے قتل کے واسطے ذرا کوشش کرنے کی ضرورت ہوگی کیونکہ طلسم خونخوار مین جسقدر ساحر ہین یہ سب دو مین تن مین یا تو یہ
سحر سے قتل ہوتے ہین یا انکے قتل کا سامان جب آئے تب یہ قتل ہون سامان انکے قتل کا بہت دور ہو یہان سے سو کوس
پر ایک چشمہ ہو جب اسکا پانی آئے اور اسمین تلوار بجھائی جائے تو یہ لوگ قتل ہون اس سبب سے یہ عرض کرتا ہون کہ یہ
اسوقت قتل نہ ہوسکین گے صبح کو جب مین سحر کرکے خنجر درست کرونگا تب یہ لوگ قتل ہونگے بدیع الملک نے فرمایا پھر صبح
پر رکھیے اور اسوقت یہان کی باتون مین بھی فرق نہ آئے زرتاب نے عرض کی اب انکو قتل کرکے پیشتر آپ کو ارتب
لوحدار کے مکان پر چلنا چاہیے کہ وہان لوح ہو بدیع الملک نے فرمایا پھر گلپوش جادو کے یہان کب جانا ہوگا
زرتاب نے کہا جب وہان سے لوح حاصل کرکے فراغت ہوگی اسوقت گلپوش جادو کے مکان پر تشریف لے چلیے گا
اور جب لوح آپ کے پاس ہوگی تو آپ کو پھر کیا خوف ہو جب اسوقت مین کہ لوح آپ کے پاس موجود نہین ہو اور فضل
خدا سے سب کام آپکے ایسے ہی ہوتے جاتے ہین تو جسوقت مین لوح آپکے پاس ہوگی تو آپ سے کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا
بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہو زرتاب نے کہا علی الصباح یہ سب انتظام ہونا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا
ملک صاحب آپ سے ایک امر دریافت کرنا چاہا تھا مگر وقت اسکا نہ تھا اسوجہ سے ملتوی رہا شاید اسوقت اسکا وقت
ہو مین عرض کرتا ہون زرتاب نے کہا ارشاد فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا جس روز مین آشوب جادو کے مکان پر گیا
آشوب نے مجھے کہا اگر آپ طلسم کشائے اصلی ہین تو یہان ایک دفینہ ہو اسکو نکالیے مین نے زمین کھودی ایک صندوق
آہنی زمین سے برآمد ہوا مین نے بہت کچھ زور کیا مگر اس صندوق کا قفل نہ کھلا جب مین مجبور ہوا تو مین نے چاہا کہ اس کو
توڑ ڈالون مگر صندوق ایسا مضبوط تھا کہ ٹوٹ بھی نہ سکا آپکو معلوم ہو کہ وہ صندوق کیسا ہو اسمین کیا چیز ہو زرتاب
نے کہا مین نے اکثر آشوب کی زبانی یہ حکایت سنی تھی کہ ایک صندوق انکے مکان مین بانیان طلسم نے دفن کیا ہو اور شرط یہ
کی تھی کہ جو طلسم کشائے اصلی ہوگا وہ اس صندوق پر قبضہ کریگا ایک امر تو یہ ہو کہ اسکے دستیاب ہونے سے قوت طلسم کشائی مین
فراوانی ہوتی ہو مگر یہ نہین معلوم کہ وہ کیا چیز ہو اور اسمین کیا رکھا ہو بدیع الملک نے خادمون سے کہا صندوق لاؤ خادمون

نے صندوق حاضر کیا بدیع الملک نے وہ صندوق زرتاب کو دیا کہا آپ اس کو کسی تدبیر سے کھولیے زرتاب جادو
نے بہت سے سحر کیے مگر صندوق نہ کھلا زرتاب نے عرض کی اے شہریار یہ ایسی چیز ہے جو مجھ سے نہ کھلے گی بدیع الملک
نے فرمایا پھر اسکو کیا کرنا چاہیے زرتاب نے کہا کہ اس کو رہنے دیجیے جب اس کا وقت آئیگا یہ خود کھل جائیگا سوائے
اسکے اور کوئی تدبیر نہیں ہے بدیع الملک نے پھر اس صندوق کو خزانے میں بھیجدیا اس گفتگو میں رات بہت گذر
گئی تھی بدیع الملک نے خاصہ طلب کیا ملازموں نے دسترخوان بچھایا بدیع الملک نے خاصہ نوش کیا صحبت برخاست
ہوئی سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے بدیع الملک نوجوان بھی خوابگاہ میں تشریف لے گئے آرام فرمایا رات بہت
کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی بدیع الملک بیدار ہوئے امور ضروری سے فراغت حاصل کر لے باہر تشریف لائے
زرتاب جادو نے ارتب جادو اور غراب جادو اور گلپوش جادو کو حاضر کیا بدیع الملک نے حکم قتل دیا
زرتاب نے ایک تلوار طلب کی جب تلوار آئی اس نے دیر تک تلوار پر اسم سحر پڑھ پڑھ کے دم کیے بعد اسکے
جلاد کو طلب کیا جلاد حاضر ہوا بدیع الملک سے زرتاب نے عرض کی حضور یہ لوگ برائے گردن زدنی جاتے
ہیں بدیع الملک نے فرمایا لے جاؤ زرتاب نے جلاد کو کچھ کلمات تعلیم کیے کہا یہ کلمات پہلے کہہ لینا پھر تلوار لگانا
جلاد غراب جادو کو پہلے لے گیا زرتاب نے کہا اے غراب ابر سوار ابھی تک خیریت ہے ترک کر دو اپنے دین
باطل کو غراب نے گردن ہلائی زرتاب نے جلاد سے اشارہ کیا جلاد نے چبوترے پر بٹھا کے گردن پر کوئلے
کا خط لگایا زرتاب نے کہا اے غراب ابھی آسان ہے غراب نے پھر انکار کیا زرتاب نے پھر جلاد کو اشارہ
کیا جلاد نے وہی کلمات تعلیم کردہ زرتاب زبان پر جاری کیے جب وہ ختم ہوئے ہاتھ مار کے غراب ابر سوار کا سر
اڑ گیا اسکا سر کٹتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من غراب ابر سوار جادو بود
زرتاب نے پانی پر کچھ پڑھ کے پھینکا تاریکی دفع ہوئی جلاد نے گلپوش جادو کا ہاتھ پکڑا زرتاب نے کہا اے
گلپوش اب تک خیر ہے اپنے دین باطل کو ترک کرو گلپوش نے گردن ہلائی زرتاب نے جلاد سے کہا قتل کر
جلاد نے اسکو بھی ریگ کے چبوترے پر بٹھایا وہی کلمات زبان پر لایا جب کلمات تمام ہوئے جلاد نے ہاتھ مار کے
اسکا بھی سر اڑا دیا سر اڑتے ہی اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من گلپوش جادو بود زرتاب نے پھر پانی چھڑکا
تاریکی دفع ہوئی جلاد نے جا کر ارتب جادو کا ہاتھ پکڑا زرتاب نے کہا اے ارتب اب بھی خیر ہے اپنے دین
باطل کو ترک کرو اور اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کرو ارتب نے گردن ہلائی زرتاب نے جلاد
کو اشارہ کیا جلاد نے ارتب کو ریت کے چبوترے پر بٹھایا پھر زرتاب نے کہا اے ارتب خیر ہے اطاعت قبول کرو
ارتب نے پھر گردن ہلائی زرتاب نے اشارہ کیا جلاد نے پھر وہی کلمات ورد زبان کیے جب کلمات ختم ہوئے
اس نے ہاتھ مار کے سر اڑا دیا ارتب کا سر کٹنا تھا کہ بجلیاں چمکنے لگیں تاریکی چھا گئی ایک ہنگامہ برپا ہوا بعد عرصہ کے
آواز آئی کشتی مرا نام من ارتب لوحدار جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم در مطلب خود نرسیدیم اس صدا
کے آنے کے ساتھ ہی تاریکی موقوف ہوئی زرتاب جادو نے لاشیں اُن سب کی اٹھوا کر پھنکوا دیں بدیع الملک
کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی اسی وقت تشریف لے چلیے اب توقف مناسب نہیں ہے ورنہ لوح نہ ملے گی
بدیع الملک نے اسی وقت اپنے لشکر میں حکم دیا کہ چلنے کی تیاری کرو لشکریوں نے جلدی جلدی سفر کا سامان
کر دیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے وہاں سے کوچ کیا زرتاب نے عرض کی آقائے نامدار جہاں تک ممکن ہو
جلد تشریف لے چلیے کہ لوح تک کوئی دوسرا نہ پہنچنے پائے بدیع الملک نے لشکر کو حکم دیا کہ جلدی چلو زرتاب جادو

نے کہا اے آقائے نامدار آپ میرے تخت پر تشریف لائیں لشکر آشوب جادو لے آئیں گے بدیع الملک نے گھوڑا خادمون کے حوالہ کیا آپ زرتاب کے تخت پر تشریف لے گئے زرتاب نے تخت کو تیز کیا تھوڑے عرصے میں تخت قلعہ زربند میں جا کر پہونچا بدیع الملک نے دیکھا بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئی ہیں بہت سے درخت جل گئے ہیں کوئی عمارت ایسی نہیں ہے جو ثابت ہو زرتاب بدیع الملک کو اپنے تخت پر لئے ہوئے ایک چہار دیواری کے قریب پہونچا بدیع الملک نے دیکھا کہ وہ چہار دیواری سالم ہے اور اُسکے اندر کچھ مکان بھی معلوم ہوتے ہیں بدیع الملک نے کہا کیون ملک صاحب یہ مکانات کیون قائم ہیں زرتاب نے کہا یہ مکانات لوح کی برکت سے ٹھہرے ہوئے ہیں جس وقت لوح ان میں سے جدا کی جائیگی یہ بھی منہدم ہو جائینگے اور اسی میں خزانہ بھی ہے یہ کہکر تخت اُتارا بدیع الملک سے عرض کی آپ بسم اللہ کہہ کے کسی مکان میں داخل کیجیے کیونکہ یہ شرط ہے کہ جس مکان میں طلسم کشا پہلے قدم رکھینگے لوح اُسی میں ہوگی بدیع الملک نے ایک مکان میں نام خدا لیکر داخل کیا دیکھا اس مکان میں ایک حجرہ بنا ہے بدیع الملک اُس حجرہ میں تشریف لے گئے دیکھا ایک تخت پر تاج مرصع کا رکھا ہے اور چند کشتیون میں سلاح جنگ رکھے ہیں ایک کشتی میں لباس پر تکلف رکھا ہے اور ایک رقعہ لکھا ہوا رکھا ہے بدیع الملک نے اس رقعہ کو اٹھایا پڑھنے لگے اس میں لکھا تھا کہ جو شخص طلسم کشائے اصلی ہو اور یہان تک پہونچے اسکو لازم ہے کہ پہلے اس لباس کو پہنے پھر لوح پر قبضہ کرے بدیع الملک نے وہ لباس زیب جسم کیا سلاح ذات پر آراستہ کیے دیکھا اُسی تخت پر ایک گلدستہ رکھا ہے بدیع الملک نے اس گلدستے کو اُٹھایا گلدستہ کو اٹھانے ہی لوح چمکی بدیع الملک نے خوش ہوکے گلدستہ کو کھولا لوح برآمد ہوئی بدیع الملک نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کے لوح گلے میں ڈالی اُس حجرے سے شادان و فرحان باہر تشریف لائے زرتاب جادو نے جو یہ شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھی خوش ہو گیا کہا اے شہریار رضا نے شجاعت اور اقبالمندی آپ ہی پر ختم کی ہے بدیع الملک نے فرمایا سب عنایت پروردگار ہے میری کیا حقیقت ہے زرتاب نے کہا اب خزانے میں تشریف لیچلیے بدیع الملک زرتاب کے ہمراہ خزانے میں تشریف لائے دیکھا خزانہ بہت معقول ہے بدیع الملک نے فرمایا جب تک لشکر نہ آئیگا تب تک خزانہ کیونکر یہان سے اٹھ سکتا ہے زرتاب نے عرض کی لشکر کل تک یہان آئیگا بدیع الملک نے کہا یہ راہ بہت دور تھی جو اس قدر تھوڑی دیر میں طے ہوئی زرتاب نے عرض کی حضور یہ دس دن کا راستہ تھا اور لشکر بھی جلد آ رہا ہے نہیں تو دس دن میں یہان آنا ہوتا اور دس دن میں یہان اور انتظام ہو جاتا یہ کہکر زرتاب نے عرض کی اب اور تحفہ جات کی طرف تشریف لے چلیے یہان تحفہ جات بہت ہیں بلکہ کچھ خونخوار آتش چشم نے آج تک جمع کیا وہ سب ارتب جادو کے پاس تھا بدیع الملک ایک اور حجرے میں تشریف لے گئے وہان سے نادرات اشیا ہاتھ آئے زرتاب جادو نے کہا ابھی تحفجات بہت باقی ہیں جب خونخوار آتش چشم قتل ہوگا تب وہ اشیا ہاتھ آئینگی بدیع الملک نے فرمایا خونخوار آتش چشم اس کا نام کس مصلحت سے ہے زرتاب نے عرض کی اس کے پاس دو آنکھیں شیشے کی بنی ہوئی ہیں مگر وہ سحر سے بنائی گئی ہیں اور ان میں یہ تاثیر ہے کہ جس کی طرف اُن آنکھوں کو چرھا کر دیکھتا ہے وہ فوراً جل جاتا ہے اس وجہ سے اس کو خونخوار آتش چشم کہتے ہیں بانیان طلسم نے یہ آنکھیں دربانان طلسم کے لئے بنائی ہیں جب یہ طلسم تباہ ہوا اور دیوؤن نے اس کے مال و اسباب کو لوٹا اور بادشاہ اصلی اس طلسم کا نابینا ہو گیا تو اُس نے یہ آنکھیں چڑھالی تھیں اسکو ان آنکھوں کی وجہ سے معلوم ہوتا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اُس نے ان آنکھوں کو اپنے پاس رکھا خونخوار جادو کا باپ بعہدہ وزارت

ملازم تھا اس نے ملکہ اسکو قید کر لیا اب تک وہ اسیر ہو سلطنت پر آپ قبضہ کیا وہ بھی نہ رہا اس کے بعد خونخوار جادو تخت پر بیٹھا اب آنکھیں اُسکے پاس ہیں یہ اُن آنکھوں سے کام لیتا ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ بادشاہ اصلی کا بیٹا اب تک قید ہو زرتاب نے عرض کی اب تک زندان خانہ میں بند ہو بدیع الملک نے کہا انشاء اللہ تعالی اُسکو اس طلسم کا بادشاہ بنائیں گے زرتاب نے کہا حق تو یہی ہو غرض رات بھر یہی باتیں رہیں جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے دیکھا ایک طرف سے غبار عظیم بلند ہوا زرتاب کی بھی نگاہ پڑی اُس نے عرض کی حضور لشکر آگیا یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا آشوب جادو لشکر ہمراہ لئے رواروی کرتا چلا آتا ہو بدیع الملک خوش ہو گئے آشوب جادو کے لینے کو بڑھے آشوب نے جو دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان اور زرتاب جادو آتے ہیں ویسے ہی تخت سے اترا بدیع الملک قریب پہنچ گئے تھے زرتاب نے شاہزادے کے قدموں کو بوسہ دیا شان و تجمل بدیع الملک کا دیکھکر بہت خوش ہوا کہا ای شہریار مبارک ہو کہ وہ مرحلہ فتح ہوا جو بہت کوشش طلب تھا بدیع الملک نے کہا سب عنایت پروردگار ہے اور آپ لوگوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے آشوب نے عرض کی بڑی خواہش میں مشتاق ہوں لوح دیکھ لوں بدیع الملک نے لوح دکھائی آشوب لوح دیکھکر بہت خوش ہوا بدیع الملک نے کہا بارگاہیں جلد استادہ کرو خادموں نے بارگاہیں استادہ کیں بدیع الملک آشوب آفتاب اور کئی سرداروں کو خزانہ میں لیکر آئے کہا اسکو یہاں سے اٹھائیے سب نے اس خزانہ کو لشکر کے خزانہ میں شامل کیا بدیع الملک نے آشوب سے کہا اب مجکو گلپوش کے مکان پر ضرور جانا ہے نہیں معلوم ملکہ شمیم عنبرین مو کی کیا کیفیت ہوئی اس بیدین نے کیا سزا دی کیونکر پیش آیا ہو پھر ملکہ کو جو قید میری یاد آتی ہو گی دل پر کیا صدمات گذرتے ہونگے مجکو اُن کی بیقراری کا خیال ہو یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک نے لشکر وہیں چھوڑا ایک ملازم نے عرض کی یہاں صید و شکار بیشمار ہے شاہزادہ کا دل بھی چاہا اور ملازموں نے بھی رائے دی کہ حضور کی طبیعت کا بہلنا مناسب ہو جب تک یہاں قیام ہو شکار کا کھیلنا ضرور ہو شاہزادہ سامان شکار اسی وقت مہیا کر کے طرف صحرا کے روانہ ہوئے پس قریب ایک صحرائے سبزہ زار کے جو پہونچے نہایت پرفضا گلوں سے آراستہ پایا جا بجا درخت سرو پر قمریوں کو یاد خدا میں مشغول دیکھا اور طائران صحرائی بھی معروف یاد خدا میں تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ... ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + عجب طرح کا سرور شاہزادہ بدیع الملک کو حاصل ہوا لیکن خیال ملکہ شمیم عنبرین مو کا زیادہ ہوا کہ افسوس اگر اس صحرا میں ملکہ ہوتی اور صحبت عیش برپا ہوتی تو عجب طرح کا سرور اس دل حزین کو ہوتا غرض یہ تصور فرما رہے تھے کہ دیکھا اس صحرا کی جانب سے ایک شہسوار چہرہ پر نقاب ڈالے پیدا ہوا اور آکر اُن ملازموں سے جو وہاں موجود تھے پوچھا کہ شاہزادہ عالی مرتبت کس مقام پر ہیں وہ لوگ ہمراہ اپنے لیکر شاہزادہ عالی مرتبت کے پاس آئے اُس نے جھک کر مجرا کیا اور ایک پرچہ جیب سے نکال کر شاہزادہ کے پیش کش کیا لفافہ کو چاک کر کے جو دیکھا تو اسمیں لکھا تھا کہ ملکہ شمیم عنبرین مو کنیز خاص ای شاہزادہ عالی مرتبت مبارک ہو فتح کرنا اس طلسم کا اور غالب آنا دشمنوں پر لیکن یہ سچ ہے شعر وفا کا لاکھ طرح سے کرے قرار کوئی ... کرے کسی کی مخالفت کا اعتبار کوئی + یہاں اپنی کیفیت یہ ہے شعر دن کٹا فریاد سے اور رات زاری کٹی ... عمر سے کوئی پر کیا ہی خواری سے کٹی + ہاں شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد غرض آپ کے فراق میں میں نے اپنے تئیں یہاں تک پہونچایا لہذا امیدوار ہوں کہ آپ اپنے تئیں مجھ تک پہونچائیے

زیادہ کیا حال لکھتی اسیوقت شاہزادہ نے ان سب کو اسی مقام پر چھوڑا اور آپ خوشی خوشی اسکے ہمراہ یہ شعر پڑھتے
ہوے چلے شعر وعدۂ وصل چون شود نزدیک * آتش شوق تیز تر گردد * غرض وہ شخص اپنے ہمراہ لیکر ایک چمنستان
مین پہونچا اور نقاب چہرہ سے اُٹھائی اور عرض کیا کہ ملکہ میرے مکان مین ہین اور چند خواصین ہمراہ ہین اور نام میرا
سبد گلپوش ہی بدیع الملک نے شاباش و مرحبا کہا اور کچھ اشرفیان دین لیکن ایک درخت مین ہزار رنگ کے گل
لگے ہوئے تھے شاہزادہ نے پوچھا یہ کیا بھید ہی کہ ایک درخت اور ہزار رنگ کے پھول پھولے ہوے ہین اُس نے
عرض کیا کہ اس مین لطف یہ ہی کہ ہر گل کی خوشبو الگ ہی شاہزادہ شائق ہوا اور قریب درخت پہونچکر پھول توڑا اور سونگھا
دوسرا پھول سونگھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ایک بار چیخ مار کر زمین پر گرا اور اُس نے کہ نام اسکا عنتر سبد گلپوش
ہو اور بھیجا ہوا ہی قہار جادو کا اور قہار جادو نے یہ سمجھ کر کہ مین ان سے عہدہ برآ نہو سکونگا اس وجہ سے
اس عیار پر دغا کو روانہ کیا اور اس نے اپنا کام کیا اور چادر عیاری مین لپیٹ کر ڈھائی گرہ سینہ پر عیاری
کی دیکر روانہ ہوا بخدمت قہار جادو راہ طے کرکے قریب بارگاہ قہار جادو کے پہونچا قہار نے اسکو دیکھا کہا کہ خیر
پا بھیجا اُس نے عرض کیا کہ آپ کے اقبال سے ہمیشہ خیر رہتی ہین یہ کہکر پشتارہ اُس کے آگے رکھا یہ نہایت شاد
ہوا خلعت دیا اور جو شاہزادہ کے جسم پر تحفہ جات تھے سب لے لئے اور ہاتھون مین ہتکڑیان اور پیرون مین بیڑیان
ڈالین اور ہوشیار کرکے کہا کہ اے طلسم کشا تجھے اسدن کی خبر نتھی مین قہار جادو ہون دوست گلپوش جادو کا ہون
اور میری طبیعت ملکہ کے اوپر آئی ہوئی تھی مگر تیری وجہ سے وہ کیونکر میرے قبضہ مین آتی اب مین بعد تیرے قتل کے
اسکو اپنے قبضہ مین لاؤنگا شاہزادہ عالی مرتبت حیران تھے کہ مین کہان تھا اور کہان آگیا کس کی بارگاہ ہی اور کس
مین آگیا پھر خیال آیا جو شخص سبد گلپوش تھا وہ عیار تھا اس نے گرفتار کرکے اسکے پاس پہونچایا بدیع الملک
نے کہا مجھے اختیار ہی اگر تیرے ہی ہاتھ میری قضا ہی تو قتل کر غرض اس نابکار نے حکم دیا کہ بدیع الملک کو قتل
کردو یا پھر زمین مین لکڑیان جمع کرکے شاہزادہ کو پھونک دو بس تمام سامان مہیا ہو گیا اسوقت راہ پر ڈال کر شاہزادہ
کو لے چلے لیکن حال عنتر سبد گلپوش کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ قہار جادو کی دختر پر عاشق ہی کہ نام اسکا نسیم شطرنق
ہی وہ جو تبرکات شاہزادہ کے تھے وہ نسیم کے پاس رکھوا دئے تھے یہان گلپوش نے آکر کل کیفیت بیان کی اور کہا
کہ اتنا بڑا کام مین نے کیا ہی یقین ہی کہ مین آپ کے وصل سے شاد ہون اور آپ کے والد اسکو قبول کرین نسیم نے
پوچھا یہ کیا ہنگامہ ہی کہا بدیع الملک کو آگ مین پھینکے جاتے ہین ملکہ نے ایک ترنج مار کر عیار تو جلکر خاک ہو گیا حق تعالی
نے اُس کے دل مین رحم ڈالا اور تبرکات جو بدیع الملک سے لئے تھے نسیم نے ساتھ لئے اور خود سبد گلپوش کی صورت
بنکر آپ بھی روانہ ہوئی اور اس مقام پر پہونچی کہ جہان تمام لوگ جمع تھے غرضکہ لازم ایک بلندی پہ بدیع الملک کو لے گئے
کہ اس پر سے پھینک دین کہ سبد گلپوش نقلی پیدا ہوا اور چند باتین اسکی وصیت کی سن لون بعد کو آگ مین ڈالے گا اور
یہ عنتر سبد گلپوش نقلی قریب شاہزادہ کے پہونچا اور کہا کہ اگر تبرک آپ کے آپ کو ملین تو کچھ کام نکل سکتا ہی کہا ہان اُس نے
تبرک دئے اور کہا مین عاشق آشوب جادو کی ہون میرا عقد اس کے ساتھ ہو شاہزادہ نے منظور کیا اور تبرکات سب
اور قید کو توڑ کر نسیم آسمان کیطرف چلی گئی وہ لوگ ڈھیلے لینے کیواسطے آئے شاہزادہ نے انھین کو منتر آگ مین ڈالا یا اور وہ کیا
بدیع الملک دیکھا ہون رہا ہوتی ہین یہ کہکر چلے کہ قہار جیسا دیکھا ملکہ بہ گڑگڑاہٹ ہوئی اور بجلی چمکی چمک کر قہار پر گری دو ٹکڑے
کئے باقی ملازمون نے تلوار چلائی نسیم نے سب کو قتل کیا اور ساتھ ہمراہ شاہزادہ کو لیکر لشکر مین پہونچی کل حال بیان کیا اب شاہزادہ کا یہ حال ہوا نظم

بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا — سبزۂ تربت مرا وقف غزالان ہی رہا — مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا

خاک پرور دیدۂ چشم عشق پیچاں ہی رہا
بندھنکا ہے مضمون اُس دہانِ تنگ کا
جہل سے پوچھ اپنے نامسلمان ہی رہا
کب لباسِ دنیوی میں چھپتے ہیں اہلِ ضمیر
آئنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا
حلقۂ گیسو میں دیکھی کس نے رخسار کی تاب
آخرش دل بہ گیا خون ہو کے پیکان ہی رہا
آگے زلفیں دلبریں سی تھیں اور ابھی ہیں جی
دو رہا آغوش میں لیکن گریزان ہی رہا

پستۂ خندی پہ کام غیر میں وہ لعل لب
ہاتھ اپنا فکر میں زیر زنخدان ہی رہا
پانوں کب نکلے رکاب حلقۂ زنجیر سے
جامۂ فانوس میں بھی شعلہ عریان ہی رہا
جلوہ ای قاتل اگر تیرا نہیں حیرت فزا
شب مہ بار نشین سر در گریبان ہی رہا
اسکو دیکھا اُس سے دور اسکو نہ دیکھا جس نگہ
ملکِ دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا
دین و ایمان [illegible] کیا اسقدر میں

پر مرے عشق میں تو تنگ زیرِ زندان ہی رہا
جا بجا ٹھوکر لگی راہ پر عجز سے بھی
توسنِ وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا
آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے
دیدۂ بسمل نے کیا دیکھا کہ حیران ہی رہا
مدتوں دل اور پیکان دونوں سینے میں رہے
دو رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہان ہی رہا
مجھ میں اُس میں ربط ہو گیا رنگ بوئے گل
اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

آشوب جادو نے جو بدیع الملک کی یہ حالت دیکھی عرض کیا اے شہریار صبر فرمایئے بہت نہ گھبرایئے خدا اس مشکل کو بھی آسان کر دیگا دامن مدعا گوہر مقصود سے بھر دیگا بدیع الملک نے فرمایا کہ آج سب انتظام درست کر لو کل یہاں سے اس طرف روانہ ہو جائیں آشوب نے کہا اب زرتاب جادو کو بلایئے اُن سے بھی رائے لیجئے دیکھیے وہ کیا فرماتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا رائے لینے کی کیا ضرورت ہے کل یہاں سے ہر طور چلنا ہے یہ ذکر تھا کہ زرتاب جادو بھی آیا بدیع الملک نے فرمایا ملک صاحب اب ہم کل گلپوش جادو کے یہاں ضرور جائینگے زرتاب نے کہا بہت مناسب ہے کل آپ تشریف لے چلئے گا بدیع الملک نے وہ روز و شب تڑپ تڑپ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نے بعد نماز اسپ بادرفتار طلب کیا سب لشکر کو چلنے کا حکم دیا سوار ہو کے جانب دربند گلپوش روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا دختہ کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ شمیم عنبر مو کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب گلپوش جادو اُن کو لے گیا تو اُس نے ایک مکان تنگ و تاریک میں قید کیا اور حکم دیا کہ طعام بدذائقہ ملکہ کو دیا جائے وہی اُس کے ملازموں نے قاعدہ باندھ لیا کہ ملکہ کے واسطے طعام بدذائقہ لے جاتے تھے جب اس معیبت میں ملکہ کو ایک ماہ کا زمانہ گذرا تو ملکہ کی عجیب حالت ہوئی زیست ناگوار ہوئی ہر وقت آہ و زاری کا شغل رہنے لگا جب ملکہ بہت عاجز ہوئیں تو ایک روز ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کی کہ ای قاضی الحاجات ای مجیب الدعوات اب اس قید الم سے رہائی عطا فرما بہت تکلیف اٹھائی اب رحم کر ملکہ نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی کہ بدیع الملک جو دربند رنج جادو سے لوح لیکر چلے تھے تیسرے روز گلپوش جادو کی سرحد میں پہونچے یہاں بھی سب عمارات کو منہدم پایا عجب حال نظر آیا زرتاب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی حضور وہ قصر جو منہدم ہونے سے باقی ہے ملکہ اسی میں قید ہیں بدیع الملک نے اپنے تئیں بہ تعجیل تمام اس قصر میں پہونچایا دیکھا ایک حجرے سے صدائے گریہ و زاری آتی ہے بدیع الملک اُس حجرے کے قریب پہونچے دیکھا قفل آہنی پڑا ہے بدیع الملک نے بقوت اُس قفل کو توڑا اور دروازہ جو کھولا دیکھا ملکہ شمیم عنبر مو قید آہن سلسل اُس حجرے میں اسیر ہیں بدیع الملک قریب گئے قید ملکہ کے جسم سے دور کی شمیم عنبر مو نے بدیع الملک کو دیکھا خوش ہوئیں کہا ای شہریار شکر ہے کہ اب بھی آپ کو اس اسیر رنج و محن کی یاد آئی اور عیش و عشرت سے فرصت پائی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا گواہ ہے کہ اُس وقت سے نہیں معلوم تمھاری

رہائی کے واسطے کیا کیا کوششین کین مگر شکر ہی کہ خدانے یہان تک پہونچا دیا یہ کہکر ملکہ کو باہر حجرے کے لائے مکان کے اندر چھوڑکر باہر آئے محافہ طلب کیا جب محافہ آیا بدیع الملک نے ملکہ سے کہا ملکہ محافہ موجود ہی سوار ہو ملکہ شمیم نے کہا میری رفیق دلسوز و غمگسار لینے نسیم گل پیرہن نہین معلوم کیسی ہی اب مجکو اجازت ہو کہ مین اسکے یہان جاؤن اور اس کو ہمراہ لاؤن جب تک وہ نہ ہوگی مین ہرگز نہ جاؤنگی بدیع الملک نے فرمایا جاؤ اور انکو بھی لاؤ ملکہ سحرکہ کے بلند ہوتین نسیم کے مکان پر پہونچین یہان نسیم کی فراق ملکہ مین عجیب حالت تھی جیسی ہی ملکہ کو دیکھا دوڑکے قدمون کی طرف جھکی ملکہ نے گلے سے لگالیا نسیم کی آنکھون مین آنسو بھر آئے جب رقت کم ہوئی ملکہ سے پوچھا واری اب یہ فرمایئے رہائی کیونکر پائی ملکہ نے کل کیفیت بیان کی بعد مین یہ بھی کہا مین تمھارے لینے کو آئی ہون محافہ تیار ہی تم کو چلنے مین کیا انکار ہے نسیم نے عرض کی مین چلنے کو موجود ہون مگر ایک عرض میری قبول فرمایئے عزت اور حرمت کنیز کی بڑھایئے ملکہ نے کہا جو کہو بسر و چشم قبول ہی تمھاری خوشی سے مطلب ہی نسیم نے عرض کی اگر ایک روز بدیع الملک نوجوان کنیز کی دعوت قبول فرمائے تو میری عین خوشی تھی ملکہ نے کہا وہ ضرور آئین گے ملکہ تم خود جاکر آن کو لاؤ نسیم یہ سنکر روانہ ہوئی یہان بدیع الملک اپنی بارگاہ مین بیٹھے ملکہ کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک پرچہ گود مین گرا شاہزادے نے اُسے پڑھا لکھا تھا کہ یہان سے تھوڑی دور تشریف لایئے آپ سے کچھ کہنا ہی بدیع الملک اُٹھے سب سمجھ گئے وہان سے چند قدم آگے بڑھے تھے کہ نسیم نے سامنے آکے سلام کیا دعوت کو کہا بدیع الملک نے قبول کیا نسیم اپنے ہمراہ لائی یہان سامان محفل مہیا تھا بدیع الملک کے آتے ہی نسیم نے ارباب نشاط کو طلب کیا نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین محفل مین حاضر ہوئین ایک نازنین نے شاہزادے سے مخاطب ہوکر یہ غزل شروع کی

غزل

جو ہی ستم و کینہ و بیداد غضب ہی
شاگرد بھی کیسے ہین تو جو استاد غضب ہی

کیون مجھ سے پریشان ہو نہ ہوتے ہی شگفتہ
کیا سوز و گداز دل ناشاد غضب ہی

ہم چاہتے ہین تجکو گر سب کی نظر سے
یہ تجکو خدا کا دل ناشاد غضب ہی

توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
ہم جا ہین تقاضے اگر امداد غضب ہی

بھولا نہ مجھے قتل گر عام مین قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہی

انجم سے رخ چرخ پہ بوندین ہین عرق کی
کہتے ہین گرفتار کو آزاد غضب ہی

ہی غم سے ہنوز آئینہ با دیدۂ پرآب
اور اسپہ بھی دلکش یہ غم آباد غضب ہے

کیا غمزہ ترا ابر سر بیداد غضب ہی
سرتا بقدم وہ ستم ایجاد غضب ہی

بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہی
اس باغ مین ہونا ہی دل شاد غضب ہی

خاکستر پروانہ یہ روتی ہی بجا شمع
پہلے ہی سے اس جاہ کی افتاد غضب ہی

ہوتا ہی سپند ایک ہی آواز مین آخر
دنیا مین گرانباری اولاد غضب ہی

اللہ کرے خیر مرے شیشۂ دل کی
اللہ رے ترا حافظ کیا یاد غضب ہے

مرتے ہین حورون پہ تری طرح سو اخفا
عاشق کی ترے گرمی فریاد غضب ہے

غصہ ہی ترا قہر ترا قہر قیامت
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہی

قامت ہی ترا کیا ہی سر سرو قیامت
جلاد فلک سی بھی یہ جلاد غضب ہی

ناز آفت و چشم ستم ایجاد غضب ہی
فریاد نہ کر دیکھ کہ صیاد غضب ہی

نکلے ہی سدا کوہ سے ہم آتش و ہم آب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہی

اُس بت کا مجھے حسن خداوند نے اُسکو
کیا سوختہ جانون کی بھی فریاد غضب ہی

ای شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
پھر آج وہ مست مے بیداد غضب ہی

اخوان شیاطین ہین یہ مست مے بیداد
ہم جیسے ہین عاشق وہ پریزاد غضب ہی

ہے سرو تو پابند تم بے ثمری مین
رنجش تری بیداد ہی بیداد غضب ہی

وہ کونسا غم ہی کہ جو دنیا مین نہین ہی
طرہ بھی سر طرۂ شمشاد غضب ہے

وین ہوش بجا مردم ہشیار کے بل بین یہ لطف نہین ای دل ناشاد غضب ہے	آنکھون کو تمھاری جو دھون ڈال غضب ہو یہ خانۂ ہستی ہے عجب خانۂ رنگین	سو فتنے ہین پنہان نظر لطف مین اُنکے ای ذوق مگر ہستی بنیاد غضب ہے

اس طرح نازنین نے اس غزل کو گایا اہل محفل کے دل کو لبھایا کہ سب کو محو خوش الحانی بنایا بدیع الملک خوش
ہو کے نازنین کو بہت کچھ انعام دیا صبح تک جلسہ رہا جب آفتاب نکل آیا تو جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک
نے ملکہ سے کہا اب لشکر مین سب گھبراتے ہونگے مین جاتا ہون تم لوگ بھی اپنے تئین بہت جلد پہونچاؤ ملکہ نے
کہا آپ تشریف لے چلین ہم لوگ بھی ابھی آتے ہین بدیع الملک وہان سے اپنے لشکر مین آئے تھوڑی دیر
نہ گذری تھی کہ ملکہ اور نسیم اسی مکان مین آگئین بدیع الملک کو بذریعہ رقعہ کے اپنی آمد کی خبر دی شہزادۂ
بدیع الملک نے محافہ بھیجا ملکہ محافہ پر مع نسیم گل پیرہن اور چند کنیزون کے سوار ہو کے آئین یہان بدیع الملک
نے ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی تھی ملکہ اور نسیم کو اس بارگاہ مین اُتارا خود بھی تشریف لے گئے دیکھا ملکہ کے
ہمراہ کچھ کنیزون مین کچھ تھوڑا مال و اسباب بھی ہے بدیع الملک کو جو ملکہ نے آتے ہوے دیکھا عرض کی
ای شہریار آپ یہان سے کہان تشریف لے جائینگے بدیع الملک نے کہا لوح جہان کی خبر دے گی
وہان جانا ہوگا ملکہ نے کہا کنیزین بھی ہمراہ ہین بدیع الملک نے فرمایا جیسا موقع ہوگا کیا جائے گا
تھوڑی دیر تک ملکہ سے باتین رہین پھر بدیع الملک باہر تشریف لائے زرتاب جادو نے کہا اب آپ
لوح ملاحظہ فرمایئے جو حکم ہو وہ بجا لایئے بدیع الملک نے فرمایا مین حسب دستور لوح کو دیکھونگا جو کچھ
لکھا ہوگا وہ کرونگا زرتاب نے عرض کی ای شہریار حسب دستور کیا بدیع الملک نے فرمایا آج شب
بھر عبادت مین بسر کرونگا صبح کو لوح دیکھونگا زرتاب خاموش ہو رہا اور ذکر ہونے لگا جب دن تمام ہوا
تو بدیع الملک بارگاہ مین آئے ملازمون نے سجادہ بچھایا شاہزادے نے عبادت پروردگار رجوع قلب
سے شروع کی شب بھر عبادت مین بسر کی صبح کو بعد فراغت نماز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ ای فتاح
طلسم اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور چھوٹے چھوٹے مرحلے فتح ہون تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئین
شریان جادو کے مقام پر پہونچائے اُسکو قتل کرے جب وہ قتل ہوگا تو راستہ کھلے گا بدیع الملک نے
شریان جادو کے مکان کا پتہ تحقیق کیا لوح سے معلوم ہوا آخر مین یہ بھی لکھا تھا کہ شرط تنہائی کی ہے طلسم کشا کو
لازم ہے کہ تنہا جائے بدیع الملک لوح دیکھکر باہر تشریف لائے زرتاب سے کہا مجکو شریان جادو کے
مکان پر جانا ہے زرتاب نے عرض کی پھر غلامان جان نثار حاضر ہین آپ تشریف لے چلین بدیع الملک نے
فرمایا تنہائی کی قید ہے مین اکیلا جاؤنگا زرتاب نے کہا اگر لوح کا یہی حکم ہے تو مجبوری ہے آپ تشریف
لے جایئے ہم لوگ بھی وقتاً فوقتاً حاضر خدمت رہین گے بدیع الملک نے فرمایا کچھ محل تردد نہین ہے ہر وقت
خدا حافظ و نگہبان ہے کوئی کیا کر سکتا ہے ملکہ شمیم کی بارگاہ مین تشریف لائے اور کہا ملکہ خدا حافظ ہم کو
شریان جادو کے یہان جانا ہے اور حکم لوح یہ ہے کہ تنہا سفر کرین ملکہ نے عرض کی ای شہریار اگر حکم لوح ہے
تو مجبوری ہے آپ تشریف لے جایئے جب طالب دیدار ہونگے حاضر خدمت ہو جایا کرین گے
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم اسقدر تکلیف گوارا نہ کرنا اگر خدا نے چاہا تو مین بہت جلد آؤنگا ملکہ
نے عرض کی گو یہ تو جی نہین چاہتا تھا کہ آپ کو تنہا جانے دین مگر کیا کرین مجبور ہین حکم لوح یون ہی
ہے بدیع الملک نے کہا ملکہ کچھ اندیشہ نہین ہے خدا کی ذات پر بھروسہ ہے وہی ہر وقت حافظ و نگہبان

ہوکر ملکہ سے رخصت ہوئے پھر لشکر میں تشریف لائے خادموں نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے
پر سوار ہوئے جانب دربند شریان جادو روانہ ہوئے اس دن تمام روز بدیع الملک نے رہبری کی ایک صحرا میں
پہونچے صحرا کو نہایت پرفضا پایا بدیع الملک نے خیال کیا کہ اب شب کو چلنا بہتر نہیں ہے صبح کو یہاں سے روانہ
ہونگے یہ خیال کرکے بدیع الملک ایک درخت کے قریب تشریف لائے چاہا زین پوش بچھا کر زیر نخل بیٹھیں
درخت سے آواز آئی خبردار میرے سایہ میں نہ بیٹھیگا نہیں میں گنہگار سرکار ہونگا اور خونخوار سے میرے واسطے
حکم قطع سر ہوگا بدیع الملک حیران ہوئے دل میں کہا یہاں کے درخت باتیں کرتے ہیں مگر زین پوش اسی
درخت کے نیچے بچھایا گو اس نے بہت غل مچایا مگر بدیع الملک نے خیال نہ کیا درخت کے نیچے زین
پوش بچھا کے بیٹھے صحرا کی فضا دیکھنے لگے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ بدیع الملک نے دیکھا ایک شعلہ
آسمان سے زمین پر گرا اور غرق زمین ہوگیا پھر اس کے بعد دوسرا شعلہ اسی طرح گر کے زمین میں غرق ہوا پھر
تو ایک سلسلہ بندھ گیا آسمان سے شعلے گرنے لگے بدیع الملک حیران ہوکے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ
گھوڑے پر سوار ہوکے ان شعلوں کے پاس پہونچو دیکھو کیا ہے مگر جو بات کرنا بے اجازت لوح نہ کرنا بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوئے ان شعلوں کے قریب پہونچے دیکھا ایک پہاڑ پر دو اژدر آتشیں بیٹھے ہوئے کلابے
منہ سے چھوڑ رہے ہیں وہی شعلے زمین پر گرتے ہیں بدیع الملک کو جو ان اژدروں نے دیکھا سانس کھینچی
بدیع الملک نے چاہا ہٹوں مگر پانوں نہ جم سکے اژدروں کے پاس چلے شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کچھ اندیشہ نہ کرو خدا پر نظر رکھو دیکھو کیا بات ظہور پذیر ہوتی ہے بدیع الملک خاموش ہورہے اژدروں
نے دم کھینچا بدیع الملک وہاں اژدر میں پہونچے آنکھیں بدیع الملک کی بند ہوگئیں تھیں عرصہ کے بعد ہوش
آیا اپنے کو ایک پتھر کے پاس پایا لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا یہی شریان جادو کا مکان ہے اب لازم یہ ہے کہ
اس مکان کی پشت پر جاؤ وہاں ایک درخت ہے اسکو قوت سے زمین سے اکھاڑو پھر جو علامت ظاہر ہو لوح کو دیکھو
بدیع الملک اس مکان کے قریب پہونچے پشت پر گئے دیکھا ایک درخت بہت تناور اور ایک سنگین چبوترے پر
ہے بدیع الملک قریب درخت پہونچے درخت کو آغوش میں لیکر زور کیا پہلے زور میں چبوترہ جو پتھر کا بنا تھا
اس میں سے ٹکڑے چٹک چٹک کے گرنے لگے دوسرے زور میں مع بیخ زمین سے نکل آیا بدیع الملک نے جو
درخت اکھاڑا ایک ہنگامہ عظیم سنائی دیا شاہزادے نے دیکھا دہنہ نقب معلوم ہوتا ہے مگر آدمیوں کے آنے کی
علامت پائی جاتی ہے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا جو کوئی اس نقب سے سر نکالے اسکو
قتل کرنا جب چالیس آدمی قتل ہوں تب اس نقب میں داخل ہونا بدیع الملک نے تلوار کھینچی سر نقب کھڑے
ہوئے ایک پہلوان نے نقب سے سر نکالا بدیع الملک نے اسکو قتل کیا اسکے بعد دوسرا پہلوان نکل آیا اس کو بھی
شاہزادے نے قتل کیا اسی طرح چالیس پہلوان آکر شاہزادے کے ہاتھ سے قتل ہوئے جب بدیع الملک
نے دیکھا اب چالیس جوان قتل ہوچکے ہیں نام خدا لیکر نقب میں پھاند پڑے مگر گھوڑے کو وہیں چھوڑا تھوڑی
دیر کے بعد پانوں آشنائے زمین ہوئے بدیع الملک نے اپنے کو ایک نہر کے قریب پایا پھر لوح ملاحظہ فرمائی
لکھا تھا کہ اس نہر میں کود پڑو بدیع الملک اس نہر میں کود پڑے جب پانوں زمین سے آشنا ہوئے
بدیع الملک نے آنکھ کھولی دیکھا ایک مکان نہایت پرتکلف شیشے کا بنا ہے سامنے ایک ساحر مرگ چھالا بچھائے
بیٹھا ہے اس ساحر نے جو بدیع الملک کو دیکھا کہا او جوان تو یہاں کیونکر آیا تجھکو کس نے پہونچایا بدیع الملک

نے کہا میں شریان جادو کے پاس جاؤنگا اسکو خاک میں ملاؤنگا ساحر نے کہا شریان جادو میرا ہی نام ہے تو کیون
میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہے بدیع الملک نے کہا میں اس طلسم کے تباہ کرنے کا قصد رکھتا ہوں تو کیا چیز ہے۔
شریان نے کہا ای جوان میں وہ شخص ہون کہ جسکا سحر و ساحری میں نظیر نہیں ہے تو کیا مجکو قتل کریگا اور یہ وہ
طلسم ہے جو کسی کے فتح کرنے سے فتح نہ ہوگا بدیع الملک نے جواب دیا یہ دعوے تیرا بیکار ہے اگر تیری اجل آئی
ہے تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور طلسم کی عمر تمام ہوئی تو ضرور ٹوٹے گا تو عبث مجھسے یاوہ گوئی کرتا ہے شریان
نے کہا ای جوان ان تصویرون کو دیکھ جو تیرے سامنے پتھر کی کھڑی ہین بدیع الملک نے کہا یہ سب تیرا
کارخانہ شعبدہ بازی ہے مین انکو کیا دیکھون شریان نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کیا وہ تصویر شیر کی
تھی بدیع الملک کی جانب بصورت اصلی چلی شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ صرف اس لوح
کو دکھادو بدیع الملک نے اُس کو لوح دکھادی شیر نے ایک چیخ ماری جلکر خاک ہوگیا شریان نے
دوسری تصویر سے اشارہ کیا ایک فیل مست بدیع الملک کی جانب چلا بدیع الملک نے پھر لوح کو دیکھا
لکھا تھا جو تصویران مین سے تمھارے پاس آنے کا ارادہ کرے اُسکو لوح دکھادو جلکر خاک ہو جائیگی
بدیع الملک نے اس فیل کو بھی لوح دکھائی وہ بھی جلکر خاک ہوگیا اسی طرح شریان نے سب تصویرون
کی طرف اشارہ کیا اور سب بدیع الملک کی طرف بڑھین مگر جل جلکر خاک ہوئین جب اسکی سب تصویرین
جل چکین تو شریان کو غصہ آیا آواز دی ای شبیہ سامری کیا اب تجھ مین کچھ اثر قدرت باقی نہین ہے بدیع الملک
نے دیکھا ایک دروازہ اس مکان کا کھلا اور ایک آدمی عجیب الخلقت طویل القامت اس دروازے سے برآمد
ہوکر بدیع الملک کی طرف جھپٹا بدیع الملک نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسم حافیہ لوح کو سات مرتبہ
پڑھو اور تلوار اس کے سر پہ مارو بدیع الملک نے اسم حافیہ لوح سات مرتبہ پڑھکر تلوار اسکے سر پہ لگائی
اُس نے خود گردن جھکائی تلوار کے پڑتے ہی ایک آواز مہیب آئی تلوار جبین تک در آئی اس مرد عجیب الخلقت
نے آہ کی اور زمین پر گرکے اپنی جان دی ایک آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من ہمصورت سامری بود اس
آواز کے آنے سے شریان جادو کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا کہا او طلسم کشا تو نے غضب کیا ہمصورت سامری کو
قتل کیا یہ کہکر ایک طائر سیاہ رنگ اپنی جھولی سے نکال کے بدیع الملک کی جانب اڑایا وہ طائر بدیع الملک
کے قریب آیا اس زور سے چیخ ماری کہ بدیع الملک حیران ہوگئے قریب تھا کہ زمین پر گرین مگر سنبھل گئے
شریان جادو نیمچہ لیکر بڑھا بدیع الملک کے قریب پہونچا چاہتا تھا کہ وہ نیمچہ کا وار کرے مگر بدیع الملک
کو ہوش آگیا لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اسم حافیہ ایک بار پڑھکے اس پہ وار کرو بدیع الملک تلوار تو ہاتھ
ہی مین لیے تھے اسم حافیہ کو ایک بار پڑھکر وار کیا تلوار شریان جادو کے سر پہ پڑی جگر تک اتر آئی شریان مر کے
گرا ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا جسقدر مکانات [illegible]ر کے وہان بنے تھے سب گر کے خاک مین مل گئے عرصہ دراز
کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من شریان جادو بود بدیع الملک نے شکر خدا کیا پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ
پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور شریان جادو قتل ہو تو طلسم کشا کو چاہیے کہ اکوان ریش دراز جادو کے
مقام پر اپنے کو پہونچائے بدیع الملک نے پتہ تحقیق کیا لوح سے معلوم ہوا بدیع الملک نوجوان اس طرف
روانہ ہوئے ایک صحرا مین پہونچے چونکہ بہت خستہ تھے ایک درخت کے سایہ مین جاکر بیٹھے دیکھا ایک برق چمکی
بدیع الملک چارون طرف دیکھنے لگے سامنے سے ملکہ شمیم عنبر مو نے آکے سلام کیا بدیع الملک خوش

ہو گئے کہا ملکہ عالم تم یہاں کس طرح پہونچیں ملکہ نے عرض کی میں کئی بار آپ کے دیکھنے کو حاضر ہوئی مگر حضور
اُسوقت امر ضروری میں مصروف تھے ساحروں کو قتل کر رہے تھے اس وجہ سے ملنا بہتر نہ جانا صرف دولت
دیدار حاصل کر کے پلٹ گئی اس وقت آپ کو تنہا پایا اس وجہ سے حاضر خدمت ہوئی بدیع الملک نے
کہا اب ہمکو اکوان ریش دراز جادو کے مرحلے پر جانا ہے اسکو قتل کرنا ہے ملکہ نے کہا اے شہریار وہ بڑا مکار ہے
آپ وہاں کے جانے کا ارادہ نہ فرمایئے گا نہیں بہت پچھتایئے گا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے گا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ لوح جو ہدایت کرتی ہے ملکہ نے کہا لوح تو اُسکے قتل کی ہدایت کرتی مگر اُس کے
قتل کے واسطے سامان درکار ہے آپ پہلے سامان قتل اکوان مہیا کر لیجئے پھر وہاں جایئے بدیع الملک نے
کہا ملکہ اب جا ہے کچھ ہو میں ضرور جاؤنگا ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کو اتنا زمانہ گذرا مینوشی کا تو اتفاق کاہے
کو ہوا ہوگا بدیع الملک نے فرمایا بھلا یہ اسباب کہاں ممکن ہوتے ہیں ملکہ نے اپنے تخت کو اشارہ کیا تخت
ہوا پر معلق تھا زمین پر آیا ملکہ نے تخت پر سے ایک گلابی اُٹھائی جام میں شراب انڈیل کر اپنے ہاتھ سے
بدیع الملک نوجوان کو دی بدیع الملک چاہتے ہیں کہ میں شراب پی جاؤں کہ آسمان سے آواز آئی
اے شہریار خبردار شراب نہ پیجے گا بدیع الملک نے توقف کیا ملکہ نے کہا اے شہریار یہ صحرائے طلسم ہے
یہاں ایسے عجائبات بہت ہیں اسکا خیال نہ فرمایئے شراب پیجئے پھر بدیع الملک نے جام منہ سے لگایا کہ
ایک برق چمکی جام کے دو ٹکڑے ہوئے بدیع الملک نے دیکھا زرتاب جادو سامنے کھڑا ہے زرتاب
نے سلام کیا کہا اے شہریار میں نے ایک بار خدمت میں عرض کیا مگر آپ کو خیال نہ آیا یہ کہکر شمیم نقلی کی
طرف مخاطب ہوا کہا او مکار اب کہاں جائیگا شمیم نقلی نے ایک گولا زرتاب پر مارا زرتاب نے گولے کو
رد کیا پنجہ سحر جیبلی سے نکال کے آگے بڑھا شمیم نقلی نے چاہا میں غرق زمین ہو جاؤں مگر زرتاب جادو
نے فرصت نہ دی پنجے کا وار اُسکے سر پر کیا سر اُڑ گیا تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من دشت مان
جادو بود زرتاب نے بدیع الملک سے عرض کی آپ کو ایسی غفلت نہیں لازم ہے جو کام کیجئے گا پہلے
لوح کو ملاحظہ فرما لیجئے گا یہ اور طلسم نہیں ہے یہاں بڑے بڑے مکار ہیں اور آپ نے تو اس امر کے عرض
کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ تجربہ کار ہیں بہت سے طلسم فتح کر چکے ہیں بدیع نے کہا اسوقت مجکو دھوکا
ہو گیا ورنہ آج تک بہت ہوشیار رہا زرتاب جادو نے عرض کی اب آپ مرحلہ اکوان ریش دراز جادو
پر تشریف لے جاتے ہیں اثنائے راہ میں بہت سے ساحران مکار سد راہ ہونگے بہت ہوشیار رہیئے گا میں بھی
وقتاً فوقتاً حاضر ہوتا رہونگا مگر آپ بہت ہوشیار رہیئے گا یہ کہکر زرتاب جادو بدیع الملک سے رخصت
ہوا بدیع الملک نے اس کے جانے کے بعد لوح ملاحظہ فرمائی لکھا تھا اسی سمت جاؤ جس طرف جاتے ہو
بدیع الملک اسی طرف روانہ ہوئے قریب شام ایک پہاڑ کے قریب پہونچے بدیع الملک اس کوہ پر
چڑھے دیکھا ہزارہا جانور مثل شیر و خرس و گرگ کے اس پہاڑ پر پھر رہے ہیں بدیع الملک کو جو سب نے
دیکھا چھپٹے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ لوح زمین پر ڈال دو اور ان سب کا تماشا
دیکھو بدیع الملک نے لوح زمین پر ڈالدی جسقدر جانور تھے لوح کی طرف چلے ہر ایک نے لوح کے
اُٹھانے کا ارادہ کیا اس پر آپس میں لڑائی ہونے لگی بڑی دیر تک سب جانور خوب لڑے آخر سب لڑ بھڑ کر مر گئے
بدیع الملک نے لوح اُٹھائی شکر خدا بجا لائے آگے بڑھے کوہ سے اُترے ایک دریائے ناپیدا کنار نظر آیا

مگر کشتی کا پتا نہ پایا بدیع الملک حیران ہوئے کہ اب اس دریا سے گذر کیونکر ہوگا یہ سوچکر لوح ملاحظہ
فرمائی نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ لوح کو سات بار پڑھو ایک مرد قوی تن دریا سے برآمد ہوگا وہ تمکو اپنی پیٹھ پر
بٹھا کے لیجائے گا بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھا وسط دریا سے ایک مرد عجیب الخلقت پیدا ہوا بدیع الملک
کے قریب آیا شاہزادہ کو اپنی پشت پر سوار کیا دریا کے پار جاکر اُتار دیا بدیع الملک آگے بڑھے مکانات
سنگ نظر پڑے شاہزادے نے لوح کو دیکھا اُس مین لکھا تھا اے فتاح طلسم واے سیار این عجائبات
اگر خدا اپنا فضل کرے اور دریا سے بصحت وسلامتی گذر ہو تو لازم ہے کہ اپنے تئین اس قلعہ سنگ مین جو سامنے معلوم
ہوتا ہے جلد پہونچاؤ زیادہ دیر نہ لگاؤ بدیع الملک آگے بڑھے قریب اس قلعہ کے پہونچے دروازہ کی تلاش مین
چارون طرف پھرے مگر در کا پتا نہ ملا مجبور ہو کے لوح کو دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ سامنے جو درخت صندل معلوم
ہوتا ہے اسکو بقوت طلسم کشائی زمین سے اُکھاڑو وہین نقب ظاہر ہوگا وہی اس قلعہ کا راستہ ہے بدیع الملک اُس
درخت کے پاس آئے شجر کو آغوش مین لیکر زور کیا اور اکھاڑ کر پھینک دیا دہنہ نقب ظاہر ہوا بدیع الملک نام
خدا لیکر کود پڑے تھوڑی دیر مین پاؤن آشنا زمین ہوئے شاہزادہ نے دیکھا صحن قلعہ مین کھڑا ہون باشندگان
قلعہ نے جو بدیع الملک کو دیکھا سب نے شور کیا لوگ آلات حرب لیکر بدیع الملک کی طرف چلے بدیع الملک
نے بھی تلوار کھینچی جو لوگ آگے بڑھتے آتے تھے کچھ پیچھے ہٹے بعض نے وار بھی کئے بدیع الملک نے بھی قتل کرنا
شروع کیا پھر تو تمام قلعہ مین ہنگامہ پڑ گیا اکوان ریش دراز کو خبر پہونچی کہ ایک جوان صاحب شوکت وشان
اس قلعہ مین نہین معلوم کس طرف سے آیا ہے سب کو قتل کر رہا ہے کسی کے روکے سے نہین رکتا اکوان یہ خبر
وحشت اثر سنکر بدحواس ہوگیا اپنے ملازمان خاص سے کہا تم جاکر دیکھو کون ہے ملازمین اُسکے پاس سے اُٹھے
باہر آئے بدیع الملک کی شان وشوکت دیکھکر دنگ ہوگئے شاہزادے کے قریب آکر پوچھا اے جوان تو کون
ہے کہان سے آیا ہے قلعہ مین آنے کا راستہ کیونکر پایا ہے کیا مطلب ہے بدیع الملک نے جواب دیا بارادہ
فتاحی طلسم یہان آیا ہون اکوان ریش دراز تک جاؤنگا اُسکو خاک مین ملاؤنگا اپنا مطلب دل
حاصل کرونگا اُسکے خون سے اپنی تلوار بھرونگا ملازمان اکوان کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہا تیری کیا
مجال جو تو اُن کی شان مین کوئی کلمہ خلاف ادب زبان سے نکال سکے بدیع الملک کو غصہ آیا فرمایا اگر
اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو اکوان ریش دراز کو مذہب سامری پرستی ترک کرنے کی ہدایت کرو اور
تم بھی مسلمان ہو اس کارخانہ سحر کو دفع کرو ہم آگے جائین اگر اسکے خلاف کروگے سزا پاؤگے ملازمان اکوان
نے بدیع الملک کو چارون طرف سے گھیر لیا سحر کرنے لگے لیکن شاہزادہ پر سحر کیونکر تاثیر کرتا بہت سے
تحفہ جات دافع سحر موجود تھے ساحر سحر کرکے عاجز ہوئے بدیع الملک نے بہت لوگون کو قتل بھی کیا سب
ساحر بھاگ کر اکوان ریش دراز کے پاس پہونچے کہا اے شہنشاہ ایک نوجوان بارادہ طلسم کشائی یہان آیا
ہے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ لوح حاصل کر چکا ہے ہم لوگون نے بہت کچھ سحر کئے مگر اس پر تاثیر نہ کی ہم لوگ مجبور
ہوگئے اُس نے بہت سے ساحرون کو قتل کیا اب یہان آنے کا ارادہ کیا ہے ہوشیار ہوجایئے سمجھ کے مقابلہ کیجئے گا
اکوان نے کہا ایسے بہت سے طلسم کشا آئے مگر اپنے کئے کی سزا پائی بات بن نہ آئی مین ابھی جاکر اسکو اسیر
کئے لیتا ہون مجھسے بچکر کہان جائیگا اذیت اُٹھائیگا یہ کہکر کاندھے پر جھولی ڈالی کچھ اسباب سحر ہاتھ مین لیا
ملازمین کو ساتھ لیکر باہر آیا یہان بدیع الملک نوجوان ساحرون کو قتل کر رہے تھے اکوان نے آتے ہی

نعرہ کیا باقی اد طلسم کشا یہ قلعہ اکوان ریش دراز جادو ہے بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام
لمبی گز کی ڈاڑھی مینڈھیاں گندھی ہوئیں کانوں میں لپٹی ہوئی اسباب سحر ہاتھ میں لئے ہوئے چلا آتا ہے بدیع الملک
کے قریب پہونچکر جھولی سے گولا نکالا سحر کرکے بدیع الملک پر کھینچ مارا ایک دم گرین سنگ باری ہوئی تاریکی
چھا گئی مگر بدیع الملک پر کسی چیز نے اثر نہ کیا شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پڑھکر تلوار
لگاؤ بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا تلوار اٹھائی اکوان چونکہ دو بین تن تھا سمجھا مجکو تلوار سے کیا گزند پہونچے
گا سر جھکا دیا مگر بدیع الملک نے اسم حاشیہ پڑھکر جو تلوار لگائی سر کو کاٹ کر تا بہ سینہ اتر آئی اکوان مر کر گرا ایک ہنگامہ
برپا ہوا تاریکی چھا گئی آوازیں عجیب آنے لگیں سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ کے آواز آئی کشتہ مرا نام من
اکوان جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اس آواز کے آنے سے عمارات جو ساختہ سحر اکوان
ریش دراز جادو تھی منہدم ہو گئی علامت دربندی جو ساحر وہان موجود تھے اس کیفیت کو دیکھکر بھاگے راستہ
صاف ہوا بدیع الملک نے شکر خدا کیا پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اس میں لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور
اکوان ریش دراز جادو مارا جاوے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئیں قصر نقابداران میں پہونچاوے کہ وہ مرحلہ
آخری طلسم خونخوار کا ہے بدیع الملک نے لوح سے پتہ دریافت فرمایا سب کیفیت آئینہ ہو گئی بدیع الملک
چاہتے ہیں کہ قصر نقابداران کی طرف روانہ ہوں کہ برق چمکی بدیع الملک نے دیکھا زرتاب جادو نے آکر سلام کیا
کہا اے شہریار ماشاء اللہ اکوان ریش دراز جادو کو کس جرأت سے قتل کیا اب کہاں تشریف لے جانے کا ارادہ ہے
بدیع الملک نے کہا طلسم نقابداران میں جاؤنگا لوح سے سب پتہ دریافت کر لیا ہے زرتاب جادو نے عرض کی حضور وہ مقام
بہت سخت ہے اور آپکی طبیعت علیل سے خوف معلوم ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے مگر اے ملک صاحب
لشکر کی خیریت بیان فرمائیے زرتاب جادو نے کہا سب حضور کو یاد کرتے ہیں خصوصاً ملکہ شمیم عنبر مو آپکے فراق میں
بہت بیتاب ہیں ہر روز خواب میں کئی بار آنے کا ارادہ کیا میں مانع ہوا انکا نکلنا اچھا نہ جانا آپ کی خیریت بیان کردی
بدیع الملک نے کہا ہماری طرف سے سبکا مزاج پوچھ دیجئے گا اور ملکہ شمیم کو تسکین دیتے رہئے گا آپنے بہت اچھا کیا جو انکو نہ
آنے دیا طلسم میں ہر ایک انکا دشمن ہے زرتاب جادو نے کہا میں رخصت ہوتا ہوں آپ بھی تشریف لیجائیے بدیع الملک
نے زرتاب کو رخصت کیا اور آپ قصر نقابداران کا راستہ لیا کہ ذکر ان کا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب مختصر کیفیت نقابداران کی عرض کی جاتی ہے

قصر نقابداران وہ مقام ہے کہ جب سے خونخوار آتش چشم جادو کو بڑا نام ہوا اکثر کہا کرتا ہے کہ یہ چیز دوسرے طلسم میں نہیں ہے اس قصر میں
خونخوار جادو نے حسین نوخیز ملکوں سے حسینان مہ جبین کو صغر سنی میں طلب کیا اور انکو سحر تعلیم کرایا جب جوان ہوئیں چہرہ پر نقاب
ڈالکر اس قصر میں داخل کیا مگر سحر بھی ان لوگوں کو اس نے تعلیم کرایا جو ساحری عہد جمشید زمان تھے ہر نازنین سحر میں
طاق شہرہ آفاق تھی انکے قصر میں کسی کی مجال نہ تھی کہ جو جا سکتا سب شوخ و طرار شب بھر شغل میخواری دن بھر گلنار
رقص و سرود کا چرچا رہا کرتا تھا کوئی فکر دنیا کی انکے قریب نہ تھی جب بدیع الملک اس طلسم میں داخل ہوئے اور
انکے آنے کی خبر خونخوار کو پہونچی اس نے سب مرحلہ جات پر انتظام جدید کیا جب اس کو بعض بعض مرحلے کے لوٹنے کی خبر
معلوم ہوئی تو اس نے قصر نقابداران میں اسکی اطلاع دی کہ اگر طلسم کشا تمہارے مرحلے پر آئے تو اسکو ضرور اسیر کرنا
جان سے نہ مارنا نقابداران قصر نے کہلا بھیجا تھا یہاں جو شخص آئیگا ہم اسکو اسیر کرینگے آپ خاطر جمع رکھئے اور خونخوار
جادو کو بھی اسکا یقین کامل تھا کہ طلسم کشا وہاں جاکر ضرور گرفتار کیا جائیگا لیکن جس روز سے نقابداران قصر

اس رازسے آگاہ ہوئی تھین کہ کوئی شخص یہان آنے والا ہے اُس روزسے سب نے اپنی حفاظت کے واسطے
سحر تیار کیے تھے اور عجائب غرائب راہ مین بنادیے تھے مگر بدیع الملک نامدار جواکوان ریش دراز جادو کو قتل
کرکے جانب قصر نقابداران روانہ ہوے دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچے ایک عمیق چاہ نظر آیا بدیع الملک
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا قصر نقابداران کا یہی راستہ ہے بخوف اسمین پھاند پڑو بدیع الملک اس چاہ
مین پھاند پڑے دیر کے بعد پاؤن آشنا زمین ہوے بدیع الملک نے دیکھا ایک قصر لالہ زار مین کھڑا ہون جہان
تک نظر جاتی ہے قدرت خدا نظر آتی ہے ہزارہا درخت انواع واقسام کے لگے ہین پھول اسقدر صحن گلستان مین
پڑے ہین کہ معلوم ہوتا ہے فرش گل بچھایا ہے چمن کو دیکھکر محویت کی حالت پیدا ہوتی ہے ہر پھول پر طبیعت مائل
ہوتی ہے بلبل کی نغمہ سازی طاؤس کی طنازی بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی محو دید ہوگئے اسی حالت مین
کھڑے تھے کہ دیکھا ایک نقاب پوش بصد جوش وخروش مرکب مشکین پہ سوار عقب مین چند طائران خوبصورت
اپنے بال وپر دا کیے ہوے مروحہ جنبانی کرتے ہوے اس شان وشوکت سے آتا ہے بدیع الملک اسکی جاہ وحشم
کو دیکھکر بہت خوش ہوے مگر اس نقاب پوش نے جو بدیع الملک کو دیکھا گھوڑا ڈپٹ کے قریب آیا کہا او
جوان تو کون ہے اور اس قصر مین کیون آیا ہے کیا تو طلسم کشا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ اس پوچھنے کا سبب
تحقیق کرنے کا باعث بیان کرو نقاب پوش نے کہا یہ قصر ہمارا ہے اسمین کوئی بلا اجازت ہمارے نہین آسکتا ہے
تو کیونکر آیا کس نے راستہ بتایا بدیع الملک نے فرمایا راستہ بتانے والے بہت جس سے پوچھا اُس نے بتادیا شعر سفر کی
شرط مسافر نوازی بہتیرے ہزارہا شجر سایہ دار راہ مین ہین نقابدار نے کہا آپکو یہان آنا کیا ضرور تھا بدیع الملک
نے فرمایا ہمین قصر نقابداران مین جانا ہے اس قصر کی کیفیت دیکھنا ہے نقاب پوش نے کہا اُس قصر کی کیفیت آپ کیا
دیکھ سکتے ہین اُسکے دیکھنے کو ویسی آنکھین چاہیے ہین جیسا وہ قصر ہے بہتر اسی مین ہے کہ آپ یہان سے پلٹ جائیے ورنہ
بہت پچھتائیے گا بڑی زک اٹھائیے گا بدیع الملک نے فرمایا ہمکو کیا کوئی زک دیسکتا ہے ہر حال مین ہمارا خدا مالک
ہے ہم سواے ذات خدا کے اور کسی سے خائف وترسان نہین ہین تمہاری کیا ہستی ہے جو ہمین کسی قسم کی تکلیف دیسکو
نقابدار نے کہا مجکو آپکی جرأت ومحنت پر رحم آتا ہے آپ ابھی پھرے جانے کا خیال کرین یہان سے تشریف لے جائین
بدیع الملک نے جواب دیا اب اس امر کی نسبت مجھسے کچھ نہ کہنا مین اسکی سماعت نہ کرونگا جب تک اس دہند
کو فتح نہ کرلونگا واپس نہ جاؤنگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک نقابدار اور آیا بدیع الملک سے کہا کیون صاحب
آپ ہمارے قصر مین بے اجازت کیون تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا ہمین اجازت کی ضرورت نہین تم کیا
جانو ہم کس ارادے سے آئے ہین ابھی اس نقابدار سے گفتگو ختم نہوئی تھی ایک اور نقابدار آیا اس نے بھی سوالات
بدیع الملک سے کیے اسی طرح بہت سے نقابدار جمع ہوے بدیع الملک حیران کہ اسقدر نقابدار ایک
وضع کے اس قصر مین کیونکر جمع ہوگئے اور ہر ایک نقابدار نے بدیع الملک سے کہنا شروع کیا کہ آپ ہمارے قصر
مین کیون آئے کس نے آپکو یہان آنے کی اجازت دی بدیع الملک ہر ایک سے کہہ رہے تھے کہ اجازت کی
ضرورت نہین ہے ہم اس قصر کو فتح کرنے کو آئے ہین نقابدار بدیع الملک سے بحث کر رہے ہین کہ نوبت
نقارے کی صدا کان مین آئی نقابدارون نے بدیع الملک سے کہا اب اگر آپکو اپنی جان عزیز ہے تو یہان سے
اسیوقت تشریف لے جائیے ورنہ اب وہ شخص آتا ہے جو ہم سب کا حاکم ہے اگر وہ آپکو یہان دیکھیگا تو بہت بری
طرح پیش آئیگا بدیع الملک نے کہا جب وہ یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا ہمکو اُسی سے ملنا ہے نقابدارون نے بدیع الملک

ے بہت کہا مگر شاہزادے نے سب کو یہی جواب دیا کہ میں تمھاری سرداری سے کچھ کنارہ ہی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بدیع الملک نے دیکھا ایک نقابدار تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے ایک مرکب تمکین پر سوار مگر گھوڑا زیور و جواہرات مین غرق نقابدار کے سر پر چتر زرین کا سایہ دو خادم مگر وہ بھی نقاب پوش چنور ہاتھوں میں لیے ہوئے مگس رانی کرتے ہوئے ہر قدم پر سیم و زر کے پھول لٹاتے ہوئے اس شان و شوکت سے آتے ہیں نقابدار جب بدیع الملک کے قریب پہونچا کہا اے شہریار آپنے احسان کیا جو اس قصر میں تشریف لائے مگر آپ مہمان ہو چکے ہیں خاطر ہم پر واجب ہی تشریف لے چلیے بدیع الملک بہت خوش ہوئے نقابدار گھوڑے سے اترا بدیع الملک کا ہاتھ پکڑ کے اپنی بارہ دری میں لایا اسیوقت خادموں سے کہا ارے ارباب نشاط کو محفل میں حاضر کرو شراب کباب لاؤ اسیوقت ارباب نشاط محفل میں حاضر ہوئے شراب کباب کی کشتیاں بھی آئیں نقابدار نے ارباب نشاط کو حکم دیا کہ گانا شروع کرو ایک نازنین پریجبین آگے ساز درست کر کے یہ غزل شروع کی

غزل

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہونچا ہمکو
اور جوں خیمہ لیلے ہی سویدا ہمکو

رکھو مکدر بس ای چرخ نہ اتنا ہمکو
چاہیے جاے عصا گردن مینا ہمکو

تشنگی دلکو ہی کیوں اس گرہ زلف کیطرح
بھاگے ہی دور ہی سے دیکھ کے صحرا ہمکو

جا بجا نام تو جوں نقش قدم چھوڑ گیا
درد اب تمکو ہمارا ہو تمھارا ہم کو

از کفر ہو طاعت سے بھی اچھے پیدا
کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو

تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے پاے
ہر نفس باد مخالف کا ہے جھونکا ہمکو

ہم گئے جسکی طرف جوں گل بازی آئے
خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہمکو

کرتے ہوں کو وہیں ہیچ سمجھتی ہیں صفت
طوف گرداب صفت چاہیے اپنا ہمکو

حرف تلخ اس لب شیریں سے ہر اک بات کے
کہ کسی گل کی دو رنگی نے ہے مارا ہمکو

جتنے عاشق ہیں ہم ایک کا ہی ایک عزیز
ارہ ساں دیتا ہو دندان عوض پا ہمکو

مل گئیں خاک میں جو صورتیں ہو گا خیال
زیر دامن نکہ آہوے صحرا ہم کو

دانہ خرمن ہی ہمیں قطرہ ہی دریا ہمکو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہمکو

اس سیہ خط جو قلم سرمہ سے لکھا ہمکو
ہنسے جاتا کہ کیا خاک سے پیدا ہم کو

ہوویگا کشتی طوفان زدہ تابوت اپنا
کیا سبب کچھ نہیں کھلتا یہ معما ہم کو

کس سے تدبیر نکلی ہو ہماری جوں زلف
خاک گم ہو کے گیا ڈھونڈھتے عنقا ہمکو

پھینک کر شیشہ دل ہاتھ سے کہتا ہی وہ مست
نقش سجدہ کا ہی پیشانی کا ٹیکا ہمکو

ایکدم تنگ ہوے تیغ تغافل میں ہیں
ہو بسر کیسے ترے آنے کا بھروسا ہمکو

ہوسکے لاغری ضعف کہاں تک مخفی
پاس کی نے نہ دیا دور ہی پھینکا ہمکو

ہر قدم پانوں پہ سر رکھتے ہیں خار رفیق
پر وہ کچھ ہم سے سنیگا جو کہے گا ہمکو

لگ گئی آنکھ جو سوتے ہیں تری زلف کے
ناصحا سنتے ہیں ہم کچھ تو ہی میٹھا ہمکو

ایک دم عمر ہے تنگی ہو بیاں مثل حباب
شمع سے چاہیے ہو خون کا دعوا ہمکو

دل میں ہی قطرہ خون چند سال نار
کیوں نہ فانوس خیالی ہو بگولا ہم کو

ہم یہ کہتے تھے کہ ذوقی اوکی تو زنو کو چھیڑ

آنے ہیں جو چمن میں نظر گل کا تماشا ہمکو
ہم وہ مجنوں ہیں کہ دل اپنا ہی صحرا ہمکو

لکھا اپنا سیہ بختی ہی سویدا ہم کو
شوق مستی میں ہی گلگشت چمن کا ہمکو

آگیا اچھا اگر مرنے پر رونا ہم کو
ہم وہ مجنوں ہیں کہ گرد رم آہو کی طرح

کر گلستوں سے بنایا ہی سہرا ہم کو
اور ہمدرد کہاں ہو سوا ای حضرت دل

کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہمکو
نخل خرما کی طرح باغ محبت میں ملا

ثمر دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کی کشتی

تیری جانب ہی پرواز میں اعضا ہمکو
رشک تھا اپنے لاشے میں کہ اس نو خط نے

اے جنوں تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہمکو
اپنا ہی کعبہ مقصود فقط گوہر دل

شب سیاہی نے کئی بار دبایا ہم کو
خاک سے کیونکہ ہماری گل حنا نہ اگے

فکر امروز نہ ہی کچھ غم فردا ہم کو
کیا ستم ہی کہ ہے قطع رہ عشق فلک

بے وہ بھی جب الفت نہ بخشا ہمکو
ہم وہ ہیں وحشی لاغر کہ چھپا لیتی ہی

اب وہ ہم ہی کہ تو ہی تجکو قلق یا ہمکو

نازنین نے ایسی خوش الحان سے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل دنگ ہوگئے نقابدار نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا شاہزادے کو محو پایا بدیع الملک کو دیکھکر نقابدار نے اپنے چہرے سے نقاب الٹی اُسکے
نقاب اُٹھتے ہی جسقدر نقابدار وہان موجود تھے سب نے اپنے اپنے چہرون سے نقابین اُلٹ دین بدیع الملک
نے جو اس نقابدار کی طرف دیکھا تاب نظارہ نہ لائے بیہوش ہوگئے بدیع الملک کا بیہوش ہوکے گرنا تھا کہ
نقابدار چارون طرف سے ٹوٹ پڑے بدیع الملک کے گلے سے لوح اتار لی جلدی جلدی سلسل و مطوق
کیا بدیع الملک کو جب ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا لوح پر جو نگاہ کی گلے مین نہ پائی اور تحفہ جات کو اپنے
پاس دیکھا یقین ہوا کہ یہ لوگ اُس راز سے ماہر نہ تھے ورنہ اسکو بھی لے لیتے لیکن بدیع الملک کو کمال
رنج ہوا نقابدارون نے کہا ہم جو کچھ آپ سے کہتے تھے وہ ظہور پذیر ہوا اب آپ کو اپنے بادشاہ کی خدمت
مین روانہ کر دینگے وہ آپ کو قتل کریگا بدیع الملک نے فرمایا کوئی کسی کے قتل پر قادر نہین ہے جو سب
نقابدارون کا سردار تھا اُس نے اُسیوقت ایک نامہ خونخوار کو لکھا مضمون اُس کا یہ تھا کہ جنے طلسم کشا
کو اسیر کیا ہو اور لوح بھی اُس سے لے لی ہے کسی کو اپنے ملازمان خاص سے روانہ فرمایئے کہ وہ آکر لوح
اور طلسم کشا کو یہان سے لے جائے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیکر کہا اسکو خونخوار آتش چشم کی خدمت مین
لے جانا اور ہمارا زبانی پیام یہ کہنا کہ ہمنے اُس شخص کو گرفتار کیا ہے جو آپ کے طلسم مین ایک کے بھی گرفتار کرنے سے
نہ گرفتار ہوتا اب انعام کے امیدوار ہین ساحر یہ سنکر روانہ ہوا راہ طے کرتا ہوا چلا خونخوار کا مکان وہان سے دو ماہ
کی راہ پر تھا ساحر دن بھر پرواز ہوا جاتا تھا شب کو کسی صحرا مین درخت پر بیٹھ رہتا تھا ایک روز دوپہر کو اس شدت
کی گرمی ہوئی اور حرارت آفتاب بڑھی کہ الامان ساحر چونکہ زمین سے بہت بلند جاتا تھا اسکو شدت تشنگی نے بیتاب
کر دیا جلدی زمین پر اُترا چشمہ آب کے تجسس مین جاتا تھا مگر صاحبقران ثانی جو بعد فتح ملک زرین تلاش
بدیع الملک مین مع لشکر گران روانہ ہوئے تھے کئی روز سے اس صحرا مین مقیم تھے ساحر نے جو لشکر دیکھا اسمین
جان باقی آ گئی افتان و خیزان لشکر مین پہونچا اُسوقت خواجہ کسی ضرورت سے اس طرف آ گئے تھے ساحر نے ایک آدمی کو جو
آتے ہوئے دیکھا ٹھہر گیا خواجہ بھی اُسکو دیکھکر ٹھہر گئے ساحر نے آگے بڑھ کے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر
کہا کیون بھائی مسافر تم کہان سے آتے ہو ساحر نے عرض کی آپ پہلے مجکو پانی پلایئے پھر مین اپنی کیفیت بیان
کرون خواجہ اُسکو اپنی بارگاہ مین لائے پانی پلایا کہا بھائی اب مختصر اپنی کیفیت بیان کرو ساحر نے کہا مین قصر
نقابداران سے آتا ہون خونخوار آتش چشم جادو کے پاس جاؤنگا خواجہ نے جو خونخوار آتش چشم کا نام سُنا کان
کھڑے کرکے سنبھل کے بیٹھے کہا کیون بھائی تمھیں وہان کیا کام ہے ساحر نے کہا ایک شخص طلسم کشائی کے لیئے
یہان آیا ہے اُس نے طلسم کے جتنے مرحلے تھے سب برباد کیئے اور اُسکو کسی قسم کا گزند نہین پہونچا اب مرحلہ آخری
پر آکے گرفتار ہوا ہے لوح حاصل کر چکا تھا اب لوح بھی اُس سے لے لی گئی ہے اور خود بھی گرفتار ہوگیا اسی کے
اطلاع کے واسطے مین بادشاہ طلسم کے پاس جاتا ہون اب بادشاہ طلسم کو اطلاع دونگا وہ کسی کو وہان سے روانہ
کرینگے وہ آکر طلسم کشا کو اور لوح کو لے جائیگا بدیع الملک طلسم کشا کا نام ہے خواجہ نے نام جو سُنا گھبرا گئے کہا کیون
بھائی طلسم نقابداران کہان ہے اور وہان کیونکر جانے پاتے مین ساحر نے سب پتے دیئے خواجہ نے جلد باتین
وہان کی اُس سے دریافت کین آخر مین نام پوچھا ساحر نے شدید تیز جادو اپنا نام بتایا خواجہ نے اسکو خوب باتون مین
لگایا ساحر نے کہا اب مجکو دیر ہوتی ہے جاؤنگا ابھی مجکو بڑے بڑے کام کرنا مین ٹھہر نا اب یہان بہتر نہین ہے خواجہ نے

کہا بھائی تم اتنی دور سے آئے ہو کچھ دیر تو دم لو علاوہ اسکے ہمارے میہمان ہو تمھاری خاطر ہمپر واجب ہو اگر بھوکے
ہو کھانا موجود ہو ساحر نے کہا اب آپ مجکو اجازت دیجئے خواجہ نے کہا تھوڑا شربت پی لو پھر جانا تمھین اس گرمی مین جانا
ہو ساحر نے ہر چند انکار کیا مگر خواجہ نے شربت بنا کے اسکی آنکھ بچا کے بیہوشی ملائی گلاس ساحر کو دیا یہ گرمی مین
پیاسا بھی تھا سب گلاس پی گیا خواجہ نے پھر تھوڑی دیر اس سے باتین کین مگر گرمی کا وقت تھا اور ساحر تھکا ہوا
آیا تھا بیہوشی نے بہت جلد تاثیر کی ساحر نے کہا بھائی میرا سر چکراتا ہو طبیعت میری بہت گھبراتی ہو خواجہ نے کہا ذرا
اٹھ کے ٹہلو یہ بات رفع ہو جائیگی ساحر ٹہلنے کو اٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا ساحر بیہوش ہو کے گرا خواجہ نے اسکی جیب سے
نامہ نکال لیا نامہ کو کھول کر پڑھا تو اسمین لکھا تھا کہ ہمنے طلسم کشا کو بڑی محنتوں سے اسیر کیا ہو اور لوح بھی لے لی
ہو آپ کسی معتمد شخص کو روانہ فرمایئے کہ وہ طلسم کشا کو آکر لیجائے خواجہ نے اس ساحر کا لباس اُتار کر اُسکو تو داخل زنبیل
کیا اور آپ ہی نامہ لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران آج بدیع الملک نامدار کی
کیفیت معلوم ہوئی امیر نے فرمایا جلد کہو خواجہ نے وہ نامہ دکھایا سب حال بھی بیان کیا صاحبقران نے فرمایا
ابھی یہان سے کوچ کرنا چاہئے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان کوئی مرحلہ ہو کہ اُسکا نام قصر نقاب پوشان
ہو اُسی جگہ پر نقاب پوشون نے بدیع الملک کو اسیر کر لیا ہو آپ جلد یہان سے کوچ کیجئے مین اسکا بندوبست کرونگا
صاحبقران نے اُسیوقت لشکر کو کوچ کا حکم دیا سب لشکر چل نکلا خواجہ نے اس ساحر سے سب کیفیت دریافت
کر لی تھی اُسی سمت روانہ ہوئے تیسرے روز قریب اُس مرحلے کے پہونچے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی اب
آپ یہین قیام فرمایئے مین اسکا بندوبست کرتا ہون خواجہ کے کہنے سے صاحبقران نے وہین قیام کیا عمرو ثانی
نے برق ثانی کو بلایا کہا آپ میرے ساتھ چلئے مگر ایک خرطے لے چلونگا برق نے عرض کی اُستاد مجھے سب
قبول ہو خواجہ نے کہا میری رائے پر کام کیجئے گا اپنی تیزی کو کام نہ فرمایئے گا برق نے کہا اُستاد میری کیا مجال ہو
جو آپ کی رائے مین دخل دون یا آپ کے خلاف مرضی کرون عمرو ثانی نے برق کو شبدیز جادو کی شکل بنایا اور آپ
ساحر جلیل کی صورت بنے زنبیل سے تخت نکالا برق کو لیکر تخت پر سوار ہوئے قصر نقابداران کی طرف اُڑے
تھوڑی دیر کے بعد تخت دیوار قصر کے قریب پہونچا نقابدار چبوترون پر ٹہل رہے تھے خواجہ نے دیکھا تو اس باغ
کو عجیب پر فضا پایا مگر نقابدارون نے تخت جو آتے ہوئے دیکھا آپس مین کہا خونخوار آتش چشم نے اپنے کسی
ملازم خاص کو بھیجا ہو بلکہ شبدیز جادو ہمارا فرستادہ بھی اسکے پاس تخت پر بیٹھا ہو یہان نقابدار یہ باتین کر رہے
تھے کہ خواجہ نے تخت نیچے اُتارا نقاب پوشون نے سلام کیا کہا آپ نے بڑی زحمت فرمائی تشریف لے چلئے خواجہ
نقابدارون کے ہمراہ بارہ دری مین آئے نقابدارون نے بڑی خاطر کی خواجہ سے کہا اپنا اسم مبارک ارشاد
فرمایئے خواجہ نے کہا میرا نام ادب آموز جادو ہو خونخوار میرے سامنے بہت چھوٹا سا تھا مین نے خونخوار
کے باپ کو گودیون مین پالا ہو نقابدارون نے کہا آپ کی عمر بہت ہو ادب آموز نے کہا سامری کے وقت مین
مین جوان تھا سامری سے بہت محبت رہتی تھی سامرن سے ہمیشہ مذاق ہوا کیا جب کبھی سامری اور سامرن
مین لڑائی ہوتی تھی ہم انصاف کے واسطے بلائے جاتے تھے سامری کا مزاج ایسا بڑا تھا کہ سامرن کو جوتیان
مارا کرتے تھے مگر سامرن بھی بڑی شوقین تھین جہان سامری کہین گئے اور سامرن نے دو چار جوانون کو بلایا
ڈھول ڈھپا کرنا شروع کیا جس وقت سامری آجاتے تھے سامرن اُنکو نکال دیتی تھین یہ باتین سامری کے
خلاف ہوتی تھین وہ جوتیان لگاتے تھے نقاب پوش بہت ہنسے کہا جناب ادب آموز صاحب آپ عجیب سحر بیان ہین

ایسی باتین کین کہ ہم لوگون کا دل نہین چاہتا کہ آپ خاموش ہون ادب آموز نے کہا آپ حضرات نے میری باتین نہین سُنی ہین اگر کبھی اتفاق ہوگا تو پھر بھی تمام حکایات سامری آپسے بیان کرونگا کیا کہون ایسے وقت مین یہان آیا ہون کہ ٹھہر نہین سکتا نقاب پوشون نے کہا ہم آپکو ابھی نہ جانے دینگے آج کی شب یہان رہیے آخر آپ ہمارے مہمان ہین آپکی ہم کچھ خاطر بھی کرین ادب آموز نے کہا یہ موقع خاطر داریون کا نہین ہے مین سرکاری کام کے واسطے یہان آیا ہون جب آپکے پاس آؤنگا تب آپ میری خاطر کیجیے گا نقاب پوشون نے کہا ہم معاف کرا لینگے آپ آج شب کو ہمارے یہان تشریف رکھیے ادب آموز نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو مین مجبور ہون آپکی خاطر شکنی بھی نہین کرسکتا ہون خیر آپ طلسم کشا کو بلائیے لوح کو منگائیے مین ان دونون کو خدمت مین شہنشاہ کے روانہ کردون نقابدارون نے کہا آپ اسوقت قیدی کیونکر روانہ کیجیے گا یہان ایسا کون ہے جو لیکر جائے گا ادب آموز جادو نے کہا اسکی تحقیق کرنے سے کیا فائدہ ہوگا آپ لوگ جانتے ہین کہ مین پہلو نشین سامری ہون کسی طور سے روانہ کردونگا آپ بھی اس کیفیت کو ملاحظہ فرمائیے گا نقابدار اس کمال کے دیکھنے کے شایق ہوئے اسی وقت بدیع الملک کو طلب کیا ملازم شاہزادے کو لیکر آئے ادب آموز نقلی نے کہا اُن کی قید دور کرو نقابدارون نے کہا ایسا نہ ہو طلسم کشا کوئی فساد برپا کرے ادب آموز نقلی نے کہا میرے سامنے کیا کرسکتا ہے ملازمان نقاب پوش نے اُسیوقت قید جسم بدیع الملک سے دور کی خواجہ نے بدیع الملک کے قریب جا کر دلاسا دیا بدیع الملک نے خواجہ کو پہچانا خاموش ہو رہے ادب آموز نقلی نے بدیع الملک کو داخل زنبیل کیا نقابدارون نے جو یہ کیفیت دیکھی بہت حیران ہوئے کہ ادب آموز نے یہ کیا کیا جو طلسم کشا غایب ہوگیا سب نے کہا کیون جناب آپ نے کیا کیا جو طلسم کشا غائب ہوگیا ادب آموز نقلی نے کہا آپکو اسکی دریافت سے کیا حاصل ہے لوح میرے حوالے کیجیے نقابدارون نے لوح دی خواجہ نے لوح بھی نذر زنبیل کی اب نقاب پوشون کو اور حیرت بڑھی کہا برائے سامری ہمکو اس راز سے آگاہ کیجیے آپ نے طلسم کشا کو کیا کیا ادب آموز نے کہا میرے حوالے کچھ انتظام دنیاوی ہے اور اُسکی خدمت کے واسطے کچھ فرشتے سامری نے میرے متعلق کیے ہین ہمیشہ اُن سے کام لیتا ہون نقابدارون نے پوچھا وہ فرشتے کہان رہتے ہین خواجہ عمر یعنی ادب آموز نقلی نے کہا آپ لوگ شایق ہین جائے سکونت فرشتگان دیکھیے گا نقابدارون نے کہا ہم لوگ بہت مشتاق ہین ادب آموز نقلی نے کہا کے روز تک وہان قیام کیجیے گا نقابدارون نے کہا اتنی فرصت ہمکو نہین ہے جو وہان کئی روز تک رہ سکین ادب آموز نے کہا اچھا ایک شب کے واسطے آپ لوگ چلے جائیے پھر چلے آئیے گا نقابدارون نے منظور کیا ادب آموز نقلی نے اپنے پاس بلا لیا زنبیل کی دو تین کنٹھیان کھولین ایک ایک کو داخل زنبیل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین جسقدر نقاب پوش تھے خواجہ نے سب کو داخل زنبیل کیا پھر ملازمین کو بلایا اُنکو بھی داخل زنبیل کیا جب کوئی باقی نہ رہا تو خواجہ لوٹنے کو جھکے اب تو برق ثانی بھی نعرہ کرکے اسباب لوٹنے لگا خواجہ نے کہا برق دیکھو ہم اسی واسطے تمکو یہان نہین لاتے تھے خبردار کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا نہین ابھی ایک نقاب دار کو نکال کر چھوڑ دونگا مجکو تو کوئی نہ پاویگا مگر تمہارے واسطے خرابی آجائیگی برق ثانی نے عرض کی اُستاد مین آپ ہی کے واسطے کوشش کرتا ہون کہ آپ کو لوٹنے کی تکلیف نہ ہو مین جمع کرکے آپکو دیتا جاؤنگا آپ نذر زنبیل کرتے جائیے خواجہ نے کہا آپ معاف فرمائیے مین سب اسباب خود ہی اٹھاؤنگا اول تو اسباب ہی کہان ہے مگر جو کچھ ہے وہ میرا حق ہے تم کیون لیتے ہو اُسکو ہاتھ نہ لگاؤ مین لے لونگا برق وہان سے

ہٹ کر دوسری جگہ اسباب لوٹنے لگا کچھ زمین میں دبا دیا کچھ صندوق میں رکھا کچھ خواجہ کو دیدیا خواجہ نے برق کو جو زمین
میں اسباب رکھتے دیکھا کہا کیوں نالائق ہم سے اس طرح پوشیدہ کرتا ہے برق ثانی نے عرض کی استاد میں نے عمداً
نہیں پوشیدہ کیا تھا خواجہ نے سب اسباب قصر لقابداران کا اپنے قبضہ میں کیا برق سے کہا اب ہم جاتے ہیں تم
بھی آنا برق نے عرض کی اُستاد مجکو بھی اپنے ہمراہ لیتے چلیے میں کیونکر آسکونگا خواجہ نے فرمایا میں تمکو اپنے ہمراہ کیونکر
لے چلوں نہیں معلوم میں خود کس طرح وہاں تک جاؤنگا جب برق بہت مجبور رہا تو رونے لگا خواجہ نے اُسکو
جب اسقدر مضطرب پایا اپنے تخت پر بٹھایا وہاں سے تخت کو اڑائے ہوئے صاحبقران کے لشکر میں آئے
یہاں امیر ثانی خواجہ کے منتظر تھے جیسے ہی عمرو ثانی کو آتے ہوئے دیکھا کہا خواجہ بدیع الملک کی حالت
سے آگاہ کرو خواجہ نے عرض کی یا امیر بڑے افسوس کی بات ہے میں بدیع الملک نوجوان کو پشتارے میں
باندھکر لاتا تھا راہ میں قرضداروں سے ملاقات ہوئی اُنھوں نے پشتارہ لے لیا اور لوح بھی میرے پاس
تھی وہ بھی اپنے قبضہ میں کی پھر میں کیا کرتا مجبور ہو گیا امیر نے فرمایا تمھارے قرض سے ہم بہت عاجز ہیں
ہر وقت تمھیں قرضدار مل جاتے ہیں اور جو اسباب تمھارے پاس ہوتا ہے وہ چھین لیتے ہیں اب کیا بندوبست
کیا جائے خواجہ نے کہا اُنکا روپیہ دیا جائے تو بدیع الملک کو رہائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا پھر جو کچھ ہو
وہ انتظام کیا جائے عمرو ثانی نے کہا جب تک اُنکا روپیہ نہ پہونچے گا بدیع الملک نہیں آسکتے ہیں صاحبقران
نے اپنے سرداروں کی جانب دیکھا سب نے عرض کی پھر کچھ روپیہ خواجہ کو دیجیے یہ بندوبست کریں صاحبقران
نے سب سے اشارہ سے کہا خواجہ کے پاس بدیع الملک موجود ہیں مگر مجبور ہو کے چار ہزار روپیہ امیر نے خواجہ
کو دیا خواجہ نے روپیہ اُٹھایا اپنی بارگاہ میں آئے یہاں بدیع الملک کو زنبیل سے نکالا بدیع الملک نے دیکھا
میں خواجہ کی بارگاہ میں ہوں اُٹھ کے بیٹھے لوح کو جو خیال کیا گلے میں نہ پایا کہا خواجہ صاحب میرے پاس لوح
بھی تھی عمرو ثانی نے عرض کیا لوح بھی میں نے اپنے قبضے میں کر لی تھی مگر قرضداروں سے مجبور ہو گیا راہ میں
آتا تھا کہ اُن سے ملاقات ہو گئی اُنھوں نے لوح مجھسے چھین لی بدیع الملک نے فرمایا پھر خواجہ جسقدر روپیہ
ہو دیا جائے مگر لوح لا دو خواجہ نے کہا روپیہ دینا آپکی ہمت پر موقوف ہے کچھ میرے اس کام کی قدر فرمائیے کچھ
لوح کے منگانے کی تدبیر کیجیے بدیع الملک نے کہا خواجہ میرے لشکر میں چلو جسقدر میرے امکان میں ہوگا
دریغ نہ کرونگا تمکو دونگا خواجہ نے کہا اب میں آپکے لشکر میں کیونکر چلوں بدیع الملک نے فرمایا اچھا میں کوئی
تدبیر کرتا ہوں خواجہ نے کہا صاحبقران آپکے بہت مشتاق ہیں تشریف لے چلیے بدیع الملک صاحبقران
کا نام سنکر خوش ہوئے خواجہ نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا صاحبقران کی بارگاہ میں آئے امیر نے جو
بدیع الملک کو آتے دیکھا اپنی جگہ سے اُٹھے بدیع الملک نے سلام کیا امیر ثانی نے بدیع الملک کو گلے
سے لگایا بہت کچھ تعریف کی داد مردانگی دی بدیع الملک نے عرض کی سب آپکی دعا کی برکت تھی امیر نے
فرمایا واقعی تم نے وہ کارنمایاں کیا کہ جو خاص تمھاری ذات کے واسطے تھا تنہا طلسم میں آنا اور تمام طلسم میں تہلکہ
ڈال دینا بڑے بڑے بہادروں اور ساحروں کو اپنا مطیع کر لینا بڑی جرأت و ہمت کا کام ہے بدیع الملک
نوجوان نے عرض کی میں اب اپنے لشکر سے ملنا چاہتا ہوں خواجہ سے وعدہ کیا ہے اسکو ایفا کرونگا لوح لونگا
جبتک لوح نہ ملیگی تب تک میں کوئی کام نہیں کر سکتا ہوں امیر نے فرمایا خواجہ سے کیا وعدہ کیا ہے بدیع الملک
نے کل کیفیت بیان کی امیر نے خواجہ کو بلایا خواجہ حاضر ہوئے صاحبقران ثانی نے فرمایا خواجہ ہم نے

تمکو روپیہ دیا ابھی تک تمھین اور لینے کی ہوس باقی ہی عمرو ثانی نے عرض کی یا صاحبقران آپ اس مقدمے
مین دخل نہ دیجیے اپنے تو صرف اُن کے لے آنے کا روپیہ مجکو دیا تھا اب لوح کیونکر آسکتی ہی صاحبقران نے
خواجہ کو اور روپیہ دیا اور کہا آپ لوح لا دیجیے خواجہ نے لوح لاکر بدیع الملک کو دی بدیع الملک
نے لوح گلے مین ڈالی صاحبقران نے اس خوشی مین جشن کیا دو روز تک وہان مقیم رہے تیسرے روز بدیع الملک
نے عرض کی اب مین چاہتا ہون کہ اپنے لشکر سے ملون صاحبقران نے فرمایا جسوقت مزاج مین آئے کوچ کرو
بدیع الملک نے عرض کی میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ آپ یہین تشریف رکھین مین لشکر کے لینے کو جاتا
ہون بہت جلد آپ سے آکر ملونگا صاحبقران نے فرمایا بھلا یہ ممکن ہی کہ اب تمکو تنہا چھوڑونگا مین بھی تمھارے
ہمراہ چلونگا یہ فرماکر حکم دیا کہ ہماری فوج مین اطلاع کردو کہ سامان سفر درست کرین ہم کل یہان سے کوچ
کرینگے گو بدیع الملک نے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا بدیع الملک مجبور ہو کر خاموش ہو رہے دوسرے
روز صاحبقران مع بدیع الملک نوجوان وہان سے کوچ کرکے چلے کہ ذکر اُن کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ شمیم اور ملکہ مہتاب زعفران پوش کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک کو عرصہ ہوا تو یہ دونون شاہزادیان گھبرائین ملکہ مہتاب نے چند ملازمین اپنے اسی خبر کے واسطے روانہ
کیے کہ وہ لوگ جاکر بدیع الملک کی خبر لائین اور ملکہ شمیم نے گل پیرہن کو روانہ کیا اور تاکید کردی کہ جسطرح ممکن ہو
بے خبر لیے ہوئے واپس نہ آنا یہ دونون پیک روانہ ہوئے مگر کیفیت لشکر بدیع الملک ملاحظہ فرمایئے کہ زرتاب جادو
نے آشوب سے کہا اب یہان بے خبر بیٹھے رہنا مناسب وقت نہین ہی شاہزادہ قصر نقاب پوشان مین گیا تھا نہین
معلوم وہان کیا واقعہ گذرا بہت دنون سے کیفیت نہین معلوم ہوئی ہی میرا ارادہ ہی کہ آج برائے دریافت کیفیت
بدیع الملک نوجوان جاؤن شاہزادے کو دیکھ آؤن آشوب نے کہا مین بھی تمھارے ہمراہ چلونگا شاہزادے
کے دیکھنے کو میرا بھی جی چاہتا ہی زرتاب جادو نے جواب دیا کہ تم لشکر کی محافظت کو رہو مین پہلے دیکھ آؤن پھر تم
جانا آشوب خاموش ہو رہا زرتاب اُسیوقت روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا پہلے کیفیت بدیع الملک
نوجوان کی تحریر کی جاتی ہی یہ صاحبقران زمان کو ہمراہ لیکر چلے ایک دریا کے قریب آکے لوح کو ملاحظہ کیا
اسمین تحریر تھا کہ جب تک گرداب جادو قتل نہ ہوگا اس دریا سے گذرنا ممکن نہین بہتر یہ ہی کہ گرداب جادو
کو قتل کرو اُسکے قتل ہونے کے بعد یہ دریا خشک ہو جائے گا راستہ صاف پیدا ہوگا بدیع الملک نے
گرداب جادو کا ٹھکانا دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی مگر آخر مین یہ شرط تحریر تھی کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ تنہا
برائے قتل گرداب جادو جائے جب اس مکان کے قریب پہونچے لوح کو دیکھے جو کچھ تحریر ہو اس پر عمل کرے
بدیع الملک صاحبقران کے پاس آئے عرض کی لوح یہ خبر دیتی ہی آپ یہان قیام فرمایئے مین گرداب جادو
کے ٹھکانے پر جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو اُسکو قتل کرکے آتا ہون صاحبقران نے فرمایا مین بھی تمھارے ہمراہ چلتا
ہون تنہا جانا مناسب نہین ہی بدیع الملک نے کہا لوح خبر دیتی ہی کہ تنہا جاؤ اور اُس سے مقابلہ کرو یہ سنکر
امیر خاموش ہو رہے لشکر کو روکا بارگاہ مین استادہ کرائین بدیع الملک اُسیوقت صاحبقران سے رخصت
ہوئے جو پتہ لوح مین ملاحظہ کیا تھا اسی طرف چلے مگر اب کیفیت ان لوگون کی بیان کی جاتی ہی جن کو ملکہ مہتاب
زعفران پوش اور ملکہ شمیم عنبر مو نے برائے خبر بدیع الملک روانہ کیا تھا یہ لوگ جو رخصت ہو کر آئے تھے
صحرا بصحرا بدیع الملک کو تلاش کرتے پھرتے تھے تین دن تک برابر انھون نے بدیع الملک کو تلاش کیا مگر پتہ

نہ پایا چند روز مجبور ہو کے ایک درخت کے سائے مین تھک کر بیٹھ رہے نسیم گل پیرہن نے فرستادہ ملکہ مہتاب
سے کہا کہ اب شاہزادے کی خیریت معلوم ہونا بہت مشکل ہے بہتر ہوگا کہ تم واپس جاؤ مین پتہ لگاؤنگی خبر لیکر آؤنگی
تم یہان سے اچھی طرح واقف نہین ہو آگے جانے کا ارادہ نہ کرو فرستادہ ملکہ مہتاب نے جواب دیا کہ اگر میری جان
بھی جاتی رہے تو بھی مین اپنے عزم سے منہ نہ موڑونگی ملکہ عالم نے مجھے تاکیداً فرمایا ہے کہ جب تک کیفیت شاہزادے
کی دریافت نہ کر لینا واپس نہ آنا اس طور سے واپس جاؤنگی تو ملکہ عالم کو کیا منہ دکھاؤنگی کیسی شرمندگی حاصل
ہوگی اور ملکہ عالم مجکو کیا کہین گی نسیم گل پیرہن نے کہا تمھین اختیار ہے یہ خیال کر لو کہ آج چوتھا روز ہے کہ آب و
دانہ بھی بدقت ہم پہونچا ہے مگر اب تک پتہ بدیع الملک نوجوان کا نہین معلوم ہوا یہ ذکر تھا کہ ایک گوشۂ صحرا
سے گرد اُڑی نسیم گل پیرہن اُس طرف دیکھنے لگی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو نسیم نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک
گھوڑا اُڑاتے چلے آتے ہین خوش ہو گئی فرستادہ ملکہ مہتاب سے کہا شکر ہے کہ آج ثمر محنت ہاتھ آیا شاہزادہ کا پتہ
پایا نہین معلوم کہان سے تشریف لاتے ہین کس طرف جاتے ہین یہ کہکر اپنے مقام سے اٹھی آگے بڑھی
فرستادہ ملکہ مہتاب بھی نسیم کے ہمراہ ہوا نسیم نے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادے نے
نسیم کو پہچانا خوش تو ہوے مگر دھوکا کھا چکے تھے لوح کو ملاحظہ کیا اسمین لکھا تھا کہ نسیم گل پیرہن ہے تمھارے
پاس ملکہ شمیم عنبر مو نے بھیجا ہے اور دوسرے آدمی کو ملکہ مہتاب زعفران پوش نے برائے دریافت خیریت
مزاج روانہ کیا ہے اس سے کچھ خوف نکرو اپنے مزاج کی کیفیت بتا دو بدیع الملک یہ دیکھکر خوش ہو گئے
نسیم گل پیرہن کو جواب سلام دیا کہا اے نسیم شعر نہین معلوم اک مدت سے کیا صاحب حال کچھ دان کا ٭ مزاج اچھا تو ہے
یادش بخیر اُس آفت جان کا ٭ ملکہ شمیم عنبر مو کی کیا حالت ہے مزاج کیسا ہے نسیم گل پیرہن نے عرض کی آپکی یاد مین
بیقرار ہین ہر وقت آپ ہی کو یاد کرتی ہین راتون کی نیند حرام ہے اگر ہم لوگ سمجھاتے ہین تو آزردہ ہوتی ہین جب
بہت بیتاب ہوئین تو مجکو حکم دیا کہ جہان شاہزادہ عالم ہون اُن کے پاس جاؤ خبر مزاج لاؤ پہلے تو خود آنے پر
آمادہ ہوئین مگر جب مین نے سمجھایا اور کہا کہ آپ کا جانا مناسب نہین ہے طلسم مین اب سب آپکے دشمن ہو گئے
ہین اگر کسی مکار سے مقابلہ ہو گیا اُسوقت دشمنون کو مشکل ہوگی ہم جاتے ہین شاہزادے کی خبر لاتے ہین آپ صبر
فرمائین زیادہ بیتاب نہ ہون بدیع الملک نے فرمایا مجکو بھی اُنکے دیکھنے کا نہایت اشتیاق ہے مگر مجبور ہون کہ ابھی
وہان تک جا نہین سکتا جب تک گرداب جادو قتل نہوگا تب تک اس طرف جانے کا راستہ نہ ملیگا بدیع الملک
نسیم گل پیرہن سے باتین کر رہے تھے کہ فرستادہ ملکہ مہتاب زعفران پوش نے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور ملکہ
مہتاب زعفران پوش نے آپکو سلام شوق کہا ہے اور خیریت مزاج دریافت کی ہے بدیع الملک ملکہ مہتاب زعفران پوش
کا نام سنکر بیقرار ہو گئے نسیم کی وجہ سے زیادہ تو کچھ نہ کہہ سکے مگر اسقدر کہا کہ ملکہ کو ہماری طرف سے بہت بہت
پوچھنا اور ہماری خیریت سے مطلع کرنا اور کہدینا کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد تم سے آکر ملینگے خاطر جمع رکھو ایک
مرحلہ ابھی طے کرنا ہے جسوقت وہ فتح ہو جائیگا راستہ مل جائیگا ہم مع لشکر وہان آئینگے بدیع الملک [illegible]
کو یہ کہکر رخصت کیا آپ آگے بڑھے دیکھا ایک جوان حسین تاج شہریاری سر پہ دھرے لباس فاخرہ زیب جسم
کیے ایک درخت کے سائے مین بیٹھا ہے سامنے اسپ دو رکاب کھڑا ہے اس جوان نے جو بدیع الملک کو دیکھا کہا
او جوان تو کون ہے کہان جاتا ہے کس ارادے سے اس طرف آیا ہے بدیع الملک نے اپنی کیفیت صاف صاف بیان
کی اُس جوان نے کہا اگر تجھے اپنی زندگی درکار ہے یہ گھوڑا اور سلاح اپنا مجکو دے اور جس طرف سے آیا ہے واپس چلا

بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ تیری کیا مجال جو ہماری زندگی میں یہ گھوڑا اور سلاح ہم
سے لے اُس جوان نے جواب دیا کہ مین نے بڑے بڑے پہلوانون کو جو لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر ادھر آئے لوٹ
لیا اور تو ایک متنفس یہ دعویٰ کرتا ہو کیا تو نے میرا نام نہین سنا بدیع الملک نے فرمایا مین تجھسے واقف نہین
ہون کہ تو کون ہو اور جن کو تو نے لوٹ لیا ہوگا وہ پہلوان نہ ہونگے اس جوان نے کہا میرا نام صمصام قزاق ہو
مدت سے اس صحرا مین رہتا ہون ہزارون قافلون کو تنہا لوٹ لیا لوگ مجکو جانتے ہین خونخوار آتش جہنم جادو جو
اس طلسم کا بادشاہ ہو اور سحر مین یکتا ہو وہ تک مجکو گرفتار نہین کرسکا اور تو کہتا ہو کہ ہم مال و اسباب نہ دینگے اب
زیادہ کلام کو طول نہ دے اسباب میرے حوالے کر بدیع الملک نے فرمایا او صمصام اب اس کلمہ کو زبان پر نہ لانا
ورنہ بہت پچھتائیگا صمصام یہ جواب سخت سنکر اپنی جگہ سے اُٹھا تلوار کھینچ کر بدیع الملک کی طرف چلا قریب آکر
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے وار خالی دیا صمصام نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے ہاتھ بچا کر کلائی
پر ہاتھ ڈال دیا صمصام نے اپنا دوسرا ہاتھ گریبان مین ڈالا بدیع الملک نے اسکی کمر مین ہاتھ ڈال کر زور
کیا زین سے اُٹھا لیا سر سے اونچا کر کے چاہا کہ زمین پر دے مارین صمصام نے عرض کی اے شہریار امان دیجیے
بدیع الملک نے فرمایا امان بشرط ایمان صمصام نے عرض کی مجھے کیا انکار ہو بدیع الملک نے اُسکو آہستگی
زمین پر رکھدیا صمصام کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار غلام امیدوار ہو کہ
آپ کفش خانہ کو قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایئے تشریف لے چلیے دعوت قبول کیجیے بدیع الملک نے
بہت کچھ عذر کیا مگر صمصام نے سر قدمون پر رکھدیا اور عرض کی جب آپ دعوت سے فراغت پائینگے تو مین
ایک سامان ایسا کردونگا کہ گرداب جادو تک آپ بہت جلد پہونچ جائین گے بدیع الملک کو افراط اخلاق
سے کچھ گمان ہوا فوراً شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ صمصام کے مکان پر جاؤ دعوت قبول کرو
اسکے ذریعہ سے ایک بڑا کام نکلیگا یہ تمھارا دوست ہو بدیع الملک خوشی سے صمصام کے ہمراہ روانہ ہوے
صمصام بدیع الملک کو لیکر اپنے مکان پہ آیا بدیع الملک نے مکان کو نہایت نفیس پایا سب سامان
شاہانہ موجود ملازمین کی انتہا نہین سب نے جو صمصام کو آتے دیکھا اپنی جگہون سے برائے تعظیم کھڑے ہوگئے
صمصام نے سب سے کہا کہ مجھسے بڑھ کے آقاے نامدار کا ادب کرو مین صرف تمھارا مالک ہون اور یہ میرے
مالک ہین مین انکا بندہ بیدرم ہون لوگون نے جو صمصام کی یہ تقریر سنی آپس مین کہا آج کیا بات ہو اور یہ
کون نوجوان ہو جسکے لیے اسقدر ادب و قاعدے صرف ہوتے ہین ملازمین تو اس حیرت مین رہے مگر صمصام
بدیع الملک کو اپنے ہمراہ ایک بارہ دری کے اندر لایا تخت زرنگار بچھا تھا بدیع الملک سے عرض کی
آپ تخت پر تشریف رکھیں مین اور کامون مین معروف ہوتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے صمصام یہ بات ہمارے
قاعدۂ خاندانی کے خلاف ہو ہم لوگ تخت پر نہین بیٹھتے ہین نہ ہمکو تخت کی پروا ہو آج تک بفضل الٰہی سے بہت
سے ملک فتح کیے اور بہت سے شاہان عالیجاہ کو زیر کیا مگر انکے ملک مین کسی وارث تاج و تخت کو حاکم کر دیا خود
حکومت کرنے کا ارادہ نہین کیا ہم لوگ فرائض راہ دین اسلام مین ہمارا تاج و تخت ترقی دین اسلام ہو اسی
کے واسطے یہ کوشش کرتے ہین تمھارا تخت تمکو مبارک رہے ہمارے واسطے جو جگہ مناسب ہوگی وہان بیٹھ جائینگے
یہ کہہ کے ایک دنگل زرنگار سامنے بچھا تھا اُس دنگل پر بدیع الملک نوجوان رونق افروز ہوے صمصام
انتظام دعوت مین مشغول ہوا محفل جشن آراستہ کی اپنے جملہ ملازمین کو حکم دیا کہ آج سب اس محفل مین جمع ہون

ہم ایک بات ضروری بیان کرینگے یہ حکم پاکر سب ملازم جمع ہوئے جب صمصام نے دیکھا کہ اب سب ملازمین
جمع ہین اُسوقت پکار کے کہا اے حاضرین محفل مین نے بدل وجان اطاعت بدیع الملک نوجوان کی اختیار
کی اور دین باطل کو ترک کر کے طریقۂ اسلام قبول کیا اور اسکے اعلان سے یہ مراد ہے کہ جسکو اطاعت بدیع الملک نوجوان
کی منظور ہو اور دین اسلام قبول کرنا ہو وہ میرے یہان رہے اور جسکو ان امور سے انحراف ہو وہ اسی وقت
میری محفل سے نکل جائے اور تا زیست مجکو منہ نہ دکھائے یہ کلام سنکر جسقدر حاضرین مجلس تھے سب نے آپس مین کہا
اب انکار کرنا مناسب وقت نہین ہے اور اصل یون ہے کہ ہمیشہ سے اہل اسلام کے دین کو قوی سنتے آئے ہین اور
انکی اقبالمندیان بھی خوب خوب دیکھین واقعی یہ لوگ راہ حق پر ہین انکا مذہب اختیار کرنا باعث درستی عقبیٰ اور
آرام دنیا ہے یہ صلاح کر کے سبنے عرض کی اے شہنشاہ ہمین آپکے زبان سے انکار نہین ہے جو باتین اپنے اختیار
کی ہین اس مین ہمکو بھی عذر نہین امیدوار ہین کہ قواعد تبدیل مذہب ہمین تعلیم فرمائے جائین صمصام نے بدیع الملک
سے عرض کی اب آپ سب کو کلمہ تعلیم فرمائیے بدیع الملک نے سب کو کلمہ تعلیم کیا ملازمین صمصام بصدق
دل مسلمان ہوئے دو روز تک محفل عیش برپا رہی تیسرے روز بدیع الملک نے صمصام سے کہا مین تمھارے
یہان بہت دنون تک رہتا مگر کیا کرون مجبور ہون کہ مین صاحبقران کو ایک مقام پر ٹھہرا آیا ہون اور ان سے وعدہ
کر لیا ہے کہ مین بہت جلد آؤنگا اسکے علاوہ میرا لشکر ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہے اور وہان بعض آدمی ایسے ہین جو مجھسے چھوٹ
کر کسی طرح آرام نہین پا سکتے ہین چنانچہ پانچ روز کا عرصہ ہوا کہ اُن لوگون نے اپنے ملازمین کو میرے پاس بھیجا تھا
اور میری خیر خیریت طلب کی تھی وہ لوگ بیان کرتے تھے کہ انکی عجب حالت ہے نیز میرا تمام لشکر فکر و تردد مین ہے جب
تک مین نہ جاؤنگا سب کی حالت روز افزون بدتر ہوتی جائیگی اور پھر گرداب جادو کے مکان کو تلاش کر کے اُس سے
مقابلہ کرنا ہے بہتر یہ ہے کہ اب ہمین رخصت کرو صمصام نے عرض کی اے آقائے نامدار گرداب جادو کے مکان تک پہنچنا
کوئی بڑی بات نہین ہے مین آپ کو بہت جلد وہان تک پہنچا دونگا اور اگر بن پڑا تو گرداب جادو کو گرفتار کر کے
خدمت بابرکت مین حاضر کر دونگا بدیع الملک نے فرمایا اب تاخیر بہتر نہین ہے جو کام کرنا منظور ہو اُسکو جلد انجام
دو عرصہ نہ ہونے پائے اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو بعد قتل گرداب جادو ہم صاحبقران کو لیکر اپنے لشکر کی طرف جائینگے
تو تمھارے یہان ضرور کچھ دنون قیام کرینگے مگر بالفعل ایک گھڑی برابر ایک سال کے گذرتی ہے صمصام نے جب
بدیع الملک نوجوان کو اس درجہ مضطرب پایا کہا آپکی خوشی جو کچھ آپ ارشاد فرمائین مجھے بسر و چشم منظور ہے کل یہان
سے تشریف لے چلیے گا بدیع الملک نے فرمایا آج جانے مین کیا نقصان ہے صمصام نے عرض کی غلام اپنے لشکر
مین اطلاع کرے کہ سب لوگ سامان درست کرین بدیع الملک نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہے صرف میرا جانا کافی
ہے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو مین تنہا جا کر گرداب جادو کو قتل کر دونگا صمصام نے عرض کی غلام رکاب فیض انتساب سے
کیونکر جدا ہو سکتا ہے بدیع الملک نے تو بہت بہت منع کیا مگر صمصام نے قبول نہ کیا کہا مین ہمراہ رکاب ضرور
چلونگا جب بدیع الملک نے دیکھا کہ صمصام ضرور ہی ہمراہ چلیگا مجبور ہو کر خاموش ہو رہے صمصام نے اُسیوقت
اپنی فوج مین افسرون کو اطلاع کرائی کہ کل ہم یہان سے گرداب جادو کے قلعہ تک جائینگے سب فوج بوقت
صبح مسلح ہو کر ہمارا انتظار کرے یہ خبر جو فوج مین پہونچی سبنے سامان سفر درست بتعجیل کیا دوسرے روز علی الصباح
سب فوج مسلح و مکمل ہو کر منتظر آمد صمصام ہوئی یہان صمصام جو سو کر اُٹھا بدیع الملک نوجوان کے کمرے مین گیا
دیکھا شاہزادہ مصروف نماز ہے صمصام دست بستہ مؤدب کھڑا رہا جب بدیع الملک نماز سے فراغت حاصل

کر چکے صمصام نے سلام کیا عرض کی آپ تشریف لے چلیے فوج تیار ہے بدیع الملک نے سلاح طلب کئے خادمون
نے کشتیان ہتیارون کی لگا دین بدیع الملک نے سلاح جسم پر آراستہ کئے باہر تشریف لائے یہان خادمان
بدیع الملک رکب لئے ہوئے موجود تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے صمصام نے اپنا مرکب
طلب کیا ملازمون نے گھوڑا حاضر کیا صمصام بھی گھوڑے پر سوار ہوا بدیع الملک نوجوان روانہ ہوئے فوج بھی
عقب مین چلی تھوڑی دور جا کے صمصام نے عرض کی گرداب جادو ایک زمانے مین میری گرفتاری کیواسطے
لشکرکشی کرکے یہان آیا تھا اور چاہتا تھا کہ مجکو بزور سحر گرفتار کرکے لے جائے مگر ایک درویش حق پرست نے
مجکو ایک مہرہ دیا تھا اُسکی برکت سے مین نے گرداب جادو کو گرفتار کر لیا تھا اور چاہا تھا کہ قتل کر ڈالون مگر اُسنے
بہت کچھ منت سماجت کے بعد بہت کچھ مال و اسباب دینے کا وعدہ کیا مین نے اُسکو رہا کر دیا جب اُس نے
رہائی پائی تو مجکو بہت مال و زر حسب وعدہ دیا اور حالت اسیری مین یہ بھی اقرار کیا تھا کہ ہر سال تحفہ جات
بیش قیمت تمکو روانہ کرتا رہونگا چنانچہ کئی برس تک برابر اُس نے بہت کچھ تحفہ جات میرے واسطے روانہ کئے اور
اکثر مین بھی اُسکے پاس جایا کرتا تھا اُس نے مجکو راستہ بتا دیا تھا کہ اس راہ سے جب آؤگے میرے پاس پہونچ جاؤگے
سواے اس راہ کے اور کوئی راستہ ایسا نہین ہے جسمین عجائبات سحر نہون صرف یہ ایک راہ سحر سے خالی ہے مین
اکثر اُسکے پاس جاتا تھا مگر دو برس کا زمانہ ہوا کہ اس درویش حق آگاہ نے دار فانی کو چھوڑ کر ملک جاودانی کی
راہ لی اس روز سے گرداب جادو نے تحفہ جات کا بھیجنا موقوف کیا اور مین بھی بخوف نہ گیا گو کئی بار ارادہ کیا
کہ وہان جاؤن مگر یہی خیال آیا کہ گرداب جادو کو کوئی بات تو ایسی انتقال درویش سے حاصل ہوئی
ہو اُس نے تحفہ جات کا بھیجنا موقوف کیا معلوم ہوتا ہے اُس مہرے کی تاثیر جاتی رہی یہ سوچ کر نہ گیا اب آپ کے
ہمراہ چلتا ہون مہرہ کا بھی امتحان ہو جائیگا اور گرداب جادو کو گرفتار بھی کرونگا آپکی وجہ سے مجھے خوف نہین
ہے اگر خدا نہ کرے مین کسی بلا مین گرفتار بھی ہو جاؤنگا تو آپ ضرور میری مدد کرینگے اور مجھے چھڑا لینگے
بدیع الملک نے مسکرا کے جواب دیا مدد سب کی خدا کرتا ہے لیکن تمہین وہان جانے کی کیا ضرورت ہے جب مین
جانے کو موجود ہون تو تم کیون جاؤ صمصام نے عرض کی آقاے نامدار جب تک میرے تن مین جان باقی ہے
آپکو تنہا نہ جانے دونگا بدیع الملک نے فرمایا وقت پر دیکھا جائیگا یہ ذکر کرتے ہوئے ایک صحرا مین پہونچے صمصام
نے عرض کی اب سرحد گرداب جادو مین پہونچے یہان سے دس کوس پر قلعہ گرداب یہ ہے بدیع الملک نے جو
خیال کیا تو دن بہت قلیل باقی تھا شاہزادہ صمصام کی طرف متوجہ ہوا فرمایا اب تھوڑی دیر مین شام ہو جائیگی اور
وقت نماز گذر جائیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آج شب کو اسی صحرا مین مقام کرو صبح کو قلعہ تک چلینگے صمصام
نے لشکر کو روکا بدیع الملک گھوڑے سے اُترے سامنے ایک چشمہ آب تھا وہان تشریف لائے وضو کیا خادمون
نے سجادہ لاکر بچھایا بدیع الملک نوجوان نے نماز پڑھی بعد فراغت نماز اپنی بارگاہ مین تشریف لائے دن تو بہت کم
باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی بدیع الملک کی بارگاہ مین سب سرداران لشکر صمصام حاضر ہوئے صمصام
بھی باادب قریب بدیع الملک کے بیٹھا ذکر گرداب جادو کا ہونے لگا صمصام نے عرض کی اس صحرا مین
بھی گرداب جادو کی طرف سے ایک ساحر رہتا ہے کہ نام اُسکا نہنگام جادو ہے وہ اس صحرا کی محافظت کرتا رہتا
ہے مگر بزور سحر نظر مردم سے غائب رہتا ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے وہ مکار کیا کر سکتا ہے مگر احتیاطاً
اپنے یہان کے لوگون کو کہہ دو کہ سب بہت ہوشیار رہین ایسا نہ ہو کہ کچھ مکر پھیلائے فوج کو گزند پہونچائے صمصام

نے اپنی تمام فوج مین اس امر کی اطلاع کردی لوگ ہوشیار ہو گئے صمصام پھر بدیع الملک نوجوان سے
باتین کرنے لگا بدیع الملک صمصام سے باتین کر رہے ہین کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھین جھپک گئین
بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک اژدر مہیب درگاہ بارگاہ پر کھڑا ہوا آطلا بہائے آتشین منہ سے چھوڑ رہا ہے
بدیع الملک نے چاہا جلد کے تلوار ماردن کہ اس اژدر نے دم کھینچا جسقدر لوگ اسوقت بارگاہ بدیع الملک
مین جمع تھے مع صمصام اُس اژدر کے منہ مین چلے گئے مگر بدیع الملک نوجوان بہ برکت لوح محفوظ رہے
ویسے ہی قدم آگے بڑھا تلوار میان سے لی وہ اژدر نگاہ سے غائب ہوگیا بدیع الملک کو کمال تعجب ہوا اور
صمصام وغیرہ کے غائب ہو جانے کا صدمہ بھی کمال ہوا اسی تردد مین لوح کو ملاحظہ فرمایا اس مین لکھا تھا
کہ ای قاتل طلسم اگرچہ صمصام وغیرہ غائب ہو گئے ہین لیکن صدمہ نہ کرنا چاہیے کہ وہ لوگ عنقریب تجھے
ملینگے اب لازم یہ ہو کہ اسم حاشیہ لوح کو اکیس بار پڑھو ایک تخت آسمان سے زمین پر اُتریگا اُس تخت پر بیٹھنا
تجھین منزل مقصود تک پہونچا دیگا بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھنا شروع کیا جب اکیس بار پڑھ
چکے ایک برق چمکی بدیع الملک نے دیکھا ایک تخت مرصع کار زمین پر اترا قریب بدیع الملک کے آیا شاہزادہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اس تخت پر سوار ہوا تخت بلند ہوا تھوڑی دیر مین تخت ایک بستی پر ہوا بدیع الملک
نے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس نظر آتا ہی مکان بھی عالیشان دکھائی دیتا ہی وہ تخت اسی مکان کے بالاخانہ
پر اُترا بدیع الملک تخت سے اُترے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ زرگام جادو کا یہی مکان ہی اور صمصام
مع اپنے جملہ سرداروں کے یہان قید ہی اسوقت زرگام معروف میخوشی ہی لیکن اُس کوٹھے کے نیچے پہونچا وَ
زرگام جادو سے مقابلہ کرو جب تک وہ قتل نہوگا صمصام وغیرہ کا ملنا دشوار ہی بدیع الملک کوٹھی کے نیچے
اُترے دیکھا ایک بارہ دری نہایت معقول بنی ہی بارہ دری کے اندر ایک ساحر بد شکل مسند زرین پر بیٹھا
ہی گرد ساقیان سیمین عذار جمع ہین کنیزان حسین معروف رقص ہین بعد نخوت و غرور شراب پی رہا ہی بدیع الملک
بارہ دری کے اندر آئے زرگام جادو کی نگاہ جو بدیع الملک پر پڑی ایک نعرہ مارا کہ اے جوان تو کون ہی
جو میری محفل مین بے اذن چلا آیا یہ کہکر ایک جام شراب بدیع الملک کی طرف پھینک دیا شراب مانند آتش
جام سے شعلہ بنکر نکل گئی بدیع الملک نے یہ مرکہ دیکھکر تلوار میان سے لی کہا او مکار تو ہمارے سرداروں کو
لایا ہی اگر اپنی جان کی خیر منظور ہی تو اُنکو ہمارے حوالے کر اور اپنے اس دین باطل کو ترک کرکے اطاعت قبول کر
زرگام کے سامنے ایک گلدستہ رکھا تھا اس نے وہ گلدستہ بدیع الملک پر کھینچ مارا برقین گرنے لگین مگر
بدیع الملک نام خدا پڑھتے رہے ایک برق نے بھی تاثیر نہ کی یہ کیفیت دیکھکر زرگام اُٹھا بدیع الملک
کے قریب پہونچا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اسکے سر پر وار کرو مگر اسم حاشیہ لوح
ایک بار پڑھ لو بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح پڑھا زرگام قریب آیا شاہزادے نے تلوار اسکے سر پر لگائی تا بہ
کمر تیغ اتر آئی تاریکی چھاگئی زرگام زمین پر گرا ایک ہنگامہ بلند ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی بدیع الملک
نے لوح چمکائی تاریکی دفع ہوئی ایک آواز مہیب آئی کشتی مرا نام من زرگام جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اس آواز کے آتے ہی سب مکانات منہدم ہوئے باغ کا پتہ نہ ملا ایک میدان
صاف نظر آیا بدیع الملک لاحول ولا قوۃ کہکر آگے بڑھے دیکھا سامنے سے صمصام مع اپنے جملہ سرداروں کے
چلا آتا ہی صمصام نے جو بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا دوڑ کے شاہزادے کے قدموں پر گر پڑا عرض کی

اے شہریار آپ نے جان بچائی اگر آپ تھوڑی دیر اور نہ تشریف لاتے تو ملازمین زرگام مجھکو گرداب جادو
کے پاس لے جاتے وہ مکار و غدار اپنا عوض لیتا فوراً حکم قتل دیتا بدیع الملک نے فرمایا خدا ہر ایک کا حامی
ہے وہی ہر بلا سے بچاتا ہے صمصام نے عرض کی اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا اب لشکر میں چلینگے
صمصام بدیع الملک کے ہمراہ ہوا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا راستہ دریافت کیا لوح سے سب پتہ
دریافت ہوگیا بدیع الملک اس راہ پر چلے کچھ دیر میں اپنے لشکر کے قریب پہونچے یہاں لشکری متفکر و متردد چہار
جانب دوڑتے پھرتے تھے جب بدیع الملک کو سب نے آتے دیکھا خوش ہوکر قریب بدیع الملک پہونچے سب نے
شاہزادے کے قدموں پر سر رکھے بدیع الملک اپنی بارگاہ میں تشریف لائے رات اس انتظام میں گذر گئی
بدیع الملک نے صمصام سے کہا فوج میں اطلاع کر دو کہ سب تیار رہیں ہم بوقت نماز سے فراغت پاکے گرداب جادو
کی طرف جائینگے صمصام بارگاہ سے باہر آیا فوج کو بدیع الملک نوجوان کا حکم سنایا لوگ اسیوقت مسلح و
مکمل ہوگئے یہاں بدیع الملک نے نماز ختم کی ہتھیار سج کے باہر آئے خادموں نے گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک اسپ
صبا رفتار پر سوار ہوئے لشکر کو عقب پر لیا صمصام کو اپنے ہمراہ لیکر بطرف گرداب کے قلعہ کے روانہ ہوئے گو کہ انکا وقت بہ تحیر ہوگا

اب حال گرداب جادو کا بیان کیا جاتا ہے

گرداب جادو ایک مکار ساحر ہے اس نے اپنے سحر سے عجائب و غرائب بنائے ہیں اور اپنے قلعہ کے چاروں طرف چار
ساحر مقرر کئے ہیں اور حکم سب کو یہ دیا ہے کہ جو کوئی بعزم جنگ یہاں آنے کا ارادہ کرے اسے گرفتار کر کے ہماری دولت
کی خدمت میں حاضر کرو یہ چاروں ساحر چار جانب بیس بیس کوس تک کی حفاظت کرتے ہیں جو کوئی بعزم جنگ
آتا ہے اسکو گرفتار کر کے اسکے پاس بھیجدیتے ہیں چنانچہ ایک سمت زرگام جادو کے بھی سپرد تھی جب بدیع الملک
نے زرگام جادو کو قتل کیا تو اسکی شبیہ گرداب جادو کے مکان میں جس سمت کا یہ نگہبان تھا اسی سمت کی
دیوار پر بنی تھی اسکے مرتے ہی ایک برق گری گرداب جادو نے پلٹ کے دیکھا اسکی شبیہ میں آگ لگ گئی
گرداب جادو گھبرا گیا کہا ارے اسکو قتل کس نے کیا ملازمین جو گرداب جادو کے پاس بیٹھے تھے انھوں
نے پوچھا خیر ہے گرداب نے جواب دیا کہ زرگام کو کسی نے قتل کیا ہے اسکی شبیہ میں آگ لگ گئی سب نے
کہا بھلا ایسا کون ہے جو زرگام جادو سے ساحر کو قتل کرے گرداب نے کہا ارے تم لوگوں کو اس امر کی اطلاع
نہیں ہے آجکل اس طلسم میں ایک شخص بارادہ طلسم کشائی آیا ہوا ہے اس نے بہت مرحلے جات توڑ ڈالے
ہیں اور بہت سے عجائب و غرائب اس طلسم کے برباد کئے ہیں کیا عجب ہے کہ وہی اس طرف بھی آیا ہو زرگام جادو
نے اسکو روکا ہو وہ مجکے مدد کے کرتب حفاظت میں لاتا ہے میں نے سنا ہے کہ اس نے لوح طلسمی بھی حاصل کی اور
واقفکاران طلسم بھی اسکے شریک ہوئے ہیں اس حالت میں وہ زرگام جادو کے سحر کی کیا حقیقت جانتا
ہے بلکہ مجکو اب خوف پیدا ہوا ہے کہ ایسا نہو وہ یہاں تک آئے مجھسے مقابلہ کرے تو اسکا روکنا مشکل ہوگا گو میرے
یہاں آکے قتل تو نہ جائیگا اپنے آنے کی سزا پائیگا مگر مجھے خوف اسکا ہے کہ میں نے جو عجائبات و غرائبات بڑی
عرق ریزی اور جانکاہی سے بنائے ہیں یہ تباہ ہوجائینگے ملازمین نے کہا آپ اسکو یہاں تک آنے تو دیجئے
دیکھا جائیگا گرداب جادو نے کہا ابھی مشغولیت میرے مزاج میں نہیں ہے اسیوقت اسکا بندوبست کرتا ہوں
یہ کہکر اٹھا ملازمین نے کہا کیا اسیوقت پر جلد انتظام منظور ہے صبح کو جو کچھ انتظام کرنا ہوگا وہ ہوجائیگا گرداب
نے کہا اور جو وہ رات بھر میں یہاں پہونچ جائے تو پھر کیا ہوگا سب نے جواب دیا ایسا ممکن نہیں ہے وہ کیونکر پہونچ

جائیگا یہان سے زرگام کا مکان قریب دس کوس کے ہی اور اب رات بہت کم باقی ہی اتنی دیر مین کسی طرح یہان تک نہین پہونچ سکتا علی الصباح اُٹھکر پہلے اسی کام کو انجام دیجئے گا پھر اور کامون مین معروف ہوجئے گا ملازمین گرداب نے اس طرح گرداب کو سمجھایا گو گرداب اسوقت اپنے ارادے کو پورا نہ کرسکا مگر شب بھر اسکو فکر و تشویش مین بسر ہوئی علی الصباح اپنی جگہ سے اُٹھا ملازمین سے کہا زرگام جادو جانب مشرق محافظت کرتا تھا اسی سمت سے طلسم کشا یہان آیا ہی لازم یہ ہی کہ اسی جانب جاکر کوئی انتظام ایسا کرون کہ طلسم کشا یہان تک نہ آسکے ملازمین اُسکے ہمراہ ہوئے گرداب جادو جانب مشرق چلا اپنے قلعہ سے جب پانچ کوس نکل گیا تو اُس نے کہا اب آگے جانا مناسب نہین ہی کیونکہ طلسم کشا بھی اسی راہ سے آتا ہوگا اگر اثناے راہ مین اُس سے ملاقات ہو جائیگی تو اچھا نہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان مین ایک دیوار آہنی بنادون جب طلسم کشا آئیگا اس دیوار کو دیکھکر دوسرے راستے کی طرف متوجہ ہوگا وہان مین اور کوئی انتظام کر دونگا یہ کہکر اس نے اسباب سحر جھولی سے نکالا چاہا سحر کا آغاز کرون کہ جنگل کے ایک جانب سے گرد اڑی گرداب کی نگاہ جو اُس گرد پر پڑی اپنے ملازمین سے کہا دیکھو طلسم کشا آگیا عنقریب یہان پہونچا چاہتا ہی ملازمین نے کہا پھر آپکی کیا راے ہی گرداب نے کہا مین مقابلہ کرونگا جہان تک ممکن ہوگا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھونگا آیندہ جو ہو ملازمین نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک مناسب ہی کہ آپ پلٹ چلیے اور قلعہ مین چلکر کوئی انتظام مستحکم کیجیے گرداب نے کہا اگر مین اسوقت یہان سے پلٹ جاؤنگا طلسم کشا قلعہ مین داخل ہو جائیگا پھر بہت مشکل ہوگی اس سے نہین رکنا اچھا ہی ملازمین خاموش ہو رہے گرداب جادو ہوشیار ہو کر کھڑا ہوا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان تھوڑا سا لشکر ہمراہ لئے چلا آتا ہی گرداب جادو نے اپنے ملازمین سے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ صمصام قزاق اس جوان کے ساتھ کس واسطے ہی شاید اسی نے یہان کے آنے کا راستہ بتایا ہی یا یہی اس جوان کو یہان لیکر آیا ہی ابھی گرداب جادو کا کلام ختم نہ ہوا تھا کہ وہ لشکر قریب پہونچ گیا گرداب جادو آگے بڑھا نعرہ کیا او جوان وہین ٹھہر جا او دغاباز صمصام تیری قضا آئی ہی جو تو مجھ پر لشکرکشی کرکے آیا ہی صمصام نے کہا او بیہودہ تو نہین جانتا کہ یہ کون ہین گرداب نے کہا مین نہین واقف ہون صمصام نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ نام نامی اور اسم گرامی ہمارے آقاے نامدار کا بدیع الملک نوجوان ہی یہی تیرے قتل کرنے کو آئے ہین مجھے کیا ضرورت تھی جو تیری صورت نحس دیکھنے کو آتا گرداب نے کہا او صمصام تو نے ایک بار مجھے بہت پریشان کیا تھا اور ہر سال مجھے لاکھون روپے کے تحفجات لیتا تھا اب مین اسکا عوض تجھ سے لونگا صمصام نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال ہی جو مجھے عوض لے سکے بلکہ مین تجکو تیری خطا کی سزا دونگا جو تو نے کئی سال سے میرے واسطے تحفجات روانہ نہین کیے ہین گرداب نے کہا اب تو مجھے مقابلہ کرنے کو آیا ہی یہ جوان جو سب سے آگے بڑھا کھڑا ہی صمصام نے جواب دیا کہ جب تک غلامان جانثار زندہ ہین اسوقت تک آقاے نامدار کو مقابلہ کرنے کی کیا ضرورت ہی پہلے تو مجھے مقابلہ کرلے پھر دیکھا جائیگا گرداب نے کہا او صمصام مین تجھے کیا مقابلہ کرون جو بقصد مقابلہ یہان آیا ہی اگر وہ کچھ جرات کرے اور میرے سامنے آئے تو کیا مضائقہ ہی اُس سے مین مقابلہ کرونگا یہ سنکر بدیع الملک نے گھوڑا آگے بڑھایا صمصام نے ہاتھ باندھکر عرض کی آقاے نامدار جب تک مین زندہ ہون آپ براے مقابلہ نہ تشریف لے جائیے بدیع الملک نے فرمایا او صمصام تم واقف نہین ہو ہم لوگون کا یہ دستور ہی کہ جو جس کا نام لیکر پکارتا ہی وہی اُسکے مقابلے مین جاتا ہی اس بات مین

زیادہ گفتگو نہ کر صمصام خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان مرکب کو چھیڑ کے آگے بڑھے ادھر سے گرداب
جادو ایک گولا ہاتھ میں لیکر بڑھا بدیع الملک کی جانب پھینکا شاہزادے نے لوح کو چھکا یا گولا زمین پر گرا
بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اب کی بار گولا تمھاری جانب پھینکے تو اسم حافظہ کو ایک بار
پڑھ کے اس گولے کی طرف پھونک دو بدیع الملک منتظر دوسرے گولے کے ہوئے گرداب جادو نے دوسرا
گولا بھی بدیع الملک کی جانب پھینکا شاہزادے نے اسم حافظ پڑھ کے اس گولے پر پھونکا وہ گولا الٹا پلٹا
گرداب نے بہت بچایا مگر وہ گولا نکلا اس کے سینے پر پڑا پشت کو توڑ کر پار نکلا گرداب جادو مر کے گرا تاریکی چھا گئی
تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ مجھے مارا نام میرا گرداب جادو تھا اس صدا کے آتے ہی قلعہ منہدم ہو گیا اور جو مکانات
اسکے سوے بنے ہوئے تھے وہ سب منہدم ہوئے بدیع الملک خوش ہو کے آگے بڑھے تھے کہ آسمان سے آواز آئی
الحمد اللہ سبحان اللہ کیا مرحلہ فتح کیا ہے بدیع الملک نے آنکھ اٹھا کے دیکھا کہ زرتاب جادو تخت پر سوار آتا ہے
بدیع الملک خوش ہو گئے زرتاب قریب آیا بدیع الملک کو سلام کیا کہا اے شہریار قمر نقاب پوشان فتح ہوا
بدیع الملک نے جواب دیا مدت ہوئی زرتاب نے عرض کی پھر اب اس طلسم میں سوائے خونخوار کے کیا باقی ہے
بسم اللہ آپ لشکر میں تشریف لے چلیے دو ایک روز آرام فرمایئے پھر فوج جو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ طلسمی پر چلیے خونخوار
جادو دوزخ میں مقیم ہو اس کو قتل کیجیے طلسم فتح ہو بدیع الملک نے فرمایا ملک صاحب مجکو صاحبقران کے پاس
جانا ہے انکو لیکر پھر اپنے لشکر میں چلونگا زرتاب نے کہا میں آپ کے ہمراہ ہوں آپ صاحبقران کے پاس
تشریف لے چلیے بدیع الملک نوجوان نے اسی وقت جو کچھ مال و اسباب گرداب کا تھا وہ سب لٹوا دیا اور
زرتاب جادو کے ہمراہ مع صمصام صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت خونخوار آتش چشم جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ بعد قتل گرداب اس کو خبر معلوم ہوئی کہ طلسم کشا نے قمر نقاب پوشان کو برباد کیا اور گرداب جادو کو قتل کیا
اب اپنے لشکر کی طرف گیا ہے اور لشکر ہمراہ لیکر آپ کی طرف آئیگا خونخوار نے یہ خبر سنتے ہی اپنے وزرا کو بلایا جو کچھ خود
سنا تھا ان کو سنایا کہا اب تم سب کی کیا رائے ہے میں لشکر لیکر جاتا ہوں راہ میں طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا تم لوگ قلعہ
کی نگہبانی کرتے رہنا اگر میں نے اسکو راہ میں گرفتار کر لیا تو پھر مدت میں مجھ کو قلعہ کی طرف لیکر آؤنگا تم لوگ
یہاں سے فوج گران لیکر مقابلہ کرنا وزرا نے اس کی اس رائے کو بہت پسند کیا کہا آپ تشریف لے جایئے ہم لوگ قلعہ
کی نگہبانی کرینگے خونخوار آتش چشم دوسرے دن اپنے ہمراہ فوج جلیلہ لیکر بدیع الملک کی تلاش میں روانہ
ہوا اور اپنے قلعہ میں وزرا کو مع فوج گران چھوڑا مگر بدیع الملک نوجوان جو بعد قتل گرداب روانہ ہوئے دو دن
کے بعد لشکر میں صاحبقران ثانی کے پاس پہونچے امیر بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے قتل گرداب
کی خبر سن کے بہت کچھ تعریف کی بدیع الملک نے عرض کی اب اسجگہ یہاں ٹھیرنا صلاح نہیں ہے کیونکہ اب
اس طلسم میں کچھ باقی نہیں رہا صرف خونخوار آتش چشم بادشاہ طلسم باقی ہے خوف یہ ہے کہ وہ ڈر کے فرار نہ کر جائے
تو مشکل ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ اب آپ مجکو رخصت کریں کہ میں اپنی فوج سے ملکر اس غدار پر لشکر کشی کروں
صاحبقران نے فرمایا میں بھی ہمراہ ہوں بدیع الملک نے امیر ثانی کو بہت روکا مگر صاحبقران نے قبول نہ
کیا بدیع الملک کے ہمراہ اسی روز روانہ ہوئے زرتاب جادو ایک دن میں بدیع الملک کو لشکر میں لایا
سب لوگ جہان بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے شاہزادے نے ملکہ مہتاب زعفران پوش اور ملکہ

شمیم عنبر مو کو بلایا دونوں آپس میں گلے ملیں ملکہ شمیم نے وہ تاب زعفران پوش کو جب بتایا آخر میں وہ کاغذ
جو بطور اقرار نامے کے تحریر ہوا تھا بدیع الملک کو دکھایا بدیع الملک خاموش ہوئے زرتاب بھی اس
چالاکی پر بہت نادم ہوا بدیع الملک نے ایک شب وہاں قیام کیا دوسرے روز حسب ہدایت لوح کوچ کیا
وہاں سے دس کوس پر ایک صحرا تھا جب وہاں پہونچے لوح نے ٹھہرنے کی ہدایت کی بدیع الملک نے لشکر
کو روکا بارگاہیں آستادہ ہو گئیں سب لشکر وہاں اترا بدیع الملک صحرا کی جانب متوجہ ہوئے سیر بیابان دیکھنے
لگے کہ گرد اٹھی جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو سب نے دیکھا کہ خونخوار آتش چشم جادو فوج گران ہمراہ لیے ہوئے
آتا ہے بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی خونخوار غدار اسی کا نام ہے اس سے صحرا میں مقابلہ ہوگا صاحبقران
بھی اسکی فوج کی کیفیت دیکھنے کو بارگاہ سے باہر تشریف لائے جب خونخوار قریب پہونچا اور بدیع الملک
پر اس کی نگاہ پڑی اپنے لشکر کو بھی دم میں اُتارا طبل جنگی بھی اسی وقت بجوا دیا ہرکاروں نے بدیع الملک
کو خبر دی کہ خونخوار نے طبل جنگی بجوایا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر میں بفضل ایزدی طبل جنگی بجے
یہاں بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں رات بھر تو سامان جنگ میں
بسر ہوئی جب آفتاب عالمتاب فلک چارم پر جلوہ فرما ہوا بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ سے برآمد ہوئے
صاحبقران زماں بھی سلاح جنگ تن پر آراستہ کرکے بیرون بارگاہ تشریف لائے مرکبوں پر سب سردار سوار
ہوئے لشکر بے حساب ساتھ لیا طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے اُدھر سے خونخوار آتش چشم اپنے جادوں کا
لشکر لیکر میدان میں آیا دونوں لشکروں میں صف بندی ہوئی نقیبوں نے نقابت کی کڑکا کہکر ہٹے
خونخوار آتش چشم آگے بڑھا بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا اے جوان اگر تجکو آرزوے جنگ ہے تو مجھ سے
مقابلہ کر بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا اس نے شمشیر سحر کا وار کیا بدیع الملک نے اسکے وار کو خالی دیا
اور تلوار آبدار میان سے لی اس نے سر آگے بڑھا دیا بدیع الملک نے تلوار اس کے لگائی خونخوار دو ٹکڑے
ہوکر زمین پر گرا بدیع الملک خوش ہوئے چاہا آگے بڑھوں کہ پشت سے آواز آئی باش او طلسم کشا میں خونخوار
آتش چشم جادو ہوں بدیع الملک نے پلٹ کے دیکھا خونخوار آتش چشم کو پایا پھر وار کیا اس نے سر آگے کر دیا
دو ٹکڑے ہوئے دوسرے پہلو کی طرف سے آواز آئی میں خونخوار آتش چشم جادو ہوں بدیع الملک نے اُس
طرف پلٹ کے پھر وار کیا اس نے پھر سر آگے بڑھا دیا پھر اس کے دو ٹکڑے ہوئے اسی طرح دس وار
بدیع الملک نے کئے مگر دسوں بار خونخوار نے نعرہ کیا جب بدیع الملک عاجز ہوئے تو لوح کو ملاحظہ کیا
لکھا تھا کہ وہ صندوق جو آشوب کے مکان سے لائے ہو اس کو اس وقت کھلوا اور اس میں سے تلوار نکالو
اُسکے وابستہ خونخوار مارا جائیگا بدیع الملک نے زرتاب جادو کی طرف اشارہ کیا زرتاب جادو قریب آیا
بدیع الملک نے کہا اس صندوق کو جاکر جلد لا جب تک وہ نہیں آئیگا یہ مکار قتل نہ ہوگا زرتاب بتعجیل
اس صندوق کو بدیع کے قریب لایا بدیع الملک نے لوح کو اس صندوق سے مس کیا صندوق کھلا
بدیع الملک نے دیکھا ایک تلوار اس صندوق میں رکھی ہے شاہزادے نے خوش ہوکر اس تلوار کو اپنے قبضہ
میں کیا خونخوار نے جو یہ کیفیت دیکھی چاہا پرواز پیدا کرکے نکل جاؤں مگر بدیع الملک نے اتنی مہلت نہ دی
میان سے تلوار لی اسکے سر پر وار کیا خونخوار نے سپر سر کے بچانے کو اٹھائی مگر کچھ نہ ہوا تلوار زین فرس تک اتر آئی
خونخوار آتش چشم مر کر گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری ہونے لگی ساحر غل مچانے لگے برقیں گرنے لگیں [illegible]

دینے کے بعد آواز آئی کہ میرا نام من خونخوار آتش چشم جادو بود اس صدمے کے آنے سے تاریکی برطرف ہوئی
ساحر ہاتھ باندھ کر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے سب نے اطاعت قبول کی بدیع الملک بفتح و فیروزی
میدان جنگ سے چلے جب بارگاہ میں پہونچے تو ہمراہیان خونخوار نے عرض کی اب یہاں توقف نہ فرمائیے علی الصباح
قلعہ کی طرف چلئے اگر دیر ہوگی تو انتظام پختہ ہو جائیگا پھر کچھ نہ بن پڑیگا اور کوشش کرنا پڑیگی بدیع الملک
کا ارادہ تھا کہ جشن فتح کریں مگر جب یہ بات صاحبقران کی خدمت میں عرض کی امیر نے فرمایا اے بدیع الملک
واقعی تم نے آج وہ کام کیا ہے جو خاص تمہارے واسطے تھا اور دوسرا کیا کر سکتا ہے ابھی جشن کو ملتوی رکھو
پہلے قلعہ پر قبضہ کر لو پھر دیکھا جائیگا بدیع الملک کی بھی یہی رائے تھی منظور کیا وہ سب تو انہیں باتوں
میں بسر ہوئی صبح کو بدیع الملک نوجوان مع لشکران طرف قلعہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قلعہ طلسمی کے محافظوں کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب خونخوار آتش چشم جادو نے وزرا کو نگہبان قلعہ مقرر کر کے برائے مقابلہ بدیع الملک روانہ ہوا وزرا
نے آپس میں یہ صلاح کی کہ خونخوار تو بخوف طلسم کشا فرار ہو گیا اور ہم لوگوں کو مرنے کے لئے یہاں چھوڑ گیا ہے
بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنے دنوں اس ناقدر کی رفاقت کی اس کا نتیجہ اس سے یہ حاصل ہوا بہتر یہ ہے کہ
اب اگر خونخوار آتش چشم یہاں آنے کا ارادہ کرے تو اس کو نہ آنے دیں اور اگر وہ لڑنے کا ارادہ کرے تو گرفتار
کر لیں جس وقت طلسم کشا آئے اس سے بھی مقابلہ کریں بھلا وہ غیر ساحر ہم سے کیا مقابلہ کریگا اسکو بھی گرفتار
کرینگے طلسم کی حکومت اپنے قبضہ میں آئیگی اس بات کو سب نے پسند کیا اور اپنی طرف سے جدید انتظام کرنا شروع
کیا ایک ہفتہ میں وزرائے خونخوار نے اس قلعہ کو سحر سے مملو کر دیا اور بیس کوس تک ہر چہار جانب ساحروں کو
مقرر کیا اور ان سے تاکید کر دی کہ جو کوئی اس طرف آنے کا ارادہ کرے اسکو بے قتل کئے نہ چھوڑنا ساحر جنگلوں میں
جا کر مقیم ہوئے وزرائے خونخوار قلعہ میں انتظام کرنے لگے مگر یہ قلعہ اصلی نہ تھا خونخوار جادو نے بذریعہ سحر اس قلعہ کو
تیار کیا تھا یہ بات وزرا کو نہ معلوم تھی انہوں نے فوج بھی اس قلعہ میں جمع کی اور بڑے بڑے سحر تیار کر کے اس
قلعہ کو مجموعہ سحر بنا دیا ایک روز سب نے یہ صلاح کی کہ ایسی بات پیدا کرنا چاہیے کہ یہ قلعہ نظر مردم سے پنہان ہو جائے
کسی کو نظر نہ آئے یہ سوچ کر سب نے اسباب سحر مہیا کیا چاہتے ہیں کہ سحر آغاز کریں کہ ایک مہیب آواز آئی قلعہ اڑ گیا وزرا
دنگ ہو گئے سب نے کہا غضب ہوا خونخوار آتش چشم کو طلسم کشا نے قتل کیا یہ قلعہ اسی کے سحر کا بنا ہوا تھا بعض نے
کہا اب کیا کرنا چاہیے سب لوگ پریشان ہوئے آخر کو یہ رائے قرار پائی کہ شہر خونخوار میں چلیں اور شہر پناہ کو بند
کر لیں جب طلسم کشا وہاں آئیگا اس سے مقابلہ کرینگے دروازہ نہ کھولینگے سب اس بات پر متفق ہوئے اسی وقت
وہاں سے بھاگے شہر میں آئے راہ میں بہت سی عمارتیں شکست دیکھیں شہر میں آ کے بہت سی عمارات منہدم
نظر پڑیں تخت گاہ خونخوار تک پہونچے وہ ایسے سحر کا بنا نہ تھا پتھر کی عمارت تھی بہت معقول بنائی گئی تھی اسی
کے پاس خزانہ تھا وزرا نے اس خزانے پر بھی قبضہ کیا اور تاغ جادو کہ وزیر اعظم خونخوار آتش چشم جادو کا تھا اور طلسم
کے کاروبار سے بخوبی ماہر تھا اور ساحر بھی بہت زبردست تھا بلکہ بعض لوگ اسکو خونخوار آتش چشم جادو کا استاد کہتے
تھے اور خونخوار اسکا بہت لحاظ کرتا تھا اس نے سب سے کہا کہ اب طلسم تو ٹوٹ گیا پھر جب کوشش بلیغ کی جائے
اور ساحران نامی بلا کر ملازم رکھے جائیں اور طلسمات درست ہوں تب یہ طلسم تیار ہو اب تو اس طلسم میں کچھ بھی
نہیں باقی ہے اور کسی کو میں ایسا نہیں دیکھتا ہوں جو یہ باتیں پیدا کرے اور طلسم پھر درست ہو جائے ہاں اگر میں

چندے کوشش کروں تو اس طلسم کو از سر نو تیار کروں سب نے کہا آپ تخت پر بیٹھیں ہم بجائے خونخوار آپ کو جانیں گے اطاعت سے کبھی گردن نہ اٹھائیں گے مگر آپ کوشش کر کے اس طلسم کو درست کیجئے جہاں تک ممکن ہوگا ہم لوگ بھی مدد کرتے رہیں گے اسکی حکومت ہم لوگ کر چکے آپ صرف ہم سب کے افسر رہیے گا کسی قسم کی تکلیف آپ کو نہ ہوگی اوتلغ جادو نے جواب دیا کہ یہ بات ابھی ممکن نہیں ہے جب طلسم کشا گرفتار ہو جائے گا اسوقت یہ سب انتظام ہو سکیگا ابھی تو طلسم کشا کے اسیر کرنے کی فکر کرنا چاہیے سب نے کہا آپ کو اختیار ہے جو کچھ حکم ہو ہم لوگ موجود ہیں اوتلغ جادو تخت پر بیٹھا کہا آپ لوگ شہر پناہ کے باہر بیس کوس تک ساحران نامی کو مقرر کیجیے اور ان سے تاکید کیجیے کہ طلسم کشا کو اگر اسیر کر کے ہمارے پاس نہ لاؤ گے تو سزائے سخت پاؤ گے مناسب ہے کہ پانچ پانچ کوس کے فاصلہ پر ساحروں کو متعین کرے ایسا انتظام کرو کہ پرندہ پر نہ مار سکے سب نے قبول کیا اور ساحران نامی کو اپنے ہمراہ لیکر شہر پناہ کے باہر چلے بیس کوس تک انتظام کیا سب جگہ ساحر مقرر کر دیئے مگر سب سے تاکید کر دی کہ اگر طلسم کشا کو اپنی حد سے گذر جانے دوگے اور گرفتار نہ کروگے تو بہت پچھتاؤ گے اور سزا سخت پاؤ گے ساحروں نے کہا ہمارے حد سے طلسم کشا بچکر کہاں جائیگا ضرور گرفتار کریں گے وہ ان سب کو مقرر کر کے واپس آئے اوتلغ جادو نے کہا اب آپ حضرات شہر پناہ کو سحر بند کر دیجیے کسی کو نظر نہ آئے سب نے عرض کیا کہ یہ ہمارے امکان سے باہر ہے آپ تشریف لے چلئے تو یہ امر ہو اوتلغ اٹھا اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا شہر پناہ کے قریب آیا سحر کرنا شروع کیا دن بھر اس نے سحر کیا جب شام ہوئی اپنے مکان پر واپس آیا دوسرے روز پھر گیا سحر کرنا شروع کیا تا شام معروف سحر رہا اسی طرح تین دن تک برابر سحر کیا چوتھے روز شہر پناہ کے پھاٹک پر ایک دھواں نظر آنے لگا اور پھاٹک نظر سے غائب ہو گیا سب نے اسکے کمال کی تعریف کی اوتلغ نے کہا میں خونخوار کے سوا جسکے سحر کرتا ہوں اس کو سحر کا وقوف نہ تھا ہمیشہ اسکو میں نے سحر تعلیم کیا اب تک اس کا سحر پختہ نہوا اب آپ لوگ اس طلسم کو ملاحظہ فرمائیں گے کہ اس کی اور ہی صورت ہو جائیگی کیا مجال کسی کی جو اس کو فتح کر سکے مگر پہلے طلسم کشا کا اسیر ہو جانا شرط ہے طلسم کشا اسیر ہو جائے اور لوح میرے قبضہ میں آ جائے گو اب وہ لوح ناقص ہے مگر میں درست کر لونگا سب نے کہا طلسم کشا بھی اسیر ہو جائیگا اب تو انتظام بہت اچھا ہو گیا ہے طلسم کشا کا بچنا محال ہے اوتلغ نے کہا اگر وہ لوگ گرفتار نہ کر سکیں گے تو میں طلسم کشا کو اسیر کرونگا مگر مشکل ہے کہ طلسم کشا گرفتار ہو گو مجھے امید ہے کہ وہ مجھ سے لڑ کے فتح نہ پائے گا مگر یہی خیال ہے کہ وہ مرد شجاع ہے صاحب ہمت ہے بڑی بات یہ ہے کہ اسکے پاس لوح موجود ہے سب نے کہا ابتک بات نہیں معلوم ہوئی کہ طلسم کشا کہاں تک پہونچا ہے اوتلغ جادو نے کہا میں اسکی خبر کیے جاؤنگا ان باتوں میں رات زیادہ آ گئی تھی اوتلغ جادو نے سب کو رخصت کیا آپ خوابگاہ میں جا کر سو رہا جب صبح ہوئی اوتلغ جاگا حوائج ضروری سے فراغت حاصل کر کے تلاش بدیع الملک میں روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائے گا

پہلے کیفیت بدیع الملک کی تحریر کی جاتی ہے

کہ انھوں نے جو بعد قتل خونخوار آتش چشم جانب قلعہ کوچ کیا تیسرے روز ایک صحرا میں پہونچے صحرا کو نہایت پر فضا پایا زرتاب جادو نے عرض کی کہ یہاں آتش خونخوار آتش چشم نے اپنے شکار کھیلنے کو بنایا تھا یہاں جانور بہت سے پائے جاتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا کہ آج ہم یہاں شکار کھیلیں گے کل چلیں گے زرتاب نے کہا میں بھی یہی عرض کرنے والا تھا بدیع الملک نے مصاحبوں سے عرض کی کہ اگر آپ کی

مرضی ہو تو مین آج کے دن اور تمام شب یہان بسر کرون کل قلعہ کی طرف چلون مین نے ملک زرتاب
سے سنا ہے کہ یہ صحرا خونخوار نے اپنے شکار کھیلنے کو بنایا تھا اس مین جانور بھی بہت ہین صاحبقران نے فرمایا
مین بھی تمھاری رائے سے موافقت کرتا ہون آج کے روز یہان شکار کھیلو کل قلعہ کی طرف چلنا بدیع الملک
نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین
گئے تھوڑی دیر استراحت کی جب کسل رہروی رفع ہوا تو بدیع الملک صاحبقران کی بارگاہ مین آئے
عرض کی اب برائے شکار تشریف لے چلئے امیر ثانی اپنی جگہ سے اٹھے بارگاہ کے باہر تشریف لائے شاطرون
نے مرکب حاضر کیا صاحبقران سوار ہوئے بدیع الملک کے ملازمین نے بھی گھوڑا حاضر کیا بدیع الملک
بھی سوار ہوئے اور بہت سے سردار لشکر اسلام کے ہمراہ رکاب ہوئے صحرا کے درختون کی طرف بتلاش
شکار روانہ ہوئے کہ بدیع الملک کے روبرو سے ایک آہو چوکڑی بھر کے نکل گیا بدیع الملک نے
تیر لگایا مگر آہو دور جا چکا تھا تیر وہان تک نہ پہونچا بدیع الملک نے گھوڑا اس آہو کے پیچھے ڈالا ہرن
چوکڑی بھرتا ہوا چلا بدیع الملک کے ہمراہ بہت سے آدمی گئے مگر جب پلہ کھینچا تو سب مجبور ہو کے اسی
مقام پر رہ گئے مگر بدیع الملک اس آہو کے پیچھے دور نکل گئے یہان تک اس آہو کا تعاقب کیا کہ شام
ہو گئی جب رات ہوئی اور آہو ہاتھ نہ آیا تو بدیع الملک نے دل مین خیال کیا کہ نہین معلوم یہ آہو کیا چیز ہے جو
اب تک نہین تھکا یہ خیال کرتے تھے کہ وہ آہو سامنے سے غائب ہو گیا بدیع الملک نے مجبور ہو کے گھوڑے
کو روکا پشت مرکب سے اترے ایک درخت کے قریب پہونچے چونکہ تمام دن گذر گیا تھا نہایت تھکے ہوئے
تھے چارجامہ بچھا کر زیر نخل بیٹھے گھوڑے کو چھوڑ دیا جب تھوڑی دیر گذری اور قصہ ماندگی سفر کی
زائل ہوئی بدیع الملک تیر و کمان لیکر اٹھے ارادہ یہ ہوا کہ کوئی جانور حلال مل جائے تو اسکو ذبح کر کے
کباب تیار کرین اس فکر مین دو چار قدم آگے بڑھے تھے کہ ایک آہو ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ نظر پڑا بدیع الملک
نے خیال کیا کہ یہ وہی آہو ہے تھک کر یہان پوشیدہ ہو گیا ہے سوچ کر تیر لگایا تیر اس کے پہلو پر پڑا تو کود کر گرا
آہو زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک نے دوڑ کر آہو کو قربانی کرنا چاہا جیسے ہی حلق پر چھری رکھی آہو زیر
زمین غرق ہوا بدیع الملک کو کمال حیرت ہوئی چارون طرف نگاہ کی کسی کو نہ پایا خیال کیا کہ یہ صحرائے طلسم
ہے ایسی ہزارون باتین یہان ظہور مین آتی ہین گی یہ خیال کر کے وہان سے پلٹے دیکھا مرکب کا پتہ نہین ہے اور حیران
ہوئے چارون طرف تلاش کرنے لگے مگر گھوڑا نہ ملا مجبور ہو کر پیادہ پا ایک جانب کو روانہ ہوئے تھوڑی دور سے
دیکھا ایک کوہ معلوم ہوتا ہے بدیع الملک اس پہاڑ کے قریب آئے دیکھا اونچا پہاڑ ہے بدیع الملک اس
کوہ پر آئے تو دیکھا سامنے ایک فقیر آنکھین بند کئے بیٹھا ہے بدیع الملک اس فقیر کے قریب آئے فقیر نے پاؤن
کی آہٹ جو پائی آنکھ کھول دی بدیع الملک کی طرف دیکھا کہا اے جان بیک طلسم کشا اسطرف کیون آیا یہان
تجھکو کون لایا بدیع الملک کو یقین ہوا کہ فقیر صاحب کمال ہے جب تو اسکو یہ بات معلوم ہوئی کہ مین طلسم کشا ہون
یہ خیال کر کے کہا آپ پر سب کچھ حال روشن ہے میرے عرض کرنے کی کیا احتیاج ہے فقیر نے کہا بابا تو نے بڑی تکلیف
اٹھائی مگر اب ہراسان نہ ہونا عنقریب منزل مقصود پر پہونچ جائیگا یہ کہکر فقیر اپنی جگہ سے اٹھا بدیع الملک
کے پاس آیا کہا میرے ساتھ چل مین تجھے راہ راست بتا دون تیرے لشکر سے ملا دون بدیع الملک اس فقیر
کے ہمراہ ہوئے ایک درہ کوہ کے قریب آیا کہا او طلسم کشا اپنی آنکھین بند کر بدیع الملک نے آنکھین بند کین

فقیر نے کہا اب اس حجرہ کے اندر داخل ہو بدیع الملک آنکھیں بند کیے ہوئے آگے بڑھے دو چار قدم کے بعد
اُس دبہ میں ایک چاہ عمیق بنا تھا بدیع الملک کی آنکھیں بند تھیں چاہ نظر نہ آیا پانون جو آگے بڑھایا اس
چاہ کے اندر گرے جب دیر کے بعد پانون زمین سے آشنا ہوئے بدیع الملک تکان کی وجہ سے بیہوش ہوگئے
تھے مگر جیسے ہی زمین پر پہونچے ذہیلوے نوہ ہوا باش اوطلسم کشا صنم اوتاغ وزیر خونخوار آتش چشم بدیع الملک
اس صدا کو سنکر ہوشیار ہوئے چاہا اٹھوں مگر اپنے کو مقید پایا اور سلاح کو پاس نہ دیکھا مگر اسکے شاہزادہ نے
لوح پر نگاہ کی لوح بھی پاس موجود نہ تھی اور تحفہ جات کو دیکھا کسی کو نہ پایا مجبور ہوگئے اوتاغ جادو نے کہا
او طلسم کشا خیالی تو کر کہ اب تو کہان ہے بدیع الملک نے جو دیکھا اپنے کو ایک شہر آباد میں پایا اوتاغ کو
جو اور لوگون نے دیکھا کہا ای وزیر اعظم یہ کون شخص ہے اوتاغ نے کہا یہ طلسم کشا ہے یہان آکر اسی نے اس
طلسم کو تباہ کیا ہے اور بادشاہ طلسم کو قتل کیا ہے مگر اب میرے ہاتھ سے اسیر ہوا ہے اب اسکو قتل کرونگا یہہ
اس کے قتل کے بعد طلسم کو از سر نو بناؤنگا طلسم اوتاغیہ اُس کا نام رکھونگا دن رات اس کی آرایش سے
کام رکھونگا اب بجائے خونخوار تم سب لوگ مجھکو جادو نیر اکبر ماننا خونخوار کو سحر کرنے کی تمیز نہ تھا ورنہ اس کے
ہاتھ سے کیون قتل ہوتا اسقدر فوج ہمراہ لیکر گیا کچھ بنا نہ سکا میں اس کے دیکھنے کو گیا تھا کہ راہ میں اس کو
شکار کھیلتے پایا اپنی تدبیر سے اس کو خوب تھکایا جب اس میں چلنے کی طاقت نہ پائی دوسری تدبیر کی آخر کار گرفتار
کر لیا سب تحفہ جات کو جو اسکے پاس تھے اپنے قبضہ میں کیا اسکو قتل کر لون تو طلسم کی بنا ڈالون سب لوگ
اسکی تعریف کرنے لگے اوتاغ نے اپنے ملازمین کو اطلاع کرائی سب آکر موجود ہوئے اُس نے قید بدیع الملک
کی اُن لوگون کو دیکر کہا آج اسکو زندان خانے میں لے جاؤ مگر بڑی حفاظت کرنا یہ وہ شخص ہے جسکی مدد غیب
سے ہوتی ہے میں مجبور ہون کہ اب وقت باقی نہیں ہے جو اس کو قتل کردون مگر کل قتل کرونگا اسکے خون سے
اپنی شمشیر بہرونگا ملازمین اوتاغ جادو بدیع الملک کو زندان خانے میں لے گئے کہ حال انکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب صاحبقران زمان کی کیفیت ملاحظہ ہو

جب بدیع الملک کو عرصہ ہوا اور صاحبقران کے پاس واپس نہ آئے تو امیر سخت گھبرائے لوگون سے
کہا کیا سبب ہے ابھی تک بدیع الملک نوجوان واپس نہیں آئے ہیں جو جو سردار امیر کے ہمراہ تھے وہ
سب تلاش بدیع الملک میں چارون طرف روانہ ہوئے کہ وہ لوگ جو بدیع الملک کے ہمراہ چلے
گئے تھے راہ میں ان لوگون سے ملاقی ہوئے تمام کیفیت بیان کی یہ لوگ بھی واپس ہوئے خدمت میں
صاحبقران کے آئے کل کیفیت بیان کی بیان کی امیر کو نہایت افسوس ہوا فرمایا خود جاؤنگا اس شیر بیشہ
جرات کا پتہ لگاؤنگا یہ ذکر تھا کہ زرتاب جادو آیا امیر نے بدیع الملک کا حال دریافت کیا صاحبقران
نے تمام کیفیت بیان کی زرتاب نے عرض کی یا امیر آپ تامل فرمایئے میں جاتا ہون اور بدیع الملک
نوجوان کی خبر لاتا ہون یہ کہکر زرتاب جادو روانہ ہوا کہ حال اس کا موقع پر مشرح بیان کیا جائیگا

اب کچھ حالت بدیع الملک اور اوتاغ جادو کی بیان کی جاتی ہے

جب وہ شب گذری تو صبح کو اوتاغ جادو نے بدیع الملک کو طلب کیا اور بہت سے لوگ بطور تماشہ میں
وہان جمع ہوئے اوتاغ جادو نے بدیع الملک سے کہا ای جوان ابھی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو دین
اسلام کو ترک کرکے مذہب سامری اختیار کر اور میری اطاعت قبول کر کہ تجھکو امان دون اور اس طلسم کا

انتظام تیرے سپرد کرون اگر تجھے یہ گمان ہو کہ مین نے بادشاہ طلسم کو قتل کیا ہو اور اب طلسم ٹوٹ گیا ہو تو یہ
خیال خام ہو مین اس طلسم کو ابھی درست کر سکتا ہون اگر بادشاہ طلسم قتل ہو گیا ہو تو کچھ اندیشہ نہین ہو مین
اسکے درست کر لینے کو کافی ہون بدیع الملک نے جو اسکی تقریر واہیات سنی جھنجھلا کر جواب دیا او کافر غدار
کیا یاوہ گوئی کرتا ہو خبردار اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا تو ہمارے حق مین اب بھی برائی نہین کر سکتا ہو دو تین
ہمارا خدا حافظ و نگہبان ہو سامری کیا چیز ہو جو ہم اسکی پرستش کرین جو لوگ جمشید سامری اور سامری پرست پر لعنت کرتے
ہین یہ سنکر اوتاغ جادو کو غصہ آیا کہا جلاد کو جلد بلاؤ ملازمین اوتاغ جلاد کو لائے اوتاغ جادو نے جلاد سے کہا
اس جوان کو قتل کر جلاد بدیع الملک کے قریب آیا طلان قید سے کہا کہ اس اسیر کو میدان مین لاؤ مین ریگ
کا چبوترہ بناتا ہون جا طلان قید بدیع الملک کو کشان کشان لے چلے جلاد بھی میدان مین آیا ریگ کا چبوترہ
بنایا بدیع الملک کو چبوترے پر بٹھایا تلوار کھینچ کر فسنگین لگانے لگا اوتاغ جادو بھی سامنے آگے کھڑا ہوا جلاد
کی طرف دیکھ کے کہا اب دیر کس بات کی ہو جلاد نے کہا آپکے احکام کا منتظر ہون اوتاغ نے کہا مین تو حکم
کا ایک حکم دے چکا ہون تو اپنا کام کر جلاد چاہتا ہو کہ ہاتھ مارے کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک برق چمکی جلاد کا سر کٹ کر
زمین پر گرا بدیع الملک کی قید کٹی شاہزادہ نعرہ مار کر اٹھا اوتاغ نے متحیر ہو کر دیکھا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا ہوا
کس نے جلاد کو قتل کیا لوگون نے کہا ایک برق چمک کے گری اسی کی وجہ سے سر جلاد کا اڑ گیا نہین معلوم طلسم کشا
کا کون رفیق تھا جس نے یہ آفت برپا کی اوتاغ نے گردن اٹھا کے دیکھا ایک تخت نظر آیا اوتاغ نے پکار
کے کہا او ساحر اگر تجھے کچھ بھی اپنے سحر پر ناز ہو تو میرے سامنے آ کر مقابلہ کر اور یہ کیا کہ چھپکے تو نے جلاد کو ہلاک کیا
اوتاغ نے جو یہ کہا بدیع الملک نے دیکھا ایک تخت آسمان سے اترا گرد اسکے دھوان تھا جب وہ دھوان
برطرف ہوا تو ملک زرتاب جادو اس تخت سے اترا اوتاغ جادو کے مقابلے مین آیا اوتاغ جادو نے کہا او
نمک حرام تو نے اس جوان کا ساتھ دیا تجھے زیب نہ تھا اب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا زرتاب نے کہا او اوتاغ
تو اپنے سحر پر بہت نازان ہو ایک دم مین سب سحر تجکو فراموش کر دونگا یہ نہ جانتا کہ مین وزیر اعظم ہون الله
مجھے خوب خدا اپنا استاد کہتا تھا ابھی تو سحر مین بچہ نہین اوتاغ نے جو یہ باتین سنین کہا او زرتاب مین نے سحر کو
بہت حاصل کیا ہو تو کسی حال مین مجھ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہو زرتاب نے کہا پھر اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہو
اگر یہ دعوے ہو تو مین تیرے سامنے موجود ہون اوتاغ نے کہا پہلے تو سحر آغاز کر پھر مین بھی دیکھونگا زرتاب نے
جواب دیا کہ مین نے اطاعت اسلام قبول کی ہو اور دستور اہل اسلام کا یہ ہو کہ وہ پیشدستی نہین کرتے ہین اب مجکو بھی
لازم ہو کہ پیشدستی نہ کرون اوتاغ نے کہا مین بھی ایسے ساحر کمتر پر پہلے سحر کرون مجھے یہ کبھی نہ ہوگا زرتاب نے کہا
مین بھی ہرگز سحر نہ کرونگا جب اوتاغ کو یقین ہوا کہ زرتاب سحر نہ کریگا تو اس نے مجبور ہو کے کہا او زرتاب افسوس
ہو کہ تیری حسرت دل نہ نکلی اور جو تمنا تھی وہ دل ہی مین رہی زرتاب نے جھلا کے جواب دیا کہ اب اس یاوہ گوئی
سے کیا حاصل ہو اپنے کام مین مصروف ہو اوتاغ نے جھولی سے ایک پڑیا خاک کی نکالی طرف آسمان کے پھینکی ایک
طائر سفید رنگ پیدا ہو زرتاب کے سامنے آیا کہا او زرتاب میری طرف مخاطب ہو اور جو کہین کہون اسکو غور سے سنکر
زرتاب اسکی طرف مخاطب ہوا طائر نے ترنم بالحانی یہ غزل شروع کی غزل

او دفتر حسن ترا فہرست خط و خالہا
تفصیلہا پنہان شدہ در مدیر اجمالہا
حیران الوہ خود و درمانده کار خود
پیشانی ہو تو تیرا جبین نہ ساز جرم ما
ہر لحظہ حادم ... چون قرعہ در رمالہا
آئینہ سے برہم خورده از رشتی تمثالہا
ہر شب کواکب کم کنند از روزی ما پارہا

ہر روز گرد و تنگ تہ سوراخ عزبال ما	با عقل گشتم ہمسفر یک کوچہ راہ از بیکسی	شد ریشہ ریشہ دامنم از خار راستہ الہا
ہر چند صائب میروم بیرون ز بیدی کنم	زلفش بدستم میدہد سررشتہ اعمال ما	طائف نے اس خوش الحانی سے یہ شعر

پڑھے کہ زرتاب جادو محو ہو گیا سحر کرنا فراموش ہوا آفت کا جوش ہوا اوتاغ جادو تیغہ لیکر بڑھا زرتاب کے قریب آیا چاہتا
ہی کہ سر کاٹ دون بدیع الملک سامنے کھڑے تھے بیچ مین آ گئے آواز دی ای زرتاب ہوشیار ہو جادو اوتاغ تمہارا
سر کاٹنے آیا ہی یہ آواز جو زرتاب کے کان مین پہونچی ہوشیار ہوا اپنی جھولی سے ایک آئینہ نکالا اس طائر کو وہ آئینہ دکھایا
طائر جلکر زمین پر گرا زرتاب کے ہوش درست ہوئے اوتاغ جو آگے بڑھا تھا اس نے تیغہ کا وار کیا زرتاب نے خالی
دیا وہی آئینہ اسکو دکھایا قریب تھا کہ اوتاغ غش کھائے مگر سحر کرکے سنبھلا سنبھلتے ہی وہ دونون پانون زمین پر مار کے
غرق زمین ہو گیا زرتاب جادو نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا کہا آپ نے بڑا دھوکا کھایا تمام طلسم کو فتح کیا مگر
آج تک ایسی مصیبت نہ پڑی آپ سے بہت دور تھا کہ اس مکر مین پھنس جایئے بدیع الملک نے فرمایا
ملک صاحب مین اسکی کیفیت آپ سے بیان کرونگا زرتاب نے عرض کی آپ صاحبقران کے پاس
تشریف لے چلئے وہان سے مع لشکر یہان تشریف لایئے اسکو قتل کیجئے طلسم مین تو اب کچھ باقی نہین ہی صرف خزانہ
باقی ہی اور زندان خانے کے قیدی باقی ہین خزانہ اپنے قبضہ مین کیجئے اور اسیران طلسم کو رہا کیجئے ملک ندیم کلاہ
اس طلسم کا کاہن سرحد بلخ کا بادشاہ اسیر ہی مرد مسلمان ہی اسکو پہلے کافرون نے ستایا اپنے شہر کو چھوڑ کے یہان آیا چونکہ
مرد لایق علم کہانت مین بہت اچھا دخل رکھتا تھا یہان آ کر کاہن طلسم مقرر ہوا مگر ایک روز کچھ مذہب کا جھگڑا ہوا
خونخوار نے اس مرد بزرگ کو تبدیل مذہب کی بہت رائے دی اس نے انکار کیا خونخوار نے وقت پاکر اسکو اسیر
کر لیا اب تک قید ہی روز بروز اس پر مصائب کی زیادتی کی جاتی ہی اگر اسکو رہا کیجئے گا تو وہ طلسم کے خزائن جو دفینہ
مین ان کو آپسے بتا دیگا اور بہت سے تحفہ جات جو کوئی نہین جانتا ہی اسکو معلوم ہین سب آپکو بتا دیگا بدیع الملک
نے کہا ملک صاحب صاحبقران زمانہ تک جانے کی کیا ضرورت ہی ہر حال مین خدا پر نظر رکھنا چاہیئے اگر اسکی
مصلحت ہی تو ہم اس ضار پر فتحیاب ہونگے زرتاب نے کہا یہ بات ضرور ہی مگر صاحبقران زمان کی ناراضی کا خیال
ہی آپکو لازم ہی کہ آپ ضرور ہمراہ لے چلئے بدیع الملک مجبور ہوئے زرتاب سے کہا اب اتنا جلد صاحبقران کے
پاس کیونکر پہونچ سکتے ہین زرتاب نے کہا آپ میرے تخت پر بیٹھ لیجئے ابھی صاحبقران کے پاس پہنچ جایئے گا
بدیع الملک زرتاب کے تخت پر بیٹھے زرتاب نے سحر کیا تخت اونچا ہوا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک
صاحبقران کے لشکر مین پہونچے امیر بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے امیر نے از اول تا آخر حال
پوچھا بدیع الملک نے بعد سلام سب حال کہا صاحبقران نے بدیع الملک کو گلے سے لگایا سب کیفیت
دریافت کی زرتاب نے لفظاً لفظاً سب بیان کیا اور عرض کی آپ تشریف لے چلئے یہان توقف نہ فرمایئے
صاحبقران نے اسی وقت لشکر کو حکم دیا کہ سب سامان سفر درست کرین ہم اسی وقت یہان سے کوچ کرینگے
لشکر نے جو یہ خبر پائی اسیوقت سامان سفر درست کیا امیر نے قریب شام وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اوتاغ جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو مقابلہ زرتاب سے فرار ہوا اپنے مقام پر آیا سب لوگون کو جمع کیا جب سب لوگ موجود ہوئے اوتاغ جادو
نے کہا اب ایک امر بہت مشکل کا ہی کہ زرتاب طلسم کشا کا شریک ہی اور زرتاب کے پاس بہت سے تحفہ جات
موجود ہین انکے ذریعہ سے اسکو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی گو مین اپنا کام کر چکا تھا مگر اسکے قریب جاکے طلسم کشا نے آواز

دی کہ اے زرتاب ہوشیار ہو جاؤ اتنے کہنے سے اُس نے اپنی جھولی سے ایک آئینہ نکالا اس سحر کو مٹایا اگر میں وہاں سے
نہ چلا آتا تو اُس نے اس وقت مجھکو عاجز کر دیا اگر اسکو کسی طور سے گرفتار کرلو تو سب باتیں بن جائیں اب طلسم کشا
ہم لوگوں سے مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ جو جو تحفہ جات اس کے پاس تھے وہ ہمیں نے اپنے قبضہ میں کیے
ہیں اس پر سحر تاثیر کریگا اور بہت جلد گرفتار ہو جائیگا اور زرتاب بھی اب میرے مقابلہ میں فتح نہ پائیگا جب میں
یہ تحفہ جات اپنے پاس رکھونگا تو پھر سحر زرتاب کا تاثیر نہ کریگا اس کو بھی گرفتار کرلونگا سب نے کہا اب کوئی
امر مشکل نہیں ہے آپ انتظام ملک میں مصروف ہوں اوتلغ نے جواب دیا کہ ابھی کسی انتظام جدید کا وقت نہیں ہے
جب لڑائی ختم ہو جائیگی اور سب مخالف قتل ہو جائینگے اس وقت انتظام شروع کرونگا سب لوگ خاموش رہے
اس نے اُسی وقت اپنے چند ملازمین کو طلب کیا جب لوگ آئے تو اس نے سب کو برائے دریافت حال زرتاب
جادو و بدیع الملک روانہ کیا اور سب سے تاکید کر دی کہ خبردار خلاصہ کیفیت دریافت کر کے واپس آنا اور
اُن کے ارادے کو تحقیق کرنا لوگوں نے جواب دیا کہ جیسا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ہوگا یہ کہکر وہاں سے رخصت ہو کر
تلاش میں بدیع الملک اور زرتاب جادو کے روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا۔

اب کیفیت امیر ثانی اور بدیع الملک کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تیسرے روز سرحد میں شہر کے پہونچے زرتاب نے کہا کہ آج یہاں
قیام فرمایئے یہ سرحد شہر ہے کل شہر کے اندر تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے لشکر کو روکا بارگاہیں استادہ ہوگئیں
سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں داخل ہوئے صاحبقران بارگاہ سلیمانی میں جلوہ فرما ہوئے بدیع الملک نوجوان
کو طلب کیا بدیع الملک صاحبقران کی بارگاہ میں گئے امیر ثانی نے فرمایا اور سب سرداروں کو بلاؤ تھوڑی
دیر صحبت رہے پھر اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے سب کو بلایا سردار بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوئے امیر
نے خواجہ سے کہا خواجہ باہر اچھی طرح سے نگہبانوں کو تاکید کر دو کہ یہ سرحد شہر ہے اور ہمارے آنے کی خبر شہر
میں ضرور ہو گئی ہوگی یقین ہے کہ وہاں سے لوگ آئینگے مکر پھیلائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ نگہبان ہوشیار رہیں کسی
غیر کو لشکر میں نہ آنے دیں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے آپکے بے ارشاد سب انتظام کر لیا ہے کوئی نہیں
آسکتا ہے صاحبقران نے فرمایا اور لوگوں کو برائے انتظام نگہبانی مقرر کرو خواجہ باہر نکلے نگہبانوں کے قریب
گئے نگہبانوں سے کہا اچھی طرح نگہبانی کرنا خبردار کوئی شخص غیر لشکر میں نہ آنے پائے نگہبانوں نے کہا ہم بہت
اچھی طرح سے نگہبانی میں مصروف ہیں ابھی دو آدمی مسافر وضع لشکر کے قریب جاتے تھے ہم لوگوں سے شہر کے لشکر
کو دریافت کرنے لگے ہم نے اُن کو ٹھہرنے بھی نہیں دیا دو ایک شخص انہیں ہونگے آئے خواجہ نے یہ سنکر کان
کھڑے کیے کہا ارے اُن دونوں کی کیا وضع تھی نگہبانوں نے سب وضع بیان کی خواجہ نے کہا تم اُن کو کہاں پہونچا
آئے نگہبانوں نے ٹھکانا بتایا خواجہ اُس طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور جاکے دیکھا دو مسافر ایک درخت کے
اوپر بیٹھے ہیں خواجہ نے زیر بغل جا کر کہا کیوں بھائی مسافرو تم لوگ کہاں جاتے ہو کہاں سے آتے ہو اُن لوگوں
نے جو خواجہ کو دیکھا تو خواجہ نے بھی اپنی صورت مسافروں کی بنائی تھی سمجھے یہ کوئی مسافر ہے یہ جان کر خواجہ
سے کہا ہم لوگ مسافر ہیں دور سے آتے تھے صحرا میں پہونچ کے شام ہو گئی اس درخت پر بیٹھ رہے خواجہ نے کہا
بھائی میں تو اس لشکر میں گیا تھا مگر وہاں کے نگہبان مجھپر بہت خفا ہوئے اور یہاں تک مجھے نکال گئے بلکہ اس
امر کی تاکید کر گئے ہیں کہ خبردار اب ہمارے لشکر کی طرف نہ آنا اُن دونوں مسافروں نے کہا ہم بھی یہی سبب

گذری کہ نگہبان ہمکو یہان اپنے لشکر کے باہر نکال گئے ہین ہم مجبور ہوکے اس درخت پر بیٹھے رہے خواجہ نے کہا
بھائی تم کس کے ملازم ہو ان دونون ساحرون نے کہا کہ ہم اوتاغ جادو کے ملازم ہین خواجہ نے کہا بھلائی ہم
تم ایکسہی سرکار کے ملازم ہین تم کب سے ملازم ہو ساحرون نے جواب دیا کہ جب سے اس سلطنت پر انھون نے
قبضہ کیا ہی تب سے ہم ملازم ہوئے ہین خواجہ نے کہا آپ لوگ ملازمین جدید سے ہین اور مین اُس وقت سے
اوتاغ جادو کا ملازم ہون کہ یہ اس طلسم مین وزیر بھی نہ ہوئے تھے ایک باغ مین ہم اور اوتاغ جادو کھیلا کرتے
تھے ہمارا اور اُن کا بچپن کا ساتھ ہی ساحرون نے کہا پھر آپ یہان کس لیے تشریف لائے ہین خواجہ نے کہا مین
ایک ضرورت خاص سے یہان آیا ہون اگر آپ ملازم نہ ہوتے تو مین اظہار کر دیتا ملازمین اوتاغ نے کہا آپ
جانتے ہین کہ ہم ملازم کس طرح کے ہین ہم پر آقا کا بڑا اعتبار ہی بلکہ خاص حال دریافت لشکر اسلام کو ہمین بھیجا گیا
ہی خواجہ نے کہا آپ لوگ اپنا نام بتلایئے ملازمین اوتاغ نے کہا ہم لوگون کا نام قمقام جادو اور ارقام جادو ہی
خواجہ نے دونون کو پہچان لیا خوب تحقیق کر لیا قمقام جادو کون ہی اور ارقام جادو کون ہی جب دونون کو خوب
پہچان چکے تو کہا جیسے تم لوگ یہان آئے ہو تشنہ و گرسنہ ہو گے دونون ساحرون نے دست بستہ کہا ہم لوگ صبح
سے گرسنہ ہین خواجہ نے کہا مین نے صبح کو ایک جگہ سے تھوڑی سی مٹھائی مول لی تھی جسقدر مجھسے کھائی گئی مین
نے کھائی اب تھوڑی سی میرے پاس موجود ہی تم لوگ کھا کے کچھ پانی پی لو تاکہ تم مین قوت ہو دونون نے خواجہ
کا شکریہ ادا کیا کہا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اسوقت آتش گرسنگی سے ہم لوگون کے جگر کباب ہوئے جاتے ہین
خواجہ نے ایک پوٹلی کمر سے نکالی کچھ تھوڑی سی مٹھائی دونون کو دی دن بھر کے بھوکے تھے مٹھائی غنیمت جانکر
کھانے لگے کھاتے ہی سر چکرانے لگا دونون نے کہا کیون جناب یہ مٹھائی کیسی تھی کہ سر چکراتا ہی خواجہ نے کہا
کیا ہوا دن بھر کے بھوکے ہو اس وقت تر کھانا کھایا ہی اسکے سبب سے یہ بات ہی جاکر پانی پیو یہ بات رفع ہو جائگی
دونون ساحر اُٹھتے اُٹھتے ہی زمین پر گر کے بیہوش ہوئے خواجہ نے دونون کو اٹھاکر نذر زنبیل کیا کپڑے دونون
کے اُتار لیے رنگ و روغن عیاری کا نکالا قمقام جادو کی صورت بنی اُسی کا لباس پہن کے اوتاغ جادو
کی طرف روانہ ہوئے اوتاغ جادو کا مکان وہان سے بہت نزدیک تھا خواجہ تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچے
اوتاغ جادو اُس وقت اپنی بارہ دری مین بیٹھا تھا اور لوگ بھی جمع تھے ذکر ہو رہا تھا خواجہ جو پہونچے
اوتاغ کو جاکر سلام کیا اوتاغ نے کہا اے قمقام جادو ارقام کہان ہی قمقام نقلی نے جواب دیا حضور مجھکو
اُس کے حال سے آگاہی نہین ہی مگر مین امیدوار ہون کہ خدمت فاخرہ سے مطلع کیا جاؤن اوتاغ نے کہا کیون کیا
خوشخبری لائے قمقام نقلی نے کہا جسوقت مین لشکر طلسم کشا مین پہونچا لوگون سے کیفیت دریافت کر رہا تھا
کہ طلسم کشا نے مجھکو پہچانا تلوار کھینچ کر میری طرف چلا مین نے سحر کیا طلسم کشا کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے مین
نے چاہا بڑھ کے اسیر کرون مگر یہ کیفیت دیکھکر اور لوگ طلسم کشا کے لشکر کے اُٹھے مجھ پر چارون طرف سے
حملے کرنے لگے مین نے سحر کرکے بہت کو بیکار کیا جب قریب تین چار سو آدمی کے مبتلائے سحر ہوئے تو طلسم کشا
کے لشکر مین سے ایک شخص سن رسیدہ میرے قریب آیا کہا اے شخص مین تجھسے کچھ باتین کرنا چاہتا ہون مین ٹھہر گیا
سحر سے توقف کیا اُس نے قریب آکے کہا کہ میری چند باتین سن لے مین نے جو کہا جلد بیان کر اُس شخص نے کہا کہ اب
ہم لوگ آپ حضرات سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہین آپکو اختیار ہی جو مبارک مزاج مین آئے ہمکو سزا دیجیے ہم
آپکی اطاعت قبول کرتے ہین آپکو اختیار ہی طلسم کشا کو قید کر کے لے جایئے چاہیے قتل کیجیے یا عفو تقصیر کیجیے

جو لوگ آپ سے مقابلہ نہ کرینگے جب مین نے اُسکا یہ بیان سنا اور میری اطاعت اس نے قبول کی اور میرے ساتھ آنے پر آمادہ ہوا تو مین نے طلسم کشا کو اُسکے حوالے کیا اور جسقدر لوگ اسیر سحر تھے اسی کے سپرد کیے اب آپ تشریف لے چلیے تو کچھ بندوبست ہو اوتاغ نے کہا کہ اے قمقام واقعی تم نے کام تو بہت بڑا کیا مگر اتنی غلطی ضرور کی کہ سب کو وہین چھوڑ آئے قمقام نقلی نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع رکھیے کوئی اپنے عہد سے پھر نہین سکتا ہے مین نے یہان کے لانے پر زور دیا تھا مگر طلسم کشا نے کہا مین چند باتین اوتاغ جادو سے طے کرتا ہون جب تک وہ تکلیف نہ فرمائینگے ہم وہان نہ جائینگے ہمین اُن سے اس امر کا خوف ہے کہ وہ ضرور ہمکو قتل کرینگے اوتاغ جادو نے کہا اگر وہ اپنے مذہب کو ترک کریگا اور دین سامری پرستی اختیار کریگا تو ہم عہدۂ جلیل دینگے مشرف و ممتاز کرینگے قمقام نقلی نے کہا پھر آپ اسیوقت تشریف لے چلیے اوتاغ نے کہا مجھے چلنے مین کچھ عذر نہین ہے مگر رات بہت آئی ہے اگر صبح پر بات موقوف رہے تو بہت خوب ہے قمقام نقلی نے جواب دیا صبح کو اُسکے واسطے اور ایک جگہ سے مدد آنے والی ہے اور لشکر ساحران بھی ایک جگہ سے آنے والا ہے اگر وہ لوگ آئے اور انہون نے سمجھایا تو پھر بھی سب پر سے اتار لیا تو وقت اُنکی رائے متغیر ہو گیا اور اپنے عہد سے پھر گیا تو پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ اسیوقت تشریف لے چلیے اوتاغ جادو نے کہا اچھا مین تمھارے کہنے سے اسیوقت چلتا ہون وہان مجھے زرتاب کا خوف ہے کہ اسکے پاس دو چار چیزین عطیۂ بزرگان ایسی ہین کہ جنکا روکنا ممکن نہین مگر میرا کیا بنا سکتا ہے مین نے طلسم کشا سے وہ وہ چیزین چھین لی ہین جو باعث حرز جان ہین مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر صندوقچہ کھولا اس مین سے لوح محفوظ جو بدیع الملک کے پاس تھی اور بازوبند سلیمانی اور مہرۂ یونانی اور لوح طلسم خونخوار نکال کے اپنے گلے مین پہنی مہرہ کمر مین رکھا بازوبند کو خوب مضبوط بازو پر باندھا قمقام نقلی سے کہا چلو مین موجود ہون اب مجھکو کسی کا خوف نہین ہے اگر سامری و جمشید بھی آئین تو میرا کچھ نہین بنا سکتے ہین قمقام جادو نے کہا واقعی اب آپ کے پاس ایسی ایسی چیزین موجود ہین اوتاغ آگے بڑھا اور لوگ بھی اُسکے ہمراہ ہوئے قمقام نقلی نے کہا ان لوگون کے چلنے کی کیا ضرورت ہے کچھ راز کی باتین آپ سے بیان کرنا ہین جن کا اظہار راہ مین ہوگا اوتاغ نے سب کو روک دیا وہ لوگ وہین ٹھہر گئے اوتاغ جادو اور قمقام نقلی دونون ساتھ چلے اوتاغ نے کہا اے قمقام مین اپنا تخت منگا لون پیدل چلنے کی کیا ضرورت ہے قمقام نقلی نے جواب دیا تخت بیکار ہے آپ پیادہ پا تشریف لے چلیے کیا وہ لوگ دور ہین یا شہر کے باہر ہین اوتاغ نے کہا پھر بھی دور ہین قمقام نقلی نے جواب دیا کہ پیادہ پا چلنے مین ایک فائدہ ہے جو آپ کو معلوم ہوگا اوتاغ خاموش ہو رہا قمقام نقلی آگے بڑھا اوتاغ بھی پیچھے ہو کے اسکے ہمراہ چلا تھوڑی دور جا کے قمقام نقلی نے کہا وہ دیکھیے وہ سامنے روشنی جو معلوم ہوتی ہے کیا ہے مین جانتا ہون کہ طلسم کشا کی مدد کو فوج آگئی اوتاغ اسطرف بغور دیکھنے لگا قمقام نقلی نے حلقۂ کمند کے گلے مین ڈال کے جھٹکا دیا اس نے چاہا سحر کرے کہ نکلون حباب بیہوشی مارا اوتاغ بیہوش ہو کر گرا قمقام نقلی نے نعرہ کیا منم عمرو ثانی عیار صاحبقران نعرہ کرکے خنجر مارا اور سر اوتاغ جادو کا جدا کیا خواجہ نے تحفہ جات اسکے قبضے سے لے نذر زنبیل کیے اسکا مر کے گرنا تھا کہ آندھی چلنے لگی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین اوتاغ جادو ہون خواجہ عمرو اس آفت کو دیکھ کر گلیم اوڑھ لی وہان سے روانہ ہوئے رات بہت کم باقی تھی قریب صبح اپنے لشکر مین پہونچے شہزادہ کی بارگاہ کے نزدیک گئے دیکھا امیر مع چند سردارون کے بیٹھے ہین خواجہ بارگاہ کے اندر آئے امیر نے جو خواجہ کو دیکھا فرمایا خواجہ کہان تھے آج تم محفل مین نہ شریک ہوئے خواجہ نے کہا مین کچھ انتظام کر رہا تھا تمکو [illegible]

ہوشیار کر دیا تھا خود بھی بازاروں میں دورہ کرتا تھا صاحبقران خاموش ہو رہے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے کہ موذن لشکر
اسلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا امیر نے برائے وضو پانی طلب کیا خادموں نے اسیوقت پانی حاضر کیا صاحبقران نے وضو
کرکے فریضہ سحر ادا کیا اور سب سرداروں نے بھی نماز پڑھی زرتاب جادو نے صاحبقران سے عرض کی آپ تشریف لے
چلئے تاخیر نہ فرمایئے وہاں اطلاع ہو گئی ہوگی ضرور ان لوگوں نے کچھ انتظام کیا ہوگا صاحبقران سلاح ذات پر
آراستہ کرکے باہر تشریف لائے خادموں نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے ویسے ہی اشکر بدیع الملک
نوجوان بھی پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوئے تمام لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر اُن کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اوتاغ جادو کے ہواخواہوں کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب اوتاغ کو خواجہ نے قتل کیا تو اسکے سحر جو جو وہاں موجود تھے سب مٹ گئے ملازمین اوتاغ نے جو یہ کیفیت
دیکھی گھبرا گئے اور ہوا خواہان اوتاغ کو اس بات کی اطلاع کی وہ سب بھی گھبرا گئے بیتاب ہوکے دوڑے
جب شہر سے کچھ دور نکلے ایک مقام پر لاشہ اوتاغ جادو کا پڑا پایا سب لوگ اسکی لاش کے پاس بیٹھ کے رونے
لگے تھوڑی دیر تک رو پیٹ کے لاشہ اٹھالے گئے بعد دفن لاش اوتاغ سب ایک جا پر جمع ہوئے اور اس
باب میں مشورہ کرنے لگے کہ اوتاغ کو کس نے قتل کیا اور قاتل کہاں گیا اور مقام پر کیا مصیبت گذری بعض نے
کہا معلوم ہوتا ہے مقام کو بھی کسی عیار نے قتل کیا اور آپ اسکی صورت بن کر یہاں آیا فریب میں پھنسا کے
اوتاغ جادو کو لے گیا قتل کر ڈالا تحفہ جات بھی لیکر چلا گیا اب طلسم کشا سے کون مقابلہ کریگا نہ کوئی ساحر ایسا
موجود ہے جو زرتاب کے سحر کو روک سکے اور نہ یہاں کوئی ایسا جری ہے جو طلسم کشا سے بجرات مقابلہ کرے
سب نے کہا پھر اب کیا ہونا چاہئے ایک وزیر نے جواب دیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اب اس سلطنت کو
چھوڑ کے کہیں اور چلیں یہاں طلسم کشا آکے اپنا قبضہ کریگا ہاں یہ ممکن ہے کہ اسوقت جو کچھ مال و اسباب
خزانے سے لیا جائے اسکو اپنے ساتھ لے لیں ورنہ یہ بھی نہ ملیگا اس بات کو سب نے پسند کیا اور رائے یہ قرار
پائی کہ اسیوقت یہاں سے نکل چلنا مناسب ہے کیونکہ طلسم کشا کا اب ارادہ مستحکم ہو گیا ہوگا اور وہ عنقریب یہاں
آنے والا ہے یہ سوچ کے سب خزانے کی طرف روانہ ہوئے جیسے ہی در خزانہ پر پہونچے دروازے کو مقفل پایا سب
نے چاہا اس قفل کو کھولیں مگر مجبور رہ کے چاہا آگ لگا دیں مگر پھر سب نے کہا جو چیزیں تحفہ جات سے ہیں وہ
جل جائینگی پھر ہاتھ نہ آئینگی اس سے بہتر یہ ہے کہ نقب لگائیں اس تدبیر سے اسکے اندر جائیں یہ تدبیر سب نے
پسند کی نقب لگانے میں مصروف ہوئے پتھر کی زمین بہت استحکام سے بنی ہوئی تھی یک بیک کیونکر کھد سکے جب
دو تین بار ایک مقام پر چوٹ لگائی تو ایک ٹکڑا پتھر کا اکھڑ گیا اسی طرح صبح ہوئی اور سب لوگ شل ہو گئے طرح
طرح و تین مصروف نقب زنی رہے یہ لوگ تو اس حال میں مصروف ہیں لیکن بدیع الملک صاحبقران
زمان جو علی الصباح بعد فراغت نماز سحر شہر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں شہر کے اندر پہونچے یہاں جو
باشندگان شہر نے جاہ و حشمت اہل اسلام کو دیکھا سب لوگ دنگ ہو گئے اور آپس میں کہنے لگے کہ اگر یہ لوگ
اس صورت سے یہاں نہ آتے تو طلسم کیونکر فتح ہوتا واقعی ان لوگوں سے بڑھ کے اقبالمند دوسرا نہیں ہو سکتا یہ
طلسم ان لوگوں نے یونہیں فتح کئے ہیں راہ گیر اور دکاندار تو اپنی جان بچانے کے لئے خوشامد کی راہ سے
امیر ثانی اور بدیع الملک کو سلام کرتے تھے صاحبقران اور بدیع الملک دونوں ہاتھ سے سلام لیتے
ہوئے چلے جاتے تھے کہ لوگوں نے خدا... ان خونخوار کو جو خزانے میں نقب لگا رہے تھے اطلاع دی اور انکو یہ خبر

پہونچی لوگ فوج کے موجود تھے مگر یہ ہمت نہوئی کہ مقابلہ کرتے اپنی جان بچانے کی تدبیر کرنے لگے خزانے کے قریب سے اُٹھ کے بھاگے اپنے اپنے گھروں میں جاکے پوشیدہ ہوئے فوج سے بھی منع کیا کہ خبردار ان لوگوں سے مقابلہ نہ کرنا ورنہ مفت میں جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا افسران فوج بھی خاموش ہو رہے گمندہ تاب جادو صاحبقران کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے تخت گاہ خونخوار آتش چشم جادو پر آیا صاحبقران اور بدیع الملک سے عرض کی بسم اللہ آپ اندر تشریف لے چلیے یہی تخت گاہ ہے صاحبقران مرکب سے اُترے بدیع الملک کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہمراہ آئے تخت گاہ کے اندر تشریف لائے مکان کو بہت پر تکلف پایا زرتاب سے صاحبقران نے فرمایا عجیب طرح کی بات ہے کہ تخت گاہ میں کوئی نگہبان نہیں ہے زرتاب نے عرض کی یا صاحبقران مجھے ایک بڑا تعجب ہے کہ اوتاغ جادو کیا ہوا وہ بہت آمادہ تھا کہ میں لشکر اسلام سے مقابلہ کرونگا بلکہ باعث گرفتاری بدیع الملک نوجوان بھی وہی ہوا تھا اس وقت نہیں معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے فرمایا کسی انتظام میں معروف ہوگا زرتاب نے کہا میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ کس کام میں معروف ہے بدیع الملک نے کہا اُسکے پاس تحفہ جات موجود ہیں زرتاب نے عرض کی اب اسکو سحر کا بھی تو خوف نہیں ہے مزد آئے گا اور فوج بھی یہاں موجود ہے صاحبقران نے فرمایا اب یہاں ٹھہرنے سے کیا فائدہ ہے جو بات مناسب ہو وہ کی جائے زرتاب نے عرض کی آپ ابھی یہاں تشریف رکھیے ہم لوگ زندان خانے کی طرف جاتے ہیں قیدیوں کو رہا کرکے آپ کے روبرو لاتے ہیں پھر خزانے کی طرف تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے کہا اے زرتاب جادو ہم خود زندان خانے کی طرف چلیں گے قیدیوں کو رہا کرینگے بدیع الملک کی بھی یہی رائے ہوئی زرتاب نے عرض کی اگر یہی خوشی ہے تو بسم اللہ تشریف لے چلیے صاحبقران تخت گاہ کے باہر تشریف لائے مرکب پر سوار ہوئے زندان خانے کے پاس آئے مگر ملازمین امیر نے سب کو گرفتار کر لیا صاحبقران اور زندان خانے پر آکے کھڑے ہوئے بدیع الملک گھوڑے سے اُترے صاحبقران بھی پشت زین سے اُترے دونوں ساحران نامی یعنے زرتاب و آشوب بھی اپنے اپنے تختوں سے اُترے صاحبقران آگے بڑھے قفل زندان خانہ کو توڑا بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیکر اندر داخل ہوئے زرتاب نے عرض کی پہلے کاہن طلسم کو رہا کیجیے پھر اور طرف تشریف لے چلیے امیر نے فرمایا مجکو مقام قید اس کا نہیں معلوم ہے تم مجھے بتادو زرتاب امیر کو اپنے ہمراہ لیکر ایک مقام تنگ و تاریک میں آیا صاحبقران نے بدیع الملک کو بلایا کہا اب یہ کام تمہارا ہے کہ تم اس اسیر کو رہا کرو بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک مرد ضعیف زنجیرہائے آہن میں مسلسل زمین پر پڑا ہے مگر فرط ضعف سے یہ حالت ہے کہ بیحس و حرکت ہے بدیع الملک اُسکے قریب گئے اس مرد ضعیف نے جو پاؤں کی آہٹ پائی آنکھ کھول کے کہا اے بدیع الملک نوجوان پروردگار عالم آپ کو اس خیر کا اجر عظیم دے بدیع الملک حیران ہوئے کہ یہ شخص میرا نام بھی جانتا ہے اُسکے قریب آکے قید اُسکے جسم سے دور کی جب مرد ضعیف نے رہائی پائی سر بدیع الملک کے قدموں پر رکھدیا عرض کی غلام کو پیشتر آپکے آنے کی خبر ہوگئی تھی کہ آپ برائے رہائی تشریف لاتے ہیں بعد اُسکے رہا ہونے کے اور اسیران طلسم کو بدیع الملک نے رہا کیا سب بصدق دل مسلمان ہوئے بدیع الملک کی اطاعت قبول کی جب اسیروں کی رہائی سے فراغت پائی بدیع الملک مع صاحبقران و زرتاب و آشوب زندان خانے سے باہر تشریف لائے خزانے کی طرف روانہ ہوئے زرتاب نے عرض کی صاحبقران بڑے تعجب کی بات ہے کہ زندان خانے سے سب اسیر بھی رہا ہوگئے مگر اب تک اوتاغ جادو کا پتہ نہیں معلوم ہوا امیر نے فرمایا دربان

زندان خانہ جو گرفتار ہوتے ہیں ان سے اس کیفیت کو تحقیق کرو وہ لوگ اس حال سے بخوبی ماہر ہونگے زرتاب
آگے بڑھا دربان زندان خانہ جہاں اسیر تھے آئے حاملان قید کے پاس آیا کہا تم لوگوں کو صاحبقران نامدار نے طلب
فرمایا ہے جلد چلو کہا اسیروں کو بھی بھیجتا وہ لوگ اسی وقت مع قیدیوں کے خدمت صاحبقران میں حاضر ہوئے
امیر نے بدیع الملک سے فرمایا جو تمہیں دریافت کرنا ہو ان لوگوں سے دریافت کرو بدیع الملک نے قیدیوں
سے کہا اب تمہیں دین باطل کے ترک کرنے میں کیا انکار ہے اگر سامری و جمشید پر لعنت نہ کرو گے تو قتل کیے جاؤ گے
اس خطا کی سزا پاؤ گے بہتر تمہارے واسطے یہ ہے کہ اطاعت اسلام قبول کرو وہ لوگ سمجھے کہ اب اگر انکار کرتے
ہیں تو جان جاتی ہے بہتر یہی ہے کہ دین اسلام قبول کریں یہ سوچ کے بدیع الملک سے عرض کی ہمیں آپ کی
اطاعت بسر و چشم قبول ہے بدیع الملک خوش ہوئے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ لوگ بصدق دل مسلمان
ہوئے بدیع الملک کے قدموں کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سب کو گلے سے لگایا پھر کہا اب ایک کیفیت تم
سے دریافت کرنا منظور ہے انہوں نے عرض کی ہماری جان تک آپ پر سے نثار ہے جو حکم ہو ابھی بجا لائیں بدیع الملک
نوجوان نے فرمایا کہ اوتلغ جادو کہاں ہے کہا وہ قتل ہوا بدیع الملک نے فرمایا اسکو کس نے قتل کیا نگہبانوں نے
عرض کی یہ ہم خلاصہ نہیں عرض کر سکتے ہیں یہ سنا تھا کہ کسی نے اوتلغ جادو کو رات کے وقت شہر کے باہر لیجا کر
قتل کیا قاتل کو تلاش کیا مگر کچھ خلاصہ نہ ہوا سب خاموش ہو رہے آج ہی کی صبح کو آپ اس شہر میں تشریف لائے
جو لوگ اُسکے ہوا خواہ تھے آپ کی آمد سے فرار ہو گئے بدیع الملک کمال متردد ہوئے صاحبقران سے عرض کی
اوتلغ کو کسی نے قتل کیا امیر نے فرمایا اچھا ہوا بدیع الملک نے عرض کی اس کے پاس میرے تحفہ جات تھے
اب وہ کیونکر ملیں گے زرتاب نے کہا تحفہ جات آپ کے خزانہ طلسمی میں ہونگے وہاں تشریف لے چلیے
بدیع الملک خزانے کے دروازے پر تشریف لائے دیکھا ایک نقب کھدی ہوئی ناتمام پڑی ہے بدیع الملک
نے زرتاب سے کہا یہ کیا سبب ہے جو دروازے پر نقب دی ہوئی ہے زرتاب نے عرض کی کسی نے خزانے کے اندر
جانے کا ارادہ کیا ہوگا قفل نہ کھلا ہوگا نقب لگائی ہوگی یہ بھی بکار آمد نہ ہوئی چھوڑ کے چلا گیا بدیع الملک
دروازے کے پاس آئے قفل توڑا کہ یہ طلسم کشائی سے متعلق تھا اندر تشریف لے گئے خواجہ نے جو خزانے کو
دیکھا رال ٹپک پڑی دل میں خیال کیا خواجہ اگر یہ مال ہاتھ آئے تو البتہ معقول نفع ہو جائے خواجہ تو یہ خیال
کر رہے تھے مگر بدیع الملک نے زرتاب سے کہا اب تحفہ جات تلاش کرو زرتاب نے تحفہ جات کو بہت
تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ پایا بدیع الملک سے عرض کی حضور ان اشیا کا تو پتہ نہیں ملتا بدیع الملک نہایت
غمگین ہوئے خواجہ بدیع الملک کے قریب آئے کہا کیوں اس قدر رنج کرتے ہو پھر ملول ہو جاتے ہو بدیع الملک
نے کہا خواجہ وہ اشیا ایسے ہیں کہ اگر اسوقت مجھے کوئی اس تمام خزانے کو لے لے تو اُن کے عوض میں میں
دیدوں خواجہ نے کہا اس وقت آپ کو اُن کے گم ہو جانے کا تازہ خیال ہے اس وجہ سے ایسا کہا جاتا ہے اگر کوئی شخص
ابھی لا کر موجود کر دے تو خزانہ کا حصہ چہارم بھی اس کے ہاتھ نہ آئے بدیع الملک نے کہا خواجہ میں صاحبقران
کی قسم کھاتا ہوں اگر کوئی میرے تحفہ جات مجکو اس وقت دے تو میں یہیں سے واپس جاؤں اور خزانہ اسی کو
دوں امیر نے جو خواجہ اور بدیع کی یہ باتیں سنیں مسکرا کے کہا خواجہ کیا کہتے ہو خواجہ نے تیوری چڑھا کے جواب
دیا کہ آپ دخل نہ دیجیے امیر خاموش ہو رہے خواجہ نے سب تحفہ جات زنبیل سے نکال کے بدیع الملک کو دکھلائے
کہا یہ حاضر ہیں آپ تشریف لے جائیے خزانہ بندے کو حلال ہے بدیع الملک خوش ہو گئے کہا خواجہ خزانہ تمکو میں

دے چکا ہون تمھین مبارک ہو تحفہ جات مجود و خواجہ نے بدیع الملک کو تحفہ جات دئے خزانے پر قبضہ کیا گو صاحبقران نے کہا خواجہ تمہا خزانہ لینا اچھا نہین ہر کچھ غازیون کا بھی حق ہو مگر خواجہ نے ایک زمحی جال الیاسی انکا سب خزانہ نذر زنبیل کیا بدیع الملک خوشی خوشی وہان سے پھر تخگاہ مین تشریف لائے سب لشکر اُترا بدیع الملک نے اہل شہر کو طلب کیا سب کو ترک کرنے دین سامری پرستی کی ہدایت کی بعض لوگون نے از راہ سیہ قلبی انکار کیا وہ قتل ہوئے جو لوگ مسلمان ہوئے ان کو انعام و خلعت عنایت فرمایا زر تاب جادو کو وہان کا حاکم بنایا جلسۂ عیش ونشاط تین روز گرم رہا چوتھے روز صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا کہ اب تمکو فیروزستارہ چشانی کی طرف جانا ہو وہان زمرد ثانی اور تورج پوشیدہ ہو ان کافرون کی خبر لینا ہو بدیع الملک زر تاب سے رخصت ہوئے پانچوین روز مع صاحبقران و لشکر گران جانب طلسم فیروزیہ روانہ ہوئے کہ ذکر انکا انشاء اللہ تعالی جلد دوم مین کیا جائیگا جسکے ملاحظہ سے ناظرین کو حظ وافی حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی اس جلدین بحقیقین لایق دید و قابل شنید ہونگی خصوصا خوبی عبارت جو آپ حضرات کے ملاحظہ پر منحصر ہو کمترین کو زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہین ہو مگر یہ عرض خدمت سراپا برکت ناظرین والا مقام مین ضرور ہو کہ کمترین نے اس دفتر کا ترجمہ بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے کیا ہو اگر کہین سہو یا غلطی نظر آئے معاف فرمائیے گا حقیر کو تو نشتر ملامت نہ بنائیے گا

قطعہ تاریخ ریختہ کلک بدائع سلک شاعر نازک خیال نثار شیرین مقال جناب منشی سید میرن صاحب رضوی المتخلص بہ آبرو لکھنوی مترجم سوانح عمری حکیم شب بخش و مصنف فسانہ خواب و خیال وغیرہ

حبذا فکر بلند و مرحبا طبع سلیم
برفشان کلشاد تعا صفت انکا کہین
جلد اول کی ہو نثر و نظم ایسی لاجواب
سن لین عاشق تو بجو فرحت بخش دل ناحزین

لعل نامہ خوب لکھا آفرین صد آفرین
اب آسی کا ترجمہ اس حسن سے لکھا گیا
جلد ثانی کے سوا ثانی کوئی اسکا نہین
عیسوی مین مصرعہ تاریخ لکھ اے آبرو

یہ وہ دفتر ہو کہ جسکا نام ہی [illegible]
جسکے سن لینے کے تھے مشتاق گوش سامعین
تم غلط ہونے کا باعث دل بہلنے کا سبب
ہو عزیز سامعین بھی اور انیس ناظرین
١٨٩٣ء

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ✤ آمد آخر زپس پردۂ اسرار پدید ✤ شایقان فسانہ ہائے عجائب و مشتاقان داستانہائے غریب کو واضح ولائح ہو کہ جس محبوب رنگین ادا دلفریب غارتگر صبر و شکیب کے جمال باکمال کے دیکھنے کو مدت سے شایقین کی آنکھین ترستی تھین فقط اُسکے ذکر سے برائے نام طبیعت خوش کر لیتے تھے ادھر ادھر کے سُنے سنائے دو چار فقرون سے دل بیتاب کو کچھ تسلی دیتے تھے مگر بغیر حصول دولت دیدار مضطر و بیقرار رہتے تھے بار بار عالم شوق مین یہ شعر ورد زبان تھا ✤ آئے تو وہ یوسف سر بازار کسی دن ✤ ہم بیچ کے جان اپنی خریدار بنین گے وہ اب بفضل ایزدی حجاب اختفا سے نکل کر مثل آفتاب عالمتاب جلوہ افروز ہوا ہو دیکھین کون کون شایقین اس کے طالب دیدار آتے ہین اور اُس کی نظارہ بازی سے اپنی آنکھون کو خنک اور دل کو ٹھنڈا کرتے ہین غرض اس تمہید سے یہ ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران جس کی نسبت مشہور ہو کہ علامہ شیخ ابو الفیض فیضی نے جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دہلی کی تفریح طبع کے لئے زبان فارسی مین اس خوبی و خوش اسلوبی سے تصنیف کیا کہ بڑے بڑے باکمال نازک خیال فصحا اور بلغا اس پر دلدادہ ہو گئے اور رفتہ رفتہ اسے ایسی شہرت

ہوئی اور اس درجہ مطبوع خلایق ہوئی کہ عالم مین اُسکے ڈنکے بجنے لگے جھنڈے گڑ گئے کوئی امیر و رئیس وارفتہ مزاج ایسا نہ تھا جسکو اسکے سننے کا شوق نہ ہو حتی کہ غربا مین بھی اسکا چرچا پھیلا گویا ہر شخص کو اپنا غم غلط کرنے کا ایک ذریعہ ہاتھ آگیا جہان چار دوست و احباب جمع ہوئے داستان اُڑنے لگی لڑائی کا ذکر سن کے کم ہمتون کو بھی جوش جرأت ہونے لگا حسن و عشق کے تذکرہ سے عاشق مزاجون کے دلون مین محبت و الفت کی لہر آنے لگی جبکہ زمانہ فارسی زبان کی قدر دانی کا جاتا رہا اور اُردو زبان کا رواج ہوا اور اس داستان کے فارسی دفتر بھی کمیاب و کالعدم ہوگئے مگر شایقین کے دلون مین ولولہ اشتیاق اسی طرح جوش زن رہا اکثر حضرات نے جابجا سے اسکو اُردو زبان مین بیان کرنا شروع کیا و پھر وہی رنگ جم گیا کہ اکثر صحبتون مین داستان بیان ہونے لگی چونکہ ذات ستودہ صفات جناب مستطاب معلے القاب عالی ہمم والا شیم منبع جود و کرم مخزن بذل و اتم جناب راجہ بہادر منشی پراگ نراین صاحب دام حشمتہ مالک مطبع منشی نولکشور صاحب مرحوم قدر شناس علم و ہنر ہی اور بڑی بڑی کتابون کو جو یادگار شایقین تھین زر کثیر صرف کرکے اُردو زبان مین ترجمہ کرا کے عالم مین شایع کیا ہو ازانجملہ داستان امیر حمزہ کہ حسب ذیل دفترون پر منقسم ہو دفتر اول نوشیروان نامہ دو جلد مین دفتر دوم کوچک باختر دفتر سوم بالا باختر دفتر چہارم ایرج نامہ دو جلد مین دفتر پنجم ہوشربا سات جلدین بقیہ دفتر ہوشربا دو جلد دفتر ششم صندلی نامہ دفتر ہفتم تورج نامہ دو جلد مین دفتر ہشتم لعل نامہ دو جلد مین مصنفہ فیضی کو بھی آپ نے حلیہ زبان اُردو سے مُحلے کرا کے شایع فرمایا۔ قبل ازین اس داستان کے دفتر پنجم ہوشربا کی جلد اول و دوم و سوم و چہارم کو میر محمد حسین جاہ مرحوم نے اور جلد پنجم و ششم و ہفتم کو اور بقیہ ہوشربا و طلسم فتنہ نور افشان کی تین جلدون کو جناب منشی احمد حسین صاحب قمر سے نہایت شستہ و رفتہ اُردو زبان مین ترجمہ کرا کے شایع فرمایا جس کے ملاحظہ سے ناظرین باتمکین کا شوق دونا ہوگیا اور باقی ماندہ دفترون کی سیر کا اشتیاق پیدا ہوکر ان دفترون کے انتظار مین ہر وقت چشم براہ اور گوش بر آواز رہنے لگے جب شایقین کے اشتیاق نے زیادہ تقاضا کیا تو گل گلزار خوش بیانی و سرو جویبار سحر گفتاری رطب اللسان عذب البیان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الایماے مالک مطبع کل دفترون کو ترجمہ کیا اور عنایت ایزدی اور عالی ہمتی مالک مطبع سے کل دفاتر چھپ کر شایع ہوئے چنانچہ آٹھوان دفتر لعل نامہ کہ نہایت ہی کمیاب اور عدیم النظیر دفتر ہو یہ بھی فضل خدا سے اختتام کو پہونچا اب ہرمز نامہ متعلق نوشیروان نامہ اور جلد دوم تورج نامہ باقی ہین جو ترجمہ ہو رہی ہین وہ بھی چند عرصہ مین ہدیہ ناظرین والا مقام ہونگی۔ بالجملہ جلد اول لعل نامہ کہ عبارت دلچسپ و فصیح اور مضامین دلاویز موزون سے آراستہ ہو چیدہ چیدہ الفاظ ہین کہین حشو و زواید کا نام نہین جہان جیسا مقام آگیا ہو وہان ویسا بیان کیا ہو ہر لفظ گویا کانٹے مین تلا ہو ہر فقرہ چست و دلکش ہو کہین صحبت عیش و نشاط کا رنگ کہین جنگ و جدال کی اُمنگ کہین حسن و عشق کی دلاویزیان کہین لشکر اسلام کی بہادریان اس عنوان سے ہر مضمون کو لکھا ہو کہ گویا ہر ایک مقام کا مرقع کھینچدیا ہو ناظرین جب ملاحظہ فرمائینگے حظ وافر اُٹھائینگے چنانچہ جلد مذکور بار دوم بہ سرپرستی راے بہادر منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع ماہ جولائی ۱۹۱۲ء مطبع منشی نولکشور مین زیور طبع سے آراستہ ہوکر رونق بزم مشتاقان ہوئی ٭

نام کتاب	قیمت
کامروپ کا جادو۔ اردو۔	[illegible]
الف لیلہ باتصویر۔ کامل ہر چہار جلد یکجائی ترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب مطبوعہ ۱۸۹۲ء	۱۴ر
قصہ سند باد جہازی۔ ماخوذ از قصہ الف لیلہ	۲ر
سروش سخن باتصویر۔ بجواب فسانہ عجائب از سید فخر الدین حسین مودودی۔	۵ر۳
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۴ر۳
طلسم حیرت۔ افسانۂ دلچسپ۔ از منشی جعفر علی تخلص شیون۔	۵ر
باغ و بہار معروف بقصہ چہار درویش باتصویر	۳ر
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۲ر۶
طلسم فصاحت۔ قصہ عجیب و غریب از سید محمد حسین جاہ مرحوم۔	۹ر
آرائش محفل قصہ حاتم طائی باتصویر از سید حیدر بخش	۶ر۶
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۵ر
مقتول جفا معروف بہ فسانۂ غم آمود از حافظ امیر الدین	
نوطرز مرصع۔ از محمد عوض۔	۱ر۶
بستان حکمت۔ اردو ترجمہ انوار سہیلی مترجمہ فقیر محمد	عہ
سیراب باغ۔ از میر محمد علی تالق مرحوم مغفور۔	۳ر۶
فسانۂ دلپذیر مصنفہ منشی محمد علیخان تائب	
دلچسپ صحیح پنج نظر مرصع رزم و بزم دونوں عمدہ	۸ر
فسانۂ جمیل۔ مترجمہ منشی حامد حسینی	۱۴ر
قصہ سیاہ پوش از عنایت اللہ تخلص قیس۔	۶پا
فسانۂ معقول از سید غلام حیدر خان بہادر۔	۱ر۳
فسانۂ دلفریب از منشی فدا علی عرف چھٹے صاحب	۵ر
قصہ ناہید شمسی مصنفہ شیخ برہان الدین احمد۔	۱ر۶
سنگاسن بتیسی۔	۲ر۶
ناٹک نل دمینتی مولفہ منشی بنایک پرشاد۔	۳ر۶
قصہ موتی و نیولہ مع خیرہ پند خردمندانہ۔	۹ پائی
بیتال پچیسی باتصویر۔ قصہ مشہور۔	۳ر

نام کتاب	قیمت
گل بکاولی۔ از منشی نہال چند۔	۳ر
طوطا کہانی باتصویر از سید حیدر بخش تخلص حیدری	۲ر۶
قصۂ گل صنوبر۔ از منشی ہیم چند۔	۱ر۶
ایک روسی زمیندار کا قصہ ترجمہ مسٹر نہری فاتحم صاحب۔	۵ر
نور تن۔ قصہ مشہور از محمد بخش صاحب مجور۔	۵ر۶
قصہ اگر گل۔ قصہ مشہور۔	۴ر
سیر مقبول فسانۂ نادر از سید غلام حیدر خان بہادر	۹ر۶
قصہ گوپی چند بھرتری۔	۹ پائی
لطائف ہندی۔ چٹکلے اور لطیفے مصنفہ لالہ دیبی پرشاد صاحب۔	۲ر
بزم قہقہہ۔ انگریزی لطیفے و چٹکلے۔	۲ر ب
قصہ چہار گلزار۔ از منشی ہر گوپال۔	۴ر
ریاض تحقیق نادر ہمارا روضہ شیخ سکندر نامہ مصنفہ مولوی عبدالمجید صاحب متوطن علی پور	۱۲ر
کتب قصہ جات نظم اردو	
الف لیلہ منظوم۔ کی متفرق جلدیں حسب ذیل فروخت ہوتی ہیں۔ جلد اول۔	۱۲ر۲
ایضاً۔ جلد دوم از منشی طوطا رام شایان۔	۱۰ر ب
ایضاً۔ جلد سوم مترجمہ منشی طوطا رام شایان۔	۶ر ب
ایضاً۔ جلد چہارم مترجمہ منشی شادی لال۔	۱۳ر ب
مجموعۂ قصص۔ باتصویر شامل پانچ قصہ (۱) قصہ سوداگر بچہ (۲) قصہ ماہی گیر (۳) قصہ مجمرہ (۴) قصہ منصور (۵) قصۂ شاہ روم۔	۱ر۶
قصہ سوداگر بچہ۔	۶ پائی
قصۂ ماہی گیر۔	۶ پائی
ناٹک ہمت عالی معروف بہ گل بکاولی۔ حصہ اول مولفہ مولوی الٰہی بخش صاحب۔	۲ر
قصۂ ماہ رمضان۔ از عبداللہ خان۔	۲ر۶
قصۂ قاضی جونپور۔ حمق و عقل کا امتحان۔	۹ پائی

نام کتاب	قیمت
قصہ جمجمہ	۲ پائی
قصہ شاہ روم۔ با تصویر۔	۲ پائی
قصہ شیخ منصور۔ از شیخ احمد متخلص بہ رسا	۹ پائی
سنگاسن بتیسی منظوم۔ از منشی لچھمن لال۔	۴/
گلزار ابراہیم۔ قصہ حضرت ابراہیم ادہم۔	۲/۳
چشمہ شیریں۔ قصہ شیریں و فرہاد۔	۱/۳
جوگن نامہ۔ از میاں باطن اکبرآبادی۔	۲ پائی
ایجاد رنگین۔ حکایات نصائح از رنگین دہلوی۔	۱/
مجموعہ چوبے نامہ بلی نامہ فیوچی نامہ از منشی ...	۱/
پدماوت اُردو ترجمہ از فارسی شور پشور ملک محمد جائسی	۱۲/
پدماوت اُردو۔ از عبرت و عشرت۔	۳/
فسانہ عجائب منظوم۔ از منشی بھولا ناتھ۔	۱/
نلدمن اُردو۔	۱/۳
ہدیہ انتظار۔ از مولوی ممتاز علی۔	۲ پائی
قصہ حاتم طائی منظوم۔	۸/
قصہ عابد و شیطان۔ موعظت آمیز۔	۳ پائی
شیریں خسرو۔ با تصویر۔	۲/۹
بنجارہ نامہ۔ از نظیر اکبرآبادی۔	۳ پائی
لیلیٰ مجنوں۔ از میر تقی ہوس۔	۲/
بہار دانش۔ اُردو منظوم از تپش۔	۲/۹
مجموعہ قصہ سپاہی زادہ۔ شامل بارہ قصہ (۱) قصہ سپاہی زادہ (۲) چار باغ رنگین (۳) قصہ محمود شاہ (۴) قصہ سوداگر بچہ (۵) عاشق گلزار (۶) قاصد نامہ (۷) ہنس نامہ (۸) تنبیہ نامہ (۹) دُکھ سُکھ نامہ (۱۰) دولت نامہ (۱۱) بھونچال نامہ (۱۲) رنگین نامہ۔	۱/۳
شاہنامہ اُردو با تصویر از منشی ... چند۔	۵/
طلسم شایان۔ ترجمہ داستان امیر حمزہ۔	۱۰/
بکٹ کہانی۔	۲ پائی
سراپائے تصویر غم۔ از منشی اشرف علی مست۔	۹ پائی

نام کتاب	قیمت
قصہ گلفام نظم مصنفہ منشی اشرف علی مست۔	۹ پائی
باغ عاشق۔ قصہ گل و صنوبر۔	۳/
گلدستہ شجاعت۔ ترجمہ اُردو نظم سکندر نامہ بحری و بری از مولوی غلام حیدر گویا موی۔	۱۲/
کتب ناول مرغوب دل اُردو	
خدائی فوجدار۔ ترجمہ کتاب ڈان کوئکساٹ ڈی لا مان جلد اول و دوم یکجائی مترجمہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی۔	عہ/
فسانہ آزاد۔ کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ در لکھنوی۔ یہ تمام ہندوستانی ناولوں میں ایک دلچسپ اور مشہور افسانہ ہے۔	۵ روپیہ
اور متفرق جلدیں بھی برائے فروخت ذیل میں درج ہیں	
۱۔ جلد اول۔	۱ روپیہ
۲۔ جلد دوم۔	۱ روپیہ
۳۔ جلد سوم۔	۱ روپیہ
۴۔ جلد چہارم۔	۱ روپیہ
فسانہ آزاد۔ جلد ثانی و جلد ثالث کے ماہواری رسالہ بھی علیحدہ متفرق طور پر فروخت کے لیے موجود ہیں۔ فی رسالہ۔	۳/
سیر کوہسار۔ کامل در دو جلد مصنفہ پنڈت صاحب موصوف۔	۵/
جام سرشار با تصویر جسکا پہلے نام فسانہ جدید تھا نظر ثانی پنڈت صاحب موصوف چھپا۔	۸/
فسانہ جدید۔ کے متفرق رسالہ ماہواری بابت ماہ جون و اگست لغایت دسمبر ۱۸۹۰ء علیحدہ علیحدہ فی ماہ۔	۲/۶
فریب حسن۔ ترجمہ ناول فورسٹ مصنفہ ... صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست ہینگن ...	۶/